# سُنن دارقطنی

۱

احادیثِ مبارکہ کا عظیم مجموعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے

تخریج سے مزیّن سلیس و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں



تألیف امام ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی (م ۳۸۵ھ)

تخریج الشیخ شعیب الارنووط حفظہ اللہ

ترجمہ حافظ فیض اللہ ناصر

مادرِ علمی کے لیے نہایت تشکر وامتنان کے
جذبات کے ساتھ

ھدیہ مبارکہ

از

حافظ فیض اللہ ناصر

۲۰۱۶/۱/۷ م

یوم الخمیس

# سُنن دارقطنی رحمہ اللہ

احادیثِ مبارکہ کا عظیم مجموعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے

تخریج سے مزین سلیس وشگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں

## جلد اول

وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی

# سُنن دار قطنی

## جلد اول

احادیثِ مبارکہ کا عظیم مجموعہ اردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے

تخریج سے مزین سلیس و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اردو کے پیرہن میں

تألیف امام ابوالحسن علی بن عمر الدارقطنی (م ۳۸۵ھ)

تخریج الشیخ شعیب الارنووط حفظہ اللہ

ترجمہ حافظ فیض اللہ ناصر

ادارہ اسلامیات لاہور۔ کراچی
پاکستان

# سُنن دارقطنی ؒ

## جلد اول

اشاعت اول

ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ – ستمبر ۲۰۱۵ء

ادارہ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۳۷۳۵۳۲۵۵-۳۷۲۴۳۹۹۱ فیکس ۳۷۳۲۴۷۸۵-۴۲-۹۲+

۱۹۰- انار کلی، لاہور- پاکستان ........فون ۳۷۲۴۳۹۹۱-۳۷۳۵۳۲۵۵

موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی- پاکستان......فون ۳۲۷۲۲۴۰۱

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر۱

ادارۃ القرآن والعلوم، اردو بازار، کراچی

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر۱

بیت العلوم، نابھہ روڈ، لاہور

# فہرست مضامین


- عرضِ ناشر ........ 13
- کلماتِ مترجم ........ 15
- امام دارقطنی رحمہ اللہ کا تعارف ........ 17
- سنن دارقطنی پہ ایک نظر ........ 25


## طہارت کے مسائل


- اس پانی کا حکم جس میں کوئی ناپاک چیز مل جائے ........ 29
- اس پانی کا بیان جس کا ذائقہ یا بُو بدل جائے ........ 44
- اہل کتاب کے پانی سے وضوء کا بیان ........ 49
- اس کنویں کا بیان جس میں جاندار گر جائے ........ 50
- سمندر کے پانی کا حکم ........ 51
- جس کھانے کے اندر ایسا جانور گر جائے جس میں خون نہ ہو ........ 55
- گرم پانی کا بیان ........ 56
- اس پانی کا بیان جس میں روٹی بھگوئی گئی ہو ........ 57
- فرمانِ باری تعالیٰ: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو'' کی تفسیر ........ 57
- مسواک کے بچے ہوئے پانی (یعنی جس میں مسواک بھگوئی گئی ہو) سے وضوء کا بیان ........ 58
- سونے اور چاندی کے برتنوں کا بیان ........ 59
- چمڑے کو دباغت کے ذریعے پاک کرنے کا بیان ........ 59
- نیند سے بیدار ہونے والے شخص کے لیے ہاتھ دھونے کا حکم ........ 67
- نیت کا بیان ........ 69
- کھڑے پانی میں غسل کرنے کا بیان ........ 70

بیوی کے وضوء سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کا بیان ........ 70
استنجاء کا بیان ........ 73
مسواک کا بیان ........ 78
بیت الخلاء میں قبلہ رُخ ہونے کا مسئلہ ........ 78
استنجاء کا بیان ........ 83
مختلف قسم کے جُوٹھوں کا بیان ........ 84
برتن میں کتے کے منہ ڈالنے کا بیان ........ 85
بلی کے جُوٹھے کا بیان ........ 89
وضوء سے پہلے بسم اللہ پڑھنا ........ 94
نبیذ سے وضوء کرنے کا بیان ........ 98
وضوء شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کی ترغیب ........ 104
رسول اللہ ﷺ کے وضوء کا بیان ........ 104
کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کی ترغیب اور یہ دونوں کام وضوء کے آغاز میں کرنا ........ 110
ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے مسح کرنے کا بیان ........ 115
دائیں ہاتھ سے پہلے بایاں ہاتھ دھونے کا جواز ........ 116
رسول اللہ ﷺ کے وضوء کا طریقہ ........ 117
مسح کے لیے الگ پانی لینے کا بیان ........ 120
تین بار مسح کرنا ........ 120
وضوء اور غسل کرنے والے کے لیے کتنی مقدار پانی کا استعمال مستحب ہے؟ ........ 124
سر اور جسم کے بارے میں سنتیں ........ 125
دونوں پاؤں اور ایڑھیاں دھونے کا وجوب ........ 125
نبی ﷺ کا یہ فرمان کہ کان بھی سر کا حصہ ہیں ........ 128
وضوء کی فضیلت اور دورانِ وضوء پورے پاؤں تک اچھی طرح پانی پہنچانا ........ 143
وضوء کے بعد تولیے یا رومال وغیرہ سے پانی پونچھنا ........ 147
وضوء کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنے کا بیان ........ 148

❀ جب مرد وعورت کی شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے، اگرچہ انزال نہ بھی ہو ........ 148
❀ غسل جنابت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کی روایات ........ 153
❀ عورت کے استعمال شدہ پانی سے غسل کرنے کی ممانعت ........ 155
❀ جنبی شخص اور حائضہ عورت کے لیے قرآن پڑھنے کی ممانعت ........ 156
❀ بے وضوء شخص کے لیے قرآن کو ہاتھ لگانے کی ممانعت ........ 161
❀ منی سے لباس وجسم پاک کرنے کا بیان اور خشک وتر ہونے کی صورت میں اس کا حکم ........ 164
❀ جب جنبی شخص سونا یا کھانا پینا چاہے تو کیا کرے؟ ........ 166
❀ نبی ﷺ کے اس فرمان کا نسخ کہ ''پانی سے پانی لازم آتا ہے۔'' ........ 167
❀ پیشاب کی نجاست کا بیان اور اس سے بچنے کا حکم، نیز ان جانوروں کے پیشاب کا حکم جن کا گوشت کھایا جاتا ہے .... 167
❀ اس بچے اور بچی کے پیشاب کا حکم جو ابھی کچھ کھاتے نہ ہوں ........ 170
❀ اس مسئلہ کی روایات کہ بیٹھے بیٹھے سو جانے سے وضوء نہیں ٹوٹتا ........ 172
❀ زمین کو پیشاب (کی نجاست) سے پاک کرنے کا بیان ........ 173
❀ وضوء کے نواقض کا بیان اور (بیوی کو) چھونے اور بوسہ لینے کے بارے میں روایات ........ 174
❀ عورت اور مرد کا اپنی کسی بھی شرم گاہ کو چھونے کے بارے میں روایات اور اس کا حکم ........ 188
❀ بغل کو چھونے کے بارے میں روایات کا ذکر ........ 195
❀ خارج از بدن امور، یعنی نکسیر پھوٹنے، قے آنے اور سینگی وغیرہ کے بعد وضوء کا بیان ........ 196
❀ بیٹھ کر، کھڑے ہو کر یا لیٹ کر سو جانے اور اس میں وضوء لازم ہونے کا بیان ........ 206
❀ نماز میں قہقہہ لگانے کے بابت مروی احادیث اور ان کی علتوں کا بیان ........ 208
❀ تیمّم کا بیان ........ 229
❀ ہر نماز کے لیے تیمم کرنے کا بیان ........ 241
❀ تیمّم کرنے والے کا وضوء کر کے نماز پڑھنے والوں کو امامت کروانا مکروہ عمل ........ 243
❀ اس جگہ کا بیان جہاں تیمّم جائز ہوتا ہے اور شہر سے یا پانی کے موجود ہونے کے مقام سے اس جگہ کی مسافت ..... 243
❀ اس شخص کے لیے تیمّم کے جواز کا بیان جسے کئی سال تک پانی نہ ملے ........ 244
❀ زخمی شخص کے لیے پانی کے استعمال اور زخم پر مرہم پٹی کے ساتھ تیمّم کا جواز ........ 246

❀ سر کے کچھ حصے پر مسح کے جواز کا بیان ........ 250

❀ موزوں پر مسح کا بیان ........ 251

❀ موزوں پر مسح کے بارے میں رخصت اور اس بارے میں روایات کا اختلاف ........ 252

❀ مشرکین کے برتنوں میں سے وضوء اور تیمم کرنا ........ 259

❀ بغیر اوقت کی حد کے موزوں پر مسح کا بیان ........ 266


## حیض کے مسائل


❀ حیض سے متعلقہ احکام کا بیان ........ 269

❀ جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس پر نماز لازم ہو جاتی ہے ........ 293

❀ جسم سے بہنے والے خون کے خروج کے ساتھ نماز کے جواز کا بیان ........ 293

❀ ستر کا بیان اور اس کا بیان کہ ران بھی پردے کا عضو ہے ........ 295

❀ پٹیوں پر مسح کا جواز ........ 296

❀ اس جگہ کا بیان جس میں نماز پڑھنا جائز ہے ........ 298


## نماز کے مسائل


❀ پانچ فرض نمازوں کا بیان ........ 300

نمازوں کی تعلیم اور (اپنے بچوں کو نماز پڑھانے کے لیے) مارنے کا حکم اور شرم گاہ کی حد، جسے چھپانا واجب ہے ........ 300

❀ جب لوگ توحید و رسالت کی گواہی دیں، نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں تو ان کا خون اور مال حرام ہو جاتا ہے.. 302

❀ سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان کا بیان اور اس بارے میں روایات کا اختلاف ........ 304

❀ سیدنا سعد القرظ رضی اللہ عنہ کا ذکر ........ 309

❀ اقامت کا بیان اور اس بارے میں روایات کا اختلاف ........ 310

❀ نماز فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت ........ 325

❀ نمازوں کے اوقات کا بیان اور اس بارے میں روایات کا اختلاف ........ 331

❀ حضرت جبرائیل علیہ السلام کی امامت کا بیان ........ 339

❀ ہر نماز میں اذان اور اقامت کے درمیان نفل پڑھنے اور مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان ........ 352
❀ صبح اور شفق کی علامت اور اس سے جو نماز واجب ہوتی ہے ........ 356
❀ مغرب اور صبح کی علامت کا بیان ........ 356
❀ نمازِ عشاء کی علامت کا بیان ........ 357
❀ قبلے کے بارے میں اجتہاد اور اس بارے میں تحقیق و جستجو کا جواز ........ 358
❀ اذان اور اقامت کا بیان اور کون ان کا حق رکھتا ہے؟ ........ 360
❀ کعبے کی طرف منہ پھیر لینے اور نماز کے کچھ حصے میں قبلہ رخ ہونے کا جواز ........ 361
❀ نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض پڑھنے والے کی نماز کا بیان ........ 362
❀ اُونٹوں اور بکریوں کے باڑے میں نماز کا بیان ........ 363
❀ جماعت کے ساتھ نماز دوبارہ پڑھنے کا بیان ........ 364
❀ جماعت، اس کے شرکاء اور امام کے خصائل کا بیان ........ 365
❀ امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟ ........ 365
❀ دو آدمی بھی جماعت کی حیثیت رکھتے ہیں ........ 366
❀ امام کے پیچھے کھڑے ہونے کا اہل کون ہے؟ ........ 367
❀ ایک کپڑا زیب تن کر کے نماز پڑھنے کا بیان ........ 367
❀ صفوں کو برابر کرنے کی ترغیب ........ 368
❀ نماز میں دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ کو پکڑنا ........ 369
❀ ابتدائے نماز اور رکوع و سجود کے وقت اللہ اکبر کہنے اور رفع یدین کرنے کا بیان، اس کی مقدار اور اس بارے میں روایات کا اختلاف ........ 372
❀ تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح ........ 381
❀ نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی قرأت، اسے با آوازِ بلند پڑھنے کا بیان اور اس بارے میں روایات کا اختلاف . 390
❀ اس دعا کا بیان جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھ سکنے کی صورت میں کفایت کر سکتی ہے ........ 404
❀ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم با آوازِ بلند پڑھنے کے بارے میں روایات کے اختلاف کا بیان ........ 406
❀ نماز میں انفرادی طور پر اور امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا وجوب ........ 409
❀ نبی ﷺ کے اس فرمان کا بیان کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے اور

روایات کا اختلاف ........ 417

❀ نماز میں سورۃ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنے کا بیان اور باآواز بلند آمین کہنے کا مسئلہ ........ 427

❀ مقتدی کو قرأت کا موقع دینے کے لیے امام کے سکوت کرنے کے مقامات ........ 429

❀ ظہر، عصر اور فجر میں قرأت کی مقدار کا بیان ........ 431

❀ تطبیق کے منسوخ ہونے کا بیان اور گھٹنے کو پکڑنے کا حکم ........ 432

❀ رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے کیا پڑھا جائے؟ ........ 433

❀ رکوع وسجود میں نمازی کون سی دعائیں پڑھے؟ ........ 436

❀ رکوع وسجود کا بیان اور ان میں کون سے امور ملحوظ رکھے جائیں؟ ........ 439

❀ جو شخص امام کے کمر سیدھی کرنے سے پہلے جماعت میں شریک ہو جائے تو اس نے نماز کو پالیا ........ 442

❀ رکوع اور سجود میں کمر سیدھی رکھنا لازم ہے ........ 443

❀ پیشانی اور ناک (زمین پر) رکھنا واجب ہے ........ 444

❀ تشہد اور دو سجدوں کے درمیان میں بیٹھنے کی کیفیت ........ 445

❀ تشہد کی کیفیت، اس کا وجوب اور اس بارے میں روایات کا اختلاف ........ 446

❀ تشہد میں نبی ﷺ پر درود پڑھنے کا وجوب اور اس بارے میں روایات کا اختلاف ........ 453

❀ نماز ختم کرنے کا طریقہ اور سلام پھیرنے کی کیفیت ........ 456

❀ اس بات کا بیان کہ نماز کی چابی وضوء ہے ........ 459

❀ جب امام جنبی یا بے وضوء ہو تو اس کی نماز کا حکم ........ 460

❀ نماز میں بھول جانے کی صورت اور احکام کا بیان، روایات کا اختلاف اور اس مسئلے کا بیان کہ نمازی کے آگے سے
جو بھی چیز گزر جائے وہ نماز نہیں توڑتی ........ 465

❀ اذان کی آواز سن کر شیطان کا پیٹھ پھیر کر بھاگنے اور سلام پھیرنے سے سہو کے دو سجدے کرنے کا بیان ........ 474

❀ ظنِ غالب کو بنیاد بنانے کا بیان ........ 476

❀ سلام پھیرنے کے بعد سجودِ سہو کرنے کا بیان ........ 477

❀ مقتدی پر سہو نہیں ہوتا، البتہ امام کے بھولنے پر مقتدی کو بھی سجدے کرنا لازم ہوں گے ........ 478

❀ اپنے اندازے کو بنیاد بنانے، سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو اور اس سے قبل وبعد تشہد کا بیان ........ 479

❀ مکمل کھڑے ہونے سے پہلے ہی بیٹھ جانے کا بیان ........ 480

- نماز کی تحلیل سلام پھیرنا ہے ........ 481
- اس بات کا بیان کہ جو شخص نماز کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے یا امام کے سلام پھیرنے سے پہلے بے وضوء ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہی ہوتی ہے ........ 481
- ایسے مریض کی نماز کا بیان جو کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور سواری پر فرض نماز پڑھنے کا بیان ........ 482
- نماز با جماعت ادا کرنے کی ترغیب اور اس کا حکم ........ 483
- نماز کا وقت گزر جانے پر اس کی قضاء کا بیان اور جو شخص نماز کے وقت میں ہی پڑھنا شروع کرے لیکن اس کی نماز مکمل ہونے سے پہلے اس نماز کا وقت ختم ہو جائے ........ 484
- اس مسافت کی مقدار کا بیان جس میں نماز قصر پڑھی جا سکتی ہے اور کتنی مدت تک؟ ........ 489
- سفر میں دو نمازیں اکٹھی پڑھنے کا بیان ........ 489
- سفر میں نماز کی صورت، بلا عذر دو نمازیں اکٹھی پڑھنے کا بیان اور کشتی میں نماز پڑھنے کا طریقہ ........ 497
- سفر میں نفل نماز پڑھنے اور سواری پر نماز پڑھنے کی صورت میں قبلہ کی طرف رُخ کرنے کا بیان ........ 499
- مریض امام کی نماز کا بیان جب وہ مقتدیوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائے ........ 500
- کمان، سینگ اور جوتا پہن کر نماز پڑھنے اور اگر کسی چیز کو نجاست لگی ہو تو اسے دورانِ نماز ہی اتار دینے کا بیان ... 502
- جب امام قراءت میں ٹھہر جائے تو مقتدی کا اسے لقمہ دینا ........ 502
- نجاست کی اس مقدار کا بیان جو نماز کو باطل کر دیتی ہے ........ 504
- جب امام نماز کا کچھ حصہ پڑھا چکا ہو اور تاخیر سے آنے والا شخص جماعت میں شامل ہو اور یہ اس کی نماز کی پہلی رکعت ہو ........ 504
- مقتدیوں کی قراءت سے امام کی قراءت کے کفایت کر جانے کا بیان ........ 505
- عورتوں کی با جماعت نماز اور ان کی امام کے کھڑے ہونے کی جگہ ........ 507
- نماز جنازہ میں تکبیروں کا مسئلہ ........ 508
- قرآن کے سجودِ تلاوت کا بیان ........ 509
- سجدۂ شکر ادا کرنے کا مسنون طریقہ ........ 512
- جو شخص فجر کی نماز اکیلا پڑھ لے، پھر با جماعت ادا کرنے کا موقع مل جائے تو اسے جماعت کے ساتھ بھی پڑھ لینی چاہیے ........ 513
- ایک ہی نماز کو ایک سے زائد بار ادا کرنے کا بیان ........ 516

❀ اس مسئلے کا بیان کہ ایک دن میں ایک ہی نماز دو مرتبہ نہ پڑھی جائے ........ 517
❀ شب و روز میں نفل نماز ادا کرنے کا بیان ........ 518
❀ نمازِ فجر کے بعد دو رکعت پڑھنے کے علاوہ کوئی نماز نہیں ........ 520
❀ مسجد کے پڑوسی کے لیے مسجد میں ہی نماز ادا کرنے کی ترغیب، سوائے اس صورت کے کہ کوئی عذر ہو ........ 521
❀ آدمی کو جب ایک نماز کے دوران دوسری نماز یاد آ جائے (جو اس نے پڑھی نہ ہو) ........ 522
❀ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی بیٹھ کر پڑھنے والے پر فضیلت اور بیٹھ کر پڑھنے والے مریض امام کے پیچھے تندرست شخص کی نماز کی کیفیت ........ 523
❀ اس نماز کے وقت کا بیان جو بھول کر رہ گئی ہو ........ 524
❀ بیت اللہ کے اندر تمام اوقات میں نفل نماز پڑھنے کا جواز ........ 525

# عرضِ ناشر

اللہ تعالیٰ جل شانہ کا بے پناہ کرم ہے کہ اس نے ہمارے ادارے ادارہ اسلامیات (لاہور۔کراچی) کو اسلامی علوم پر مشتمل ان کتابوں کی نشر و اشاعت کی توفیق عطا فرمائی جو بہت سے اسلامی کتب کے ناشرین کے لیے بعض اوقات محض خواب اور خواہش سے آگے نہیں بڑھ پاتیں۔ اس ادارے کو اسلامی علوم وفنون کی چھوٹی بڑی مستند اور بیش قیمت کتابوں کی اشاعت، لاہور کراچی میں اسلامی کتب کے بڑے مراکز کے قیام، اور ان کتب کی برآمد سمیت بہت سی جہات میں خدمت کی توفیق میسر آئی اور ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اس کی خدمات کو سراہا گیا۔

ان اسلامی علوم میں احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اشاعت بھی شامل ہے۔ ادارۂ اسلامیات کی جانب سے صحاح ستہ (احادیث کی چھ مشہور ترین کتب) کے مستند اردو تراجم اور مختصر تشریحات کی اشاعت کا سلسلہ شروع کیا گیا جو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت مقبول ہوا اور اسے بہت پذیرائی ملی۔ حالیہ سالوں کے دوران صحاح ستہ کے تراجم کے علاوہ۔ جواہر الحکم انگلش ترجمہ، ریاض الصالحین اردو ترجمہ، مسند امام شافعیؒ اردو ترجمہ، جواہر الحدیث اردو (۲ جلد) اور دیگر کتابیں منصۂ شہود پر آئیں۔

سنن دارقطنی بھی احادیث مبارکہ کے اسی سلسلے کی ایک اہم کتاب ہے۔ سنن دارقطنی کے مؤلف علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبداللہ جو امام دارقطنیؒ کے نام سے معروف ہیں، کی اس بیش بہا تصنیف کی قدر و قیمت کا ہمیشہ اعتراف کیا گیا ہے۔ اس کے مترجم جناب حافظ فیض اللہ ناصر اس سے قبل کئی علمی کام سرانجام دے چکے ہیں اور انہی کاموں میں سے مسند امام شافعیؒ ہمارے ادارے سے پہلے چھپ چکی ہے۔ کتاب اور صاحب کتاب کا تفصیلی تعارف آپ آئندہ صفحات میں پڑھیں گے جس سے ان کی قدر و قیمت کا درست اندازہ ہو سکے گا۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو جو اردو پیراہن میں بہت محنتوں اور کاوشوں کے بعد چھپ کر سامنے آ رہی ہے قبولیت عطا فرمائے۔ صاحب کتاب امام دارقطنی، کتاب پر تحقیقی کام کرنے والے اہل علم، مترجم اور ناشرین و قارئین کے لیے یہ کام توشۂ آخرت بنا دے۔ اور اسے اپنے حضور قبول و منظور فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

اشرف برادران
(سلمہم الرحمٰن)
ادارۂ اسلامیات
(لاہور۔ کراچی)

# کلماتِ مترجم

محبت رسول ایمان کی اوّلیں شرط ہے اور اس محبت کی تکمیل اتباعِ قرآن اور پیرویٔ حدیث کے بغیر ممکن نہیں۔ قرآن کریم اور حدیث نبوی شریعتِ اسلامیہ کے بنیادی مآخذ ہیں۔ ہر صاحبِ ایمان شخص نبی مکرم ﷺ کے ارشاداتِ مبارکہ کی طرف قلبی میلان اور آپ ﷺ کی سنن مطہرہ سے گہری وابستگی رکھتا ہے۔ حدیثِ رسول کا سب سے بڑا اعجاز یہ ہے کہ انسان کی فکر ونظر میں اعتدال اور توازن پیدا ہوتا ہے، جس سے اُخروی زندگی کے سنورنے کے ساتھ ساتھ دنیوی زندگی میں بھی ذہنی وقلبی سکون حاصل ہوتا ہے۔ حدیثِ رسول کے مطالعہ سے اور انفرادی واجتماعی معاملات میں اس کی تطبیق سے نہ صرف زندگی معطر ہو جاتی ہے بلکہ تمام مسائل نہایت خوش اسلوبی سے حل بھی ہو جاتے ہیں۔ تعلیماتِ اسلامیہ کو سمجھنے کے لیے صرف قرآنِ کریم پر ہی تکیہ کر لینا یقیناً ناکافی ہے بلکہ یوں کہنا بے جا نہ ہوگا کہ حدیثِ رسول سے بے اعتنائی برتنا گویا شریعت کے ایک بڑے حصے کو چھوڑ دینے کے مترادف ہے، کیونکہ اگر صراطِ مستقیم کی تعیین قرآن نے کی ہے تو اس کی تشریح وتوضیح زبانِ رسول سے ہی ہوئی ہے۔ حدیث وسنت سے اعراض بلاشبہ راہِ راست سے بھٹکنے کا باعث ہے، جس سے بدعات واختراعات کی راہیں کھلتی ہیں۔

جس طرح زمانۂ قدیم میں بے شمار فرقِ باطلہ اپنے عقائد کی آڑ میں انکارِ حدیث کرتے آئے ہیں اسی طرح عصر حاضر میں شیطان نے پینترا بدل کر مستشرقین سے علمی لبادے میں یہی کام لینا شروع کر دیا ہے۔ لیکن اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود اپنے مذموم مقصد میں نہ تو وہ کامیاب ہو پائے تھے اور نہ ہی آج کے پرویزی وغامدی کامیاب ہو پائیں گے، کیونکہ اگر یہ منکرین ﴿يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ﴾ کے مصداق ہیں تو اللہ تعالیٰ نے بھی وعدہ کر رکھا ہے کہ: ﴿وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ﴾ بہ قولِ شاعر:

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضلِ خاص ہے کہ جب جب حدیثِ رسول کے خلاف منکرین نے محاذ کھولا تب تب اللہ تعالیٰ نے اس کے دفاع اور حفاظت کے لیے اہلِ علم کی ایک سپاہ کھڑی کر دی۔ اسباب کی اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے یہ کام اپنے برگزیدہ بندوں سے ہی لیا، جن میں ائمہ دین، فقہائے اُمت اور محدثین کرام کی خدمات کے تابناک مظاہر نظر آتے ہیں۔ محدثین کی اسی فہرست میں نابغۂ روزگار شخصیت حضرت امام دارقطنی رحمہ اللہ کا نام بھی جلی حروف میں لکھا نظر آتا ہے۔ امام صاحب کا جمع کردہ یہ مجموعۂ حدیث اپنی شان ومقام کے لحاظ سے جداگانہ مقام رکھتا ہے۔ آپ کا نام نہ صرف قافلۂ حدیث کے راہروان سے وابستہ ہے بلکہ آپ اس ہراول دستے کے قائدین میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی ذاتی عظمت، علمِ حدیث کی

خاطر جہد و محنت اور ان کے اس عظیم علمی سرمایہ کا تعارف آپ آئندہ صفحات میں تفصیل سے پڑھیں گے۔

جہاں محدثین کرام رحمہم اللہ نے اپنے اپنے عہد میں احادیثِ رسول کے جمع و ترتیب سے اور ان سے ضعف و وضع کو چھانٹ کر خدمتِ حدیث کے عظیم کارنامے انجام دیے ہیں وہاں متاخرین اہل علم نے بھی ان مجموعہ ہائے گراں مایہ کی تشریح و تعلیق، تحقیق و تخریج اور ترجمہ و توضیح سے اپنا اپنا حصہ ڈالا ہے۔ خدمتِ حدیث کا یہی جذبہ لیے آج کے متعدد اہل قلم اور ناشرین حضرات ترجمانیٔ حدیث کے میدان میں خصوصی توجہ دے رہے ہیں اور اب تک چند ایک کے سوا تقریباً تمام کتبِ احادیث کے تراجم و تشریحات منصۂ شہود پر آ چکے ہیں۔ اسی سلسلے کی ایک کڑی مجھ ایسے طالب علم کی یہ کاوش ہے۔ اس سے قبل مجھے 'مسند امام شافعی' کے ترجمے کی سعادت حاصل ہوئی جو اسی ادارہ کی نظامت میں شائع ہوئی اور اب سنن دارقطنی کو اردو قالب میں ڈھالنے کی خوش بختی بھی میرے حصے میں آئی ہے، یقیناً یہ باری تعالیٰ کے فضلِ خاص کے سوا کچھ نہیں ہے، ورنہ میں کہاں اور یہ باعظمت کام کہاں۔

میں نے اس کتاب کے ترجمے کے لیے مؤسسة الرسالة (بیروت) کا مطبوعہ نسخہ سامنے رکھا، جس کی تحقیق و تخریج کا کام محققِ دوراں الشیخ شعیب الارنؤوط حفظہ اللہ نے کیا ہے۔ میں نے افادۂ مزید کے لیے اس تخریج کو بھی اختصار کے ساتھ اس مترجم نسخے کی زینت بنا دیا ہے، جس سے اس کتاب کے علمی مقام میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔

میں فرامین نبویہ کی ترجمانی کی ذِمہ داری کو کس حد تک نبھا پایا ہوں؛ اس کا فیصلہ قارئین پر چھوڑتا ہوں۔ اگر کہیں خوبی نظر آئے تو اسے توفیقِ خداوندی سمجھئے گا اور اگر کہیں کوئی خامی لگے تو اصلاح فرما کر ممنون کیجئے گا۔

میں ان تمام اصحاب کا ممنون ہوں جنھوں نے اس کتاب کی تیاری میں اپنی علمی اور فنی خدمات سے نوازا۔ بہ طورِ خاص برادرم طاہر نقاش صاحب کا؛ کہ انہوں نے کتاب اور مؤلف کتاب کے تعارف پر مواد فراہم کر کے میری بڑی مشکل کو آسان کر دیا۔ کمپیوٹر کے فنی کام میں جناب محمد حسن بھائی خصوصی شکریے کے لائق ہیں کہ انہوں نے ذاتی دلچسپی لے کر اس کتاب کے ظاہری حسن کو خوب نکھارا۔ علاوہ ازیں جناب سعود عثمانی صاحب کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ جس توجہ، محنت اور خلوص سے انہوں نے اس کتاب کو طباعت کا حسین جامہ پہنایا؛ اس کی حقیقی جزا انہیں فقط رب تعالیٰ کے ہاں سے ہی مل سکتی ہے۔ آخر میں ایک بار پھر ربِ کائنات کے حضور اس توفیق پر سجدۂ شکر بجا لاتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ وہ اس کام کو میرے، میرے والدین، اساتذۂ کرام کے لیے صدقہ جاریہ بنا دے اور کسی بھی طرح سے اس کام میں معاونت کرنے والے ہر شخص کو اپنی جناب سے اجرِ عظیم سے نوازتے ہوئے دنیا و آخرت میں ہم سب کے لیے اپنی رضا لکھ دے۔ (آمین)

حافظ فیض اللہ ناصر بن نصر اللہ خاں

(ساکن: مرضی پورہ، خانیوال)

٢٠١٤/١/٢٢

hfnasir@yahoo.com

# امام دارقطنی رحمہ اللہ کا تعارف

## نام ونسب:

آپ کی کنیت ابوالحسن، نام علی اور نسب نامہ یہ ہے: علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان بن دینار بن عبداللہ۔ ❶

## ولادت ووطن:

صحیح روایت کے مطابق امام دارقطنی رحمہ اللہ ۵/ ذوالقعدہ ۳۰۶ھ کو بغداد کے ایک محلّہ دارقطن میں پیدا ہوئے۔ یہ محلّہ کرخ اور نہر عیسیٰ بن علی کے درمیان واقع اور متعدد اکابر کا مولد تھا، لیکن بعد میں ویران ہوگیا۔ علامہ سمعانیؒ کے بغداد تشریف لانے کے زمانہ میں یہ اجڑ چکا تھا۔ ❷

## شیوخ واساتذہ:

امام صاحب کے بعض مشہور شیوخ واساتذہ کے نام یہ ہیں:

① قاضی ابراہیم بن حماد
② ابن درید
③ ابن زیاد نیشاپوری
④ ابن نیروز
⑤ ابوبکر بن ابی داؤد سجستانی
⑥ ابوحامد بن ہارون حضرمی
⑦ ابوسعید عدوی
⑧ ابوالقاسم عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز
⑨ ابوجعفر احمد بن اسحاق بن بہلول
⑩ احمد بن عیسیٰ بن مسکین بلدی
⑪ احمد بن قاسم فرائضی
⑫ ابوطالب احمد بن نصر
⑬ عبداللہ بن ابی حیہ
⑭ علی بن عبداللہ بن بشر
⑮ فضل بن احمد زبیدی
⑯ ابوعلی محمد بن سلیمان مالکی
⑰ محمد بن قاسم محاربی
⑱ محمد بن نوح جندیسابوری
⑲ ابوعمر محمد بن یوسف قاضی ازدی
⑳ یحییٰ بن محمد بن صاعد
㉑ یوسف بن یعقوب نیشاپوری ❸

---

❶ تاريخ بغداد: ١٢/ ٣٤ـكتاب الأنساب، ص: ٢١٧ـالمنتظم: ٧/ ٨٣)

❷ تذكرة الحفاظ: ٣/ ١٩٩.

❸ أ: أ

## تلامذہ:

ان کے بعض مشہور تلامذہ کے نام حسبِ ذیل ہیں:

1. ابوبکر احمد بن محمد برقانی
2. ابوبکر بن بشران
3. ابوحامد اسفرائینی
4. ابوالحسن بن الآبنوسی
5. ابوالحسین ابن مہتدی باللہ
6. ابوذر ابن احمد ہروی
7. ابوطالب بن عباری
8. ابوطاہر بن عبدالرحیم
9. قاضی ابوالطیب طبری
10. ابوالقاسم بن بشران
11. ابوالقاسم بن محسن
12. ابومحمد جوہری
13. ابومحمد خلال
14. ابونعیم اصفہانی (صاحبِ حلية الأولياء)
15. القاسم ازہری
16. تمام رازی (صاحبِ فوائد مشهورة)
17. ابوعبداللہ حاکم (صاحبِ مستدرك)
18. ابوالقاسم حمزہ بن یوسف سہمی
19. ابوالقاسم عبدالصمد بن مامون ہاشمی
20. عبدالعزیز ازجی
21. حافظ عبدالغنی ازدی
22. زکی الدین المنذری (صاحب الترغیب والترھیب)
23. ابوعبدالرحمان محمد بن حسین سلمی [1]

## طلب حدیث کے لیے سفر:

امام دارقطنی رحمہ اللہ کو علم وفن خصوصاً احادیث نبویؐ سے غیر معمولی شغف تھا۔ آپ نہایت کم سنی میں اس فن کی تحصیل میں مشغول ہوگئے تھے۔ ابویوسف قواس کا بیان ہے کہ ''جب ہم امام بغوی رحمہ اللہ کے پاس جاتے تھے تو دارقطنی بہت چھوٹے تھے، ان کے ہاتھ میں روٹی اور سالن ہوتا تھا۔'' امام صاحب کے زمانہ میں بغداد علمی حیثیت سے نہایت ممتاز اور نامور علماء ومحدثین کا مرکز تھا، مگر وہ اپنی علمی تشنگی کو بجھانے کے لیے بغداد کے علاقے کوفہ، بصرہ، واسط، شام اور مصر وغیرہ متعدد مقامات میں تشریف لے گئے۔ [2]

## حفظ وذکاوت:

امام دارقطنی رحمہ اللہ کا حافظہ غیر معمولی اور بے نظیر تھا۔ ان کا سینہ نہ صرف احادیث بلکہ دوسرے علوم کا بھی مخزن تھا، بعض شعراء کے دواوین ان کو اَز بر تھے۔ قدیم عربوں کی طرح وہ تحریر وکتابت کی بہ جائے اکثر اپنے حافظہ سے ہی کام لیتے تھے۔

[1] تاريخ بغداد: ١٢/ ٣٤۔كتاب الأنساب، ص: ٢١٧۔تذكرة الحفاظ: ٣/ ١٩٩.

[2] تذكرة الحفاظ: ٣/ ٢٠٢.

اپنے تلامذہ کو کتابیں زبانی املا کراتے تھے۔ تذکرہ نگاروں نے ان کو الحافظ الكبير ، الحافظ المشہور اور کان عالماً حافظاً وغیرہ لکھا ہے۔

- امام ذہبی رحمہ اللہ نے ان کو حافظ الزمان کہا ہے۔
- امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''وہ حافظہ میں یکتائے روزگار تھے۔''
- امام سمعانی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ''دارقطنی کا حافظہ ضرب المثل تھا۔''
- علامہ ابن جوزی رحمہ اللہ ان کے متعلق لکھتے ہیں: ''وہ حافظہ میں منفرد اور یگانۂ عصر تھے۔''
- حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ یوں رقمطراز ہیں: ''بچپن ہی سے دارقطنی اپنے نمایاں اور غیر معمولی حافظہ کے لیے مشہور تھے۔''
- ابوالطیب طاہری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ''بغداد میں جو بھی حافظ حدیث آتا وہ امام دارقطنی رحمہ اللہ کی خدمت میں ضرور حاضر ہوتا اور اس کے بعد اس کے لیے ان کی علمی بلند پائیگی اور حافظہ میں برتری اور تقدم کا اعتراف کرنا لازمی ہو جاتا۔''

ان کے حافظہ اور ذہانت کا یہ حال تھا کہ ایک ہی نشست میں ایک ہی روایت کی بیس بیس سندیں برجستہ بیان کر دیتے تھے۔ امام ذہبی رحمہ اللہ نے اس طرح کے ایک واقعہ کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس کو دیکھ کر امام دارقطنی رحمہ اللہ کی بے پناہ ذہانت، قوتِ حفظ اور غیر معمولی فہم و معرفت کے سامنے سرنگوں ہو جانا پڑتا ہے۔ عالم شباب میں ایک روز وہ اسماعیل صفار کے درس میں شریک ہوئے، وہ کچھ حدیثیں املا کرا رہے تھے، امام دارقطنی رحمہ اللہ کے پاس کوئی مجموعۂ حدیث تھا، یہ بیک وقت اس کو نقل بھی کرتے جاتے تھے اور صفار سے حدیثیں بھی سن رہے تھے، اس پر کسی شریکِ مجلس نے ان کو ٹوکا اور کہا: تمہارا سماع صحیح اور معتبر نہیں ہو سکتا، کیونکہ تم لکھنے میں مشغول ہو اور شیخ کی مرویات کو ٹھیک سے سمجھنے اور سننے کی کوشش نہیں کرتے۔ تو امام صاحب نے جواب دیا کہ املا کو سمجھنے میں میرا طریقہ آپ سے مختلف ہے، کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ حضرت شیخ نے اب تک کتنی حدیثیں املا کرائی ہیں؟ اس شخص نے نفی میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا: شیخ نے اب تک اٹھارہ حدیثیں املا کرائی ہیں۔ شمار کرنے پر واقعی اٹھارہ حدیثیں نکلیں۔ پھر آپ نے ایک ایک حدیث کو بے تکلف بیان کر دیا اور اسناد و متون میں وہی ترتیب بھی قائم رکھی جو شیخ نے بیان کی تھی۔ پورا مجمع اس حیرت انگیز ذہانت اور غیر معمولی حافظہ کو دیکھ کر دنگ رہ گیا۔

ابوبکر برقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں اکثر ابومسلم مہران کے سامنے دارقطنی کی تعریف کیا کرتا تھا، ایک دن انہوں نے کہا کہ تم دارقطنی کی تعریف میں افراط اور غلو سے کام لیتے ہو، ذرا ان سے رضراض کی وہ حدیث دریافت کرو جو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ میرے دریافت کرنے پر امام صاحب نے نہ صرف وہ حدیث بلکہ اس کے اختلافِ وجوہ اور امام بخاری رحمہ اللہ کی اس روایت کے بارے میں خطا بھی واضح کر دی اور میں نے اس کو بھی علل میں شامل کر لیا۔ ❶

## عدالت و ثقاہت:

حافظہ کی طرح ان کی ثقاہت بھی مسلّم ہے۔ خطیب تبریزی رحمہ اللہ نے مشکوٰۃ کے دیباچہ میں امام دارقطنی رحمہ اللہ کو اکابر

❶ تاريخ بغداد: ٣٦ تا ٣٨ ـ تذكرة الحفاظ: ٣/ ١٩٩ ـ بستان المحدثين ، ص: ٤٦ .

محدثین اور ائمہ متقنین میں شمار کیا ہے اور ان کے مناقب میں راست بازی، امانت اور عدالت کا ذکر کیا ہے۔

## علل و اسماء الرجال میں مہارت:

حضرتِ امام رحمہ اللہ روایت کی طرح درایت کے بھی ماہر اور جرح و تعدیل کے فن میں امام تھے، ان کا شمار مشہور نقادانِ حدیث میں کیا جاتا ہے، ممتاز محدثین اور ائمہ فن نے ان کے اس کمال کا اعتراف کیا ہے۔ رجال کی تمام معتبر و متداول کتابوں میں ان کے نقد و جرح کے اقوال موجود ہیں۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے نہایت شاندار الفاظ میں ان کی ناقدانہ بصیرت و ژرف نگاہی کا اعتراف کیا ہے، فرماتے ہیں کہ:

''احادیث پر نظر اور علل و انتقاد کے اعتبار سے وہ نہایت عمدہ تھے۔ اپنے دور میں فن اسماء الرجال، علل اور جرح و تعدیل کے امام اور فن درایت میں مکمل دستگاہ رکھتے تھے۔''

ان کے معاصر اور تلمیذ رشید امام حاکم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ:

''میں قیامِ بغداد کے زمانہ میں اکثر ان کی صحبتوں سے لطف اندوز ہوتا تھا، یہ واقعہ ہے کہ میں نے ان کی جس قدر تعریفیں سنی تھیں؛ ان سے بڑھ کر ان کو پایا۔ میں ان سے شیوخ، رُواۃ اور علل حدیث کے متعلق سوالات کرتا تھا اور وہ ان کا جواب دیتے تھے، میری شہادت ہے کہ روئے زمین پر ان کی کوئی نظیر موجود نہیں۔''[1]

## حدیثِ رسول ﷺ میں درجہ:

امام دارقطنی رحمہ اللہ کو اصل شہرت حدیث میں امتیاز کی بنا پر حاصل ہے، ان کے حفظ و ضبط، ثقاہت و اتقان، روایت و درایت میں مہارت اور علل کی معرفت وغیرہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا، اس سے بھی ان کے حدیث میں کمال، بلند پائیگی اور تبحر کا پوری طرح اندازہ ہو جاتا ہے۔ ائمہ فن اور نامور محدثین نے ان کے عظیم المرتبت اور صاحبِ کمال محدث ہونے کا اعتراف کیا ہے:

- خطیب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ احادیث و آثار کا علم ان پر ختم ہو گیا، وہ حدیث میں یکتائے روزگار، عجوبۂ دہر اور امامِ فن تھے۔
- عبدالغنی بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حدیث پر بحث و گفتگو میں تین اشخاص اپنے اپنے زمانہ میں نہایت ممتاز تھے: علی بن مدینی، موسیٰ بن ہارون اور علی بن عمر دارقطنی رحمہم اللہ۔
- علامہ ابن خلکان رحمہ اللہ لکھتے ہیں: وہ علم حدیث میں منفرد اور امام تھے، ان کے معاصرین میں کوئی اس رُتبہ اور پایہ کا شخص نہیں گذرا۔
- حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روایت کی وسعت و کثرت کے اعتبار سے وہ امامِ دہر تھے۔
- ابن عماد حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حدیث اور اس کے متعلق فنون میں وہ منتہی تھے اور اس میں ''امیر المومنین'' کہلاتے تھے۔

[1] تدريب الراوي، ص: ٢٧٧۔تاريخ بغداد: ١٢/ ٣٧۔تذكرة الحفاظ: ٣/ ٢٠٠۔كتاب الأنساب: ٢١٧۔البداية والنهاية: ١١/ ٣١٧.

✿ ابوبکر بن ہبۃ اللہ رحمہ اللہ رقمطراز ہیں کہ وہ اپنے دور میں حدیث کے امام تھے۔

✿ ابوالطیب طبری رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ امام صاحب کی مجلس میں ایک روز مسِ ذکر کی حدیث پڑھی جارہی تھی، امام صاحب نے اس کے بے شمار طرق جمع کر کے اس کے فوائد پر عمدہ تقریر کی اور اس کے بعد فرمایا: امام احمد رحمہ اللہ بھی اس وقت موجود ہوتے تو وہ اس معاملہ میں مجھ سے استفادہ کرتے۔ ❶

امام صاحب کے اس فن کے مقام و مرتبہ کا اس سے بھی اندازہ ہوتا ہے کہ صحاح ستہ کے مصنفین کے بعد جن مصنفین کو معتبر اور جن کی تصنیفات کو مستند خیال کیا گیا ہے، ان میں ان کا نامِ نامی بھی شامل ہے۔ ابن صلاح، امام نووی، خطیب تبریزی اور علامہ سیوطی رحمہم اللہ نے اس حیثیت سے ان کا ذکر واعتراف کیا ہے۔ ❷

## فقہ وخلافیات میں مہارت:

امام دارقطنی رحمہ اللہ ممتاز فقہاء کے مذاہب و مسالک کے نہایت واقف کار اور خلافیات کے بڑے ماہر تھے۔ ان کی سنن بھی اس پر شاہد ہے۔ خطیب رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ''حدیث کے علاوہ مذاہب فقہاء کی معرفت میں بھی ان کا درجہ نہایت بلند ہے۔'' کتاب السنن (زیر نظر کتاب) کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کو فقہ سے بڑا اعتنا و اشتغال تھا، کیونکہ کتاب کے محتویات و مشمولات کو وہی شخص جمع اور مرتب کرسکتا ہے جس کو احکام و مسائل اور فقہاء کے اختلافات سے اچھی اور پوری طرح واقفیت ہو۔ اس فن کو انہوں نے ابوسعید اصطخری، اور ایک روایت کے مطابق ان کے کسی خاص شاگرد سے حاصل کیا تھا۔ مؤرخین اور سوانح نگاروں کا متفقہ بیان ہے کہ: كان عارفاً باختلاف الفقهاء ''آپ اختلافِ فقہاء کی معرفت رکھنے والے تھے۔'' ❸

## نحو، تفسیر اور قرأت میں مقام:

امام صاحب کو علم نحو اور فن قرأت میں یدطولیٰ حاصل تھا اور تفسیری وقرآنی علوم سے بڑا شغف تھا۔ ابوالفداء رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ''وہ قرآنیات کے امام تھے۔'' امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ نُحاۃ وقراء کے امام اور تجوید وقرأت میں بلند پایہ تھے، انہوں نے حروف ومخارج کی تصحیح وادائیگی کا علم بچپن میں ابوبکر بن مجاہد سے سیکھا اور محمد بن حسین نقاش طبری، احمد بن محمد دیباجی اور ابوسعید قزاز وغیرہ ماہرین فن سے اس کی باقاعدہ تکمیل کی اور آخر عمر میں خود اس فن میں مرتبۂ امامت واجتہاد پر فائز ہوگئے اور اس میں ایک رسالہ بھی لکھا، اس میں قدیم قراء سے مختلف ایک نیا طرز انہوں نے ایجاد کیا تھا، یہ طرز بعد میں مقبول ہوا اور لوگوں نے اسے اختیار کیا۔ ❹

---

❶ تاريخ بغداد: ١٢/ ٣٤، ٣٦، ٣٨۔ تاريخ ابن خلكان: ٢/ ٥۔ البداية والنهاية: ١١/ ٣١٧۔ طبقات الشافعية لأبي بكر، ص: ٣٣۔ شذرات الذهب: ٣/ ١١٦۔ كتاب الأنساب: ٢١٧.

❷ مقدمة ابن صلاح، ص: ١٩٢۔ تدريب الراوي، ص: ٢٦٠۔ مقدمه كمال، ص: ١٧.

❸ تاريخ بغداد: ١٢/ ٣٥۔ التاج المكلل، ص: ٤٥.

❹ تاريخ أبي الفداء: ٢/ ١٣٠۔ تذكرة الحفاظ: ٣/ ٢٠٠۔ تاريخ بغداد: ١٢/ ٣٤.

## شعر وادب کا ذوق:

امام دارقطنی رحمہ اللہ شعر وادب کا بھی عمدہ ذوق رکھتے تھے، بعض شعراء کے دواوین ان کو زبانی یاد تھے۔ عربی زبان وادب پر ان کو اس قدر دسترس اور کامل عبور حاصل تھا کہ ایک دفعہ مصر تشریف لے گئے تو وہاں علوی خاندان کے ایک شخص مسلم بن عبداللہ موجود تھے، یہ ادب، فصاحت و بلاغت اور زبان دانی کے بڑے ماہر تھے، ان کے پاس زبیر بن بکار کی کتاب ''الانساب'' تھی جس کو حضر بن داؤد نے ان سے روایت کیا تھا۔ یہ کتاب انساب کے علاوہ اشعار اور ادبی فکاہات و لطائف کا بھی بہترین مجموعہ تھی۔ لوگوں نے امام صاحب سے اس کی قرأت کی فرمائش کی، جس کو انہوں نے منظور کر لیا۔ چنانچہ اس کے لیے ایک مجلس کا اہتمام کیا گیا، جس میں مصر کے نامور علماء وفضلاء اور اساطینِ شعر و ادب بھی شریک ہوئے تاکہ آپ کی غلطیوں کی گرفت کر سکیں، لیکن ان لوگوں کو ناکامی ہوئی۔ حضرتِ امام کے حیرت انگیز کمال کو دیکھ کر سب دنگ رہ گئے، خود مسلم کو بھی ان کے ادبی مذاق کی پختگی و بلندی اور عربی زبان پر غیر معمولی قدرت اور دسترس کا اعتراف کرنا پڑا۔ ❶

## جامعیت:

ان گوناگوں کمالات سے ان کی جامعیت کا اندازہ ہوتا ہے، گو ان کو اصل شہرت حدیث میں امتیاز کی وجہ سے ہے تاہم وہ کسی فن میں بھی عاجز و قاصر نہ تھے۔ خطیب رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ''حدیث کے علاوہ بھی متعدد علوم میں ان کو درک و مہارت تھی۔'' ازہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام دارقطنی بڑے ذہین وطباع تھے، ان کے سامنے کسی علم کا بھی تذکرہ کیا جاتا تو اس کے متعلق معلومات کا بے شمار ذخیرہ ان کے پاس ہوتا۔ محمد بن طلحہ بغالی ایک روز ان کے ساتھ کسی دعوت میں شریک تھے، جب کھانے پر گفتگو چھڑی تو امام صاحبؒ نے اس کے اتنے واقعات و حکایات اور نوادر و عجائب بیان کیے کہ رات کا اکثر حصہ ختم ہو گیا۔ امام حاکم رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے دارقطنی جیسا کوئی جامعِ کمالات شخص دیکھا ہے؟ تو انہوں نے نفی میں جواب دیا۔ ابوالفداء رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ وہ متعدد علوم میں جامع تھے۔ ❷

## فہم و دانش:

اللہ تعالیٰ نے ان کو فہم و دانش سے بھی سرفراز کیا تھا۔ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ امام دارقطنیؒ اس حیثیت سے بھی یکتائے روزگار تھے۔ خطیب رحمہ اللہ نے ان کے فقہ وفہم کی تعریف کی ہے۔ ❸

## ورع وتقویٰ:

امام حاکم رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ وہ ورع وتقویٰ میں بے مثال تھے۔ خلال رحمہ اللہ رقم فرماتے ہیں کہ ایک روز میں اپنے ایک استاد کے یہاں گیا، وہاں ابوالحسین بن مظفر، قاضی ابوالحسن جراحی اور امام دارقطنی رحمہم اللہ وغیرہ ائمہ فن واصحاب کمال موجود تھے۔

---

❶ تاریخ بغداد: ٣٥۔تذکرة الحفاظ: ٣/ ٢٠٠ .

❷ تاریخ بغداد: ١٢/ ٣٦۔تذکرة الحفاظ: ٣/ ٢٠٠۔تاریخ أبي الفداء: ٢/ ١٣٠ .

❸ تاریخ بغداد: ١٢/ ٣٤۔تذکرة الحفاظ: ٣/ ٢٠٠ .

جب نماز کا وقت ہوا تو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے امامت کی، حالانکہ اس مجلس میں ان سے زیادہ معمر مشائخ موجود تھے۔

امام صاحبؒ دین کے معاملہ میں کسی مصلحت، نرمی اور مداہنت کو پسند نہیں کرتے تھے، ان کے زمانہ میں شیعیت کا زور تھا لیکن انہوں نے شیعوں کے علی الرغم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے افضل قرار دیا۔ ❶

## شہرت ومقبولیت:

امام دارقطنی رحمہ اللہ اپنے بے شمار کمالات کی وجہ سے نہایت مقبول ومحترم سمجھے جاتے تھے۔'امام' اور 'شیخ الاسلام' ان کے نام کا جز ہو گیا تھا۔ جب مسند درس پر رونق افروز ہوتے تو تشنگانِ علوم کا ہجوم اردگرد رہتا تھا۔ آپ کی مجلسِ درس نہایت باوقار اور پُر ہیبت ہوتی تھی۔ نامور محدثین کو بھی احترام کی وجہ سے لب کشائی کی جرأت نہیں ہوتی تھی۔ ابن شاہین رحمہ اللہ ایک مرتبہ ان کے درس میں شریک ہوئے تو ان پر اس قدر ہیبت طاری ہوئی کہ ایک کلمہ بھی زبان پر نہ لا سکے کہ مبادا کوئی غلطی ہو جائے۔

آپ کے تلامذہ ہمیشہ آپ کا نام عزت واحترام کے ساتھ لیتے تھے۔ امام عبدالغنی رحمہ اللہ جو کہ خود بھی نامور اور صاحبِ کمال محدث تھے اور بقولِ برقانی دارقطنیؒ کے بعد میں نے ان سے بڑا کوئی حافظِ حدیث نہیں دیکھا، لیکن جب کبھی وہ امام دارقطنی رحمہ اللہ کے حوالہ سے کوئی بات بیان کرتے تو قال أستاذي یا سمعتُ أستاذي وغیرہ ضرور کہتے، اس کا سبب دریافت کیا گیا تو انہوں نے نہایت فراخ دِلی کے ساتھ اعتراف کیا کہ ہم نے یہ جو دو چار حروف سیکھے ہیں وہ ان ہی کا فیض ہے۔ ❷

## اخلاق وعادات:

امام صاحب کے اخلاق وعادات کا ذکر کتابوں میں نہیں ملتا لیکن بعض واقعات اور مؤرخین کے ضمنی بیانات سے ان کی طبعی شرافت اور حسن اخلاق کا پتہ چلتا ہے، مثلاً وہ خاموش طبع تھے اور فضول باتوں کو سخت ناپسند کرتے تھے، طبیعت میں نرمی اور انکساری تھی، لوگوں کی دِل آزاری سے پرہیز کرتے تھے، طلبہ کی بڑی حوصلہ افزائی کرتے اور ان کی علمی اعانت بھی کرتے تھے، امام صاحب کی شگفتہ مزاجی اور بذلہ سنجی سے بھی ان کے حسنِ اخلاق کا پتہ چلتا ہے۔

## فقہی مذہب:

اگرچہ امام دارقطنی رحمہ اللہ شافعی المذہب تھے لیکن ان کا شمار اس مذہب کے صاحبِ وجوہ فقہاء میں ہوتا ہے۔ صاحبِ وجوہ وہ فقہاء کہلاتے ہیں جنہوں نے اپنے ائمہ کے مذاہب کی تکمیل اور ان سے منسوب مختلف روایتوں کے درمیان تطبیق وترجیح اور ان کے وجوہ وعلل واضح کیے ہیں اور جن مسائل کے متعلق ان کے ائمہ کی تصریحات موجود نہیں تھیں، ان کو ان کے اصول وعلل پر قیاس کر کے فتویٰ دیا ہے۔ ابن خلکانؒ نے امام دارقطنی رحمہ اللہ کو فقیهاً علٰی مذهب الشافعي اور یافعیؒ نے صاحب الوجوه في المذهب لکھا ہے۔ ❸

---

❶ تاریخ بغداد: ۱۲/ ۳۸.

❷ تاریخ بغداد: ۱۲/ ۳۶۔تذکرة الحفاظ: ۳/ ۱۹۶ .

❸ تاریخ ابن خلکان: ۲/ ٥۔مرأة الجنان: ۲/ ٤۲٥ .

**عقائد:**

امام دارقطنی رحمہ اللہ بڑے صحیح العقیدہ تھے، مذہبی و اعتقادی مسائل میں ان کا مسلک وہی تھا جو اہل السنۃ والجماعۃ کا ہے۔ مؤرخ خطیبؒ لکھتے ہیں کہ ''وہ فہم وفراست، حفظ وذکاوت، صدق وامانت اور ثقاہت وعدالت وغیرہ اوصاف کی طرح صحتِ اعتقاد اور سلامتیٔ مذہب سے بھی متصف تھے۔''❶

**وفات:**

مشہور روایت کے مطابق ان کا انتقال ۸/ ذوالقعدہ ۳۸۵ھ کو ہوا۔ مشہور فقیہ ابوحامد اسفرائنی رحمہ اللہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔❷

**تصانیف:**

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بے شمار کتابیں یادگار چھوڑیں جو سب مفید، بلند پایہ اور حسن تالیف کا نمونہ ہیں۔ ان میں سے اکثر حدیث، اصولِ حدیث اور رجال کے موضوع پر لکھی گئی تھیں مگر اب زیادہ تر نایاب ہیں، ذیل میں ان کی تصانیف کے فقط نام تحریر کیے جاتے ہیں:

✿ سنن دارقطنی ✿ کتاب الرؤیة (یہ کتاب پانچ اجزاء پر مشتمل ہے) ✿ کتاب المستجاد ✿ کتاب معرفة مذاهب الفقهاء ✿ غريب اللغة ✿ اختلاف المؤطات ✿ غرايب مالكؒ ✿ الأربعين ✿ كتاب الضعفاء ✿ أسماء المدلسين ✿ أسئلة الحاكم ✿ باب القضا باليمين مع الشاهد ✿ كتاب الجهر ✿رساله قراء ة ✿ الرباعيات ✿ المجتبىٰ من السنن المأثورة ✿ كتاب الاخوة ✿ كتاب الافراد ✿كتاب التصحيف ✿ كتاب المؤتلف والمختلف ✿ كتاب العلل ✿ كتاب الأسخياء ✿ كتاب الالزامات والتتبع

❶ تاريخ بغداد: ۱۲/ ۳٤.

❷ تاريخ بغداد: ۱۲/ ٤٠۔تاريخ ابن خلكان: ۲/ ٥.

# سنن دارقطنی پر ایک نظر

## کتاب کی اہمیت اور مقام:

صحاح ستہ کے بعد جو کتابیں شہرت و قبول اور وثوق و اعتبار کے لحاظ سے ممتاز اور اہم مانی جاتی ہیں ان میں 'سنن دارقطنی' بھی ہے۔ بعض اہل علم نے اس کو تقریباً صحاح ستہ ہی کے ہم پایہ قرار دیا ہے۔ امام الحاج خلیفہ رحمہ اللہ رقم فرماتے ہیں:

''فن حدیث میں بے شمار کتابیں لکھی گئی ہیں مگر علمائے سلف و خلف کا اتفاق ہے کہ قرآن مجید کے بعد سب سے زیادہ صحیح اور معتبر کتاب صحیح بخاری ہے، پھر صحیح مسلم اور مؤطا امام مالک ہیں، ان کے بعد ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور دارقطنی رحمہم اللہ کی کتابوں اور مشہور مسانید کا درجہ ہے۔'' ❶

صحاح ستہ میں تمام صحیح حدیثوں کا حصر و استقصا نہیں ہے، ان کے علاوہ جو کتابیں صحیح اور مستند حدیثوں کے لیے مشہور خیال کی جاتی ہیں ان میں سنن دارقطنی کا نام سرفہرست ہے۔ علامہ ابن صلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''صحیحین پر وہ صحیح اضافے مقبول ہیں جن کو امام ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن خزیمہ اور دارقطنی رحمہم اللہ وغیرہ میں سے کسی نے اپنی مشہور و معترف کتاب میں بیان کیا ہو اور اس کی صحت کی تصریح کی ہو۔'' ❷

یہی خیال امام نووی رحمہ اللہ اور امام سیوطی رحمہ اللہ کا بھی ہے۔ ❸ امام سیوطیؒ اور بغویؒ نے اپنی کتابوں میں صحاح اور مستند کتبِ حدیث کی طرح سنن دارقطنی کی حدیثوں کی بھی تخریج کی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ سنن دارقطنی کا درجہ صحاح سے کمتر ہے۔ شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ نے اس کو حدیث کے تیسرے طبقہ کی کتابوں میں شمار کیا ہے۔ ❹ البتہ اس طبقہ کی کتابوں میں اس کو یک گونہ خصوصیت ضرور ہے، اسی لیے امام نووی اور سیوطی اور ابن صلاح رحمہم اللہ نے مصنّفینِ صحاح کے بعد کے جن سات نامور محدثین کی تصنیفات کو زیادہ عمدہ اور نفع بخش بتایا ہے ان میں امام دارقطنی رحمہ اللہ کا نام سرفہرست ذکر کیا ہے۔ ❺

دراصل احادیث کی جمع و ترتیب کا زیادہ اہم اور مبارک زمانہ تیسری صدی ہجری کا ہے، اس عہد میں روایات کی چھان بین اور راویوں کے نقد و تحقیق کا جو اعلیٰ اور بلند معیار قائم کیا گیا اس کی مثال بعد کے دور میں نہیں ملتی۔ لیکن تیسری صدی ہجری

❶ كشف الظنون: ١/ ٤٢٦ .

❷ مقدمة ابن صلاح ، ص: ١١ .

❸ تدريب الراوي ، ص: ٣٠ ، ٣١ .

❹ عجالۂ نافعه مع فوائد جامعه ، ص: ٥ .

❺ تدريب الراوي ، ص: ٢٦٠ ـ مقدمة ابن صلاح ، ص: ٩١٢ .

کا یہ امتیاز مجموعی اعتبار سے ہے، کیونکہ اس کے بعد بھی حدیث کے ایسے مجموعے تیار کیے گئے جو صحاح ستہ سے کمتر ہونے کے باوجود اس دور کی دوسری کتابوں کے برابر یا ان سے بڑھ کر ہیں۔ سنن دارقطنی چوتھی صدی ہجری کی ایسی ہی مشہور اور اہم کتاب ہے جو بعض حیثیتوں سے صحاح کے بعد حدیث کی سب سے اہم کتاب ہے۔ امام ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''امام دارقطنی کی یہ مشہور کتاب اس فن کی بہترین کتابوں میں سے ہے۔''❶

## خصوصیات:

سنن کی بعض اہم خصوصیات یہ ہیں:

❶ ...... امام دارقطنی رحمہ اللہ کو کثرت و تعدد طرق میں بڑا کمال حاصل تھا، سنن میں اسانید وطرق کا انہوں نے استقصا کیا ہے۔ شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''امام صاحب نے سنن کے شروع میں قُلّتین والی حدیث کے طرق و اسانید میں مبالغہ سے کام لیا ہے اور اس کی چوّن (۵۴) سندیں بیان کی ہیں، اس سے ان کی قوتِ حفظ اور وسعتِ نظر کا پتہ چلتا ہے۔ اسی طرح دباغ المیتة والی حدیث کی ستائیس (۲۷) اور ماء البحر والی حدیث کی سولہ (۱۶) سندیں اور طرق بیان کیے ہیں۔❷

❷ ...... وہ فن جرح و تعدیل کے امام تھے۔ علل اور رجالِ حدیث پر ان کی نظر بڑی گہری تھی، اس لیے 'سنن' نقد و جرح کے اقوال کا عمدہ اور مفید ذخیرہ ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے حدیثوں کے اکثر طرق و اسانید بیان کرنے کے ساتھ ساتھ ان پر مفصل کلام کر کے ان کی قوت و ضعف کا فیصلہ، حدیث کے درجہ و مرتبہ کی تعیین، اس کے صحیح، مرفوع، موقوف، ضعیف، سقیم، مرسل، غریب اور منکر ہونے کی تصریح اور ایک قسم کی متعدد حدیثوں میں مرجح اور اصح ما فی الباب کی نشاندہی کی ہے۔ راویوں اور حدیثوں کے بیان کے فرق و اختلاف، کمی بیشی، متابعت و عدم متابعت اور راوی کے متروک، مجہول، منکر، غیر ثابت، واضع، کذاب، سیئ الحفظ، مضطرب الحدیث اور ناقابل حجت ہونے یا ثقہ و ثابت، قوی و حجت اور عادل و ضابط ہونے کی تصریح، ان کے تفرد، دوسرے سے عدمِ ملاقات و عدمِ سماع، شک، اضطراب، اختلاف اور حدیث کے متن یا سند میں وہم و خطا پر مفصل کلام کیا ہے اور اس بارے میں اہل علم اور اربابِ فن کے اقوال بھی بیان کیے ہیں۔ اس طرح سنن ترمذی کی طرح اس سے بھی حدیث کا صحیح، حسن اور ضعیف ہونا معلوم ہو جاتا ہے۔ ابن صلاح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''امام دارقطنی رحمہ اللہ نے سنن میں اکثر حدیثوں کے صحیح، حسن یا ضعیف ہونے کو واضح کر دیا ہے۔''❸

❸ ...... امام دارقطنی رحمہ اللہ فقہ و خلاف کے ماہر تھے، اس لیے اس کتاب سے فقہی آراء و مذاہب اور اجتہادی مسائل بھی معلوم ہو جاتے ہیں۔

❹ ...... راوی کے نام و کنیت، وطن و مسکن اور بعض مشکل و غریب الفاظ کی مختصر وضاحت اور تفسیری بحثیں بھی کی

❶ البداية والنهاية: ۱۱/ ۳۱۷.

❷ بستان المحدثين، ص: ٤٥.

❸ مقدمة ابن صلاح، ص: ۱۸.

گئی ہیں۔

❺ ...... روایت کے حسن و قبح کے ضمن میں بعض واقعات اور تاریخی حالات بھی زیر بحث آ گئے ہیں، مثلاً ایک جگہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ''لیلۃ الجن'' میں شریک نہ ہونے کا ذکر ہے۔

❻ ...... سنن دارقطنی چوتھی صدی ہجری کے نصف آخر کی تصنیف ہے، اس لیے اس کی سب سے اعلیٰ اور عمدہ سند خماسی ہے۔ ❶

## سنن کے نسخے:

امام دارقطنی رحمہ اللہ سے جن اصحاب نے سنن کو روایت کیا تھا، ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

① ابوبکر محمد بن عبدالملک بن بشران ② ابوطاہر محمد بن احمد بن محمد بن عبدالرحیم کاتب ③ ابومنصور محمد بن محمد توقانی ④ ابوبکر محمد بن احمد بن غالب برقانی ⑤ ابوطیب طاہر بن عبداللہ بن طاہر طبری ⑥ شریف ابوالحسن محمد بن علی بن عبداللہ بن عبدالصمد بن مہتدی باللہ۔ ❷

اس طرح سنن کے چھے نسخے تھے، مگر اوّل الذکر تین اشخاص کے نسخے زیادہ مقبول ہوئے۔ ہندوستان میں ابن بشران کا نسخہ متداول ہے۔ متداول نسخوں میں جو اختلاف پایا جاتا ہے وہ معمولی ہے، یعنی تقدیم و تاخیر کا یا بعض راویوں کے نسب و نسبت کی کمی و بیشی کا، کہیں کہیں الفاظ میں بھی قدرے اختلاف ہے لیکن نفس حدیث میں فرق و اختلاف نہیں ہے، ابن عبدالرحیم کے نسخہ میں کتاب السبق درج نہیں ہے۔ ❸

## حواشی، تعلیقات اور زوائد:

سنن دارقطنی کے ساتھ علمائے فن کے شغف و اعتنا سے بھی اس کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے:

① امام بغوی رحمہ اللہ اور امام سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی حدیثوں کی تخریج کی ہے۔

② حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اتحاف المهرة بأطراف العشرة میں اس کے اطراف لکھے ہیں۔

③ ابوالفضل بن طاہر رحمہ اللہ نے سنن کے غرائب و افراد کے اطراف حروفِ معجم کی ترتیب پر لکھے ہیں۔

④ علامہ ابن ملقن رحمہ اللہ اور امام عراقی رحمہ اللہ نے اس کے رجال کی بحث و تحقیق کی ہے۔

⑤ شیخ زین الدین قاسم بن قطلوبغا حنفی رحمہ اللہ نے ایک جلد میں اس کے زوائد جمع کیے ہیں۔ ❹

⑤ مولانا شمس الحق عظیم آبادی نے سنن کی مختصر شرح اور تعلیق لکھی ہے جو سنن کے ساتھ حاشیہ میں چھپی ہے، اس میں حدیثوں کی تحقیق و تنقید، ان کے علل، مصالح، مطالب اور بعض مشکل مقامات کو حل کیا گیا ہے۔

---

❶ بستان المحدثین، ص: ٤٥.

❷ مقدمہ حاشیہ سنن دارقطنی از مولانا شمس الحق عظیم آبادی، ص: ٣، ٤.

❸ بستان المحدثین، ص: ٤٥۔اتحاف النبلاء، ص: ٩٢.

❹ ...... ص ٢٩۔الرسالة المستطرفة، ص: ١٣٩.

## سنن پر اعتراض اور اس کا جواب:

سنن دارقطنی پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اس میں ضعیف، غریب، موضوع اور منکر حدیثیں بھی شامل ہیں۔ علامہ ابن عبدالہادی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ ''امام دارقطنی نے اپنی سنن میں غریب حدیثیں اور ضعیف ومنکر بلکہ موضوع روایتیں تک بھی کثرت سے جمع کی ہیں۔'' ❶ علامہ عینی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ''انہوں نے اپنی سنن میں سقیم، معلل، منکر، غریب اور موضوع حدیثیں بیان کی ہیں۔'' ❷ اسی خیال کو علامہ زیلعی رحمہ اللہ نے بھی نصب الرایۃ میں نقل کیا ہے۔ ❸

لیکن یہ اعتراض اس وقت صحیح ہوسکتا تھا جب سنن دارقطنی کو تمام تر صحیح، منتخب اور مستند حدیثوں کا مجموعہ مانا جاتا، مگر اس کا دعویٰ تو خود امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بھی نہیں کیا، بلکہ انہوں نے جابجا سنن کے اندر احادیث کی نوعیت اور اس کی صحت وسقم کی حقیقت واضح کر دی ہے، نیز علمائے فن نے بھی اس کو صحاح ستہ سے کمتر اور تیسرے طبقہ کی کتابوں میں شامل کیا ہے۔ اس طبقہ کی کتابوں کی خصوصیات بیان کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ''یہ صحیح، حسن، ضعیف، معروف، منکر، غریب، شاذ، خطا وصواب، ثابت ومقلوب ہر قسم کی حدیثوں پر مشتمل ہیں۔'' ❹

نیز شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ رقم فرماتے ہیں کہ ''اس طبقہ کے مصنفین نے دوسرے طبقہ کے مصنفین کی طرح صحت کا التزام نہیں کیا اور نہ ہی ان کی کتابیں شہرت وقبول اور وثوق واعتبار کے لحاظ سے دوسرے طبقہ کی کتابوں کے برابر ہیں، تاہم امام دارقطنی رحمہ اللہ علومِ حدیث میں تبحر، ضبط ووثوق اور ثقاہت وعدالت سے متصف تھے، لیکن ان کی کتابوں میں صحیح، حسن، ضعیف اور موضوع ہر قسم کی حدیثیں شامل ہیں اور ان کے کچھ رجال تو عدالت سے متصف ہیں لیکن بعض مستور ومجہول ہیں۔'' ❺

انصاف کی بات یہ ہے کہ امام صاحبؒ نے کثرتِ اسناد، تعددِ طرق اور شواہد ومتابعات وغیرہ کے خیال سے ہر طرح کی حدیثیں نقل کی ہیں مگر ان کی نوعیت وحقیقت بھی واضح کر دی ہے، شواہد ومتابعات وغیرہ کے لحاظ سے اربابِ صحاح رحمہم اللہ نے بھی ضعیف اور غریب حدیثیں نقل کی ہیں۔ رہا یہ شبہ کہ اس طرح کی حدیثوں کی سنن دارقطنی میں زیادتی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ حدیثوں کا ضخیم مجموعہ ہے اور امام صاحب نے کثرت وتعددِ طرق اور متابعات وشواہد کو درج کرنے کا خاص طور پر اہتمام کیا ہے، اس لیے اس میں ضعیف وغریب حدیثوں کی تعداد دوسری کتبِ احادیث کی بہ نسبت زیادہ ہوگئی ہے، پھر بھی اس کتاب میں مذکور صحیح حدیثوں کے مقابلہ میں ان کی تعداد بہت کم ہے۔ اس توجیہ کے بعد نہ اس اعتراض کی کوئی اہمیت رہ جاتی ہے اور نہ ہی سنن کے مرتبہ میں کوئی فرق آتا ہے۔

---

❶ الصارم المنكى فى الرد على السبكى، ص: ١٢.

❷ البناية فى شرح الهداية: ١/ ٧٠٩.

❸ نصب الراية للزيلعى: ١/ ٣٤٠.

❹ حجة الله البالغة: ١/ ١٠٧)

❺ عجاله نافعه مع فوائد جامعه، ص: ٥.

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

# كتاب الطهارة

# طہارت کے مسائل

## بَابُ حُكْمِ الْمَاءِ إِذَا لَاقَتْهُ النَّجَاسَةُ

## اس پانی کا حکم جس میں کوئی ناپاک چیز مل جائے

قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمُّنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ الْقَادِرِ قَالَ: أَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ بِشْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْإِمَامُ الْحَافِظُ أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَهْدِيٍّ الدَّارَقُطْنِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ:

[١]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ ح وثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُعَلَّى، نا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ ح وثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطَ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ ح وثنا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، قَالَ ثنا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بِأَرْضِ الْفَلَاةِ، وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ)). وَقَالَ ابْنُ أَبِي السَّفَرِ: لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ، وَقَالَ ابْنُ عُبَادَةَ مِثْلَهُ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس پانی کے متعلق حکم پوچھا گیا جو کسی بے آباد اور ویران جگہ پر ہوتا ہے اور درندے اور جانور اس سے پیتے ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو مٹکوں کی مقدار میں ہوتو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

ابن ابی السفر رحمہ اللہ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ وہ ناپاک چیز کا اثر نہیں پکڑتا۔ ابن عبادہ نے بھی اسی کے مثل بیان کیا ہے۔

❶ جامع الترمذي: ٦٧۔سنن ابن ماجه: ٥١٧۔مسند أحمد: ٤٦٠٥، ٤٧٥٣، ٤٨٥٥۔صحيح ابن خزيمة: ٩٢۔صحيح ابن حبان: ١٢٤٩۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٦٤٤

[۲]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثنا أَبِي، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَثنا دَعْلَجٌ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ، أَنْبَأَنَا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْوَكِيعِيُّ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَكَرِيَّا بِمِصْرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَغَيْرُهُمَا، قَالُوا: ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). هٰذَا لَفْظُ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَلَاءِ، وَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ مِنْ بَيْنِهِمْ فِي حَدِيثِهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا جس سے جانور اور درندے پیتے ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو مٹکے ہو تو وہ ناپاکی کا اثر نہیں پکڑتا (یعنی پاک ہی رہتا ہے)۔

[۳]...... وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ سُفْيَانَ الْوَاسِطِيُّ، نا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ہی بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پانی کا حکم پوچھا گیا جس سے درندے اور جانور پیتے ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب پانی دو مٹکوں کی مقدار میں ہو تو ناپاک نہیں ہوتا۔ اسی طرح اسے عبداللہ بن زبیر الحمیدی نے ابواسامہ، ولید اور محمد بن عباد بن جعفر کے حوالے سے روایت کیا ہے، امام شافعی رحمہ اللہ نے ایک ثقہ راوی اور ولید بن کثیر سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

❶ انظر تخريج الحديث السابق

وَكَذَالِكَ رَوَاهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَتَابَعَهُ الشَّافِعِيُّ، عَنِ الثِّقَةِ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، وَتَابَعَهُمْ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، وَيَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ، وَابْنُ كَرَامَةَ، وَأَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيُّ، فَرَوَوْهُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ. ❶

محمد بن حسّان ازرق، یعیش بن جہم، ابن کرامہ، ابومسعود احمد بن فرات اور محمد بن فضیل البلخی نے بھی ان کی موافقت کی ہے، اور انہوں نے ابواسامہ، ولید بن کثیر اور محمد بن عبّاد بن جعفر سے روایت کیا ہے۔

[٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ح وَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحٍ الشِّيرَازِيُّ، قَالَا: نا الْحُمَيْدِيُّ، نا أَبُو أُسَامَةَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا نَحْوَهُ. ❷

اختلاف رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، ح وَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بَكْرٍ السُّكَّرِيُّ، نا يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ، بِالْحَدِيثَةِ، قَالَا: نا أَبُو أُسَامَةَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ - وَقَالَ يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ: مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ - فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ)). وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، أنا أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

اس حدیث میں دو الفاظ کی ترتیب کا اختلاف ہے: محمد بن عباد بن جعفر نے جانور کا لفظ پہلے بولا اور درندے کا بعد میں، جبکہ یعیش بن جہم نے درندے کا پہلے بیان کیا اور جانور کا بعد میں۔ آگے نبی ﷺ کا یہ فرمان مذکور ہے کہ جب پانی دو مٹکوں کے برابر ہو تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

❶ صحيح ابن حبان: ١٢٥٣ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٣٣ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٦٠

❷ سلف برقم: ١

سُئِلَ رَسُولُ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ)). ❶

[٦]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، نا أَبُو أُسَامَةَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، وَقَالَ: مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ. ❷

سند کے اختلاف کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے، اور اس میں جانور کا پہلے ذکر کیا ہے اور درندوں کا بعد میں۔

[٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الْمُزَنِيُّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى، وَالرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا: نا الشَّافِعِيُّ، أنا الثِّقَةُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجِسًا أَوْ خَبَثًا)). ❸

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو مٹکوں کی مقدار میں ہو تو وہ نجاست یا ناپاکی کا اثر قبول نہیں کرتا۔

[٨]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الدَّرْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). ❹

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پانی کے بارے میں اور اس چیز کے بارے میں حکم پوچھا گیا جس میں جانور اور درندے منہ مارتے ہوں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو مٹکے ہو تو وہ ناپاکی کا اثر نہیں پکڑتا۔

[٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ، نا أَبُو أُسَامَةَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ پہلی حدیث ہی ہے۔

❶ انظر تخريج الحديث السابق

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ مسند الشافعي: ٣٦ـ الأم للشافعي: ١/ ١٨

❹ سلف برقم: ٣

النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: وَرَأَيْتُهُ فِي كِتَابٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ التِّرْمِذِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ. ❶

[۱۰] ...... وَذَكَرَهُ جَعْفَرُ بْنُ الْمُغَلِّسِ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْخَصِيبِ، نا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ بِهَذَا مِثْلَهُ. ❷

سند کے اختلاف کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[۱۱] ...... قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: فَاتَّفَقَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ الْحُمَيْدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، وَيَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحَارِثِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ سُفْيَانَ الْوَاسِطِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْخَصِيبِ، وَأَبُو مَسْعُودٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيُّ فَرَوَوْهُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَتَابَعَهُمُ الشَّافِعِيُّ، عَنِ الثِّقَةِ عِنْدَهُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، وَقَالَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ: وَمَنْ ذَكَرْنَا مَعَهُ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا اخْتَلَفَ عَلَى أَبِي أُسَامَةَ فِي إِسْنَادِهِ أَحْبَبْنَا أَنْ نَعْلَمَ مَنْ أَتَى بِالصَّوَابِ فَنَظَرْنَا فِي ذَالِكَ فَوَجَدْنَا شُعَيْبَ بْنَ أَيُّوبَ قَدْ رَوَاهُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَلَى الْوَجْهَيْنِ جَمِيعًا، عَنْ

اسی حدیث کی مختلف اسناد اور ان کی استنادی حیثیت کی بحث کا بیان ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٦١

❷ انظر تخريج الحديث السابق

مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ثُمَّ أَتْبَعَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ فَصَحَّ الْقَوْلَانِ جَمِيعًا عَنْ أَبِي أُسَامَةَ وَصَحَّ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ كَثِيرٍ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ جَمِيعًا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ فَكَانَ أَبُو أُسَامَةَ مَرَّةً يُحَدِّثُ بِهِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَمَرَّةً يُحَدِّثُ بِهِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ. وَاللَّهُ أَعْلَمُ. ❶

[١٢]...... فَأَمَّا حَدِيثُ شُعَيْبِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الرَّجُلَيْنِ جَمِيعًا، فَحَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِوَاسِطَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو مٹکے ہو تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

[١٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❸

اختلافِ رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی کے مثل ہے۔

[١٤]...... وَأَمَّا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيِّ، فَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ

صرف سند کا اختلاف ہے، حدیث اسی کے مثل ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٦٠
❷ سلف برقم: ١
❸ انظر تخريج الحديث السابق

الرَّازِيُّ الضَّرِيرُ، نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفُضَيْلِ الْبَلْخِيُّ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❶

[١٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَهْلٍ الْإِمَامُ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، ثنا بَحْرُ بْنُ الْحَكَمِ، نا عَبَّادُ بْنُ صُهَيْبٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پانی کے بارے میں اور اس چیز کے بارے میں حکم پوچھا گیا جس میں جانور اور درندے منہ مارتے ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو مٹکے ہو تو وہ ناپاکی کا اثر قبول نہیں کرتا۔

[١٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا الْمُحَارِبِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُمَرَ ح ونا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، ح ونا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ، يَكُونُ بِأَرْضِ الْفَلَاةِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). قَالَ ابْنُ عَرَفَةَ: وَسَمِعْتُ هُشَيْمًا يَقُولُ: تَفْسِيرُ الْقُلَّتَيْنِ يَعْنِي الْجَرَّتَيْنِ الْكِبَارَ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ،

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے ایسے پانی کے بارے میں سوال ہوتا سنا جو کسی ویران جگہ میں ہو اور جانور ودرندے اس سے پانی پیتے ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دومٹکوں کی مقدار برابر ہو تو ناپاکی کا اثر قبول نہیں کرتا۔

ابن عرفہ کہتے ہیں کہ میں نے ہشیم رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ دومٹکوں سے مراد دو بڑے مٹکے ہیں۔ اسی طرح اس حدیث کو ابراہیم بن سعد، حماد بن سلمہ، یزید بن زریع، عبداللہ بن مبارک، عبداللہ بن نمیر، عبدالرحیم بن سلیمان، ابومعاویہ الضریر، یزید بن ہارون، اسماعیل بن عیاش، احمد بن خالد الوہبی، سفیان ثوری، حماد بن زید کے بھائی سعید بن زید، زائدہ بن قدامہ، محمد بن اسحاق، محمد بن جعفر بن زبیر اور عبیداللہ رحمہم اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔

❶ انظر تخريج الحديث السابق

❷ سلف برقم: ٨

وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، وَعَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ أَخُو حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، وَزَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❶

[١٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نُعَيْمٍ، نا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بِأَرْضِ الْفَلَاةِ وَمَا يَنْتَابُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسِّبَاعِ فَقَالَ: ((إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، جب کہ آپ ﷺ سے ایک آدمی نے ایسے پانی کے بابت مسئلہ پوچھا جو ویران جگہ پر واقع ہو اور جانور اور درندے بھی اس سے پیتے ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو مٹکے ہوتی ہے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

[١٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ شَاهِينَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. ❸

اختلافِ سند کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

[١٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، نَحْوَهُ. ❹

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

❶ جامع الترمذي: ٦٧ ـ سنن أبي داؤد: ٦٥ ـ سنن ابن ماجه: ٥١٧ ـ سنن الدارمي: ١/ ١٥٢ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ١٤٤ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٩/ ٤٣٨

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ انظر تخريج الحديث السابق

❹ انظر تخريج الحديث السابق

[٢٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ دِينَارٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ السُّلَمِيُّ، نا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقَلِيبِ يُلْقَى فِيهِ الْجِيَفُ وَيَشْرَبُ مِنْهُ الْكِلَابُ وَالدَّوَابُّ، فَقَالَ: ((مَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَمَا فَوْقَ ذَالِكَ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ)). كَذَا رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَالْمَحْفُوظُ عَنِ ابْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ. وَرُوِيَ عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے اس کنویں کے بارے میں سوال کیا گیا جس میں مردار پھینکے جاتے ہیں اور کتے اور دیگر جانور اس سے پانی پیتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو مٹکے یا اس سے زائد ہو تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ یہی روایت دو اور سندوں کے ساتھ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

[٢١]...... نا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ اللَّبَقِيُّ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، بِذَالِكَ. وَرَوَاهُ عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَوَّامٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. فَكَانَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قُوَّةٌ لِرِوَايَةِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَ بِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَخَالَفَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، فَرَوَاهُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ مَوْقُوفًا غَيْرَ مَرْفُوعٍ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ

مختلف اسناد کا بیان ہے، جن میں سے دو سندیں ایسی ہیں جن میں یہ روایت موقوفاً نقل کی گئی ہے۔

❶ شرح معانی الآثار للطحاوی: ١ ـ نصب الراية للزيلعی: ١/ ١٠٨

عُلَيَّةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ عَنْ رَجُلٍ لَمْ يُسَمِّهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا أَيْضًا . ❶

[٢٢]..... فَأَمَّا حَدِيثُ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، فَحَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بُسْتَانًا فِيهِ مُقْرَاةُ مَاءٍ فِيهِ جِلْدُ بَعِيرٍ مَيِّتٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ، فَقُلْتُ لَهُ: أَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَفِيهِ جِلْدُ بَعِيرٍ مَيِّتٍ؟ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ)) .

عاصم بن منذر بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ میں عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر کے ساتھ ایک باغ میں داخل ہوا، اس باغ میں پانی کا ایک تالاب تھا جس میں مردہ اونٹ کی کھال پڑی ہوئی تھی، تو عبیداللہ رحمہ اللہ نے اس پانی سے وضوء کرلیا۔ میں نے ان سے کہا: آپ نے اسی پانی سے وضوء کرلیا؟ حالانکہ اس میں مردہ اونٹ کی کھال پڑی ہوئی ہے۔ تو انہوں نے مجھے اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے حوالے سے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو یا تین مٹکوں کی مقدار میں ہوتو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

[٢٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، نَا أَبُو مَسْعُودٍ ، أَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، بِهٰذَا . وَلَمْ يَقُلْ: أَوْ ثَلَاثًا . وَكَذَالِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، وَهُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، وَكَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ . قَالُوا فِيهِ: إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا . ❷

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے، البتہ اس میں رُواۃ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ جب پانی دو یا تین مٹکوں کی مقدار کو پہنچ جائے۔

[٢٤]..... نَا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَجَّاجِ ، وَهُدْبَةَ بْنِ خَالِدٍ ح وَنَا بِهِ الْقَاضِي أَبُو طَاهِرِ بْنُ نَصْرٍ ، وَدَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ ، نَا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ بِذَالِكَ . وَرَوَاهُ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ ، وَبِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ ، وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْمَكِّيُّ ، وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ

مختلف اسناد کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے، لیکن اس میں تین مٹکوں کا ذکر نہیں ہے بلکہ تمام نے یہی بیان کیا ہے کہ جب پانی دو مٹکوں کی مقدار میں ہوتو ناپاک نہیں ہوتا۔

---

❶ سلف برقم: ١

❷ سنن أبي داؤد: ٦٥ ـ سنن ابن ماجه: ٥١٨ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٦٢ ـ مسند الطيالسي: ١٩٥٤

❸ انظر تخريج الحديث السابق

سَلَمَةَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ . وَقَالُوا فِيهِ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَنْجَسْ وَلَمْ يَقُولُوا: أَوْ ثَلَاثًا . ❶

[٢٥]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، نَا عَفَّانُ ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، نَا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، قَالَ: كُنَّا فِي بُسْتَانٍ لَنَا أَوْ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ عُبَيْدُ اللّٰهِ إِلَى مِقْرًى فِي الْبُسْتَانِ فَجَعَلَ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَفِيهِ جِلْدُ بَعِيرٍ مَيِّتٍ ، فَقُلْتُ: أَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَفِيهِ هٰذَا الْجِلْدُ؟ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَنْجَسْ)) . ❷

عاصم بن منذر بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنے، یا کہا کہ عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر کے باغ میں موجود تھے کہ نماز کا وقت ہو گیا، تو عبیداللہ رحمہ اللہ کھڑے ہوئے اور اس تالاب کے پاس گئے جو باغ میں تھا اور اس سے وضوء کرنے لگے، حالانکہ اس میں مُردہ اُونٹ کی کھال پڑی ہوئی تھی۔ تو میں نے کہا: کیا آپ نے اسی پانی سے وضوء کرلیا؟ جبکہ اس میں تو یہ کھال پڑی ہوئی ہے۔ تو انہوں نے کہا: مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دو مٹکوں کی مقدار میں ہو تو اسے ناپاک نہیں کیا جا سکتا۔

[٢٦]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، ح وَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، نَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى ، ح نَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَالِحٍ الشِّيرَازِيُّ ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ ، قَالَ: نَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ ، وَالْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَ قَوْلِ عَفَّانَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَنْجَسْ)) . ❸

مختلف اسناد کے ساتھ عفان کی روایت کردہ حدیث (یعنی گزشتہ حدیث) کے مثل ہی مروی ہے کہ جب پانی دو مٹکوں کی مقدار میں ہو تو اسے ناپاک نہیں کیا جا سکتا۔

[٢٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ ، نَا مُوسَى ، وَابْنُ عَائِشَةَ ، قَالَا: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، نَا عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يُنَجَّسُ)) . ❹

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے کہ جب پانی دو مٹکے کی مقدار میں ہو تو اسے ناپاک نہیں کیا جا سکتا۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ١٣٤

❷ مسند أحمد: ٥٨٥٥ـ المنتقى لابن الجارود: ٤٦

❸ انظر تخريج الحديث السابق

❹ انظر تخريج الحديث السابق

[٢٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، قَالَ: قَرَأْنَا عَلَى عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی دومٹکوں کی مقدار میں ہوتو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

[٢٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَابِرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمِصِّيصِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَلَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)) رَفَعَهُ هٰذَا الشَّيْخُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ زَائِدَةَ، وَرَوَاهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَائِدَةَ مَوْقُوفًا وَهُوَ الصَّوَابُ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب پانی کی مقدار دو مٹکے ہوتو اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔ الشیخ محمد بن کثیر نے زائدہ کے واسطے سے اسے مرفوع بیان کیا ہے اور معاویہ بن عمرو نے بھی زائدہ کے واسطے سے بیان کیا ہے لیکن انہوں نے اسے موقوف روایت کیا ہے اور اس سند کے ساتھ اس کا موقوف ہونا ہی درست ہے۔

[٣٠]...... حَدَّثَنَا بِهِ الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، نا زَائِدَةُ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَهُ مَوْقُوفًا. ❸

اس سند سے بھی یہ روایت موقوفاً مروی ہے۔

[٣١]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُنْذِرِ، قَالَ: الْقِلَالُ الْخَوَابِي الْعِظَامُ. ❹

عاصم بن منذر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ان مٹکوں سے مراد بڑے مٹکے ہیں۔

[٣٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ، ثنا حَجَّاجٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، أَنَّ يَحْيَى بْنَ عُقَيْلٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ

یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب پانی دومٹکوں کی مقدار میں ہوتو نہ ناپاک ہوتا ہے اور نہ ہی (اس سے وضوء کرنے میں) کوئی مضائقہ ہے۔ محمد بن یحییٰ کہتے

❶ المصنف لعبدالرزاق: ٢٦٦
❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٦٢
❸ انظر تخريج الحديث السابق
❹ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٦٤

يَحْيَى بْنَ يَعْمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ نَجِسًا وَلَا بَأْسًا)). فَقُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ عَقِيلٍ: قِلَالُ هَجَرَ؟ قَالَ: قِلَالُ هَجَرَ فَأَظُنُّ أَنَّ كُلَّ قُلَّةٍ تَأْخُذُ فِرْقَيْنِ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأَخْبَرَنِي لُوطٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ فَصَاعِدًا لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ. ❶

[٣٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: لَمَّا رُفِعْتُ إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ نَبْقُهَا مِثْلُ قِلَالِ هَجَرَ، وَوَرَقُهَا مِثْلُ آذَانِ الْفِيَلَةِ، يَخْرُجُ مِنْ سَاقِهَا نَهْرَانِ ظَاهِرَانِ وَنَهْرَانِ بَاطِنَانِ قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ مَا هٰذَا؟ قَالَ: أَمَّا الْبَاطِنَانِ فَفِي الْجَنَّةِ وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ فَالنِّيلُ وَالْفُرَاتُ. ❷

[٣٤]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ الْبَلَدِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ، نا أَيُّوبُ بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُلْوَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَسَارَ لَيْلًا، فَمَرُّوا عَلَى رَجُلٍ جَالِسٍ عِنْدَ مُقْرَاةٍ لَهُ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا صَاحِبَ الْمُقْرَاةِ أَوَلَغَتِ السِّبَاعُ اللَّيْلَةَ فِي مُقْرَاتِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا صَاحِبَ الْمُقْرَاةِ لَا تُخْبِرْهُ هٰذَا مُتَكَلِّفٌ لَهَا مَا حَمَلَتْ فِي بُطُونِهَا وَلَنَا مَا بَقِيَ شَرَابٌ وَطَهُورٌ)). ❸

ہیں کہ میں نے یحییٰ بن عقیل رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا اس سے مراد 'ہجر' مقام کے مٹکے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: (ہاں اس سے مراد) ہجر کے مٹکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ (ہجر کا) ایک مٹکا پانی کے دو فرق کے برابر ہوتا ہے۔ (ایک ''فرق'' تین صاع کے برابر ہوتا ہے جو ہمارے ہاں رائج پیمانے کے مطابق نو لیٹر بنتا ہے، یعنی ہجر کا ایک مٹکا اٹھارہ لیٹر کا ہوتا تھا)۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب پانی دو مٹکے یا اس سے زائد مقدار میں ہوتو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرسکتی۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب مجھے (معراج کے موقع پر) ساتویں آسمان پر سدرۃ المنتہیٰ تک لے جایا گیا تو اس (درخت) کے بیر ''ہجر'' کے مٹکوں جتنے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں جتنے بڑے تھے، اس کے تنے سے دو ظاہری اور دو باطنی نہریں نکل رہی تھیں۔ میں نے کہا: اے جبرائیل! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ جو باطنی نہریں ہیں وہ جنت میں ہیں اور جو ظاہری نہریں ہیں وہ (دنیا میں) نیل اور فرات ہیں۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر پر روانہ ہوئے تو ساری رات چلتے رہے، اسی اثناء میں ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو اپنے تالاب پر بیٹھا ہوا تھا۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے تالاب والے! کیا گزشتہ رات تمہارے تالاب میں درندوں نے منہ مارا ہے؟ تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اے تالاب والے! تم اسے مت بتانا، یہ تکلّف سے کام لے رہا ہے، جو پانی ان درندوں کے پیٹ میں چلا گیا وہ ان کا نصیب تھا اور جو باقی بچ گیا وہ ہمارے پینے اور وضوء کرنے کے کام آئے گا۔

---

❶ السنن الکبریٰ للبیهقی: ١/ ٢٦٣

❷ مسند أحمد: ١٢٦٧٣

❸ الموطأ للإمام مالك: ١/ ٢٣-٢٤

[٣٥]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، نا إِسْمَاعِيلُ، نا أَيُّوبُ بْنُ خَالِدٍ، نا خَطَّابُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❶

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٣٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمِ السَّلُولِيُّ أَبُو سَالِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ وَكِيعًا، يَقُولُ: أَهْلُ الْعِلْمِ يَكْتُبُونَ مَا لَهُمْ وَمَا عَلَيْهِمْ، وَأَهْلُ الْأَهْوَاءِ لَا يَكْتُبُونَ إِلَّا مَا لَهُمْ.

امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اہل علم اس بات کو بھی لکھتے ہیں جو ان کے حق میں ہو اور اسے بھی لکھتے ہیں جو ان کے خلاف ہو لیکن اہلِ بدعت صرف اسی بات کو لکھتے ہیں جو ان کے حق میں ہو۔

[٣٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، نا إِبْرَاهِيمُ، نا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَبِي زَائِدَةَ، يَقُولُ: كِتَابَةُ الْحَدِيثِ خَيْرٌ مِنْ مَوْضِعِهِ. ❷

امام یحییٰ بن ابو زائدہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حدیث کو لکھ لینا اس کو چھوڑ دینے (یعنی نہ لکھنے) سے بہتر ہے۔

[٣٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، وَبُرْهَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ الدِّينَوَرِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ مِرْدَاسٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قُلَّةً فَإِنَّهُ لَا يَحْمِلُ الْخَبَثَ)). كَذَا رَوَاهُ الْقَاسِمُ الْعُمَرِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ وَوَهَمَ فِي إِسْنَادِهِ وَكَانَ ضَعِيفًا كَثِيرَ الْخَطَأِ، وَخَالَفَهُ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ رَوَوْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو مَوْقُوفًا وَرَوَاهُ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ مِنْ قَوْلِهِ: لَمْ يُجَاوِزْهُ. ❸

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب پانی چالیس مٹکوں کی مقدار تک پہنچ جائے تو وہ ناپاکی کا اثر قبول نہیں کرتا۔ اسی طرح قاسم عمری نے ابن منکدر کے واسطے سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں اسے وہم ہوا ہے، نیز وہ ضعیف بھی ہے اور کثیر الخطاء بھی۔ روح بن قاسم، سفیان ثوری اور معمر بن راشد نے محمد بن منکدر کے واسطے سے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے اور ایوب سختیانی نے ابن منکدر سے ان کے ان الفاظ کو روایت کیا ہے کہ پانی اس مقدار سے تجاوز نہ کرے۔

[٣٩]...... أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کا ہی فرمان ہے کہ جب پانی

❶ انظر تخريج الحديث السابق
❷ تقييد الحديث، ص: ١٠٠
❸ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٦٢

إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يُنَجَّسْ. ❶

چالیس مٹکوں کی مقدار تک پہنچ جائے تو (اس میں کوئی بھی چیز ڈالنے سے) اس کو ناپاک نہیں کیا جا سکتا۔

[٤٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، ح وَنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا وَكِيعٌ، ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، جَمِيعًا عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ جب پانی چالیس مٹکوں کی مقدار کو پہنچ جائے تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔

[٤١]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا الثَّوْرِيُّ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، مِثْلَهُ سَوَاءً. ❸

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٢]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يُنَجِّسْهُ شَيْءٌ. ❹

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پانی چالیس مٹکوں کی مقدار میں ہو تو اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔

[٤٣]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ: إِذَا بَلَغَ الْمَاءُ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يُنَجَّسْ، أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا. ❺

محمد بن منکدر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب پانی چالیس مٹکوں کی مقدار تک پہنچ جائے تو (کسی بھی چیز کے اس میں گرنے کے باعث) اس کو ناپاک نہیں کہا جا سکتا۔ یا اسی کے مثل کوئی کلمہ کہا۔

---

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ١٤٤ ـ الأوسط لابن المنذر: ١/ ٢٦٤

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ سلف برقم: ٣٩

❹ سلف برقم: ٣٩

❺ سلف برقم: ٣٩

[٤٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، نا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ أَرْبَعِينَ قُلَّةً لَمْ يَحْمِلْ خَبَثًا. كَذَا قَالَ وَخَالَفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ رَوَوْهُ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالُوا: أَرْبَعِينَ غَرْبًا، وَمِنْهُمْ مَنْ قَالَ: أَرْبَعِينَ دَلْوًا، سُلَيْمَانُ بْنُ سِنَانٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ، كَذَا ذَكَرَهُ الْبُخَارِيُّ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب پانی کی مقدار چالیس مٹکے ہو تو وہ ناپاکی کا اثر نہیں پکڑتا۔ اسی طرح بہت سے رُواۃ اس کے قائل اور بہت سے اس کے مخالف بھی ہیں، جنہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے (مٹکوں کی جگہ) ''چالیس بڑے ڈول'' کے الفاظ بیان کیے ہیں، جبکہ بعض نے ''چالیس (عام) ڈول'' کا لفظ ذکر کیا ہے۔ اسی طرح متعدد رُواۃ نے اسے بیان کیا ہے اور بہت سوں نے اس کے خلاف بھی بیان کیا ہے، ان سب نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، بعض نے ''چالیس بڑے ڈول'' کا ذِکر کیا ہے اور بعض نے ''چالیس (عام) ڈول'' بیان کیا ہے۔ سلیمان بن سنان نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اسے اسی طرح بیان کیا ہے۔

## بَابُ الْمَاءِ الْمُتَغَيِّرِ
## اس پانی کا بیان جس کا ذائقہ یا بُو بدل جائے

[٤٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَزَّازُ، نا عَلِيُّ بْنُ السَّرَّاجِ، نا أَبُو شُرَحْبِيلَ عِيسَى بْنُ خَالِدٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ ثَوْبَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَاءُ طَهُورٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ أَوْ عَلَى طَعْمِهِ)). ❷

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی پاک ہے، سوائے اس (پانی) کے جس کی بُو یا ذائقہ بدل جائے۔

[٤٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ، نا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ، نا سُرَيْجٌ، نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَحْوَصِ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ إِلَّا مَا غَيَّرَ طَعْمَهُ أَوْ رِيحَهُ)). لَمْ يُجَاوِزْ بِهِ رَاشِدًا، وَأَسْنَدَهُ الْغُضَيْضِيُّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ. ❸

راشد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی کو (کوئی چیز) ناپاک نہیں کرتی، سوائے اس چیز کے جو اس کا ذائقہ اور بُو تبدیل کر دے۔ اس حدیث کی سند راشد سے آگے نہیں بڑھی، البتہ غضیضی نے سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٣٩٧. ❷ مسند البزار: ٢٤٩ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٤٧٦٥ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٠

❸ سنن ابن ماجه: ٥٢١ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٦٠ـ المعجم الكبير للطبراني: ٧٥٠٣

[٤٧]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَبَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْغُضَيْضِيُّ، نا رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ أَبُو الْحَجَّاجِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَيَّرَ رِيحَهُ أَوْ طَعْمَهُ)). لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَالصَّوَابُ فِي قَوْلِ رَاشِدٍ. ❶

سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پانی کو کوئی بھی چیز ناپاک نہیں کر سکتی، سوائے اس چیز کے جو اس کی بُو یا ذائقہ بدل دے۔ رشدین بن سعد کے علاوہ کسی نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا اور وہ معاویہ بن صالح سے روایت کرتے ہیں جو قوی نہیں ہے، لہٰذا درست بات یہی ہے کہ یہ راشدؒ کا ہی قول ہے۔

[٤٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ أَبُو سُلَيْمَانَ، نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجُرْجَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ، نا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّمَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)). ❷

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

[٤٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نا الْأَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَيْهِ رِيحُهُ أَوْ طَعْمُهُ)). مُرْسَلٌ وَوَقَفَهُ أَبُو أُسَامَةَ عَلَى رَاشِدٍ. ❸

راشد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز پانی کو ناپاک نہیں کرتی، سوائے اس کے کہ اس پر اس کی بُو یا ذائقہ غالب آ جائے (یعنی بدل جائے)۔ یہ روایت مرسل ہے اور ابو اسامہ نے راشد تک موقوف روایت کیا ہے۔

[٥٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو الْبَخْتَرِيِّ، نا أَبُو أُسَامَةَ، نا الْأَحْوَصُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ، وَرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَا: الْمَاءُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَيَّرَ رِيحَهُ أَوْ طَعْمَهُ. ❹

ابو عون رحمہ اللہ اور راشد بن سعد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: پانی کو کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی، مگر اس صورت میں کہ وہ اس کی بُو یا ذائقہ تبدیل کر دے۔

[٥١]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بلا شبہ ہر قسم کا پانی

❶ المصنف لعبدالرزاق: ٢٦٤ ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٧٤٤
❷ انظر تخريج الحديث السابق
❸ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٣٩٢
❹ مصنف عبد الرزاق: ٢٦٤

الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ: إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ كُلُّهُ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ. ❶

پاک ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔

[٥٢]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، سَأَلْنَاهُ عَنِ الْغُدْرَانِ وَالْحِيَاضِ تَلِغُ فِيهَا الْكِلَابُ، قَالَ: أُنْزِلَ الْمَاءُ طَهُورًا لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ. ❷

داؤد بن ابو ہند روایت کرتے ہیں کہ ہم نے سعید بن میّب رحمہ اللہ سے ان کچے تالابوں اور حوضوں کے بارے میں حکم پوچھا جن میں کتے منہ ڈالتے رہتے ہیں، تو انہوں نے فرمایا: بلا شبہ پانی پاک نازل کیا گیا ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔

[٥٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّقَّاقُ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أنا دَاوُدُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى الْمَاءَ طَهُورًا فَلَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ. ❸

سعید بن میّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے پانی کو پاک نازل فرمایا ہے، لہٰذا اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کر سکتی۔

[٥٤]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّيَّاتُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، قَالَا: نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، ح وَثنا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ يُلْقَى فِيهَا الْمَحِيضُ وَالنَّتْنُ - وَقَالَ يُوسُفُ: وَالْجِيَفُ - وَقَالُوا: وَلُحُومُ

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم بضاعہ کے کنویں سے وضوء کر لیتے ہیں، جبکہ اس میں حیض والے چیتھڑے اور بدبودار چیزیں پھینکی جاتی ہیں۔ اور یوسف کے الفاظ ہیں: (اس میں) مرے ہوئے جانور بھی پھینکے جاتے ہیں۔ بعض رُواۃ نے ان الفاظ کو بھی بیان کیا ہے کہ اس میں کتوں کا گوشت پھینکا جاتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً پانی پاک ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ حدیث ابن ابی عون کے الفاظ تک ہے، البتہ یوسف نے عبداللہ بن عبداللہ کے واسطے کا بھی ذکر کیا ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٥٩ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ١٣٢

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ١٣٢ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٥٩

❸ سلف برقم: ٥١

الْكِلَابِ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)). وَالْحَدِيثُ عَلَى لَفْظِ ابْنِ أَبِي عَوْنٍ، وَقَالَ يُوسُفُ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ. ❶

[٥٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُقَالُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ لَيُسْتَقَى الْمَاءُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ وَهِيَ يُلْقَى فِيهَا لُحُومُ الْكِلَابِ وَالْمَحَائِضُ وَعُذَرُ النَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَاءُ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)). خَالَفَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، رَوَاهُ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَلِيطٍ، فَقَالَ: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ قَالَهُ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ. ❷

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو سن رہا تھا جب آپ سے پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول! بضاعہ کے کنویں سے استعمال کے لیے پانی لیا جاتا ہے، جبکہ اس میں کتوں کے گوشت، حیض کے چیتھڑے اور لوگوں کے بول و براز کی گندگی پھینکی جاتی ہے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانی پاک ہوتا ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔ ابراہیم بن سعد نے اس کے خلاف بیان کیا ہے اور انہوں نے اس کو ابن اسحاق سے روایت کیا، انہوں نے سلیط سے، انہوں نے عبیداللہ بن عبدالرحمان بن رافع سے بیان کیا۔ یعقوب بن ابراہیم بن سعد نے اس کو اپنے والد سے بیان کیا ہے۔

[٥٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو سَيَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَرْحٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحِيَاضِ الَّتِي تَكُونُ فِيمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ الْكِلَابَ وَالسِّبَاعَ تَرِدُ عَلَيْهَا فَقَالَ: ((لَهَا مَا أَخَذَتْ فِي بُطُونِهَا وَلَنَا مَا بَقِيَ شَرَابٌ وَطَهُورٌ)). ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پانی کے ان تالابوں کے بارے میں سوال کیا گیا جو مکہ اور مدینہ کے درمیان میں واقع تھے، اور یہ بھی بتلایا گیا کہ کتے اور درندے بھی ان پر آتے رہتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو وہ پیتے ہیں وہ ان کا حصہ ہوتا ہے اور جو باقی بچ جاتا ہے وہ (ہمارے) پینے اور وضوء کرنے کے کام آ سکتا ہے۔

[٥٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ کے استعمال

❶ مسند أحمد: ١١١١٩ـ سنن أبي داؤد: ٦٦ـ جامع الترمذي: ٦٦ـ سنن النسائي: ١/ ١٧٤

❷ مسند أحمد: ١١٨١٨ـ معالم السنن للخطابي: ١/ ٣٧

❸ سنن ابن ماجه: ٥١٩ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٥٨

إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ح وَثنا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي سَلِيطُ بْنُ أَيُّوبَ بْنِ الْحَكَمِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ يُسْتَقَى لَكَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، بِئْرِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا مَحَائِضُ النِّسَاءِ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَعُذَرُ النَّاسِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)).

کے لیے بضاعہ کے کنویں، جو بنو ساعدہ کی ملکیت میں ہے، سے پانی لایا جاتا ہے، حالانکہ اس میں حائضہ عورتوں کے چیتھڑے، کتوں کے گوشت اور لوگوں کے بول و براز کی گندگی پھینکی جاتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ پانی پاک ہوتا ہے، اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

[٥٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٥٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَا: نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ، وَهِيَ بِئْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْمَحَائِضُ وَلُحُومُ الْكِلَابِ وَالنَّتْنُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)). ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم بضاعہ کے کنویں سے وضوء کرلیا کریں؟ جبکہ اس میں حیض والی عورتوں کے چیتھڑے، کتوں کے گوشت اور بدبودار چیزیں پھینکی جاتی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً پانی پاک ہے اور اسے کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

[٦٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبِي،

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

❶ سنن النسائي: ١/ ١٧٤

عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

[٦١]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ، نا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُولُ: شَرِبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَةَ. ❶

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بضاعہ کے کنویں سے پانی پیا۔

[٦٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا الْمُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، وَيَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، أَنَّ عُمَرَ، وَعَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَرَّا بِحَوْضٍ، فَقَالَ عَمْرٌو: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ أَتَرِدُ عَلَى حَوْضِكَ هٰذَا السِّبَاعُ؟ فَقَالَ عُمَرُ: يَا صَاحِبَ الْحَوْضِ لَا تُخْبِرْنَا فَإِنَّا نَرِدُ عَلَى السِّبَاعِ وَتَرِدُ عَلَيْنَا.

یحییٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر اور سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما ایک حوض کے پاس سے گزرے تو عمرو رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے حوض والے بھائی! کیا تمہارے اس حوض پر درندے بھی پانی پینے آتے ہیں؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے حوض والے بھائی! ہمیں مت بتلانا، کیونکہ ہم بھی درندوں کا پانی استعمال کر لیتے ہیں اور وہ بھی ہمارا کر سکتے ہیں۔

## بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ أَهْلِ الْكِتَابِ
## اہل کتاب کے پانی سے وضوء کا بیان

[٦٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: حَدَّثُونَا عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَمَّا كُنَّا بِالشَّامِ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ بِهٰذَا الْمَاءِ؟ مَا رَأَيْتُ مَاءً عَذْبًا وَلَا مَاءَ سَمَاءٍ أَطْيَبَ مِنْهُ، قَالَ: قُلْتُ: جِئْتُ بِهِ مِنْ بَيْتِ هٰذِهِ الْعَجُوزِ النَّصْرَانِيَّةِ، فَلَمَّا تَوَضَّأَ أَتَاهَا، فَقَالَ: أَيَّتُهَا الْعَجُوزُ أَسْلِمِي تَسْلَمِي بَعَثَ اللهُ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، قَالَ:

اسلم بیان کرتے ہیں کہ جب ہم شام میں تھے تو میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس پانی لے کر آیا، آپ نے اس سے وضوء کیا، پھر پوچھا: تم یہ پانی کہاں سے لے کر آئے ہو؟ میں نے اس سے زیادہ میٹھا پانی نہیں دیکھا، بلکہ میرے خیال میں آسمان (یعنی بارش) کا پانی بھی اس سے زیادہ صاف نہیں ہوتا۔ تو میں نے کہا: میں یہ پانی اس عیسائی بڑھیا کے گھر سے لے کر آیا ہوں۔ جب آپ نے وضوء کر لیا تو آپ اس بڑھیا کے پاس آئے اور اس سے فرمایا: اے بڑھیا! اسلام لے آؤ، سلامتی پاؤ گی، اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ

❶ ... ٢٢٨٦٠

فَكَشَفَتْ رَأْسَهَا فَإِذَا مِثْلُ الثَّغَامَةِ فَقَالَتْ: عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ وَإِنَّمَا أَمُوتُ الْآنَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

کو حق دے کر مبعوث فرمایا ہے۔ تو اس بڑھیا نے اپنے سر سے کپڑا اُتارا تو وہ ثغامہ پھول کے مانند تھا (یعنی اس کے سر کے بال سفید تھے) پھر اس نے کہا: میں تو اب بوڑھی ہو چکی ہوں، اب تو بس میں مرنے ہی والی ہوں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ رہنا (کہ میں نے اسے اسلام کی دعوت پہنچا دی ہے)۔

[٦٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا ابْنُ خَلَّادِ بْنِ أَسْلَمَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُمَرَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَوَضَّأَ مِنْ بَيْتِ نَصْرَانِيَّةٍ أَتَاهَا، فَقَالَ: أَيَّتُهَا الْعَجُوزُ أَسْلِمِي تَسْلَمِي بَعَثَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ مُحَمَّدًا ﷺ، فَكَشَفَتْ عَنْ رَأْسِهَا فَإِذَا هِيَ مِثْلُ الثَّغَامَةِ فَقَالَتْ: عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ وَأَنَا أَمُوتُ الْآنَ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

اسلم ہی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک عیسائی عورت کے گھر سے وضوء کیا تو (اس سے) فرمایا: اے بڑھیا: اسلام لے آؤ، سلامتی پا لو گی، اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق دے کو مبعوث فرمایا ہے۔ اس عورت نے اپنے سر سے کپڑا اُتارا تو (اس کے بال) ثغامہ پھول کے مثل (سفید) تھے، پھر اس نے کہا: میں تو بہت بوڑھی ہو چکی ہوں اور اب بس مرنے ہی والی ہوں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے اللہ! گواہ ہو جا۔

## بَابُ الْبِئْرِ إِذَا وَقَعَ فِيهَا حَيَوَانٌ

### اس کنویں کا بیان جس میں جاندار گر جائے

[٦٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، نا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّ زِنْجِيًّا وَقَعَ فِي زَمْزَمَ يَعْنِي فَمَاتَ، فَأَمَرَ بِهِ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأُخْرِجَ وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُنْزَحَ، قَالَ: فَغَلَبَتْهُمْ عَيْنٌ جَاءَتْهُمْ مِنَ الرُّكْنِ، فَأَمَرَ بِهَا فَدُسِمَتْ بِالْقُبَاطِيِّ وَالْمَطَارِفِ حَتَّى نَزَحُوهَا فَلَمَّا نَزَحُوهَا انْفَجَرَتْ عَلَيْهِمْ. ❶

محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ ایک زنجی شخص زم زم کے کنویں میں گر کر مر گیا۔ (''زنج'' سوڈان کے لوگوں کی ایک نسل ہے جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے اور اس شخص کا تعلق اسی نسل سے تھا) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے بارے میں یہ حکم فرمایا کہ اسے کنویں سے باہر نکالا جائے اور کنویں کا پانی نکالا جائے۔

راوی کہتے ہیں کہ چشمے کا پانی ان کے قابو سے باہر ہو گیا اور وہ حجر اسود کی طرف سے آ گیا۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حکم فرمایا کہ سوتی کپڑوں اور ریشمی دھاری دار چادروں کے ساتھ اس پر ڈاٹ لگا دی جائے، جب تک کہ لوگ اس سے پانی نہ نکال لیں۔ چنانچہ جب لوگوں نے اس سے پانی نکال لیا تو اس کا بند پھر ٹوٹ پڑا۔

❶ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ١٩١٢

[٦٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا قَبِيصَةُ، نا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَنَّ غُلَامًا وَقَعَ فِي بِئْرِ زَمْزَمَ فَنُزِحَتْ. ❶

ابوطفیل روایت کرتے ہیں کہ ایک لڑکا زم زم کے کنویں میں گر گیا تو اس کا پانی نکالا گیا۔

[٦٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: كُلُّ نَفْسٍ سَائِلَةٌ لَا يُتَوَضَّأُ مِنْهَا، وَلٰكِنْ رُخِّصَ فِي الْخُنْفِسَاءِ وَالْعَقْرَبِ وَالْجَرَادِ وَالْجُدْجُدِ إِذَا وَقَعْنَ فِي الرِّكَاءِ فَلَا بَأْسَ بِهِ. قَالَ شُعْبَةُ: وَأَظُنُّهُ قَدْ ذَكَرَ الْوَزَغَةَ. ❷

مغیرہ بیان کرتے ہیں کہ ابراہیم رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: ہر وہ جان جس کا خون بہتا ہو (وہ اگر کنویں میں گر جائے تو) اس سے وضوء نہیں کیا جا سکتا، البتہ بھونرے، بچھو، ٹڈی اور جھینگر کے بارے میں رخصت دی گئی ہے، اگر یہ کنویں میں گر جائیں تو (اس کنویں کا پانی استعمال کرنے میں) کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ انہوں نے چھپکلی کا بھی ذکر کیا تھا۔

## بَابٌ فِي مَاءِ الْبَحْرِ
## سمندر کے پانی کا حکم

[٦٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحُبَابِ الْبَزَّازُ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْخَيَّاطُ، نا سَهْلُ بْنُ تَمَّامٍ، نا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْبَحْرَ حَلَالٌ مَيْتَتُهُ، طَهُورٌ مَاؤُهُ)). ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ سمندر کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی خود بھی پاک ہے اور دوسروں کو بھی پاک کرتا ہے۔

[٦٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شُعَيْبٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْبَحْرِ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ)). ❹

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے سمندر کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔

[٧٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

---

❶ معرفة السنن والآثار للبيهقي:١٩٠٧

❷ معرفة السنن والآثار للبيهقي:١٩١٧

❸ سيأتي برقم:٧٠

❹ المستدرك للحاكم:١/ ١٤٣ـ المعجم الكبير للطبراني:١٧٥٩

إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ، وَالْفَضْلُ بْنُ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، نا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ مِقْسَمٍ وَهُوَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مِقْسَمٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ)). لَفْظُ الْفَضْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَخَالَفَهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ وَهُوَ ابْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ، فَأَسْنَدَ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَجَعَلَهُ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرٍ. ❶

سے سمندر (کے پانی) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔ یہ الفاظ فضل بن زیاد کے روایت کردہ ہیں اور عبدالعزیز بن عمران نے اس کے خلاف روایت کیا ہے اور یہ ابن ابی ثابت ہے اور یہ قوی نہیں۔

[٧١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ أَبُو زَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ حَازِمٍ الزَّيَّاتِ مَوْلَى آلِ نَوْفَلٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سمندر کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

[٧٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، ح وَنا الْحُسَيْنُ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، قَالَا: نا ابْنُ نُمَيْرٍ جَمِيعًا، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سُئِلَ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)). ❷

ابوطفیل عامر بن واثلہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے سمندر کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

---

❶ سنن ابن ماجه:٣٨٨ـ مسند أحمد:١٥٠١٢ـ صحيح ابن حبان:١٢٤٤

❷ التلخيص:١/ ١٢ـ وذكره الزيلعي:١/ ٩٩

[٧٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، نا مُعَاذُ بْنُ مُوسَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ فَقَالَ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)). ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سمندر کے پانی کے بارے میں حکم پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔

[٧٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا هِقْلٌ، عَنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَيْتَةُ الْبَحْرِ حَلَالٌ وَمَاؤُهُ طَهُورٌ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سمندر کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی پاک ہے۔

[٧٥]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي مَاءِ الْبَحْرِ قَالَ: ((الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ الطَّهُورُ مَاؤُهُ)). أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ مَتْرُوكٌ. ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سمندر کے پانی کے بارے میں فرمایا: اس کا مردار حلال ہے اور اس کا پانی پاک ہے۔ اس روایت کی سند میں مذکور راوی ابن ابی عیاش متروک ہے۔

[٧٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❹

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٧٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاهِدٍ نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ، نا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، نا مُوسَى بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سمندر کے پانی کے بارے میں حکم پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سمندر کا پانی خود بھی پاک ہوتا ہے اور پاک کرنے کی اہلیت بھی رکھتا ہے۔
اس روایت کا موقوف ہونا صحیح موقف ہے۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ١٤٢، ١٤٣
❷ المستدرك للحاكم: ١/ ١٤٣
❸ مصنف عبد الرزاق: ٣٢٠
❹ انظر تخريج الحديث السابق

فَقَالَ: ((مَاءُ الْبَحْرِ طَهُورٌ)). كَذَا قَالَ: وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ. ❶

[۷۸]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هِنْدَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يُطَهِّرْهُ مَاءُ الْبَحْرِ فَلَا طَهَّرَهُ اللَّهُ)) إِسْنَادٌ حَسَنٌ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو سمندر کا پانی پاک نہیں کرتا؛ اسے اللہ تعالیٰ بھی پاک نہیں کرتا۔

[۷۹]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو عَامِرٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَقَدْ ذُكِرَ لِي أَنَّ رِجَالًا يَغْتَسِلُونَ مِنَ الْبَحْرِ الْأَخْضَرِ ثُمَّ يَقُولُونَ: عَلَيْنَا الْغُسْلُ مِنْ مَاءٍ غَيْرِهِ وَمَنْ لَمْ يُطَهِّرْهُ مَاءُ الْبَحْرِ لَا طَهَّرَهُ اللَّهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ کچھ لوگ اخضر نامی سمندر سے غسل کرتے ہیں، پھر کہتے ہیں: اب ہمیں کسی اور پانی سے بھی غسل کر لینا چاہیے، حالانکہ جسے سمندر کا پانی پاک نہیں کرتا؛ اسے اللہ بھی پاک نہیں کرتا۔

[۸۰]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، نا مَالِكٌ، قَالَ الْمَحَامِلِيُّ، وَنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ، ح وَثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا الْقَعْنَبِيُّ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، مِنْ آلِ بَنِي الْأَزْرَقِ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)). الْحَدِيثُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم سمندر کا سفر کرتے ہیں تو تھوڑا سا پانی بھی اپنے ساتھ لے لیتے ہیں، اور اگر ہم اسی سے وضوء کرنے لگیں تو پیاسے رہنا پڑے گا، تو کیا ہم سمندر کے پانی سے وضوء کر لیا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ١٤٠ ـ مسند أحمد: ٢٥١٨

عَلٰی لَفْظِ الْقَعْنَبِيِّ، وَاخْتَصَرَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ. ❶

[٨١]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ الْفَقِيهُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْبَطِيخِيُّ، نا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَزْوَانَ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ، فَقَالَ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

[٨٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَهْمٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُدَامِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَاءِ الْبَحْرِ أَنَتَوَضَّأُ مِنْهُ، فَقَالَ: ((هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ)). ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمندر کے پانی کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کیا ہم اس سے وضوء کر لیا کریں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا پانی پاک اور اس کا مردار حلال ہے۔

[٨٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا جَعْفَرٌ الْقَلَانِسِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا ابْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَيْتَةُ الْبَحْرِ حَلَالٌ وَمَاؤُهُ طَهُورٌ)). ❹

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سمندر کا مردار حلال اور اس کا پانی پاک ہے۔

## بَابُ كُلِّ طَعَامٍ وَقَعَتْ فِيهِ دَابَّةٌ لَيْسَ لَهَا دَمٌ

### جس کھانے کے اندر ایسا جانور گر جائے جس میں خون نہ ہو

[٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ الموطأ لإمام مالك: ٤١، جامع الترمذي: ٦٩، سنن النسائي: ١/ ٥٠، مسند أحمد: ٧٢٣٣، ٨٧٣٥، ٨٩١٢، ٩١٠٠، ٩٠٩٩۔ صحيح ابن حبان: ١٢٤٣، السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٣، صحيح ابن خزيمة: ١١١، صحيح ابن حبان ١٢٤٢۔ المستدرك للحاكم: ١/ ١٤١

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ انظر تخريج الحديث السابق

❹ سلف برقم ٧٤

الْحِمْصِيُّ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي عَنْ يَحْيَى بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيِّ، نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْأَخْيَلِ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ بِشْرِ بْنِ مَنْصُورٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا سَلْمَانُ كُلُّ طَعَامٍ وَشَرَابٍ وَقَعَتْ فِيهِ دَابَّةٌ لَيْسَ لَهَا دَمٌ فَمَاتَتْ فِيهِ فَهُوَ حَلَالٌ أَكْلُهُ وَشُرْبُهُ وَوُضُوؤُهُ)). لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ بَقِيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الزُّبَيْدِيِّ وَهُوَ ضَعِيفٌ. ❶

فرمایا: اے سلمان! ہر وہ کھانا اور مشروب جس میں ایسا جانور (یعنی کیڑا مکوڑا) گر جائے جس میں خون نہ ہو اور وہ اسی میں مر جائے تو اس (کھانے اور مشروب کو) کھانا پینا حلال اور (ایسے پانی سے) وضوء کرنا جائز ہے۔ اس روایت کو بقیہ کے علاوہ کسی نے بھی سعید بن ابوسعید الزبیدی سے روایت نہیں کیا اور وہ ضعیف ہے۔

## بَابُ الْمَاءِ الْمُسَخَّنِ

## گرم پانی کا بیان

[٨٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِدْرِيسُ بْنُ الْحَكَمِ، نا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَسْلَمَ مَوْلَى عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ كَانَ يُسَخَّنُ لَهُ مَاءٌ فِي قُمْقُمَةٍ وَيَغْتَسِلُ بِهِ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام اسلم بیان کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے لیے پیتل کے برتن میں پانی گرم کیا جاتا تھا اور وہ اس سے غسل کرتے تھے۔

[٨٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَآخَرُونَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَخْزُومِيُّ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقَدْ سَخَّنْتُ مَاءً فِي الشَّمْسِ، فَقَالَ: ((لَا تَفْعَلِي يَا حُمَيْرَا فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ)). غَرِيبٌ جِدًّا، خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مَتْرُوكٌ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے آپ کے لیے دھوپ میں رکھ کر پانی گرم کیا، تو آپ نے فرمایا: اے سرخ وسپید رنگ والی! ایسا مت کر، کیونکہ یہ برص بیماری لگا دیتا ہے۔ یہ روایت نہایت غریب ہے (یعنی اس میں بہت زیادہ تفرد پایا جاتا ہے) اور (اس کی سند میں مذکور راوی) خالد بن اسماعیل متروک راوی ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٥٣ - الكامل لابن عدي: ٣/ ١٢٤١، ١٢٤٢

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٦

[۸۷]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدِ الْبَزَّازُ، نا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْشَمُ، نا فُلَيْحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُتَوَضَّأَ بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ أَوْ يُغْتَسَلَ بِهِ، وَقَالَ: ((إِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ)). عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَعْشَمُ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ فُلَيْحٍ غَيْرُهُ، وَلَا يَصِحُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ اس پانی سے وضوء یا غسل کیا جائے جو دھوپ میں رکھ کر گرم کیا گیا ہو۔ اور فرمایا: یہ برص بیماری لگانے کا باعث بنتا ہے۔ عمرو بن محمد اعشم منکر الحدیث ہے اور فلیح سے اس کے علاوہ کسی نے بھی اس کو روایت نہیں کیا اور نہ ہی زہریؒ سے مروی ہونا درست بات ہے۔

[۸۸]...... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ حَسَّانَ بْنِ أَزْهَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَا تَغْتَسِلُوا بِالْمَاءِ الْمُشَمَّسِ، فَإِنَّهُ يُورِثُ الْبَرَصَ. ❷

حسان بن ازہر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم اس پانی سے غسل مت کرو جسے دھوپ میں رکھ کر گرم کیا گیا ہو، کیونکہ وہ برص بیماری لگا دیتا ہے۔

## بَابُ الْمَاءِ يُبَلُّ فِيهِ الْخُبْزُ

## اس پانی کا بیان جس میں روٹی بھگوئی گئی ہو

[۸۹]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ رَجُلٍ، قَدْ سَمَّاهُ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ: أَنَّهَا كَرِهَتْ أَنْ يُتَوَضَّأَ بِالْمَاءِ الَّذِي يُبَلُّ فِيهِ الْخُبْزُ. ❸

امام اوزاعی رحمہ اللہ ایک آدمی، جس کا انہوں نے نام بھی لیا تھا، سے روایت کرتے ہیں کہ سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا نے اس بات کو مکروہ سمجھا کہ اس پانی سے وضوء کیا جائے جس میں روٹی بھگوئی گئی ہو۔

## بَابُ تَأْوِيلِ إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ

## فرمانِ باری تعالیٰ: ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو۔'' کی تفسیر

[۹۰]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، نا مَالِكٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾ قَالَ: يَعْنِي إِذَا قُمْتُمْ مِنَ النَّوْمِ. ❹

زید بن اسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ﴿إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ﴾ ''جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو اپنے چہرے کو دھوؤ'' سے مراد یہ ہے کہ جب تم سو کر اُٹھو۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۷
❷ نصب الراية للزيلعي: ۱/ ۱۰۳
❸ سنن الدارمي: ٦٦٥
❹ صحيح مسلم: ۲۷۷ ـ سنن أبي داود: ۱۷۲ ـ جامع الترمذي: ٦۱ ـ سنن النسائي: ۱/ ۸٦ ـ سنن ابن ماجه: ٥۱۰ ـ مسند أحمد: ۲۳۰۲۹

[٩١] ..... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ ، نا الْوَلِيدُ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ﴾ (المائدة: ٦) قَالَ: ((إِذَا قُمْتُمْ مِنَ النَّوْمِ)). ❶

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

## بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ السِّوَاكِ

### مسواک کے بچے ہوئے پانی (یعنی جس میں مسواک بھگوئی گئی ہو) سے وضوء کا بیان

[٩٢] ..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ ، نا هُشَيْمٌ ، أنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ جَرِيرٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ أَنْ يَتَوَضَّئُوا بِفَضْلِ السِّوَاكِ.

قیس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ اپنے اہل خانہ کو حکم دیا کرتے تھے کہ اس پانی سے غسل کریں جو مسواک سے بچا ہو۔

[٩٣] ..... نا الْحُسَيْنُ ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، نا إِسْمَاعِيلُ ، ثنا قَيْسٌ ، قَالَ: كَانَ جَرِيرٌ يَقُولُ لِأَهْلِهِ: تَوَضَّئُوا مِنْ هٰذَا الَّذِي أَدْخَلَ فِيهِ سِوَاكَهُ . هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . ❷

قیس سے ہی مروی ہے کہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ اپنے گھر والوں سے کہا کرتے تھے: اس پانی سے وضوء کرو جس میں میں نے اپنی مسواک رکھی تھی۔

[٩٤] ..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَسَّانَ الضَّبِّيُّ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَاذَانُ ، نا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَسْتَاكُ بِفَضْلِ وُضُوءِهِ. ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے وضوء کے بچے ہوئے پانی سے مسواک کر لیا کرتے تھے۔

[٩٥] ..... نا ابْنُ أَبِي حَيَّةَ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، نا يُوسُفُ بْنُ خَالِدٍ ، نا الْأَعْمَشُ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْتَاكُ بِفَضْلِ وُضُوءِهِ. ❹

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنے وضوء کے بچے ہوئے پانی سے مسواک کر لیا کرتے تھے۔

---

❶ مسند أحمد: ٩٣١٣

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ١٧٢

❸ أخرجه الخطيب في التاريخ: ١١/ ١٦

❹ مسند البزار: ٢٧٤ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٤٠٢٠

## بَابُ أَوَانِي الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

### سونے اور چاندی کے برتنوں کا بیان

[٩٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَاكِهِيُّ، نا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَسَرَّةَ، نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ، نا زَكَرِيَّا بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ شَرِبَ مِنْ إِنَاءِ ذَهَبٍ، أَوْ فِضَّةٍ أَوْ إِنَاءٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ ذَالِكَ، فَإِنَّمَا يُجَرْجِرُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ)). إِسْنَادُهُ حَسَنٌ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص سونے یا چاندی کے برتنوں میں یا ایسے برتنوں میں کچھ پیتا ہے جن میں سونا یا چاندی لگا ہو تو بلا شبہ وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھرتا ہے۔

[٩٧]...... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا مُسْلِمُ بْنُ حَاتِمٍ الْأَنْصَارِيُّ بِالْبَصْرَةِ، نا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِي إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ لَنَا: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ أَنْ يُشْرَبَ فِيهَا، وَأَنْ يُؤْكَلَ فِيهَا، وَنَهَى عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيثَرَةِ، وَعَنْ ثِيَابِ الْحَرِيرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ. ❷

ابو بردہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد، سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا اور (اسی طرح) آپ ﷺ نے قسی، میثرہ اور حریر ریشم کا لباس پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

## بَابُ الدِّبَاغِ

### چمڑے کو دباغت کے ذریعے پاک کرنے کا بیان

(کھال پر نمک، کیکر کے پتے یا کوئی مصالحہ وغیرہ مل کر اسے پاک کرنے کو دباغت یا رنگنا کہتے ہیں۔)

[٩٨]...... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ح ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَا: ثنا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يُونُسَ، وَعُقَيْلٍ جَمِيعًا، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ، فَقَالَ: ((هَلَّا انْتَفَعْتُمْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے تو آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھا لیا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو مردار ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: صرف اس کو کھانا حرام قرار دیا گیا ہے۔ عقیل نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے: کیا پانی اور دباغت میں ایسا اثر موجود نہیں ہے جو اسے پاک کر دے؟ ابن ہانی نے یہ الفاظ بیان

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٨۔ المعجم الأوسط للطبراني: ٣٣٣٥

❷ مسند أحمد: ١١٢٤

بِإِهَابِهَا؟))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: ((إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا)). زَادَ عَقِيلٌ: ((أَوَلَيْسَ فِي الْمَاءِ وَالدِّبَاغِ مَا يُطَهِّرُهَا))، وَقَالَ ابْنُ هَانِءٍ: ((أَوَلَيْسَ فِي الْمَاءِ وَالْقَرَظِ مَا يُطَهِّرُهَا)). ❶

کہے ہیں: کیا پانی اور کیکر کے پتوں میں وہ تاثیر نہیں ہے جو اسے پاک کر سکتی ہے؟

[۹۹]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. وَقَالَ: زَادَ عَقِيلٌ فِي حَدِيثِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَيْسَ فِي الْمَاءِ وَالْقَرَظِ مَا يُطَهِّرُهَا وَالدِّبَاغِ)). ❷

اختلاف رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔ البتہ عقیل نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا پانی، کیکر کے پتوں اور رنگنے میں وہ چیز نہیں ہے جو اس کو پاک کر دیتی ہے؟

[۱۰۰]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ، وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ثنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ، فَقَالَ: ((مَا هٰذِهِ؟))، فَقَالُوا: أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ: ((أَفَلَا أَخَذُوا إِهَابَهَا فَدَبَغُوهُ وَانْتَفَعُوا بِهِ؟))، فَقَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ أَكْلُهَا)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک مُردہ بکری کے پاس سے گزرے تو استفسار فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتلایا کہ یہ بکری سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کو صدقہ دی گئی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہوں نے اس کی کھال کیوں نہ اُتار لی؟ تاکہ وہ اسے دباغت کر لیتے اور (اسے فروخت کر کے یا کسی اور کام میں لا کر) اس سے فائدہ حاصل کر لیتے۔ تو صحابہ نے عرض کیا: یہ تو مری ہوئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مردہ جانور کا صرف کھانا ہی حرام قرار دیا گیا ہے۔

[۱۰۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ إِمْلَاءً، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَقُرِءَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، قَالُوا: نا أَبُو عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ، نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِشَاةٍ دَاجِنٍ لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَدْ نَفَقَتْ، فَقَالَ: ((أَلَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِجِلْدِهَا؟)) قَالُوا: يَا رَسُولَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی ایک زوجہ محترمہ کی پالتو بکری کے پاس گزرے جو مر چکی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کی کھال کو اپنے کسی فائدے میں کیوں نہ لے آئے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ تو مردہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو رنگنا (دباغت کرنا) ہی اس کو پاک کرنا ہے۔ ابن صاعد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ اس کی پاکیزگی اسے رنگنا ہے۔

---

❶ مسند أحمد: ٢٣٦٩، ٣٠١٨، ٣٠٥٢، ٣٤٥٢۔صحيح ابن حبان: ١٢٨٤، ١٢٨٥

❷ المستخرج لأبي نعيم: ١/ ٤٠١

❸ صحيح مسلم: ٣٦٦۔سنن أبي داود: ٤١٢٧۔جامع الترمذي: ١٧٢٨۔سنن النسائي: ٧/ ١٧٥۔سنن ابن ماجه: ٣٦١٣۔مسند أحمد: ١٨٧٨٢۔صحيح ابن حبان: ١٢٧٧، ١٢٧٨، ١٢٧٩

اللّٰهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ، قَالَ: ((إِنَّ دِبَاغَهَا ذَكَاتُهَا)). وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: إِنَّ دِبَاغَهُ ذَكَاتُهُ. ❶

[۱۰۲]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ، وَأَبُو سَلَمَةَ الْمِنْقَرِيُّ، قَالَا: نا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، نا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا، وَقَالَ: ((إِنَّمَا حُرِّمَ لَحْمُهَا وَدِبَاغُ إِهَابِهَا طَهُورُهَا)). ❷

ایک اور سند سے بھی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی ﷺ سے یہی حدیث مروی ہے، اور فرمایا: اس کا صرف گوشت حرام کیا گیا ہے، البتہ اس کی کھال دباغت کر لینے سے پاک ہو جاتی ہے۔

[۱۰۳]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا وَقَالَ: إِنَّمَا حُرِّمَ عَلَيْكُمْ لَحْمُهَا وَرُخِّصَ لَكُمْ فِي مَسْكِهَا. هٰذِهِ أَسَانِيدُ صِحَاحٌ. ❸

ایک اور سند سے یہی حدیث مروی ہے۔ اور فرمایا: تم پر اس (مردہ بکری) کا صرف گوشت حرام کیا گیا ہے اور اس کی کھال کے استعمال کی تمہیں اجازت دی گئی ہے۔ یہ تمام سندیں صحیح ہیں۔

[۱۰۴]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَهْلِ شَاةٍ مَاتَتْ: ((أَلَا نَزَعْتُمْ إِهَابَهَا فَدَبَغْتُمُوهُ وَانْتَفَعْتُمْ بِهِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مری ہے کہ نبی ﷺ نے اس مری ہوئی بکری کے مالکوں سے کہا: تم نے اس کی کھال کیوں نہیں اُتاری؟ تاکہ اس کی دباغت کر کے اس سے فائدہ اٹھا لیتے۔

[۱۰۵]...... نا بِهِ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ دَاجِنَةً لِمَيْمُونَةَ مَاتَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا أَلَا دَبَغْتُمُوهُ فَإِنَّهُ ذَكَاةٌ لَهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی پالتو بکری مر گئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اُٹھایا؟ تم نے اُسے رنگ کیوں نہ لیا؟ کیونکہ یہی تو اس کی پاکیزگی ہے۔

[۱۰۶]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مردار

❶ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ۱/ ۲٤۷ـ مسند الشافعي: ۱/ ۲٦

❷ إتحاف المهرة: ۷/ ۳٦۸

❸ [illegible] ۹۱

الْـحَـنَّـاطُ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ ، ثنا حَـجَّـاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَـنْ إِبْـرَاهِيـمَ ، عَـنِ الْأَسْـوَدِ ، عَنْ عَـائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ذَكَـاةُ الْـمَيْتَةِ دِبَـاغُـهَـا)) . قَالَ إِبْـرَاهِيـمُ: وَكَـانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُونَ: ذَكَاةُ الـصُّوفِ غُسْلُهُ . خَالَفَهُ حُسَيْنٌ الْمَرْوَرُوذِيُّ ، عَنْ شَـرِيكٍ ، فَـقَـالَ عَـنِ الْأَعْـمَـشِ ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُـمَيْـرٍ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((دِبَاغُهَا طَهُورُهَا)) . ❶

(کے چمڑے) کی پاکیزگی اس کو رنگنا ہے۔ ابراہیم کہتے ہیں: سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی کہا کرتے تھے: اُون کی پاکیزگی اس کو دھونا ہے۔ حسین المروروذی نے اس کی مخالفت کی ہے، انہوں نے شریک سے، انہوں نے اعمش سے، انہوں نے عمارہ بن عمیر، انہوں نے اسود سے اور انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو رنگنا ہی اس کو پاک کرنا ہے۔

[۱۰۷]..... حَـدَّثَنَاهُ ابْنُ كَامِلٍ ، نا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ ، عَنْهُ . ❷

ایک اور سند سے یہی حدیث ہے۔

[۱۰۸]..... حَـدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا يُونُسُ بْـنُ عَبْـدِ الْأَعْـلَى ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْـنُ الْـحَـارِثِ ، وَالـلَّيْـثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَـرْقَـدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ ، حَدَّثَهُ عَـنْ أُمِّـهِ الْـعَـالِيَةِ بِـنْتِ سُبَيْعٍ ، أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَـدَّثَتْهَا ، أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نَفَرٌ مِنْ قُـرَيْـشٍ يَـجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا)) ، قَالُوا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ ، قَـالَ رَسُـولُ اللّٰـهِ ﷺ: ((يُـطَهِّـرُهَـا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ)) . ❸

زوجۂ رسول سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے قریش کے کچھ لوگ گزرے جو گدھے کے مثل اپنی ایک بکری کو کھینچ کر لے جا رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اگر تم اس کی کھال اُتار لیتے تو؟ انہوں نے کہا: یہ تو مری ہوئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے پانی اور کیکر کے پتے پاک کر دیتے ہیں۔

[۱۰۹]..... نـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْـثَـمِ الْـعَبْدِيُّ ، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، نا أَبِي ، عَنْ قَتَـادَةَ ، عَـنِ الْـحَسَـنِ ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ سَـلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ دَعَا فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ بِمَاءٍ مِنْ عِنْدِ امْرَأَةٍ ، فَقَالَتْ: مَا عِنْدِي مَاءٌ إِلَّا

سلمہ بن محبق روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ایک عورت سے پانی منگوایا تو اس نے کہا: میرے پاس صرف وہی پانی موجود ہے جو مردہ جانور کی کھال سے بنے ہوئے مشکیزے میں پڑا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے استفسار فرمایا: کیا اس نے اسے رنگا نہیں؟ تو اس عورت نے کہا:

---

❶ مسند أحمد: ٢٥٢١٤۔صحيح ابن حبان: ١٢٩٠

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ سنن أبي داود: ٤١٢٦۔سنن النسائي: ٧/ ١٧٤۔مسند أحمد: ٢٦٧٩٥۔صحيح ابن حبان:١٢٩١

فِي قِرْبَةٍ لِي مَيْتَةٍ، فَقَالَ: ((أَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتِهَا؟))، قَالَتْ: بَلَى، قَالَ: ((فَإِنَّ ذَكَاتَهَا دِبَاغُهَا)). ❶

کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو یقیناً اس کی پاکیزگی اس کو رنگنا ہی ہے۔

[۱۱۰]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا قَالَ: ((دِبَاغُ الْأَدِيمِ ذَكَاتُهُ)). ❷

ایک اور سند سے یہ حدیث مروی ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کھال کو رنگنا ہی اس کی پاکیزگی ہے۔

[۱۱۱]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الدَّقِيقِيُّ، ثنا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا قَالَ: ((دِبَاغُهَا طُهُورُهَا)).

ایک اور سند سے نبی ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ چمڑے کو رنگنا ہی اس کا پاک ہونا ہے۔

[۱۱۲]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا عَفَّانُ، وَالْحَوْضِيُّ، وَمُوسَى، قَالُوا: نا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا وَقَالَ: ((دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا)).

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہ الفاظ ہیں کہ اس کا رنگنا ہی اس کی پاکیزگی ہے۔

[۱۱۳]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((دِبَاغُ كُلِّ إِهَابٍ طُهُورُهُ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چمڑے (کھال) کو رنگنا ہی اس کو پاک کرنا ہوتا ہے۔

[۱۱٤]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَيَّاطُ، نا ابْنُ أَبِي مَذْعُورٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دُبِغَ الْإِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ)) ❹

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب چمڑے کو رنگ دیا جائے تو وہ پاک ہو جاتا ہے۔

[۱۱٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، نا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَىٰ طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ﴾ ''کہہ

❶ سنن أبي داود: ٤١٢٥ ـ سنن النسائي: ٧/ ١٧٣ ـ مسند أحمد: ١٥٩٠٨ ـ صحيح ابن حبان: ٤٥٢٢

❷ نصب الراية للزيلعي: ١/ ١١٧

❸ مسند أحمد: ١٨٩٥، ٢٤٣٥، ٢٥٢٢، ٢٥٣٨، ٣١٩٨ ـ صحيح ابن حبان: ١٢٨٧، ١٢٨٨ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٢٤٣

❹ جامع الترمذي: ١٧٢٨ ـ سنن النسائي: ٧/ ١٧٣ ـ سنن ابن ماجه: ٣٦٠٩ ـ الموطأ لإمام مالك: ٢/ ٤٩٨ ـ صحيح ابن حبان: ١٨٩٥ ـ مسند الشافعي: ١/ ٢٦

أَبُوبَكْرٍ الْهُذَلِيُّ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ الْأَزْرَقُ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا جَدِّي، نا عَمَّارُ بْنُ سَلَّامٍ أَبُو مُحَمَّدٍ، نا زَافِرٌ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ ﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ﴾ (الأنعام: ١٤٥)، قَالَ: ((الطَّاعِمُ الْآكِلُ، فَأَمَّا السِّنُّ وَالْقَرْنُ وَالْعَظْمُ وَالصُّوفُ وَالشَّعْرُ وَالْوَبَرُ وَالْعَصَبُ فَلَا بَأْسَ بِهِ لِأَنَّهُ يُغْسَلُ)). وَقَالَ شَبَابَةُ: إِنَّمَا حُرِّمَ مِنَ الْمَيْتَةِ مَا يُؤْكَلُ مِنْهَا وَهُوَ اللَّحْمُ فَأَمَّا الْجِلْدُ وَالسِّنُّ وَالْعَظْمُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوفُ فَهُوَ حَلَالٌ، أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ ضَعِيفٌ. ❶

دیکھیے جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے (یعنی قرآن) میں اس میں ایسی کوئی چیز نہیں پاتا جو کھانے والے پر حرام ہو جسے وہ کھاتا ہو۔" کی تفسیر میں فرماتے ہیں یہ اَلطَّاعِمُ سے مراد کھانے والا ہے اور دانت، سینگ، ہڈی، اُون، بال، روّاں اور پٹھا، ان تمام کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، اس لیے کہ انہیں دھولیا جاتا ہے۔ شبابہؒ فرماتے ہیں: مردہ جانور کا صرف وہ حصہ حرام کیا گیا ہے جسے کھایا جاتا ہے اور وہ گوشت ہے، البتہ چمڑا (کھال)، دانت، ہڈی، بال اور اُون حلال ہیں۔ اس روایت کی سند میں جو ابوبکر ہذلی راوی ہے وہ ضعیف ہے۔

[١١٦]...... نا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بِبَيْرُوتَ، نا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا يُوسُفُ بْنُ السَّفَرِ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا بَأْسَ بِمِسْكِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَ، وَلَا بَأْسَ بِصُوفِهَا وَشَعْرِهَا وَقُرُونِهَا إِذَا غُسِلَ بِالْمَاءِ)). يُوسُفُ بْنُ السَّفَرِ مَتْرُوكٌ، وَلَمْ يَأْتِ بِهِ غَيْرُهُ. ❷

اُم المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: مردار کے چمڑے کو جب رنگ لیا جائے تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے اور نہ ہی اس کی اُون، بال اور سینگوں کے استعمال میں کوئی مضائقہ ہے؛ جب انہیں پانی کے ساتھ دھو لیا جائے۔ یوسف بن سفر متروک راوی ہے اور اس کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا۔

[١١٧]...... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا يُوسُفُ بْنُ السَّفَرِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ سَوَاءً. ❸

ایک اور سند سے بالکل اسی کے مثل حدیث ہے۔

[١١٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأَيْلِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُسْرِيُّ، نا مُحَمَّدُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مردار کا صرف گوشت کھانا حرام قرار دیا ہے، البتہ کھال، بال

❶ سيأتي مرفوعاً برقم: ١٢٠

❷ المعجم الكبير للطبراني: ٢٣/ ٣٥٨۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٢٤

❸ انظر تخريج الحديث السابق

بْنُ آدَمَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((إِنَّمَا حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْمَيْتَةِ لَحْمَهَا وَأَمَّا الْجِلْدُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوفُ فَلَا بَأْسَ بِهِ)) عَبْدُ الْجَبَّارِ ضَعِيفٌ. ❶

اور اُون استعمال کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اس روایت کی سند میں عبدالجبار نامی راوی ضعیف ہے۔

[۱۱۹]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَابِدُ، نا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَوْ زَيْنَبَ، أَوْ غَيْرِهِمَا مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ مَيْمُونَةَ مَاتَتْ شَاةٌ لَهَا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟))، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَسْتَمْتِعُ بِهَا وَهِيَ مَيْتَةٌ، فَقَالَ: ((طَهُورُ الْأَدِيمِ دِبَاغُهُ)). وَقَالَ غَيْرُهُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ: كَانَتْ لَنَا شَاةٌ فَمَاتَتْ. ❷

سیدہ اُم سلمہ، سیدہ زینب یا کسی اور زوجۂ رسول رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کی بکری مر گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: تم نے اس کی کھال سے کوئی فائدہ کیوں نہیں اُٹھایا؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اس سے کیسے فائدہ اُٹھا سکتے ہیں؟ وہ تو مردہ تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھال کو رنگنا اس کو پاک کرنا ہوتا ہے۔ ایک اور سند سے نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ کا بیان مروی ہے کہ ہماری ایک بکری تھی جو مر گئی۔

[۱۲۰]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي هَوْذَةَ، نا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ، أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((﴿قُلْ لَا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ﴾ أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنَ الْمَيْتَةِ حَلَالٌ إِلَّا مَا أُكِلَ مِنْهَا، فَأَمَّا الْجِلْدُ وَالْقَرْنُ وَالشَّعْرُ وَالصُّوفُ وَالسِّنُّ وَالْعَظْمُ فَكُلُّ هٰذَا حَلَالٌ لِأَنَّهُ لَا يُذَكَّى)). أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ مَتْرُوكٌ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ﴿قُلْ لَّا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ﴾ ”کہہ دیجیے جو چیز میری طرف وحی کی گئی ہے (یعنی قرآن) میں اس میں ایسی کوئی چیز نہیں پاتا جو کھانے والے پر حرام ہو جسے وہ کھاتا ہو۔“ سنو! مردار کی ہر چیز حلال ہے، سوائے اس حصے کے جسے کھایا جاتا ہے (یعنی گوشت کے سوا)، البتہ کھال، سینگ، بال، اُون، دانت اور ہڈی، یہ سب کے سب حلال ہیں، اس لیے کہ انہیں ذبح نہیں کیا جاتا۔ اس کی سند میں ابو بکر الہذلی متروک ہے۔

---

❶ سلف برقم: ۹۸

❷ سلف بنحوه برقم: ۱۰۸

❸ [illegible] ۳۰۲۶۰

[۱۲۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَقِيلِ بْنِ خُوَيْلِدٍ، نا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ ﷺ: ((أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ)). إِسْنَادٌ حَسَنٌ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی چمڑا دباغت کر لیا جاتا ہے وہ پاک ہو جاتا ہے۔

[۱۲۲]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ هَارُونَ بْنِ مَرْدَانْشَاه، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((دِبَاغُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ طُهُورُهَا)). ❷

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مردہ جانور کے چمڑے (یعنی کھال) کو رنگنا ہی اسے پاک کرنا ہے۔

[۱۲۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُسَاوِرٍ، نا سُوَيْدٌ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى شَاةٍ، فَقَالَ: ((مَا هٰذِهِ؟))، قَالُوا: مَيْتَةٌ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ادْبُغُوا إِهَابَهَا، فَإِنَّ دِبَاغَهُ طُهُورُهُ)). الْقَاسِمُ ضَعِيفٌ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک بکری کے پاس سے گزرے تو استفسار فرمایا: یہ کیا ہے؟ صحابہ نے کہا: یہ مردہ بکری ہے۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی کھال کو رنگ لو، کیونکہ اس کو رنگنا اس کی پاکیزگی ہے۔ اس کی سند میں قاسم نامی راوی ضعیف ہے۔

[۱۲٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، نا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((طَهُورُ كُلِّ أَدِيمٍ دِبَاغُهُ)). إِسْنَادٌ حَسَنٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❹

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر کھال کو رنگنا اس کی پاکیزگی ہے۔ اس کی سند حسن ہے اور تمام راوی ثقہ ہیں۔

[۱۲٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يُوسُفَ الرَّقِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ، قَالَ: نا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی ایک بکری تھی جس کا وہ دودھ پیا کرتی تھیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) اسے موجود نہ پایا تو پوچھا: بکری کو کیا ہوا؟ تو انہوں نے بتلایا کہ وہ مرگئی ہے۔

---

❶ مسند أحمد: ٣٠٢٦

❷ سيأتي برقم: ١٢٣

❸ سلف برقم: ١٢١

❹ سلف برقم: ١٠٦

سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّهَا كَانَتْ لَهَا شَاةٌ تَحْتَلِبُهَا، فَفَقَدَهَا النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: ((مَا فَعَلَتِ الشَّاةُ؟))، قَالُوا: مَاتَتْ، قَالَ: ((أَفَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا))، قُلْنَا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ دِبَاغَهَا يَحِلُّ كَمَا يَحِلُّ خَلُّ الْخَمْرِ)). تَفَرَّدَ بِهِ فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ. ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کو کارآمد کیوں نہ بنا لیا؟ ہم نے کہا: وہ تو مردہ تھی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس کو رنگنے سے وہ حلال ہو جاتا تھی جس طرح شراب کا سرکہ حلال ہو جاتا ہے۔ اس روایت کو اکیلے فرج بن فضالہ نے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

[۱۲۶]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُغَلِّسٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ الْبَلْخِيُّ، نا مَعْرُوفُ بْنُ حَسَّانَ، نا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ، عَنْ مُعَاذَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اسْتَمْتِعُوا بِجُلُودِ الْمَيْتَةِ إِذَا هِيَ دُبِغَتْ تُرَابًا كَانَ أَوْ رَمَادًا أَوْ مِلْحًا، أَوْ مَا كَانَ بَعْدُ أَنْ تُرِيدَ صَلَاحَهُ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مردار جانوروں کی کھالوں سے فائدہ اُٹھا لیا کرو، جب اسے مٹی، راکھ، نمک یا کسی بھی ایسی چیز سے رنگ لیا جائے کہ جس کے بعد آپ اسے استعمال کر سکتے ہوں۔

## بَابُ غَسْلِ الْيَدَيْنِ لِمَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ نَوْمِهِ

### نیند سے بیدار ہونے والے شخص کے لیے ہاتھ دھونے کا حکم

[۱۲۷]...... نا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهُ فِي إِنَائِهِ أَوْ فِي وُضُوئِهِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثًا فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مِنْهُ)). تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ شُعْبَةَ. ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وہ تب تک کسی برتن، یا وضوء کے پانی میں ہاتھ نہ ڈالے جب تک کہ اسے تین مرتبہ دھو نہ لے، کیونکہ اسے علم نہیں ہوتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر اس کے جسم کے کس کس حصے پر لگتا رہا ہے۔

[۱۲۸]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، نا زِيَادٌ الْبَكَّائِيُّ، عَنْ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سو کر اٹھے اور وہ وضوء کرنا چاہے تو وہ اپنے ہاتھ کو تب تک برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ اسے

❶ سيأتي برقم: ٤٧٠٧

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٠

❸ مسند أحمد: ٩٨٦٩ ـ صحيح ابن حبان: ١٠٦٤، ١٠٦٥

عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ النَّوْمِ فَأَرَادَ أَنْ يَتَوَضَّأَ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ وَلَا عَلَى مَا وَضَعَهَا)). إِسْنَادٌ حَسَنٌ. ❶

دھو نہ لے، کیونکہ یقیناً اسے معلوم نہیں ہوتا کہ اس کا ہاتھ رات کہاں لگتا رہا اور اس نے کہاں رکھا۔

[۱۲۹]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّي، نَا ابْنُ لَهِيعَةَ، وَجَابِرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ مِنْهُ أَوْ أَيْنَ طَافَتْ يَدُهُ)). فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ حَوْضًا، فَحَصَبَهُ ابْنُ عُمَرَ، وَقَالَ: أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَتَقُولُ: أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ حَوْضًا. إِسْنَادٌ حَسَنٌ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ اس وقت تک اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے جب تک کہ وہ اسے تین مرتبہ دھو نہ لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا اور کہاں کہاں لگتا رہا۔ ایک آدمی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: آپ کی کیا رائے ہے اگر وہ حوض پر ہو (تو پھر بھی پہلے ہاتھ دھوئے؟) تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے کنکر مارا اور فرمایا: میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا فرمان بتا رہا ہوں اور تم کہہ رہے ہو کہ آپ کی کیا رائے ہے اگر وہ حوض پر ہو؟

[۱۳۰]...... نَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ إِمْلَاءً، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، نَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ أَوْ أَيْنَ بَاتَتْ تَطُوفُ يَدُهُ)). وَهٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ أَيْضًا. ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنے ہاتھ کو برتن میں نہ ڈالے، یہاں تک کہ اسے تین مرتبہ دھو لے، کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات بھر کہاں رہا اور کس کس جگہ پر لگتا رہا۔

---

❶ انظر تخريج الحديث السابق

❷ صحيح البخاري: ١٦٢ ـ صحيح مسلم: ٢٧٨ ـ سنن أبي داود: ١٠٣، ١٠٤ ـ جامع الترمذي: ٢٤ ـ سنن النسائي: ١/ ٦ ـ سنن ابن ماجه: ٣٩٣

❸ صحيح مسلم: ٨٧ ـ سنن أبي داود: ١٠٥ ـ مسند أحمد: ٧٤٣٨

# بَابُ النِّيَّةِ

## نیت کا بیان

[١٣١]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَجَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، وَاللَّفْظُ لِيَزِيدَ، أَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، وَهُوَ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِءٍ مَا نَوَى، فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ)). ❶

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بلاشبہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کو صرف وہی ملتا ہے جس کی اس نے نیت کی ہو، سو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کی خاطر ہی (شمار) ہوگی اور جس کی نیت کسی دنیوی غرض ومقصد یا کسی عورت سے شادی کرنے کی خاطر ہو تو اس کی ہجرت اسی کام میں شمار ہوگی جس کی خاطر اس نے ہجرت کی ہوگی۔



[١٣٢]...... نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثنا الْحَجَبِيُّ، ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْحَجَبِيُّ، نَا الْحَارِثُ بْنُ غَسَّانَ، حَدَّثَنِي أَبُو عِمْرَانَ الْجَوْنِيُّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُجَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصُحُفٍ مُخَتَّمَةٍ فَتُنْصَبُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَيَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ: أَلْقُوا هٰذَا وَاقْبَلُوا هٰذَا، فَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ: وَعِزَّتِكَ مَا رَأَيْنَا إِلَّا خَيْرًا، فَيَقُولُ وَهُوَ أَعْلَمُ: إِنَّ هٰذَا كَانَ لِغَيْرِي، وَلَا أَقْبَلُ الْيَوْمَ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهِي)). ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت کچھ ایسے صحیفے (اعمال نامے) لائے جائیں گے جن پر مہر ثبت ہوگی، اور انہیں اللہ تعالیٰ کے سامنے رکھ دیا جائے گا، تو اللہ عزوجل فرشتوں سے فرمائے گا: ان کو رہنے دو (یعنی انہیں قبول نہ کرو) اور ان (کے علاوہ دوسروں) کو قبول کرلو۔ تو فرشتے کہیں گے: تیری عزت کی قسم! ہم نے تو (ان میں) صرف نیک اعمال ہی دیکھے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ چونکہ ان سے زیادہ علم رکھتا ہے، اس لیے فرمائے گا: یقیناً یہ عمل میرے علاوہ کسی اور (کی خوشنودی حاصل کرنے) کے لیے کیا گیا تھا اور آج میں صرف وہی عمل قبول کروں گا جس سے مطلوب ومقصود فقط میری رضا مندی اور خوشنودی کا حصول تھا۔

[١٣٣]...... نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ الصَّنْدَلِيُّ، قَالَا: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ، نَا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ

سیدنا ضحاک بن قیس الفہری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں بہترین شریک ہوں، سو جو شخص میرے ساتھ کسی اور کو شریک

---

❶ صحيح البخاري: ٥٤، ٢٥٢٩، ٣٨٩٨، ٥٠٧٠، ٦٦٨٩، ٦٩٥٣۔صحيح مسلم: ١٩٠٧۔سنن أبي داود: ٢٢٠١۔جامع الترمذي: ١٦٤٧۔سنن النسائي: ١/ ٥٨۔سنن ابن ماجه: ٤٢٢٧

❷ مسند البزار: ٣٤٣٥۔المعجم الأوسط للطبراني: ٢٦٢٤۔شعب الايمان للبيهقي: ٦٨٣٦

الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، وَغَيْرُهُ عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ الْفِهْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: أَنَا خَيْرُ شَرِيكٍ فَمَنْ أَشْرَكَ مَعِي شَرِيكًا فَهُوَ لِشَرِيكِي يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَخْلِصُوا أَعْمَالَكُمْ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ إِلَّا مَا أُخْلِصَ لَهُ، وَلَا تَقُولُوا: هٰذَا لِلّٰهِ وَلِلرَّحِمِ، فَإِنَّهَا لِلرَّحِمِ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ، وَلَا تَقُولُوا: هٰذَا لِلّٰهِ وَلِوُجُوهِكُمْ، فَإِنَّهَا لِوُجُوهِكُمْ وَلَيْسَ لِلّٰهِ مِنْهَا شَيْءٌ)). ❶

ٹھہرائے گا تو وہ (اور اس کا عمل) میرے شریک کے لیے ہی ہوگا (یعنی اس کے لیے میرے پاس کوئی جزا نہیں ہے) اے لوگو! اپنے اعمال کو اللہ عز وجل ہی کے لیے خالص رکھو، کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالصتاً اسی کے لیے کیا جائے۔ اور ایسے مت کہو کہ یہ اللہ کے لیے اور رشتہ داری کی خاطر ہے، کیونکہ وہ رشتہ داری کی خاطر ہی رہ جائے گا، اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے کچھ حصہ نہیں ہوگا (یعنی وہ رشتہ داروں کو تو راضی کر لے گا لیکن اللہ تعالیٰ سے کوئی صلہ نہیں پا سکے گا) اور نہ ہی یوں کہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے لیے اور تمہاری خوشنودی کی خاطر ہے، کیونکہ وہ عمل تمہاری خوشنودی کی خاطر ہی رہ جائے گا، اللہ تعالیٰ کے لیے اس سے کچھ نہیں ہوگا۔

## بَابُ الِاغْتِسَالِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ
## کھڑے پانی میں غسل کرنے کا بیان

[١٣٤]...... نَا النَّيْسَابُورِيُّ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، نَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا السَّائِبِ مَوْلَى بَنِي زُهْرَةَ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَغْتَسِلُ أَحَدُكُمْ مِنَ الْمَاءِ الدَّائِمِ وَهُوَ جُنُبٌ)). فَقَالَ: كَيْفَ يَفْعَلُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: تَتَنَاوَلُهُ تَنَاوُلًا. إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص حالتِ جنابت میں کھڑے پانی میں غسل نہ کرے۔ ایک آدمی نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! پھر وہ کس طرح غسل کرے؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ اس سے پانی لے کر الگ غسل کرلے۔

## بَابُ اسْتِعْمَالِ الرَّجُلِ فَضْلَ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ
## بیوی کے وضوء سے بچے ہوئے پانی کے استعمال کا بیان

[١٣٥]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، ح وَثنا الْحُسَيْنُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ، ثنا عَبْدَةُ، ح وَنا الْحُسَيْنُ، نَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اپنے آپ کو اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ ہم ایک ہی برتن سے وضوء کر لیتے تھے۔

❶ مسند البزار: ٣٥٦٧

❷ صحيح مسلم: ٢٨٣۔ صحيح ابن حبان: ١٢٥٢

يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالُوا: نا حَارِثَةُ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَتَطَهَّرُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. ❶

[١٣٦]...... نَا الْحُسَيْنُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ، نا عَارِمٌ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَتَوَضَّأُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے خود کو نبی ﷺ کے ساتھ ایک ہی برتن میں وضوء کرتے دیکھا۔

[١٣٧]...... نَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ، نا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ الصَّفَّارُ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: أَجْنَبْتُ فَاغْتَسَلْتُ مِنْ جَفْنَةٍ فَفَضَلَتْ فِيهَا فَضْلَةٌ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْتَسِلُ مِنْهُ، فَقُلْتُ: إِنِّي قَدِ اغْتَسَلْتُ مِنْهُ، فَقَالَ: ((الْمَاءُ لَيْسَ عَلَيْهِ جَنَابَةٌ))، فَاغْتَسَلَ مِنْهُ. ❸

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں جنبی ہوگئی تو میں نے ایک برتن سے غسل کیا اور اس میں کچھ پانی بچ گیا، تو نبی ﷺ تشریف لائے اور اسی سے غسل کرنے لگے۔ میں نے کہا: اس سے تو میں نے غسل کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پانی پر جنابت کے اثرات نہیں ہوتے۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے غسل کرلیا۔

[١٣٨]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ وَالْمَرْأَةُ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ. تَابَعَهُ أَيُّوبُ، وَمَالِكٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ وَغَيْرُهُمْ. ❹

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں ہمارا یہ عمل ہوتا تھا کہ مرد وعورت ایک ہی برتن سے وضوء کرلیا کرتے تھے۔ ایوب، مالک اور ابن جریج وغیرہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

[١٣٩]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، نا رَوْحُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے غسل فرمایا۔

---

❶ صحيح البخاري: ٢٦١ـ صحيح مسلم: ٣٢١ـ مسند أحمد: ٢٤٠١٤ـ صحيح ابن حبان: ١١٠٨، ١١١١، ١١٩٤، ١١٩٢، ١١٩٥، ١٢٦٢، ١٢٦٤

❷ سنن ابن ماجه: ٣٦٨

❸ مسند أحمد: ٢٦٨٠٢

❹ صحيح البخاري: ١٩٣ـ الموطأ لإمام مالك: ٥٦ـ سنن أبي داود: ٧٩، ٨٠ـ سنن النسائي: ١/ ٥٧ـ سنن ابن ماجه: ٣٨١ـ مسند أحمد: ٢٦٨٠٢.

عُبَادَةَ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: مُبْلِغُ عِلْمِي وَالَّذِي يَسْكُنُ عَلَى بَالِي أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ أَخْبَرَنَا، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اغْتَسَلَ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ. إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❶

[١٤٠]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: عِلْمِي وَالَّذِي يَخْطِرُ بِبَالِي أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ، أَخْبَرَنِي، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ مَيْمُونَةَ. إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ میمونہ رضی اللہ عنہا کے بچے ہوئے پانی سے غسل کر لیا کرتے تھے۔

[١٤١]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، نا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ بِنْتُ الْحَارِثِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ بِفَضْلِ غُسْلِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ. وَقَالَ الرَّمَادِيُّ: تَوَضَّأَ مِنْ فَضْلِ وَضُوئِهَا مِنَ الْجَنَابَةِ. ❸

اُم المومنین سیدہ میمونہ بن حارث رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے بچے ہوئے پانی سے جنابت کا غسل کیا۔ رمادی نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے وضوء سے بچے ہوئے پانی سے غسلِ جنابت کیا۔

[١٤٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ، يُحَدِّثُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَوَضَّأَ بِفَضْلِ وَضُوءِ الْمَرْأَةِ، أَوْ قَالَ: شَرَابِهَا. قَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا حَاجِبٍ، يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُتَوَضَّأَ بِفَضْلِ وُضُوءِ الْمَرْأَةِ. أَبُو حَاجِبٍ اسْمُهُ سَوَادَةُ بْنُ

سیدنا حکم بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع کیا ہے کہ عورت کے وضوء والے بچے ہوئے پانی سے وضوء کیا جائے۔ یا فرمایا: عورت کے بچے ہوئے پانی سے۔ ایک اور سند سے نبی ﷺ کے ایک صحابی کا یہ بیان منقول ہے کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ عورت کے وضوء والے بچے ہوئے پانی سے وضوء کیا جائے۔ ابو حاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے اور ان سے نقل ہونے میں اختلاف کیا گیا ہے، ان سے اس روایت کو حکم کے قول سے عمران بن جریر اور غزوان بن حجیر السدوسی

❶ مسند أحمد: ٤٤٨١، ٥٧٩٩، ٥٩٢٨، ٦٢٨٣۔صحیح ابن حبان: ١٢٦٣، ١٢٦٥

❷ مسند أحمد: ٣٤٦٥

❸ سلف برقم: ١٣٧

عَـاصِـمٍ، وَاخْتُـلِفَ عَنْهُ فَرَوَاهُ عِمْرَانُ بْنُ جَرِيرٍ، وَغَـزْوَانُ بْـنُ حُـجَيْرٍ السَّدُوسِيُّ عَنْهُ مَوْقُوفًا، مِنْ قَوْلِ الْحَكَمِ غَيْرِ مَرْفُوعٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. ❶

نے موقوف روایت کیا ہے، یعنی اس کی سند نبی ﷺ تک نہیں پہنچتی۔

[١٤٣]...... نَـا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الـرِّفَاعِيُّ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أنا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا سَالِمٌ أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَتْنِي مَوْلَاتِي خَوْلَةُ بِنْـتُ قَيْـسٍ أَنَّهَـا كَانَتْ تَخْتَلِفُ يَدُهَا وَيَدُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ تَتَوَضَّأُ هِيَ وَالنَّبِيُّ ﷺ. ❷

سیدہ خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ان کا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ ایک ہی برتن میں یکے بعد دیگرے داخل ہوتا تھا اور وہ اور نبی ﷺ (ایک ہی برتن سے) وضوء کر لیتے تھے۔

## بَابُ الِاسْتِنْجَاءِ

## استنجاء کا بیان

[١٤٤]...... نَـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ مَـخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْـرَاهِيـمَ، عَـنْ عَبْدِ الـرَّحْـمٰنِ بْنِ يَـزِيدَ، عَنْ سَـلْـمَـانَ، قَـالَ: قَـالَ لَـهُ بَـعْضُ الْمُشْرِكِينَ وَهُوَ يَسْتَهْـزِئُ بِـهِ: إِنِّـي لَأَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ كُلَّ شَـيْءٍ حَتَّـى الْـخِـرَاءَةَ، قَالَ: أَجَلْ أَمَرَنَا ﷺ أَنْ لَا نَسْتَقْبِلَ الْـقِبْـلَةَ وَلَا نَسْتَـدْبِـرَهَـا، وَلَا نَسْتَنْجِيَ بِـأَيْـمَانِنَا، وَلَا نَسْتَكْفِيَ بِدُونِ ثَلَاثِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا عَظْمٌ وَلَا رَجِيعٌ. ❸

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مشرک نے مذاق اُڑاتے ہوئے ان سے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے صاحب (یعنی نبی ﷺ) تمہیں ہر چیز سکھاتے ہیں، یہاں تک بول وبراز کے طریقے بھی۔ تو سلمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: جی ہاں، انہوں نے ہمیں حکم فرمایا ہے کہ ہم (قضائے حاجت کرتے ہوئے) نہ تو قبلہ کی طرف رُخ کریں اور نہ ہی اس کی طرف پیٹھ کریں، نہ ہم اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا کریں اور نہ ہی (استنجاء کے لیے) تین پتھروں سے کم استعمال کریں (اور ان تین پتھروں میں) ہڈی اور گوبر نہ ہو۔

[١٤٥]...... نَـا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا حُمَيْدُ بْـنُ الرَّبِيعِ، نا وَكِيعٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالُوا: نا الْأَعْمَشُ، بِإِسْنَادٍ مِثْلَهُ. ❹

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی کے مثل ہے۔

[١٤٦]...... نَـا الْـحُسَيْـنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْـنُ إِبْـرَاهِيـمَ الدَّوْرَقِيُّ، ح وَنا عَلِيُّ بْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْـمَـدُ بْـنُ سِـنَـانٍ، قَـالَا: أنـا عَبْـدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مشرکوں نے کہا: ہم دیکھتے ہیں کہ تمہارے صاحب (محمد ﷺ) تمہیں (ہر بات کی) تعلیم دیتے ہیں، یہاں تک کہ وہ تمہیں بول وبراز کے

❶ سنن أبي داود: ٨٢۔جامع الترمذي: ٦٤۔سنن ابن ماجه: ٣٧٣۔مسند أحمد: ١٧٨٦٣، ٢٠٦٥٥۔صحيح ابن حبان: ١٢٦٠

❷ سنن أبي داود: ٧٨۔سنن ابن ماجه: ٣٨٢۔مسند أحمد: ٢٧٠٦٧۔الأدب المفرد للبخاري: ١٠٥٤۔شرح المعاني للطحاوي: ١/ ٢٥

❸ صحيح مسلم: ٢٦٢۔جامع الترمذي: ١٦۔سنن النسائي: ١/ ٣٨۔سنن ابن ماجه: ٣١٦۔مسند أحمد: ٢٣٧٠٣

❹ انظر تخريج الحديث السابق

مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: قَالَ الْمُشْرِكُونَ: إِنَّا نَرَى صَاحِبَكُمْ يُعَلِّمُكُمْ حَتَّى يُعَلِّمُكُمُ الْخِرَاءَةَ، قَالَ: أَجَلْ إِنَّهُ لَيَنْهَانَا أَنْ يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِيَمِينِهِ أَوْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ وَيَنْهَانَا عَنِ الرَّوْثِ وَالْعِظَامِ، وَقَالَ: ((لَا يَسْتَنْجِي أَحَدُكُمْ بِدُونِ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ)). إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❶

آداب بھی سکھاتے ہیں۔ تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جی ہاں، وہ ہمیں اس بات سے منع کرتے ہیں کہ ہم میں سے کوئی اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ استنجاء کرے یا ہم قبلہ کی طرف رُخ کریں اور وہ ہمیں (استنجاء میں) گوبر اور ہڈی کے استعمال سے منع فرماتے ہیں۔ اور فرمایا: تم میں سے کوئی بھی شخص تین پتھروں سے کم سے استنجاء نہ کرے۔

[١٤٧]...... نَا ابْنُ صَاعِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، نَا أَبِي، عَنْ مُسْلِمٍ وَهُوَ ابْنُ قُرْطٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ لِحَاجَةٍ فَلْيَسْتَطِبْ بِثَلَاثِ أَحْجَارٍ فَإِنَّهَا تُجْزِيهِ)). إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کے لیے جائے تو اسے تین پتھروں سے صفائی کرنی چاہیے، بلا شبہ یہ اسے کفایت کرتے ہیں۔

[١٤٨]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، نَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِيُّ، ح وَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّنْعَانِيُّ، قَالُوا: أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نَا مَعْمَرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ لِحَاجَتِهِ فَأَمَرَ ابْنَ مَسْعُودٍ أَنْ يَأْتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَجَاءَهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ فَأَلْقَى الرَّوْثَةَ، وَقَالَ: ((إِنَّهَا رِكْسٌ ائْتِنِي بِحَجَرٍ)) تَابَعَهُ أَبُو شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ. نَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نَا جَدِّي، نَا أَبِي، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَرَجْتُ يَوْمًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے جانے لگے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ آپ کو تین پتھر لا کر دیں، تو وہ دو پتھر اور ایک گوبر لے آئے۔ تو آپ ﷺ نے گوبر کو پھینک دیا اور فرمایا: بلا شبہ یہ گندگی ہے، مجھے کوئی پتھر لا کر دو۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں آپ کو تین پتھر لا کر دوں۔ میں دو پتھر لے آیا اور ایک گوبر۔ آپ ﷺ نے گوبر کو پھینک دیا اور فرمایا: بلا شبہ یہ گندگی ہے، مجھے اس کے علاوہ کوئی اور چیز لا کر دو۔ اس حدیث کی اسناد میں ابو اسحاق پر اختلاف کیا گیا ہے اور میں نے دوسرے مقامات پر اختلاف بھی بیان کر دیا ہے۔

---

❶ سنن أبي داود: ٤٠ـ سنن النسائي: ١/ ٤١ـ مسند أحمد: ٢٤٧٧١

❷ مسند أحمد: ٤٢٩٩

فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، فَأَتَيْتُهُ بِحَجَرَيْنِ وَرَوْثَةٍ، قَالَ: فَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ: ((إِنَّهَا رِكْسٌ فَأْتِنِي بِغَيْرِهَا)). اخْتُلِفَ عَلَى أَبِي إِسْحَاقَ فِي إِسْنَادِ هَذَا الْحَدِيثِ وَقَدْ بَيَّنْتُ الِاخْتِلَافَ فِي مَوَاضِعَ أُخَرَ. ❶

[١٤٩]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ، نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي عَمْرٍو السَّيْبَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَجْمِرَ بِعَظْمٍ، أَوْ رَوْثٍ، أَوْ حُمَمَةٍ. إِسْنَادٌ شَامِيٌّ لَيْسَ بِثَابِتٍ. ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم ہڈی، گوبر یا کوئلے سے استنجاء کریں۔

[١٥٠]...... نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ نَسْتَنْجِيَ بِعَظْمٍ حَائِلٍ، أَوْ رَوْثَةٍ، أَوْ حُمَمَةٍ. عَلِيُّ بْنُ رَبَاحٍ لَا يُثْبَتُ سَمَاعُهُ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ. ❸

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم بوسیدہ ہڈی، گوبر یا کوئلے سے استنجاء کریں۔ علی بن رباح کا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

[١٥١]...... حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، نا أَبُو طَاهِرٍ، وَعَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ، قَالَا: نا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَنْصَارِ أَخْبَرَهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يَسْتَطِيبَ أَحَدٌ بِعَظْمٍ أَوْ رَوْثٍ أَوْ جِلْدٍ. هَذَا إِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک انصاری صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا کہ کوئی شخص ہڈی، گوبر یا چمڑے سے استنجاء کرے۔ یہ اسناد بھی ثابت نہیں ہے۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن مجہول راوی ہے۔

❶ صحيح البخارى: ١٥٦ـ مسند أحمد: ٤٢٩٩

❷ سيأتى بعده من حديث على بن رباح عن ابن مسعود

❸ مسند أحمد: ٤٣٧٥

أَيْضًا . ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَجْهُولٌ .

[١٥٢]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، وَأَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ ، حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ كَاسِبٍ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ ، نا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ ، نا سَلَمَةُ بْنُ رَجَاءٍ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ الْأَشْجَعِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُسْتَنْجَى بِرَوْثٍ أَوْ عَظْمٍ ، وَقَالَ: ((إِنَّهُمَا لَا تُطَهِّرَانِ)) إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا کہ گوبر یا ہڈی سے استنجاء کیا جائے، اور فرمایا: بلا شبہ یہ دونوں پاک نہیں کرتے۔

[١٥٣]...... نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعَسْكَرِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ ، نا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ الزُّبَيْرِيُّ ، نا أُبَيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الِاسْتِطَابَةِ فَقَالَ: ((أَوَلَا يَجِدُ أَحَدُكُمْ ثَلَاثَةَ أَحْجَارٍ ، حَجَرَيْنِ لِلصَّفْحَتَيْنِ وَحَجَرٌ لِلْمَسْرُبَةِ)) . إِسْنَادٌ حَسَنٌ . ❷

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے بول وبراز کیے بعد صفائی کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی تین پتھر نہیں پاتا؟ دو پتھر مقعد کے دونوں کناروں کی صفائی کے لیے اور ایک پتھر مقعد کے لیے۔

[١٥٤]...... نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ ، نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ ، نا بَقِيَّةُ ، حَدَّثَنِي مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: مَرَّ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ الْمُدْلِجِيُّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ التَّغَوُّطِ ، فَأَمَرَهُ ((أَنْ يَتَنَكَّبَ الْقِبْلَةَ ، وَلَا يَسْتَقْبِلُهَا وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا ، وَلَا يَسْتَقْبِلُ الرِّيحَ وَأَنْ يَسْتَنْجِيَ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ ، أَوْ ثَلَاثَةِ أَعْوَادٍ ، أَوْ ثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِنْ تُرَابٍ)) . لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ مُبَشِّرٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سراقہ بن مالک مدلجی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرے اور انہوں نے آپ سے پاخانہ کرنے کے بابت پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ قبلے سے کنارہ کش رہیں، نہ اس کی طرف منہ کریں اور نہ ہی پیٹھ، اور ہوا کی سمت کی طرف بھی رُخ نہ کریں اور تین پتھروں سے کم سے استنجاء نہ کریں اور (ان تین پتھروں) میں گوبر نہ ہو، یا فرمایا کہ تین لکڑیوں کے ساتھ، یا مٹی کے تین ڈھیلوں کے ساتھ استنجاء کرے۔ اسے مبشر بن عبید کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور وہ متروک الحدیث ہے۔

❶ الكامل لابن عدى: ٣/ ١١٧٩

❷ أخرجه العقيلى: ١/ ١٦ ـ والبيهقى: ١/ ١١٤

بْنِ عُبَيْدٍ، وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

[١٥٥]..... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُضَرِيُّ، نا أَبُو عَاصِمٍ، نا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ حَاجَتَهُ فَلْيَسْتَنْجِ بِثَلَاثَةِ أَعْوَادٍ أَوْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، أَوْ بِثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِنَ التُّرَابِ)). قَالَ زَمْعَةُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ طَاوُسٍ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِهٰذَا سَوَاءً. لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ الْمُضَرِيِّ، وَهُوَ كَذَّابٌ مَتْرُوكٌ، وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلًا لَيْسَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَكَذَٰلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَابْنُ وَهْبٍ، وَوَكِيعٌ، وَغَيْرُهُمْ عَنْ زَمْعَةَ، وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ طَاوُسٍ قَوْلَهُ. وَقَدْ سَأَلْتُ سَلَمَةَ عَنْ قَوْلِ زَمْعَةَ: إِنَّهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَعْرِفْهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کرے تو اسے تین لکڑیوں، تین پتھروں یا مٹی کے تین ڈھیلوں سے استنجاء کرنا چاہیے۔ آگے اس حدیث کی مختلف سندوں کا بیان ہے۔

[١٥٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْبَرَازَ فَلْيُكْرِمَنَّ قِبْلَةَ اللهِ فَلَا يَسْتَقْبِلْهَا وَلَا يَسْتَدْبِرْهَا، ثُمَّ لِيَسْتَطِبْ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ ثَلَاثَةِ أَعْوَادٍ أَوْ ثَلَاثِ حَثَيَاتٍ مِنَ التُّرَابِ، ثُمَّ لِيَقُلْ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَخْرَجَ عَنِّي مَا يُؤْذِينِي وَأَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِي)).

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بول و براز کے لیے جائے تو وہ قبلۃ اللہ کی لازماً تکریم کرے، نہ وہ اس کی طرف رُخ کرے اور نہ پیٹھ، پھر اسے تین پتھروں، تین لکڑیوں یا مٹی کے تین ڈھیلوں کے ساتھ استنجاء کرنا چاہیے، پھر وہ یہ دعا پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَخْرَجَ عَنِّي مَا يُؤْذِينِي وَأَمْسَكَ عَلَيَّ مَا يَنْفَعُنِي ''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھ سے اس چیز کو نکال دیا جو میرے لیے اذیت کا باعث بن سکتی تھی اور اس نے اس چیز کو مجھ پر روک رکھا جو میرے لیے فائدے کا باعث ہے۔''

اختلافِ رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے جو مرسل مروی ہے۔

[١٥٧]..... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، نا ابْنُ

وَهْبٍ، نا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، وَابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا مُرْسَلًا.

[١٥٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، عَنْ زَمْعَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

صرف سند کا فرق ہے، حدیث وہی ہے۔

[١٥٩]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّفَّارِ، وَحَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَلِيٌّ، نا سُفْيَانُ، نا سَلَمَةُ بْنُ وَهْرَامَ، أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا، يَقُولُ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ. قَالَ عَلِيٌّ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ: أَكَانَ زَمْعَةُ يَرْفَعُهُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَسَأَلْتُ سَلَمَةَ عَنْهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ يَعْنِي: لَمْ يَرْفَعْهُ.

ایک اور سند سے یہی حدیث مروی ہے اور طاؤس نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا۔ علی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سفیان رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا زمعہ اسے مرفوع روایت کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر میں نے سلمہ سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے اسے مرفوع قرار نہیں دیا۔

## بَابُ السِّوَاكِ
## مسواک کا بیان

[١٦٠]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ بُرْدٍ الْأَنْطَاكِيُّ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فِي السِّوَاكِ عَشْرُ خِصَالٍ: مَرْضَاةٌ لِلرَّبِّ تَعَالَى، وَمَسْخَطَةٌ لِلشَّيْطَانِ، وَمَفْرَحَةٌ لِلْمَلَائِكَةِ، جَيِّدٌ لِلثَّةِ، وَمُذْهِبٌ بِالْحَفَرِ، وَيَجْلُو الْبَصَرَ، وَيُطَيِّبُ الْفَمَ، وَيُقَلِّلُ الْبَلْغَمَ، وَهُوَ مِنَ السُّنَّةِ، وَيَزِيدُ فِي الْحَسَنَاتِ. قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: مُعَلَّى بْنُ مَيْمُونٍ ضَعِيفٌ مَتْرُوكٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مسواک میں دس خوبیاں ہیں: رب تعالیٰ کی رضا مندی کا باعث، شیطان کی ناراضی کا سبب، فرشتوں کی خوشی کا ذریعہ، مسوڑھوں کے لیے اچھی ہوتی ہے، دانتوں کا زرد رنگ ختم کرنے والی ہے، نگاہ کو تیز، منہ کو پاکیزہ اور بلغم کو کم کرتی ہے، (نبی ﷺ کی) سنت ہے اور نیکیوں میں اضافہ کرتی ہے۔ الشیخ ابوالحسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: معلّٰی بن میمون ضعیف اور متروک ہے۔

## بَابُ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي الْخَلَاءِ
## بیت الخلاء میں قبلہ رُخ ہونے کا مسئلہ

[١٦١]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ

مروان اصفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی سواری کے جانور کو قبلہ رخ بٹھایا، پھر خود بیٹھے اور اس کی طرف (منہ کر کے) پیشاب

أَنَاخَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا، فَقُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَيْسَ قَدْ نُهِيَ عَنْ هٰذَا، فَقَالَ: بَلٰى إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَالِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بَأْسَ . هٰذَا صَحِيحٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ . ❶

کرنے لگے۔ میں نے کہا: اے ابوعبدالرحمٰن! کیا اس سے منع نہیں کیا گیا؟ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، اس سے صرف اس صورت میں منع کیا گیا ہے جب کھلی جگہ پر پیشاب کیا جائے لیکن اگر تمہارے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز حائل ہو جو تمہارے لیے اوٹ کا کام دے تو پھر کوئی حرج نہیں ہے۔
یہ روایت صحیح ہے اور اس کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[١٦٢]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهَانَا أَنْ نَسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةَ أَوْ نَسْتَقْبِلَهَا بِفُرُوجِنَا إِذَا أَهْرَقْنَا الْمَاءَ، ثُمَّ قَدْ رَأَيْتُهُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَامٍ يَبُولُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، وَقَالَ ابْنُ شَوْكَرٍ: أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ أَوْ يَسْتَدْبِرَهَا . ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ہم جب پانی بہائیں تو اپنی پیٹھیں قبلہ کی طرف کریں یا اپنی شرمگاہیں اس طرف کریں۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو رحلت فرمانے سے قبل ایک سال دیکھا کہ آپ ﷺ قبلہ رُخ بیٹھ کر پیشاب کر رہے تھے۔ اس حدیث کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں، اور ابن شوکر نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ (نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ) وہ قبلہ کی طرف رُخ کرے یا اس کی جانب پیٹھ کرے۔

[١٦٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، حَدَّثَنِي السَّرِيُّ بْنُ عَاصِمٍ أَبُو سَهْلٍ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنَّ قَوْمًا يَكْرَهُونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَوْضِعِ خَلَائِهِ أَنْ يَسْتَقْبِلَ بِهِ الْقِبْلَةَ . بَيْنَ خَالِدٍ وَعِرَاكٍ خَالِدُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ . ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ سے ذکر کیا گیا کہ لوگ پاخانہ یا پیشاب کرتے ہوئے قبلے کی طرف رُخ کرنا مکروہ سمجھتے ہیں، تو نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ وہ قضائے حاجت کرتے ہوئے قبلے کی طرف رُخ کرنا مکروہ سمجھتے ہیں، تو نبی ﷺ نے حکم فرمایا کہ وہ قضائے حاجت کی جگہ پر جا کر قبلہ کی طرف رُخ کر سکتے ہیں۔ اس حدیث کے دو راویوں خالد اور عراک کے درمیان خالد بن ابی صلت کا بھی ذکر ہے۔

[١٦٤]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا حَجَّاجُ بْنُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا پتہ چلا کہ لوگ (قضائے حاجت کے دوران قبلے کی

❶ سنن أبي داود: ١١ ـ صحيح ابن خزيمة: ٦٠ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٥٤
❷ سنن أبي داود: ١٣ ـ جامع الترمذي: ٩ ـ سنن ابن ماجه: ٣٢٥ ـ مسند أحمد: ١٤٨٧٢ ـ صحيح ابن خزيمة: ٥٨ ـ صحيح ابن حبان: ١٤٢٠ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٥٤

نُصَيْرٍ، نا الْقَاسِمُ بْنُ مُطَيَّبٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، قَالَ: كَانُوا عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَقَالَ: مَا اسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ مُنْذُ كُنْتُ رَجُلًا. وَعِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ عِنْدَهُمْ، فَقَالَ عِرَاكٌ: قَالَتْ عَائِشَةُ: بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ قَوْمًا يَكْرَهُونَهُ، فَأَمَرَ بِمَقْعَدَتِهِ فَحُوِّلَتْ إِلَى الْقِبْلَةِ. وَهٰذَا مِثْلُهُ. تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ مَطَرٍ، عَنْ خَالِدٍ.

طرف رُخ یا پیٹھ کرنے کو) ناپسند سمجھتے ہیں، تو آپ ﷺ نے بیت الخلاء کے بارے میں حکم دیا تو اسے قبلہ کی طرف پھیر دیا گیا۔ اور یہ اسی کے مثل ہے۔ یحییٰ بن مطر نے خالد سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[١٦٥]...... نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نا عَمِّي، نا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ، نا يَحْيَى بْنُ مَطَرٍ، نا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَوْمٍ يَكْرَهُونَ أَنْ يَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ فَحَوَّلَ مَقْعَدَتَهُ إِلَى الْقِبْلَةِ. هٰذَا الْقَوْلُ أَصَحُّ هٰكَذَا، رَوَاهُ أَبُو عَوَانَةَ، وَالْقَاسِمُ بْنُ مُطَيَّبٍ، وَيَحْيَى بْنُ مَطَرٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِرَاكٍ. وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ، عَنْ عِرَاكٍ، وَتَابَعَهُمَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: عَنْ رَجُلٍ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کے بارے میں سنا کہ وہ بول و براز کرتے ہوئے قبلے کی طرف منہ کرنا مکروہ سمجھتے ہیں تو آپ ﷺ نے لیٹرین کا منہ ہی قبلے کی طرف کر دیا۔ یہ قول صحیح تر ہے۔ دو اور اسناد سے بھی یہ حدیث مروی ہے، مگر اس میں راوی حدیث میں نام کی جگہ ''عن رجل'' کا لفظ ہے۔

[١٦٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ فِي خِلَافَتِهِ، وَعِنْدَهُ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ، فَقَالَ عُمَرُ: مَا اسْتَقْبَلْتُ الْقِبْلَةَ وَلَا اسْتَدْبَرْتُهَا بِبَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ مُذْ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ عِرَاكٌ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ قَالَتْ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَوْلُ النَّاسِ فِي ذَالِكَ ((أَمَرَ بِمَقْعَدَتِهِ فَاسْتَقْبَلَ بِهَا الْقِبْلَةَ)). هٰذَا أَضْبَطُ إِسْنَادٍ، وَزَادَ فِيهِ خَالِدُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ وَهُوَ الصَّوَابُ.

خالد بن ابی صلت بیان کرتے ہیں کہ میں عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کے عہدِ خلافت میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور عراک بن مالک بھی وہیں ان کے پاس موجود تھے۔ تو حضرت عمرؒ نے فرمایا: میں نے ایک مدت سے بول و براز کرتے ہوئے قبلے کی طرف نہ تو رُخ کیا اور نہ ہی پیٹھ۔ تو عراک نے کہا: مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو اس بارے میں لوگوں کے مؤقف کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے بیت الخلاء (کی سمت تبدیل کرنے) کے بارے میں حکم فرمایا اور اس کا رُخ قبلہ کی جانب کر دیا۔ یہ دیگر سندوں کی بہ نسبت مضبوط سند ہے اور اس میں خالد بن ابی صلت کا اضافہ ہے اور یہی درست ہے۔

[١٦٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، نا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وَثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا وَكِيعٌ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَائِشَةَ، بِهٰذَا قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اسْتَقْبِلُوا بِمَقْعَدَتِي الْقِبْلَةَ)). وَقَالَ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ يَذْكُرُونَ كَرَاهِيَةَ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِالْفُرُوجِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((قَدْ فَعَلُوهَا حَوِّلُوا مَقْعَدَتِي إِلَى الْقِبْلَةِ))، وَهٰذَا مِثْلُهُ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے قضائے حاجت کرنے کی جگہ کا رُخ قبلے کی طرف کر دو۔ یحییٰ بن اسحاق کہتے ہیں کہ نبی ﷺ تشریف لائے تو لوگ قبلہ کی جانب شرمگاہیں کرنے کی کراہت بیان کرنے لگے، تو نبی ﷺ نے فرمایا: انہوں نے ایسا کیا ہے (یعنی مکروہ سمجھ لیا ہے، چنانچہ) میری قضائے حاجت والی جگہ کو قبلے کی طرف پھیر دو۔

[١٦٨]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الثَّقَفِيُّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عِرَاكٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِخَلَائِهِ فَحُوِّلَ إِلَى الْقِبْلَةِ لَمَّا بَلَغَهُ أَنَّ النَّاسَ قَدْ كَرِهُوا ذَالِكَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جس وقت نبی ﷺ کو اس بات کا پتہ چلا کہ لوگوں نے اس کو مکروہ سمجھ رکھا ہے تو آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ آپ کے بیت الخلاء کا رُخ قبلے کی جانب پھیر دیا جائے۔

[١٦٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْأَحْوَلُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ، عَنْ عِيسَى الْحَنَّاطِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي حَاجَةٍ، فَلَمَّا دَخَلْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا النَّبِيُّ ﷺ فِي الْحَرَجِ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ. عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى الْحَنَّاطُ ضَعِيفٌ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کسی کام کی غرض سے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جب میں آپ کے گھر میں داخل ہوا تو دیکھا کہ نبی ﷺ دو اینٹوں پر بیٹھے قبلے کی طرف منہ کر کے قضائے حاجت کر رہے تھے۔ اس روایت کی سند عیسیٰ بن ابو عیسیٰ حناط راوی ضعیف ہے۔

[١٧٠]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاعِقَةُ، نا أَبُو الْمُنْذِرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُمَرَ نا وَرْقَاءُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بول و براز کرتے ہوئے نہ تو قبلے کی طرف رُخ کرو اور نہ ہی اس جانب پیٹھ کیا کرو، البتہ مشرق و مغرب کی طرف کر سکتے ہو۔ (یہ حکم اہل مدینہ کے لیے تھا کیونکہ ان کے مغرب

❶ سنن ابن ماجه: ٣٢٤ـ مسند أحمد: ٢٥٠٦٢

❷ [illegible] ١٧٢

((لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلٰكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا)). ❶

کی جانب قبلہ نہیں پڑتا تھا لیکن ہمارے یہاں قبلہ چونکہ مغرب سمت کی ہے اس لیے ہم اس جانب رُخ یا پیٹھ نہیں کر سکتے)۔

[۱۷۱]...... نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، نَا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عِيسَى، قَالَ: قُلْتُ لِلشَّعْبِيِّ: عَجِبْتُ لِقَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَمَا قَالَا؟ قُلْتُ: قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا، وَقَالَ نَافِعٌ: عَنِ ابْنِ عُمَرَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَهَبَ مَذْهَبًا مُوَاجِهَ الْقِبْلَةِ. فَقَالَ: أَمَّا قَوْلُ أَبِي هُرَيْرَةَ فَفِي الصَّحْرَاءِ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالَى خَلْقًا مِنْ عِبَادِهِ يُصَلُّونَ فِي الصَّحْرَاءِ فَلَا تَسْتَقْبِلُوهُمْ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهُمْ، وَأَمَّا بُيُوتُكُمْ هٰذِهِ الَّتِي تَتَّخِذُونَهَا لِلنَّتْنِ فَإِنَّهُ لَا قِبْلَةَ لَهَا. عِيسَى بْنُ أَبِي عِيسَى الْحَنَّاطُ وَهُوَ عِيسَى بْنُ مَيْسَرَةَ وَهُوَ ضَعِيفٌ. ❷

عیسیٰ بن ابوعیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام شعبی رحمہ اللہ سے کہا: مجھے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نافع کی روایت کردہ حدیث (دونوں) بہت عجیب لگے۔ شعبیؒ نے پوچھا: کیا کہا ہے انہوں نے؟ میں نے کہا: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ تم (قضائے حاجت کرتے ہوئے) قبلے کی طرف نہ تو منہ کر کے بیٹھو اور نہ ہی پیٹھ۔ جبکہ نافع، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا یہ قول روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ قضائے حاجت کے لیے ایسی جگہ پر تشریف لے گئے جس کا رُخ قبلے کی جانب تھا۔ تو امام شعبی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے وہ صحراء (یعنی کھلی جگہ میں قضائے حاجت کرنے) کے بارے میں ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں سے ایک مخلوق ایسی بھی ہے جو صحراء میں نماز پڑھتی ہے، چنانچہ تم ان کی طرف رُخ یا پیٹھ مت کیا کرو۔ البتہ یہ جو گھروں میں تم لوگوں نے بول و براز کے لیے بیت الخلاء بنا رکھے ہیں ان کے لیے قبلے کا کوئی حکم نہیں ہے۔ عیسیٰ بن ابوعیسیٰ الحناط کا نام عیسیٰ بن میسرہ ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔

[۱۷۲]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، قَالَا: نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نَا هُشَيْمٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ، سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: ظَهَرْتُ عَلَى إِجَارٍ عَلَى بَيْتِ حَفْصَةَ فِي سَاعَةٍ لَمْ أَظُنَّ أَحَدًا يَخْرُجُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ، فَاطَّلَعْتُ فَإِذَا أَنَا بِرَسُولِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں (اپنی ہمشیرہ) اُم المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کی چھت پر ایسے وقت میں چڑھا کہ مجھے نہیں لگتا تھا کہ کوئی اس وقت باہر نکل سکتا ہے، لیکن میری (گھر کے اندر) نظر پڑی تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی جانب رُخ کر کے قضائے حاجت کر رہے تھے۔

❶ مسند أحمد: ۲۳۵۲۴۔ صحيح ابن حبان: ۱۴۱۶، ۱۴۱۷

❷ سيأتي بعده من طريق واسع بن حبان عن ابن عمر

اللّٰهِ ﷺ عَلٰى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ . ❶

## بَابٌ فِي الِاسْتِنْجَاءِ
## استنجاء کا بیان

[۱۷۳]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ ، نا أَبُو يَعْقُوبَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى التَّوْأَمُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ أُمِّهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: بَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَتْبَعَهُ عُمَرُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي لَمْ أُؤْمَرْ أَنْ أَتَوَضَّأَ كُلَّمَا بُلْتُ ، وَلَوْ فَعَلْتُ كَانَتْ سُنَّةً)) . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کیا تو عمر رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پاس پانی کا ایک برتن لے آئے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ مجھے یہ حکم نہیں دیا گیا کہ میں جب بھی پیشاب کروں تو وضوء کروں، اور اگر میں نے ایسا کرلیا تو یہ سنت بن جائے گی۔

[۱۷۴]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعَدَةَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ ، أَخْبَرَنِي عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، حَدَّثَنِي أَبُو أَيُّوبَ ، وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيُّونَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ (التوبة: ۱۰۸)، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَثْنَى عَلَيْكُمْ خَيْرًا فِي الطُّهُورِ ، فَمَا طُهُورُكُمْ هٰذَا؟)) ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَنَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَهَلْ مَعَ ذَالِكَ مِنْ غَيْرِهِ؟)) ، قَالُوا: لَا ، غَيْرَ أَنَّ أَحَدَنَا إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ أَحَبَّ أَنْ يَسْتَنْجِيَ بِالْمَاءِ ، فَقَالَ: ((هُوَ ذَالِكَ فَعَلَيْكُمُوهُ)) . عُتْبَةُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ . ❸

سیدنا ابوایوب، سیدنا جابر بن عبداللہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہم (یہ تینوں انصاری صحابہ) رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کی تفسیر نقل کرتے ہیں: ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ ''اس میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں سے محبت فرماتا ہے۔'' نبی ﷺ نے (اس آیت کے نزول کے بعد) فرمایا: اے انصار کے لوگو! اللہ تعالیٰ نے پاک رہنے کے سلسلے میں تمہاری تعریف کی ہے، تو تمہارے پاک رہنے کا یہ کونسا طریقہ ہے (جسے اللہ نے بھی پسند فرمایا)؟ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نماز کے وقت وضوء کرتے ہیں اور جنبی ہو جانے پر غسل کر لیتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا اس کے علاوہ بھی کچھ کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں، البتہ یہ ہے کہ ہم میں سے کوئی بھی شخص جب بول و براز سے فارغ ہوتا ہے تو وہ پانی کے ساتھ استنجاء کرنا پسند کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وہ عمل ہے (جس پر اللہ تعالیٰ نے تمہاری تعریف

---

❶ مسند أحمد: ٤٦٠٦، ٤٦١٧، ٤٩٩١۔صحيح ابن حبان: ١٤١٨، ١٤٢١

❷ سنن أبي داود: ٤٢۔سنن ابن ماجه: ٣٢٧۔مسند أحمد: ٢٤٦٤٣۔المعجم الأوسط للطبراني: ٤٥٨١۔الحلية لأبي نعيم: ٤/ ٣٥٤

❸ سنن ابن ماجه: ٣٥٥۔المستدرك للحاكم: ١/ ١٥٥، ٢/ ٣٣٤۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١/ ١٠٥

فرمائی ہے) لہٰذا تم اس پر عمل پیرا رہنا۔ اس روایت کی سند میں عتبہ بن حکیم نامی راوی قوی نہیں ہے۔

## بَابُ الْأَسَارِ
## مختلف قسم کے جُوٹھوں کا بیان

[١٧٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّنْعَانِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ بِمَا أَفْضَلَتِ السِّبَاعُ . إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ أَبِي يَحْيَى ضَعِيفٌ، وَتَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس پانی سے وضوء کیا جو درندے استعمال کر چکے تھے۔ اس روایت کی سند میں جو ابراہیم راوی ہے وہ ابن ابی یحییٰ ہے اور یہ ضعیف ہے۔ ابراہیم بن اسماعیل بن ابوحبیبہ نے اس کی متابعت کی ہے اور یہ بھی حدیث میں قوی نہیں ہے۔

[١٧٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا الشَّافِعِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَتَوَضَّأُ بِمَا أَفْضَلَتِ الْحُمُرُ؟ قَالَ: ((وَبِمَا أَفْضَلَتِ السِّبَاعُ)) . ابْنُ أَبِي حَبِيبَةَ ضَعِيفٌ أَيْضًا، وَهُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ . ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کسی آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم گدھوں کے استعمال کیے ہوئے پانی سے وضوء کر لیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اسی سے ہی نہیں) بلکہ درندوں کے استعمال شدہ پانی سے بھی کر سکتے ہو۔ ابن ابوحبیبہ ضعیف ہے، اور یہ ابراہیم بن اسماعیل بن ابوحبیبہ ہی ہیں۔

[١٧٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، قَالَ: وَحَدَّثَ الشَّافِعِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، بِهٰذَا نَحْوَهُ . ❷

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[١٧٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ، نا أَبُو كَامِلٍ، نا يُوسُفُ بْنُ خَالِدٍ السَّمْتِيُّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کتے کی (خرید وفروخت یا کسی بھی ذریعے سے کی جانے والی) کمائی ناپاک ہے (یعنی حلال نہیں ہے) اور وہ خود اس سے بھی زیادہ ناپاک ہے۔

---

❶ مسند الشافعي: ١/ ٢٢

❷ انظر تخريج الحديث السابق

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَهُوَ أَخْبَثُ مِنْهُ)) . يُوسُفُ السَّمْتِيُّ ضَعِيفٌ . ❶

[١٧٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، نا أَبُو النَّضْرِ ، نا عِيسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ ، حَدَّثَنِي أَبُو زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْتِي دَارَ قَوْمٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَدُونَهُمْ دَارٌ فَيَشُقُّ ذَالِكَ عَلَيْهِمْ ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَأْتِي دَارَ فُلَانٍ وَلَا تَأْتِي دَارَنَا؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لِأَنَّ فِي دَارِكُمْ كَلْبًا)) . قَالُوا: فَإِنَّ فِي دَارِهِمْ سِنَّوْرًا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((السِّنَّوْرُ سَبُعٌ)) . تَفَرَّدَ بِهِ عِيسَى بْنُ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، وَهُوَ صَالِحُ الْحَدِيثِ . ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انصار کے ایک گھر میں تشریف لایا کرتے تھے اور ان سے بھی پہلے ایک گھر آتا تھا (آپ ﷺ ان کے ہاں نہیں جاتے تھے) تو ان پر یہ بات بہت گراں گزرتی۔ چنانچہ (ایک روز) انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ فلاں کے گھر تشریف لاتے ہیں لیکن ہمارے ہاں نہیں آتے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس لیے کہ تمہارے گھر میں کتا ہے۔ تو انہوں نے کہا: تو (جن کے گھر میں آپ جاتے ہیں) ان کے گھر میں بلا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: بلا تو ایک درندہ ہے (یعنی وہ ناپاک نہیں ہے)۔

ابوزرعہ سے روایت کرنے والے اکیلے عیسیٰ بن میبّب ہی ہیں، اور یہ روایت حدیث میں معتبر ہیں۔

[١٨٠]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ ، وَثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نا وَكِيعٌ ، جَمِيعًا ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((السِّنَّوْرُ سَبُعٌ)) . وَقَالَ وَكِيعٌ: الْهِرُّ سَبُعٌ . ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلا درندہ ہے۔ وکیع نے بلے کی جگہ بلی کا لفظ بیان کیا ہے۔

## بَابُ وُلُوغِ الْكَلْبِ فِي الْإِنَاءِ
## برتن میں کتے کے منہ ڈالنے کا بیان

[١٨١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، نا الْأَعْمَشُ ، نا أَبُو صَالِحٍ ، وَأَبُو

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال لے تو اسے سات مرتبہ دھونا چاہیے۔

❶ مسند أحمد: ٢٥١٢

❷ مسند أحمد: ٨٣٤٢ ، ٩٧٠٨ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوى: ٢٦٥٦

❸ مسند أحمد: ٩٧٠٨ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٨٣ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ٣٢ ـ مسند اسحاق بن راهويه: ١٧٨

رَزِينٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)). صَحِيحٌ. ❶

[١٨٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ خَلِيلٍ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، وَأَبِي رَزِينٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيُهْرِقْهُ وَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)). صَحِيحٌ، إِسْنَادُهُ حَسَنٌ وَرُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال لے تو اسے وہ چیز انڈیل دینی چاہیے (جو اس برتن میں ہو) اور اسے سات مرتبہ دھونا چاہیے۔ یہ حدیث صحیح ہے، اس کی سند حسن ہے اور اس کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[١٨٣]...... حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ، نا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، نا عَارِمٌ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ قَالَ: يُهْرَاقُ وَيُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ. صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس کتے کے بارے میں فرماتے ہیں جو برتن میں منہ ڈال جائے کہ اس برتن میں جو کچھ ہو اسے انڈیل دیا جائے اور اس برتن کو سات مرتبہ دھویا جائے۔ یہ روایت صحیح موقوف ہے۔

[١٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانِ بْنِ يَزِيدَ، نا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى الْهِلَالِيُّ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ، أَنْ يُغْسَلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ الْأُولَى بِالتُّرَابِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال لے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے اور پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے۔

[١٨٥]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((طَهُورُ إِنَاءِ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ، أَنْ يَغْسِلَهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کسی کے برتن میں جب کتا منہ ڈال دے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے، ان میں سے پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ دھویا جائے۔

---

❶ مسند أحمد: ٧٤٤٧، ٩٤٨٣، ١٠٢٢١۔ صحيح ابن حبان: ١٢٩٦

❷ مسند أحمد: ٧٦٠٤، ٩٥١١، ١٠٣٤١، ١٠٥٩٥۔ صحيح ابن حبان: ١٢٩٧۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٦٤٨، ٢٦٤٩، ٢٦٥٠

أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ)) . الْأَوْزَاعِيُّ دَخَلَ عَلَى ابْنِ سِيرِينَ فِي مَرَضِهِ، وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ .

امام اوزاعی رحمہ اللہ ابن سیرین رحمہ اللہ کے پاس تب گئے تھے جب وہ بیمار تھے اور انہوں نے اُن سے حدیث نہیں سنی۔

[۱۸٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَا: نا أَبُو عَاصِمٍ، نا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((طَهُورُ الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيهِ، يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ الْأُولَى بِالتُّرَابِ، وَالْهِرَّةُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ)) . قُرَّةُ يَشُكُّ، هٰذَا صَحِيحٌ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال لے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے، پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ، اور اگر بلی منہ ڈال دے تو اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے۔ یہ دھونے کی تعداد، ایک یا دو مرتبہ کا شک قرہ کو ہوا ہے، البتہ یہ حدیث صحیح ہے۔

[۱۸۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبَانُ، نا قَتَادَةُ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ السَّابِعَةَ بِالتُّرَابِ)) . وَهٰذَا صَحِيحٌ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ہی بیان ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ اور ساتویں مرتبہ مٹی کے ساتھ۔

[۱۸۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَبُو غَسَّانَ، نا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

اختلافِ رواۃ کے ساتھ اسی کے مثل ہی ہے۔

[۱۸۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: الْأُولَى بِالتُّرَابِ . هٰذَا صَحِيحٌ .

ایک اور سند سے اسی کے مثل مروی ہے، مگر اس میں یہ الفاظ ہیں کہ پہلی بار مٹی کے ساتھ دھوؤ۔

[۱۹۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ أُولَاهُنَّ بِالتُّرَابِ)) . هٰذَا صَحِيحٌ . ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ، پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ۔

❶ سلف برقم: ۱۸۱ و ۱۸۵

[۱۹۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، نا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ ، نا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ ، قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفًا ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ: ((مَا لَهُمْ وَلَهَا؟)) ، فَرَخَّصَ فِي كَلْبِ الصَّيْدِ وَفِي كَلْبِ الْغَنَمِ ، وَقَالَ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ ، وَالثَّامِنَةَ عَفِّرُوهُ فِي التُّرَابِ)) . صَحِيحٌ . ❶

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا، پھر فرمایا: لوگوں کو انہیں مارنے سے کیا غرض؟ پھر آپ ﷺ نے شکاری کتے اور بکریوں کی نگہبانی کرنے والے کتے کے بارے میں اجازت دے دی، اور فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال جائے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ، اور آٹھویں مرتبہ مٹی مل کر دھوؤ۔

[۱۹۲]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ ، نا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ ، نا الْخَضِرُ بْنُ أَصْرَمَ ، نا الْجَارُودُ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ هُبَيْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ إِحْدَاهُنَّ بِالْبَطْحَاءِ)) . الْجَارُودُ هُوَ ابْنُ أَبِي يَزِيدَ مَتْرُوكٌ . ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال لے تو اسے سات مرتبہ دھونا چاہیے، ان میں سے ایک مرتبہ ریت کے ساتھ۔ جارود سے مراد ابن ابی یزید ہے جو کہ متروک ہے۔

[۱۹۳]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَلْبِ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ أَنَّهُ يَغْسِلُهُ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا . ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے اس کتے کے بارے میں فرمایا جو برتن میں منہ ڈال دے کہ وہ اس برتن کو تین، پانچ یا سات مرتبہ دھوئے۔

[۱۹٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الضَّحَّاكِ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُغْسَلُ ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا)) . تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْوَهَّابِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ مَتْرُوكٌ

اسی اسناد کے ساتھ نبی ﷺ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: اسے تین، پانچ یا سات مرتبہ دھویا جائے۔ عبدالوہاب اسے اسماعیل سے روایت کرنے میں اکیلے ہیں اور یہ متروک الحدیث ہیں۔ ان کے علاوہ دیگر نے اسماعیل سے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: اسے سات مرتبہ دھوؤ۔ اور یہی درست ہے۔

❶ مسند أحمد: ١٦٧٩٢ ، ٢٠٥٦٦ ـ صحيح ابن حبان: ١٢٩٨

❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٧٨٩٥

❸ سيأتي برقم: ١٩٥

الْحَدِيثِ، وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: ((فَاغْسِلُوهُ سَبْعًا))، وَهُوَ الصَّوَابُ.

[١٩٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ، نا أَبِي، نا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: وَثنا بِهِ أَبِي، نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو الْحِمْصِيُّ، نا أَبِي، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَاغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)). وَهُوَ الصَّحِيحُ، هٰذَا صَحِيحٌ. ❶

اس اسناد کے ساتھ نبی ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ اسے سات مرتبہ دھوؤ، اور یہی درست ہے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[١٩٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، قَالَا: نا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ فَاهْرِقْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. هٰذَا مَوْقُوفٌ، وَلَمْ يَرْوِهِ هٰكَذَا غَيْرُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس (میں موجود چیز) کو انڈیل دو، پھر اسے تین مرتبہ دھولو۔ یہ روایت موقوف ہے اور اسے عبدالملک کے عطاء سے روایت کرنے کے علاوہ کسی نے بھی اس طرح روایت نہیں کیا۔ واللہ اعلم

[١٩٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَنَّهُ كَانَ إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْإِنَاءِ أَهْرَاقَهُ وَغَسَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

عطاء رحمہ اللہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جب برتن میں کتا منہ ڈال جاتا تھا تو آپ اس (برتن میں موجود چیز) کو انڈیل دیتے اور تین مرتبہ دھو لیتے تھے۔

## بَابُ سُؤْرِ الْهِرَّةِ
## بلی کے جوٹھے کا بیان

[١٩٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا أَبُو صَالِحٍ، نا اللَّيْثُ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے جب کوئی بلی گزرتی تھی تو آپ اس کے آگے برتن رکھ دیتے تھے۔ وہ اس میں سے پی لیتی۔ پھر آپ ﷺ اس کے جوٹھے سے وضوء فرما لیتے۔ ابوبکرؒ فرماتے ہیں: یعقوب

❶ مسند أحمد: ٧٣٤٦، ٧٣٤٧، ٩٩٢٩۔صحيح ابن حبان: ١٢٩٤

❷ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ١/ ٣٠٩

عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمُرُّ بِهِ الْهِرُّ فَيُصْغِي لَهَا الْإِنَاءَ، فَتَشْرَبُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَعْقُوبُ هٰذَا أَبُو يُوسُفَ الْقَاضِي، وَعَبْدُ رَبِّهِ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ. ❶

سے مراد ابو یوسف قاضی ہیں، اور عبدربہ کا نام عبداللہ بن سعید المقبری ہے اور یہ ضعیف ہیں۔

[۱۹۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، أنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا هِشَامٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي سُؤْرِ الْهِرِّ يُهَرَاقُ وَيُغْسَلُ الْإِنَاءُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ. مَوْقُوفٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بلی کے جُوٹھے کے بارے میں فرمایا کہ اسے انڈیل دیا جائے اور اس برتن کو ایک یا دو مرتبہ دھو لیا جائے۔ یہ روایت موقوف ہے۔

[۲۰۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِذَا وَلَغَ الْهِرُّ فِي الْإِنَاءِ فَاهْرِقْهُ وَاغْسِلْهُ مَرَّةً.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بلی برتن میں منہ ڈال دے تو اس (میں موجود چیز) کو انڈیل دو اور اسے ایک مرتبہ دھو لو۔

[۲۰۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ، قَالَ: اغْسِلْهُ مَرَّةً وَأَهْرِقْهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس بلی کے متعلق فرماتے ہیں جو برتن میں منہ ڈال دے کہ اسے ایک مرتبہ دھو لو اور اس (کے اندر جو کچھ ہو اس) کو انڈیل دو۔

[۲۰۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، وَثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ فِي السِّنَّوْرِ إِذَا وَلَغَتْ فِي الْإِنَاءِ: ((يَغْسِلُهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)). لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ لَيْسَ بِحَافِظٍ، وَهٰذَا مَوْقُوفٌ وَلَا يَصِحُّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، هٰذَا أَشْبَهُ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ عَطَاءٍ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس بلے کے بارے میں فرماتے ہیں جو برتن میں منہ ڈال دے کہ اسے سات مرتبہ دھو لے۔ لیث بن ابوسلیم قوی حافظہ کے مالک نہیں ہیں اور یہ روایت موقوف ہے، ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس کا منسوب ہونا درست نہیں ہے، زیادہ درست یہ لگتا ہے کہ یہ عطاء رحمہ اللہ کا قول ہے۔

[۲۰۳]...... قَالَ جَعْفَرٌ: نا مُوسَى، قَالَ: وَثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا وَكِيعٌ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ:

عطاء رحمہ اللہ اس بلی کے بارے میں فرماتے ہیں جو برتن میں منہ ڈال دے کہ وہ اسے سات مرتبہ دھو لے۔

❶ شرح المعاني للطحاوي: ۱/ ۱۹

سَمِعْتُ عَطَاءً، يَقُولُ فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ، قَالَ: ((يَغْسِلُهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ)).

[٢٠٤]...... وَثنا أَبُو بَكْرٍ، نا غُنْدَرٌ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: يَغْسِلُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً.

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اسے دو یا تین مرتبہ دھولے۔

[٢٠٥]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ، وَبَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ، قَالَا: نا أَبُو عَاصِمٍ، نا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((طَهُورُ الْإِنَاءِ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ يُغْسَلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، الْأُولَى بِالتُّرَابِ وَالْهِرُّ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ)). قُرَّةُ يَشُكُّ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَذَا رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ مَرْفُوعًا، وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ قُرَّةَ: وُلُوغُ الْكَلْبِ مَرْفُوعًا وَوُلُوغُ الْهِرِّ مَوْقُوفًا. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کے برتن میں کتا منہ ڈال لے تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھویا جائے، پہلی مرتبہ مٹی کے ساتھ، اور اگر بلی منہ ڈال دے تو اسے ایک یا دو مرتبہ دھویا جائے۔ قرہ کو شک ہوا ہے (یعنی انہیں پختہ طور پر یاد نہیں رہا کہ ایک مرتبہ دھونے کا حکم ہے یا دو مرتبہ) امام ابوبکرؒ فرماتے ہیں: ایسے ہی عاصم نے اسے مرفوع روایت کیا ہے اور ان کے علاوہ دیگر نے قرہ سے کتے کے منہ ڈالنے کے الفاظ مرفوع روایت کیے ہیں جبکہ بلی کے منہ ڈالنے کے الفاظ موقوف روایت کیے ہیں۔

[٢٠٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَا: نا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا قُرَّةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي الْهِرِّ يَلَغُ فِي الْإِنَاءِ قَالَ: اغْسِلْهُ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَوْقُوفًا. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس بلی کے بارے میں؛ جو برتن میں منہ ڈال دے؛ فرمایا کہ اسے ایک یا دو مرتبہ دھولو۔ اسی طرح ایوبؒ نے محمد کے واسطے سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

[٢٠٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَلَّانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، أَخْبَرَنِي خَيْرُ بْنُ نُعَيْمٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنَ الْهِرِّ، كَمَا يُغْسَلُ مِنَ الْكَلْبِ. هَذَا مَوْقُوفٌ وَلَا يَثْبُتُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ فِي بَعْضِ أَحَادِيثِهِ اضْطِرَابٌ. ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بلی کے منہ ڈالنے سے بھی برتن کو دھویا جائے جس طرح کتے کے منہ ڈالنے سے دھویا جاتا ہے۔

یہ روایت موقوف ہے اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت نہیں ہے۔ یحییٰ بن ایوب کی بعض احادیث میں اضطراب ہے۔

❶ سلف برقم: ١٨٦ ❷ شرح المعاني للطحاوي: ١/ ١٩ ❸ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٣١٦

[۲۰۸]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، نا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يُغْسَلُ الْإِنَاءُ مِنَ الْهِرِّ كَمَا يُغْسَلُ مِنَ الْكَلْبِ)). لَا يُثْبَتُ هٰذَا مَرْفُوعًا، وَالْمَحْفُوظُ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلی کے منہ ڈالنے سے بھی برتن کو دھویا جائے جس طرح کتے کے منہ ڈالنے سے دھویا جاتا ہے۔ یہ روایت مرفوعاً ثابت نہیں ہے، البتہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر منقول ہے، بلکہ ان سے منقول ہونے کے بارے میں بھی اختلاف کیا گیا ہے۔

[۲۰۹]...... حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ، نا الصَّاغَانِيُّ، نا ابْنُ عُفَيْرٍ، بِإِسْنَادٍ مِثْلَهُ مَوْقُوفًا.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل موقوف مروی ہے۔

[۲۱۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، نا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِذَا وَلَغَ السِّنَّوْرُ فِي الْإِنَاءِ غُسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ. وَلَيْثٌ سَيِّءُ الْحِفْظِ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب بلا برتن میں منہ ڈال جائے تو اسے سات مرتبہ دھویا جائے۔ اس روایت کی سند میں راوی لیث قوی حافظ نہیں رکھتے تھے۔

[۲۱۱]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي شَيْبَةَ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ لَيْثٍ، بِهٰذَا مِثْلَهُ.

اختلاف رواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[۲۱۲]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ: أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الْهِرَّ مِثْلَ الْكَلْبِ يُغْسَلُ سَبْعًا. قَالَ: وَنا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: الْهِرُّ؟ قَالَ: هِيَ بِمَنْزِلَةِ الْكَلْبِ أَوْ شَرٌّ مِنْهُ.

امام طاؤس رحمہ اللہ بلی کو کتے کے مثل ہی قرار دیتے تھے کہ اس (کے جُوٹھے برتن) کو بھی سات مرتبہ دھویا جائے۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے پوچھا: بلی (کے جُوٹھے کو سات مرتبہ دھونے کی کیا وجہ ہے)؟ تو انہوں نے کہا: یہ بھی کتے کے ہی قائم مقام ہے، یا اس سے بھی بُری ہے۔

[۲۱۳]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا أَبِي، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، ح وَثنا أَبُو بَكْرٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ، نا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، قَالُوا: نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ: أَنَّهُ قَالَ فِي الْإِنَاءِ تَلِغُ فِيهِ السِّنَّوْرُ، قَالَ: اغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ.

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس برتن میں بلا منہ ڈال دے اس کو سات مرتبہ دھوؤ۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۳۱٦

[٢١٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، نا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَتَوَضَّأُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَقَدْ أَصَابَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ قَبْلَ ذَالِكَ . ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی برتن سے وضوء کر لیا کرتے تھے، اور اس سے پہلے بلی بھی اسی برتن سے پی چکی ہوتی تھی۔

[٢١٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، نا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنِ الْهَيْثَمِ يَعْنِي الصَّرَّافَ، عَنْ حَارِثَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ قَدْ أَصَابَتْ مِنْهُ الْهِرَّةُ قَبْلَ ذَالِكَ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اور نبی ﷺ ایک ہی برتن سے غسل کر لیا کرتے تھے، حالانکہ اس سے پہلے بلی بھی اس سے پی چکی ہوتی تھی۔

[٢١٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو حَاتِمٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ مُسَافِعٍ الْحَجَبِيُّ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ صَفِيَّةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجِسٍ هِيَ كَبَعْضِ أَهْلِ الْبَيْتِ))، يَعْنِي الْهِرَّ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ ناپاک نہیں ہے، یہ تو تمہارے گھر کے ایک فرد کے مثل ہے۔ یعنی بلی۔

[٢١٧]...... نا الْحُسَيْنُ، ثنا الرَّمَادِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، نا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ هِرَّةً أَكَلَتْ مِنْ هَرِيسَةٍ فَأَكَلَتْ عَائِشَةُ مِنْهَا، وَقَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا . رَفَعَهُ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحٍ، وَرَوَاهُ عَنْهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، وَوَقَفَهُ عَلَى عَائِشَةَ . ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک بلی نے ہریسہ (آٹے کا حلوا، جو گھی اور شکر ملا کر بنایا جاتا ہے) میں سے تھوڑا سا کھا لیا، پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی اس سے کھا لیا، اور آپ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلی کے جُوٹھے پانی سے وضوء کرتے دیکھا۔ دراوردی نے داؤد بن صالح کے حوالے سے اسے مرفوع روایت کیا ہے، ہشام بن عروہ نے بھی ان سے روایت کیا ہے اور اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر موقوف بیان کیا ہے۔

[٢١٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ بلی کے آگے برتن

❶ سنن ابن ماجه: ٣٦٨

❷ سنن أبي داود: ٧٦ـ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ١٧٧٠

❸ صحيح ابن خزيمة: ١٠٢ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٦٠

إِسْحَاقَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُصْغِي إِلَى الْهِرَّةِ الْإِنَاءَ حَتَّى تَشْرَبَ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا. ❶

رکھ دیا کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ اس سے پی لیتی، پھر آپ ﷺ اس کے جوٹھے سے وضوء بھی کر لیتے تھے۔

[۲۱۹]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السَّهْمِيُّ، نا مَالِكٌ، وَثنا الْحُسَيْنُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، نا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدٍ، عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ، أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ، دَخَلَ فَسَكَبْتُ لَهُ وُضُوءًا فَجَاءَتْ هِرَّةٌ لِتَشْرَبَ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا أَبُو قَتَادَةَ الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ، فَرَآنِي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، قَالَ: أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي؟ قَالَتْ: قُلْتُ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّهَا مِنَ الطَّوَّافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَّافَاتِ)). ❷

کبشہ بنت کعب بن مالک جو سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے عقدِ نکاح میں تھیں، بیان کرتی ہیں کہ ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ گھر آئے تو میں نے ان کے وضوء کے لیے پانی رکھا تو ایک بلی آ گئی، وہ اس پانی کو پینا چاہتی تھی، تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے پانی کا برتن اس کے آگے کر دیا، یہاں تک کہ بلی نے پی لیا۔ پھر انہوں نے مجھے دیکھا تو میں ان ہی کی طرف دیکھ رہی تھی، انہوں نے کہا: اے بھتیجی! کیا تو تعجب کر رہی ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ پھر انہوں نے کہا کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ یہ ناپاک نہیں ہے، یہ تو تم پر چکر لگانے والے، یا چکر لگانے والیوں میں سے ہے (یعنی یہ تو تمہارے گھروں میں بہ کثرت آتی جاتی رہتی ہے، اگر تم اس کے جوٹھے کو ناپاک سمجھنے لگ جاؤ گے تو بار بار برتن دھونا تمہارے لیے گراں ہوگا، اس لیے اس کے جوٹھے کے استعمال میں کوئی مضائقہ نہیں ہے)۔

[۲۲۰]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا، سُئِلَ عَنْ سُؤْرِ السِّنَّوْرِ، فَقَالَ: هِيَ مِنَ السِّبَاعِ وَلَا بَأْسَ بِهِ.

جعفر بن محمد اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بلے کے جوٹھے کے بارے میں حکم پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: یہ تو ایک درندہ ہے (جو ناپاک نہیں ہے) اور اس کے جوٹھے کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## بَابُ التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ

### وضوء سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

[۲۲۱]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحابِ رسول نے پانی

❶ سلف برقم: ۱۹۸ ❷ سنن أبي داود: ۷۵۔جامع الترمذي: ۹۲۔سنن النسائي: ۱/ ۵۵، ۱۷۸۔سنن ابن ماجه: ۳۶۷۔الموطأ لإمام مالك: ۵۴۔صحيح ابن خزيمة: ۱۰۴۔صحيح ابن حبان: ۱۲۹۹۔المستدرك للحاكم: ۱۶۰۱۔مسند أحمد: ۲۲۵۸۰، ۲۲۶۳۶

مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا مَعْمَرٌ، عَنْ ثَابِتٍ، وَقَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: نَظَرَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وُضُوءًا فَلَمْ يَجِدُوا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَاهُنَا مَاءٌ؟))، فَأُتِيَ بِهِ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ الَّذِي فِيهِ الْمَاءُ ثُمَّ قَالَ: ((تَوَضَّئُوا بِسْمِ اللّٰهِ))، فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَفُورُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ وَالْقَوْمُ يَتَوَضَّئُونَ حَتّٰى فَرَغُوا مِنْ آخِرِهِمْ . قَالَ ثَابِتٌ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: كَمْ تُرَاهُمْ كَانُوا؟ قَالَ: نَحْوًا مِنْ سَبْعِينَ رَجُلًا . ❶

تلاش کیا لیکن نہ ملا، نبی ﷺ نے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھ پانی ہوگا؟ چنانچہ (جتنا موجود تھا) وہ لایا گیا اور میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا دستِ مبارک اس برتن میں ڈالا جس میں پانی تھا، پھر فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر وضوء کرو۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی اُنگلیوں کے درمیان سے پانی پھوٹ رہا ہے اور لوگ اس سے وضوء کرتے جا رہے ہیں، یہاں تک کہ سبھی نے وضوء کرلیا۔ ثابت کہتے ہیں: میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ کے خیال میں وہ کتنے لوگ تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ستر (۷۰) کے قریب۔

[۲۲۲]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو يَزِيدَ الظَّفَرِيُّ، نا أَيُّوبُ بْنُ النَّجَّارِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا تَوَضَّأَ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، وَمَا صَلّٰى مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ، وَمَا آمَنَ بِي مَنْ لَمْ يُحِبَّنِي، وَمَا أَحَبَّنِي مَنْ لَمْ يُحِبَّ الْأَنْصَارَ)) . ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے (گویا) وضوء ہی نہیں کیا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی ہو، اور اس نے (گویا) نماز ہی نہیں پڑھی جس نے وضوء نہ کیا ہو، اور وہ شخص (گویا) مجھ پر ایمان ہی نہیں لایا جسے مجھ سے محبت نہ ہو اور جس نے انصار سے محبت نہ کی اس نے (گویا) مجھ سے محبت نہیں کی۔

[۲۲۳]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَبُو عَامِرٍ، نا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، نا رُبَيْحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)) . ❸

ربیح بن عبدالرحمان بن ابوسعید اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کا وضوء ہی نہیں ہوتا جو وضوء (شروع) کرتے وقت بسم اللہ نہ پڑھے۔

[۲۲۴]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِي، نا أَبُو بَدْرٍ، نا حَارِثَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، نا أَبُو غَسَّانَ، نا جَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا مَسَّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب وضوء کے پانی کو ہاتھ لگاتے تھے تو بسم اللہ پڑھتے تھے۔ ابوبدر یوں بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب وضوء کرنے کے لیے کھڑے ہوا کرتے تھے تو بسم اللہ پڑھ لیتے تھے، پھر اپنے ہاتھوں پر پانی ڈالتے۔

❶ مسند أحمد: ۱۲۶۹۴ ـ صحيح ابن حبان: ٦٥٤٤

❷ السنن الكبرٰى للبيهقى: ۱/ ٤٤

❸ سنن ابن ماجه: ۳۹۷ ـ مسند أحمد: ۱۱۳۷۰ ـ سنن الدارمى: ٦۹۷ ـ المستدرك للحاكم: ۱/ ۱٤۷ ـ السنن الكبرٰى للبيهقى: ۱/ ٤۳

طَهُورِهِ يُسَمِّي اللهَ . وَقَالَ أَبُو بَدْرٍ: كَانَ يَقُومُ إِلَى الْوُضُوءِ فَيُسَمِّي اللهَ ثُمَّ يُفْرِغُ الْمَاءَ عَلَى يَدَيْهِ . ❶

[٢٢٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، وَيَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي جَدَّتِي، عَنْ أَبِيهَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ، وَلَا يُؤْمِنُ بِاللهِ مَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِي، وَلَا يُؤْمِنُ بِي مَنْ لَمْ يُحِبَّ الْأَنْصَارَ)) . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: يُقَالُ أَنَّ أَبَاهَا سَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ . ❷

رباح بن عبداللہ بن ابوسفیان بن حویطب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میری دادی نے بیان کیا، انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز ہی نہیں ہوتی جس کا وضوء نہ ہو اور اس شخص کا وضوء نہیں ہوتا جو وضوء سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھے، اس شخص کا اللہ پر بھی ایمان نہیں ہوتا جو مجھ پر ایمان نہ لائے اور جسے انصار سے محبت نہ ہو وہ (گویا) مجھ پر ایمان نہیں لایا۔ ابن صاعد کہتے ہیں: ایک قول کے مطابق رباح کی دادی کے والد سیدنا سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ تھے۔

[٢٢٦]...... حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، قَالَا: نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . ❸

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٢٢٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، نا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، عَنْ أَبِي ثِفَالٍ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّتَهُ، تُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهَا، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ إِلَّا بِوُضُوءٍ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ تَعَالَى عَلَيْهِ، وَلَا يُؤْمِنُ بِاللهِ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِي، وَلَا يُؤْمِنُ بِي مَنْ لَا يُحِبُّ الْأَنْصَارَ)) .

رباح بن عبداللہ بن ابوسفیان بن حویطب نے اپنی دادی سے سنا اور وہ اپنے والد سے بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضوء کے بغیر نماز نہیں ہوتی اور بسم اللہ نہ پڑھی ہو تو وضوء بھی نہیں ہوتا، جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ اللہ پر بھی ایمان نہیں رکھتا اور وہ شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا جو انصار سے محبت نہ کرتا ہو۔

[٢٢٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا ابْنُ

رباح اپنی دادی سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے اپنے

---

❶ مسند البزار: ٢٦١

❷ جامع الترمذي: ٢٥، ٢٦۔مسند أحمد: ١٦٦٥١، ٢٣٢٣٦ ۔سنن ابن ماجه: ٣٩٨۔المستدرك للحاكم: ٤/ ٦٠

❸ انظر تخريج الحديث السابق

زَنْجُوَيْهِ أَبُو بَكْرٍ، نا عَفَّانُ، نا وُهَيْبٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، أَنَّهُ قَالَ: سَمِعَ أَبَا ثِفَالٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَبَاحَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ، يَقُولُ: حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي، أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَلَيْهِ)) الْحَدِيثَ.

والد کو بیان کرتے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی زبانِ اطہر سے یہ فرمان سنا کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضوء نہ ہو اور اس کا وضوء نہیں ہوتا جس نے وضوء (کی ابتداء) پر بسم اللہ نہ پڑھی ہو۔

[۲۲۹]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ حَرْمَلَةَ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِي ثِفَالٍ الْمُرِّيِّ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ جَدَّتِهِ، أَنَّهَا سَمِعَتْ أَبَاهَا سَعِيدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ)).

سیدنا زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضوء نہ ہو اور اس کا وضوء نہیں ہوتا جس نے بسم اللہ نہ پڑھی ہو۔

[۲۳۰]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا مُسَدَّدٌ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ❶

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل روایت ہے۔

[۲۳۱]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الشَّوْكِ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، نا يَحْيَى بْنُ هَاشِمٍ، وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، وَثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سِنِينَ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ هَاشِمٍ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا تَطَهَّرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللهِ؛ فَإِنَّهُ يُطَهِّرُ جَسَدَهُ كُلَّهُ، وَإِنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللهِ فِي طُهُورِهِ لَمْ يَطْهُرْ مِنْهُ إِلَّا مَا مَرَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ طُهُورِهِ فَلْيَشْهَدْ أَنْ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی وضوء کرے تو اسے بسم اللہ پڑھ لینی چاہیے، کیونکہ یہ عمل اس کے سارے جسم کو پاک کر دیتا ہے، اور اگر اس نے وضوء میں بسم اللہ نہ پڑھی ہو تو اس کے جسم کے صرف وہی اعضاء پاک ہوں گے جن پر سے پانی گزرے گا، پھر جب وہ وضوء کر کے فارغ ہو جائے تو أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھے، جب وہ یہ کلمہ پڑھ لیتا ہے تو اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ اس روایت کی سند میں یحییٰ بن ہشام نامی راوی ضعیف ہے۔

❶ انظر تخریج الحدیث السابق

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَإِذَا قَالَ ذَالِكَ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ)). يَحْيَى بْنُ هِشَامٍ ضَعِيفٌ. ❶

[۲۳۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الزُّهَيْرِيُّ نا مِرْدَاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَائِذٍ الطَّائِيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ وَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ تَطَهَّرَ جَسَدُهُ كُلُّهُ، وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ لَمْ يَتَطَهَّرْ إِلَّا مَوْضِعُ الْوُضُوءِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضوء کیا اور بسم اللہ پڑھی اس کا سارا جسم ہی پاک ہو گیا اور جس نے وضوء کیا اور بسم اللہ نہ پڑھی تو اس کے جسم کے صرف اعضائے وضوء ہی پاک ہوتے ہیں۔

[۲۳۳]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نا هِشَامُ بْنُ بَهْرَامَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَذَكَرَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى وُضُوئِهِ كَانَ طَهُورًا لِجَسَدِهِ))، قَالَ: ((وَمَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَى وُضُوئِهِ كَانَ طَهُورًا لِأَعْضَائِهِ)). ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضوء کیا اور وضوء (کی ابتدا) پر بسم اللہ پڑھی تو یہ اس کے (سارے) جسم کو پاک کرنے والا بن جائے گا۔ فرمایا: اور جس نے وضوء کیا اور وضوء (کی ابتداء) پر بسم اللہ نہ پڑھی تو یہ اس کے صرف (وضوء کے) اعضاء کو ہی پاک کرنے والا بنے گا۔

## بَابُ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ
## نبیذ سے وضوء کرنے کا بیان

[۲۳٤]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا أَبُو الْقَاسِمِ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي، نا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، نا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَلَبِيُّ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((النَّبِيذُ وُضُوءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ)). قَالَ أَبُو مُحَمَّدٍ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نبیذ سے وہ شخص وضوء کر سکتا ہے جسے پانی نہ ملے۔ ابومحمدؒ فرماتے ہیں: یعنی وہ نبیذ جو نشہ آور نہ ہو۔ اس روایت میں مُسیّب کو دو مقامات پر وہم ہوا ہے: ایک سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ذکر میں اور دوسرا اسے نبی ﷺ کا فرمان کہنے میں۔ اس میں مُسیب پر اختلاف کیا گیا ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٤٤۔التلخيص للحافظ: ١/ ٧٦
❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٤٥
❸ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٤٤

يَعْنِي الَّذِي لَا يُسْكِرُ، وَوَهِمَ فِيهِ الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ فِي مَوْضِعَيْنِ: فِي ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَفِي ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى الْمُسَيَّبِ. ❶

[٢٣٥]...... فَحَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، نا الْمُسَيَّبُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفًا غَيْرَ مَرْفُوعٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالْمَحْفُوظُ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ عِكْرِمَةَ غَيْرَ مَرْفُوعٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَلَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالْمُسَيَّبُ ضَعِيفٌ. ❷

اسی اسناد کے ساتھ یہ روایت موقوفاً مروی ہے اور نبی ﷺ تک مرفوع نہیں ہے، اور معتبر بات یہی ہے کہ یہ عکرمہ کا قول ہے، نبی ﷺ کا فرمان نہیں ہے اور یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی نہیں ہے۔ اور مسیّب ضعیف راوی ہے۔

[٢٣٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا هِقْلٌ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: قَالَ عِكْرِمَةُ: النَّبِيذُ وُضُوءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُ. ❸

عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ نبیذ اس شخص کے لیے وضوء کے پانی کے طور پر استعمال ہوسکتا ہے جسے اس کے علاوہ کوئی اور چیز دستیاب نہ ہو۔

[٢٣٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا أَبِي، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: النَّبِيذُ وُضُوءٌ إِذَا لَمْ يَجِدْ غَيْرَهُ. قَالَ الْأَوْزَاعِيُّ: إِنْ كَانَ مُسْكِرًا فَلَا يَتَوَضَّأْ بِهِ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: قَالَ أَبِي: كُلُّ شَيْءٍ تَحَوَّلَ عَنِ اسْمِ الْمَاءِ لَا يُعْجِبُنِي أَنْ يَتَوَضَّأَ بِهِ وَيَتَيَمَّمُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَتَوَضَّأَ بِالنَّبِيذِ.

عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبیذ تب وضوء کے لیے استعمال ہوگا جب آدمی اس کے علاوہ کوئی اور چیز نہ پائے۔ اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر وہ نشہ آور ہو تو پھر وہ اس سے وضوء نہیں کرسکتا۔ عبداللہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا: ہر وہ چیز جس پر پانی کا نام صادق نہ آئے اس بارے میں مجھے یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ اس سے وضوء کیا جائے اور (جس شخص کو پانی نہ ملے اور) وہ تیمّم کرلے تو یہ میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے؛ بہ نسبت اس کے کہ وہ نبیذ سے وضوء کرے۔

[٢٣٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: الْوُضُوءُ بِالنَّبِيذِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ.

عکرمہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نبیذ سے وضوء تب ہی کیا جاسکتا ہے جب آدمی کو پانی نہ ملے۔

[٢٣٩]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ

عکرمہ رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ نبیذ اس شخص کے لیے وضوء کے پانی کا کام دے سکتا ہے جسے پانی دستیاب نہ ہو۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ١١، ١٢

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ مسند أبي يعلى الموصلي: ٥٣٩٥

يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: النَّبِيذُ وُضُوءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ.

[٢٤٠]...... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، نا أَبُو تُمَيْلَةَ، عَنْ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، وَسُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ لَا يَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ قَالَ: يَتَوَضَّأُ بِالنَّبِيذِ.

عکرمہ رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جسے پانی نہ مل رہا ہو، تو انہوں نے فرمایا کہ وہ نبیذ سے وضوء کر لے۔

[٢٤١]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، نا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: النَّبِيذُ وُضُوءٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ. ابْنُ مُحَرَّرٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبیذ سے وہی شخص وضوء کرسکتا ہے جسے پانی نہ ملے۔ ابن محرر متروک الحدیث ہے۔

[٢٤٢]...... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا السَّرِيُّ بْنُ سَهْلٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ رُشَيْدٍ، نا أَبُو عُبَيْدَةَ مَجَاعَةُ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ مَاءً وَوَجَدَ النَّبِيذَ فَلْيَتَوَضَّأْ بِهِ)). أَبَانُ هُوَ ابْنُ أَبِي عَيَّاشٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، وَمَجَاعَةُ ضَعِيفٌ، وَالْمَحْفُوظُ أَنَّهُ رَأْيُ عِكْرِمَةَ غَيْرُ مَرْفُوعٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص پانی نہ پائے اور اسے نبیذ مل جائے تو وہ اسی سے وضوء کر لے۔ ابان سے مراد ابن ابی عیاش ہے جو متروک الحدیث ہے اور مجاعۃ نامی راوی ضعیف ہے۔ معتبر بات یہی ہے کہ یہ عکرمہ رحمہ اللہ کا قول ہے، نبی ﷺ کا فرمان نہیں ہے۔

[٢٤٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاعِظُ، نا أَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، حَدَّثَنِي قَيْسُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ وَضَّأَ النَّبِيَّ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ بِنَبِيذٍ، فَتَوَضَّأَ بِهِ وَقَالَ: ((شَرَابٌ وَطَهُورٌ)). ابْنُ لَهِيعَةَ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ، وَقِيلَ: إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَمْ يَشْهَدْ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ، كَذَلِكَ رَوَاهُ عَلْقَمَةُ بْنُ قَيْسٍ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَغَيْرُهُمَا عَنْهُ أَنَّهُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے لیلۃ الجن (یعنی جس رات آپ ﷺ نے جنوں سے ملاقات کی تھی اور انہیں قرآن سنایا تھا) نبی ﷺ کو نبیذ سے وضوء کروایا تو آپ ﷺ نے اس سے وضوء کیا اور فرمایا: یہ پینے کی چیز بھی ہے اور پاک کرنے کی بھی۔ ابن لہیعہ حدیث کے معاملے میں معتبر نہیں ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ لیلۃ الجن میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ساتھ موجود نہیں تھے۔ اسی طرح اس بات کو علقمہ بن قیس اور ابوعبیدہ بن عبداللہ وغیرہ نے بھی ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں

قَالَ: مَا شَهِدْتُ لَيْلَةَ الْجِنِّ. ❶

نے فرمایا: میں لیلۃ الجن میں موجود نہیں تھا۔

[٢٤٤]...... نا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ قَانِعٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، نا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَعَكَ مَاءٌ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ؟))، فَقَالَ: مَعِي نَبِيذٌ فِي إِدَاوَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صُبَّ عَلَيَّ مِنْهُ))، فَتَوَضَّأَ، وَقَالَ: ((هُوَ شَرَابٌ وَطَهُورٌ)). تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ لَهِيعَةَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ لیلۃ الجن میں نبی ﷺ کے ساتھ نکلے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اے ابن مسعود! کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میرے پاس ایک برتن میں نبیذ موجود ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس سے وضوء کراؤ۔ چنانچہ آپ ﷺ نے وضوء کیا اور فرمایا: یہ پینے کی چیز بھی ہے اور پاک کرنے کی بھی۔ اسے روایت کرنے والا اکیلا ابن لہیعہ ہے جو حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[٢٤٥]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ: أَشَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَحَدٌ مِنْكُمْ لَيْلَةَ أَتَاهُ دَاعِي الْجِنِّ؟ قَالَ: لَا. هٰذَا الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ. ❷

علقمہ بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ (صحابہ) میں سے کوئی نبی ﷺ کے ساتھ اس رات موجود تھا جب جنات کا وفد آپ ﷺ کے پاس آیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ یہ ابنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے صحیح منقول ہے۔

[٢٤٦]...... نا ابْنُ مَنِيعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عُبَيْدَةَ: حَضَرَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ قَالَ: لَا. ❸

عمرو بن مُرہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: لیلۃ الجن میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ (نبی ﷺ کے ساتھ) موجود تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔

[٢٤٧]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، نا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ: ((أَمَعَكَ مَاءٌ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((أَمَعَكَ نَبِيذٌ؟))، قَالَ: نَعَمْ، فَتَوَضَّأَ بِهِ.

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے لیلۃ الجن میں ان سے دریافت فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس نبیذ ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسی کے ساتھ وضوء کر لیا۔ یہ روایت دو اعتبار سے درست نہیں ہے اور اس کے درست نہ ہونے کا جو نکتہ ہے

❶ مسند أحمد: ٣٧٨٢، ٣٨١٠، ٤٢٩٦، ٤٣٠١، ٤٣٨١۔المعجم الكبير للطبراني: ٩٩٦١۔مسند البزار: ١٤٣٧

❷ مسند أحمد: ٤١٤٩۔صحيح ابن حبان: ١٤٣٢، ٦٣٢٠، ٦٥٢٧

❸ [illegible] رقم: ٢٤٣

لَا يُثْبَتُ مِنْ وَجْهَيْنِ وَنُكْتَةٌ ذَكَرْتُهَا فِيهِ .

اسے میں ذکر کر چکا ہوں۔

[۲٤٨]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسَ بْنِ كَامِلٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ، نا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ . عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ضَعِيفٌ ، وَأَبُو رَافِعٍ لَمْ يُثْبَتْ سَمَاعُهُ مِنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيثُ فِي مُصَنَّفَاتِ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ، وَقَدْ رَوَاهُ أَيْضًا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ وَلَيْسَ هُوَ بِقَوِيٍّ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ لیکن اس سند میں بھی علی بن زید راوی ضعیف ہے، ابورافع کا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں اور یہ حدیث حماد بن سلمہ کی مصنفات میں نہیں ہے۔ عبدالعزیز بن ابورزمہ نے بھی اسے روایت کیا ہے اور یہ بھی قوی نہیں ہے۔

[۲٤٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رِزْمَةَ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ: ((أَمَعَكَ مَاءٌ)) ، قَالَ: لَا مَعِي نَبِيذٌ ، قَالَ: فَدَعَى بِهِ فَتَوَضَّأَ .

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنوں سے ملاقات کی رات فرمایا: کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، میرے پاس نبیذ ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کو منگوایا اور وضوء کر لیا۔

[۲٥٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ صَالِحٍ الْهَاشِمِيُّ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعِجْلِيُّ ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ ، يَقُولُ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَأَتَاهُمْ فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ: ((أَمَعَكَ مَاءٌ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ؟)) ، قُلْتُ: لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، إِلَّا إِدَاوَةٌ فِيهَا نَبِيذٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ)) ، فَتَوَضَّأَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ . الْحُسَيْنُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ هٰذَا يَضَعُ الْحَدِيثَ عَلَى الثِّقَاتِ . ❶

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں لیلۃ الجن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپ ان کے پاس تشریف لائے اور انہیں قرآن سنایا۔ پھر رات کے کسی حصے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے ابن مسعود! کیا تمہارے پاس پانی ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! قسم بہ خدا نہیں ہے، البتہ ایک برتن ہے جس میں نبیذ ہے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھجور بھی حلال و پاکیزہ ہے اور پانی بھی پاک ہے (یعنی ان دونوں سے نبیذ بنایا جاتا ہے تو یہ بھی حلال اور پاک ہی ہے) چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے ساتھ وضوء کر لیا۔ اس روایت کی سند میں جو حسین بن عبیداللہ راوی ہے یہ اپنی طرف سے ہی حدیث گھڑ کر ثقہ رُواۃ سے منسوب کر دیتا تھا۔

[۲٥١]...... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ سلف برقم: ۲٤٣

عِيسَى بْنِ حَيَّانَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ، نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، وَأَبِي الْأَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((خُذْ مَعَكَ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ)) ثُمَّ انْطَلَقَ وَأَنَا مَعَهُ، فَذَكَرَ حَدِيثَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَلَمَّا أَفْرَغْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْإِدَاوَةِ، فَإِذَا هُوَ نَبِيذٌ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْطَأْتُ بِالنَّبِيذِ، فَقَالَ: ((تَمْرَةٌ حُلْوَةٌ وَمَاءٌ عَذْبٌ)). تَفَرَّدَ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، وَالْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ضَعِيفَانِ. ❶

میرے پاس سے گزرے اور فرمایا: اپنے پاس پانی کا ایک برتن لے لو۔ پھر آپ چل پڑے اور میں بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ پھر انہوں نے لیلۃ الجن والی اپنی حدیث بیان کی (اور پھر کہا) کہ جب میں نے آپ ﷺ کو وضوء کروانے کے لیے برتن سے پانی ڈالا تو دیکھا کہ وہ تو نبیذ ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں غلطی سے (پانی کی جگہ) نبیذ لے آیا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھجور بھی میٹھی ہوتی ہے اور پانی بھی میٹھا۔ یونس اور ابواسحاق سے اکیلے حسن بن قتیبہ نے روایت کیا ہے اور حسن بن قتیبہ اور محمد بن عیسیٰ دونوں ضعیف ہیں۔

[۲۵۲]...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَسَّانَ، نا هَاشِمُ بْنُ خَالِدٍ الْأَزْرَقُ، ثنا الْوَلِيدُ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ أَخِيهِ زَيْدٍ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَلَّامٍ، عَنْ فُلَانِ بْنِ غَيْلَانَ الثَّقَفِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ، يَقُولُ: دَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لَيْلَةَ الْجِنِّ بِوَضُوءٍ، فَجِئْتُهُ بِإِدَاوَةٍ فَإِذَا فِيهَا نَبِيذٌ، فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. الرَّجُلُ الثَّقَفِيُّ الَّذِي رَوَاهُ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مَجْهُولٌ، قِيلَ: اسْمُهُ عَمْرٌو وَقِيلَ: عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ غَيْلَانَ. ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لیلۃ الجن میں مجھ سے وضوء کا پانی منگوایا تو میں آپ کے پاس ایک برتن لے کر آیا، جب دیکھا تو اس میں نبیذ تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے (اسی سے) وضوء کر لیا۔ اس روایت کی سند میں جس ثقفی راوی نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں وہ مجہول ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام عمرو ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ عبداللہ بن عمرو بن غیلان ہے۔



[۲۵۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نا أَبُو خَلْدَةَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْعَالِيَةِ: رَجُلٌ لَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ عِنْدَهُ نَبِيذٌ أَيَغْتَسِلُ بِهِ فِي جَنَابَةٍ؟ قَالَ: ((لَا))، فَذَكَرْتُ لَهُ لَيْلَةَ الْجِنِّ، فَقَالَ: ((أَنْبِذَتُكُمْ هٰذِهِ الْخَبِيثَةُ إِنَّمَا كَانَ ذَالِكَ زَبِيبٌ وَمَاءٌ)).

ابوخلدہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوالعالیہ سے پوچھا: جس آدمی کے پاس پانی نہ ہو لیکن اس کے پاس نبیذ موجود ہو، تو کیا وہ اس سے غسل جنابت کر سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے ان سے لیلۃ الجن والی روایت کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: تمہارے یہ جو نبیذ ہیں یہ ناپاک ہیں، جبکہ وہ جو نبیذ ہوتا تھا وہ صرف منقہ (خشک انگور) اور پانی ہوتا تھا۔

❶ سلف برقم: ۲٤۳

❷ سلف برقم: ۲٤۲

[٢٥٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِالْوُضُوءِ مِنَ النَّبِيذِ. تَفَرَّدَ بِهِ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ.

حارثؒ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبیذ کے ساتھ وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھا کرتے تھے۔ اسے اکیلے حجاج بن ارطاۃ نے روایت کیا ہے اور یہ حدیث کے معاملے میں معتبر بھی نہیں ہے۔

[٢٥٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، نا هُشَيْمٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْكُوفِيِّ، عَنْ مَزِيدَةَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، ح وَثنا أَبُو سَهْلٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ مَزِيدَةَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ.

مزیدہ بن جابر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نبیذ سے وضوء کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

## بَابُ الْحَثِّ عَلَى التَّسْمِيَةِ ابْتِدَاءُ الطَّهَارَةِ
## وضوء شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کی ترغیب

[٢٥٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ سَلَمَةَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کا وضوء نہ ہو اور جو شخص وضوء سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضوء نہیں ہوتا۔

[٢٥٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثنا قُتَيْبَةُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمَخْزُومِيُّ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

## بَابُ وُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ
## رسول اللہ ﷺ کے وضوء کا بیان

[٢٥٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ مسند أحمد: ٩٤١٨

❷ انظر تخريج الحديث السابق

الْمُحَارِبِيُّ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ مَرَّةً مَرَّةً، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا وَظِيفَةُ الْوُضُوءِ الَّذِي لَا يَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاةً إِلَّا بِهِ))، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا وُضُوءٌ، مَنْ تَوَضَّأَ بِهِ كَانَ لَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ))، ثُمَّ مَكَثَ سَاعَةً ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا وُضُوئِي وَوُضُوءُ النَّبِيِّينَ قَبْلِي)). ❶

نے پانی منگوایا اور اس کے ساتھ وضوء کیا اور (وضوء کے اعضاء کو) ایک ایک مرتبہ دھویا، پھر فرمایا: یہ وضوء کی وہ مقدار ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں فرماتا۔ پھر آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اعضائے وضوء کو دو دو مرتبہ دھویا، پھر فرمایا: یہ وضوء ہے، جو شخص اس طرح وضوء کرے گا اسے دوہرا اجر ملے گا۔ پھر آپ ﷺ کچھ دیر ٹھہرے، پھر پانی منگوایا، وضوء کیا اور اعضائے وضوء کو تین تین مرتبہ دھویا، پھر فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے انبیاء کا وضوء ہے۔

[٢٥٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى السُّدِّيُّ، نا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَلَّامٍ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٢٦٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، نا سَلَّامٌ الطَّوِيلُ، ح ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَيْضًا ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، نا شَبَابَةُ، نا سَلَّامُ بْنُ سَلْمٍ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَلِكَ. ❸

صرف سند کا فرق ہے، حدیث وہی ہے۔

[٢٦١]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ رُشَيْدٍ، وَحَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَا: نا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، نا حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً، وَقَالَ: ((هٰذَا وُضُوءُ مَنْ لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ الصَّلَاةَ إِلَّا بِهِ))، ثُمَّ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو) ایک ایک مرتبہ (دھویا) یہ اس شخص کا وضوء ہے جس کی نماز کو اللہ تعالیٰ اس وضوء کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔ پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو) دو دو مرتبہ (دھویا)، اور فرمایا: یہ اس شخص کا وضوء ہے جسے اللہ تعالیٰ دو دو مرتبہ اجر وثواب سے نوازتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو)

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٨٠۔ المعجم الأوسط للطبراني: ٦٢٨٤

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ انظر تخريج الحديث السابق

((هٰذَا وُضُوءُ مَنْ يُضَاعَفُ اللّٰهُ لَهُ الْأَجْرَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ))، ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَقَالَ: ((هٰذَا وُضُوئِي وَوُضُوءُ الْمُرْسَلِينَ مِنْ قَبْلِي)). تَفَرَّدَ بِهِ الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَالْمُسَيَّبُ ضَعِيفٌ. ❶

تین تین مرتبہ (دھویا) اور فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے آنے والے رسولوں کا وضوء ہے۔ اس روایت کو حفص بن میسرہ سے اکیلے مسیّب بن واضح نے روایت کیا ہے اور مسیّب ضعیف راوی ہے۔

[٢٦٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، نَا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نَا أَبُو إِسْرَائِيلَ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ مَرَّةً وَاحِدَةً فَتِلْكَ وَظِيفَةُ الْوُضُوءِ الَّتِي لَا بُدَّ مِنْهَا، وَمَنْ تَوَضَّأَ ثِنْتَيْنِ فَلَهُ كِفْلَانِ، وَمَنْ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا فَذَالِكَ وُضُوئِي وَوُضُوءُ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے ایک مرتبہ وضوء کیا (یعنی اعضائے وضوء ایک ایک بار دھوئے) تو یہ وضوء کی وہ مقدار ہے جو ضروری ہے، جس نے دو دو مرتبہ وضوء کے اعضاء دھوئے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے اور جس نے اعضائے وضوء کو تین تین بار دھویا تو یہ میرا وضوء ہے اور ان انبیاء کا وضوء ہے جو مجھ سے قبل مبعوث ہوئے۔

[٢٦٣]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَرَادَةَ الشَّيْبَانِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحَوَارِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً، وَقَالَ: ((هٰذَا وَظِيفَةُ الْوُضُوءِ، وَوُضُوءُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ))، ثُمَّ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ: ((هٰذَا وُضُوءُ مَنْ تَوَضَّأَهُ أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كِفْلَيْنِ مِنَ الْأَجْرِ))، ثُمَّ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: ((هٰذَا وُضُوئِي وَوُضُوءُ الْمُرْسَلِينَ قَبْلِي)). ❸

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضوء کیا (اور وضوء کے اعضاء کو) ایک ایک مرتبہ (دھویا)، اور فرمایا: یہ وضوء کی مقررہ مقدار ہے اور یہ اس شخص کا وضوء ہے کہ جو اتنا بھی نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو قبول نہیں فرماتا۔ پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو) دو دو مرتبہ (دھویا)، پھر فرمایا: یہ اس شخص کا وضوء ہے جو اس طرح وضوء کرے گا تو اللہ عزوجل اسے دوہرے اجر سے نوازے گا۔ پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو) تین تین مرتبہ (دھویا)، پھر فرمایا: یہ میرا اور مجھ سے پہلے رسولوں کا وضوء ہے۔

[٢٦٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، نَا

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو تین تین مرتبہ اعضائے وضوء دھوتے بھی دیکھا

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٨٠۔ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٧٠٧، ٧٠٨

❷ مسند أحمد ٥٧٣٥

❸ سنن ابن ماجه ٤٢٠

الـدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَرَأَيْتُهُ يَتَوَضَّأُ مَرَّةً مَرَّةً . ❶

اور ایک ایک مرتبہ دھوتے بھی دیکھا۔

[٢٦٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ ، نا شَرِيكٌ ، عَنْ ثَابِتٍ يَعْنِي الثُّمَالِيَّ ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ: حَدَّثَكَ جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَثَلَاثًا ثَلَاثًا؟ قَالَ: نَعَمْ . ❷

ثابت ثمالی کہتے ہیں کہ میں نے ابوجعفر سے پوچھا: کیا آپ سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء کرتے ہوئے اعضاء کو ایک ایک مرتبہ، دو دو مرتبہ اور تین تین مرتبہ دھویا؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[٢٦٦]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ، نا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَرِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ . كَذَا قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَإِنَّمَا هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ ، وَلَيْسَ هُوَ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ . ❸

سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ، جنہیں خواب میں اذان کا طریقہ دِکھلایا گیا تھا، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء فرمایا تو اپنے چہرے کو تین مرتبہ، اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو دو دو مرتبہ دھویا۔ ابن عیینہ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے اور یہ راوی عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی ہیں، یہ وہ عبداللہ نہیں ہیں جنہیں خواب میں اذان کا طریقہ دِکھلایا گیا تھا۔

[٢٦٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، نا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ .

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ، جنہیں خواب میں طریقہ اذان دِکھلایا گیا تھا، بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضوء کرتے دیکھا، آپ ﷺ نے اپنے چہرۂ انور کو تین مرتبہ، اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو دو دو مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا مسح بھی دو مرتبہ کیا۔

[٢٦٨]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ ، نا أَبُو بَكْرٍ ، نا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ: وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ مَرَّتَيْنِ .

اسی اسناد کے ساتھ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے سر کا مسح بھی دو مرتبہ کیا اور اپنے پاؤں بھی دو مرتبہ دھوئے۔

[٢٦٩]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

سفیان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے چہرے کو

❶ شرح معاني للطحاوي: ١/ ٣٠

❷ جامع الترمذي: ٤٥

❸ سيأتي برقم: ٢٧٠

عَلِيّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا سُفْيَانُ بِهٰذَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

تین مرتبہ اور اپنے ہاتھوں کو دو دو مرتبہ دھویا۔

[٢٧٠]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ بِالْمَدِينَةِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ بْنِ أَبِي حَسَنِ الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ أَبِي حَسَنٍ الْمَازِنِيَّ أَتَى إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ وَهُوَ ابْنُ عَاصِمٍ الْمَازِنِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَدَعَا لَهُ بِتَوْرِ مَاءٍ، فَأَكْفَأَ التَّوْرَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى فَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يُكْفِيءُ التَّوْرَ عَلَى يَدَيْهِ ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَيْهِ فِي التَّوْرِ فَغَرَفَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ اسْتَنْثَرَ ثَلَاثَ غَرَفَاتٍ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ يَدٍ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقِ، ثُمَّ أَخَذَ مِنَ الْمَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ أَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ. ❶

عمرو بن حسن المازنی صحابی رسول سیدنا عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: کیا آپ مجھے دِکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضوء فرمایا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر انہوں نے پانی کا ایک برتن منگوایا، پھر برتن (کے پانی) کو اپنے دائیں ہاتھ پر بہایا اور دائیں ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا، پھر انہوں نے برتن میں سے اپنے دونوں ہاتھوں پر پانی بہاتے ہوئے انہیں تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو برتن کے اندر ڈالا اور پانی کا ایک چلو لیا اور کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، پھر تین چلوؤں کے ساتھ (ناک میں پانی چڑھایا اور) جھاڑا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے ہر ایک بازو کو کہنیوں تک دو مرتبہ دھویا، پھر تھوڑا سا پانی لیا اور اس سے سر کا مسح کیا (مسح کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ) آپ دونوں ہاتھوں کو سر کے اگلے حصے سے (شروع کر کے، سر پر پھیرتے ہوئے) پچھلے حصے کی طرف لے گئے، پھر اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھوئے۔

[٢٧١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ، أَنَّ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ دَعَا يَوْمًا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى مِثْلَ

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران روایت کرتے ہیں کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک دِن وضوء کا پانی منگوایا، پھر وضوء کرنے لگے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو تین مرتبہ دھویا، پھر کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا اور جھاڑا، پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا اور کہنی تک اپنے دائیں بازو کو تین مرتبہ اور پھر اسی طرح بائیں بازو کو بھی کہنی تک تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنا دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین مرتبہ اور پھر اسی طرح بایاں پاؤں ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا،

❶ مسند أحمد: ١٦٤٣١ ـ صحيح ابن حبان: ١٠٧٧، ١٠٨٤، ١٠٨٥، ١٠٩٣

ذَالِكَ ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ الْيُسْرٰى مِثْلَ ذَالِكَ ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)) . قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانَ عُلَمَاؤُنَا يَقُولُونَ: هٰذَا الْوُضُوءُ أَسْبَغُ مَا يَتَوَضَّأُ بِهِ أَحَدٌ لِلصَّلَاةِ . ❶

پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو میرے اسی وضوء کی طرح وضوء کرتے دیکھا، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میرے اس وضوء کی طرح وضوء کیا، پھر اس نے دورکعت نماز پڑھی اور اس دوران اس کے دل میں (اللہ کی طرف متوجہ رہنے کے علاوہ) کوئی خیال پیدا نہ ہوا تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ بخش دے گا۔ ابن شہابؒ فرماتے ہیں: ہمارے علماء کہا کرتے تھے کہ جو بھی شخص نماز کے لیے اس طرح وضوء کرے گا تو یہ کامل ترین وضوء ہے۔

[٢٧٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ ، نَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ أَدَارَ الْمَاءَ عَلَى مِرْفَقَيْهِ . ابْنُ عَقِيلٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ . ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب وضوء فرماتے تھے تو اپنی کہنیوں پر پانی گھماتے تھے۔ ابن عقیل راوی قوی نہیں ہے۔

[٢٧٣]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، نَا أَبُو قِلَابَةَ ، نَا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ حَرَّكَ خَاتَمَهُ . مَعْمَرٌ وَأَبُوهُ ضَعِيفَانِ وَلَا يَصِحُّ هٰذَا . ❸

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب وضوء کرتے تھے تو اپنی انگوٹھی کو ہلایا کرتے تھے (تاکہ اس کے نیچے والی جگہ پر بھی پانی پہنچ جائے)۔ معمر اور اس کا والد دونوں ضعیف راوی ہیں اور یہ روایت صحیح نہیں۔

[٢٧٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، نَا عَمِّي ، نَا أَبِي ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ التَّيْمِيِّ ، عَنْ حُمْرَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ ، قَالَ: هَلُمُّوا أَتَوَضَّأُ لَكُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام حمران بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ آؤ میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کا وضوء کر کے بتلاؤں، (پھر انہوں نے وضوء کرتے ہوئے) اپنے چہرے کو دھویا اور کہنیوں تک بازو دھوئے، یہاں تک کہ انہوں نے اپنے دونوں کندھوں کے کناروں کو چھوا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے ہاتھوں کو اپنے کانوں اور داڑھی

❶ مسند أحمد: ٤١٨ ، ٤١٩ ، ٤٢١ ، ٤٢٨ ـ صحيح ابن حبان: ١٠٥٨ ، ١٠٦٠

❷ السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٥٦

❸ السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٥٧ وانظر سيأتي برقم: ٣١١

وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ حَتَّى مَسَّ أَطْرَافَ الْعَضُدَيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَمَرَّ يَدَيْهِ عَلَى أُذُنَيْهِ وَلِحْيَتِهِ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ. ❶

پر سے گزارا (یعنی مسح کیا) پھر اپنے پاؤں دھوئے۔

## بَابُ مَا رُوِيَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ وَالْبَدَاءَةِ بِهِمَا أَوَّلَ الْوُضُوءِ

### کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کی ترغیب اور یہ دونوں کام وضوء کے آغاز میں کرنا

[٢٧٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مِهْرَانَ، نا عِصَامُ بْنُ يُوسُفَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ مِنَ الْوُضُوءِ الَّذِي لَا بُدَّ مِنْهُ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کلی اور ناک میں پانی چڑھانا وضوء کے نہایت ضروری ارکان ہیں۔

[٢٧٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمُقْرِئُ النَّقَّاشُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمِّ بْنِ يُوسُفَ التِّرْمِذِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ بِشْرٍ الْبَلْخِيُّ، نا عِصَامُ بْنُ يُوسُفَ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((مِنَ الْوُضُوءِ الَّذِي لَا يَتِمُّ الْوُضُوءُ إِلَّا بِهِمَا)). تَفَرَّدَ بِهِ عِصَامٌ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، وَوَهِمَ فِيهِ وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ))، وَأَحْسَبُ عِصَامًا حَدَّثَ بِهِ مِنْ حِفْظِهِ، فَاخْتَلَطَ عَلَيْهِ فَاشْتَبَهَ بِإِسْنَادِ حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ))، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

اسی اسناد کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، مگر اس میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ کلی اور ناک میں پانی چڑھانا وضوء کے ایسے ارکان ہیں کہ ان کے بغیر وضوء مکمل نہیں ہوتا۔ عصام، ابن مبارک سے روایت کرنے والے اکیلے راوی ہیں اور اس میں انہیں وہم ہوا ہے، درست یہ ہے کہ سلیمان بن موسیٰ کے واسطے سے ابن جریج نے نبی ﷺ سے مرسل روایت کی ہے کہ جو شخص وضوء کرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی چڑھانا چاہیے۔ عصام کے بارے میں میرا خیال یہ ہے کہ اس نے اپنے حافظے سے ہی اس روایت کو بیان کیا ہے اور اس پر سند مختلط ہو گئی ہے، کیونکہ یہ ابن جریج کی والی اس حدیث کی سند کے ساتھ مشتبہ ہے جو وہ سلیمان، زہری اور عروہ کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس عورت کا بھی اس کے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر دیا جائے تو اس کا نکاح باطل ہے۔ واللہ اعلم

[٢٧٧]...... وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ

اور جو کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کے متعلق ابن

❶ سلف برقم: ٢٧١ ❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٥٢ـ وانظر سيأتي برقم: ٢٨١، ٣٤٠

بْنِ مُوسٰی، فِي الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ، فَحَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰی، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ)). ❶

جریج کی حدیث ہے تو سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضوء کرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی چڑھانا چاہیے۔

[۲۷۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰی، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ)).

سیدنا سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضوء کرے اسے کلی بھی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی بھی چڑھانا چاہیے۔

[۲۷۹]...... نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ، نا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيٰی، نا قَبِيصَةُ، نا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰی، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ)).

سیدنا سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضوء کرے، اسے چاہیے کہ وہ کلی بھی کرے اور ناک میں پانی بھی چڑھائے۔

[۲۸۰]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسٰی، نا الْحُمَيْدِيُّ، نا سُفْيَانُ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى الشَّامِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً.

یہ روایت سلیمان بن موسیٰ شامی سے بالکل اسی طرح مروی ہے اور وہ نبی ﷺ سے (مرسل) بیان کرتے ہیں۔

[۲۸۱]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ، نا حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ بِبَلْخَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَزْهَرِ الْجَوْزَجَانِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰی، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ)). مُحَمَّدُ بْنُ الْأَزْهَرِ هٰذَا ضَعِيفٌ وَهٰذَا خَطَأٌ وَالَّذِي قَبْلَهُ الْمُرْسَلُ أَصَحُّ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضوء کرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی چڑھانا چاہیے۔ محمد بن ازہر نامی یہ راوی ضعیف ہے اور اس نے غلطی کی ہے، اور اس سے پہلے جو مرسل روایت ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم

[۲۸۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

❶ سیأتي برقم: ۲۸۱ موصولا

❷ سلف برقم: ۲۷۵۔وسیتکرر برقم: ۳۴۰

الْعَبَّاسِ، نا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ سُنَّةٌ)). إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ ضَعِيفٌ. ❶

فرمایا: کُلی اور ناک میں پانی چڑھانا سُنت ہے۔ اسماعیل بن مسلم راوی ضعیف ہے۔

[٢٨٣]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، دَعَا يَوْمًا بِوَضُوءٍ ثُمَّ دَعَا نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَغَسَلَهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ رِجْلَيْهِ فَأَنْقَاهُمَا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ مِثْلَ هٰذَا الْوُضُوءِ الَّذِي رَأَيْتُمُونِي تَوَضَّأْتُهُ ثُمَّ قَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ))، ثُمَّ قَالَ: أَكَذَالِكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ: أَكَذَالِكَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: نَعَمْ حَتّٰى اسْتَشْهَدَ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَافَقْتُمُونِي عَلَى هٰذَا. ❷

ابوعلقمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے ایک روز وضوء کا پانی منگوایا، پھر اصحابِ رسول میں سے چند لوگوں کو بلایا (اور ان کے سامنے وضوء کرنے لگے) آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اسے تین مرتبہ دھویا، پھر تین مرتبہ کُلی کی، پھر تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا (ہر) بازو کہنیوں تک تین تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے پاؤں کو اچھی طرح مَل کر دھوئے، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طریقے کے مطابق وضوء کرتے دیکھا جس طریقے سے تم نے مجھے وضوء کرتے دیکھا ہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے وضوء کیا، اور اچھی طرح وضوء کر لیا، پھر دو رکعت نماز پڑھی تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جس طرح اس دن تھا جب اس کی والدہ نے اسے جنم دیا ہے۔ پھر (آپ نے صحابہ کو مخاطب کرتے ہوئے) کہا: اے فلاں! کیا اسی طرح ہے ناں؟ (یعنی کیا میں نے ٹھیک کہا ہے ناں؟) تو اس صحابی نے کہا: جی ہاں۔ پھر (دوسرے سے) پوچھا: اے فلاں! کیا اسی طرح ہے ناں؟ اس نے بھی جی ہاں میں جواب دیا۔ حتیٰ کہ آپ نے تمام اصحابِ رسول سے گواہی طلب کی، پھر فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَافَقْتُمُونِي عَلَى هٰذَا ''تمام تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس (کی توفیق سے) تم نے اس بات پر میری موافقت کی۔''

❶ سيتكرر برقم: ٣٤٦

❷ سلف برقم: ٢٧١

[۲۸٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا ابْنُ الْأَشْجَعِيِّ، نا أَبِي، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: أَتَى عُثْمَانُ الْمَقَاعِدَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَرِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هٰكَذَا يَتَوَضَّأُ، يَا هٰؤُلَاءِ أَكَذَالِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. عِنْدَهُ صَحِيحٌ إِلَّا التَّأْخِيرُ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ فَإِنَّهُ غَيْرُ مَحْفُوظٍ، تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ سُفْيَانَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَهٰذَا اللَّفْظِ. وَرَوَاهُ الْعَدَنِيَّانِ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، وَالْفِرْيَابِيُّ، وَأَبُو أَحْمَدَ، وَأَبُو حُذَيْفَةَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالُوا كُلُّهُمْ: إِنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ، وَلَمْ يَزِيدُوا عَلَى هٰذَا. وَخَالَفَهُمْ وَكِيعٌ رَوَاهُ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عُثْمَانَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. كَذَا قَالَ وَكِيعٌ وَأَبُو أَحْمَدَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي أَنَسٍ وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَبِي عَامِرٍ، وَالْمَشْهُورُ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عُثْمَانَ. ❶

بُسر بن سعد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ مقاعد پر آئے ('مقاعد' ان دکانوں کو کہا جاتا تھا جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کے قریب تھیں، بعض نے اسے زِینے اور سیڑھی کے معنی میں لیا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد وہ مقام ہے جسے لوگوں نے کسی کام کی خاطر بیٹھنے کے لیے مخصوص کیا ہوا تھا) پھر آپ نے وضوء کا پانی منگوایا، پھر کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا، پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، اپنے ہاتھوں کو تین تین مرتبہ اور اپنے پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضوء کرتے دیکھا۔ پھر آپ نے صحابہ کی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: اے لوگو! کیا اسی طرح ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ یہ روایت سر کا مسح آخر میں کرنے کے سوا باقی ساری صحیح ہے، کیونکہ یہ الفاظ معتبر نہیں، ابن اشجعی نے اپنے باپ کے واسطے سے سفیان سے اسی اسناد اور انہی الفاظ کے ساتھ اکیلے نے ہی روایت کیا ہے۔ اسے دو عدنی راویوں، یعنی عبداللہ بن ولید اور یزید بن ابوحکیم نے روایت کیا ہے، اور فریابی، ابواحمد اور ابوحذیفہ نے بھی اسی اسناد کے ساتھ اسے روایت کیا اور سب نے یہی بیان کیا کہ بلاشبہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وضوء کرتے ہوئے اعضائے وضوء کو تین تین مرتبہ دھویا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح وضوء کرتے دیکھا۔ اور اس پر انہوں نے کوئی اضافہ نہیں کیا۔ وکیع نے ان کے خلاف بیان کیا ہے، انہوں نے امام ثوریؒ، ابونضر اور ابوانس کے واسطے سے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اعضائے وضوء کو تین تین مرتبہ دھویا۔ اسی طرح وکیع اور ابواحمد نے ثوری، ابونضر اور ابوانس مالک بن ابی عامر کے واسطے سے بیان کیا ہے۔ اور مشہور سند یہ ہے کہ ثوریؒ نے ابونضر سے، انہوں نے بُسر بن سعید سے اور انہوں نے سیدنا

❶ مسند أحمد: ٤٨٧، ٤٨٨

[٢٨٥]..... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي أَنَسٍ، أَنَّ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ وَعِنْدَهُ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: أَلَيْسَ هٰكَذَا رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ قَالُوا: نَعَمْ. وَتَابَعَهُ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ. وَالصَّوَابُ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ بُسْرٍ، عَنْ عُثْمَانَ. ❶

[٢٨٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، وَثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا، ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ خَلَّلَ أَصَابِعَهُ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلَاثًا، حِينَ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَعَلَ كَالَّذِي رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ. لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ حَرْفًا بِحَرْفٍ، قَالَ مُوسَى بْنُ هَارُونَ: وَفِي هٰذَا الْحَدِيثِ مَوْضِعٌ فِيهِ عِنْدَنَا وَهْمٌ؛ لِأَنَّ فِيهِ الِابْتِدَاءَ بِغَسْلِ الْوَجْهِ قَبْلَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ، وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، فَبَدَأَ فِيهِ بِالْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ قَبْلَ غَسْلِ الْوَجْهِ وَتَابَعَهُ أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ إِسْرَائِيلَ فَبَدَأَ فِيهِ بِالْمَضْمَضَةِ

عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

ابوانس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مقاعد پر وضوء کیا اور آپ کے پاس نبی ﷺ کے کچھ صحابہ بھی موجود تھے، آپ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو) تین تین مرتبہ (دھویا) پھر کہا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضوء کرتے نہیں دیکھا؟ ان سب نے کہا: جی ہاں۔ ابواحمد زبیری نے ثوری کے حوالے سے اس کی موافقت کی ہے اور درست سند یہ ہے کہ ثوری، ابونضر سے، وہ بُسر سے اور وہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

ابووائل روایت کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو وضوء کرتے دیکھا، آپ نے اپنے ہاتھ تین مرتبہ دھوئے، اپنا چہرہ تین مرتبہ دھویا، تین بار کُلی کی، تین بار ہی ناک میں پانی چڑھایا، اپنے بازو تین مرتبہ دھوئے، اپنے سر کا اور اپنے کانوں کے اندر اور باہر سے مسح کیا، پھر تین مرتبہ اپنے پاؤں دھوئے، پھر اپنی انگلیوں کا خلال کیا اور جس وقت آپ نے اپنا چہرہ دھویا تھا اس وقت تین مرتبہ اپنی داڑھی کا خلال کیا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اسی طرح کیا تھا جس طرح تم نے مجھے کرتے دیکھا۔ ان دونوں کے الفاظ لفظ بہ لفظ ایک جیسے ہی مروی ہیں۔ موسیٰ بن ہارون کہتے ہیں کہ اس حدیث میں ایک مقام ایسا ہے کہ ہماری نظر میں وہاں راوی کو وہم ہوا ہے، کیونکہ اس روایت میں چہرہ دھونے سے ابتداء کی گئی ہے، یعنی کُلی اور ناک میں پانی چڑھانے سے بھی پہلے۔ عبدالرحمان بن مہدی نے اسرائیل کے واسطے سے اسی اسناد کے ساتھ روایت کیا اور انہوں نے اس میں چہرہ دھونے سے پہلے کُلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا ذکر کیا۔ ابوغسان مالک بن اسماعیل نے اسرائیل سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور انہوں نے بھی اس میں چہرہ

❶ مسند أحمد: ٤٠٤

وَالِاسْتِنْشَاقِ قَبْلَ الْوَجْهِ وَهُوَ الصَّوَابُ. ❶

دھونے کے ذکر سے پہلے کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا بیان کیا، اور یہی درست ہے۔

[۲۸۷]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، نا أَبُو غَسَّانَ، نا إِسْرَائِيلُ، وَنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقٍ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ ظَهْرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ وَخَلَّلَ أَصَابِعَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا، وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ كَمَا فَعَلْتُ. يَتَقَارَبَانِ فِيهِ. ❷

شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضوء کیا تو اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، تین بار کلی کی اور تین بار ناک میں پانی چڑھایا، اپنے چہرے کو بھی تین مرتبہ دھویا، اپنے بازو تین مرتبہ دھوئے، اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے کانوں کے اندر اور باہر سے مسح کیا۔ اپنی داڑھی کا تین مرتبہ خلال کیا، اپنے پاؤں دھوئے اور پاؤں کی انگلیوں کا تین مرتبہ خلال کیا، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے بھی اسی طرح کیا تھا جس طرح میں نے کیا۔

## بَابُ الْمَسْحِ بِفَضْلِ الْيَدَيْنِ
## ہاتھوں کے بچے ہوئے پانی سے مسح کرنے کا بیان

[۲۸۸]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِبَلَلِ يَدَيْهِ. ❸

سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے وضوء فرمایا اور اپنے ہاتھوں پر لگے ہوئے پانی سے ہی اپنے سر کا مسح کیا۔

[۲۸۹]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينَا فَيَتَوَضَّأُ فَمَسَحَ رَأْسَهُ بِمَا فَضَلَ فِي يَدَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَمَسَحَ هٰكَذَا. وَوَصَفَ ابْنُ دَاوُدَ قَالَ: بِيَدَيْهِ مِنْ مُؤَخَّرِ رَأْسِهِ إِلَى مُقَدَّمِهِ، ثُمَّ رَدَّ يَدَيْهِ

سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور آپ وضوء فرماتے تو اپنے سر کا مسح اسی پانی سے کر لیتے تھے جو ان کے ہاتھوں کو لگا ہوتا تھا اور آپ ﷺ اس طرح وضوء کرتے۔ ابن داوُدؒ نے اس طریقے کی وضاحت بیان کی کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے پچھلے حصے سے اگلے حصے کی جانب لاتے، پھر ہاتھوں کو اگلے حصے سے پیچھے کی جانب واپس لے جاتے۔

❶ جامع الترمذي: ۳۱۔سنن ابن ماجه: ۴۳۰۔مسند أحمد: ۴۰۳۔صحيح ابن حبان: ۱۰۸۱

❷ المستدرك للحاكم: ۱/ ۱۴۹

❸ انظر ما بعده.

مِنْ مُقَدَّمِ رَأْسِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ. ❶

## بَابُ مَا رُوِيَ فِي جَوَازِ تَقْدِيمِ غَسْلِ الْيَدِ الْيُسْرَى عَلَى الْيُمْنَى

## دائیں ہاتھ سے پہلے بایاں ہاتھ دھونے کا جواز

[۲۹۰]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا مَرْوَانُ، نا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ زِيَادٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَسَأَلَهُ عَنِ الْوُضُوءِ، فَقَالَ: أَبْدَأُ بِالْيَمِينِ أَوْ بِالشِّمَالِ؟ فَأَضْرَطَ عَلِيٌّ بِهِ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَبَدَأَ بِالشِّمَالِ قَبْلَ الْيَمِينِ.

زیادؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ سے وضوء کے بارے میں سوال کیا اور کہا: کیا میں دائیں جانب سے شروع کروں یا بائیں جانب سے؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے گوز مارا (یعنی بے وضوء ہو گئے) پھر پانی منگوایا اور دائیں ہاتھ سے پہلے بائیں ہاتھ سے وضوء شروع کیا۔

[۲۹۱]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ بِنْتِ السُّدِّيِّ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا: أَبْدَأُ بِالشِّمَالِ قَبْلَ الْيَمِينِ فِي الْوُضُوءِ؟ فَأَضْرَطَ بِهِ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَبَدَأَ بِشِمَالِهِ قَبْلَ يَمِينِهِ. ❷

بنومخزوم کے آزاد کردہ غلام زیاد بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا میں وضوء میں دائیں سے پہلے بایاں ہاتھ دھوسکتا ہوں؟ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے سامنے گوز مارا (یعنی بے وضوء ہو گئے) پھر پانی منگوایا اور دائیں ہاتھ سے پہلے اپنے بائیں ہاتھ سے وضوء شروع کیا۔

[۲۹۲]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زِيَادٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، قَالَ: قِيلَ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ بَدَأَ بِمَيَامِنِهِ فِي الْوُضُوءِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَبَدَأَ بِمَيَاسِرِهِ.

بنومخزوم کے آزاد کردہ غلام زیاد ہی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ وضوء میں دائیں ہاتھ سے ابتداء کرتے ہیں۔ تو آپ نے پانی منگوایا اور وضوء کیا تو اپنے بائیں ہاتھ سے ابتداء کی۔

[۲۹۳]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا أُبَالِي إِذَا تَمَّمْتُ وُضُوئِي بِأَيِّ أَعْضَائِي بَدَأْتُ.

عبداللہ بن عمرو بن ہند بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں وضوء پورا کرتا ہوں تو اس بات کی پروانہیں کرتا کہ میں نے اپنے کس عضو سے ابتداء کی ہے؟ (یعنی پہلے دایاں دھویا ہے یا بایاں؟)۔

[۲۹٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا إِسْمَاعِيلُ

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

❶ مسند أحمد: ۲۷۰۱۵

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۸۷۔ مصنف ابن أبي شيبة: ۱/ ۳۹

بْنُ مُوسَى، نا مُعْتَمِرٌ، وَخَلَفُ بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَوْفٍ بِهٰذَا.

[٢٩٥]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُوسَى، نا أَبُو بَكْرٍ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زِيَادٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَا أُبَالِي لَوْ بَدَأْتُ بِالشِّمَالِ قَبْلَ الْيَمِينِ إِذَا تَوَضَّأْتُ.

زیادؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب میں وضوء کرتا ہوں تو اگر بائیں ہاتھ سے پہلے دایاں دھولوں تو اس بات کی پروانہیں کرتا۔

[٢٩٦]...... نا جَعْفَرٌ، نا مُوسَى، نا أَبُو بَكْرٍ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا بَأْسَ أَنْ تَبْدَأَ بِرِجْلَيْكَ قَبْلَ يَدَيْكَ. هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَا يَثْبُتُ.

مجاہدؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس بات میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کو دھونے سے پہلے پاؤں دھونے سے ابتداء کرلو۔ یہ روایت مرسل ہے اور ثابت نہیں ہے۔

[٢٩٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَسْعُودِيِّ، حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي الْعُبَيْدَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَوَضَّأَ فَبَدَأَ بِمَيَاسِرِهِ، فَقَالَ: لَا بَأْسَ. صَحِيحٌ.

ابوعبیدین روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو وضوء کرے تو بایاں ہاتھ دھونے سے شروع کرے، تو آپ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

## بَابُ صِفَةِ وُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ

### رسول اللہ ﷺ کے وضوء کا طریقہ

[٢٩٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، نا أَبُو حَنِيفَةَ، وَثنا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُوذِيُّ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي: نا أَبُو يُوسُفَ الْقَاضِي، نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى وُضُوءِ رَسُولِ

عبد خیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے وضوء کیا تو اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، تین مرتبہ کلی کی اور تین مرتبہ ہی ناک میں پانی چڑھایا، پھر تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، تین مرتبہ بازو دھوئے، تین مرتبہ ہی مسح کیا اور اپنے پاؤں بھی تین مرتبہ دھوئے، پھر فرمایا: جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا کامل وضوء دیکھے تو اسے یہ وضوء دیکھ لینا چاہیے۔ اور شعیبؒ نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں کہ (علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا) میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح وضوء کرتے دیکھا۔ ابوحنیفہ نے خالد بن علقمہ سے اسی طرح روایت کیا اور اس میں کہا: آپ نے اپنے سر کا تین مرتبہ مسح

اللّٰهِ ﷺ كَامِلًا فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا ـ وَقَالَ شُعَيْبٌ ـ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ. هٰكَذَا رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، قَالَ فِيهِ: وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا. وَخَالَفَهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الْحُفَّاظِ الثِّقَاتِ مِنْهُمْ: زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَشُعْبَةُ، وَأَبُو عَوَانَةَ، وَشَرِيكٌ، وَأَبُو الْأَشْهَبِ جَعْفَرُ بْنُ الْحَارِثِ، وَهَارُونُ بْنُ سَعْدٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، وَأَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ، وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحِ بْنِ حُيَيٍّ، وَحَازِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، وَجَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ، فَرَوَوْهُ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، فَقَالُوا فِيهِ: وَمَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً. إِلَّا أَنَّ حَجَّاجًا مِنْ بَيْنِهِمْ جَعَلَ مَكَانَ عَبْدِ خَيْرٍ عَمْرًوا ذَامِرَ، وَوَهِمَ فِيهِ وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا مِنْهُمْ قَالَ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا غَيْرَ أَبِي حَنِيفَةَ، وَمَعَ خِلَافِ أَبِي حَنِيفَةَ فِيمَا رَوَى لِسَائِرِ مَنْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَدْ خَالَفَ فِي حُكْمِ الْمَسْحِ فِيمَا رَوَى عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ السُّنَّةَ فِي الْوُضُوءِ مَسْحُ الرَّأْسِ مَرَّةً وَاحِدَةً. وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، وَأَبُو يُوسُفَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ. [1]

کیا۔ حُفاظِ حدیث کی ایک جماعت نے اس کی مخالفت کی ہے جن میں یہ ثقات راوی بھی ہیں: زائدہ بن قدامہ، سفیان ثوری، شعبہ، ابوعوانہ، شریک، ابواشہب جعفر بن حارث، ہارون بن سعد، جعفر بن محمد، حجاج بن ارطاۃ، ابان بن تغلب، علی بن صالح بن حُیَی، حازم بن ابراہیم، حسن بن صالح اور جعفر الاحمر، ان سب نے خالد بن علقمہ سے روایت کیا اور اس میں یہ الفاظ بیان کیے کہ آپ نے اپنے سر کا ایک ہی مرتبہ مسح کیا۔ لیکن ان میں سے حجاج نے عبدِ خیر کی جگہ عمرو ذامر کا نام ذِکر کیا ہے اور اس میں انہیں وہم ہوا ہے۔ البتہ ہم ان میں سے کسی ایک کے بارے میں بھی یہ علم نہیں رکھتے کہ جس نے یہ بیان کیا ہو کہ آپ نے اپنے سر کا مسح تین مرتبہ کیا، سوائے ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے۔ ابوحنیفہ نے اس روایت کو ان تمام رُواۃ کے خلاف بیان کیا ہے جو اس کو روایت کرتے ہیں۔ اور انہوں نے مسح کے حکم کی اس روایت میں بھی مخالفت کی ہے جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے منقول ہے، اور یہ فرماتے ہیں کہ وضوء میں سر کا ایک مرتبہ مسح کرنا ہی سُنت ہے۔ اسے ابراہیم بن یحییٰ اور ابو یوسف نے، حجاج، خالد اور عبدِ خیر کے واسطے سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

[۲۹۹]...... حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ ثنا إِسْحَاقُ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، وَثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ بِوَاسِطَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، وَثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ

عبدِ خیر ہی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ (ایک روز) فجر کی نماز پڑھنے کے بعد باہر کھلی جگہ میں آ کر بیٹھ گئے اور اپنے غلام سے کہا کہ میرے لیے وضوء کا پانی لاؤ۔ چنانچہ غلام ان کے پاس ایک تھال میں برتن رکھ کر لے آیا جس میں پانی تھا، ہم ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے پانی کا برتن پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے

[1] مسند أحمد: ٨٧٦

الرَّاسِبِيُّ، نا الْوَلِيدُ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالُوا: نا زَائِدَةُ، نا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ خَيْرٍ، قَالَ: جَلَسَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ مَا صَلَّى الْفَجْرَ فِي الرَّحَبَةِ، ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهِ: ائْتِنِي بِطَهُورٍ، فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٍ، وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَيْهِ فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ الْإِنَاءَ فَأَكْفَأَهُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى الْإِنَاءَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرٰى، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ: كُلُّ ذَالِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى إِلَى الْمِرْفَقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى غَمَرَهَا الْمَاءُ، ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا مَرَّةً، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلَى قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ فَغَرَفَ بِيَدِهِ فَشَرِبَ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا طَهُورُ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى طَهُورِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَهٰذَا طُهُورُهُ. وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضِ الْكَلِمَةِ وَالشَّيْءَ وَمَعْنَاهُ قَرِيبٌ، صَحِيحٌ. ❶

دائیں ہاتھ سے برتن پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور پھر دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ آپ نے اس طرح تین مرتبہ کیا۔ عبد خیر کہتے ہیں کہ آپ نے تینوں بار ہاتھ کو برتن کے اندر نہیں ڈالا، جب تک کہ انہیں تین مرتبہ دھو نہیں لیا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور (پانی لے کر) کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کیا، آپ نے ان میں سے ہر عمل تین تین بار کیا۔ پھر آپ نے برتن میں ہاتھ ڈالا اور (پانی لے کر) تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنے دائیں بازو کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے بائیں بازو کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا، یہاں تک کہ اسے پانی نے ڈھانپ لیا (یعنی پانی کے اندر چلا گیا) پھر اس میں جتنا پانی آ سکتا تھا اتنا لیا، پھر اپنے بائیں ہاتھ کو اس پر پھیرا (تاکہ اس پر بھی پانی لگ جائے) پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ دائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ کے ساتھ اسے تین مرتبہ دھویا، پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ کے ساتھ اسے تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور اس سے چلو بھر کر پی لیا۔ پھر فرمایا: یہ اللہ کے نبی ﷺ کے وضوء کا طریقہ ہے، سو جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ نبی ﷺ کا وضوء دیکھے تو یہی ہے آپ ﷺ کا وضوء۔ بعض نے کچھ کلمات والفاظ کا اضافہ بھی کیا ہے لیکن ان کا معنی تقریباً یہی ہے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

---

❶ مسند أحمد: ٨٧٦، ٩١٠، ٩١٩، ٩٢٨، ٩٤٥، ٩٨٩، ٩٩٨، ١٠٠٧، ١٠٠٨، ١٠٢٧، ١٠٤٧، ١١٧٨، ١١٩٧، ١١٣٣، ١٣٢٣۔ صحیح ابن حبان: ١٠٥٦، ١٠٧٩

## بَابُ تَجْدِيدِ الْمَاءِ لِلْمَسْحِ
## مسح کے لیے الگ پانی لینے کا بیان

[۳۰۰]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقَطَوَانِيُّ، نا حَسَنُ بْنُ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، حَدَّثَنِي أَخِي عَلِيُّ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَأَخَذَ لِرَأْسِهِ مَاءً جَدِيدًا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اعضائے وضوء کو تین تین مرتبہ دھویا اور سر کے مسح کے لیے الگ پانی لیا۔

## بَابُ تَثْلِيثِ الْمَسْحِ
## تین بار مسح کرنا

[۳۰۱]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا كُلَّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ هٰكَذَا. إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى ضَعِيفٌ. ❶

عبداللہ بن جعفر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضوء کیا تو اپنے ہر ہاتھ کو تین مرتبہ دھویا، تین مرتبہ ہی (ناک میں پانی چڑھایا اور) ناک صاف کیا، تین مرتبہ ہی کُلی کی، تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، اپنے ہر بازو کو بھی تین تین مرتبہ دھویا، اپنے سر کا مسح بھی تین مرتبہ کیا اور اپنے دونوں پاؤں بھی تین تین مرتبہ دھوئے۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضوء کرتے دیکھا۔ اس روایت کی سند میں اسحاق بن یحییٰ راوی ضعیف ہے۔

[۳۰۲]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا أَبِي، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ شَقِيقِ بْنِ جَمْرَةَ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ تَوَضَّأَ فَمَضْمَضَ

شقیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضوء کیا تو تین بار کُلی کی اور تین بار ناک میں پانی چڑھایا، تین بار ہی اپنے چہرے کو دھویا اور اپنی داڑھی کا خلال بھی تین بار کیا، اپنے دونوں بازوؤں کو

❶ سيأتي بعده من طريق أبي وائل عن عثمان

واسْتَنْشَقَ ثَلاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا، وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ ثَلاثًا، وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا، وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلاثًا، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ هٰذَا. ❶

تین تین بار دھویا، اپنے سر کا مسح بھی تین بار کیا اور اپنے دونوں پاؤں کو تین تین بار دھویا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے یوں ہی (وضوء) کیا تھا۔

[۳۰۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَرْدَانَ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ حُمْرَانَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعَا بِوَضُوءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلاثًا، وَوَجْهَهُ ثَلاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلاثًا، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلاثًا، وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ هٰكَذَا، وَقَالَ: ((مَنْ تَوَضَّأَ أَقَلَّ مِنْ ذَالِكَ أَجْزَأَهُ)). ❷

حمران بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے وضوء کا پانی منگوایا اور اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، اپنے بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا، اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا اور اپنے پاؤں بھی تین مرتبہ دھوئے، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضوء کرتے دیکھا، اور آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو شخص اس سے کم وضوء کرے گا اس سے بھی کفایت کر جائے گا۔

[۳۰۴]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، نا صَفْوَانُ بْنُ عِيسٰى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنِ ابْنِ دَارَةَ مَوْلٰى عُثْمَانَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَيْهِ يَعْنِي عَلٰى عُثْمَانَ مَنْزِلَهُ فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَتَمَضْمَضُ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ، قَالَ: أَلا أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟، قُلْتُ: بَلٰى، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِمَاءٍ وَهُوَ عِنْدَ الْمَقَاعِدِ فَمَضْمَضَ ثَلاثًا، وَنَثَرَ ثَلاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلاثًا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلاثًا ثَلاثًا، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيكُمُوهُ. ❸

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابن دارہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے گھر میں آیا تو انہوں نے میرے کلی کرنے کی آواز سنی تو انہوں نے کہا: اے محمد۔ میں نے کہا: جی حضور! انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث نہ بتلاؤں؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ کے پاس پانی لایا گیا، اور آپ مقاعد کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ نے تین مرتبہ کلی کی تو تین مرتبہ ناک (میں پانی چڑھایا اور اور) جھاڑا، اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، اپنے بازو تین تین مرتبہ دھوئے، اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا اور اپنے دونوں پاؤں تین مرتبہ دھوئے، پھر فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کے وضوء کا طریقہ ہے، میں نے چاہا کہ میں آپ لوگوں کو بھی یہ دکھلا دوں۔

❶ سلف برقم: ۲۸۶

❷ سنن أبي داود: ۱۰۷ ۔مسند البزار: ٤١٨

❸ سلف برقم: ۲۷۱

[٣٠٥]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، نا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا ابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ بِالْمَقَاعِدِ، وَالْمَقَاعِدُ بِالْمَدِينَةِ حَيْثُ يُصَلَّى عَلَى الْجَنَائِزِ عِنْدَ الْمَسْجِدِ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ قَدَمَيْهِ ثَلَاثًا، وَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَجُلٌ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى فَرَغَ، فَلَمَّا فَرَغَ كَلَّمَهُ مُعْتَذِرًا إِلَيْهِ، وَقَالَ: لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ هٰكَذَا وَلَمْ يَتَكَلَّمْ ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ)). ❶

بیلمانی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے مقاعد پر وضوء کیا، اور مدینہ میں مقاعد مسجد کے پاس اس جگہ واقع تھا جہاں فوت شدگان کی نمازِ جنازہ ادا کی جاتی تھی، سو آپ نے تین تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا، تین مرتبہ ناک (میں پانی چڑھایا اور پھر اس) کو جھاڑا، تین مرتبہ کُلی کی، اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، اپنے بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا اور اپنے پاؤں بھی تین مرتبہ دھوئے۔ دورانِ وضوء ایک شخص نے انہیں سلام کہا لیکن انہوں نے جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ وضوء سے فارغ ہو گئے، جب وضوء سے فارغ ہوئے تو اس سے معذرت کرتے ہوئے بات کی اور فرمایا: مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے میں صرف یہ بات مانع تھی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص نے اس طرح وضوء کیا اور (اس دوران) کوئی بات نہ کی، پھر أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھا تو اس کے دو وضوؤں کے درمیان جتنے گناہ ہوں گے انہیں بخش دیا جائے گا۔

[٣٠٦]..... حَدَّثَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، نا مُسْهِرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ ثَلَاثًا، وَقَالَ: هٰكَذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيكُمُوهُ. ❷

عبد خیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو) تین تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر اور کانوں کا مسح بھی تین مرتبہ کیا، اور فرمایا: یہ رسول اللہ ﷺ کا وضوء ہے، میں نے چاہا کہ تمہیں بھی یہ دِکھا دوں۔

[٣٠٧]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا شُعَيْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَضْرَمِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، نا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْحَضْرَمِيُّ، وَعَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ صُبَيْحٍ، قَالَا: نا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے وضوء کیا اور اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، تین مرتبہ اپنے ناک (میں پانی چڑھایا اور اس کو) جھاڑا، تین مرتبہ کُلی کی، اپنے چہرے اور بازوؤں کو تین تین

❶ نصب الراية للزيلعي: ١/ ٣٢

❷ سلف برقم: ٢٩٩

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا، وَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَبْلَ أَنْ يَتَكَلَّمَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْوُضُوءَيْنِ)).

مرتبہ دھویا، اپنے سر کا تین مرتبہ مسح کیا اور اپنے پاؤں تین مرتبہ تین مرتبہ دھوئے، پھر بات کرنے سے پہلے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ پڑھا تو اس کے دو وضوؤں کے درمیان جتنے گناہ ہوئے ہوں گے بخش دیے جائیں گے۔

[۳۰۸]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنِي جَدِّي، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ خَرَجَ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ حَتّٰى جَلَسَ عَلَى الْمَقَاعِدِ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا، وَتَمَضْمَضَ ثَلَاثًا، وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، وَذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ، كُنْتُ عَلَى وُضُوءٍ وَلٰكِنْ أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ. ❶

سعید مخزومی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ نکلے، یہاں تک کہ مقاعد پر آ بیٹھے، پھر وضوء کا پانی منگوایا اور تین مرتبہ اپنے ہاتھوں کو دھویا، تین مرتبہ کُلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا، اپنے چہرے اور بازوؤں کو تین مرتبہ دھویا، اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا اور اپنے پاؤں تین مرتبہ دھوئے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اسی طرح وضوء کیا، میں باوضوء ہی تھا لیکن میں نے چاہا کہ تمہیں بھی دِکھلا دوں کہ نبی ﷺ نے کیسے وضوء کیا تھا۔

[۳۰۹]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وضوء کیا (اور اعضائے وضوء کو) دو دو مرتبہ (دھویا)۔

[۳۱۰]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ زَيْدِ بْنِ كَامِلٍ إِمْلَاءً، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اعضائے وضوء کو دو دو مرتبہ دھویا۔

❶ سلف برقم: ۲۷۱

❷ مسند أحمد: ۷۸۷۷، ۸۷٦۲۔ صحیح ابن حبان: ۱۰۹٤

أَبِـی بَـكْـرٍ ، عَـنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ . ❶

[۳۱۱]...... حَـدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ ، نـا عَـلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، نا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، أَخْبَرَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ حَرَّكَ خَاتَمَهُ فِي إِصْبَعِهِ . ❷

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے وضوء فرماتے تھے تو اپنی اُنگلی میں پہنی انگوٹھی کو حرکت دیتے تھے۔

## بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْمُتَوَضِّىءِ وَالْمُغْتَسِلِ أَنْ يَسْتَعْمِلَهُ مِنَ الْمَاءِ
## وضوء اور غسل کرنے والے کے لیے کتنی مقدار پانی کا استعمال مستحب ہے؟

[۳۱۲]...... حَـدَّثَـنَـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْـجَـهْـمِ ، نـا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ نا بِشْرُ بْنُ الْـمُـفَـضَّـلِ ، ثنا أَبُو رَيْحَانَةَ ، عَنْ سَفِينَةَ مَوْلَى أُمِّ سَـلَـمَةَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُـوضِيهِ الْمُدُّ ، وَيَغْسِلُهُ الصَّاعُ . ❸

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سفینہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد پانی سے وضوء کرلیا کرتے تھے اور ایک صاع پانی سے غسل فرمایا کرتے تھے۔ (ایک مد کی مقدار دو ہتھیلی پانی کے برابر ہوتی ہے اور ایک صاع میں چار مد ہوتے ہیں)۔

[۳۱۳]...... حَـدَّثَـنِـي مُـحَـمَّـدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْـجَـهْـمِ ، ثـنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ، حَـدَّثَـنِـي أَبِي ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِنَحْوِ الْمُدِّ ، وَيَغْتَسِلُ بِنَحْوِ الصَّاعِ . ❹

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مد کے برابر پانی سے وضوء اور ایک صاع جتنے پانی سے غسل کیا کرتے تھے۔

[۳۱٤]...... حَـدَّثَـنَـا أَحْـمَـدُ بْـنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، وَعَـلِـيُّ بْـنُ الْـحُـسَيْنِ السَّوَّاقُ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ غَـالِبٍ ، نا أَبُو عَاصِمٍ مُوسَى بْنُ نَصْرٍ الْحَنَفِيُّ ، نا عَبْدَةُ بْـنُ سُـلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَـنْ جَـرِيـرِ بْـنِ يَـزِيدَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو رِطل پانی سے وضوء فرمایا کرتے تھے اور ایک صاع سے غسل کیا کرتے تھے، اور ایک صاع میں آٹھ رِطل ہوتے ہیں۔ (ہمارے ہاں رائج پیمانے کے مطابق ایک رِطل ۳۴ تولے اور ڈیڑھ ماشے کا ہوتا ہے یعنی ۳۹۸ گرام اور ۳۴ ملی گرام)۔

---

❶ مسند أحمد: ١٦٤٦٤

❷ سنن ابن ماجه: ٤٩٩ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ٣٩

❸ مسند أحمد: ٢١٩٣٠

❹ صحيح البخاري: ٢٠١ـ صحيح مسلم: ٣٢٥ (٥١) سنن أبي داود: ٩٢ـ سنن النسائي: ١/ ١٧٩ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٨ـ مسند أحمد: ٢٤٨٩٧

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِرِطْلَيْنِ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ. تَفَرَّدَ بِهِ مُوسَى بْنُ نَصْرٍ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ. ❶

اسے اکیلے موسیٰ بن نصر نے روایت کیا ہے اور وہ حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

## بَابُ السُّنَنِ الَّتِي فِي الرَّأْسِ وَالْجَسَدِ
### سر اور جسم کے بارے میں سنتیں

[۳۱۵]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ، وَالسِّوَاكُ، وَالِاسْتِنْشَاقُ بِالْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ)). قَالَ زَكَرِيَّا: قَالَ مُصْعَبٌ: نَسِيتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْمَضْمَضَةَ. رَوَاهُ خَارِجَةُ، عَنْ زَكَرِيَّا، وَقَالَ: وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الِاسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ. تَفَرَّدَ بِهِ مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ، وَخَالَفَهُ أَبُو بِشْرٍ، وَسُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، فَرَوَيَاهُ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، قَوْلَهُ غَيْرَ مَرْفُوعٍ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس کام فطرت کا حصہ ہیں: مونچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مسواک کرنا، (وضوء کے دوران) ناک میں پانی چڑھانا، ناخن کاٹنا، جوڑوں کو دھونا، بغل کے بال صاف کرنا، زیر ناف بال مونڈنا اور استنجاء کرنا۔ زکریا بیان کرتے ہیں کہ مصعب نے کہا: میں دسواں بھول گیا ہوں، البتہ وہ کلی کرنا ہوسکتا ہے۔ اسے خارجہ نے زکریا سے روایت کیا اور آخری کام کی وضاحت کی کہ اس سے مراد قضائے حاجت کے بعد استنجاء کرنا ہے۔ اسے اکیلے مصعب بن شیبہ نے روایت کیا ہے، ابوبشر اور سلیمان التیمی نے اس کی مخالفت کی ہے اور ان دونوں نے اسے طلق بن حبیب سے ان کے قول کے طور پر روایت کیا ہے، نہ کہ نبی ﷺ کے فرمان کے طور پر۔

## بَابُ وُجُوبِ غَسْلِ الْقَدَمَيْنِ وَالْعَقِبَيْنِ
### دونوں پاؤں اور ایڑھیاں دھونے کا وجوب

[۳۱۶]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ وَبُطُونِ الْأَقْدَامِ مِنَ النَّارِ)). ❸

سیدنا عبداللہ بن حارث بن جزء الزبیدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: (وضوء میں خشک رہ جانے والی) ایڑھیوں اور پاؤں کے تلووں کے لیے ہلاکت ہے۔

---

❶ سیتکرر برقم: ۲۱۳۸

❷ مسند أحمد: ۲۵۰۶۰

❸ مسند أحمد: ۱۷۷۱۰

[٣١٧]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ، نا الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَيُخَلِّلُ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَيُدَلِّكُ عَقِبَيْهِ، وَيَقُولُ: ((خَلِّلُوا بَيْنَ أَصَابِعِكُمْ، لَا يُخَلِّلُ اللّٰهُ تَعَالَى بَيْنَهَا بِالنَّارِ، وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب وضوء کیا کرتے تھے تو انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرتے تھے اور اپنی ایڑھیوں کو مَل کر دھویا کرتے تھے، اور فرماتے: اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو، اللہ تعالیٰ ان کے درمیان سے آگ نہیں گزارے گا (لیکن خشک رہ جانے والی ایڑھیوں کو آگ کا عذاب ہوگا۔

[٣١٨]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا يَحْيَى بْنُ مَيْمُونِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَلِّلُوا بَيْنَ أَصَابِعِكُمْ لَا يُخَلِّلُهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کیا کرو، اللہ عزوجل روزِ قیامت انہیں آگ میں نہیں ڈالے گا۔

[٣١٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، وَالْحَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي الْوَلِيدِ، قَالَا: نا هَمَّامٌ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى بْنِ خَلَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمِّهِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: كَانَ رِفَاعَةُ وَمَالِكُ بْنُ رَافِعٍ أَخَوَيْنِ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ، قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، أَوْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ وَنَحْنُ حَوْلَهُ، إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ))، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يُصَلِّي وَنَحْنُ نَرْمُقُ صَلَاتَهُ لَا نَدْرِي مَا يَعِيبُ مِنْهَا، فَلَمَّا صَلَّى جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ لَهُ

سیدنا رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، یا کہا کہ آپ ﷺ تشریف فرما تھے اور ہم آپ کے اردگرد بیٹھے تھے کہ ایک آدمی آیا اور قبلہ رُخ ہو کر نماز پڑھنے لگا، جب وہ نماز پڑھ چکا تو اس نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو سلام کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: وعلیک السلام، واپس جاؤ اور نماز پڑھو، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تو وہ پھر نماز پڑھنے لگا اور ہم اس کی نماز کو بغور دیکھ رہے تھے، ہمیں معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ نماز میں کیا غلطی کر رہا ہے۔ پھر جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو (مجلس میں) آیا، نبی ﷺ کو سلام عرض کیا اور لوگوں کو بھی سلام کہا، تو نبی ﷺ نے اس سے پھر فرمایا: وعلیک السلام، واپس جاؤ اور نماز پڑھ کر آؤ، کیونکہ تم نے نماز نہیں پڑھی۔ ہمامؒ کہتے ہیں کہ مجھے نہیں معلوم کہ آپ ﷺ نے اسے دو مرتبہ یہ حکم دیا یا تین مرتبہ۔ چنانچہ اس آدمی نے کہا: میں نے کوئی کمی نہیں کی اور نہ ہی مجھے یہ معلوم ہو رہا

❶ مسند أحمد: ٢٤١٢٣

❷ مسند أحمد: ٧١٢٢

النَّبِیُّ ﷺ: ((وَعَلَیْكَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ)) قَالَ هَمَّامٌ: فَلَا أَدْرِي أَمَرَهُ بِذَالِكَ مَرَّتَیْنِ أَوْ ثَلَاثًا۔ فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا أَلَوْتُ فَلَا أَدْرِي مَا عِبْتَ عَلَيَّ مِنْ صَلَاتِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوءَ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ، فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، وَيَمْسَحُ بِرَأْسِهِ وَرِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ يُكَبِّرُ اللّٰهَ وَيُثْنِي عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ وَمَا أَذِنَ لَهُ فِيهِ وَتَيَسَّرَ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَرْكَعُ وَيَضَعُ كَفَّيْهِ عَلٰى رُكْبَتَيْهِ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ، وَيَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، وَيَسْتَوِي قَائِمًا حَتّٰى يُقِيمَ صُلْبَهُ وَيَأْخُذَ كُلُّ عَظْمٍ مَأْخَذَهُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْجُدُ فَيُمَكِّنُ وَجْهَهُ))، قَالَ هَمَّامٌ: وَرُبَّمَا قَالَ: ((جَبْهَتَهُ فِي الْأَرْضِ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ مَفَاصِلُهُ وَتَسْتَرْخِيَ، ثُمَّ يُكَبِّرُ فَيَسْتَوِي قَاعِدًا عَلٰى مَقْعَدَتِهِ وَيُقِيمُ صُلْبَهُ))، فَوَصَفَ الصَّلَاةَ هٰكَذَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ حَتّٰى فَرَغَ ثُمَّ قَالَ: ((لَا تَتِمُّ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ حَتّٰى يَفْعَلَ ذَالِكَ)). ❶

ہے کہ آپ میری نماز میں کیا غلطی دیکھ رہے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تم میں سے کسی کی بھی نماز اس وقت تک کامل نہیں ہو سکتی جب تک کہ اسی طرح کامل وضوء نہ کر لے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے حکم فرمایا ہے، وہ اپنے چہرے کو دھوئے اور کہنیوں تک بازو دھوئے، اپنے سر کا مسح کرے اور ٹخنوں تک پاؤں دھوئے، پھر (نماز پڑھنے کے لیے) اللہ اکبر کہے، ثناء پڑھے، پھر سورۃ فاتحہ پڑھے اور اس کے بعد اسے (قرآن کی جو بھی سورت) آسان لگے یا جس کا اسے حکم ہو وہ پڑھے، پھر اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلا جائے اور اپنی ہتھیلیاں اپنے گھٹنوں پر رکھے، یہاں تک کہ اس کے جوڑ اطمینان کی حالت میں ہو جائیں اور کشادہ ہو جائیں، پھر وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے اور سیدھا کھڑا ہو جائے، یہاں تک کہ اس کی کمر بھی بالکل سیدھی ہو جائے اور ہر ہڈی اپنی جگہ پر آ جائے، پھر وہ اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں چلا جائے اور اپنے چہرے کو۔ ہمام نے ان الفاظ کی بجائے کہا ہے کہ اپنی پیشانی کو زمین پر رکھے، یہاں تک کہ اس کے جوڑ آرام وسکون کی حالت میں ہو جائیں اور کشادہ ہو جائیں، پھر وہ اللہ اکبر کہہ کر اپنی پیٹھ پر سیدھا ہو کر بیٹھ جائے اور اپنی کمر کو بھی سیدھا کر لے۔ پھر آپ ﷺ نے چاروں رکعات کا یہی طریقہ بیان کیا، یہاں تک کہ مکمل بیان کر دیا، پھر فرمایا: تم میں سے کسی بھی شخص کی نماز تب تک پوری نہیں ہوتی جب تک وہ اس طرح نہ پڑھے۔

[۳۲۰]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ أَرْسَلَهُ إِلَى الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ يَسْأَلُهَا عَنْ وُضُوءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِنَّ وَكَانَتْ تُخْرِجُ لَهُ

عبداللہ بن محمد بن عقیل بیان کرتے ہیں کہ علی بن حسین رحمہ اللہ نے انہیں سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کے پاس رسول اللہ ﷺ کے وضوء کا طریقہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ ان کے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور وہ ان کے لیے وضوء کا پانی رکھا کرتی تھیں۔ کہتے

❶ مسند أحمد: ۱۸۹۹۷۔ صحیح ابن حبان: ۱۷۸۷۔ شرح مشکل الآثار للطحاوی: ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۲۲۴۵

الْوَضُوءَ، قَالَ: فَأَتَيْتُهَا فَأَخْرَجَتْ إِلَيَّ إِنَاءً، فَقَالَتْ: فِي هٰذَا كُنْتُ أُخْرِجُ لَهُ الْوَضُوءَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَيَبْدَأُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فَيَغْسِلُ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يُمَضْمِضُ ثَلَاثًا، وَيَسْتَنْشِقُ ثَلَاثًا، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ مُقْبِلًا وَمُدْبِرًا، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ، قَالَتْ: وَقَدْ أَتَانِي ابْنُ عَمٍّ لَكَ تَعْنِي ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا أَجِدُ فِي الْكِتَابِ إِلَّا غَسْلَتَيْنِ وَمَسْحَتَيْنِ، فَقُلْتُ لَهَا: فَبِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ الْإِنَاءُ؟ قَالَتْ: قَدْرُ مُدٍّ بِالْهَاشِمِيِّ، أَوْ مُدٍّ وَرُبُعٍ. قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ: هٰذِهِ الْمَرْأَةُ حَدَّثَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ بَدَأَ بِالْوَجْهِ قَبْلَ الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ، وَقَدْ حَدَّثَ أَهْلُ بَدْرٍ مِنْهُمْ: عُثْمَانُ وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ بَدَأَ بِالْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ قَبْلَ الْوَجْهِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ. ❶

ہیں کہ ایک روز میں ان کے پاس گیا تو انہوں نے میرے سامنے ایک برتن رکھا اور کہا: میں اس برتن میں رسول اللہ ﷺ کے لیے وضوء کا پانی رکھا کرتی تھی۔ آپ ﷺ وضوء کی ابتداء یوں کرتے کہ اپنے ہاتھوں کو برتن میں ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ دھوتے، پھر وضوء کرتے اور اپنا چہرہ مبارک تین مرتبہ دھوتے، پھر تین مرتبہ کلی کرتے اور تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھاتے، پھر اپنے ہاتھوں کو دھوتے، پھر اپنے سر کا آگے سے پیچھے کی طرف اور پیچھے سے آگے کی طرف مسح کرتے، پھر اپنے پاؤں دھو لیتے۔ سیدہ ربیع رضی اللہ عنہا نے کہا: میرے پاس تمہارے چچازاد یعنی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما آئے تو میں نے انہیں (یہ طریقۂ وضوء) بتلایا تو انہوں نے کہا: میں نے تو کتاب اللہ میں صرف دو دو مرتبہ اعضائے وضوء کو دھونا اور سر اور کانوں کا مسح کرنا پڑھا ہے۔ (راوی کہتے ہیں) پھر میں نے ان سے پوچھا: برتن کتنی مقدار کا ہوتا تھا؟ تو انہوں نے کہا: ایک ہاشمی مد کے بہ قدر، یا سوا مُد کے برابر۔ عباس بن یزید رحمہ اللہ کہتے ہیں: اس صحابیہ نے نبی ﷺ کے حوالے سے یہ بیان کیا ہے کہ آپ نے کُلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے سے پہلے چہرہ دھویا، جبکہ بدری صحابہ، جن میں سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما بھی ہیں، بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے کُلی اور ناک میں پانی چڑھانے سے پہلے چہرہ دھویا، اور لوگوں کا بھی اسی پر عمل ہے۔

## بَابُ مَا رُوِيَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ))

## نبی ﷺ کا یہ فرمان کہ کان بھی سر کا حصہ ہیں

[۳۲۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا يَحْيَى بْنُ الْعُرْيَانِ الْهَرَوِيُّ، نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). كَذَا قَالَ وَهُوَ وَهْمٌ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کان، سر کا حصہ ہیں۔ (یعنی جیسے سر کے لیے مسح کا حکم ہے اسی طرح کانوں پر بھی مسح ہی کیا جائے گا)۔ راویٔ حدیث نے اسی طرح بیان کیا اور یہ وہم ہے، درست بات یہ ہے کہ یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے (یعنی نبی ﷺ کا فرمان

❶ مسند أحمد: ٢٧٠١٥

وَالصَّوَابُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ الْفِهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا، هٰذَا وَهْمٌ وَلَا يَصِحُّ وَمَا بَعْدَهُ وَقَدْ بَيَّنْتُ عِلَلَهَا. ❶

نہیں ہے بلکہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے) یہ وہم ہے۔ یہ روایت اور اس کے بعد والی روایت صحیح نہیں، اور میں نے اس کی علت بیان کر دی ہے۔

[٣٢٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، وَالْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ قَالَا: نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَلِمِ بْنِ حَيَّانَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى بْنِ يُونُسَ الْبَزَّازُ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). رَفْعُهُ وَهْمٌ وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ، وَالْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى هٰذَا ضَعِيفٌ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان، سر ہی کا حصہ ہیں۔ اسے مرفوع کہنا وہم ہے اور درست بات یہی ہے کہ یہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور اس کی سند میں قاسم بن یحییٰ نامی راوی ضعیف ہے۔

[٣٢٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ الْمُعَدَّلُ بِالرَّمْلَةِ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ وُهَيْبٍ الْغَزِّيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ، ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). كَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ. وَرَفْعُهُ أَيْضًا وَهْمٌ. وَرَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَاضِي غَزَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي السَّرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ. وَرَفْعُهُ أَيْضًا وَهْمٌ وَوَهِمَ فِي ذِكْرِ الثَّوْرِيِّ، وَإِنَّمَا رَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَخِي عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْهُ مَوْقُوفًا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان بھی سر کا حصہ ہیں۔ اسی طرح عبدالرزاق نے عبیداللہ سے بیان کیا ہے اور اس کو مرفوع کہنا بھی وہم ہے۔ اسحاق بن ابراہیم نے ابن ابی السری، عبدالرزاق اور ثوری کے حوالے سے عبیداللہ سے بیان کیا ہے اور اسے بھی مرفوع کہنا وہم ہے۔

ثوری کے ذکر میں بھی اسے وہم ہوا ہے، اور صرف عبدالرزاق نے عبیداللہ کے بھائی عبداللہ بن عمر اور نافع کے واسطے سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کی ہے۔

[٣٢٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ، مَوْقُوفٌ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کان، سر کا ہی حصہ ہیں۔ یہ روایت موقوف ہے۔ اسے محمد بن اسحاق نے بھی نافع، عبداللہ بن نافع اور ان کے والد کے واسطے سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

❶ الكامل لابن عدي: ١/ ٢٩٥، ٢٩٦۔ والخطيب في تاريخ بغداد: ١٤/ ١٦١

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا.

[۳۲۵]...... حَدَّثَنَا بِهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَمْسَحُ أُذُنَيْهِ، وَيَقُولُ: هُمَا مِنَ الرَّأْسِ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کانوں کا مسح کیا کرتے تھے اور فرماتے: یہ دونوں بھی سر کا حصہ ہیں۔

[۳۲۶]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا وَكِيعٌ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ. قَالَ الشَّيْخُ: وَأَمَّا الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ الَّذِي رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ الْعُرْيَانِ، عَنْ حَاتِمٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مَرْفُوعًا فَهُوَ وَهْمٌ وَالصَّوَابُ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ الْفِهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا.

نافع ہی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کان، سر کا حصہ ہیں۔ شیخ فرماتے ہیں: پہلی حدیث جسے یحییٰ بن عریان نے حاتم، اسامہ بن زید اور نافع کے واسطوں سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کیا ہے یہ وہم ہے اور درست یہ ہے جو اسامہ بن زید اور ہلال بن اسامہ الفہری کے واسطے سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے۔

[۳۲۷]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا وَكِيعٌ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ الْفِهْرِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

ہلال بن اسامہ الفہری بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: کان بھی سر کا حصہ ہیں۔

[۳۲۸]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا أَبُو مُوسَى، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا وَكِيعٌ، قَالَا: نا سُفْيَانُ، عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ.

سعید بن مرجانہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کان، سر کا ہی حصہ ہیں۔

[۳۲۹]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَشِّرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، نا عَبْدُ الْحَكِيمِ بْنُ مَنْصُورٍ، نا غَيْلَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ

بنو مخزوم کے آزاد کردہ غلام غیلان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: کان، سر کا حصہ ہیں۔ یہ زید العمی اور مجاہد کے واسطے سے سیدنا ابن عمر

اللّٰهِ النَّحَّاسُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ. وَرُوِيَ عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مَرْفُوعًا.

رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً بھی روایت کی گئی ہے۔

[٣٣٠]...... حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِدْرِيسُ بْنُ الْحَكَمِ الْعَنَزِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ هُوَ ابْنُ عَطِيَّةَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان بھی سر کا حصہ ہیں۔ محمد بن فضل سے مراد ابن عطیہ ہے جو متروک الحدیث ہے۔

[٣٣١]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ بِمِصْرَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ الْبَزَّارُ، ثنا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، نا غُنْدَرٌ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کان، سر کا ہی حصہ ہیں۔

[٣٣٢]...... حَدَّثَنَا بِهِ أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْبَاغَنْدِيُّ، ثنا أَبُو كَامِلٍ بِهٰذَا. تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو كَامِلٍ، عَنْ غُنْدَرٍ، وَوُهِمَ عَلَيْهِ فِيهِ تَابَعَهُ الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ وَهُوَ مَتْرُوكٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔ اسے غندر سے روایت کرنے میں ابو کامل ہے اور اس پر وہم کا بھی حکم لگایا گیا ہے۔ ربیع بن بدر نے اس کی موافقت کی ہے اور وہ متروک ہے۔ درست بات یہ ہے کہ یہ روایت ابن جریج کے واسطے سے سلیمان بن موسیٰ سے مروی ہے وہ نبی ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

[٣٣٣]...... فَأَمَّا حَدِيثُ الرَّبِيعِ بْنِ بَدْرٍ، فَحَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ أَبُو الْحَسَنِ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَا: نا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَسَرَّةَ، نا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ، نا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان بھی سر کا حصہ ہیں۔

❶ أخرجه العقيلي: ٤/ ٦٧ـ والخطيب في تاريخ بغداد: ٣/ ٢٣٤

عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)).

[٣٣٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النَّحَّاسِ، نَا أَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيْنَا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا كَثِيرُ بْنُ شَيْبَانَ، قَالَ: نَا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَمَضْمَضُوا وَاسْتَنْشِقُوا وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کُلّی کیا کرو اور ناک میں پانی چڑھایا کرو، اور کان؛ سر کا ہی حصہ ہیں۔ ربیع بن بدر (جو کہ اس حدیث کی سند میں مذکور ہے) متروک راوی ہے۔

[٣٣٥]...... وَأَمَّا حَدِيثُ مَنْ رَوَاهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَلَى الصَّوَابِ، فَحَدَّثَنَا بِهِ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نَا وَكِيعٌ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، نَا الْحَسَّانِيُّ، نَا وَكِيعٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)).

سیدنا سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان بھی سر کا حصہ ہیں۔

[٣٣٦]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ، نَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، نَا أَبُو نُعَيْمٍ، وَقَبِيصَةُ، قَالَا: نَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٣٣٧]...... نَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ، نَا صِلَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)).

سیدنا سلیمان بن موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔

[٣٣٨]...... نَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

صرف سند کا اختلاف ہے، حدیث اسی کے مثل ہے۔

[٣٣٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)) وَهِمَ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ فِي قَوْلِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالَّذِي قَبْلَهُ أَصَحُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ علی بن عاصم کو اپنے اس قول عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ میں وہم ہوا ہے، اور جو روایت اس سے پہلے والی ہے وہ ابن جریج کی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

[٣٤٠]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ بِبَلْخَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَزْهَرِ الْجَوْزَجَانِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ، وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). كَذَا قَالَ وَالْمُرْسَلُ أَصَحُّ، وَرُوِيَ عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، وَاخْتُلِفَ عَنْهُ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وضوء کرے اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی چڑھانا چاہیے، اور کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ اس روایت کا مرسل ہونا زیادہ صحیح ہے، جابر جعفی اور عطاء کے واسطے سے روایت کی گئی ہے اور اس سے روایت کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے۔

[٣٤١]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بَكْرٍ أَبُو سَعِيدٍ بِبَالِسَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقَرْقَسَانِيُّ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص وضوء کرے تو اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی چڑھانا چاہیے، اور کان؛ سر کا حصہ ہیں۔

[٣٤٢]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْحَسَنِ التَّمِيمِيُّ، نا حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، نا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ، عَنْ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((وَلْيَسْتَنْثِرْ)).

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے، البتہ اس میں یہ لفظ بھی ہے کہ ناک سے پانی جھاڑنا چاہیے۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ٤٤٥، مسند أبي يعلى الموصلي: ٦٣٧٠

❷ مصنف، رقم: ٢٨١

[٣٤٣]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَمْدَانَ الْعَائِذِيُّ أَبُو الْحَسَنِ الْأَنْطَاكِيُّ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ الدَّامِغَانِيُّ وَكَانَ رَجُلًا صَالِحًا ، نا عَلِيُّ بْنُ يُونُسَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ مِنَ الْوُضُوءِ الَّذِي لَا يَتِمُّ الْوُضُوءُ إِلَّا بِهِمَا ، وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)) جَابِرٌ ضَعِيفٌ ، وَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْهُ فَأَرْسَلَهُ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو مُطِيعٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَهُوَ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کلی اور ناک میں پانی چڑھانا وضوء کے ایسے ارکان ہیں کہ ان کے بغیر وضوء مکمل نہیں ہوتا، اور کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ اس حدیث کی سند میں جابر راوی ضعیف ہے اور اس سے روایت کرنے میں اختلاف کیا گیا ہے۔ ابومطیع حکم بن عبداللہ نے ابراہیم بن طہمان، جابر اور عطاءؒ کے واسطے سے مرسل روایت کیا ہے اور یہی زیادہ درست بات لگتی ہے۔

[٣٤٤]...... حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، ثنا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ، نا أَبُو مُطِيعٍ الْخُرَاسَانِيُّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ مِنْ وَظِيفَةِ الْوُضُوءِ لَا يَتِمُّ الْوُضُوءُ إِلَّا بِهِمَا وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)) . وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا .

عطاء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ کلی اور ناک میں پانی چڑھانا وضوء کے ایسے لوازم ہیں کہ ان کے بغیر وضوء مکمل نہیں ہوتا، اور کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ اسے عمر بن قیس مکی نے عطاء کے واسطے سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

[٣٤٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الْخَصِيبُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْوَاسِطِيُّ ، نا أَبُو مَنْصُورٍ ، نا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ فِي الْوُضُوءِ ، وَمِنَ الْوَجْهِ فِي الْإِحْرَامِ . عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ ضَعِيفٌ ، وَرَوَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ .

عطاءؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وضوء کے معاملے میں کان، سر کا حصہ ہیں اور احرام میں یہ چہرے کا حصہ ہیں۔ عمر بن قیس ضعیف راوی ہے اور اس نے اسماعیل بن مسلم سے روایت کیا، انہوں نے عطاء رحمہ اللہ سے اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، اور اس سے اختلاف نقل کیا گیا ہے۔

[٣٤٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ ، نا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ ، نا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، نا الْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کلی اور ناک میں پانی چڑھانا سُنت ہے اور کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ اسماعیل بن مسلم ضعیف راوی ہے اور قاسم بن غصن بھی اسی کے مثل ہے۔ علی بن ہشام نے اس کے

((الْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ سُنَّةٌ، وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ ضَعِيفٌ، وَالْقَاسِمُ بْنُ غُصْنٍ مِثْلُهُ. خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، فَرَوَاهُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا يَصِحُّ أَيْضًا. ❶

خلاف بیان کیا ہے اور ان دونوں نے اسماعیل بن مسلم مکی اور عطاء کے واسطے سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ بھی صحیح نہیں۔

[٣٤٧]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، وَحَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ مِنْ كِتَابِهِ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ كَعْبٍ، نا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَتَمَضْمَضْ وَلْيَسْتَنْشِقْ وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). وَرُوِيَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضوء کرے تو اسے کلی کرنی چاہیے اور ناک میں پانی چڑھانا چاہیے، اور کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ میمون بن مہران کے حوالے سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسے روایت کیا گیا ہے۔

[٣٤٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، نا أَبُو يَحْيَى بْنُ أَبِي مَسَرَّةَ، نا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔

[٣٤٩]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٣٥٠]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا ابْنُ يَاسِينَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَالَجٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، بِهَذَا مِثْلَهُ. مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ هَذَا مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. وَرَوَاهُ يُوسُفُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَوْقُوفًا.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔ یہ راوی محمد بن زیاد متروک الحدیث ہے اور اسے یوسف بن مہران نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً مروی ہے۔

---

❶ سلف برقم: ٢٨٣

❷ سلف برقم: ٣٣٩

[٣٥١]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا وَكِيعٌ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ. وَرُوِيَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کان؛ سر کا ہی حصہ ہیں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

[٣٥٢]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ الرَّازِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، نا ابْنُ عُلَاثَةَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((تَمَضْمَضُوا وَاسْتَنْشِقُوا وَالْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، وَابْنُ عُلَاثَةَ ضَعِيفَانِ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کلی کیا کرو اور ناک میں پانی چڑھایا کرو، کان بھی سر کا حصہ ہیں۔ عمرو بن حصین اور ابن علاثہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[٣٥٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَرَّرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ. ابْنُ مُحَرَّرٍ مَتْرُوكٌ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ ابن محرر متروک راوی ہے۔

[٣٥٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ الْقَلَانِسِيِّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا الْبَخْتَرِيُّ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ، نا سَعِيدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ، نا الْبَخْتَرِيُّ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). الْبَخْتَرِيُّ بْنُ عُبَيْدٍ ضَعِيفٌ، وَأَبُوهُ مَجْهُولٌ. وَرُوِيَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ اس روایت کی سند میں بختری بن عبید ضعیف راوی ہے، اس کے والد کے حالات معلوم نہیں ہیں اور یہ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

[٣٥٥]...... حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ زِيَادٍ الْأَحْمَرُ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ علی بن جعفر نے عبدالرحیم کے حوالے سے اسے مرفوع روایت کیا ہے جبکہ اس کا موقوف ہونا ہی درست بات ہے اور حسن نے ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

❶ سنن ابن ماجه: ٤٤٥
❷ [illegible] برقم: [illegible]

((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). رَفَعَهُ عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ، وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ، وَالْحَسَنُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي مُوسَى. ❶

[٣٥٦]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ مَوْقُوفٌ. تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْفَرَّاءُ وَغَيْرُهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ. وَرُوِيَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ.

حسن روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ یہ روایت موقوف ہے، ابراہیم بن موسیٰ الفراء وغیرہ نے عبدالرحیم کے واسطے سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور یہ سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

[٣٥٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَأَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). وَكَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْمَاقَيْنِ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً. شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَقَدْ وَقَفَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ حَمَّادٍ وَهُوَ ثِقَةٌ ثَبْتٌ. ❷

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم آنکھوں کے کویوں (یعنی وہ گوشے جو ناک کی طرف ہوتے ہیں) پر بھی مسح کیا کرتے تھے، اور بلاشبہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کا ایک ہی مرتبہ مسح کیا۔ اس روایت کی سند میں شہر بن حوشب قوی راوی نہیں ہے اور سلیمان بن حرب نے حماد کے حوالے سے اسے موقوف روایت کیا ہے اور ثقہ اور معتبر راوی ہیں۔

[٣٥٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). ❸

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔



[٣٥٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا حَمَّادٌ، عَنْ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مروی ہے، یا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا اپنا قول ہے کہ کان؛ سر کا حصہ ہیں۔

❶ المعجم الأوسط للطبراني: ٤٠٩٦

❷ سنن أبي داود: ١٣٤ـ جامع الترمذي: ٣٧ـ سنن ابن ماجه: ٤٤٤ـ مسند أحمد: ٢٢٢٢٣

❸ شرح المعاني والآثار للطحاوي: ١/ ٣٣

سِنَانٍ، عَنْ شَهْرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ))، بِالشَّكِّ.

یعنی راوی کو شک ہوا ہے۔

[٣٦٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، نا أَبُو مُسْلِمٍ، ثنا أَبُو عُمَرَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَا: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). أَسْنَدَهُ هٰؤُلَاءِ عَنْ حَمَّادٍ، وَخَالَفَهُمْ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ.

اسی اسناد کے ساتھ نبی ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ تمام رُواۃ نے اسے حماد سے روایت کیا اور سلیمان بن حرب نے ان کے خلاف بیان کیا، یہ ثقہ اور حافظ ہیں۔

[٣٦١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّهُ وَصَفَ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَحَ مَاقَيْهِ بِالْمَاءِ. قَالَ: فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ؟ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ، إِنَّمَا هُوَ قَوْلُ أَبِي أُمَامَةَ، فَمَنْ قَالَ غَيْرَ هٰذَا فَقَدْ بَدَّلَ، أَوْ كَلِمَةً قَالَهَا سُلَيْمَانُ أَيْ أَخْطَأَ. خَالَفَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، رَوَاهُ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ غَسَلَ مَاقَيْهِ بِإِصْبَعَيْهِ، وَلَمْ يَذْكُرِ الْأُذُنَيْنِ.

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے وضوء کا طریقہ بیان کیا اور فرمایا: آپ ﷺ جب وضوء کرتے تھے تو پانی کے ساتھ آنکھوں کے کویوں (یعنی وہ گوشے جو ناک کی طرف ہوتے ہیں) پر بھی مسح کرتے تھے۔ راوی نے کہا: کیا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ کان؛ سر کا حصہ ہیں؟ تو سلیمان بن حرب نے کہا: یہ صرف ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا ہی قول ہے کہ کان؛ سر کا حصہ ہیں، سو جس نے بھی اس کے علاوہ کہا اس نے (اس کو) تبدیل کر دیا، یا سلیمانؒ نے کوئی ایسی بات کی جس سے مراد تھا کہ اس نے غلطی کی۔ حماد بن سلمہ نے اس کے خلاف بیان کیا اور اسے سنان بن ربیعہ کے واسطے سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب وضوء فرماتے تھے تو اپنی دو انگلیوں کے ساتھ اپنی آنکھوں کے کویوں کو دھوتے تھے۔ اور انس رضی اللہ عنہ نے کانوں کا ذِکر نہیں کیا۔

[٣٦٢]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: سَأَلْتُ مُوسَى بْنَ هَارُونَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: لَيْسَ بِشَيْءٍ فِيهِ شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ وَشَهْرٌ ضَعِيفٌ، وَالْحَدِيثُ فِي رَفْعِهِ شَكٌّ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ: قَالَ أَبِي: سِنَانُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو رَبِيعَةَ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ.

دعلج بن احمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے موسیٰ بن ہارون سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ مستند نہیں ہے، اس میں شہر بن حوشب ہے جو ضعیف راوی ہے۔ اس حدیث کے مرفوع ہونے میں شک ہے۔ ابن ابی حاتم کہتے ہیں کہ میرے والد نے فرمایا: سنان بن ربیعہ ابوربیعہ مضطرب الحدیث ہے۔

[٣٦٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ، نا أَبُو حُمَيْدٍ الْحِمْصِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نا أَبُو حَيْوَةَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). هٰذَا مُرْسَلٌ وَرُوِيَ عَنْهُ مُتَّصِلًا عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَا يَصِحُّ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ضَعِيفٌ.

راشد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ یہ روایت مرسل ہے اور ان سے متصل بھی روایت کی گئی ہے جو یہ ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، لیکن یہ صحیح نہیں۔ ابوبکر بن ابومریم ضعیف راوی ہے۔

[٣٦٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَّابُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَاشِدَ بْنَ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ضَعِيفٌ. ❶

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ اس روایت کی سند میں ابوبکر بن ابومریم راوی ضعیف ہے۔

[٣٦٥]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، نا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَحَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ، أَخْبَرَنَا أَبُو جَابِرٍ، أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَتْرُوكٌ. ❷

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ جعفر بن زبیر متروک راوی ہے۔

[٣٦٦]...... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْجُرْجَانِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُرْجَانِيُّ، نا عَفَّانُ بْنُ سَيَّارٍ، نا عَبْدُ الْحَكَمِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)). عَبْدُ الْحَكَمِ لَا يُحْتَجُّ بِهِ، وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، مِنْ قَوْلِهِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ عبدالحکم راوی قابل حجت نہیں ہے اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر روایت کیا گیا ہے، اس کی اسناد میں ایک آدمی نامعلوم ہے، اس نے اسے اپنے باپ کے حوالے سے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

❶ سلف برقم: ٣٥٧

❷ سلف برقم: ٣٥٧

وَفِي إِسْنَادِهِ رَجُلٌ مَجْهُولٌ رَوَاهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُثْمَانَ . ❶

[٣٦٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، نا يَزِيدُ ، وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ ، نا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، نا الْجُرَيْرِيُّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ قَبِيصَةَ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ قَالَ: وَاعْلَمُوا أَنَّ الْأُذُنَيْنِ مِنَ الرَّأْسِ ، وَرُوِيَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا .

ایک انصاری شخص نے اپنے باپ کے حوالے سے روایت کیا کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یاد رکھو! بلاشبہ کان؛ سر کا حصہ ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت کیا گیا ہے۔

[٣٦٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ ، نا الْيَمَانُ أَبُو حُذَيْفَةَ ، عَنْ عَمْرَةَ ، قَالَتْ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْأُذُنَيْنِ ، فَقَالَتْ: مِنَ الرَّأْسِ ، وَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا إِذَا تَوَضَّأَ . الْيَمَانُ ضَعِيفٌ .

عمرہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کانوں کے بارے میں سوال کیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ سر کا حصہ ہیں۔ اور انہوں نے (مزید) فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب وضوء فرماتے تھے تو اپنے کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصوں پر مسح کیا کرتے تھے۔ اس روایت کی سند میں یمان راوی ضعیف ہے۔

[٣٦٩]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ ، نا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، نا أَبُو الْوَلِيدِ ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، قَالُوا: نا زَائِدَةُ ، نا خَالِدُ بْنُ عَلْقَمَةَ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ خَيْرٍ ، قَالَ: جَلَسَ عَلِيٌّ بَعْدَمَا صَلَّى الْفَجْرَ فِي الرَّحْبَةِ ، ثُمَّ قَالَ لِغُلَامِهِ: ائْتِنِي بِطَهُورٍ ، فَأَتَاهُ الْغُلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ ، وَطَسْتٍ وَنَحْنُ نَنْظُرُ إِلَيْهِ ، فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ الْإِنَاءَ فَأَكْفَأَهُ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى الْإِنَاءَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى

عبد خیر ہی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ (ایک روز) فجر کی نماز پڑھنے کے بعد باہر کھلی جگہ میں آ کر بیٹھ گئے اور اپنے غلام سے کہا کہ میرے لیے وضوء کا پانی لاؤ۔ چنانچہ غلام ان کے پاس تھال میں ایک برتن رکھ کر لایا جس میں پانی تھا، ہم ان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ آپ نے اپنے دائیں ہاتھ سے پانی کا برتن پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ سے برتن پکڑا اور بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور پھر دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا۔ آپ نے اس طرح تین مرتبہ کیا۔ عبد خیر کہتے ہیں: آپ نے تینوں بار ہاتھ کو برتن کے اندر نہیں ڈالا، جب تک کہ انہیں تین مرتبہ دھو نہیں لیا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور (پانی لے کر) کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کیا۔ آپ

❶ الكامل لابن عدى: ٢/ ٤٥٠

الْإِنَاءَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرٰى ، ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ فَعَلَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قَالَ عَبْدُ خَيْرٍ: كُلُّ ذَالِكَ لَا يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ـ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَنَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى فَعَلَ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ فَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ ، ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْمِرْفَقِ ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ حَتّٰى غَمَرَهَا الْمَاءُ ثُمَّ رَفَعَهَا بِمَا حَمَلَتْ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا مَرَّةً ، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى قَدَمِهِ الْيُمْنٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ صَبَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى عَلٰى قَدَمِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ غَسَلَهَا بِيَدِهِ الْيُسْرٰى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنٰى فِي الْإِنَاءِ فَغَرَفَ بِكَفِّهِ فَشَرِبَ ، ثُمَّ قَالَ: هٰذَا طُهُورُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلٰى طُهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَهٰذَا طُهُورُهُ . وَقَدْ زَادَ بَعْضُهُمُ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ وَالْمَعْنٰى قَرِيبٌ . ❶

نے ان میں سے ہر عمل تین تین بار کیا۔ پھر آپ نے برتن میں ہاتھ ڈالا اور (پانی لے کر) تین مرتبہ اپنا چہرہ دھویا، پھر اپنے دائیں بازو کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے بائیں بازو کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، پھر اپنا دایاں ہاتھ برتن میں ڈالا، یہاں تک کہ اسے پانی نے ڈھانپ لیا (یعنی پانی کے اندر چلا گیا) پھر اس میں جتنا پانی آ سکتا تھا اتنا لیا، پھر اپنے بائیں ہاتھ کو اس پر پھیرا (تا کہ اس پر بھی پانی لگ جائے) پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ دائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ کے ساتھ اسے تین مرتبہ دھویا، پھر دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں پاؤں پر تین مرتبہ پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ کے ساتھ اسے تین مرتبہ دھویا۔ پھر اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا اور اس سے چلو بھر کر پی لیا۔ پھر فرمایا: یہ اللہ کے نبی ﷺ کے وضوء کا طریقہ ہے، سو جو شخص یہ پسند کرتا ہو کہ وہ نبی ﷺ کا وضوء دیکھے تو یہی ہے آپ ﷺ کا وضوء۔ بعض نے کچھ کلمات والفاظ کا اضافہ بھی کیا ہے لیکن ان کا معنی تقریباً یہی ہے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[۳۷۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، نا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاحِبُ السَّابِرِيِّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْحُنَيْنِ ، وَاللَّفْظَةُ لِابْنِ زَنْجُوَيْهِ قَالُوا: نا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ، نَا أَيُّوبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو خَالِدٍ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ: رَأَيْتُ الْحَسَنَ بْنَ أَبِي الْحَسَنِ دَعَا بِوَضُوءٍ بِكُوزٍ ، فَجِيءَ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ فِي تَوْرٍ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، وَمَضْمَضَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ،

ایوب بن عبداللہ ابو خالد القرشی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حسن بن ابوالحسن کو دیکھا کہ انہوں نے ایک مگ میں پانی منگوایا۔ پانی لایا گیا اور اسے ایک برتن میں ڈالا گیا۔ آپ نے اپنے ہاتھوں کو تین مرتبہ دھویا، تین مرتبہ کلی کی، تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھایا، اپنے چہرے کو تین مرتبہ دھویا، اپنے بازوؤں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، اپنے سر کا مسح کیا، اپنے کانوں کا مسح کیا، اپنی داڑھی کا خلال کیا اور ٹخنوں تک پاؤں دھوئے۔ پھر فرمایا کہ مجھے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ بلاشبہ یہ رسول اللہ ﷺ کا وضوء ہے۔

❶ مسند الشاميين: ١٣٣٦

وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَغَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَمَسَحَ رَأْسَهُ، وَمَسَحَ أُذُنَيْهِ وَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ هٰذَا وُضُوءُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

[٣٧١]...... حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا الْمَعْمَرِيُّ، نا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ، حَدَّثَتْنِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذٍ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ وَمُؤَخِّرَهُ وَصُدْغَيْهِ، ثُمَّ أَدْخَلَ إِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَتَيْنِ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا. ❶

سیدہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے وضوء کیا تو اپنے سر کے اگلے حصے، پچھلے حصے اور اپنے کانوں کے پچھلے حصوں (کن پٹیوں) پر مسح کیا، پھر آپ نے اپنی شہادت کی دونوں انگلیاں داخل کیں اور اپنے کانوں کے اندرونی اور بیرونی حصوں پر مسح کیا۔

[٣٧٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً، نا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، نا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ فَيَمْسَحُ ظَاهِرَ أُذُنَيْهِ وَبَاطِنَهُمَا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ ذٰلِكَ. قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: هٰذَا يَقُولُ الثَّقَفِيُّ، وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ مِنْ فِعْلِهِ

حُمید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ وضوء کیا کرتے تھے تو اپنے کانوں کے بیرونی حصے اور ان کے اندرونی حصے پر مسح کرتے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ایسے ہی کیا تھا۔ ابن صاعدؒ کہتے ہیں کہ یہ ثقفی وغیرہ کا قول ہے، وہ اسے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فعل کے طور پر روایت کرتے ہیں۔

[٣٧٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، قَالَ: رَأَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ أُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا ثُمَّ قَالَ: إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَأْمُرُنَا بِالْأُذُنَيْنِ.

حُمید الطّویل بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضوء کیا تو اپنے کانوں کے بیرونی اور اندرونی حصوں پر مسح کیا، پھر فرمایا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں کانوں کے مسح کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

[٣٧٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، وَأَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النَّاصِحِ بِمِصْرَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُحَيْمٍ، قَالُوا: نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب وضوء کرتے تھے تو رُخساروں کے بالوں کو تھوڑا سا ملتے تھے، پھر داڑھی میں نیچے کی طرف انگلیاں ڈال کر خلال کرتے تھے۔ دو مختلف سندوں کے ساتھ یہ روایت مرسل مروی ہے اور یہی زیادہ درست ہے۔ شیخ فرماتے ہیں: اسے ابومغیرہ نے اوزاعیؒ سے موقوفاً بھی روایت کیا ہے۔

❶ سنن أبي داود: ١٢٩ ـ جامع الترمذي: ٣٤ ـ مسند أحمد: ٢٧٠١٦

حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ وَشَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهِ مِنْ تَحْتِهَا. وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ، قَالَ أَبِي: رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، وَقَتَادَةُ قَالَا: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. مُرْسَلًا وَهُوَ أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ. قَالَ الشَّيْخُ: وَرَوَاهُ أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ مَوْقُوفًا. ❶

[٣٧٥]...... حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، نَا الْأَوْزَاعِيُّ، نَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ، نَحْوَ قَوْلِ ابْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَرْفَعْهُ وَهُوَ الصَّوَابُ. ❷

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل گزشتہ روایت ہی کے مثل ہے، مگر اسے مرفوع روایت نہیں کیا اور یہی درست ہے۔

[٣٧٦]...... حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا مَسَحَ رَأْسَهُ رَفَعَ الْقَلَنْسُوَةَ وَمَسَحَ مُقَدَّمَ رَأْسِهِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب اپنے سر کا مسح کرتے تھے تو ٹوپی کو اوپر اٹھا لیتے اور اپنے سر کے اگلے حصے پر مسح کرتے۔

## بَابُ مَا رُوِيَ فِي فَضْلِ الْوُضُوءِ وَاسْتِيعَابِ جَمِيعِ الْقَدَمِ فِي الْوُضُوءِ بِالْمَاءِ

### وضوء کی فضیلت اور دورانِ وضوء پورے پاؤں تک اچھی طرح پانی پہنچانا

[٣٧٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نَا أَبُو كُرَيْبٍ، نَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الزَّيَّاتُ، عَنْ رَجُلٍ، يُقَالُ لَهُ: حَفْصٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأْنَا لِلصَّلَاةِ أَنْ نَغْسِلَ أَرْجُلَنَا.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم نماز کے لیے وضوء کریں تو اپنے پاؤں دھوئیں۔

[٣٧٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا

شداد ابوعمار، جنہوں نے نبی ﷺ کے بہت سے صحابہ کی

❶ سيأتي برقم: ٥٥٥

❷ سنن ابن ماجه: ٤٣٢

يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، نا أَبُو الْوَلِيدِ، وَثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ الرَّازِيُّ، نا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، وَحَدَّثَنَا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا أَبُو الْوَلِيدِ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، نا شَدَّادٌ أَبُو عَمَّارٍ، وَقَدْ أَدْرَكَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ أَبُو أُمَامَةَ لِعَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ: بِأَيِّ شَيْءٍ تَدَّعِي أَنَّكَ رُبُعُ الْإِسْلَامِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، قَالَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ قَالَ: ((مَا مِنْكُمْ مِنْ رَجُلٍ يُقَرِّبُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيَنْثِرُ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا فِيهِ وَخَيَاشِيمِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ وَجْهَهُ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا وَجْهِهِ مَعَ أَطْرَافِ لِحْيَتِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ يَدَيْهِ إِلَى مِرْفَقَيْهِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا يَدَيْهِ مِنْ أَنَامِلِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَمْسَحُ بِرَأْسِهِ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رَأْسِهِ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَغْسِلُ قَدَمَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ كَمَا أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا خَرَّتْ خَطَايَا رِجْلَيْهِ مِنْ أَطْرَافِ أَصَابِعِهِ مَعَ الْمَاءِ، ثُمَّ يَقُومُ وَيَحْمَدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَيُثْنِي عَلَيْهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ إِلَّا انْصَرَفَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)). ❶

زیارت اور ملاقات کا شرف حاصل کیا، بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کس بات کی بناء پر آپ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ اسلام کا چوتھائی ہیں؟ (یعنی آپ اسلام قبول کرنے والے چوتھے شخص ہیں)۔ پھر انہوں نے لمبی حدیث بیان کی۔ سیدنا عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے وضوء کے بارے میں بتلائیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جو بھی شخص وضوء کرنا چاہے وہ پانی کو قریب کر لے، پھر کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے اور جھاڑے تو اس کے منہ کے اور اس کے ناک کے بانسے کے جتنے بھی گناہ ہوتے ہیں سب پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں، پھر وہ اپنے چہرے کو اسی طرح دھوئے جس طرح اسے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے تو اس کے چہرے کے بمع اس کی داڑھی کے کناروں کے سب گناہ پانی کے ساتھ ہی بہہ جاتے ہیں، پھر جب کہنیوں تک اپنے بازو دھوئے تو اس کے ہاتھوں کے ہی نہیں بلکہ اس کی انگلیوں کے پوروں کے گناہ بھی پانی کے ساتھ ہی بہہ جاتے ہیں، پھر وہ اپنے سر کا مسح کرے تو اس کے سر کے گناہ اس کے بالوں کے کناروں تک سے پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں، پھر وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھوئے تو اس کے پاؤں کے گناہ اس کے پاؤں کی انگلیوں تک سے پانی کے ساتھ بہہ جاتے ہیں، پھر وہ (نماز پڑھنے کے لیے) کھڑا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرے جس کا وہ اہل ہے، پھر وہ دو رکعت نماز پڑھے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک صاف ہو جاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔

[۳۷۹]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، بِهٰذَا

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ یہ اسناد ثابت صحیح ہے۔

❶ مسند أحمد: ۱۷۰۱۹

الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. هٰذَا إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ.

[٣٨٠]...... نا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، نا لَيْثٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَابِطٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَوْ عَنْ أَخِي أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَوْمًا عَلَى أَعْقَابِ أَحَدِهِمْ مِثْلُ مَوْضِعِ الدِّرْهَمِ أَوْ مِثْلُ مَوْضِعِ الظُّفُرِ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ، فَجَعَلَ يَقُولُ: ((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ)). فَكَانَ أَحَدُهُمْ يَنْظُرُ فَإِنْ رَأَى مَوْضِعًا لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ أَعَادَ الْوُضُوءَ.

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ، یا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے بھائی سے مروی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان میں سے ایک شخص کی ایڑھیوں پر درہم یا ناخن جتنی جگہ پر پانی نہیں پہنچا تھا (یعنی دورانِ وضوء وہ جگہ خشک رہ گئی تھی) تو آپ ﷺ فرمانے لگے: (خشک رہ جانے والی ایڑھیوں کے لیے آگ کا عذاب ہے۔ پھر ان میں سے ہر شخص دیکھا کرتا تھا کہ اگر کسی جگہ پر پانی نہ پہنچا ہوتا تو وہ دوبارہ وضوء کرتا تھا۔

[٣٨١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نا عَمِّي، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ، يَقُولُ: نا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ عَلَى قَدَمَيْهِ مِثْلَ الظُّفُرِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ)). تَفَرَّدَ بِهِ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ وَهُوَ ثِقَةٌ. ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اس نے وضوء کیا ہوا تھا اور اپنے پاؤں پر ناخن کے برابر جگہ خشک چھوڑی تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: واپس جاؤ اور اچھی طرح وضوء کرو۔ اس روایت کو قتادہ سے اکیلے جریر بن حازم نے روایت کیا ہے، البتہ یہ ثقہ ہیں۔

[٣٨٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً، حَدَّثَنَا أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، نا الْمُغِيرَةُ بْنُ سِقْلَابٍ، ثنا الْوَازِعُ بْنُ نَافِعٍ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا مُصْعَبُ بْنُ سَعِيدٍ، نا الْمُغِيرَةُ بْنُ سِقْلَابٍ الْحَرَّانِيُّ، عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ.

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ایک آدمی آیا (آگے گزشتہ حدیث کی طرح ہی بیان کیا)۔

[٣٨٣]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ الْمَحَامِلِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نا الْحَارِثُ بْنُ بَهْرَامَ، نا الْمُغِيرَةُ بْنُ

سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا، جس نے وضوء کیا ہوا تھا اور اس کے ایک پاؤں پر اس

❶ سنن أبي داود: ١٧٣ ـ سنن ابن ماجه: ٦٦٥ ـ مسند أحمد: ١٢٤٨٧ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٨٣

سِقْلَابٍ، عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَا: جَاءَ رَجُلٌ قَدْ تَوَضَّأَ وَبَقِيَ عَلَى ظَهْرِ قَدَمِهِ مِثْلُ ظُفُرِ إِبْهَامِهِ لَمْ يَمَسَّهُ الْمَاءُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْجِعْ فَأَتِمَّ وُضُوءَكَ)). فَفَعَلَ وَالْمَعْنَى مُتَقَارِبٌ. الْوَازِعُ بْنُ نَافِعٍ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ. ❶

کے انگوٹھے کے بقدر جگہ باقی رہ گئی تھی جس پر پانی نہیں پہنچا تھا، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: واپس جاؤ اور پورا وضوء کر کے آؤ۔ چنانچہ اس نے (دوبارہ وضوء) کیا۔ مذکورہ احادیث کا معنی ایک دوسرے کے قریب ہی ہے۔ اس روایت کی سند میں وازع بن نافع حدیث کے حوالے سے ضعیف راوی ہے۔

[۳۸۴]...... وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَأَى رَجُلًا فِي رِجْلِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ حِينَ تَطَهَّرَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: بِهٰذَا الْوُضُوءِ تَحْضُرُ الصَّلَاةَ؟ وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْسِلَ اللُّمْعَةَ وَيُعِيدَ الصَّلَاةَ. ❷

عبید بن عمیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کے پاؤں میں کچھ جگہ دیکھی جس پر وضوء کرتے ہوئے پانی نہیں پہنچا تھا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: اس وضوء کے ساتھ تم نماز میں شریک ہوئے ہو؟ اور آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ اس خشک جگہ کو دھوئے اور دوبارہ نماز پڑھے۔

[۳۸۵]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيِّ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَأَى رَجُلًا وَبِظَهْرِ رِجْلِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَبِهٰذَا الْوُضُوءِ تَحْضُرُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْبَرْدُ شَدِيدٌ وَمَا مَعِي مَا يُدَفِّينِي، فَرَقَّ لَهُ بَعْدَمَا هَمَّ بِهِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ: اغْسِلْ مَا تَرَكْتَ مِنْ قَدَمِكَ وَأَعِدِ الصَّلَاةَ، وَأَمَرَ لَهُ بِخَمِيصَةٍ.

عبید بن عمیر لیثی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے پاؤں کی پُشت پر کچھ جگہ خشک رہ گئی تھی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: کیا اسی وضوء کے ساتھ تم نماز میں شریک ہوئے تھے؟ اس نے کہا: اے امیر المومنین! سردی بہت سخت ہے اور میرے پاس کوئی ایسی چیز موجود نہیں ہے جو مجھے (سردی سے) بچا لے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) اس کے ساتھ نرم رویہ اختیار کر لیا، جبکہ اس سے پہلے آپ اس کے ساتھ سختی سے نمٹنے لگے تھے۔ پھر آپ نے اس سے فرمایا: جو تو نے اپنے پاؤں کا حصہ خشک چھوڑ دیا ہے اسے دھو اور دوبارہ نماز پڑھ۔ اور اسے ایک دھاری دار کُرتا دینے کا بھی حکم فرمایا۔

[۳۸۶]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ رَجُلٍ

رسول اللہ ﷺ کے ایک پسندیدہ صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز ان کے پاس تشریف لائے اور غسل فرمایا، آپ کے جسم کا ایک حصہ خشک رہ گیا تو ہم نے

❶ مسند أحمد: ۱۳۴۔ المعجم الأوسط للطبراني: ۲۲۴۰

❷ صحيح مسلم: ۲۴۳ (۳۱)

مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَرْضِيٌّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَقَدْ بَقِيَتْ لُمْعَةٌ مِنْ جَسَدِهِ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ لُمْعَةٌ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ، فَكَانَ لَهُ شَعْرٌ وَارِدٌ، فَقَالَ بِشَعْرِهِ هٰكَذَا عَلَى الْمَكَانِ فَبَلَّهُ. عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ هٰذَا بَصْرِيٌّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَغَيْرُهُ مِنَ الثِّقَاتِ يَرْوِيهِ عَنْ إِسْحَاقَ عَنِ الْعَلَاءِ مُرْسَلًا.

کہا: اے اللہ کے رسول! اس جگہ پر پانی نہیں پہنچا، آپ ﷺ کے بال لمبے اور گھنے تھے، تو آپ نے اپنے بالوں کو ہی اس جگہ پر مَل کر اسے تر کر لیا۔ عبدالسلام بن صالح بصری قوی راوی نہیں ہے، اس کے علاوہ دوسرے راوی ثقہ ہیں وہ اسے اسحاق کے واسطے سے علاء سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

[٣٨٧]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ سُوَيْدٍ الْعَدَوِيِّ، نا الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ الْعَدَوِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَرَأَى عَلَى عَاتِقِهِ لُمْعَةً بِهٰذَا، وَقَالَ: فَقَالَ بِشَعْرِهِ وَهُوَ رَطْبٌ. هٰذَا مُرْسَلٌ وَهُوَ الصَّوَابُ.

علاء بن زیاد العدوی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسلِ جنابت کیا اور اپنے کندھے پر کچھ جگہ خشک دیکھی تو اپنے گیلے بالوں کو ہی اس جگہ پر مَل لیا۔ یہ روایت مرسل ہے اور یہی بات درست ہے۔

## بَابُ التَّنَشُّفِ مِنْ مَاءِ الْوُضُوءِ
### وضوء کے بعد تولیے یا رومال وغیرہ سے پانی پونچھنا

[٣٨٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خِرْقَةٌ يَتَنَشَّفُ بِهَا بَعْدَ وُضُوئِهِ. أَبُو مُعَاذٍ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَهُوَ مَتْرُوكٌ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک پرانا کپڑا ہوتا تھا جس کے ساتھ آپ وضوء کے بعد پانی پونچھا کرتے تھے۔ ابو معاذ سے مراد سلیمان بن ارقم ہے اور یہ متروک ہے۔

[٣٨٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، نا عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: تَوَضَّأَ رَسُولُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء کیا تو میں نے آپ کے وضوء کا کچھ پانی لے لیا اور اسے (برکت کے لیے) اپنے کنویں میں ڈال دیا۔

❶ جامع الترمذی: ٥٣٠۔ سنن ابن ماجہ: ٤٦٨۔ المستدرك للحاكم: ١/ ١٥٤۔

اللّٰہِ ﷺ، فَأَخَذْتُ مِنْ وَضُوئِهِ فَصَبَبْتُهُ فِي بِئْرِي .

## بَابٌ فِي نَضْحِ الْمَاءِ عَلَى الْفَرَجِ بَعْدَ الْوُضُوءِ

### وضوء کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنے کا بیان

[۳۹۰]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ أَبُو يَحْيَى الْجَحْدَرِيُّ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، نا عَقِيلُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَتَاهُ فِي أَوَّلِ مَا أُوحِيَ إِلَيْهِ فَأَرَاهُ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الْوُضُوءِ أَخَذَ حَفْنَةً مِنَ الْمَاءِ فَنَضَحَ بِهَا فَرْجَهُ . ❶

سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نزولِ وحی کے پہلے پہلے دِنوں میں آپ کے پاس تشریف لائے اور آپ کو وضوء اور نماز کا طریقہ دِکھلایا، پھر جب وہ وضوء سے فارغ ہوئے تو پانی کا ایک چلو لیا اور اسے اپنی شرم گاہ پر مار لیا۔

[۳۹۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكَاتِبُ، نا حَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ، نا هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، نا رِشْدِينُ، عَنْ عَقِيلٍ، وَقُرَّةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ: أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمَّا نَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَرَاهُ الْوُضُوءَ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ وُضُوئِهِ أَخَذَ حَفْنَةً مِنَ الْمَاءِ فَرَشَّ بِهَا فِي الْفَرْجِ . ❷

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام جب نبی ﷺ پر (وحی لے کر) نازل ہوئے تو انہوں نے آپ کو وضوء کا طریقہ دِکھلایا، پھر جب وہ وضوء سے فارغ ہوئے تو پانی کا ایک چلو لیا اور شرم گاہ پر چھینٹے مار لیے۔

## بَابٌ فِي وُجُوبِ الْغُسْلِ بِالْتِقَاءِ الْخِتَانَيْنِ وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ

### جب مرد وعورت کی شرم گاہیں مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے، اگرچہ انزال نہ بھی ہو

[۳۹۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاغْتَسَلْنَا . ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب شرم گاہ کے ساتھ شرم گاہ مل جائے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، جب میں نے اور رسول اللہ ﷺ نے ایسا کیا تو ہم نے بھی غسل کیا۔

---

❶ مسند أحمد: ١٧٤٨٠ ❷ مسند أحمد: ٢١٧٧١

❸ مسند أحمد: ٢٥٢٨٣ـصحيح ابن حبان: ١١٧٥، ١١٧٦، ١١٨١، ١١٨٥، ١١٨٦

[٣٩٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ ، أَخْبَرَنِي أَبِي ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ الْمَرْأَةَ وَلَا يُنْزِلُ الْمَاءَ؟ قَالَتْ: فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاغْتَسَلْنَا مِنْهُ جَمِيعًا . رَفَعَهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ وَالْوَلِيدُ بْنُ مَزْيَدٍ ، وَرَوَاهُ بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ ، وَأَبُو الْمُغِيرَةِ ، وَعَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ وَغَيْرُهُمْ مَوْقُوفًا . ❶

قاسم بن محمد بن ابوبکر بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو بیوی سے ہمبستری کرے اور انزال نہ کرے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے اور رسول اللہ ﷺ نے بھی ایسے کیا تھا تو ہم نے بھی اس صورت میں غسل کیا۔ آگے دو سندوں کا ذِکر ہے: ایک کے ساتھ مرفوع اور دوسری سند کے ساتھ موقوف مروی ہے۔

[٣٩٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ ، نا عَمِّي ، حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ كُلْثُومٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُجَامِعُ أَهْلَهُ ثُمَّ يَكْسَلُ هَلْ عَلَيْهِ غُسْلٌ؟ وَعَائِشَةُ جَالِسَةٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي لَأَفْعَلُ ذَالِكَ أَنَا وَهٰذِهِ ثُمَّ نَغْتَسِلُ)) . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جو اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کرتا ہے، پھر وہ سست پڑ جاتا ہے تو کیا اس پر غسل لازم آتا ہے؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بھی (وہیں) بیٹھی ہوئی تھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور یہ بھی ایسے کرتے ہیں، پھر ہم غسل کر لیتے ہیں۔

[٣٩٥]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، نا الْمُتَوَكِّلُ بْنُ فُضَيْلٍ أَبُو أَيُّوبَ الْحَدَّادُ بَصْرِيٌّ ، عَنْ أَبِي ظِلَالٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ وَقَدِ اغْتَسَلَ مِنْ جَنَابَةٍ فَكَانَ نُكْتَةٌ مِثْلَ الدِّرْهَمِ يَابِسٌ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا الْمَوْضِعَ لَمْ يُصِبْهُ الْمَاءُ فَسَلَتَ شَعْرَهُ مِنَ الْمَاءِ وَمَسَحَهُ بِهِ وَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ . الْمُتَوَكِّلُ بْنُ فُضَيْلٍ ضَعِيفٌ . وَرُوِيَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور آپ نے (نماز سے پہلے) غسلِ جنابت کیا تھا، تو درہم کے برابر ایک جگہ خشک رہ گئی تھی جسے پانی نہیں پہنچا تھا، تو (آپ ﷺ سے) کہا گیا: اے اللہ کے رسول! اس جگہ پر پانی نہیں پہنچا۔ تو آپ ﷺ نے اپنے بالوں سے پانی نچوڑا اور اسے اس جگہ پر پھیر دیا اور نماز کا اعادہ نہیں کیا۔ اس روایت کی سند میں متوکل بن فضیل راوی ضعیف ہے اور عطاء بن عجلان سے بھی روایت کی گئی ہے اور وہ متروک الحدیث ہے، وہ ابن ملیکہ کے واسطے سے سیدہ

❶ السنن النسائي الكبرىٰ: ١٩٤ ـ سنن ابن ماجه: ٦٠٨

❷ مسند أحمد: ٢٤٣٩١

عَجْلَانَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ.

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔

[۳۹٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا ابْنُ أَبِي غَنِيَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: اغْتَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ جَنَابَةٍ فَرَأَى لُمْعَةً بِجِلْدِهِ لَمْ يُصِبْهَا الْمَاءُ، فَعَصَرَ خَصْلَةً مِنْ شَعْرِ رَأْسِهِ فَأَمَسَّهَا ذَالِكَ الْمَاءَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل جنابت کیا تو اپنے جسم پر ایک جگہ دیکھی جس پر پانی نہیں پہنچا تھا، تو آپ ﷺ نے اپنے بالوں کا گچھا نچوڑا اور اس پانی کو اس جگہ پر پھیر دیا۔

[۳۹۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ، نا عَفَّانُ، نا هَمَّامٌ، نا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَأَجْهَدَ نَفْسَهُ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ أَنْزَلَ أَوْ لَمْ يُنْزِلْ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی بیوی کی چار شاخوں (یعنی جائے مجامعت) پر بیٹھے اور اپنے نفس کے ساتھ کوشش کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے، خواہ انزال ہو یا نہ ہو۔

[۳۹۸]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، وَمَطَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ وَاجْتَهَدَ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ))، قَالَ أَحَدُهُمَا: وَإِنْ لَمْ يُنْزِلْ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدمی بیوی کی چار شاخوں کے درمیان بیٹھے اور کوشش کرے تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔ ایک راوی نے یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ اگرچہ انزال نہ بھی ہو۔

[۳۹۹]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْغُسْلُ مِنْ أَرْبَعٍ: مِنَ الْجَنَابَةِ، وَالْجُمُعَةِ، وَالْحِجَامَةِ، وَغُسْلِ الْمَيِّتِ)). مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار امور پر غسل کیا جائے: جنابت کے وقت، جمعہ کے دن، سینگی لگوانے کے بعد اور میت کو غسل دینے پر۔ مصعب بن شیبہ نہ تو قوی ہے اور نہ حافظ ہے۔

---

❶ صحیح مسلم: ۳۴۸ (۸۷)۔ مسند أحمد: ۷۱۹۸، ۸۵۷٤، ۹۱۰۷، ۱۰۷٤۳، ۱۰۷٤۷۔ صحیح ابن حبان: ۱۱۷٤، ۱۱۷۸، ۱۱۸۲

وَلَا بِالْحَافِظِ. ❶

[٤٠٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْعَسْكَرِيُّ، نا أَبُو عُمَرَ الْمَازِنِيُّ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، ثنا سُلَيْمُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ مِينَاءَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى الْمَاءِ جَنَابَةٌ، وَلَا عَلَى الْأَرْضِ جَنَابَةٌ، وَلَا عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةٌ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ پانی پر جنابت کا اثر ہوتا ہے، نہ زمین پر جنابت پڑتی ہے اور نہ ہی کپڑے پر جنابت اثر انداز ہوتی ہے۔

[٤٠١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ح نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَرْبَعٌ لَا يُجْنِبْنَ: الْإِنْسَانُ، وَالْمَاءُ، وَالْأَرْضُ، وَالثَّوْبُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چار چیزیں جنبی نہیں ہوتیں: انسان، پانی، زمین اور کپڑا۔

[٤٠٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعْرِهِ، حَتَّى إِذَا خُيِّلَ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدِ اسْتَبْرَأَ الْبَشَرَةَ غَرَفَ بِيَدَيْهِ مِلْءَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا فَصَبَّهَا عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ فَأَفَاضَ الْمَاءَ عَلَى جَسَدِهِ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تھے تو ابتداء میں اپنے ہاتھ دھوتے، پھر اسی طرح وضوء کرتے جیسے نماز کے لیے وضوء فرماتے تھے، پھر اپنے ہاتھ کو (پانی کے) برتن میں ڈالتے اور اس (پانی) کے ساتھ اپنے بالوں کی جڑوں کا خلال کرتے، یہاں تک کہ جب آپ کو یقین ہو جاتا کہ آپ نے اپنی جلد کو اچھی طرح تر کر لیا ہے تو اپنی دونوں ہتھیلیاں بھر کر تین مرتبہ پانی کا چلو لیتے اور اسے اپنے سر پر بہا لیتے، پھر غسل کر لیتے اور اپنے سارے جسم پر پانی بہا لیتے۔

[٤٠٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا زَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ سَعِيدٍ، نا جُمَيْعُ بْنُ عُمَيْرٍ أَحَدُ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ

جمیع بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں اپنی والدہ اور خالہ کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آیا تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (غسل جنابت میں) اسی طرح وضوء کیا کرتے تھے جس طرح نماز کے لیے کرتے تھے، پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے اور ہم بالوں کی چوٹیاں بنی ہونے کی وجہ سے اپنے سروں پر پانچ مرتبہ پانی ڈالا کرتی تھیں۔

❶ مسند أحمد: ٢٥١٩٠

❷ صحيح البخاري: ٢٤٨، ٢٦٢، ٢٧٢ ـ صحيح مسلم: ٣١٦ ـ مسند أحمد: ٢٤٢٥٧ ـ صحيح ابن حبان: ١١٩٦

يُفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَنَحْنُ نُفِيضُ عَلَى رُءُوسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضُّفْرَةِ. ❶

[٤٠٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، حَدَّثَتْنِي مَيْمُونَةُ، قَالَتْ: أَدْنَيْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غُسْلًا مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْمَاءِ فَأَفْرَغَ عَلَى فَرْجِهِ وَغَسَلَ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ دَلَكَ بِشِمَالِهِ الْأَرْضَ دَلْكًا شَدِيدًا، ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ بِمِلْءِ كَفَّيْهِ، ثُمَّ تَنَحَّى مِنْ مَقَامِهِ فَغَسَلَ قَدَمَيْهِ وَأَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيلِ فَرَدَّهُ. ❷

سیدہ میمونہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے غسلِ جنابت (کا پانی) قریب کیا، آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو دو یا تین مرتبہ دھویا، پھر آپ نے اپنا ہاتھ پانی میں ڈالا اور اپنی شرم گاہ پر پانی ڈالا اور اپنے بائیں ہاتھ سے اسے دھویا، پھر بائیں ہاتھ کو اچھی طرح زمین پر رگڑا، پھر اسی طرح وضوء کیا جس طرح آپ نماز کے لیے وضوء کرتے تھے، پھر آپ نے اپنی ہتھیلیاں بھر کر اپنے سارے جسم کو دھویا، پھر اس جگہ سے ایک طرف ہو کر اپنے پاؤں دھو لیے۔ میں آپ ﷺ کے پاس رومال لے کر آئی تو آپ نے اسے واپس کر دیا۔

[٤٠٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: وَضَعْتُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غُسْلًا، فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَنْ يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ عَلَى الْحَائِطِ أَوِ الْأَرْضِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ الْمَاءَ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ.

سیدہ میمونہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے غسل کا پانی رکھا۔ آپ ﷺ نے غسل جنابت کیا تو اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالا اور اپنے ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے ہاتھ کو برتن میں ڈالا اور اپنی شرم گاہ پر پانی بہایا، پھر اپنے ہاتھ کو دیوار پر یا زمین پر رگڑا، پھر کلی کی، ناک میں پانی چڑھایا، اپنے چہرے اور بازوؤں کو دھویا، پھر آپ ﷺ نے اپنے سارے جسم پر پانی بہا لیا، پھر (غسل والی جگہ سے) ایک طرف ہو کر اپنے پاؤں دھو لیے۔

[٤٠٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، نا أَيُّوبُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي

سیدہ اُمِ سلمہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ میں ایسی عورت تھی جو اپنے سر کی بہت سخت چوٹیاں بنایا کرتی تھی، چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: تمہیں صرف

---

❶ مسند أحمد: ٢٥٥٥٢

❷ صحيح البخاري: ٢٥٩، ٢٦٠، ٢٦٥، ٢٦٦، ٢٧٤، ٢٧٦۔ صحيح مسلم: ٣١٧ (٣٧)۔ سنن أبي داود: ٢٤٥۔ جامع الترمذي: ١٠٣۔ سنن النسائي: ١/ ١٣٧۔ سنن ابن ماجه: ٤٦٧

سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ امْرَأَةً أَشُدُّ ضَفْرَ رَأْسِي فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّمَا يَكْفِيكِ أَنْ تَحْثِي عَلَى رَأْسِكِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ، أَوْ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ ثُمَّ تُفْرِغِي عَلَيْكِ فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهُرْتِ)). ❶

یہی کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین چلو ڈال لو، پھر اپنے جسم پر پانی بہا لو، تم پاک ہو جاؤ گی۔

## بَابُ مَا رُوِيَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ فِي غُسْلِ الْجَنَابَةِ

## غسل جنابت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کی روایات

[٤٠٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ الِاسْتِنْشَاقَ فِي الْجَنَابَةِ ثَلَاثًا.

امام ابن سیرین رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل جنابت میں تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانے کو مسنون قرار دیا ہے۔

[٤٠٨]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ، نا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو السَّرِيِّ يَعْنِي هَنَّادَ بْنَ السَّرِيِّ، نا وَكِيعٌ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٤٠٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ بَحْرٍ الْعَسْكَرِيُّ، وَغَيْرُهُمَا، قَالُوا: نا بَرَكَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يُوسُفُ بْنُ أَسْبَاطٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ لِلْجُنُبِ ثَلَاثًا فَرِيضَةً. هٰذَا بَاطِلٌ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ إِلَّا بَرَكَةُ، وَبَرَكَةُ هٰذَا يَضَعُ الْحَدِيثَ، وَالصَّوَابُ حَدِيثُ وَكِيعٍ، الَّذِي كَتَبْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا مُرْسَلًا، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَنَّ الِاسْتِنْشَاقَ فِي الْجَنَابَةِ ثَلَاثًا، وَتَابَعَ وَكِيعًا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى وَغَيْرُهُ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جنبی شخص کے لیے کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا عمل تین تین مرتبہ کرنا فرض قرار دیا ہے۔ یہ روایت باطل ہے، کیونکہ اسے برکۃ کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیا اور برکۃ وہ شخص ہے جو اپنی طرف سے ہی حدیث گھڑ لیا کرتا تھا۔ درست بات یہ ہے کہ وکیع کی وہ حدیث جو ہم نے اس سے پہلے رقم کی ہے، جو ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے غسل جنابت میں تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانے کو مسنون قرار دیا ہے۔ وہ مرسل ہے، اور عبیداللہ بن موسیٰ وغیرہ نے وکیع کی موافقت کی ہے۔

[٤١٠]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ، نا

ابن سیرین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل

---

❶ صحيح مسلم: ٣٣٠ - سنن أبي داود: ٢٥١ - سنن ابن ماجه: ٦٠٣ - جامع الترمذي: ١٠٥ - سنن النسائي: ١/ ١٣١ - مسند أحمد: ٢٦٤٧٧ - صحيح ابن حبان: ١١٩٨

❷ أي رقم: ٤١٥، ٤١٦

السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، نا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالِاسْتِنْشَاقِ مِنَ الْجَنَابَةِ ثَلَاثًا .

جنابت میں تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانے کا حکم فرمایا۔

[٤١١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَكِيلُ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، قَالَا: نا هُشَيْمٌ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: إِنْ كَانَ مِنْ جَنَابَةٍ أَعَادَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ وَاسْتَأْنَفَ الصَّلَاةَ . وَقَالَ ابْنُ عَرَفَةَ: إِذَا نَسِيَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ إِنْ كَانَ مِنْ جَنَابَةٍ انْصَرَفَ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَأَعَادَ الصَّلَاةَ . قَالَ الشَّيْخُ الْحَافِظُ: لَيْسَ لِعَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ إِلَّا هٰذَا الْحَدِيثُ ، عَائِشَةُ بِنْتُ عَجْرَدٍ لَا تَقُومُ بِهَا حُجَّةٌ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اگر جنابت کا غسل کیا ہو (اور کلی نہ کی ہو اور ناک میں پانی نہ چڑھایا ہو) تو وہ دوبارہ کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے اور وہیں سے دوبارہ نماز شروع کرے جہاں سے چھوڑی ہو۔ ابن عرفہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: اگر غسل جنابت میں آدمی کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا بھول جائے تو وہ نماز توڑ دے، کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے اور دوبارہ نماز پڑھے۔ الشیخ الحافظ فرماتے ہیں: عائشہ بنت عجرد سے صرف یہی حدیث مروی ہے اور عائشہ ایسی مستند راویہ نہیں ہے کہ جس سے حجت قائم کی جا سکے۔

[٤١٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ صَالِحٍ ، نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: يُعِيدُ فِي الْجَنَابَةِ وَلَا يُعِيدُ فِي الْوُضُوءِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ غسل جنابت میں (کلی اور ناک میں پانی چڑھانا بھولنے پر) نماز کو دوہرائے گا لیکن وضوء میں نہیں دوہرائے گا۔

[٤١٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا أَسْبَاطٌ ، حَدَّثَنَا أَبُو حَنِيفَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: لَا يُعِيدُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جُنُبًا .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ہی فرمایا: وہ صرف جنبی ہونے کی صورت میں ہی نماز دوہرائے گا۔

[٤١٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ ، نا أَبُو حَنِيفَةَ ، عَنِ ابْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ عَجْرَدٍ ، فِي جُنُبٍ نَسِيَ الْمَضْمَضَةَ وَالِاسْتِنْشَاقَ ، قَالَتْ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: يُمَضْمِضُ وَيَسْتَنْشِقُ وَيُعِيدُ الصَّلَاةَ .

عائشہ بنت عجرد اس جنبی شخص کا حکم روایت کرتی ہیں جو (دورانِ غسل) کلی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا بھول جاتا ہے، تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ (یاد آنے پر) کلی کرے، ناک میں پانی چڑھائے اور نماز کو دوہرائے۔

[٤١٥]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

الْمَحَامِلِيُّ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَكَرِيَّا النَّيْسَابُورِيُّ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَضْمَضَةِ وَالِاسْتِنْشَاقِ . تَابَعَهُ دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ فَوَصَلَهُ ، وَأَرْسَلَهُ غَيْرُهُمَا . ❶

ہمیں کلی اور ناک میں پانی چڑھانے کا حکم فرمایا۔ داؤد بن محبر نے اس کی موافقت کی اور اسے موصول بیان کیا جبکہ ان دونوں کے علاوہ دیگر نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

[٤١٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ ، نا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ ، نا حَمَّادٌ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ . لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ حَمَّادٍ غَيْرُ هَذَيْنِ ، وَغَيْرُهُمَا يَرْوِيهِ عَنْهُ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَلَا يَذْكُرُ أَبَا هُرَيْرَةَ . ❷

دومختلف سندوں سے اسی حدیث کا بیان ہے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْغُسْلِ بِفَضْلِ غُسْلِ الْمَرْأَةِ
## عورت کے استعمال شدہ پانی سے غسل کرنے کی ممانعت

[٤١٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ ، نا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ ، وَالْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ ، وَلَكِنْ يَشْرَعَانِ جَمِيعًا . خَالَفَهُ شُعْبَةُ . ❸

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ مرد، عورت کے استعمال شدہ پانی سے غسل کرے اور عورت، مرد کے استعمال شدہ پانی سے غسل کرے، البتہ وہ دونوں اکٹھے شروع کر سکتے ہیں۔

[٤١٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى ، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ، نا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجِسَ ، قَالَ:

سیدنا عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عورت، مرد کے وضوء سے بچے ہوئے پانی سے وضوء بھی کر سکتی ہے اور اس کے غسل سے بچے ہوئے پانی سے غسل بھی کر سکتی ہے لیکن

❶ سلف برقم: ٤٠٩
❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٥٢
❸ [illegible] الآثار للطحاوي: ١/ ٢٤

تَتَوَضَّأُ الْمَرْأَةُ وَتَغْتَسِلُ مِنْ فَضْلِ غُسْلِ الرَّجُلِ وَطَهُورِهِ، وَلَا يَتَوَضَّأُ الرَّجُلُ بِفَضْلِ غُسْلِ الْمَرْأَةِ وَلَا طُهُورِهَا. وَهٰذَا مَوْقُوفٌ صَحِيحٌ وَهُوَ أَوْلَى بِالصَّوَابِ.

مرد، عورت کے غسل یا وضوء سے بچے ہوئے پانی سے وضوء نہیں کر سکتا۔ یہ روایت صحیح موقوف ہے اور یہی درست ہونے کے زیادہ لائق ہے۔

## بَابٌ فِي النَّهْيِ لِلْجُنُبِ وَالْحَائِضِ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ
## جنبی شخص اور حائضہ عورت کے لیے قرآن پڑھنے کی ممانعت

[٤١٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن کا کچھ حصہ بھی نہیں پڑھ سکتے۔

[٤٢٠]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، وَابْنُ مَخْلَدٍ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٤٢١]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الثَّقَفِيُّ، نَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ. تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

[٤٢٢]...... وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحٍ الْأَبْهَرِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رَزِينٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

صرف سند کا فرق ہے، حدیث اسی کے مثل ہے۔

[٤٢٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْآمُلِيُّ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنبی شخص قرآن کا کوئی بھی حصہ نہیں پڑھ سکتا۔ اس

❶ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٨٨

مَسْلَمَةَ ، حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقْرَأُ الْجُنُبُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ)) . عَبْدُ الْمَلِكِ هٰذَا كَانَ بِمِصْرَ وَهٰذَا غَرِيبٌ ، عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَهُوَ ثِقَةٌ ، وَرَوَى عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ .

روایت کی سند میں مذکور راوی عبدالملک مصر کا باسی تھا اور یہ غریب ہے (یعنی اس کی روایات میں تفرد ہوتا ہے) اس نے مغیرہ بن عبدالرحمان سے روایت کیا اور وہ ثقہ ہیں، انہوں نے ابومعشر سے اور انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کیا۔

[٤٢٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ ، عَنْ رَجُلٍ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْحَائِضُ وَالْجُنُبُ لَا يَقْرَآنِ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا)) .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حائضہ اور جنبی قرآن کا کوئی بھی حصہ نہیں پڑھ سکتے۔

[٤٢٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، نا عَامِرُ بْنُ السِّمْطِ ، نا أَبُو الْغَرِيفِ الْهَمْدَانِيُّ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ فِي الرَّحَبَةِ ، فَخَرَجَ إِلَى أَقْصَى الرَّحَبَةِ ، فَوَاللّٰهِ مَا أَدْرِي أَبَوْلًا أَحْدَثَ أَوْ غَائِطًا ، ثُمَّ جَاءَ فَدَعَا بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ قَبَضَهُمَا إِلَيْهِ ، ثُمَّ قَرَأَ صَدْرًا مِنَ الْقُرْآنِ ، ثُمَّ قَالَ: اقْرَءُوا الْقُرْآنَ مَا لَمْ يُصِبْ أَحَدَكُمْ جَنَابَةٌ ، فَإِنْ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَلَا وَلَا حَرْفًا وَاحِدًا . هُوَ صَحِيحٌ عَنْ عَلِيٍّ . ❶

ابوالغریف الہمدانی بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ باہر کھلی جگہ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ اس میدان کے ایک کونے کی طرف چلے گئے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے پیشاب کیا یا پاخانہ۔ پھر آپ آئے اور پانی کا برتن منگوایا (وہ لایا گیا) تو آپ نے اپنے ہاتھ دھوئے، پھر آپ نے دونوں ہاتھوں سے قرآن پکڑا اور شروع سے کچھ حصہ پڑھا، پھر فرمایا: قرآن اس حالت میں پڑھا کرو جب تم میں سے کوئی جنبی نہ ہو، لیکن اگر کسی کو جنابت لاحق ہو تو پھر وہ ایک حرف بھی نہ پڑھے۔

[٤٢٦]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ النَّخَعِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هَانِئٍ ، نا أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ حُسَيْنٍ ، حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ السَّبِيعِيُّ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ - قَالَ أَبُو مَالِكٍ: وَأَخْبَرَنِي مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسَى كِلَاهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ

سیدنا ابوبردہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! میں تمہارے لیے بھی وہی پسند کرتا ہوں جو میں اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور میں تمہارے لیے بھی اسی چیز کو ناپسند کرتا ہوں جسے اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں، جب تم جنبی ہو تو قرآن نہ پڑھا کرو، نہ ہی رکوع میں اور نہ ہی سجدے میں (قرآن پڑھا کرو) اور تم اس حال میں نماز نہ پڑھو کہ تمہارے بال بندھے ہوئے

❶ .. صحيح ٨٧٢

اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عَلِيُّ إِنِّي أَرْضَى لَكَ مَا أَرْضَى لِنَفْسِي، وَأَكْرَهُ لَكَ مَا أَكْرَهُ لِنَفْسِي، لَا تَقْرَأِ الْقُرْآنَ وَأَنْتَ جُنُبٌ، وَلَا أَنْتَ رَاكِعٌ، وَلَا أَنْتَ سَاجِدٌ، وَلَا تُصَلِّ وَأَنْتَ عَاقِصٌ شَعْرَكَ، وَلَا تَدْبَحْ تَدْبِيحَ الْحِمَارِ)). ❶

ہوں (جیسے عورتیں بالوں کی چوٹی بنا لیتی ہیں) اور دورانِ نماز اس طرح مت جھکو جس طرح گدھا جھکتا ہے۔ (حدیث میں مذکور لفظ ''دبح'' کا مطلب یہ ہے کہ رکوع میں کمر کو پھیلا دینا اور سر کو اس طرح نیچے جھکانا کہ سر سُرین سے بھی نیچے ہو جائے)۔

[٤٢٧]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا الصَّاغَانِيُّ، نا أَبُو الْأَسْوَدِ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي الْكَنُودِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْغَافِقِيِّ، قَالَ: أَكَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا طَعَامًا ثُمَّ قَالَ: ((اسْتُرْ عَلَيَّ حَتَّى أَغْتَسِلَ))، فَقُلْتُ لَهُ: أَنْتَ جُنُبٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، فَأَخْبَرْتُ بِذَالِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَخَرَجَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ أَنَّكَ أَكَلْتَ وَأَنْتَ جُنُبٌ، فَقَالَ: ((نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأْتُ أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَلَا أَقْرَأُ حَتَّى أَغْتَسِلَ)). ❷

سیدنا عبداللہ غافقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے کھانا کھایا، پھر فرمایا: میرے لیے پردے کا انتظام کرو، تاکہ میں غسل کرلوں۔ میں نے آپ سے عرض کیا: کیا آپ جنبی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے جب یہ بات سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بتلائی تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: یہ کہہ رہا ہے کہ آپ نے حالتِ جنابت میں کھانا کھایا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں، جب میں وضوء کر لیتا ہوں تو کھا پی لیتا ہوں لیکن قرآن تب تک نہیں پڑھتا جب تک غسل نہ کرلوں۔

[٤٢٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَلَّافُ، نا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي الْكَنُودِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ الْغَافِقِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: ((إِذَا تَوَضَّأْتُ وَأَنَا جُنُبٌ أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَلَا أُصَلِّي وَلَا أَقْرَأُ حَتَّى أَغْتَسِلَ)).

سیدنا عبداللہ بن مالک غافقی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فرماتے سنا: میں جنبی ہونے پر جب وضوء کرلوں تو کھا پی لیتا ہوں لیکن نماز اور قرآن تب تک نہیں پڑھتا جب تک غسل نہ کرلوں۔

[٤٢٩]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ مِسْعَرٍ، وَشُعْبَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَحْجُبُهُ عَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ جُنُبًا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو قرآن پڑھنے سے کوئی کام منع نہیں کرتا تھا، سوائے اس کے کہ آپ جنبی ہوں۔ سفیانؒ کہتے ہیں کہ مجھے شعبہ نے کہا: انہوں نے اس سے اچھی کوئی حدیث بیان نہیں کی۔

❶ مسند أحمد: ٦١٩، ١٢٤٤

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٨٩

قَالَ سُفْيَانُ: قَالَ لِي شُعْبَةُ: مَا أَحْدَثَ بِحَدِيثٍ أَحْسَنَ مِنْهُ. ❶

[٤٣٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ الْمُعَدَّلُ بِالرَّمْلَةِ، وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدَّلُ بِمَكَّةَ، قَالَا: نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ الْبَغْدَادِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ السِّمْسَارُ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُنَا الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ. إِسْنَادُهُ صَالِحٌ وَغَيْرُهُ لَا يَذْكُرُ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم میں سے کوئی شخص جنبی حالت میں قرآن پڑھے۔ اس کی اسناد صالح ہے اور ان کے علاوہ دیگر نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٣١]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُنَا الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ.

سیدنا عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم میں سے کوئی شخص حالتِ جنابت میں قرآن پڑھے۔

[٤٣٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَدَّادُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَا: نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ رَوَاحَةَ مُضْطَجِعًا إِلَى جَنْبِ امْرَأَتِهِ، فَقَامَ إِلَى جَارِيَةٍ لَهُ فِي نَاحِيَةِ الْحُجْرَةِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا، وَفَزِعَتِ امْرَأَتُهُ فَلَمْ تَجِدْهُ فِي مَضْجَعِهِ فَقَامَتْ وَخَرَجَتْ فَرَأَتْهُ عَلَى جَارِيَتِهِ، فَرَجَعَتْ إِلَى الْبَيْتِ فَأَخَذَتِ الشَّفْرَةَ ثُمَّ خَرَجَتْ، وَفَرَغَ فَقَامَ فَلَقِيَهَا تَحْمِلُ الشَّفْرَةَ،

عکرمہؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن رواحہ رضی اللہ عنہ اپنی بیوی کے پہلو میں لیٹے ہوئے تھے، پھر وہ اپنی لونڈی کے پاس آئے جو کمرے کے ایک کونے میں لیٹی ہوئی تھی اور اس سے ہمبستری کی۔ آپ کی بیوی نیند سے گھبرا کر اٹھیں تو انہوں نے آپ کے بستر پر آپ کو موجود نہ پایا تو وہ (آپ کے پیچھے نکلیں) تو دیکھا کہ آپ لونڈی کے ساتھ ہمبستری کر رہے ہیں۔ وہ یہ دیکھ کر واپس گھر گئیں اور چھری اُٹھا کر (ان کی طرف) نکل پڑیں، آپ گھبرا گئے اور اُٹھ آئے، جب اسے ملے تو دیکھا کہ اس نے چھری اُٹھائی ہوئی ہے، تو آپ نے استفسار فرمایا: کیا ہوا؟ اس نے کہا: اگر آپ مجھے

❶ سنن أبي داود: ٢٢٩ـ جامع الترمذي: ١٤٦ـ سنن النسائي: ١/ ١٤٤ـ سنن ابن ماجه: ٥٩٤ـ مسند أحمد: ٦٢٧، ٦٣٩، ٨٤٠، ١٠١١، ١٠٢٣ـ صحيح ابن حبان: ٧٩٩، ٨٠٠ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ١٠٧ـ صحيح ابن خزيمة: ٢٠٨ـ مسند البزار: ٥٣٩، ٥٤٠، ٥٤١، ٥٤٢، ٥٤٣، ٥٤٤ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٨٨، ٨٩ـ شرح السنة للبغوي: ٢٧٣

فَقَالَ: مَهْيَمْ؟ فَقَالَتْ: مَهْيَمْ لَوْ أَدْرَكْتُكَ حَيْثُ رَأَيْتُكَ لَوَجَأْتُ بَيْنَ كَتِفَيْكَ بِهٰذِهِ الشَّفْرَةِ، قَالَ: وَأَيْنَ رَأَيْتِنِي؟ قَالَتْ: رَأَيْتُكَ عَلَى الْجَارِيَةِ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتِنِي، وَقَدْ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُنَا الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ، قَالَتْ: فَاقْرَأْ فَقَالَ:

أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
كَمَا لَاحَ مَشْهُورٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَتَى بِالْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

فَقَالَتْ: آمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكَذَّبْتُ الْبَصَرَ ثُمَّ غَدَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ فَضَحِكَ حَتّٰى رَأَيْتُ نَوَاجِذَهُ ﷺ. ❶

اسی جگہ ملتے جہاں میں آپ کو دیکھ کر آئی تھی تو میں نے یہ چھری آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان اتار دینی تھی۔ آپ نے پوچھا: تم نے مجھے کہاں دیکھا؟ اس نے دیکھا: میں نے آپ کو لونڈی کے ساتھ دیکھا۔ تو آپ نے فرمایا: تم نے مجھے نہیں دیکھا، اور رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ ہم میں سے کوئی شخص جنبی حالت میں قرآن پڑھے۔ تو (ان کی بیوی نے) کہا: تو پڑھیں۔ چنانچہ آپ نے یہ اشعار پڑھے:

أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
كَمَا لَاحَ مَشْهُورٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ

''ہمارے پاس اللہ کے رسول تشریف لائے جو اس کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں، جس طرح وہ وہ چمک اُٹھا اور فجر سے بھی زیادہ روشن اور مشہور ہوا۔''

أَتَى بِالْهُدٰى بَعْدَ الْعَمٰى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ

''ہم جب بصارت وبصیرت کھو چکے تھے تب وہ ہدایت لے کر آئے، تو ہمارے دِل اس بات پر یقین کرنے والے بن گئے کہ آپ جو بھی کہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔''

يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

''وہ رات بھی یوں گزارتے تھے کہ ان کا پہلو بستر سے جدا رہتا تھا (یعنی سونے کی بہ جائے رب تعالیٰ کی عبادت میں رات گزارتے تھے) جبکہ اس وقت بستر مشرکوں کا بوجھ برداشت کر رہے ہوتے تھے۔''

پھر (ان کی بیوی نے) کہا: میں اللہ پر ایمان لائی اور میں اپنی آنکھوں دیکھی بات کی تکذیب کرتی ہوں۔ پھر ابن رواحہ رضی اللہ عنہ اگلی صبح رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو یہ واقعہ بتلایا تو آپ اسقدر ہنسے کہ مجھے آپ ﷺ کی داڑھیں دِکھائی دینے لگیں۔

❶ سير أعلام النبلاء: ١/ ٢٣٨

[٤٣٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ، نا ابْنُ عَمَّارٍ الْمَوْصِلِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ زَمْعَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ وَهْرَامَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَقْرَأَ أَحَدُنَا الْقُرْآنَ وَهُوَ جُنُبٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اندر آئے ...... پھر انہوں نے اسی کے مثل واقعہ بیان کیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم میں سے کوئی جنبی حالت میں قرآن پڑھے۔

[٤٣٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَبَّارُ، نا أَبُو الشَّعْثَاءِ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ أَبُو خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَا يَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا الْجُنُبُ وَلَا النُّفَسَاءُ الْقُرْآنَ. يَحْيَى هُوَ ابْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ ضَعِيفٌ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی حائضہ، جنبی اور نفاس والی عورت قرآن نہ پڑھے۔ اس روایت کی سند میں یحییٰ راوی سے مراد ابن ابی انیسہ ہے اور وہ ضعیف ہے۔

## بَابٌ فِي نَهْيِ الْمُحْدِثِ عَنْ مَسِّ الْقُرْآنِ
## بے وضوء شخص کے لیے قرآن کو ہاتھ لگانے کی ممانعت

[٤٣٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ فِي كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ: ((أَلَّا تَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا عَلَى طُهْرٍ)). مُرْسَلٌ وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. ❷

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جو عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام خط لکھا تھا اس میں یہ فرمان بھی تھا کہ تم قرآن کو باوضوء حالت میں ہی ہاتھ لگانا۔

[٤٣٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا ابْنُ إِدْرِيسَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: كَانَ فِي كِتَابِ رَسُولِ اللهِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى نَجْرَانَ مِثْلَهُ سَوَاءً.

ابوبکر بن محمد بن حزم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو نجران بھیجا تھا تو جو انہیں خط لکھا تھا اس میں بالکل یہی حکم تھا جو گزشتہ روایت میں بیان ہوا ہے۔

[٤٣٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، قَالَ: سَمِعْتُ

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قرآن کو صرف باوضوء شخص ہی ہاتھ لگائے۔

❶ سيأتي مرفوعاً برقم: ١/١٨٧٩

❷ مصنف عبد الرزاق: ١٣٢١۔ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٨٧

سَالِمًا، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا)). ❶

[٤٣٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، وَمُحَمَّدٍ ابْنَيْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ كِتَابًا فِيهِ: ((وَلَا تَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا)).

ابوبکر بن حزم روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک خط لکھا، اس میں یہ حکم بھی تھا کہ تم قرآن کو باوضوء حالت میں ہی ہاتھ لگانا۔

[٤٣٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ح وَثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، قَالَا: نا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا فَكَانَ فِيهِ: ((لَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ)). ❷

سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل یمن کی طرف خط لکھا اور اس میں یہ فرمان بھی تھا کہ قرآن کو صرف باوضوء شخص ہی ہاتھ لگائے۔

[٤٤٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِنْقَرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، نا سُوَيْدٌ أَبُو حَاتِمٍ، نا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ: ((لَا تَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا وَأَنْتَ عَلَى طُهْرٍ)). قَالَ لَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ: سَمِعْتُ جَعْفَرًا، يَقُولُ: سَمِعَ حَسَّانُ بْنُ بِلَالٍ مِنْ عَائِشَةَ وَعَمَّارٍ، قِيلَ لَهُ: سَمِعَ مَطَرٌ مِنْ حَسَّانَ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. ❸

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: تم قرآن کو صرف اسی حالت میں ہاتھ لگاؤ جب تم باوضوء ہو۔ ابن مخلد نے ہم سے کہا: میں نے جعفر کو بیان کرتے سنا کہ حسان بن بلال نے عائشہ اور عمار سے سنا۔ ان سے پوچھا گیا: کیا مطر نے حسان سے سنا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[٤٤١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَيْلَانَ، نا الْحَسَنُ بْنُ الْجُنَيْدِ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (قبولِ اسلام سے پہلے) تلوار لٹکائے (نعوذ باللہ نبی ﷺ

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٣٢١٧ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٨٨

❷ سنن النسائي: ٨/ ٥٨ـ المراسيل لأبي داود: ٢٥٩

❸ المستدرك للحاكم: ٣/ ٤٨٥ـ المعجم الكبير للطبراني: ٣١٣٥

بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْمُنَادِي ، قَالَا: نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ الْبَصْرِيُّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: خَرَجَ عُمَرُ مُتَقَلِّدًا السَّيْفَ ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ خَتْنَكَ وَأُخْتَكَ قَدْ صَبَوْا ، فَأَتَاهُمَا عُمَرُ وَعِنْدَهُمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ يُقَالُ لَهُ: خَبَّابٌ ، وَكَانُوا يَقْرَؤُونَ طه ، فَقَالَ: أَعْطُونِي الْكِتَابَ الَّذِي عِنْدَكُمْ أَقْرَأْهُ وَكَانَ عُمَرُ يَقْرَأُ الْكِتَابَ ، فَقَالَتْ لَهُ أُخْتُهُ: إِنَّكَ رِجْسٌ ، وَلَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ، فَقُمْ فَاغْتَسِلْ أَوْ تَوَضَّأْ ، فَقَامَ عُمَرُ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَخَذَ الْكِتَابَ فَقَرَأَ طه . الْقَاسِمُ بْنُ عُثْمَانَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

[٤٤٢]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَا: نا الْعَبَّاسُ الدُّورِيُّ ، نا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ فِي سَفَرٍ فَقَضَى حَاجَتَهُ ، فَقُلْنَا لَهُ: تَوَضَّأْ حَتَّى نَسْأَلَكَ عَنْ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَقَالَ: سَلُونِي فَإِنِّي لَسْتُ أَمَسُّهُ فَقَرَأَ عَلَيْنَا مَا أَرَدْنَا وَلَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ مَاءٌ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ خَالَفَهُ جَمَاعَةٌ . ❶

[٤٤٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا الْحَسَّانِيُّ ، نا وَكِيعٌ ، نا الْأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ سَلْمَانَ فَخَرَجَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللهِ لَوْ تَوَضَّأْتَ لَعَلَّنَا أَنْ نَسْأَلَكَ عَنْ آيَاتٍ ، فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ أَمَسُّهُ إِنَّمَا لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ فَقَرَأَ عَلَيْنَا مَا يَشَاءُ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ .

[٤٤٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا الصَّغَانِيُّ ،

کے قتل کا ارادہ لے کر) نکلے تو ان سے کسی نے کہا: آپ کے بہنوئی اور بہن تو اسلام قبول کر چکے ہیں۔ تو عمر رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) ان کے گھر آئے اور ان کے پاس خباب نامی ایک مہاجر آدمی بیٹھا ہوا تھا اور وہ سب سورۃ طٰہٰ کی قرأت کر رہے تھے، تو آپ نے کہا: مجھے بھی یہ کتاب دو جو تمہارے پاس ہے، میں نے بھی یہ پڑھنی ہے، اور عمر رضی اللہ عنہ قرآن پڑھنے لگے۔ پھر آپ کی بہن نے آپ سے کہا: آپ (مشرک ہونے کی وجہ سے) ناپاک ہیں، جبکہ اسے صرف پاک لوگ ہی ہاتھ لگا سکتے ہیں، اس لیے اُٹھیے اور غسل یا وضوء کیجیے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ اُٹھے اور وضوء کیا، پھر قرآن کو پکڑا اور سورۃ طٰہٰ پڑھنے لگے۔ قاسم بن عثمان قوی راوی نہیں ہے۔

علقمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، آپ نے قضائے حاجت کی، تو ہم نے آپ سے کہا: وضوء کر لیجیے، تاکہ ہم آپ سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں سوال کر سکیں۔ تو آپ نے فرمایا: تم سوال کر سکتے ہو، کیونکہ میں اسے ہاتھ نہیں لگاؤں گا۔ پھر آپ نے ہمیں وہ آیت پڑھ کر سنائی جو ہم چاہتے تھے اور ہمارے اور آپ کے درمیان پانی نہیں تھا۔ اس روایت کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں اور ایک جماعت نے اس کے خلاف بیان کیا ہے۔

عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، آپ سفر پر روانہ ہوئے تو (راستے میں) قضائے حاجت کی، پھر آئے تو میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! اگر آپ وضوء کر لیں تو ہم آپ سے چند آیات کے بارے میں پوچھ لیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں اسے ہاتھ نہیں لگاؤں گا، کیونکہ اسے صرف وہی ہاتھ لگا سکتے ہیں جو باوضوء ہوں، پھر انہوں نے ہمیں قرآن پڑھ کر سنایا جتنا وہ چاہتے تھے۔ اس روایت کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں

❶ سيأتي برقم ٤٤٦

ثنا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا الْأَعْمَشُ، وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: كُنَّا مَعَهُ فِي سَفَرٍ فَانْطَلَقَ فَقَضَى حَاجَتَهُ ثُمَّ جَاءَ، فَقُلْتُ: أَيْ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ تَوَضَّأْ لَعَلَّنَا نَسْأَلُكَ عَنْ آيٍ مِنَ الْقُرْآنِ، فَقَالَ: ((سَلُونِي فَإِنِّي لَا أَمَسُّهُ إِنَّهُ لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ))، فَسَأَلْنَاهُ فَقَرَأَ عَلَيْنَا قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ. الْمَعْنَى قَرِيبٌ كُلُّهَا صِحَاحٌ.

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، کہ آپ (ایک طرف کو) چل پڑے اور قضائے حاجت کی، پھر آئے تو میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! وضوء کر لیجیے، تا کہ ہم آپ سے قرآنی آیات کے بابت پوچھ سکیں، تو آپ نے فرمایا: تم سوال کرو، کیونکہ میں نے اسے چھونا نہیں ہے، اسے تو صرف باوضوء لوگ ہی چھو سکتے ہیں۔ پھر ہم نے آپ سے سوال کیا تو آپ نے وضوء کرنے سے پہلے ہی ہمیں قرآن پڑھ کر سنایا۔ یہ تمام روایات قریب المعنیٰ ہی ہیں اور ساری صحیح ہیں۔

[٤٤٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ، قَالَ: وَثنا عُثْمَانُ، نا جَرِيرٌ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا وَكِيعٌ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَلْمَانَ، نَحْوَهُ وَهَذَا مِثْلُهُ.

دو مختلف سندوں کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤٤٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْعَبْسِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، عَنْ سَلْمَانَ، أَنَّهُ قَرَأَ بَعْدَ الْحَدَثِ. كُلُّهَا صِحَاحٌ. ❶

اسود بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے بے وضوء ہونے کے بعد قرآن کی قرأت کی۔ یہ تمام روایات صحیح ہیں۔

## بَابُ مَا وَرَدَ فِي طَهَارَةِ الْمَنِيِّ وَحُكْمِهِ رَطْبًا وَيَابِسًا

### منی سے لباس وجسم پاک کرنے کا بیان اور خشک وتر ہونے کی صورت میں اس کا حکم

[٤٤٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْأَزْهَرِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، نا شَرِيكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمَنِيِّ يُصِيبُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑوں کو لگ جانے والی منی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ بلغم اور تھوک کے ہی حکم میں ہے، تمہیں صرف یہی کفایت کر جائے گا کہ تم کسی کپڑے یا گھاس کے ساتھ اسے پونچھ دو۔ اسحاق الازرق کے علاوہ

❶ سلف برقم: ٤٤٢

الثَّوْبَ، قَالَ: ((إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُخَاطِ وَالْبُزَاقِ، وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَمْسَحَهُ بِخِرْقَةٍ أَوْ بِإِذْخِرَةٍ)) . لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ إِسْحَاقَ الْأَزْرَقِ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى ثِقَةٌ فِي حِفْظِهِ شَيْءٌ. ❶

کسی نے اسے مرفوع روایت نہیں کیا، وہ شریک سے اور وہ محمد بن عبدالرحمان جو ابن ابی لیلیٰ ہیں، سے روایت کرتے ہیں جو ثقہ ہیں، لیکن ان کے حافظے کا کچھ مسئلہ ہے۔

[٤٤٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ قَالَ: إِنَّمَا هُوَ بِمَنْزِلَةِ النُّخَامَةِ وَالْبُزَاقِ أَمِطْهُ عَنْكَ بِإِذْخِرَةٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کپڑوں کو لگ جانے والی منی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ تو بلغم اور تھوک کے حکم میں ہی ہے، اسے تم گھاس کے ساتھ اپنے کپڑے سے پونچھ دیا کرو۔

[٤٤٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ يَابِسًا وَأَغْسِلُهُ إِذَا كَانَ رَطْبًا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے منی کھرچا کرتی تھی جب وہ خشک ہوتی اور اگر وہ تر ہوتی تو میں اسے دھو دیتی۔

[٤٥٠]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنْ كُنْتُ لَأَتْبَعُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَغْسِلُهُ. صَحِيحٌ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے پر منی لگی دیکھا کرتی تو اسے دھو دیتی تھی۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[٤٥١]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَصَابَ ثَوْبَهُ مَنِيٌّ غَسَلَهُ، ثُمَّ يَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى بُقْعَةٍ مِنْ أَثَرِ الْغُسْلِ فِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے کو جب منی لگ جاتی تھی تو آپ اسے دھو لیتے، پھر آپ نماز کے لیے تشریف لے جاتے اور میں آپ کے کپڑے پر دھونے کی وجہ سے پڑنے والا نشان دیکھ رہی ہوتی۔ یہ روایت بھی صحیح ہے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٤١٨۔ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٥٣۔ نصب الراية للزيلعي: ١/ ٢١٠۔ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٥٠١٥

❷ مسند أحمد: ٢٤٣٧٨، ٢٦٣٩٥

❸ ... أحمد: ٢٤٢٠٧، ٢٥٠٩٨، ٢٥٢٩٣، ٢٥٩٨٥۔ صحيح ابن حبان: ١٣٨١۔١٣٨٢

ثَوْبِهِ . صَحِيحٌ . ❶

[٤٥٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، حَدَّثَنَا الْمُتَوَكِّلُ بْنُ أَبِي الْفُضَيْلِ ، عَنْ أُمِّ الْقَلُوصِ عَمْرَةَ الْغَاضِرِيَّةِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَرَى عَلَى الثَّوْبِ جَنَابَةً وَلَا الْأَرْضِ جَنَابَةً وَلَا يُجَنِّبُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ . لَا يُثْبِتُ هٰذَا ، أُمُّ الْقَلُوصِ لَا تُثْبَتُ بِهَا حُجَّةٌ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ رائے رکھا کرتے تھے کہ نہ تو کپڑے پر جنابت کا ثر ہوتا ہے، نہ زمین پر جنابت اثر کرتی ہے اور نہ ہی کوئی آدمی کسی آدمی کو جنبی کرتا ہے۔ یہ روایت ثابت نہیں ہے، کیونکہ اس کی سند میں اُم قلوص راویہ کو معتبر نہیں مانا جاتا۔

## بَابُ الْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ أَوْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ كَيْفَ يَصْنَعُ

## جب جنبی شخص سونا یا کھانا پینا چاہے تو کیا کرے؟

[٤٥٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، نا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، أَوْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَأَرَادَ أَنْ يَنَامَ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَكَلَ . صَحِيحٌ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب جنابت لاحق ہو جاتی اور آپ سونے کا ارادہ رکھتے تو نماز کے وضوء کی طرح وضوء کر لیتے اور جب آپ کھانا کھانا چاہتے تو (صرف) اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور پھر کھانا کھا لیتے۔

[٤٥٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ ، حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، وَأَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَطْعَمَ غَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ أَكَلَ . صَحِيحٌ . ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سونا چاہتے اور آپ جنبی ہوتے تو نماز کے وضوء جیسا وضوء کر کے سو جاتے اور جب کھانا کھانے کا ارادہ رکھتے تو اپنے ہاتھوں کو دھوتے، پھر کھانا کھا لیتے۔

[٤٥٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب حالتِ جنابت میں سونے کا ارادہ فرماتے تو سونے سے پہلے اسی طرح وضوء کرتے جس طرح آپ نماز کے لیے وضوء

---

❶ صحيح البخاري: ٢٢٩ ـ صحيح مسلم: ٢٨٨ ، ٢٨٩ ، ٢٣٠

❷ سيأتي برقم: ٤٥٥

❸ سنن أبي داود: ٢٢٨ ـ جامع الترمذي: ١١٩ ـ سنن ابن ماجه: ٥٨١ ، ٥٨٢ ، ٥٨٣ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٨٩٩٧

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنُبٌ تَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ، وَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَطْعَمَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ كَفَّيْهِ وَمَضْمَضَ فَاهُ ثُمَّ طَعِمَ. صَحِيحٌ. ❶

فرماتے تھے اور جب آپ حالتِ جنابت میں کھانا کھانے کا ارادہ فرماتے تو اپنے ہاتھوں کو دھو کر منہ کی کلی کر لیتے، پھر کھانا کھا لیتے۔

## بَابُ نَسْخِ قَوْلِهِ: ((الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ))

## نبی ﷺ کے اس فرمان کا نسخ کہ ''پانی سے پانی لازم آتا ہے۔''

[٤٥٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَاهِرِ بْنُ بَحِيرٍ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ، نا مُبَشِّرٌ الْحَلَبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي غَسَّانَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتْيَا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ: أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَدْءِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ أَمَرَنَا بِالِاغْتِسَالِ بَعْدُ. صَحِيحٌ. ❷

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ نوجوان یہ فتویٰ دیا کرتے تھے کہ پانی سے پانی لازم آتا ہے (یعنی غسل تب ہی لازم آتا ہے جب انزال ہو، وگرنہ نہیں) تو یہ ایک ایسی رخصت تھی جو رسول اللہ ﷺ نے اسلام کے ابتدائی دنوں میں دی تھی، پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے ہمیں غسل کرنے کا حکم فرما دیا تھا۔ (یعنی بعد میں یہ حکم فرما دیا تھا کہ خواہ انزال ہو یا نہ ہو، میاں بیوی کی شرم گاہیں مل جانے سے غسل لازمی ہو جاتا ہے)۔

[٤٥٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ، نا عَبْدَانُ، نا أَبُو حَمْزَةَ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عِمْرَانَ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ عُرْوَةَ عَنِ الَّذِي يُجَامِعُ وَلَا يُنْزِلُ؟ فَقَالَ: قَوْلُ النَّاسِ أَنْ يَأْخُذُوا بِالْآخِرِ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَحَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ وَلَا يَغْتَسِلُ وَذَالِكَ قَبْلَ فَتْحِ مَكَّةَ ثُمَّ اغْتَسَلَ بَعْدَ ذَالِكَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِالْغُسْلِ. ❸

امام زہری بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عروہ رحمہ اللہ سے ایسے آدمی کے بارے میں حکم پوچھا جو ہمبستری کرے لیکن انزال نہ ہو؟ تو انہوں نے کہا: لوگوں کا کہنا ہے کہ نبی ﷺ کے آخری حکم پر عمل کریں۔ اور مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایسا کیا کرتے تھے اور غسل نہیں کرتے تھے، یہ فتح مکہ سے قبل کی بات ہے، پھر اس کے بعد آپ ﷺ بھی غسل کرنے لگے اور لوگوں کو بھی غسل کا حکم فرمایا۔

## بَابُ نَجَاسَةِ الْبَوْلِ وَالْأَمْرِ بِالتَّنَزُّهِ مِنْهُ وَالْحُكْمِ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ

## پیشاب کی نجاست کا بیان اور اس سے بچنے کا حکم، نیز ان جانوروں کے پیشاب کا حکم جن کا گوشت کھایا جاتا ہے

[٤٥٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شَوْكَرِ بْنِ رَافِعٍ الطُّوسِيُّ، نا أَبُو

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور میں ایک کنویں پر بیٹھا ہوا

❶ مسند أحمد: ٢٤٠٨٣ ـ صحيح ابن حبان: ١٢١٧، ١٢١٨

❷ سنن أبي داود: ٢١٥ ـ جامع الترمذي: ١١٠ ـ سنن ابن ماجه: ٦٠٩ ـ مسند أحمد: ٢١١٠٠ ـ صحيح ابن حبان: ١١٧٣، ١١٧٩

❸ صحيح ابن حبان: ١١٨٠

إِسْحَاقَ الضَّرِيرُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَكَرِيَّا، نا ثَابِتُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: أَتَى عَلَيَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا عَلَى بِئْرٍ أَدْلُو مَاءً فِي رَكْوَةٍ لِي، فَقَالَ: ((يَا عَمَّارُ مَا تَصْنَعُ؟))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي وَأُمِّي، أَغْسِلُ ثَوْبِي مِنْ نُخَامَةٍ أَصَابَتْهُ، فَقَالَ: ((يَا عَمَّارُ إِنَّمَا يُغْسَلُ الثَّوْبُ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَالْقَيْءِ وَالدَّمِ وَالْمَنِيِّ، يَا عَمَّارُ، مَا نُخَامَتُكَ وَدُمُوعُ عَيْنَيْكَ وَالْمَاءُ الَّذِي فِي رَكْوَتِكَ إِلَّا سَوَاءٌ)). لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ ثَابِتِ بْنِ حَمَّادٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا، وَإِبْرَاهِيمُ، وَثَابِتٌ ضَعِيفَانِ.

تھا اور اپنے ڈول میں پانی نکال رہا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! کیا کر رہے ہو؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میرے کپڑے پر بلغم لگ گئی تھی اسے دھو رہا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! کپڑے کو صرف پانچ چیزوں کی وجہ سے دھویا جا سکتا ہے: پاخانہ، پیشاب، قے، خون اور منی لگ جانے سے۔ اے عمار! تمہارا بلغم، تمہاری آنکھوں کے آنسو اور تمہارے ڈول میں موجود پانی، سب برابر ہی ہیں۔ اس روایت کو ثابت بن حماد کے علاوہ کسی نے اسے روایت نہیں کیا اور یہ نہایت ضعیف راوی ہے، اور ابراہیم اور ثابت بھی ضعیف ہیں۔

[٤٥٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَبَّارُ، نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ)). الْمَحْفُوظُ مُرْسَلٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پیشاب سے بچا کرو، کیونکہ قبر کا عمومی عذاب اسی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس روایت کے بارے میں معتبر موقف یہی ہے کہ یہ مرسل ہے۔

[٤٦٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْآدَمِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، نا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا بَأْسَ بِبَوْلِ مَا أُكِلَ لَحْمُهُ)). سَوَّارٌ ضَعِيفٌ. خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، فَرَوَاهُ عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ.

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہو اس کا پیشاب (کپڑوں وغیرہ کو) لگ جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اس روایت کی سند میں سوّار راوی ضعیف ہے۔ یحییٰ بن علاء نے اس کے خلاف بیان کیا اور ان دونوں نے مطرف سے، اس نے محارب بن دثار سے اور اس نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[٤٦١]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْأَهْوَازِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، نا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا أُكِلَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا پیشاب (کپڑوں وغیرہ کو لگ جانے) میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یہ روایت ثابت نہیں ہے۔ عمرو بن حصین اور یحییٰ بن علاء دونوں ضعیف

لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِبَوْلِهِ)) . لا يُثْبَتُ، عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ وَيَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ ضَعِيفَانِ، وَسَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ أَيْضًا مَتْرُوكٌ، وَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْهُ فَقِيلَ عَنْهُ: ((مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِسُؤْرِهِ)) .

ہیں، سوّار بن مصعب بھی متروک ہے، اور اس سے اختلاف نقل کیا گیا ہے اور اس سے ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا جُوٹھا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[٤٦٢]...... حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَصْرٍ الرَّازِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ، نا مُصْعَبُ بْنُ سَوَّارٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِسُؤْرِهِ)) . كَذَا يُسَمِّيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَجَاءٍ: مُصْعَبُ بْنُ سَوَّارٍ فَقَلَبَ اسْمَهُ وَإِنَّمَا هُوَ: سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ .

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا جُوٹھا استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ عبداللہ بن رجاء نے اس کا نام مصعب بن سوّار لیا ہے اور انہوں نے اس کے نام کو اُلٹ کر دیا، کیونکہ اس کا نام سوّار بن مصعب ہے۔

[٤٦٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، مِنْ حِفْظِهِ نا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَا أُكِلَ لَحْمُهُ فَلَا بَأْسَ بِسَلْحِهِ .

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس جانور کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کے گوبر میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

[٤٦٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ السَّمَرْقَنْدِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ السَّمَّانُ الْبَصْرِيُّ، نا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((اسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ)) . الصَّوَابُ مُرْسَلٌ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پیشاب سے بچنے کی کوشش کیا کرو، کیونکہ بلاشبہ قبر کا عام عذاب اسی وجہ سے ہو گا۔ اس روایت کے بارے میں درست مؤقف یہی ہے کہ یہ مرسل ہے۔

[٤٦٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، نا عَفَّانُ وَهُوَ ابْنُ مُسْلِمٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ)) . صَحِيحٌ . [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زیادہ تر عذابِ قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔

[1] مسند أحمد: ٨٣٣١، ٩٠٣٣، ٩٠٥٩۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥١٩٢، ٥١٩٣

[٤٦٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْعَطَّارُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي يَحْيَى، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((عَامَّةُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ فَتَنَزَّهُوا مِنَ الْبَوْلِ)). لَا بَأْسَ بِهِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عمومی طور پر عذابِ قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے، سوتم پیشاب سے بچنے کی کوشش کیا کرو۔

## بَابُ الْحُكْمِ فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ وَالصَّبِيَّةِ مَا لَمْ يَأْكُلَا الطَّعَامَ

### اس بچے اور بچی کے پیشاب کا حکم جو ابھی کچھ کھاتے نہ ہوں

[٤٦٧]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، ثنا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِيُّ، نا أَبُو شِهَابٍ الْحَنَّاطُ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ جَوَّانَ بْنِ شُعْبَةَ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ النَّخَعِيُّ، نا أَبُو شِهَابٍ عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخَذْتُهُ أَخْذًا عَنِيفًا، فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ وَلَا يَضُرُّ بَوْلُهُ)). وَقَالَ دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو: فَقَالَ: دَعِيهِ فَإِنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الطَّعَامَ فَلَا يُقَذِّرُ بَوْلُهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زبیر رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے نے نبی ﷺ پر پیشاب کر دیا تو میں نے اسے سختی کے انداز میں اٹھا لیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کھانا نہیں کھاتا اور اس کا پیشاب نقصان دہ نہیں ہے (یعنی کپڑے ناپاک نہیں ہوئے)۔ داؤد بن عمیر نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، کیونکہ یہ کھانا نہیں کھاتا اس لیے اس کا پیشاب کپڑوں کو گندا نہیں کرتا۔

[٤٦٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ أَبُو بَكْرٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ الْعَبْدِيُّ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي حَرْبِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ الدِّيلِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي بَوْلِ الرَّضِيعِ: ((يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ، وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ)). قَالَ قَتَادَةُ: وَهٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا الطَّعَامَ غُسِلَا جَمِيعًا. ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دودھ پیتے بچے کے بارے میں فرمایا کہ بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں اور بچی کے پیشاب کو دھو لیا جائے۔ قتادہ فرماتے ہیں: یہ حکم تب تک ہے جب تک وہ کھانا نہ کھائیں، جب کھانا شروع کریں تو پھر دونوں کے پیشاب کو ہی دھویا جائے گا۔

---

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥١٩٤

❷ مسند أحمد: ٥٦٣، ٧٥٧، ١١٤٨، ١١٤٩

[٤٦٩]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، نا ابْنُ الصَّبَّاحِ، نا عَفَّانُ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. تَابَعَهُ عَبْدُ الصَّمَدِ، عَنْ هِشَامٍ، وَوَقَفَهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ. ❶

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ عبدالصمد نے ہشام سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور ابن ابی عروبہ نے اسے قتادہ سے موقوف روایت کیا ہے۔

[١/٤٧٠]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ، نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، نا هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((بَوْلُ الْغُلَامِ يُنْضَحُ وَبَوْلُ الْجَارِيَةِ يُغْسَلُ)). قَالَ قَتَادَةُ: هٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَ بَوْلُهُمَا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بچے کے پیشاب پر چھینٹے مار لیے جائیں اور بچی کے پیشاب کو دھولیا جائے۔ قتادہ فرماتے ہیں: یہ حکم اس صورت میں ہے کہ جب وہ کھانا نہ کھاتے ہوں، لیکن جب وہ کھانا کھانے لگیں تو دونوں کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

[٢/٤٧٠]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، قَالَا: نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي مُحِلُّ بْنُ خَلِيفَةَ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ، قَالَ: كُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ: ((وَلِّنِي قَفَاكَ))، فَأُوَلِّيهِ قَفَائِي وَأَنْشُرُ الثَّوْبَ يَعْنِي أَسْتُرُهُ، فَأُتِيَ بِحَسَنٍ أَوْ حُسَيْنٍ فَبَالَ عَلَى صَدْرِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ، وَقَالَ: ((هٰكَذَا يُصْنَعُ يُرَشُّ مِنَ الذَّكَرِ وَيُغْسَلُ مِنَ الْأُنْثَى)). ❷

سیدنا ابوالسمح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، جب آپ غسل کرنا چاہتے تو فرماتے: منہ دوسری طرف پھیر لو۔ چنانچہ میں دوسری طرف منہ پھیر لیتا اور کپڑا پھیلا دیتا، یعنی آپ کے لیے پردہ ڈال دیتا۔ (ایک روز) حسن یا حسین رضی اللہ عنہ (جو ابھی بچے تھے) کو لایا گیا تو انہوں نے آپ کے سینے پر پیشاب کر دیا، تو آپ ﷺ نے پانی منگوا کر اس پر چھینٹے مارے اور فرمایا: اس طرح کیا جائے، بچہ ہو تو چھینٹے مار لیے جائیں اور بچی ہو تو دھولیا جائے۔

[٤٧١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، نا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَصَابَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ جِلْدَهُ بَوْلُ صَبِيٍّ وَهُوَ صَغِيرٌ فَصَبَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ بِقَدْرِ الْبَوْلِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے جسم مبارک پر بچے کا پیشاب لگ گیا تو آپ نے پیشاب کی مقدار کے مطابق اتنا ہی پانی اس پر بہا دیا۔

❶ سنن أبي داود: ٣٧٨ـ جامع الترمذي: ٦١٠ـ سنن ابن ماجه: ٥٢٥ـ مسند أحمد: ٥٦٣

❷ سنن أبي داود: ٣٧٦ـ سنن النسائي: ١/ ١٢٦ـ سنن ابن ماجه: ٥٢٦ـ صحيح ابن خزيمة: ٢٨٣ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٦٦

[٤٧٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي بَوْلِ الصَّبِيِّ، قَالَ: يُصَبُّ عَلَيْهِ مِثْلُهُ مِنَ الْمَاءِ، قَالَ: كَذَلِكَ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِبَوْلِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا. إِبْرَاهِيمُ هُوَ ابْنُ أَبِي يَحْيَى ضَعِيفٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بچے کے پیشاب کے بارے میں فرمایا: اس پر پیشاب کی مقدار جتنا ہی پانی بہا دیا جائے۔ پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے پیشاب پر اسی طرح کیا تھا۔ اس روایت کی سند میں ابراہیم راوی سے مراد ابن ابی یحیٰی ہے جو ضعیف ہے۔

## بَابُ مَا رُوِيَ فِي النَّوْمِ قَاعِدًا لَا يُنْقِضُ الْوُضُوءَ

### اس مسئلہ کی روایات کہ بیٹھے بیٹھے سو جانے سے وضوء نہیں ٹوٹتا

[٤٧٣]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ طَالُوتُ بْنُ عَبَّادٍ، نا أَبُو هِلَالٍ، نا قَتَادَةُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِي مَسْجِدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَنَنَامُ فَلَا نُحْدِثُ لِذَلِكَ وُضُوءًا. صَحِيحٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آیا کرتے تھے اور (نماز کے انتظار میں بیٹھے بیٹھے) سو جاتے، تو ہم اس کے بعد نیا وضوء نہیں کرتے تھے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[٤٧٤]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يُوقَظُونَ لِلصَّلَاةِ حَتَّى إِنِّي لَأَسْمَعُ لِأَحَدِهِمْ غَطِيطًا ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ. قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: هٰذَا عِنْدَنَا وَهُمْ جُلُوسٌ صَحِيحٌ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اصحاب رسول کو دیکھا کہ وہ نماز کے لیے لوگوں کو بیدار کر رہے ہوتے تھے، یہاں تک کہ میں ان میں سے کسی نہ کسی کے خراٹے بھی سنتا تھا، پھر وہ نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے۔ ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہمارے نزدیک یہ اس صورت میں ہے جب وہ بیٹھے ہوں۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[٤٧٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ حَتَّى يُخْفِقُوا بِرُءُوسِهِمْ ثُمَّ يَقُومُونَ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ. صَحِيحٌ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ عشاء کا انتظار کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ اپنے سروں کو جھکا دیتے (یعنی بیٹھے بیٹھے سو جاتے) پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھ لیتے اور (نیا) وضوء نہیں کرتے تھے۔

---

❶ صحيح مسلم: ٣٧٦ـ سنن أبي داود: ٢٠٠ـ جامع الترمذي: ٧٨ـ مسند أحمد: ١٣٩٤١ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٤٤٨

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ١٢٠ـ مسند البزار: ٢٨٢

## بَابٌ فِي طَهَارَةِ الْأَرْضِ مِنَ الْبَوْلِ

## زمین کو پیشاب (کی نجاست) سے پاک کرنے کا بیان

[٤٧٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ حُمَيْدٍ، وَعَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ نَاسًا مِنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ فَاجْتَوَوْهَا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتُمْ خَرَجْتُمْ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ فَشَرِبْتُمْ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا))، فَفَعَلُوا ذَالِكَ وَصَحُّوا فَأَقْبَلُوا عَلَى الرُّعَاةِ فَقَتَلُوهُمْ وَاسْتَاقُوا ذَوْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَتُرِكُوا بِالْحَرَّةِ حَتَّى مَاتُوا. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عرینہ قبیلے کے لوگ مدینہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو مدینے کی آب وہوا انہیں موافق نہ آئی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تم چاہو تو صدقے کے اونٹوں کے پاس (ان کے باڑے میں) چلے جاؤ اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو (تو ٹھیک ہو جاؤ گے)۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور تندرست ہو گئے۔ پھر وہ (ان اونٹوں کے) چرواہوں کے پاس آئے اور انہیں قتل کر دیا اور رسول اللہ ﷺ کے اونٹوں کو بھگا لے گئے اور اسلام سے بھی مُرتد ہو گئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے پیچھے لوگ بھیجے تو انہیں پکڑ لایا گیا، تو آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیے، ان کی آنکھوں میں گرم سلائیں پھیریں اور انہیں سیاہ پتھروں والی زمین میں پھینک دیا گیا، یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

[٤٧٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا سَمْعَانُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَكَانِهِ فَاحْتُفِرَ فَصُبَّ عَلَيْهِ دَلْوٌ مِنْ مَاءٍ. فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْمَرْءُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَعْمَلْ عَمَلَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ)). سَمْعَانُ مَجْهُولٌ. ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی آیا اور مسجد میں پیشاب کرنے لگا، رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ کے بارے میں حکم فرمایا تو وہاں کی مٹی کھرچ دی گئی اور اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دیا گیا۔ پھر دیہاتی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آدمی ایک قوم سے محبت تو رکھتا ہے لیکن ان کے اعمال جیسے عمل نہیں کرتا (تو اس کا کیا انجام ہوگا؟) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی (روزِ قیامت) اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔ اس سند کی روایت میں سمعان راوی کے حالات معلوم نہیں ہیں۔

[٤٧٨]...... أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک

---

❶ صحيح البخاري: ٢٣٣، ٣٠١٨، ٦٨٠٤۔صحيح مسلم: ١٦٧١ (٩)، (١٠)، (١١)، (١٢)، (١٣)۔مسند أحمد: ١٢٠٤٢، ١٢٦٣٩، ١٣١٢٩، ١٤٠٦١۔صحيح ابن حبان: ١٣٨٦، ١٣٨٧، ١٣٨٨، ٤٤٦٧، ٤٤٧٢۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٨١٠، ١٨١٢، ١٨١٨

❷ مسند أحمد: ٣٧١٨

إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نا الْمُعَلَّى الْمَالِكِيُّ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ شَيْخٌ كَبِيرٌ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَقَالَ: ((وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟))، قَالَ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَبِيرِ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: ((فَإِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ))، قَالَ: فَذَهَبَ الشَّيْخُ فَأَخَذَ يَبُولُ فِي الْمَسْجِدِ فَمَرَّ عَلَيْهِ النَّاسُ فَأَقَامُوهُ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((دَعُوهُ عَسَى أَنْ يَكُونَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ))، فَصَبُّوا عَلَى بَوْلِهِ الْمَاءَ. كَذَا قَالَ يُوسُفُ: الْمُعَلَّى الْمَالِكِيُّ، الْمُعَلَّى مَجْهُولٌ.

بہت بوڑھا دیہاتی آیا اور اس نے پوچھا: اے محمد! قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: تو نے اس کی کیا تیاری کر رکھی ہے؟ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر نبی مبعوث فرمایا ہے! میں نے اس کے لیے نماز وروزے والی کوئی بڑی تیاری تو نہیں کر رکھی، البتہ اتنا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ تو (روزِ قیامت) اسی کے ساتھ ہوگا جس سے تو محبت کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ بوڑھا واپس ہوا تو مسجد میں ہی پیشاب کرنے لگ پڑا، اس کے پاس سے جو لوگ گزر رہے تھے وہ اسے اٹھانے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، ممکن ہے کہ یہ جنتی ہو۔ پھر لوگوں نے اس کے پیشاب پر پانی بہا دیا۔ یوسف نے بھی اسی طرح معلیٰ مالکی ہی بیان کیا ہے اور یہ مجہول ہے۔

[٤٧٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ عُمَيْرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَعْقِلِ بْنِ مُقَرِّنٍ، قَالَ: قَامَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى زَاوِيَةٍ مِنْ زَوَايَا الْمَسْجِدِ فَانْكَشَفَ فَبَالَ فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ فَأَلْقُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى مَكَانِهِ مَاءً)). عَبْدُ اللهِ بْنُ مَعْقِلٍ تَابِعِيٌّ، وَهُوَ مُرْسَلٌ. ❶

عبداللہ بن معقل بن مقرن بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے مسجد کے ایک کونے میں کھڑے ہو کر کپڑا ہٹایا اور پیشاب کر دیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: جس جگہ پر اس نے پیشاب کیا ہے وہ مٹی اتار دو اور اس کی جگہ پر پانی انڈیل دو۔ اس روایت کے راوی عبداللہ بن معقل تابعی ہیں اور یہ روایت مرسل ہے۔

## بَابُ صِفَةِ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَمَا رُوِيَ فِي الْمُلَامَسَةِ وَالْقُبْلَةِ

### وضوء کے نواقض کا بیان اور (بیوی کو) چھونے اور بوسہ لینے کے بارے میں روایات

[٤٨٠]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَأَبُو عَبْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ يَزِيدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ الْبَزَّازُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، قَالَا: ثنا وَكِيعٌ، نا مِسْعَرٌ،

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اور حسانی نے یوں بیان کیا ہے کہ) رسول اللہ ﷺ نے موزے پر مسح کرنے کے بارے میں مسافر کو تین دن تک رخصت دی ہے، لیکن اگر وہ جنبی ہو جائے (تو پھر مسح کی مدت ختم ہو جائے گی) البتہ بول وبراز

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ٥٩۔ مصنف عبد الرزاق: ٥١٤٣

عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، - وَقَالَ الْحَسَّانِيُّ -: رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفِّ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثًا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، وَلٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ أَوْ رِيحٍ . لَمْ يَقُلْ فِي هٰذَا: أَوْ رِيحٍ، غَيْرُ وَكِيعٍ، عَنْ مِسْعَرٍ . ❶

یا ہوا خارج ہونے پر (یہ رخصت برقرار رہے گی)۔ وکیع کے علاوہ دیگر نے مسعر سے روایت کرتے ہوئے ہوا خارج ہونے کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٤٨١]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْجَوْهَرِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لُؤْلُؤٌ، نا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْخَيَّاطُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ بَلَلًا وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا، قَالَ: ((يَغْتَسِلُ))، وَعَنِ الرَّجُلِ يَرَى أَنْ قَدِ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا، قَالَ: ((لَا غُسْلَ عَلَيْهِ))، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ: أَعَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذٰلِكَ غُسْلٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِنَّ الرِّجَالَ شَقَائِقُ النِّسَاءِ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جو تری پائے، لیکن اسے یہ یاد نہ ہو کہ احتلام ہوا ہے یا نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ غسل کر لے۔ اور آپ ﷺ سے ایسے آدمی کے بارے میں بھی سوال کیا گیا جسے لگتا ہو کہ اسے احتلام ہوا ہے، لیکن وہ تری نہ پائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر غسل لازم نہیں ہے۔ تو سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: کیا جب عورت یہ دیکھے تو اس پر بھی غسل لازم ہوتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، بلاشبہ مرد، عورتوں کے ہی پہلو ہیں۔

[٤٨٢]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَجَّاجِ بْنِ الْمِنْهَالِ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْغُسْلُ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْجَنَابَةِ، وَغُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، وَغُسْلُ الْمَيِّتِ، وَالْغُسْلُ مِنْ مَاءِ الْحَمَّامِ)). مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ ضَعِيفٌ . ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ امور سے غسل لازم ہوتا ہے: جنابت سے، جمع کے دن، میت کو غسل دینے سے اور حمام میں نہانے سے۔ اس روایت کی سند میں مصعب بن شیبہ نامی راوی ضعیف ہے۔

---

❶ جامع الترمذي: ٩٦، ٢٣٨٧، ٣٥٣٥۔سنن النسائي: ١/ ٨٣۔سنن ابن ماجه: ٢٢٦، ٤٧٨۔صحيح ابن حبان: ١١٠٠۔صحيح ابن خزيمة: ١٧، ١٩٣۔مسند أحمد: ١٨٠٩١، ١٨٠٩٥۔صحيح ابن حبان: ١١٠٠، ١٣١٩، ١٣٢٠، ١٣٢١، ١٣٢٥۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٢٧٦

❷ سنن أبي داود: ٢٣٦۔جامع الترمذي: ١١٣۔سنن ابن ماجه: ٦١٢۔مسند أحمد: ٢٦١٩٥

❸ سنن أبي داود: ٣٤٨، ٣١٦٠۔مسند أحمد: ٢٥١٩٠۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٣٠٠۔صحيح ابن خزيمة: ٢٥٦

[٤٨٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَصَابَ مِنِ امْرَأَةٍ لَا تَحِلُّ لَهُ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يُصِيبُهُ الرَّجُلُ مِنِ امْرَأَتِهِ إِلَّا قَدْ أَصَابَهُ مِنْهَا إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يُجَامِعْهَا؟ فَقَالَ: ((تَوَضَّأْ وُضُوءًا حَسَنًا ثُمَّ قُمْ فَصَلِّ))، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ﴾ (هود: ١١٤)، الْآيَةُ، فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: أَهِيَ لَهُ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً؟ فَقَالَ: ((بَلْ هِيَ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً)). صَحِيحٌ. ❶

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو کسی ایسی عورت سے ملتا ہے جو اس کے لیے حلال نہ ہو اور وہ سب کام جو ایک مرد اپنی بیوی سے کرتا ہے یہ بھی اس کے ساتھ کر لیتا ہے، البتہ اس کے ساتھ مجامعت نہیں کرتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اچھی طرح وضوء کر، پھر کھڑا ہو اور نماز پڑھ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ﴾ ''دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصے میں نماز پڑھ۔'' پھر معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہ حکم اسی کے لیے خاص ہے یا تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔

[٤٨٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ يَزِيدَ الطَّرَسُوسِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ سَيَّارٍ مَدِينِيٌّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَا تُعَادُ الصَّلَاةُ مِنَ الْقُبْلَةِ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. خَالَفَهُ مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ فِي إِسْنَادِهِ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: بوسہ لینے کی وجہ سے نماز دوبارہ نہیں پڑھی جائے گی، رسول اللہ ﷺ اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا کرتے تھے اور نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ منصور بن زاذان نے اس کی سند میں اس کے خلاف بیان کیا ہے۔

[٤٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، نا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ، نا أَبُو حَفْصٍ التِّنِّيسِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ جب نماز کے لیے نکلتے تو مجھے بوسہ دیا کرتے تھے اور (دوبارہ) وضوء نہیں فرماتے تھے۔

❶ جامع الترمذي: ٣١١٣۔مسند أحمد: ٢٢١١٢۔المستدرك للحاكم: ١/ ١٣٥

❷ سيأتي برقم: ٤٩٢، ٤٩٣

الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُنِي إِذَا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَمَا يَتَوَضَّأُ. ❶

[٤٨٦]...... حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعَلِيُّ بْنُ سَلْمِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالُوا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. تَفَرَّدَ بِهِ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَلَيْسَ بِقَوِيٍّ فِي الْحَدِيثِ، وَالْمَحْفُوظُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْحُفَّاظُ الثِّقَاتُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِنْهُمْ مَعْمَرٌ، وَعُقَيْلٌ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَقَالَ مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: فِي الْقُبْلَةِ الْوُضُوءُ، وَلَوْ كَانَ مَا رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ صَحِيحًا، لَمَا كَانَ الزُّهْرِيُّ يُفْتِي بِخِلَافِهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ منصور اور زہری کے واسطے سے اکیلے سعید بن بشیر نے روایت کیا ہے۔ اور اس پر موافقت نہیں کی گئی اور یہ حدیث کے معاملے میں قوی نہیں ہے۔ معتبر روایت یہ ہے جو زہری اور ابوسلمہ کے واسطے سے سیدہ عائشہ ؓ سے مروی ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں بھی بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ اسی طرح حُفاظ اور ثقہ رُواۃ نے اسے زہریؒ سے روایت کیا، ان میں سے معمر، عقیل اور ابن ابی ذئب بھی ہیں۔ امام مالکؒ، زہریؒ سے بیان کرتے ہیں کہ بوسہ لینے پر وضوء لازم آتا ہے۔ اگر اس روایت کو صحیح مان لیا جائے جو سعید بن بشیر، منصور، زہری اور ابوسلمہ کے واسطے سے سیدہ عائشہ ؓ سے روایت کرتے ہیں تو زہریؒ اس کے خلاف فتویٰ نہ دیتے۔ واللہ اعلم

[٤٨٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مِنْ قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ الْوُضُوءُ. ❷

امام ابن شہاب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: آدمی پر اپنی بیوی کا بوسہ لینے پر وضوء لازم ہو جاتا ہے۔

[٤٨٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَبَّلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ ثُمَّ ضَحِكَتْ. تَفَرَّدَ بِهِ حَاجِبٌ عَنْ وَكِيعٍ وَوَهِمَ فِيهِ وَالصَّوَابُ عَنْ وَكِيعٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ

سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک بیوی کا بوسہ لیا، پھر نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضوء نہیں کیا۔ پھر آپ ہنس پڑیں (کیونکہ وہ بیوی آپ ہی تھیں)۔ اس روایت کو وکیع سے اکیلے حاجب نے روایت کیا ہے اور اسے اس میں واہم ہوا ہے۔ اور درست یہ ہے کہ وکیع سے اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ نبی ﷺ روزے کی حالت

❶ سيأتي برقم: ٤٩٣

❷ نصب الراية للزيلعي: ١/ ٧٤

صَائِمٌ، وَحَاجِبٌ لَمْ يَكُنْ لَهُ كِتَابٌ إِنَّمَا كَانَ يُحَدِّثُ مِنْ حِفْظِهِ. ❶

میں بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ یہ روایت حاجب کے پاس لکھی ہوئی نہیں تھی بلکہ انہوں نے اپنے حافظے سے ہی بیان کی ہے۔

[٤٨٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْوَرَّاقُ، نا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، نا أَبُو أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا بَلَغَهَا قَوْلُ ابْنِ عُمَرَ: فِي الْقُبْلَةِ الْوُضُوءُ، فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ لَا يَتَوَضَّأُ. وَلَا أَعْلَمُ حَدَّثَ بِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَلِيٍّ هَكَذَا غَيْرُ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَذَكَرَهُ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، قَالَ: نا ابْنُ الْمُصَفَّى، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے علم میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول آیا کہ بوسہ لینے پر وضوء لازم ہو جاتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لیا کرتے تھے، پھر (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ میرے علم میں نہیں ہے کہ علی بن عبدالعزیز کے علاوہ کسی نے عاصم بن علی سے اس طرح روایت کیا ہو۔ ابن ابی داؤد نے اسے بیان کیا اور کہا: ہمیں مصفّی نے بیان کیا، انہوں نے بقیہ، عبدالملک بن محمد، ہشام بن عروہ اور ان کے والد کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بوسہ لینے پر وضوء لازم نہیں آتا۔

[٤٩٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، نا شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَجُلًا، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ امْرَأَتَهُ بَعْدَ الْوُضُوءِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ. فَقُلْتُ لَهَا: لَئِنْ كَانَ ذَلِكَ مَا كَانَ إِلَّا مِنْكِ فَسَكَتَتْ. ❸

عروہ بن زبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جو وضوء کرنے کے بعد اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ اپنی ایک بیوی کا بوسہ لیا کرتے تھے اور وضوء کو دوہراتے نہیں تھے۔ میں نے ان سے کہا: اگر یہ ایسا ہی ہے تو پھر نبی ﷺ آپ کا ہی بوسہ لیتے ہوں گے۔ تو آپ خاموش ہو گئیں۔

[٤٩١]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمَرْزُبَانِ، نا هِشَامُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذَا. ❹

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

---

❶ نصب الراية للزيلعي: ١/ ٧٥

❷ مسند أحمد: ٢٤١١٠، ٢٥٦٠٠

❸ سيأتي برقم: ٢٢٥٦

❹ انظر تخريج الحديث السابق

[٤٩٢]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ، نا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ غَالِبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رُبَّمَا قَبَّلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. غَالِبٌ هُوَ ابْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ مَتْرُوكٌ.

سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بسا اوقات مجھے بوسہ دیتے تھے، پھر نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں فرماتے تھے۔ اس روایت کی سند میں غالب راوی سے مراد ابن عبید اللہ ہے اور یہ متروک ہے۔

[٤٩٣]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ صَالِحٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. يُقَالُ: إِنَّ الْوَلِيدَ بْنَ صَالِحٍ وَهِمَ فِي قَوْلِهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، وَإِنَّمَا هُوَ حَدِيثُ غَالِبٍ، وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، مِنْ قَوْلِهِ وَهُوَ الصَّوَابُ، وَإِنَّمَا هُوَ حَدِيثُ غَالِبٍ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

سیدہ عائشہ ؓ روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ بوسہ لیا کرتے تھے، پھر نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ولید بن صالح کو عبدالکریم سے روایت کرتے ہوئے وہم ہوا ہے اور یہ غالب کی حدیث ہے۔ اور ثوریؒ نے عبدالکریم اور عطاء کے واسطے سے ان کے قول کے طور پر روایت کیا ہے اور یہی درست ہے، اور یہ غالب ہی کی حدیث ہے۔ واللہ اعلم

[٤٩٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ. وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ. ❶

عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بوسہ لینے پر وضوء لازم نہیں آتا ہے۔ اور یہی درست ہے۔

[٤٩٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ، نا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالُوا: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ

سیدہ عائشہ ؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک بیوی کا بوسہ لیا، پھر نماز کے لیے نکل گئے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کیا۔ عروہ کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: وہ تو آپ ہی ہوں گی؟ تو آپ ہنس پڑیں۔ ابن مالج بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی ایک بیوی کا بوسہ لیتے، پھر نماز پڑھتے اور (دوبارہ) وضوء نہ کرتے۔ میں نے کہا: وہ تو آپ ہی ہوسکتی ہیں؟ تو آپ ہنس پڑیں۔

---

❶ سیأتي برقم: ٥٠٩

ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. قَالَ عُرْوَةُ: فَقُلْتُ لَهَا: مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ؟ فَضَحِكَتْ. وَقَالَ ابْنُ مَالِحٍ: يُقَبِّلُ بَعْضَ أَزْوَاجِهِ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ، قُلْتُ: مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ؟ فَضَحِكَتْ. ❶

[٤٩٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالُوا: نا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصْبِحُ صَائِمًا ثُمَّ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَتَلْقَاهُ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَائِهِ فَيُقَبِّلُهَا ثُمَّ يُصَلِّي. قَالَ عُرْوَةُ: قُلْتُ لَهَا مَنْ تَرِينَهُ غَيْرَكِ؟ فَضَحِكَتْ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھا کرتے تھے، پھر نماز کے لیے وضوء کرتے تو آپ کو ازواجِ مطہرات میں سے کوئی زوجہ ملتیں تو آپ ان کا بوسہ لے لیتے، پھر نماز پڑھ لیتے۔ عروہ کہتے ہیں کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا: آپ کی مراد آپ کے علاوہ اور کون ہو سکتی ہیں؟ تو آپ ہنس پڑیں۔

[٤٩٧]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اللَّبَّانِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ح حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ، نا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي النَّجْمِ بِالرَّافِقَةِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُقَبِّلُ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضوء کیا کرتے تھے، پھر (اپنی بیوی کا) بوسہ لیتے، پھر نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ ان دونوں کے الفاظ ایک ہی ہیں۔

[٤٩٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ وَذُكِرَ لَهُ حَدِيثُ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عُرْوَةَ. فَقَالَ: أَمَا إِنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ كَانَ أَعْلَمَ النَّاسِ بِهَذَا زَعَمَ أَنَّ حَبِيبًا لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا.

یحییٰ بن سعید بیان کرتے ہیں اور ان سے اعمش کی حبیب اور عروہ کے واسطے سے روایت کردہ حدیث کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے کہا: سفیان ثوریؒ اس حدیث کا باقی تمام لوگوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں، ان کا خیال ہے کہ حبیب نے عروہ سے کچھ بھی سماع نہیں کیا۔

[٤٩٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں مروی ہے کہ آپ نماز پڑھتیں، اگرچہ خون کے قطرے چٹائی پر ہی گر رہے ہوتے

❶ سنن أبي داود: ١٧٩ ـ جامع الترمذي: ٨٦ ـ سنن ابن ماجه: ٥٠٢ ـ مسند أحمد: ٢٥٧٦٦

وَذُكِرَ عِنْدَهُ حَدِيثَا الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، تُصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ وَفِي الْقُبْلَةِ. قَالَ يَحْيَى: احْكِ عَنِّي أَنَّهُمَا شِبْهُ لَا شَيْءَ.

اور (اسی طرح) بوسے میں بھی۔ یحییٰ فرماتے ہیں: مجھ سے بیان کر دو کہ یہ دونوں اسی کے مشابہ ہیں کہ جیسے ان میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

[٥٠٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَخْزَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي رَوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُقَبِّلُ بَعْدَمَا يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ، هٰذَا حَدِيثُ غُنْدَرٍ، وَقَالَ وَكِيعٌ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ، لَمْ يَرْوِهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ غَيْرُ أَبِي رَوْقٍ عَطِيَّةَ بْنِ الْحَارِثِ، وَلَا نَعْلَمُ حَدَّثَ بِهِ عَنْهُ غَيْرُ الثَّوْرِيِّ، وَأَبِي حَنِيفَةَ، وَاخْتُلِفَ فِيهِ فَأَسْنَدَهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَائِشَةَ، وَأَسْنَدَهُ أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ حَفْصَةَ وَكِلَاهُمَا أَرْسَلَهُ، وَإِبْرَاهِيمُ التَّمِيمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ وَلَا مِنْ حَفْصَةَ وَلَا أَدْرَكَ زَمَانَهُمَا. وَقَدْ رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي رَوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ فَوَصَلَ إِسْنَادَهُ. [illegible] عَنْهُ فِي لَفْظِهِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وضوء فرمایا کرتے تھے، پھر وضوء کرنے کے بعد (اپنی بیوی کا) بوسہ لیتے، پھر نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ یہ غندر کی حدیث ہے، اور وکیع نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اپنی ایک بیوی کا بوسہ لیا، پھر نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضوء نہیں کیا۔ ابن مہدی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا بوسہ لیا اور (دوبارہ) وضوء نہیں کیا۔ ابوعاصم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ (اپنی بیوی کا) بوسہ لیا کرتے تھے، پھر نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ ابوروق عطیہ بن حارث کے علاوہ کسی نے اسے ابراہیم التیمی سے روایت نہیں کیا اور ہم نہیں جانتے کہ ثوریؒ اور ابوحنیفہؒ کے علاوہ کسی نے اس سے بیان کیا ہو اور اس میں اختلاف کیا گیا ہے۔ امام ثوریؒ نے اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور ابوحنیفہؒ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور ان دونوں نے مرسل روایت کیا ہے۔ ابراہیم التیمی نے نہ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع کیا ہے اور نہ ہی سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے، بلکہ ان دونوں کا زمانہ بھی نہیں پایا۔ معاویہ بن ہشام نے بھی اس حدیث کو ثوری، ابوروق، ابراہیم التیمی اور ان کے والد کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور اس کی سند کو موصول قرار دیا ہے۔ اور ان سے اس حدیث کے الفاظ میں اختلاف نقل کیا گیا ہے، عثمان بن ابوشیبہ اسی اسناد کے ساتھ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔ اور عثمان نے بیان کیا کہ بلاشبہ نبی ﷺ (اپنی بیوی کا) بوسہ لیا کرتے تھے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ واللہ اعلم

عَنْهُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ، وَقَالَ عُثْمَانُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ وَلَا يَتَوَضَّأُ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

[٥٠١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْجُرْجَانِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي رَوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْدَ الْوُضُوءِ، ثُمَّ لَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ، أَوْ قَالَتْ: يُصَلِّي.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ وضوء کے بعد (اپنی بیوی کا) بوسہ لیا کرتے تھے، پھر وضوء نہیں دوہراتے تھے۔ یا کہا کہ پھر نماز پڑھ لیتے تھے۔

[٥٠٢]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ، نا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، نا قَبِيصَةُ، نا سُفْيَانُ، بِإِسْنَادِهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْدَ الْوُضُوءِ ثُمَّ يُصَلِّي، مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی ﷺ وضوء کے بعد (اپنی بیوی کا) بوسہ لیا کرتے تھے، پھر نماز پڑھ لیتے۔

[٥٠٣]...... وَأَمَّا حَدِيثُ أَبِي حَنِيفَةَ، فَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْجَارُودِ الْقَطَّانُ، نا يَحْيَى بْنُ نَصْرِ بْنِ حَاجِبٍ، نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ أَبِي رَوْقٍ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُقَبِّلُ وَلَا يُحْدِثُ وُضُوءًا.

اُم المومنین سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نماز کے لیے وضوء کیا کرتے تھے، پھر (اپنی بیوی کا) بوسہ لیتے اور نیا وضوء نہیں کرتے تھے۔

[٥٠٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي رَوْقٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ. كَذَا قَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ان کا بوسہ لیا کرتے تھے اور آپ نے روزہ رکھا ہوتا تھا۔ اسی طرح عثمان بن ابوشیبہ نے بیان کیا۔

[٥٠٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ الدِّمَشْقِيُّ أَحْمَدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ، نا هِشَامٌ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ، ثنا

زینب روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا جو اپنی بیوی کا بوسہ لیتا ہے اور اسے چھوتا ہے، تو کیا اس پر وضوء لازم ہوتا ہے؟ تو

❶ سنن أبي داود: ١٧٨ ـ سنن النسائي: ١/ ١٠٤ ـ مسند أحمد: ٢٥٧٦٦ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ١٢٦، ١٢٧

❷ سيأتي برقم: ٢٢٥٦

الْأَوْزَاعِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ زَيْنَبَ، أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنِ الرَّجُلِ يُقَبِّلُ امْرَأَتَهُ وَيَلْمِسُهَا، أَيَجِبُ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ؟ فَقَالَتْ: لَرُبَّمَا تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَبَّلَنِي ثُمَّ يَمْضِي فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. زَيْنَبُ هٰذِهِ مَجْهُولَةٌ وَلَا تَقُومُ بِهَا حُجَّةٌ. ❶

انہوں نے فرمایا: بسا اوقات نبی ﷺ وضوء فرماتے تو مجھے بوسہ دیتے، پھر آپ (مسجد کی طرف) چل پڑتے اور نماز پڑھتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ زینب نامی یہ راویہ نامعلوم ہے اور اس کو معتبر بھی نہیں کہا جا سکتا۔

[۵۰۶]...... حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو بَكْرٍ الْجَوْهَرِيُّ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ زَيْنَبَ السَّهْمِيَّةِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. قَالَ: وَكَانَ عَطَاءٌ لَا يَرَى فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءًا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ان کا بوسہ لیا کرتے تھے، پھر نماز پڑھ لیتے اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرتے تھے۔ امام عطاءؒ بوسے میں وضوء کرنے کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

[۵۰۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، مِثْلَهُ. ❸

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[۵۰۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ قَالَا: نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا أَبُو بَدْرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْجُهَنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ لَا يُحْدِثُ وُضُوءًا. قَوْلُهُ: عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَالِبٍ وَهْمٌ وَإِنَّمَا أَرَادَ غَالِبَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَهُوَ مَتْرُوكٌ، وَأَبُو سَلَمَةَ الْجُهَنِيُّ هُوَ خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ ضَعِيفٌ، وَلَيْسَ بِالَّذِي يَرْوِي عَنْهُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ. ❹

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ اپنی کسی بیوی کا بوسہ لیا کرتے تھے، پھر نیا وضوء نہیں کرتے تھے۔ عبداللہ بن غالب کا ذکر کرنا وہم ہے، اس سے مراد غالب بن عبیداللہ ہے جو متروک ہے۔ ابوسلمہ الجہنی کا نام خالد بن سلمہ ہے، یہ بھی ضعیف ہے اور یہ وہ نہیں ہے جس سے زکریا بن ابوزائدہ روایت کرتے ہیں۔

[۵۰۹]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ. ❺

عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: بوسہ لینے پر وضوء لازم نہیں آتا۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ٥٠٣ ـ مسند أحمد: ٢٤٣٢٩

❷ الخلافيات للبيهقي: ١/ ٢٨١

❸ انظر تخريج الحديث السابق

❹ سلف برقم: ٤٩٢

❺ سلف برقم: ٤٩٤

[٥١٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ صَالِحٍ الْبُخَارِيُّ، نَا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ الْبُخَارِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى، نَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ ثُمَّ يُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ. هٰذَا خَطَأٌ مِنْ وُجُوهٍ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ روزے کی حالت میں (اپنی بیوی کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے، پھر نماز پڑھتے اور (دوبارہ) وضوء نہ کرتے۔ یہ متعدد وجوہ سے غلط ہے۔

[٥١١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءًا.

سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بوسے میں وضوء (دوبارہ کرنے) کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

[٥١٢]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْقُبْلَةِ وُضُوءٌ. صَحِيحٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بوسہ لینے پر وضوء لازم نہیں آتا۔

[٥١٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَحَوْثَرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِنْقَرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، قَالُوا: نَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتِ: افْتَقَدْتُ النَّبِيَّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنَ الْفِرَاشِ، فَالْتَمَسْتُهُ بِيَدِي فَوَقَعَتْ يَدِي عَلَى قَدَمَيْهِ وَهُمَا مُنْتَصِبَانِ فَسَمِعْتُهُ، يَقُولُ: ((أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي مَدْحَتَكَ وَثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات میں نے نبی ﷺ کو بستر پر موجود نہ پایا تو میں نے اپنے ہاتھ سے آپ کو ٹٹولا تو میرے ہاتھ آپ کے قدموں پر لگے جو کھڑے تھے (یعنی آپ ﷺ سجدے کی حالت میں تھے) تو میں نے آپ ﷺ کو یہ دعاء پڑھتے سنا: أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَبِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي مَدْحَتَكَ وَثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ ”میں تیری ناراضی سے تیری رضامندی کی اور تیری سزا سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں، تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری مدحت وثناء کو شمار نہیں کر سکتا، تو بس ویسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔“ یہ ابن کرامہ کے الفاظ ہیں اور ابن ابوداؤد

❶ سلف برقم: ٤٩٥

أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)). هٰذَا لَفْظُ ابْنِ كَرَامَةَ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: بِمُعَافَاتِكَ مِنْ غَضَبِكَ. تَابَعَهُ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ. وَخَالَفَهُمْ وُهَيْبٌ، وَمُعْتَمِرٌ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، فَرَوَوْهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَقَالُوا: عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَائِشَةَ، وَلَمْ يَذْكُرُوا أَبَا هُرَيْرَةَ. ❶

[٥١٤]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، نا حُرَيْثٌ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رُبَّمَا اغْتَسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْجَنَابَةِ وَلَمْ أَغْتَسِلْ بَعْدُ فَجَاءَ نِي فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَأَدْفَيْتُهُ. ❷

[٥١٥]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، قَالَا: نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمِصْرِيُّ، نا الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: فَقَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ فِرَاشِي، فَقُلْتُ: قَامَ إِلٰى جَارِيَتِهِ مَارِيَةَ، فَقُمْتُ أَتَجَسَّسُ الْجُدُرَ وَلَيْسَ لَنَا كَمَصَابِيحِكُمْ هٰذِهِ فَإِذَا هُوَ سَاجِدٌ، فَوَضَعْتُ يَدَيَّ عَلٰى صَدْرِ قَدَمَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِي سُجُودِهِ: ((اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ)). اَلْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ ضَعِيفٌ. خَالَفَهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَوُهَيْبٌ وَغَيْرُهُمَا، رَوَوْهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَائِشَةَ مُرْسَلًا ❸

نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ ”تیرے غصے سے تیری معافی کی پناہ میں آتا ہوں۔“ عبدہ بن سلیمان نے عبیداللہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور وہیب، معتمر اور ابن نمیر نے عبیداللہ سے روایت کرتے ہوئے ان کی مخالفت کی اور انہوں نے اعرج کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کرتے اور میں نے ابھی غسل نہیں کیا ہوتا تھا، تو آپ میرے پاس آ جاتے اور میں آپ کو اپنے ساتھ چمٹا لیتی اور آپ کو گرمائش پہنچاتی۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ ﷺ کو اپنے بستر پر موجود نہ پایا تو میں نے سوچا کہ آپ اپنی لونڈی ماریہ کے پاس گئے ہوں گے، چنانچہ میں اُٹھی اور دیواروں کو ٹٹولنے لگی، کیونکہ ان دِنوں ہمارے پاس یہ تمہارے چراغ نہیں ہوا کرتے تھے، تو مجھے محسوس ہوا کہ آپ سجدے میں پڑے ہوئے ہیں، میں نے اپنے ہاتھ آپ کے قدموں پر رکھے تو آپ سجدے میں پڑے یہ دعاء فرما رہے تھے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ، وَأَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ ”اے اللہ! بلاشبہ تیری سزا سے تیری معافی کی اور تیری ناراضی سے تیری رضامندی کی پناہ میں آتا ہوں، تجھ سے تیری ہی پناہ میں آتا ہوں، میں تیری مدحت وثناء کو شمار نہیں کرسکتا، تو بس ویسا ہی ہے جیسی تو نے خود اپنی تعریف کی ہے۔“ اس روایت کی سند میں فرج بن

❶ صحیح مسلم: ٤٨٦۔جامع الترمذی: ٣٤٩٣۔السنن الکبرٰی للبیهقی: ١٢٧١۔مسند أحمد: ٢٥٦٥٥۔صحیح ابن حبان: ١٩٣٢

❷ الکامل لابن عدی: ٢/ ٦١٨

❸ [illegible] ٤٧٦

فضالہ راوی ضعیف ہے۔ یزید بن ہارون اور وہیب وغیرہ نے اس کے خلاف بیان کیا ہے، ان سب نے یحییٰ بن سعید اور محمد بن ابراہیم کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرسل روایت کیا ہے۔

[٥١٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، قَالَ: مَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُوَ عَلَى وُضُوءٍ أَعَادَ الْوُضُوءَ. صَحِيحٌ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جس شخص نے باوضوء حالت میں اپنی بیوی کا بوسہ لیا وہ دوبارہ وضوء کرے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[٥١٧]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ شَبِيبٍ، نا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي قُتَيْلَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِنَّ الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ فَتَوَضَّئُوا مِنْهَا. صَحِيحٌ.

سالم سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً بوسہ بھی لمس (چھونے) کی ہی ایک صورت ہے، لہٰذا تم اس کے بعد وضوء کرلیا کرو۔

[٥١٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، نا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: فِي قُبْلَةِ الرَّجُلِ امْرَأَتَهُ وَجَسِّهِ بِيَدِهِ مِنَ الْمُلَامَسَةِ، وَمَنْ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ أَوْ جَسَّهَا بِيَدِهِ فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْوُضُوءُ. صَحِيحٌ. ❶

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے: آدمی کا اپنی بیوی کو چومنا اور اپنے ہاتھ سے اس کا ٹٹولنا ملامسہ (ایک دوسرے کو چھونے) کی ہی ایک صورت ہے، اور جو شخص اپنی بیوی کا بوسہ لے اور اپنے ہاتھ کے ساتھ اسے ٹٹولے تو اس پر وضوء واجب ہو جاتا ہے۔

[٥١٩]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَرَى الْقُبْلَةَ مِنَ اللَّمْسِ وَيَأْمُرُ فِيهَا بِالْوُضُوءِ.

سالم ہی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ رائے رکھا کرتے تھے کہ بوسہ بھی لمس کا حصہ ہے اور اس بارے میں آپ ہمیں وضوء کا حکم فرمایا کرتے تھے۔

[٥٢٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بوسہ لینے پر وضوء لازم آتا ہے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

❶ الموطأ لإمام مالك: ١/ ٤٣

اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فِي الْقُبْلَةِ الْوُضُوءُ. صَحِيحٌ.

[٥٢١]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: الْقُبْلَةُ مِنَ اللِّمَاسِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ہی فرمایا: بوسہ، چھونے کی ہی ایک صورت ہے۔

[٥٢٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا رَوْحٌ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٥٢٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو بَكْرٍ الْجَوْهَرِيُّ، نا مُعَلًّى، نا هُشَيْمٌ، ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، وَحَفْصٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: الْقُبْلَةُ مِنَ اللَّمْسِ وَفِيهَا الْوُضُوءُ. زَادَ الْمُعَلَّى، وَابْنُ عَرَفَةَ: وَاللَّمْسُ مَا دُونَ الْجِمَاعِ. صَحِيحٌ.

ابوعبیدہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بوسہ، چھونے کی ہی ایک صورت ہے اور اس میں وضوء لازم آتا ہے۔ معلّٰی اور ابن عرفہ نے یہ اضافہ کیا کہ چھونے سے مراد وہ صورتیں ہیں جو جماع کے علاوہ ہوں۔

[٥٢٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: الْقُبْلَةُ مِنَ اللِّمَاسِ. صَحِيحٌ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بوسہ لینا چھونے کا ہی حصہ ہے۔

[٥٢٥]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: الْقُبْلَةُ مِنَ اللِّمَاسِ. صَحِيحٌ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی فرماتے ہیں کہ بوسہ لینا چھونے کی ہی ایک صورت ہے۔

[٥٢٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو

دو مختلف سندوں کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

الْأَزْهَرِ، نا رَوْحٌ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، مِثْلَهُ.

قَالَ: وَحَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، مِثْلَهُ، أَوْ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ نَحْوَهُ. صَحِيحٌ.

## بَابُ مَا رُوِيَ فِي لَمْسِ الْقُبُلِ وَالدُّبُرِ وَالذَّكَرِ وَالْحُكْمِ فِي ذَالِكَ

### عورت اور مرد کا اپنی کسی بھی شرم گاہ کو چھونے کے بارے میں روایات اور اس کا حکم

[٥٢٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مَرْوَانَ حَدَّثَهُ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ وَكَانَتْ قَدْ صَحِبَتِ النَّبِيَّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّيَنَّ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ)). قَالَ: فَأَنْكَرَ ذَالِكَ عُرْوَةُ فَسَأَلَ بُسْرَةَ: فَصَدَّقَتْهُ بِمَا قَالَ. هٰذَا صَحِيحٌ. تَابَعَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، وَالْمُنْذِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحِزَامِيُّ، وَعَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، وَحُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ، فَرَوَوْهُ عَنْ هِشَامٍ هٰكَذَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ، قَالَ عُرْوَةُ: فَسَأَلْتُ بُسْرَةَ بَعْدَ ذَالِكَ فَصَدَّقَتْهُ. ❶

نبی ﷺ کی صحابیہ سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو وہ ہرگز نماز نہ پڑھے، یہاں تک کہ وضوء کر لے۔ امام صاحب فرماتے ہیں کہ عروہ نے اس کا انکار کیا اور انہوں نے سیدہ بُسرہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی جو انہوں نے کہا تھا۔ یہ روایت صحیح ہے۔ ربیعہ بن عثمان، منذر بن عبداللہ الحزامی، عنبسہ بن عبدالواحد اور حمید بن اسود نے اس کی موافقت کی اور ان سب نے اس روایت کو ہشام سے اسی طرح روایت کیا اور وہ اپنے باپ سے، وہ مروان سے اور وہ سیدہ بُسرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں۔ عروہ کہتے ہیں کہ میں نے اس کے بعد سیدہ بُسرہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا تو انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

[٥٢٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ)). صَحِيحٌ. ❷

سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی شرم گاہ کو چھوئے اسے اسی طرح وضوء کرنا چاہیے جیسا وہ نماز کے لیے کرتا ہے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[٥٢٩]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ

سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا، جو نبی ﷺ کی صحابیہ ہیں، بیان

❶ مسند أحمد: ٢٧٢٩٣۔صحيح ابن حبان: ١١١٢، ١١١٣، ١١١٤، ١١١٥، ١١١٦، ١١١٧

❷ جامع الترمذي: ٨٣۔سنن النسائي: ١/ ٢١٦۔سنن ابن ماجه: ٤٧٩۔مسند أحمد: ٢٧٢٩٥۔الموطأ لإمام مالك: ١١٦۔صحيح ابن حبان: ١١١٢۔مسند الشافعي: ١/ ٣٤

الرَّهَاوِيُّ ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الرَّهَاوِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ ، نا أَبِي ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَرْوَانَ ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ ، وَكَانَتْ قَدْ صَحِبَتِ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ)).

کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی شرم گاہ کو چھوئے تو اسے نماز کے وضوء کی طرح وضوء کرنا چاہیے۔

[٥٣٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقَّاشُ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُوسَى الْعَدَوِيُّ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْكِسَائِيُّ ، نا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ)). ❶

سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص (وضوء کرنے کے بعد) اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو اسے دوبارہ وضوء کرنا چاہیے۔

[٥٣١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا عُثْمَانُ بْنُ مَعْبَدِ بْنِ نُوحٍ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ: ((مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو اسے اسی طرح وضوء کرنا چاہیے جس طرح وہ نماز کے لیے کرتا ہے۔

[٥٣٢]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، نا حَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ السَّوَّاقُ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ ، نا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْمُغِيرَةِ النَّوْفَلِيُّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا أَفْضَى أَحَدُكُمْ بِيَدِهِ إِلَى فَرْجِهِ حَتَّى لَا يَكُونَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ حِجَابٌ وَلَا سِتْرٌ فَلْيَتَوَضَّأْ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنا ہاتھ شرم گاہ پر لگائے اور اس کے ہاتھ اور شرم گاہ کے درمیان نہ کوئی رُکاوٹ ہو اور نہ کوئی پردہ حائل ہو تو اسے اسی طرح وضوء کرنا چاہیے جس طرح وہ نماز کے لیے کرتا ہے۔

[٥٣٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلَانِسِيُّ ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ

سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو اسے وضوء کرنا

---

❶ سلف في سابقيه من طريق مروان

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ١٣١

❸ مسند أحمد: ٨٤٠٤ ، ٨٤٠٥۔صحيح ابن حبان: ١١١٨

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاصِحٍ بِمِصْرَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا مَسَّ الرَّجُلُ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ وَإِذَا مَسَّتِ الْمَرْأَةُ قُبُلَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ)). ❶

چاہیے اور جب عورت اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو اسے بھی وضوء کرنا چاہیے۔

[٥٣٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، نا بَقِيَّةُ، نا الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مَسَّ فَرْجَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ مَسَّتْ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو بھی شخص اپنی شرم گاہ کو چھوئے اس کو وضوء کرنا چاہیے اور جو بھی عورت اپنی شرم گاہ کو چھوئے اسے بھی وضوء کرنا چاہیے۔

[٥٣٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُورٍ، قَالَا: نا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ الْعُمَرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((وَيْلٌ لِلَّذِينَ يَمَسُّونَ فُرُوجَهُمْ ثُمَّ يُصَلُّونَ وَلَا يَتَوَضَّئُونَ)). قَالَتْ عَائِشَةُ: بِأَبِي وَأُمِّي هَذَا لِلرِّجَالِ أَفَرَأَيْتَ النِّسَاءَ؟ قَالَ: ((إِذَا مَسَّتْ إِحْدَاكُنَّ فَرْجَهَا فَلْتَتَوَضَّأْ لِلصَّلَاةِ)). عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْعُمَرِيُّ ضَعِيفٌ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان لوگوں کے لیے ہلاکت ہے جو اپنی شرم گاہوں کو ہاتھ لگاتے ہیں، پھر نماز پڑھ لیتے ہیں اور وضوء نہیں کرتے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ حکم تو مردوں کے لیے ہو گیا، عورتوں کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی عورت اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگائے تو اسے بھی نماز کے لیے وضوء کرنا چاہیے۔ اس روایت کی سند میں عبدالرحمان العمری راوی ضعیف ہے۔

[٥٣٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ

سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص اپنے عضو تناسل، یا اپنے خصیوں کو، یا اپنے جسم کی ان جگہوں پر ہاتھ لگائے جہاں

---

❶ صحیح ابن حبان: ١١١٧

❷ مسند أحمد: ٧٠٧٦۔ السنن الکبرٰی للبیهقی: ١/ ١٣٢

❸ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٢/ ٥٤۔ المجروحین لابن حبان: ٢/ ٥٤

أَبِيهِ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ أَوْ أُنْثَيَيْهِ أَوْ رَفْغَيْهِ فَلْيَتَوَضَّأْ)). كَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ هِشَامٍ، وَوَهِمَ فِي ذِكْرِ الْأُنْثَيَيْنِ وَالرَّفْغِ وَإِدْرَاجِهِ ذَالِكَ فِي حَدِيثِ بُسْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَالْمَحْفُوظُ أَنَّ ذَالِكَ مِنْ قَوْلِ عُرْوَةَ، غَيْرِ مَرْفُوعٍ، كَذَالِكَ رَوَاهُ الثِّقَاتُ عَنْ هِشَامٍ، مِنْهُمْ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَغَيْرُهُمَا. ❶

میل جمع ہوتا ہے، تو اسے وضوء کرنا چاہیے۔ اسی طرح عبدالحمید بن جعفر نے اسے ہشام کے واسطے سے روایت کیا ہے لیکن اسے خصیوں اور میل والی جگہ کے ذکر میں وہم ہوا ہے، اور یہ اس نے بسرہ والی حدیث میں جو وہ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں، ادراج کیا ہے، اور معتبر بات یہ ہے کہ یہ عروہ کا قول ہے؛ نبی ﷺ کا فرمان نہیں ہے۔ اسی طرح اور بھی ثقہ راویوں نے ہشام سے روایت کیا ہے، ان میں سے ابوالسختیانی اور حماد بن زید وغیرہ بھی ہیں۔

[٥٣٧]..... حَدَّثَنَا بِذَالِكَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ السَّرَّاجُ، قَالُوا: نَا أَبُو الْأَشْعَثِ، قَالَا: نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نَا أَيُّوبُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ)). قَالَ: وَكَانَ عُرْوَةُ يَقُولُ: إِذَا مَسَّ رَفْغَيْهِ أَوْ أُنْثَيَيْهِ أَوْ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَاللَّفْظُ لِأَبِي الْأَشْعَثِ صَحِيحٌ. ❷

سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص اپنی شرم گاہ کو چھوئے اسے وضوء کرنا چاہیے۔ عروہ کہا کرتے تھے: جب وہ اپنے جسم کی میل والی جگہوں کو، یا اپنے خصیوں کو یا اپنے عضوِ تناسل کو ہاتھ لگائے تو اسے وضوء کرنا چاہیے۔

[٥٣٨]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، قَالَ: كَانَ أَبِي، يَقُولُ: ((إِذَا مَسَّ رَفْغَيْهِ أَوْ أُنْثَيَيْهِ أَوْ فَرْجَهُ فَلَا يُصَلِّي حَتَّى يَتَوَضَّأَ)). كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❸

ہشام بن عروہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کہا کرتے تھے: جب آدمی اپنے جسم کی میل والی جگہوں، اپنے خصیوں یا اپنی شرم گاہ کو چھوئے تو وہ تب تک نماز نہ پڑھے جب تک وضوء نہ کر لے۔

[٥٣٩]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، نَا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ

نبی ﷺ کی صحابیہ سیدہ بُسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے

❶ سلف برقم: ٥٢٩

❷ سلف برقم: ٥٢٩

❸ سلف برقم: ٥٢٩

حَجَّاجًا، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، وَقَدْ كَانَتْ صَحِبَتِ النَّبِيَّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَسَّ أَحَدُكُمْ ذَكَرَهُ أَوْ أُنْثَيَيْهِ فَلَا يُصَلِّي حَتَّى يَتَوَضَّأَ)). ❶

عضوِ تناسل یا اپنے خصیوں کو ہاتھ لگائے تو وہ تب تک نماز نہ پڑھے جب تک کہ وضوء نہ کر لے۔

[٥٤٠]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُمْ يُؤَسِّسُونَ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ، قَالَ: وَهُمْ يَنْقُلُونَ الْحِجَارَةَ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَنْقُلُ كَمَا يَنْقُلُونَ؟ قَالَ: ((لَا وَلَكِنِ اخْلِطْ لَهُمُ الطِّينَ يَا أَخَا الْيَمَامَةِ، فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ))، فَجَعَلْتُ أَخْلِطُ لَهُمْ وَيَنْقِلُونَهُ. ❷

سیدنا طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور لوگ مسجد نبوی کی بنیاد رکھ رہے تھے اور پتھر لا لا کر وہاں اکٹھے کر رہے تھے، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم بھی پتھر نہ لائیں جس طرح لوگ لا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے یمامہ کے بھائی! نہیں، البتہ تم انہیں گارا تیار کر کے دو، کیونکہ اس کے بارے میں تم زیادہ جانتے ہو۔ چنانچہ میں انہیں گارا بنا کر دینے لگا اور وہ اسے لے کر جاتے رہے۔

[٥٤١]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْكَ)). قَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ: سَأَلْتُ أَبِي، وَأَبَا زُرْعَةَ عَنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ هَذَا، فَقَالَا: قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ لَيْسَ مِمَّنْ يَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ وَوَهَّنَاهُ وَلَمْ يُثْبِتَاهُ. ❸

سیدنا طلق رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی موجود تھا کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے شرم گاہ کو چھونے کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو تمہارے جسم کا ایک عضو ہی ہے (یعنی اسے ہاتھ لگ جانے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے)۔ ابن ابی حاتم بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد اور ابوزرعہ سے محمد بن جابر کی اس حدیث کے بابت سوال کیا تو ان دونوں نے فرمایا: اس حدیث کی سند میں جو قیس بن طلق راوی ہیں اس کا شمار ان رُواۃ میں نہیں ہوتا جنہیں معتبر قرار دیا جا سکتا ہے، ان دونوں نے اسے کمزور قرار دیا اور اس کی توثیق نہیں کی۔

[٥٤٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِينَ، نَا

سیدنا عمر بن خطاب، عبداللہ بن موہب اور عصمہ بن مالک الخطمی رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے

❶ سلف برقم: ٥٢٩

❷ صحيح ابن حبان: ١١٢٢

❸ سنن ابن ماجه: ٤٨٣ـ١٦٢٨٦ـصحيح ابن حبان: ١١١٩، ١١٢٠، ١١٢١

سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ وَكَانَ مِنَ الصَّالِحِينَ وَذَكَرَ مِنْ فَضْلِهِ ، عَنِ الصَّلْتِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ الْخَطْمِيِّ ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي احْتَكَكْتُ فِي الصَّلَاةِ فَأَصَابَتْ يَدِي فَرْجِي؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَأَنَا أَفْعَلُ ذَالِكَ)).

رسول! میں نماز میں خارش کرتا ہوں تو میرا ہاتھ میری شرم گاہ پر لگ جاتا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: مجھ سے بھی ایسا ہو جاتا ہے۔

[٥٤٣] ...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ فَرْوَةَ الْبَلَدِيُّ أَبُو رَوْحٍ ، نا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ ، عَنْ أَبِيهِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَ: خَرَجْنَا وَفْدًا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ حَتَّى قَدِمْنَا عَلَيْهِ فَبَايَعْنَاهُ وَصَلَّيْنَا مَعَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَرَى فِي مَسِّ الرَّجُلِ ذَكَرَهُ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: ((وَهَلْ هِيَ إِلَّا بَضْعَةٌ مِنْهُ أَوْ مُضْغَةٌ)). كَذَا قَالَ أَبُو رَوْحٍ . ❶

سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم وفد کی صورت میں نبی ﷺ کی طرف روانہ ہوئے، یہاں تک کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے، پھر ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور آپ کی اقتداء میں نماز ادا کی۔ پھر ایک آدمی آیا جو صورت سے بدوی لگ رہا تھا، اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! دورانِ نماز آدمی کے اپنی شرم گاہ کو ہاتھ لگانے کے بارے میں آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ تو اس کے جسم کا ہی ایک عضو ہے۔ ابوروح نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

[٥٤٤] ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ ، نا بُنْدَارٌ ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ مَسِّ الْفَرْجِ ، فَقَالَ: ((بَضْعَةٌ مِنْكَ)). أَيُّوبُ مَجْهُولٌ . ❷

سیدنا طلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شرم گاہ کو چھونے کے بارے میں سوال کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے جسم کا ایک عضو ہے۔ اس روایت کی سند میں ایوب نامی راوی مجہول الحال ہے۔

[٥٤٥] ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْقَاضِي السَّرَخْسِيُّ ، نا رَجَاءُ بْنُ مُرَجَّاءَ الْحَافِظُ ، قَالَ: اجْتَمَعْنَا فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ أَنَا وَأَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ، وَعَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ ،

رجاء بن مرجاء الحافظ بیان کرتے ہیں کہ میں، احمد بن حنبل، علی بن مدینی اور یحییٰ بن معین رحمہم اللہ مسجد خیف میں جمع تھے اور یہ اصحاب شرم گاہ کو چھونے کے مسئلے پر مناظرہ کر رہے تھے۔ یحییٰ نے فرمایا: اس کو چھونے کے بعد وضوء کیا جائے گا

❶ سنن أبي داود: ١٨٢ ، ١٨٣ ـ جامع الترمذي: ٨٥ ـ سنن النسائي: ١/ ١٠١ ـ سنن ابن ماجه: ٤٨٣ ـ صحيح ابن حبان: ١١١٩

❷ الكامل لابن عدي: ١/ ٣٤٤

وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، فَتَنَاظَرُوا فِي مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ يَحْيَى: يُتَوَضَّأُ مِنْهُ، وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ بِقَوْلِ الْكُوفِيِّينَ وَتَقَلَّدَ قَوْلَهُمْ، وَاحْتَجَّ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ بِحَدِيثِ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ، وَاحْتَجَّ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ بِحَدِيثِ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، وَقَالَ لِيَحْيَى: كَيْفَ تَتَقَلَّدُ إِسْنَادَ بُسْرَةَ، وَمَرْوَانُ أَرْسَلَ شُرْطِيًّا حَتَّى رَدَّ جَوَابَهَا إِلَيْهِ، فَقَالَ يَحْيَى: وَقَدْ أَكْثَرَ النَّاسُ فِي قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ وَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ، فَقَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ: كِلَا الْأَمْرَيْنِ عَلَى مَا قُلْتُمَا، فَقَالَ يَحْيَى: مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ تَوَضَّأَ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ. فَقَالَ عَلِيٌّ: كَانَ ابْنُ مَسْعُودٍ يَقُولُ: لَا يَتَوَضَّأُ مِنْهُ وَإِنَّمَا هُوَ بَضْعَةٌ مِنْ جَسَدِكَ، فَقَالَ يَحْيَى: عَنْ مَنْ؟ قَالَ: سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَإِذَا اجْتَمَعَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَابْنُ عُمَرَ وَاخْتَلَفَا فَابْنُ مَسْعُودٍ أَوْلَى أَنْ يُتَّبَعَ، فَقَالَ لَهُ أَحْمَدُ: نَعَمْ وَلٰكِنْ أَبُو قَيْسٍ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا مِسْعَرٌ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: مَا أُبَالِي مَسَسْتُهُ أَوْ أَنْفِي. فَقَالَ أَحْمَدُ: عَمَّارٌ وَابْنُ عُمَرَ اسْتَوَيَا فَمَنْ شَاءَ أَخَذَ بِهٰذَا وَمَنْ شَاءَ أَخَذَ بِهٰذَا. ❶

اور علی بن مدینی نے کوفیوں کے قول کے مطابق ہی رائے دی اور ان ہی کے قول کی تقلید کی۔ یحییٰ بن معینؒ نے سیدہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا والی حدیث کو دلیل بنایا جبکہ علی بن مدینی نے قیس بن طلق کی روایت کردہ حدیث سے حجت پکڑی اور یحییٰ سے کہا: آپ بسرہ والی روایت کی کیسے تقلید کر سکتے ہیں جبکہ مروان نے ان کی طرف ایک سپاہی بھیجا تھا جو ان سے اس کا جواب لے کر آیا تھا۔ یحییٰ نے کہا: بہت سے لوگوں نے قیس بن طلق کی حدیث کے بارے میں رائے زنی کی ہے اور اس کی حدیث کو قابلِ حجت قرار نہیں دیا گیا تو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا: تم دونوں جو کہہ رہے ہو اپنی اپنی جگہ درست ہے۔ پھر یحییٰؒ نے کہا: مالک نے نافع کے واسطے سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں روایت کیا کہ انہوں نے شرم گاہ کو چھونے سے وضوء کیا تھا۔ پھر علی بن مدینیؒ نے کہا: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: اس سے وضوء نہیں کیا جائے گا، یہ تو تمہارے جسم کا ایک عضو ہے۔ تو یحییٰؒ نے پوچھا: یہ روایت کس سے مروی ہے؟ انہوں نے کہا: اسے سفیان نے ابوقیس سے، انہوں نے ہزیل سے اور انہوں نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور جب ابن مسعود اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کا کسی مسئلہ میں اختلاف ہو جائے تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس بات کے زیادہ لائق ہیں کہ ان کے مؤقف کو تسلیم کیا جائے۔ تو امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: جی ہاں، لیکن ابوقیس کو حدیث کے معاملے میں معتبر قرار نہیں دیا جاتا۔ تو انہوں نے کہا: مجھے ابونعیم نے بیان کیا کہ ہمیں مسعر نے عمیر بن سعید کے واسطے سے بیان کیا کہ سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ہوتی کہ میں (دورانِ نماز) اپنی شرم گاہ یا اپنی ناک کو ہاتھ لگاؤں۔ پھر امام احمدؒ نے فرمایا: سیدنا عمار اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما برابر ہیں، سو جو چاہے اس کا مؤقف لے لے اور جو چاہے اس کے مؤقف پر عمل کر لے۔

❶ السنن الکبری للبیہقی: ١/ ١٣٦

[٥٤٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو الرَّبِيعِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، نا حُصَيْنٌ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: مَا أُبَالِي مَسَسْتُ ذَكَرِي أَوْ مَسَسْتُ أَنْفِي أَوْ أُذُنِي وَأَنَا فِي الصَّلَاةِ.

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اس میں کوئی پرواہ نہیں کہ میں نماز کے دوران اپنی شرم گاہ، یا اپنے ناک یا کان کو ہاتھ لگا لوں۔

[٥٤٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَبُو حُصَيْنٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ، نا عَبْثَرٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ: مَا أُبَالِي مَسِسْتُ ذَكَرِي فِي الصَّلَاةِ أَوْ مَسِسْتُ أُذُنِي.

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ میں دورانِ نماز اپنی شرم گاہ کو یا اپنے کان کو چھو لوں۔

## بَابُ مَا رُوِيَ فِي مَسِّ الْإِبْطِ
## بغل کو چھونے کے بارے میں روایات کا ذکر

[٥٤٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ، نا سُفْيَانُ، قَالَ: سَمِعْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو يُحَدِّثُهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سُئِلَ عُمَرُ عَنْ مَسِّ الْإِبْطِ، فَقَالَ: يَتَوَضَّأُ مِنْهُ.

عبیداللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بغل کو چھونے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اس سے وضوء کیا جائے گا۔

[٥٤٩]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا تَوَضَّأَ الرَّجُلُ وَمَسَّ إِبْطَهُ أَعَادَ الْوُضُوءَ.

مجاہدؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آدمی وضوء کرے اور اپنی بغل کو ہاتھ لگائے تو وہ دوبارہ وضوء کرے۔

[٥٥٠]...... قَالَ: وَنا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلَيْهِ إِعَادَةٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس شخص پر دوبارہ وضوء کرنا لازم نہیں ہے۔

[٥٥١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِذَا مَسَّ الرَّجُلُ إِبْطَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی (وضوء کے بعد) اپنی بغل کو ہاتھ لگائے تو اسے (دوبارہ) وضوء کرنا چاہیے۔

[٥٥٢]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْإِصْطَخْرِيُّ ، حَدَّثَنَا حَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ ، نا مُسْلِمٌ ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، قَالَ: وَذُكِرَ مَسُّ الْإِبْطِ عِنْدَ أَيُّوبَ فَقَالَ: رُبَّ إِبِطٍ يَنْبَغِي أَنْ يُغْتَسَلَ مِنْهُ .

حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ ایوب کے پاس بغل کو چھونے کا مسئلہ ذکر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: کچھ بغلیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ انہیں ہاتھ لگانے سے نہانا پڑ جاتا ہے۔

## بَابٌ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْخَارِجِ مِنَ الْبَدَنِ كَالرُّعَافِ وَالْقَيْءِ وَالْحِجَامَةِ وَنَحْوِهِ
## خارج از بدن امور، یعنی نکسیر پھوٹنے، قے آنے اور سینگی وغیرہ کے بعد وضوء کا بیان

[٥٥٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ بِمِصْرَ، نا إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى الْخَوْلَانِيُّ أَبُو عَمْرٍو الْمِصْرِيُّ ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ شُعْبَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْوُضُوءُ مِمَّا يَخْرُجُ وَلَيْسَ مِمَّا يَدْخُلُ)) ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز (جسم سے) باہر نکلتی ہے (یعنی بول و براز، قے، نکسیر اور گندی ہوا وغیرہ) اس پر وضوء لازم آتا ہے اور جو چیز اندر داخل ہوتی ہے (یعنی کھانا پینا، انجکشن یا سینگی لگوانا وغیرہ) اس پر وضوء لازم نہیں آتا۔

[٥٥٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلٍ، ثنا أَبِي، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَزِدْ عَنْ غَسْلِ مَحَاجِمِهِ . حَدِيثٌ رَفَعَهُ ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ، وَوَقَفَهُ أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، وَهُوَ الصَّوَابُ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی تو نماز پڑھ لی اور (دوبارہ) وضوء نہیں کیا، اور نہ ہی اس حصے سے زیادہ دھویا جس حصے پر سینگی لگوائی تھی۔

[٥٥٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، وَأَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ ، قَالُوا: نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي الْعِشْرِينَ، نا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ، وَشَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهِ مِنْ تَحْتِهَا . ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب وضوء فرماتے تھے تو رُخساروں کے بالوں کو تھوڑا سا مَل لیتے تھے، پھر داڑھی میں نیچے کی طرف انگلیاں ڈال کر خلال کرتے تھے۔

---

❶ السنن الکبری للبیھقی: ١/ ١١٦ ـ المعجم الکبیر للطبرانی: ٧٨٤٨

❷ السنن الکبری للبیھقی: ١/ ١٤١　❸ سنن ابن ماجه: ٤٣٢

[٥٥٦]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ يَعْرُكُ عَارِضَيْهِ، وَيُشَبِّكُ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهِ أَحْيَانًا وَيَتْرُكُ أَحْيَانًا. مَوْقُوفٌ وَهُوَ الصَّوَابُ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب وضوء کرتے تھے تو اپنے رُخساروں کو تھوڑا سا مَل لیا کرتے تھے اور کبھی کبھار اپنی داڑھی میں نیچے کی طرف اُنگلیاں ڈال کر خلال کیا کرتے تھے اور کبھی کبھی نہیں بھی کرتے تھے۔ یہ روایت موقوف ہے اور یہی درست ہے۔

[٥٥٧]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، نا الْمَعْمَرِيُّ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَثِيرِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ قَيْسٍ، حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، وَيَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ عَرَكَ عَارِضَيْهِ بَعْضَ الْعَرْكِ، وَشَبَّكَ لِحْيَتَهُ بِأَصَابِعِهِ. [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب وضوء کرتے تھے تو رُخساروں کے بالوں کو تھوڑا سا مَل لیتے تھے اور داڑھی میں اپنی انگلیاں ڈال کر خلال کرتے تھے۔

[٥٥٨]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، نا الْمَعْمَرِيُّ، نا عِمْرَانُ بْنُ أَبِي جَمِيلٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، وَيَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ مِثْلَهُ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مُرْسَلًا أَيْضًا.

قتادہ اور یزید رقاشی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب وضوء کرتے تھے۔۔۔ اس سے آگے اسی کے مثل ہے۔ اسی طرح اسے ولید نے اوزاعی سے اسی اسناد کے ساتھ مرسل بھی روایت کیا ہے۔

[٥٥٩]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. وَالْمُرْسَلُ هُوَ الصَّوَابُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ روایت جیسی ہی ہے۔ اس کا مرسل ہونا ہی درست بات ہے۔

[٥٦٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، نا أَبُو عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، نا أَبِي، نا ابْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ أَرْقَمَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا رَعَفَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَغْسِلْ عَنْهُ الدَّمَ، ثُمَّ لِيُعِدْ وَضُوءَهُ وَيَسْتَقْبِلْ صَلَاتَهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کی دورانِ نماز نکسیر پھوٹ جائے تو اسے نماز توڑ دینی چاہیے اور جا کر خون دھونا چاہیے، پھر وہ دوبارہ وضوء کرے اور نئے سرے سے نماز پڑھے۔ اس روایت کی سند میں سلیمان بن ارقم راوی متروک ہے۔

[1] سنن أبي داود: ١٤٥۔ سنن ابن ماجه: ٤٣١

سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ مَتْرُوكٌ . ❶

[٥٦١]...... حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ، نا حَامِدٌ، نا سُرَيْجٌ، نا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ الضَّمْضَمِ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْبَحْرُ مَاءٌ طَهُورٌ لِلْمَلَائِكَةِ إِذَا نَزَلُوا تَوَضَّئُوا وَإِذَا صَعِدُوا تَوَضَّئُوا .

ضحاک روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سمندر کا پانی فرشتوں کے لیے وضوء کے پانی کے طور پر کام دیتا ہے جب وہ (زمین پر) اترتے ہیں تو (اسی سے) وضوء کرتے ہیں اور جب (آسمان پر) چڑھتے ہیں تو (تب بھی اسی سے) وضوء کرتے ہیں۔

[٥٦٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَالْقَاسِمُ أَخُوهُ، قَالَا: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ عِيسَى بْنِ حطان، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ الْحَنَفِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا فَسَا أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ)) . ❷

علی بن طلق حنفی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کی ہوا خارج ہو جائے تو اسے نماز توڑ کر وضوء کرنا چاہیے اور دوبارہ نماز پڑھنی چاہیے۔

[٥٦٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، أَنَّ دَاوُدَ بْنَ رُشَيْدٍ حَدَّثَهُمْ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَاءَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، أَوْ قَلَسَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ، ثُمَّ لِيَبْنِ عَلَى مَا مَضَى مِنْ صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ)) . قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَأْنَفَ . ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو دورانِ نماز قے آ جائے یا متلی آئے تو اسے نماز توڑ کر وضوء کرنا چاہیے، پھر اگر اس نے اس دوران کوئی بات نہ کی ہو تو وہ وہیں سے نماز شروع کرے جہاں سے چھوڑی تھی۔ ابن جریج فرماتے ہیں: اگر وہ اس دوران بات کر لے تو پھر وہ نئے سرے سے نماز پڑھے۔

[٥٦٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

جریج بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دورانِ نماز قے آ جائے یا جی متلانے لگے تو اسے چاہیے کہ وہ نماز توڑ کر وضوء کرے اور پھر اگر وہ (اس دوران) کوئی بات نہ کرے تو اسی نماز پر ہی بنیاد رکھے

❶ الکامل لابن عدی: ٥/ ١٩٢٨

❷ سنن أبی داود: ٢٠٥، ١٠٠٥۔جامع الترمذی: ١١٦٤۔السنن الکبریٰ للنسائی: ٨٩٧٥۔صحیح ابن حبان: ٢٢٣٧، ٤١٩٩، ٤٢٠١

❸ سنن ابن ماجه: ١٢٢١۔الکامل لابن عدی: ١/ ٢٨٨

اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَاءَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ، أَوْ قَلَسَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ، وَلْيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ)).

(جہاں سے اس نے چھوڑی تھی)۔

[٥٦٥]...... قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٥٦٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، بِهَذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[٥٦٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ، نا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَلَسَ أَوْ قَاءَ أَوْ رَعَفَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُتِمَّ عَلَى صَلَاتِهِ)).

جریج بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا (دورانِ نماز) جی متلائے، یا قے آئے، یا نکسیر پھوٹ جائے تو اسے نماز توڑ کر وضوء کرنا چاہیے اور اسے چاہیے کہ اپنی نماز مکمل کرے۔

[٥٦٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ، نا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، نا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٥٦٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ، نا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ، وَعَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ، عَبَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، وَعَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ ضَعِيفَانِ، كَذَا رَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، وَأَصْحَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ الْحُفَّاظُ عَنْهُ يَرْوُونَهُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ، مُرْسَلًا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔ عباد بن کثیر اور عطاء بن عجلان دونوں ضعیف راوی ہیں۔ اسی طرح اسماعیل بن عیاش نے ابن جریج اور ابن ابوملیکہ کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے اور سلیمان بن ارقم نے اس کی موافقت کی ہے اور یہ متروک الحدیث ہے۔ ابن جریج کے اصحاب کامل حفظ وثبت والے ہیں اور یہ سب اس روایت کو ابن جریج اور ان کے باپ کے واسطے سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ واللہ اعلم

[٥٧٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ،

جریج سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم

وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، قَالَا: نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَعَفَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ أَوْ قَلَسَ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَرْجِعْ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ عَلَى مَا مَضَى مِنْهَا مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ)).

میں سے کسی شخص کی دورانِ نماز نکسیر پھوٹ جائے یا اس کا جی متلانے لگے تو اسے نماز توڑ کر وضوء کرنا چاہیے اور پھر اگر اس نے اس دوران کوئی بات نہ کی ہو تو جتنی نماز اس کی ہو چکی تھی؛ واپس جا کر اس سے آگے والی مکمل کرنی چاہیے۔

[٥٧١]...... وَحَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَالِكَ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٥٧٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ، قَالَا: نا أَبُو عَاصِمٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ طَيْفُورٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَاءَ أَحَدُكُمْ أَوْ قَلَسَ أَوْ وَجَدَ مَذْيًا وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَرْجِعْ فَلْيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ)). قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى يَقُولُ: هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَهُوَ مُرْسَلٌ، وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ الَّذِي يَرْوِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ.

جریج بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو قے آئے، یا متلی آئے، یا مذی خارج ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نماز توڑ کر وضوء کرے اور اگر اس دوران کوئی بات نہ کرے تو واپس جا کر اپنی اسی نماز پر بنیاد رکھے (جہاں سے چھوڑی تھی)۔

[٥٧٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَجَدَ رُعَافًا، أَوْ قَيْئًا، أَوْ مَذْيًا، أَوْ قَلْسًا فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيُتِمَّ عَلَى مَا مَضَى مَا بَقِيَ وَهُوَ مَعَ ذَالِكَ يَتَّقِي أَنْ يَتَكَلَّمَ)).

جریج سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص نکسیر، قے، مذی یا متلی پائے تو اسے وضوء کرنا چاہیے، پھر اس نے جتنی نماز پڑھ لی ہو اس سے آگے جو باقی رہتی ہو اسے پورا کرے، بشرطیکہ اس دوران اس نے کوئی بھی بات کرنے سے احتراز کیا ہو۔

[٥٧٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سِرَاجٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَزِيعٍ، قَالَا: نا حَفْصٌ الْفَرَّاءُ، ثنا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْقَلْسُ حَدَثٌ)). سَوَّارٌ مَتْرُوكٌ وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ زَيْدٍ غَيْرُهُ.

زید بن علی اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: متلی آنا بھی وضوء ٹوٹنے کا باعث ہے۔ اس روایت کی سند میں سوّار نامی راوی متروک ہے اور اس کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو زید سے روایت نہیں کیا۔

[٥٧٥]...... حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ الْبَزَّازُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، وَإِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ فِي بَطْنِهِ رِزًّا أَوْ قَيْئًا أَوْ رُعَافًا فَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ. ❶

عاصم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے پیٹ میں تکلیف محسوس کرے، یا قے آ جائے، یا نکسیر پھوٹ پڑے تو اسے نماز توڑ کر وضوء کرنا چاہیے، پھر وہ اپنی اسی نماز پر بنیاد رکھے (جہاں سے اس نے چھوڑی تھی) جب تک کہ اس نے بات نہ کی ہو۔

[٥٧٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الزَّعْفَرَانِيُّ، نا شَبَابَةُ، نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، وَالْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِذَا أَمَّ الرَّجُلُ الْقَوْمَ فَوَجَدَ فِي بَطْنِهِ رِزًّا أَوْ رُعَافًا أَوْ قَيْئًا فَلْيَضَعْ ثَوْبَهُ عَلَى أَنْفِهِ وَلْيَأْخُذْ بِيَدِ رَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ فَلْيُقَدِّمْهُ الْحَدِيثَ.

عاصم بن ضمرہ اور حارث روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شخص لوگوں کی امامت کروائے اور وہ اپنے پیٹ میں تکلیف محسوس کرے، یا اس کی نکسیر پھوٹ جائے، یا اسے قے آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ناک پر کپڑا رکھے اور لوگوں میں سے ایک شخص کا ہاتھ پکڑ کر آگے (امامت کی جگہ پر) کھڑا کر دے۔ آگے وہی حدیث ہے۔

[٥٧٧]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ، قَالَا: نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا هُرَيْمٌ، عَنْ عَمْرٍو الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ سَلْمَانَ، قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ سَالَ مِنْ أَنْفِي دَمٌ، فَقَالَ: ((أَحْدِثْ وُضُوءًا)). قَالَ الْمَحَامِلِيُّ: أَحْدِثْ لِمَا حَدَثَ

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میری ناک سے خون بہہ رہا تھا (یعنی میری نکسیر پھوٹ گئی تھی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: دوبارہ وضوء کرو۔ محاملی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ دوبارہ وضوء کرو، اس لیے کہ اس نے (پہلے) وضوء کو توڑ دیا ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٢٥٦

وُضُوءًا.

[٥٧٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ جَوَّانَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، نا جَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ، بِهٰذَا أَنَّهُ رَعَفَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَحْدِثْ لَهُ وُضُوءًا)). عَمْرٌو الْقُرَشِيُّ هٰذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، قَالَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَيَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ كَذَّابٌ.

سیدنا ابوہاشم رمانی روایت کرتے ہیں کہ ان کی نکسیر پھوٹ پڑی تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کے لیے نیا وضوء کرو۔ اس روایت کی سند میں عمرو القرشی سے مراد عمرو بن خالد ابوخالد الواسطی ہے جو متروک الحدیث ہے۔ امام احمد بن حنبلؒ اور یحییٰ بن معینؒ فرماتے ہیں کہ ابوخالد واسطی کذاب ہے۔

[٥٧٩]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، نا عُمَرُ بْنُ رِيَاحٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَعَفَ فِي صَلَاتِهِ تَوَضَّأَ ثُمَّ بَنَى عَلَى مَا بَقِيَ مِنْ صَلَاتِهِ)). عُمَرُ بْنُ رِيَاحٍ مَتْرُوكٌ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی جب دورانِ نماز نکسیر پھوٹتی تھی تو آپ (دوبارہ) وضوء فرماتے، پھر جو نماز باقی رہتی ہوتی تھی اسی پر ہی بناء رکھتے۔ عمر بن ریاح متروک راوی ہے۔

[٥٨٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلِ بْنِ صَالِحٍ، نا أَبِي، نا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ أَبُو أَيُّوبَ الْقُرَشِيُّ بِالرَّقَّةِ، نا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى غَسْلِ مَحَاجِمِهِ. ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگی لگوائی، پھر نماز پڑھ لی اور وضوء نہیں کیا، بلکہ سینگی والی جگہ سے زیادہ جسم کا کچھ حصہ نہیں دھویا۔

[٥٨١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ، نا أَبِي، نا بَقِيَّةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: قَالَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْوُضُوءُ مِنْ كُلِّ دَمٍ سَائِلٍ)). عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَلَا

سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر بہنے والے خون سے وضوء لازم ہوتا ہے۔ عمر بن عبدالعزیزؒ نے سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا اور نہ ہی انہیں دیکھا ہے اور یزید بن خالد اور یزید بن محمد دونوں مجہول ہیں۔

❶ الكامل لابن عدى: ٥/ ١٧٠٨

❷ السنن الكبرى للبيهقى: ١/ ١٤١

رَآهُ، وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ، وَيَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ مَجْهُولَانِ.

[٥٨٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الرَّزَّازُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْقَطْرَةِ وَالْقَطْرَتَيْنِ مِنَ الدَّمِ وُضُوءٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ دَمًا سَائِلًا)). خَالَفَهُ حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خون کے ایک یا دو قطروں سے وضوء لازم نہیں آتا، البتہ اگر وہ خون بہہ رہا ہو تو پھر لازم آئے گا۔ حجاج بن نُصیر نے اس کی مخالفت کی ہے۔

[٥٨٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ، نا سُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ أَبُو سَهْلٍ، نا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْقَطْرَةِ وَالْقَطْرَتَيْنِ مِنَ الدَّمِ وُضُوءٌ حَتَّى يَكُونَ دَمًا سَائِلًا)). مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ضَعِيفٌ وَسُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ، وَحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ ضَعِيفَانِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دو قطرے خون نکلنے پر وضوء لازم نہیں آتا، جب تک کہ وہ بہنے والا خون نہ ہو۔ اس روایت کی سند میں محمد بن فضل بن عطیہ راوی ضعیف ہے، نیز سفیان بن زیاد اور حجاج بن نُصیر بھی ضعیف ہیں۔

[٥٨٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَحْمَدَ بْنِ مُلَاعِبٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، نا أَبُو بَكْرٍ الدَّاهِرِيُّ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ رَعَفَ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَرْجِعْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيَبْنِ عَلَى صَلَاتِهِ)). أَبُو بَكْرٍ الدَّاهِرِيُّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَكِيمٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کی دورانِ نماز نکسیر پھوٹ پڑے تو وہ (نماز توڑ کر) واپس جائے، پھر وضوء کرے اور اپنی اسی نماز پر بنیاد رکھے۔ ابوبکر الداھری عبداللہ بن حکیم متروک الحدیث ہے۔

[٥٨٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ، قَالَا: نا عَمْرُو بْنُ شَبَّةَ، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، نا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران (نکسیر پھوٹنے کی وجہ سے) بے وضوء ہو جائے تو اسے چاہیے کہ اپنے ناک پر ہاتھ رکھ لے، پھر نماز توڑ دے۔

هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى أَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ)). ❶

[٥٨٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَا: نا الْحُسَيْنُ بْنُ السُّكَيْنِ أَبُو مَنْصُورٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَلْيُمْسِكْ بِأَنْفِهِ وَلْيَخْرُجْ مِنْهَا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دورانِ نماز بے وضوء ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے ناک کو روک لے اور نماز سے نکل آئے۔

[٥٨٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ، نا حَجَّاجٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ بِأَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْصَرِفْ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران بے وضوء ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ناک پکڑ لے اور نماز توڑ دے۔

[٥٨٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْخَلَّالُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ حُمَيْدٍ، نا أَبُو الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ، نا الْوَلِيدُ، ح قَالَ: وَأَخْبَرَنِي بَقِيَّةُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي دَمِ الْحُبُونِ، يَعْنِي: الدَّمَامِيلَ. وَكَانَ عَطَاءٌ يُصَلِّي وَهِيَ فِي ثَوْبِهِ، هٰذَا بَاطِلٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَلَعَلَّ بَقِيَّةَ دَلَّسَهُ عَنْ رَجُلٍ ضَعِيفٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھوڑے پھنسیوں کے خون کے بارے میں رخصت دی ہے۔ عطاءؒ اپنے اسی لباس میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے جس پر پھوڑے پھنسی کا خون لگا ہوتا تھا۔ اس روایت کا ابن جریج سے مروی ہونا باطل ہے، شاید بقیہ نے کسی ضعیف شخص سے روایت کر کے اس میں تدلیس کر دی ہو۔ واللہ اعلم

[٥٨٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، نا نُعَيْمٌ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَحْدَثَ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَأْخُذْ عَلَى أَنْفِهِ وَلْيَنْصَرِفْ فَلْيَتَوَضَّأْ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دورانِ نماز بے وضوء ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ناک پکڑ کر نماز توڑ دے اور وضوء کرے۔

❶ صحيح ابن حبان: ٢٢٣٨، ٢٢٣٩

❷ سلف برقم: ٥٨٥

[٥٩٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ الْجَوْزَدَانِيُّ ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ ، ح وَثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ ، قَالَا: نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ ، حَدَّثَنِيهِ أَبِي ، نا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِي يَعِيشُ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ مَعْدَانَ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ ، فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ ، فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ ، فَقَالَ: صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وُضُوءَهُ. ❶

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو قے آئی تو آپ نے روزہ توڑ دیا۔ دمشق کی مسجد میں میری ملاقات ثوبان رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے یہ بات ذکر کی، تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے، میں نے ہی آپ ﷺ کو وضوء کا پانی دیا تھا۔

[٥٩١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، قَالُوا: نا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ ، نا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، نا أَبُو عَمْرٍو عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ يَعِيشَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَامٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ: حَدَّثَنِي مَعْدَانُ ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ حَدَّثَهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ ، وَعَنْ ثَوْبَانَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔



[٥٩٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ ، نا حَرْبٌ ، عَنْ يَحْيَى ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو ، أَنَّ ابْنَ الْوَلِيدِ بْنَ هِشَامٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ، نا مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ ، أَنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَهُ ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ إِلٰى قَوْلِهِ: أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وُضُوءَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اس قول أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وُضُوءَهُ تک اسی کے مثل مروی ہے۔

❶ سنن أبی داود: ٢٣٨١ـ جامع الترمذی: ٨٧ـ السنن الکبرٰی للنسائی: ٨٧ـ مسند أحمد: ٢١٧٠١ ، ٢٢٣٨١ ، ٢٧٥٠٢ـ صحیح ابن حبان: ١٠٩٧ـ السنن الکبرٰی للبیہقی: ١/ ١٤٤ـ المستدرك للحاکم: ١/ ٤٢٦

[٥٩٣]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُنَادٍ ، نا أَبُو مَعْمَرٍ ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ ، نا حُسَيْنٌ ، عَنْ يَحْيَى ، بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. قَالَ ثَوْبَانُ: صَدَقَ وَأَنَا صَبَبْتُ عَلَيْهِ وُضُوءَهُ. ❶

سند کے اختلاف کے ساتھ وہی حدیث ہے۔ اس میں ثوبان رضی اللہ عنہ کے الفاظ یہ نقل کیے گئے ہیں کہ میں آپ پر وضوء کا پانی ڈال رہا تھا۔

[٥٩٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ جَحْدَرٌ ، نا بَقِيَّةُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُلَّمَا تَوَضَّأْتُ سَالَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَوَضَّأْتَ فَسَالَ مِنْ قَرْنِكَ إِلَى قَدَمَيْكَ فَلَا وُضُوءَ عَلَيْكَ)). عَبْدُ الْمَلِكِ هٰذَا ضَعِيفٌ وَلَا يَصِحُّ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں جب بھی وضوء کرتا ہوں خون بہنے لگتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تو وضوء کر لے تو پھر چاہے تیرے سر سے لے کر پاؤں تک ہی خون بہنے لگے؛ تجھ پر وضوء لازم نہیں آتا۔ اس روایت کی سند میں عبدالملک نامی راوی ضعیف ہے اور یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

[٥٩٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ ، نا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ الْحِمْصِيُّ ، نا الْأَوْزَاعِيُّ ، نا عُبَادَةُ بْنُ نُسَيٍّ ، وَهُبَيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَا: نا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ ، نا ثَوْبَانُ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَائِمًا مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ فَأَصَابَهُ غَمٌّ أَذَاهُ فَتَقَيَّأَ ، فَقَاءَ فَدَعَانِي بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَفْطَرَ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرِيضَةٌ الْوُضُوءُ مِنَ الْقَيْءِ؟ قَالَ: ((لَوْ كَانَ فَرِيضَةً لَوَجَدْتُهُ فِي الْقُرْآنِ)) ، قَالَ: ثُمَّ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْغَدَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((هٰذَا مَكَانُ إِفْطَارِي أَمْسِ)). لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ غَيْرُ عُتْبَةَ بْنِ السَّكَنِ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ.

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ماہِ رمضان کے علاوہ کوئی اور روزہ رکھے ہوئے تھے کہ آپ کو ایک ایسا غم پہنچا کہ جس نے آپ کو تکلیف میں ڈال دیا اور آپ کو قے آ گئی۔ آپ ﷺ نے قے کی تو مجھ سے وضوء کا پانی منگوایا، پھر آپ نے وضوء کیا اور روزہ توڑ دیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا قے آنے پر وضوء کرنا فرض ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ فرض ہوتا تو میں اس کا حکم قرآن میں پاتا۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ ﷺ نے اگلے دِن روزہ رکھا، تو میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: یہ اس روزے کی جگہ رکھا ہے جو میں نے گزشتہ دِن چھوڑا تھا۔ عتبہ بن سکن کے علاوہ کسی نے اس کو اوزاعیؒ سے روایت نہیں کیا اور وہ منکر الحدیث ہے۔

## بَابٌ فِي مَا رُوِيَ فِيمَنْ نَامَ قَاعِدًا وَقَائِمًا وَمُضْطَجِعًا وَمَا يَلْزَمُ مِنَ الطَّهَارَةِ فِي ذَالِكَ

### بیٹھ کر، کھڑے ہو کر یا لیٹ کر سو جانے اور اس میں وضوء لازم ہونے کا بیان

[٥٩٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٣٥٧

نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، نا أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَامَ وَهُوَ سَاجِدٌ حَتَّى غَطَّ أَوْ نَفَخَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ قَدْ نِمْتَ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْوُضُوءَ لَا يَجِبُ إِلَّا عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا، فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرْخَتْ مَفَاصِلُهُ)). تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ وَلَا يَصِحُّ. ❶

سجدے کی حالت میں نیند آ گئی، یہاں تک کہ آپ خراٹے لینے لگے، یا منہ سے پھونک نکلنے لگی، پھر آپ اُٹھے اور (باقی) نماز پڑھی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ تو سو گئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ وضوء صرف اس شخص پر واجب ہوتا ہے جو چت لیٹ کر سوئے، کیونکہ جب وہ چت لیٹ کر سوتا ہے تو اس کے جوڑ ڈھیلے پڑ جاتے ہیں۔ اس کو قتادہؒ سے اکیلے ابوخالد نے روایت کیا ہے اور یہ روایت صحیح نہیں۔

[٥٩٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، نا عِيسَى بْنُ مُسَاوِرٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ الْكَلَاعِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنُ اسْتَطْلَقَ الْوِكَاءُ)). ❷

سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: آنکھ؛ پیٹھ کا بندھن ہے، سو جب آنکھ سو جاتی ہے تو بندھن ڈھیلا پڑ جاتا ہے (یعنی نیند آنے سے ہوا وغیرہ خارج ہونے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں)۔

[٥٩٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نا بَقِيَّةُ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ❸

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٥٩٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَنَّابِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الدَّوْرَقِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ بِسْطَامٍ، نا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ نَامَ جَالِسًا فَلَا وُضُوءَ عَلَيْهِ وَمَنْ وَضَعَ جَنْبَهُ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ)). ❹

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیٹھے بیٹھے سو جائے اس پر وضوء لازم نہیں آتا اور جو شخص لیٹ (کر سو) جائے اس پر وضوء لازم ہو جاتا ہے۔

[٦٠٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

❶ سنن أبي داود: ٢٠٢ـ جامع الترمذي: ٧٧ـ مسند أحمد: ٢٣١٥ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٢٧٤٨ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ١٣٢ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ١٢١

❷ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٨٧٥

❸ انظر تخريج الحديث السابق

❹ الكامل لابن عدي: ٦/ ٢٤٣١

الْأَقْطَعُ، نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنِ الْوَضِينِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مَحْفُوظِ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَائِذٍ الْأَزْدِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ)). ❶

اللہ ﷺ نے فرمایا: آنکھ؛ پیٹھ کا بندھن ہے، سو جو شخص سو جائے اسے وضوء کر لینا چاہیے۔

## بَابُ أَحَادِيثِ الْقَهْقَهَةِ فِي الصَّلَاةِ وَعِلَلِهَا

### نماز میں قہقہہ لگانے کے بابت مروی احادیث اور ان کی علتوں کا بیان

[٦٠١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْكُوفِيُّ بِمِصْرَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَوَقَعَ فِي حُفْرَةٍ، فَضَحِكْنَا مِنْهُ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِإِعَادَةِ الْوُضُوءِ كَامِلًا وَإِعَادَةِ الصَّلَاةِ مِنْ أَوَّلِهِ. قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: وَحَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ ذَالِكَ. الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ ضَعِيفَانِ، وَكِلَاهُمَا قَدْ أَخْطَأَ فِي هٰذَيْنِ الْإِسْنَادَيْنِ وَإِنَّمَا رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ الْحَسَنُ الْبَصْرِيُّ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلًا، وَكَانَ الْحَسَنُ كَثِيرًا مَا يَرْوِيهِ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَمَّا قَوْلُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ، فَوَهْمٌ قَبِيحٌ، وَإِنَّمَا رَوَاهُ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، رَوَاهُ عَنْهُ كَذَالِكَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَهُشَيْمٌ، وَوُهَيْبٌ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک نابینا شخص آیا اور وہ گڑھے میں گر گیا، تو ہم یہ دیکھ کر ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (ہنسنے کی وجہ سے) دوبارہ پورا وضوء کرنے کا اور شروع سے نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔ ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، اس میں حسن بن دینار اور حسن بن عمارہ دونوں ضعیف راوی ہیں، انہوں نے ان دونوں سندوں میں غلطی کی ہے۔ حسن بصریؒ نے حفص بن سلیمان منقری اور ابوالعالیہ کے واسطے سے اس حدیث کو مرسل روایت کیا ہے اور حسنؒ وہ ہیں جو اسے نبی ﷺ سے کثرت کے ساتھ مرسل روایت کیا کرتے تھے۔ حسن بن عمارہ کا یوں سند بیان کرنا: عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ قبیح وہم ہے۔ اس روایت کو خالد الحذاء نے حفصہ بنت سیرین اور ابوالعالیہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح اس حدیث کو ان سے سفیان ثوری، ہُشیم، وُہیب اور حماد بن سلمہ وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے۔ ابن اسحاق اس حدیث کو حسن بن دینار سے روایت کرنے میں اضطراب کا شکار ہوئے ہیں، ایک مرتبہ انہوں نے اس حدیث کو ان سے اور ان کے آگے حسن بصری سے روایت کیا ہے اور ایک مرتبہ ان کے، قتادہ، ابوالملیح اور ان کے والد کے واسطے سے روایت کیا ہے

❶ سنن أبي داود: ٢٠٣۔ سنن ابن ماجه: ٤٧٧۔ مسند أحمد: ٨٨٧۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٤٣٢

وَغَيْرُهُمْ وَقَدِ اضْطَرَبَ ابْنُ إِسْحَاقَ فِي رِوَايَتِهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ لِهَٰذَا الْحَدِيثِ فَمَرَّةً رَوَاهُ عَنْهُ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ، وَمَرَّةً رَوَاهُ عَنْهُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ، وَقَتَادَةُ إِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، كَذَٰلِكَ رَوَاهُ عَنْهُ سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَمَعْمَرٌ، وَأَبُو عَوَانَةَ، وَسَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ وَغَيْرُهُمْ وَنَذْكُرُ أَحَادِيثَهُمْ بِذَٰلِكَ بَعْدَ هَٰذَا. ❶

اور قتادہ نے اسے صرف ابوالعالیہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔ اسی طرح ان سے اس حدیث کو سعید بن ابوعروبہ، معمر، ابوعوانہ اور سعید بن بشیر وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے اور ہم اس کے بعد ان سب کی احادیث کو بھی ذکر کریں گے۔

[٦٠٢]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ الْحَرَّانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَجَاءَ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَتَرَدَّى فِي حُفْرَةٍ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ، فَضَحِكَ نَاسٌ مِنْ خَلْفِهِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ. الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَرَوَى هَٰذَا الْحَدِيثَ أَيْضًا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ الْبَصْرِيُّ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ.

ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: ہم نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتے تھے، چنانچہ (ایک روز) ایک نابینا شخص آیا اور مسجد میں موجود گڑھے میں گر گیا، تو آپ کے پیچھے کھڑے کچھ لوگ ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو، جو ہنسے تھے، یہ حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔ حسن بن دینار راوی متروک الحدیث ہے۔ اور اس روایت کو عبدالرحمان بن عمرو بن جبلہ بصری نے بھی روایت کیا ہے اور وہ بھی متروک الحدیث ہے۔ اس نے سلام بن ابومطیع، قتادہ، ابوالعالیہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت کیا ہے۔

[٦٠٣]...... حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زِيَادٍ الدَّانَاجُ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ أَبُو الْأَحْوَصِ الْأَبْرَمُ، وَحَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ، نا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الطَّرَسُوسِيُّ قَالُوا: نا عَبْدُ الرَّحْمَٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ، نا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي

ابوالعالیہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص کنویں میں گر گیا تو لوگ نبی ﷺ کے پیچھے (نماز پڑھتے ہوئے) ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو حکم فرمایا جو ہنسے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔ ابواُمیہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ اور ابوالعالیہ سے یوں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا شخص مسجد میں داخل ہوا اور کنویں میں

❶ "الكامل لابن عدي: ٢/ ٧١٦

الْعَالِيَةَ ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: أَنَّ أَعْمَى تَرَدَّى فِي بِئْرٍ ، فَضَحِكَ نَاسٌ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ . وَقَالَ أَبُو أُمَيَّةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، وَأَبِي الْعَالِيَةِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَدَخَلَ أَعْمَى الْمَسْجِدَ فَتَرَدَّى فِي بِئْرٍ فَضَحِكَ النَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ ابْنُ مُخَلَّدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، وَأَبِي الْعَالِيَةِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَبِئْرٌ وَسَطَ الْمَسْجِدِ ، فَجَاءَ أَعْمَى فَوَقَعَ فِيهَا ، فَضَحِكَ نَاسٌ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ . قَالَ أَبُو أُمَيَّةَ: هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ . قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ سَلَّامٍ غَيْرُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ وَهُوَ مَتْرُوكٌ يَضَعُ الْحَدِيثَ . وَرَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ وَهُوَ مَتْرُوكٌ يَضَعُ الْحَدِيثَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ خُوطٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ . ❶

گر گیا، تو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے (نماز میں ہی) ہنس پڑے۔ ابن مُخلد نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ اور ابوالعالیہ سے یوں نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور مسجد کے درمیان میں ایک کنواں تھا، ایک نابینا شخص آیا اور اس میں گر پڑا۔ کچھ لوگوں کو ہنسی آ گئی تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو، جو ہنسے تھے، یہ حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔ ابواُمیہ کہتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔ شیخ ابوالحسن (یعنی امام دارقطنیؒ) فرماتے ہیں: اس حدیث کو عبدالرحمان بن عمرو بن جبلہ کے علاوہ کسی نے سلّام سے روایت نہیں کیا اور وہ متروک راوی ہے اور اپنی طرف سے ہی حدیث گھڑ لیا کرتا تھا۔ اور داؤد بن محبر نے بھی اسے روایت کیا ہے اور یہ بھی متروک ہے اور حدیث گھڑا کرتا تھا، اس نے ایوب بن خوط سے روایت کیا ہے اور یہ بھی ضعیف ہے، اس سے آگے قتادہ اور انس رضی اللہ عنہ کا واسطہ ہے۔

[٦٠٤]...... حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ ، نا أَيُّوبُ بْنُ خُوطٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا ، فَجَاءَ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَوَطِئَ فِي خَبَالٍ مِنَ الْأَرْضِ ، فَصُرِعَ فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ)) . وَالصَّوَابُ مِنْ ذَالِكَ قَوْلُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، مُرْسَلًا . ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا شخص آیا اور زمین میں پڑے ہوئے ایک گڑھے میں گر گیا اور اس کی چیخ نکل گئی، جسے سن کر کچھ لوگ ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو، جو ہنسے تھے، یہ حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔ اس مسئلے میں درست اس کا بیان ہے جس نے اس حدیث کو قتادہ اور ابوالعالیہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

[٦٠٥]...... حَدَّثَنَا بِذَالِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِيُّ ، نا عَبْدُ

ابوالعالیہ ریاحی بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص کنویں میں گر گیا، اور نبی ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے، آپ

❶ الكامل لابن عدي: ٣/ ١١٥٤

❷ سيأتي برقم: ٦١٣

الـرَّزَّاقِ، أنـا مَـعْـمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الـرِّيَـاحِـيِّ، أَنَّ أَعْـمَـى تَرَدَّى فِي بِئْرٍ، وَالنَّبِيُّ ﷺ يُـصَلِّي بِأَصْحَابِهِ، فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ ضَحِكَ مِنْهُمْ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلاَةَ.

کے ساتھ نماز پڑھنے والوں میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو، جو اُن میں سے ہنسے تھے، یہ حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦٠٦]...... حَـدَّثَـنَـا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْـرَاهِـيـمُ بْـنُ إِسْـحَاقَ الْحَرْبِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ آدَمَ، وَخَـلَـفُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَا: نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَـنْ أَبِـي الْعَالِيَةِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَـانَ يُصَلِّي بِـأَصْـحَـابِهِ، فَجَاءَ ضَرِيرٌ فَتَرَدَّى فِي بِئْرٍ فَضَحِكَ الْـقَـوْمُ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الَّـذِينَ ضَحِكُوا أَنْ يُعِيدُوا الْوُضُوءَ وَالصَّلاَةَ.

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا شخص آیا جو کنویں میں گر گیا، لوگوں کو ہنسی آ گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو، جنہیں ہنسی آئی تھی، یہ حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦٠٧]...... حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، قَالَا: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِـي طَـالِـبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٦٠٨]...... وَحَـدَّثَـنَـا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا بُنْدَارٌ، نا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی حدیث ہے۔

[٦٠٩]...... حَـدَّثَنَا عُثْمَانُ، أنا إِبْرَاهِيمُ، نا الْحَسَنُ بْـنُ عَبْـدِ الْـعَـزِيـزِ، نا أَبُو حَفْصٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، مِثْلَهُ.

صرف سند کا اختلاف ہے، حدیث اسی کے مثل ہے۔

[٦١٠]...... حَـدَّثَـنَـا عُثْـمَانُ، نا إِبْرَاهِيمُ، ثنا عُبَيْدُ الـلّٰـهِ، نا مُعْتَمِرٌ، عَنْ سَلْمٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي الذَّيَّالِ، عَـنْ قَتَـادَةَ، قَالَ: بَلَغَنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. وَهٰذَا هُـوَ الـصَّـحِيحُ عَنْ قَتَادَةَ، اتَّفَقَ عَلَيْهِ مَعْمَرٌ، وَأَبُو عَوَانَةَ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، وَسَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، فَـرَوَوْهُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، وَتَابَعَهُمْ عَلَيْهِ

صرف سند کی بحث ہے۔

سَلْمُ بْنُ أَبِي الذَّيَّالِ، عَنْ قَتَادَةَ فَأَرْسَلَهُ، فَهٰؤُلاءِ خَمْسَةٌ ثِقَاتٌ رَوَوْهُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلًا، وَأَيُّوبُ بْنُ خُوطٍ، وَدَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ كُلُّهُمْ مَتْرُوكُونَ، وَلَيْسَ فِيهِمْ مَنْ يَجُوزُ الِاحْتِجَاجُ بِرِوَايَتِهِ لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مُخَالِفٌ، فَكَيْفَ وَقَدْ خَالَفَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ خَمْسَةٌ ثِقَاتٌ مِنْ أَصْحَابِ قَتَادَةَ، وَأَمَّا حَدِيثُ الْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ، عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ بَعِيدٌ مِنَ الصَّوَابِ أَيْضًا، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا تَابَعَهُ عَلَيْهِ، وَقَدْ رَوَاهُ عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ مَتْرُوكٌ، وَالرَّاوِي لَهُ عَنْهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْحُصَيْنِ وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا، وَقَدْ رَوَاهُ عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ الْمَكِّيُّ الْمَعْرُوفُ بِسُنْدُلٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَّا حَدِيثُ عَبْدِ الْكَرِيمِ.

[٦١١]...... فَحَدَّثَنَا بِهِ أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَنْطَاكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ، نا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى، نا أَيُّوبُ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْحُصَيْنِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَهْقَهَ أَعَادَ الْوُضُوءَ وَأَعَادَ الصَّلَاةَ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی شخص قہقہہ لگا کر ہنس پڑے تو وہ وضوء بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔

[٦١٢]...... وَأَمَّا حَدِيثُ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ، فَحَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَنَّانَ، نا الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّرْخُمِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جو شخص نماز میں کھلکھلا کر ہنس پڑے اسے چاہیے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔ حسن بن قتیبہ نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے کہ جب آدمی قہقہہ لگا کر ہنسے تو وہ وضوء بھی دوبارہ کرے

❶ الكامل لابن عدي: ٣/ ١٠٢٧

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ قَرْقَرَةً فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ)). وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ قُتَيْبَةَ: إِذَا قَهْقَهَ الرَّجُلُ أَعَادَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ. وَحَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ شَيْخٌ لِأَهْلِ الْمِصِّيصَةِ يُقَالُ لَهُ: سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ وَكَانَ ضَعِيفًا سِيءَ الْحَالِ فِي الْحَدِيثِ، حَدَّثَ بِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَالِكَ. ❶

اور نماز بھی دوبارہ پڑھے۔ اس حدیث کو اہل مصیصہ کے ایک بزرگ نے بھی بیان کیا ہے جس کا نام سفیان بن محمد الفزاری ہے، یہ ضعیف بھی ہے اور حدیث کے بارے میں بہتر حال کا مالک بھی نہیں۔ اس نے اسے عبداللہ بن وہب، یونس، زہری، سلیمان بن ارقم، حسن اور انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے ایسے ہی بیان کیا ہے۔

[٦١٣]...... حَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوفِيُّ، نا سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَأَحْسَنُ حَالَاتِ سُفْيَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنْ يَكُونَ وَهِمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، عَلَى ابْنِ وَهْبٍ إِنْ لَمْ يَكُنْ تَعَمَّدَ ذَالِكَ فِي قَوْلِهِ: عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ. فَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ، مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِنْهُمْ: خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ الْمُهَلَّبِيُّ، وَمَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ. وَغَيْرُهُمْ لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ فِي الْإِسْنَادِ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَلَا ذَكَرَ فِيهِ بَيْنَ الزُّهْرِيِّ، وَالْحَسَنِ، سُلَيْمَانَ بْنَ أَرْقَمَ، وَإِنْ كَانَ ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَابْنُ أَبِي عَتِيقٍ قَدْ رَوَيَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَهٰذِهِ أَقَاوِيلُ أَرْبَعَةٌ عَنِ الْحَسَنِ كُلُّهَا بَاطِلَةٌ؛ لِأَنَّ الْحَسَنَ إِنَّمَا سَمِعَ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ

سند کی بحث ہے۔

❶ الكامل لابن عدى: ٢/ ١٧٦٢

الْمِنْقَرِيّ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

[٦١٤]...... حَدَّثَنَا بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، نا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ ضُرٌّ، أَوْ قَالَ: أَعْمَى فَوَقَعَ فِي بِئْرٍ، فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ فَأَمَرَ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ. فَذَكَرْتُهُ لِحَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ، فَقَالَ: أَنَا حَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ، عَنْ حَفْصَةَ، فَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ مُرْسَلًا.

حسن روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ اسی دوران ایک شخص آیا، جسے بصارت کا عارضہ لاحق تھا، یا کہا کہ نابینا تھا، اور وہ کنویں میں گر گیا، تو کچھ لوگ ہنس پڑے۔ تو نبی ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا جو ہنس پڑے تھے، کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔ میں نے یہ حدیث حفص بن سلیمان سے بیان کی تو انہوں نے کہا: میں نے یہ حدیث حسن کو بیان کی تھی، انہوں نے حفصہ سے، اور یہی درست ہے کہ یہ حسن بصریؒ سے مرسل مروی ہے۔

[٦١٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ الْقَاضِي، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: قَالَ لِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ: هَذَا الْحَدِيثُ يَدُورُ عَلَى أَبِي الْعَالِيَةِ، فَقُلْتُ: قَدْ رَوَاهُ الْحَسَنُ مُرْسَلًا، فَقَالَ: حَدَّثَنِي حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيِّ، قَالَ: أَنَا حَدَّثْتُ بِهِ الْحَسَنَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، فَقُلْتُ: فَقَدْ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ مُرْسَلًا، فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنِي شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، قَالَ: أَنَا حَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، فَقُلْتُ: قَدْ رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ مُرْسَلًا، فَقَالَ: قَرَأْتُهُ فِي كِتَابِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ الْحَسَنِ.

صرف سند کی بحث ہے۔

[٦١٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

حسن بن ابوالحسن ہی روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا جو نماز میں ہنسے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦١٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو الْحَسَنِ الْبُزَيْعِيُّ بِالْمِصِّيصَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ فِي صَحِيفَةٍ عِنْدَ آلِ أَبِي عَتِيقٍ: نا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَوَقَعَ فِي بِئْرٍ، فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

حسن بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے تو ایک آدمی آیا اور وہ کنویں میں گر گیا، کچھ لوگ ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا جو ہنسے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦١٨]...... وَأَمَّا حَدِيثُ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا، بِمُخَالَفَةِ مَا رَوَاهُ سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْهُ، فَحَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنِي مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَوَقَعَ فِي حُفْرَةٍ، فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَأَمَرَ مَنْ يَضْحَكُ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

حسن ہی بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے تو ایک شخص آپ کے پاس آیا اور وہ گڑھے میں گر گیا، کچھ لوگوں کو ہنسی آ گئی، تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا جو ہنس پڑے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوہرائیں۔

[٦١٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، ثنا عَمِّي، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

حسن بن ابوالحسن روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان لوگوں کو، جو نماز میں ہنس پڑے تھے، حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦٢٠]...... وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ نا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ نا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي، مِثْلَ قَوْلِ مَوْهَبِ بْنِ يَزِيدَ، وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ.

حسن بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے۔۔۔ اس سے آگے موہب بن یزید کے قول کے مطابق ہی ہے اور یہی درست ہے جو وہ ابن وہب سے روایت کرتے ہیں۔

[٦٢١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، نا الْوَلِيدُ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: لَا وُضُوءَ فِي الْقَهْقَهَةِ وَالضَّحِكِ.

امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: قہقہہ لگانے اور ہنسنے میں وضوء لازم نہیں آتا۔ اگر وہ روایت جو زہریؒ نے حسن کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کی ہے وہ صحیح ہے تو وہ اس کے خلاف اور متضاد فتویٰ نہ دیتے۔ واللہ اعلم۔ اسی طرح

فَلَوْ كَانَ مَا رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ صَحِيحًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، لَمَا أَفْتَى بِخِلَافِهِ وَضِدِّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقَدْ كَتَبْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَوَهِمَ فِيهِ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَى مَنْصُورٍ وَإِنَّمَا رَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ مَعْبَدٍ، وَمَعْبَدٌ هٰذَا لَا صُحْبَةَ لَهُ، وَيُقَالُ: إِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ تَكَلَّمَ فِي الْقَدَرِ مِنَ التَّابِعِينَ، حَدَّثَ بِهِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ: غَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ، وَهُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ، وَهُمَا أَحْفَظُ مِنْ أَبِي حَنِيفَةَ لِلْإِسْنَادِ.

ہشام بن حسان نے حسن سے مرسل روایت کی ہے کیونکہ وہ بلاواسطہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ہم نے اس سے پہلے بھی اس حدیث کو لکھا ہے اور ابوحنیفہؒ نے اس حدیث کو منصور بن زاذان، حسن اور معبد الجہنی کے واسطے سے مرسل روایت کیا ہے۔ اس میں ابوحنیفہؒ کو منصور پر وہم ہوا ہے اور اسے محمد بن سیرین اور معبد کے واسطے سے صرف منصور بن زاذان نے روایت کیا ہے اور یہ معبد صحابی نہیں ہیں، اور کہا جاتا ہے کہ تابعین میں سے یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے تقدیر کے مسئلہ میں کلام کی۔ اُنہوں نے اس کو منصور اور ابن سیرین سے بیان کیا۔غیلان بن جامع اور ہُشیم بن بشیر اسناد کے اعتبار سے دونوں ہی ابوحنیفہ سے زیادہ حافظے والے ہیں۔

[٦٢٢]...... فَأَمَّا حَدِيثُ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، فَحَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْبَدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بَيْنَمَا هُوَ فِي الصَّلَاةِ إِذْ أَقْبَلَ أَعْمَى يُرِيدُ الصَّلَاةَ فَوَقَعَ فِي زُبْيَةٍ، فَاسْتَضْحَكَ الْقَوْمُ حَتَّى قَهْقَهُوا، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ قَهْقَهَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ)).

سیدنا معبد رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اس دوران کہ آپ نماز میں تھے کہ ایک نابینا آیا جو نماز پڑھنے کا ارادہ رکھتا تھا، وہ گڑھے میں گر گیا، لوگوں نے ہنسنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ وہ قہقہے لگانے لگے، جب نبی ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص نے قہقہہ لگایا اس کو چاہیے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوہرائے۔

[٦٢٣]...... وَأَمَّا حَدِيثُ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، بِمُخَالَفَةِ أَبِي حَنِيفَةَ عَنْهُ، فَحَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهَيْرِيُّ أَبُو بَكْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، نا أَبِي، نا غَيْلَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ الْوَاسِطِيِّ هُوَ ابْنُ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ

سیدنا معبد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا شخص آیا۔ اور رسول اللہ ﷺ کے مصلی مبارک کے قریب ایک کنواں تھا جس کے دہانے پر کھجور کی بنی ہوئی ٹوکری پڑی تھی، وہ نابینا شخص چلتا ہوا آ رہا تھا تو اس کنویں میں گر گیا، کچھ لوگ نماز میں ہی ہنس پڑے تو نبی ﷺ نے نماز مکمل کرنے کے بعد فرمایا: تم میں

سِيرِينَ، عَنْ مَعْبَدِ الْجُهَنِيِّ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْغَدَاةَ فَجَاءَ رَجُلٌ أَعْمَى وَقَرِيبٌ مِنْ مُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِئْرٌ عَلَى رَأْسِهَا جُلَّةٌ، فَجَاءَ الْأَعْمَى يَمْشِي حَتَّى وَقَعَ فِيهَا، فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ وَهُمْ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَمَا قَضَى الصَّلَاةَ: ((مَنْ ضَحِكَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ)).

سے جو شخص ہنسا ہے اسے چاہیے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوہرائے۔

[٦٢٤]...... وَأَمَّا حَدِيثُ هُشَيْمٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، بِمُخَالَفَةِ رِوَايَةِ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، فَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَعَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا هُشَيْمٌ، نا مَنْصُورٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَخَالِدٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فَمَرَّ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ عَلَى بِئْرٍ عَلَيْهَا خَصَفَةٌ فَوَقَعَ فِيهَا، فَضَحِكَ مَنْ كَانَ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ: ((مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ضَحِكَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ)). لَفْظُ زِيَادٍ.

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک شخص، جس کی نظر ٹھیک نہیں تھی، کنویں پر سے گزرا جس پر کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی ٹوکری پڑی تھی، تو وہ اس کنویں میں گر گیا، جو لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے وہ ہنس پڑے، پھر جب نبی ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: تم میں سے جو شخص ہنسا ہے اسے چاہیے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوہرائے۔

[٦٢٥]...... وَحَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا هُشَيْمٌ، نا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، ح قَالَ: ثنا مَنْصُورٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ ثُمَّ ذَكَرَ مَعْنَاهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَتَرَدَّى فِيهَا فَضَحِكَ نَاسٌ خَلْفَهُ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ. وَهَذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ،

ابن سیرینؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی۔۔۔ پھر راوی نے اسی معنی کی حدیث بیان کی، البتہ اس میں یہ الفاظ بیان کیے کہ وہ شخص اس میں گر گیا تو آپ کے پیچھے کھڑے لوگ ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اسی کے مثل حکم فرمایا۔ آگے صرف سند کا بیان ہے۔

وَقَوْلُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ ، عَنْ أَبِيهِ خَطَأٌ قَبِيحٌ ، وَقَدْ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، كَذَالِكَ .

[٦٢٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، نا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ ، عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ وَهِيَ حَفْصَةُ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ فَوَقَعَ فِي بِئْرٍ ، فَضَحِكُوا مِنْهُ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ .

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں تھے کہ ایک آدمی آیا، جس کی نظر ٹھیک نہیں تھی، وہ کنویں میں گر گیا تو لوگ اس وجہ سے ہنس پڑے، تو نبی ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦٢٧]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ ، نا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، وَقَبِيصَةُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أُمِّ الْهُذَيْلِ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، بِهٰذَا .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

[٦٢٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ ، نا حَجَّاجٌ ، وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِيرٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ ، قَالَا: ثنا مُوسَى ، وَابْنُ عَائِشَةَ ، قَالُوا: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ ، فَجَاءَ أَعْمَى فَوَطِئَ عَلَى خَصَفَةٍ عَلَى رَأْسِ بِئْرٍ فَتَرَدَّى فِي الْبِئْرِ ، فَضَحِكَ بَعْضُ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْضَ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ . وَكَذَا رَوَاهُ وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ خَالِدٍ ، وَأَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ .

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک نابینا آیا اور وہ اس ٹوکری سے ٹکرا گیا جو کنویں کے اُوپر پڑی تھی، پھر وہ کنویں میں گر گیا، تو رسول اللہ ﷺ کے کچھ صحابہ ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان چند صحابہ کو، جو ہنسے تھے، حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوہرائیں۔ اسی طرح وہیب بن خالد نے بھی اسے خالد، ایوب السختیانی اور حفصہ کے واسطے سے ابوالعالیہ سے روایت کیا ہے۔

[٦٢٩] ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَرِيرٍ ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ ، نا أَيُّوبُ ، وَخَالِدٌ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَوَقَعَ فِي الْبِئْرِ ، فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَلَمَّا صَلَّى أَمَرَ كُلَّ مَنْ كَانَ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ .

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی اور لوگوں میں ایک نابینا شخص بھی تھا، جو کنویں میں گر گیا، نبی ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے، جب نبی ﷺ نماز پڑھ چکے تو آپ نے ہر اس شخص کو حکم دیا جو ہنسا تھا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوہرائے۔ اسی طرح اس حدیث کو معمر نے ایوب اور حفصہ کے واسطے سے ابوالعالیہ سے روایت کیا ہے۔

[٦٣٠] ...... حَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، مِثْلَ حَدِيثِ مَعْمَرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَطَرٌ الْوَرَّاقُ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ .

صرف سند کا بیان ہے۔

[٦٣١] ...... حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَبَانُ ، نا مَطَرٌ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ ، فَمَرَّ عَلَى بِئْرٍ قَدْ غُشِيَ عَلَيْهَا فَوَقَعَ فِيهَا ، فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمِنْقَرِيُّ الْبَصْرِيُّ ، عَنْ حَفْصَةَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ .

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں: اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی آیا جس کی نظر ٹھیک نہیں تھی، تو وہ کنویں پر سے گزرا جس کو ڈھانپا گیا تھا اور وہ اس میں گر گیا، تو کچھ لوگ ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا، جو ہنسے تھے، کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوہرائیں۔ اسی طرح حفص بن سلیمان المنقری البصری نے حفصہ کے واسطے سے ابوالعالیہ سے روایت کیا ہے۔

[٦٣٢] ...... حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نا أَبُو النُّعْمَانِ ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَوَقَعَ عَلَى بِئْرٍ ، فَضَحِكَ

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھایا کرتے تھے (ایک روز) ایک شخص آیا اور وہ کنویں میں گر گیا، کچھ لوگ ہنس پڑے تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا جو ہنسے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوہرائیں۔ اس حدیث کو ہشام بن حسان نے

بَعْضُ الْقَوْمِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَيُعِيدَ الصَّلَاةَ. وَرَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ مُرْسَلًا، حَدَّثَ بِهِ عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ: سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَزَائِدَةُ بْنُ قُدَامَةَ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ وَغَيْرُهُمْ، فَاتَّفَقُوا عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يُسَمِّ الرَّجُلَ وَلَا ذَكَرَ أَلَهُ صُحْبَةٌ أَمْ لَا؟ وَلَمْ يَصْنَعْ خَالِدٌ شَيْئًا وَقَدْ خَالَفَهُ خَمْسَةٌ أَثْبَاتٌ ثِقَاتٌ حُفَّاظٌ وَقَوْلُهُمْ أَوْلٰى بِالصَّوَابِ.

حفصہ کے واسطے سے ابولعالیہ سے مرسل روایت کیا۔ ان سے اس حدیث کو ایک جماعت نے بیان کیا ہے، ان میں سفیان ثوری، زائدہ بن قدامہ، یحیٰی بن سعید القطان، حفص بن غیاث، روح بن عبادہ اور عبدالوہاب بن عطاء وغیرہ ہیں، انہوں نے ہشام، حفصہ اور ابوالعالیہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کرنے میں اتفاق کیا ہے۔ اس حدیث کو خالد بن عبداللہ واسطی نے ہشام، حفصہ اور ابوالعالیہ کے واسطے سے ایک انصاری شخص سے روایت کیا ہے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے نہ تو اس شخص کا نام لیا اور نہ ہی یہ بیان کیا کہ وہ صحابی تھے یا نہیں؟ اور پانچ ثبت وثقاہت کے حامل اصحاب نے اس کی مخالفت کی اور ان کا قول ہی زیادہ درست ہے۔

[٦٣٣]...... فَأَمَّا حَدِيثُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ، فَحَدَّثَنَا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ، فَمَرَّ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ فَتَرَدّٰى فِي بِئْرٍ، فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِنَ الْقَوْمِ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

ایک انصاری شخص روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک آدمی گزرا جس کی نظر ٹھیک نہیں تھی اور وہ کنویں میں گر گیا، لوگوں میں سے چند ہنس پڑے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو، جو ہنسے تھے، حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦٣٤]...... أَمَّا حَدِيثُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ وَمَنْ تَابَعَهُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، بِمُخَالَفَةِ رِوَايَةِ خَالِدٍ عَنْهُ، فَحَدَّثَنِي الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس شخص کو حکم دیا جو ہنسا تھا، کہ وہ وضوء اور نماز دونوں کو دوہرائے۔

[٦٣٥]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُعَاوِيَةُ، نا زَائِدَةُ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نا زَائِدَةُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ سُوءٌ فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي، فَتَرَدَّى فِي حُفْرَةٍ كَانَتْ فِي الْمَسْجِدِ، فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِنْهُمْ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَمَرَ مَنْ كَانَ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا جس کی نظر ٹھیک نہیں تھی، وہ مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے، پھر وہ شخص اس گڑھے میں گر گیا جو مسجد میں ہی تھا، کچھ لوگ ہنس پڑے، جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو ان لوگوں کو حکم فرمایا جو ہنسے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوہرائیں۔

[٦٣٦]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، أنا عُبَيْدُ اللهِ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٦٣٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أنا هِشَامٌ، عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَرَوَاهُ أَبُو هَاشِمٍ الرُّمَّانِيُّ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ.

سند کے اختلاف کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٦٣٨]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا أَبِي ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، نا أَبِي، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، أَنَّ أَعْمَى وَقَعَ فِي بِئْرٍ، فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص کنویں میں گر گیا، نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنے والوں میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو حکم فرمایا جو ہنسے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوہرائیں۔

[٦٣٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، فِيمَا أَرَى

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کو نمازِ فجر یا رات کی کوئی نماز پڑھا رہے تھے، اور مسجد میں ایک کنواں تھا، ایک شخص کہ جس کی نظر ٹھیک نہیں تھی وہ اس میں گر گیا، تو

عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ صَلَاةَ الْفَجْرِ أَوْ بَعْضَ صَلَاةِ اللَّيْلِ، وَكَانَ فِي الْمَسْجِدِ بِئْرٌ وَكَانَ رَجُلٌ فِي بَصَرِهِ ضُرٌّ فَوَقَعَ فِيهَا، فَضَحِكَ النَّاسُ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: ((مِمَّا ضَحِكْتُمْ؟)) فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: ((مَنْ ضَحِكَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ)).

لوگ ہنسنے لگے، جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: تم کس وجہ سے ہنسے ہو؟ لوگوں نے آپ کو بتلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو بھی شخص ہنسا ہے اسے چاہیے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کرے اور نماز بھی دوہرائے۔

[٦٤٠]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: ضَحِكَ نَاسٌ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: ((مَنْ ضَحِكَ فَلْيُعِدِ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ)).

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں (نماز پڑھنے کے دوران) ہنس پڑے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ہنسا ہے اس کو چاہیے کہ وہ وضوء اور نماز کو دوہرائے۔

[٦٤١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ، قَالَا: نا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، وَقَالَ أَبُو هِشَامٍ: عَنْ وَكِيعٍ، قَالَ شَرِيكٌ: سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَنَّ أَعْمَى وَقَعَ فِي بِئْرٍ، فَضَحِكَ طَوَائِفُ مِمَّنْ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَرَهُمْ أَنْ يُعِيدُوا الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

ابوالعالیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا کنویں میں گر گیا تو ان لوگوں میں سے کچھ لوگ ہنس پڑے جو نبی ﷺ کے ساتھ (نماز پڑھ رہے) تھے، تو آپ ﷺ نے ان کو حکم فرمایا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوہرائیں۔

[٦٤٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، أنا أَبُو نُعَيْمٍ، وَهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، قَالَا: نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ، وَفِي الْمَسْجِدِ بِئْرٌ عَلَيْهَا جُلَّةٌ، فَجَاءَ أَعْمَى فَسَقَطَ فِيهَا، فَضَحِكَ بَعْضُ الْقَوْمِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

ابوالعالیہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے اور مسجد میں ایک کنواں تھا جس پر ٹوکری رکھی ہوئی تھی، ایک نابینا شخص آیا اور اس میں گر گیا، تو کچھ لوگ ہنس پڑے، نبی ﷺ نے ان لوگوں کو، جو ہنسے تھے، یہ حکم دیا کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦٤٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ

ابراہیمؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا آدمی آیا اور نبی ﷺ نماز پڑھا رہے تھے، اس کو ٹھوکر لگی اور وہ کنویں میں گر گیا،

إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ ضَرِيرُ الْبَصَرِ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي الصَّلَاةِ، فَعَثَرَ فَتَرَدَّى فِي بِئْرٍ، فَضَحِكُوا فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ ضَحِكَ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ.

لوگوں کو ہنسی آ گئی، تو نبی ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا جو ہنسے تھے کہ وہ وضوء بھی دوبارہ کریں اور نماز بھی دوبارہ پڑھیں۔

[٦٤٤]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ: رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ إِبْرَاهِيمُ مُرْسَلًا؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، قَالَ: أَنَا حَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، رَجَعَ حَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ الَّذِي أَرْسَلَهُ إِلَى أَبِي الْعَالِيَةِ، لِأَنَّ أَبَا هَاشِمٍ ذَكَرَ أَنَّهُ حَدَّثَهُ بِهِ عَنْهُ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: رَجَعَتْ هٰذِهِ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا الَّتِي قَدَّمْتُ ذِكْرَهَا فِي هٰذَا الْبَابِ إِلَى أَبِي الْعَالِيَةِ الرِّيَاحِيِّ وَأَبُو الْعَالِيَةِ فَأَرْسَلَ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يُسَمِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ رَجُلًا سَمِعَهُ مِنْهُ عَنْهُ، وَقَدْ رَوٰى عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ وَكَانَ عَالِمًا بِأَبِي الْعَالِيَةِ وَبِالْحَسَنِ، فَقَالَ: لَا تَأْخُذُوا بِمَرَاسِيلِ الْحَسَنِ وَلَا أَبِي الْعَالِيَةِ فَإِنَّهُمَا لَا يُبَالِيَانِ عَنْ مَنْ أَخَذَا.

صرف سند کی بحث ہے۔

[٦٤٥]..... حَدَّثَنَا بِذَالِكَ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، سَمِعْتُ جَرِيرًا، وَذَكَرَ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَاصِمٍ، قَالَ: قَالَ لِي ابْنُ سِيرِينَ: مَا حَدَّثْتَنِي، فَلَا تُحَدِّثْنِي عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ: عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، وَالْحَسَنِ؛ فَإِنَّهُمَا كَانَا لَا يُبَالِيَانِ عَنْ مَنْ أَخَذَا حَدِيثَهُمَا.

یہ بھی فقط سند کی بحث ہے۔

[٦٤٦]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، نا دَاوُدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي وُهَيْبٌ، نا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كَانَ أَرْبَعَةٌ يُصَدِّقُونَ مَنْ حَدَّثَهُمْ وَلَا

صرف سند کی بحث ہے۔

يُبَالُونَ مِمَّنْ يَسْمَعُونَ الْحَدِيثَ: الْحَسَنُ، وَأَبُو الْعَالِيَةِ، وَحُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، وَدَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ. قَالَ الشَّيْخُ: وَلَمْ يَذْكُرِ الرَّابِعَ، وَهٰذَا حَدِيثٌ رُوِيَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ فَذَكَرَهُ وَذَكَرَ عِلَّتَهُ

[٦٤٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا أَبِي يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ ضَحِكَ مِنْكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيُعِدِ الصَّلَاةَ)). قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَا يَصِحُّ، وَالصَّحِيحُ عَنْ جَابِرٍ خِلَافُهُ قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ ضَعِيفٌ، وَيُكَنَّى بِأَبِي فَرْوَةَ الرَّهَاوِيِّ، وَابْنُهُ ضَعِيفٌ أَيْضًا، وَقَدْ وَهِمَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ فِي مَوْضِعَيْنِ أَحَدُهُمَا فِي رَفْعِهِ إِيَّاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَالْآخَرُ فِي لَفْظِهِ وَالصَّحِيحُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ مِنْ قَوْلِهِ: مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوءَ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ عَنِ الْأَعْمَشِ جَمَاعَةٌ مِنَ الرُّفَعَاءِ الثِّقَاتُ، مِنْهُمْ: سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، وَوَكِيعٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، وَغَيْرُهُمْ، وَكَذَالِكَ رَوَاهُ شُعْبَةُ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تم میں سے جو شخص دورانِ نماز ہنس پڑے، اس کو چاہیے کہ وہ (دوبارہ) وضوء کرے، پھر نماز بھی دوہرائے۔ ابوبکر نیشاپوری نے ہم سے کہا: یہ حدیث منکر ہے اور صحیح نہیں ہے، صحیح حدیث وہ ہے جو جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور اس کے خلاف ہے۔ الشیخ ابوالحسن (یعنی امام دارقطنیؒ) فرماتے ہیں: یزید بن سنان ضعیف ہے اور اس کی کنیت ابوفروہ الرھاوی بیان کی گئی ہے اور اس کا بیٹا بھی ضعیف ہے۔ اسے اس حدیث میں دو مقامات پر وہم ہوا ہے: ایک تو اسے نبی ﷺ تک مرفوع بیان کرنے میں دوسرا اس کے الفاظ میں۔ جبکہ صحیح یہ ہے کہ یہ اعمش سے، وہ ابوسفیان سے اور وہ جابر رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر روایت کرتے ہیں کہ جو شخص نماز میں ہنس پڑے وہ نماز کو تو دوہرائے لیکن وضوء کو نہ دوہرائے۔ اسی طرح اس کو ثقہ رُواۃ کی ایک جماعت نے اعمش سے بیان کیا ہے، ان میں سفیان ثوری، ابومعاویہ الضریر، وکیع، عبداللہ بن داؤد الخریبی اور عمر بن علی المقدمی وغیرہ ہیں۔ اور اسی طرح اسے شعبہ اور ابن جریج نے یزید بن ابوخالد اور ابوسفیان کے واسطے سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[٦٤٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہنسنے میں وضوء کا حکم نہیں ہے۔

❶ الكامل لابن عدي: ٧/ ٢٧٢٤، ٢٧٢٥

أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الضَّحِكِ وُضُوءٌ. ❶

[٦٤٩]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الضَّحِكِ وُضُوءٌ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہنسنے پر وضوء لازم نہیں آتا۔

[٦٥٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَضْحَكُ فِي الصَّلَاةِ: فَقَالَ: يُعِيدُ الصَّلَاةَ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ.

ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو دورانِ نماز ہنس پڑتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: وہ نماز کو تو دوہرائے گا لیکن وضوء دوبارہ نہیں کرے گا۔

[٦٥١/١]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: إِذَا ضَحِكَ الرَّجُلُ فِي الصَّلَاةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوءَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی نماز میں ہنس پڑے تو وہ نماز کو تو دوہرائے لیکن وضوء کو نہ دوہرائے۔

[٦٥١/٢]...... وَذَكَرَهُ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، وَعُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، فِي الَّذِي يَضْحَكُ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: يُعِيدُ الصَّلَاةَ وَلَا يُعِيدُ الْوُضُوءَ.

ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو دورانِ نماز ہنس پڑتا ہے کہ وہ نماز تو دوبارہ پڑھے گا لیکن وضوء دوبارہ نہیں کرے گا۔

[٦٥٢]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، قَالَ: وَنا ابْنُ نُمَيْرٍ، نا وَكِيعٌ، قَالَ: وَنا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا جَرِيرٌ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، نا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ زَائِدَةَ، كُلُّهُمْ عَنِ

ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ جب نماز میں ہنستے تو نماز کو دوہراتے لیکن نماز کو نہ دوہراتے۔

❶ إتحاف المهرة: ٣/ ١٥٩

الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ: إِذَا ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ أَعَادَ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُعِدِ الْوُضُوءَ.

[٦٥٣]...... حَدَّثَنَا نَهْشَلُ بْنُ دَارِمٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ، ثنا وَرْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الضَّحِكِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: يُعِيدُ وَلَا يَتَوَضَّأُ.

ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے دورانِ نماز ہنسنے کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا: وہ نماز کو دوہرائے گا اور (دوبارہ) وضوء نہیں کرے گا۔

[٦٥٤]...... حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ قَالَ فِي الضَّحِكِ فِي الصَّلَاةِ: لَيْسَ عَلَيْهِ إِعَادَةُ الْوُضُوءِ. وَعَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے دورانِ نماز ہنسنے کے بارے میں فرمایا: اس پر وضوء کا اعادہ نہیں ہے۔ یزید ابو خالد نے بھی شعبی سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

[٦٥٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سَلْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ، حَدَّثَنَا الْمُثَنَّى بْنُ مُعَاذٍ، نا أَبِي، نا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، سَمِعَ أَبَا سُفْيَانَ، سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: لَيْسَ عَلَى مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ وُضُوءٌ. وَعَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ مِثْلَهُ.

ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: جو شخص نماز میں ہنس پڑے اس پر وضوء لازم نہیں آتا۔ یزید ابو خالد نے بھی شعبی سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

[٦٥٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الضَّحِكِ وُضُوءٌ. وَعَنْ شُعْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، سَمِعَا الشَّعْبِيَّ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہنسنے میں وضوء کا حکم نہیں ہے۔ ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

[٦٥٧]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الضَّحِكِ وُضُوءٌ. وَرَوَاهُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہنسنے میں وضوء لازم نہیں آتا۔ اور اسے ابوشیبہ نے ابوخالد کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع روایت کیا ہے۔

أَبُو شَيْبَةَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، فَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

[٦٥٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَرْوَانَ الصَّيْرَفِيُّ، نا الْمُنْذِرُ بْنُ عَمَّارٍ، نا أَبُو شَيْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الضَّحِكُ يُنْقِضُ الصَّلَاةَ وَلَا يُنْقِضُ الْوُضُوءَ)). خَالَفَهُ إِسْحَاقُ بْنُ بُهْلُولٍ عَنْ أَبِيهِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہنسنا نماز کو توڑ دیتا ہے اور وضوء کو نہیں توڑتا۔ اسحاق بن بہلول نے اپنے باپ سے اس کے خلاف روایت کیا ہے۔

[٦٥٩]...... حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنْ يَزِيدَ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْكَلَامُ يُنْقِضُ الصَّلَاةَ وَلَا يُنْقِضُ الْوُضُوءَ)). ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بات کرنا نماز کو توڑ دیتا ہے اور وضوء کو نہیں توڑتا۔

[٦٦٠]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا مُوسَى، وَابْنُ عَائِشَةَ قَالَا: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، كَانَ لَا يَرَى عَلَى الَّذِي يَضْحَكُ فِي الصَّلَاةِ وُضُوءًا.

عطاءؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اس شخص پر وضوء کے لازم ہونے کی رائے نہیں رکھا کرتے تھے جو نماز میں ہنس پڑتا تھا۔

[٦٦١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَا يَقْطَعُ التَّبَسُّمُ الصَّلَاةَ حَتَّى يُقَرْقِرَ. رَفَعَهُ ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُفْيَانَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسکرانا نماز کو نہیں توڑتا، جب تک کہ وہ کھلکھلا کر نہ ہنس پڑے۔ ثابت بن محمد نے سفیانؒ کے واسطے سے اسے مرفوع روایت کیا ہے۔

[٦٦٢]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: إِذَا ضَحِكَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَعَلَيْهِ إِعَادَةُ الصَّلَاةِ.

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص دورانِ نماز ہنس پڑے تو اس پر وضوء کا اعادہ لازم ہے۔

[٦٦٣]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

حُمید بن ہلال بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ایک وفد کے ہمراہ نکلے، ان میں عبدالقیس کا ایک آدمی بھی تھا جو

❶ إتحاف المهرة: ٣/ ١٦٠

الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: خَرَجَ أَبُو مُوسَى فِي وَفْدٍ فِيهِمْ رَجُلٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ أَعْوَرُ، فَصَلَّى أَبُو مُوسَى فَرَكَعُوا فَنَكَصُوا عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَتَرَدَّى الْأَعْوَرُ فِي بِئْرٍ، قَالَ الْأَحْنَفُ: فَلَمَّا سَمِعْتُهُ يَتَرَدَّى فِيهَا فَمَا مِنَ الْقَوْمِ إِلَّا ضَحِكَ غَيْرِي وَغَيْرَ أَبِي مُوسَى فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: مَا بَالُ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوا: فُلَانٌ تَرَدَّى فِي بِئْرٍ، فَأَمَرَهُمْ فَأَعَادُوا الصَّلَاةَ.

ایک آنکھ سے نابینا تھا۔ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی، جب انہوں نے رکوع کیا اور واپس اُٹھنے لگے تو وہ نابینا شخص کنویں میں گر گیا۔ احنف کہتے ہیں کہ جب میں نے اس کے گرنے کی آواز سنی تو میرے اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کوئی بھی شخص ایسا نہ تھا جو ہنسا نہ ہو۔ جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: ان لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا: فلاں شخص کنویں میں گر گیا ہے۔ تو آپ نے انہیں دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔

[٦٦٤]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا هُشَيْمٌ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: صَلَّى أَبُو مُوسَى بِأَصْحَابِهِ، فَرَأَوْا شَيْئًا فَضَحِكُوا مِنْهُ، قَالَ أَبُو مُوسَى حَيْثُ انْصَرَفَ مِنْ صَلَاتِهِ: مَنْ كَانَ ضَحِكَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ.

حُمید بن ہلال بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی تو انہوں نے کوئی چیز دیکھی جس وجہ سے وہ ہنس پڑے، تو جب ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے جو شخص ہنسا تھا اسے چاہیے کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

[٦٦٥]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَرَأَوْا شَيْئًا فَضَحِكَ بَعْضُ مَنْ كَانَ مَعَهُ، فَقَالَ أَبُو مُوسَى حَيْثُ انْصَرَفَ: مَنْ كَانَ ضَحِكَ مِنْكُمْ فَلْيُعِدِ الصَّلَاةَ.

حُمید بن ہلال روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے کہ لوگوں نے کوئی چیز دیکھی، جس وجہ سے آپ کے ساتھ (نماز پڑھنے والوں میں سے) کچھ لوگ ہنس پڑے، تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: تم میں سے جو شخص ہنسا تھا اسے چاہیے کہ وہ دوبارہ نماز پڑھے۔

[٦٦٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدٌ حَاتِمٌ الزِّمِّيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَتَبَسَّمَ فِي الصَّلَاةِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَبَسَّمْتَ وَأَنْتَ تُصَلِّي، قَالَ:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کو عصر کی نماز پڑھا رہے تھے کہ آپ دورانِ نماز ہی مسکرا پڑے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ سے کہا گیا: اے اللہ کے رسول! آپ نماز پڑھتے ہوئے مسکرا رہے تھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً حضرت میکائیل علیہ السلام میرے پاس سے گزرے اور ان کے پروں پر غبار پڑا ہوا تھا، وہ میری طرف دیکھ کر ہنس دیے تو میں ان کی طرف دیکھ کر مسکرا پڑا، اور وہ ایک قوم کی تلاش سے

فَقَالَ: ((إِنَّهُ مَرَّ بِي مِيكَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَعَلَى جَنَاحَيْهِ غُبَارٌ فَضَحِكَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ رَاجِعٌ مِنْ طَلَبِ الْقَوْمِ)). ❶

واپس جا رہے تھے۔

[٦٦٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَادَاءُ، أنا صُبْحُ بْنُ دِينَارٍ، نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ زَبَّانَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الضَّاحِكُ فِي الصَّلَاةِ وَالْمُلْتَفِتُ وَالْمُفَرْقِعُ أَصَابِعَهُ بِمَنْزِلَةٍ)). ❷

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں ہنسنے والا، اِدھر اُدھر دیکھنے والا اور انگلیاں چٹخانے والا، ایک ہی حکم میں ہیں۔

[٦٦٨]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنِي أَبِي مُنَاوِلَةَ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ شَرِيكٍ، ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ، نا جَدِّي، نا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى مَنْ ضَحِكَ فِي الصَّلَاةِ إِعَادَةُ وُضُوءٍ، إِنَّمَا كَانَ ذَالِكَ لَهُمْ حِينَ ضَحِكُوا خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❸

ابوسفیان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس شخص پر وضوء کا اعادہ ضروری نہیں ہے جو نماز میں ہنس پڑے، بلاشبہ یہ تو صرف ان (صحابہ) کے لیے حکم تھا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ہنسے تھے۔

## بَابُ التَّيَمُّمِ
## تیمّم کا بیان

[٦٦٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((جُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا مَسْجِدًا، وَجُعِلَتْ تُرْبَتُهَا لَنَا طَهُورًا، وَجُعِلَتْ صُفُوفُنَا مِثْلَ صُفُوفِ الْمَلَائِكَةِ)) ❹

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ساری کی ساری زمین کو ہمارے لیے مسجد بنایا گیا ہے اور ہماری صفوں کو فرشتوں کی صفوں کے مثل بنایا گیا ہے۔

---

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٧٦٧ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٢٠٦٠

❷ مسند أحمد: ١٥٦٢١

❸ نصب الراية للزيلعي: ١/ ٥٣

❹ صحيح مسلم: ٥٢٢ ـ مسند أحمد: ٢٣٢٥١ ـ صحيح ابن حبان: ١٦٩٧ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢١٣

[٦٧٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، وَقَالَ: جُعِلَتِ الْأَرْضُ كُلُّهَا لَنَا مَسْجِدًا، وَتُرْبَتُهَا طَهُورًا إِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔ اور فرمایا: ساری کی ساری زمین کو ہمارے لیے مسجد بنا دیا گیا ہے اور اگر آدمی کو پانی نہ ملے تو اس (زمین) کی مٹی پاک کرنے کا ذریعہ بھی بن جاتی ہے۔

[٦٧١]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَتّٰى دَخَلْنَا عَلٰى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ السَّلَامَ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ. ❶

سیدنا ابوجہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بئرِ جمل کی طرف سے تشریف لائے تو آپ سے ایک شخص ملا اور اس نے آپ کو سلام کہا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا، یہاں تک کہ آپ دیوار کے پاس آئے (اور اپنے ہاتھوں کو دیوار پر مارا) اور اپنے چہرے اور بازوؤں پر پھیر لیا (یعنی تیمّم کیا) پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

[٦٧٢]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، ثنا عَمِّي، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنْ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ نَحْوَ بِئْرِ جَمَلٍ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ.

سیدنا ابوجہیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بئرِ جمل کی طرف گئے تا کہ آپ قضائے حاجت کر سکیں، تو آپ کو ایک آدمی ملا جو دوسری طرف سے آ رہا تھا، اور اس نے آپ کو سلام کہا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا، یہاں تک کہ آپ دیوار کے پاس آئے (اور اس پر ہاتھ مارے اور انہیں) اپنے چہرے اور بازوؤں پر پھیر لیا (یعنی تیمّم کیا) پھر اس کے سلام کا جواب دیا۔

[٦٧٣]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، نا عَمْرٌو النَّاقِدُ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ

سیدنا ابوجہیم بن حارث بن صمہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کرنے کے لیے بئرِ جمل کی

❶ صحيح البخاري: ٣٣٧۔ صحيح مسلم: ٣٦٩۔ مسند أحمد: ١٧٥٤١

إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ، عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ وَكَانَ عُمَيْرٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ ثِقَةٌ: فِيمَا بَلَغَنِي عَنْ أَبِي جُهَيْمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الصِّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِيَقْضِيَ حَاجَتَهُ نَحْوَ بِئْرِ جَمَلٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْجِدَارِ وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((وَعَلَيْكَ السَّلَامُ))، فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

طرف نکلے تو آپ سے ایک آدمی ملا اور اس نے سلام کہا، لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ نے اپنا ہاتھ دیوار پر رکھا اور (اس پہ مٹی لگا کر) اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر پھیر لیا، پھر فرمایا: وعلیک السلام۔

[٦٧٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ جَبَلَةَ، نا أَبُو حَاتِمٍ أَحْمَدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ بْنِ جَمِيلِ بْنِ مِهْرَانَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا أَبُو مُعَاذٍ، نا أَبُو عِصْمَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ، قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بِئْرِ جَمَلٍ، إِمَّا مِنْ غَائِطٍ أَوْ مِنْ بَوْلٍ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ فَضَرَبَ الْحَائِطَ بِيَدِهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ أُخْرَى فَمَسَحَ بِهَا ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيَّ السَّلَامَ.

سیدنا ابوجہیم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بول وبراز میں سے کسی حاجت سے فارغ ہوکر بئر جمل کی طرف سے آ رہے تھے تو میں نے آپ کو سلام عرض کیا، لیکن آپ نے میرے سلام کا جواب نہ دیا، پھر آپ نے دیوار پر ایک بار ہاتھ مارا اور اسے اپنے چہرے پر پھیر لیا، پھر دوسری بار ہاتھ مارا تو اسے کہنیوں تک اپنے بازوؤں پر پھیر لیا، پھر میرے سلام کا جواب دیا۔

[٦٧٥]...... قَالَ أَبُو مُعَاذٍ: وَحَدَّثَنِي خَارِجَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٦٧٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً، نا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ، نا نَافِعٌ، قَالَ: انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي حَاجَةٍ لِابْنِ عُمَرَ، فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ وَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ: مَرَّ

نافع بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ان کے کسی ضروری کام کی غرض سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا، جب ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنا کام نمٹا چکے تو اس دن کی گفتگو میں انہوں نے یہ بیان کیا کہ (ایک مرتبہ) گلی میں سے ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا

رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سِكَّةٍ مِنَ السِّكَكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ يَتَوَارٰى فِي السِّكَّةِ، ضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرٰى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ، وَقَالَ: ((إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ السَّلَامَ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَكُنْ عَلَى طُهْرٍ)). ❶

اور آپ بول و براز سے فارغ ہو کر آ رہے تھے، اس نے آپ کو سلام کہا لیکن آپ نے اس کے سلام کا جواب نہ دیا، حتیٰ کہ وہ آدمی گلی میں نظروں سے اوجھل ہونے کے قریب ہو گیا، تو آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ دیوار پر مارے اور اپنے چہرے پر پھیر لیے، پھر دوسری بار مارے تو اپنے بازوؤں پر پھیر لیا، پھر اس آدمی کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: یقیناً مجھے تمہارے سلام کا جواب دینے میں اس کے سوا اور کوئی بات مانع نہیں تھی کہ میں بے وضوء تھا۔

[٦٧٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الْمَعَافِرِيُّ، نا حَيْوَةُ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بِئْرِ جَمَلٍ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ پیشاب کر کے آ رہے تھے کہ آپ کو بئرِ جمل کے پاس ایک آدمی مل گیا، اس نے آپ کو سلام کہا لیکن رسول اللہ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب نہیں دیا، یہاں تک کہ آپ ایک دیوار کے پاس آئے (اور اپنے ہاتھوں کو دیوار پر مارا) پھر اپنے چہرے اور ہاتھوں پر پھیر لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کے سلام کا جواب دیا۔

[٦٧٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ (النساء: ٤٣)، قَالَ: إِذَا كَانَتْ بِالرَّجُلِ الْجِرَاحَةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، أَوِ الْقُرُوحُ أَوِ الْجُدَرِيُّ فَيُجْنِبُ فَيَخَافُ أَنْ يَمُوتَ إِنِ اغْتَسَلَ يَتَيَمَّمُ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت: ﴿وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ ''اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جب آدمی کو راہِ خدا میں کوئی زخم آ جائے، یا اسے پھوڑا پھنسی نکل آئے، یا چیچک کی بیماری لگ جائے، پھر وہ جنبی ہو جائے، اور اسے اس بات کا خدشہ ہو کہ اگر اس نے غسل کیا تو مر جائے گا، تو وہ تیمّم کر سکتا ہے۔

[٦٧٩]...... حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مریض کے لیے مٹی کے ساتھ تیمّم کرنے کی رخصت دی گئی ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٣٣٠۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٨٥۔السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢١٥

❷ سنن أبي داود: ٣٣١۔السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٠٦

❸ صحيح ابن خزيمة: ٢٧٢۔السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٢٤

جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رُخِّصَ لِلْمَرِيضِ التَّيَمُّمُ بِالصَّعِيدِ.

[٦٨٠]...... حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ، قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ نَحْوَهُ. رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، وَوَقَفَهُ وَرْقَاءُ، وَأَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمَا وَهُوَ الصَّوَابُ.

ایک سند کے ساتھ یہ مرفوعاً مروی ہے جبکہ ورقاء اور ابوعوانہ وغیرہ نے اسے موقوف کہا ہے، اور یہی درست ہے۔

[٦٨١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ بِالْبَصْرَةِ، ثنا أَبُو مُوسَى، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخُو كَرْخَوَيْهِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، قَالُوا: نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ، يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: احْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ وَأَنَا فِي غَزْوَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَشْفَقْتُ إِنِ اغْتَسَلْتُ أَنْ أَهْلَكَ، فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِي الصُّبْحَ، فَذُكِرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ؟))، فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي مَنَعَنِي مِنَ الِاغْتِسَالِ، فَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ (النساء: ٢٩)، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ لِي شَيْئًا. الْمَعْنَى مُتَقَارِبٌ. ❶

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک سرد رات میں احتلام ہو گیا اور میں (اس روز) غزوہ ذات السلاسل میں شریک تھا، مجھے یہ خدشہ لاحق ہوا کہ اگر میں نے غسل کیا تو میں مر جاؤں گا، چنانچہ میں نے تیمّم کیا اور اپنے ساتھیوں کو صبح کی نماز پڑھا دی۔ پھر یہ بات نبی ﷺ کو بتلائی گئی تو آپ نے فرمایا: اے عمرو! تو نے حالتِ جنابت میں ہی اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھا دی؟ تو میں نے آپ کو وہ عذر بتلایا جو غسل کرنے سے مانع تھا اور میں نے عرض کیا: بلاشبہ میں نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان سن رکھا ہے کہ ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ ''تم اپنی جانوں کو قتل مت کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر بہت شفقت ورحم کرنے والا ہے۔'' تو رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور مجھے کچھ نہ کہا۔

[٦٨٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، ثنا عَمِّي، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ،

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام ابوقیس بیان کرتے ہیں کہ عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کسی مہم کے امیر مقرر ہوئے تھے، (اس مہم کے دوران) لوگوں کو اتنی سخت سردی کا سامنا ہوا کہ اس جیسی سردی انہوں نے پہلے نہیں دیکھی تھی،

❶ سنن أبي داود: ٣٣٤ـ مسند أحمد: ١٧٨١٢ـ صحيح ابن حبان: ١٣١٥ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٧٧

عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، كَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ وَأَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيدٌ لَمْ يَرَوْا مِثْلَهُ، فَخَرَجَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ، فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَقَدِ احْتَلَمْتُ الْبَارِحَةَ وَلٰكِنْ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْتُ بَرْدًا مِثْلَ هٰذَا مَرَّ عَلَى وُجُوهِكُمْ مِثْلُهُ، فَغَسَلَ مَغَابِنَهُ وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، سَأَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَصْحَابَهُ: ((كَيْفَ وَجَدْتُمْ عَمْرًا وَصَحَابَتِهِ لَكُمْ؟))، فَأَثْنَوْا عَلَيْهِ خَيْرًا وَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، صَلَّى بِنَا وَهُوَ جُنُبٌ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى عَمْرٍو فَأَخْبَرَهُ بِذَالِكَ وَبِالَّذِي لَقِيَ مِنَ الْبَرْدِ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ (النساء: ٢٩) فَلَوِ اغْتَسَلْتُ مُتُّ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى عَمْرٍو.

آپ صبح کی نماز پڑھانے کے لیے نکلے تو کہا: قسم بخدا! مجھے تو گزشتہ رات احتلام ہو گیا ہے لیکن اللہ کی قسم میں نے اس جیسی سردی کبھی نہیں دیکھی جس کا آج تمہیں سامنا ہے۔ پھر آپ نے اپنی دونوں رانوں کی اندرونی جگہیں دھو لیں اور نماز والا وضوء کر لیا، پھر انہیں نماز پڑھا دی۔ جب آپ واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا: تم نے عمرو کو کیسا پایا؟ اور اس کا ساتھ تمہارے لیے کیسا رہا؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے ان کی اچھے الفاظ میں تعریف کی، پھر کہا: اے اللہ کے رسول! انہوں نے حالتِ جنابت میں ہی ہمیں نماز پڑھا دی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے عمرو رضی اللہ عنہ کو بلایا (اور ان سے پوچھا) تو انہوں نے آپ کو اس کا بتلایا اور یہ بھی بتایا کہ اس دن سردی بہت تھی، اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ ''تم اپنی جانوں کو قتل مت کرو۔'' لہٰذا اگر میں غسل کر لیتا تو مر جاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ عمرو رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر ہنس دیے۔

[٦٨٣]..... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ دَنُوقَا، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو عَلِيٍّ بِشْرُ بْنُ مُوسَى، نا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا: نا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الْأَسْلَعِ، قَالَ: أَرَانِي كَيْفَ عَلَّمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّيَمُّمَ فَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ نَفَضَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ، ثُمَّ أَمَرَّ عَلَى لِحْيَتِهِ ثُمَّ أَعَادَهُمَا إِلَى الْأَرْضِ فَمَسَحَ بِهِمَا الْأَرْضَ ثُمَّ دَلَكَ إِحْدَاهُمَا بِالْأُخْرٰى ثُمَّ مَسَحَ ذِرَاعَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا. هٰذَا لَفْظُ إِبْرَاهِيمَ

ربیع بن بدر اپنے باپ سے اور وہ دادا سے روایت کرتے ہیں، اور انہوں نے اسلع سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا کہ انہوں نے مجھے دِکھلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں تیمم کیسے سکھایا تھا، چنانچہ انہوں نے زمین پر اپنے ہاتھ مارے، پھر ان پر پھونک ماری، پھر ان دونوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیا، پھر دونوں ہاتھوں کو داڑھی مبارک پر پھیرا، پھر انہیں دوبارہ زمین پر پھیرا، پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر مَلا، پھر انہیں اپنے ہاتھوں کے بیرونی اور اندرونی اطراف پر پھیر لیا۔ یہ ابراہیم الحربی کے الفاظ ہیں اور یحییٰ بن اسحاق نے اپنی حدیث میں کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے دِکھلایا کہ میں کیسے مسح کروں، پھر میں نے مسح کیا۔ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا، پھر انہیں اٹھا کر اپنے چہرے پر پھیرا، پھر دوسری بار زمین پر ہاتھ مارے اور

الْحَرْبِيّ، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ: فَأَرَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ أَمْسَحُ فَمَسَحْتُ، قَالَ: فَضَرَبَ بِكَفَّيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ رَفَعَهُمَا لِوَجْهِهِ، ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرٰى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ بَاطِنَهُمَا وَظَاهِرَهُمَا حَتّٰى مَسَّ بِيَدَيْهِ الْمِرْفَقَيْنِ. ❶

[٦٨٤]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، قَالَا: نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ، وَأَبِي مُوسٰى، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَكَانَ يَتَيَمَّمُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: لَا يَتَيَمَّمُ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسٰى: فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهٰذِهِ الْآيَةِ فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ (النساء: ٤٣)؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هٰذَا لَأَوْشَكُوا إِذَا بَرُدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيَمَّمُوا بِالصَّعِيدِ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسٰى: فَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هٰذَا لِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسٰى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجْنَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّةُ ثُمَّ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ)). فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَلَمْ تَرَ عُمَرُ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ، وَقَالَ يُوسُفُ: ((أَنْ تَضْرِبَ بِكَفَّيْكَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ تَمْسَحَهُمَا ثُمَّ

اپنے بازوؤں کی اندرونی اور بیرونی جگہ پر پھیرا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کے کہنیوں کو چھو لیا۔

شقیق بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ اور سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا، تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوعبدالرحمان! آپ کی کیا رائے ہے کہ اگر کوئی آدمی جنبی ہو جائے اور اسے ایک ماہ تک پانی ہی نہ ملے تو کیا وہ تیمم کرتا رہے؟ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ تیمّم نہیں کر سکتا، اگرچہ اسے ایک ماہ تک بھی پانی نہ ملے۔ تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر آپ سورۃ المائدہ کی اس آیت کا کیا مطلب لیتے ہیں: ﴿فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا﴾ ”سو اگر تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی کے ساتھ تیمّم کر لیا کرو۔“ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اگر اس بارے میں لوگوں کو رخصت دے دی جائے تو عنقریب ایسا ہونے لگ جائے گا کہ جب بھی انہیں پانی ٹھنڈا لگے گا وہ مٹی کے ساتھ تیمّم کر لیا کریں گے۔ تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو کیا آپ اس وجہ سے اس کو مکروہ سمجھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر ابوموسیٰ نے ان سے کہا: کیا آپ نے عمار رضی اللہ عنہ کی وہ حدیث نہیں سنی جو انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسی ضروری کام کی غرض سے بھیجا تو میں جنبی ہو گیا، مجھے پانی نہ ملا، اور میں مٹی میں اس طرح لوٹ پوٹ ہو گیا جس طرح جانور لوٹ پوٹ ہوتا ہے، پھر جب میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے یہ واقعہ ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں صرف یہی کافی تھا کہ تم اپنے ہاتھوں کو زمین پر مارتے اور پھر ایک ہاتھ کو دوسرے پر پھیر لیتے، پھر انہیں چہرے پر پھیر لیتے۔ تو اس

❶ معجم [illegible] للطبراني: ٨٧٥۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١/ ٢٠٨

تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ))، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَلَمْ تَرَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ. ❶

کے جواب میں عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ نے عمر رضی اللہ عنہ کو نہیں دیکھا تھا کہ وہ عمار رضی اللہ عنہ کی بات سے مطمئن نہیں ہوئے تھے؟ یوسفؒ نے یہ الفاظ بیان کیے: تم اپنی ہتھیلیوں کو زمین پر مارتے، پھر ان دونوں کو مٹی پر پھیرتے اور پھر ان دونوں کو اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیر لیتے۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ نے دیکھا نہیں تھا کہ عمر رضی اللہ عنہ عمار رضی اللہ عنہ کے قول سے مطمئن نہیں ہوئے تھے۔

[٦٨٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَابِرٍ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ مُطَرِّفٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((التَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ)). كَذَا رَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ مَرْفُوعًا، وَوَقَفَهُ يَحْيَى بْنُ الْقَطَّانِ وَهُشَيْمٌ وَغَيْرُهُمَا وَهُوَ الصَّوَابُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تیمّم دوضربیں ہیں: (یعنی تیمّم میں ہاتھوں کو دو مرتبہ زمین پر مارا جاتا ہے) ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب کہنیوں تک دونوں ہاتھوں کے لیے۔ اسی طرح علی بن ظبیان نے بھی اسے مرفوع بیان کیا ہے اور یحییٰ بن قطان اور ہُشیم وغیرہ نے اسے موقوف بیان کیا ہے اور یہی درست ہے۔

[٦٨٦]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا هُشَيْمٌ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَيُونُسُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: التَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِلْكَفَّيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تیمّم دوضربیں ہیں: ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب کہنیوں تک ہاتھوں کے لیے۔

[٦٨٧]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَتَيَمَّمُ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

نافع ہی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہنیوں تک تیمّم کیا کرتے تھے۔

[٦٨٨]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، نا

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: ہم نے نبی ﷺ کے

❶ صحيح البخاري: ٣٤٥، ٣٤٦، ٣٤٧ـ صحيح مسلم: ٣٦٨، ١١٠، ١١١ـ مسند أحمد: ١٨٣٢٨، ١٨٣٣٠، ١٨٣٣٤ـ صحيح ابن حبان: ١٣٠٤، ١٣٠٥، ١٣٠٧ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٧٩

سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ضَرَبْنَا بِأَيْدِينَا عَلَى الصَّعِيدِ الطَّيِّبِ ثُمَّ نَفَضْنَا أَيْدِينَا فَمَسَحْنَا بِهَا وُجُوهَنَا، ثُمَّ ضَرَبْنَا ضَرْبَةً أُخْرَى الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ ثُمَّ نَفَضْنَا أَيْدِينَا فَمَسَحْنَا بِأَيْدِينَا مِنَ الْمَرَافِقِ إِلَى الْأَكُفِّ عَلَى مَنَابِتِ الشَّعْرِ مِنْ ظَاهِرٍ وَبَاطِنٍ.

ساتھ تیمم کیا، ہم نے اپنے ہاتھ پاک مٹی پر مارے، پھر ہم نے ہاتھوں کو پھونک ماری، پھر انہیں اپنے چہروں پر پھیر لیا، پھر ہم نے دوسری مرتبہ پاک مٹی پر ہاتھ مارے، پھر ہم نے ہاتھوں پر پھونک ماری اور انہیں اپنے ہاتھوں پر؛ کہنیوں سے لے کر ہتھیلیوں تک بالوں کی جڑوں پر، اندرونی اور بیرونی طرف پھیر لیا۔

[٦٨٩]...... وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْمُكْرَمِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ التُّسْتَرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَزِيعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: تَيَمَّمْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِضَرْبَتَيْنِ: ضَرْبَةً لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ، وَضَرْبَةً لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَسُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ضَعِيفَانِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو ضربوں کا تیمم کیا: ایک ضرب چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے اور ایک ضرب کہنیوں تک بازوؤں کے لیے۔ سلیمان بن ارقم اور سلیمان بن ابوداؤد دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[٦٩٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((فِي التَّيَمُّمِ ضَرْبَتَيْنِ: ضَرْبَةً لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةً لِلْيَدَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ تیمم دو ضربیں ہیں: ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب ہاتھوں کے لیے کہنیوں تک۔

[٦٩١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، قَالُوا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْمَاطِيُّ، ثنا حِرْمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((التَّيَمُّمُ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ)). رِجَالُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیمم میں ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب ہتھیلیوں کے لیے ہوتی ہے کہنیوں تک۔ اس کے تمام رجال ثقہ ہیں اور درست بات یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ١٨٠

[٦٩٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ. وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، قَالُوا: نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، وَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ، قَالَ: اضْرِبْ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ فَمَسَحَ وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ أُخْرَى فَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میں جنبی ہو گیا تھا تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: زمین پر ہاتھ مارو۔ اس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اپنے چہرے پر پھیر لیا، پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں پر کہنیوں تک پھیر لیا۔

[٦٩٣]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِيَانِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبَانُ، قَالَ: سُئِلَ قَتَادَةُ عَنِ التَّيَمُّمِ فِي السَّفَرِ، فَقَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ)). قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَذَكَرْتُهُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فَعَجِبَ مِنْهُ، وَقَالَ: مَا أَحْسَنَهُ. ❷

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تیمّم میں) کہنیوں تک (ہاتھ پھیرے جائیں)۔ ابواسحاق کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بیان کی تو انہیں بہت اچھی لگی اور فرمایا: کیا خوب حدیث ہے۔

[٦٩٤]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَيَمَّمَ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً فَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ ضَرْبَةً أُخْرَى ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَلَا يَنْفُضُ يَدَيْهِ مِنَ التُّرَابِ. ❸

سالم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب تیمّم کرتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو ایک مرتبہ (زمین پر) مارتے، پھر انہیں اپنے چہرے پر پھیر لیتے، پھر دوسری مرتبہ ہاتھوں کو (زمین پر) مارتے، پھر انہیں اپنے ہاتھوں پر کہنیوں تک پھیر لیتے، اور اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر مٹی نہیں جھاڑتے تھے۔

[٦٩٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَشُجَاعٌ، قَالَا: نا هُشَيْمٌ، نا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ بَعْضِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیمّم دو ضربیں ہے: ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب بازوؤں کے لیے۔

❶ انظر تخريج الحديث السابق

❷ مسند أحمد: ١٨٣١٩، ١٨٣٣٢، ١٨٣٣٣۔صحيح ابن حبان: ١٣٠٦، ١٣٠٨، ١٣٠٩

❸ مسند أحمد: ١٨٣١٩، ١٨٣٣٢، ١٨٣٣٣۔صحيح ابن حبان: ١٣٠٦، ١٣٠٨، ١٣٠٩

أَصْحَابِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ضَرْبَتَانِ: ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ، وَضَرْبَةٌ لِلذِّرَاعَيْنِ.

[٦٩٦] ...... حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ بِالْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ.

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں چہرے اور ہتھیلیوں پر تیمم کرنے کا فرمایا۔

[٦٩٧] ...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، قَالُوا: نا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا قَتَادَةُ، عَنْ عَزْرَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمَّارٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ)). [1]

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیمّم میں چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ایک ہی ضرب ہے۔

[٦٩٨] ...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، قَالُوا: نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَإِنِّي تَمَعَّكْتُ فِي التُّرَابِ، قَالَ: اضْرِبْ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ أُخْرَى فَمَسَحَ بِهِمَا يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میں جنبی ہو گیا تھا تو میں مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: زمین پر ہاتھ مارو۔ اس نے اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اپنے چہرے پر پھیر لیا، پھر دوسری مرتبہ ہاتھ مارا اور دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں پر کہنیوں تک پھیر لیا۔

[٦٩٩] ...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ح حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیمّم میں چہرے اور ہتھیلیوں کے لیے ایک ہی ضرب ہے۔ رمادی بیان کرتے ہیں کہ یزید نے فرمایا: جس نے اس پر عمل کیا اس پر کوئی حرج نہیں۔

[1] مسند أحمد: ١٨٣١٩

عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((التَّيَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ)) . قَالَ الرَّمَادِيُّ: قَالَ يَزِيدُ: مَنْ أَخَذَ بِهِ فَلَا بَأْسَ .

[۱/۷۰۰]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَعُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، نا غُنْدَرٌ ، نا شُعْبَةُ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ)) ، وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ الْأَرْضَ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ .

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہیں صرف یہی کافی تھا (یہ فرمانے کے بعد) نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ کو زمین پر مارا، پھر اس میں پھونک ماری اور اسے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں پر پھیر لیا۔

[۲/۷۰۰]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، نا جَرِيرٌ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، نا ابْنُ كَرَامَةَ ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمَّارٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا .

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[۷۰۱]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِءُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا أَبُو سَيَّارٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ قَالَا: نا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ حُصَيْنٍ ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، أَنَّهُ أَجْنَبَ فِي سَفَرٍ لَهُ فَتَمَعَّكَ فِي التُّرَابِ ظَهْرًا لِبَطْنٍ ، فَلَمَّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَهُ فَقَالَ: ((يَا عَمَّارُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِكَفَّيْكَ فِي التُّرَابِ ، ثُمَّ تَنْفُخَ فِيهِمَا ثُمَّ تَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَكَ وَكَفَّيْكَ إِلَى الرُّسْغَيْنِ)) . لَمْ يَرْوِهِ عَنْ حُصَيْنٍ مَرْفُوعًا غَيْرُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ ، وَوَقَفَهُ شُعْبَةُ ، وَزَائِدَةُ وَغَيْرُهُمَا ، وَأَبُو مَالِكٍ فِي

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک مرتبہ دورانِ سفر جنبی ہو گئے تو وہ کمر کے بل اور پیٹ کے بل مٹی میں لوٹ پوٹ ہو گئے، پھر جب آپ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو یہ واقعہ بتلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! تمہیں صرف یہی کافی ہو جانا تھا کہ تو اپنے ہاتھوں کو مٹی پر مارتا، پھر ان میں پھونک مارتا اور پھر انہیں اپنے چہرے پر اور اپنے ہاتھوں پر کلائی تک پھیر لیتا۔ اس حدیث کو ابراہیم بن طہمان کے علاوہ کسی نے حصین سے مرفوع روایت نہیں کیا اور شعبہ اور زائدہ وغیرہ نے اسے موقوف بیان کیا ہے۔ ابو مالک کا عمار سے سماع محلِ نظر ہے اور سلمہ بن کہیل نے اس روایت کو یوں بیان کیا ہے کہ وہ ابو مالک سے، وہ ابن ابزیٰ سے اور وہ عمار رضی اللہ عنہ سے روایت

سَمَاعِهِ مِنْ عَمَّارٍ نَظَرٌ، فَإِنَّ سَلَمَةَ بْنَ كُهَيْلٍ قَالَ فِيهِ عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى، عَنْ عَمَّارٍ، قَالَهُ الثَّوْرِيُّ عَنْهُ.

کرتے ہیں۔ اسے ثوری نے ان کے حوالے سے بیان کیا۔

[۷۰۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا شَبَابَةُ، نا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَالِكٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَخْطُبُ بِالْكُوفَةِ، وَذَكَرَ التَّيَمُّمَ، فَضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ.

ابو مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو کوفے میں خطبہ دیتے سنا اور انہوں نے تیمّم کا ذِکر کیا تو اپنا ہاتھ زمین پر مارا اور اپنے چہرے اور ہاتھوں پر پھیر لیا۔

[۷۰۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ، نا زَائِدَةُ، نا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ عَمَّارٍ، أَنَّهُ غَمَسَ بَاطِنَ كَفَّيْهِ فِي التُّرَابِ، ثُمَّ نَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى الْمَفْصَلِ، وَقَالَ عَمَّارٌ: هٰكَذَا التَّيَمُّمُ. وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ عَمَّارٍ مَرْفُوعًا. ❶

ابو مالک سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی ہتھیلیوں کی اندرونی جانب کو مٹی میں ملایا، پھر ان میں پھونک ماری، پھر اپنے چہرے پر اور اپنے ہاتھوں پر جوڑوں تک پھیر لیا۔ اور عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تیمّم اس طرح کرتے ہیں۔ اسے امام ثوریؒ نے ابو مالک اور عبدالرحمان بن ابزیٰ کے واسطے سے سیدنا عمار رضی اللہ عنہ سے مرفوع روایت کیا ہے۔

[۷۰۴]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَحْيَى، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: مَا أُمِرَ فِيهِ بِالْغُسْلِ فَعَلَيْهِ التَّيَمُّمُ وَمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِالْغُسْلِ تُرِكَ.

امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وضوء میں جس عضو کو دھونے کا حکم دیا گیا ہے اس پر تیمّم کرنا لازم ہے اور جسے دھونے کا حکم نہیں دیا گیا اسے چھوڑ دیا جائے۔

[۷۰۵]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، وَعَبْدُ الْبَاقِي، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا جَرِيرٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أُمِرْنَا بِالتَّيَمُّمِ لِمَا أُمِرْنَا فِيهِ بِالْغُسْلِ.

امام شعبی رحمہ اللہ ہی فرماتے ہیں کہ ہمیں ان اعضاء پر تیمّم کرنے کا حکم دیا گیا جن اعضاء کو وضوء میں دھونے کا حکم دیا گیا ہے۔

## بَابُ التَّيَمُّمِ وَأَنَّهُ يُفْعَلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

### ہر نماز کے لیے تیمّم کرنے کا بیان

[۷۰۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، نا الْحَسَنُ بْنُ

قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ ہر

❶ سنن أبي داود: ۳۲۲ - سنن النسائي: ۱/ ۱٦۸ - مسند أحمد: ۱۸۸۸۲

أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ. وَبِهِ كَانَ يُفْتِي قَتَادَةُ. ❶

نماز کے لیے (الگ) تیمّم کیا کرتے تھے، اور قتادہ بھی اسی کا فتویٰ دیا کرتے تھے۔

[۷۰۷]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: يُتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ. ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہر نماز کے لیے (الگ) تیمّم کیا جائے گا۔

[۷۰۸]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، نا إِبْرَاهِيمُ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، قَالَ: يُتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر نماز کے لیے تیمّم کیا جائے گا۔

[۷۰۹]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، نا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَيَمَّمُ لِكُلِّ صَلَاةٍ. ❸

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر نماز کے لیے (الگ) تیمّم کیا کرتے تھے۔

[۷۱۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُصَلِّيَ الرَّجُلُ بِالتَّيَمُّمِ إِلَّا صَلَاةً وَاحِدَةً، ثُمَّ يَتَيَمَّمُ لِلصَّلَاةِ الْأُخْرَى. وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ ضَعِيفٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسنون طریقہ یہ ہے کہ آدمی ایک تیمّم سے صرف ایک ہی نماز پڑھے، پھر دوسری نماز کے لیے الگ تیمّم کرے۔ حسن بن عمارہ ضعیف راوی ہے۔

[۷۱۱]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يُصَلَّى بِالتَّيَمُّمِ أَكْثَرَ مِنْ صَلَاةٍ وَاحِدَةٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی فرماتے ہیں کہ مسنون طریقہ یہ ہے کہ ایک تیمّم کے ساتھ ایک سے زائد نماز نہ پڑھی جائے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٢١

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٢١

[٧١٢]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ ، نا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: لَا يُصَلَّى بِالتَّيَمُّمِ إِلَّا صَلَاةٌ وَاحِدَةٌ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایک تیمّم کے ساتھ ایک ہی نماز پڑھی جائے۔

## بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ إِمَامَةِ الْمُتَيَمِّمِ الْمُتَوَضِّئِينَ

### تیمّم کرنے والے کا وضوء کر کے نماز پڑھنے والوں کو امامت کروانا مکروہ عمل

[٧١٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ ، نا عُثْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَاتِعٍ الْحِمْيَرِيُّ ، نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْكُوفِيُّ أَسَدُ بْنُ سَعِيدٍ ، نا صَالِحُ بْنُ بَيَانٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَؤُمُّ الْمُتَيَمِّمُ الْمُتَوَضِّئِينَ)) . إِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ . [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیمّم کر کے نماز پڑھنے والا وضوء کر کے نماز پڑھنے والوں کو امامت نہ کرائے۔ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

[٧١٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، ثنا هُشَيْمٌ ، نا حَجَّاجٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: لَا يَؤُمُّ الْمُقَيَّدُ الْمُطْلَقِينَ وَلَا الْمُتَيَمِّمُ الْمُتَوَضِّئِينَ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیدی شخص، آزاد لوگوں کو اور تیمّم والا، باوضوء لوگوں کو امامت نہ کرائے۔

[٧١٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ ، نا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ، نا يَعْقُوبُ ، وَحَفْصٌ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ فِي التَّيَمُّمِ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ تیمّم کے بارے میں اسی جیسی روایت ہے۔

## بَابٌ فِي بَيَانِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَجُوزُ التَّيَمُّمُ فِيهِ وَقَدْرِهِ مِنَ الْبَلَدِ وَطَلَبِ الْمَاءِ

### اس جگہ کا بیان جہاں تیمّم جائز ہوتا ہے اور شہر سے یا پانی کے موجود ہونے کے مقام سے اس جگہ کی مسافت

[٧١٦]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقُ ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ ، نا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَزِينٍ ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو "مربد النعم" نامی جگہ پر تیمّم کرتے دیکھا، اور آپ مدینے کے مکانات دیکھ رہے تھے (یعنی وہ مقام مدینہ کے قریب ہی تھا)۔

[1] السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٣٤

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَتَيَمَّمُ بِمَوْضِعٍ يُقَالُ لَهُ: مِرْبَدُ النَّعَمِ، وَهُوَ يَرَى بُيُوتَ الْمَدِينَةِ. ❶

[۷۱۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، نا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَتَيَمَّمُ بِمِرْبَدِ النَّعَمِ، وَصَلَّى وَهُوَ عَلَى ثَلَاثَةِ أَمْيَالٍ مِنَ الْمَدِينَةِ، ثُمَّ دَخَلَ الْمَدِينَةَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدْ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ ''مربد النعم'' مقام پر تیمّم کر لیا کرتے تھے اور وہاں آپ نے نماز بھی پڑھی، اور یہ مقام مدینے سے تین میل کے فاصلے پر تھا۔ پھر آپ مدینہ میں داخل ہوئے تو سورج ابھی بلند تھا، لیکن آپ نے اعادہ نہیں کیا (یعنی گو کہ آپ مدینہ پہنچ چکے تھے اور وہاں پانی بھی موجود تھا، لیکن آپ نے وضوء کر کے دوبارہ نماز نہیں پڑھی بلکہ اسی پر اکتفاء کیا جو تیمّم کے ساتھ پڑھی تھی)۔

[۷۱۸]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل روایت ہے۔

[۷۱۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: تَيَمَّمَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى رَأْسِ مِيلٍ أَوْ مِيلَيْنِ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَصَلَّى الْعَصْرَ فَقَدِمَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ فَلَمْ يُعِدِ الصَّلَاةَ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مدینہ سے دو یا تین میل کے فاصلے پر تیمّم کیا اور عصر کی نماز پڑھی، پھر جب (مدینے میں) تشریف لائے تو سورج ابھی بلند تھا (یعنی نماز کا وقت گزرا نہیں تھا) لیکن آپ نے دوبارہ نماز نہیں پڑھی۔

[۷۲۰]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلًّى، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِذَا أَجْنَبَ الرَّجُلُ فِي السَّفَرِ تَلَوَّمَ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ آخِرِ الْوَقْتِ، فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ تَيَمَّمَ وَصَلَّى.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی دورانِ سفر جنبی ہو جائے تو وہ نماز کے آخری وقت تک ٹھہرا رہے (یعنی پانی ملنے کا انتظار کرے)، لیکن اگر پھر بھی پانی نہ ملے تو تیمّم کر کے نماز پڑھے۔

## بَابٌ فِي جَوَازِ التَّيَمُّمِ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ سِنِينَ كَثِيرَةً

## اس شخص کے لیے تیمّم کے جواز کا بیان جسے کئی سال تک پانی نہ ملے

[۷۲۱]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَامِ، نا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، وَخَالِدٍ الْحَذَّاءِ،

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاک مٹی مسلمان کا وضوء ہے، اگرچہ اسے دس سال تک پانی نہ ملے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ۱/ ۱۸۰ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ۱/ ۲۲٤

عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ، وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ)). ❶

[۷۲۲]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، نا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، قَالَ: نُعِتَ لِي أَبُو ذَرٍّ فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: أَنْتَ أَبُو ذَرٍّ؟ قَالَ: إِنَّ أَهْلِي لَيَزْعُمُونَ ذَالِكَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ، قَالَ: ((وَمَا أَهْلَكَكَ؟))، قُلْتُ: إِنِّي أَعْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِي أَهْلِي فَتُصِيبُنِي الْجَنَابَةُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورٌ مَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ حِجَجٍ، فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمْسِسْهُ بَشْرَتَكَ)). ❷

ابوقلابہؒ بنو عامر کے ایک شخص سے بیان کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میرے پاس سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کیے گئے تو میں ان کے پاس آیا اور عرض کیا: کیا آپ ہی ابوذر ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: میرے گھر والے تو یہی سمجھتے ہیں۔ پھر انہوں نے (اپنا واقعہ) بیان کیا کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: تجھے کس نے ہلاک کر ڈالا؟ میں نے کہا: میں اپنی بیوی کے ہمراہ پانی سے دُور ایک مقام پر تھا تو میں جنبی ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ پاک مٹی اس وقت تک پاک کرنے والے پانی کا کام دے سکتی ہے جب تک پانی نہ ملے، اگرچہ دس سال گزر جائیں، لیکن جب تجھے پانی مل جائے تو پھر اسے اپنی چمڑی تک پہنچا (یعنی پھر غسل کر لے)۔

[۷۲۳]...... قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْقَلُوسِيُّ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ صَالِحٍ، قَالَا: نا خَلَفُ بْنُ مُوسَى الْعَمِّيُّ، نا أَبِي، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الصَّعِيدَ طَهُورٌ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ، فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمْسِسْهُ بَشْرَتَكَ)). ❸

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً مٹی اس شخص کے لیے پاک کرنے کا کام دے سکتی ہے جسے دس سال تک بھی پانی نہ ملے، لیکن جب تجھے پانی مل جائے تو اسے اپنی چمڑی تک پہنچا (یعنی وضوء کر لے)۔

[۷۲۴]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ،

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ

❶ سنن أبي داود: ٣٣٢۔ جامع الترمذي: ١٢٤۔ سنن النسائي: ١/ ١٧١۔ مسند أحمد: ٢١٣٧١، ٢١٥٦٨۔ صحيح ابن حبان: ١٣١١، ١٣١٢، ١٣١٣

❷ مسند أحمد: ٢١٣٠٤

❸ انظر سابقه

نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، نَا خَالِدُ الْحَذَّاءُ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وُضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ حِجَجٍ ، فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيَمَسَّ بَشَرَتَهُ الْمَاءَ فَإِنَّ ذَالِكَ هُوَ خَيْرٌ)). ❶

پاکیزہ مٹی مسلمان کا وضوء ہے، اگر چہ وہ دس سال تک بھی تیمّم کرتا رہے، لیکن جب اسے پانی مل جائے تو وہ اپنی چمڑی تک پانی پہنچائے (یعنی وضوء کر لے) کیونکہ یہی بہتر عمل ہے۔

[٧٢٥]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، نَا أَبُو الْبَخْتَرِيِّ ، نَا قَبِيصَةُ ، نَا سُفْيَانُ ، عَنْ خَالِدٍ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ مِحْجَنٍ أَوْ أَبِي مِحْجَنٍ ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَقَالَ لَهُ: ((إِنَّ ذَالِكَ طَهُورٌ)). ❷

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ بلاشبہ یہ پاک کرنی والی ہے۔

[٧٢٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، نَا ابْنُ حَنَّانَ ، قَالَ الشَّيْخُ: ابْنُ حَنَّانَ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَّانَ الْحِمْصِيُّ ، ثَنَا بَقِيَّةُ ، نَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ عَامِرٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا ذَرٍّ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وُضُوءٌ وَلَوْ عَشْرَ سِنِينَ ، فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمْسَسْهُ جِلْدَكَ)). كَذَا قَالَ رَجَاءُ بْنُ عَامِرٍ وَالصَّوَابُ: رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرٍ ، كَمَا قَالَ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ . ❸

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پاکیزہ مٹی وضوء ہے، اگر چہ دس سال (تک پانی نہ ملے) لیکن جب تجھے پانی مل جائے تو اسے اپنی جلد تک پہنچا (یعنی غسل کر لے)۔ اسی طرح رجاء بن عامر نے بیان کیا ہے، اور درست بات یہ ہے کہ یہ بنو عامر کے ایک شخص سے مروی ہے، جیسا کہ ابن علیہ نے ایوب سے روایت کیا ہے۔

## بَابُ جَوَازِ التَّيَمُّمِ لِصَاحِبِ الْجَرَّاحِ مَعَ اسْتِعْمَالِ الْمَاءِ وَتَعْصِيبِ الْجُرْحِ
### زخمی شخص کے لیے پانی کے استعمال اور زخم پر مرہم پٹی کے ساتھ تیمّم کا جواز

[٧٢٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَتْهُمَا الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی سفر پر روانہ ہوئے، راستے میں انہیں نماز کا وقت ہو گیا، ان دونوں کے پاس پانی موجود نہیں تھا، تو انہوں نے پاکیزہ مٹی کے ساتھ تیمّم کر لیا، پھر انہیں اس نماز کے وقت میں ہی پانی مل گیا، تو ان میں سے ایک شخص نے وضوء کر کے دوبارہ نماز پڑھ لی جبکہ دوسرے نے نماز نہ دوہرائی۔ پھر وہ دونوں جب

❶ سلف برقم: ٧٢١

❷ سلف برقم: ٧٢١

❸ سلف برقم: ٧٢١

صَعِيدًا طَيِّبًا، ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ بَعْدُ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَ أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ، ثُمَّ أَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَا ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ: ((أَصَبْتَ وَأَجْزَأَتْكَ صَلَاتُكَ))، وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ: ((لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ)). تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ اللَّيْثِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مُتَّصِلًا وَخَالَفَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ وَغَيْرُهُ. ❶

رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے یہ بات آپ ﷺ سے ذکر کی، تو آپ ﷺ نے اس شخص سے، جس نے نماز نہیں دوہرائی تھی، فرمایا: تو نے ٹھیک کیا ہے اور تیری وہی نماز تجھے کافی ہے۔ اور جس شخص نے وضوء کر کے دوبارہ نماز پڑھی تھی، اس سے فرمایا: تجھے دوگنا اجر ملے گا۔ اس حدیث کو لیث کے واسطے سے اسی اسناد کے ساتھ اکیلے عبداللہ بن نافع نے متصل روایت کیا ہے اور ابن مبارکؒ وغیرہ نے اس کی مخالفت کی ہے۔

[۷۲۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَجُلَيْنِ أَصَابَتْهُمَا جَنَابَةٌ فَتَيَمَّمَا نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا سَعِيدٍ. ❷

عطاء بن یسارؒ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی جنبی ہو گئے تو انہوں نے تیمّم کر لیا۔۔۔ آگے اسی کے مثل حدیث بیان کی اور انہوں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا۔



[۷۲۹]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ لَفْظًا فِي كِتَابِ النَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ، نَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَلَبِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهُ فِي رَأْسِهِ، ثُمَّ احْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ هَلْ تَجِدُونَ فِيَّ رُخْصَةً فِي التَّيَمُّمِ؟ قَالُوا: مَا نَجِدُ لَكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ، فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، أُخْبِرَ بِذَالِكَ فَقَالَ: ((قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، أَلَا سَأَلُوا إِذَا لَمْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيَمَّمَ وَيَعْصِرَ أَوْ يَعْصِبَ عَلَى جَرْحِهِ ثُمَّ يَمْسَحَ عَلَيْهِ وَيَغْسِلَ سَائِرَ جَسَدِهِ)). شَكَّ مُوسَى، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ مَكَّةَ وَحَمَلَهَا أَهْلُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر پر روانہ ہوئے تو ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگ گیا اور اس کے سر میں زخم لگا دیا، پھر اس کو احتلام ہو گیا، تو اس نے اپنے ساتھیوں سے سوال کیا کہ کیا تم میرے بارے میں کوئی رخصت پاتے ہو؟ (یعنی تمہیں کوئی ایسا شرعی حکم یاد ہے کہ مجھے غسل نہ کرنا پڑے؟) انہوں نے کہا: ہم تمہارے لیے کوئی رخصت نہیں پاتے، کیونکہ تمہارے پاس پانی دستیاب ہے۔ چنانچہ اس نے غسل کیا تو اس کی موت واقع ہو گئی۔ پھر جب ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ کو اس بارے میں بتلایا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جنہوں نے اسے مار ڈالا اللہ انہیں مار ڈالے، جب انہیں مسئلے کا علم نہیں تھا تو انہوں نے کسی سے پوچھ کیوں نہ لیا؟ بلاشبہ بیمار شخص کی شفاء سوال کرنے میں ہے، اسے تو صرف یہی کافی ہو جانا تھا کہ وہ تیمّم کر لیتا اور اپنے زخم پر پٹی باندھ لیتا، پھر اس پر مسح کر

❶ سنن أبي داود: ٣٣٨۔المستدرك للحاكم: ١/ ١٧٨

❷ سنن ابن ماجه: ٥٧٢

الْجَزِيرَةِ . لَمْ يَرْوِهِ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ غَيْرُ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَخَالَفَهُ الْأَوْزَاعِيُّ، فَرَوَاهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاخْتُلِفَ عَلَى الْأَوْزَاعِيِّ، فَقِيلَ عَنْهُ عَنْ عَطَاءٍ، وَقِيلَ عَنْهُ بَلَغَنِي عَنْ عَطَاءٍ، وَأَرْسَلَ الْأَوْزَاعِيُّ آخِرَهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ الصَّوَابُ، وَقَالَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ: سَأَلْتُ أَبِي وَأَبَا زُرْعَةَ عَنْهُ فَقَالَا: رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الْعِشْرِينَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَسْنَدَ الْحَدِيثَ . ❶

لیتا اور باقی سارے جسم کو دھو لیتا۔ آ گے سند کی بحث ہے۔

[٧٣٠]...... قُرِئَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمُ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: إِنَّ رَجُلًا أَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ فَاسْتَفْتَى، فَأُفْتِيَ بِالْغُسْلِ، فَاغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ، أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ؟)) . قَالَ عَطَاءٌ: فَبَلَغَنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ ذَالِكَ بَعْدُ، فَقَالَ: ((لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَتْهُ الْجِرَاحُ أَجْزَاءَهُ)) . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں ایک شخص زخمی ہو گیا، پھر وہ جنبی ہو گیا، اس نے (اپنے اصحاب سے) فتویٰ مانگا تو اسے غسل کا فتویٰ دیا گیا، چنانچہ جب اس نے غسل کیا تو وہ فوت ہو گیا، نبی ﷺ کو جب اس بات کا پتہ چلا تو آپ نے فرمایا: جنہوں نے اسے قتل کیا اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے، کیا بیمار کی شفاء سوال کر لینا نہیں ہے؟ (یعنی جب فتویٰ دینے والوں کو خود اس بارے میں حکم کا علم نہیں تھا تو انہوں نے کسی اور سے کیوں نہ پوچھ لیا؟) عطاءؒ بیان کرتے ہیں: یہ بات میرے احاطہ علم میں آئی کہ اس کے بعد نبی ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اپنے جسم کو دھو لیتا اور اپنے سر کی اس جگہ کو چھوڑ دیتا جہاں پر زخم آیا تھا تو یہ بھی اسے کافی ہو جاتا تھا۔

[٧٣١]...... حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ، نا الزَّعْفَرَانِيُّ، نا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . ❸

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٧٣٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی روایت ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٣٢٦۔مسند أحمد: ٣٠٥٦۔سنن الدارمي: ٣٠٥٧۔المستدرك للحاكم: ١/ ١٧٨

❷ مسند أحمد: ٣٠٥٦۔صحيح ابن حبان: ١٣١٤

❸ انظر تخريج الحديث السابق

عُتْبَةَ، نا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ إِلَى آخِرِهِ مِثْلَ قَوْلِ هِقْلٍ.

[٧٣٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَا: نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُخْبِرُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَهُ جَرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ أَصَابَهُ احْتِلَامٌ فَأُمِرَ بِالِاغْتِسَالِ فَاغْتَسَلَ فَكُزَّ فَمَاتَ، فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللّٰهُ، أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ)). قَالَ عَطَاءٌ: فَبَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ ذَالِكَ فَقَالَ: ((لَوْ غَسَلَ جَسَدَهُ وَتَرَكَ رَأْسَهُ حَيْثُ أَصَابَهُ الْجَرْحُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں ایک شخص زخمی ہو گیا، پھر اسے احتلام ہو گیا، تو اسے غسل کرنے کا حکم دیا گیا، چنانچہ اس نے غسل کر لیا تو اس پر ایسی کپکپی طاری ہوئی کہ وہ مر گیا۔ جب نبی ﷺ کو اس بات کا پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جنہوں نے اسے قتل کیا اللہ تعالیٰ انہیں قتل کرے، کیا بیمار کی شفاء سوال کر لینا نہیں ہے؟ عطاءؒ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے احاطہ علم میں یہ بات آئی کہ رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اپنے جسم کو دھو لیتا اور سر کی اس جگہ کو چھوڑ دیتا جہاں اسے زخم لگا تھا (تو بھی کفایت کر جانا تھا)۔

[٧٣٤]...... حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٧٣٥]...... حَدَّثَنَا الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَ حَدِيثِ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ.

ایک اور سند کے ساتھ پہلی حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٧٣٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ، سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يُخْبِرُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ قَوْلِ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ. وَتَابَعَهُمَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سَمَاعَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ.

امام اوزاعی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس بات کا پتہ چلا کہ عطاء بن ابی رباحؒ نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو نبی ﷺ سے ولید بن مزید کے قول کے مثل ہی بیان کرتے سنا اور اسماعیل بن یزید بن سماعہ اور محمد بن شعیب نے ان دونوں کی موافقت کی ہے۔

## بَابٌ فِي جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى بَعْضِ الرَّأْسِ
## سر کے کچھ حصے پر مسح کے جواز کا بیان

[۷۳۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا الشَّافِعِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، وَابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ وَهْبٍ الثَّقَفِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ. ❶

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وضوء کیا تو اپنی پیشانی، پگڑی اور موزوں پر مسح کیا۔

[۷۳۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، نا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ أَبِيهِ، حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمُقَدَّمِ رَأْسِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ. ❷

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں، سر کے اگلے حصے اور اپنی پگڑی پر مسح کیا۔

[۷۳۹]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثنا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَكْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. وَقَالَ نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ، وَمُقَدَّمِ نَاصِيَتِهِ، وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے، اور نصر بن علی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے سر کے اگلے حصے پر، اپنی پیشانی کے اگلے حصے پر، موزوں اور پگڑی پر مسح فرمایا۔

[۷۴۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ بَكْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ. قَالَ بَكْرٌ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنِ ابْنِ

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وضوء کیا اور اپنی پیشانی، موزوں اور پگڑی پر مسح کیا۔ ابوبکر کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے سے سنی۔

❶ انظر ما بعده من طريق ابن مغيرة

❷ مسند أحمد: ١٨٢٣٤

الْمُغِيرَةِ. ❶

## بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ
## موزوں پر مسح کا بیان

[٧٤١]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ، قَالَا: نا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، قَالَ: بَالَ جَرِيرٌ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: أَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ بُلْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ. قَالَ الْأَعْمَشُ: قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثُ؛ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ إِسْلَامُهُ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ، هٰذَا حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ، وَقَالَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ: فَقِيلَ لَهُ: يَا أَبَا عَمْرٍو أَتَفْعَلُ هٰذَا وَقَدْ بُلْتَ؟ فَقَالَ: وَمَا يَمْنَعُنِي وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ. وَكَانَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللّٰهِ يُعْجِبُهُمْ ذَالِكَ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ. ❷

ہمامؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضوء کیا اور اپنے موزوں پر مسح کر لیا۔ ان سے کہا گیا: آپ نے مسح کر لیا ہے، جبکہ آپ نے تو پیشاب کیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا، پھر وضوء کیا اور اپنے موزوں پر مسح کر لیا۔ اعمش بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث ابراہیمؒ کو حیرت میں ڈال دیا کرتی تھی، کیونکہ جریر رضی اللہ عنہ تو سورۃ المائدہ کے نزول کے بعد اسلام لائے تھے۔ یہ ابو معاویہ کی حدیث ہے اور عیسیٰ بن یوسف نے بیان کیا کہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: اے ابوعمرو! کیا آپ نے مسح کر لیا؟ حالانکہ آپ نے تو پیشاب کیا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: مجھے کوئی مانع نہیں ہے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ عبداللہ کے اصحاب کو بھی یہ حدیث حیرت میں ڈالا کرتی تھی، کیونکہ سیدنا جریر رضی اللہ عنہ نے سورۃ المائدہ کے نزول کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

[٧٤٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرًا تَوَضَّأَ مِنْ مُطَهَّرَةٍ فَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقِيلَ لَهُ: أَتَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْكَ؟ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ. وَكَانَ هٰذَا الْحَدِيثُ يُعْجِبُ أَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُونَ: إِنَّمَا كَانَ إِسْلَامُهُ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ.

ہمام بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جریر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے قضائے حاجت کے بعد وضوء کیا تو اپنے موزوں پر مسح کر لیا۔ ان سے کہا گیا: کیا آپ اپنے موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے۔ یہ حدیث اصحابِ عبداللہ کو تعجب میں ڈالا کرتی تھی، وہ کہتے تھے کہ ان کا قبولِ اسلام کا زمانہ تو سورۃ المائدہ کے نزول کے بعد کا ہے۔

❶ صحيح مسلم: ٢٧٤ (٨٣)۔سنن أبي داود: ١٥٠۔جامع الترمذي: ١٠٠۔سنن النسائي: ١/ ٧٦

❷ صحيح البخاري: ٣٨٧۔صحيح مسلم: ٢٧٢۔جامع الترمذي: ٩٣۔سنن النسائي: ١/ ٨١۔سنن ابن ماجه: ٥٤٣۔مسند أحمد: ١٩١٦٨۔صحيح ابن حبان: ١٣٣٥، ١٣٣٦، ١٣٣٧۔المعجم الأوسط للطبراني: ٧١٣٩

[۷۴۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ، نا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، نا سُفْيَانُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[۷۴۴]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ ، أَخْبَرَنِي ضَمْرَةُ بْنُ حَبِيبٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ ، قَالَ: قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ فَرَأَيْتُهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ .

سیدنا جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں سورۃ المائدہ کے نزول کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔

[۷۴۵]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَّانَ ، نا بَقِيَّةُ ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَدْهَمَ ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ ، عَنْ شَهْرٍ ، عَنْ جَرِيرٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ . قَالُوا: بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ؟ قَالَ: إِنَّمَا أَسْلَمْتُ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ .

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح کرتے دیکھا۔ لوگوں نے پوچھا: سورۃ المائدہ کے نزول کے بعد؟ انہوں نے فرمایا: میں نے تو اسلام ہی سورۃ المائدہ کے نزول کے بعد قبول کیا ہے۔

[۷۴۶]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، نا ابْنُ حَنَّانَ ، نا بَقِيَّةُ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، نا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ الْخُزَاعِيِّ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ: مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ مُنْذُ أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْمَائِدَةِ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب سے سورۃ المائدہ کا نزول ہوا تب سے لے کر تادمِ وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ مسح کرتے رہے۔

## بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَمَا فِيهِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ

## موزوں پر مسح کے بارے میں رخصت اوراس بارے میں روایات کا اختلاف

[۷۴۷]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، نا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ ، ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، نا الْمُهَاجِرُ أَبُو مَخْلَدٍ مَوْلَى الْبَكَرَاتِ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مسافر کو تین دِن اور تین راتوں تک اور مقیم کو ایک دِن اور ایک رات تک موزوں پر مسح کرنے کی رخصت دی ہے، جبکہ اس نے باوضوء حالت میں موزے پہنے ہوں۔ ابواشعث فرماتے ہیں: مسافر تین دن اور تین راتوں تک مسح کر سکتا ہے اور مقیم ایک دن اور ایک رات مسح کر سکتا ہے۔

إِذَا تَطَهَّرَ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا)). وَقَالَ أَبُو الْأَشْعَثِ: يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً. ❶

[٧٤٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نَا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نَا مُسَدَّدٌ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، مِثْلَهُ سَوَاءً. ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

[٧٤٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ، وَاللَّفْظُ لِعَلِيِّ بْنِ شُعَيْبٍ، قَالُوا: نَا سُفْيَانُ، قَالَ: وَزَادَ حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْكَ؟ قَالَ: ((إِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ)). ❸

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ موزوں پر مسح کرتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میں نے انہیں پاکیزہ (یعنی باوضوء) حالت میں پہنا ہو (تب مسح کر لیتا ہوں)۔

[٧٥٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، نَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: الْمَسْحُ عَلَى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ خُطَطٌ بِالْأَصَابِعِ.

امام حسن رحمہ اللہ نے فرمایا: مسح موزوں کے اوپر والی جگہ پر انگلیوں کے ساتھ لکیریں بنانے کی صورت میں کیا جائے۔

[٧٥١]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، نَا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْوَكِيعِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا وَكِيعٌ، نَا فُضَيْلٌ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٧٥٢]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، نَا رَجَاءُ بْنُ حَيْوَةَ، عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: وَضَّأْتُ

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غزوہ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضوء کروایا تو آپ نے موزے کے اُوپر اور نیچے (دونوں طرف) مسح کیا۔

---

❶ صحيح ابن خزيمة: ١٩٢ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٧٦ـ صحيح ابن حبان: ١٣٢٤، ١٣٢٨ـ العلل الكبير للترمذي: ٦٦

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ مسند أحمد: ١٨١٩٦، ١٨٢٣٥ـ صحيح ابن حبان: ١٣٢٦

رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَمَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ. ❶

[٧٥٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ بِالرَّمْلَةِ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ. رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ ثَوْرٍ، قَالَ: حُدِّثْتُ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا لَيْسَ فِيهِ الْمُغِيرَةُ.

اس میں دو سندوں کا بیان ہے، پہلی سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے جبکہ دوسری سند سے یہ مرسل مروی ہے اور اس میں مغیرہ رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے۔

[٧٥٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَا: نا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، نا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى ظُهُورِ الْخُفَّيْنِ. ❷

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں کے اُوپر مسح کرتے دیکھا۔

[٧٥٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، حَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلَ سَعْدٌ عُمَرَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ عُمَرُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُ بِالْمَسْحِ عَلَى ظَهْرِ الْخُفِّ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (مسافر کے لیے) تین دِن اور تین راتیں، اور مقیم کے لیے ایک دِن اور ایک رات تک موزے کے اُوپر مسح کا حکم دیتے سنا۔

[٧٥٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، ثنا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ وفد کے ساتھ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے۔ عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس وقت موٹے موزے پہنے ہوئے تھے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: تمہیں یہ موزے پہنے کتنا وقت ہو گیا ہے؟ میں نے یہ جمعہ کے روز پہنے تھے اور آج (اگلا) جمعہ ہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: تم نے سنت پر عمل کیا ہے۔ یونسؒ نے صرف أَصَبْتَ

❶ مسند أحمد: ١٨١٩٧۔سنن ابن ماجه: ٥٥٠

❷ سنن أبي داود: ١٦١۔جامع الترمذي: ٩٨۔مسند أحمد: ١٨١٥٦، ١٨٢٢٨

الْخُفَّيْنِ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ الْبَلَوِيُّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَامًا، قَالَ عُقْبَةُ: وَعَلَيَّ خُفَّانِ مِنْ تِلْكَ الْخِفَافِ الْغِلَاظِ، فَقَالَ لِي عُمَرُ: مَتَى عَهْدُكَ بِلُبْسِهِمَا؟ فَقُلْتُ: لَبِسْتُهُمَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْيَوْمُ الْجُمُعَةُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَصَبْتَ السُّنَّةَ. وَقَالَ يُونُسُ: فَقَالَ: أَصَبْتَ وَلَمْ يَقُلِ: السُّنَّةَ. ❶

کا لفظ بیان کیا ہے، انہوں نے السُّنَّةَ کا لفظ ذِکر نہیں کیا۔

[٧٥٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ بِمِصْرَ، ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثنا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: خَرَجْتُ مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِينَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَدَخَلْتُ الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَدَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ: مَتَى أَوْلَجْتَ خُفَّيْكَ فِي رِجْلَيْكَ؟، قُلْتُ: يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قَالَ: فَهَلْ نَزَعْتَهُمَا؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: أَصَبْتَ السُّنَّةَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ، قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: وَهُوَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ.

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں جمعے کے دِن شام سے مدینہ کی طرف روانہ ہوا اور میں (اگلے) جمعے کے دِن مدینہ پہنچا اور میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے پوچھا: تم نے اپنے پیروں میں موزے کب پہنے تھے؟ میں نے کہا: جمعے کے دِن۔ انہوں نے پوچھا: کیا تم نے انہیں اتارا تھا؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: تم نے سنت پر عمل کیا ہے۔ ابوبکرؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، اور ابوالحسن (یعنی امام دارقطنیؒ) فرماتے ہیں کہ یہ صحیح الاسناد ہے۔

[٧٥٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثنا رَوْحٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، قَالَا: نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ كَانَ لَا يُوَقِّتُ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقْتًا.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما موزوں پر مسح کے بارے میں وقت مقرر نہیں کیا کرتے تھے۔

[٧٥٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ الْمُعَدَّلُ بِالرَّمْلَةِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وُهَيْبٍ الْغَزِّيُّ أَبُو الْعَبَّاسِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: موزوں پر مسح کا کوئی وقت متعین نہیں ہے، تب تک مسح کرتے رہو جب تک اُتار نہ دو۔

❶ سيأتي برقم: ٧٦٦

نَـافِـعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقْتٌ امْسَحْ مَا لَمْ تَخْلَعْ.

[٧٦٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا شُجَاعٌ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: يَمْسَحُ الْمُسَافِرُ عَلَى الْخُفَّيْنِ مَا لَمْ يَخْلَعْهُمَا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسافر موزوں پر تب تک مسح کر سکتا ہے جب تک وہ انہیں اُتار نہیں دیتا۔

[٧٦١]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ وَاللَّفْظُ لَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، قَالَ: جِئْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالٍ الْمُرَادِيَّ، فَقَالَ: مَا جَاءَ بِكَ؟ فَقُلْتُ: جِئْتُ أَطْلُبُ الْعِلْمَ قَالَ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَا مِنْ خَارِجٍ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ إِلَّا وَضَعَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ أَجْنِحَتَهَا رِضَاءً بِمَا يَصْنَعُ))، قَالَ: جِئْتُ أَسْأَلُكَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ، قَالَ: نَعَمْ كُنْتُ فِي الْجَيْشِ الَّذِي بَعَثَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَأَمَرَنَا أَنْ نَمْسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ إِذَا نَحْنُ أَدْخَلْنَاهُمَا عَلَى طُهْرٍ ثَلَاثًا إِذَا سَافَرْنَا، وَيَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا أَقَمْنَا، وَلَا نَخْلَعُهُمَا مِنْ بَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ وَلَا نَوْمٍ وَلَا نَخْلَعُهُمَا إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ، قَالَ: وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ بِالْمَغْرِبِ بَابًا مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ، مَسِيرَتُهُ سَبْعُونَ سَنَةً، لَا يُغْلَقُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ)). ❶

زر بن حبیش بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا صفوان بن عسال المرادی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: کس مقصد سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: حصولِ علم کی غرض سے حاضر ہوا ہوں۔ تو انہوں نے کہا کہ یقیناً میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو بھی شخص اپنے گھر سے فقط حصولِ علم کی غرض سے نکلتا ہے تو اس کے ارادے سے خوش ہو کر فرشتے اس کے لیے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں۔ زِر نے کہا: میں آپ کی خدمت میں موزوں پر مسح کے بارے میں حکم پوچھنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، میں اس لشکر میں شریک تھا جسے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا تھا، تو آپ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ جب ہم نے باوضوء حالت میں موزے پہنے ہوں تو تب ہم سفر کے دوران تین دِن تک ان پر مسح کریں اور قیام کی صورت میں ایک دِن اور ایک رات تک مسح کریں اور ہم بول و براز یا سو جانے کی وجہ سے بھی انہیں مت اُتاریں، البتہ جب جنبی ہو جائیں تو تب انہیں اُتار دیں۔ انہوں نے مزید بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بلاشبہ مغرب کی سمت ایک دروازہ ہے جو توبہ کے لیے کھلا ہوا ہے، اس کی مسافت ستر برس ہے، اسے تب تک بند نہیں کیا جائے گا جب تک کہ سورج اسی جانب سے طلوع نہیں ہو جاتا۔

[٧٦٢]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى،

علی بن ابراہیم بن عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوبکر

❶ جامع الترمذی: ٣٥٣٥۔ سنن النسائی: ١/ ٨٣۔ سنن ابن ماجہ: ٤٧٨

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرِ بْنَ خُزَيْمَةَ النَّيْسَابُورِيَّ، يَقُولُ: ذَكَرْتُ لِلْمُزَنِيِّ خَبَرَ عَبْدِ الرَّزَّاقِ هٰذَا، فَقَالَ لِي: حَدَّثْ بِهِ أَصْحَابَنَا فَإِنَّهُ لَيْسَ لِلشَّافِعِيِّ حُجَّةٌ أَقْوٰى مِنْ هٰذَا، يَعْنِي قَوْلَهُ: ((إِذَا نَحْنُ أَدْخَلْنَاهُمَا عَلٰى طُهْرٍ)).

بن خزیمہ نیشاپوری کو فرماتے سنا: میں نے جب عبدالرزاق کی یہ روایت امام مزنیؒ سے بیان کی تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اسے ہمارے اصحاب نے بھی بیان کیا ہے، کیونکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے پاس اس سے قوی دلیل اور کوئی نہیں ہے، یعنی راوی کا یہ بیان کہ جب ہم نے باوضوء حالت میں موزے پہنے ہوں۔

[٧٦٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، وَحُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَيُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيَمْسَحُ أَحَدُنَا عَلٰى خُفَّيْهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِذَا أَدْخَلَهُمَا وَهُمَا طَاهِرَتَانِ)). ❶

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے کوئی شخص اپنے موزوں پر مسح کر سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، جب اس نے وہ دونوں باوضوء حالت میں پہنے ہوں۔

[٧٦٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، قَالُوا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجْشَرٍ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، ثنا عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنَا بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ لِلْمُسَافِرِ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً. ❷

سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے غزوہ تبوک میں ہمیں موزوں پر مسح کا حکم فرمایا اور مسافر شخص کے لیے تین دن اور تین راتیں جبکہ مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات (کی مدت مقرر فرمائی)۔

[٧٦٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطَنٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ أَبِي هُوَ ابْنُ عُمَارَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى فِي بَيْتِ عُمَارَةَ الْقِبْلَتَيْنِ،

ابن عمارہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمارہ رضی اللہ عنہ کے گھر میں دونوں قبلوں کی جانب نماز پڑھی (یعنی تحویلِ قبلہ سے پہلے بھی اور بعد بھی) تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں موزوں پر مسح کر سکتا ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ایک دن؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے

❶ سلف برقم: ٧٤٩

❷ مسند أحمد: ٢٣٩٩٥

وَأَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: يَوْمًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: وَيَوْمَيْنِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ وَثَلَاثًا))، قَالَ: ثَلَاثًا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا بَدَا لَكَ)). هٰذَا الْإِسْنَادُ لَا يُثْبَتُ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِيهِ عَلَى يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ اخْتِلَافًا كَثِيرًا قَدْ بَيَّنْتُهُ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، وَأَيُّوبُ بْنُ قَطَنٍ مَجْهُولُونَ كُلُّهُمْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

کہا: اے اللہ کے رسول! دو دِن؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، بلکہ تین دِن تک۔ تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! تین دِن تک؟ (وہ یونہی پوچھتے رہے) یہاں تک کہ سات تک پہنچ گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جتنا تم بہتر سمجھو۔ یہ سند ثابت نہیں ہے اور اس میں یحییٰ بن ایوب پر بہت اختلاف کیا گیا ہے جسے میں نے دوسرے مقام پر بیان کر دیا ہے، اور عبدالرحمان، محمد بن یزید اور ایوب بن قطن، سب کے سب مجہول ہیں۔ واللہ اعلم

[٧٦٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ، سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَبِيبٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بِفَتْحِ دِمَشْقَ، قَالَ: وَعَلَيَّ خُفَّانِ، فَقَالَ لِي عُمَرُ: كَمْ لَكَ يَا عُقْبَةُ لَمْ تَنْزِعْ خُفَّيْكَ؟ فَتَذَكَّرْتُ مِنَ الْجُمُعَةِ إِلَى الْجُمُعَةِ، فَقُلْتُ: مُنْذُ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ، قَالَ: أَحْسَنْتَ وَأَصَبْتَ السُّنَّةَ. ❷

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ فتح دمشق کے موقع پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ کہتے ہیں کہ میں نے موزے پہن رکھے تھے، تو عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے پوچھا: اے عقبہ! تم نے کتنے دِنوں سے موزے نہیں اُتارے؟ میں نے یاد کیا تو پچھلے جمعے سے اس جمعے تک (میں نے موزے نہیں اتارے تھے) چنانچہ میں نے کہا: آٹھ دِن سے۔ تو انہوں نے فرمایا: بہت خوب، تم نے سنت پر عمل کیا ہے۔

[٧٦٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثنا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عُمَرَ بِهٰذَا، وَقَالَ: أَصَبْتَ السُّنَّةَ، وَلَمْ يَذْكُرْ بَيْنَ يَزِيدَ، وَعَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ أَحَدًا.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے، لیکن اس میں صرف أَصَبْتَ السُّنَّةَ کے الفاظ ہیں (یعنی أَحْسَنْتَ کا ذِکر نہیں ہے) اور انہوں نے یزید اور علی بن رباح کے درمیان کسی کا ذِکر نہیں کیا۔

[٧٦٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ،

عطاء بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُم المومنین سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مسح کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا

❶ سنن أبي داود: ١٥٨ـ٥٥٧

❷ سلف برقم: ٧٥٦

حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يَسَارٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: قَرَأْتُ كِتَابًا لِعَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، مَعَ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَأَلْتُ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ عَنِ الْمَسْحِ، فَقَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلَّ سَاعَةٍ يَمْسَحُ الْإِنْسَانُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَلَا يَخْلَعُهُمَا؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). ❶

انسان موزوں پر ہر وقت مسح کر سکتا ہے اور ہر وقت انہیں پہنے رکھ سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

[۷۶۹]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زِيَادٍ سَبَلَانُ، قَالَا: نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لَوْ كَانَ دِينُ اللّٰهِ بِالرَّأْيِ لَكَانَ بَاطِنُ الْخُفَّيْنِ أَحَقَّ بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ، وَلٰكِنْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَيْهِمَا. وَاللَّفْظُ لِابْنِ مَخْلَدٍ. ❷

عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر اللہ کا دین رائے پر مبنی ہوتا تو موزوں کے نچلی جانب مسح کرنا زیادہ حق رکھتا ہے ان کے اوپر والی جانب مسح کرنے سے، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے اُوپر مسح کرتے دیکھا۔

[۷۷۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ، نا حَفْصٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ: قَالَ لِي عَلِيٌّ: كُنْتُ أَرَى أَنَّ بَاطِنَ الْخُفَّيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا، حَتّٰى رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُ ظَاهِرَهُمَا. ❸

عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ موزوں کے نیچے والی جانب اُن کے اُوپر والی جانب کے بہ نسبت مسح کا زیادہ حق رکھتی ہے، لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کے اوپر مسح کرتے دیکھا۔

## بَابُ الْوُضُوءِ وَالتَّيَمُّمِ مِنْ آنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ
## مشرکین کے برتنوں میں سے وضوء اور تیمّم کرنا

[۷۷۱]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ،

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو لوگوں نے (یعنی ہم سب نے) رات

❶ مسند أحمد: ۲٦۸۲۷

❷ مسند أحمد: ۷۳۷، ۹۱۷، ۹۱۸، ۱۰۳۱، ۱۰۱٤، ۱۰۱٥، ۱۲٦٤

❸ صحيح البخاري: ۳٥۷۱۔ صحيح مسلم: ٦۸۲۔ مسند أحمد: ۱۹۸۹۸۔ صحيح ابن حبان: ۱۳۰۱، ۱۳۰۲

حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، نا سَلْمُ بْنُ زُرَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَدْلَجُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانُوا فِي وَجْهِ الصُّبْحِ عَرَّسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَغَلَبَتْهُمْ أَعْيُنُهُمْ فَنَامُوا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَكَانَ أَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكَانَ لَا يُوقِظُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ مَنَامِهِ أَحَدٌ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَاسْتَيْقَظَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ وَجَعَلَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ حَتَّى اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ فَرَأَى الشَّمْسَ قَدْ بَزَغَتْ، قَالَ: ((ارْتَحِلُوا))، فَسَارَ شَيْئًا حَتَّى إِذَا ابْيَضَّتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى بِنَا، وَاعْتَزَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((يَا فُلَانُ مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَنَا؟))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَيَمَّمَ الصَّعِيدَ ثُمَّ صَلَّى، فَعَجَلَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي رَكْبٍ بَيْنَ يَدَيْهِ أَطْلُبُ الْمَاءَ، وَقَدْ عَطِشْنَا عَطَشًا شَدِيدًا فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَسِيرُ إِذَا نَحْنُ بِامْرَأَةٍ سَادِلَةٍ رِجْلَيْهَا بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ، قُلْنَا لَهَا: أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: إِيهَاتَ إِيهَاتَ لَا مَاءَ، قُلْنَا: كَمْ بَيْنَ أَهْلِكِ وَبَيْنَ الْمَاءِ؟ قَالَتْ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، قُلْنَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: وَمَا رَسُولُ اللّٰهِ؟ فَلَمْ نُمَلِّكْهَا مِنْ أَمْرِهَا شَيْئًا حَتَّى اسْتَقْبَلْنَا بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَحَدَّثَتْهُ بِمِثْلِ الَّذِي حَدَّثَتْنَا غَيْرَ أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا مُؤْتِمَةٌ، قَالَ: فَأَمَرَ بِمَزَادَتَيْهَا فَمَجَّ فِي الْعَزْلَاوَيْنِ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا أَرْبَعِينَ رَجُلًا حَتَّى رَوِينَا، وَمَلَأْنَا كُلَّ قِرْبَةٍ مَعَنَا وَإِدَاوَةٍ، وَغَسَّلْنَا صَاحِبَنَا غَيْرَ أَنَّا لَمْ نَسْقِ بَعِيرًا وَهِيَ تَكَادُ تَتَصَدَّعُ مِنَ الْمَاءِ، ثُمَّ قَالَ

کے ابتدائی حصے میں سفر کا آغاز کیا، (رات بھر سفر میں رہے اور) جب صبح ہونے کے قریب تھی تو رسول اللہ ﷺ نے (ایک جگہ) پڑاؤ کر لیا۔ لوگوں پر نیند کا غلبہ اس قدر ہوا کہ سورج بلند ہو گیا۔ سب سے پہلے اپنی نیند سے بیدار ہونے والے شخص سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تھے۔ (صحابہ کی عادت یہ تھی کہ) رسول اللہ ﷺ کو کوئی بھی نیند سے نہیں جگاتا ہوتا تھا، یہاں تک کہ آپ خود ہی بیدار ہو جاتے۔ لیکن (اس روز) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (نے یوں کیا کہ وہ) آپ ﷺ کے سرہانے بیٹھ گئے اور بلند آواز سے تکبیریں کہنے لگے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ بیدار ہو گئے۔ جب آپ ﷺ کی آنکھ کھلی اور آپ نے دیکھا کہ سورج طلوع ہو گیا ہے تو فرمایا: سفر شروع کرو۔ پھر تھوڑا سا چلے، یہاں تک کہ خوب دھوپ نکل آئی تو آپ ﷺ رُک گئے اور ہمیں نماز پڑھائی۔ لوگوں میں سے ایک آدمی الگ ہو گیا اور اس نے ہمارے ساتھ نماز نہ پڑھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اے فلاں! تجھے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع تھی؟ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں جنبی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ مٹی سے تیمّم کرے اور نماز پڑھ لے۔ پھر آپ ﷺ نے سواروں کے ایک دستے کے ساتھ مجھے جلدی بھیج دیا، تاکہ میں (آگے جا کر) پانی ڈھونڈوں۔ ہمیں بہت زیادہ پیاس لگی ہوئی تھی۔ اسی دوران کہ ہم چلے جا رہے تھے تو اچانک میری نگاہ ایک عورت پر پڑی جو اپنی ٹانگیں دو مشکیزوں کے درمیان لٹکائے ہوئے جا رہی تھی (یعنی وہ جانور پر سوار تھی جس کے دونوں طرف پانی کے مشکیزے لٹک رہے تھے اور درمیان میں وہ سوار تھی)۔ ہم نے اس سے پوچھا: پانی کہاں ملے گا؟ اس نے جواب دیا: یہاں کہیں بھی پانی نہیں ہے۔ ہم نے کہا: تمہارے گھر اور پانی (ملنے کی جگہ) کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ اس نے کہا: ایک دن اور ایک رات کی مسافت کا۔ ہم نے کہا: اللہ کے

لَنَا: ((هَاتُوا مَا عِنْدَكُمْ))، فَجُمِعَ لَهَا مِنَ الْكِسَرِ وَالتَّمْرِ حَتَّى صَرَّ لَهَا صُرَّةً، فَقَالَ: ((اذْهَبِي فَأَطْعِمِي عِيَالَكِ وَاعْلَمِي أَنَّا لَمْ نَرْزَأْ مِنْ مَائِكِ شَيْئًا))، فَلَمَّا أَتَتْ أَهْلَهَا، قَالَتْ: لَقَدْ لَقِيتُ أَسْحَرَ النَّاسِ أَوْ هُوَ نَبِيٌّ كَمَا زَعَمُوا، فَهَدَى اللّٰهُ ذَالِكَ الصَّرْمَ بِتِلْكَ الْمَرْأَةِ، وَأَسْلَمَتْ وَأَسْلَمُوا. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَأَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الدَّارِمِيِّ، عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ، عَنْ سَلْمِ بْنِ زُرَيْرٍ. ❶

رسول کے پاس چلو۔ اس نے پوچھا: اللہ کا رسول کون؟ تو ہم اس کی کسی بھی بات کا جواب دیے بغیر اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے۔ اس نے آپ ﷺ سے بھی وہی باتیں کیں جو ہمارے ساتھ کی تھیں، سوائے اس کے کہ اس نے (مزید یہ) بتلایا کہ وہ یتیم بچوں کی ماں ہے (اس لیے قابل رحم ہے)۔ آپ ﷺ نے حکم پر اس کے دونوں مشکیزوں کو اس کے دہانوں کی طرف سے کھول دیا۔ ہم چالیس پیاسے لوگوں نے خوب سیر ہو کر پیا، اور اپنے ساتھ موجود ہر مشکیزہ اور برتن بھر لیا۔ پھر ہم نے اپنے (جنبی) ساتھی کو غسل بھی کرایا۔ البتہ ہم نے اُونٹوں کو پانی نہ پلایا۔ ان مشکیزوں کی ابھی بھی یہ حالت تھی کہ لگتا تھا پانی سے بھرے ہونے کی وجہ سے پھٹ پڑیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: تمہارے پاس (کھانے کی چیزوں میں سے) جو کچھ بھی ہے لے کر آؤ۔ چنانچہ اس عورت کے لیے روٹی کے ٹکڑے اور کھجوریں اس قدر جمع کر دی گئیں کہ ایک گٹھری بنا کر اس کو دے دی۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: جاؤ اور اپنے گھر والوں کو کھلا دو، اور یاد رکھنا! ہم نے تمہارے پانی میں سے ذرہ بھی کم نہیں کیا۔ جب وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس آئی تو اس نے کہا: میں آج سب سے بڑے جادوگر سے ملی ہوں، یا پھر (واقعی) وہ نبی تھا، جیسا کہ وہ لوگ کہہ رہے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس عورت کی وجہ سے (لوگوں کی آبادی سے) الگ تھلگ رہنے والے اس قبیلے کو ہدایت بخش دی (یعنی) وہ عورت خود بھی اسلام لے آئی اور (اس کے قبیلے کے تمام) لوگوں نے بھی اسلام قبول کر لیا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے ابوالولید سے اسی اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے جبکہ امام مسلم نے احمد بن سعید الدارمی سے، انہوں نے ابوعلی الحنفی سے اور انہوں نے سلم بن زریر سے روایت کیا۔

❶ صحيح بخاري: ٣٥٧١ـ صحيح مسلم: ٦٨٢ـ مسند أحمد: ٩٨٩٨ـ صحيح ابن حبان: ١٣٠١، ١٣٠٢

[٧٧٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، قَالَ: سَارَ بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ، ثُمَّ عَرَّسْنَا فَلَمْ نَسْتَيْقِظْ إِلَّا بِحَرِّ الشَّمْسِ، فَاسْتَيْقَظَ مِنَّا سِتَّةٌ قَدْ نَسِيتُ أَسْمَاءَهُمْ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَعَلَ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يُوقِظُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَيَقُولُ: لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَكُونَ احْتَبَسَهُ فِي حَاجَتِهِ، فَجَعَلَ أَبُو بَكْرٍ يُكْثِرُ التَّكْبِيرَ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَتْ صَلَاتُنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمْ تَذْهَبْ صَلَاتُكُمُ ارْتَحِلُوا مِنْ هٰذَا الْمَكَانِ))، فَارْتَحَلَ فَسَارَ قَرِيبًا ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّى، فَقَالَ: ((أَمَا إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَتَمَّ صَلَاتَكُمْ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانًا لَمْ يُصَلِّ مَعَنَا، فَقَالَ لَهُ: ((مَا مَنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ؟))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ، قَالَ: ((فَتَيَمَّمِ الصَّعِيدَ وَصَلِّهِ فَإِذَا قَدَرْتَ عَلَى الْمَاءِ فَاغْتَسِلْ))، وَبَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلِيًّا فِي طَلَبِ الْمَاءِ وَمَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا إِدَاوَةٌ مِثْلُ أُذُنَيِ الْأَرْنَبِ بَيْنَ جِلْدِهِ وَثَوْبِهِ، إِذَا عَطِشَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ابْتَدَرْنَاهُ بِالْمَاءِ، فَانْطَلَقَ حَتَّى ارْتَفَعَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَمْ يَجِدْ مَاءً فَإِذَا شَخْصٌ، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَكَانَكُمْ حَتَّى نَنْظُرَ مَا هٰذَا، قَالَ: فَإِذَا امْرَأَةٌ بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ، فَقِيلَ لَهَا: يَا أَمَةَ اللّٰهِ أَيْنَ الْمَاءُ؟ قَالَتْ: لَا مَاءَ وَاللّٰهِ لَكُمْ اسْتَقَيْتُ أَمْسِ فَسِرْتُ نَهَارِي وَلَيْلِي جَمِيعًا وَقَدْ أَصْبَحْنَا إِلَى هٰذِهِ السَّاعَةِ، قَالُوا لَهَا: انْطَلِقِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: وَمَنْ رَسُولُ اللّٰهِ؟ قَالُوا: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: مَجْنُونُ قُرَيْشٍ؟ قَالُوا: إِنَّهُ لَيْسَ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات ہمیں لے کر سفر پر روانہ ہوئے، پھر ہم نے (ایک جگہ) پڑاؤ کیا (اور سو گئے) تو ہم سورج کی تپش سے بیدار ہوئے (یعنی ہم پر دھوپ پڑی تو ہماری آنکھ کھلی)۔ ہم میں سے چھ لوگ بیدار ہوئے تھے جن کے نام مجھے بھول گئے ہیں۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے تو آپ لوگوں کو منع کرنے لگے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو بیدار کریں اور کہنے لگے: شاید کہ اللہ تعالیٰ نے کسی ضروری مقصد کے پیش نظر آپ ﷺ کو یہاں روکا ہو۔ پھر ابوبکر رضی اللہ عنہ کثرت سے تکبیر کہنے لگے، تو رسول اللہ ﷺ (تکبیروں کی آواز سن کر) بیدار ہو گئے۔ لوگوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہماری نماز چھوٹ گئی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری نماز نہیں چھوٹی، اس جگہ سے کُوچ کرو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے کُوچ کیا اور ابھی قریب ہی پہنچے تھے کہ آپ رُک گئے اور نماز پڑھی۔ پھر فرمایا: سنو! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری نماز کو پورا کر دیا ہے۔ صحابہ نے بتلایا کہ اے اللہ کے رسول! فلاں شخص نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی۔ تو آپ ﷺ نے اس شخص سے استفسار فرمایا: تجھے ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کیا چیز مانع تھی؟ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں جنبی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مٹی سے تیمم کر کے نماز پڑھ لو، پھر جب تجھے پانی ملے تو غسل کر لینا۔ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پانی کی تلاش میں بھیجا۔ ہم میں سے ہر شخص کے پاس خرگوش کے کانوں جتنا ایک برتن تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ کو پیاس لگتی تو ہم جلدی سے آپ کی خدمت میں پانی پیش کر دیتے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ چلتے رہے، یہاں تک کہ خوب دِن چڑھ گیا، لیکن انہیں پانی نہ ملا۔ اتنے میں انہیں ایک شخص دِکھائی دیا تو علی رضی اللہ عنہ نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا: یہیں ٹھہر جاؤ، تاکہ ہم دیکھیں کہ یہ کون ہے۔ پھر جب (ٹھیک سے) دکھائی دیا تو وہ ایک

بِمَجْنُونٍ وَلٰكِنَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَتْ: يَا هٰؤُلَاءِ دَعُونِي فَوَاللّٰهِ لَقَدْ تَرَكْتُ صِبْيَةً لِي صِغَارًا فِي غُنَيْمَةٍ قَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا أُدْرِكَهُمْ حَتّٰى يَمُوتَ بَعْضُهُمْ مِنَ الْعَطَشِ، فَلَمْ يُمَلِّكُوهَا مِنْ نَفْسِهَا شَيْئًا حَتّٰى أَتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِهَا، فَأَمَرَ بِالْبَعِيرِ فَأُنِيخَ ثُمَّ حَلَّ الْمَزَادَةَ مِنْ أَعْلَاهَا ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ عَظِيمٍ فَمَلَأَهُ مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ دَفَعَهُ إِلَى الْجُنُبِ، فَقَالَ: ((اذْهَبْ فَاغْتَسِلْ))، قَالُوا: أَيْمُ اللّٰهِ مَا تَرَكْنَا مِنْ إِدَاوَةٍ وَلَا قِرْبَةٍ مَاءٍ وَلَا إِنَاءٍ إِلَّا مَلَأْهُ مِنَ الْمَاءِ وَهِيَ تَنْظُرُ ثُمَّ شَدَّ الْمَزَادَةَ مِنْ أَعْلَاهَا وَبَعَثَ بِالْبَعِيرِ، وَقَالَ: ((يَا هٰذِهِ دُونَكِ مَاءَكِ فَوَاللّٰهِ إِنْ لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ زَادَ فِيهِ مَا نَقَصَ مِنْ مَائِكِ قَطْرَةٌ))، وَدَعَا لَهَا بِكِسَاءٍ فَبُسِطَ، ثُمَّ قَالَ لَنَا: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَأْتِ بِهِ))، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِخُلُقِ النَّعْلِ، وَبِخُلُقِ الثَّوْبِ، وَالْقَبْضَةِ مِنَ الشَّعِيرِ، وَالْقَبْضَةِ مِنَ التَّمْرِ، وَالْفِلْقَةِ مِنَ الْخُبْزِ حَتّٰى جَمَعَ لَهَا ذٰلِكَ، ثُمَّ أَوْكَاهُ لَهَا فَسَأَلَهَا عَنْ قَوْمِهَا فَأَخْبَرَتْهُ، قَالَ: فَانْطَلَقَتْ حَتّٰى أَتَتْ قَوْمَهَا، قَالُوا: مَا حَبَسَكِ؟ قَالَتْ: أَخَذَنِي مَجْنُونُ قُرَيْشٍ وَاللّٰهِ إِنَّهُ لَأَحَدُ الرَّجُلَيْنِ إِمَّا أَنْ يَكُونَ أَسْحَرَ مَا بَيْنَ هٰذِهِ وَهٰذِهِ تَعْنِي: السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللّٰهِ حَقًّا، قَالَ: فَجَعَلَ خَيْلُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تُغِيرُ عَلٰى مَنْ حَوْلَهُمْ وَهُمْ آمِنُونَ، قَالَ: فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ لِقَوْمِهَا: أَيْ قَوْمِ وَاللّٰهِ مَا أَرَى هٰذَا الرَّجُلَ إِلَّا قَدْ شَكَرَ لَكُمْ مَا أَخَذَ مِنْ مَائِكُمْ أَلَا تَرَوْنَ يُغَارُ عَلٰى مَنْ حَوْلَكُمْ وَأَنْتُمْ آمِنُونَ لَا يُغَارُ عَلَيْكُمْ هَلْ لَكُمْ فِي خَيْرٍ؟ قَالُوا: وَمَا هُوَ؟ قَالَتْ: نَأْتِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَنُسْلِمُ، قَالَ: فَجَاءَتْ تَسُوقُ بِثَلَاثِينَ أَهْلَ بَيْتٍ حَتّٰى بَايَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْلَمُوا.

عورت تھی جو پانی کے دو مشکیزے لیے جا رہی تھی۔ چنانچہ اس سے پوچھا گیا: اے اللہ کی بندی! پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے لیے (یہاں کہیں بھی) پانی نہیں ہے، میں گزشتہ کل پانی لینے کے لیے نکلی تھی اور ایک دن اور ایک رات کا سفر کرنے کے بعد اب یہاں پہنچی ہوں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس سے کہا: اللہ کے رسول ﷺ کے پاس چلو۔ اس نے کہا: اللہ کا رسول کون؟ صحابہ نے کہا: محمد ﷺ جو کہ اللہ کے رسول ہیں۔ اس نے کہا: وہ جو قریش کا مجنون ہے؟ صحابہ نے کہا: وہ مجنون نہیں ہیں، بلکہ وہ اللہ کے رسول ہیں۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو، کیونکہ میں اپنے چھوٹے بچے بھیڑ بکریوں کے پاس چھوڑ کر آئی ہوں اور مجھے ڈر ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں ان کے پاس پہنچوں تو وہ پیاس کے باعث مر چکے ہوں۔ لیکن صحابہ نے اس کی ایک نہ مانی اور اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے آئے۔ آپ ﷺ نے اس کے اونٹ (کو بٹھانے) کا حکم فرمایا، چنانچہ اسے بٹھا دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے اس کا مشکیزہ اوپر سے کھول دیا، پھر ایک بہت بڑا برتن منگوایا اور اسے پانی سے بھر دیا، پھر وہ برتن جنبی شخص کو دیا اور فرمایا: جاؤ اور غسل کر لو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! ہمارے پاس جو بھی چمڑے کا برتن، پانی کا (خالی) مشکیزہ اور چھوٹا موٹا برتن تھا، ان سب کو پانی سے بھر لیا۔ وہ عورت (یہ سارا منظر) دیکھے جا رہی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے (اس عورت کے) مشکیزے کو سختی سے باندھ دیا اور اونٹ پر رکھوا دیا۔ اور فرمایا: اے عورت! اپنا پانی دیکھ لو، اللہ کی قسم! اگر اللہ تعالیٰ نے اس میں اضافہ نہیں کیا تو تمہارے پانی سے ایک قطرہ تک کم بھی نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے اس عورت کے لیے ایک چادر منگوائی اور بچھا دی، پھر ہم سے فرمایا: جس شخص کے پاس جو بھی چیز ہے وہ لے آئے۔ چنانچہ ہر شخص کچھ نہ کچھ جوتا، کپڑا، مٹھی بھر جو، مٹھی بھر کھجوریں اور روٹی کے ٹکڑے لے کر آیا، یہاں تک کہ یہ

سب اس عورت کے لیے اکٹھا کر کے اسے باندھ کر دے دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے اس کی قوم کے بارے میں سوال کیا تو اس نے آپ ﷺ کو بتلایا۔ پھر وہ عورت چلی گئی، یہاں تک کہ جب اپنی قوم کے پاس آئی تو انہوں نے پوچھا: تمہیں کس نے روک لیا تھا؟ اس نے کہا: مجھے قریش کے مجنون نے پکڑ لیا تھا، اللہ کی قسم! وہ دو میں سے ایک ضرور ہے، یا تو وہ زمین و آسمان میں سب سے بڑا جادوگر ہے، یا پھر واقعی وہ اللہ کا رسول ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی گھوڑ سواروں کی جماعت ان کے (یعنی اس عورت کی قوم کے) اردگرد حملے کرتے رہے لیکن وہ محفوظ رہے۔ اس عورت نے اپنی قوم سے کہا: اے قوم! میں دیکھ رہی ہوں کہ اس آدمی نے تمہاری صرف اس وجہ سے قدر کی ہے کہ اس نے تمہارا پانی لیا تھا، کیا تمہیں نہیں دکھائی دے رہا کہ تمہارے اردگرد (تمام قوموں) پر حملے کیے جا رہے ہیں لیکن تم محفوظ ہو اور تم پر حملہ نہیں کیا جا رہا؟ کیا تمہارا بھلائی پانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے؟ انہوں نے پوچھا: بھلائی سے کیا مراد ہے؟ تو اس عورت نے کہا: ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں اور اسلام قبول کر لیتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ عورت اپنے خاندان کے تیس افراد کو لے کر آئی، یہاں تک کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت کی اور اسلام قبول کر لیا۔

[٧٧٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، نا عَوْفٌ الْأَعْرَابِيُّ، عَنْ أَبِي رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيِّ، نا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيُّ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَإِنَّا سَرَيْنَا ذَاتَ لَيْلَةً حَتَّى إِذَا كَانَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا تِلْكَ الْوَقْعَةِ وَلَا وَقْعَةَ عِنْدَ الْمُسَافِرِ أَحْلَى مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظَنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ،

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محوِ سفر تھے اور ہم رات بھر چلتے رہے، یہاں تک کہ جب رات کا آخری پہر آ گیا تو ہم اس حملے کا شکار ہو گئے کہ جس سے زیادہ میٹھا مسافر کے لیے کوئی حملہ نہیں ہوتا (یعنی ہمیں نیند آ گئی) پھر ہمیں بس سورج کی حرارت نے ہی بیدار کیا۔۔۔ پھر اس سے آگے گزشتہ حدیث کے مثل ہی بیان کیا، اور اس میں یہ بھی کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے (اس جنبی شخص سے) فرمایا: اے فلاں! تمہیں

وَقَالَ فِيهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا فُلَانُ مَا لَكَ لَمْ تُصَلِّ مَعَنَا؟))، قَالَ: أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا مَاءَ، فَقَالَ: ((عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ))، وَقَالَ فِيهِ أَيْضًا: وَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوِ السَّطِيحَتَيْنِ، ثُمَّ تَمَضْمَضَ ثُمَّ أَعَادَهُ فِي الْإِنَاءِ، ثُمَّ أَعَادَهُ فِي أَفْوَاهِهِمَا وَأَوْكَأَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ، وَنُودِيَ فِي النَّاسِ أَنِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا، فَسَقَى مَنْ سَقَى، وَاسْتَقَى مَنِ اسْتَقَى وَآخِرُ ذَالِكَ أَنْ أَعْطَى الرَّجُلَ الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنَ الْمَاءِ، فَقَالَ: ((أَفْرِغْهُ عَلَيْكَ))، وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يَصْنَعُ بِمَائِهَا، وَأَيْمُ اللّٰهِ لَقَدْ أَقْلَعَ عَنْهَا حِينَ أَقْلَعَ وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مَلْأً مِمَّا كَانَتْ حَيْثُ ابْتَدَأَ فِيهَا، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ نَحْوَهُ.

کیا ہوا ہے کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں جنبی ہو گیا ہوں اور پانی بھی دستیاب نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو مٹی لے (کر اس سے تیمّم کر لے) یقیناً تجھے وہ کفایت کر جائے گی۔ راوی نے اس میں یہ بھی بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک برتن منگوایا اور مشکیزوں کے منہ کھول کر ان میں سے اس برتن میں پانی ڈالنے لگے، پھر آپ ﷺ نے کلی کی اور کلی والا پانی برتن میں واپس ڈال دیا، پھر اس برتن والے پانی کو دوبارہ ان مشکیزوں میں ڈال دیا اور ان کے منہ باندھ دیے، اور نیچے سے مشکیزے کے پانی گرانے والی جگہ کو کھول دیا، اور لوگوں میں یہ اعلان کر دیا گیا کہ خود بھی پانی پی لو اور جانوروں کو بھی پلا دو۔ پھر جس نے پینا تھا اس نے پی لیا اور جس نے جانوروں کو پلانا تھا اس نے پلا دیا۔ ان سب سے آخر میں آپ ﷺ نے اس شخص کو پانی کا برتن دیا جو جنبی ہو گیا تھا اور فرمایا: اسے اپنے آپ پر بہا لو (یعنی غسل کر لو)، وہ عورت کھڑی اس منظر کو دیکھے جا رہی تھی جو آپ ﷺ اس کے پانی کے ساتھ کر رہے تھے، اور اللہ کی قسم! جس وقت ان میں پانی ڈال کر ان کا منہ بند کیا تو ہمیں یوں لگ رہا تھا کہ جیسے وہ پہلے سے بھی زیادہ بھرا ہوا ہے جیسے وہ شروع میں تھا۔ پھر باقی حدیث اسی کے مثل بیان کی۔

[٧٧٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخُو كَرْخَوَيْهِ، أنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا شُعْبَةُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَكُونُ فِي السَّفَرِ فَتُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ وَمَعَهُ الْمَاءُ الْقَلِيلُ يَخَافُ أَنْ يَعْطَشَ قَالَ: يَتَيَمَّمُ وَلَا يَغْتَسِلُ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے بارے میں فرمایا جو سفر میں ہو اور جنبی ہو جائے، لیکن اس کے پاس پانی اتنا کم ہو کہ اسے اس بات کا خدشہ ہو کہ (اگر اس نے غسل کر لیا تو) اسے پیاسا رہنا پڑے گا، فرمایا کہ وہ تیمّم کر لے اور غسل نہ کرے۔

[٧٧٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ،

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک جنازہ لایا گیا اور ان کا وضوء نہیں تھا، تو انہوں نے تیمّم کیا، پھر نماز جنازہ پڑھائی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، فَتَيَمَّمَ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا.

[٧٧٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ، نا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى، نا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كَانَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ قَدْ سَلِسَ مِنْهُ الْبَوْلُ، فَكَانَ يُدَارِي مَا غَلَبَهُ مِنْهُ فَلَمَّا غَلَبَهُ أَرْسَلَهُ، وَكَانَ يُصَلِّي وَهُوَ يَخْرُجُ مِنْهُ.

خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پیشاب کے قطرے نکلتے رہتے تھے، وہ اسے تب تک روکے رکھتے تھے جب تک کہ وہ قابو میں رہتا، لیکن جب وہ بے قابو ہو جاتا تو اسے چھوڑ دیتے تھے اور آپ نماز پڑھتے رہتے تھے، حالانکہ پیشاب کے قطرے نکل رہے ہوتے تھے۔

[٧٧٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: كَبِرَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ حَتَّى سَلِسَ مِنْهُ الْبَوْلُ فَكَانَ يُدَارِيهِ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِذَا غَلَبَ عَلَيْهِ تَوَضَّأَ وَصَلَّى.

خارجہ بن زید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اتنے عمر رسیدہ ہو گئے تھے کہ ان کے پیشاب کے قطرے بہنے لگ جاتے تھے، آپ اسے جس قدر ہو سکتا تھا روکے رکھتے تھے، لیکن جب وہ زور آور ہو جاتا تو آپ (دوبارہ) وضوء کرتے اور نماز پڑھ لیتے۔

[٧٧٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: لَوْ سَالَ عَلَى فَخِذِي مَا انْصَرَفْتُ. قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي الْبَوْلَ إِذَا كَانَ مُبْتَلًى. ❶

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر (پیشاب کے قطرے) میری ران پر بہہ پڑتے ہیں تو میں نماز نہیں توڑوں گا۔ سفیان کہتے ہیں: ان کی مراد تھی کہ اگر پیشاب بہہ پڑے، جب وہ بیمار ہوتے تھے۔

## بَابُ مَا فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ مِنْ غَيْرِ تَوْقِيتٍ
### بغیر وقت کی حد کے موزوں پر مسح کا بیان

[٧٧٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الصَّلْتِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ فَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا، وَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلَا يَخْلَعْهُمَا إِنْ شَاءَ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ.

زبید بن صلت بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی شخص وضوء کرے اور موزے پہن لے تو اسے (دوبارہ وضوء کرنے کی بجائے) ان پر مسح کر لینا چاہیے، اور انہی میں نماز پڑھ لے اور جب تک چاہے انہیں نہ اتارے، لیکن اگر جنبی ہو جائے (تو پھر اُتارنا لازم ہوں گے)۔

[٧٨٠]...... وَحَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔ ابن

❶ الموطأ لإمام مالك: ١٠٩

بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَمَا عَلِمْتُ أَحَدًا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَسَدُ بْنُ مُوسَى.

صاعدؒ کہتے ہیں: اسد بن موسیٰ کے علاوہ میرے علم میں کوئی شخص نہیں ہے جس نے اسے روایت کیا ہو۔

[۷۸۱]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ وَلَبِسَ خُفَّيْهِ فَلْيُصَلِّ فِيهِمَا، وَلْيَمْسَحْ عَلَيْهِمَا ثُمَّ لَا يَخْلَعْهُمَا إِنْ شَاءَ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ)). ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضوء کر کے موزے پہن لے، تو اسے چاہیے کہ وہ انہی میں نماز پڑھتا رہے اور ان پر مسح کرتا رہے، پھر اگر وہ چاہے تو انہیں نہ اتارے، البتہ جنابت ہونے پر اسے اُتارنا پڑیں گے۔

[۷۸۲]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُسْتَمْلِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نا بُنْدَارٌ، وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَقَدِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، قَالُوا: نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، ثنا الْمُهَاجِرُ بْنُ مَخْلَدٍ أَبُو مَخْلَدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((رُخِّصَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ، وَلِلْمُقِيمِ يَوْمًا وَلَيْلَةً إِذَا تَطَهَّرَ فَلَبِسَ خُفَّيْهِ أَنْ يَمْسَحَ عَلَيْهِمَا)). وَكَذَالِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمُ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ أَصْحَابُ بُنْدَارٍ عَنْهُ، وَأَصْحَابُ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْبَلْخِيِّ عَنْهُ، بِمُتَابَعَةِ ابْنِ خُزَيْمَةَ عَلَى قَوْلِهِ: فَلَبِسَ خُفَّيْهِ. ❷

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ مسافر کے لیے تین دن اور تین راتوں تک موزوں پر مسح کی رخصت دی گئی ہے اور مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات کی رخصت دی گئی ہے، جبکہ اس نے باوضوء حالت میں وہ موزے پہنے ہوں۔ اسی طرح اس روایت کو یحییٰ بن حکیم نے عبدالوھاب سے روایت کیا اور اسی طرح بندار کے اصحاب اور محمد بن ابان البلخی کے اصحاب نے ابن خزیمہ کی ان کے قول "پھر وہ اپنے موزے پہن لے" کی موافقت کرتے ہوئے اس سے روایت کیا۔

[۷۸۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ

عبد خیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر دین رائے پر مبنی ہوتا تو موزے کے نیچے والا حصہ مسح کے زیادہ لائق ہے اس کے اوپر والے حصے کی بہ نسبت، البتہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کی اوپر والی جگہ پر مسح کرتے دیکھا ہے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ١٨١۔نيل الأوطار للشوكاني: ١/ ٢٢٨، ٢٢٩

❷ صحيح ابن خزيمة: ١٩٢۔صحيح ابن حبان: ١٣٢٤۔ابن الجارود: ٨٧۔مسند الشافعي: ١/ ٣٢۔مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ١٧٩۔السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٢٧٦

الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ، لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفَّيْهِ. ❶

[٧٨٤]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ، نا حُسَيْنُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے موزوں پر مسح کرنے کا حکم فرمایا۔

[٧٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا أَبُو عُمَارَةَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمَهْدِيِّ، ثنا عَبْدُوسُ بْنُ مَالِكٍ الْعَطَّارُ، نا شَبَابَةُ، نا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْجَبَائِرِ. لَا يَصِحُّ مَرْفُوعًا، وَأَبُو عُمَارَةَ ضَعِيفٌ جِدًّا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پٹیوں پر مسح کر لیا کرتے تھے۔ اس روایت کا مرفوع ہونا درست نہیں ہے اور اس کی سند میں ابوعمارہ نامی راوی ضعیف ہے۔

[٧٨٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ خَلْدُونَ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ فِي الرَّجُلِ يَتَوَضَّأُ وَيَمْسَحُ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ يَخْلَعُهُمَا، قَالَا: يَغْسِلُ رِجْلَيْهِ.

علقمہ اور اسود رحمہما اللہ اس آدمی کے بارے میں، جو وضوء کرے، پھر اپنے موزوں پر مسح کرتا رہے، پھر انہیں اتار دے، فرماتے ہیں: وہ اپنے پاؤں دھولے۔

❶ سنن أبي داود: ١٦٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كتاب الحيض

# حیض کے مسائل

## بَابٌ فِي أَحْكَامِ الْحَيْضِ

### حیض سے متعلقہ احکام کا بیان

[۷۸۷]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، ثنا مَالِكٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ ح، وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ نا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ، ثنا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، ثنا مَالِكٌ، ح وَحَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَدْرٍ، قَالَا: نا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أنا مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ، قَالَتْ: فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا ذَالِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے کہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں پاک نہیں ہوتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: یقیناً یہ تو بس ایک رگ ہے، یہ حیض نہیں ہوتا، لہٰذا جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیا کر اور جب اس کے دِن گزر جائیں تو اپنے جسم سے خون کو دھولیا کر اور نماز پڑھا کر۔

❶ صحيح البخاري: ۲۲۸، ۳۲۰، ۳۲۵، ۳۳۱۔صحيح مسلم: ۳۳۳۔سنن أبي داود: ۲۸۲، ۲۹۸۔جامع الترمذي: ۱۲۵، ۱۲۹۔سنن النسائي: ۱/ ۲۲۱۔سنن ابن ماجه: ۶۲۱، ۶۲۴۔مسند أحمد: ۲۴۱۴۵، ۲۵۶۲۲، ۲۵۸۵۹، ۲۶۲۵۵۔صحيح ابن حبان: ۱۳۴۸، ۱۳۵۰، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ۲۷۲۹، ۲۷۳۱، ۲۷۳۲، ۲۷۳۳، ۲۷۳۴، ۲۷۳۵

[٧٨٨]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا ابْنُ كَرَامَةَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، - وَقَالَ يَحْيَى: - أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: ((لَا إِنَّمَا ذَالِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِالْحَيْضِ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي وَصَلِّي)). وَقَالَ يَحْيَى: ((وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي))، زَادَ أَبُو مُعَاوِيَةَ: قَالَ هِشَامٌ، قَالَ أَبِي: ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَالِكَ الْوَقْتُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ایسی عورت ہوں کہ مجھے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ تو بس ایک رگ ہے، یہ حیض نہیں ہوتا، سو جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیا کر اور جب ختم ہو جائے تو (خون کو) دھولیا کر اور نماز پڑھا کر۔

[٧٨٩]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، وَقَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَالِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ، وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ)). ❶

سیدہ فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہیں استحاضہ آیا کرتا تھا، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: جب حیض کا خون آتا ہے تو وہ عام خون کی بہ نسبت زیادہ سیاہ ہوتا ہے، وہ پہچان لیا جاتا ہے، سو جب وہ ہو تو نماز پڑھنے سے رُک جا اور جب کوئی اور خون ہو تو وضوء کر کے نماز پڑھ لیا کر، کیونکہ یہ تو بس ایک رگ ہوتی ہے۔

[٧٩٠]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَبُو مُوسٰى، ثنا ابْنُ عَدِيٍّ بِهٰذَا إِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ بَعْدُ حِفْظًا، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ، كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ کا خون آیا کرتا تھا، وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ حیض کا خون عام خون سے زیادہ سیاہ ہوتا ہے، اس لیے جب یہ آئے تو نماز سے رُک جا اور جب دوسرا کوئی خون ہو تو وضوء کر کے نماز پڑھ لیا کر۔

❶ مسند أحمد: ٢٧٣٦٠ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٧٣٦

((إِنَّ دَمَ الْحَيْضِ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَالِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ، وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي)).

[۷۹۱]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو مُوسَى قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ فَإِذَا كَانَ ذَالِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ، وَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ)). قَالَ أَبُو مُوسَى: هٰكَذَا حَدَّثَنَاهُ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، وَحَدَّثَنَا بِهِ حِفْظًا، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ شِهَابِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ فَذَكَرَ مِثْلَهُ، وَقَالَ: ((فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي)).

سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہیں استحاضہ کا خون آیا کرتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جب حیض کا خون آتا ہے تو وہ عام خون کی بہ نسبت زیادہ سیاہ ہوتا ہے، اس کی پہچان ہو جاتی ہے، سو جب یہ خون ہو تو نماز پڑھنے سے رُک جا اور جب کوئی اور خون ہو تو وضوء کر کے نماز پڑھ لیا کر، کیونکہ یہ تو بس ایک رگ ہوتی ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ اسی طرح ابن ابی عدی نے اس حدیث کو اپنی اصل کتاب سے ہم سے بیان کیا اور انہوں نے اسے اپنے حافظے سے بھی بیان کیا ہے۔ ہمیں محمد بن عمرو نے ابن شہاب، عروہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ فاطمہ بنت حبیش رضی اللہ عنہا۔۔۔ پھر اسی کے مثل حدیث بیان کی، اور اس میں یہ الفاظ کہے: چنانچہ جب دوسرا خون ہو تو وضوء کر کے نماز پڑھ لیا کر۔

[۷۹۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، نا خَلَفُ بْنُ سَالِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ دَمًا أَسْوَدَ يُعْرَفُ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِذَا كَانَ الْآخَرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ الْعِرْقُ)).

سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہیں استحاضہ آیا کرتا تھا، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: جب حیض کا خون آتا ہے تو وہ دوسرے خون کی بہ نسبت زیادہ سیاہ ہوتا ہے، لیکن جب کوئی اور خون آئے تو وضوء کر کے نماز پڑھ لیا کر، کیونکہ یہ تو صرف ایک رگ ہے۔

[۷۹۳]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ

سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہیں عہدِ رسالت میں استحاضہ کا خون آیا کرتا تھا، تو ان کے لیے اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ دیگر مہینوں کے حساب سے ان دِنوں اور راتوں کی مدت اور مقدار کا حساب لگا لیا کرے، پھر اتنے دِن تک

اللّٰهِ ﷺ ، فَسَأَلَتْ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: ((لِتَنْظُرْ عِدَّةَ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُهُنَّ وَقَدْرَهُنَّ مِنَ الشُّهُورِ فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ لِذَالِكَ ، فَإِذَا خَلَّفَتْ ذَالِكَ فَلْتَغْسِلْ وَلْتَتَوَضَّأْ وَلْتَسْتَذْفِرْ ثُمَّ تُصَلِّي)) . ❶

نماز چھوڑ دیا کرے، پھر جب اتنے دِن گزر جائیں تو وہ غسل کر کے وضوء کر لیا کرے، پھر لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھ لیا کرے۔

[۷۹٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي ، نا أَبُو مَعْمَرٍ ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ ، نا أَيُّوبُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ اسْتَفْتَتِ النَّبِيَّ ﷺ لِفَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ ، فَقَالَ: ((تَدَعُ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي)) . رَوَاهُ وُهَيْبٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ بِهٰذَا ، وَقَالَ: ((تَنْتَظِرُ أَيَّامَ حَيْضِهَا فَتَدَعُ الصَّلَاةَ)) .

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کے لیے نبی ﷺ سے فتویٰ طلب کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حیض کے دِنوں کے حساب سے اتنے دِن نماز چھوڑ دے، پھر غسل کر کے نماز پڑھ لے۔ وہیب نے اس کو ایوب اور سلیمان کے واسطے سے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، اور اس میں نبی ﷺ کا فرمان ان الفاظ میں ذِکر کیا: وہ اپنے حیض کے ایام (کے گزرنے) کا انتظار کرے اور (اتنے دِن) نماز چھوڑ دے۔

[۷۹٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ ، نا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ ، نا وُهَيْبٌ ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا أَبُو الرَّبِيعِ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، نا أَيُّوبُ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ حَتّٰى كَانَ الْمِرْكَنُ يُنْقَلُ مِنْ تَحْتِهَا وَأَعْلَاهُ الدَّمُ ، قَالَ: فَأَمَرَتْ أُمَّ سَلَمَةَ تَسْأَلُ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: ((تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَسْتَذْفِرُ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي)) ❷

سلیمان بن یسار ہی روایت کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ آتا تھا، یہاں تک کہ جب وہ ٹب میں بیٹھتیں تو ان کے نیچے اور اوپر خون ہی دِکھائی دیتا تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے ان کے لیے مسئلہ پوچھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ حیض کے دِنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھ لیا کرے۔

[۷۹٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ ، نا جَدِّي ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ ، فَسَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، أَوْ قَالَ: سُئِلَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ، وَأَنْ تَغْتَسِلَ فِيمَا سِوَى ذَالِكَ

سلیمان بن یسار روایت کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کو استحاضہ آتا تھا، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا۔ یا راوی کا بیان ہے کہ ان کے لیے نبی ﷺ سے مسئلہ پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے حیض کے دِنوں میں نماز چھوڑ دیا کرے اور اس کے

❶ مسند أحمد: ٢٦٥١٠

❷ سلف برقم: ٧٨٩

وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي . فَقِيلَ لِسُلَيْمَانَ: أَيَغْشَاهَا زَوْجُهَا؟ فَقَالَ: إِنَّمَا نَقُولُ فِيمَا سَمِعْنَا .

علاوہ جو بھی خون آئے اس میں غسل کر کے کپڑے کا لنگوٹ باندھ لیا کرے اور نماز پڑھ لیا کرے۔ سلیمان سے پوچھا گیا: کیا ان کے خاوند (استحاضے کے دوران) ان سے ہمبستری بھی کر لیتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: ہم صرف وہی بات بیان کرتے ہیں جو ہم نے سنی ہے۔

[۷۹۷]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا مُفَضَّلُ بْنُ مُهَلْهَلٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: الْحَيْضُ خَمْسَةَ عَشَرَ . ❶

ابن جریج روایت کرتے ہیں کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: حیض پندرہ دِن تک ہوتا ہے۔

[۷۹۸]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ مُفَضَّلٍ، وَابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: أَكْثَرُ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ .

ابن جریج ہی سے مروی ہے کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دِن ہے۔

[۷۹۹]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، نا الرَّبِيعُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: الْحَيْضُ خَمْسَةَ عَشَرَ .

ربیع بن صبیح روایت کرتے ہیں کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: حیض پندرہ دِن تک ہوتا ہے۔

[۸۰۰]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا حَفْصٌ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: أَكْثَرُ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ .

اشعث روایت کرتے ہیں کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دِن ہے۔

[۸۰۱]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ، ثنا النُّفَيْلِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: أَدْنَى وَقْتِ الْحَيْضِ يَوْمٌ . وَقَالَ أَبُو إِبْرَاهِيمَ إِلَى هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ: كَانَ يَذْهَبُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَكَانَ يَحْتَجُّ بِهِمَا .

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حیض کا کم از کم وقت ایک دِن ہے۔
ابوابراہیمؒ کہتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل ان دونوں حدیثوں کو لیا کرتے تھے اور ان سے حجت پکڑا کرتے تھے۔

[۸۰۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ

شریک رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ہاں عورت کو مہینے

❶ سنن الدارمی: ۸٤۲

الْحَنَّاطُ نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا شَرِيكٌ، قَالَ: عِنْدَنَا امْرَأَةٌ تَحِيضُ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الشَّهْرِ حَيْضًا مُسْتَقِيمًا صَحِيحًا.

میں پندرہ دِن بالکل ٹھیک اور صحیح حیض آتا ہے۔

[٨٠٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُصْعَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، يَقُولُ: عِنْدَنَا هَاهُنَا امْرَأَةٌ تَحِيضُ غُدْوَةً وَتَطْهُرُ عَشِيَّةً.

محمد بن مصعب بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: ہمارے یہاں ایک عورت ہے جسے صبح کو حیض آتا ہے اور شام کو وہ پاک ہو جاتی ہے۔

[٨٠٤]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، عَنْ شَرِيكٍ، وَحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، قَالَ: أَكْثَرُ الْحَيْضِ خَمْسَ عَشْرَةَ.

امام حسن بن صالح رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حیض کی زیادہ سے زیادہ مدت پندرہ دِن ہے۔

[٨٠٥]...... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ، عَنْ هَارُونَ بْنِ زِيَادٍ الْقُشَيْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: الْحَيْضُ ثَلَاثٌ وَأَرْبَعٌ وَخَمْسٌ وَسِتٌّ وَسَبْعٌ وَثَمَانٍ وَتِسْعٌ وَعَشْرٌ، فَإِنْ زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ. لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْأَعْمَشِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ هَارُونَ بْنِ زِيَادٍ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ، وَلَيْسَ لِهٰذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ الْكُوفِيِّينَ أَصْلٌ عَنِ الْأَعْمَشِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حیض تین، چار، پانچ، چھے، سات، آٹھ، نو اور دس دِن تک آ سکتا ہے، سو اگر اس زیادہ دِن تک آئے گا وہ استحاضہ والی عورت ہو گی۔ اس کو ہارون بن زیاد کے علاوہ کسی نے بھی اعمش سے اس اسناد کے ساتھ روایت نہیں کیا اور ہارون ضعیف ہے، اور کوفیوں کے نزدیک اعمش سے اس حدیث کے مروی ہونے کی کوئی اصل نہیں ہے۔

[٨٠٦]...... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: الْقُرُوءُ ثَلَاثٌ وَأَرْبَعٌ وَخَمْسٌ وَسِتٌّ وَسَبْعٌ وَثَمَانٍ وَتِسْعٌ وَعَشْرٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حیض تین، چار، پانچ، چھے، سات، آٹھ، نو اور دس دِن تک آ سکتا ہے۔

[٨٠٧]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ، ح وثنا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا أَبُو سَعِيدٍ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: حیض تین، چار، پانچ، چھے، سات، آٹھ، نو اور دس دِن تک آ سکتا ہے۔

حَرْبٍ النَّهْدِيُّ الْمُلَائِيُّ، نا الْجَلْدُ بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: الْحَيْضُ ثَلَاثٌ وَأَرْبَعٌ وَخَمْسٌ وَسِتٌّ وَسَبْعٌ وَثَمَانٍ وَتِسْعٌ وَعَشْرٌ.

[۸۰۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا سُفْيَانُ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَدْنَى الْحَيْضِ ثَلَاثَةٌ، وَأَقْصَاهُ عَشَرَةٌ. قَالَ وَكِيعٌ: الْحَيْضُ ثَلَاثٌ إِلَى عَشْرٍ فَمَا زَادَ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حیض کی کم از کم مدت تین دِن ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دِن ہے۔ امام وکیع رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حیض تین دِن سے دس دِن تک آ سکتا ہے، سو جو اس سے زائد ہو گا وہ استحاضہ ہو گا۔

[۸۰۹]...... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مَنْ، سَمِعَ أَنَسًا يَقُولُ: لَا يَكُونُ الْحَيْضُ أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةٍ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حیض دس دِن سے زیادہ نہیں آتا۔

[۸۱۰]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الرَّازِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ: أَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثٌ وَأَكْثَرُهُ عَشْرٌ.

امام سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حیض کی کم از کم مقدار تین دِن اور زیادہ سے زیادہ مقدار دس دِن ہے۔

[۸۱۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مُجَاهِدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ دَاوُدَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: هِيَ حَائِضٌ فِيمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ عَشَرَةٍ، فَإِذَا زَادَتْ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عورت کو ایک سے دس دِن کے درمیان مدت تک خون آئے وہ حائضہ ہوتی ہے اور جس کا خون اس مدت سے زیادہ آئے تو وہ عورت مستحاضہ ہوتی ہے۔

[۸۱۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، قَالَ: رَأَيْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ

ابوزرعہ دمشقی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو جلد بن ایوب کی اس روایت کا انکار کرتے دیکھا

❶ سنن الدارمی ۸۶۱، ۸۳۶

يُنْكِرُ حَدِيثَ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ هٰذَا، وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ: لَوْ كَانَ هٰذَا صَحِيحًا لَمْ يَقُلِ ابْنُ سِيرِينَ: اسْتُحِيضَتْ أُمُّ وَلَدٍ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَأَرْسَلُونِي أَسْأَلُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

اور میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو یہ فرماتے بھی سنا کہ اگر یہ روایت صحیح ہوتی تو ابن سیرین رحمہ اللہ یہ نہ فرماتے کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی ایک لونڈی کو حیض آ تا تھا، تو انہوں نے مجھے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسئلہ پوچھنے بھیجا تھا۔

[۸۱۳]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ، نا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ حِسَابٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، قَالَ: ذَهَبْتُ أَنَا وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ إِلَى الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ فَحَدَّثَنَا بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: تَنْتَظِرُ ثَلَاثًا، خَمْسًا، سَبْعًا، عَشْرًا، فَذَهَبْنَا نُوَقِّفُهُ، فَإِذَا هُوَ لَا يَفْصِلُ بَيْنَ الْحَيْضِ وَالِاسْتِحَاضَةِ.

حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ میں اور جریر بن حازم، جلد بن ایوب کے پاس گئے تو انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی، جو استحاضے والی عورت کے بارے میں ہے کہ وہ تین، پانچ، سات اور دس دن تک انتظار کرے۔ پھر ہم ان کے پاس گئے تا کہ ہم انہیں روکیں تو تب وہ حیض اور استحاضہ میں فرق نہیں کرتے تھے۔

[۸۱۴]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، وَسَعِيدٌ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: الْحَائِضُ تَنْتَظِرُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَرْبَعَةً أَوْ خَمْسَةً إِلَى عَشَرَةِ أَيَّامٍ، فَإِذَا جَاوَزَتْ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ وَتَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حائضہ تین، چار، پانچ دن سے لے کر دس دن تک انتظار کرے، پھر جب مدت اس سے بڑھ جائے تو وہ عورت مستحاضہ ہوگی، وہ غسل کرے اور نماز پڑھ لے۔

[۸۱۵]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، قَالَ: لَا تَكُونُ الْمَرْأَةُ مُسْتَحَاضَةً فِي يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ وَلَا ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ حَتَّى تَبْلُغَ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ عَشَرَةَ أَيَّامٍ كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً.

عثمان بن ابوالعاص رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک، دو یا تین دن خون آنے پر عورت مستحاضہ شمار نہیں ہوتی، یہاں تک کہ وہ دس دن تک پہنچ جائے، سو جب اس خون کی مدت دس دن تک پہنچ جاتی ہے تو وہ عورت مستحاضہ شمار ہوگی۔

[۸۱۶]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيَّ، قَالَ: الْحَائِضُ إِذَا جَاوَزَتْ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

عثمان بن ابوالعاص ثقفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حائضہ عورت کے خون کی مدت جب دس دن سے تجاوز کر جائے تو وہ مستحاضہ عورت کے بہ منزلہ ہوگی، وہ غسل کرے اور نماز پڑھ لے۔

[۸۱۷]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا

سعید بن جبیر فرماتے ہیں: حیض تیرہ دن تک آ سکتا ہے۔

الْمُخَرِّمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: الْحَيْضُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ.

[٨١٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَاهِلِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ أَبِي خِدَاشٍ، نا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، نا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ قَمِيرِ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّمَا ذَاكَ عِرْقٌ فَانْظُرِي أَيَّامَ إِقْرَائِكِ فَإِذَا جَاوَزَتْ فَاغْتَسِلِي وَاسْتَنْقِي، ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ)) تَفَرَّدَ بِهِ عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ، وَالَّذِي عِنْدَ النَّاسِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مَوْقُوفًا: الْمُسْتَحَاضَةُ تَدَعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ آتا ہے۔ تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: یہ تو بس ایک رگ ہوتی ہے، تو اپنے حیض کے ایام دیکھ لیا کر، جب وہ گزر جائیں تو تُو غسل کر کے صفائی کر لیا کر، پھر ہر نماز کے لیے وضوء کر لیا کر۔ اس کو ابو یوسف سے اکیلے عمار بن مطر نے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔ اور جو لوگوں کے ہاں اسی اسناد کے ساتھ اسماعیل سے موقوفاً مروی ہے وہ یہ ہے کہ مستحاضہ عورت اپنے حیض کے دِنوں میں نماز کو چھوڑے رکھے، پھر (جب وہ دِن گزر جائیں تو) وہ غسل کر لے اور ہر نماز کے لیے وضوء کر لیا کرے۔

[٨١٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ، نا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَتَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي اسْتُحِضْتُ فَمَا أَطْهُرُ، فَقَالَ: ((ذَرِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضَتِكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ)). تَابَعَهُ وَكِيعٌ، وَالْحَرْبِيُّ، وَقُرَّةُ بْنُ عِيسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس آئیں اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے استحاضے کا خون آتا ہے اور میں پاک نہیں ہوتی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو اپنے حیض کے دِنوں میں نماز چھوڑ دے، پھر (جب وہ دِن گزر جائیں تو) تُو غسل کر اور ہر نماز کے لیے الگ وضوء کر، اگرچہ خون چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔ وکیع، حربی، قرہ بن عیسیٰ، محمد بن ربیعہ، سعید بن محمد الورّاق اور ابن نمیر نے اعمش سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور اسے مرفوع بیان کیا۔ اور حفص بن

❶ سلف برقم: ٧٨٧

وَسَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ فَرَفَعُوهُ. وَوَقَفَهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَأَبُو أُسَامَةَ، وَأَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُمْ أَثْبَاتٌ. ❶

غیاث، ابواسامہ اور اسباط بن محمد نے اسے موقوف بیان کیا ہے اور یہ تمام ثقہ رُواۃ ہیں۔

[۸۲۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ، نا قُرَّةُ بْنُ عِيسَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَعْتَزِلَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضَتِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ ایک انصاری عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا: مجھے استحاضہ آتا ہے۔ تو نبی ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ حیض کے دِنوں میں نماز سے الگ رہے، پھر غسل کرے اور ہر نماز کے لیے وضوء کرے اور نماز پڑھ لے، اگرچہ خون چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔

[۸۲۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ قَالَ: ((لَا إِنَّمَا ذَالِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہ تو صرف ایک رگ ہے، یہ حیض نہیں ہے، تو اپنے حیض کے دِنوں میں نماز سے اجتناب کیا کر، پھر غسل کر اور ہر نماز کے لیے وضوء کر (اور نماز پڑھنا شروع کر دے) اگرچہ خون چٹائی پر ہی گرتا رہے۔

[۸۲۲]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْعَطَّارُ، أنا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے حیض کے دِنوں میں نماز چھوڑ دیا کر، پھر غسل کر کے نماز پڑھ لے، اگرچہ خون چٹائی پر ہی گرتا رہے۔ ان کے علاوہ دیگر نے وکیع سے یہ الفاظ بھی نقل کیے

❶ سيأتي برقم: ۸۲۵

❷ جامع الترمذي: ۳۹٦۔سنن النسائي: ۱/ ۱۰٤۔معرفة السنن والآثار للبيهقي: ۲/ ١٦٥

أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ: ((دَعِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ))، وَقَالَ غَيْرُهُ، عَنْ وَكِيعٍ: ((وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ)).

ہیں: اور تو ہر نماز کے لیے الگ وضوء کر۔

[۸۲۳]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا وَكِيعٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: ((ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ)).

ایک اور اسناد کے ساتھ آپ ﷺ کا فرمان ان الفاظ میں منقول ہے: پھر تو غسل کر لے اور ہر نماز کے لیے الگ وضوء کر اور نماز پڑھنے لگ جا، اگرچہ خون چٹائی پر ہی بہتا رہے۔

[۸۲۴]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ، فَقَالَ: ((اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ مَحِيضِكِ ثُمَّ اغْتَسِلِي وَتَوَضَّئِي عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ قَطْرًا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا: میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ آتا ہے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے حیض کے دنوں میں نماز سے اجتناب کر، پھر (جب وہ دن گزر جائیں تو) غسل کر اور ہر نماز کے وقت وضوء کر، اگرچہ خون، قطروں کی صورت میں چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔

[۸۲۵]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ الثَّقَفِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةُ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: استحاضے والی عورت نماز پڑھ سکتی ہے، اگرچہ خون چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔

[۸۲۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، قَالَ: جِئْنَا مِنْ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيِّ إِلَى يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ قُلْنَا: مِنْ عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دَاوُدَ، فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ؟ قُلْنَا: حَدَّثَنَا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ الْحَدِيثَ. فَقَالَ يَحْيَى: أَمَا إِنَّ سُفْيَانَ

عبدالرحمان بن بشر بن حکم بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن داؤد الخریبی کے ہاں سے یحییٰ بن سعید القطان کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: کہاں سے آئے ہو؟ ہم نے کہا: عبداللہ بن داؤد کے پاس سے۔ انہوں نے پوچھا: انہوں نے تم سے کیا بیان کیا؟ ہم نے کہا: انہوں نے ہمیں اعمش، حبیب بن ابی ثابت اور عروہ کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث بیان کی۔ تو یحییٰ نے کہا: بلاشبہ سفیان

❶ مسند أحمد: ۲۵۰۵۹

الثَّوْرِيَّ كَانَ أَعْلَمَ النَّاسِ بِهٰذَا زَعَمَ أَنَّ حَبِيبَ بْنَ أَبِي ثَابِتٍ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ شَيْئًا .

ثوریؒ اس حدیث کو تمام لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں، ان کا خیال تھا کہ حبیب بن ابی ثابت نے عروہ بن زبیر سے کچھ نہیں سنا۔

[٨٢٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيَّ ، يَقُولُ: وَمِمَّا يَدُلُّ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ هٰذَا أَنَّ حَفْصَ بْنَ غِيَاثٍ وَقَفَهُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ مَرْفُوعًا أَوَّلُهُ وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ ، وَدَلَّ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ حَبِيبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ أَيْضًا أَنَّ الزُّهْرِيَّ رَوَاهُ عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، وَقَالَ فِيهِ: فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ ، هٰذَا كُلُّهُ قَوْلُ أَبِي دَاوُدَ . ❶

امام ابوداؤد السجستانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اور اس سے جو وہ اعمش کی اس حدیث کے ضعف پر دلالت کرتا ہے کہ حفص بن غیاث نے اسے اعمش سے موقوف بیان کیا اور اس کے مرفوع ہونے کا انکار کیا اور اس بات کا بھی انکار کیا کہ اس میں ہر نماز کے وقت وضوء کرنا لازم ہوتا ہے، اور انہوں نے عروہ سے روایت کردہ حبیب کی حدیث کے ضعف پر بھی دلالت کیا ہے کہ امام زہریؒ نے اس کو عروہ کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے، اور اس میں یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں کہ وہ ہر نماز کے لیے غسل کیا کرتی تھیں۔ یہ تمام ابوداؤد رحمہ اللہ کا قول ہے۔

[٨٢٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ ، نا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ ، ثنا أَبِي ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: ((تُصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى حَصِيرِهَا)) . وَقَالَ ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ: لَمْ يَرْفَعْهُ حَفْصٌ ، وَتَابَعَهُ أَبُو أُسَامَةَ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مستحاضہ کے بارے میں روایت کرتی ہیں کہ وہ نماز پڑھ لیا کرے، اگرچہ خون اس کی چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔ ابن ابی خیثمہ کہتے ہیں کہ حفص نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا اور ابو اسامہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

[٨٢٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ الْعَلَاءِ ، ثنا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ ، قَالَا: ثنا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالَ الْأَعْمَشُ ، ثنا عَنْ حَبِيبٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ ، فَقَالَتْ: لَا تَدَعُ الصَّلَاةَ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ . تَابَعَهُمَا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ .

عروہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مستحاضہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: وہ نماز نہ چھوڑے، اگرچہ خون چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔ اسباط بن محمد نے اس کی موافقت کی ہے۔

[٨٣٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي شَيْبَةَ ، وَذَكَرَ حَدِيثَ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مستحاضہ نماز پڑھ سکتی ہے، اگرچہ خون چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔ امام وکیعؒ اسے مرفوع روایت کرتے ہیں، علی بن ہاشم اور حفص اسے موقوف

❶ سنن أبي داود: ٣٠٠

عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: تُصَلِّي الْمُسْتَحَاضَةُ وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ. فَقَالَ: وَكِيعٌ يَرْفَعُهُ، وَعَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ وَحَفْصٌ يُوقِفَانِهِ.

روایت کرتے ہیں۔

[۸۳۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ، قَالَ: حَدَّثَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، حَدِيثَيْنِ وَلَيْسَ هُمَا بِشَيْءٍ.

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں: حبیب بن ابی ثابت نے عروہ سے دو حدیثیں روایت کیں اور ان دونوں کی کچھ حیثیت نہیں۔

[۸۳۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْجُشَمِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْتَنِبِي الصَّلَاةَ أَيَّامَ حَيْضَتِكِ، ثُمَّ اغْتَسِلِي وَصُومِي وَصَلِّي وَإِنْ قَطَرَ الدَّمُ عَلَى الْحَصِيرِ))، فَقَالَتْ: إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا يَنْقَطِعُ الدَّمُ عَنِّي قَالَ: ((إِنَّمَا ذَالِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَ الْحَيْضُ فَدَعِي الصَّلَاةَ فَإِذَا أَدْبَرَ فَاغْتَسِلِي وَصَلِّي)). [1]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا آئیں اور کہا: میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے حیض کے دِنوں میں نماز سے اجتناب کر، پھر غسل کر کے روزہ رکھ لے اور نماز پڑھ لے، اگرچہ خون چٹائی پر ہی گر رہا ہو۔ پھر انہوں نے کہا: مجھے ایسا استحاضہ آتا ہے کہ خون تھمتا ہی نہیں ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ تو بس ایک رگ ہوتی ہے، یہ حیض نہیں ہوتا، اس لیے جب حیض آئے تو نماز چھوڑ دیا کر، پھر جب حیض ختم ہو جائے تو غسل کر کے نماز پڑھ لیا کر۔

[۸۳۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَلَّافُ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّمَا الْأَقْرَاءُ الْأَطْهَارُ.

قاسمؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں: قروء سے مراد طہر ہے۔

[۸۳۴]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ الْجُرْجَانِيُّ، ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ

سیدہ حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے بہت سخت اور بہت زیادہ استحاضہ آیا کرتا تھا، میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فتویٰ لینے آئی، میں نے آپ کو اپنی ہمشیرہ سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں پایا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے بہت سخت استحاضہ آتا ہے، تو آپ اس بارے میں کیا

[1] سلف برقم: ۷۸۷

بِنْتِ جَحْشٍ ، قَالَتْ: كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً شَدِيدَةً كَثِيرَةً ، فَجِئْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْتَفْتِيهِ فَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ ، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَبِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَرٰى فِيهَا؟ فَقَدْ مَنَعَتْنِي الصَّلَاةَ وَالصِّيَامَ ، قَالَ: ((أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ)) ، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ ، قَالَ: ((فَتَلَجَّمِي)) ، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ ، قَالَ: ((اتَّخِذِي ثَوْبًا)) ، قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّتَهُمَا فَعَلْتِ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْكِ مِنَ الْآخَرِ ، فَإِنْ قَوِيْتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ)) قَالَ لَهَا: ((إِنَّمَا هٰذِهِ رَكْضَةٌ مِنْ رَكَضَاتِ الشَّيْطَانِ ، فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللّٰهِ ، ثُمَّ اغْتَسِلِي حَتّٰى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَيْتِ فَصَلِّي أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ ثَلَاثًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي ، فَإِنَّ ذَالِكَ يُجْزِئُكِ وَكَذَالِكَ فَافْعَلِي فِي كُلِّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ . فَإِنْ قَوِيْتِ عَلٰى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ وَتَغْسِلِينَ حَتّٰى تَطْهُرِي ثُمَّ تُصَلِّينَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي ، وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ فَصَلِّي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلٰى ذَالِكَ)) ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَهٰذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ)) . ❶

حکم دیتے ہیں؟ اس نے تو مجھے نماز وروزے سے بھی روک رکھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارے لیے رُوئی تجویز کرتا ہوں، وہ خون کو روک لیا کرے گی۔ انہوں نے کہا: وہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خون کا دہانہ بند کر دو۔ انہوں نے کہا: وہ اس سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کپڑا رکھ لیا کرو۔ اس نے کہا: وہ اس سے بھی بہت زیادہ ہوتا ہے، وہ تو جیسے بڑے زور سے بہتا چلا جاتا ہے۔ تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: میں تمہیں دو کام بتلاتا ہوں، تم ان میں سے ایک بھی کر لوگی تو دوسرے کی ضرورت نہیں رہے گی، لیکن اگر تم دونوں ہی کر لو تو یہ تم بہتر جانتی ہو۔ پھر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: یہ تو صرف شیطان کا ایک چوکا ہوتا ہے (تاکہ وہ اللہ کی عبادت سے روکے رکھے)، تم اللہ تعالیٰ کے علم کے مطابق چھے یا سات دِن حیض کے گزارا کرو، پھر غسل کر لیا کرو، یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ تم پاک صاف ہوگئی ہو تو چوبیس یا تیئیس دِن نماز پڑھو اور (اگر روزے رکھنے ہوں تو) روزے رکھو، یقیناً تمہیں یہی کفایت کر جائے گا، اور ہر مہینے اسی طرح کرتی رہنا جس طرح کہ دیگر عورتوں کو حیض آتا ہے اور جس طرح وہ اپنے حیض کے مقررہ وقت سے پاک ہوتی ہیں، لیکن اگر تو طاقت رکھتی ہے تو یوں کر لیا کر کہ تو ظہر کی نماز کو مؤخر کر لے اور عصر کی نماز میں جلدی کر لے (یعنی ظہر کا آخری وقت ہو اور عصر کا پہلا وقت ہو)، اور غسل کر کے پاک ہو جا، پھر ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی پڑھ لے، پھر مغرب کی نماز کو مؤخر کر لے اور عشاء میں جلدی کر لے، پھر غسل کر لے ان دونوں نمازوں کو اکٹھا پڑھ لے، اور فجر کو بھی غسل کر کے پڑھ لیا کر، پھر نماز پڑھ اور روزے رکھ، اگر تو اس پر قدرت رکھتی ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کاموں میں سے یہ کام مجھے زیادہ پسند ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٢٨٧ ـ جامع الترمذي: ١٢٨ ـ سنن ابن ماجه: ٦٢٢ ، ٦٢٧ ـ مسند أحمد: ٢٧١٤٤ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٧٢ ، ١٧٣

[٨٣٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٨٣٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، أنا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی حدیث ہے۔

[٨٣٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْإِسْكَافِيُّ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ، بِهٰذَا نَحْوَهُ.

سند کے اختلاف کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٨٣٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أنا الشَّافِعِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[٨٣٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ أَبُو بِشْرٍ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتُحِيضَتْ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ هٰذَا مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْتَجْلِسْ فِي مِرْكَنٍ))، فَجَلَسَتْ فِيهِ حَتّٰى رَأَتِ الصُّفْرَةَ فَوْقَ الْمَاءِ، فَقَالَ: ((تَغْتَسِلُ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا، ثُمَّ تَتَوَضَّأُ بَيْنَ ذٰلِكَ)). ❶

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کافی مدت سے استحاضے میں مبتلا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبحان اللہ، یہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ ایک ٹب میں بیٹھ جائے۔ چنانچہ وہ اس میں بیٹھ گئی تو اس نے پانی کے اُوپر زردی دیکھی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ ظہر اور عصر کے لیے ایک غسل کر لیا کرے، پھر مغرب اور عشاء کے لیے ایک غسل کر لیا کرے، پھر فجر کی نماز کے لیے بھی ایک غسل کر لیا کرے، پھر اس کے دوران وضوء کر لیا کرے۔

[٨٤٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ مُسْلِمٍ الصَّيْرَفِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کافی

❶ سنن أبي داود: ٢٩٦ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٧٣٠

عَاصِمٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ لَمْ تُصَلِّ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ((سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّمَا ذَالِكَ عِرْقٌ))، فَذَكَرَ كَلِمَةً بَعْدَهَا أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ((ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَتُؤَخِّرُ مِنَ الظُّهْرِ وَتُعَجِّلُ مِنَ الْعَصْرِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا وَاحِدًا، وَتُؤَخِّرُ مِنَ الْمَغْرِبِ وَتُعَجِّلُ مِنَ الْعِشَاءِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا وَتُصَلِّي)).

مدت سے (استحاضے کی وجہ سے) نماز نہیں پڑھ رہی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ، یہ تو صرف ایک رگ ہوتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے کوئی بات بیان فرمائی جو حیض کے دِنوں کے بارے میں تھی (پھر فرمایا:) وہ غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرے، ظہر کو مؤخر کر لے اور عصر میں جلدی کر لے اور ان دونوں نمازوں کے لیے ایک ہی غسل کر لے، پھر مغرب کو مؤخر کر لے اور عشاء میں جلدی کر لے اور ان دونوں نمازوں کے لیے بھی ایک ہی غسل کر لے اور نماز پڑھ لے۔

[۸٤۱]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْكَاتِبُ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ، اسْتُحِيضَتْ فَلَبِثَتْ زَمَانًا لَا تُصَلِّي فَأَتَتْ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهَا فَقَالَتْ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ خَافَتْ أَنْ تَكُونَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَلَا تَكُونُ لَهَا فِي الْإِسْلَامِ حَظٌّ أَلْبَثُ زَمَانًا لَا أَقْدِرُ عَلَى صَلَاةٍ مِنَ الدَّمِ، فَقَالَتْ لَهَا: امْكُثِي حَتَّى يَدْخُلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتَسْأَلِينَهُ عَمَّا سَأَلْتِنِي عَنْهُ، فَدَخَلَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ ذَكَرَتْ أَنَّهَا تُسْتَحَاضُ وَتَلْبَثُ الزَّمَانَ لَا تَقْدِرُ عَلَى الصَّلَاةِ وَتَخَافُ أَنْ تَكُونَ قَدْ كَفَرَتْ أَوْ لَيْسَ لَهَا عِنْدَ اللّٰهِ فِي الْإِسْلَامِ حَظٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قُولِي لِفَاطِمَةَ تُمْسِكُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ عَنِ الصَّلَاةِ عَدَدَ قُرْئِهَا، فَإِذَا مَضَتْ تِلْكَ الْأَيَّامُ فَلْتَغْتَسِلْ غَسْلَةً وَاحِدَةً، تَسْتَدْخِلُ وَتُنَظِّفُ وَتَسْتَثْفِرُ، ثُمَّ الطُّهُورَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ

ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا استحاضے میں مبتلا ہو گئیں تو ایک عرصے تک انہوں نے نماز نہ پڑھی، پھر وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور ان سے اس بات کا ذِکر کیا اور وہ اس بات سے ڈری ہوئی تھیں کہ وہ (نمازیں چھوڑنے کی وجہ سے) جہنمیوں میں ہی شامل نہ ہو جائیں اور اسلام میں ان کا کوئی حصہ ہی باقی نہ رہے، چنانچہ انہوں نے کہا: اے ام المؤمنین! میں خون کی وجہ سے ایک عرصے سے رُکی ہوئی ہوں اور نماز بھی نہیں پڑھ سکتی۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا: یہیں بیٹھ جاؤ، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائیں، پھر تم ان سے یہی مسئلہ پوچھ لینا جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے۔ چنانچہ جب آپ ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ فاطمہ بنت حبیش ہے، یہ کہہ رہی ہے کہ اسے استحاضہ آیا رہتا ہے اور ایک عرصے تک نماز بھی نہیں پڑھ پاتی اور ڈر رہی ہے کہ یہ (اسقدر نمازیں چھوڑ چھوڑ کر) کافر ہی نہ ہو جائے یا اسلام میں اس کا کوئی حصہ ہی باقی نہ رہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فاطمہ سے کہو کہ یہ ہر مہینے میں اتنے دِن نمازوں سے رُکی رہے جتنے حیض کے دِن ہوتے ہیں، جب وہ دِن گزر جائیں تو یہ ایک مرتبہ غسل کر لے، پھر اچھی طرح صفائی ستھرائی کر کے لنگوٹ باندھ لے،

وَتُصَلِّي فَإِنَّ الَّذِي أَصَابَهَا رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ، أَوْ عِرْقٌ انْقَطَعَ أَوْ دَاءٌ عَرَضَ لَهَا)). قَالَ عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ: فَسَأَلْنَا هِشَامَ بْنَ عُرْوَةَ فَأَخْبَرَنِي بِنَحْوِهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ أَبُو الْأَشْعَثِ فِي الْإِسْنَادِ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ خَالَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ. ❶

پھر ہر نماز کے وقت وضوء کر کے نماز پڑھ لیا کرے، کیونکہ یقیناً جو اس کو خون آتا ہے یہ شیطان کا چوکا ہے، یا کوئی رَگ ہے جو ٹوٹ گئی ہے، یا کوئی مرض ہے جو اسے لگ گئی ہے (یعنی یہ ہر صورت حیض نہیں ہے)۔ عثمان بن سعد کہتے ہیں: ہم نے ہشام بن عروہ سے سوال کیا تو انہوں نے مجھے اپنے والد کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی کے مثل بیان کیا اور ابواشعث سند ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں: مجھے ابن ابی ملیکہ نے بتلایا کہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا ان کی خالہ تھیں۔

[٨٤٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ سَعْدٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَتْ خَالَتِي فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَتْ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ أَقَعَ فِي النَّارِ إِنِّي أَدَعُ الصَّلَاةَ سَنَتَيْنِ أَوْ سِنِينَ لَا أُصَلِّي، فَقَالَتِ: انْتَظِرِي حَتَّى يَجِيءَ النَّبِيُّ ﷺ، فَجَاءَ فَقَالَتْ: هٰذِهِ فَاطِمَةُ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((قُولِي لَهَا فَلْتَدَعِ الصَّلَاةَ فِي كُلِّ شَهْرٍ أَيَّامَ قُرْئِهَا ثُمَّ لِتَغْتَسِلْ فِي كُلِّ يَوْمٍ غُسْلًا وَاحِدًا ثُمَّ الطُّهُورُ بَعْدُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَلْتُنَظِّفْ وَلْتَحْتَشِي فَإِنَّمَا هُوَ دَاءٌ عَرَضَ أَوْ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ أَوْ عِرْقٌ انْقَطَعَ)).

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میری خالہ فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور کہا: میں اس بات سے ڈر رہی ہوں کہ میں جہنم میں ہی نہ چلی جاؤں، کیونکہ میں نے ایک یا دو سال سے نمازیں چھوڑ رکھی ہیں اور کوئی نماز نہیں پڑھ رہی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: نبی ﷺ کے آنے کا انتظار کرو۔ پھر جب آپ ﷺ تشریف لائے تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ فاطمہ ہے اور اس طرح اس طرح کہہ رہی ہے، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے کہو کہ یہ ہر مہینے اتنے دِن نماز چھوڑا کرے جتنے دِن حیض کے ہوتے ہیں، پھر روزانہ ایک مرتبہ غسل کر لیا کرے اور پھر ہر نماز کے لیے وضوء کر لیا کرے، اور صفائی ستھرائی کر کے رُوئی باندھ لیا کرے، کیونکہ یہ تو بس ایک بیماری ہوتی ہے جو لگ جاتی ہے، یا شیطان کی طرف سے چوکا ہوتا ہے (تاکہ وہ عبادت سے روکے رکھے) یا کوئی رَگ ٹوٹی ہوتی ہے۔

[٨٤٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: سَأَلَتِ امْرَأَةٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ:

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے نبی ﷺ سے سوال کیا اور کہا: بلاشبہ میں ایسی عورت ہوں جسے استحاضہ آتا ہے اور میں پاک نہیں رہتی، تو کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، صرف اتنے دِنوں اور راتوں میں نماز چھوڑ دے جن میں تجھے حیض آتا ہے، پھر غسل کر کے رُوئی کا لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھنے لگ جا۔

❶ مسند أحمد: ٢٧٦٣١

((لا وَلٰكِنْ دَعِي قَدْرَ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كُنْتِ تَحِيضِينَ فِيهَا ثُمَّ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي وَصَلِّي)). ❶

[٨٤٤]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ رَجُلٌ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ دَمًا لَا يَفْتُرُ عَنْهَا، فَسَأَلَتْ أُمُّ سَلَمَةَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((لِتَنْظُرْ عَدَدَ الْأَيَّامِ وَاللَّيَالِي الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ قَبْلَ ذَالِكَ وَعَدَدَهُنَّ فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَالِكَ ثُمَّ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَتَسْتَثْفِرْ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّي)). ❷

اُم المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ایک عورت کا خون بہتا ہی رہتا تھا، بند ہی نہیں ہوتا تھا، تو اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اتنے دِنوں اور راتوں کا حساب لگا لے جتنے دِن اسے اس سے پہلے حیض آیا کرتا تھا، پھر اتنے دِن نماز چھوڑ دے، پھر جب (اتنے دِن گزر جائیں اور) نماز کا وقت ہو جائے تو وہ غسل کرے اور کپڑے کا لنگوٹ باندھ کر نماز پڑھ لے۔

[٨٤٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، أنا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْمَانِيُّ، أنا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنِ الْعَلَاءِ، قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا، يَقُولُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَكُونُ الْحَيْضُ لِلْجَارِيَةِ وَالثَّيِّبِ الَّتِي قَدْ أَيِسَتْ مِنَ الْحَيْضِ أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَلَا أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ أَيَّامٍ، فَإِذَا رَأَتِ الدَّمَ فَوْقَ عَشَرَةِ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ فَمَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ أَقْرَائِهَا قَضَتْ، وَدَمُ الْحَيْضِ أَسْوَدُ خَاثِرٌ تَعْلُوهُ حُمْرَةٌ، وَدَمُ الْمُسْتَحَاضَةِ أَصْفَرُ رَقِيقٌ فَإِنْ غَلَبَهَا فَلْتَحْتَشِي كُرْسُفًا، فَإِنْ غَلَبَهَا فَلْتُعْلِيهَا بِأُخْرَى، فَإِنْ غَلَبَهَا فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَقْطَعِ الصَّلَاةَ وَإِنْ قَطَرَ)). لَا يُثْبَتُ، عَبْدُ الْمَلِكِ، وَالْعَلَاءُ ضَعِيفَانِ وَمَكْحُولٌ لَا يُثْبَتُ سَمَاعُهُ.

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کم عمر لڑکی اور وہ بڑھیا جو حیض سے مایوس ہو چکی ہو، اس کے حیض کی کم از کم مدت تین دِن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دِن ہوتی ہے، سو جب وہ دس دِن سے زیادہ تک خون دیکھے تو وہ مستحاضہ شمار ہوگی، پھر جتنے بھی دِن اس کے حیض سے اضافی ہوں گے عورت ان دنوں (کی نمازوں کی) قضاء دے گی، حیض کا خون عام خون کی بہ نسبت بہت سیاہ ہوتا ہے، یہ گاڑھا ہوتا ہے اور اس پر سرخی غالب ہوتی ہے، جبکہ استحاضہ کا خون زرد اور پتلا ہوتا ہے، اگر یہ خون عورت پر غالب آ جائے تو وہ رُوئی کا لنگوٹ باندھ لے اور اگر وہ پھر بھی غالب رہے تو اس پر کوئی اور چیز رکھ لے، پھر اگر وہ دورانِ نماز بے قابو ہو جائے (یعنی اتنا روکنے کے باوجود بھی نکلتا رہے) تو وہ (خون) نماز نہیں توڑتا، اگرچہ قطرے بھی گرتے رہیں۔ یہ روایت ثابت نہیں ہے، عبدالملک اور علاء دونوں ضعیف راوی ہیں اور مکحول کا سماع

❶ سنن أبي داود: ٢٧٤ـ سنن النسائي: ١/ ١١٩، ١٨٢ـ سنن ابن ماجه: ٦٢٣ـ مسند الشافعي: ١/ ١٤٦

❷ سلف برقم: ٧٩٣

[٨٤٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيِّ الْمِصِّيصِيُّ، ثنا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكَرْمَانِيُّ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ، سَمِعْتُ الْعَلَاءَ، قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَقَلُّ مَا يَكُونُ مِنَ الْحَيْضِ لِلْجَارِيَةِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ ثَلَاثٌ، وَأَكْثَرُ مَا يَكُونُ مِنَ الْمَحِيضِ عَشَرَةُ أَيَّامٍ، فَإِذَا رَأَتِ الدَّمَ أَكْثَرَ مِنْ عَشَرَةِ أَيَّامٍ فَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَقْضِي مَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ أَقْرَائِهَا، وَدَمُ الْحَيْضِ لَا يَكُونُ إِلَّا دَمًا أَسْوَدَ عَبِيطًا تَعْلُوهُ حُمْرَةٌ، وَدَمُ الْمُسْتَحَاضَةِ رَقِيقٌ تَعْلُوهُ صُفْرَةٌ، فَإِنْ كَثُرَ عَلَيْهَا فِي الصَّلَاةِ فَلْتَحْتَشِي كُرْسُفًا فَإِنْ ظَهَرَ الدَّمُ عَلَتْهَا بِأُخْرَى، فَإِنْ هُوَ غَلَبَهَا فِي الصَّلَاةِ فَلَا تَقْطَعِ الصَّلَاةَ وَإِنْ قَطَرَ، وَيَأْتِيهَا زَوْجُهَا وَتَصُومُ)). وَعَبْدُ الْمَلِكِ هٰذَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ وَالْعَلَاءُ هُوَ ابْنُ كَثِيرٍ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ وَمَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي أُمَامَةَ شَيْئًا. ❶

ثابت نہیں ہے۔

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کنواری لڑکی اور بوڑھی عورت کو کم از کم تین دِن حیض آتا ہے اور زیادہ سے زیادہ دس دِن حیض آتا ہے، پھر جب وہ دیکھے کہ اسے دس دِن سے زائد تک بھی خون آ رہا ہے تو وہ استحاضہ کا خون ہوگا، چنانچہ حیض کے دِنوں سے جتنے بھی زیادہ دِن گزرے ہوں گے وہ ان کی نمازوں کی قضاء دے گی۔ حیض کا خون نہایت سیاہ اور گاڑھا ہوتا ہے، اس پر سرخی کا غلبہ ہوتا ہے، جبکہ استحاضہ کا خون پتلا ہوتا ہے اور اس پر زردی رنگ کا غلبہ ہوتا ہے، پھر اگر نماز میں خون بہت زیادہ آنے لگے تو اسے رُوئی کا لنگوٹ باندھ لینا چاہیے لیکن اگر پھر بھی خون نکلتا رہے تو اس پر کوئی اور چیز بھی رکھ لے، پھر اگر خون بے قابو ہو جائے (یعنی کسی بھی طریقے نہ رُکے) تو وہ نماز نہیں توڑ سکتا، اگرچہ قطرے ہی ٹپک رہے ہوں، وہ اپنے خاوند سے ہمبستری بھی کر سکتی ہے اور روزے بھی رکھ سکتی ہے۔ اس روایت کی سند میں عبدالملک نامی شخص مجہول ہے (یعنی اس کے حالات معلوم نہیں ہیں) اور علاء سے مراد ابن کثیر ہے جو حدیث کے معاملے میں ضعیف راوی ہے، اور مکحول نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے کسی حدیث کا سماع نہیں کیا۔

[٨٤٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَنَسٍ الشَّامِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ الْمِنْهَالِ الْبَصْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَقَلُّ الْحَيْضِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَأَكْثَرُهُ عَشَرَةُ أَيَّامٍ)). ابْنُ مِنْهَالٍ مَجْهُولٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَنَسٍ ضَعِيفٌ.

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیض کی کم از کم مدت تین دِن اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دِن ہے۔ ابن منہال مجہول راوی ہے اور محمد بن احمد بن انس ضعیف ہے۔

[٨٤٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا قَطَنُ بْنُ نُسَيْرٍ الْغُبَرِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اس عورت کے

❶ " ... الكبير للطبراني: ٨/ ٧٥٨٦۔ الكامل لابن عدي: ٢/ ٧٨٢

سُلَيْمَانَ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَرْأَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: ((تَعُدُّ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا، ثُمَّ تَغْتَسِلُ فِي كُلِّ يَوْمٍ عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ وَتُصَلِّي)). تَفَرَّدَ بِهِ جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَلَا يَصِحُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ وَهِمَ فِيهِ، وَإِنَّمَا هِيَ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ. ❶

بارے میں سوال کیا جسے استحاضہ آتا ہو، کہ وہ کیا کرے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے حیض کے دِن شمار کر لے، پھر جب وہ پاک ہو جائے تو روزانہ غسل کر کے نماز پڑھ لیا کرے۔ اس حدیث کو اکیلے جعفر بن سلیمان نے روایت کیا ہے، اور ابن جریج کے حوالے سے ابن زبیر سے روایت کرنا صحیح نہیں ہے، اسے اس میں وہم ہوا ہے، کیونکہ یہ فاطمہ بنت قیس نہیں بلکہ فاطمہ بنت ابی حبیش ہے۔

[٨٤٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، فِي الْحَامِلِ تَرَى الدَّمَ، قَالَتْ: الْحَامِلُ لَا تَحِيضُ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اس حاملہ عورت کے بارے میں فرماتی ہیں جو خون دیکھے: حاملہ کو حیض نہیں آتا، وہ غسل کر کے نماز پڑھ لے۔

[٨٥٠]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ حَفْصَةَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنَّا لَا نَرَى التَّرِيَّةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا، وَهِيَ الصُّفْرَةُ وَالْكُدْرَةُ.

سیدہ اُم عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ہم طہر کے بعد اس تری کو چنداں خاطر میں نہیں لایا کرتی تھیں جو زرد یا مٹیالے رنگ کی ہوتی تھی۔

[٨٥١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ الْمُحَارِبِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ الزَّرَّادِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ قَمِيرَ امْرَأَةِ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَرِهَتْ أَنْ يُجَامِعَ الْمُسْتَحَاضَةَ زَوْجُهَا.

مسروق رحمہ اللہ کی بیوی قمیر بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کو ناپسند کیا کہ مستحاضہ سے اس کا خاوند ہمبستری کرے۔

[٨٥٢]...... ثنا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ سَلْمٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: نفاس کا وقت چالیس دِن تک ہوتا ہے، سوائے اس کے کہ عورت اس سے پہلے ہی پاک ہو جائے (یعنی چالیس دِن

❶ المعجم الصغير للطبراني: ٢٣٥ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٣٥٥

أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ ﷺ: ((وَقْتُ النِّفَاسِ أَرْبَعُونَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذَالِكَ)) . لَمْ يَرْوِهِ عَنْ حُمَيْدٍ غَيْرُ سَلَّامٍ هٰذَا ، وَهُوَ سَلَّامٌ الطَّوِيلُ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ . ❶

کی مدت زیادہ سے زیادہ ہے، اس سے کم مدت بھی ہوسکتی ہے)۔ اس حدیث کو حُمید سے سلّام کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور یہ سلّام حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[۸۵۳]...... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ: لَا تَشُوفَنَّ لِي دُونَ الْأَرْبَعِينَ وَلَا تَجَاوَزْنَ الْأَرْبَعِينَ . يَعْنِي فِي النِّفَاسِ .

امام حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنی بیویوں سے کہا کرتے تھے: تم نفاس میں چالیس دِن پہلے میرے لیے بناؤ سنگھار بالکل نہ کرنا اور نہ چالیس دِن سے زائد تک دُور رہنا۔

[۸۵٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى ، ثنا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهُذَلِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنِ امْرَأَةِ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّهَا لَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَزَيَّنَتْ ، فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ: أَلَمْ أُخْبِرْكِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنَا أَنْ نَعْتَزِلَ النُّفَسَاءَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً . رَفَعَهُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ عَنْهُ ، وَخَالَفَهُ وَكِيعٌ .

امام حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ کی بیوی جب نفاس سے فارغ ہوئی تو اس نے بناؤ سنگھار کیا، تو عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم چالیس راتوں تک نفاس والی عورتوں سے دُور رہیں؟ اس روایت کو عمر بن ہارون نے مرفوع بیان کیا اور وکیع نے اس کی مخالفت کی۔

[۸۵٥]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ ، حَدَّثَنَا الْحَسَّانِيُّ ، ثنا وَكِيعٌ ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لِنِسَائِهِ: إِذَا نَفِسَتِ امْرَأَةٌ مِنْكُنَّ فَلَا تَقْرَبَنِّي أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذَالِكَ . وَكَذَالِكَ رَوَاهُ أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ ، وَيُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ ، وَهِشَامٌ ، وَاخْتُلِفَ عَنْ هِشَامٍ ، وَمُبَارَكِ بْنِ فَضَالَةَ ، رَوَوْهُ عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ مَوْقُوفًا . وَكَذَالِكَ رُوِيَ عَنْ عُمَرَ ، وَابْنِ عَبَّاسٍ ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، وَغَيْرِهِمْ مِنْ قَوْلِهِمْ .

امام حسن بصری رحمہ اللہ ہی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ اپنی بیویوں سے فرمایا کرتے تھے: جب تم میں سے کسی عورت کو نفاس کا خون آئے تو وہ چالیس دِن تک میرے بالکل قریب نہ آئے، ہاں اگر اس سے پہلے ہی وہ پاک ہو جائے (تو آ سکتی ہے)۔ اسی طرح اس کو اشعث بن سوّار، یونس بن عبید اور ہشام نے روایت کیا ہے اور ہشام اور مبارک بن فضالہ سے اختلاف نقل کیا گیا ہے، انہوں نے حسنؒ کے واسطے سے عثمان بن ابوالعاص سے موقوف روایت کیا ہے۔ اسی طرح یہ سیدنا عمر، ابن عباس اور انس بن مالک رضی اللہ عنہم سے بھی ان کے قول کے طور پر مروی ہے۔

[۸۵٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا أَبُو شَيْبَةَ ، ثنا أَبُو بِلَالٍ ، ثنا أَبُو شِهَابٍ ، عَنْ هِشَامٍ

سیدنا عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نفاس والی عورتوں کے لیے ان کے نفاس کی

❶ سنن ابن ماجه: ٦٤٩ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٣٧٩١ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٣٤٣

بْنِ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ، قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلنُّفَسَاءِ فِي نِفَاسِهِنَّ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. ❶

مدت چالیس دِن مقرر فرمائی۔

[۸۵۷]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ، ثنا أَبُو بِلَالٍ، ثنا حَبَّانُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ. أَبُو بِلَالٍ الْأَشْعَرِيُّ هٰذَا ضَعِيفٌ وَعَطَاءٌ هُوَ ابْنُ عَجْلَانَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ❷

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ اس روایت کی سند میں ابو بلال اشعری ضعیف ہے اور عطاء سے مراد ابن عجلان ہے جو متروک الحدیث ہے۔

[۸۵۸]...... ثنا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، ثنا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عُلَاثَةُ، عَنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَنْتَظِرُ النُّفَسَاءُ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً فَإِنْ رَأَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ ذَالِكَ فَهِيَ طَاهِرٌ، وَإِنْ جَاوَزَتِ الْأَرْبَعِينَ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي، فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ تَوَضَّأَتْ لِكُلِّ صَلَاةٍ)). عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ، وَابْنُ عُلَاثَةَ ضَعِيفَانِ مَتْرُوكَانِ. ❸

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نفاس والی عورت چالیس دِن تک (خون ختم ہونے کا) انتظار کرے، لیکن اگر وہ دیکھے کہ وہ اس سے پہلے ہی پاک ہوگئی ہے (یعنی چالیس دِن مکمل ہونے سے پہلے ہی ان کا خون بند ہوگیا ہے) تو وہ پاک شمار ہوگی، اور اگر چالیس دِن سے تجاوز کر جائے تو وہ مستحاضہ کے حکم میں ہو گی، وہ غسل کرے اور نماز پڑھ لے، لیکن اگر خون زیادہ آ رہا ہو تو ہر نماز کے لیے الگ وضوء کر لیا کرے۔ اس روایت کی سند میں عمرو بن حصین اور ابن علاثہ دونوں ضعیف اور متروک راوی ہیں۔

[۸۵۹]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ، ح وَحَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا ابْنُ أَخِي جُوَيْرِيَةَ، حَدَّثَنَا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ امْرَأَتَهُ نَفِسَتْ وَأَنَّهَا رَأَتِ الطُّهْرَ بَعْدَ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَتَطَهَّرَتْ ثُمَّ أَتَتْ فِرَاشَهُ،

سیدنا عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی بیوی کو نفاس کا خون آیا اور وہ بیس دِن کے بعد ہی پاک ہو گئی، چنانچہ وہ نہا دھو کر ان کے بستر پر آئی تو انہوں نے کہا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ اس نے کہا: میں پاک ہو گئی ہوں۔ تو انہوں نے اسے لات ماری اور کہا: مجھ سے دُور رہو، کیونکہ تم مجھے میرے دِین کے حکم پر عمل کرنے سے باز نہیں رکھ سکتی، اس لیے کہ تم چالیس دِن گزرنے تک میرے قریب نہ آنا۔ ہشام نے اپنی روایت میں عائذ رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے اور ان

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ١٧٦ ـ إتحاف المهرة: ١٠/ ٦٩١

❷ سيأتي برقم: ٨٦٥

❸ المعجم الأوسط للطبراني: ٨٣٠٧ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٧٦

فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكِ؟))، قَالَتْ: قَدْ طَهُرْتُ، قَالَ: فَضَرَبَهَا بِرِجْلِهِ وَقَالَ: ((إِلَيْكِ عَنِّي فَلَسْتِ بِالَّذِي تُعْزِبُنِي عَنْ دِينِي حَتَّى تَمْضِيَ لَكِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً)). وَقَالَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ، عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو: وَكَانَ مِمَّنْ بَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ غَيْرُ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

کا شمار ان صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے درخت کے نیچے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی (یعنی یہ بیعتِ رضوان میں شریک تھے) اور اس روایت کو معاویہ بن قرہ سے جلد بن ایوب کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور یہ ضعیف ہے۔

[۸۶۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا وَكِيعٌ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: تَجْلِسُ النُّفَسَاءُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا. وَعَنْ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْبَصْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، مِثْلَهُ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نفاس والی عورت چالیس دِن تک بیٹھی رہے۔ یہ روایت ایک اور سند کے ساتھ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[۸۶۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِمْصِيُّ وَلَقَبُهُ سُلَيْمٌ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، أنا عَلِيٌّ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا مَضَى لِلنُّفَسَاءِ سَبْعٌ ثُمَّ رَأَتِ الطُّهْرَ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّ)). قَالَ سُلَيْمٌ: فَلَقِيتُ عَلِيَّ بْنَ عَلِيٍّ فَحَدَّثَنِي، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيٍّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. وَالْأَسْوَدُ هُوَ ابْنُ ثَعْلَبَةَ شَامِيٌّ. ❶

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب نفاس والی عورت کے سات دِن گزر جائیں، پھر وہ دیکھے کہ (اس کا خون آنا بند ہوگیا ہے اور) وہ پاک ہوگئی ہے تو وہ غسل کر کے نماز پڑھ لے۔ سُلیم کہتے ہیں کہ میں علی بن علی سے ملا تو انہوں نے مجھے اسود، عبادہ بن نُسی اور عبدالرحمان بن غنم کے واسطے سے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل بیان کیا۔ اور اسود سے مراد ابن ثعلبہ شامی ہیں۔

[۸۶۲]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا جَدِّي، نا أَبُو بَدْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عہدِ رسالت میں نفاس والی عورت چالیس دِن تک بیٹھتی تھی (یعنی انتظار کرتی تھی) اور ہم چھائیوں کا علاج کرنے کے لیے چہروں پر ورس لگایا کرتی تھیں۔

❶ المستدرك للحاكم: ۱/ ۱۷٦ - السنن الكبرٰى للبيهقي: ۱/ ۳٤۲

أَبِي سَهْلٍ، عَنْ مُسَّةَ الْأَزْدِيَّةِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَتِ النُّفَسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَقْعُدُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، وَكُنَّا نَطْلِي وُجُوهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ. ❶

[٨٦٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ، وَأَبُو غَسَّانَ قَالَا: نا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ، أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى أَبُو الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي سَهْلٍ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَقَالَ: تَقْعُدُ بَعْدَ نِفَاسِهَا. وَأَبُو سَهْلٍ هَذَا هُوَ كَثِيرُ بْنُ زِيَادٍ الْبُرْسَانِيُّ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی حدیث ہے، اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ عورت اپنے نفاس کے بعد بیٹھی رہے گی۔ اس روایت کی سند میں مذکور ابوسہل جوراوی ہیں وہ کثیر بن زیاد البرسانی ہیں۔

[٨٦٤]...... ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: سُئِلَ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ النُّفَسَاءِ، كَمْ تَقْعُدُ إِذَا رَأَتِ الدَّمَ؟ قَالَ: أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ تَغْتَسِلُ.

محمد بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے نفاس والی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا اور میں سن رہا تھا، کہ جب وہ خون دیکھے تو کتنے دن بیٹھی رہے؟ تو انہوں نے فرمایا: چالیس دن تک، پھر غسل کر لے۔

[٨٦٥]...... ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ إِمْلَاءً، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ زَيْدٍ، ثنا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ، ثنا عَطَاءُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ الْمَكِّيِّ، قَالَ: سُئِلَتْ عَائِشَةُ عَنِ النُّفَسَاءِ، فَقَالَتْ: سُئِلَ ﷺ عَنْ ذَالِكَ فَأَمَرَهَا ((أَنْ تُمْسِكَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً ثُمَّ تَغْتَسِلُ ثُمَّ تَتَطَهَّرُ فَتُصَلِّي)). عَطَاءٌ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ❷

عبداللہ بن ابوملیکہ المکی بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفاس والی عورت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ سے بھی اسی بارے میں پوچھا گیا تھا تو آپ ﷺ نے یہ حکم فرمایا تھا کہ وہ چالیس دن تک نماز سے رُکی رہے، پھر غسل کرے اور پاک صاف ہو کر نماز پڑھنے لگ جائے۔

[٨٦٦]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثنا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجُرَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَرْزَمِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مُسَّةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا سَأَلَتْهُ كَمْ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ جب عورت بچے کو جنم دے تو کتنے دن تک بیٹھی رہے؟ (یعنی کتنے دن تک اسے نفاس کا خون آ سکتا ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس دن تک، ہاں اگر وہ اس سے پہلے ہی دیکھ لیتی ہے کہ وہ پاک ہوگئی ہے (تو پھر

❶ سنن أبي داود: ٣١١ـ جامع الترمذي: ١٣٩ ـ سنن ابن ماجه: ٦٤٨ ـ مسند أحمد: ٢٦٥٦١ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٧٥

❷ سلف برقم: ٨٥٧

تَـجْـلِسُ الْمَرْأَةُ إِذَا وَلَدَتْ؟ قَالَ: ((تَجْلِسُ أَرْبَعِينَ يَوْمًا إِلَّا أَنْ تَرَى الطُّهْرَ قَبْلَ ذَالِكَ)) . ❶

نماز پڑھنا شروع کر دے)۔

[٨٦٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ ، ثنا وَكِيعٌ ، ثنا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيِّ ، عَنْ عَرْفَجَةَ السُّلَمِيِّ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: لَا يَحِلُّ لِلنُّفَسَاءِ إِذَا رَأَتِ الطُّهْرَ إِلَّا أَنْ تُصَلِّيَ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نفاس والی عورت کے لیے جائز نہیں ہے کہ جب وہ پاک ہو جائے تو نماز نہ پڑھے۔

## بَابُ مَا يَلْزَمُ الْمَرْأَةَ مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا طَهُرَتْ مِنَ الْحَيْضِ

## جب عورت حیض سے پاک ہو جائے تو اس پر نماز لازم ہو جاتی ہے

[٨٦٨]...... نـا يَـعْـقُـوبُ بْـنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ ، نـا الْـحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْـنِ سَـعِيدٍ ، أنا عُبَادَةُ بْنُ نُسِيٍّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْـنِ غَـنْـمٍ أَخْبَـرَهُ ، قَالَ: سَأَلْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ عَنِ الْـحَـائِضِ تَطْهُرُ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ بِقَلِيلٍ؟ قَالَ: تُـصَـلِّـي الْـعَصْرَ ، قُلْتُ: قَبْلَ ذَهَابِ الشَّفَقِ؟ قَالَ: تُـصَـلِّـي الْمَغْرِبَ ، قُلْتُ: قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ؟ قَالَ: تُـصَـلِّـي الْعِشَاءَ ، قُلْتُ: قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ؟ قَالَ: تُـصَلِّي الصُّبْحَ ، هٰكَذَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نُـعْـلِـمَ نِسَـاءَ نَا . لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

عبدالرحمان بن غنم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے اس حائضہ کے بارے میں سوال کیا جو غروبِ آفتاب سے کچھ ہی دیر پہلے پاک ہوتی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اسے عصر کی نماز پڑھنا ہو گی۔ میں نے کہا: اگر وہ شفق ختم ہونے سے پہلے پاک ہو تو؟ انہوں نے فرمایا: اسے مغرب کی نماز پڑھنا ہو گی۔ میں نے کہا: طلوعِ فجر سے پہلے پاک ہو تو؟ انہوں نے کہا: عشاء کی نماز پڑھنا ہو گی۔ میں نے کہا: طلوعِ آفتاب سے قبل پاک ہو تو؟ انہوں نے فرمایا: اسے صبح کی نماز پڑھنا ہو گی۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم اپنی عورتوں کو بتائیں۔ محمد بن سعید کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا اور وہ متروک الحدیث ہے۔

## بَابُ جَوَازِ الصَّلَاةِ مَعَ خُرُوجِ الدَّمِ السَّائِلِ مِنَ الْبَدَنِ

## جسم سے بہنے والے خون کے خروج کے ساتھ نماز کے جواز کا بیان

[٨٦٩]...... وَحَـدَّثَـنَـا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْـمُـحَـارِبِـيُّ بِـالْـكُـوفَةِ ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ ، وَحَدَّثَنَا الْـحُسَيْـنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْـكُـوفِـيُّ ، قَـالَا: ثـنـا يُونُـسُ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ إِسْـحَاقَ ، حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی نے مشرکین کی ایک عورت کو قتل کر دیا، پھر جب رسول اللہ ﷺ قافلہ کے ساتھ واپس آئے تو اس کا خاوند آیا جو اس وقت موجود نہیں تھا، جب اس کو پتہ چلا تو

❶ سلف برقم: ٨٦٣

جَابِرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَأَصَابَ رَجُلٌ امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَافِلًا أَتَى زَوْجُهَا وَكَانَ غَائِبًا فَلَمَّا أُخْبِرَ الْخَبَرَ حَلَفَ أَنَّهُ لَا يَنْتَهِي حَتّٰى يُهْرِيقَ دَمًا فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَخَرَجَ يَتْبَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلًا - وَقَالَ الْقَاضِي: فَلَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْزِلًا - قَالَ: ((مَنْ رَجُلٌ يَكْلَؤُنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهِ؟))، قَالَ: فَيَبْتَدِرُ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: ((كُونَا بِفَمِ الشِّعْبِ))، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ قَدْ نَزَلُوا الشِّعْبَ مِنَ الْوَادِي، فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ إِلٰى فَمِ الشِّعْبِ قَالَ الْأَنْصَارِيُّ لِلْمُهَاجِرِيِّ: أَيُّ اللَّيْلِ تُحِبُّ أَنْ أَكْفِيَكَ: أَوَّلَهُ أَوْ آخِرَهُ؟ قَالَ: بَلِ اكْفِنِي أَوَّلَهُ، قَالَ: فَاضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ فَنَامَ وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي، وَأَتَى الرَّجُلُ فَلَمَّا رَأَى شَخْصَ الرَّجُلِ عَرَفَ أَنَّهُ رَبِيئَةُ الْقَوْمِ، فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَانْتَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا، ثُمَّ رَمَاهُ بِسَهْمٍ آخَرَ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَانْتَزَعَهُ فَوَضَعَهُ وَثَبَتَ قَائِمًا، ثُمَّ عَادَ لَهُ بِالثَّالِثِ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَنَزَعَهُ فَوَضَعَهُ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ أَهَبَّ صَاحِبَهُ، فَقَالَ لَهُ: اجْلِسْ فَقَدْ أُثْبِتَ فَوَثَبَ، فَلَمَّا رَآهُمَا الرَّجُلُ عَرَفَ أَنْ قَدْ نَذَرُوا بِهِ فَهَرَبَ، فَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْأَنْصَارِيِّ مِنَ الدِّمَاءِ، قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ أَفَلَا أَهْبَبْتَنِي، - وَقَالَ أَبُو كُرَيْبٍ: أَفَلَا أَنْبَهْتَنِي أَوَّلَ مَا رَمَاكَ؟ - قَالَ: كُنْتُ فِي سُورَةٍ أَقْرَأُهَا فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا حَتّٰى أُنْفِذَهَا، فَلَمَّا تَابَعَ عَلَيَّ الرَّمْيَ رَكَعْتُ فَأَذَنْتُكَ، وَأَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا أَنِّي أُضِيعُ ثَغْرًا أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِحِفْظِهِ لَقَطَعَ نَفْسِي

اس نے قسم اٹھائی کہ وہ تب تک باز نہیں آئے گا جب تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی کو قتل نہ کر دے۔ چنانچہ وہ نکلا اور رسول اللہ ﷺ کے قدموں کے نشانات پر چلتا ہوا پیچھا کرنے لگا۔ رسول اللہ ﷺ نے (راستے میں) ایک مقام پر پڑاؤ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس رات ہمارا پہرہ کون دے گا؟ تو ایک آدمی مہاجرین میں سے اور ایک آدمی انصار میں سے اس کام کے لیے آمادہ ہو گئے اور ان دونوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم پہرہ دیں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں اس گھاٹی کے دہانے پر کھڑے رہنا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ وادی سے گھاٹی کی طرف اُتر گئے، پھر جب وہ دونوں آدمی گھاٹی کے منہ کی طرف نکل گئے تو انصاری صحابی نے مہاجر صحابی سے کہا: آپ رات کے کس حصے کی ذمہ داری مجھ کو سونپنا چاہیں گے؟ تو انہوں نے کہا کہ تم پہلے حصے کی ذمہ داری لے لو۔ چنانچہ مہاجر صحابی لیٹ (کر سو) گئے اور انصاری صحابی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ راوی کہتے ہیں کہ ادھر سے اس عورت کا خاوند بھی آ گیا، اس نے جب آدمی کی پرچھائی سی دیکھی تو سمجھ گیا کہ یہ اس قوم کا پہرے دار ہے، چنانچہ اس نے انہیں تیر مارا جو ان کے اندر پیوست ہو گیا۔ انصاری نے اس تیر کو کھینچا اور نیچے رکھ دیا اور خود اسی طرح نماز پڑھتے رہے۔ اس نے ایک اور تیر مارا اور وہ بھی ان کے اندر پیوست ہو گیا، صحابی نے اس تیر کو بھی باہر نکالا اور نیچے رکھ دیا، اور خود نماز پڑھتے رہے۔ اس آدمی نے ایک مرتبہ پھر تیر مارا اور یہ تیر بھی ان کے اندر پیوست ہو گیا، انہوں نے اس کو بھی باہر کھینچ کر نیچے رکھ دیا اور خود کھڑے نماز پڑھتے رہے، پھر انہوں نے رکوع کیا، پھر انہوں نے اپنے ساتھی کو جگا دیا، تو انہوں نے کہا: بیٹھے رہو، میں ابھی آیا۔ پھر وہ اُچھل کر کھڑے ہو گئے۔ جب اس آدمی نے ان دونوں صحابیوں کو دیکھا تو وہ سمجھ گیا

قَبْلَ أَنْ أَقْطَعَهَا أَوْ أُنْفِذَهَا . ❶

کہ اس نے دوسرے کو بھی جگا دیا ہے، چنانچہ وہ بھاگ کھڑا ہوا۔ جب مہاجر نے انصاری کو لہولہان دیکھا تو کہا: سبحان اللہ! جب اس نے آپ کو پہلا تیر مارا تو آپ نے مجھے اسی وقت کیوں نہ اُٹھا دیا؟ تو انہوں نے کہا: میں نے ایک سورت کی قرأت شروع کر دی تھی تو میں نے پسند نہ کیا کہ میں اس کو مکمل کیے بغیر ادھورا ہی چھوڑ دوں، لیکن مجھ کو پے در پے تیر لگے تو میں نے رکوع کر دیا اور آپ کو آواز دی، اور اللہ کی قسم! اگر مجھ کو یہ خدشہ نہ ہوتا کہ میں اس ذمہ داری کو نبھا نہیں پاؤں گا جس کو سرانجام دینے کا رسول اللہ ﷺ نے مجھ کو حکم فرمایا ہے تو میری جان تو چلی جاتی لیکن اس سورت کو ادھورا نہ چھوڑتا۔

[٨٧٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، وَآخَرُونَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، نا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ صَلَّى وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا.

مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس حالت میں نماز پڑھی کہ ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

[٨٧١]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَيُّوبَ، نا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عُمَرَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

## بَابٌ فِي بَيَانِ الْعَوْرَةِ وَالْفَخِذُ مِنْهَا

### ستر کا بیان اور اس کا بیان کہ ران بھی پردے کا عضو ہے

[٨٧٢]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، حَدَّثَنِي آلُ جَرْهَدٍ، عَنْ جَرْهَدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ وَعَلَيْهِ بُرْدَةٌ قَدِ

سیدنا جرہد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ مسجد میں چادر اوڑھے بیٹھے تھے اور ان کی ران سے کپڑا ہٹا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ران بھی پردے کا عضو ہے۔

❶ سنن أبي داود: ١٩٨ ـ صحيح ابن حبان: ١٠٩٦ ـ مسند أحمد: ١٤٧٠٤، ١٤٨٦٥ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٥٦، ١٥٧

انْكَشَفَتْ فَخِذُهُ، فَقَالَ: ((إِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ)). ❶

[٨٧٣]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ زُرْعَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❷

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی ہے۔

[٨٧٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ، نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَكْشِفْ عَنْ فَخِذِكَ فَإِنَّ الْفَخِذَ مِنَ الْعَوْرَةِ)). ❸

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم اپنی ران کو برہنہ مت کیا کرو، کیونکہ یقیناً ران بھی پردے کا عضو ہے۔

[٨٧٥]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ، ثنا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَكْشِفْ عَنْ فَخِذِكَ وَلَا تَنْظُرْ إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم اپنی ران کو برہنہ مت کرو اور نہ ہی کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران کی طرف دیکھو۔

## بَابُ جَوَازِ الْمَسْحِ عَلَى الْجَبَائِرِ
## پٹیوں پر مسح کا جواز

[٨٧٦]...... ثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ الصَّائِغُ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَهُوَ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اُن پٹیوں کے بارے میں سوال کیا جو ٹوٹی ہوئی ہڈی پر بندھی ہوتی ہیں، کہ ایسا شخص وضوء کیسے کرے گا اور جب جنبی ہو جائے تو غسل کیسے کرے گا؟ تو

❶ سنن أبي داود: ٤٠١٤ ـ جامع الترمذي: ٢٧٩٥ ـ مسند أحمد: ١٥٩٢٦، ١٥٩٢٧، ١٥٩٢٨، ١٥٩٢٩، ١٥٩٣٠، ١٥٩٣١، ١٥٩٣٢ ـ صحيح ابن حبان: ١٧١٠ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٧٠١، ١٧٠٢، ١٧٠٣، ١٧٠٤

❷ انظر تخريج الحديث السابق

❸ سنن أبي داود: ٣١٤٠، ٤٠١٥ ـ سنن ابن ماجه: ١٤٦٠ ـ مسند أحمد: ١٢٤٩ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١٦٩٧

طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجَبَائِرِ يَكُونُ عَلَى الْكَسِيرِ كَيْفَ يَتَوَضَّأُ صَاحِبُهَا وَكَيْفَ يَغْتَسِلُ إِذَا أَجْنَبَ؟ قَالَ: ((يَمْسَحَانِ بِالْمَاءِ عَلَيْهَا فِي الْجَنَابَةِ وَالْوُضُوءِ))، قُلْتُ: فَإِنْ كَانَ فِي بَرْدٍ يَخَافُ عَلَى نَفْسِهِ إِذَا اغْتَسَلَ؟ قَالَ: ((يُمِرُّ عَلَى جَسَدِهِ))، وَقَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ (النساء: ٢٩) ((وَيَتَيَمَّمُ إِذَا خَافَ)).

آپ ﷺ نے فرمایا: وہ وضوء اور جنابت میں ان پٹیوں پر پانی کے ساتھ مسح کر لے۔ میں نے عرض کیا: اگر سخت سردی ہو اور وہ اپنے بارے میں اس بات سے ڈرتا ہو کہ جب وہ غسل کرے گا (تو وہ کسی بڑی تکلیف سے دوچار ہو سکتا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنے جسم پر سے پانی گزار لے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا﴾ ''اور تم اپنے آپ کو قتل مت کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ تم پر بہت رحم کرنے والا ہے۔'' اور (پھر فرمایا کہ) اسے کوئی خدشہ ہو تو تیمم کر لے۔

[٨٧٧]...... ثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا أَبُو الْوَلِيدِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْمَوَالِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. أَبُو الْوَلِيدِ خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ ضَعِيفٌ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے اور اس سند میں ابوولید خالد بن یزید مکی ضعیف راوی ہے۔

[٨٧٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ بْنِ يُونُسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: انْكَسَرَ إِحْدَى زَنْدَيَّ فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسَحَ عَلَى الْجَبَائِرِ. عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ مَتْرُوكٌ. ❶

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری ایک کلائی ٹوٹ گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں پٹیوں کے اوپر مسح کر لوں۔ اس روایت کی سند میں مذکور راوی عمرو بن خالد واسطی متروک ہے۔

[٨٧٩]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ بْنِ عِمْرَانَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ، نا إِسْرَائِيلُ، نا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

❶ مصنف عبد الرزاق: ٦٢٣۔ سنن ابن ماجه: ٦٥٧۔ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ١/ ٣٠٠

## بَابُ بَيَانِ الْمَوْضِعِ الَّذِي يَجُوزُ فِيهِ الصَّلَاةِ

### اس جگہ کا بیان جس میں نماز پڑھنا جائز ہے

[۸۸۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ الْخُوَارِزْمِيُّ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَائِطِ تُلْقَى فِيهِ الْعَذِرَةُ وَالنَّتْنُ ، قَالَ: ((إِذَا سُقِيَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَصَلِّ فِيهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس باغ کے بارے میں، کہ جس میں لوگوں کا پاخانہ اور گندگی پھینکی جاتی تھی، فرمایا: جب اسے تین مرتبہ سیراب کر دیا جائے (یعنی پانی بہا دیا جائے) تو اس میں نماز پڑھ لو۔

[۸۸۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبَانَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ هَذِهِ الْحِيطَانِ الَّتِي تُلْقَى فِيهَا هَذِهِ الْعَذِرَاتُ وَهَذَا الزِّبْلُ أَيُصَلَّى فِيهَا؟ قَالَ: إِذَا سُقِيَتْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَصَلِّ فِيهَا ، وَرَفَعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ . اخْتَلَفَا فِي الْإِسْنَادِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس باغ کے بارے میں سوال کیا گیا جس میں پاخانے، گوبر اور لید پھینکی جاتی تھی، کہ کیا اس میں نماز پڑھی جا سکتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب اسے تین مرتبہ سیراب کر دیا جائے تو اس میں نماز پڑھ لو۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے نبی ﷺ کے فرمان کے طور پر بیان کیا۔

[۸۸۲]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُجَاهِدٍ ، ثنا رَبَاحٌ النُّوبِيُّ أَبُو مُحَمَّدٍ مَوْلَى آلِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ تَقُولُ لِلْحَجَّاجِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ فَدَفَعَ دَمَهُ إِلَى ابْنِي فَشَرِبَهُ ، فَأَتَاهُ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ: ((مَا صَنَعْتَ؟)) قَالَ: كَرِهْتُ أَنْ أَصُبَّ دَمَكَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَمَسَّكَ النَّارُ)) ، وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِهِ وَقَالَ: ((وَيْلٌ لِلنَّاسِ مِنْكَ وَوَيْلٌ لَكَ مِنَ النَّاسِ)).

آلِ زبیر کے آزاد کردہ غلام رباح النوبی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کو حجاج سے فرماتے سنا: نبی ﷺ نے سینگی لگوائی اور اپنا خون مبارک میرے بیٹے کو دے دیا، تو اس نے وہ پی لیا۔ پھر جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو یہ بات بتلائی تو آپ ﷺ نے (میرے بیٹے) سے استفسار فرمایا: تم نے یہ کیا کیا؟ تو اس نے کہا: میں نے اس بات کو ناپسند کیا کہ میں آپ کا خون کہیں گراؤں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: تمہیں (جہنم کی) آگ نہیں چھوئے گی۔ پھر آپ ﷺ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ہلاکت ہے اس شر کے لیے جو تجھ سے لوگوں کو پہنچے اور ہلاکت ہے اس شر کے لیے جو لوگوں سے تجھ کو پہنچے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# کتاب الصلوٰۃ

## نماز کے مسائل

[٨٨٣]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِحَمْدِ اللّٰهِ أَقْطَعُ)). تَفَرَّدَ بِهِ قُرَّةُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَرْسَلَهُ غَيْرُهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَقُرَّةُ لَيْسَ بِقَوِيٍّ فِي الْحَدِيثِ. وَرَوَاهُ صَدَقَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَلَا يَصِحُّ الْحَدِيثُ، وَصَدَقَةُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ ضَعِيفَانِ، وَالْمُرْسَلُ هُوَ الصَّوَابُ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ اہم کام بے برکت ہو جاتا ہے جسے اللہ کی تعریف کے ساتھ شروع نہ کیا جائے۔ اس حدیث کو اکیلے قرہ نے امام زہریؒ اور ابوسلمہ کے واسطے سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور ان کے علاوہ دیگر نے اس روایت کو امام زہریؒ کے واسطے سے نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔ قرہ حدیث کے معاملے میں قوی نہیں ہیں۔ اس حدیث کو صدقہ نے محمد بن سعید، امام زہریؒ اور عبدالرحمان بن کعب کے واسطے سے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے، اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے، کیونکہ صدقہ اور محمد بن سعید دونوں ضعیف راوی ہیں، اور درست موقف یہی ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے۔

[٨٨٤]...... حَدَّثَنِي أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، نا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيهِ بِذِكْرِ اللّٰهِ أَقْطَعُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ اہم کام بے برکت ہوتا ہے جس کی ابتداء اللہ کے ذکر سے نہ کی جائے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٢٠٨، ٢٠٩۔ مسند أحمد: ٨٧١٢۔ صحيح ابن حبان: ١، ٢

## بَابُ الصَّلَوَاتِ الْفَرَائِضِ وَأَنَّهُنَّ خَمْسٌ

## پانچ فرض نمازوں کا بیان

[۸۸۵]..... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ أَخِيهِ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: كَمِ افْتَرَضَ اللهُ عَلَى عِبَادِهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ؟ قَالَ: ((خَمْسُ صَلَوَاتٍ))، قَالَ: هَلْ قَبْلَهُنَّ أَوْ بَعْدَهُنَّ شَيْءٌ؟ فَقَالَ: ((افْتَرَضَ اللهُ عَلَى عِبَادِهِ صَلَوَاتٍ خَمْسًا))، فَحَلَفَ الرَّجُلُ بِاللهِ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا يَنْقُصُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنْ صَدَقَ دَخَلَ الْجَنَّةَ)). ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ نمازیں۔ اس نے کہا: کیا ان سے پہلے اوران کے بعد بھی کچھ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ ہی نمازیں فرض کی ہیں۔ تو اس آدمی نے اللہ کی قسم اٹھائی کہ وہ نہ تو ان پر کوئی اضافہ کرے گا اور نہ ہی ان میں کمی کرے گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے سچ بولا ہے تو یہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔

## بَابُ الْأَمْرِ بِتَعْلِيمِ الصَّلَوَاتِ وَالضَّرْبِ عَلَيْهَا وَحَدِّ الْعَوْرَةِ الَّتِي يَجِبُ سَتْرُهَا

## نمازوں کی تعلیم اور (اپنے بچوں کو نماز پڑھانے کے لیے) مارنے کا حکم اور شرم گاہ کی حد، جسے چھپانا واجب ہے۔

[۸۸٦]..... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا بَلَغَ أَوْلَادُكُمْ سَبْعَ سِنِينَ فَفَرِّقُوا بَيْنَ فُرُشِهِمْ، فَإِذَا بَلَغُوا عَشْرَ سِنِينَ فَاضْرِبُوهُمْ عَلَى الصَّلَاةِ)). ❷

عبدالملک بن ربیع بن بسرہ اپنے باپ اور دادا کے واسطے سے نبی ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری اولاد سات برس کی عمر کو پہنچ جائے تو ان کے بستر الگ الگ کر دو اور جب وہ دس برس کی عمر کو پہنچ جائے تو انہیں نماز پڑھانے کے لیے (مارنا بھی پڑے تو) مارو۔

[۸۸۷]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أنا أَبُو حَمْزَةَ الصَّيْرَفِيُّ وَهُوَ سَوَّارُ بْنُ دَاوُدَ، نا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعٍ، وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا لِعَشْرٍ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو سات برس کی عمر میں نماز کا حکم دو اور دس برس کی عمر میں انہیں مار کر نماز پڑھاؤ اور ان کے بستر بھی جدا کر دو، اور جب تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام، لونڈی یا ملازم کی شادی کر دے تو وہ اس کی ناف سے نیچے اور گھٹنے کے اوپر

❶ جامع الترمذي: ٢١٤ ـ مسند أحمد: ١٣٨١٥ ـ صحيح ابن حبان: ١٤٤٧، ٢٤١٦

❷ مسند أحمد: ١٥٣٣٩ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢٥٦٥، ٢٥٦٦

الْـمَضَاجِعِ ، وَإِذَا زَوَّجَ أَحَدُكُمْ عَبْدَهُ أَمَتَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا يَـنْـظُرْ إِلَى مَا دُونَ السُّرَّةِ وَفَوْقَ الرُّكْبَةِ ، فَإِنَّ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ إِلَى الرُّكْبَةِ مِنَ الْعَوْرَةِ)) . ❶

والے حصے کو نہ دیکھے، کیونکہ بلاشبہ ناف کے نیچے سے گھٹنے تک کی جگہ شرم گاہ کا حصہ ہے۔

[۸۸۸]..... حَـدَّثَـنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْـنِ بُهْـلُـولٍ ، نَـا مُحَمَّدُ بْنُ حَبِيبٍ الشِّيلْمَانِيُّ ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَكْرٍ ، نَا سَوَّارُ أَبُو حَمْزَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مُرُوا صِبْيَانَكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي سَبْعِ سِنِينَ وَاضْـرِبُـوهُـمْ عَـلَيْهَا فِي عَشْرٍ ، وَفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ ، وَإِذَا زَوَّجَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَبْدَهُ أَوْ أَجِيرَهُ فَلَا يَـرَيَـنَّ مَـا بَـيْـنَ رُكْبَتِهِ وَسُرَّتِهِ ، فَإِنَّمَا بَيْنَ سُرَّتِهِ وَرُكْبَتِهِ مِنْ عَوْرَتِهِ)) .

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچوں کو سات برس کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو اور دس برس کی عمر میں (اگر وہ نماز نہ پڑھیں تو) انہیں مارو اور ان کے بستر بھی الگ الگ کر دو۔ جب تم میں سے کوئی شخص اپنے غلام یا ملازم کی شادی کر دے تو وہ اس کے گھٹنوں اور ناف کے درمیان والے حصے کو نہ دیکھے، کیونکہ ناف اور گھٹنے کے درمیان والی جگہ شرم گاہ کا حصہ ہے۔

[۸۸۹]..... حَـدَّثَـنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، ثَـنَـا الْـعَبَّـاسُ بْـنُ مُـحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، نَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَبَلِيُّ الضَّرَابُ رَفِيقُ يَحْيَى بْنِ مَعِينٍ ، نَـا الـنَّـضْرُ بْنُ مَنْصُورٍ الْفَزَارِيُّ ، نَا أَبُو الْجَنُوبِ ، قَالَ مُوسَى: وَاسْمُهُ عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَـلِيًّـا ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الرُّكْبَةُ مِنَ الْعَوْرَةِ)) . أَبُو الْجَنُوبِ ضَعِيفٌ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھٹنا بھی شرم گاہ کا حصہ ہے۔ اس روایت کی سند میں مذکور ابوالجنوب ضعیف راوی ہے۔

[۸۹۰]..... حَـدَّثَـنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْـنِ بُهْـلُـولٍ ، نَـا جَـدِّي ، نَـا أَبِي ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَـطَـاءِ بْـنِ يَسَـارٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَـقُـولُ: ((مَا فَوْقَ الرُّكْبَتَيْنِ مِنَ الْعَوْرَةِ ، وَمَا أَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ مِنَ الْعَوْرَةِ)) . ❷

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: گھٹنے سے اُوپر والا حصہ بھی شرم گاہ کا حصہ ہے اور ناف سے نیچے والا حصہ بھی شرم گاہ کا حصہ ہے۔

[۸۹۱]..... حَـدَّثَـنَـا الْـحُسَيْـنُ بْـنُ إِسْـمَاعِيلَ ، نَا الْـفَـضْلُ بْنُ سَهْلٍ ، ثنا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ ، ثنا عَبْدُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بچے سات برس کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم

❶ سنن أبي داود: ٤٩٥ ـ مسند أحمد: ٦٦٨٩ ، ٦٧٥٦ ـ الكامل لابن عدي: ٣/ ٩٢٩ ـ نصب الراية للزيلعي: ١/ ٢٩٦

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٢٢٩

اللّٰہِ بْنُ الْمُثَنّٰی ، عَنْ ثُمَامَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: ((مُرُوهُمْ بِالصَّلَاةِ لِسَبْعِ سِنِينَ وَاضْرِبُوهُمْ عَلَيْهَا لِثَلَاثَ عَشْرَةَ)). ❶

دو اور جب وہ تیرہ برس کے ہو جائیں (اور نماز نہ پڑھیں) تو انہیں مارو۔

## بَابُ تَحْرِيمِ دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ إِذَا يَشْهَدُوا بِالشَّهَادَتَيْنِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ

جب لوگ۔توحید ورسالت کی گواہی دیں، نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں تو ان کا خون اور مال حرام ہو جاتا ہے۔

[۸۹۲]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، ثنا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ ، نا عَفَّانُ ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ كَثِيرِ بْنِ عُبَيْدٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، ثُمَّ قَدْ حُرِّمَ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ)). وَكَذَالِكَ رَوَاهُ أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ . وَكَذَالِكَ قَالَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنے لگیں اور زکاۃ ادا کرنے لگیں، (اگر وہ یہ تمام احکام مان لیں تو) پھر مجھ پر ان کے خون اور اموال حرام ہو جاتے ہیں اور ان (کے دِلی معاملات) کا حساب اللہ کے ذِمے ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اس حدیث کو ابوجعفر الرازی نے یونس اور حسن کے واسطے سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح عمران القطان، معمر اور زہری کے واسطے سے سیدنا انس اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہما سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی جیسی حدیث روایت کرتے ہیں۔

[۸۹۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، ثنا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ الْمُشْرِكِينَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ ، فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ وَصَلُّوا صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبَائِحَنَا ؛ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا أَمْوَالُهُمْ وَدِمَاؤُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا ، وَلَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُسْلِمِ)). ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ میں مشرکوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ سو جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور ہماری طرح نمازیں پڑھیں، ہمارے قبلہ کی جانب رُخ کریں اور ہمارے ذبیحوں کو کھائیں، تو ہم پر ان کے اموال اور ان کے خون حرام ہو جاتے ہیں، سوائے اس کے کہ اس (کلمے) کا کوئی

❶ أخرجه الحارث في مسنده: ۱/ ۲۳۸

❷ مسند أحمد: ۸۵٤٤

❸ مسند أحمد: ۱۳۰۵٦ ، ۱۳۳٤۸ ـ صحيح ابن حبان: ۵۸۹۵

حق ہو (تو پھر ان کے جان و مال میں تصرف کرنا جائز ہوگا)، پھر انہیں بھی وہ تمام حقوق ورعایات حاصل ہوں گے جو ایک مسلمان کو حاصل ہوتے ہیں اور ان پر وہ تمام امور واشیاء حرام ہو جائیں گے جو ایک مسلمان پر حرام ہوتے ہیں۔

[٨٩٤]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، ثنا يَعْمَرُ بْنُ بِشْرٍ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، أَنا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٨٩٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ ، ثنا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[٨٩٦]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْقِرْمِيسِينِيُّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْعَبْسِيُّ ، حَدَّثَنِي جَدِّي الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سُمَيْعٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

اس میں بھی صرف سند مختلف ہے، حدیث وہی ہے۔

[٨٩٧]...... حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ ، نا الْمَعْمَرِيُّ ، نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سُمَيْعٍ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

سند کے اختلاف کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٨٩٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَرْعَرَةَ ، حَدَّثَنِي حِرْمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ ، نا شُعْبَةُ ، عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَالِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)) ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کریں اور زکاۃ کی ادائیگی کریں، سو جب وہ یہ کریں گے تو انہوں نے مجھ سے اپنی جانیں اور اپنے مال محفوظ کر لیے، ہاں مگر اسلام کا حق برقرار رہے گا اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

❶ صحيح ابن حبان: ١٧٥ ، ٢١٩

[٨٩٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ، نا الْمَعْمَرِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[٩٠٠]...... حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ، نا الْمَعْمَرِيُّ، نا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَهْرَامَ، نا شَهْرُ بْنُ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ حَدِيثِ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَيَشْهَدُوا))، وَمِثْلُهُ سَوَاءٌ. ❶

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے تب تک قتال کروں جب تک کہ وہ نماز قائم نہ کرنے لگیں، زکاۃ کی ادائیگی کرنے لگیں اور (توحید ورسالت کی) گواہی دینے لگیں۔ آگے بالکل اسی کے مثل حدیث ہے۔

## بَابٌ فِي ذِكْرِ أَذَانِ أَبِي مَحْذُورَةَ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهِ

### سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی اذان کا بیان اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[٩٠١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو أُمَيَّةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَغَيْرُهُمْ قَالُوا: حَدَّثَنَا رَوْحٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا الشَّافِعِيُّ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَيْرِيزٍ أَخْبَرَهُ، وَكَانَ يَتِيمًا فِي حِجْرِ أَبِي مَحْذُورَةَ حِينَ جَهَّزَهُ إِلَى الشَّامِ، قَالَ: فَقُلْتُ لِأَبِي مَحْذُورَةَ: أَيْ عَمِّ إِنِّي خَارِجٌ إِلَى الشَّامِ وَإِنِّي أَخْشَى أَنْ أُسْأَلَ عَنْ تَأْذِينِكَ فَأَخْبِرْنِي، قَالَ: نَعَمْ خَرَجْتُ فِي نَفَرٍ فَكُنَّا فِي بَعْضِ طَرِيقِ حُنَيْنٍ فَقَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ، فَلَقِيَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ الطَّرِيقِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاةِ، قَالَ: فَلَمَّا سَمِعْنَا صَوْتَ الْمُؤَذِّنِ وَنَحْنُ مُتَنَكِّبُونَ

عبداللہ بن محیریز بیان کرتے ہیں، جو کہ (بچپن میں) یتیم ہو جانے کی وجہ سے سیدنا ابومحذورہ بن معیر رضی اللہ عنہ کے زیرکفالت رہے تھے۔ جب انہوں نے ابن محیریز رحمہ اللہ کو شام بھیجا تو انہوں نے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے کہا: چچاجان! میں شام جا رہا ہوں اور مجھے خدشہ ہے کہ (وہاں) مجھ سے آپ کی اذان کے بارے میں سوال کیا جائے گا (لہٰذا مجھے اذان کا مسئلہ سمجھا دیجیے)۔ تو سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہاں (میں تمہیں بتلا دیتا ہوں) میں چند افراد کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوا، ہم ابھی حنین کے راستے میں ہی تھے کہ رسول اللہ ﷺ حنین سے واپس لوٹ رہے تھے۔ چنانچہ راستے میں رسول اللہ ﷺ ہم سے ملے، پھر آپ ﷺ کے مؤذن نے نماز کے لیے اذان کہی۔ اس وقت ہم آپ ﷺ سے برگشتہ تھے (یعنی ابھی ہم نے اسلام قبول نہیں کیا تھا) جب ہم نے مؤذن کی آواز سنی تو ہم اس کا مذاق اُڑاتے ہوئے بلند آواز سے اس کی نقل اُتارنے لگے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہماری آواز سنی تو چند افراد کو ہماری طرف بھیج دیا، وہ ہمیں لے کر آپ ﷺ کے سامنے حاضر ہو گئے۔ تو رسول اللہ

❶ مسند أحمد: ٢٢١٢٢

فَصَرَخْنَا نَحْكِيهِ وَنَسْتَهْزِءُ بِهِ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّوْتَ فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا إِلَى أَنْ وَقَفْنَا بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّكُمُ الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ قَدِ ارْتَفَعَ؟)) فَأَشَارَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ إِلَيَّ وَصَدَّقُوا فَأَرْسَلَ كُلَّهُمْ وَحَبَسَنِي، فَقَالَ: ((قُمْ فَأَذِّنْ بِالصَّلَاةِ))، فَقُمْتُ وَلَا شَيْءَ أَكْرَهُ إِلَيَّ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَا يَأْمُرُنِي بِهِ، فَقُمْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَلْقَى عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّأْذِينَ هُوَ بِنَفْسِهِ، فَقَالَ: ((قُلْ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ))، ثُمَّ قَالَ لِي: ((ارْجِعْ فَامْدُدْ مِنْ صَوْتِكَ))، ثُمَّ قَالَ لِي: ((قُلْ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))، ثُمَّ دَعَانِي حِينَ قَضَيْتُ التَّأْذِينَ وَأَعْطَانِي صُرَّةً فِيهَا شَيْءٌ مِنْ فِضَّةٍ، ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى نَاصِيَةِ أَبِي مَحْذُورَةَ، ثُمَّ أَمَرَّهَا عَلَى وَجْهِهِ، ثُمَّ أَمَرَّ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ ثُمَّ عَلَى كَبِدِهِ حَتَّى بَلَغَتْ يَدُهُ سُرَّةَ أَبِي مَحْذُورَةَ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَارَكَ اللّٰهُ فِيكَ وَبَارَكَ عَلَيْكَ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مُرْنِي بِالتَّأْذِينِ بِمَكَّةَ، فَقَالَ: ((قَدْ أَمَرْتُكَ بِهِ))، وَذَهَبَ كُلُّ شَيْءٍ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ وَعَادَ ذٰلِكَ كُلُّهُ مَحَبَّةً لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَدِمْتُ عَلَى عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ عَامِلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَأَذَّنْتُ بِالصَّلَاةِ عَلَى أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: فَأَخْبَرَنِي مَنْ أَدْرَكْتُ مِنْ آلِ أَبِي مَحْذُورَةَ، عَلَى

ﷺ نے فرمایا: تم میں سے وہ کون ہے جس کی آواز مجھے (زیادہ) بلند سنائی دی تھی؟ سب کے سب لوگوں نے میری طرف اشارہ کر دیا۔ ان کی بات درست تھی (واقعتاً میری آواز سب سے بلند تھی) چنانچہ آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اُٹھو اور نماز کی اذان کہو۔ میں کھڑا تو ہو گیا لیکن (اس وقت میری کیفیت یہ تھی کہ) مجھے رسول اللہ ﷺ سے اور آپ کے اس حکم سے انتہائی نفرت محسوس ہو رہی تھی۔ بہرحال میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور رسول اللہ ﷺ نے مجھے خود (ایک ایک کلمہ کر کے) اذان سکھائی اور فرمایا: کہو اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ پھر فرمایا: (انہی کلمات کو) دوبارہ پڑھو اور بلند آواز سے کہو أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ جب میں نے اذان پوری کر لی تو آپ ﷺ نے مجھے بلا کر ایک تھیلی دی جس میں کچھ چاندی تھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کے سر پر رکھا، پھر ان کے چہرے پر پھیرا، پھر ان کے سینے پر، پھر ان کے جگر پر، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی ناف تک جا پہنچا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے اور تجھ پر برکت نازل فرمائے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے مکہ میں اذان کہنے کی اجازت دیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں اس کی اجازت دی۔ پھر میرے دل میں رسول اللہ ﷺ سے جتنی بھی نفرت تھی سب ختم ہو چکی تھی (بلکہ) وہ ساری کی

نَحْوِ مَا أَخْبَرَنِي ابْنُ مُحَيْرِيزٍ . هٰذَا حَدِيثُ الرَّبِيعِ وَلَفْظُهُ . ❶

ساری رسول اللہ ﷺ کی محبت میں تبدیل ہو چکی تھی۔ میں مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ گورنر عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور رسول اللہ ﷺ کے حکم پر اذان دینے لگا۔ ابن جریج کہتے ہیں کہ مجھے سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کی آل میں سے ایک شخص، کہ جس سے میری ملاقات ہوئی تھی، نے یہ حدیث اسی طرح بیان کی جس طرح ابن محیریز رحمہ اللہ نے بیان کی۔ یہ ربیع کی (روایت کردہ) حدیث اور ان کے الفاظ ہیں۔

[٩٠٢]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا الرَّبِيعُ ، ثنا الشَّافِعِيُّ ، قَالَ: وَأَدْرَكْتُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ يُؤَذِّنُ كَمَا حَكَى ابْنُ مُحَيْرِيزٍ ، وَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، بِمَعْنَى مَا حَكَى ابْنُ جُرَيْجٍ وَسَمِعْتُهُ يُقِيمُ فَيَقُولُ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) . وَأَحْسَبُهُ يَحْكِي الْإِقَامَةَ خَبَرًا كَمَا يَحْكِي الْأَذَانَ .

ربیع بیان کرتے ہیں کہ ہم سے امام شافعی رحمہ اللہ نے بیان کیا اور انہوں نے کہا: میں نے ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابی محذورہ کو اسی طرح اذان کہتے دیکھا جس طرح ابن محیریز نے بیان کیا ہے، اور میں نے انہیں اپنے والد کے حوالے سے ابن محیریز رحمہ اللہ سے روایت کرتے سنا، انہوں نے سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور انہوں نے نبی ﷺ سے جو حدیث روایت کی ہے وہ اسی معنی میں ہے جو ابن جریج نے بیان کی ہے، اور میں نے انہیں اقامت یوں کہتے سنا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ اقامت کو بھی اسی طرح خبر کے طور پر بیان کرتے ہیں جس طرح وہ اذان کو بیان کرتے ہیں۔

[٩٠٣]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ ، ثنا حَجَّاجٌ ، قَالَ: نا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ ، أَخْبَرَنِي أَبِي ، وَأُمُّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ ،

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ حنین کی جانب روانہ ہوئے تو میں بھی دس آدمیوں کے ہمراہ ان کی تلاش میں نکلا۔ جب ہم نے انہیں (یعنی مسلمانوں کو) نماز کی اذان کہتے سنا تو ہم بھی کھڑے ہو کر اذان کہنے لگے

❶ صحيح مسلم: ٣٧٩ ـ سنن أبي داود: ٥٠٠ ، ٥٠١ ، ٥٠٢ ، ٥٠٣ ، ٥٠٥ ـ جامع الترمذي: ١٩١ ، ١٩٢ ـ سنن النسائي: ٢/ ٥ ـ سنن ابن ماجه: ٧٠٨ ، ٧٠٩ ـ مسند أحمد: ١٥٣٨٠ ، ١٥٣٨١ ـ صحيح ابن حبان: ١٦٨٠ ، ١٦٨١

قَالَ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى حُنَيْنٍ خَرَجْتُ عَاشِرَ عَشَرَةٍ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ أَطْلُبُهُمْ، قَالَ: فَسَمِعْنَاهُمْ يُؤَذِّنُونَ لِلصَّلَاةِ فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِءُ بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ سَمِعْتُ فِي هٰؤُلَاءِ تَأْذِينَ إِنْسَانٍ حَسَنِ الصَّوْتِ))، فَأَرْسَلَ إِلَيْنَا فَأَذَّنَّا كُلُّنَا رَجُلًا رَجُلًا فَكُنْتُ آخِرَهُمْ، فَقَالَ حِينَ أَذَّنْتُ: ((تَعَالَ))، فَأَجْلَسَنِي بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِي وَبَارَكَ عَلَيَّ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ: ((اذْهَبْ فَأَذِّنْ عِنْدَ الْبَيْتِ))، قُلْتُ: كَيْفَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: فَعَلَّمَنِي الْأَذَانَ كَمَا يُؤَذَّنُ الْآنَ: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِي الْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. قَالَ: وَعَلَّمَنِي الْإِقَامَةَ مَرَّتَيْنِ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي هٰذَا الْخَبَرَ كُلَّهُ عُثْمَانُ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَا ذَالِكَ مِنْ أَبِي مَحْذُورَةَ. ❶

اور ان کا مذاق اُڑانے لگے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے ان لوگوں میں ایک بڑی خوبصورت آواز والے انسان کی اذان سنی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں بلا بھیجا۔ پھر آپ ﷺ نے ہم میں سے ایک ایک آدمی سے اذان کہلوائی۔ میں ان سب سے آخر میں تھا۔ جب میں نے اذان کہی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اِدھر آؤ۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے اپنے سامنے بٹھایا اور میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور مجھے تین مرتبہ برکت کی دعا دی۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور بیت اللہ کے پاس اذان کہو۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیسے؟ تو آپ ﷺ نے مجھے یوں اذان سکھلائی: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ فِي الْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور آپ ﷺ نے مجھے اقامت سکھلائی تو (اس کے کلمات) دو دو مرتبہ (یوں) پڑھے: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

ابن جریج کہتے ہیں: مجھے یہ ساری روایت عثمان نے اپنے والد اور اُم عبدالملک بن ابومحذورہ کے حوالے سے بیان کی اور ان دونوں نے یہ سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے سنی۔

[١٩٠٤]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا أَبُو

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں دس نوجوانوں

❶ مسند أحمد: ١٥٣٧٦، ١٥٣٧٧

الْأَزْهَرِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ السَّائِبِ مَوْلًى لَهُمْ، عَنْ أَبِيهِ السَّائِبِ، وَعَنْ أُمِّ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ أَبِي مَحْذُورَةَ، قَالَا: قَالَ أَبُو مَحْذُورَةَ: خَرَجْتُ فِي عَشَرَةِ فِتْيَانٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى حُنَيْنٍ وَهُوَ أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَيْنَا، فَقُمْنَا نُؤَذِّنُ نَسْتَهْزِئُ بِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ائْتُونِي بِهٰؤُلَاءِ الْفِتْيَانِ))، فَقَالَ: ((أَذِّنُوا))، فَأَذَّنُوا فَكُنْتُ آخِرَهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((نَعَمْ هٰذَا الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ اذْهَبْ فَأَذِّنْ لِأَهْلِ مَكَّةَ وَقُلْ لِعَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُؤَذِّنَ لِأَهْلِ مَكَّةَ، وَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِي وَقَالَ: قُلِ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ ارْجِعْ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَإِذَا أَذَّنْتَ بِالْأُولَى مِنَ الصُّبْحِ، فَقُلِ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ، وَإِذَا أَقَمْتَ فَقُلْهَا مَرَّتَيْنِ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، أَسَمِعْتَ؟)). قَالَ: فَكَانَ أَبُو مَحْذُورَةَ لَا يَجُزُّ نَاصِيَتَهُ وَلَا يَفْرُقُهَا لِأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَسَحَ عَلَيْهَا.

کے ساتھ نبی ﷺ کے پیچھے حنین کی جانب روانہ ہوا (ہم چونکہ مسلمان نہیں تھے اس لیے) آپ ﷺ ہمارے نزدیک تمام لوگوں سے زیادہ قابل نفرت تھے۔ (جب ہم نے راستے میں آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کو اذان کہتے سنا) تو ہم بھی کھڑے ہو کر اذان کہنے اور ان کا مذاق اُڑانے لگے تو نبی ﷺ نے فرمایا: ان نوجوانوں کو لے کر آؤ۔ (جب صحابہ رضی اللہ عنہم ہمیں لے گئے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اذان کہو۔ چنانچہ انہوں نے (یعنی میرے ساتھیوں نے) اذان کہی اور میں ان سب سے آخر میں تھا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: ہاں، یہی وہ نوجوان ہے جس کی آواز میں نے سنی تھی (پھر آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ) جاؤ اور اہل مکہ کے لیے اذان کہا کرو، اور (مکہ کے گورنر) عتاب بن اُسید سے کہنا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے کہ میں اہل مکہ کے لیے اذان کہا کروں۔ آپ ﷺ نے میری پیشانی پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا: کہو اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ یہ کلمات دو مرتبہ کہے.. پھر (مجھے حکم فرمایا کہ) دوبارہ دو مرتبہ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو۔ (اسی طرح) دو مرتبہ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ کہو۔ پھر دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور دو مرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہو۔ پھر اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو۔ پھر (فرمایا کہ) جب تم صبح پہلی اذان کہو تو اس میں دو مرتبہ یہ کلمات بھی کہو: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔ اور جب تم اقامت کہو تو ان کلمات کو دو مرتبہ کہو: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ۔ کیا تم نے سن لیا ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابو محذورہ رضی اللہ عنہ پیشانی (کے بالوں) کو نہ تو کٹوایا کرتے تھے اور نہ ہی مانگ نکالا کرتے تھے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس پر ہاتھ پھیرا تھا۔

[٩٠٥]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، نا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، قَالَا: نا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّي عَبْدَ الْمَلِكِ بْنَ أَبِي مَحْذُورَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَبِي مَحْذُورَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَلْقَى هٰذَا الْأَذَانَ عَلَيْهِ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)) ❶

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں ان کلمات میں اذان سکھائی: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

## بَابُ ذِكْرِ سَعْدِ الْقَرَظِ
## سیدنا سعد القرظ رضی اللہ عنہ کا ذکر

[٩٠٦]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ح وَثنا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَا: نا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، قَالَا: ثنا الْحُمَيْدِيُّ، قَالَ: ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عَائِذٍ الْقَرَظُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ، وَعَمَّارٌ، وَعُمَرُ ابْنَا حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعْدِ الْقَرَظِ أَنَّهُ سَمِعَهُ، يَقُولُ: إِنَّ هٰذَا الْأَذَانَ أَذَانُ بِلَالٍ الَّذِي أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَإِقَامَتَهُ، وَهُوَ: ((اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ،

سیدنا سعد القرظ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً یہ اذان سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی اذان ہے، جس کا رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تھا، اور اقامت بھی انہی کی تھی۔ (اذان کے الفاظ یہ ہیں:) اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ)) ان کلمات کو دو مرتبہ پڑھتے ہوئے پھر فرمایا: ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ

❶ مسند أحمد: ١٥٣٧٩ ـ صحيح ابن حبان: ١٦٨٢ ـ سنن ابن ماجه: ٧٣١

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ))، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُولُ: ((أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ))، وَالْإِقَامَةُ وَاحِدَةٌ وَاحِدَةٌ، وَيَقُولُ: ((قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّةً وَاحِدَةً)) قَالَ سَعْدُ بْنُ عَائِذٍ: وَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا سَعْدُ إِذَا لَمْ تَرَ بِلَالًا مَعِي فَأَذِّنْ))، وَمَسَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ، وَقَالَ: ((بَارَكَ اللَّهُ فِيكَ يَا سَعْدُ إِذَا لَمْ تَرَ بِلَالًا مَعِي فَأَذِّنْ))، قَالَ: فَأَذَّنَ سَعْدٌ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقُبَاءٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. قَالَ: فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ بِلَالٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْخُرُوجِ إِلَى الْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، قَالَ لَهُ عُمَرُ: إِلَى مَنْ أَدْفَعُ الْأَذَانَ يَا بِلَالُ؟ قَالَ: إِلَى سَعْدٍ؛ فَإِنَّهُ قَدْ أَذَّنَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِقُبَاءٍ، فَدَعَى عُمَرُ سَعْدًا فَقَالَ: الْأَذَانُ إِلَيْكَ وَإِلَى عَقِبِكَ مِنْ بَعْدِكَ، وَأَعْطَاهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَنَزَةَ الَّتِي كَانَ يَحْمِلُ بِلَالٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: امْشِ بِهَا بَيْنَ يَدَيَّ كَمَا كَانَ بِلَالٌ يَمْشِي بِهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، حَتَّى تَرْكُزَهَا بِالْمُصَلَّى فَفَعَلَ.

عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اقامت میں ان الفاظ کو ایک ایک مرتبہ کہا جائے اور (حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد) ایک مرتبہ یہ پڑھے: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ سیدنا سعد بن عائذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے سعد! جب تم میرے ساتھ بلال کو نہ دیکھو تو تم اذان کہا کرو۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد رضی اللہ عنہ کے سر پر اپنا دستِ مبارک پھیرا اور فرمایا: اے سعد! اللہ تعالیٰ تجھ میں برکت دے، جب تم میرے ساتھ بلال کو نہ دیکھو تو تم اذان کہا کرو۔ پھر سعد رضی اللہ عنہ نے مسجد قباء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین مرتبہ اذان کہی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب بلال رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے جہاد میں شرکت کی اجازت چاہی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: اے بلال! میں اذان کی ذمہ داری کسے سونپوں؟ تو انہوں نے کہا: سعد کو، کیونکہ انہوں نے مسجد قباء میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اذان کہی تھی۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے فرمایا: اذان کا فریضہ تمہارے سپرد ہے اور تمہارے بعد تمہاری اولاد کے سپرد ہو گا۔ اور عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک نیزا دیا جسے بلال رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اٹھایا کرتے تھے، پھر فرمایا: اسے لے کر میرے آگے آگے چلو، جس طرح بلال رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے چلا کرتے تھے اور اسے نماز گاہ میں گاڑ دیا کرتے تھے، چنانچہ انہوں نے بھی ایسے ہی کیا۔

## بَابُ ذِكْرِ الْإِقَامَةِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهَا

### اقامت کا بیان اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[۹۰۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَا: نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، قَالَ: أَدْرَكْتُ

ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا، باپ اور خاندان والوں کو اقامت کہتے سنا، وہ یوں کہتے تھے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا

جَدِّی وَأَبِی وَأَهْلِی يُقِيمُونَ فَيَقُولُونَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. ❶

رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

[٩٠٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا أَبُو يَحْيَى جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا أَبَا مَحْذُورَةَ فَعَلَّمَهُ الْأَذَانَ وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ فِي مَحَارِيبِ مَكَّةَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ مَرَّتَيْنِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُقِيمَ وَاحِدَةً وَاحِدَةً.

ابراہیم بن ابومحذورہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو بلایا، انہیں اذان سکھلائی اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ مکہ کے محرابوں میں اذان دیا کریں: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ (تمام کلمات) دو دو مرتبہ، اور انہیں حکم فرمایا کہ وہ اقامت میں ان کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہیں۔

[٩٠٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ دَعْلَجٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ الرَّازِيُّ، أَخْبَرَنِي أَبُو الْوَلِيدِ، ح وَحَدَّثَنَا دَعْلَجٌ، أنا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ، ثنا هَمَّامٌ، ثنا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ مَكْحُولٍ، أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً، وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً، الْأَذَانُ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَالْإِقَامَةُ هٰكَذَا مَثْنَى مَثْنَى لَا يَعُودُ

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں اذان سکھلائی، اذان میں اُنیس کلمات اور اقامت میں سترہ کلمات سکھلائے۔ اذان یہ ہے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور اسی طرح اقامت میں بھی یہ کلمات دو دو مرتبہ کہے اور اس جگہ کے کلمات (یعنی شہادتین) کو نہ دوہرائے۔



❶ سلف برقم: ٩٠١

مِنْ ذَالِكَ الْمَوْضِعِ)). ❶

[۹۱۰]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ، حَدَّثَنِي الْحِمَّانِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مَحْذُورَةَ، يَقُولُ: كُنْتُ غُلَامًا صَبِيًّا فَأَذَّنْتُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا بَلَغْتُ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلْحِقْ فِيهَا: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ)).

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں چھوٹا بچہ تھا تو میں نے حنین کے دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے فجر کی اذان کہی، جب میں حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں ان کلمات کو ملا لے: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔

[۹۱۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ يَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا وَكَلَّمُوهُ يَوْمًا فِي ذَالِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بُوقًا مِثْلَ بُوقِ الْيَهُودِ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: أَلَا تَبْعَثُوا رِجَالًا يُنَادُونَ بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ آئے تو سب جمع ہو کر ایک مقرر وقت پر نماز پڑھ لیتے تھے اور کوئی شخص نماز کی آواز نہیں لگاتا تھا۔ ایک دن صحابہ نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کی، تو کسی نے کہا: نصاریٰ کے ناقوس جیسا ایک ناقوس لے لیں اور اسے بجا لیا کریں، اور کسی نے کہا: یہودیوں کی طرح ایک نرسنگا لے لیتے ہیں اور اسے بجا لیا کریں گے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ دیا کہ کیوں نہ کچھ لوگوں کو مقرر کر دو جو نماز کے لیے بلایا کریں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! اُٹھو اور اذان کہو۔

[۹۱۲]...... ثنا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا أَبُو مَنْصُورٍ يَعْنِي الْحَارِثَ بْنَ مَنْصُورٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَا أَبَا مَحْذُورَةَ ثَنِّ الْأُولَى مِنَ الْأَذَانِ مِنْ كُلِّ صَلَاةٍ وَقُلْ فِي الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الْغَدَاةِ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ)). ❸

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے ابومحذورہ! ہر نماز میں اذان کے پہلے کلمات کو دو دو مرتبہ کہو اور صبح کی نماز (کی اذان) میں الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہو۔

❶ سنن أبي داود: ۵۰۲۔ جامع الترمذي: ۱۹۲۔ سنن النسائي: ۲/ ۴۔ سنن ابن ماجه: ۷۰۹۔ صحيح ابن حبان: ۱۶۸۱۔ صحيح ابن خزيمة: ۳۷۷

❷ مسند أحمد: ۶۳۵۷ ❸ سلف برقم: ۹۰۵

[٩١٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلامَةَ الْحِمْصِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الْحِمْصِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، أَنَّ مَكْحُولًا حَدَّثَهُ، أَنَّ ابْنَ مُحَيْرِيزٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا مَحْذُورَةَ حَدَّثَهُ، قَالَ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ، وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً. ❶

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فتح مکہ کے بعد اُنیس کلمات پر مشتمل اذان اور سترہ کلمات پر مشتمل اقامت سکھلائی۔

[٩١٤]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ مُؤَذِّنِ النَّبِيِّ ﷺ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي مَحْذُورَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ أَبَا مَحْذُورَةَ يُحَدِّثُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ، وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ. ❷

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اذان دوہری کہیں اور اقامت اکہری کہیں۔

[٩١٥]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ التَّبَّعِيُّ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ سُوَيْدَ بْنَ غَفَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نُرَتِّلَ الْأَذَانَ وَنَحْذِفَ الْإِقَامَةَ. ❸

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم اذان ٹھہر ٹھہر کر کہیں اور اقامت ذرا تیزی سے کہیں۔

[٩١٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مُؤَذِّنِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: جَاءَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْذِمْ. رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، وَشُعْبَةُ، عَنْ مَرْحُومٍ.

ابوزبیر رحمہ اللہ، جو کہ بیت المقدس کے مؤذن تھے، بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا: جب تم اذان کہو تو ٹھہر ٹھہر کر کہو اور جب اقامت کہو تو تیزی کے ساتھ کہو۔ اس کو امام ثوری رحمہ اللہ اور شعبہ رحمہ اللہ نے مرحوم سے روایت کیا ہے۔

❶ سلف برقم: ٩٠١

❷ سلف برقم: ٩٠٥

❸ المعجم الأوسط للطبراني: ٥٠٢٦

[۹۱۷]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي يَحْيَى الْكَعْبِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُؤَذِّنٌ يُطْرِبُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأَذَانُ سَمْحٌ سَهْلٌ فَإِنْ كَانَ أَذَانُكَ سَهْلًا سَمْحًا وَإِلَّا فَلَا تُؤَذِّنْ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک مؤذن تھا جو بڑی سُر میں اذان کہتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو یہ نصیحت فرمائی کہ اذان بڑی نرم اور آسان ہے، سو اگر تمہاری اذان بھی آسان اور نرم ہو (تو بہت خوب) اور اگر تم ایسا نہ کرسکو تو اذان مت دو۔

[۹۱۸]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا كَامِلُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُمِرَ أَبُو مَحْذُورَةَ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ، وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ، وَيَسْتَدِيرَ فِي إِقَامَتِهِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابومحذورہ رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان کو دوہرا کہیں، اقامت کو اکہرا کہیں اور اقامت کہتے ہوئے دائیں بائیں مڑیں۔

[۹۱۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الزُّهَيْرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، وَأَحْمَدُ بْنُ زِيَادٍ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ الصَّيَّادُ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً مَرَّةً.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ عہد رسالت میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جاتے تھے۔

[۹۲۰]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُثَنّٰى، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْإِقَامَةُ مَرَّةً وَاحِدَةً، غَيْرَ أَنَّ الْمُؤَذِّنَ كَانَ إِذَا قَالَ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ: قَدْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جاتے تھے، البتہ جب مؤذن قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہتا تھا تو اسے دو مرتبہ کہتا تھا۔

❶ سیأتی برقم: ۱۸۷۷

قَامَتِ الصَّلَاةُ مَرَّتَيْنِ. ❶

[٩٢١]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ، وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ اذان دوہری کہیں اور اقامت اکہری کہیں، سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے۔

[٩٢٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ بِلَالٌ يُثَنِّي الْأَذَانَ، وَيُوتِرُ الْإِقَامَةَ، إِلَّا قَوْلَهُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہا کرتے تھے اور اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہا کرتے تھے، سوائے اس کلمہ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے۔

[٩٢٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ، وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان کو دوہرا کہیں اور اقامت کو اکہرا کہیں۔

[٩٢٤]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان کے کلمات دوہرے کہیں اور اقامت کے کلمات اکہرے کہیں۔

[٩٢٥]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٩٢٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ سُفْيَانَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ كُسَيْبٍ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ، أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ اذان کو دوہرا کہیں اور اقامت کو اکہرا کہیں۔

---

❶ مسند أحمد: ٥٥٦٩، ٥٥٧٠، ٥٦٠٢۔سنن أبي داود: ٥١٠، ٥١١۔سنن النسائي: ٢/ ٣۔صحيح ابن حبان: ١٦٧٤، ١٦٧٧۔صحيح ابن خزيمة: ٣٧٤۔المستدرك للحاكم: ١/ ١٩٧

❷ صحيح البخاري: ٦٠٥۔صحيح مسلم: ٣٧٨ (٥)۔مسند أحمد: ١٢٠٠١، ١٢٩٧١۔صحيح ابن حبان: ١٦٧٥، ١٦٧٦

وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ .

[۹۲۷]...... ثنا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ بِلَالٌ يُثْنِي الْأَذَانَ، وَيُوتِرُ الْإِقَامَةَ، إِلَّا قَوْلَهُ: قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات کو ایک ایک مرتبہ کہا کرتے تھے، سوائے اس کلمہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کے۔

[۹۲۸]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْغَزَّالُ، ثنا عَبْدَانُ، ثنا خَارِجَةُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِلَالًا أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ، وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ اذان دوہری کہیں اور اقامت اکہری کہیں۔

[۹۲۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَذَّنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً، وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ بِكُلِّ أَذَانٍ سِتُّونَ حَسَنَةً، وَبِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً)) .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بارہ برس تک اذان دیتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے اور اس کے اعمال نامے میں ہر اذان کے صلے میں ساٹھ نیکیاں اور ہر اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

[۹۳۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَذَّنَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ مَرَّةٍ سِتُّونَ حَسَنَةً، وَبِإِقَامَتِهِ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً)) . ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص بارہ برس اذان دیتا ہے اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے، اور اس کے ہر مرتبہ اذان کہنے کے بدلے میں ساٹھ نیکیاں اور اس کی ہر اقامت کے بدلے میں تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔

[۹۳۱]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں اذان کے کلمات دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے جاتے تھے۔

❶ سنن ابن ماجه: ٧٢٨ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٠٥

يَـزِيـدَ بْـنِ أَبِى عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: كَـانَ الْأَذَانُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَثْنٰى مَثْنٰى وَالْإِقَامَةُ فَرْدًا.

[٩٣٢]...... حَـدَّثَـنَـا أَبُـو عُـمَـرَ الْقَاضِي، ثنا ابْنُ الْـجُـنَيْـدِ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَـنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ إِذَا لَمْ يُدْرِكِ الصَّلَاةَ مَعَ الْقَوْمِ، أَذَّنَ وَأَقَامَ وَيُثْنِي الْإِقَامَةَ، مَوْقُوفٌ.

یزید بن ابوعبید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ جب لوگوں کے ساتھ (باجماعت) نماز نہیں پڑھ پاتے تھے تو خود ہی اذان اور اقامت کہہ (کر نماز پڑھ) لیتے اور اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے تھے۔ یہ روایت موقوف ہے۔

[٩٣٣]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ، نَـا مُـحَـمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ صَالِحٍ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَـنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: نَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِـالْـإِقَـامَةِ مُـفْـرَدًا، وَسَـنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْأَذَانَ مَثْنٰى مَثْنٰى.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام اقامت کے کلمات کو ایک ایک بار کہنے کا حکم لے کر نازل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے اذان کے کلمات کو دو دو بار کہنا مسنون قرار دیا۔

[٩٣٤]...... حَـدَّثَـنَـا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّـحَّاسُ، ثنا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، ثنا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، حَدَّثَنِي بِهِ أَبِي مُحَمَّدٌ، عَـنْ أَبِيهِ عُبَيْـدِ الـلّٰـهِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُـولَ الـلّٰـهِ ﷺ وَرَأَيْـتُ بِلَالًا يُـؤَذِّنُ بَيْـنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُقِيمُ فُرَادٰى. ❶

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بلال رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہتے اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہتے دیکھا۔

[٩٣٥]...... حَـدَّثَـنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا يَـعْقُوبُ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُـحَـمَّـدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْـدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: لَمَّا أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِـالنَّاقُوسِ أَطَافَ بِي وَأَنَا نَائِمٌ رَجُلٌ فَأَلْقٰى عَـلَـيَّ، فَـذَكَـرَ الْأَذَانَ مَـرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَالْإِقَامَةَ مَرَّةً مَرَّةً، فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ

سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے (لوگوں کو نماز کے واسطے بلانے کے لیے) ناقوس بجانے کا حکم فرمایا تو (ایک روز) میں سویا ہوا تھا تو خواب میں میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے مجھے اذان سنائی، اس نے اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ اور اقامت کے کلمات ایک ایک مرتبہ کہے۔ جب میں صبح کو بیدار ہوا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جو کچھ خواب میں دیکھا تھا آپ کو بتایا، تو آپ ﷺ نے

❶ سنن ابن ماجه: ٧٣٢

بِمَا رَأَيْتُ ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا لَرُؤْيَا حَقٌّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَقُمْ مَعَ بِلَالٍ فَأَلْقِ عَلَيْهِ مَا رَأَيْتَ فَإِنَّهُ أَنْدَى صَوْتًا مِنْكَ)) ، فَسَمِعَ ذَالِكَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَلِلَّهِ الْحَمْدُ)) . ❶

فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یقیناً یہ خواب سچا ہے، لہٰذا تم اُٹھو اور بلال کو یہ کلمات سکھلاؤ جو تم نے خواب میں دیکھے ہیں، کیونکہ اس کی آواز تمہاری بہ نسبت زیادہ اُونچی ہے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ بات سنی تو انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو برحق دین دے کر مبعوث فرمایا! میں نے بھی خواب میں اسی کے مثل دیکھا ہے جو اس شخص نے دیکھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا بہت شکر ہے۔

[۹۳۶]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، ثنا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ ، قَالَ: كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ . ابْنُ أَبِي لَيْلَى هُوَ الْقَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ سِيءُ الْحِفْظِ ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى لَا يُثْبَتُ سَمَاعُهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ . وَقَالَ الْأَعْمَشُ ، وَالْمَسْعُودِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، وَلَا يُثْبَتُ وَالصَّوَابُ مَا رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، وَحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى مُرْسَلًا . وَحَدِيثُ ابْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ مُتَّصِلٌ وَهُوَ خِلَافُ مَا رَوَاهُ الْكُوفِيُّونَ .

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اذان اور اقامت میں دوہرے دوہرے کلمات کہے جاتے تھے۔ ابن ابی لیلیٰ سے مراد قاضی محمد بن عبدالرحمان ہے جو نہ صرف ضعیف ہے بلکہ اس کا حافظہ بھی برا ہے، ابن ابی لیلیٰ کا عبداللہ بن زید سے سماع ثابت نہیں ہے۔ اعمش اور مسعودی نے عمرو بن مرہ اور ابن ابی لیلیٰ کے واسطے سے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور یہ ثابت نہیں ہے، درست وہ ہے جسے امام ثوریؒ اور شعبہؒ نے عمرو بن مرہ، حسین بن عبدالرحمان اور ابن ابی لیلیٰ کے واسطے سے مرسل روایت کیا ہے۔ اور ابن اسحاق کی محمد بن ابراہیم، محمد بن عبداللہ بن زید اور ان کے والد کے واسطے سے روایت کردہ حدیث متصل ہے اور یہ اس کے خلاف ہے جسے کوفیوں نے روایت کیا ہے۔

[۹۳۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ يُونُسَ ، ثنا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص، یعنی عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک آدمی آسمان سے اُترا، اس نے دو نہایت سبز چادریں اوڑھ رکھی تھیں، وہ مدینے کے ایک

❶ مسند أحمد: ١٦٤٧٨ ـ صحيح ابن حبان: ١٨٧٩

يَعْنِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ رَجُلًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ عَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ نَزَلَ عَلَى جِذْمِ حَائِطٍ مِنَ الْمَدِينَةِ، فَأَذَّنَ مَثْنَى مَثْنَى ثُمَّ جَلَسَ ثُمَّ قَامَ فَقَالَ مَثْنَى مَثْنَى - قَالَ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَلَى نَحْوٍ مِنْ أَذَانِنَا الْيَوْمَ - قَالَ: ((عَلِّمْهَا بِلَالًا))، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: قَدْ رَأَيْتُ مِثْلَ الَّذِي رَأَى وَلٰكِنَّهُ سَبَقَنِي. ❶

باغ کے تنے پر اُترا، پھر اس نے اذان کہی اور اس کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہا، پھر بیٹھ گیا، پھر اقامت کہی اور اسے بھی دو دو مرتبہ کہا۔ ابوبکر بن عیاش نے ہماری آج کی اذان کے مثل ہی بیان کی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یہ اذان بلال کو سکھا دو۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے بھی اسی کے مثل دیکھا ہے جو اس شخص نے دیکھا، لیکن یہ مجھ پر سبقت لے گیا۔

[٩٣٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ مِنْ أَصْلِهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دِينَارٍ، نا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ، ثنا إِدْرِيسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَوْدِيُّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى بِصَوْتَيْنِ صَوْتَيْنِ وَأَقَامَ مِثْلَ ذَالِكَ. ❷

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نے منیٰ کے مقام پر رسول اللہ ﷺ کے لیے دو دو آوازوں کے ساتھ اذان کہی (یعنی اذان کے کلمات دو دو مرتبہ کہے) اور اقامت بھی اسی کے مثل کہی۔

[٩٣٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْوَاسِطِيَّانِ، قَالَا: نا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى، ثنا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَيْلِ، عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُؤَذِّنُ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَثْنَى مَثْنَى وَيُقِيمُ مَثْنَى مَثْنَى - قَالَ أَبُو عَوْنٍ -: بِصَوْتَيْنِ صَوْتَيْنِ وَأَقَامَ مِثْلَ ذَالِكَ.

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ بلال رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے لیے اذان کہا کرتے تھے اور اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ پڑھتے تھے اور اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ کہتے تھے۔ ابوعونؒ نے (آخری کلمات کی جگہ) یہ کلمات بیان کیے: دو دو آوازوں کے ساتھ (یعنی دو دو مرتبہ) کہتے تھے اور اقامت بھی اسی کے مثل کہتے۔

[٩٤٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّ بِلَالًا كَانَ يُثَنِّي الْأَذَانَ وَيُثَنِّي الْإِقَامَةَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَبْدَأُ بِالتَّكْبِيرِ وَيَخْتِمُ بِالتَّكْبِيرِ.

اسود سے مروی ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اذان کو بھی دوہرا اور اقامت کو بھی دوہرا کہا کرتے تھے اور وہ تکبیر (اللہ اکبر کہنے) سے ہی شروع کرتے اور تکبیر پر ہی ختم کرتے تھے۔

---

❶ مسند أحمد: ٢٢٠٢٧

❷ المعجم الكبير للطبراني: ٢٢/ ٢٤٥، ٢٤٦ ـ الكامل لابن عدى: ٣/ ١٠٤٩ ـ صحيح ابن حبان: ٢٣٩٤

[٩٤١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا إِسْحَاقُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: كَانَ أَذَانُهُ وَإِقَامَتُهُ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ان کی اذان اور اقامت دوہری دوہری ہوتی تھی۔

[٩٤٢]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ زِيَادِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بِلَالٍ، مِثْلَهُ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الرَّمَادِيُّ: لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ سُفْيَانُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔ ابوالحسن الرمادی کہتے ہیں: سفیان نے ان سے سماع نہیں کیا۔

[٩٤٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي عُمَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ حِينَ رَأَى الْأَذَانَ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَالًا فَأَذَّنَ، وَأَمَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدٍ فَأَقَامَ. ❶

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب انہوں نے (خواب میں) اذان دیکھی تو نبی ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے اذان دی اور عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے اقامت کہی۔

[٩٤٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ مَرَّتَيْنِ، اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسنون اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ جب مؤذن اذانِ فجر میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو (اس کے بعد یہ کلمات) کہے: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ دومرتبہ، (پھر کہے:) اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ۔

[٩٤٥]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ التَّثْوِيبُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ فِي أَذَانِ الْفَجْرِ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَلْيَقُلْ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تثویب (یعنی اذان کے کلمات کو دو دو مرتبہ کہنا) فجر کی اذان میں ہوتا ہے، جب مؤذن اذانِ فجر میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو اسے الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ کہنا چاہیے۔

[٩٤٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے

❶ سيأتي برقم: ٩٦٢

إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ. ووَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ لِمُؤَذِّنِهِ: إِذَا بَلَغْتَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ فِي الْفَجْرِ فَقُلْ: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ.

مؤذن سے فرمایا: جب تم اذانِ فجر میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ پر پہنچو تو کہو: الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ، الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ۔

[٩٤٧]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ أَبُو مَسْعُودٍ الزَّجَاجُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُثَوِّبَ فِي الْفَجْرِ، وَنَهَانِي أَنْ أُثَوِّبَ فِي الْعِشَاءِ. ❶

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں فجر کی اذان میں کلمات کو دو دو مرتبہ کہوں اور عشاء میں ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

[٩٤٨]..... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُسْلِمٌ، ثنا دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ، ثنا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: صَعِدْتُ إِلَى ابْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ فَوْقَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بَعْدَمَا أَذَّنَ، فَقُلْتُ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنْ أَذَانِ أَبِيكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: كَانَ يَبْدَأُ فَيُكَبِّرُ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّةً، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى آخِرِ الْأَذَانِ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ. تَفَرَّدَ بِهِ دَاوُدُ. ❷

مالک بن دینار بیان کرتے ہیں کہ میں ابن ابی محذورہ کے اذان کہنے کے بعد ان کی طرف مسجد حرام کی چھت پر چڑھا اور میں نے ان سے کہا: مجھے اپنے والد کی اذان کے بارے میں بتلائیے، تو انہوں نے کہا: وہ جب اذان کی ابتداء کرتے تو اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے، پھر ایک مرتبہ کہتے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، پھر وہ دوبارہ ان کلمات کو کہتے: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، یہاں تک کہ اذان کے آخر تک آ جاتے: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔

[٩٤٩]..... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرٍ

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ اذان سکھلائی: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ،

❶ مسند أحمد: ٢٣٩١٢

❷ سلف برقم: ٩٠٥

الْكَوْكَبِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ، قَالَا: نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ عَلَّمَهُ هٰذَا الْأَذَانَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، ثُمَّ يَعُودُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ مَرَّتَيْنِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ. ❶

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، پھر دوبارہ آپ نے دومرتبہ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا اور دومرتبہ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ کہا، اسی طرح دومرتبہ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور دومرتبہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ مَرَّتَيْنِ کہا۔

[٩٥٠]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَا: نا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: كَانَ آخِرُ أَذَانِ بِلَالٍ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

اسود بیان کرتے ہیں کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی اذان کے آخری کلمات اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہوتے تھے۔

[٩٥١]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، أَنَّ بِلَالًا قَالَ: آخِرُ الْأَذَانِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

اسود سے مروی ہے کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اذان کا آخری کلمہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہے۔

[٩٥٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: آخِرُ أَذَانِ بِلَالٍ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ان کی اذان کے آخری کلمات اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہوتے ہیں۔

[٩٥٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، ثنا ابْنُ الْجُنَيْدِ، ثنا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نا زُهَيْرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: آخِرُ الْأَذَانِ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ.

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اذان کے آخری کلمات اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہیں۔

❶ سلف برقم: ٩٠١

[٩٥٤]...... وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْجِعَ فَيُنَادِي: ((أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَرَجَعَ فَنَادَى: أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. تَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ زَرْبِيٍّ وَكَانَ ضَعِيفًا، عَنْ أَيُّوبَ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) بلال رضی اللہ عنہ نے طلوعِ فجر سے پہلے ہی اذان کہہ دی، تو نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ واپس جائے اور تین مرتبہ یہ آواز لگائے کہ: أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ (سنو! بندہ سو گیا تھا) چنانچہ وہ واپس گئے اور تین مرتبہ یہ آواز لگائی کہ: أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ (سنو! بندہ سو گیا تھا)۔ سعید بن زربی نے ایوب سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔

[٩٥٥]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مِرْدَاسٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ مُؤَذِّنٍ لِعُمَرَ، يُقَالُ لَهُ مَسْرُوحٌ، أَذَّنَ قَبْلَ الصُّبْحِ فَأَمَرَهُ عُمَرُ نَحْوَهُ.

نافع سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن، جن کا نام مسروح تھا، سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (ایک مرتبہ) صبح سے پہلے ہی اذان کہہ دی، تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں اسی کے مثل ہی حکم دیا۔

[٩٥٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: أَذَّنَ بِلَالٌ مَرَّةً بِلَيْلٍ. هٰذَا مُرْسَلٌ.

ایوبؒ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ رات کو ہی (فجر کی) اذان کہہ دی۔ یہ روایت مرسل ہے۔

[٩٥٧]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، ثنا هُشَيْمٌ، ثنا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ لَيْلَةً بِسَوَادٍ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى مَقَامِهِ فَيُنَادِي: ((إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ))، فَرَجَعَ وَهُوَ يَقُولُ: لَيْتَ بِلَالًا لَمْ تَلِدْهُ أُمُّهُ وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِينِهِ.

حمید بن ہلال روایت کرتے ہیں کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اندھیری رات میں (فجر سے پہلے ہی) اذان کہہ دی، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ واپس اپنے مقام پر جائیں اور آواز لگائیں: إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ (بے شک بندہ سو گیا تھا) چنانچہ وہ واپس گئے اور کہہ رہے تھے: کاش کہ بلال کی ماں نے اسے جنم ہی نہ دیا ہوتا! اور وہ اپنی پیشانی کے پسینے سے تر ہو گئے تھے۔

[٩٥٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، ثنا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عَامِرُ بْنُ مُدْرِكٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ))، فَوَجَدَ بِلَالٌ وَجْدًا شَدِيدًا. وَهِمَ فِيهِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) بلال رضی اللہ عنہ نے فجر سے پہلے ہی اذان کہہ دی، تو نبی ﷺ غصے میں آ گئے اور انہیں حکم فرمایا کہ وہ آواز لگائے: إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ (بے شک بندہ سو گیا تھا) تو بلال رضی اللہ عنہ سخت غمگین ہو گئے۔
اس روایت میں عامر بن مدرک کو وہم ہوا ہے اور درست وہ

❶ سيأتي برقم: ٩٥٨

عَامِرُ بْنُ مُدْرِكٍ وَالصَّوَابُ قَدْ تَقَدَّمَ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ مُؤَذِّنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَوْلَهُ. ❶

ہے جو شعیب بن حرب، عبدالعزیز بن ابورواد، نافع اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے مؤذن کے واسطے سے عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر پہلے بیان ہو چکی ہے۔

[٩٥٩]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثنا أَبِي، نا أَبُو يُوسُفَ الْقَاضِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ قَبْلَ الْفَجْرِ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَعُودَ فَيُنَادِيَ: ((إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ))، فَفَعَلَ وَقَالَ: لَيْتَ بِلَالًا لَمْ تَلِدْهُ أُمُّهُ وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِينِهِ. تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو يُوسُفَ، عَنْ سَعِيدٍ، وَغَيْرُهُ يُرْسِلُهُ عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نے فجر سے پہلے اذان کہہ دی، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ واپس جائیں اور منادی کریں کہ: إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ (بے شک بندہ سو گیا تھا) چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور کہا: کاش کہ بلال کی ماں نے اسے جنم ہی نہ دیا ہوتا! اور وہ اپنی پیشانی کے پسینے سے تر ہو گئے تھے۔ ابو یوسف نے اس کو سعید وغیرہ کے واسطے سے اکیلے ہی روایت کیا ہے، وہ اسے سعید اور قتادہ کے واسطے کے ساتھ نبی ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔

[٩٦٠]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ بِلَالًا أَذَّنَ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنَسًا، وَالْمُرْسَلُ أَصَحُّ.

قتادہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی۔۔۔ اور قتادہ نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور اس کا مرسل ہونا صحیح ترین مؤقف ہے۔

[٩٦١]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَذَّنَ بِلَالٌ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ، فَرَقِيَ بِلَالٌ وَهُوَ يَقُولُ: لَيْتَ بِلَالًا ثَكِلَتْهُ أُمُّهُ، وَابْتَلَّ مِنْ نَضْحِ دَمِ جَبِينِهِ، يُرَدِّدُهَا حَتَّى صَعِدَ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ، مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ أَذَّنَ حِينَ أَضَاءَ الْفَجْرُ. مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَسَدِيُّ ضَعِيفٌ جِدًّا. ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بلال رضی اللہ عنہ نے (فجر سے پہلے اذان کہی) تو نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ دوبارہ جائیں، چنانچہ بلال رضی اللہ عنہ (اذان کہنے کی جگہ پر) چڑھے اور وہ کہہ رہے تھے: کاش کہ بلال کو اس کی ماں گم پائے۔ وہ اپنی پیشانی کے پسینے سے تر ہو گئے تھے اور اس بات کو بار بار بولے جا رہے تھے، یہاں تک کہ اُوپر چڑھ گئے۔ پھر دو مرتبہ کہا: إِنَّ الْعَبْدَ نَامَ (بے شک بندہ سو گیا تھا) پھر جب فجر روشن ہوئی تو (دوبارہ) اذان کہی۔

[٩٦٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ،

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے

❶ سلف برقم: ٩٥٤

❷ سيأتي برقم: ٩٦١

❸ سلف برقم: ٩٥٩

حَـدَّثَـنَا أَبُو دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَشْيَاءَ لَمْ يَصْنَعْ مِنْهَا شَيْئًا، قَالَ: فَأُرِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ الْأَذَانَ فِي الْمَنَامِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَقَالَ: ((أَلْقِهِ عَلَى بِلَالٍ))، فَأَلْقَاهُ عَلَى بِلَالٍ، فَأَذَّنَ بِلَالٌ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: أَنَا رَأَيْتُهُ وَأَنَا كُنْتُ أُرِيدُهُ، قَالَ: ((فَأَقِمْ أَنْتَ)). ❶

متعدد چیزوں کے ساتھ (نماز کی منادی کا) ارادہ فرمایا لیکن ان میں سے کچھ بھی نہیں کیا گیا، پھر عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کو خواب میں اذان دِکھلائی گئی تو وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور آپ کو اس کا بتلایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اذان بلال کو سکھلا دو۔ چنانچہ انہوں نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان سکھائی، پھر بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں انہیں دیکھ کر خود اذان کہنا چاہ رہا تھا، تو آپ ﷺ فرمایا: تم اقامت کہہ لو۔

[٩٦٣]...... حَـدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كَانَ جَدِّي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ بِهٰذَا الْخَبَرِ فَأَقَامَ جَدِّي. وَقَالَ أَبُو دَاوُدَ: مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو مَدَنِيٌّ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ لَا يُحَدِّثُ عَنِ الْبَصْرِيِّ.

عبداللہ بن محمد بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے یہ خبر بیان کی اور (بلال رضی اللہ عنہ کے اذان کہنے کے بعد) اقامت میرے دادا نے کہی تھی۔ ابوداؤد فرماتے ہیں: محمد بن عمرو مدنی اور ابن مہدی، بصری سے بیان نہیں کرتے۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ
### نماز فجر اور عصر کے بعد نماز پڑھنے کی ممانعت

[٩٦٤]...... حَـدَّثَـنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ، ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَوْمَانِ مِنَ الدَّهْرِ لَا تَصُومُوهُمَا، وَسَاعَتَانِ مِنَ النَّهَارِ لَا تُصَلُّوهُمَا، فَإِنَّ النَّصَارَى وَالْيَهُودَ يَتَحَرَّوْنَهُمَا، يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الْأَضْحَى، وَبَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ)). ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سال میں دو دِن ایسے آتے ہیں کہ تم ان دو دِنوں میں روزہ نہ رکھا کرو اور دِن میں دو وقت ایسے ہوتے ہیں کہ تم ان دو وقتوں میں نماز نہ پڑھا کرو، بلاشبہ یہود ونصاریٰ اس کی جستجو میں رہتے ہیں، ایک عیدالفطر کا دِن ہے اور دوسرا عیدالضحیٰ کا دِن، ایک وقت نمازِ فجر کے بعد کا ہے؛ جب تک کہ سورج نہ طلوع ہو جائے اور دوسرا وقت نمازِ عصر سے لے کر غروبِ آفتاب تک۔

[٩٦٥]...... حَـدَّثَـنَا يَزِيدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ مسند أحمد: ١٦٤٧٦ ـ سنن أبي داود: ٥١٢

❷ مسند أحمد: ١١٠٣٣

الْبَزَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ)). ❶

نے فرمایا: نمازِ فجر کے بعد دوسنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے۔

[٩٦٦]...... ثنا يَزِيدُ، ثنا مُحَمَّدٌ، نا وَكِيعٌ، نا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: كُنَّا نَأْتِي عَائِشَةَ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَأَتَيْنَاهَا يَوْمًا وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْنَا لَهَا: مَا هٰذِهِ الصَّلَاةُ؟ قَالَتْ: نِمْتُ عَنْ جُزْئِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ أَكُنْ لِأَدَعَهُ.

قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ ہم نمازِ فجر سے پہلے سیدہ عائشہ ؓ کے پاس آیا کرتے تھے، ایک روز ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نماز پڑھ رہی تھیں، ہم نے آپ سے عرض کیا: یہ کون سی نماز ہے؟ تو آپ نے فرمایا: میں رات نوافل پڑھے بغیر ہی سوگئی تھی، تو میں اسے چھوڑ نہیں سکتی تھی۔

[٩٦٧]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ، أنا شُعْبَةُ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ الْعَيْزَارِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، نا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَشَارَ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يُسَمِّهِ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ أَوَّلَ وَقْتِهَا))، قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ))، قُلْتُ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ((بِرُّ الْوَالِدَيْنِ))، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي. ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کون سا عمل زیادہ فضیلت کا حامل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بروقت نماز ادا کرنا۔ میں نے کہا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: راہِ خدا میں جہاد کرنا۔ میں نے عرض کیا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ اگر میں مزید سوال کرتا تو آپ مجھے اور بھی بتلاتے۔

[٩٦٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو مُوسَى قِرَاءَةً عَلَيْهِ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدٌ الْمُكْتِبُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ

ایک صحابی رسول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: افضل عمل نماز کو بروقت ادا کرنا ہے۔ معمری نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں: نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کرنا۔

---

❶ سيتكرر برقم: ١٥٥١

❷ صحيح البخاري: ٥٢٧، ٥٩٧٠، ٧٥٣٤ـ صحيح مسلم: ١٣٩ـ جامع الترمذي: ١٧٣، ١٨٩٨ـ سنن النسائي: ١/ ٢٩٢ـ مسند أحمد: ٣٨٩٠، ٤١٨٦، ٤٢٢٣، ٤٣١٣ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢١٢٥ـ صحيح ابن حبان: ١٤٧٤، ١٤٧٥، ١٤٧٧، ١٤٧٨، ١٤٧٩

النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ ـ قَالَ شُعْبَةُ: ـ أَوْ قَالَ: ((أَفْضَلُ الْعَمَلِ الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا)). وَقَالَ الْمَعْمَرِيُّ فِي حَدِيثِهِ: ((الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا)). ❶

[٩٦٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ، ثنا الْمَعْمَرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا الْحَجَّاجُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، ذَكَرَ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ قَالَ: حَدَّثَنِي رَبُّ هٰذِهِ الدَّارِ يَعْنِي عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا الْأَوَّلِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کرنا۔

[٩٧٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَيْرُ الْأَعْمَالِ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمام اعمال سے بہتر عمل نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کرنا ہے۔

[٩٧١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، نا أَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي عَقِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ لِمِيقَاتِهَا الْأَوَّلِ)). خَالَفَهُ جَمَاعَةٌ، عَنِ الْعُمَرِيِّ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کرنا۔

[٩٧٢]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيِّ، أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ غَنَّامٍ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ فَرْوَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب سے زیادہ فضیلت کا حامل عمل اوّل وقت میں نماز ادا کرنا ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢٣١٢٠

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ١٨٩

يَقُولُ: ((أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ عِنْدَ اللّٰهِ الصَّلَاةُ فِي أَوَّلِ وَقْتِهَا)). ❶

[٩٧٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدٍ، أنا أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ أَبُو مَسْعُودٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ، قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا)). وَقَالَ وَكِيعٌ، عَنِ الْعُمَرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِهِ، عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❷

سیدہ اُمِ فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کرنا۔ امام وکیع رحمہ اللہ نے عمری، قاسم بن غنام، ایک اور راویہ اور سیدہ اُمِ فروہ رضی اللہ عنہا، جو بیعتِ رضوان میں بھی شریک تھی، کے واسطے سے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے۔

[٩٧٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ خَلَّادٍ، ثنا الْمَعْمَرِيُّ، نا عُثْمَانُ، نا وَكِيعٌ، وَقَالَ اللَّيْثُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ أَبِيهِ الدُّنْيَا، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ فَرْوَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٩٧٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ جَدَّتِهِ الدُّنْيَا أُمِّ أَبِيهِ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ فَرْوَةَ، وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الْأَعْمَالَ يَوْمًا فَقَالَ: ((إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَعْجِيلُ الصَّلَاةِ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا)).

سیدہ اُمِ فروہ رضی اللہ عنہا، جو بیعتِ رضوان میں بھی شریک تھیں، بیان کرتی ہیں کہ میں نے ایک روز رسول اللہ ﷺ کو اعمال کا ذکر کرتے سنا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب سے محبوب عمل نماز کو اس کے اوّل وقت پر پڑھنے میں جلدی کرنا ہے۔

[٩٧٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَيْمُونٍ الْعَتَكِيُّ بِالْبَصْرَةِ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ جَدَّتِهِ، عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ كَذَا

سیدہ اُمِ فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے افضل عمل کے بارے میں سوال کیا گیا، اور میں سن رہی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کرنا۔

❶ مسند أحمد: ٢٧١٠٥

❷ سنن أبي داود: ٤٢٦ ـ جامع الترمذي: ١٧٠

قَالَ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ أَفْضَلِ الْأَعْمَالِ، فَقَالَ: ((الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا)).

[٩٧٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو عَقِيلٍ يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِهِ، عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ الرَّقَاشِيُّ، ثنا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ، عَنْ بَعْضِ أُمَّهَاتِهِ، عَنْ أُمِّ فَرْوَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الصَّلَاةُ لِأَوَّلِ وَقْتِهَا)). لَفْظُ الْعُمَرِيِّ.

سیدہ اُم فروہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام اعمال سے محبوب ترین عمل نماز کو اس کے اوّل وقت میں ادا کرنا ہے۔

[٩٧٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْحَارِثِيُّ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، أَخْبَرَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ امْرَأَةٍ مِنَ الْمُبَايِعَاتِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ))، قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((الصَّلَاةُ لِوَقْتِهَا)).

قاسم بن غنام البیاضی، نبی ﷺ سے بیعت کرنے والی ایک صحابیہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا: کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت کا حامل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا۔ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: بروقت نماز ادا کرنا۔

[٩٧٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَدَكُمْ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا وَقَدْ تَرَكَ مِنَ الْوَقْتِ الْأَوَّلِ مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم میں سے کوئی شخص نماز تو اس کے وقت میں ہی پڑھ لیتا ہے لیکن اس کا اوّل وقت چھوڑ دیتا ہے، جو کہ اس کے لیے اس کے اہل وعیال اور اس کے مال سے بھی بہتر ہے۔

[٩٨٠]...... ثنا ابْنُ مَنِيعٍ، ثنا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی

❶ الجعديات لأبي قاسم البغوي: ٢٩٣٦

ثنا قُتَيْبَةُ، ثنا لَيْثٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا الْآخِرِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ.

نماز کو اس کے آخری وقت میں نہیں پڑھا، سوائے دو بار کے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رُوح قبض کر لی۔

[٩٨١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ صَاحِبِ أَبِي صَخْرَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، ثنا مُعَلَّى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ لِوَقْتِهَا الْآخِرِ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی نماز کو اس کے آخری وقت میں نہیں پڑھا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رُوح قبض کر لی۔

[٩٨٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ وَثَّابٍ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَّرَ صَلَاةً إِلَى الْوَقْتِ الْآخِرِ حَتَّى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز کو اس کے آخری وقت تک مؤخر کیا ہو، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رُوح کو قبض کر لیا۔

[٩٨٣]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ الْوَلِيدِ الْمَدَنِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْوَقْتُ الْأَوَّلُ مِنَ الصَّلَاةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ، وَالْوَقْتُ الْآخِرِ عَفْوُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوّل وقت میں نماز ادا کرنا اللہ تعالیٰ کی رضامندی (کے حصول کا موجب عمل) ہے اور آخری وقت میں نماز ادا کرنا اللہ عزوجل کا درگزر کرنا ہے۔

[٩٨٤]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، حَدَّثَنِي فَرَجُ بْنُ

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اوّل وقت رضائے الٰہی ہے اور آخری وقت

❶ مسند أحمد: ٢٤٦١٤

❷ سيأتي بعده من طريق عمرة

❸ جامع الترمذي: ١٧٢ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٤٣٥

عُبَيْدٍ الْمُهَلَّبِيُّ ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللّٰهِ ، وَآخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ❶

عفو الٰہی ہے۔

[٩٨٥]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيسَى الْفَامِيُّ ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْوَاسِطِيُّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ زَكَرِيَّا مِنْ أَهْلِ عَبْدَسِيٍّ ، نا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي مَحْذُورَةَ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ جَدِّي ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَوَّلُ الْوَقْتِ رِضْوَانُ اللّٰهِ ، وَوَسَطُ الْوَقْتِ رَحْمَةُ اللّٰهِ ، وَآخِرُ الْوَقْتِ عَفْوُ اللّٰهِ)). ❷

سیدنا ابومحذورہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اوّل وقت اللہ تعالیٰ کی رضامندی (کے حصول کا باعث) ہے، درمیانی وقت اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور آخری وقت اللہ تعالیٰ کا درگزر کرنا ہے۔

## بَابُ ذِكْرِ بَيَانِ الْمَوَاقِيتِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذَالِكَ
## نمازوں کے اوقات کا بیان اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[٩٨٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ قَاعِدًا عَلَى الْمِنْبَرِ فَأَخَّرَ صَلَاةَ الْعَصْرِ شَيْئًا ، فَقَالَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ: أَمَا إِنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ أَخْبَرَ مُحَمَّدًا ﷺ بِوَقْتِ الصَّلَاةِ ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: أَعْلَمُ مَا تَقُولُ ، قَالَ عُرْوَةُ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبَا مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((نَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي بِوَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ مَعَهُ ثُمَّ صَلَّيْتُ

ابن شہاب بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے نمازِ عصر کو مؤخر کر دیا۔ اس پر عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے کہا: جبرائیل علیہ السلام نے محمد ﷺ کو نماز کا وقت بتلایا تھا۔ تو عمر رحمہ اللہ نے ان سے کہا: جو آپ کہہ رہے ہیں وہ میں بھی جانتا ہوں۔ عروہ رحمہ اللہ نے کہا کہ میں نے بشیر بن ابومسعود سے سنا، وہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کر رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جبرائیل علیہ السلام (آسمان سے) نازل ہوئے اور انہوں نے نماز کا وقت بتلایا، تو میں نے ان کے ساتھ نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ (دوسری) نماز پڑھی، پھر میں نے ان کے ساتھ (تیسری) نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں کے

❶ الکامل لابن عدی: ٢/ ٧٧٧

❷ السنن الکبریٰ للبیهقی: ١/ ٤٣٣٥۔ الکامل لابن عدی: ١/ ٢٥٥

مَعَهُ)) يَحْسِبُ بِأَصَابِعِهِ خَمْسَ صَلَوَاتٍ، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حِينَ يَشْتَدُّ الْحَرُّ، وَرَأَيْتُهُ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ قَبْلَ أَنْ تَدْخُلَهَا الصُّفْرَةُ، فَيَنْصَرِفُ الرَّجُلُ مِنَ الصَّلَاةِ فَيَأْتِي ذَا الْحُلَيْفَةِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ وَيُصَلِّي الْمَغْرِبَ حِينَ تَسْقُطُ الشَّمْسُ، وَيُصَلِّي الْعِشَاءَ حِينَ يَسْوَدُّ الْأُفُقُ وَرُبَّمَا أَخَّرَهَا حَتّٰى يَجْتَمِعَ النَّاسُ، - قَالَ الرَّبِيعُ: سَقَطَ مِنْ كِتَابِي - ، حَتّٰى فَقَطُ، وَصَلَّى الصُّبْحَ مَرَّةً بِغَلَسٍ، ثُمَّ صَلَّى مَرَّةً أُخْرَى فَأَسْفَرَ ثُمَّ كَانَتْ صَلَاتُهُ بَعْدَ ذَالِكَ بِالْغَلَسِ حَتّٰى مَاتَ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى أَنْ يُسْفِرَ. ❶

ساتھ پانچ نمازیں شمار کیں۔ پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج زائل ہو جاتا تھا اور بسااوقات اس وقت اسے مؤخر کر دیتے تھے جب گرمی سخت ہو جاتی تھی، اور میں نے آپ ﷺ کو عصر کی نماز اس وقت پڑھتے دیکھا جب سورج بلند اور صاف چمکدار تھا، یعنی اس پر زردی آنے سے پہلے۔ چنانچہ آدمی (عصر کی) نماز سے فارغ ہو کر غروبِ آفتاب سے پہلے ذوالحلیفہ میں پہنچ جاتا تھا۔ اور آپ ﷺ مغرب کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب سورج غائب ہو جاتا تھا اور عشاء کی نماز اس وقت پڑھتے تھے جب اُفق بتدریج سیاہ ہو جاتا تھا، بسااوقات آپ اسے تب تک مؤخر کر دیتے تھے جب تک کہ لوگ (نماز کے لیے) جمع نہ ہو جاتے۔ ربیع کہتے ہیں کہ میری کتاب سے لفظِ حتّٰی ساقط ہے۔ آپ ﷺ نے صبح کی نماز ایک مرتبہ اندھیرے میں پڑھی اور دوسری مرتبہ اس وقت پڑھی جب صبح کی سفیدی ظاہر ہو چکی تھی۔ پھر اس کے بعد آپ ﷺ تادم وفات اندھیرے میں ہی یہ نماز پڑھتے رہے اور دوبارہ کبھی صبح کی سفیدی ظاہر کر کے نہیں پڑھی۔

[٩٨٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، ثنا أَبُو صَالِحٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَقَالَ فِيهِ: وَيُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ يَسِيرُ الرَّجُلُ حَتّٰى يَنْصَرِفَ مِنْهَا إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، وَقَالَ فِيهِ أَيْضًا: وَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيُغَلِّسُ بِهَا ثُمَّ صَلَّاهَا يَوْمًا آخَرَ فَأَسْفَرَ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى الْإِسْفَارِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ

اختلافِ سند کے ساتھ ابن شہاب رحمہ اللہ سے گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے، البتہ اس میں انہوں نے (یہ الفاظ) بیان کیے کہ آپ ﷺ جب عصر کی نماز پڑھاتے تھے تو سورج سفید اور بلند ہوتا تھا۔ ایک آدمی نماز سے فارغ ہو کر وہاں سے چلتا اور چھ میل کا فاصلہ طے کر کے سورج غروب ہونے سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ جاتا تھا۔ اس میں انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ آپ ﷺ صبح کی نماز پڑھتے تھے تو اندھیرے میں ہی پڑھ لیتے تھے، پھر ایک روز آپ ﷺ نے یہ نماز صبح کی سفیدی ظاہر کر کے پڑھی، پھر دوبارہ

❶ صحيح البخاري: ٥٢١، ٣٢٢١ـصحيح مسلم: ٦١٠ـسنن أبي داود: ٣٩٤ـسنن النسائي: ١/ ٢٤٥ـسنن ابن ماجه: ٦٦٨ـمسند أحمد: ١٧٠٨٩ـصحيح ابن حبان: ١٤٤٨، ١٤٤٩، ١١٥٠

عَزَّوَجَلَّ .

آپ ﷺ نے سفیدی ظاہر کرنے کا وقت نہیں اپنایا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رُوح قبض کر لی۔

[۹۸۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيِّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ، وَالْكُوفَةُ يَوْمَئِذٍ أَخْصَاصٌ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لِلْعَصْرِ، فَقَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسَ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ ذَالِكَ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: هٰذَا الْكَلْبُ يُعَلِّمُنَا بِالسُّنَّةِ، فَقَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ، ثُمَّ انْصَرَفْنَا فَرَجَعْنَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي كُنَّا فِيهِ جُلُوسًا فَجَثَوْنَا لِلرُّكَبِ لِنُزُولِ الشَّمْسِ لِلْمَغِيبِ نَتَرَاآهَا . زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّخَعِيُّ مَجْهُولٌ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ غَيْرُ الْعَبَّاسِ بْنِ ذَرِيحٍ .

زیاد بن عبداللہ نخعی بیان کرتے ہیں کہ ہم مسجد اعظم میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، ان دِنوں کوفے میں زیادہ تر مکانات لکڑی کی چھت کے بنے ہوئے تھے، پھر آپ کے پاس مؤذن آیا اور اس نے کہا: اے امیرالمومنین! عصر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ تو وہ بیٹھ گیا۔ (کچھ دیر بعد) اس نے دوبارہ نماز کا کہا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کتا ہمیں سنت سکھا رہا ہے!! پھر ہم نماز پڑھ کر دوبارہ اسی جگہ آ کر بیٹھ گئے جہاں پہلے بیٹھے ہوئے تھے، پھر ہم گھٹنوں کے بل بیٹھے تا کہ سورج کو مغرب کی طرف اُترتے دیکھ سکیں۔ اس روایت کی سند میں زیاد بن عبداللہ النخعی مجہول راوی ہے اور عباس بن ذریح کے علاوہ کسی نے اس سے روایت نہیں کیا۔

[۹۸۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَا: نا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ نا أَبُو عَاصِمٍ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ نَافِعٍ، قَالَ: دَخَلْتُ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بِالْعَصْرِ، قَالَ: وَشَيْخٌ جَالِسٌ فَلَامَهُ، وَقَالَ: إِنَّ أَبِي أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِتَأْخِيرِ هٰذِهِ الصَّلَاةِ، قَالَ: فَسَأَلْتُ عَنْهُ فَقَالُوا: هٰذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجِ بْنِ رَافِعٍ . هٰذَا لَيْسَ

عبدالواحد بن نافع بیان کرتے ہیں کہ میں مدینے کی مسجد میں داخل ہوا تو مؤذن نے عصر کی اذان کہی، راوی کہتے ہیں کہ وہاں ایک بزرگ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے اس کو ملامت کیا اور کہا: میرے والد نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ اس نماز کو تاخیر سے پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے ان کے بارے میں پوچھا (کہ یہ کون ہیں؟) تو لوگوں نے بتلایا کہ یہ عبداللہ بن رافع بن خدیج بن رافع ہیں۔ یہ حدیث قوی نہیں ہے اور موسیٰ بن اسماعیل نے عبدالواحد کے واسطے سے اسے روایت کیا اور

بِقَوِيٍّ، وَرَوَاهُ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، فَكَنَّاهُ: أَبَا الرَّمَّاحِ، وَخَالَفَ فِي اسْمِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، فَسَمَّاهُ: عَبْدُ الرَّحْمٰنِ. ❶

ان کی کنیت ابوالرماح ذکر کی اور ابن رافع بن خدیج کے نام کے بارے میں اختلاف کیا اور ان کا نام عبدالرحمان بیان کیا۔

[۹۹۰]...... حَدَّثَنَا بِهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، ثنا أَبُو سَلَمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ أَبَا الرَّمَّاحِ الْكِلَابِيَّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، وَأَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَكَأَنَّهُ عَجَّلَهَا، فَلَامَهُ قَالَ: وَيْحَكَ أَخْبَرَنِي أَبِي، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((كَانَ يَأْمُرُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعَصْرِ)). وَرَوَاهُ حِرْمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ هٰذَا، وَقَالَ: عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ نُفَيْعٍ خَالَفَ فِي نَسَبِهِ، وَهٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفُ الْإِسْنَادِ مِنْ جِهَةِ عَبْدِ الْوَاحِدِ هٰذَا، لِأَنَّهُ لَمْ يَرْوِهِ عَنِ ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ غَيْرُهُ، وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي اسْمِ ابْنِ رَافِعٍ هٰذَا وَلَا يَصِحُّ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ رَافِعٍ وَلَا عَنْ غَيْرِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَالصَّحِيحُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَعَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ضِدُّ هٰذَا، وَهُوَ التَّعْجِيلُ بِصَلَاةِ الْعَصْرِ وَالتَّبْكِيرِ بِهَا فَأَمَّا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ.

عبدالرحمان بن رافع بن خدیج کے مؤذن نے نمازِ عصر کی اذان کہی اور اس نے گویا جلدی اذان کہہ دی تھی، تو انہوں نے اسے ملامت کیا اور فرمایا: تجھ پر افسوس! مجھے میرے والد نے بتلایا، اور وہ نبی ﷺ کے صحابی تھے، کہ رسول اللہ ﷺ انہیں عصر کی نماز میں تاخیر کا حکم دیا کرتے تھے۔ اسے حرمی بن عمارہ نے عبدالواحد سے روایت کیا، اور کہا: عبدالواحد بن نفیع نے اس کی نسبت میں اختلاف کیا، اور یہ حدیث عبدالواحد کی جہت سے ضعیف الاسناد ہے، اس لیے کہ ابن رافع بن خدیج سے اس کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا، اور اس ابن رافع کے نام میں اختلاف کیا گیا ہے اور یہ حدیث نہ تو ابورافع سے صحیح مروی ہے اور نہ ہی ان کے علاوہ کسی اور صحابی سے۔ صحیح تو وہ روایت ہے جو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اور ایک سے زائد دیگر صحابہ سے اس کے متضاد مروی ہے، اور وہ روایت نمازِ عصر کو جلدی پڑھنے کے بارے میں ہے، لہٰذا صحیح روایت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

[۹۹۱]...... فَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، أَخْبَرَنِي عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، حَدَّثَنِي أَبُو النَّجَاشِيِّ، حَدَّثَنِي رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الْعَصْرِ، ثُمَّ تُنْحَرُ الْجَزُورُ فَتُقْسَمُ عَشْرَ قِسَمٍ، ثُمَّ تُطْبَخُ وَنَأْكُلُ لَحْمًا نَضِيجًا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ. أَبُو النَّجَاشِيِّ هٰذَا اسْمُهُ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ ثِقَةٌ مَشْهُورٌ صَحِبَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ سِتَّ

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اُونٹ کی قربانی کی جاتی اور اسے دس حصوں میں تقسیم کر دیا جاتا، پھر اسے پکایا جاتا اور ہم سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے اس کا پکا ہوا گوشت کھا لیتے تھے۔ اس روایت کی سند میں مذکور راوی ابوالنجاشی کا نام عطاء بن صہیب ہے، یہ ثقہ اور مشہور ہیں، یہ چھ برس تک رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہے۔ ان سے عکرمہ بن عمار، اوزاعی اور ایوب بن عتبہ وغیرہ نے

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٤٤٣

سِنِينَ وَرَوَى عَنْهُ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَأَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ وَغَيْرُهُمْ، وَحَدِيثُهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَوْلَى مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ ابْنِ رَافِعٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ، وَكَذَالِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، مِنْ حَدِيثِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ بَشِيرَ بْنَ أَبِي مَسْعُودٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ يَسِيرُ الرَّجُلُ حَتَّى يَنْصَرِفَ مِنْهَا إِلَى ذِي الْحُلَيْفَةِ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ. ❶

روایت کیا، اور ان کی رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث عبدالواحد کی ابن رافع سے مروی حدیث سے اولیٰ ہے، واللہ اعلم۔ اسی طرح سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے۔ لیث بن سعد کی حدیث سے، جو وہ یزید بن ابوحبیب، اسامہ بن زید، ابن شہاب اور عروہ کے واسطے سے نقل کرتے ہیں، عروہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بشیر بن ابومسعود کو سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے سنا، انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا کہ آپ ﷺ عصر کی نماز پڑھایا کرتے تھے اور سورج چمکدار اور بلند ہوتا تھا، آدمی نماز پڑھ کر پیدل چل پڑے تو ذوالحلیفہ تک چھ میل کی مسافت سورج غروب ہونے سے پہلے طے کر سکتا تھا۔

[٩٩٢]...... حَدَّثَنَا بِذَالِكَ أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، ثنا اللَّيْثُ.

صرف سند کا بیان ہے۔

[٩٩٣]...... وَحَدَّثَنِي أَبِي، أنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي النَّجَاشِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِ؟ أَنْ يُؤَخِّرَ الْعَصْرَ حَتَّى إِذَا كَانَتْ كَثَرَبِ الْبَقَرَةِ صَلَّاهَا)) وَكَذَالِكَ رُوِيَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَغَيْرِهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي تَعْجِيلِ الْعَصْرِ.

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ وہ یہ ہے کہ منافق عصر کی نماز کو اسقدر مؤخر کرتا ہے کہ جب سورج گائے کی چربی بڑھ جانے کے مثل (یعنی غروب ہونے کے قریب) ہو جاتا ہے تو تب وہ نماز پڑھتا ہے۔ اسی طرح سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کی گئی ہے اور وہ نبی ﷺ سے نمازِ عصر میں جلدی کرنے کے بارے میں روایت کرتے ہیں۔

[٩٩٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ الْبَاهِلِيُّ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ أَبُو عُتْبَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي عَبْلَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهَا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھایا کرتے تھے اور سورج ابھی بلند اور زندہ (یعنی چمک رہا) ہوتا تھا، پھر ایک شخص مدینے کے نواح میں جاتا اور وہاں پہنچ جاتا تو سورج پھر بھی بلند ہی ہوتا تھا، اور مدینہ کے نواح تک کی مسافت چھ میل بنتی ہے۔ اسی طرح صالح بن کیسان، یحییٰ بن سعید انصاری، عقیل، معمر، یونس، لیث،

❶ صحيح البخاري: ٢٤٨٥۔ صحيح مسلم: ٦٢٥۔ مسند أحمد: ١٧٢٧٥، ١٧٢٨٩۔ صحيح ابن حبان: ١٥١٥

وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، وَالْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى سِتَّةِ أَمْيَالٍ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَعُقَيْلٌ، وَمَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، وَاللَّيْثُ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِسْحَاقَ، وَمَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، وَعُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الرُّصَافِيُّ، وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ، وَالزُّبَيْدِيُّ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ، وَرَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى قُبَاءٍ قَالَ أَحَدُهُمَا: فَيَأْتِيهِمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَقَالَ الْآخَرُ: وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ. ❶

عمرو بن حارث، شعیب بن ابوحمزہ، ابن ابی ذئب، زہریؒ کے بھتیجے، عبدالرحمان بن اسحاق، معقل بن عبیداللہ، عبیداللہ بن ابوزیاد الرصافی، نعمان بن راشد اور زبیدی وغیرہ نے امام زہری رحمہ اللہ کے واسطے سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اور مالک بن انس رحمہ اللہ نے زہری سے اور اسحاق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی ﷺ عصر کی نماز پڑھایا کرتے تھے، پھر کوئی شخص مسجد قباء میں جاتا، وہ ان کے پاس پہنچ جاتا اور وہ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، اور دوسرے راوی نے کہا: سورج ابھی بلند ہوتا تھا۔

[۹۹۵]...... ثنا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثنا حَبَّانُ بْنُ مُوسَى، أنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَالِكٍ بِذَلِكَ.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔

[۹۹۶]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، ثنا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ أَبِي الْأَبْيَضِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنْتُ أُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ، فَآتِي عَشِيرَتِي وَهُمْ جُلُوسٌ، فَأَقُولُ: مَا يُجْلِسُكُمْ؟ صَلُّوا، فَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھا کرتا تھا اور سورج ابھی بلند اور گول دائرے میں ہوتا، پھر میں اپنے خاندان والوں کے پاس آتا اور وہ بیٹھے ہوتے، تو میں کہتا: تمہیں کس چیز نے بٹھا رکھا ہے؟ نماز پڑھ لو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی ہے۔

[۹۹۷]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں عصر کی نماز پڑھایا کرتے تھے، اور سورج ابھی بلند اور گول دائرے میں ہوتا، پھر میں اپنے خاندان والوں کے پاس آتا

❶ صحيح البخاري: ٥٥١، ٧٣٢٩ـ صحيح مسلم: ٦٢١، ١٩٣، ١٩٤ـ سنن أبي داود: ٤٠٤ـ سنن النسائي: ١/ ٢٥٢ـ سنن ابن ماجه: ٦٨٢ـ مسند أحمد: ١٢٦٤٤، ١٣٢٣٥، ١٣٣٣١ـ صحيح ابن حبان: ١٥١٨، ١٥١٩، ١٥٢٠، ١٥٢٢

❷ مسند أحمد: ١٢٣٣١، ١٢٧٢٦، ١٢٩١٢، ١٣٤٣٤

الْأَبْيَضِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِنَا الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُحَلِّقَةٌ، ثُمَّ آتِي عَشِيرَتِي وَهُمْ فِي نَاحِيَةِ الْمَدِينَةِ جُلُوسٌ لَمْ يُصَلُّوا، فَأَقُولُ: مَا يُجْلِسُكُمْ، قُومُوا صَلُّوا، فَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. ❶

اور وہ مدینے کے ایک کونے میں رہتے تھے، (جب میں ان کے پاس پہنچتا) تو وہ بیٹھے ہوتے تھے، انہوں نے نماز نہیں پڑھی ہوتی تھی، چنانچہ میں کہتا: تمہیں کس چیز نے بٹھا رکھا ہے؟ اُٹھو نماز پڑھ لو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھ لی ہے۔

[۹۹۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ أَبْعَدُ رَجُلَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ دَارًا: أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ وَأَهْلُهُ بِقُبَاءٍ، وَأَبُو عُبَيْسِ بْنُ خَيْرٍ وَمَسْكَنُهُ فِي بَنِي حَارِثَةَ، فَكَانَا يُصَلِّيَانِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ ثُمَّ يَأْتِيَانِ قَوْمَهُمَا وَمَا صَلُّوا لِتَعْجِيلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِهَا. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انصار میں سے دو آدمیوں کا گھر سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ (کے گھر) سے دُور تھا، ایک ابولبابہ بن عبدالمنذر رتھے؛ جن کا گھر قباء میں تھا اور دوسرے ابوعبیس بن خیر تھے؛ جن کی رہائش گاہ بنوحارثہ (کے محلے) میں تھی۔ وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اپنی قوم کے پاس آتے اور رسول اللہ ﷺ کے جلدی نماز پڑھ لینے کی وجہ سے انہوں نے ابھی نماز نہیں پڑھی ہوتی تھی۔

[۹۹۹]...... وَقَالَ الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِصَلَاةِ الْمُنَافِقِ، يَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰى إِذَا اصْفَرَّتْ فَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنَيِ الشَّيْطَانِ، قَامَ فَنَقَرَ أَرْبَعًا لَا يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا)). ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں منافق کی نماز کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ وہ سورج کو تاکتا رہتا ہے، یہاں تک کہ جب وہ زرد ہو جاتا ہے اور شیطان کے دو سینگوں کے درمیان (یعنی غروب ہونے کے قریب) آ جاتا ہے تو تب وہ اُٹھ کر چار ٹھونگے مار لیتا ہے، وہ ان میں اللہ کا ذکر تو بس تھوڑا ہی کرتا ہے۔

[۱۰۰۰]...... وَقَالَ حَفْصُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَ ذَالِكَ. ❹

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[۱۰۰۱]...... وَقَالَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ طَالِعَةٌ فِي حُجْرَتِي لَمْ يَظْهَرِ الْفَيْءُ بَعْدُ. ❺

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز پڑھایا کرتے تھے اور سورج ابھی میرے حجرے میں طلوع ہوتا تھا اور ابھی سایہ ڈھلا نہیں ہوتا تھا۔

❶ انظر تخريج الحديث السابق
❷ مسند أحمد: ١٣٤٨٢
❸ مسند أحمد: ١٣٥٨٩
❹ انظر تخريج الحديث السابق
❺ صحيح البخاري: ٥٤٥، ٥٤٦۔صحيح مسلم: ٦١١۔سنن أبي داود: ٤٠٧۔جامع الترمذي: ١٥٩۔سنن النسائي: ١/ ٢٥٢۔سنن ابن ماجه: ٦٨٣

[۱۰۰۲]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِيَانِ: أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، وَأَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، نا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، نا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ عِنْدِي جَزُورًا أُرِيدُ أَنْ أَنْحَرَهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَهَا، فَانْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَانْصَرَفْنَا فَنُحِرَتِ الْجَزُورُ وَصُنِعَ لَنَا مِنْهَا وَطَعِمْنَا مِنْهَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ، وَكُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَسِيرُ الرَّاكِبُ سِتَّةَ أَمْيَالٍ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی، جب آپ نے سلام پھیرا تو بنوسلمہ کے ایک شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس ایک اُونٹ ہے جسے میں ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں، تو میری خواہش ہے کہ آپ بھی وہاں موجود ہوں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ اور ہم وہاں گئے تو اُونٹ ذبح کیا گیا اور ہمارے لیے اس میں سے کچھ گوشت پکایا گیا اور ہم نے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کھا لیا۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر ایک سوار شخص چھ میل تک کی مسافت غروبِ آفتاب سے قبل طے کر لیتا تھا۔

[۱۰۰۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ مُوسَى بْنَ سَعْدٍ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ حَفْصِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْعَصْرَ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّا نُرِيدُ أَنْ نَنْحَرَ جَزُورًا لَنَا فَنُحِبُّ أَنْ تَحْضُرَنَا، قَالَ: ((نَعَمْ))، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقْنَا مَعَهُ فَوَجَدْنَا الْجَزُورَ لَمْ تُنْحَرْ، فَنُحِرَتْ ثُمَّ قُطِّعَتْ ثُمَّ طُبِخَ مِنْهَا فَأَكَلْنَا قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی، پھر جب سلام پھیرا تو بنوسلمہ کا ایک آدمی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اُونٹ کو ذبح کرنا چاہتے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ بھی ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں (میں آ جاؤں گا)۔ پھر آپ چل پڑے اور ہم بھی آپ کے ساتھ ہی چل دیے، ہم نے وہاں پہنچ کر دیکھا کہ اُونٹ ابھی ذبح نہیں ہوا تھا، چنانچہ اسے ذبح کیا گیا، پھر اس میں سے کچھ گوشت پکایا گیا، پھر ہم نے سورج غروب ہونے سے پہلے پہلے کھا بھی لیا۔

[۱۰۰٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِأَنَّهَا

ابوقلابہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عصر کا نام اسی بنا پر ہی رکھا گیا ہے کہ یہ (دن کے) آخری وقت پر ادا ہو۔

تَعْصِرُ .

[١٠٠٥]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ ، أَنَّ الْحَسَنَ ، وَابْنَ سِيرِينَ ، وَأَبَا قِلَابَةَ كَانُوا يُمْسُونَ بِالْعَصْرِ .

خالد الحذاء سے مروی ہے کہ امام حسن، ابن سیرین اور ابوقلابہ رحمہم اللہ عصر کی نماز کو تاخیر سے پڑھا کرتے تھے۔

[١٠٠٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ، ثنا عَمِّي كَثِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا ابْنُ شُبْرُمَةَ ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ: إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتَعْصِرَ .

محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ عصر کا نام رکھا ہی اس وجہ سے کہا ہے کہ یہ دن کے آخری وقت میں ادا ہوتی ہے۔

[١٠٠٧]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ، ثنا أَبُو عَامِرٍ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ رَجُلٍ ، قَالَ: أَخَّرَ طَاوُسٌ الْعَصْرَ جِدًّا فَقِيلَ لَهُ فِي ذَالِكَ ، فَقَالَ: إِنَّمَا سُمِّيَتِ الْعَصْرُ لِتَعْصِرَ .

مصعب بن محمد ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ امام طاؤس رحمہ اللہ نے عصر کو مؤخر کیا۔ ان سے اس بارے میں کہا گیا (کہ آپ نے اس کو مؤخر کیوں کیا ہے؟) تو انہوں نے فرمایا کہ اس نماز کا نام عصر اسی وجہ سے رکھا گیا ہے کہ یہ (دن کے) آخری وقت میں ادا ہو۔

[١٠٠٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا الْحَسَّانِيُّ ، ثنا وَكِيعٌ ، ثنا إِسْرَائِيلُ ، وَعَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يُؤَخِّرُ الْعَصْرَ .

عبدالرحمان بن یزید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ عصر کو مؤخر کیا کرتے تھے۔

## بَابُ إِمَامَةِ جَبْرَائِيلَ
## حضرت جبرائیل علیہ السلام کی امامت کا بیان

[١٠٠٩]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ إِمْلَاءً ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ ، أنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ ، ثنا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، قَالَ: جَاءَ جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ ، فَقَالَ: قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ مَكَثَ حَتّٰى كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ ، فَجَاءَهُ الْعَصْرَ فَقَالَ: قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس اس وقت تشریف لائے جس وقت سورج ڈھل چکا تھا، اور کہا: اے محمد! اُٹھو اور ظہر کی نماز پڑھو۔ چنانچہ آپ اٹھے اور ظہر کی نماز اس وقت پڑھی جس وقت سورج ڈھل چکا تھا۔ پھر وہ ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ عصر کی نماز کا وقت یہ ہو گیا کہ جب آدمی کا سایہ ایک مثل ہو جائے، چنانچہ انہوں نے کہا: اے محمد! اُٹھو اور عصر کی نماز پڑھو۔ چنانچہ آپ اٹھے اور عصر کی نماز پڑھی۔ پھر وہ ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ سورج غروب

فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ مَكَثَ حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ سَوَاءً، ثُمَّ مَكَثَ حَتَّى ذَهَبَ الشَّفَقُ فَجَاءَهُ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَقَامَ فَصَلَّاهَا، ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ سَطَعَ الْفَجْرُ بِالصُّبْحِ فَقَالَ: قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ فَقَامَ فَصَلَّى الصُّبْحَ، ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَهُ، فَقَالَ: قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الظُّهْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ كَانَ فَيْءُ الرَّجُلِ مِثْلَيْهِ، فَقَالَ: قُمْ يَا مُحَمَّدُ فَصَلِّ الْعَصْرَ فَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ لِلْمَغْرِبِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَاحِدًا لَمْ يَزَلْ عَنْهُ قَالَ: قُمْ فَصَلِّ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ جَاءَهُ لِلْعِشَاءِ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ الْعِشَاءَ فَصَلَّى، ثُمَّ جَاءَهُ لِلصُّبْحِ حِينَ أَسْفَرَ جِدًّا، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ الصُّبْحَ، ثُمَّ قَالَ: مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ كُلُّهُ وَقْتٌ. ❶

ہو گیا، چنانچہ انہوں نے کہا: اٹھو اور مغرب کی نماز پڑھو۔ چنانچہ آپ ﷺ اُٹھے اور انہوں نے مغرب کی نماز اس وقت پڑھی جس وقت سورج بالکل غروب ہو چکا تھا۔ پھر وہ ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ شفق ختم ہوگئی، پھر وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اٹھو اور عشاء کی نماز پڑھو، چنانچہ آپ اٹھے اور عشاء کی نماز پڑھی، پھر وہ آپ کے پاس صبح کو اس وقت آئے جس وقت فجر پھوٹ پڑی تھی اور کہا: اے محمد! اٹھو اور نماز پڑھو، چنانچہ آپ اٹھے اور صبح کی نماز پڑھی۔ پھر جبرائیل علیہ السلام اگلے روز آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جس وقت آدمی کا سایہ اس کے مثل ہو چکا تھا، اور کہا: اے محمد! اٹھو اور ظہر کی نماز پڑھو، چنانچہ آپ اٹھے اور ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جس وقت آدمی کا سایہ دو مثل ہو گیا تھا اور کہا: اے محمد! اٹھو اور عصر کی نماز پڑھو۔ چنانچہ آپ ﷺ اُٹھے اور عصر کی نماز پڑھی۔ پھر وہ آپ کے پاس اس وقت آئے جس وقت سورج غروب ہو گیا تھا، یہ ایک ہی وقت رکھا اس کو تبدیل نہیں کیا۔ پھر کہا: اُٹھو اور مغرب کی نماز پڑھو۔ چنانچہ آپ ﷺ اُٹھے اور مغرب کی نماز پڑھی۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس عشاء کے وقت تب آئے جب رات کا پہلا ایک تہائی حصہ گزر چکا تھا اور کہا: اٹھو اور عشاء کی نماز پڑھو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر وہ صبح کے وقت آپ ﷺ کے پاس تب آئے جب خوب روشنی ہو گئی تھی اور کہا: اٹھو اور صبح کی نماز پڑھو، پھر کہا: ان دو وقتوں کے درمیان سارا وقت ان نمازوں کا وقت ہے۔

[۱۰۱۰]...... ثنا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، أَخْبَرَنِي وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، ثنا جَابِرٌ، عَنِ

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

❶ جامع الترمذي: ١٥٠ ـ سنن النسائي: ١/ ٢٦٣ ـ صحيح ابن حبان: ١٤٧٢ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٩٥ ـ مسند أحمد: ١٤٥٣٨

النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ . ❶

[۱۰۱۱]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصَّوَّافُ بِالْبَصْرَةِ، ثنا عَمْرُو بْنُ بِشْرٍ الْحَارِثِيُّ، ثنا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: أَنَّ جَبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يُعَلِّمُهُ الصَّلَاةَ، فَجَاءَهُ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جَبْرَائِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ صَارَ الظِّلُّ مِثْلَ قَامَةِ شَخْصِ الرَّجُلِ، فَتَقَدَّمَ جَبْرَائِيلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ جَاءَهُ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَتَقَدَّمَ جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِيهِ: ثُمَّ أَتَاهُ الْيَوْمَ الثَّانِيَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ لِوَقْتٍ وَاحِدٍ فَتَقَدَّمَ جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَلْفَهُ وَالنَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: ثُمَّ قَالَ: مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتٌ قَالَ: فَسَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ، فَصَلَّى بِهِمْ كَمَا صَلَّى بِهِ جَبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الصَّلَاةِ؟ مَا بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَقْتٌ)). ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ کو نماز سکھانے لگے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج ڈھل چکا تھا، چنانچہ جبرائیل علیہ السلام آگے (مصلّی امامت پر) ہو گئے، رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ سو انہوں نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سایہ ایک آدمی کے قد کے برابر ہو گیا تھا، چنانچہ جبرائیل علیہ السلام (امامت کے لیے) آگے ہو گئے، رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ پھر انہوں نے عصر کی نماز پڑھائی۔ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج واجب (یعنی غروب) ہو چکا تھا، چنانچہ جبرائیل علیہ السلام آگے (مصلّی امامت پر) ہو گئے، رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ سو انہوں نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ پھر راوی نے باقی حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ پھر جبرائیل علیہ السلام دوسرے دِن نبی ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج واجب (یعنی غروب) ہو چکا تھا، اس نماز کا ایک ہی وقت تھا (یعنی جو وقت پہلے دِن تھا وہی دوسرے دِن تھا) جبرائیل علیہ السلام آگے (مصلّی امامت پر) ہو گئے، رسول اللہ ﷺ ان کے پیچھے کھڑے ہو گئے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ پھر انہوں نے مغرب کی نماز پڑھائی۔ انہوں نے اس حدیث کے آخر میں بیان کیا کہ پھر جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: ان دو (دِنوں میں پڑھی جانے والی)

---

❶ انظر تخريج الحديث السابق

❷ انظر سابقيه من طريق وهب بن كيسان عن جابر

نمازوں کے درمیان والا وقت (ہی ان تمام نمازوں کا وقت) ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے انہیں اسی طرح نماز پڑھائی جس طرح جبرائیل علیہ السلام نے پڑھائی تھی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ (پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:) دو نمازوں کے مابین جو وقت ہے یہی نمازوں کا وقت ہے۔

[١٠١٢]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، ثنا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ، ح وَثنا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثنا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ))، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ: ((وَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَصَلَّى الْمَغْرِبَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فِي وَقْتِهَا بِالْأَمْسِ)). حَدِيثُ صَالِحِ بْنِ مَالِكٍ مُخْتَصَرٌ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے مکہ میں دو مرتبہ امامت کروائی۔ پھر انہوں نے ذکر کی اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ انہوں نے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہو گیا تھا اور دوسرے دن بھی مغرب کی نماز گزشتہ دن کے وقت پر ہی پڑھائی۔ صالح بن مالک کی حدیث مختصر ہے۔

[١٠١٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، ثنا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْمَاجِشُونُ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ يَوْمًا بِهٰذَا وَيَوْمًا بِهٰذَا ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنِ الصَّلَاةِ؟ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور اس نے نبی ﷺ سے نماز کے بارے میں سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان دو وقتوں میں نماز پڑھی، ایک دن اِس وقت میں اور ایک دن اُس وقت میں، پھر فرمایا: نماز کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ ان دو وقتوں کے درمیان جو وقت ہے یہی نماز کا وقت ہے۔

[١٠١٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا بُنْدَارٌ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، وَمُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَرَّتَيْنِ عِنْدَ الْبَيْتِ))، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي. ((وَصَلّٰى بِي الْمَغْرِبَ حِينَ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَقْتًا وَاحِدًا)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے بیت اللہ کے پاس دو مرتبہ امامت کروائی۔ انہوں نے آگے مکمل حدیث ذکر کی اور اس میں یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ دوسرے دن جبرائیل علیہ السلام نے مجھے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جس وقت روزے دار افطاری کرتا ہے، ایک ہی وقت میں۔

[١٠١٥]...... ثنا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جِبْرَائِيلَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ((فَصَلّٰى بِهِ الصَّلَوَاتِ وَقْتَيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو مغرب کے علاوہ باقی نمازیں دو وقتوں میں پڑھائیں۔

[١٠١٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ، ثنا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا بِطُولِهِ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث تفصیل سے مروی ہے۔

[١٠١٧]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا جَدِّي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے مکہ میں دو مرتبہ امامت

❶ سنن أبي داود: ٣٩٣۔ جامع الترمذي: ١٤٩۔ مسند أحمد: ٣٠٨١، ٣٠٨٢، ٣٣٢٢

الْوَاقِدِيُّ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مِقْسَمٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ ﷺ: ((أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ فَجَاءَنِي فِي أَوَّلِ مَرَّةٍ فَذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ))، وَقَالَ: ((ثُمَّ جَاءَنِي حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى بِي الْمَغْرِبَ وَكَذَالِكَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي وَقْتًا وَاحِدًا)) ❶

کروائی، چنانچہ وہ میرے پاس ایک مرتبہ آئے --- پھر انہوں نے نمازوں کے اوقات بیان کیے۔ اور فرمایا: پھر وہ میرے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہوا، پھر مجھے مغرب کی نماز پڑھائی اور اسی طرح دوسرے دن میں اسی ایک وقت میں ہی پڑھائی۔

[١٠١٨]...... ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَأَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالُوا: ثنا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ ، ثنا مَحْبُوبُ بْنُ الْجَهْمِ بْنِ وَاقِدٍ مَوْلَى حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَانِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ))، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِي وَقْتِ الْمَغْرِبِ: ((ثُمَّ أَتَانِي حِينَ سَقَطَ الْقُرْصُ ، فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ، ثُمَّ أَتَانِي مِنَ الْغَدِ حِينَ سَقَطَ الْقُرْصُ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ فَصَلَّيْتُ الْمَغْرِبَ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ)). وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام اس وقت آئے جب فجر طلوع ہوئی --- اور حدیث بیان کی۔ اور آپ ﷺ نے مغرب کے وقت کے بارے میں فرمایا: پھر وہ میرے پاس اس وقت آئے جب ٹکیا ختم ہو چکی تھی (یعنی سورج غروب ہو چکا تھا) پھر کہا: اُٹھیں اور نماز پڑھیں۔ چنانچہ میں نے مغرب کی تین رکعت نماز پڑھی، پھر اگلے روز بھی اسی وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور کہا: اُٹھیں اور نماز پڑھیں۔ چنانچہ میں نے مغرب کی تین رکعت نماز پڑھی۔

[١٠١٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَنَسٍ ، ثنا حَاتِمُ بْنُ عَبَّادٍ ، ثنا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُلْهِيهِ عَنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ طَعَامٌ وَلَا غَيْرُهُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو نمازِ مغرب سے نہ تو کھانا غافل کرتا تھا اور نہ ہی کوئی اور کام۔

[١٠٢٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: ذَكَرْتُ لِجَابِرٍ تَأْخِيرَ الْمَغْرِبِ مِنْ أَجْلِ عَشَائِهِ ، فَقَالَ

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے رات کے کھانے کی وجہ سے مغرب میں تاخیر ہونے کا ذِکر کیا تو جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ نے کھانے یا کسی اور کام کے لیے نماز کو

❶ سلف برقم: ١٠١٤

❷ سيأتي برقم: ١٠٢٩

جَابِرٌ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يُؤَخِّرُ صَلَاةً لِطَعَامٍ وَلَا غَيْرِهِ.

کبھی مؤخر نہیں کیا۔

[۱۰۲۱] ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، أنا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَسْلَمَ أَبِي عِمْرَانَ التُّجِيبِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((بَادِرُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ طُلُوعَ النَّجْمِ)). ❶

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ستارے طلوع ہونے سے پہلے ہی مغرب کی نماز پڑھ لیا کرو۔

[۱۰۲۲] ...... ثنا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ ثنا أَبُو حَمْزَةَ إِدْرِيسُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَنَاقَ الْفَرَّاءُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جِدَارٍ، ثنا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِمَكَّةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلنَّاسِ بِالصَّلَاةِ حِينَ فُرِضَتْ عَلَيْهِمْ، فَقَامَ جِبْرَائِيلُ أَمَامَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَامُوا النَّاسُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْهَرُ فِيهَا بِقِرَاءَةٍ يَأْتَمُّ النَّاسُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَيَأْتَمُّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِجِبْرَائِيلَ، ثُمَّ أَمْهَلَ حَتَّى إِذَا دَخَلَ وَقْتُ الْعَصْرِ صَلَّى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ لَا يَجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ يَأْتَمُّ الْمُسْلِمُونَ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَيَأْتَمُّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِجِبْرَائِيلَ، ثُمَّ أَمْهَلَ حَتَّى إِذَا وَجَبَتِ الشَّمْسُ صَلَّى بِهِمْ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ يَجْهَرُ فِي رَكْعَتَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ وَلَا يَجْهَرُ فِي الثَّالِثَةِ، ثُمَّ أَمْهَلَهُ حَتَّى إِذَا ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ صَلَّى بِهِمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ يَجْهَرُ فِي الْأُولَيَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ وَلَا يَجْهَرُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِالْقِرَاءَةِ، ثُمَّ أَمْهَلَ حَتَّى إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ يَجْهَرُ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام مکہ میں نبی ﷺ کے پاس آئے جس وقت سورج ڈھل چکا تھا اور آپ سے کہا کہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو لوگوں کو نماز میں (بلانے کے لیے) اذان کہیں۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے آگے کھڑے ہو گئے اور لوگ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر جبرائیل علیہ السلام نے چار رکعات نماز پڑھائی اور ان میں اونچی آواز سے قرأت نہیں کی۔ لوگ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کر رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر انہوں نے آپ ﷺ کو جانے دیا، یہاں تک کہ جب عصر کا وقت آیا تو جبرائیل علیہ السلام نے لوگوں کو چار رکعات نماز پڑھائی اور ان میں بھی اونچی آواز سے قرأت نہیں کی۔ مسلمان رسول اللہ ﷺ کی اقتداء کر رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ جبرائیل علیہ السلام کی اقتداء میں نماز پڑھ رہے تھے۔ پھر انہوں نے آپ ﷺ کو جانے دیا، یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا تو انہوں نے لوگوں کو تین رکعات نماز پڑھائی اور پہلی دو رکعات میں اونچی آواز سے قرأت کی اور تیسری رکعت میں اونچی آواز نہیں نکالی، پھر انہوں نے آپ ﷺ کو جانے دیا۔ یہاں

❶ مسند أحمد: ۲۳۵۳٤

❷ صحیح ابن خزیمة: ۱۵۹۲

تک کہ جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا تو لوگوں کو چار رکعات نماز پڑھائی، پہلی دو رکعتوں میں با آوازِ بلند قرأت کی اور دوسری دو رکعتوں میں اُونچی آواز سے قرأت نہیں کی، پھر انہوں نے آپ ﷺ کو جانے دیا۔ یہاں تک کہ جب فجر طلوع ہوئی تو انہیں دو رکعات نماز پڑھائی اور ان دونوں رکعتوں میں با آوازِ بلند قرأت کی۔

[۱۰۲۳]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا ابْنُ الْمُثَنَّى، ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ مُرْسَلًا. ❶

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی روایت مرسل طور پر مروی ہے۔

[۱۰۲٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا أَبُو يَعْلَى مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ التُّوزِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا ابْنُ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَمِّهِ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَقَدَّمَ ثُمَّ أَخَّرَ وَقَالَ: ((بَيْنَهُمَا وَقْتٌ)). ❷

مجمع بن جاریہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ سے اوقاتِ نماز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے پہلے اوّل وقت بتایا، پھر آخری وقت بتایا اور فرمایا: ان دونوں کے درمیان جو وقت ہے وہی نماز کا وقت ہے۔

[۱۰۲۵]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ الدَّقَّاقُ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَعْدَوَيْهِ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ: أَنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ حِينَ دَلَكَتِ الشَّمْسُ يَعْنِي: زَالَتْ ثُمَّ ذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ وَقَالَ: ثُمَّ أَتَاهُ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى ثُمَّ أَتَاهُ مِنَ الْغَدِ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَقْتًا وَاحِدًا فَقَالَ: قُمْ فَصَلِّ، فَصَلَّى. ❸

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ کے پاس آئے جس وقت سورج ڈھل چکا تھا، پھر اوقاتِ نماز کا ذکر کیا، اور فرمایا: پھر وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا اور کہا: اُٹھیں اور نماز پڑھیں، تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔ پھر اگلے روز بھی وہ آپ ﷺ کے پاس اس وقت آئے جب سورج غروب ہو چکا تھا، یعنی (دونوں دِن) ایک ہی وقت میں (آئے) اور کہا: اُٹھیں اور نماز پڑھیں، تو آپ ﷺ نے نماز پڑھی۔

❶ المراسيل لأبي داود: ١٢
❷ المستدرك للحاكم: ١/ ١٩٣
❸ سلف برقم: ٩٨٦

[١٠٢٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى السِّينَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هٰذَا جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ))، فَصَلَّى وَذَكَرَ حَدِيثَ الْمَوَاقِيتِ وَقَالَ فِيهِ: ((ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَقَالَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي ثُمَّ جَاءَهُ مِنَ الْغَدِ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ فِي وَقْتٍ وَاحِدٍ)) ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں جو تمہیں تمہارا دین سکھلا رہے ہیں۔ پھر انہوں نے نماز پڑھائی۔۔۔ راوی نے اوقاتِ نماز کی حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ پھر جبرائیل علیہ السلام نے مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہوا، اور دوسرے دن کے بارے میں کہا کہ پھر وہ آپ ﷺ کے پاس اگلے روز آئے اور مغرب کی نماز اسی وقت پڑھائی جس وقت سورج غروب ہوا، یعنی (دونوں دن) ایک ہی وقت میں (پڑھائی)۔

[١٠٢٧]...... ثنا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَقَالَ: ثُمَّ جَاءَهُ الْغَدَ فَصَلَّى لَهُ الْمَغْرِبَ لِوَقْتٍ وَاحِدٍ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَحَلَّ فِطْرُ الصَّائِمِ.

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔ اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ پھر جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس اگلے روز آئے اور آپ کو ایک ہی وقت میں نماز پڑھائی، جس وقت سورج غروب ہوتا ہے اور روزہ افطار کرنے کا وقت ہوتا ہے۔

[١٠٢٨]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، نا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أُسَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ سَعْدٍ الْمُؤَذِّنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ: أَنَّ جِبْرَائِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَاهُ فَصَلَّى الصَّلَوَاتِ وَقْتَيْنِ وَقْتَيْنِ إِلَّا الْمَغْرِبَ، قَالَ: ((فَجَاءَنِي فِي الْمَغْرِبِ فَصَلَّى بِي سَاعَةَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ جَاءَنِي يَعْنِي مِنَ الْغَدِ فِي الْمَغْرِبِ فَصَلَّى فِي سَاعَةِ غَابَتِ الشَّمْسُ لَمْ يُغَيِّرْهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے بیان کیا: جبرائیل آپ ﷺ کے پاس تشریف لائے اور آپ کو تمام نمازیں دو دو وقت میں پڑھائیں، سوائے مغرب کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ میرے پاس مغرب کے وقت آئے اور مجھے نمازِ مغرب اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہوا، پھر وہ اگلے روز میرے پاس مغرب کے وقت آئے اور اس روز بھی نمازِ مغرب اسی وقت پڑھائی جب سورج غروب ہوا، یعنی اس کے وقت کو تبدیل نہیں کیا۔

[١٠٢٩]...... نا ابْنُ الصَّوَّافِ، نا الْحَسَنُ بْنُ فَهْرِ بْنِ حَمَّادٍ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نماز فرض کی گئی تو جبرائیل علیہ السلام نبی ﷺ پر نازل ہوئے اور آپ ﷺ کو ظہر کی نماز پڑھائی۔۔۔ راوی نے تمام نمازوں کے اوقات ذکر کیے، اور کہا: پھر جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ١٩٤ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٣٦٩

فُرِضَتِ الصَّلَاةُ نَزَلَ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَصَلَّى بِهِ الظُّهْرَ وَذَكَرَ الْمَوَاقِيتَ ، وَقَالَ: فَصَلَّى بِهِ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ ، وَقَالَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي: فَصَلَّى بِهِ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ . ❶

کومغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہوا، اور دوسرے دن کے بارے میں بھی کہا: پھرانہوں نے آپ ﷺ کو (اس روز بھی) مغرب کی نماز اس وقت پڑھائی جب سورج غروب ہوا۔

[١٠٣٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الظُّهْرِ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِينَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِينَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَغِيبُ الْأُفُقُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ حِينَ يَغِيبُ الْأُفُقُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَإِنَّ أَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَإِنَّ آخِرَ وَقْتِهَا حِينَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ)) . هٰذَا لَا يَصِحُّ مُسْنَدًا ، وَهِمَ فِي إِسْنَادِهِ ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا . ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً ہر نماز کا ایک پہلا وقت ہے اور ایک آخری وقت ہے: ظہر کا پہلا وقت وہ ہے جس وقت سورج زائل ہو جاتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے، عصر کا پہلا وقت وہ ہے جب اس کا وقت ہو جاتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج زَرد ہو جاتا ہے، مغرب کا پہلا وقت وہ ہے جس وقت سورج غروب ہوتا ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب اُفق غائب ہو جاتی ہے، عشاء کا پہلا وقت وہ ہے جب اُفق غائب ہوتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب آدھی رات گزر جاتی ہے اور فجر کا پہلا وقت وہ ہے جس وقت فجر طلوع ہوتی ہے اور اس کا آخری وقت وہ ہے جب سورج طلوع ہوتا ہے۔ یہ روایت سند کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے، ابن فضیل کو اس کی اسناد میں وہم ہوا ہے اور اس کے علاوہ دیگر نے اس روایت کو اعمش اور مجاہد کے واسطے سے مرسل روایت کیا ہے۔

[١٠٣١]...... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، نا زَائِدَةُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ: إِنَّ لِلصَّلَاةِ أَوَّلًا وَآخِرًا ، ثُمَّ ذَكَرَ هٰذَا الْحَدِيثَ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ قَوْلِ ابْنِ فُضَيْلٍ ، وَقَدْ تَابَعَ زَائِدَةَ عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ .

امام مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ بلاشبہ نماز کا ایک پہلا وقت ہوتا ہے اور ایک آخری۔۔۔ پھرانہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا، اور یہ ابن فضیل کے بیان سے زیادہ صحیح ہے اور عبثر بن قاسم نے زائدہ کی موافقت کی ہے۔

[١٠٣٢]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، حَدَّثَنَا

ایک اور سند کے ساتھ امام مجاہد رحمہ اللہ نبی ﷺ سے اسی

❶ سلف برقم: ١٠١٨

❷ مسند أحمد: ٧١٧٢

مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو زُبَيْدٍ وَهُوَ عَبْثَرٌ نا الْأَعْمَشُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ: ((أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ حِينَ تَكُونُ الشَّمْسُ بَيْضَاءَ إِلَى أَنْ تَحْضُرَ الْمَغْرِبُ)).

جیسی روایت نقل کرتے ہیں، اور اس میں آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی بیان کیا کہ عصر کا پہلا وقت وہ ہے کہ جب سفید ہوتا ہے اور اس کا وقت مغرب ہو جانے تک رہتا ہے۔

[۱۰۳۳]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَوْنٍ، وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ أَشْكَابٍ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ الْأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((صَلِّ مَعَنَا هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ))، قَالَ: فَأَمَرَ بِلَالًا حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَأَذَّنَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ بَيْضَاءُ نَقِيَّةٌ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، ثُمَّ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّانِي أَمَرَهُ فَأَبْرَدَ بِالظُّهْرِ فَأَنْعَمَ أَنْ يُبْرِدَ بِهَا، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ أَخَّرَهَا فَوْقَ ذَالِكَ الَّذِي كَانَ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ حِينَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْفَجْرَ فَأَسْفَرَ بِهَا ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ وَقْتِ الصَّلَاةِ؟)) فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَقْتُ صَلَاتِكُمْ مَا بَيْنَ مَا رَأَيْتُمْ)). ❶

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ سے نماز کے وقت کے بارے میں سوال کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: دو دن ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کہنے کا حکم دیا، جس وقت سورج ڈھل گیا، چنانچہ انہوں نے اذان کہی، پھر انہیں اقامت کہنے کا حکم فرمایا تو انہوں نے اقامت کہی، پھر ظہر کی نماز پڑھائی، پھر (نمازِ عصر کے وقت) انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے عصر کی اقامت کہی اور اس وقت سورج بلند، سفید اور چمکدار تھا، پھر (مغرب کے وقت) انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے مغرب کی اقامت کہی، اور یہ وہ وقت تھا جب سورج غروب ہوا، پھر (عشاء کے وقت) انہیں حکم دیا تو انہوں نے عشاء کی اقامت کہی جس وقت شفق غائب ہو چکی تھی، پھر (صبح کے وقت) انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے فجر کی اقامت اس وقت کہی جب فجر طلوع ہوئی۔ پھر جب اگلا دن تھا تو آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے ظہر کو ٹھنڈا کر دیا اور آپ ﷺ کو اچھا لگتا تھا کہ آپ اس نماز کو ٹھنڈے وقت میں پڑھائیں، پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے عصر کی اقامت اس وقت کہی جب سورج بلند تھا، انہوں نے اسے اس وقت سے مؤخر کر دیا جو وقت پہلے دن تھا، پھر انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے مغرب کی اقامت شفق غروب ہونے سے پہلے کہی، پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے عشاء کی اقامت اس وقت کہی جب رات کا تہائی حصہ گزر گیا، پھر (صبح کے وقت) آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ

❶ مسند أحمد: ۲۲۹۵۵۔ صحيح ابن حبان: ۱۴۹۲

کو حکم فرمایا تو انہوں نے فجر کی اقامت صبح کو روشن کر کے کہی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: نماز کے وقت کے بارے میں سوال کرنے والا کہاں ہے؟ تو وہ آدمی اُٹھ کر آپ ﷺ کے پاس آیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری نماز کا وقت ان (دو وقتوں) کے درمیان ہی ہے جو تم نے دیکھا۔

[۱۰۳٤]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، نا سُفْيَانُ، بِهٰذَا مُخْتَصَرًا فِي وَقْتَيِ الْمَغْرِبِ.

ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت مغرب کے دونوں وقتوں کے بارے میں مختصر طور پر مروی ہے۔

[۱۰۳٥]...... وَنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَّيْنِ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُسْتَامُ، ثنا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[۱۰۳٦]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَلِيٌّ، ثنا حِرْمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ ((ثُمَّ أَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ أَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ بِالْمَغْرِبِ قَبْلَ أَنْ يَقَعَ الشَّفَقُ)).

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔۔۔ پھر راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس میں یہ بھی ذِکر کیا کہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو مغرب (کی اقامت) کا اس وقت حکم دیا جب سورج غروب ہوا، پھر اگلے روز مغرب (کی اقامت کہنے) کا حکم شفق واقع ہونے سے قبل دِیا۔

[۱۰۳۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثنا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَتَاهُ سَائِلٌ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ بِالْفَجْرِ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ وَالنَّاسُ لَا يَكَادُ يَعْرِفُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالظُّهْرِ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْقَائِلُ يَقُولُ: انْتَصَفَ النَّهَارُ أَوْ لَمْ وَكَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَصْرِ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْمَغْرِبِ حِينَ وَقَعَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ بِالْعَشَاءِ حِينَ غَابَ

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک سائل آیا اور اس نے آپ ﷺ سے اوقاتِ نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اسے کوئی جواب نہ دِیا۔ پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے فجر کی اقامت اس وقت کہی جب فجر پھوٹ چکی تھی اور لوگ ایک دوسرے کو پہچان سکتے تھے، پھر (ظہر کے وقت) انہیں حکم دِیا تو انہوں نے ظہر کی اقامت اس وقت کہی جب سورج ڈھل گیا، اور کہنے والا کہتا: آدھا دِن ہو گیا ہے یا نہیں، حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو (عصر کے وقت) حکم فرمایا تو انہوں نے عصر کی اقامت اس وقت کہی جب کہ سورج بلند تھا، پھر (مغرب کے وقت)

الشَّفَقُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ: طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ كَادَتْ، ثُمَّ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتّٰى كَانَ قَرِيبًا مِنَ الْعَصْرِ، ثُمَّ أَخَّرَ الْعَصْرَ حَتّٰى انْصَرَفَ مِنْهَا وَالْقَائِلُ يَقُولُ: احْمَرَّتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ، ثُمَّ أَخَّرَ الْعِشَاءَ حَتّٰى كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلُ، ثُمَّ أَصْبَحَ فَبَعَثَ فَدَعَى السَّائِلَ، فَقَالَ: ((الْوَقْتُ فِيمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ)). ❶

آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی اقامت اس وقت کہی جب سورج غروب ہوگیا، پھر آپ ﷺ نے انہیں (عشاء کے وقت) حکم فرمایا تو انہوں نے عشاء کی اقامت اس وقت کہی جب شفق غائب ہوگئی، پھر اگلے روز فجر کو اسقدر دیر سے پڑھایا کہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد لگتا تھا کہ جیسے سورج طلوع ہوگیا ہے یا طلوع ہونے کے قریب ہے۔ پھر ظہر اتنی دیر سے پڑھائی کہ عصر کا وقت قریب آ گیا، پھر عصر کو اتنا مؤخر کیا کہ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو یوں لگا کہ جیسے سورج سرخ ہوگیا ہے۔ پھر مغرب کو مؤخر کیا، یہاں تک کہ شفق ختم ہوگئی۔ پھر عشاء کو مؤخر کیا، یہاں تک کہ رات کا پہلا تہائی حصہ گزر گیا۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا: ان دو وقتوں کے درمیان کا جتنا وقت ہے، وہی نماز کا وقت ہے۔

[١٠٣٨] ..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا وَكِيعٌ، ثنا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ سَائِلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئًا ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَقَامَ الصَّلَاةَ حِينَ انْشَقَّ الْفَجْرُ فَصَلّٰى، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الظُّهْرَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ: قَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَزُلْ وَهُوَ كَانَ أَعْلَمَ مِنْهُمْ، ثُمَّ أَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، وَأَمَرَهُ فَأَقَامَ الْعِشَاءَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ، قَالَ: وَصَلَّى الْفَجْرَ مِنَ الْغَدِ وَالْقَائِلُ يَقُولُ: طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ لَمْ تَطْلُعْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ، وَصَلَّى الظُّهْرَ قَرِيبًا مِنْ وَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ، وَصَلَّى الْعَصْرَ وَالْقَائِلُ يَقُولُ: احْمَرَّتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ قَبْلَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ، وَصَلَّى الْعِشَاءَ ثُلُثَ اللَّيْلِ

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک سائل آیا اور اس نے آپ ﷺ سے اوقاتِ نماز کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے فجر کی اقامت اس وقت کہی جس وقت فجر پھوٹی، پھر آپ ﷺ نے نماز پڑھائی، پھر انہیں حکم دیا تو انہوں نے ظہر کی اقامت کہی، اور کہنے والا کہہ رہا تھا کہ سورج ڈھل گیا ہے یا نہیں، حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے عصر کی اقامت کہی اور سورج ابھی بلند تھا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے مغرب کی اقامت اس وقت کہی جب سورج غروب ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا تو انہوں نے عشاء کی اقامت اس وقت کہی جب شفق غائب ہوگئی۔ پھر اگلے روز فجر کی نماز اس وقت میں پڑھائی کہ کہنے والا کہہ رہا تھا کہ سورج طلوع ہوگیا ہے یا نہیں، حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا

❶ مسند أحمد: ١٩٧٣٣

الْأَوَّلَ، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ؟ الْوَقْتُ مَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ)).

تھا اور ظہر کی نماز گزشتہ دن کی عصر کے وقت کے قریب پڑھی، اور جب عصر کی نماز پڑھائی تو لگتا تھا کہ جیسے سورج سرخ ہو گیا ہے، پھر مغرب کی نماز شفق کے غروب ہونے سے پہلے پڑھائی اور عشاء کی نماز تب پڑھائی جب رات کا پہلا ایک تہائی حصہ گزر چکا تھا۔ پھر فرمایا: سائل کہاں ہے؟ ان دو وقتوں کے درمیان کا جو وقت ہے، وہی نماز کا وقت ہے۔

[۱۰۳۹]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، ثنا بَدْرُ بْنُ عُثْمَانَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مُوسٰى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ: فَأَقَامَ الْمَغْرِبَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، قَالَ: ثُمَّ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى كَانَ عِنْدَ سُقُوطِ الشَّفَقِ. كَذَا قَالَ الْقَاضِي مُخْتَصَرًا.

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بھی نبی ﷺ سے یہی حدیث بیان کی، اور اس میں یہ ذکر کیا کہ مغرب کی اقامت اس وقت کہی جب سورج غروب ہوا، پھر اگلے روز مغرب کو شفق ختم ہونے تک مؤخر کیا۔ اسی طرح قاضی نے مختصر طور پر بیان کیا۔

## بَابُ الْحَثِّ عَلَى الرُّكُوعِ بَيْنَ الْأَذَانَيْنِ فِي كُلِّ صَلَاةٍ وَالرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

### ہر نماز میں اذان اور اقامت کے درمیان نفل پڑھنے اور مغرب سے پہلے نماز پڑھنے کا بیان

[۱۰۴۰]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ، نا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ، نا حَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ عِنْدَ كُلِّ أَذَانَيْنِ رَكْعَتَيْنِ مَا خَلَا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ)) ❶

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ہر اذان و اقامت کے درمیان دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں، سوائے نمازِ مغرب کے۔

[۱۰۴۱]...... وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، ثنا حَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَدَوِيُّ، قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ فَأَذَّنَ مُؤَذِّنُ صَلَاةِ الظُّهْرِ فَلَمَّا سَمِعَ الْأَذَانَ قَالَ: قُومُوا فَصَلُّوا رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ فَإِنَّ أَبِي قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عِنْدَ كُلِّ أَذَانَيْنِ رَكْعَتَانِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ مَا خَلَا أَذَانَ الْمَغْرِبِ)). قَالَ ابْنُ بُرَيْدَةَ: لَقَدْ أَدْرَكْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يُصَلِّي

حیان بن عبیداللہ العدوی بیان کرتے ہیں کہ ہم عبداللہ بن بریدہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مؤذن نے نمازِ ظہر کی اذان کہہ دی، تو جب انہوں نے اذان سنی تو فرمایا: اُٹھو اور اقامت سے پہلے دو رکعت نماز پڑھو، کیونکہ میرے والد (سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اذان و اقامت کے وقت اقامت سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے، سوائے اذانِ مغرب کے۔ ابن بریدہ نے فرمایا: میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۲/ ۴۷۴۔ مسند البزار: ۱/ ۳۳۴۔ مجمع الزوائد للهيثمي: ۲/ ۲۳۱

تَيْنِكَ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ الْمَغْرِبِ لَا يَدَعُهُمَا عَلَى حَالٍ، قَالَ: فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْإِقَامَةِ ثُمَّ انْتَظَرْنَا حَتَّى خَرَجَ الْإِمَامُ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ الْمَكْتُوبَةَ، خَالَفَهُ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، وَسَعِيدٌ الْجُرَيْرِيُّ وَكَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، وَحَيَّانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ لَيْسَ بِقَوِيٍّ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

کہ وہ مغرب کے وقت بھی یہ دو رکعتیں پڑھتے تھے اور انہیں کسی حالت میں چھوڑتے نہیں تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ہم اُٹھے اور اقامت سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی، پھر ہم انتظار میں بیٹھ گئے، یہاں تک کہ امام صاحب تشریف لائے اور ہم نے ان کی اقتداء میں فرض نماز کی ادائیگی کی۔ حسین المعلم، سعید الجریری اور کہمس بن حسن نے اس کی مخالفت کی اور یہ تمام اصحاب ثقہ ہیں، اور حیان بن عبید اللہ قوی راوی نہیں ہے۔

[۱۰۴۲]...... قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ))، ثُمَّ قَالَ: ((صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ))، ثُمَّ قَالَ: ((صَلُّوا قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ لِمَنْ شَاءَ)). خَشْيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً، هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

سیدنا عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھا کرو۔ پھر فرمایا: مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھو۔ پھر (تیسری مرتبہ یوں) فرمایا: مغرب سے پہلے جو چاہے دو رکعتیں پڑھ لے۔ اس خدشے کے پیش نظر کہ لوگ اسے سنت نہ سمجھ لیں۔ یہ روایت پہلی سے زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم

[۱۰۴۳]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ - مَرَّتَيْنِ - لِمَنْ شَاءَ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دو اذانوں (یعنی اذان و اقامت) کے درمیان نماز پڑھنے کا حکم اس کے لیے ہے جو پڑھنا چاہے۔ آپ ﷺ نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔

[۱۰۴۴]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، نا عَوْنُ بْنُ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنِي أَبِي، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ، أَنَّ رَسُولَ

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اذان اور اقامت کے درمیان نماز پڑھنے کا حکم اس کے لیے ہے جو پڑھنا چاہے۔ آپ ﷺ نے یہ دو مرتبہ فرمایا۔

❶ صحيح البخاري: ٦٢٤ـ صحيح مسلم: ٨٣٨ـ سنن أبي داود: ١٢٨٣ـ جامع الترمذي: ٨٥ـ سنن النسائي: ٢/ ٢٨ـ سنن ابن ماجه: ١١٦٢ـ مسند أحمد: ٢٠٥٥٢ـ صحيح ابن حبان: ١٥٨٨

❷ ... حمد: ١٦٧٩٠، ٢٠٥٤٤ـ صحيح ابن حبان: ١٥٥٩، ١٥٦٠، ١٥٦١

اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ـ مَرَّتَيْنِ ـ لِمَنْ شَاءَ)).

[١٠٤٥]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، وَكَهْمَسٍ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ)). قَالَهُ ثَلَاثًا.

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر دو اذانوں (یعنی اذان و اقامت) کے درمیان نماز پڑھنے کا حکم اس کے لیے ہے جو پڑھنا چاہے۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

[١٠٤٦]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، ثنا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، نا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ أَبُو عُتْبَةَ، قَالَا: نا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْخَبَايِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهَا رَكْعَتَانِ)). لَفْظُ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ، وَقَالَ الْعَبَّاسُ: مَا مِنْ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ. ❶

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر فرض نماز سے پہلے دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ یہ الفاظ مَا مِنْ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ ابن ابوداؤد کے ہیں جبکہ عباس نے مَا مِنْ صَلَاةٍ مَفْرُوضَةٍ کے الفاظ بیان کیے ہیں (معنیٰ ایک ہی ہے)۔

[١٠٤٧]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أنا حَمْدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُدِّيُّ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شَدَّادٍ الْجُرَيْرِيُّ، نا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: إِنْ كَانَ الْغَرِيبُ لَيَدْخُلُ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ وَقَدْ نُودِيَ بِالْمَغْرِبِ، فَيَرَى أَنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر کوئی اجنبی شخص مدینے کی مسجد میں آتا تو وہ سمجھتا کہ لوگوں نے نماز پڑھ لی ہے، کیونکہ مغرب سے قبل نماز پڑھنے والے لوگوں کی تعداد اتنی کثرت میں ہوتی تھی۔

[١٠٤٨]..... قُرِئَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا هُشَيْمٌ، أنا عَبْدُ الْعَزِيزِ الْبُنَانِيُّ، قَالَ:

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب مؤذن مغرب کی اذان کہتا تو اصحابِ رسول مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھنے کے لیے تیزی سے ستونوں کی طرف لپکتے،

❶ صحيح ابن حبان: ٢٤٥٥، ٢٤٨٨

❷ صحيح البخاري: ٥٠٣، ٦٢٥۔صحيح مسلم: ٨٣٦، ٨٣٧

سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ بِالْمَغْرِبِ ابْتَدَرُوا السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَيَجِيءُ الْجَائِي فَيَظُنُّ أَنَّهُمْ قَدْ صَلَّوُا الْمَكْتُوبَةَ لِكَثْرَةِ مَنْ يَرٰى مَنْ يُصَلِّيهَا. ❶

پھر باہر سے کوئی شخص آتا تو وہ نماز پڑھنے والوں کی تعداد اتنی کثرت میں دیکھ کر یہ سمجھتا کہ لوگ فرض نماز پڑھ چکے ہیں۔

[١٠٤٩]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ، نا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسًا، يَقُولُ: كَانُوا إِذَا سَمِعُوا أَذَانَ الْمَغْرِبِ قَامُوا يُصَلُّونَ كَأَنَّهَا فَرِيضَةٌ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب مغرب کی اذان سنتے تھے تو یوں اُٹھ کر نماز پڑھنے لگ جاتے تھے کہ جیسے یہ فرض ہو۔

[١٠٥٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُوذِيُّ، نا أَبِي، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْنَا الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قُلْنَا لِأَنَسٍ: رَآكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: رَآنَا فَلَمْ يَأْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا. ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم عہد رسالت میں مغرب سے پہلے دو رکعت نماز پڑھتے تھے۔ (مختار بن فلفل کہتے ہیں کہ) ہم نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: رسول اللہ ﷺ آپ کو دیکھتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ ہمیں دیکھتے تھے لیکن نہ تو آپ نے ہمیں حکم فرمایا اور نہ ہی منع فرمایا۔

[١٠٥١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، قَالَ: قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا بِالْمَدِينَةِ إِذَا أُذِّنَ بِالْمَغْرِبِ ابْتَدَرَ الْقَوْمُ السَّوَارِيَ يُصَلُّونَ الرَّكْعَتَيْنِ حَتّٰى إِنَّ الْغَرِيبَ لَيَدْخُلُ الْمَسْجِدَ فَيَرٰى أَنَّ الصَّلَاةَ قَدْ صُلِّيَتْ مِنْ كَثْرَةِ مَنْ يُصَلِّيهَا. ❹

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مدینہ میں ہوتے تھے، جب مغرب کی اذان کہی جاتی تو لوگ دو رکعت نماز پڑھنے کے لیے جلدی سے ستونوں کی طرف لپکتے تھے، یہاں تک کہ اجنبی شخص مسجد میں آتا تو وہ نماز پڑھنے والے لوگوں کو اتنی کثرت میں دیکھ کر سمجھتا کہ نماز پڑھی جا چکی ہے۔

[١٠٥٢]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، نا أَحْمَدُ بْنُ

ابوالخیر بیان کرتے ہیں کہ ابوتمیم الجیشانی کھڑے ہوئے،

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٥٠١

❷ مسند أحمد: ١٤٠٠٨ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٥٥٠٠

❸ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٥٤٩٦

❹ سلف برقم: ١٠٤٨

شُعَيْبٍ، أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ النُّفَيْلِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عِيسَى، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ أَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيَّ قَامَ لِيَرْكَعَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ، فَقُلْتُ لِعُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ: انْظُرْ إِلَى هٰذَا أَيُّ صَلَاةٍ يُصَلِّي؟ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَرَآهُ فَقَالَ: هٰذِهِ صَلَاةٌ كُنَّا نُصَلِّيهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. [1]

تاکہ وہ مغرب سے پہلے دو رکعتیں پڑھیں، تو میں نے سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے کہا: ان صاحب کی طرف دیکھئے، یہ کونسی نماز پڑھ رہے ہیں؟ تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں دیکھ کر فرمایا: یہ وہ نماز ہے جو ہم عہد رسالت میں پڑھا کرتے تھے۔

## بَابُ مَا رُوِيَ فِي صِفَةِ الصُّبْحِ وَالشَّفَقِ وَمَا تَجِبُ بِهِ الصَّلَاةُ مِنْ ذَالِكَ

### صبح اور شفق کی علامت اور اس سے جو نماز واجب ہوتی ہے

[١٠٥٣]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا يَزِيدُ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَأَمَّا الْفَجْرُ الَّذِي يَكُونُ كَذَنَبِ السِّرْحَانِ فَلَا يُحِلُّ الصَّلَاةَ وَلَا يُحَرِّمُ الطَّعَامَ، وَأَمَّا الَّذِي يَذْهَبُ مُسْتَطِيلًا فِي الْأُفُقِ فَإِنَّهُ يُحِلُّ الصَّلَاةَ وَيُحَرِّمُ الطَّعَامَ)).

محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر دو طرح کی ہوتی ہے: جو فجر بھیڑیے کی دُم کی طرح ہوتی ہے (یعنی صبح کاذب) اس میں نماز پڑھنا تو جائز نہیں ہے البتہ (روزہ رکھنے کے لیے اس وقت سحری) کھانا حلال ہے، اور جو فجر اُفق میں لمبی پھیلی ہوتی ہے (یعنی صبح صادق) اس میں نماز پڑھنا جائز ہے جبکہ (اس وقت سحری) کھانا حرام ہے۔

## بَابٌ فِي صِفَةِ الْمَغْرِبِ وَالصُّبْحِ

### مغرب اور صبح کی علامت کا بیان

[١٠٥٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلًّى، نا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، وَشَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَا: الشَّفَقُ شَفَقَانِ: الْحُمْرَةُ وَالْبَيَاضُ فَإِذَا غَابَتِ الْحُمْرَةُ حَلَّتِ الصَّلَاةُ، وَالْفَجْرُ فَجْرَانِ الْمُسْتَطِيلُ وَالْمُعْتَرِضُ فَإِذَا انْصَدَعَ الْمُعْتَرِضُ حَلَّتِ الصَّلَاةُ.

سیدنا عبادہ بن صامت اور شداد بن اوس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: شفق دو طرح کی ہوتی ہے، ایک سُرخی والی اور دوسری سفیدی والی، لہٰذا جب سُرخی غائب ہو جائے تو نماز پڑھنا جائز ہو جاتا ہے۔ فجر بھی دو طرح کی ہوتی ہے، ایک لمبائی میں ہوتی ہے اور دوسری چوڑائی میں، لہٰذا جب چوڑائی والی ختم ہو جائے تو اس وقت نماز پڑھنا جائز ہو جاتا ہے۔

[١٠٥٥]...... نا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: شفق سے مراد سُرخی ہے۔

[1] صحيح البخاري: ١١٨٤ ـ مسند أحمد: ١٧٤١٦

عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ ، نا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دِينَارٍ ، ثنا أَبُو الْفَضْلِ مَوْلَى طَلْحَةَ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَبِيبَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ .

[١٠٥٦]...... قَرَأْتُ فِي أَصْلِ كِتَابِ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الرَّمْلِيِّ بِخَطِّهِ: ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الطَّيَالِسِيُّ ، نا هَارُونُ بْنُ سُفْيَانَ ، ثنا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ ، ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ فَإِذَا غَابَ الشَّفَقُ وَجَبَتِ الصَّلَاةُ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شفق سے مراد سُرخی ہے، لہٰذا جب شفق غائب ہو جائے تو نماز واجب ہو جاتی ہے۔

[١٠٥٧]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ الْحَسَّانِيِّ ، ثنا وَكِيعٌ ، ثنا الْعُمَرِيُّ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: الشَّفَقُ الْحُمْرَةُ . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: شفق سے مراد سُرخی ہے۔

## بَابٌ فِي صِفَةِ صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ

### نمازِ عشاء کی علامت کا بیان

[١٠٥٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ ، قَالَ: إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ هَذِهِ الصَّلَاةِ: صَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّيهَا لِسُقُوطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَةٍ . ❸

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نماز، یعنی نمازِ عشاء کے وقت کا تمام لوگوں سے زیادہ مجھ کو علم ہے، رسول اللہ ﷺ اس کو تیسری رات کا چاند ڈوبنے پر پڑھا کرتے تھے۔ (یہ وقت غروبِ آفتاب کے بعد تقریباً سوا دو گھنٹے سے لے کر ڈھائی تین گھنٹے تک رہتا ہے)۔

[١٠٥٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أنا شُعْبَةُ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: لَيْلَةٌ ثَالِثَةٌ أَوْ رَابِعَةٌ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی روایت مروی ہے، البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ تیسری یا چوتھی رات۔ ان الفاظ کے بیان میں شعبہ کو شک ہوا ہے۔ اس کو ہُشیم، رقبہ اور سفیان بن حسین نے ابوبشر اور حبیب کے واسطے سے سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٣٧٣

❷ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٢/ ٢٠٥

❸ مسند أحمد: ١٨٣٧٧ ، ١٨٣٩٦ ، ١٨٤١٥ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣٧٨١ ، ٣٧٨٢ ، ٣٧٨٣ ، ٣٧٨٤ ، ٣٧٨٥ ، ٣٧٨٦ ـ صحيح ابن حبان: ١٥٢٦

شَكَّ شُعْبَةُ -، وَرَوَاهُ هُشَيْمٌ، وَرَقَبَةُ، وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ حَبِيبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ، وَقَالُوا: لَيْلَةٌ ثَالِثَةٌ، وَلَمْ يَذْكُرُوا: بَشِيرًا.

سے روایت کیا، اور انہوں نے تیسری رات کے الفاظ بیان کیے، اور انہوں نے نعمان رضی اللہ عنہ کے بعد بشیر ذکر نہیں کیا۔

## بَابُ الِاجْتِهَادِ فِي الْقِبْلَةِ وَجَوَازِ التَّحَرِّي فِي ذَالِكَ

## قبلے کے بارے میں اجتہاد اور اس بارے میں تحقیق وجستجو کا جواز

[١٠٦٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ الْخَلَّالُ يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بِالْبَصْرَةِ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مقام مشرق اور مغرب کے درمیان ہے وہ قبلہ ہے۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مدینے کے اعتبار سے فرمایا تھا، ہمارے ہاں قبلہ مغرب کی جانب ہے)۔

[١٠٦١]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمُجَبِّرِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مقام مشرق اور مغرب کے درمیان ہے وہ قبلہ ہے۔

[١٠٦٢]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ أَبُو مُحَمَّدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيُّ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي: ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَرْزَمِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَرِيَّةً كُنْتُ فِيهَا، فَأَصَابَتْنَا ظُلْمَةٌ فَلَمْ تُعْرَفِ الْقِبْلَةُ، فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنَّا: قَدْ عَرَفْنَا الْقِبْلَةَ هِيَ هَاهُنَا قِبَلَ الشِّمَالِ فَصَلَّوْا وَخَطُّوا خَطًّا، وَقَالَ بَعْضُنَا: الْقِبْلَةُ هَاهُنَا قِبَلَ الْجَنُوبِ وَخَطُّوا خَطًّا، فَلَمَّا أَصْبَحُوا وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ أَصْبَحَتْ تِلْكَ الْخُطُوطُ لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، فَلَمَّا قَفَلْنَا مِنْ سَفَرِنَا سَأَلْنَا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَالِكَ فَسَكَتَ وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا، میں بھی اس میں شریک تھا، تو ایک مرتبہ ہمیں اس قدر اندھیری رات کا سامنا ہوا کہ قبلے کی بھی پہچان نہیں ہو پا رہی تھی۔ سو ہم میں سے کچھ لوگوں نے کہا: ہمیں قبلے کا پتہ چل گیا ہے، وہ ادھر شمال کی جانب ہے، چنانچہ انہوں نے نماز پڑھ لی اور ایک لکیر کھینچ دی، اور کچھ لوگوں نے کہا: قبلہ ادھر ہے، جنوب کی جانب، اور انہوں نے بھی لکیر کھینچ دی۔ جب صبح ہوئی اور سورج طلوع ہوا تو وہ لکیریں قبلے کے علاوہ دوسری جانب تھیں۔ پھر جب ہم سفر سے لوٹے تو ہم نے اس بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاموشی اختیار کی اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٠٥ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ٩

❷ جامع الترمذي: ٣٤٢ـ سنن النسائي: ٢٢٤٣ـ سنن ابن ماجه: ١٠١١

﴿وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ (البقرة: ١١٥) أَيْ حَيْثُ كُنْتُمْ. ❶

فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ ''اور اللہ ہی کے لیے ہے مشرق اور مغرب، سوتم جدھر بھی پھر جاؤ اسی جانب اللہ کی جہت پاؤ گے۔'' یعنی تم جس جگہ بھی ہو۔

[١٠٦٣]...... قَالَ: وَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ الْعَرْزَمِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي التَّطَوُّعِ خَاصَّةً حَيْثُ تَوَجَّهَ بِكَ بَعِيرُكَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ آیت خاص طور پر نفل نماز کے بارے میں نازل ہوئی ہے، تمہاری سواری جدھر بھی تمہارا رُخ کر دے اُدھر ہی نماز پڑھتے جاؤ۔

[١٠٦٤]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسِيرٍ أَوْ سَفَرٍ فَأَصَابَنَا غَيْمٌ فَتَحَيَّرْنَا فَاخْتَلَفْنَا فِي الْقِبْلَةِ فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلَى حِدَةٍ وَجَعَلَ أَحَدُنَا يَخُطُّ بَيْنَ يَدَيْهِ لِنَعْلَمَ أَمْكِنَتَنَا، فَذَكَرْنَا ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَأْمُرْنَا بِالْإِعَادَةِ، وَقَالَ: ((قَدْ أَجْزَأَتْ صَلَاتُكُمْ)). كَذَا قَالَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ وَقَالَ غَيْرُهُ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيِّ عَنْ عَطَاءٍ وَهُمَا ضَعِيفَانِ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ ہم پر اس قدر بادل اُمڈ آئے کہ ہم پریشان ہو گئے اور قبلے کے بارے میں ہماری آراء مختلف ہو گئیں، سو ہم میں سے ہر شخص نے الگ الگ سمت نماز پڑھ لی اور ہم میں سے ہر کوئی اپنے سامنے لکیر کھینچنے لگا، تا کہ ہم اپنی جگہوں کے بارے میں جان سکیں (کہ آیا وہ قبلہ جانب تھیں یا کسی اور جانب؟) پھر ہم نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو آپ ﷺ نے ہمیں دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم نہیں دیا، اور فرمایا: تمہاری نماز تمہیں کفایت کر گئی ہے۔ اسی طرح انہوں نے محمد بن سالم سے بیان کیا اور ان کے علاوہ دیگر نے محمد بن یزید اور محمد بن عبید اللہ العرزمی کے واسطے سے عطاءؒ سے بیان کیا، اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔

[١٠٦٥]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، ثنا وَكِيعٌ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا أَشْعَثُ السَّمَّانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّفَرِ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ كَيْفَ الْقِبْلَةُ، فَصَلَّى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلَى حِيَالِهِ، قَالَ: فَلَمَّا أَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ: ﴿أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾. ❸

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ دورانِ سفر اندھیری رات میں نماز پڑھا کرتے تھے تو ہمیں پتہ نہیں چلتا تھا کہ قبلہ کس جانب ہے؟ تو ہم میں سے ہر شخص نے اسی سمت نماز پڑھ لی جدھر اس کا منہ تھا، پھر جب ہم نے صبح کی تو ہم نے یہ بات نبی ﷺ سے ذکر کی تو یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿أَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾ ''تم جدھر بھی پھر جاؤ اسی جانب اللہ کی جہت پاؤ گے۔''

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ١١، ٢١ ❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٠٦ ❸ جامع الترمذي: ٣٤٥۔ سنن ابن ماجه: ١٠٢٠

[۱۰٦٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، وَعَلِيُّ بْنُ أَشْكَابَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الرَّبِيعِ السَّمَّانُ، بِهٰذَا وَقَالَ: فَجَعَلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا بَيْنَ يَدَيْهِ أَحْجَارًا يُصَلِّي إِلَيْهَا فَلَمَّا أَصْبَحْنَا إِذَا نَحْنُ إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ فَذَكَرْنَا ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اشعث بن سعید ابوربیع السمان بیان کرتے ہیں کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے سامنے پتھر رکھ لیتا تھا جس کی طرف منہ کر کے وہ نماز پڑھ لیتا تھا، پھر جب ہم نے صبح کی تو دیکھا کہ ہم نے تو قبلے کی بہ جائے کسی اور جانب نماز پڑھ لی ہے، تو ہم نے یہ بات نبی ﷺ سے بیان کی۔۔۔ آگے اسی کے مثل حدیث ہے۔

[۱۰٦٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، ثنا أَشْعَثُ بْنُ سَعِيدٍ، بِهٰذَا مِثْلَ قَوْلِ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ.

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ روایت ہی ہے۔

## بَابٌ فِي ذِكْرِ الْأَمْرِ بِالْأَذَانِ وَالْإِمَامَةِ وَأَحَقِّهِمَا

### اذان اور اقامت کا بیان اور کون ان کا حق رکھتا ہے؟

[۱۰٦٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ وَنَحْنُ شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَحِيمًا رَقِيقًا فَظَنَّ أَنَّا قَدِ اشْتَقْنَا إِلَى أَهْلِنَا وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ، فَقَالَ: ((ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَأَقِيمُوا فِيهِمْ وَعَلِّمُوهُمْ وَبِرُّوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ)). ❶

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم تمام نوجوان قریب العمر ہی تھے۔ ہم نے آپ کے ہاں بیس راتیں قیام کیا۔ رسول اللہ ﷺ نہایت شفقت کرنے والے اور بہت نرم مزاج تھے۔ آپ ﷺ سمجھ گئے کہ اب ہم اپنے گھروں کو واپس جانا چاہتے ہیں اور آپ نے ہم سے ان لوگوں کے بارے میں پوچھا جنہیں ہم اپنے گھروں میں چھوڑ کر آئے تھے، تو ہم نے آپ کو بتلایا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے گھروں کو واپس چلے جاؤ، اب انہی لوگوں میں رہنا، انہیں بھی (وہ تمام احکامِ شریعت) سکھانا (جو تم یہاں سے سیکھ کر جا رہے ہو)، ان کے ساتھ نیک سلوک کرنا اور اسی طرح نماز پڑھنا جس طرح تم نے مجھے پڑھتے دیکھا، اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص اذان کہے اور پھر جو تم میں بڑا ہوا سے تمہاری امامت کروانی چاہیے۔

---

❶ صحيح البخاري: ٦٢٨، ٦٣١، ٦٠٠٨، ٧٢٤٦۔صحيح مسلم: ٦٧٤۔سنن أبي داود: ٥٨٩۔جامع الترمذي: ٢٠٥۔سنن النسائي: ٢/ ٨، ٩، ٧٧۔سنن ابن ماجه: ٩٧٩۔مسند أحمد: ١٥٥٩٨، ١٥٦٠١۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ١٧٢٥، ٦٠٧٦۔صحيح ابن حبان: ١٦٥٨، ١٨٧٢، ٢١٢٨، ٢١٢٩، ٢١٣٠، ٢١٣١

[١٠٦٩]...... ثنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، ثنا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَقَالَ فِيهِ أَيْضًا: ((صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)).

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے، اور اس میں یہ بھی بیان کیا ہے (کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:) تم اسی طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔

[١٠٧٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَبِي، نا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ أَبُو سَعِيدٍ الْأَحْوَلُ الْهِلَالِيُّ، ثنا الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اجْتَمَعَ ثَلَاثَةٌ أَمَّهُمْ أَحَدُهُمْ وَأَحَقُّهُمْ بِالْإِمَامَةِ أَقْرَؤُهُمْ)). ❶

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تین لوگ اکٹھے ہوں تو ان میں سے ایک شخص ان کی امامت کرائے اور ان میں سے امامت کا زیادہ حق وہ شخص رکھتا ہے جو ان میں سے بڑا قاری ہو۔

## بَابُ التَّحْوِيلِ إِلَى الْكَعْبَةِ وَجَوَازِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ فِي بَعْضِ الصَّلَاةِ
### کعبے کی طرف منہ پھیر لینے اور نماز کے کچھ حصے میں قبلہ رخ ہونے کا جواز

[١٠٧١]...... نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ إِمْلَاءً، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا صَالِحُ بْنُ قُدَامَةَ أَبُو مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّاسُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ فِي قُبَاءٍ إِذْ جَاءَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أُنْزِلَ عَلَيْهِ اللَّيْلَةَ قُرْآنٌ وَأَمَرَهُ أَنْ يَسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةَ أَلَا فَاسْتَقْبِلُوهَا، وَكَانَتْ وُجُوهُ النَّاسِ إِلَى الشَّامِ فَاسْتَدَارُوا مُوَجِّهِينَ إِلَى الْكَعْبَةِ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ لوگ مسجد قباء میں صبح کی نماز پڑھ رہے تھے تو اچانک ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر گزشتہ رات قرآن نازل ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم فرمایا ہے کہ کعبے کی طرف رُخ کر لیں، سنو! تم بھی اسی طرف رُخ کر لو۔ اس وقت لوگوں کے منہ شام کی طرف (یعنی بیت المقدس کی جانب) تھے، چنانچہ وہ کعبے کی طرف رُخ کرتے ہوئے گھوم گئے۔

[١٠٧٢]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ بَعْدَ قُدُومِهِ الْمَدِينَةَ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، ثُمَّ عَلِمَ اللهُ سُبْحَانَهُ

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ تشریف آوری کے سولہ ماہ بعد تک بیت المقدس کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھی، پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش کو جان لیا اور یہ آیت نازل ہوئی: ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً

❶ صحيح مسلم: ٦٧٢ـ سنن النسائي: ٢/ ٧٧ـ مسند أحمد: ١١١٩٠، ١١٢٩٨، ١١٣١٤، ١١٤٥٤، ١١٤٨١، ١١٧٩٥ـ صحيح ابن حبان: ٢١٣٢

❷ صحيح البخاري: ٤٠٣ـ صحيح مسلم: ٥٢٦ـ مسند أحمد: ٤٦٤٢، ٤٧٩٤، ٥٩٣٤ـ صحيح ابن حبان: ١٧١٥ـ المعجم الكبير للطبراني: ٢٥/ ٨٢

هَوٰى نَبِيِّهِ ﷺ ، فَنَزَلَتْ: ﴿قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ (البقرة: ١٤٤)، فَأَمَرَهُ أَنْ يُوَلِّيَ إِلَى الْكَعْبَةِ، وَمَرَّ عَلَيْنَا رَجُلٌ وَنَحْنُ نُصَلِّي نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، فَقَالَ: إِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ حَوَّلَ وَجْهَهُ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَتَوَجَّهْنَا إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ. ❶

تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ﴾ ''ہم نے آپ کا چہرہ آسمان کی جانب پھرتا دیکھ رہے ہیں، سو یقیناً ہم آپ کو اسی قبلے کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ پسند کرتے ہیں، لہٰذا آپ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لیجیے۔'' اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو حکم فرمایا کہ آپ قبلے کی جانب پھر جائیں۔ ہمارے پاس سے ایک آدمی گزرا اور ہم بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے تھے، تو اس آدمی نے کہا: یقیناً تمہارے پیغمبر ﷺ نے اپنا رُخ کعبے کی جانب پھیر لیا ہے، تو ہم نے بھی اپنا منہ کعبے کی طرف کر لیا، حالانکہ ہم دو رکعتیں پڑھ چکے تھے۔

[١٠٧٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا جَمِيلُ بْنُ عُبَيْدٍ أَبُو النَّضْرِ الطَّائِيُّ، نا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ مُنَادِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ الْقِبْلَةَ قَدْ حُوِّلَتْ إِلَى الْكَعْبَةِ، وَالْإِمَامُ فِي الصَّلَاةِ قَدْ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ الْمُنَادِي: قَدْ حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ فَصَلُّوا الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ إِلَى الْكَعْبَةِ. ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا منادی آیا اور اس نے کہا: بلاشبہ قبلہ کعبے کی طرف تبدیل کر دیا گیا ہے، اس وقت امام نماز میں تھا اور دو رکعت نماز پڑھا چکا تھا، پھر منادی نے کہا: اب کعبے کو قبلہ بنا دیا گیا ہے، لہٰذا تم باقی دو رکعتیں کعبے کی طرف منہ کر کے پڑھو۔

[١٠٧٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَفْصٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: لَمَّا حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ مَرَّ رَجُلٌ بِأَهْلِ قُبَاءٍ وَهُمْ يُصَلُّونَ، فَقَالَ لَهُمْ: قَدْ حُوِّلَتِ الْقِبْلَةُ إِلَى الْكَعْبَةِ، فَاسْتَدَارُوا أَمَامَهُمْ نَحْوَ الْكَعْبَةِ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب قبلے کو کعبے کی طرف بدلا گیا تو ایک آدمی مسجد قباء میں نماز پڑھنے والوں کے پاس سے گزرا اور اس نے نمازیوں سے کہا: اب کعبے کو قبلہ بنا دیا گیا ہے، تو لوگ اور ان کا امام کعبے کی جانب گھوم گئے۔

## بَابُ ذِكْرِ صَلَاةِ الْمُفْتَرِضِ خَلْفَ الْمُتَنَفِّلِ

### نفل ادا کرنے والے کی اقتداء میں فرض پڑھنے والے کی نماز کا بیان

[١٠٧٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معاذ رضی اللہ عنہ

❶ مسند أحمد: ١٨٥٣٩-١٧١٦

❷ صحيح مسلم: ٥٢٧-سنن أبي داود: ١٠٤٥-مسند أحمد: ١٤٠٣٤

إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي بِهِمْ، هِيَ لَهُ تَطَوُّعٌ وَلَهُمْ فَرِيضَةٌ. ❶

نبی ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اپنی قوم کے پاس واپس جاتے اور انہیں نماز پڑھاتے، یہ معاذ رضی اللہ عنہ کی نفل نماز ہوتی اور ان کی فرض ہوتی۔

[۱۰۷۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، وَأَبُو الْأَزْهَرِ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ مُعَاذًا كَانَ يُصَلِّي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعِشَاءَ، ثُمَّ يَنْصَرِفُ إِلَى قَوْمِهِ فَيُصَلِّي لَهُمْ تِلْكَ الصَّلَاةَ، هِيَ لَهُ نَافِلَةٌ وَلَهُمْ فَرِيضَةٌ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ معاذ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اپنی قوم کے پاس جاتے اور انہیں بھی یہی نماز پڑھاتے، معاذ رضی اللہ عنہ کی یہ نفل نماز ہوتی اور ان کی فرض ہوتی۔

## بَابُ ذِكْرِ الصَّلَاةِ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ وَمُرَاحِ الْغَنَمِ
### اُونٹوں اور بکریوں کے باڑے میں نماز کا بیان

[۱۰۷۷]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الرَّبِيعِ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُصَلَّى فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ، وَرَخَّصَ أَنْ يُصَلَّى فِي مُرَاحِ الْغَنَمِ. وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَنْ نُصَلِّيَ فِي مُرَاحَاتِ الْغَنَمِ، وَنَهَانَا أَنْ نُصَلِّيَ فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ. ❷

عبدالملک بن ربیع بن سبرہ الجہنی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھی جائے اور آپ ﷺ نے رخصت دی ہے کہ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لی جائے۔ ابن صاعد نے یوں بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیں اور ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھیں۔

[۱۰۷۸]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ

عبدالملک بن ربیع بن سبرہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا

❶ صحيح البخاري: ۷۱۱، ۶۱۰۶ ـ صحيح مسلم: ۴۶۵، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱ ـ مسند أحمد: ۱۴۳۰۷ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ۴۲۱۵ ـ صحيح ابن حبان: ۲۴۰۰، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳ ـ مصنف عبد الرزاق: ۲۲۶۶ ـ مسند الشافعي: ۱/ ۱۰۴

❷ مسند أحمد: ۱۵۳۴۱، ۱۵۳۴۳، ۱۵۳۴۸ ـ المعجم الكبير للطبراني: ۱۷/ ۳۹۸

الْعَلَاءِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَا: نا حَرْمَلَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنِي عَمِّي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلُّوا فِي مُرَاحَاتِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوا فِي مُرَاحَاتِ الْإِبِلِ)).

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرو اور اونٹوں کے باڑے میں نہ پڑھا کرو۔

[۱۰۷۹]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((نَهَى أَنْ يُصَلَّى فِي أَعْطَانِ الْإِبِلِ، وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي مُرَاحَاتِ الشَّاءِ)).

عبدالملک بن ربیع بن سمرہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھی جائے، جبکہ رسول اللہ ﷺ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

## بَابُ إِعَادَةِ الصَّلَاةِ فِي جَمَاعَةٍ
### جماعت کے ساتھ نماز دوبارہ پڑھنے کا بیان

[۱۰۸۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ السَّائِبِ الطَّائِفِيُّ، عَنْ نُوحِ بْنِ صَعْصَعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جِئْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَوَجَدْتَ النَّاسَ يُصَلُّونَ فَصَلِّ مَعَهُمْ، وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ تَكُونُ لَكَ نَافِلَةً وَهٰذِهِ مَكْتُوبَةٌ)). ❶

سیدنا یزید بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: جب تو نماز پڑھنے آئے اور دیکھے کہ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں تو تُو بھی ان کے ساتھ نماز پڑھ لیا کر، اگرچہ تو نماز پڑھ بھی چکا ہو، کیونکہ وہ تمہارے لیے نفل بن جائے گی اور یہ فرض بن جائے گی۔

[۱۰۸۱]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ، ثنا أَبِي، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ: أَنَّ رَجُلًا جَاءَ وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَامَ يُصَلِّي وَحْدَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَتَّجِرُ عَلَى هٰذَا فَلْيُصَلِّي مَعَهُ؟)). ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تھے، تو وہ اکیلا ہی نماز پڑھنے کھڑا ہو گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو ثواب حاصل کرنا چاہتا ہے؟ (جو یہ ارادہ رکھتا ہے) وہ اس کے ساتھ نماز پڑھ لے۔

[۱۰۸۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِسْحَاقُ

سیدنا عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

❶ سنن أبي داود: ٥٧٧

❷ سنن أبي داود: ٥٧٤ ـ جامع الترمذي: ٢٢٠ ـ صحيح ابن خزيمة: ١٦٣٢ ـ صحيح ابن حبان: ٢٣٩٩ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٠٩

بْنُ دَاوُدَ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الصَّدَفِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ صَلَّى الظُّهْرَ وَقَعَدَ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ يُصَلِّي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا رَجُلٌ يَقُومُ فَيَتَصَدَّقُ عَلَى هٰذَا فَيُصَلِّي مَعَهُ؟)). ❶

اللہ ﷺ ظہر کی نماز پڑھا چکے تھے اور مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی آیا اور نماز پڑھنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اس پر خیرات کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھ لے؟

## بَابٌ فِي ذِكْرِ الْجَمَاعَةِ وَأَهْلِهَا وَصِفَةِ الْإِمَامِ
## جماعت، اس کے شرکاء اور امام کے خصائل کا بیان

[١٠٨٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ النَّطَّاحِ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبِ بْنِ نُدْبَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ اثْنَانِ صَلَّيَا مَعًا فَإِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً تَقَدَّمَ أَحَدُهُمْ)). ❷

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب دو آدمی ہوں تو وہ اکٹھے (یعنی برابر کھڑے ہو کر) نماز پڑھ لیں، لیکن اگر تین لوگ ہوں تو ان میں سے ایک آگے کھڑا ہو جائے۔

[١٠٨٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نا الْوَلِيدُ بْنُ جُمَيْعٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَذِنَ لَهَا أَنْ يُؤَذَّنَ لَهَا وَيُقَامَ وَتَؤُمَّ نِسَاءَهَا. ❸

سیدہ اُمِ ورقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت دی کہ ان کے لیے اذان کہی جائے، اقامت کہی جائے اور وہ عورتوں کو امامت کروائیں۔

## بَابُ مَنْ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ
## امامت کا زیادہ حقدار کون ہے؟

[١٠٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا الْمُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ الْأَنْصَارِيُّ، نا الْحَجَّاجُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَؤُمُّ النَّاسَ أَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً، وَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ

سیدنا عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی امامت وہ کرے جس نے سب سے پہلے ہجرت کی ہو، اگر وہ سب ہجرت میں برابر ہوں تو وہ امامت کرے جسے دین کی زیادہ سمجھ حاصل ہو، اگر وہ دین کی معلومات کے لحاظ سے برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جو قرآن کو زیادہ اچھی طرح پڑھ سکتا ہو، کوئی شخص

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٤٧٩

❷ جامع الترمذي: ٢٣٣

❸ سنن أبي داود: ٥٩١ ـ مسند أحمد: ٢٧٢٨٣ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٠٣

سَوَاءً فَأَفْقَهُهُمْ فِي الدِّينِ ، وَإِنْ كَانُوا فِي الدِّينِ سَوَاءً فَأَقْرَؤُهُمْ لِلْقُرْآنِ ، وَلَا يَؤُمُّ الرَّجُلُ فِي سُلْطَانِهِ وَلَا يُقْعَدُ عَلَى تَكْرِمَتِهِ إِلَّا بِإِذْنِهِ)) ، وَكَانَ يُسَوِّي مَنَاكِبَنَا فِي الصَّلَاةِ وَيَقُولُ: ((لَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ ، وَلْيَلِيَنِي مِنْكُمْ أُولُو الْأَحْلَامِ وَالنُّهَى ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ)) . ❶

کسی دوسرے کی بادشاہی میں، یعنی اس کے گھر میں جہاں وہ بڑا ہو، اس کی امامت نہ کرے اور اس کے بیٹھنے کی مخصوص جگہ پر نہ بیٹھے، البتہ اس کی اجازت کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے۔

[۱۰۸٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ، نا أَبُو الزِّنْبَاعِ ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ ، نا اللَّيْثُ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ ، عَنْ أَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَكْثَرُهُمْ قُرْآنًا ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقُرْآنِ وَاحِدًا فَأَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْهِجْرَةِ وَاحِدًا فَأَفْقَهُهُمْ فِقْهًا ، فَإِنْ كَانَ الْفِقْهُ وَاحِدًا فَأَكْبَرُهُمْ سِنًّا)) . ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کی امامت وہ شخص کرے جو لوگوں کی بہ نسبت قرآن زیادہ جانتا ہو، اگر وہ قرآن کے علم کے حساب سے برابر ہوں تو وہ شخص امامت کرے جس نے ہجرت پہلے کی ہو، اگر وہ ہجرت کے حساب سے بھی برابر ہوں تو وہ شخص ان کی امامت کرے جس کو دین کی زیادہ معلومات ہوں اور اگر وہ دین کے علم کے حساب سے بھی برابر ہوں تو پھر وہ شخص امامت کرے جو عمر میں ان سے بڑا ہو۔

## بَابُ الِاثْنَانِ جَمَاعَةٌ
## دو آدمی بھی جماعت کی حیثیت رکھتے ہیں

[۱۰۸۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ ، نا أَبُو مُسْلِمٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ وَاقِدٍ ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الِاثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ)) . ❸

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو اور اس سے زائد لوگ جماعت کہلاتے ہیں۔

[۱۰۸۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو السَّدُوسِيُّ ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَدَنِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو اور اس سے زائد لوگ جماعت ہی شمار ہوتے ہیں۔

❶ صحيح مسلم: ٦٧٣ـ سنن أبي داود: ٥٨٢ ، ٥٨٣ ، ٥٨٤ـ جامع الترمذي: ٢٣٥ـ سنن النسائي: ٢/ ٧٦ ، ٧٧ـ سنن ابن ماجه: ٩٨٠ـ مسند أحمد: ١٧٠٦٣ ، ٢٢٣٤٠ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣٩٥٤ ، ٣٩٥٥ ، ٣٩٥٦ ، ٣٩٥٧ ، ٣٩٥٨ ، ٣٩٥٩ـ صحيح ابن حبان: ٢١٢٧ ، ٢١٣٣ ، ٢١٤٤

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٤٣

❸ سنن ابن ماجه: ٩٧٢ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٧٢٢٣ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ١٨٢ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٣٤ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٦٩

شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اثْنَانِ فَمَا فَوْقَهُمَا جَمَاعَةٌ)). ❶

## بَابُ مَنْ يَصْلُحُ أَنْ يَقُومَ خَلْفَ الْإِمَامِ

## امام کے پیچھے کھڑے ہونے کا اہل کون ہے؟

[۱۰۸۹]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجُوزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ سُلَيْمٍ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ اللَّيْثِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَقَدَّمُ الصَّفَّ الْأَوَّلَ أَعْرَابِيٌّ وَلَا أَعْجَمِيٌّ وَلَا غُلَامٌ لَمْ يَحْتَلِمْ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلی صف میں کوئی بدوی (دیہاتی)، عجمی اور ایسا لڑکا کھڑا نہ ہو کہ جو بالغ نہ ہوا ہو۔

[۱۰۹۰]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَسَدِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، يَقُولُ: إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ أَنْ لَا يَقُومَ فِي مَوْضِعِهِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ فَيُصَلِّي تَطَوُّعًا حَتَّى يَنْحَرِفَ أَوْ يَتَحَوَّلَ أَوْ يَفْصِلَ بِكَلَامٍ. ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب امام سلام پھیر دے تو کوئی بھی شخص نفل پڑھنے کے لیے اپنی اسی جگہ پر کھڑا نہ ہو جہاں اس نے فرض نماز پڑھی ہو، بلکہ وہ وہاں سے ذرا ہٹ کر یا وہاں سے اُٹھ کر کسی اور جگہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے، یا (اگر اسی جگہ ہی پڑھنی ہو تو پھر کسی سے) کچھ گفتگو کے ذریعے فاصلہ پیدا کر لے۔

## بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ

## ایک کپڑا زیب تن کر کے نماز پڑھنے کا بیان

[۱۰۹۱]...... قُرِئَ عَلَى يَحْيَى بْنِ صَاعِدٍ، حَدَّثَكُمْ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا هِشَامٌ الْقُرْدُوسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ؟ قَالَ: ((أَوَكُلُّكُمْ يَجِدُ ثَوْبَيْنِ؟)). قَالَ: فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَيُصَلِّي الرَّجُلُ فِي الثَّوْبِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا کوئی شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر شخص کے پاس دو کپڑے ہیں؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک شخص ان کے سامنے کھڑا ہوا اور بولا: اے امیر المومنین! کیا کوئی شخص ایک کپڑا پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب

❶ مجمع الزوائد للهيثمي: ۲/ ٤٨ـ نصب الراية للزيلعي: ۲/ ۲۵

❷ نصب الراية للزيلعي: ۲/ ۳۷

❸ سنن أبي داود: ٦١٦ـ سنن ابن ماجه: ١٤٢٨

الْوَاحِدِ؟ قَالَ: إِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَأَوْسِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، ثُمَّ جَمَعَ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثِيَابَهُ فَصَلَّى فِي إِزَارٍ وَرِدَاءٍ، فِي إِزَارٍ وَقَمِيصٍ، فِي إِزَارٍ وَقَبَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَرِدَاءٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَمِيصٍ، فِي سَرَاوِيلَ وَقَبَاءٍ، قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: فِي تُبَّانٍ وَقَمِيصٍ، فِي تُبَّانٍ وَرِدَاءٍ، فِي تُبَّانٍ وَقَبَاءٍ. ❶

اللہ تعالیٰ نے تمہیں گنجائش دی ہے تو تم بھی اپنے آپ کو گنجائش دو۔ پھر اس آدمی نے اپنے اوپر اپنے کپڑے یوں جمع کیے کہ وہ ایک تہہ بند اور چادر میں، یا ایک تہہ بند اور قمیض میں، یا ایک تہہ بند اور قباء میں، یا ایک شلوار اور چادر میں، یا ایک شلوار اور قمیض میں، یا ایک شلوار اور قباء میں نماز پڑھتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ راوی نے یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ ایک پاجامہ اور قمیض میں، یا ایک پاجامہ اور چادر میں، یا ایک پاجامہ اور قباء میں۔

[۱۰۹۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، ثنا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَمْ يَمُتْ نَبِيٌّ حَتَّى يَؤُمَّهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ)). ابْنُ أَبِي أُمَيَّةَ لَيْسَ بِقَوِيٍّ. ❷

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی بھی نبی کا اس وقت تک وصال نہیں ہوا جب تک اس کی قوم کے کسی شخص نے ان کی امامت نہیں کرائی۔

## بَابُ الْحَثِّ عَلَى اسْتِوَاءِ الصُّفُوفِ
## صفوں کو برابر کرنے کی ترغیب

[۱۰۹۳]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ وَهُوَ الْجَدَلِيُّ حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ عَلَى النَّاسِ، ثُمَّ قَالَ: ((أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ - ثَلَاثَ مَرَّاتٍ - فَوَاللّٰهِ لَتُقِيمُنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ)). فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ مِنَّا يَلْزَقُ كَعْبَهُ بِكَعْبِ صَاحِبِهِ، وَرُكْبَتَهُ بِرُكْبَتِهِ وَمَنْكِبَهُ بِمَنْكِبِهِ. ❸

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ نے لوگوں کی طرف رُخ کر کے ارشاد فرمایا: صفیں سیدھی کرو۔ یہ بات آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی (پھر فرمایا:) اللہ کی قسم! یا تو تم لوگ اپنی صفیں سیدھی رکھو گے، ورنہ تمہارے دلوں میں اختلاف آ جائے گا۔ تو میں نے دیکھا، ہر شخص اپنے ساتھی کی پنڈلی کے ساتھ پنڈلی، اس کے گھٹنے کے ساتھ گھٹنا اور اس کے کندھے کے ساتھ کندھا ملا رہا تھا۔

---

❶ مسند أحمد: ٧١٤٩، ١٠٤١٨، ١٠٤٦٤، ١٠٤٨٥۔ صحيح ابن حبان: ٢٢٩٨، ٢٣٠٦

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٤٣، ٢٤٤

❸ سنن أبي داود: ٦٦٢۔ مسند أحمد: ١٨٤٣٠۔ صحيح ابن حبان: ٢١٧٦۔ صحيح ابن خزيمة: ١٦٠

## بَابٌ فِي أَخْذِ الشِّمَالِ بِالْيَمِينِ فِي الصَّلَاةِ
## نماز میں دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ کو پکڑنا

[١٠٩٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنِي مِنْدَلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ شِمَالَهُ بِيَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ کو پکڑا کرتے تھے۔

[١٠٩٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا هُشَيْمٌ، قَالَ مَنْصُورٌ ثنا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ثَلَاثَةٌ مِنَ النُّبُوَّةِ: تَعْجِيلُ الْإِفْطَارِ، وَتَأْخِيرُ السَّحُورِ، وَوَضْعُ الْيَدِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى فِي الصَّلَاةِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ تین امور نبوت کے خصائل میں سے ہیں: روزہ جلد افطار کرنا، سحری تاخیر سے کرنا اور نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

[١٠٩٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْنَا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ أَنْ نُعَجِّلَ إِفْطَارَنَا وَنُؤَخِّرَ سَحُورَنَا وَنَضْرِبَ بِأَيْمَانِنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِي الصَّلَاةِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم انبیاء کی جماعت کو حکم دیا گیا کہ ہم روزہ جلد افطار کریں، سحری تاخیر سے کریں اور نماز میں اپنا دائیں ہاتھ بائیں پر رکھیں۔

[١٠٩٧]...... حَدَّثَنَا ابْنُ السُّكَيْنِ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، نا طَلْحَةُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّا مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ أُمِرْنَا أَنْ نُؤَخِّرَ السَّحُورَ وَنُعَجِّلَ الْإِفْطَارَ وَأَنْ نُمْسِكَ بِأَيْمَانِنَا عَلٰى شَمَائِلِنَا فِي الصَّلَاةِ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ ہم انبیاء کی جماعت کو حکم دیا گیا کہ ہم روزہ افطار کرنے میں جلدی کریں، سحری کھانے میں تاخیر کریں اور نماز میں اپنے دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو تھامیں۔

[١٠٩٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْجَحِيمِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نماز میں ہتھیلی پر ہتھیلی رکھنا مسنون عمل ہے۔

❶ صحيح ابن حبان: ١٧٧٠

إِسْحَاقَ، عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ مِنَ السُّنَّةِ.

[١٠٩٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَاصِمٍ الْجَحْدَرِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ ظُهَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ (الكوثر: ٢)، قَالَ: وَضْعُ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلَاةِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس آیت: ﴿فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ﴾ ''اپنے رب کے لیے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں: نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا۔

[١١٠٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ هُلْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ. لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ. ❶

سیدنا ہلب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے دیکھا۔

[١١٠١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَحْوَلُ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا وَكِيعٌ، نا مُوسَى بْنُ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيُّ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعًا يَمِينَهُ عَلَى شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ. ❷

سیدنا وائل الحضرمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز میں دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھے دیکھا۔

[١١٠٢]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسنون اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ ایک ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔

❶ جامع الترمذي: ٢٥٢، ٣٠١۔ سنن ابن ماجه: ٨٠٩، ٩٢٩۔ مسند أحمد: ٢١٩٦٧

❷ سيأتي برقم: ١١٠٤

يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا زِيَادُ بْنُ زَيْدٍ السُّوَائِيُّ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ فِي الصَّلَاةِ وَضْعَ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ تَحْتَ السُّرَّةِ. ❶

[١١٠٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ وَضْعَ الْيَمِينِ عَلَى الشِّمَالِ تَحْتَ السُّرَّةِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: بلاشبہ یہ بھی نماز کی سنت ہے کہ دائیں ہاتھ کو بائیں کے اوپر ناف کے نیچے رکھنا۔

[١١٠٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَكَرِيَّا، وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ الْعَنْبَرِيِّ، وَقَيْسِ بْنِ سُلَيْمٍ، قَالَا: نا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا كَانَ قَائِمًا فِي الصَّلَاةِ قَبَضَ بِيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ. ❷

سیدنا وائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز میں کھڑے تھے تو اپنے دائیں ہاتھ کے ساتھ اپنے بائیں کو پکڑا ہوا تھا۔

[١١٠٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، وَالْحَسَنُ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، أنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نا هُشَيْمٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: رَآنِي النَّبِيُّ ﷺ وَضَعْتُ شِمَالِي عَلَى يَمِينِي فِي الصَّلَاةِ فَأَخَذَ يَمِينِي فَوَضَعَهَا عَلَى شِمَالِي. ❸

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے دیکھا کہ میں نے نماز میں اپنا بایاں ہاتھ دائیں پر رکھا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور اسے میرے بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

[١١٠٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجُوزِيُّ، ثنا مُضَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْوَاسِطِيُّ، عَنِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جس نے اپنا بایاں ہاتھ دائیں پر رکھا ہوا تھا۔۔۔آگے گزشتہ حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

❶ مسند أحمد: ٨٧٥۔معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٢/ ٣٤١

❷ مسند أحمد: ١٨٨٤٦

❸ سنن أبي داود: ٧٥٥۔سنن النسائي: ٢/ ١٢٦۔سنن ابن ماجه: ٨١١

الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِرَجُلٍ وَضَعَ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ مِثْلَهُ. ❶

[۱۱۰۷]...... وَذَكَرَهُ ابْنُ صَاعِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَبِي زَيْنَبَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مَرَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي وَاضِعَ شِمَالَهُ عَلَى يَمِينِهِ، فَأَخَذَ بِيَمِينِهِ فَجَعَلَهَا عَلَى شِمَالِهِ. ❷

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ پر رکھے نماز پڑھ رہے تھے، تو آپ ﷺ نے ان کے دائیں ہاتھ کو پکڑ کر بائیں ہاتھ پر رکھ دیا۔

[۱۱۰۸]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ بِمِصْرَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ أَبُو الْعَلَاءِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَّارٍ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ: وَهٰكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ يَقُولُ: ((اسْتَوُوا اسْتَوُوا وَتَعَادَلُوا)). ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز میں کھڑے ہوتے تھے تو اس طرح اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ لیتے تھے، اور فرماتے: برابر ہو جاؤ، برابر ہو جاؤ اور اپنی صفیں سیدھی کرلو۔

## بَابُ ذِكْرِ التَّكْبِيرِ وَرَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ الِافْتِتَاحِ وَالرُّكُوعِ وَالرَّفْعِ مِنْهُ وَقَدْرِ ذٰلِكَ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ

### ابتدائے نماز اور رکوع وسجود کے وقت اللہ اکبر کہنے اور رفع یدین کرنے کا بیان، اس کی مقدار اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[۱۱۰۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، نا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فرض نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو تکبیر کہتے اور اپنے دونوں ہاتھ اپنے کندھوں کے برابر اُٹھاتے تھے۔ اسی طرح آپ اس وقت کرتے جب آپ قرأت سے فارغ ہوتے اور رکوع کرنا چاہتے اور ایسے ہی آپ تب کرتے تھے جب آپ رکوع سے اُٹھتے تھے اور جب آپ بیٹھے ہوتے تو کسی بھی حالت میں اپنے ہاتھ نہیں اُٹھاتے تھے، پھر جب دو رکعتوں کے بعد اُٹھتے تھے تو تب بھی اسی طرح رفع یدین

❶ مسند أحمد: ۱۵۰۹۰

❷ سلف برقم: ۱۱۰۵

❸ مسند أحمد: ۱۳۸۳۸، ۱۴۰۵۳

مَـنْكِبَيْهِ ، وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَالِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَ تَهُ فَأَرَادَ أَنْ يَـرْكَـعَ ، وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَـدَيْـهِ فِـي شَيْءٍ مِنْ صَلَاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ ، فَإِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَالِكَ وَكَبَّرَ . ❶

کرتے اور تکبیر کہتے۔

[١١١٠]...... حَـدَّثَـنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْـنُ مُـحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْـحَـكَـمِ ، وَالْـحَـسَـنُ بْـنُ يَحْيَى ، قَـالَا: نـا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِـمِ بْـنِ عَبْـدِ الـلّٰـهِ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَـدَيْـهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَـرْكَـعَ فَـعَـلَ مِثْـلَ ذَالِكَ ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَـهُ مِنَ الـرُّكُـوعِ فَـعَـلَ مِثْلَ ذَالِكَ ، وَلَا يَفْعَلُهُ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ . ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے، یہاں تک کہ وہ آپ ﷺ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے، پھر آپ ﷺ تکبیر کہتے۔ جب آپ ﷺ رکوع کرنا چاہتے تو تب بھی اسی طرح کرتے اور جب آپ رکوع سے سر اُٹھاتے اس وقت بھی ایسے ہی کرتے تھے، لیکن جس وقت سجدوں سے سر اُٹھاتے تو تب ایسا نہیں کرتے تھے۔

[١١١١]...... حَـدَّثَـنَـا الْـحُـسَيْـنُ بْـنُ إِسْـمَـاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاهِلِيُّ ، قَالَا: نا أَبُـو عُتْبَةَ أَحْـمَـدُ بْنُ الْفَرَجِ ثنا بَقِيَّةُ ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ ، عَـنِ الـزُّهْـرِيِّ ، عَـنْ سَـالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَـامَ إِلَـى الـصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِذَا كَـانَـتَـا حَـذْوَ مَـنْـكِـبَيْـهِ كَبَّرَ ، ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَـعَـهُـمَا حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَهُمَا كَذَالِكَ ، ثُـمَّ يَرْكَعُ ، ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتَّى يَـكُـونَـا حَـذْوَ مَنْكِبَيْهِ ، ثُمَّ قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَـمِـدَهُ)) ، ثُـمَّ سَـجَدَ فَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ تَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ .

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ جب نماز پڑھنے کھڑے ہوتے تھے تو اپنے دونوں ہاتھ اُٹھاتے تھے، یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے (پھر) آپ ﷺ اللہ اکبر کہتے۔ پھر جب آپ رکوع کرنا چاہتے تو تب بھی ہاتھوں کو اُٹھاتے، یہاں تک کہ آپ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے۔ پھر آپ رکوع کر دیتے۔ پھر جب اپنی پُشت اُٹھاتے تو ہاتھوں کو اٹھاتے، یہاں تک کہ وہ آپ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے۔ پھر آپ ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے۔ پھر آپ سجدے میں چلے جاتے اور سجدوں میں (جاتے ہوئے) رفع یدین نہیں کرتے تھے، اور آپ ﷺ رکوع سے پہلے جب بھی تکبیر کہتے تو رفع

❶ سنن أبي داود: ٧٤٤ـ جامع الترمذي: ٣٤٢٣ـ سنن النسائي: ٢/ ١٢٩ـ سنن ابن ماجه: ٨٦٤ـ مسند أحمد: ٧١٧

❷ صحيح البخاري: ٧٣٦، ٧٣٨ـ صحيح مسلم: ٣٩٠ (٢١)، (٢٢)، (٢٣)ـ مسند أحمد: ٤٥٤٠، ٤٦٧٤، ٥٠٨١، ٥٢٧٩، ٦١٧٥، ٦٣٤٥ـ صحيح ابن حبان: ١٨٦١، ١٨٦٤، ١٨٦٨، ١٨٧٧

یدین فرماتے تھے، یہاں تک کہ نماز مکمل ہو جاتی۔

[١١١٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ أَبُو مُوسَى، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يُكَبِّرُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَالِكَ حِينَ يُكَبِّرُ لِلرُّكُوعِ، وَيَفْعَلُ ذَالِكَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، وَيَقُولُ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، وَلَا يَفْعَلُ ذَالِكَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ آپ نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا، یہاں تک کہ وہ دونوں آپ کے کندھوں کے برابر آ گئے، پھر آپ نے تکبیر کہی، ایسا ہی آپ نے اس وقت کیا جب آپ نے رکوع سے سر مبارک کو اٹھایا، پھر آپ نے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ پڑھا لیکن جب آپ نے سجدے سے سر اُٹھایا تو اس وقت آپ نے ایسا نہیں کیا۔

[١١١٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا حَجَّاجٌ، نا لَيْثٌ، حَدَّثَنِي عَقِيلٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ، نا سَلَامَةُ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا: يَرْفَعُ ثُمَّ يُكَبِّرُ.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں: آپ ﷺ اُٹھتے، پھر اللہ اکبر کہتے۔

[١١١٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَمِّهِ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ ((إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِذَا كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ))، نَحْوَهُ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تو اللہ اکبر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جاتے --- آگے اسی کے مثل حدیث ہے۔

[١١١٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذَالِكَ)) ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت اللہ اکبر کہتے تو رفع یدین کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر یا اس کے قریب ہو جاتے --- پھر گزشتہ حدیث کے مثل ہی بیان کی۔

[١١١٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث ہے کہ جب آپ ﷺ نماز

إِسْحَاقَ، نا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، وَأَبُو الْيَمَانِ، قَالَا: نا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا: إِذَا افْتَتَحَ التَّكْبِيرَ فِي الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حِينَ يُكَبِّرُ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ . نَحْوَهُ.

میں تکبیر تحریمہ کہتے تو رفع یدین کرتے اور اسی وقت اللہ اکبر کہتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو کندھوں کے برابر کر لیتے۔۔۔آگے اسی کے مثل حدیث ہے۔

[۱۱۱۷]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، ثنا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، أَخْبَرَنِي سَالِمٌ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى إِذَا كَانَتَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ كَبَّرَ، ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ رَفَعَهُمَا حَتَّى يَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَكَبَّرَ، وَهُمَا كَذَلِكَ، ثُمَّ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْفَعَ صُلْبَهُ رَفَعَهُمَا حَتَّى تَكُونَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))، ثُمَّ يَسْجُدُ فَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ السُّجُودِ وَيَرْفَعُهُمَا فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَتَكْبِيرَةٍ يُكَبِّرُهَا قَبْلَ الرُّكُوعِ حَتَّى تَنْقَضِيَ صَلَاتُهُ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو اللہ اکبر کہتے ہوئے رفع یدین کرتے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جاتے، پھر جب رکوع میں جانے کا ارادہ فرماتے تو پھر ہاتھوں کو بلند کرتے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جاتے اور اللہ اکبر کہتے، اور انہیں ویسے ہی اٹھاتے، پھر اپنی پُشت کو اٹھانے (یعنی رکوع سے اٹھنے) کا ارادہ فرماتے تو تب بھی دونوں ہاتھوں کو بلند کرتے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں ہاتھ کندھوں کے برابر ہو جاتے، پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے، پھر سجدے میں چلے جاتے اور سجدوں میں ہاتھ نہ اُٹھاتے، اور رکوع سے پہلے ہر تکبیر میں آپ ﷺ رفع یدین فرماتے، یہاں تک کہ آپ کی نماز مکمل ہو جاتی۔

[۱۱۱۸]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ كُلَّمَا خَفَضَ وَرَفَعَ حَصَبَهُ حَتَّى يَرْفَعَ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب کسی شخص کو دیکھتے کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے اور رکوع میں جاتے یا رکوع سے اُٹھتے ہوئے رفع یدین نہیں کرتا، تو آپ اسے کنکریاں مارتے تھے، یہاں تک کہ وہ رفع یدین کرنے لگتا۔

[۱۱۱۹]..... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ فِيمَا سَأَلْنَاهُ عَنْهُ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثنا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَإِذَا سَجَدَ. لَمْ يَرْوِهِ عَنْ حُمَيْدٍ مَرْفُوعًا غَيْرُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، وَالصَّوَابُ مِنْ فِعْلِ أَنَسٍ. [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع میں جاتے، جب رکوع سے سر اُٹھاتے اور جب سجدے میں جاتے تو رفع یدین کرتے تھے۔ اس روایت کو عبدالوہاب کے علاوہ کسی نے بھی حُمید سے مرفوعاً روایت نہیں کیا بلکہ درست بات یہ ہے کہ یہ انس رضی اللہ عنہ کا اپنا فعل تھا۔

[1] سنن ابن ماجه: ٨٦٦

[۱۱۲۰]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَتَا مَنْكِبَيْهِ، وَحِينَ أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى فَخِذِهِ الْأَيْمَنِ وَيَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى فَخِذِهِ الْأَيْسَرِ وَحَلَّقَ حَلْقَةً وَدَعَا هٰكَذَا. ، وَأَشَارَ سُفْيَانُ بِإِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ، قَالَ: وَأَتَيْتُهُمْ، يَعْنِي أَصْحَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَأَيْتُهُمْ يَرْفَعُونَ أَيْدِيَهُمْ فِي بَرَانِسِهِمْ فِي الشِّتَاءِ. ❶

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے (یعنی رفع یدین کرتے) یہاں تک کہ وہ آپ کے کندھوں کے برابر ہو جاتے اور جس وقت آپ رکوع کرنا چاہتے اور رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد (بھی آپ رفع یدین فرماتے)۔ آپ ﷺ نے (تشہد میں) اپنا دایاں ہاتھ دائیں ران پر اور اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھا اور (انگوٹھے اور درمیان والی انگلی سے) ایک حلقہ بنایا اور اس طرح دعا کی۔ سفیان رحمہ اللہ نے اپنی انگشتِ شہادت سے اشارہ کیا۔ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس، یعنی رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کے پاس آیا تو انہیں دیکھا کہ وہ سردی کے موسم میں اوڑھی ہوئی چادروں میں بھی رفع یدین کر رہے تھے۔

[۱۱۲۱]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى إِبْرَاهِيمَ فَحَدَّثَهُ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ: صَلَّيْنَا فِي مَسْجِدِ الْحَضْرَمِيِّينَ، فَحَدَّثَنِي عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا سَجَدَ. فَقَالَ إِبْرَاهِيمُ: مَا أَرَى أَبَاكَ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِلَّا ذَالِكَ الْيَوْمَ الْوَاحِدَ فَحَفِظَ ذَالِكَ، وَعَبْدُ اللَّهِ لَمْ يَحْفَظْ ذَالِكَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِنَّمَا رَفْعُ الْيَدَيْنِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ، لَفْظُ جَرِيرٍ. ❷

حصین بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ ہم ابراہیم رحمہ اللہ کے پاس حاضر ہوئے تو انہیں عمرو بن مرہ نے بیان کیا کہ ہم نے حضرمیوں کی مسجد میں نماز پڑھی تو علقمہ بن وائل نے ہم سے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو رفع یدین کرتے دیکھا جس وقت آپ نماز شروع کرتے، جب رکوع کرتے اور جب سجدہ فرماتے۔ اس پر ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ کے والد نے صرف اسی روز رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہو گا اور (آپ ﷺ کا) یہی عمل یاد رکھ لیا۔ پھر ابراہیم رحمہ اللہ نے کہا: رفع یدین صرف نماز شروع کرتے وقت ہی کیا جاتا ہے۔

[۱۱۲۲]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز شروع کرتے تو اپنے کانوں تک

❶ مسند أحمد: ۱۸۸٤۷ـ صحيح ابن حبان: ۱۸٦۰، ۱۹٤۵

❷ مسند أحمد: ۱۸۸۵۵ـ صحيح ابن حبان: ۱۸٦۲ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ۱/ ۲۲۳

كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِلَى أُذُنَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ، وَإِذَا قَالَ: ((سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) رَفَعَ يَدَيْهِ. ❶

ہاتھ اُٹھاتے اور (اسی طرح) جب آپ ﷺ رکوع کرتے اور جب سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو تب بھی رفع یدین فرماتے۔

[١١٢٣]..... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا شُعْبَةُ، يَعْنِي عَنْ قَتَادَةَ، وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو كَامِلٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ نَصْرِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَبَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ. قَالَ ابْنُ مُبَشِّرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ. وَقَالَ أَبُو عَوَانَةَ: كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا كَبَّرَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، فَقَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ. ❷

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے، جب رکوع کرنا چاہتے اور رکوع سے سر اُٹھانے کے بعد رفع یدین کیا کرتے تھے۔ ابن مبشر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو رفع یدین کرتے تھے، جب رکوع کرنا چاہتے اور جب رکوع سے سر اُٹھاتے تو (تب بھی رفع یدین کرتے تھے)۔ ابوعوانہ بیان کرتے ہیں کہ جب آپ تکبیر کہتے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے ہوئے اپنے کندھوں کے برابر ہاتھ اُٹھاتے تھے۔

[١١٢٤]..... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، قَالَ: هَلْ أُرِيكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ لِلرُّكُوعِ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا فَاصْنَعُوا وَلَا يَرْفَعُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ. ❸

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے (لوگوں سے) فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز دکھاؤں؟ پھر انہوں نے اللہ اکبر کہا اور رفع یدین کیا، پھر اللہ اکبر کہا اور رکوع کے لیے رفع یدین کیا، پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہا، پھر رفع یدین کیا، پھر فرمایا: تم بھی اسی طرح کیا کرو۔ اور آپ ﷺ سجدوں کے درمیان رفع یدین نہیں کرتے تھے۔

❶ سلف برقم: ١١٢٠

❷ البخاری فی رفع الیدین: ٦٦۔صحیح مسلم: ٣٩١ (٢٥)۔مسند أحمد: ١٥٦٠٠، ١٥٦٠٤، ٢٠٥٣١۔صحیح ابن حبان: ١٨٦٣

❸ مسند أحمد: ١٩٥٠٤، ١٩٦٦٥۔صحیح ابن حبان: ٢١٦٧

[۱۱۲۵]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الشَّامَاتِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. رَفَعَهُ هٰذَانِ عَنْ حَمَّادٍ وَوَقَفَهُ غَيْرُهُمَا عَنْهُ، سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ أَحْمَدَ بْنَ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ يَقُولُ، وَأَمْلَاهُ عَلَيْنَا إِمْلَاءً، قَالَ: كَانَ مَذْهَبِي مَذْهَبَ أَهْلِ الْعِرَاقِ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي النَّوْمِ يُصَلِّي فَرَأَيْتُهُ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ إِذَا رَكَعَ ثُمَّ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

اختلاف سند کے ساتھ گزشتہ روایت ہی ہے۔ ان دونوں نے حماد سے مرفوع روایت کیا جبکہ ان کے علاوہ (سب) نے ان سے موقوف بیان کیا ہے۔ میں نے ابوجعفر احمد بن اسحاق بن بہلول کو بیان کرتے سنا اور انہوں نے ہمیں یہ روایت املاء کرائی۔ انہوں نے فرمایا: میرا مذہب اہل عراق والا مذہب ہے۔ مجھے خواب میں نبی ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے، تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ پہلی تکبیر میں، پھر جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر مبارک اُٹھاتے تو رفع یدین کرتے تھے۔

[۱۱۲٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا الثَّوْرِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَبَّرَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى نَرَى إِبْهَامَيْهِ قَرِيبًا مِنْ أُذُنَيْهِ. ❶

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اللہ اکبر کہتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے تھے، یہاں تک کہ ہم آپ کے انگوٹھوں کو آپ کے کانوں کے قریب دیکھتے تھے۔

[۱۱۲۷]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ، فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ يُحَدِّثُ قَوْمًا مِنْهُمْ كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ.

عبدالرحمان بن ابولیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے براء رضی اللہ عنہ کو اس مجلس میں ایک قول سے بیان کرتے سنا جن میں کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ نماز شروع کرتے تھے تو پہلی تکبیر میں رفع یدین کرتے تھے۔

[۱۱۲۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُشْكَانَ الْمَرْوَزِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: لَمْ يَثْبُتْ عِنْدِي حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَفَعَ يَدَيْهِ أَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ

عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ یہ حدیث ثابت نہیں ہو سکی کہ رسول اللہ ﷺ پہلی مرتبہ ہی رفع یدین کرتے تھے، پھر نہیں کرتے تھے، جبکہ میرے علم میں وہ حدیث پایۂ ثبوت کو پہنچتی ہے جس میں ہے کہ آپ ﷺ جب رکوع کرتے تھے اور جب (رکوع سے سر) اُٹھاتے تھے تو تب بھی رفع یدین

❶ مسند أحمد: ۱۸٤۸۷، ۱۸٦۷٤، ۱۸٦۸۲، ۱۸٦۹۲، ۱۸۷۰۲

لَمْ يَرْفَعْ ، وَقَدْ ثَبُتَ عِنْدِي حَدِيثُ مَنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ إِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ ، قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: ذَكَرَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ ، وَمَالِكٌ ، وَمَعْمَرٌ ، وَسُفْيَانُ ، وَيُونُسُ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

کرتے تھے۔ ابن المبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کو عبیداللہ العمری، مالک، معمر، سفیان، یونس اور محمد بن ابی حفصہ نے امام زہری رحمہ اللہ سے، انہوں نے سالم سے، انہوں نے اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے) اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔

[١١٢٩]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ لُوَيْنٌ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا ، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى حَاذَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ ، ثُمَّ لَمْ يَعُدْ إِلَى شَيْءٍ مِنْ ذَالِكَ حَتَّى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ . ❶

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جس وقت انہوں نے نماز شروع کی تو اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا، یہاں تک کہ آپ نے انہیں اپنے کانوں کے برابر کر لیا، پھر آپ ﷺ نے دوبارہ ایسا کچھ نہیں کیا، یہاں تک کہ آپ نماز سے فارغ ہو گئے۔

[١١٣٠]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ ، نا لُوَيْنٌ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا ، عَنْ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، مِثْلَهُ . ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[١١٣١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ هَارُونَ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ . قَالَ: وَحَدَّثَنِي أَيْضًا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ . وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ وَإِنَّمَا لُقِّنَ يَزِيدُ فِي آخِرِ عُمْرِهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ فَتَلَقَّنَهُ وَكَانَ قَدِ اخْتَلَطَ .

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو اللہ اکبر کہتے اور رفع یدین فرماتے تھے۔ مجھے عدی بن ثابت نے بھی براء رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل بیان کیا ہے اور یہی درست ہے۔ انہوں نے یزید کو ان کی زندگی کے آخری ایام میں ان الفاظ کو بیان کرنے کی تلقین کی کہ "نبی ﷺ نے دوبارہ ایسا نہیں کیا" تو انہوں نے اس تلقین پر عمل کیا اور ان کا اپنا بیان ہی خلط ملط ہو گیا۔

[١١٣٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْآدَمِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ الْمُخَرِّمِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ عَبْدِ

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جس وقت آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو بلند کیا، یہاں تک کہ آپ نے انہیں اپنے کانوں کے برابر کر لیا، پھر دوبارہ آپ

❶ سنن أبي داود: ٧٤٩

❷ انظر تخريج الحديث السابق

الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى سَاوَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ . قَالَ عَلِيٌّ: فَلَمَّا قَدِمْتُ الْكُوفَةَ قِيلَ لِي: إِنَّ يَزِيدَ حَيٌّ ، فَأَتَيْتُهُ فَحَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الْبَرَاءِ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى سَاوَى بِهِمَا أُذُنَيْهِ ، فَقُلْتُ لَهُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي لَيْلَى أَنَّكَ قُلْتَ: ثُمَّ لَمْ يَعُدْ؟ قَالَ: لَا أَحْفَظُ هٰذَا ، فَعَاوَدْتُهُ ، فَقَالَ: مَا أَحْفَظُهُ .

نے ایسا نہیں کیا۔ علی بیان کرتے ہیں کہ جب میں کوفہ آیا تو مجھے بتلایا گیا کہ یزید زندہ ہیں۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی اور کہا: مجھ سے عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اور انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جس وقت آپ نماز کے لیے کھڑے ہوئے تو تکبیر کہی اور اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا، یہاں تک کہ انہیں اپنے کانوں کے برابر کر لیا۔ میں نے ان سے کہا: مجھے ابن ابی لیلیٰ نے بتلایا تھا کہ آپ یہ الفاظ بھی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دوبارہ رفع یدین نہیں کیا؟ تو انہوں نے کہا: مجھے یہ بات یاد نہیں ہے۔ میں نے یہ بات دوبارہ پوچھی تو انہوں نے پھر یہی جواب دیا کہ مجھے یہ بات یاد نہیں ہے۔

[١١٣٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ قَالَا: نَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَمَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمْ يَرْفَعُوا أَيْدِيَهُمْ إِلَّا عِنْدَ التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى فِي افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ . قَالَ إِسْحَاقُ: بِهِ نَأْخُذُ فِي الصَّلَاةِ كُلِّهَا ، تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ وَكَانَ ضَعِيفًا ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، وَغَيْرُ حَمَّادٍ يَرْوِيهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ مُرْسَلًا ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِنْ فِعْلِهِ ، غَيْرَ مَرْفُوعٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، وَهُوَ الصَّوَابُ . ❶

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ صرف ابتدائے نماز میں پہلی تکبیر کے وقت ہی رفع یدین کرتے تھے۔ اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہم ساری نماز میں اسی پر ہی عمل کرتے ہیں۔ اس روایت کو اکیلے محمد بن جابر نے ہی روایت کیا ہے اور وہ ضعیف راوی ہے۔ اس نے حماد سے اور انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا۔ حماد کے علاوہ باقی اسے ابراہیم سے مرسل روایت کرتے ہیں اور وہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ان کے فعل کے طور پر روایت کرتے ہیں (یعنی) نبی ﷺ سے مرفوع بیان نہیں کرتے، اور یہی بات درست ہے۔

[١١٣٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ ، ثنا لُوَيْنٌ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ الْوَاسِطِيُّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ لِأَنْظُرَ كَيْفَ يُصَلِّي فَاسْتَقْبَلَ

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ میں دیکھ سکوں کہ آپ ﷺ کیسے نماز پڑھتے ہیں، چنانچہ آپ ﷺ نے قبلہ کی طرف رُخ کیا، پھر اللہ اکبر کہا اور اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا، یہاں تک

❶ مسند أحمد: ٣٦٦٠، ٣٧٣٦، ٣٩٧٢، ٤٠٥٥

الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى حَاذٰى أُذُنَيْهِ، فَلَمَّا رَكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى جَعَلَهُمَا بِذَالِكَ الْمَنْزِلِ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى جَعَلَهُمَا بِذَالِكَ الْمَنْزِلِ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ مِنْ رَأْسِهِ بِذَالِكَ الْمَنْزِلِ. ❶

کہ وہ آپ کے کانوں کے برابر ہو گئے، پھر جب آپ ﷺ نے رکوع کیا تو تب بھی رفع یدین کیا، یہاں تک کہ انہیں اسی مقام پر لے آئے (یعنی کانوں کے برابر لے آئے) پھر جب آپ ﷺ نے رکوع سے اپنا سر اُٹھایا تو رفع یدین کیا، یہاں تک کہ انہیں اسی مقام پر لے آئے، پھر جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو اپنے ہاتھوں کو اپنے سر کے اسی مقام پر (یعنی کانوں کے برابر) رکھا۔

[۱۱۳۵]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا لُوَيْنٌ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ السُّجُودَ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے، مگر انہوں نے سجدوں کا ذکر نہیں کیا۔

[۱/۱۱۳۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ أَبُو عُتْبَةَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. ❷

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔

[۲/۱۱۳۶]...... وَعَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ. ❸

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے، جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے اپنا سر اُٹھاتے تھے تو اپنے ہاتھوں کو اپنے کندھوں کے برابر اٹھاتے تھے۔

## بَابُ دُعَاءِ الِاسْتِفْتَاحِ بَعْدَ التَّكْبِيرِ
## تکبیر تحریمہ کے بعد دعائے استفتاح

[۱۱۳۷]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ الْمَاجِشُونُ، ثنا الْمَاجِشُونُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيٍّ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نماز کا آغاز کرتے تھے تو تکبیر کہنے کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ

❶ سلف برقم: ۱۱۲۰، وسيأتي برقم: ۱۳۰۷

❷ مسند أحمد: ٦١٦٣

❸ مسند أحمد: ٥٧٦٢، ٦١٦٤۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ٥٨٣٢

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: ((﴿وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (الأنعام: ٧٩) ﴿إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ (الأنعام: ١٦٣) اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ))، وَإِذَا رَكَعَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي))، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ، قَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ))، فَإِذَا سَجَدَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ))، وَإِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدَّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ)). ❶

لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ، ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ، وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ، أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ، تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ''میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کرلیا جس نے یکسو ہو کر آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں تابع فرمان لوگوں میں سے پہلا ہوں۔ اے اللہ! تو بادشاہ ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہی میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اعتراف کرلیا، لہٰذا تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے، کیونکہ یقیناً تیرے سوا کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا، میں حاضر ہوں، پھر حاضر ہوں، ہر قسم کی بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے اور برائی کو تیری طرف منسوب نہیں کیا جا سکتا، میں تیرا ہوں اور میرا ٹھکانہ تیری ہی طرف ہے، تو بابرکت اور بلند ہے، میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔'' نبی ﷺ جب رکوع میں جاتے تھے تو یہ پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَعَصَبِي ''اے اللہ! میں تیرے لیے جھک گیا ہوں، تجھ پر ایمان لایا ہوں اور تیرا مطیع ہوں۔ میرے کان، میری آنکھیں، میری ہڈیاں، گودا اور پٹھے سب ہی تیرے سامنے عاجزی کا مظہر ہیں۔'' جب رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

---

❶ مسند أحمد: ٧٢٩، ٨٠٣، ٨٠٤، ٨٠٥، ٩٦٠۔صحيح ابن حبان: ١٧٧١، ١٧٧٢، ١٧٧٣، ١٧٧٤

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِينَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ ''اللہ تعالیٰ نے اس (کی پکار) کو سن لیا جس نے اس کی تعریف کی، اے ہمارے رب! آسمانوں اور زمینوں اور ان دونوں، اور ان کے بعد جو بھی چیز تو چاہے وہ سب بھرنے کے برابر تعریفات تیرے ہی لیے ہیں۔'' جب آپ ﷺ سجدے میں جاتے تو یہ پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ فَأَحْسَنَ صُوَرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ''اے اللہ! تیرے ہی لیے میں سجدہ ریز ہوا، تجھ ہی پر میں ایمان لایا اور تیرے ہی مطیع ہوا، میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا، اس کی صورت گری کی اور اسے اچھی صورت میں بنایا، اور اس میں کان اور آنکھیں بنائیں، اللہ تعالیٰ برکت والا ہے اور سب سے اچھی تخلیق کرنے والا ہے۔'' نبی ﷺ جب نماز پڑھنے کے بعد سلام پھیرتے تو یہ دعا پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ ''اے اللہ! میرے سب گناہ اور میری تمام تقصیریں معاف فرمادے، جو میں پہلے کر چکا اور جو میں نے بعد میں کیں، جو چھپے ہوئے کیں اور جو ظاہر میں کیں، جو میں حد سے بڑھا رہا اور جن کا تو مجھ سے زیادہ باخبر ہے۔ تو ہی (نیکی اور خیر میں) آگے کرنے والا اور پیچھے کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔''

[۱۱۳۸]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز کے آغاز میں یہ دعا پڑھتے تھے: وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا

الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا ابْتَدَأَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، قَالَ: ((وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِينِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ وَأَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ)). قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

مِنَ الْمُشْرِكِينَ، إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَالِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِينِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ، وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ بِيَدَيْكَ، وَالْمَهْدِيُّ مَنْ هَدَيْتَ وَأَنَا وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ ''میں نے اپنا چہرہ اس ذات کی طرف متوجہ کرلیا جس نے یکسو ہو کر آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔ یقیناً میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں تابع فرمان لوگوں میں سے پہلا ہوں۔ اے اللہ! تیرے ہی لیے تمام تعریفات ہیں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نہایت پاک ہے اپنی تعریف کے ساتھ، تو ہی میرا پروردگار ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنے نفس پر ظلم کیا اور میں اپنے گناہ کا معترف ہوں، لہٰذا تو میرے تمام گناہوں کو بخش دے (کیونکہ) تیرے سوا کوئی بھی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔ اچھے اخلاق کی طرف میری راہنمائی فرما (کیونکہ) تیرے سوا کوئی بھی مجھے اچھے اخلاق کی راہ نہیں دکھا سکتا، مجھ سے برے اخلاق کو دُور کر دے (کیونکہ) تیرے سوا کوئی بھی برے اخلاق کو دُور نہیں کر سکتا، میں حاضر ہوں، پھر حاضر ہوں، اور خیر و بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، ہدایت یافتہ وہی ہے جس کو تو ہدایت سے نواز دے، تیری شان بڑی بلند

ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تیرا ہوں اور میرا ٹھکانہ تیری ہی طرف ہے، تو بڑا بابرکت اور بلند ہے، میں تجھ سے مغفرت کا طلبگار ہوں اور تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں۔'' راوی نے یہ الفاظ نقل کیے ہیں: نبی ﷺ فرض نماز میں سجدے میں جاتے تھے، اس کے بعد انہوں نے باقی حدیث بیان کی۔

[۱۱۳۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا سَلْمٌ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا أَبُو حَيْوَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، ثنا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو حَيْوَةَ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ، قَالَ: ﴿إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ﴾ (الأنعام: ١٦٣) اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ وَأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَقِنِي سَيِّءَ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ . قَالَ شُعَيْبٌ: قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ وَغَيْرُهُ مِنْ فُقَهَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ: إِنْ قُلْتَ أَنْتَ هَذَا الْقَوْلَ فَقُلْ: وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْكَرِيمِ . ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کا آغاز کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے: إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ، اللَّهُمَّ اهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ وَأَحْسَنِ الْأَعْمَالِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَقِنِي سَيِّءَ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ لَا يَقِي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ ''یقیناً میری نماز، میری قربانی، میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں تابع فرمان لوگوں میں سے پہلا ہوں۔ اے اللہ! میری اچھے اخلاق اور اچھے عمل کے لیے راہنمائی فرما (کیونکہ) ان اچھے کاموں کی راہنمائی صرف تو ہی فرما سکتا ہے، اور مجھے برے اخلاق اور برے عمل سے بچا لے (کیونکہ) برے کاموں سے صرف تو ہی بچا سکتا ہے۔''
شعیبؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے محمد بن منکدر اور ان کے علاوہ اہل مدینہ کے فقہاء نے کہا: اگر تم یہ الفاظ بھی پڑھ لو، وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ تو بہتر ہوگا۔ روایت کے یہ الفاظ عبدالکریم راوی کے ہیں۔

[۱۱۴۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نوافل پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے: سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ٣٥

الرِّفَاعِيُّ، قَالَ إِسْحَاقُ، وَكَانَ يُشَبَّهُ بِالنَّبِيِّ ﷺ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ اسْتَفْتَحَ صَلَاتَهُ فَكَبَّرَ، قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ - ثَلَاثًا - أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ))، قَالَ: ثُمَّ يَقْرَأُ. ❶

اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی تعریف وستائش کے ساتھ بہت پاک ہے، اے ہمارے پروردگار! تیرا نام بڑا برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔'' - تین مرتبہ یہ دعاء پڑھتے - أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ وَنَفْثِهِ وَنَفْخِهِ ''میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں، جو سننے والا جاننے والا ہے، شیطان مردود سے، اس کے شرارت کے ساتھ چھونے سے، اس کے تھتکارنے سے اور اس کی پھونک سے۔'' راوی کہتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ قرأت فرماتے۔

[۱۱۴۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى، ثنا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ الْمُلَائِيُّ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ أَبِي الْجَوْزَاءِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ، قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ غَيْرُ طَلْقِ بْنِ غَنَّامٍ، وَلَيْسَ هٰذَا الْحَدِيثُ بِالْقَوِيِّ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو یہ دعاء پڑھتے تھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی تعریف وستائش کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بڑا برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔''

ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبدالسلام سے طلق بن غنام کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا اور یہ حدیث قوی نہیں ہے۔

[۱۱۴۲]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَحْوَلُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمَرْوَزِيُّ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَرَ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ، قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ))،

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے اللہ اکبر کہتے تھے تو یہ دعاء پڑھتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی تعریف وستائش کے ساتھ بہت پاک ہے، اے ہمارے رب! تیرا نام بڑا برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔'' اور جب تعوذ پڑھتے تو یہ پڑھتے: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ هَمْزِ الشَّيْطَانِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ

❶ سنن أبي داود: ٧٧٥ـ جامع الترمذي: ٢٤٢ـ سنن النسائي: ٢/ ١٣٢ـ سنن ابن ماجه: ٨٠٤ـ مسند أحمد: ١١٤٧٣، ١١٦٥٧

❷ سنن أبي داود: ٧٧٦ـ جامع الترمذي: ٢٤٣ـ سنن ابن ماجه: ٨٠٦ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٣٥

وَإِذَا تَعَوَّذَ قَالَ: ((أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ هَمْزِ الشَّيْطَانِ وَنَفْخِهِ وَنَفْثِهِ)). رَفَعَهُ هٰذَا الشَّيْخُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَالْمَحْفُوظُ عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ، كَذٰلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، عَنْ عُمَرَ، وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ مِنْ قَوْلِهِ، وَهُوَ الصَّوَابُ. ❶

''میں شیطان کے شرارت کے ساتھ چھونے سے، اس کے پھونک مارنے سے اور اس کے تھتکارنے سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔'' اس حدیث کو شیخ نے اپنے والد، نافع، ابن عمر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے نبی ﷺ سے مرفوع بیان کیا، البتہ معتبر بات یہ ہے کہ یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ اسی طرح ابراہیم نے علقمہ اور اسود کے واسطے سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اس کو روایت کیا، اور اسی طرح یحییٰ بن ایوب نے عمر بن شیبہ، نافع اور ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر روایت کیا، اور یہی درست ہے۔

[١١٤٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ شَيْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا كَبَّرَ لِلصَّلَاةِ، قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)). هٰذَا صَحِيحٌ عَنْ عُمَرَ قَوْلُهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ جب نماز کے لیے اللہ اکبر کہتے تھے تو پڑھتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بہت بابرکت ہے، تیری شان بڑی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔'' یہ روایت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر صحیح ہے۔

[١١٤٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)).

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تھے تو یہ دعاء پڑھتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی حمد کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بڑا بابرکت ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔''

[١١٤٥]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، أَنَّهُ انْطَلَقَ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ فَرَأَيْتُهُ قَالَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)).

علقمہ روایت کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو دیکھا کہ جب آپ نے نماز شروع کی تو یہ دعاء پڑھی: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی تعریف وستائش کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بڑا برکت والا ہے، تیری

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ٢٣٢۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ١٩٨

شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔''

[١١٤٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، ثنا الْحَسَنُ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ مِثْلَهُ .

اسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے جب نماز شروع کی تو اللہ اکبر کہا، پھر یہ دعا پڑھی: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ --- اسی کے مثل۔

[١١٤٧]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، بِهٰذَا، وَزَادَ: ثُمَّ يَتَعَوَّذُ .

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے، اور اس میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ پھر آپ نے تعوذ پڑھا۔

[١١٤٨]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ الْعِجْلِيِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ، حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ إِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)) . ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو اللہ اکبر کہتے، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اُٹھاتے، یہاں تک کہ اپنے انگوٹھوں کو اپنے کانوں کے برابر کر لیتے، پھر یہ دعا پڑھتے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی تعریف کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بڑا بابرکت ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔''

[١١٤٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ غَيْلَانَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْجُنَيْدِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، قَالَ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو یہ دعاء پڑھتے تھے: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی تعریف وستائش کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بڑا برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔''

[١١٥٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ،

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے، اور

❶ نصب الراية للزيلعي: ١/ ٣٢٠۔الدعاء للطبراني: ٥٠٥

❷ جامع الترمذي: ٢٤٣۔سنن ابن ماجه: ٨٠٦

عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، يَقُولُ: ((سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ)). يُسْمِعُنَا ذَالِكَ.

وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ ”اے اللہ! تو اپنی تعریف وستائش کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بڑا برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔“ آپ (اونچی آواز میں پڑھ کر) ہمیں یہ دعاء سناتے تھے۔

## بَابُ وُجُوبِ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فِي الصَّلَاةِ وَالْجَهْرِ بِهَا وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذَالِكَ

### نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی قرأت، اسے باآواز بلند پڑھنے کا بیان اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[١١٥٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فِي صَلَاتِهِ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

[١١٥٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ شَيْبَانَ، نا مَحْفُوظُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْهَرُ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فِي السُّورَتَيْنِ جَمِيعًا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (نماز میں) دونوں سورتوں (یعنی سورۃ الفاتحہ اور اس کے بعد والی کوئی سی سورت جو آپ ﷺ نماز میں پڑھتے تھے) کے ساتھ اُونچی آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

[١١٥٧]...... ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ دَلِيلٍ الْإِخْبَارِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَمُّ أَبِي الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى، حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو قرأت کیسے کرتے ہو؟ میں نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھ لیا کرو۔

عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: كَانَ عُثْمَانُ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، يَقُولُ: ((سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ)). يُسْمِعُنَا ذَالِكَ.

وَبِحَمْدِكَ، رَبَّنَا وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ ''اے اللہ! تو اپنی تعریف وستائش کے ساتھ بہت پاک ہے، تیرا نام بڑا برکت والا ہے، تیری شان بہت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے۔'' آپ (اونچی آواز میں پڑھ کر) ہمیں یہ دعاء سناتے تھے۔

## بَابُ وُجُوبِ قِرَاءَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ فِي الصَّلَاةِ وَالْجَهْرِ بِهَا وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذَالِكَ

### نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم کی قراءت، اسے بآواز بلند پڑھنے کا بیان اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[۱۱۵۵]..... حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فِي صَلَاتِهِ.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی نماز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

[۱۱۵٦]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ شَيْبَانَ، نا مَحْفُوظُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فِي السُّورَتَيْنِ جَمِيعًا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (نماز میں) دونوں سورتوں (یعنی سورۃ الفاتحہ اور اس کے بعد والی کوئی سی سورت جو آپ ﷺ نماز میں پڑھتے تھے) کے ساتھ اُونچی آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

[۱۱۵۷]..... ثنا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ دَلِيلٍ الْإِخْبَارِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَمُّ أَبِي الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى، حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو قراءت کیسے کرتے ہو؟ میں نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھ لیا کرو۔

بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((كَيْفَ تَقْرَأُ إِذْ قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ؟)) قُلْتُ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾، فَقَالَ: قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

[۱۱۵۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ الزُّبَيْدِيُّ، ثنا أُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوبَاتِ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. ❶

سیدنا علی اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرض نمازوں میں باآوازِ بلند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

[۱۱۵۹]...... وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَجِيحٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ظُهَيْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ السُّلَمِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَسَنِ بْنِ فُرَاتٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ظُهَيْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْعَبْدِيُّ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، وَعَمَّارًا، يَقُولَانِ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اُونچی آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

[۱۱۶۰]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحُلْوَانِيُّ، ثنا أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْهَرُ فِي الصَّلَاةِ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اُونچی آواز میں پڑھا کرتے تھے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۹۹

❷ المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۰۸

[١١٦١]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ الْأَنْطَاكِيُّ، وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ، ثنا أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ الْمَهْدِيُّ الْمَغْرِبَ فَجَهَرَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَهَرَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، قَالَ: قُلْتُ: نُؤْثِرُهُ عَنْكَ؟ قَالَ: نَعَمْ. ❶

یحییٰ بن حمزہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنین مہدی نے ہمیں مغرب کی نماز پڑھائی اور انہوں نے باآواز بلند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی۔ تو میں نے کہا: اے امیر المومنین! یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: مجھے میرے والد نے اپنے باپ اور دادا کے واسطے سے بیان کیا کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو بھی باآواز بلند پڑھا تھا۔ میں نے کہا: ہم اسے آپ کے حوالے سے روایت کر سکتے ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[١١٦٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سے نماز شروع کیا کرتے تھے۔

[١١٦٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْبَزَّازُ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَنْبَسَةَ بْنِ عَمْرٍو الْكُوفِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْمَكِّيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَزَلْ يَجْهَرُ فِي السُّورَتَيْنِ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، حَتَّى قُبِضَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دونوں سورتوں میں ہمیشہ اُونچی آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپؐ رحلت فرما گئے۔

[١١٦٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ رَشَدِ بْنِ خُثَيْمٍ الْهِلَالِيُّ، ثنا عَمِّي سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ، نا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ سَالِمٍ،

سالم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما باآواز بلند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے، اور

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٠٦٥١

❷ جامع الترمذي: ٢٤٥ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٤٧ ـ الكامل لابن عدي: ١/ ٣٠٥

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِهَا.

انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسے اونچی آواز سے ہی پڑھا کرتے تھے۔

[١١٦٥]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، قَالَا: نا عُثْمَانُ بْنُ يَعْقُوبَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَمِّهِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ يَبْدَأُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. وَقَالَ النَّيْسَابُورِيُّ: يَقْرَأُ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سے (قرأت کی) ابتداء کرتے تھے۔ نیشاپوری رحمہ اللہ نے ابتداء کرتے کی جگہ قرأت کرتے کا لفظ بیان کیا۔

[١١٦٦]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، أنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، ثنا أَبُو الطَّاهِرِ أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَكَانُوا يَجْهَرُونَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی تو یہ سب اونچی آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

[١١٦٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ، ح وَحَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَبِيبٍ الْقُرَشِيُّ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّلْحِيُّ، حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كَانَ جِبْرَائِيلُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام جب میرے پاس وحی لے کر آئے تو انہوں نے جو چیز سب سے پہلے مجھے پڑھائی وہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ تھی۔

❶ ... الکبری للبیهقی ٢/ ٤٨

عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا جَاءَ نِي بِالْوَحْيِ أَوَّلَ مَا يُلْقِي عَلَيَّ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)).

[۱۱۶۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنَا أَبِي، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَا: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ نُعَيْمٍ الْمُجَمِّرِ، أَنَّهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَرَأَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، ثُمَّ قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتّٰى بَلَغَ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾، قَالَ: آمِينَ، وَقَالَ النَّاسُ: آمِينَ، وَيَقُولُ كُلَّمَا سَجَدَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ وَإِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ مِنَ اثْنَتَيْنِ قَالَ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَشْبَهُكُمْ صَلَاةً بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. هٰذَا صَحِيحٌ وَرُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. [1]

نعیم المجمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی، تو انہوں نے پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی، پھر سورۃ الفاتحہ پڑھی، یہاں تک کہ جب آپ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پر پہنچے تو آمین کہا، اور لوگوں نے بھی آمین کہا۔ پھر جب بھی آپ سجدہ کرتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب دو رکعت مکمل کر کے بیٹھے تو تب بھی اللہ اکبر کہا، پھر جب سلام پھیرا تو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی نماز کے ساتھ میں تم سب سے زیادہ مشابہت رکھتا ہوں۔ یہ روایت صحیح ہے اور اس کے تمام کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[۱۱۶۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، وَيَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

دو مختلف سندوں کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[۱۱۷۰]...... حَدَّثَنَا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا عَمِّي، أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، ح وَحَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْوَلِيدِ

دو مختلف سندوں کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[1] سنن النسائي: ۲/ ۱۳٤ـ مسند أحمد: ۱۰٤٤۹ـ صحيح ابن حبان: ۱۷۹۷، ۱۸۰۱ـ صحيح ابن خزيمة: ٤۹۹، ٦۸۸ـ المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۳۲ـ السنن الكبرى للبيهقي: ۲/ ٤٦

بْنِ حَمَّادٍ، ثنا أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ، ثنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

[١١٧١]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي مُزَاحِمٍ، ثنا جَدِّي، ثنا أَبُو أُوَيْسٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ، ثنا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ مِنْ كِتَابِهِ ثُمَّ مَحَاهُ بَعْدَنَا أَبُو أُوَيْسٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَرَأَ وَهُوَ يَؤُمُّ النَّاسَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: هِيَ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ، اقْرَئُوا إِنْ شِئْتُمْ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَإِنَّهَا الْآيَةُ السَّابِعَةُ. وَقَالَ الْفَارِسِيُّ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَمَّ النَّاسَ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، لَمْ يَزِدْ عَلَى هٰذَا.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب لوگوں کو امامت کرواتے ہوئے قرأت کرتے تھے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سے شروع کرتے تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ قرآنِ کریم کی ایک آیت ہے، اگر تم چاہو تو سورۃ الفاتحہ پڑھ کے دیکھ لو، اس کی ساتویں آیت یہی بنتی ہے۔ فارسی نے ان الفاظ میں بیان کیا کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو امامت کرواتے تھے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے۔ اس سے زیادہ انہوں نے کچھ بیان نہیں کیا۔

[١١٧٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، ثنا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَّمَنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ الصَّلَاةَ فَقَامَ فَكَبَّرَ لَنَا ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فِيمَا يُجْهَرُ بِهِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے نماز سکھلائی، چنانچہ وہ کھڑے ہوئے اور اللہ اکبر کہا، پھر جن نمازوں میں اونچی آواز سے قرأت کی جاتی ہے (یعنی مغرب، عشاء اور فجر) ان میں انہوں نے ہر رکعت میں اونچی آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی۔

[١١٧٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے امامت کرائی اور انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی۔

[١١٧٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اونچی آواز

ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّرَّاجُ، ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا مَعْشَرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الصَّوَابُ أَبُو مَعْشَرٍ.

سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے۔

[١١٧٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقَطَعَهَا آيَةً آيَةً وَعَدَّهَا عَدَّ الْأَعْرَابِ، وَعَدَّ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ آيَةً وَلَمْ يَعُدَّ: ﴿عَلَيْهِمْ﴾. [1]

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ یوں قرأت کیا کرتے تھے: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ آپ ﷺ ایک ایک آیت کر کے پڑھتے اور بدویوں کی گنتی میں انہیں شمار کیا، اور پر عَلَيْهِمْ آیت شمار نہیں کی بلکہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو آیت شمار کیا۔

[١١٧٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيسَى، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، ثنا الْجَهْمُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَيْفَ تَقْرَأُ إِذَا قُمْتَ فِي الصَّلَاةِ؟)) قُلْتُ: أَقْرَأُ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ قَالَ: ((قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز پڑھنے کھڑے ہوتے ہو تو قرأت کیسے کرتے ہو؟ میں نے کہا: الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھ لیا کرو۔

[١١٧٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، ثنا هَمَّامٌ، وَجَرِيرٌ يَعْنِي ابْنَ حَازِمٍ، قَالَا:

قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا: رسول اللہ ﷺ کی قرأت کیسی ہوتی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: مَد کی صورت میں ہوتی تھی (یعنی آپ ﷺ

[1] مسند أحمد: ٢٦٥٨٣، ٢٦٧٤٢ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٥٤٠٥، ٥٤٠٦، ٥٤٠٧، ٥٤٠٨

نا قَتَادَةُ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: كَانَتْ مَدًّا، ثُمَّ قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، يَمُدُّ بِسْمِ اللّٰهِ، وَيَمُدُّ الرَّحْمٰنَ، وَيَمُدُّ الرَّحِيمَ. ❶

الفاظ کو کھینچ کر پڑھتے تھے) پھر انس رضی اللہ عنہ نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی اور بِسْمِ اللّٰهِ کو کھینچ کر پڑھا، الرَّحْمٰنِ کو کھینچ کر پڑھا اور الرَّحِيمِ کو کھینچ کر پڑھا۔

[۱۱۷۸]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاهِرِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ الْمَعْرُوفُ بِمُسْلِمٍ بِمِصْرَ مِنْ كِتَابِ جَدِّهِ، حَدَّثَنِي طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي أَبِي يَحْيَى بْنُ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عِيسَى بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ حَاتِمِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ الْمَكِّيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو با آوازِ بلند بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے سنا۔

[۱۱۷۹]...... قَرَأْتُ فِي أَصْلِ كِتَابِ أَبِي بَكْرٍ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الرَّمْلِيِّ بِخَطِّ يَدِهِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ بْنِ أَبِي السَّرِيِّ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ مِنَ الصَّلَوَاتِ مَا لَا أُحْصِيهَا الصُّبْحَ الْمَغْرِبَ فَكَانَ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ قَبْلَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَبَعْدَهَا، وَسَمِعْتُ الْمُعْتَمِرَ يَقُولُ: مَا آلُو أَنْ أَقْتَدِيَ بِصَلَاةِ أَبِي، وَقَالَ أَبِي: مَا آلُو أَنْ أَقْتَدِيَ بِصَلَاةِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَقَالَ أَنَسٌ: مَا آلُو أَنْ أَقْتَدِيَ بِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❷

محمد بن متوکل بن ابو السری بیان کرتے ہیں کہ میں نے معتمر بن سلیمان کی اقتداء میں فجر اور مغرب کی اتنی نمازیں پڑھیں کہ جنہیں میں شمار بھی نہیں کر سکتا تو وہ سورۃ الفاتحہ سے پہلے اور بعد اونچی آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھا کرتے تھے، اور میں نے معتمر کو بیان کرتے سنا کہ میں بالکل ویسے ہی نماز پڑھتا ہوں جیسے میں نے اپنے والد کی اقتداء میں پڑھی تھی، اور میرے والد نے بیان کیا تھا کہ میں بالکل اسی طرح نماز پڑھتا ہوں جس طرح میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں پڑھی تھی، اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی نماز سے کچھ کم

❶ مسند أحمد: ۱۲۱۹۸، ۱۲۲۸۳، ۱۲۳٤۱، ۱۳۰۰۲، ۱۳۰۵۰، ۱٤۰۷٦۔صحیح ابن حبان: ٦۳۱٦، ٦۳۱۷

❷ المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۳۳، ۲۳٤۔المعجم الكبير للطبراني: ۷۳۹۔صحيح ابن خزيمة: ٤۹۸

نہیں کرتا (یعنی بالکل اسی طرح پڑھتا ہوں جس طرح نبی ﷺ پڑھا کرتے تھے)۔

[۱۱۸۰]...... حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي السُّحَيْمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الطَّائِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي التَّيْمِيُّ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو اونچی آواز سے پڑھا کرتے تھے۔

[۱۱۸۱]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ الضَّبِّيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ فِطْرِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي الضُّحٰى، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَّنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَجَهَرَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ.

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے مجھے کعبے کے پاس امامت کروائی اور انہوں نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ بلند آواز سے پڑھی۔

[۱۱۸۲]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثنا عَفَّانُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَكْتَتَانِ: سَكْتَةٌ إِذَا قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، وَسَكْتَةٌ إِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ. فَأَنْكَرَ ذَالِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَكَتَبُوا إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَكَتَبَ: أَنْ صَدَقَ سَمُرَةُ. ❶

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو سکتے (یعنی دو مقام پر تھوڑی دیر خاموشی اختیار) کیا کرتے تھے: ایک سکتہ اس وقت جب آپ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے اور دوسرا سکتہ اس وقت جب آپ قرأت سے فارغ ہوتے تھے۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس بات کو بہت عجیب سمجھا اور انہوں نے سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو خط لکھا (اور دریافت کیا کہ کیا یہ بات سچ ہے؟) تو انہوں نے (جواب میں) لکھا کہ سمرہ رضی اللہ عنہ نے سچ کہا ہے۔

[۱۱۸۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ صَالِحٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا أَخْرُجُ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى أُخْبِرَكَ بِآيَةٍ)) أَوْ قَالَ: ((بِسُورَةٍ لَمْ تَنْزِلْ عَلٰى نَبِيٍّ

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں مسجد سے نکلنے سے پہلے پہلے تجھے ایک آیت، یا فرمایا کہ ایک سورت بتلاؤں گا، جو سلیمان علیہ السلام کے بعد سوائے میرے کسی اور نبی پر نازل نہیں ہوئی۔ پھر آپ ﷺ چل پڑے تو میں بھی آپ کے پیچھے ہو لیا، یہاں تک کہ جب آپ مسجد کے دروازے پر پہنچے اور اپنا ایک قدم

❶ سنن أبي داود: ۷۷۹، ۷۸۰۔ جامع الترمذي: ۲۵۱۔ سنن ابن ماجه: ۸۴۴۔ مسند أحمد: ۲۰۱۶۶۔۱۸۰۷

بَعْدَ سُلَيْمَانَ غَيْرِي))، قَالَ: فَمَشَى وَتَبِعْتُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فَأَخْرَجَ رِجْلَهُ مِنْ أُسْكُفَّةِ الْمَسْجِدِ وَبَقِيَتِ الْأُخْرَى فِي الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ: بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِي: أَنَسِيَ؟ قَالَ: فَأَقْبَلَ عَلَيَّ بِوَجْهِهِ وَقَالَ: ((بِأَيِّ شَيْءٍ تُفْتَحُ الْقِرَاءَةُ إِذَا افْتَتَحْتَ الصَّلَاةَ؟)) قَالَ: قُلْتُ: بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، قَالَ: ((هِيَ هِيَ)) ثُمَّ خَرَجَ. ❶

مبارک مسجد کی دہلیز سے باہر نکال لیا اور دوسرا ابھی مسجد میں ہی تھا تو میں نے اپنے دِل میں ہی سوچا کہ آپ ﷺ (مجھے وہ بات بتلانا) بھول گئے ہیں۔ اتنے میں آپ ﷺ نے اپنا رُخِ انور میری طرف متوجہ کیا اور فرمایا: جب تم نماز شروع کرتے ہو تو ابتدا میں کون سی چیز پڑھتے ہو؟ تو میں نے کہا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہی وہ آیت ہے۔ پھر آپ ﷺ (مسجد سے) نکل گئے۔

[١١٨٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُسْتَوْرِدِ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَجْهَرُ بِهَا، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَبَّاسِ وَابْنُ الْحَنَفِيَّةِ.

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو بلند آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے سنا۔ عبداللہ بیان کرتے ہیں: سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسے بلند آواز میں پڑھا کرتے تھے۔

[١١٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ الْكُوفِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ الْحِمَارُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَبِيبٍ، ثنا مُوسَى بْنُ أَبِي حَبِيبٍ الطَّائِفِيُّ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُمَيْرٍ، وَكَانَ بَدْرِيًّا، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَهَرَ فِي الصَّلَاةِ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ وَفِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ وَصَلَاةِ الْجُمُعَةِ.

سیدنا حکم بن عمیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کی ہے، آپ نماز میں بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے، رات (یعنی عشاء کی)، صبح (یعنی فجر کی) اور جمعہ کی نماز میں۔

[١١٨٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ أَبِي حَامِدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، قَالَا: نا أَبُو بَكْرِ بْنُ صَالِحٍ الْأَنْمَاطِيُّ كَيْلَجَةُ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسَ الْحَرَّانِيُّ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: نبی ﷺ بلند آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے تھے۔

❶ المعجم الأوسط للطبراني: ٦٢٩۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ١٠/ ٦٢

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. ❶

[١١٨٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أنا الشَّافِعِيُّ، أنا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: صَلّٰى مُعَاوِيَةُ بِالْمَدِينَةِ صَلَاةً فَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَلَمْ يَقْرَأْ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لِأُمِّ الْقُرْآنِ وَلَمْ يَقْرَأْهَا لِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا وَلَمْ يُكَبِّرْ حِينَ يَهْوِي حَتّٰى قَضَى تِلْكَ الصَّلَاةَ فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ مَنْ سَمِعَ ذٰلِكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ: يَا مُعَاوِيَةُ أَسَرَقْتَ الصَّلَاةَ أَمْ نَسِيتَ؟ قَالَ: فَلَمْ يُصَلِّ بَعْدَ ذٰلِكَ إِلَّا قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ لِأُمِّ الْقُرْآنِ وَلِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا وَكَبَّرَ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا. كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

[١١٨٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو الطَّاهِرِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ السِّنْدِيِّ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَا: نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، ثنا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمْ يَقْرَأْ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ حِينَ افْتَتَحَ الْقُرْآنَ وَقَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ، فَلَمَّا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں ایک نماز پڑھائی تو اس میں اونچی آواز سے قرأت کی لیکن نہ تو سورت فاتحہ کے ساتھ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی اور نہ ہی اس سورت کے شروع میں پڑھی جو سورت فاتحہ کے بعد پڑھی تھی، اور (پھر) جس وقت (سجدے کے لیے) جھکے تو تکبیر بھی نہیں کہی، یہاں تک کہ انہوں نے وہ نماز مکمل کر لی۔ چنانچہ جب سلام پھیرا تو ہر جگہ سے مہاجرین وانصار میں سے جس کسی نے بھی (ان کی قرأت) سنی تھی وہ پکار اُٹھا: اے معاویہ! کیا آپ نے نماز چوری کر لی یا بھول گئے؟ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد انہوں نے جب بھی نماز پڑھائی تو سورۃ الفاتحہ کے ساتھ بھی اور بعد والی سورت کے ساتھ بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ضرور پڑھی، اور جب سجدے کے لیے جھکا کرتے تھے تو تکبیر بھی کہا کرتے تھے۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

اسماعیل بن عبید بن رفاعہ اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ حج یا عمرہ کرنے کے ارادے سے مدینہ آئے تو انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور جس وقت سورۃ الفاتحہ پڑھی اور (اس کے بعد) قرآن کی قرأت کی تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ نہ پڑھی۔ جب انہوں نے نماز مکمل کی تو مسجد کے گوشوں سے انصار ومہاجرین اُٹھ کر ان کے پاس آئے اور کہا: اے معاویہ! کیا آپ نے نماز چھوڑ دی ہے؟ کیا آپ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھنا بھول گئے

❶ الكامل لابن عدي: ٢/ ٦٢١

قَضَى الصَّلَاةَ أَتَاهُ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَقَالُوا: أَتَرَكْتَ صَلَاتَكَ يَا مُعَاوِيَةُ؟ أَنَسِيتَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ؟ فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْأُخْرٰى قَرَأَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ . قَالَ الشَّيْخُ: وَرَوَى الْجَهْرَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ وَمِنْ أَزْوَاجِهِ غَيْرَ مَنْ سَمَّيْنَا، كَتَبْنَا أَحَادِيثَهُمْ بِذَالِكَ فِي كِتَابِ الْجَهْرِ بِهَا مُفْرَدًا، وَاقْتَصَرْنَا هَاهُنَا عَلَى مَا قَدَّمْنَا ذِكْرَهُ طَلَبًا لِلاخْتِصَارِ وَالتَّخْفِيفِ، وَكَذَالِكَ ذَكَرْنَا فِي ذَالِكَ الْمَوْضِعِ أَحَادِيثَ مَنْ جَهَرَ بِهَا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ لَهُمْ وَالْخَالِفِينَ بَعْدَهُمْ، رَحِمَهُمُ اللّٰهُ.

[۱۱۸۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْأَزْرَقُ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنِي جَدِّي، ثنا أَبِي، ثنا ابْنُ سَمْعَانَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ)). قَالَ: فَقُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ: إِنِّي رُبَّمَا كُنْتُ مَعَ الْإِمَامِ، قَالَ: فَغَمَزَ ذِرَاعِي ثُمَّ قَالَ: اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: إِنِّي قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَنِصْفُهَا لَهُ، يَقُولُ عَبْدِي إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، فَيَذْكُرُنِي عَبْدِي، ثُمَّ يَقُولُ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ فَأَقُولُ: حَمِدَنِي عَبْدِي، ثُمَّ يَقُولُ: ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ فَأَقُولُ: أَثْنٰى عَلَيَّ عَبْدِي، ثُمَّ يَقُولُ: ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ فَأَقُولُ: مَجَّدَنِي عَبْدِي، ثُمَّ يَقُولُ: ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ فَهٰذِهِ الْآيَةُ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي

ہیں؟ پھر انہوں نے جب انہیں دوسری نماز پڑھائی تو (اس میں) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھی۔ شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جن کے نام ہم نے بیان کر دیے ہیں ان کے علاوہ بھی صحابہ کی ایک جماعت نے اور ان کی ازواج نے نبی ﷺ سے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو روایت کیا ہے۔ ہم نے ان کی احادیث کو ''اونچی آواز میں بسم اللہ پڑھنے کے مسائل'' میں الگ ہی بیان کر دیا ہے اور یہاں بر سبیلِ اختصار و تخفیف کے ساتھ صرف انہی روایات کو زینتِ قرطاس کیا ہے جو پہلے بیان ہو چکی ہیں۔ اسی طرح اس جگہ ہم نے وہ احادیث بھی بیان کی ہیں جن میں یہ بیان ہے کہ نبی ﷺ کے صحابہ، تابعین اور ان کے بعد آنے والے بسم اللہ الرحمان الرحیم کو اونچی آواز میں پڑھتے تھے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور اس میں اُم القرآن نہ پڑھی تو وہ نماز ادھوری ہے، نامکمل ہے۔ (عبدالرحمان) کہتے ہیں کہ میں نے کہا: اے ابوہریرہ! میں بسا اوقات امام کے ساتھ (نماز پڑھ رہا) ہوتا ہوں (تو تب کیا کروں؟) تو انہوں نے میری پنڈلی پر کوئی چیز چبھوئی، پھر فرمایا: اسے اپنے دِل میں پڑھ لیا کرو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں نے صلاۃ (سورۃ الفاتحہ) کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے، اس کا نصف حصہ اس کے لیے (اور نصف حصہ میرے لیے ہے) میرا بندہ جب نماز شروع کرتا ہے تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتا ہے، تو وہ (یہ پڑھ کر) مجھے یاد کرتا ہے۔ پھر وہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ پڑھتا ہے تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری تعریف کی۔ پھر وہ ﴿الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ پڑھتا ہے تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ پھر وہ ﴿مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾ پڑھتا

نِصْفَيْنِ، وَآخِرُ السُّورَةِ لِعَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ. ابْنُ سَمْعَانَ هُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زِيَادِ بْنِ سَمْعَانَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ جَمَاعَةٌ مِنَ الثِّقَاتِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مِنْهُمْ: مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَرَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَابْنُ عَجْلَانَ، وَالْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، وَأَبُو أُوَيْسٍ وَغَيْرُهُمْ عَلَى اخْتِلَافٍ مِنْهُمْ فِي الْإِسْنَادِ وَاتِّفَاقٍ مِنْهُمْ عَلَى الْمَتْنِ، فَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي حَدِيثِهِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ وَاتِّفَاقُهُمْ عَلَى خِلَافِ مَا رَوَاهُ ابْنُ سَمْعَانَ أَوْلَى بِالصَّوَابِ. ❶

ہے تو میں کہتا ہوں: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ پھر وہ ﴿إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ﴾ پڑھتا ہے تو یہ آیت میرے اور میرے بندے کے درمیان نصف نصف ہے۔ سورت کا آخری حصہ میرے بندے کے لیے ہے (یعنی وہ اس حصے میں جو دعائیں مانگتا ہے وہ اسے ملے گا) اور میرے بندے کو وہ سب ملے گا جو اس نے مانگا۔ ابن سمعان سے مراد عبداللہ بن زیاد بن سمعان ہے جو متروک الحدیث ہے۔ یہ حدیث ثقہ راویوں کی ایک جماعت نے علاء بن عبدالرحمان سے روایت کی ہے۔ ان راویوں میں امام مالک بن انس، ابن جریج، روح بن قاسم، ابن عیینہ، ابن عجلان، حسن بن حر اور اواویس وغیرہ شامل ہیں، ان کا اسناد میں اختلاف تو ہے البتہ متن پر سب کا اتفاق ہے۔ ان میں سے کسی ایک نے بھی اپنی حدیث میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ذکر نہیں کی، ان کا ابن سمعان کی روایت کے خلاف جو اتفاق ہے وہی درست ہونے کے قریب تر ہے۔

[۱۱۹۰] ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي نُوحُ بْنُ أَبِي بِلَالٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَرَأْتُمْ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاقْرَءُوا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، إِنَّهَا أُمُّ الْقُرْآنِ، وَأُمُّ الْكِتَابِ، وَالسَّبْعُ الْمَثَانِي، وَبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ إِحْدَاهَا)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ: ثُمَّ لَقِيتُ نُوحًا فَحَدَّثَنِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بِمِثْلِهِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم سورۃ الفاتحہ پڑھو تو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھو، کیونکہ یہ اُم الکتاب، اُم القرآن اور سبع مثانی ہے اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اس کی ایک آیت ہے۔ ابوبکر الحنفی کہتے ہیں کہ پھر میں نوح سے ملا تو انہوں نے مجھ سے سعید بن ابی سعید المقبری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اسی کے مثل بیان کی اور اس کو مرفوع بیان نہیں کیا۔

❶ مسند أحمد: ۷۲۹۱، ۷٤۰٦، ۷۸۳٦، ۷۸۳۷، ۷۸۳۸، ۷۸۹۸، ۹۹۳۲، ۱۰۱۹۸، ۱۰۳۱۹۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ۱۰۸۹، ۱۰۹۰۔صحيح ابن حبان: ۷۷٦، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹

[١١٩١]...... قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو خَيْثَمَةَ، وَقُرِءَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ قَحْطَبَةَ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، وَقُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَرَأَ يَقْطَعُ قِرَاءَتَهُ آيَةً آيَةً: ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ﴾. وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ، وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. قَالَ لَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، فَزَادَ فِيهِ كَلَامًا. ❶

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب قرأت کرتے تھے تو ایک ایک آیت کو الگ الگ کر کے پڑھتے تھے، آپ ﷺ پڑھتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ، مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ ۔ یہ الفاظ عبداللہ بن محمد کے ہیں۔ اس کی سند صحیح ہے اور تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔ عبداللہ بن محمد نے ہم سے بیان کیا کہ اس کو عمر بن ہارون نے ابن جریج سے روایت کیا ہے اور اس نے اس میں کچھ کلام کا اضافہ کیا ہے۔

[١١٩٢]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدِ بْنِ زُرَارَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اسْتَفْتَحَ الصَّلَاةَ قَالَ: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾، ثُمَّ سَكَتَ هُنَيْهَةً. لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَوَقَفَهُ غَيْرُهُ مِنْ فِعْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب نماز شروع کرتے تھے تو الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ پڑھتے تھے، پھر تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہتے تھے۔ اس روایت کو شعبہ سے ابوداؤد کے علاوہ کسی نے مرفوع نہیں کہا اور ان کے علاوہ دیگر نے اسے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوف بیان کیا ہے۔

[١١٩٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا أَبُو قُتَيْبَةَ، ثنا عُمَرُ بْنُ نَبْهَانَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ وَفِي خُفَّيْهِ. ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو جوتے اور موزے پہن کر نماز پڑھتے دیکھا۔

[١١٩٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا،

عبدخیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے 'سبع مثانی' کے

❶ سنن أبي داود: ٤٠٠١ - جامع الترمذي: ٢٩٢٧

❷ سيأتي برقم: ١٢٠٨

ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ ، ثنا خَلَّادُ بْنُ خَالِدٍ الْمُقْرِءُ ، ثنا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، قَالَ: سُئِلَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ السَّبْعِ الْمَثَانِي فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّمَا هِيَ سِتُّ آيَاتٍ ، فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ آيَةٌ .

بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: الْحَمْدُ لِلّٰهِ (یعنی اس سے مراد سورۃ الفاتحہ ہے) پھر ان سے کہا گیا: اس کی تو چھے آیات ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ بھی ایک آیت ہے۔

## بَابُ مَا يُجْزِيهِ مِنَ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْعَجْزِ عَنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

### اس دعا کا بیان جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھ سکنے کی صورت میں کفایت کر سکتی ہے

[١١٩٥]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ ، ثنا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ ، وَاللَّفْظُ لِسَعِيدٍ ، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ مِسْعَرٍ ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ، وَأَبُو شَيْبَةَ قَالَا: نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى ، ثنا مِسْعَرٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ السَّكْسَكِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا - وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: - فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِينِي مِنَ الْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا أَقْرَأُ ، قَالَ: ((قُلْ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ)) ، قَالَ: فَضَمَّ عَلَيْهَا بِيَدِهِ ، وَقَالَ: هٰذَا لِرَبِّي فَمَا لِي؟ قَالَ: ((قُلِ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي)) ، فَضَمَّ بِيَدِهِ الْأُخْرَى وَقَامَ . ❶

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بیان کیا کہ وہ (نماز میں) قرآن میں سے کچھ پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتا۔ ابن عیینہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی چیز سکھلا دیجیے جو مجھے قرآن سے کفایت کر جائے، کیونکہ میں (قرآن) نہیں پڑھ سکتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو یہ پڑھ لیا کر سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ راوی کہتے ہیں کہ اس آدمی نے ان کلمات پر اپنے ہاتھ کو بھینچ لیا اور کہا: یہ تو میرے رب کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہہ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي (اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما اور مجھے عافیت دے) تو اس آدمی نے اپنا دوسرا ہاتھ بھی بھینچ لیا اور اُٹھ کر چلا گیا۔

[١١٩٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے اس بات کا تذکرہ کیا کہ وہ قرآن کو یاد نہیں کر سکتا۔ ابن عیینہ راوی نے

❶ سنن أبي داود: ٨٣٢۔ سنن النسائي: ٢/ ١٤٣۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٤١۔ المعجم الكبير للطبراني: ٣٠٤٩۔ مسند أحمد: ١٩١١٠۔ صحيح ابن حبان: ١٨٠٨، ١٨٠٩، ١٨١٠

إِبْـرَاهِيـمَ وَلَيْـسَ بِـالنَّخَعِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَتَعَلَّمَ الْقُرْآنَ فَمَا يُجْزِئُنِي فِي صَلَاتِي ، قَالَ: تَقُولُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، قَالَ: هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا لِي؟ قَالَ: تَقُولُ: اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَاهْدِنِي وَعَافِنِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا هٰذَا فَقَدْ مَلَأَ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ وَقَبَضَ كَفَّيْهِ)).

یہ الفاظ نقل کیے ہیں: اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیں جو میرے لیے قرآن کی جگہ ہو، کیونکہ میں قرأت نہیں کرسکتا، تو نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم یہ دعاء پڑھو: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنی انگلیاں بند کر کے (ان کلمات کو یاد کیا) اور پھر بولا: یہ تو میرے پروردگار کی تعریف کے لیے ہیں، میرے لیے کیا ہوگا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم یہ دعا مانگو: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص نے اپنے دونوں ہاتھ بھلائی سے بھر لیے ہیں۔ اس شخص نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر لیں۔

[١١٩٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، وَسَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، قَالَا: نا وَكِيعٌ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّكْسَكِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا عَلِّمْنِي مَا يُجْزِئُنِي مِنْهُ ، قَالَ: ((قُلْ: بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ)) ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ، هٰذَا لِلّٰهِ فَمَا لِي؟ . ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے کہا کہ وہ قرآن کو یاد نہیں کرسکتا، اس لیے آپ مجھے ایسی بات کی تعلیم دیں جو میرے لیے اس کی جگہ کافی ہو، تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم یہ دعا پڑھو: بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اس شخص نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہے، میرے لیے کیا ہوگا؟ پھر انہوں نے حسب سابق حدیث ذکر کی۔

[١١٩٨]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ الْأَنْطَاكِيُّ ، ثنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْوَرْدِ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ ، وَسُئِلَتْ عَنْ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ ، فَقَالَتْ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴿الٓمٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ﴾ ، إِلَى قَوْلِهِ: ﴿يَتَّبِعُونَ

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا، جبکہ ان سے قرآن کی ایک آیت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے (سورۃ آل عمران کی قرأت شروع کی اور) پڑھا: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ﴿الٓمٓ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ﴾ لے کر یہاں تک: ﴿يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا

مَا تَشَابَهَ مِنْهُ﴾، إِلَى قَوْلِهِ ﴿آمَنَّا بِهِ﴾، فَإِذَا رَأَيْتُمْ أُولَئِكَ فَهُمُ الَّذِينَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوهُمْ. ❶

اللّٰهُ والرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ﴾ ''وہ فتنہ و تاویل کی جستجو میں ان متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں، حالانکہ ان کی حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور کوئی نہیں جانتا، اور علم میں رسوخ رکھنے والے یہی کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لے آئے۔'' لہٰذا جب تم ان لوگوں کو دیکھو تو یہی وہی لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے (ان آیات میں) کیا ہے، سو تم ان سے بچو۔

## بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ الرِّوَايَةِ فِي الْجَهْرِ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

### بسم اللہ الرحمٰن الرحیم با آوازِ بلند پڑھنے کے بارے میں روایات کے اختلاف کا بیان

[۱۱۹۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أنا شُعْبَةُ، وَسُفْيَانُ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَجْهَرُ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز پڑھی، تو میں نے ان میں سے کسی کو بھی اونچی آواز میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے نہیں سنا۔

[۱۲۰۰]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا مِنْهُمْ يَقْرَأُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، وَحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ، وَبِشْرُ بْنُ عُمَرَ، وَقُرَادٌ أَبُو نُوحٍ، وَآدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، وَأَبُو النَّضْرِ، وَخَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْمَزْرَفِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ مِثْلَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ، ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے ان میں سے کسی کو بھی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ پڑھتے نہیں سنا۔ اسی طرح اس روایت کو معاذ بن معاذ، حجاج بن محمد، محمد بن بکر البرسانی، بشر بن عمرو، قراد ابونوح، آدم بن ابوایاس، عبیداللہ بن موسیٰ، ابونضر اور خالد بن یزید المزرفی نے شعبہ سے غندر کے قول کے مثل روایت کیا ہے، علی بن جعد نے شعبہ سے روایت کیا، اور اس کو وکیع اور اسود نے شعبہ سے دوسرے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔

❶ مسند أحمد: ۲٤۲۱۰۔صحيح ابن حبان: ۷٦

❷ صحيح مسلم: ۳۹۹۔سنن النسائي: ۲/ ۱۳۵۔مسند أحمد: ۱۱۹۹۱، ۱۲۰۸٤، ۱۲۱۳۵، ۱۲۸۱۰، ۱۲۸٤۵، ۱۲۸۸۷، ۱۳۱۲۵، ۱۳۳۳۷، ۱۳٦۸۰، ۱۳۸۹۰، ۱۳۸۹۱، ۱۳۸۹۲، ۱۳۹۱۵، ۱٤۰۷۷۔صحيح ابن حبان: ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳۔المعجم الأوسط للطبراني: ۱۰۸٤

قَوْلِ غُنْدَرٍ ، وَعَلِيِّ بْنِ الْجَعْدِ ، عَنْ شُعْبَةَ سَوَاءً . وَرَوَاهُ وَكِيعٌ وَأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنْ شُعْبَةَ بِلَفْظٍ آخَرَ .

[۱۲۰۱]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا وَكِيعٌ ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ قَتَادَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ ، ثنا أَبِي ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ ، وَأَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ فَلَمْ يَجْهَرُوا بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی تو ان سب نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو اُونچی آواز میں نہیں پڑھا۔

[۱۲۰۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ ، ثنا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ ، ثنا شُعْبَةُ ، بِمِثْلِ قَوْلِ وَكِيعٍ سَوَاءً ، وَرَوَاهُ زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، عَنْ شُعْبَةَ ، فَقَالَ: فَلَمْ يَكُونُوا يَجْهَرُونَ . وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ شُعْبَةَ ، وَهَمَّامٍ ، عَنْ قَتَادَةَ .

ایک اور سند کے ساتھ بالکل وکیع کے قول کے مثل ہی مروی ہے اور زید بن حباب اسے شعبہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ وہ اسے اونچی آواز میں نہیں پڑھا کرتے تھے۔ عبیداللہ بن موسیٰ نے شعبہ، ہمام اور قتادہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[۱۲۰۳]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، أَخْبَرَنِي شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ ، ثنا قَتَادَةُ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ ، يَقُولُ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، وَأَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَلَمْ يَكُونُوا يَجْهَرُونَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ، سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی تو ان سب نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو اونچی آواز میں نہیں پڑھا۔

[۱۲۰٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى ، ثنا شُعْبَةُ ، وَهَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، وَأَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا لَمْ يَكُونُوا يَجْهَرُونَ بِـ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ . وَرَوَاهُ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ ،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ کو باآوازِ بلند نہیں پڑھا کرتے تھے۔ اسے یزید بن ہارون، یحییٰ بن سعید القطان، حسن بن موسیٰ اشیب، یحییٰ بن سکن، ابوعمرو حوضی اور عمرو بن مرزوق وغیرہ نے شعبہ اور قتادہ کے واسطے سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ان الفاظ کے بغیر روایت کیا جو پیچھے بیان ہوئے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ،

وَيَحْيَى بْنُ السَّكَنِ، وَأَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ وَغَيْرُهُمْ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ بِغَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ الَّذِي تَقَدَّمَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿الْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾. وَكَذَالِكَ رُوِيَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، وَثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ عَامَّةُ أَصْحَابِ قَتَادَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، مِنْهُمْ: هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، وَأَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، وَأَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ، وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ وَغَيْرُهُمْ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ، وَهَمَّامٌ وَاخْتَلَفَ عَنْهُمَا فِي لَفْظِهِ وَهُوَ الْمَحْفُوظُ عَنْ قَتَادَةَ وَغَيْرِهِ عَنْ أَنَسٍ.

سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اَلْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے قرأت شروع کیا کرتے تھے۔ اسی طرح اعمش، شعبہ، قتادہ اور ثابت کے واسطے سے بھی سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا گیا ہے۔ اسی طرح قتادہ رحمہ اللہ کے عام اصحاب نے بھی قتادہ سے روایت کیا، ان میں سے ہشام دستوائی، سعید بن ابوعروبہ، ابان بن یزید عطار، حماد بن سلمہ، حمید الطّویل، ایوب السختیانی، اوزاعی اور سعید بن بشیر وغیرہ ہیں۔ اسی طرح اسے معمر اور ہمام نے بھی روایت کیا ہے۔

[۱۲۰۵]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالُوا: ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿الْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم اَلْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے قرأت شروع کیا کرتے تھے۔

[۱۲۰۶]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ، ثنا يَحْيَى بْنُ السَّكَنِ، ثنا حَمَّادٌ، وَشُعْبَةُ، وَعِمْرَانُ الْقَطَّانُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ الْقِرَاءَةَ بِـ ﴿الْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھی تو وہ سب اَلْحَمْدِ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے قرأت شروع کیا کرتے تھے۔

[۱۲۰۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، سیدنا

الصَّيْدَلَانِيُّ ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ شَرِيكٍ ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، ثنا الْوَلِيدُ ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، وَعُثْمَانَ ، فَكَانُوا يَسْتَفْتِحُونَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ فِيمَا يُجْهَرُ فِيهِ . ❶

ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی اقتداء میں نماز پڑھا کرتے تھے تو وہ جہری نمازوں میں سورۃ الفاتحہ سے قرأت شروع کیا کرتے تھے۔

[١٢٠٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ ، ثنا غَسَّانُ بْنُ مُضَرَ ، ثنا أَبُو مَسْلَمَةَ هُوَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَزْدِيُّ قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَفْتِحُ بِـ ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ أَوْ بِـ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ تَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ مَا أَحْفَظُهُ وَمَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَحَدٌ قَبْلَكَ ، قُلْتُ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي النَّعْلَيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ . هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . ❷

ابومسلمہ سعید بن یزید ازدی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سوال کیا: کیا رسول اللہ ﷺ (نماز میں قرأت) الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سے شروع کیا کرتے تھے یا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ سے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نے مجھے ایسی بات کے بارے میں سوال کیا ہے کہ جو مجھے یاد نہیں ہے، کیونکہ تم سے پہلے کسی نے بھی مجھ سے اس بارے میں سوال نہیں کیا۔ میں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

## بَابُ وُجُوبِ قِرَاءَةِ أُمِّ الْكِتَابِ فِي الصَّلَاةِ وَخَلْفَ الْإِمَامِ

### نماز میں انفرادی طور پر اور امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنے کا وجوب

[١٢٠٩]...... أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي مُوسَى النَّهْرتِيرِيُّ حَدَّثَهُمْ ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ ، ثنا فَيْضُ بْنُ إِسْحَاقَ الرَّقِّيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَكْتُوبَةً مَعَ الْإِمَامِ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي سَكَتَاتِهِ وَمَنِ انْتَهَى إِلَى أُمِّ الْقُرْآنِ فَقَدْ أَجْزَأَهُ)) . مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ضَعِيفٌ . ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے ساتھ فرض نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ امام کے سکتوں (یعنی آیات کے دوران وقفوں) میں سورۃ الفاتحہ پڑھے اور جو شخص مکمل سورۃ الفاتحہ پڑھے گا تو اسے یہ کفایت کر جائے گی۔ اس روایت میں محمد بن عبداللہ بن عبیداللہ راوی ضعیف ہے۔



❶ سلف برقم: ١١٩٩

❷ مسند أحمد: ١١٩٧٦ ، ١٢٦٩٩ ، ١٢٩٦٥

❸ سلف برقم: ١١٨٩

[١٢١٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدِ الْإِصْطَخْرِيُّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ مِنْ كِتَابِهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَوْفَلٍ، ثنا أَبِي، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَوَّابٍ التَّيْمِيِّ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ، أَنَّهُ سَأَلَ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ، فَقَالَ: اقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، قُلْتُ: وَإِنْ كُنْتَ أَنْتَ؟ قَالَ: وَإِنْ كُنْتُ أَنَا، قُلْتُ: وَإِنْ جَهَرْتَ؟ قَالَ: وَإِنْ جَهَرْتُ. رُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❶

یزید بن شریک بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قرأت کے بارے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: سورۃ الفاتحہ پڑھا کرو۔ میں نے کہا: اگر امام آپ ہوں تب بھی؟ تو انہوں نے کہا: اگر چہ میں بھی ہوں۔ میں نے پوچھا: خواہ آپ جہری قرأت کریں؟ تو انہوں نے فرمایا: خواہ میں جہری قرأت ہی کروں۔ اس روایت کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

[١٢١١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ جَوَّابٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَرِيكٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عُمَرَ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ، قَالَ: قُلْتُ: وَإِنْ كُنْتَ أَنْتَ؟ قَالَ: وَإِنْ كُنْتُ أَنَا، قُلْتُ: وَإِنْ جَهَرْتَ؟ قَالَ: وَإِنْ جَهَرْتُ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

یزید بن شریک بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے امام کی اقتداء میں قرأت کے بارے سوال کیا تو انہوں نے مجھے حکم دیا کہ میں قرأت کیا کروں۔ میں نے عرض کیا: خواہ آپ ہی (امام) ہوں؟ تو انہوں نے کہا: خواہ میں ہی امام ہوں۔ میں نے کہا: اگر چہ آپ جہری قرأت ہی کریں؟ تو انہوں نے کہا: اگر چہ میں جہری قرأت ہی کروں۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

[١٢١٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ، ثنا إِسْحَاقُ الرَّازِيُّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ، قَالَ: سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ: أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

عبداللہ بن ابوہذیل بیان کرتے ہیں میں نے سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا میں امام کی اقتدا میں قرأت کروں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[١٢١٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا الْمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ، وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، وَكَانَ يَسْكُنُ إِيلِيَا، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: ((إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو آپ پر قرأت کرنا دشوار ہو گیا، جب آپ نے سلام پھیرا تو استفسار فرمایا: یقیناً مجھے لگتا ہے کہ تم اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو۔ تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں، ایسا ہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم صرف اُم القرآن (سورۃ الفاتحہ) ہی پڑھا کرو، کیونکہ بلاشبہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے یہ سورت

❶ جزء القراءة للبخاري: ٥١

مِنْ وَرَاءِ إِمَامِكُمْ))، قَالَ: قُلْنَا: أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا)). هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ. ❶

نہ پڑھی۔ یہ اسناد حسن ہے۔

[١٢١٤]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَمِّيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَبِيبٍ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ، وَقَالَ: ((كَأَنَّكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفِي؟))، قُلْنَا: أَجَلْ هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِهَا)).

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے (اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: لگتا ہے کہ تم میرے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں، ایسا ہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سورت فاتحہ کے علاوہ کچھ نہ پڑھا کرو، کیونکہ نماز اسی کے ساتھ (کامل) ہوتی ہے۔

[١٢١٥]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَوْزَجَانِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، بِهٰذَا.

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی مروی ہے۔

[١٢١٦]...... أَخْبَرَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، ثنا عَمِّي، ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مَكْحُولٌ، بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ: ((إِنِّي لَأَرَاكُمْ تَقْرَءُونَ خَلْفَ إِمَامِكُمْ إِذَا جَهَرَ))، قُلْنَا: أَجَلْ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا، قَالَ: ((لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا)).

مکحول سے وہی حدیث منقول ہے اور انہوں نے اس میں (آپ ﷺ کا یہ فرمان) بیان کیا کہ بلاشبہ میں تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو، جب وہ جہری قرأت کرتا ہے؟ تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں، ایسا ہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم صرف اُم القرآن (سورۃ الفاتحہ) ہی پڑھا کرو، کیونکہ بلاشبہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے یہ سورت نہ پڑھی۔

[١٢١٧]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ التِّنِّيسِيُّ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ نے صبح کی نماز سے ذرا دیر کر دی تو مؤذن ابونعیم نے اقامت کہہ دی، ابونعیم وہ پہلے شخص تھے جنہوں نے بیت المقدس میں اذان کہی تھی، چنانچہ ابونعیم نے لوگوں کو نماز پڑھائی۔ اور عبادہ رضی اللہ عنہ آئے تو

❶ جزء القراءة للبخاري: ٦٤، ٢٥٧-سنن أبي داود: ٨٢٣-جامع الترمذي: ٣١١-مسند أحمد: ٢٢٦٧١-صحيح ابن حبان: ١٧٨٥، ١٧٩٢، ١٨٤٨-المستدرك للحاكم: ١/ ٢٣٨-السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ١٦٤

الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيّ ، قَالَ نَافِعٌ: أَبْطَأَ عُبَادَةُ عَنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ، فَأَقَامَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ وَكَانَ أَبُو نُعَيْمٍ أَوَّلَ مَنْ أَذَّنَ فِي بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ أَبُو نُعَيْمٍ ، وَأَقْبَلَ عُبَادَةُ وَأَنَا مَعَهُ حَتَّى صَفَفْنَا خَلْفَ أَبِي نُعَيْمٍ ، وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فَجَعَلَ عُبَادَةُ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لِعُبَادَةَ: قَدْ صَنَعْتَ شَيْئًا فَلَا أَدْرِي أَسُنَّةٌ هِيَ أَمْ سَهْوٌ كَانَتْ مِنْكَ ، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ ، قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ أُمَّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ ، قَالَ: أَجَلْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَالْتَبَسَتْ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةُ ، فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ ، فَقَالَ: ((هَلْ تَقْرَءُونَ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ؟)) ، فَقَالَ بَعْضُنَا: إِنَّا لَنَصْنَعُ ذَالِكَ ، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ فَلَا تَقْرَءُوا بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ)) . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ . ❶

میں بھی ان کے ساتھ تھا، ہم نے ابونعیم کے پیچھے صف بنا لی۔ ابونعیم اونچی آواز میں قرأت کر رہے تھے تو عبادہ رضی اللہ عنہ اُم القرآن (یعنی سورۃ الفاتحہ) پڑھنے لگے۔ جب انہوں نے نماز مکمل کی تو میں نے عبادہ رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ نے ایسا عمل کیا ہے کہ جس کے بارے میں مجھے معلوم نہیں ہے کہ وہ سنت ہے یا آپ کی طرف سے کوئی بھول ہوگئی ہے؟ تو انہوں نے پوچھا: کون سا عمل؟ میں نے کہا: میں نے آپ کو اُم القرآن (یعنی سورۃ الفاتحہ) پڑھتے سنا ہے جبکہ ابونعیم جہری نماز پڑھا رہے تھے۔ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بعض ایسی نماز پڑھائی جس میں آپ جہری قرأت کر رہے تھے، تو آپ پر قرأت خلط ملط ہوگئی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو آپ نے اپنا رُخِ انور ہماری طرف متوجہ کیا اور فرمایا: جب میں جہری قرأت کرتا ہوں تو کیا تم بھی قرأت کرتے ہو؟ ہم میں سے کسی نے کہا: یقیناً ہم ایسا ہی کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا مت کیا کرو، میں بھی سوچ رہا تھا کہ ایسی کیا بات ہے کہ مجھ سے قرآن چھینا جا رہا ہے؟ لہٰذا جب میں جہری قرأت کروں تو تم اُم القرآن (سورۃ الفاتحہ) کے علاوہ قرآن سے کچھ بھی مت پڑھا کرو۔ اس حدیث کے تمام راوی ثقہ ہیں۔

[۱۲۱۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو بِدِمَشْقَ ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنِي غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ: سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ مَكْحُولٍ ، عَنْ مَحْمُودٍ ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((هَلْ تَقْرَئُونَ فِي الصَّلَاةِ مَعِيَ؟)) ، قُلْنَا: نَعَمْ ، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) . وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: قَوْلُهُ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ إِنَّمَا كَانَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ وَلَيْسَ هُوَ كَمَا

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تم نماز میں میرے ساتھ قرأت کرتے ہو؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم سورۃ الفاتحہ کے علاوہ (کوئی قرأت) نہ کیا کرو۔ ابن صاعد کہتے ہیں کہ محمود کا اس طرح بیان کرنا: عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ إِنَّمَا كَانَ أَبُو نُعَيْمٍ الْمُؤَذِّنُ اس طرح نہیں ہے جیسے ولید نے عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ عَنْ عُبَادَةَ بیان کیا۔

❶ سلف برقم: ۱۲۱۳

قَالَ الْوَلِيدُ: عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ، عَنْ عُبَادَةَ.

[١٢١٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْحِمْصِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: سَأَلَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هَلْ تَقْرَءُونَ مَعِي وَأَنَا أُصَلِّي؟)) قُلْنَا: إِنَّا نَقْرَأُ نَهُذُّهُ هَذًّا وَنَدْرُسُهُ دَرْسًا، قَالَ: ((فَلَا تَقْرَءُوا إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ سِرًّا فِي أَنْفُسِكُمْ)). هَذَا مُرْسَلٌ.

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے سوال کیا: کیا تم میرے ساتھ قرأت کرتے ہو، جبکہ میں نماز پڑھا رہا ہوتا ہوں؟ ہم نے عرض کیا: یقیناً ہم تیزی کے ساتھ پڑھ لیتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم صرف اپنے دل میں آہستہ آواز میں اُم القرآن (سورۃ الفاتحہ) ہی پڑھا کرو۔ یہ روایت مرسل ہے۔

[١٢٢٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، وَأَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ، ثنا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ، وَمَكْحُولٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، كَذَا قَالَ إِنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ، فَقُلْتُ: رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ فِي صَلَاتِكَ شَيْئًا، قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟، قَالَ: سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَأَبُو نُعَيْمٍ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ، قَالَ: نَعَمْ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْضَ الصَّلَوَاتِ الَّتِي يُجْهَرُ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: ((مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَقْرَأُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ؟))، قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَأَنَا أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ الْقُرْآنَ فَلَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَهَرْتُ بِالْقِرَاءَةِ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ)). هَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَرِجَالُهُ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ. وَرَوَاهُ يَحْيَى الْبَابَلُتِّيُّ، عَنْ صَدَقَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودٍ. ❶

نافع بن محمود بن ربیع بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو اُم القرآن (سورۃ الفاتحہ) کی قرأت کرتے سنا، جبکہ ابونعیم (امامت کراتے ہوئے) جہری قرأت کر رہے تھے۔ تو میں نے کہا: میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے اپنی نماز میں کچھ عمل کیا ہے۔ انہوں نے پوچھا: کیا؟ نافع نے کہا: میں نے آپ کو اُم القرآن کی قرأت کرتے سنا، جبکہ ابونعیم (امامت کراتے ہوئے) جہری قرأت کر رہے تھے۔ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی جس میں آپ بلند آواز سے قرأت کر رہے تھے، جب آپ نے نماز سے سلام پھیرا تو فرمایا: جب میں نے بلند آواز سے قرأت کی تو کیا تم میں سے کوئی قرآن سے کچھ پڑھ رہا تھا؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کہ کیا بات ہے مجھ سے قرآن کیوں چھینا جا رہا ہے؟ جب میں اونچی آواز میں قرأت کروں تم میں سے کوئی قرآن سے کچھ بھی بالکل نہ پڑھا کرے۔ یہ اسناد حسن ہے اور اس کے تمام رِجال ثقہ ہیں۔ یحییٰ البابلتی نے صدقہ سے، انہوں نے زید بن واقد سے، انہوں نے عثمان بن ابی سودہ سے اور انہوں نے نافع بن محمود سے اس کو روایت کیا ہے۔

❶ سلف برقم: ١٢١٣

[١٢٢١]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الضَّحَّاكِ، ثنا صَدَقَةُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سَوْدَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ مَحْمُودٍ، قَالَ: أَتَيْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَقَالَ فِيهِ: ((فَلَا يَقْرَأَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا)).

نافع بن محمود بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل (یعنی گزشتہ حدیث کے مثل) ہی بیان کیا اور اس میں یہ الفاظ بیان فرمائے (کہ آپ ﷺ نے فرمایا:) تم میں سے کوئی بھی شخص بالکل قرأت نہ کیا کرے، سوائے سورۃ الفاتحہ کے، کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو یہ سورت نہ پڑھے۔

[١٢٢٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ الْعَتِيقُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَامَ إِلَى جَنْبِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَقَرَأَ مَعَ الْإِمَامِ وَهُوَ يَقْرَأُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ لَهُ: أَبَا الْوَلِيدِ تَقْرَأُ وَتَسْمَعُ وَهُوَ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ؟، قَالَ: نَعَمْ إِنَّا قَرَأْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَغَلَطَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ سَبَّحَ، فَقَالَ لَنَا حِينَ انْصَرَفَ: ((هَلْ قَرَأَ مَعِي أَحَدٌ؟))، قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: ((قَدْ عَجِبْتُ قُلْتُ مَنْ هَذَا الَّذِي يُنَازِعُنِي الْقُرْآنَ، إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَلَا تَقْرَءُوا مَعَهُ إِلَّا بِأُمِّ الْقُرْآنِ، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا)). مُعَاوِيَةُ، وَإِسْحَاقُ بْنُ أَبِي فَرْوَةَ ضَعِيفَانِ.

محمود بن ربیع انصاری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ (نماز میں) میرے پہلو میں کھڑے تھے اور جب امام قرأت کر رہا تھا تو وہ بھی اس کے ساتھ قرأت کر رہے تھے، جب انہوں نے نماز مکمل کی تو میں نے ان سے کہا: اے ابوالولید! آپ قرأت کر رہے تھے جبکہ آپ سن رہے تھے کہ امام جہری قرأت کر رہا ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قرأت کی تو رسول اللہ ﷺ چوک گئے، پھر آپ نے ''سبحان اللہ'' کہا اور جب نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا: کیا کوئی شخص میرے ساتھ قرأت کر رہا تھا؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے عجیب سا لگا، میں نے سوچا کہ یہ کون ہے جو مجھ سے قرآن چھین رہا ہے (لہٰذا) جب امام قرأت کرے تو تم اس کے ساتھ قرأت مت کیا کرو، سوائے اُم القرآن (سورۃ الفاتحہ) کے، کیونکہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو یہ سورت نہ پڑھے۔ معاویہ اور اسحاق بن فروہ، دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[١٢٢٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً مَكْتُوبَةً أَوْ تَطَوُّعًا فَلْيَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ وَسُورَةً مَعَهَا، فَإِنْ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فرض یا نفل نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس میں اُم الکتاب (سورۃ الفاتحہ) اور اس کے ساتھ کوئی سورت پڑھے، لیکن اگر وہ صرف سورۃ الفاتحہ بھی مکمل پڑھ لے تو یہ بھی کافی ہے۔ اور جو شخص امام کے ساتھ جہری نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ وہ

انتَهَى إِلَى أُمِّ الْكِتَابِ فَقَدْ أَجْزَى ، وَمَنْ صَلَّى صَلاةً مَعَ إِمَامٍ يَجْهَرُ فَلْيَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي بَعْضِ سَكَتَاتِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ فَصَلَاتُهُ خِدَاجٌ غَيْرُ تَمَامٍ)) . مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ضَعِيفٌ . ❶

اس کے کچھ سکتوں میں سورۃ الفاتحہ پڑھ لیا کرے، سو اگر اس نے ایسا نہ کیا تو اس کی نماز ادھوری ہے، نامکمل ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر راوی ضعیف ہے۔

[١٢٢٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مَيْمُون ، ثنا أَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَخْرُجَ يُنَادِي فِي النَّاسِ أَنْ لَا صَلَاةَ إِلَّا بِقِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَمَا زَادَ . ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ باہر نکل کر لوگوں میں یہ منادی کریں کہ سورۃ الفاتحہ کی قرأت، یا (اس کے ساتھ) کسی اضافی سورت کی قرأت کے سوا نماز نہیں ہوتی۔

[١٢٢٥]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ ، ثنا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَنْبَرِيُّ ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لِسَوَّارٍ ، قَالُوا: ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، ثنا الزُّهْرِيُّ ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ ، يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)) . قَالَ زِيَادٌ فِي حَدِيثِهِ: لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ فِيهَا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ ، هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . ❸

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس نے سورۃ الفاتحہ نہ پڑھی۔ زیاد اپنی حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ وہ نماز کفایت نہیں کرتی جس میں آدمی سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھتا۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

[١٢٢٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ الفاتحہ نہیں پڑھتا۔ یہ روایت بھی صحیح ہے اور اسی طرح اس کو صالح بن کیسان، معمر، اوزاعی اور عبدالرحمان بن اسحاق وغیرہ نے

---

❶ القراءة خلف الإمام للبيهقي: ص ٧٩ ، ٨٠

❷ صحيح مسلم: ٣٩٤ (٣٧)۔مسند أحمد: ٩٥٢٩۔جزء القراءة خلف الإمام للبخاري: ٤

❸ صحيح البخاري: ٧٥٦۔صحيح مسلم: ٣٩٤ (٣٥)۔سنن أبي داود: ٨٢٢۔جامع الترمذي: ٢٤٧۔سنن النسائي: ٢/ ١٣٧۔سنن ابن ماجه: ٨٣٧۔مسند أحمد: ٢٢٦٧٧۔صحيح ابن حبان: ١٧٨٢ ، ١٧٨٦ ، ١٧٩٣

((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِأُمِّ الْقُرْآنِ)) . هٰذَا صَحِيحٌ أَيْضًا وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَمَعْمَرٌ، وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ وَغَيْرُهُمْ، عَنِ الزُّهْرِيِّ .

امام زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا۔

[۱۲۲۷]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ شَيْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كُلَيْبٍ هُوَ ابْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ جَابِرٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْإِمَامُ ضَامِنٌ فَمَا صَنَعَ فَاصْنَعُوا)) . قَالَ أَبُو حَاتِمٍ: هٰذَا تَصْحِيحٌ لِمَنْ قَالَ بِالْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام ضامن ہوتا ہے، وہ جو کرے تم بھی کرو۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ روایت اس شخص کے مؤقف کی تصحیح کرتی ہے جو امام کے پیچھے قرأت کا قائل ہے۔

[۱۲۲۸]..... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ، ثنا أَشْهَبُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((أُمُّ الْقُرْآنِ عِوَضٌ مِنْ غَيْرِهَا وَلَيْسَ غَيْرُهَا مِنْهَا بِعِوَضٍ)) . تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَلَّادٍ، عَنْ أَشْهَبَ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ . ❶

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سورۃ فاتحہ اپنے علاوہ (دوسری کسی بھی سورت کی) متبادل ہو سکتی ہے لیکن دوسری کوئی بھی سورت اس کی متبادل نہیں ہو سکتی۔ محمد بن خلاد اس حدیث کو اشہب کے واسطہ سے ابن عیینہؒ سے روایت کرنے میں اکیلے ہیں۔ واللہ اعلم

[۱۲۲۹]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، كَانَ يَأْمُرُ أَوْ يَقُولُ: اقْرَأْ خَلْفَ الْإِمَامِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ .

ابورافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ حکم فرمایا کرتے تھے کہ امام کی اقتدا میں پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور کوئی سی سورت پڑھا کرو اور دوسری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھا کرو۔

[۱۲۳۰]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، ثنا شَاذَانُ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ

ابورافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ حکم فرمایا کرتے تھے (یا کہا:) پسند فرمایا کرتے تھے کہ وہ امام کی اقتدا میں ظہر

❶ سلف برقم: ۱۲۲۵

سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ أَوْ يُحِبُّ أَنْ يَقْرَأَ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ خَلْفَ الْإِمَامِ . هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ .

اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سی سورت پڑھیں، جبکہ دوسری دو رکعتوں میں (صرف) سورۃ الفاتحہ پڑھیں۔

[۱۲۳۱]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ الصَّلْتِ ، ثنا الْحَكَمُ بْنُ أَسْلَمَ ، ثنا شُعْبَةُ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[۱۲۳۲]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ ، ثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ ، يَقُولُ: ((اقْرَئُوا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ خَلْفَ الْإِمَامِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَةٍ)) . وَهٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

عبیداللہ بن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ظہر اور عصر کی پہلی دو رکعتوں میں امام کی اقتدا میں سورۃ الفاتحہ اور کوئی سی سورت پڑھ لیا کرو۔

## بَابُ ذِكْرِ قَوْلِهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ)) وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ

## نبی ﷺ کے اس فرمان کا بیان کہ جو امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے اور روایات کا اختلاف

[۱۲۳۳]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ)) . لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ غَيْرُ أَبِي حَنِيفَةَ ، وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ وَهُمَا ضَعِيفَانِ . ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کی قرأت ہی اس شخص کی قرأت شمار ہوگی۔ اس روایت کو ابوحنیفہ اور حسن بن عمارہ کے علاوہ کسی نے بھی موسیٰ بن ابی عائشہ سے روایت نہیں کیا، اور یہ دونوں ضعیف ہیں۔

[۱۲۳٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ بِالْكُوفَةِ ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور آپ کے پیچھے ایک آدمی قرأت کر

❶ سنن أبي داود: ۸۲۳۔معرفة السنن والآثار للبيهقي: ۳/ ۸۱

مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: صَلّٰى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَخَلْفَهُ رَجُلٌ يَقْرَأُ، فَنَهَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَنَازَعَا، فَقَالَ: أَتَنْهَانِي عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَتَنَازَعَا حَتّٰى بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى خَلْفَ إِمَامٍ فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ)). وَرَوَاهُ اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي يُوسُفَ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ.

رہا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک نے اسے منع کیا۔ جب نماز ختم ہوئی تو وہ دونوں جھگڑ پڑے۔ اس نے کہا: کیا تم مجھے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے قرأت کرنے سے منع کر رہے تھے؟ اسی بات پر ان میں جھگڑا ہو گیا۔ یہاں تک کہ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچ گئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو یقیناً امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔ اس حدیث کو لیث نے ابو یوسف کے واسطے سے ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے روایت کیا۔

[۱۲۳۵]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، ثنا عَمِّي، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَعْقُوبَ، عَنِ النُّعْمَانِ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ قَرَأَ مِنْكُمْ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى؟))، فَسَكَتَ الْقَوْمُ فَسَأَلَهُمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَالِكَ لَيَسْكُتُونَ، ثُمَّ قَالَ رَجُلٌ: أَنَا، قَالَ: ((قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سورۃ الاعلیٰ کی قرأت کی۔ جب نبی ﷺ نے نماز مکمل کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے سورۃ الاعلیٰ کس نے پڑھی تھی؟ سب لوگ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے ان سے تین بار پوچھا، ہر بار وہ سب خاموش ہی رہے۔ پھر ایک آدمی نے کہا: میں نے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً مجھے معلوم ہو گیا تھا کہ تم میں سے کسی نے مجھے اس میں اُلجھا دیا ہے۔

[۱۲۳۶]...... وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَجُلًا قَرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَنَهَاهُ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: أَتَنْهَانِي أَنْ أَقْرَأَ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَتَذَاكَرَا ذَالِكَ حَتّٰى سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَتَهُ لَهُ قِرَاءَةٌ)). أَبُو الْوَلِيدِ هٰذَا مَجْهُولٌ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ جَابِرًا غَيْرُ أَبِي حَنِيفَةَ وَرَوَاهُ يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ،

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ کی اقتدا میں ظہر یا عصر کی نماز پڑھتے ہوئے قرأت کی، تو ایک آدمی نے اس کی طرف اشارہ کر کے اسے منع کیا۔ جب اس نے سلام پھیرا تو کہا: کیا تم مجھے نبی ﷺ کی اقتدا میں قرأت کرنے سے منع کر رہے تھے؟ پھر وہ دونوں اس مسئلے میں بحث کرنے لگے، یہاں تک کہ نبی ﷺ نے سن لیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو یقیناً امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔ یہ ابوالولید راوی مجہول ہے اور اس اسناد میں جابر

وَالْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

ؓ کا ذکر ابوحنیفہ کے علاوہ کسی نے نہیں کیا۔ اس حدیث کو یونس بن بکیر نے ابوحنیفہ اور حسن بن عمارہ سے روایت کیا، انہوں نے موسیٰ بن ابی عائشہ سے، انہوں نے عبداللہ بن شداد سے، انہوں نے سیدنا جابر ؓ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے یہی بیان کیا۔

[١٢٣٧]...... حَدَّثَنَا بِهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي الْأَزْهَرِ التَّيْمِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا أَبُو حَنِيفَةَ، وَالْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، بِهٰذَا. الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، وَرَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَشُعْبَةُ وَإِسْرَائِيلُ بْنُ يُونُسَ، وَشَرِيكٌ، وَأَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، وَأَبُو الْأَحْوَصِ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، وَغَيْرُهُمْ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ، مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ الصَّوَابُ. ❶

یہی روایت بعض دیگر اسناد سے منقول ہے۔

[١٢٣٨]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ)). مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ مَتْرُوكٌ.

سیدنا عبداللہ ؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو شخص باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت شمار ہو گی۔ محمد بن فضل متروک راوی ہے۔

[١٢٣٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَا: نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (الأعراف: ٢٠٤)، قَالَ: نَزَلَتْ فِي رَفْعِ الْأَصْوَاتِ

سیدنا ابوہریرہ ؓ اس آیت: ﴿وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو تم اس کو غور سے سنو اور خاموشی اختیار کرو، شاید کہ تم پر رحم کیا جائے۔'' کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ آواز بلند کرنے کے بارے میں نازل ہوئی تھی، جبکہ صحابہ نبی ﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔ یہ الفاظ ابن ابی داؤد کے ہیں اور (اس روایت کی سند

❶ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٣/ ٧٩۔ الكامل لابن عدي: ٦/ ٢١٠٧ میں مذکور راوی) عبداللہ بن عامر ضعیف ہے۔

وَهُمْ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ. لَفْظُ ابْنِ أَبِي دَاوُدَ، عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَامِرٍ ضَعِيفٌ.

[١٢٤٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَأَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((مَنْ ذَا الَّذِي يُخَالِجُنِي سُورَتَهُمْ))، فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ. وَلَمْ يَقُلْ هٰكَذَا غَيْرُ حَجَّاجٍ، وَخَالَفَهُ أَصْحَابُ قَتَادَةَ، مِنْهُمْ: شُعْبَةُ، وَسَعِيدٌ وَغَيْرُهُمَا، فَلَمْ يَذْكُرُوا أَنَّهُ نَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ، وَحَجَّاجٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ. ❶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کو نماز پڑھایا کرتے تھے اور (جب) کوئی آدمی آپ ﷺ کے پیچھے قرأت کرتا تھا تو آپ (نماز سے) فارغ ہو کر فرماتے: کون تھا جو مجھے اپنی سورت میں اُلجھا رہا تھا؟ پھر آپ ﷺ نے انہیں امام کے پیچھے قرأت سے منع فرما دیا۔ حجاج کے علاوہ کسی نے اس طرح بیان نہیں کیا اور قتادہ کے اصحاب، جن میں شعبہ اور سعید وغیرہ شامل ہیں، نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے کہ ''آپ ﷺ نے انہیں قرأت کرنے سے منع فرما دیا۔'' حجاج معتبر راوی نہیں ہے۔

[١٢٤١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ، ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وثنا وَهْبُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ صَلَاةٍ لَا يُقْرَأُ فِيهَا بِأُمِّ الْكِتَابِ فَهِيَ خِدَاجٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَ وَرَاءَ إِمَامٍ)). يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ ضَعِيفٌ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ. ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر وہ نماز کہ جس میں سورۃ فاتحہ نہ پڑھی جائے وہ نامکمل رہتی ہے، سوائے اس صورت کے کہ آدمی امام کی اقتدا میں نماز پڑھ رہا ہو۔ یحییٰ بن سلام ضعیف ہے اور درست یہ ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

[١٢٤٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرٍ، نَحْوَهُ مَوْقُوفًا.

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے گزشتہ روایت کے مثل ہی موقوفاً مروی ہے۔

[١٢٤٣]...... قُرِئَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام تو بنایا ہی اس لیے گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، سو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموشی اختیار کرو۔ محمد بن سعد اشہلی نے اس کی موافقت کی ہے۔

❶ صحيح مسلم: ٣٩٨۔مسند أحمد: ١٩٨١٥۔صحيح ابن حبان: ١٨٤٥، ١٨٤٦، ١٨٤٧

❷ الموطأ لإمام مالك: ٢٣٣۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٢١٨

فَأَنْصِتُوا)) . تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَشْهَلِيُّ . ❶

[١٢٤٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَكَرِيَّا، وَالْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْأَشْهَلِيُّ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا)) . قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: كَانَ الْمُخَرِّمِيُّ يَقُولُ: هُوَ ثِقَةٌ يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ سَعْدٍ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموشی اختیار کرو۔ ابوعبدالرحمان کہتے ہیں کہ مخرمی کہا کرتے تھے: یہ ثقہ آدمی ہے، یعنی محمد بن سعد۔

[١٢٤٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْغَنَوِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، وَمُصْعَبِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ فَلَا تَخْتَلِفُوا عَلَيْهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا، وَإِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَقُولُوا: آمِينَ، فَإِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوا، وَإِذَا قَالَ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَقُولُوا: رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ، وَإِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوا، وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا أَجْمَعِينَ)) . إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ ضَعِيفٌ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: امام صرف اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، سو تم اس سے اختلاف مت کیا کرو، لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو، اور جب وہ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ پڑھے تو تم آمین کہو، جب وہ رکوع کرے تو تم بھی رکوع کرو، جب وہ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو تم رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہو، جب وہ سجدہ کرے تو تم بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم سب بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔ اسماعیل بن ابان راوی ضعیف ہے۔

[١٢٤٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، ثنا أَبُو سَعْدٍ الصَّاغَانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ مُيَسَّرٍ، ثنا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا . أَبُو سَعْدٍ الصَّاغَانِيُّ ضَعِيفٌ . ❷

رُواۃ کے اختلاف کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔ اس کی سند میں ابوسعد صاغانی راوی ضعیف ہے۔

❶ مسند أحمد: ٨٥٠٢، ٩٤٣٨، ٩٦٨٢، ٩٩٢٣۔ صحيح ابن حبان: ٢١٠٧

❷ سلف برقم: ١٢٤٣

[١٢٤٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا قِرَاءَةَ خَلْفَ الْإِمَامِ)). هٰذَا مُرْسَلٌ.

شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: امام کے پیچھے قرأت نہیں ہے۔ یہ روایت مرسل ہے۔

[١٢٤٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ التَّغْلِبِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، وَجَمَاعَةٌ، قَالُوا: ثنا غَسَّانُ، ح وَقُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ التَّغْلِبِيُّ، قَالَا: غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ أَوْ أَنْصِتُ؟ قَالَ: ((بَلْ أَنْصِتْ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ)). تَفَرَّدَ بِهِ غَسَّانُ وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَقَيْسٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ضَعِيفَانِ، وَالْمُرْسَلُ الَّذِي قَبْلَهُ أَصَحُّ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے کہا: کیا میں امام کے پیچھے قرأت کروں یا خاموش رہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ تم خاموش رہو، کیونکہ وہی تجھے کفایت کر جائے گی۔ اس حدیث کو اکیلے غسان نے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔ (اس کے علاوہ) قیس اور محمد بن سالم دونوں ضعیف ہیں اور جو اس سے پہلے مرسل روایت ہے وہ اس سے زیادہ صحیح ہے۔ واللہ اعلم

[١٢٤٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، ثنا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، قَالَ: صَلَّى بِنَا أَبُو مُوسٰى، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُعَلِّمُنَا إِذَا صَلَّى بِنَا قَالَ: ((إِنَّمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ، فَإِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا)). هٰكَذَا أَمْلَاهُ عَلَيْنَا أَبُو حَامِدٍ مُخْتَصَرًا، سَالِمُ بْنُ نُوحٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ. ❶

حطان بن عبداللہ الرقاشی بیان کرتے ہیں کہ یقیناً امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے، لہٰذا جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموشی اختیار کرو۔ ابو حامد نے یہ حدیث مختصر طور پر اسی طرح ہمیں املاء کرائی۔ سالم بن نوح قوی راوی نہیں ہے۔

[١٢٥٠]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ

حطان بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر انہوں نے لمبی حدیث

❶ سلف برقم: ١١٢٤

سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ فِيهِ: فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَنَا فَكَانَ يُعَلِّمُنَا صَلَاتَنَا وَيُبَيِّنُ لَنَا سُنَّتَنَا، قَالَ: ((أَقِيمُوا الصُّفُوفَ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَحَدُكُمْ، فَإِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ فَكَبِّرُوا، وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا)). وَكَذَالِكَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ. وَرَوَاهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، وَسَعِيدٌ، وَشُعْبَةُ، وَهَمَّامٌ، وَأَبُو عَوَانَةَ، وَأَبَانُ وَعَدِيُّ بْنُ أَبِي عُمَارَةَ، كُلُّهُمْ عَنْ قَتَادَةَ، فَلَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنْهُمْ: ((وَإِذَا قَرَأَ فَأَنْصِتُوا)).

بیان کی اور اس میں کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا۔ آپ ﷺ ہمیں نماز کی تعلیم دیا کرتے تھے اور ہمیں سنت بیان کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صفوں کو سیدھا کیا کرو، پھر تم میں سے ایک شخص کو تمہاری امامت کرانی چاہیے، پھر جب امام تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ اسی طرح اس حدیث کو سفیان ثوری رحمہ اللہ نے سلیمان التیمی سے روایت کیا اور ہشام الدستوائی، سعید، شعبہ، ہمام، ابوعوانہ، ابان اور عدی بن ابی عمار، ان تمام نے قتادہ رحمہ اللہ سے روایت کیا، لیکن ان میں سے کسی ایک نے بھی یہ الفاظ بیان نہیں کیے کہ ''جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔''

[١٢٥١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، وَأَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، نا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يُحَدِّثُ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ فَأَنْصِتُوا)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھے تو تم خاموش رہو۔

[١٢٥٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ زَكَرِيَّا التَّمَّارُ، ثنا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ، عَنْ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((تَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ خَافَتَ أَوْ جَهَرَ)). عَاصِمٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَرَفْعُهُ وَهْمٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہیں امام کی قرأت ہی کافی ہے، خواہ وہ آہستہ آواز میں ہو یا جہری۔ عاصم راوی قوی نہیں ہے اور اس کو مرفوع بیان کرنا وہم ہے۔

[١٢٥٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ح

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو شخص باجماعت نماز پڑھ رہا ہو) تو

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ الدُّورِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، وَجَابِرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ)). جَابِرٌ، وَلَيْثٌ ضَعِيفَانِ. ❶

امام کی قرأت ہی اس کی قرأت بن جائے گی۔ (اس روایت کی سند میں مذکور دوراوی) جابر اور لیث ضعیف ہیں۔

[١٢٥٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، وَشَاذَانُ، وَأَبُو غَسَّانَ قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[١٢٥٥]...... حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ. ❷

عبداللہ بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے امام کی اقتدا میں قرأت کی، اس نے فطرت کی خلاف ورزی کی۔

[١٢٥٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، مِثْلَهُ. خَالَفَهُ قَيْسٌ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهُ.

ایک اور سند کے ساتھ یہ حدیث مروی ہے لیکن اس کی اسناد صحیح نہیں ہے۔

[١٢٥٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، ثنا عَمِّي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا قَيْسٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ. خَالَفَهُ ابْنُ أَبِي لَيْلَى،

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے امام کی اقتدا میں قرأت کی، اس نے فطرت کی خلاف ورزی کی۔

ابن ابی لیلیٰ نے اس کی مخالفت کی اور انہوں نے ابن اصبہانی اور مختار کے واسطے سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی، جو کہ صحیح نہیں ہے۔

❶ مسند أحمد: ١٤٦٤٣

❷ الضعفاء لابن حبان: ٢/ ٥

فَقَالَ: عَنِ ابْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَلِيٍّ وَلَا يَصِحُّ.

[١٢٥٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْمُنْذِرِ مِنْ أَصْلِ كِتَابِ أَبِيهِ، ثنا أَبِي، ثنا قَيْسٌ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ قَرَأَ خَلْفَ الْإِمَامِ فَقَدْ أَخْطَأَ الْفِطْرَةَ. ❶

عبداللہ بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے امام کی اقتدا میں قرأت کی، اس نے فطرت کی خلاف ورزی کی۔

[١٢٥٩]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْغَفَّارِ، وَأَبُو شِهَابٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: إِنَّمَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ مَنْ لَيْسَ عَلَى الْفِطْرَةِ.

مختار بن عبداللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امام کی اقتدا میں صرف وہی شخص قرأت کرتا ہے جو فطرت پر قائم نہیں ہوتا۔

[١٢٦٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الصَّاغَانِيُّ، ثنا أَبُو النَّضْرِ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، أَخْبَرَنِي رَجُلٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ.

ابن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ مجھے ایک آدمی نے بتلایا اور اس نے اپنے والد کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے سنا، آپ نے فرمایا: تمہیں امام کی قرأت ہی کفایت کر جائے گی۔

[١٢٦١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، ثنا آدَمُ، ثنا شُعْبَةُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، أَخْبَرَنِي رَجُلٌ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ، يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ روایت کے ہی مثل ہے۔

[١٢٦٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ وَغَيْرُهُ، قَالُوا: نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟، قَالَ: ((نَعَمْ))، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَجَبَتْ هٰذِهِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کیا ہر نماز میں قرأت (ضروری) ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ ایک انصاری شخص بولا: یہ واجب ہو گئی۔ میں (اس وقت میں) لوگوں کی بہ نسبت آپ کے زیادہ قریب تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ جب امام لوگوں کی امامت کرائے تو وہی ان

❶ إتحاف المهرة: ١١/ ٥٣٩

اللّٰهِ ﷺ وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ إِلَيْهِ: ((مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا كَفَاهُمْ)). كَذَا قَالَ وَهُوَ وَهْمٌ مِنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ، وَالصَّوَابُ: فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: مَا أَرَى الْإِمَامَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ. ❶

کو کفایت کر جاتا ہے (یعنی اسی کی قرأت انہیں کافی ہوتی ہے)۔ یہ زید بن حباب کی طرف سے وہم ہے اور درست بات یہ ہے کہ یہ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: میں سمجھتا ہوں کہ امام ہی انہیں کفایت کر جاتا ہے (یعنی یہ نبی ﷺ کا فرمان نہیں ہے)۔

[١٢٦٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بِهٰذَا، وَقَالَ: فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: يَا كَثِيرُ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ.

معاویہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے کثیر! میری رائے میں امام ہی انہیں (یعنی مقتدیوں کو) کفایت کر جاتا ہے۔

[١٢٦٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ، ثنا أَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَتُهُ لَهُ قِرَاءَةٌ)). أَبُو يَحْيَى التَّيْمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ضَعِيفَانِ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص با جماعت نماز پڑھ رہا ہو تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوگی۔

[١٢٦٥]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَقَّارُ، ثنا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً فَلَمَّا قَضَاهَا، قَالَ: ((هَلْ قَرَأَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مَعِي بِشَيْءٍ مِنَ الْقُرْآنِ؟))، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي أَقُولُ مَا لِي أُنَازَعُ فِي الْقُرْآنِ، إِذَا أَسْرَرْتُ بِقِرَاءَتِي فَاقْرَءُوا مَعِي وَإِذَا جَهَرْتُ بِقِرَاءَتِي فَلَا يَقْرَأَنَّ مَعِي أَحَدٌ)). تَفَرَّدَ بِهِ زَكَرِيَّا الْوَقَّارُ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ مَتْرُوكٌ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی، جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص میرے ساتھ قرآن میں سے کچھ پڑھتا ہے؟ تو لوگوں میں سے ایک آدمی بولا: اے اللہ کے رسول! میں (پڑھتا ہوں)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی سوچ رہا تھا کہ کیا بات ہے مجھ سے قرآن چھینا جا رہا ہے، جب میں آہستہ آواز میں قرأت کروں تو تم میرے ساتھ قرأت کر لیا کرو اور جب میں اُونچی آواز میں قرأت کروں تو میرے ساتھ کوئی بھی بالکل مت پڑھے۔ اس روایت کو اکیلے زکریا الوقار نے بیان کیا ہے اور وہ منکر الحدیث اور متروک راوی ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢١٧٢٠، ٢٧٥٣٠

❷ مسند أحمد: ٧٢٧٠، ٧٨١٩، ٧٨٣٣، ٨٠٠٧، ١٠٣١٨

[١٢٦٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ صَالِحٍ الْوَزَّانُ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ ، ثنا عَاصِمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ ، عَنْ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((يَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ خَافَتَ أَوْ قَرَأَ)) . قَالَ أَبُو مُوسَى: قُلْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ هٰذَا فِي الْقِرَاءَةِ؟ فَقَالَ: هٰكَذَا مُنْكَرٌ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تجھے امام کی قرأت ہی کفایت کر جاتی ہے، خواہ وہ آہستہ آواز میں کرے یا (اونچی آواز میں) پڑھے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے کہا: قرأت کے مسئلے میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کے بارے میں (آپ کی کیا رائے ہے؟) تو انہوں نے فرمایا: یہ (روایت) منکر ہے۔

## بَابُ التَّأْمِينِ فِي الصَّلَاةِ بَعْدَ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَالْجَهْرِ بِهَا

## نماز میں سورۃ فاتحہ کے اختتام پر آمین کہنے کا بیان اور باآواز بلند آمین کہنے کا مسئلہ

[١٢٦٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ الْكِنْدِيُّ ، ثنا وَكِيعٌ ، وَالْمُحَارِبِيُّ ، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ وَهُوَ ابْنُ عَنْبَسٍ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ ، قَالَ: ((آمِينَ)) يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْكُوفَةِ ، هٰذَا صَحِيحٌ وَالَّذِي بَعْدَهُ . ❶

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا، جب آپ نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين پڑھا تو آپ ﷺ نے آواز کو لمبا کرتے ہوئے ''آمین'' کہا۔ امام ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ ایسی سنت ہے جس کو صرف اہل کوفہ نے ہی روایت کیا ہے، یہ روایت بھی صحیح ہے اور اس کے بعد والی بھی۔

[١٢٦٨]...... حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ ، ثنا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ ، حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حُجْرٍ ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ ، سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَرْفَعُ صَوْتَهُ ((بِآمِينَ)) ، إِذَا قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾ .

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو بلند آواز سے آمین کہتے سنا، جب آپ نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين پڑھا تھا۔

[١٢٦٩]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ سَلَمَةَ ، عَنْ حُجْرِ بْنِ عَنْبَسٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ وَائِلَ بْنَ حُجْرٍ ، قَالَ:

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو سنا، آپ نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّين پڑھا تو آمین کہا، اور آپ نے اس میں آواز کو لمبا کیا۔ عبدالرحمان فرماتے ہیں: اس روایت میں زیادہ سخت بات یہ ہے کہ ایک آدمی سفیان رحمہ اللہ سے اس

❶ سنن أبي داود: ٩٣٢ ـ جامع الترمذي: ٢٤٨ ـ مسند أحمد: ١٨٨٤٢

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾، قَالَ: ((آمِينَ))، وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَشَدُّ شَيْءٍ فِيهِ أَنَّ رَجُلًا كَانَ يَسْأَلُ سُفْيَانَ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ فَأَظُنُّ سُفْيَانَ تَكَلَّمَ بِبَعْضِهِ، خَالَفَهُ شُعْبَةُ فِي إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ.

حدیث کے بارے میں سوال کرتا تھا تو میرا خیال ہے کہ سفیانؒ نے اس کے کچھ حصے میں کلام کی ہے۔ شعبہ نے اس کی سند اور متن میں اس کی مخالفت کی ہے۔

[١٢٧٠]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ حُجْرٍ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، ثنا وَائِلٌ، أَوْ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ حِينَ قَالَ: ﴿غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ﴾، قَالَ: ((آمِينَ)) وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، وَسَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ. كَذَا قَالَ شُعْبَةُ: وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ، وَيُقَالُ: إِنَّهُ وَهِمَ فِيهِ لِأَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ، وَمُحَمَّدَ بْنَ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ وَغَيْرَهُمَا، رَوَوْهُ عَنْ سَلَمَةَ، فَقَالُوا: وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِآمِينَ وَهُوَ الصَّوَابُ. ❶

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو میں نے آپ کو سنا کہ جس وقت آپ نے غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پڑھا تو ''آمین'' کہا اور آپ نے یہ آہستہ آواز میں کہا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ وہم ہے، کیونکہ سفیان ثوری اور محمد بن سلمہ بن کہیل وغیرہ نے سلمہ سے روایت کیا اور انہوں نے بیان کیا کہ آپ نے بلند آواز میں آمین کہی۔ اور یہی بات درست ہے۔

[١٢٧١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَلَمَّا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾، قَالَ: ((آمِينَ)) مَدَّ بِهَا صَوْتَهُ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❷

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز ادا کی، جب آپ ﷺ نے وَلَا الضَّالِّينَ پڑھا تو آمین کہا اور یہ کہتے ہوئے آواز کو لمبا کیا۔

[١٢٧٢]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الدَّقَّاقِ، ثنا مُحَمَّدُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ مسند أحمد: ١٨٨٥٤ـ صحيح ابن حبان: ١٨٠٥ـ أبو داود الطيالسي: ١٠٢٤ـ المعجم الكبير للطبراني: ٢٢/ ١٠٩ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٣٢ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٥٧

❷ مسند أحمد: ١٨٨٧٣

بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ مَنْصُورٍ أَبُو مَنْصُورٍ ، ثنا بَحْرٌ السَّقَّاءُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَالَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾ ، قَالَ: ((آمِينَ)) وَرَفَعَ بِهَا صَوْتَهُ .

جب وَلَا الضَّالِّيْنَ پڑھتے تھے تو آمین کہتے تھے، اور آمین کہتے ہوئے آواز کو بلند کرتے تھے۔

[۱۲۷۳]...... وَعَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ . بَحْرٌ السَّقَّاءُ ضَعِيفٌ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث جیسی ہی ہے۔ اس کی سند میں بحر السقاء نامی راوی ضعیف ہے۔

[۱۲۷٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، ثنا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَالِمٍ ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَسَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ أُمِّ الْقُرْآنِ رَفَعَ صَوْتَهُ ، وَقَالَ: آمِينَ . هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ . ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سورہ فاتحہ کی قرأت سے فارغ ہوتے تھے تو بلند آواز میں آمین کہتے تھے۔

## بَابُ مَوْضِعِ سَكَتَاتِ الْإِمَامِ لِقِرَاءَةِ الْمَأْمُومِ
### مقتدی کو قرأت کا موقع دینے کے لیے امام کے سکوت کرنے کے مقامات

[۱۲۷۵]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيدَ ، وَعَلِيُّ بْنُ أَشْكَابٍ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْبُسْتَنْبَانِ ، قَالُوا: نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، قَالَ: قَالَ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ: حَفِظْتُ سَكْتَتَيْنِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ ، - وَقَالَ الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ: - قَالَ سَمُرَةُ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَكْتَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ: سَكْتَةٌ إِذَا كَبَّرَ الْإِمَامُ حَتَّى يَقْرَأَ ، وَسَكْتَةٌ إِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ . فَأَنْكَرَ

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں دو سکتے (یعنی کچھ دیر خاموش رہنے کے دو مواقع) یاد رکھے ہیں: ایک سکتہ تب جب امام تکبیر کہتا ہے، یہاں تک کہ قرأت شروع کر دے (یعنی تکبیر اور قرأت کے درمیان میں خاموشی کا وقت) اور دوسرا سکتہ تب کہ جب امام سورۃ الفاتحہ کی قرأت سے فارغ ہو۔ سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے اس کا انکار کیا، تو لوگوں نے اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف مدینہ خط لکھا تو انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی۔ حسن کے سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت سننے میں اختلاف واقع ہوا ہے، انہوں نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے ایک ہی

❶ صحیح ابن حبان: ۱۸۰۶

ذَالِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ، فَكَتَبُوا إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَصَدَّقَ سَمُرَةَ، الْحَسَنُ مُخْتَلِفٌ فِي سَمَاعِهِ مِنْ سَمُرَةَ، وَقَدْ سَمِعَ مِنْهُ حَدِيثًا وَاحِدًا وَهُوَ حَدِيثُ الْعَقِيقَةِ فِيمَا زَعَمَ قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ. ❶

حدیث سنی ہے اور وہ عقیقے کی حدیث ہے، جیسا کہ قریش بن انس کا گمان ہے، انہوں نے حبیب بن شہید سے روایت کیا۔

[١٢٧٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ سَكَتَ هُنَيْهَةً، وَإِذَا قَرَأَ: ﴿وَلَا الضَّالِّينَ﴾، سَكَتَ سَكْتَةً. فَأُنْكِرَ ذَالِكَ عَلَيْهِ فَكَتَبَ فِي ذَالِكَ إِلَى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَكَتَبَ: أَنَّ الْأَمْرَ كَمَا صَنَعَ سَمُرَةُ.

حسن بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ جب نماز شروع کرتے تھے تو کچھ دیر خاموش رہتے تھے، اور جب وَلَا الضَّالِّين پڑھتے تھے تو تب بھی کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔ ان کی اس بات کا انکار کیا گیا ہے، چنانچہ انہوں نے اس مسئلے (کی وضاحت) کے بارے میں سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کی طرف (خط) لکھا تو انہوں نے (جواب) لکھا کہ حکم اسی طرح ہے جس طرح سمرہ رضی اللہ عنہ نے کیا۔

[١٢٧٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا كَبَّرَ فِي الصَّلَاةِ سَكَتَ هُنَيْهَةً، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَا تَقُولُ فِي صَلَاتِكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ؟ قَالَ: ((أَقُولُ: اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز میں تکبیر کہتے تھے تو آپ کچھ دیر خاموش رہتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ اپنی نماز میں تکبیر اور قرأت کے درمیان کیا پڑھتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں (یہ دعا) پڑھتا ہوں: اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْنِي مِنْ خَطَايَايَ بِالثَّلْجِ وَالْمَاءِ وَالْبَرَدِ "اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اس طرح دُوری ڈال دے جس طرح تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان دُوری ڈالی ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح صاف کر دے جس طرح سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کر دیا جاتا ہے۔ اے اللہ! مجھے میرے گناہوں سے برف، پانی اور اولوں کے ساتھ دھو دے۔"

❶ مسند أحمد: ٢٠٠٨١ ـ صحيح ابن حبان: ١٨٠٧

❷ مسند أحمد: ٧١٦٤، ١٠٤٠٨ ـ صحيح ابن حبان: ١٧٧٥، ١٧٧٦

## بَابُ قَدْرِ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالصُّبْحِ

## ظہر، عصر اور فجر میں قرأت کی مقدار کا بیان

[١٢٧٨]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي ابْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا هُشَيْمٌ، ثنا مَنْصُورُ بْنُ زَاذَانَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: كُنَّا نَحْزِرُ قِيَامَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، فَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الظُّهْرِ قَدْرَ ثَلَاثِينَ آيَةً قَدْرَ سُورَةِ السَّجْدَةِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، وَفِي الْأُخْرَيَيْنِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَالِكَ وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فِي الْعَصْرِ عَلَى قَدْرِ الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الظُّهْرِ، وَحَزَرْنَا قِيَامَهُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ مِنَ الْعَصْرِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ ذَالِكَ. هٰذَا ثَابِتٌ صَحِيحٌ. ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ظہر اور عصر کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا کرتے تھے تو ہم نے ظہر میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ تیس آیات پڑھنے کے بہ قدر لگایا، پہلی دو رکعتوں سورۃ السجدہ کے بہ قدر اور دوسری دو رکعتوں میں اس سے نصف مقدار۔ اور ہم نے عصر کی پہلی دو رکعتوں میں آپ ﷺ کے قیام کا اندازہ لگایا کہ وہ ظہر کی دوسری دو رکعتوں سے نصف تھیں اور ہم نے آپ ﷺ کی عصر کی دوسری دو رکعتوں کا اندازہ لگایا تو وہ پہلی دو رکعتوں سے نصف تھیں۔

[١٢٧٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْبَجَلِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، نا سَهْلُ بْنُ عَامِرٍ الْبَجَلِيُّ، ثنا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِالْبَصْرَةِ فَقَرَأَ فِي أَوَّلِ رَكْعَةٍ بِالْحَمْدِ وَأَوَّلِ آيَةٍ مِنَ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ قَامَ فِي الثَّانِيَةِ فَقَرَأَ الْحَمْدَ وَالْآيَةَ الثَّانِيَةَ مِنَ الْبَقَرَةِ، ثُمَّ رَكَعَ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالٰى يَقُولُ: ﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾. هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ، وَفِيهِ حُجَّةٌ لِمَنْ يَقُولُ: إِنَّ مَعْنَى قَوْلِهِ: ﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾ إِنَّمَا هُوَ بَعْدَ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَاللهُ أَعْلَمُ.

قیس بن ابوحازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے بصرہ میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی پہلی آیت پڑھی۔ پھر وہ دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے تو سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرہ کی دوسری آیت پڑھی۔ پھر انہوں نے رکوع کر دیا۔ پھر جب سلام پھیرا تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾ ''اس (قرآن) میں سے جو بھی آسان لگے وہ پڑھ لیا کرو۔''

یہ اسناد حسن ہے اور اس میں اس شخص کے لیے دلیل ہے جس کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ﴾ ''اس (قرآن) میں سے جو بھی آسان لگے وہ پڑھ لیا کرو۔'' کا مطلب صرف وہ قرأت ہے جو سورۃ الفاتحہ کے بعد کی جاتی ہے۔ واللہ اعلم

❶ مسند أحمد: ١٠٩٨٦، ١١٨٠٢۔ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٤٦٢٥، ٤٦٢٦، ٤٦٢٧۔ صحيح ابن حبان: ١٨٢٥، ١٨٢٨، ١٨٥٨.

[۱۲۸۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، قَالَا: نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قُرْآنٌ؟، قَالَ: ((نَعَمْ)). فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: وَجَبَ هٰذَا، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: يَا كَثِيرُ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ لَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ. وَرَوَاهُ زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَقَالَ فِيهِ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَرَى الْإِمَامَ إِلَّا قَدْ كَفَاهُمْ)). وَوَهِمَ فِيهِ وَالصَّوَابُ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ أَبِي الدَّرْدَاءِ كَمَا قَالَ ابْنُ وَهْبٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر نماز میں قرآن (پڑھنا ضروری) ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ لوگوں میں سے ایک آدمی (یہ سن کر) بولا: یہ واجب ہو گیا۔ (کثیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ) میں سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پہلو میں تھا تو انہوں نے فرمایا: اے کثیر! میری تو یہی رائے ہے کہ جب امام لوگوں کی امامت کرا رہا ہو تو وہی انہیں کفایت کر جاتا ہے۔

زید بن حباب نے اسی اسناد کے ساتھ اسے معاویہ بن صالح سے روایت کیا اور انہوں نے اس میں (یہ الفاظ بھی) بیان کیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ صرف امام ہی انہیں کفایت کر جاتا ہے۔

اس میں وہم ہوا ہے اور درست بات یہی ہے کہ یہ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کا قول ہے، جیسا کہ ابن وہب رحمہ اللہ کا قول ہے۔ واللہ اعلم

## بَابُ ذِكْرِ نَسْخِ التَّطْبِيقِ وَالْأَمْرِ بِالْأَخْذِ بِالرُّكَبِ
## تطبیق کے منسوخ ہونے کا بیان اور گھٹنے کو پکڑنے کا حکم

[۱۲۸۱]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ، يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ، ثُمَّ رَكَعَ وَطَبَّقَ وَجَعَلَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ. فَبَلَغَ ذَالِكَ سَعْدًا، فَقَالَ: صَدَقَ أَخِي كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا، ثُمَّ أُمِرْنَا بِهٰذَا وَجَعَلَ يَدَيْهِ عَلَى رُكْبَتَيْهِ يَعْنِي فِي الرُّكُوعِ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز سکھلائی تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا (یعنی رفع یدین کیا)، پھر رکوع کیا اور تطبیق دی (یعنی اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ایک دوسرے میں داخل کر لیا) اور ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا۔ جب یہ بات سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو پتہ چلی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے سچ کہا ہے، ہم (پہلے) ایسے ہی کرتے تھے، پھر ہمیں یہ حکم دیا گیا اور (یہ سمجھانے کے لیے) انہوں نے اپنے ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں پر رکھ لیا، یعنی رکوع کی حالت میں۔

[۱۲۸۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا،

اختلافِ سند کے ساتھ وہی روایت ہے اور اس میں انہوں

❶ سلف برقم: ۱۲٦۲

❷ مسند أحمد: ۳۹۷٤

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ ، ثنا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، بِهٰذَا ، وَقَالَ: فَكَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ ، فَلَمَّا رَكَعَ طَبَّقَ يَدَيْهِ بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ سَعْدًا ، فَقَالَ: صَدَقَ أَخِي كُنَّا نَفْعَلُ هٰذَا ثُمَّ أُمِرْنَا بِهٰذَا وَوَضْعَ الْكَفَّيْنِ عَلَى الرُّكْبَتَيْنِ . هٰذَا إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ .

نے بیان کیا کہ آپ نے تکبیر کہی اور رفع یدین کیا، پھر رکوع کیا تو اپنے ہاتھوں کو تطبیق دے کر اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا۔ جب یہ بات سیدنا سعد رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو انہوں نے فرمایا: میرے بھائی نے سچ کہا ہے، ہم (پہلے) اسی طرح کیا کرتے تھے، پھر ہمیں اس کا حکم دے دیا گیا، اور انہوں نے ہتھیلیوں کو گھٹنوں پر رکھ لیا۔

یہ اسناد ثابت اور صحیح ہے۔

[١٢٨٣]..... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِهَمَذَانَ ، ثنا هُشَيْمٌ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا رَكَعَ فَرَّجَ أَصَابِعَهُ ، وَإِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَهُ الْخَمْسَ . قَالَ دَعْلَجُ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ خُزَيْمَةَ ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ ، ثُمَّ لَقِيتُ مُوسَى فَحَدَّثَنِي بِهِ . ❶

سیدنا وائل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تھے تو اپنی انگلیوں میں کشادگی رکھتے تھے (یعنی انگلیوں کو ایک دوسرے سے ملاتے نہیں تھے بلکہ کھول کر رکھتے تھے) اور جب سجدہ فرماتے تھے تو اپنی پانچوں انگلیوں کو بند کر لیتے تھے۔

دعلج کہتے ہیں کہ ہم سے ابوبکر بن خزیمہ نے بیان کیا (انہوں نے کہا کہ) ہم سے موسیٰ بن ہارون نے بیان کیا، پھر میں موسیٰ سے ملا تو انہوں نے بھی مجھ سے یہ روایت بیان کی۔

## بَابُ مَا يُقَالُ عِنْدَ رَفْعِ الرَّأْسِ مِنَ الرُّكُوعِ

### رکوع سے سر اٹھاتے ہوئے کیا پڑھا جائے؟

[١٢٨٤]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ كَعْبٍ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا أَبِي ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا بُرَيْدَةُ إِذَا رَفَعْتَ رَأْسَكَ مِنَ الرُّكُوعِ فَقُلْ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ بَعْدُ)) .

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے بریدہ! جب تم رکوع سے سر اٹھاؤ تو یہ دعا پڑھو: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ بَعْدُ ”اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی بات سن لی جس نے اس کی تعریف بیان کی، اے اللہ! ہمارے پروردگار! آسمان وزمین بھر کر اور اس کے بعد جو بھی چیز تو چاہے وہ بھی بھر کر (اس قدر) تمام تر تعریفات تیرے ہی لیے ہیں۔“

❶ [illegible] ١٩٢

[١٢٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبِ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَارَةَ بْنِ رَاشِدٍ أَبُو الْخَطَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَلْيَقُلْ مَنْ وَرَاءَهُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو جو اس کے پیچھے کھڑا ہوا سے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہنا چاہیے۔

[١٢٨٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبِ الْحَافِظُ أَيْضًا، ثنا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الصَّمَدِ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَمْرِو بْنِ عُمَارَةَ، سَمِعْتُ ابْنَ ثَابِتِ بْنَ ثَوْبَانَ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، فَلْيَقُلْ مَنْ وَرَاءَهُ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)). هٰذَا هُوَ الْمَحْفُوظُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. [1]

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتا ہے تو جو اس کے پیچھے کھڑا ہوا سے اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہنا چاہیے۔ اس اسناد کے ساتھ یہی روایت مستند ہے۔ واللہ اعلم

[١٢٨٧]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّيَالِسِيُّ زَغَاثٌ، ثنا يَزِيدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ جَنْزَةَ الْمَدَايِنِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ، عَنْ أَيُّوبَ السِّخْتِيَانِيِّ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((أَتَقْرَءُونَ خَلْفَ الْإِمَامِ؟))، فَقُلْنَا: إِنَّ فِينَا مَنْ يَقْرَأُ، قَالَ: ((فَبِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ)). الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ ضَعِيفٌ، كَذَا رَوَاهُ الرَّبِيعُ بْنُ بَدْرٍ. وَخَالَفَهُ سَلَّامٌ أَبُو الْمُنْذِرِ رَوَاهُ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَا يُثْبَتُ. وَخَالَفَهُمَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ وَرَوَاهُ عَنْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، پھر آپ ﷺ نے اپنا رُخِ انور ہماری طرف متوجہ کیا اور فرمایا: کیا تم امام کے پیچھے قرأت کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: یقیناً ہم میں ایسے لوگ موجود ہیں جو قرأت کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بس سورۃ الفاتحہ ہی پڑھا کرو۔

ربیع بن بدر ضعیف راوی ہے۔ اسی طرح ربیع بن بدر نے اس کو روایت کیا ہے اور سلام ابوالمنذر نے اس کے خلاف روایت کیا ہے، انہوں نے اسے ایوب سے روایت کیا، انہوں نے ابوقلابہ سے اور انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، لیکن یہ ثابت نہیں ہو سکا۔ عبیداللہ بن عمرو

[1] مسند أحمد: ٩٩٢٣۔صحیح ابن حبان: ١٩٠٧، ١٩١١

أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ ابْنُ عُلَيَّةَ وَغَيْرُهُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ مُرْسَلًا. وَرَوَاهُ خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَائِشَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❶

الرقی نے ان دونوں کی مخالفت کی ہے، انہوں نے اسے ایوب اور ابوقلابہ کے واسطے سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور انہوں نے نبی ﷺ سے۔ ابن عُلَیہ وغیرہ نے اسے ایوب سے اور انہوں نے ابوقلابہ سے مرسل روایت کیا ہے۔ خالد الحذاء نے اسے ابوقلابہ سے، انہوں نے محمد بن ابی عائشہ سے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔

[۱۲۸۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ الزِّمِّيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو الرَّقِّيُّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((أَتَقْرَءُونَ فِي صَلَاتِكُمْ وَالْإِمَامُ يَقْرَأُ؟))، فَسَكَتُوا، قَالَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ قَائِلٌ أَوْ قَائِلُونَ: إِنَّا لَنَفْعَلُ، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلُوا وَلْيَقْرَأْ أَحَدُكُمْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فِي نَفْسِهِ)). لَفْظُ حَدِيثِ الْفَارِسِيِّ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نماز پڑھائی، جب آپ نے اپنی نماز مکمل کی تو اپنا رُخِ انور صحابہ پر متوجہ کیا اور فرمایا: کیا جب امام قرأت کر رہا ہوتا ہے تو تم نماز میں قرأت کرتے ہو؟ لوگ خاموش رہے۔ آپ ﷺ نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔ کسی ایک نے، یا سب نے کہا: یقیناً ہم (قرأت) کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم ایسا نہ کیا کرو، تمہیں چاہیے کہ اپنے دِل میں ہی سورۃ الفاتحہ پڑھ لیا کرے۔ یہ الفاظ فارسی کی حدیث کے ہیں۔

[۱۲۸۹]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَدِيٍّ، قَالَا: ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. لَفْظُ حَدِيثِ الْفَارِسِيِّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، نا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا أَبِي ح، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ، ثنا يَزِيدُ بْنُ جَهْوَرٍ، ثنا أَبُو تَوْبَةَ، قَالَا: نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، بِهٰذَا.

مختلف اسناد کے ساتھ وہی روایت مروی ہے۔

[۱۲۹۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، ثنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ،

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں سے فرمایا جو اُونچی آواز میں قرآن پڑھ رہے تھے کہ تم نے مجھ پر قرآن کو خلط ملط کر دیا (یعنی مجھے قرأت

❶ مسند أحمد: ٧٤٠٦

❷ صحيح ابن حبان: ١٨٤٤، ١٨٥٢۔ القراءة خلف الإمام للبخاري: ٢٥٥

عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِقَوْمٍ كَانُوا يَقْرَئُونَ الْقُرْآنَ فَيَجْهَرُونَ بِهِ: ((خَلَطْتُمْ عَلَيَّ الْقُرْآنَ))، وَكُنَّا نُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ فَقِيلَ لَنَا: ((إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا)). ❶

کرنے میں دشواری ہو رہی تھی)۔ اور ہم نماز میں سلام کہہ لیا کرتے تھے تو ہم سے فرمایا گیا: یقیناً نماز میں مشغولیت ہوتی ہے۔

[۱۲۹۱]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: إِذَا أَدْرَكْتَ الْقَوْمَ رُكُوعًا فَكَبِّرْ وَارْكَعْ فَإِنَّهَا تُجْزِئُكَ وَاحِدَةٌ لِلتَّكْبِيرِ وَالرُّكُوعِ، وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: فِيمَنْ نَسِيَ التَّكْبِيرَ حِينَ افْتَتَحَ الصَّلَاةَ ثُمَّ كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ: أَنَّ ذَالِكَ يُجْزِئُهُ.

سعید بن مسیب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ جب تم لوگوں کو رکوع کی حالت میں پاؤ (یعنی جب وہ باجماعت نماز ادا کر رہے ہوں اور تم دیر سے آؤ تو وہ رکوع میں ہوں) تو تم اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں چلے جاؤ، تو یہ ایک تکبیر ہی تمہیں تکبیر تحریمہ اور رکوع کے لیے کافی ہو جائے گی۔

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے ہی مروی ہے، آپ اس شخص کے بارے میں جو نماز شروع کرتے ہوئے تکبیر بھول گیا ہو لیکن اس نے رکوع کے لیے تکبیر کہی ہو، فرماتے ہیں کہ یہی تکبیر اس کو کفایت کر جائے گی۔

## بَابُ صِفَةِ مَا يَقُولُ الْمُصَلِّي عِنْدَ رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ

### رکوع وسجود میں نمازی کون سی دعائیں پڑھے؟

[۱۲۹۲]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ صِلَةَ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ))، ثَلَاثًا وَفِي سُجُودِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ)) ثَلَاثًا. ❷

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ پڑھا کرتے تھے اور اپنے سجدوں میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ پڑھا کرتے تھے۔

[۱۲۹۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَمُرَةَ الْأَحْمَسِيُّ، ثنا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ،

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسنون اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ پڑھے اور اپنے سجدوں میں سُبْحَانَ

❶ مسند أحمد: ٤٣٠٩

❷ صحيح مسلم: ٧٧٢۔سنن أبي داود: ٨٧١۔جامع الترمذي: ٢٦٢۔سنن النسائي: ٢/ ١٧٦۔سنن ابن ماجه: ٨٩٧، ١٣٥١۔مسند أحمد: ٢٣٢٤٠۔صحيح ابن حبان: ١٨٩٧، ٢٦٠٥، ٢٦٠٩

ثنا السَّرِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ))، وَفِي سُجُودِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ)).

رَبِّيَ الْأَعْلَى وَبِحَمْدِهِ پڑھے۔

[١٢٩٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَجَدَ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ، أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ، تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ))، وَكَانَ إِذَا رَكَعَ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ))، وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ)). هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❶

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرض نماز میں جب سجدہ کرتے تھے تو (یہ دعا) پڑھتے تھے: اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ''اے اللہ! تیرے لیے میں نے سجدہ کیا، تجھ ہی پر میں ایمان لایا اور تیرے لیے ہی میں مطیع ہوا، تو میرا پروردگار ہے، میرا چہرہ اس ذات کے لیے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے پیدا کیا، اس کی صورت گری کی اور اس میں کان اور آنکھیں لگائیں، اللہ تعالیٰ بڑی برکت والا اور سب سے اچھی تخلیق کرنے والا ہے۔'' اور جب آپ ﷺ رکوع کرتے تو یہ پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَمُخِّي وَعِظَامِي وَمَا اسْتَقَلَّتْ بِهِ قَدَمِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ''اے اللہ! تیرے لیے میں نے رکوع کیا، تجھ پر ہی میں ایمان لایا اور میں تیرے ہی مطیع ہوا، تو میرا پروردگار ہے، میرے کان، آنکھیں، دماغ، ہڈیاں اور جس کو میرے قدموں نے اُٹھایا ہوا ہے، سب اللہ رب العالمین کے لیے جھک گئے ہیں۔'' اور آپ ﷺ جب فرض نماز میں رکوع سے سر اُٹھاتے تھے تو (یہ دعا) فرماتے: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاوَاتِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

❶ صحيح مسلم: ٧٧١۔ سنن النسائي: ٢/ ١٢٩۔ صحيح ابن خزيمة: ٦٠٧۔ صحيح ابن حبان: ١٩٠١۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ٣٢، ٣٣

''اے اللہ! اے ہمارے پروردگار! آسمانوں اور زمین کو بھر کر اور ان کے بعد ہر اس چیز کو بھر کر جسے تو چاہے، تمام تر تعریفات تیرے ہی لیے ہیں۔''

[١٢٩٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ، ثنا رَوْحٌ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَكَعَ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ حَجَّاجٍ فِي الرُّكُوعِ خَاصَّةً دُونَ غَيْرِهِ، وَزَادَ رَوْحٌ: وَعَظْمِي وَعَصَبِي .

سند کے اختلاف کے ساتھ نبی ﷺ کا یہی عمل منقول ہے کہ جب آپ رکوع کرتے تھے تو ...آگے وہی حجاج کے بیان کے مثل ہی ہے اور اس میں اس کو رکوع میں ہی پڑھنا خاص کیا گیا ہے، کسی اور مقام کے ذکر کے بغیر۔ اور روح نے وَعَظْمِي وَعَصَبِي کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے۔

[١٢٩٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا أَبُو الْيَمَانِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا رَكَعَ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رکوع کرتے تھے تو تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہا کرتے تھے۔

[١٢٩٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَلْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَقْرَمَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ)) ثَلَاثًا .

سیدنا عبداللہ بن اقرم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھتے دیکھا۔

[١٢٩٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا رَكَعَ أَحَدُكُمْ فَسَبَّحَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مِنْ جَسَدِهِ ثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ وَثَلَاثُمِائَةِ عَظْمٍ وَثَلَاثَةٌ وَثَلَاثُونَ وَثَلَاثُمِائَةِ عِرْقٍ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص رکوع کرے اور تین مرتبہ تسبیح بیان کرے (یعنی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ پڑھے) تو بلاشبہ وہ تین مرتبہ اپنے جسم، تین سو تینتیس ہڈیوں اور تین سو تینتیس رگوں کی طرف سے تسبیح بیان کرتا ہے۔

[١٢٩٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ، ثنا آدَمُ، ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ فِي رُكُوعِهِ: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوعُهُ وَذَالِكَ أَدْنَاهُ)). ❶

فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنے رکوع میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہے، تو اس کا رکوع مکمل ہو گیا، اور یہ اس تسبیح کی کم از کم تعداد ہے (یعنی اس سے زیادہ بھی پڑھی جا سکتی ہے)۔

[۱۳۰۰]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ: ((سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنے رکوع میں سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھا کرتے تھے۔

[۱۳۰۱]...... قَالَ: وَحَدَّثَنِي هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ. قُلْتُ لِسُلَيْمَانَ بْنِ حَرْبٍ: شُعْبَةُ يَقُولُ: حَدَّثَنِي هِشَامٌ قَالَ: كَذَا قَالَ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنے رکوع وسجود میں (یہی دعا) پڑھا کرتے تھے۔
میں نے مطرف سے کہا: شعبہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ہشام نے بیان کیا اور انہوں نے فرمایا: انہوں نے اسی طرح بیان کیا ہے۔

## بَابُ ذِكْرِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ وَمَا يُجْزِي فِيهِمَا

### رکوع وسجود کا بیان اور ان میں کون سے امور ملحوظ رکھے جائیں؟

[۱۳۰۲]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو شَيْبَةَ، ثنا أَبُو غَسَّانَ، ثنا جَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ، عَنْ حَارِثَةَ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَجَدَ اسْتَقْبَلَ بِأَصَابِعِهِ الْقِبْلَةَ. ❹

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنی انگلیوں کا رُخ قبلے کی جانب کرتے تھے۔

[۱۳۰۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَصْبَغَ بْنِ الْفَرَجِ، ثنا أَبِي، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدہ کرتے تھے تو اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ (زمین پر) رکھتے تھے۔

❶ سنن أبي داود: ۸۸٦۔جامع الترمذي: ۲٦۱۔سنن ابن ماجه: ۸۹۰۔مسند الشافعي: ۱/ ۸۹۔صحيح ابن حبان: ۱۸۹۸۔المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۲۵۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ۲/ ۸٦

❷ مسند أحمد: ۲٤۰٦۳۔صحيح ابن حبان: ۱۸۹۹

❸ صحيح مسلم: ٤۸۷۔سنن أبي داود: ۸۷۲۔سنن النسائي: ۲/ ۱۹۰۔مسند أحمد: ۲٤٦۳۰

❹ صحيح ابن حبان: ۱۹۳۳

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا سَجَدَ يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. ❶

[١٣٠٤]- حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رِجْلَيْهِ وَلَا يَبْرُكْ بُرُوكَ الْبَعِيرِ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اسے اپنی ٹانگوں (یعنی گھٹنوں) سے پہلے اپنے ہاتھ زمین پر رکھنے چاہئیں اور وہ اُونٹ کی طرح نہ بیٹھے (اونٹ بیٹھتے ہوئے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھتا ہے)۔

[١٣٠٥]- حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا أَبُو ثَابِتٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بِإِسْنَادِهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا سَجَدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ، وَلَا يَبْرُكْ بُرُوكَ الْجَمَلِ)).

ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سجدہ کرے تو اسے اپنے گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ زمین پر رکھنے چاہئیں اور وہ اُونٹ کی طرح نہ بیٹھے۔

[١٣٠٦]- حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدٌ: إِذَا قَالَ الْإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ مَنْ خَلْفَهُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. ❸

ابن عون بیان کرتے ہیں کہ محمد رحمہ اللہ نے فرمایا: جب امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہے تو اس کے پیچھے کھڑے لوگ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہیں۔

[١٣٠٧]- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا شَرِيكٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ،

سیدنا وائل بن بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب سجدے میں جاتے تھے تو اپنے دونوں گھٹنے اپنے دونوں ہاتھوں سے پہلے رکھتے تھے اور جب اٹھتے تھے تو دونوں ہاتھ دونوں گھٹنوں سے پہلے اٹھاتے تھے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٢٦۔صحيح ابن خزيمة: ٦٢٧

❷ سنن أبي داود: ٨٤٠، ٨٤١۔جامع الترمذي: ٢٦٩۔سنن النسائي: ٢/ ٢٠٧۔مسند أحمد: ٨٩٥٥۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ١٨٢

❸ سلف برقم: ١٢٨٤

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا يَسْجُدُ تَقَعُ رُكْبَتَاهُ قَبْلَ يَدَيْهِ، وَإِذَا رَفَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: وَوَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ. تَفَرَّدَ بِهِ يَزِيدُ، عَنْ شَرِيكٍ، وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ غَيْرُ شَرِيكٍ، وَشَرِيكٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِيمَا يَتَفَرَّدُ بِهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. ❶

ابن ابی داؤد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے پہلے اپنے گھٹنے (زمین پر) رکھے۔ لیکن اس بیان کو اکیلے یزید نے شریک سے روایت کیا ہے اور شریک کے علاوہ کسی نے بھی اسے عاصم بن کلیب سے روایت نہیں کیا، جبکہ شریک ان روایات میں قوی نہیں ہوتا جن کو وہ اکیلا روایت کرے۔ واللہ اعلم

[١٣٠٨]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْعَطَّارُ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ حَتَّى حَاذَى بِإِبْهَامَيْهِ أُذُنَيْهِ، ثُمَّ رَكَعَ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ مَفْصِلٍ مِنْهُ فِي مَوْضِعِهِ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ حَتَّى اسْتَقَرَّ كُلُّ مَفْصِلٍ مِنْهُ فِي مَوْضِعِهِ، ثُمَّ انْحَطَّ بِالتَّكْبِيرِ فَسَبَقَتْ رُكْبَتَاهُ يَدَيْهِ. تَفَرَّدَ بِهِ الْعَلَاءُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ حَفْصٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ نے تکبیر کہی، یہاں تک کہ آپ نے اپنے انگوٹھوں کو کانوں کے برابر کر لیا، پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے جسم کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر ٹھہر گیا، پھر آپ نے سر اُٹھایا، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے جسم کا ہر جوڑ اپنی جگہ پر ٹھہر گیا، پھر آپ ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے نیچے جھکے اور آپ ﷺ کے گھٹنے آپ کے ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگے۔

اس روایت کو اکیلے علاء بن اسماعیل نے اسی اسناد کے ساتھ حفص سے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم

[١٣٠٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: جَاءَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ مَسْجِدَنَا فَقَالَ: وَاللَّهِ لَأُصَلِّي وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ، وَلَكِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي، قَالَ: فَقَعَدَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السَّجْدَةِ الْآخِرَةِ. هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ ثَابِتٌ وَكَذَلِكَ مَا بَعْدَهُ. ❸

ابوقلابہ بیان کرتے ہیں کہ ہماری مسجد میں سیدنا ابوسلیمان مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نماز پڑھنے لگا ہوں، حالانکہ میرا نماز پڑھنے کا ارادہ نہیں تھا؛ لیکن میں صرف آپ کو دِکھانا چاہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کس طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ (نماز پڑھنے لگ گئے اور) پہلی رکعت میں دوسرے سجدے سے جب سر اُٹھایا تو (کچھ دیر) بیٹھے۔ یہ اسناد صحیح ثابت ہے اور اس کے بعد والی روایت بھی اسی طرح (صحیح ثابت) ہے۔

[١٣١٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ

سیدنا مالک بن حویرث لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، آپ نماز ادا فرما رہے تھے تو جب آپ

❶ سلف برقم: ١١٣٤
❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٢٦ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٩٩
❸ مسند أحمد: ١٥٥٩٩ـ صحيح ابن حبان: ١٩٣٥

خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي فَكَانَ إِذَا كَانَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى أَوِ الثَّالِثَةِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِي قَاعِدًا. هٰذَا صَحِيحٌ.

پہلی یا تیسری رکعت میں تھے تو (دوسرے سجدے کے بعد) اُٹھے نہیں تھے، یہاں تک کہ برابر ہو کر بیٹھ گئے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[١٣١١]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ ثَابِتٍ الْجَحْدَرِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمِسْوَرِ الزُّهْرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، وَأَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَبِي سُلَيْمَانَ، أَنَّهُمْ أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ أَحَدُهُمَا وَصَاحِبٌ لَهُ أَيُّوبُ أَوْ خَالِدٌ، فَقَالَ لَهُمَا: ((إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذِّنَا وَأَقِيمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا، وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي)). هٰذَا صَحِيحٌ. ❶

سیدنا مالک بن حویرث ابوسلیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک راوی کا بیان ہے کہ ان کے ساتھ سیدنا ایوب یا سیدنا خالد رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ تو آپ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم اذان اور اقامت کہنا، اور تم میں سے جو بڑا ہو اسے امامت کرانی چاہیے، اور تم اسی طرح نماز پڑھنا جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

[١٣١٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ سَرَّكُمْ أَنْ تُزَكُّوا صَلَاتَكُمْ فَقَدِّمُوا خِيَارَكُمْ)). أَبُو الْوَلِيدِ هُوَ خَالِدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ضَعِيفٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہاری خواہش ہے کہ تم اپنی نمازوں کو پاکیزہ کرو تو تم اپنے اچھے لوگوں کو آگے (یعنی مصلّی امامت پر کھڑا) کرو۔

ابوولید سے مراد خالد بن اسماعیل ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔

## بَابُ مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ قَبْلَ إِقَامَةِ صُلْبِهِ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ

### جو شخص امام کے کمر سیدھی کرنے سے پہلے جماعت میں شریک ہو جائے تو اس نے نماز کو پالیا

[١٣١٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ، ثنا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: ثنا ابْنُ وَهْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ، نا ابْنُ رِشْدِينَ، ثنا حَرْمَلَةُ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ قُرَّةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص نماز کے رکوع میں امام کے کمر سیدھی کرنے سے پہلے (یعنی رکوع سے اٹھنے سے پہلے) شامل ہو گیا؛ اس نے نماز پالی (یعنی اس کی وہ رکعت شمار ہو گی)۔

❶ سلف برقم: ١٠٦٨

ابْـنِ شِهَابٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الصَّلَاةِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا قَبْلَ أَنْ يُقِيمَ الْإِمَامُ صُلْبَهُ)) . ❶

[١٣١٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِءٍ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، ثنا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ الْمَدَنِيُّ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي الْعَتَّابِ ، وَابْنُ الْمَقْبُرِيِّ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جِئْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ وَنَحْنُ سُجُودٌ فَاسْجُدُوا وَلَا تَعُدُّوهَا ، وَمَنْ أَدْرَكَ الرَّكْعَةَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)) . ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز میں آؤ اور ہم سجدے میں پڑے ہوں تو تم بھی سجدے میں شامل ہو جاؤ اور اسے (رکعت) شمار مت کرو اور جو شخص رکوع میں شامل ہو گیا؛ اس نے نماز کو پالیا۔

## بَابُ لُزُومِ إِقَامَةِ الصُّلْبِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

### رکوع اور سجود میں کمر سیدھی رکھنا لازم ہے

[١٣١٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ إِمْلَاءً ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، وَوَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ ، وَحَمَّادُ بْنُ سَعِيدٍ الْمَازِنِيُّ ، قَالُوا: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ ، عَنْ عُمَارَةَ ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ لِرَجُلٍ لَا يُقِيمُ صُلْبَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ)) . هٰذَا إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ . ❸

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز (کامل) نہیں ہوتی جو رکوع وسجود میں اپنی کمر سیدھی نہیں رکھتا۔

[١٣١٦]...... حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ ، ثنا وَكِيعٌ ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ ، وَأَبُو أُسَامَةَ ، وَالْمُحَارِبِيُّ ، وَيَعْلَى ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا تُجْزِءُ صَلَاةٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ صُلْبَهُ)) مِثْلَهُ .

ایک اور سند کے ساتھ نبی ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ وہ نماز کفایت نہیں کرتی جس میں آدمی اپنی کمر کو سیدھا نہیں کرتا۔

---

❶ مسند أحمد: ٧٢٨٤ ، ٧٦٦٥ ، ٨٨٨٣ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢٣١٨ ، ٢٣١٩ ، ٢٣٢٠ ، ٢٣٢١ ـ صحيح ابن حبان: ١٤٨٣ ، ١٤٨٥ ، ١٤٨٦ ، ١٤٨٧

❷ سنن أبي داود: ٨٩٣ ـ صحيح ابن خزيمة: ١٦٢٢ ـ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٣/ ٨ ، ٩

❸ مسند أحمد: ١٠٧٣ ، ١٧١٠٣ ، ١٧١٠٤ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢٠٥ ، ٢٠٦ ـ صحيح ابن حبان: ١٨٩٢ ، ١٨٩٣

## بَابُ وُجُوبِ وَضْعِ الْجَبْهَةِ وَالْأَنْفِ

## پیشانی اور ناک (زمین پر) رکھنا واجب ہے

[۱۳۱۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُهْتَدِي، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفِ اللّٰهِ الدِّمَشْقِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُرَشِيُّ بِدِمَشْقَ، قَالَا: نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا نَاشِبُ بْنُ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيُّ، ثنا مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَبْصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِهِ تُصَلِّي وَلَا تَضَعُ أَنْفَهَا بِالْأَرْضِ، فَقَالَ: ((مَا هٰذِهِ؟ ضَعِي أَنْفَكِ بِالْأَرْضِ فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَضَعْ أَنْفَهُ بِالْأَرْضِ مَعَ جَبْهَتِهِ فِي السُّجُودِ)). نَاشِبٌ ضَعِيفٌ، وَلَا يَصِحُّ مُقَاتِلٌ، عَنْ عُرْوَةَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ایک اہلیہ کو نماز پڑھتے دیکھا جو اپنی ناک کو زمین پر نہیں رکھتی تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ اپنی ناک زمین پر رکھو، کیونکہ یقیناً اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سجدوں میں اپنی پیشانی کے ساتھ اپنی ناک زمین پر نہ رکھے۔
ناشب راوی ضعیف ہے اور مقاتل کا عروہ سے روایت کرنا بھی صحیح ثابت نہیں ہے۔

[۱۳۱۸]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَضَعْ أَنْفَهُ عَلَى الْأَرْضِ)). وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنی ناک زمین پر نہیں رکھتا۔
اس روایت کو ان کے علاوہ (دیگر محدثین نے) شعبہ سے، انہوں نے عاصم سے اور انہوں نے عکرمہ سے مرسل طور پر روایت کیا ہے۔

[۱۳۱۹]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا الْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو قُتَيْبَةَ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، ثنا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَرَأَى رَجُلًا يُصَلِّي مَا يُصِيبُ أَنْفُهُ مِنَ الْأَرْضِ، فَقَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا يُصِيبُ أَنْفُهُ مِنَ الْأَرْضِ مَا يُصِيبُ الْجَبِينُ)). قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يُسْنِدْهُ عَنْ سُفْيَانَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا جس کی ناک زمین پر نہیں لگ رہی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جس کی ناک اس وقت زمین پر نہ لگے جب پیشانی لگتی ہے۔
ہم سے ابوبکر نے کہا: اس روایت کو سفیان اور شعبہ سے ابوقتادہ کے علاوہ کسی نے مسند طور پر روایت نہیں کیا، جبکہ درست بات یہ ہے کہ یہ عاصم کے واسطے سے عکرمہ سے

❶ المستدرك للحاكم: ۱/ ۲۷۰۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۲/ ۱۰۴

وَشُعْبَةَ إِلَّا أَبُو قُتَيْبَةَ وَالصَّوَابُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلًا . ❶

مرسل مروی ہے۔

[۱۳۲۰]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ وَجَمَاعَةٌ ، قَالُوا: ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قُلْتُ لِوَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ: يَا أَبَا نُعَيْمٍ مَا لَكَ لَا تُمَكِّنُ جَبْهَتَكَ وَأَنْفَكَ مِنَ الْأَرْضِ؟ قَالَ: ذَالِكَ أَنِّي سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((يَسْجُدُ بِأَعْلَى جَبْهَتِهِ عَلَى قِصَاصِ الشَّعْرِ)) . تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ وَهْبٍ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشانی کے اوپر والے حصے، یعنی جہاں سے بالوں کا آغاز ہوتا ہے، ان پر سجدہ کیا۔
اس روایت کو نقل کرنے میں عبدالعزیز نامی راوی منفرد ہے اور یہ روایت مضبوط نہیں ہے۔

## بَابُ صِفَةِ الْجُلُوسِ لِلتَّشَهُّدِ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
## تشہد اور دو سجدوں کے درمیان میں بیٹھنے کی کیفیت

[۱۳۲۱]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ ، وَبُنْدَارٌ ، قَالَا: نا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ الْقَاضِي ، حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تُفْتَرَشَ الْيُسْرٰى وَتُنْصَبَ الْيُمْنٰى . تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْوَهَّابِ .

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نماز کی یہ سنت ہے کہ بائیں پاؤں کو بچھا دیا جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا جائے۔
اس روایت کو اکیلے عبدالوہاب نے روایت کیا ہے۔

[۱۳۲۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ وَاللَّفْظُ لِأَبِي مُوسَى ، قَالَا: نا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ ، يَقُولُ: مِنْ سُنَّةِ الصَّلَاةِ أَنْ تُضْجَعَ الْيُسْرٰى وَتُنْصَبَ الْيُمْنٰى .

عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: نماز کا ایک مسنون عمل یہ بھی ہے کہ بائیں پاؤں کو لٹا دیا جائے اور دائیں کو کھڑا کر لیا جائے۔

❶ السنن الكبرٰى للبيهقي: ۲/ ۱۰۴

[١٣٢٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تُفْتَرَشَ الْيُسْرٰی وَتُنْصَبَ الْيُمْنٰی. هٰذِهِ كُلُّهَا صِحَاحٌ، لَمْ يَرْوِهَا إِلَّا الثَّقَفِيُّ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ نماز کی سنت ہے کہ بائیں پاؤں کو بچھا دیا جائے اور دائیں پاؤں کو کھڑا کر لیا جائے۔

یہ تمام روایات صحیح ہیں، البتہ انہیں صرف ثقفی نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ صِفَةِ التَّشَهُّدِ وَوُجُوبِهِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهِ

### تشہد کی کیفیت، اس کا وجوب اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[١٣٢٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَلَسَ يَدْعُو - يَعْنِي فِي التَّشَهُّدِ - يَضَعُ يَدَهُ الْيُمْنٰی وَيُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ الْيُمْنٰی السَّبَّابَةِ، وَيَضَعُ الْإِبْهَامَ عَلَى الْوُسْطٰی، وَيَضَعُ يَدَهُ الْيُسْرٰی عَلٰی فَخِذِهِ الْيُسْرٰی، وَيُلْقِمُ كَفَّهُ الْيُسْرٰی فَخِذَهُ الْيُسْرٰی. [1]

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھ کر دعا کرتے تھے تو اپنا دایاں ہاتھ (ران پر) رکھ لیتے اور اپنی دائیں انگشتِ شہادت سے اشارہ کیا کرتے تھے اور انگوٹھے کو درمیان والی اُنگلی پر رکھ لیتے تھے۔ آپ ﷺ اپنا بایاں ہاتھ اپنی بائیں ران پر رکھتے تھے اور بائیں ہتھیلی سے دائیں ران کو پکڑ لیا کرتے تھے۔

[١٣٢٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَطَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْآنَ وَكَانَ يَقُولُ: ((التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ)). هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. [2]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمیں تشہد کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جس طرح آپ قرآن کی تعلیم دیتے تھے: (آپ ﷺ اس طرح تشہد پڑھایا کرتے تھے) اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ''تمام بابرکت قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے خاص ہیں، اے نبی! آپ پر سلامتی ہو، اللہ کی رحمتیں اور اس کی برکتیں ہوں، ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر سلامتی ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے

[1] مسند أحمد: ١٦١٠٠

[2] مسند أحمد: ٢٦٦٥، ٢٨٩٢ - صحيح ابن حبان: ١٩٥٢، ١٩٥٣، ١٩٥٤

رسول ہیں۔'' یہ اسناد صحیح ہے۔

[١٣٢٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ بْنِ سَعْدٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ ، عَنْ عَطَاءٍ ، وَطَاوُسٍ ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ: ((التَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تشہد اس طرح سکھایا کرتے تھے: اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ۔

[١٣٢٧]..... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ إِمْلَاءً ، ثنا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، وَمَنْصُورٍ ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: كُنَّا نَقُولُ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ التَّشَهُّدُ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقُولُوا هٰكَذَا فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ ، وَلٰكِنْ قُولُوا: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)). هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❶

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تشہد کے فرض کیے جانے سے پہلے یوں کہتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ ، اَلسَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ ''اللہ کی بارگاہ میں سلام ہو، جبرائیل اور میکائیل پر سلام ہو۔'' تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس طرح پڑھا کرو: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

[١٣٢٨]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، ثنا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ أَسْبَاطٍ ، وَعَبْدُ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو تشہد کی تعلیم دی۔ آگے اسی کے مثل حدیث ہے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ١٣٨ ـ مسند أحمد: ٣٦٢٢، ٧٨٣٨، ٣٨٧٧، ٣٩١٩، ٣٩٢٠، ٣٩٢١، ٣٩٣٥، ٣٩٦٧، ٤٠٠٦، ٤٠١٧، ٤١٠١، ٤١٦٠، ٤١٧٧، ٤٣٠٥، ٤٣٨٢، ٤٤٢٢ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٥٦١٤ ـ صحيح ابن حبان: ١٩٤٨، ١٩٤٩، ١٩٥٥

اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، وَمَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، وَحَمَّادٍ، وَمُغِيرَةَ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التَّشَهُّدَ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

[۱۳۲۹]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي التَّشَهُّدِ: ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ))، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: زِدْتُ فِيهَا وَبَرَكَاتُهُ: ((السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَزِدْتُ فِيهَا وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ: ((وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)). هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. وَقَدْ تَابَعَهُ عَلَى رَفْعِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، وَوَقَفَهُ غَيْرُهُمَا. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تشہد میں یوں پڑھا کرتے تھے: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: میں نے اس میں یہ اضافہ کیا: وَبَرَكَاتُهُ (اس سے آگے اسی طرح) اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پھر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: میں نے یہاں یہ اضافہ کیا: وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ (اور آگے پھر اسی طرح) وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

[۱۳۳۰]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السُّكَّرِيُّ، ثنا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ خَارِجَةَ، ح وَحَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الْغَازِي أَبُو سَعِيدٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّغُولِيُّ، ثنا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ خَارِجَةَ، ثنا مُغِيثُ بْنُ بُدَيْلٍ، ثنا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ: ((التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تشہد (یوں) سکھایا کرتے تھے: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الزَّاكِيَاتُ لِلّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ پھر وہ نبی ﷺ پر درود پڑھتے۔

❶ مسند أحمد: ٥٣٦٠

لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. هٰذَا لَفْظُ ابْنِ أَبِي عُثْمَانَ، مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، وَخَارِجَةُ ضَعِيفَانِ. ❶

[١٣٣١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ وَزِيرٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، أَخْبَرَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ، أَنَّ عَوْنَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ كَتَبَ لِي فِي التَّشَهُّدِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَأَخَذَ بِيَدِي فَزَعَمَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَخَذَ بِيَدِهِ، فَزَعَمَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ: ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الْمُبَارَكَاتُ لِلّٰهِ)). هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ، وَابْنُ لَهِيعَةَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ تھاما اور بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی میرا ہاتھ تھاما اور (یوں) تشہد سکھلایا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ الطَّيِّبَاتُ الْمُبَارَكَاتُ لِلّٰهِ۔

[١٣٣٢]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثنا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي غَلَّابٍ، عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الرَّقَاشِيِّ، أَنَّهُمْ صَلَّوْا مَعَ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَنَا فَكَانَ يُبَيِّنُ لَنَا مِنْ صَلَاتِنَا وَيُعَلِّمُنَا سُنَّتَنَا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ مِنْ قَوْلِ أَحَدِكُمْ: ((التَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)). زَادَ فِيهِ عَلَى أَصْحَابِ قَتَادَةَ: وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَخَالَفَهُ هِشَامٌ، وَسَعِيدٌ، وَأَبَانُ، وَأَبُو عَوَانَةَ وَغَيْرُهُمْ، عَنْ قَتَادَةَ، وَهٰذَا إِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ حَسَنٌ. ❷

حطان بن عبداللہ الرقاشی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا، اور آپ ﷺ ہمیں نماز وسنت کی تعلیم دیا کرتے تھے، پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی اور اس میں آپ ﷺ کا یہ فرمان بھی بیان کیا کہ جب آدمی قعدے میں ہو (یعنی تشہد میں) تو اسے یہ کلمات پڑھنے چاہئیں: اَلتَّحِيَّاتُ الطَّيِّبَاتُ الصَّلَوَاتُ لِلّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔

راوی نے اس میں قتادہ کے اصحاب (کے بیان کردہ الفاظ) پر وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ کا اضافہ کیا ہے۔ ہشام، سعید، ابان اور ابوعوانہ وغیرہ نے قتادہ سے روایت کرتے ہوئے

❶ انظر ما قبله من طريق مجاهد عن ابن عمر

❷ صحيح مسلم: ٤٠٤ ـ سنن أبي داود: ٩٧٢ ـ سنن النسائي: ٢/ ١٩٦

[١٣٣٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ ، وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ وَغَيْرُهُمْ ، قَالُوا: ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، قَالَا: نا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ ، قَالَ: أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي وَقَالَ: أَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بِيَدِي وَقَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي فَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ: ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)) . تَابَعَهُ ابْنُ عَجْلَانَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ . [1]

اس کی مخالفت کی ہے۔ اور یہ اسناد متصل حسن ہے۔
قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور کہا: سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ تھاما تھا اور کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے (یوں) تشہد سکھلایا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔
ابن عجلان اور محمد بن ابان نے حسن بن حر سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[١٣٣٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ رِشْدِينَ ، عَنْ حَيْوَةَ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، حَدَّثَنِي ابْنُ عَجْلَانَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . وَرَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ ، فَزَادَ فِي آخِرِهِ كَلَامًا وَهُوَ قَوْلُهُ: إِذَا قُلْتَ هٰذَا أَوْ فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ ، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ ، وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ . فَأَدْرَجَهُ بَعْضُهُمْ عَنْ زُهَيْرٍ

صرف سند کی بحث ہے۔

[1] مسند أحمد: ٤٠٠٦ ، ٤٣٠٥ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣٧٩٩ ، ٣٨٠٠ ، ٣٨٠١ـ صحيح ابن حبان: ١٩٦١ ، ١٩٦٢ ، ١٩٦٣

فِی الْحَدِیثِ وَوَصَلَهُ بِكَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ، وَفَصَلَهُ شَبَابَةُ، عَنْ زُهَيْرٍ، وَجَعَلَهُ مِنْ كَلَامِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَقَوْلُهُ: أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ قَوْلِ مَنْ أَدْرَجَهُ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ، لِأَنَّ ابْنَ ثَوْبَانَ، رَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، كَذَالِكَ وَجَعَلَ آخِرَهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ، وَلِاتِّفَاقِ حُسَيْنٍ الْجُعْفِيِّ، وَابْنِ عَجْلَانَ، وَمُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ فِي رِوَايَتِهِمْ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ عَلَى تَرْكِ ذِكْرِهِ فِي آخِرِ الْحَدِيثِ مَعَ اتِّفَاقِ كُلِّ مَنْ رَوَى التَّشَهُّدَ عَنْ عَلْقَمَةَ وَعَنْ غَيْرِهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَلَى ذَالِكَ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

[۱۳۳۵] ...... وَأَمَّا حَدِيثُ شَبَابَةَ عَنْ زُهَيْرٍ، فَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، ثنا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، ثنا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ: أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي قَالَ: وَأَخَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ بِيَدِي قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِي فَعَلَّمَنِي التَّشَهُّدَ: ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)). قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَإِذَا قُلْتَ ذَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ مِنَ الصَّلَاةِ فَإِذَا شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ. شَبَابَةُ ثِقَةٌ، وَقَدْ فَصَلَ آخِرَ الْحَدِيثِ جَعَلَهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ أَصَحُّ مِنْ رِوَايَةِ مَنْ أَدْرَجَ آخِرَهُ فِي كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. وَقَدْ تَابَعَهُ غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ وَغَيْرُهُ، فَرَوَوْهُ عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ كَذَالِكَ، وَجَعَلَ آخِرَ الْحَدِيثِ مِنْ كَلَامِ

قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور کہا: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ تھاما تھا اور کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے (یوں) تشہد سکھلایا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ پھر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم یہ کہہ لو تو تم نے درود مکمل کر لیا، پھر چاہے تو کھڑا ہو جا اور چاہے تو بیٹھ جا۔

شبابہ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے حدیث کے آخری حصے کو الگ بیان کیا ہے اور اسے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے قول کے طور پر بیان کیا ہے۔ یہ اس شخص کی روایت سے زیادہ صحیح ہے جس نے نبی ﷺ کے کلام میں اس حدیث کا آخری حصہ شامل کر دیا ہے۔ واللہ اعلم۔ غسان بن ربیع وغیرہ نے اس کی موافقت کی ہے، انہوں نے اسے ابن ثوبان سے اور انہوں نے حسن بن حر سے اسی طرح روایت کیا ہے اور انہوں نے حدیث کے آخری حصے کو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا

ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.

کلام ہی بنایا ہے اور اسے نبی ﷺ کی طرف مرفوع منسوب نہیں کیا۔

[١٣٣٦]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانِ الْقَطَّانُ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ أَبُو خَيْثَمَةَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، قَالَ: أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي، وَزَعَمَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ أَخَذَ بِيَدِهِ، وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ بِيَدِهِ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ: ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))، ثُمَّ قَالَ: إِذَا قَضَيْتَ هٰذَا أَوْ فَعَلْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ، فَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُومَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَجْلِسَ فَاجْلِسْ.

قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور کہا: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ تھاما تھا اور کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ تھاما اور مجھے (یوں) تشہد سکھلایا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ پھر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم یہ کہہ لو تو تم نے درود مکمل کر لیا، پھر چاہے تو کھڑا ہو جا اور چاہے تو بیٹھ جا۔

[١٣٣٧]..... فَحَدَّثَنَا بِهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْكُمَيْتِ، ثنا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، ح وَحَدَّثَنَا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَرَّانِيُّ، وَعُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُعَدَّلُ وَآخَرُونَ قَالُوا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، ثنا غَسَّانُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ الْحُرِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَخَذَ عَلْقَمَةُ بِيَدِي، وَأَخَذَ ابْنُ مَسْعُودٍ بِيَدِ عَلْقَمَةَ وَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَعَلَّمَهُ التَّشَهُّدَ: ((التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ)). ثُمَّ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا

قاسم بن مخیمرہ بیان کرتے ہیں کہ علقمہ نے میرا ہاتھ تھاما اور کہا: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے میرا ہاتھ تھاما تھا اور کہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کا ہاتھ تھاما اور انہیں (یوں) تشہد سکھلایا: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ پھر ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم اس سے فارغ ہو جاؤ تو تم نماز سے فارغ ہو گئے، پھر چاہو تو بیٹھے رہو اور چاہو تو اُٹھ جاؤ۔

پر سلامتی ہو اور تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔“
مجاہد رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جب انسان سلام بھیجتے ہوئے یہ الفاظ استعمال کرے وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ تو اس نے آسمان اور زمین میں بسنے والے تمام لوگوں پر سلام بھیج دیا۔ اس میں عبدالوھاب بن مجاہد نامی راوی ضعیف ہے۔

[۱۳۳۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي فِي الصَّلَاةِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ صَلَّى عَلَيْهِ فِي صَلَاتِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ التَّيْمِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ الْأَنْصَارِيِّ أَخِي بِالْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَتَّى جَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ عِنْدَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ، فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِي صَلَاتِنَا؟، قَالَ: فَصَمَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ، ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُولُوا: اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ)). هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ مُتَّصِلٌ. ❶

سیدنا ابومسعود انصاری عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا اور آکر رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا، ہم بھی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ پھر اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہے لیکن جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو نماز میں آپ پر درود کیسے بھیجیں؟ تو رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ ہم نے چاہا کہ یہ آدمی آپ سے سوال نہ ہی کرتا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم مجھ پر درود بھیجو تو (یوں) پڑھو: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ”اے اللہ! محمد اُمی نبی پر اور آلِ محمد پر رحمت بھیج، جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر رحمت بھیجی، اور محمد اُمی نبی پر اور آلِ محمد پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی، یقیناً تو بہت تعریف اور بڑی بزرگی والا ہے۔“ یہ سند حسن متصل ہے۔

[۱۳۴۰]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ كَعْبٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے ابوبریدہ! جب تو نماز میں بیٹھے تو تشہد اور مجھ پر درود پڑھنا بالکل مت چھوڑو، کیونکہ یہ نماز کی پاکیزگی ہے

❶ صحيح مسلم: ٤٠٥۔ جامع الترمذي: ٣٢٢٠۔ سنن النسائي: ٣/ ٤٥۔ مسند أحمد: ١٧٠٦٧، ١٧٠٧٢، ٢٢٣٥٢۔ صحيح ابن حبان: ١٩٥٨، ١٩٥٩۔ صحيح ابن خزيمة: ٧١١۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٦٨۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ١٤٦

سَعِيدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَبِي، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا بُرَيْدَةَ إِذَا جَلَسْتَ فِي صَلَاتِكَ فَلَا تَتْرُكَنَّ التَّشَهُّدَ وَالصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّهَا زَكَاةُ الصَّلَاةِ، وَسَلِّمْ عَلَى جَمِيعِ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ، وَسَلِّمْ عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ)).

اور اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں اور رسولوں پر سلام بھیجو اور (اسی طرح) اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام بھیجو۔

[۱۳۴۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِيسَى الْكَاتِبُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحِيرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ الْأَجْدَعِ، يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ إِلَّا بِطَهُورٍ وَبِالصَّلَاةِ عَلَيَّ)). عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ وَجَابِرٌ ضَعِيفَانِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: نماز کو وضوء اور مجھ پر درود پڑھنے کے بغیر قبول ہی نہیں کیا جاتا۔

عمرو بن شمر اور جابر دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[۱۳۴۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ)). عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھے۔

عبدالمہیمن راوی قوی نہیں ہے۔

[۱۳۴۳]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَرِيرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيهَا عَلَيَّ وَلَا عَلَى أَهْلِ بَيْتِي لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ)). جَابِرٌ

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہیں پڑھا تو اس سے (وہ نماز) قبول نہیں کی جاتی۔

جابر ضعیف راوی ہے اور اس سے اختلاف نقل کیا گیا ہے۔

سَعِيدٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا أَبِي ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَبَا بُرَيْدَةَ إِذَا جَلَسْتَ فِي صَلَاتِكَ فَلَا تَتْرُكَنَّ التَّشَهُّدَ وَالصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّهَا زَكَاةُ الصَّلَاةِ، وَسَلِّمْ عَلَى جَمِيعِ أَنْبِيَاءِ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ، وَسَلِّمْ عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ)).

اور اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں اور رسولوں پر سلام بھیجو اور (اسی طرح) اللہ کے نیک بندوں پر بھی سلام بھیجو۔

[١٣٤١]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عِيسَى الْكَاتِبُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحِيرِيُّ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قَالَ الشَّعْبِيُّ: سَمِعْتُ مَسْرُوقَ بْنَ الْأَجْدَعِ ، يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ إِلَّا بِطُهُورٍ وَبِالصَّلَاةِ عَلَيَّ)). عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ وَجَابِرٌ ضَعِيفَانِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: نماز کو وضوء اور مجھ پر درود پڑھنے کے بغیر قبول ہی نہیں کیا جاتا۔

عمرو بن شمر اور جابر دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[١٣٤٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ)). عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھے۔

عبدالمہیمن راوی قوی نہیں ہے۔

[١٣٤٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَجِيحٍ الْكِنْدِيُّ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صُبَيْحٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْحَرِيرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيهَا عَلَيَّ وَلَا عَلَى أَهْلِ بَيْتِي لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ)). جَابِرٌ

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہیں پڑھا تو اس سے (وہ نماز) قبول نہیں کی جاتی۔

جابر ضعیف راوی ہے اور اس سے اختلاف نقل کیا گیا ہے۔

ضَعِيفٌ وَقَدِ اخْتُلِفَ عَنْهُ .

[١٣٤٤]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَامٍ ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ، ثنا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أُصَلِّي فِيهَا عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ مَا رَأَيْتُ أَنَّ صَلَاتِي تَتِمُّ .

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر میں کوئی نماز پڑھوں اور اس میں آلِ محمد پر درود نہ بھیجوں تو میں نہیں سمجھتا کہ میری نماز مکمل ہو جائے گی۔

[١٣٤٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ بِالْكُوفَةِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى الْكِنْدِيُّ أَبُو عُمَرَ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، ثنا زُهَيْرٌ ، ثنا جَابِرٌ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، قَالَ: قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: مَا صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أُصَلِّي فِيهَا عَلَى مُحَمَّدٍ إِلَّا ظَنَنْتُ أَنَّ صَلَاتِي لَمْ تَتِمَّ .

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کوئی نماز پڑھوں اور اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجوں تو میں یہی سمجھتا ہوں کہ میری نماز مکمل نہیں ہوگی۔

## بَابُ ذِكْرِ مَا يَخْرُجُ مِنَ الصَّلَاةِ بِهِ وَكَيْفِيَّةِ التَّسْلِيمِ
## نماز ختم کرنے کا طریقہ اور سلام پھیرنے کی کیفیت

[١٣٤٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ ، وَعَنْ يَسَارِهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ . هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . ❶

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں طرف اس انداز سے سلام پھیرا کرتے تھے کہ (صحابہ کو) آپ کے رُخسار مبارک کی سفیدی نظر آ جاتی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بائیں طرف بھی ایسے ہی سلام پھیرا کرتے تھے کہ آپ کے رُخسار کی سفیدی دکھائی دینے لگتی۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

[١٣٤٧]...... حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي ، وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ ، قَالَا: ثنا أَبُو الْفَضْلِ فَضَالَةُ بْنُ الْفَضْلِ التَّمِيمِيُّ بِالْكُوفَةِ ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرٍ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ ، وَإِذَا سَلَّمَ عَنْ

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی دائیں جانب سلام پھیرتے تو آپ کے دائیں رُخسار کی سفیدی دکھائی دینے لگتی اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بائیں جانب سلام پھیرتے تھے تو آپ کے دائیں اور بائیں (دونوں) رُخساروں کی سفیدی نظر آنے لگتی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کے کلمات یہ ہوتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ

❶ صحيح مسلم: ٥٨٢ ـ صحيح ابن حبان: ١٩٩٢ ـ مسند البزار: ١١٠٠ ـ مسند أحمد: ١٤٨٤ ، ١٥٦٤ ، ١٦١٩

شِمَالِهِ يُرَى بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَالْأَيْسَرِ، وَكَانَ تَسْلِيمُهُ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ. ❶

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

[١٣٤٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، وَعَلْقَمَةَ، وَأَبِي الْأَحْوَصِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حَتّٰى يُنْظَرُ إِلٰى بَيَاضِ خَدِّهِ، وَعَنْ شِمَالِهِ . اخْتُلِفَ عَلٰى أَبِي إِسْحَاقَ فِي إِسْنَادِهِ. وَرَوَاهُ زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ. وَهُوَ أَحْسَنُهُمَا إِسْنَادًا. ❷

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دائیں طرف اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہہ کر سلام پھیرا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ کے رُخسار کی سفیدی دیکھی جا سکتی ہوتی تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بائیں جانب (بھی اسی طرح سلام پھیرتے تھے)۔

اس اسناد میں ابواسحاق پر اختلاف کیا گیا ہے، اور اس کو زہیر نے ابواسحاق سے، انہوں نے عبدالرحمان بن اسود سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے علقمہ کے واسطے سے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور یہ اسناد کے اعتبار سے ان دونوں سے بہتر ہے۔

[١٣٤٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا حُمَيْدٌ الرُّوَاسِيُّ، ثنا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي كُلِّ رَفْعٍ وَوَضْعٍ وَقِيَامٍ وَقُعُودٍ، وَيُسَلِّمُ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، حَتّٰى يُرَى بَيَاضُ خَدِّهِ، وَرَأَيْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ يَفْعَلَانِ ذٰلِكَ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ ہر اُٹھتے اور جھکتے وقت اور قیام وقعود میں "اللہ اکبر" کہتے تھے اور اپنے دائیں اور بائیں (ان کلمات کے ساتھ) سلام پھیرتے تھے: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رُخسار کی سفیدی دِکھائی دینے لگتی۔ اور میں نے سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح کرتے دیکھا۔

[١٣٥٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ حُرَيْثٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَتَيْنِ. ❸

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دو مرتبہ (یعنی دائیں اور بائیں دونوں جانب) سلام کہا کرتے تھے۔

❶ سنن ابن ماجه: ٩١٦

❷ سنن أبي داود: ٩٩٦ـ جامع الترمذي: ٢٩٥ـ سنن النسائي: ٣/ ٦٣ـ سنن ابن ماجه: ٩١٤ـ مسند أحمد: ٣٦٩٩، ٣٨٤٩، ٣٨٧٩، ٣٨٨٨، ٤٢٤١، ٤٢٨٠ـ صحيح ابن حبان: ١٩٩٠، ١٩٩١، ١٩٩٣

❸ مصنف ابن أبي شيبة: ١/ ٢٩٩

[١٣٥١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مَا نَسِيتُ مِنَ الْأَشْيَاءِ فَلَمْ أَنْسَ تَسْلِيمَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَدَّيْهِ. ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے کچھ چیزیں بھول گئی ہیں لیکن میں رسول اللہ ﷺ کا نماز میں اپنی دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرنے کا انداز نہیں بھولا (آپ ﷺ یوں سلام کہتے تھے:) اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ پھر انہوں نے بیان کیا: میں گویا (اب بھی چشمِ تصور سے) آپ ﷺ کے رُخساروں کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

[١٣٥٢]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَهٍ، قَالُوا: نا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ فِي الصَّلَاةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ قَلِيلًا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنے چہرے کے رُخ پر ایک ہی مرتبہ سلام کہا کرتے تھے، بس آپ ﷺ تھوڑا سا دائیں جانب کو اپنا چہرہ مائل کرتے تھے۔

[١٣٥٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الرَّمَادِيُّ، ثنا نُعَيْمٌ، ثنا رَوْحُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ وَاحِدَةً فِي الصَّلَاةِ قِبَلَ وَجْهِهِ فَإِذَا سَلَّمَ عَنْ يَمِينِهِ سَلَّمَ عَنْ يَسَارِهِ. ❸

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنے چہرے کی سمت پر ایک ہی سلام کہا کرتے تھے، پھر جب آپ اپنے دائیں طرف سلام پھیرتے تو بائیں طرف بھی سلام پھیرتے۔

[١٣٥٤]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَبُو سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ الْمَدَنِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، عَنْ

سیدنا سہل الساعدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز سے (سلام پھیرتے ہوئے) اپنی دائیں جانب ایک ہی سلام پھیرا کرتے تھے۔

❶ مسند أحمد: ٣٧٠٢، ٣٨٨٧، ٤١٧٢ـصحيح ابن حبان: ١٩٩٤

❷ جامع الترمذي: ٢٩٦ـسنن ابن ماجه: ٩١٩ـالمستدرك للحاكم: ١/ ٢٣١ـصحيح ابن حبان: ١٩٩٥

❸ المعجم الكبير للطبراني: ٧/ ٦٩٣٨

عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً عَنْ يَمِينِهِ مِنَ الصَّلَاةِ

[١٣٥٥]...... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُسَلِّمُ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا. ❶

عبدالمہیمن اپنے باپ کے واسطے سے اپنے دادا (سیدنا سہل الساعدی رضی اللہ عنہ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک ہی مرتبہ سلام کہتے سنا (اور) آپ اس سے زیادہ نہیں کرتے تھے۔

## بَابُ مِفْتَاحِ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ

### اس بات کا بیان کہ نماز کی چابی وضوء ہے

[١٣٥٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثنا أَبُو سُفْيَانَ السَّعْدِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ثنا أَبُو الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الْوُضُوءُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)). وَقَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: ((الطُّهُورُ)). ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی چابی وضوء ہے اور اس کی تحریم (یعنی نماز سے غیر متعلقہ اقوال وافعال کو حرام کر دینے والی چیز) تکبیر ہے اور اس کی تحلیل (یعنی جو امور نماز میں حرام ہو جاتے ہیں، یعنی باتیں اور کام وغیرہ، ان کو حلال کرنے والی چیز) سلام پھیرنا ہے۔
ابن ابی داود نے وضوء کی جگہ ''طہور'' کا لفظ بیان کیا ہے۔

[١٣٥٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَعُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْأَسْفَاطِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ الْقَاسِمِ أَبُو بِشْرٍ، ثنا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُسَلِّمَ عَلَى أَئِمَّتِنَا وَأَنْ يُسَلِّمَ بَعْضُنَا عَلَى بَعْضٍ. ❸

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم اپنے اماموں کو سلام کہیں اور ہم آپس میں ایک دوسرے کو سلام کہیں۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ٩١٨۔المعجم الكبير للطبراني: ٦/ ٥٧٠٣

❷ سنن ابن ماجه: ٢٧٦، ٨٣٩۔جامع الترمذي: ٢٣٨

❸ سنن أبي داود: ١٠٠١۔المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٠۔صحيح ابن خزيمة: ١٧١٠۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ١٨١

[١٣٥٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

الْعَزِيزِ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: إِذَا قَعَدَ قَدْرَ التَّشَهُّدِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی تشہد کے بہ قدر بیٹھ لے تو یقیناً اس کی نماز مکمل ہوگئی۔

[۱۳۵۹]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، قَالَ: وَثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا وَكِيعٌ ، وَزَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ ، كُلُّهُمْ عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)) . ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی چابی وضوء ہے، اس کی تحریم تکبیر ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

[۱۳۶۰]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ ، ثنا الْوَاقِدِيُّ ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((افْتِتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)) . ❷

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نماز کی ابتدا وضوء (سے ہوتی) ہے، اس کی تحریم "اللہ اکبر" کہنا ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔

## بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَهُوَ جُنُبٌ أَوْ مُحْدِثٌ
## جب امام جنبی یا بے وضوء ہو تو اس کی نماز کا حکم

[۱۳۶۱]..... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ ، ثنا وَكِيعٌ ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ ثَوْبَانَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَمَّا كَبَّرَ انْصَرَفَ وَأَوْمَأَ إِلَيْهِمْ أَيْ كَمَا أَنْتُمْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے، پھر آپ ﷺ نے تکبیر کہی (اور نماز شروع کر دی، لیکن اسی وقت) واپس چلے گئے اور لوگوں کو اشارہ کیا کہ تم اسی حالت میں ہی رہنا جس میں ہو، پھر آپ تشریف لائے تو آپ کا سر مبارک قطرے گرا رہا تھا (یعنی بھیگا ہوا تھا) پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو مغرب کی نماز

❶ سنن أبي داود: ٦١ ، ٦١٨ ـ جامع الترمذي: ٣ ـ سنن ابن ماجه: ٢٧٥ ـ مسند أحمد: ١٠٠٦ ، ١٠٧٢

❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٧١٧١

ثُمَّ خَرَجَ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ: ((إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَنَسِيتُ أَنْ أَغْتَسِلَ)). ❶

پڑھائی۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو فرمایا: یقیناً میں جنبی تھا اور میں غسل کرنا بھول گیا تھا۔

[١٣٦٢]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ بِمِصْرَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ بِشْرٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ، ثنا أَبِي، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرْنَا مَعَهُ، ثُمَّ أَشَارَ إِلَى الْقَوْمِ كَمَا أَنْتُمْ فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا حَتَّى أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَدِ اغْتَسَلَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ مَاءً. خَالَفَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الْخَفَّافُ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کی، آپ نے تکبیر کہی تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ تکبیر کہہ دی۔ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کی جانب اشارہ کیا کہ تم اسی حالت میں رہنا۔ چنانچہ ہم اسی طرح کھڑے رہے، یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ نے غسل کیا ہوا تھا اور آپ کا سر پانی کے قطرے گرا رہا تھا۔

عبدالوہاب الخفاف نے اس کے خلاف بیان کیا ہے۔

[١٣٦٣]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، ثنا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ فِي صَلَاتِهِ فَكَبَّرَ وَكَبَّرَ مَنْ خَلْفَهُ، فَانْصَرَفَ فَأَشَارَ إِلَى أَصْحَابِهِ أَيْ كَمَا أَنْتُمْ، فَلَمْ يَزَالُوا قِيَامًا حَتَّى جَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ. قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: وَبِهِ نَأْخُذُ. ❸

سیدنا بکر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز شروع کی، آپ نے تکبیر کہی اور آپ کے مقتدیوں نے بھی تکبیر کہہ دی۔ پھر آپ واپس چلے گئے اور اپنے صحابہ کو اشارہ کیا کہ تم جس حالت میں ہو ایسے ہی رہنا۔ چنانچہ وہ قیام کی حالت میں ہی رہے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ تشریف لے آئے اور آپ کا سر مبارک قطرے بہا رہا تھا۔

عبدالوہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارا عمل اسی پر ہے۔

[١٣٦٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ وَابِصَةَ، أَنَّهُ صَلَّى

سیدنا وابصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے صف کے پیچھے (اکیلے کھڑے ہوکر) نماز پڑھی تو نبی ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ دوبارہ نماز پڑھیں۔

---

❶ صحيح البخاري: ٢٧٥، ٦٣٩، ٦٤٠ ـ صحيح مسلم: ٦٠٥ ـ سنن أبي داود: ٢٣٥ ـ سنن النسائي: ٢/ ٨١ ـ مسند أحمد: ٩٧٨٦، ٧٢٣٨، ٧٥١٥، ٧٨٠٤، ٨٤٦٦، ١٠٧١٩ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٦٢٥، ٦٢٦، ٦٢٧، ٦٢٨

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٣٩٩ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٦٢٤

❸ سنن أبي داود: ٦٨٢ ـ جامع الترمذي: ٢٣١ ـ سنن ابن ماجه: ١٠٠٤ ـ مسند أحمد: ١٨٩٩٢ ـ صحيح ابن حبان: ٢٢٠١

خَلْفَ الصَّفِّ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ .

[۱۳٦٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا وَكِيعٌ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدٍ، عَنْ زِيَادٍ، عَنْ وَابِصَةَ أَنَّ رَجُلًا صَلَّى خَلْفَ الصَّفِّ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ .

سیدنا وابصہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے صف کے پیچھے نماز پڑھی تو نبی ﷺ نے اسے دوبارہ نماز پڑھنے کا حکم فرمایا۔

[۱۳٦٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَتَّابٍ أَبُو مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحِمْصِيُّ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو يَحْمَدَ الْكَلَاعِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ جُوَيْبِرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِقَوْمٍ وَلَيْسَ هُوَ عَلَى وُضُوءٍ، فَتَمَّتْ لِلْقَوْمِ وَأَعَادَ النَّبِيُّ ﷺ . ❶

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور آپ بے وضوء تھے، تو لوگوں کی نماز مکمل ہوگئی جبکہ آپ ﷺ نے دوبارہ پڑھی۔

[۱۳٦٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ دَاوُدَ الْخَفَّافُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِهٰذَا، وَقَالَ: إِذَا صَلَّى الْإِمَامُ بِالْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ أَجْزَأَتْ صَلَاةُ الْقَوْمِ وَيُعِيدُ هُوَ .

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ روایت ہی ہے، البتہ اس میں راوی نے یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں کہ جب امام لوگوں کو نماز پڑھائے اور وہ بے وضوء ہو تو لوگوں کی نماز وہی کافی ہوتی ہے جبکہ امام دوبارہ پڑھے گا۔

[۱۳٦٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ يُعْرَفُ بِابْنِ الْمُطْبَقِيِّ، ثنا جَحْدَرُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عِيسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا إِمَامٍ سَهَى فَصَلَّى بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَقَدْ مَضَتْ صَلَاتُهُمْ، ثُمَّ لِيَغْتَسِلْ هُوَ ثُمَّ لِيَعُدْ صَلَاتَهُ، وَإِنْ صَلَّى بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَمِثْلُ ذَالِكَ)). كَذَا قَالَ عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ .

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو بھی امام بھول جائے کہ وہ جنبی ہے اور وہ لوگوں کو نماز پڑھا رہا ہو تو لوگوں کی نماز ہو جائے گی، لیکن امام کو چاہیے کہ وہ غسل کرے اور پھر نماز دوہرائے۔ اور اگر وہ بغیر وضوء کے نماز پڑھا دے تو اس کا حکم بھی یہی ہے۔
عیسیٰ بن ابراہیم نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔

❶ السنن الکبریٰ للبیهقی: ۲/ ٤٠٠

[۱۳۶۹]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ الْجَلَّابُ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ أَبِي جَابِرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَعَادَ وَأَعَادُوا. هٰذَا مُرْسَلٌ، وَأَبُو جَابِرٍ الْبَيَاضِيُّ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ❶

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور آپ جنبی تھے، تو آپ ﷺ نے بھی دوبارہ نماز پڑھی اور لوگوں نے بھی دوہرائی۔
یہ روایت مرسل ہے اور ابوجابر البیاضی متروک الحدیث ہے۔

[۱۳۷۰]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ صَلَّى بِالْقَوْمِ وَهُوَ جُنُبٌ فَأَعَادَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ فَأَعَادُوا. عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ هُوَ أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ رَمَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ بِالْكَذِبِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور وہ جنبی تھے، چنانچہ انہوں نے نماز کو دوہرایا، پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ بھی نماز دوبارہ پڑھیں۔
عمرو بن خالد سے مراد ابوخالد الواسطی ہے جو متروک الحدیث ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ان پر جھوٹا ہونے کا الزام لگایا ہے۔

[۱۳۷۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنِ الشَّرِيدِ الثَّقَفِيِّ، أَنَّ عُمَرَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ، فَأَعَادَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا.

شرید ثقفی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور وہ جنبی تھے، تو انہوں نے دوبارہ نماز پڑھی، لیکن لوگوں کو دوبارہ پڑھنے کا حکم نہیں دیا۔

[۱۳۷۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ جُنُبٌ فَلَمَّا أَصْبَحَ نَظَرَ فِي ثَوْبِهِ احْتِلَامًا، فَقَالَ: كَبِرْتُ وَاللهِ أَلَا أَرَانِي

عمرو بن حارث بن ابوضرار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جبکہ وہ جنبی تھے۔ پھر جب انہوں نے اپنے کپڑے پر احتلام (کا نشان) دیکھا تو انہوں نے کہا: میں بوڑھا ہو گیا ہوں، اللہ کی قسم! میرا خیال ہے کہ میں جنبی ہوں لیکن مجھے علم ہی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے دوبارہ نماز پڑھی اور لوگوں کو نماز دوہرانے کا حکم نہیں دیا۔
عبدالرحمان کہتے ہیں کہ میں نے سفیان سے (اس روایت

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ۲/ ۴۰۰

أَجْنُبُ ثُمَّ لَا أَعْلَمُ، ثُمَّ أَعَادَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: سَأَلْتُ سُفْيَانَ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، وَلَا أَجِيءُ بِهِ كَمَا أُرِيدُ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَهُوَ هٰذَا الْمُجْتَمَعُ عَلَيْهِ الْجُنُبُ يُعِيدُ وَلَا يُعِيدُونَ مَا أَعْلَمُ فِيهِ اخْتِلَافًا، وَقَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ وَلَا أَحْفَظُهُ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى هٰذَا.

کے بارے میں) پوچھا تو انہوں نے کہا: میں نے اسے خالد بن سلمہ سے سنا اور میں جس طرح چاہتا ہوں اس طرح اسے نہیں لاتا۔ عبدالرحمان کہتے ہیں کہ اس مسئلے پر اجماع ہے کہ جنبی نماز کو دوہرائے گا جبکہ لوگ نہیں دوہرائیں گے۔ میرے علم کے مطابق اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ ابوعبید کہتے ہیں کہ میں نے اس روایت کو خالد بن سلمہ سے سنا اور میں اسے یاد نہیں رکھ سکا، اور انہوں نے اس پر اضافہ نہیں کیا۔

[١٣٧٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، فِي رَجُلٍ صَلَّى بِقَوْمٍ وَهُوَ عَلَى غَيْرِ وُضُوءٍ، قَالَ: يُعِيدُ وَلَا يُعِيدُونَ.

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ جو بے وضوء حالت میں لوگوں کو نماز پڑھا دے۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ خود تو نماز دوہرائے گا جبکہ لوگ نہیں دوہرائیں گے۔

[١٣٧٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ، ثنا ابْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، صَلّٰى بِأَصْحَابِهِ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّهُ مَسَّ ذَكَرَهُ، فَتَوَضَّأَ وَلَمْ يَأْمُرْهُمْ أَنْ يُعِيدُوا. قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ: عَلِمْتُ أَنَّ أَحَدًا قَالَ: يُعِيدُونَ، قَالَ: لَا إِلَّا حَمَّادٌ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ساتھیوں کو نماز پڑھائی، پھر انہوں نے بتلایا کہ انہوں نے اپنی شرم گاہ کو چھوا تھا، لہٰذا انہوں نے وضوء کیا (اور دوبارہ نماز پڑھی) جبکہ انہوں نے لوگوں کو نماز دوہرانے کا حکم نہیں دیا۔

ابن مہدی کہتے ہیں کہ میں نے سفیانؒ سے کہا: میرے علم میں آیا ہے کہ کسی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ "لوگ نماز دوہرائیں" تو انہوں نے کہا: نہیں، یہ صرف حماد نے بیان کیا ہے۔

[١٣٧٥]..... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، ثنا مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ، قَالَ: صَلَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً مَكْتُوبَةً، فَضَمَّ يَدَهُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا صَلّٰى قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: ((لَا إِلَّا أَنَّ الشَّيْطَانَ أَرَادَ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيَّ فَخَنَقْتُهُ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ لِسَانِهِ عَلٰى يَدَيْ، وَأَيْمُ اللهِ لَوْلَا مَا سَبَقَنِي إِلَيْهِ أَخِي سُلَيْمَانُ

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فرض نماز پڑھی تو آپ ﷺ نے نماز میں اپنا ہاتھ بھینچ لیا۔ پھر جب آپ نماز پڑھ چکے تو ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم جاری ہوا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، وہ یہ بات تھی کہ شیطان نے میرے سامنے سے گزرنا چاہا تو میں نے اس کو گردن سے پکڑ لیا، یہاں تک کہ میں نے اپنے ہاتھ پر اس کی زبان کی ٹھنڈک محسوس کی۔ اور اللہ کی قسم! اگر میرے

لَارْتَبَطَ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى يَطُوفَ بِهِ وِلْدَانُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ)). ❶

بھائی سلیمان علیہ السلام اس کی طرف مجھ پر سبقت نہ لے گئے ہوتے (یعنی انہیں جنوں پر غلبہ حاصل تھا اور یہ ملکہ انہی کو حاصل ہوا تھا) تو میں (اس شیطان کو پکڑ کر) مسجد کے ایک ستون سے باندھ دیتا، یہاں تک کہ اہل مدینہ کے بچے اس کے گرد کھیلتے کودتے۔

[١٣٧٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى صَلَاةً فَقَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ عَرَضَ لِي يُفْسِدُ عَلَيَّ الصَّلَاةَ، فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَذَعَتُّهُ وَلَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُوثِقَهُ إِلَى سَارِيَةٍ حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ أَجْمَعُونَ أَوْ كُلُّكُمْ، فَذَكَرْتُ قَوْلَ سُلَيْمَانَ: رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي، فَرَدَّهُ اللّٰهُ خَائِبًا. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک نماز پڑھائی، پھر فرمایا: یقیناً شیطان میرے سامنے آ گیا تھا (اور) وہ میری نماز خراب کرنے لگا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ دے دیا، چنانچہ میں نے سختی سے اس کا گلا گھونٹ دیا اور میں نے ارادہ کیا کہ میں اسے ستون کے ساتھ باندھ دوں، یہاں تک کہ تم سب اسے دیکھ سکو لیکن مجھے سلیمان علیہ السلام کی یہ دعا یاد آ گئی کہ "اے میرے رب! مجھے ایسی بادشاہت عطا کرنا جو میرے بعد کسی کو بھی نہ ملے۔" چنانچہ (میں نے اسے چھوڑ دیا اور) اللہ تعالیٰ نے اسے رُسوا کر کے واپس بھیج دیا۔

[١٣٧٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ شَاذَانُ ثنا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَرَوِيُّ، ثنا الْمُقْرِءُ، قَالَا: نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْوُضُوءُ مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ، وَالتَّكْبِيرُ تَحْرِيمُهَا، وَالتَّسْلِيمُ تَحْلِيلُهَا وَفِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ فَسَلِّمْ)). قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ: يَعْنِي التَّشَهُّدَ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وضوء نماز کی کنجی ہے، تکبیر اس کی تحریم ہے اور سلام پھیرنا اس کی تحلیل ہے (یعنی تکبیر تحریمہ سے تمام کام اور باتیں وغیرہ حرام ہو جاتے ہیں اور سلام پھیرنے سے وہ سب حلال ہو جاتے ہیں) اور ہر دو رکعتوں میں تو سلام کہہ۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس (سلام کہنے) سے مراد تشہد ہے۔

## بَابُ صِفَةِ السَّهْوِ فِي الصَّلَاةِ وَأَحْكَامِهِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِي ذَالِكَ وَأَنَّهُ لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ

### نماز میں بھول جانے کی صورت اور احکام کا بیان، روایات کا اختلاف اور اس مسئلے کا بیان کہ نمازی کے آگے سے جو بھی چیز گزر جائے وہ نماز نہیں توڑتی

[١٣٧٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ مسند أحمد: ٢١٠٠٠

❷ صحيح البخاري: ٤٦١، ١٢١٠، ٣٢٨٤ - صحيح مسلم: ٥٤١ - مسند أحمد: ٧٩٦٩ - صحيح ابن حبان: ٦٤١٩

ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ الظُّهْرِ أَوِ الْعَصْرِ قَالَ: فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ فَوَضَعَ يَدَيْهِ عَلَيْهَا إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ الْغَضَبُ، ثُمَّ خَرَجَ سُرْعَانُ النَّاسِ وَهُمْ يَقُولُونَ: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، وَفِي النَّاسِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يُكَلِّمَاهُ، فَقَامَ رَجُلٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَمِّيهِ: ذَا الْيَدَيْنِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتِ الصَّلَاةُ، فَقَالَ: ((لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرِ الصَّلَاةُ))، قَالَ: بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْقَوْمِ، فَقَالَ: ((أَصَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ؟))، فَأَوْمَئُوا أَيْ نَعَمْ فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى مَقَامِهِ فَصَلَّى الرَّكْعَتَيْنِ الْبَاقِيَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ وَكَبَّرَ. فَقِيلَ لِمُحَمَّدٍ: ثُمَّ سَلَّمَ فِي السَّهْوِ، قَالَ: لَمْ أَحْفَظْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَلَكِنْ نُبِّئْتُ أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، قَالَ: ثُمَّ سَلَّمَ. ❶

ہمیں سہ پہر کی دو نمازوں (یعنی) ظہر یا عصر میں سے کوئی نماز پڑھائی تو آپ نے ہمیں دو رکعات پڑھا کر ہی سلام پھیر دیا۔ پھر آپ مسجد کے اگلے حصے میں موجود ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ اس پر رکھ لیے، ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کے اوپر تھا (اور) آپ کے چہرہ مبارک پر غصے کے آثار دِکھائی دے رہے تھے۔ پھر لوگ جلدی سے نکلے اور وہ کہہ رہے تھے: نماز کم ہوگئی، نماز کم ہوگئی۔ لوگوں میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے، لیکن وہ آپ ﷺ سے بات کرنے سے گھبرا رہے تھے۔ چنانچہ ایک صاحب کھڑے ہوئے جنہیں رسول اللہ ﷺ (پیار سے) ''ذوالیدین'' کہا کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ بھول گئے یا نماز کم کردی گئی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہ تو میں بھولا ہوں اور نہ ہی نماز کم ہوئی ہے۔ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ بھول گئے ہیں۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور استفسار فرمایا: کیا ذوالیدین نے سچ کہا ہے؟ تو لوگوں نے اشارے سے ''ہاں'' کہا، تو رسول اللہ ﷺ دوبارہ اپنے مقام (یعنی مصلیٰ امامت) پر آئے اور باقی دو رکعتیں پڑھا کر سلام پھیر دیا۔ پھر ''اللہ اکبر'' کہا اور اپنے (عام) سجدوں کے برابر، یا ان سے تھوڑا لمبا سجدہ کیا، پھر اُٹھے اور ''اللہ اکبر'' کہا۔ محمد (راوی) سے پوچھا گیا: پھر آپ نے سہو میں سلام پھیر دیا؟ تو انہوں نے کہا: مجھے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے (روایت کردہ حدیث میں تو یہ الفاظ) یاد نہیں، البتہ مجھ تک سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کا یہ بیان پہنچا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

۱۳۷۹۔۔۔۔۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ہر وہ شخص جس نے یہ حدیث روایت

❶ صحيح البخاري: ۷۱٤، ۱۲۲۸، ۷۲۵۰۔ صحيح مسلم: ۵۷۳ (۹۷)، (۹۸)۔ مسند أحمد: ۷۲۰۱، ۷۳۷٤، ۷۳۷٦، ۷۸۲۰۔ صحيح ابن حبان: ۲۲٤۹، ۲۲۵۳، ۲۲۵٤، ۲۲۵۵، ۲۲۵٦

بْـنُ حَرْبٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا أَيُّوبُ، بِإِسْنَادِهِ نَـحْـوَهُ. قَـالَ أَبُـو دَاوُدَ: وَكُـلُّ مَـنْ رَوَى هٰـذَا الْـحَـدِيـثَ، لَـمْ يَقُلْ: ((فَأَوْمَئُوا)) إِلَّا حَـمَّادُ بْنُ زَيْدٍ.

کی، اس نے فَـأَوْمَـئُوا کے الفاظ بیان نہیں کیے، سوائے حماد بن زید کے۔

[۱۳۸۰]...... حَـدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْـنِ عَبْـدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْطَاكِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْـخَـوْلَانِـيُّ، نـا إِدْرِيـسُ بْـنُ يَـحْيَى أَبُو عَمْرٍو الْـمَـعْـرُوفُ بِالْخَوْلَانِيِّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ مُضَرَ، عَنْ صَـخْـرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَرْمَلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْـعَزِيزِ، يَقُولُ عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى بِالنَّاسِ فَمَرَّ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حِمَارٌ، فَقَالَ عَيَّاشُ بْـنُ أَبِـي رَبِـيـعَةَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ الـلّٰـهِ، فَـلَـمَّـا سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قَـالَ: ((مَنِ الْـمُـسَبِّـحُ آنِـفًا سُبْحَانَ اللّٰهِ؟))، قَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ الـلّٰـهِ إِنِّي سَمِعْتُ أَنَّ الْحِمَارَ يَقْطَعُ الصَّلَاةَ، قَالَ: ((لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ)). ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو آپ کے سامنے سے ایک گدھا گزر گیا۔ تو عیاش بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہنے لگے۔ جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو پوچھا: ابھی سُبْحَانَ اللّٰهِ کون کہہ رہا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں، کیونکہ میں نے سنا ہے کہ گدھا نماز توڑ دیتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔

[۱۳۸۱]...... حَـدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْـلُـولِ نا أَبِي ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَـاقَ بْـنِ الْبُهْـلُـولِ، ثـنا جَدِّي، ح وَحَدَّثَنَا الْـحُـسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ الْبُهْلُولِ، ثـنـا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا سَـالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، قَالُوا: ((لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ، وَادْرَأْ مَا اسْتَطَعْتَ)).

سالم بن عبداللہ اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور جس قدر ہو سکے تم (آگے سے گزرنے والے کو) روکو۔

[۱۳۸۲]...... حَـدَّثَـنَـا إِبْـرَاهِيـمُ بْنُ حَمَّادٍ، حَدَّثَنَا أَحْـمَـدُ بْنُ بُدَيْلٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا مُجَالِدٌ، عَنْ أَبِـي الْـوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ)). ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی چیز نماز کو نہیں توڑتی۔

❶ السنن الكبرٰى للبيهقي: ۲/ ۲۷۷

❷ سنن أبي داود: ۷۱۹، ۷۲۰۔ السنن الكبرٰى للبيهقي: ۲/ ۲۷۸

[١٣٨٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِيُّ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، ثنا عُفَيْرُ بْنُ مَعْدَانَ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَقْطَعُ الصَّلَاةَ شَيْءٌ)).

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

[١٣٨٤]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَآخَرُونَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْأَشْيَبُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَالِمٍ، وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ يُقَالُ لَا يَقْطَعُ صَلَاةَ الْمُسْلِمِ شَيْءٌ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کہا جاتا تھا: مسلمان کی نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی۔

[١٣٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَارِسِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ الْحَوْطِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا تَقْطَعُ صَلَاةَ الْمَرْءِ امْرَأَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا حِمَارٌ، وَادْرَأْ مِنْ بَيْنَ يَدَيْكَ مَا اسْتَطَعْتَ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ عورت، کتا اور گدھا آدمی کی نماز کو نہیں توڑتے (یعنی اگر ان میں سے کوئی آگے سے گزر جائے تو نماز نہیں ٹوٹتی) البتہ جس قدر ہو سکے اپنے آگے سے (گزرنے والے کو) روکو۔

[١٣٨٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ كُرْدِيٍّ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ زَارَ الْعَبَّاسَ فِي بَادِيَةٍ لَهُ، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كُلَيْبَةٌ وَحِمَارٌ لَمْ يُؤَخَّرَا وَلَمْ يُزْجَرَا. ❷

سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے ان کی بستی میں تشریف لائے، تو رسول اللہ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھائی، جبکہ آپ کے سامنے چھوٹی سی کتیا اور گدھا بیٹھا ہوا تھا، ان دونوں کو نہ تو اٹھایا گیا اور نہ جھڑکا گیا۔

[١٣٨٧]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ،

سند کے اختلاف کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

---

❶ صحيح مسلم: ٢٦٦ـسنن ابن ماجه: ٩٥٠ـمسند أحمد: ٧٩٨٣

❷ مسند أحمد: ١٧٩٧

ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا حَجَّاجٌ الْأَعْوَرُ، قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: زَارَ النَّبِيُّ ﷺ الْعَبَّاسَ، مِثْلَهُ.

[١٣٨٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْجَمَّالِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ أَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ فِي بَادِيَةٍ لَنَا، فَصَلَّى بِنَا الْعَصْرَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ كُلَيْبَةٌ وَحِمَارٌ لَنَا فَمَا نَهْنَهَهُمَا وَمَا رَدَّهُمَا.

سیدنا فضل بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم اپنی بستی میں تھے، تو آپ ﷺ نے ہمیں عصر کی نماز پڑھائی، جبکہ آپ کے سامنے ہماری چھوٹی سی کتیا اور گدھا بیٹھے ہوئے تھے، لیکن آپ ﷺ نے نہ تو ان دونوں کو ڈانٹا اور نہ ہی انہیں وہاں سے اٹھایا۔

[١٣٨٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ الْأَبْرَشُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الصَّلَاةِ فَأَتَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، فَقَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي النُّقْصَانِ فَلْيُصَلِّ حَتَّى يَكُونَ الشَّكُّ فِي الزِّيَادَةِ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نماز کا کوئی معاملہ ذکر کیا۔ پھر عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے کہا: کیا میں آپ کو ایسی حدیث نہ بیان کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کسی کو (نماز میں رکعت کی) کمی کا شک پڑ جائے تو اسے نماز پڑھنی چاہیے، یہاں تک کہ وہ شک اضافے میں ہو جائے (یعنی اسے یہ محسوس ہونے لگے کہ اب کمی نہیں رہی بلکہ شاید اضافہ ہو گیا ہو)۔

[١٣٩٠]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مَكْحُولٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَا يَدْرِي أَزَادَ أَمْ نَقَصَ، فَإِنْ كَانَ شَكَّ فِي الْوَاحِدَةِ وَالثِّنْتَيْنِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً، وَإِنْ كَانَ شَكَّ فِي الثَّلَاثِ وَالثِّنْتَيْنِ

مکحول سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ زیادہ پڑھ لی ہے یا کم، تو اگر اس کو ایک اور دو رکعتوں کے بارے میں شک ہوا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ انہیں ایک ہی بنائے (یعنی ایک رکعت سمجھ کر دوسری رکعت ادا کر لے) اگر اس کو تین یا دو رکعات کے بارے میں شک ہو تو اسے چاہیے کہ وہ انہیں دو شمار کرے اور اگر اسے تین یا چار کے

❶ مسند أحمد: ١٦٥٦، ١٦٧٧، ١٦٨٩

فَلْيَجْعَلْهُمَا ثِنْتَيْنِ، وَإِنْ كَانَ شَكَّ فِي الثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثَلَاثًا، حَتَّى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ)). وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: قَالَ لِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: أَسْنَدَ لَكَ مَكْحُولٌ هٰذَا الْحَدِيثَ؟ قُلْتُ: مَا سَأَلْتُهُ، قَالَ: فَإِنَّهُ ذَكَرَهُ عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ.

بارے میں شک ہو تو اسے چاہیے کہ وہ انہیں تین رکعتیں بنا لے (اور چوتھی پڑھ لے) یہاں تک کہ وہم اضافے کے بارے میں ہو جائے (یعنی کمی کا شک اس طرح زائل ہو جائے کہ اسے یہ وہم ہونے لگے کہ کوئی رکعت اضافی پڑھ لی ہے)۔

محمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ مجھ سے حسین بن عبداللہ نے پوچھا: کیا مکحول نے یہ حدیث آپ کو سنداً بیان کی ہے؟ میں نے کہا: میں نے ان سے پوچھا نہیں۔ تو انہوں نے کہا کہ انہوں نے (یعنی مکحول نے) اس روایت کو کریب سے، انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

[١٣٩١]...... حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ الْأُبُلِّيُّ، ثنا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[١٣٩٢]...... وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ أَبُو بَكْرٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، ثنا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ الْعَنْبَرِيُّ يَنْزِلُ الرُّهَا، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ سَهَى فِي ثَلَاثَةٍ أَوْ أَرْبَعَةٍ فَلْيُتِمَّ، فَإِنَّ الزِّيَادَةَ خَيْرٌ مِنَ النُّقْصَانِ)).

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو تین یا چار رکعات کے بارے میں بھول ہوئی ہو تو اسے چاہیے کہ وہ پورا کرے (یعنی ایک رکعت اور پڑھ لے) کیونکہ اضافہ؛ کمی سے بہتر ہے۔

[١٣٩٣]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاوِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، ثنا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، ثنا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَهَى

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو دو یا ایک کے بارے میں بھول ہو جائے تو اسے ان کو ایک ہی رکعت بنا لینا چاہیے (اور ایک اور رکعت پڑھ لے) جب اسے دو یا تین رکعات میں شک پڑ جائے تو اسے ان کو دو رکعات ہی شمار

أَحَدُكُمْ فِي الثِّنْتَيْنِ أَوِ الْوَاحِدَةِ فَلْيَجْعَلْهُمَا وَاحِدَةً، وَإِذَا شَكَّ فِي الثِّنْتَيْنِ أَوِ الثَّلَاثِ فَلْيَجْعَلْهُمَا اثْنَتَيْنِ، وَإِذَا شَكَّ فِي الثَّلَاثِ أَوِ الْأَرْبَعِ فَلْيَجْعَلْهُمَا ثَلَاثًا، ثُمَّ لِيُتِمَّ مَا بَقِيَ حَتَّى يَكُونَ الْوَهْمُ فِي الزِّيَادَةِ وَلَا يَكُونَ فِي النُّقْصَانِ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ)). ❶

کرنا چاہیے اور جب اسے تین یا چار رکعات کے بارے میں شک ہو تو اسے ان کو تین رکعات بنا لینا چاہیے، پھر جو باقی رہ گئی ہو اسے مکمل کر لے، یہاں تک کہ وہم؛ اضافے کے بارے میں ہو جائے اور کمی کا شک نہ رہے، پھر وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے۔

[١٣٩٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْغَافِقِيُّ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَالِكَ أَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ يَوْمَ جَاءَهُ ذُو الْيَدَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ. لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس روز سہو کے دو سجدے کیے جس روز سلام پھیرنے کے بعد آپ کے پاس ذوالیدین آئے تھے۔ ان دونوں کے الفاظ ایک ہی ہیں۔

[١٣٩٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَا: نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، ثنا قَتَادَةُ بْنُ دِعَامَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ ذِي الْيَدَيْنِ بَعْدَ السَّلَامِ. وَاللَّفْظُ لِأَحْمَدَ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذوالیدین (کے بتلانے کے) دِن سلام کے بعد سجدہ کیا۔ یہ الفاظ احمد کے ہیں۔

[١٣٩٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا لَمْ يَدْرِ أَحَدُكُمْ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَوْ أَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ يَسْجُدُ بَعْدَ ذَالِكَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ، فَإِنْ كَانَ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو معلوم نہ ہو کہ اس نے تین رکعات نماز پڑھی ہے یا چار رکعات، تو اسے چاہیے کہ وہ کھڑا ہو اور ایک رکعت نماز پڑھے، پھر وہ اس کے بعد بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کرے۔ چنانچہ اگر اس کی نماز پانچ رکعات ہو جائے گی تو یہ دو سجدے اس کی نماز کو جفت بنا دیں گے اور اگر چار رکعات پڑھی ہوں گی تو یہ دو سجدے

❶ جامع الترمذی: ٣٩٨۔ سنن ابن ماجه: ١٢٠٩۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٢٤

❷ سیأتی بعده، وقد سلف مطولاً برقم: ١٣٧٨

صَلَّى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهُ صَلَاتَهُ، وَإِنْ كَانَتْ أَرْبَعًا أَرْغَمَتَا أَنْفَ الشَّيْطَانِ)) . ❶

شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے (یعنی اسے رُسوا کر دیں گے)۔

[١٣٩٧] ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، وَأَبُو النَّضْرِ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْمَاجِشُونُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، ثنا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فِي الثَّلَاثِ وَالْأَرْبَعِ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً حَتَّى يَكُونَ الشَّكُّ فِي الزِّيَادَةِ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا شَفَعَتَا لَهُ صَلَاتَهُ، وَإِنْ كَانَ أَتَمَّهَا فَهُمَا تُرْغِمَانِ أَنْفَ الشَّيْطَانِ)). زَادَ هٰذَا فِي حَدِيثِهِ: ((قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ))، وَتَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ مِنْ رِوَايَةِ مُوسَى بْنِ دَاوُدَ عَنْهُ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اسے تین یا چار رکعات کے متعلق شک ہو جائے تو اسے ایک رکعت (مزید) پڑھ لینی چاہیے، یہاں تک کہ شک اضافے میں ہو جائے (یعنی اسے یہ شک ہونے لگے کہ شاید اس نے زیادہ رکعات پڑھ لی ہیں) پھر وہ سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کرے۔ چنانچہ اگر اس نے پانچ رکعات نماز پڑھ لی ہو گی تو یہ دو سجدے اس کو جفت بنا دیں گے اور اگر اس نے پوری پڑھ لی ہو گی تو یہ دونوں سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔ اس نے اپنی حدیث میں یہ اضافہ کیا ہے کہ سلام پھیرنے سے پہلے۔

سلیمان بن بلال نے موسیٰ بن داؤد کی روایت سے اس کی موافقت کی۔

[١٣٩٨] ...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى مَا اسْتَيْقَنَ، ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، فَإِنْ كَانَ صَلَّى خَمْسًا كَانَتَا شَفْعًا لِصَلَاتِهِ، وَإِنْ كَانَ صَلَّى تَمَامَ الْأَرْبَعِ كَانَتَا تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ)). ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے تین رکعات نماز پڑھی یا چار۔ تو اسے چاہیے کہ وہ شک کو چھوڑ دے اور اس پر بنیاد رکھے جس پر اسے یقین ہو۔ پھر وہ سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے۔ چنانچہ اگر اس نے پانچ رکعات پڑھ لی ہوں گی تو یہ دو سجدے اس کی نماز کو جفت بنا دیں گے اور اگر اس نے پوری چار رکعات نماز پڑھی ہو گی تو یہ دو سجدے شیطان کے لیے رُسوائی کا باعث بن جائیں گے۔

❶ مسند أحمد: ١١٦٨٩، ١١٧٨٢، ١١٧٩٤، ١١٨٣٠۔صحيح ابن حبان: ٢٦٦٣، ٢٦٦٤، ٢٦٦٧، ٢٦٦٩

❷ صحيح مسلم: ٥٧١۔سنن أبي داود: ١٠٢٤۔مسند أحمد: ١١٦٨٩۔صحيح ابن حبان: ٢٦٦٣۔المستدرك للحاكم: ١/ ٣٢٢۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٣٣١

[۱۳۹۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُلْقِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ، فَإِنِ اسْتَيْقَنَ التَّمَامَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ تَامَّةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ نَافِلَةً وَالسَّجْدَتَانِ، وَإِنْ كَانَتْ نَاقِصَةً كَانَتِ الرَّكْعَةُ تَمَامًا لِصَلَاتِهِ وَالسَّجْدَتَانِ تُرْغِمَانِ أَنْفَ الشَّيْطَانِ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے تو اسے شک کو چھوڑ کر یقین کو اپنانا چاہیے۔ چنانچہ اگر اس کا یقین ہو کہ اس نے مکمل نماز پڑھی ہے (اور شک یہ ہو کہ شاید ایک اضافی پڑھ لی ہے) تو وہ دو سجدے کر لے، کیونکہ اگر تو اس کی نماز مکمل ہو گی تو ایک رکعت اور دو سجدے اس کے لیے نفل بن جائیں گے، اور اگر اس کی نماز کم ہو گی تو یہ ایک رکعت اس کی نماز کو پورا کر دے گی اور دو سجدے شیطان کی ناک کو خاک آلود کر دیں گے۔

[۱۴۰۰]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ مُسَاحِقٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ ابْنِ أَخِي أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ كَمْ صَلَّى أَرْبَعًا أَوْ ثَلَاثًا فَلْيَطْرَحِ الشَّكَّ وَلْيَبْنِ عَلَى الْيَقِينِ، ثُمَّ لِيَقُمْ فَيُصَلِّي رَكْعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ أَرْبَعًا وَقَدْ زَادَ رَكْعَةً كَانَتْ هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ تُشْفِعَانِ الْخَامِسَةَ، وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثًا كَانَتِ الرَّابِعَةُ تَمَامَهَا وَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ)). ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے تین رکعات نماز پڑھی یا چار۔ تو اسے چاہیے کہ وہ شک کو چھوڑ دے اور یقین پر بنیاد رکھ لے۔ پھر وہ اُٹھ کر ایک اور رکعت پڑھے، پھر بیٹھے بیٹھے ہی سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کرے۔ سو اگر اس کی نماز چار رکعات ہو اور اس نے ایک رکعت اضافی پڑھ لی ہو تو یہ دو سجدے پانچویں رکعت کو جفت بنا دیں گے اور اگر اس کی نماز تین رکعات ہو تو یہ چوتھی رکعت اس کی نماز کو پورا کر دے گی اور دو سجدے شیطان کے لیے رُسوائی کا باعث بن جائیں گے۔

[۱۴۰۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے تو اگر اس کو یہ یقین ہو کہ اس نے تین رکعات نماز پڑھی ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ پوری ایک رکعت نماز پڑھے، پھر وہ تشہد

❶ صحيح البخاري: ۸۳۰۔صحيح مسلم: ۵۷۰

اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَإِنِ اسْتَيْقَنَ أَنَّهُ قَدْ صَلَّى ثَلَاثًا فَلْيُصَلِّ وَاحِدَةً بِرَكْعَتِهَا وَسَجْدَتَيْهَا، ثُمَّ لِيَتَشَهَّدْ فَإِذَا فَرَغَ فَلَمْ يَبْقَ إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ، فَإِنْ كَانَ صَلَّى ثَلَاثًا وَكَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى رَابِعَةً كَانَتِ السَّجْدَتَانِ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ، وَإِنْ كَانَ صَلَّى أَرْبَعًا وَكَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِسَجْدَتَيْنِ)).

پڑھے، جب وہ (تشہد سے) فارغ ہو جائے اور صرف اس کا سلام پھیرنا ہی باقی رہ جائے تو اسے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرنے چاہئیں، پھر وہ سلام پھیر دے۔ لیکن اگر اس نے تین رکعات نماز پڑھی ہوگی تو اس نے جو ایک رکعت (بعد میں) پڑھی ہوگی وہ چوتھی رکعت بن جائے گی اور دو سجدے شیطان کی رُسوائی کا باعث بن جائیں گے۔ اور اگر اس نے چار رکعات نماز پڑھی ہوگی اور جو ایک رکعت (بعد میں) پڑھی ہوگی وہ پانچویں بن جائے تو وہ دو سجدوں کے ساتھ اس کو جفت بنا لے گا۔

[١٤٠٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي ذُؤَيْبُ بْنُ عِمَامَةَ، ثنا عَبْدُ الْمُهَيْمِنِ بْنُ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو وَكَانَ مِنَ النُّقَبَاءِ مِنْ بَنِي سَاعِدَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ التَّسْلِيمِ.

سیدنا منذر بن عمرو رضی اللہ عنہ، جو کہ بنو ساعدہ کے سرداروں میں سے تھے، بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سلام پھیرنے سے پہلے سہو کے دو سجدے کیے۔

[١٤٠٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، ثنا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، ثنا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَزَادَ أَمْ نَقَصَ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ يُسَلِّمُ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے اضافی نماز پڑھ لی ہے یا کم، تو اس کو چاہیے کہ وہ بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرے، پھر سلام پھیر دے۔

## بَابُ إِدْبَارِ الشَّيْطَانِ مِنْ سَمَاعِ الْأَذَانِ وَسَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ

### اذان کی آواز سن کر شیطان کا پیٹھ پھیر کر بھاگنے اور سلام پھیرنے سے سہو کے دو سجدے کرنے کا بیان

[١٤٠٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالُوا: ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، ثنا عَمِّي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب مؤذن اذان کہتا ہے تو شیطان مسجد سے نکل جاتا ہے اور دوڑ لگا دیتا ہے، لیکن جب مؤذن خاموش ہو جاتا ہے تو شیطان واپس آ جاتا ہے۔ پھر جب مؤذن نماز کی اقامت کہتا ہے تو شیطان مسجد سے گوز مارتا ہوا نکل جاتا

❶ مسند أحمد: ٧٢٨٦، ٧٦٩٤، ٧٨٠٣، ٧٨٢٢۔ صحیح ابن حبان: ٢٦٨٣

الطُّوسِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ صَفْوَانَ بْنِ سَلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ، ثُمَّ الزُّرَقِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ خَرَجَ الشَّيْطَانُ مِنَ الْمَسْجِدِ لَهُ حُصَاصٌ فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ رَجَعَ، فَإِذَا أَقَامَ الْمُؤَذِّنُ الصَّلَاةَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَلَهُ ضُرَاطٌ فَإِذَا سَكَتَ رَجَعَ حَتَّى يَأْتِيَ الْمَرْءُ الْمُسْلِمُ فِي صَلَاتِهِ، فَيَدْخُلُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَفْسِهِ لَا يَدْرِي أَزَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ، فَإِذَا وَجَدَ ذَالِكَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ يُسَلِّمُ)). ❶

ہے، لیکن جب وہ خاموش ہو جاتا ہے تو وہ پھر واپس آ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب مسلمان آدمی نماز شروع کرتا ہے تو شیطان اس کے اور اس کے نفس کے درمیان داخل ہو جاتا ہے، جس وجہ سے اسے یاد نہیں رہتا کہ اس نے اضافی نماز پڑھ لی ہے یا کم۔ لہٰذا جب تم میں سے کوئی شخص ایسی صورت پائے تو اسے سلام پھیرنے سے پہلے ہی بیٹھے بیٹھے دو سجدے کرنے چاہئیں، پھر وہ سلام پھیر دے۔

[١٤٠٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلَمْ يَدْرِ صَلَّى ثَلَاثًا أَمْ أَرْبَعًا فَلْيَقُمْ فَلْيُصَلِّ رَكْعَةً ثُمَّ لِيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ التَّسْلِيمِ، فَإِنْ كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي صَلَّى خَامِسَةً شَفَعَهَا بِهَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ، وَإِنْ كَانَتْ رَابِعَةً فَالسَّجْدَتَانِ تَرْغِيمٌ لِلشَّيْطَانِ)). ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس نے تین رکعات نماز پڑھی ہے یا چار رکعات، تو اسے چاہیے کہ وہ کھڑا ہو اور ایک رکعت نماز پڑھے، پھر وہ سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کرے۔ چنانچہ اگر تو اس نے جو رکعت پڑھی ہے وہ پانچویں ہوئی تو وہ ان دو سجدوں کے ساتھ اسے جفت بنا لے گا اور اگر وہ چوتھی رکعت ہوئی تو دو سجدے شیطان کے لیے رُسوائی کا باعث بن جائیں گے۔

[١٤٠٦]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْمُكْرَمِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَمْ يَدْرِ أَثَلَاثًا صَلَّى أَمْ أَرْبَعًا فَلْيُتِمَّ حَتَّى

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے اور اسے یاد نہ رہے کہ اس نے تین رکعات نماز پڑھی ہے یا چار، تو اسے (ایک رکعت مزید پڑھ کر اپنی نماز) مکمل کرنی چاہیے، یہاں تک کہ اسے یقین ہو جائے کہ اس نے مکمل نماز پڑھ لی ہے، پھر وہ سلام سے پہلے دو سجدے کرے۔ چنانچہ اگر اس

❶ صحيح البخاري: ١٢٣١، ٣٢٨٥۔ صحيح مسلم: ٣٨٩ (٨٣)۔ مسند أحمد: ١٠٧٦٩۔ صحيح ابن حبان: ١٦

❷ سلف برقم: ١٣٩٦

يَسْتَيْقِنَ أَنَّهُ قَدْ أَتَمَّ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ السَّلَامِ، فَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ وِتْرًا كَانَتْ شَفْعًا لِصَلَاتِهِ، وَإِنْ كَانَتْ صَلَاتُهُ شَفْعًا كَانَتْ تَرْغِيمًا لِلشَّيْطَانِ)) . ❶

کی نماز طاق ہوگی تو (یہ ایک رکعت) اس کی نماز کو جفت بنا دے گی اور اگر اس کی نماز جفت ہوگی تو یہ شیطان کے لیے رُسوائی کا باعث بن جائے گی۔

[١٤٠٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالُوا: ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ مَوْلَى عُثْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلَّى بِهِمْ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ وَعَلَيْهِ الْجُلُوسُ، فَسَبَّحَ النَّاسُ بِهِ، فَأَبَى أَنْ يَجْلِسَ حَتَّى إِذَا جَلَسَ لِلتَّسْلِيمِ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي . وَقَالَ النَّيْسَابُورِيُّ: قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ هٰذَا . ❷

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام محمد بن یوسف روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو بیان کرتے سنا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں نماز پڑھائی تو وہ دو رکعات کے بعد اُٹھ کھڑے ہوئے، جبکہ انہیں بیٹھنا تھا۔ تو لوگوں نے انہیں ''سبحان اللہ'' کہہ کر یاد دلایا لیکن وہ نہ بیٹھے، یہاں تک کہ جب وہ سلام پھیرنے کے لیے بیٹھے تو انہوں نے بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے۔
نیشاپوریؒ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے یہی کیا تھا۔

## بَابُ الْبِنَاءِ عَلٰى غَالِبِ الظَّنِّ
## ظنِ غالب کو بنیاد بنانے کا بیان

[١٤٠٨]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةً - قَالَ إِبْرَاهِيمُ: - فَلَا أَدْرِي أَزَادَ أَمْ نَقَصَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْءٌ؟ قَالَ: ((لَا وَمَا ذَالِكَ؟)) ، قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا، فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَلَمَّا سَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ نماز پڑھائی، مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے زیادہ پڑھا دی تھی یا کم، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو آپ سے کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، کیا ہوا؟ لوگوں نے بتلایا کہ آپ نے اس طرح نماز پڑھائی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ٹانگیں سیدھی کیں، قبلہ کی طرف رُخ کیا اور دو سجدے کیے، پھر سلام پھیر دیا۔ جب آپ نے سلام پھیرا تو اپنے رُخِ انور کے ساتھ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

❶ سلف برقم: ١٣٩٦

❷ مسند أحمد: ١٦٩١٧

الصَّلَاةِ شَيْءٌ أَنْبَأْتُكُمُوهُ وَلَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي، وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ، ثُمَّ يُتِمُّ عَلَيْهِ ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ)). ❶

یقیناً اگر نماز کے بارے میں کوئی نیا حکم آیا ہوتا تو میں نے تمہیں بتلا دینا تھا، لیکن میں صرف ایک بشر ہوں، مجھ سے بھی اسی طرح بھول ہو جاتی ہے جس طرح تم بھول جاتے ہو، لہٰذا جب میں بھول جاؤں تو تم مجھے یاد کرا دیا کرو، اور جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک پڑ جائے تو وہ درست بات کو تلاش کرے (یعنی وہ یہ تعین کرے کہ اسے یقین کس بات پر ہے) پھر وہ نماز مکمل کرے، پھر سلام پھیر دے، پھر دو سجدے کرے۔

[١٤٠٩]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا وَكِيعٌ، ثنا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ)).

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو نماز میں شک پڑ جائے تو وہ درست بات کو تلاش کرے، پھر وہ سہو کے دو سجدے کرے۔

[١٤١٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ السُّكَيْنِ أَبُو مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا مِسْعَرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ، فَأَيُّكُمْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيَنْظُرْ أَحْرَى ذَالِكَ بِالصَّوَابِ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تو صرف ایک بشر ہوں، مجھ سے بھی اسی طرح بھول ہو جاتی ہے جس طرح تم بھول جاتے ہو، لہٰذا تم میں سے جس کسی کو بھی اپنی نماز میں شک پیدا ہو جائے تو وہ اس بات کو دیکھے جو درست ہونے کے قریب تر ہے، پھر وہ اس پر (نماز کو) مکمل کرے، پھر سہو کے دو سجدے کرے۔

## بَابُ سُجُودِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ

### سلام پھیرنے کے بعد سجودِ سہو کرنے کا بیان

[١٤١١]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ

علقمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے سلام پھیرنے کے بعد سہو کے دو سجدے کرے۔ اور انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دو سجدے سلام پھیرنے کے بعد کیے تھے۔

❶ صحيح البخاري: ٤٠١، ٦٦٧١۔صحيح مسلم: ٥٧٢ (٨٩)، (٩٠)۔مسند أحمد: ٣٥٦٦، ٣٦٠٢، ٣٩٧٥، ٤١٧٤، ٤٢٣٧، ٤٣٤٨، ٤٤٣١۔صحيح ابن حبان: ٢٦٥٦، ٢٦٦٠، ٢٦٦٢، ٢٦٨١، ٢٦٨٢

وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَجَدَهُمَا بَعْدَ التَّسْلِيمِ. ❶

[١٤١٢]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ، قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يَجْلِسْ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَجَدَ سَجْدَتَي السَّهْوِ ثُمَّ سَلَّمَ بَعْدَ ذَالِكَ. ❷

سیدنا عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو دو رکعت پڑھا کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور بیٹھے نہیں۔ پھر جب آپ نے نماز مکمل کی تو سہو کے دو سجدے کیے، پھر اس کے بعد سلام پھیر دیا۔

## بَابُ: لَيْسَ عَلَى الْمُقْتَدِي سَهْوٌ وَعَلَيْهِ سَهْوُ الْإِمَامِ

### مقتدی پر سہو نہیں ہوتا، البتہ امام کے بھولنے پر مقتدی کو بھی سجدے کرنا لازم ہوں گے

[١٤١٣]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ بْنِ رُسْتُمَ السَّقَطِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمَدِينِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ سَهْوٌ، فَإِنْ سَهَا الْإِمَامُ فَعَلَيْهِ وَعَلَى مَنْ خَلْفَهُ السَّهْوُ، وَإِنْ سَهَا مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَلَيْسَ عَلَيْهِ سَهْوٌ وَالْإِمَامُ كَافِيهِ)) ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے (نماز پڑھ رہا) ہو اس پر سہو لازم نہیں آتا، لیکن اگر امام بھول جائے تو اس پر بھی اور اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں پر بھی سجدۂ سہو لازم ہو جاتا ہے، اور اگر وہ بھول جائے جو امام کے پیچھے (نماز پڑھ رہا) ہو تو اس پر سجدۂ سہو لازم نہیں آتا، بلکہ امام ہی اسے کفایت کر جاتا ہے۔

[١٤١٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْآمُلِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْعَبْسِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا سَهْوَ فِي وَثْبَةِ الصَّلَاةِ إِلَّا قِيَامٌ عَنْ جُلُوسٍ أَوْ جُلُوسٌ عَنْ قِيَامٍ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نماز میں بیٹھنے کی حالت میں سہو نہیں ہوتا، ہاں البتہ بیٹھ کر اُٹھتے وقت یا قیام سے بیٹھتے وقت سہو ہو سکتا ہے۔

[١٤١٥]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے

❶ مسند أحمد: ٣٥٧٠، ٤٣٥٨

❷ صحيح البخاري: ٨٢٩، ١٢٢٤، ١٢٣٠۔صحيح مسلم: ٥٧٠ (٨٥)، (٨٦)، (٨٧)۔سنن أبي داود: ١٠٣٤، ١٠٣٥۔جامع الترمذي: ٣٩١۔سنن النسائي: ٣/ ١٩۔سنن ابن ماجه: ١٢٠٦، ١٢٠٧

❸ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ٣٥٢

إِسْحَاقَ الْبُهْلُولُ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا عَمَّارُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْوَاسِطِيِّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ذَاكَرَنِي عُمَرُ السَّهْوَ فِي الصَّلَاةِ، فَأَتَانَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَوَقَفَ عَلَيْنَا، فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّ حَتَّى يَكُونَ شَكُّهُ فِي الزِّيَادَةِ)). ❶

میرے ساتھ نماز میں سہو کے مسئلے میں مذاکرہ کیا، تو عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے، پھر انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کو اپنی نماز میں شک پیدا ہو جائے تو اسے (مزید) نماز پڑھ لینی چاہیے، یہاں تک کہ اس کا شک اضافے کے بارے میں ہو جائے۔

[١٤١٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عُمَرَ نَتَذَاكَرُ الصَّلَاةَ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَقَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِذَا شَكَكْتَ فِي النُّقْصَانِ فَصَلِّ حَتَّى تَشُكَّ فِي الزِّيَادَةِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا (اور) ہم نماز پر مذاکرہ کر رہے تھے، تو عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ ہمارے پاس تشریف لائے اور انہوں نے کہا: کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتلاؤں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب تجھے (نماز میں) شک پڑ جائے تو (مزید) نماز پڑھ لیا کرو، یہاں تک کہ تمہیں یہ شک ہو جائے کہ زیادہ رکعات پڑھ لی ہیں۔

## بَابُ الْبِنَاءِ عَلَى التَّحَرِّي وَالسَّجْدَةِ بَعْدَ التَّسْلِيمِ وَالتَّشَهُّدِ قَبْلَهَا وَبَعْدَهَا

### اپنے اندازے کو بنیاد بنانے، سلام پھیرنے کے بعد سجدہ سہو اور اس سے قبل و بعد تشہد کا بیان

[١٤١٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا النُّفَيْلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كُنْتَ فِي صَلَاةٍ فَشَكَكْتَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ، وَأَكْثَرُ ظَنِّكَ عَلَى أَرْبَعٍ تَشَهَّدْتَ ثُمَّ سَجَدْتَ سَجْدَتَيْنِ وَأَنْتَ جَالِسٌ قَبْلَ أَنْ تُسَلِّمَ ثُمَّ تَشَهَّدْتَ أَيْضًا ثُمَّ تُسَلِّمُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ خُصَيْفٍ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ. وَوَافَقَ عَبْدَ الْوَاحِدِ سُفْيَانُ وَشَرِيكٌ وَإِسْرَائِيلُ، وَاخْتَلَفُوا

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نماز میں ہو اور تمہیں تین یا چار کے بارے میں شک پڑ جائے (یعنی یہ معلوم نہ ہو کہ تین رکعات پڑھی ہیں یا چار؟) اور تمہارا زیادہ گمان یہی ہو کہ تم نے چار رکعات پڑھی ہیں، تو (اس صورت میں جب) تم تشہد پڑھ لو تو پھر سلام پھیرنے سے پہلے بیٹھے بیٹھے ہی دو سجدے کرو، پھر اسی طرح تشہد پڑھو، پھر سلام پھیر دو۔

ابوداود کہتے ہیں کہ اسے عبدالواحد بن زیاد نے خصیف سے روایت کیا اور اسے مرفوع بیان نہیں کیا، اور سفیان، شریک اور اسرائیل نے عبدالواحد کی موافقت کی ہے جبکہ انہوں

❶ سلف برقم: ١٣٨٩

فِي مَتْنِهِ . ❶

نے اس کے متن میں اختلاف کیا ہے۔

## بَابُ الرُّجُوعِ إِلَى الْقُعُودِ قَبْلَ اسْتِتْمَامِ الْقِيَامِ

## مکمل کھڑے ہونے سے پہلے ہی بیٹھ جانے کا بیان

[١٤١٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللهِ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، ثنا سُفْيَانُ، ثنا جَابِرٌ، ثنا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُبَيْلٍ الْأَحْمَسِيُّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا قَامَ الْإِمَامُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَإِنْ ذَكَرَ قَبْلَ أَنْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ، وَإِنِ اسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلَا يَجْلِسْ وَسَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ)).

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْفِرْيَابِيُّ، وَمُؤَمَّلٌ وَغَيْرُهُمَا، عَنِ الثَّوْرِيِّ. ❷

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب امام دو رکعتوں کے بعد (تشہد میں بیٹھنے کی بہ جائے) کھڑا ہو جائے، پھر اگر اسے مکمل کھڑے ہونے سے پہلے یاد آ جائے (کہ اس نے تو بیٹھنا تھا) تو اسے چاہیے کہ وہ (اسی وقت) بیٹھ جائے اور اگر وہ پورا کھڑا ہو جائے تو پھر وہ مت بیٹھے اور (آخر میں) سہو کے دو سجدے کر لے۔

اسی طرح فریابی اور مؤمل وغیرہ نے اسے امام ثوری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

[١٤١٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَتَمَّ قَائِمًا فَلْيَمْضِ وَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ، وَإِنْ لَمْ يَسْتَتِمَّ قَائِمًا فَلْيَجْلِسْ وَلَا سَهْوَ عَلَيْهِ)).

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو شک پڑ جائے اور وہ دو رکعتیں پڑھ کر اگر مکمل کھڑا ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ کھڑا ہی رہے اور (آخر میں) دو سجدے کر لے، اور اگر وہ مکمل کھڑا نہ ہوا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ بیٹھ جائے، اس صورت میں اس پر سہو لازم نہیں آئے گا۔

[١٤٢٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ: لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي جَابِرٍ فِي حَدِيثِهِ إِنَّمَا تَكَلَّمَ فِيهِ لِرَأْيِهِ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَجَابِرٌ عِنْدِي لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي حَدِيثِهِ وَرَأْيِهِ.

ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا، انہوں نے جابر کی حدیث کے بارے میں کلام نہیں کی بلکہ انہوں نے تو صرف اس میں ان کی رائے پر کلام کی ہے۔ ابوداؤد فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک جابر نہ تو اپنی حدیث کے بارے میں قوی ہے اور نہ ہی اپنی رائے میں۔

❶ سنن أبي داود: ١٠٢٨ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥١٨ ـ مسند أحمد: ٤٠٧٥

❷ سنن أبي داود: ١٠٣٦ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٠٨ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٣٤٣ ـ مسند أحمد: ١٨٢١٦، ١٨٢٢٢

## بَابُ: تَحْلِيلُ الصَّلَاةِ التَّسْلِيمُ
## نماز کی تحلیل سلام پھیرنا ہے

[١٤٢١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْحَسَّانِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ)). وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: وَإِحْرَامُهَا وَإِحْلَالُهَا. ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نماز کی چابی وضوء ہے، اس کی تحریم ''اللہ اکبر'' کہنا ہے اور اس کی تحلیل سلام پھیرنا ہے۔ (تحریم سے مراد یہ ہے کہ بندہ جب نماز شروع کرتا ہے تو نماز کے علاوہ دیگر کام اور باتیں اس پر حرام ہو جاتی ہیں اور تحلیل سے مراد یہ ہے کہ جو امور نماز شروع کرتے وقت اس پر حرام ہو جاتے ہیں وہ سلام پھیرنے کے بعد سب حلال ہو جاتے ہیں)۔
عبیداللہ نے تحریم اور تحلیل کی جگہ اِحرام اور اِحلال کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

## بَابُ مَنْ أَحْدَثَ قَبْلَ التَّسْلِيمِ فِي آخِرِ صَلَاتِهِ أَوْ أَحْدَثَ قَبْلَ تَسْلِيمِ الْإِمَامِ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ
## اس بات کا بیان کہ جو شخص نماز کے آخر میں سلام پھیرنے سے پہلے یا امام کے سلام پھیرنے سے پہلے بے وضوء ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہی ہوتی ہے

[١٤٢٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ الْأَفْرِيقِيُّ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ فِي آخِرِ رَكْعَةٍ ثُمَّ أَحْدَثَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِهِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الْإِمَامُ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ)). عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ ضَعِيفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام رکعت کے آخر میں بیٹھ جائے، پھر اس کے پیچھے (نماز پڑھنے والا کوئی آدمی) امام کے سلام پھیرنے سے پہلے بے وضوء ہو جائے تو اس کی نماز مکمل ہو جاتی ہے۔
عبدالرحمان بن زیاد ضعیف راوی ہے، اس سے دلیل نہیں پکڑی جا سکتی۔

[١٤٢٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا زُهَيْرٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعٍ، وَبَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَضَى الْإِمَامُ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام نماز مکمل کر کے (تشہد میں) بیٹھ جائے اور وہ سلام پھیرنے سے پہلے بے وضوء ہو جائے تو اس کی نماز بھی مکمل ہو جاتی ہے اور جو شخص اس کے پیچھے (نماز پڑھ رہا) ہوتا ہے وہ بھی اپنی نماز مکمل کر لیتا ہے۔

❶ سلف برقم: ١٣٥٩

❷ شرح معانی الآثار للطحاوی: ١/ ٢٧٤

الصَّلَاةَ وَقَعَدَ فَأَحْدَثَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَمَنْ كَانَ خَلْفَهُ مِمَّنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ)).

[١٤٢٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، ثنا يُوسُفُ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، ثنا وَكِيعٌ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَحْدَثَ الْإِمَامُ بَعْدَمَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنْ آخِرِ سَجْدَةٍ وَاسْتَوَى جَالِسًا تَمَّتْ صَلَاتُهُ وَصَلَاةُ مَنْ خَلْفَهُ مِمَّنِ ائْتَمَّ بِهِ مِمَّنْ أَدْرَكَ أَوَّلَ الصَّلَاةِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب امام آخری سجدے کے بعد اپنا سر اُٹھائے اور برابر ہو کر بیٹھ جائے، تو اس کی نماز بھی مکمل ہو جاتی ہے اور اس کے پیچھے والے ان لوگوں کی نماز بھی مکمل ہو جاتی ہے جنہوں نے اس کی اقتدا کی اور نماز کے اوّل حصے میں شامل ہوئے۔

## بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ لَا يَسْتَطِيعُ الْقِيَامَ وَالْفَرِيضَةُ عَلَى الرَّاحِلَةِ

### ایسے مریض کی نماز کا بیان جو کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور سواری پر فرض نماز پڑھنے کا بیان

[١٤٢٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّالْقَانِيُّ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ، يَقُولُ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُكْتِبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: ((صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبِكَ)). ❶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی، تو میں نے نبی ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، لیکن اگر تم میں استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لو، لیکن اگر اس کی بھی تم استطاعت نہ رکھو تو پہلو کے بل (یعنی لیٹ کر) پڑھ لیا کرو۔

[١٤٢٦]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، عَنْ عَبْدَانَ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے عبدان اور ابن المبارک کے واسطے سے ابراہیم بن طہمان سے روایت کیا ہے۔

❶ صحيح البخاري: ١١١٧ ـ سنن أبي داود: ٩٥٢ ـ جامع الترمذي: ٣٧٢ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٢٣ ـ مسند أحمد: ١٩٨١٩ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١٦٩٣

[١٤٢٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ الْبُنْدَارُ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا وَكِيعٌ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ لِي النَّاصُورُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((صَلِّ قَائِمًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ)).

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ناسور کی بیماری تھی، تو میں نے نبی ﷺ سے نماز کے بارے میں مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، لیکن اگر تم میں استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھ لو، لیکن اگر اس کی بھی تم استطاعت نہ رکھو تو پہلو کے بل (یعنی لیٹ کر) پڑھ لیا کرو۔

[١٤٢٨]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا أَبُو عَامِرٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، بِهَذَا، أَوْ قَالَ: الْبَاسُورُ.

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔ یا راوی نے (اس میں ناسور کی جگہ) باسور کا لفظ بیان کیا ہے۔

[١٤٢٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ الْأَنْمَاطِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ غَزْوَانَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، ثنا ابْنُ الرَّمَّاحِ قَاضِي بَلْخَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ أَبِي سَهْلٍ الْبَصْرِيِّ الْعَتَكِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ صَاحِبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: انْتَهَيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَضِيقٍ، السَّمَاءُ مِنْ فَوْقِنَا وَالْبِلَّةُ مِنْ أَسْفَلِنَا، وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ وَأَقَامَ أَوْ أَقَامَ بِغَيْرِ أَذَانٍ، ثُمَّ تَقَدَّمَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى بِنَا عَلَى رَاحِلَتِهِ وَصَلَّيْنَا خَلْفَهُ عَلَى رَوَاحِلِنَا، وَجَعَلَ سُجُودَهُ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِهِ. ❶

سیدنا یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ ایک تنگ جگہ پر پہنچے، اوپر سے آسمان برس پڑا اور ہمارے نیچے کیچڑ ہو گیا، اور نماز کا وقت بھی آن پہنچا۔ تو مؤذن نے اذان اور اقامت کہی، یا بغیر اذان کے ہی اقامت کہہ دی، پھر نبی ﷺ آگے بڑھے اور اپنی سواری پر ہی ہمیں نماز پڑھائی اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے اپنی سواریوں پر ہی نماز پڑھی۔ آپ ﷺ نے اپنے سجدوں کو اپنے رکوع سے جھکا کر کیا۔

## بَابُ الْحَثِّ عَلَى صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ وَالْأَمْرِ بِهَا
## نماز باجماعت ادا کرنے کی ترغیب اور اس کا حکم

[١٤٣٠]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى، ثنا أَبُو حُذَيْفَةَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَا أَقْدِرُ عَلَى قَائِدٍ يُلَائِمُنِي

سیدنا ابن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہ (جو کہ نابینا صحابی تھے) نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً میں قائد (یعنی راستہ دکھانے والا) نہیں رکھ سکتا کہ جو مجھے ہر وقت میسر رہے، اور میرے (گھر) اور مسجد کے درمیان میں نہریں اور درخت بھی آتے ہیں، تو کیا مجھے اتنی گنجائش مل سکتی ہے کہ میں اپنے گھر میں

❶ جامع الترمذي: ٤١١ ـ مسند أحمد: ١٧٥٧٣

فِي كُلِّ سَاعَةٍ وَبَيْنِي وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ أَنْهَارٌ وَأَشْجَارٌ فَيَسْعُنِي أَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي، قَالَ: ((أَتَسْمَعُ الْإِقَامَةَ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَأْتِهَا)). ❶

نماز پڑھ لیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اقامت (اذان) سنتے ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر نماز پڑھنے (مسجد میں ہی) آؤ۔

## بَابُ قَضَاءِ الصَّلَاةِ بَعْدَ وَقْتِهَا وَمَنْ دَخَلَ فِي صَلَاةٍ فَخَرَجَ وَقْتُهَا قَبْلَ تَمَامِهَا

## نماز کا وقت گزر جانے پر اس کی قضاء کا بیان اور جو شخص نماز کے وقت میں ہی پڑھنا شروع کرے لیکن اس کی نماز مکمل ہونے سے پہلے اس نماز کا وقت ختم ہو جائے

[١٤٣١]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ بِلَالٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَنَامَ حَتَّى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلُّوا صَلَاةَ الْغَدَاةِ. ❷

سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ سو گئے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ تو آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا، انہوں نے اذان کہی، پھر آپ ﷺ نے وضوء کیا اور دو رکعت نماز پڑھائی، پھر لوگوں نے بھی صبح کی نماز ادا کی۔

[١٤٣٢]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عُذْرَةَ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَىٰ)). ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص صبح کی ایک رکعت نماز پڑھ لے، پھر سورج طلوع ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ دوسری رکعت بھی پڑھ لے۔

[١٤٣٣]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، ثنا أَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا عَفَّانُ، ثنا هَمَّامٌ، قَالَ: سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ؟ قَالَ: حَدَّثَنِي خِلَاسٌ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((يُتِمَّ صَلَاتَهُ)). ❹

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جس شخص نے صبح کی نماز کی ابھی ایک رکعت پڑھی ہو، پھر سورج طلوع ہو جائے تو) وہ اپنی نماز مکمل کرے۔

---

❶ صحيح مسلم: ٦٥٣ـ سنن أبي داود: ٥٥٢ـ سنن النسائي: ٢/ ١٠٩ـ مسند أحمد: ١٥٤٩٠، ١٥٤٩١ـ صحيح ابن حبان: ٢٠٦٣ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٣٧٣٨ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٥٠٨٧، ٥٠٨٨

❷ صحيح ابن خزيمة: ٩٩٨

❸ معرفة السنن والآثار: ٣/ ٤١٩

❹ مسند أحمد: ٧٢١٦، ١٠٣٣٩، ١٠٣٥٩

[١٤٣٤]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا أَبُو النَّضْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَتِيقٍ الْعَتِيقِيُّ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ، ثنا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے صبح کی نماز کی ایک رکعت پڑھ لی ہو، پھر سورج طلوع ہو جائے، تو اسے اپنی نماز مکمل کرنی چاہیے۔

[١٤٣٥]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ، ثنا أَبُو النَّضْرِ أَحْمَدُ بْنُ عَتِيقٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا هَمَّامٌ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ صَلَّى رَكْعَةً مِنَ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّ الصُّبْحَ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے صبح کی ایک رکعت نماز پڑھ لی، پھر سورج طلوع ہو گیا، تو اسے صبح کی نماز (مکمل) پڑھ لینی چاہیے۔

[١٤٣٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، ثنا أَبُو بَدْرٍ الْغُبَرِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، ثنا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُصَلِّهِمَا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے فجر کی دو رکعت نماز نہ پڑھی ہو، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے، تو اسے چاہیے کہ وہ دو رکعتیں پڑھ لے۔

[١٤٣٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ هَارُونَ الْأَسْكَافِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ أَبُو بِشْرٍ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنَامُوا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ فَاسْتَيْقَظُوا بِحَرِّ الشَّمْسِ فَارْتَفَعُوا قَلِيلًا حَتَّى اسْتَقَلَّتْ ثُمَّ أَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَقَامَ الْمُؤَذِّنُ فَصَلَّى الْفَجْرَ. ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے کہ لوگ سو گئے اور سورج کی تپش سے بیدار ہوئے، لوگ تب تک رُکے رہے جب تک کہ سورج صاف واضح نہ ہو گیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے اذان کہی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر سے پہلے کی دو سُنتیں ادا کیں، پھر مؤذن نے اقامت کہی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی۔

---

❶ مسند أحمد: ٨٠٥٦، ٨٥٧٠، ١٠٧٥١ ـ صحيح ابن حبان: ١٥٨١

❷ مسند أحمد: ١٩٨٧٢ ـ صحيح ابن حبان: ١٤٦١، ٢٦٥٠ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٤ ـ صحيح ابن خزيمة: ٩٩٤

[١٤٣٨]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ، ثنا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، ثنا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَنِمْنَا عَنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ فَأَذَّنَ ثُمَّ صَلَّيْنَا رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ حَتّٰى إِذَا أَمْكَنَتْنَا الصَّلَاةُ صَلَّيْنَا.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم نمازِ فجر سے سوئے ہی رہ گئے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو گیا۔ آپ ﷺ نے مؤذن کو حکم دیا تو اس نے اذان کہی، پھر ہم نے فجر کی دو سنتیں ادا کیں، یہاں تک کہ جب ہمیں نماز پڑھنا ممکن ہوا تو ہم نے نماز پڑھ لی۔

[١٤٣٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَنَصْرُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَا: نا أَسَدُ بْنُ مُوسٰى، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ جَاءَ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ الْفَجْرِ فَصَلّٰى مَعَهُ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ؟))، قَالَ: لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُهُمَا قَبْلَ الْفَجْرِ فَسَكَتَ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا. ❶

یحییٰ بن سعید اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ آئے اور نبی ﷺ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے تو انہوں نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو وہ کھڑے ہوئے اور فجر کی دو سنتیں ادا کیں۔ نبی ﷺ نے ان سے استفسار فرمایا: یہ دو رکعتیں کون سی ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں نے یہ فجر سے پہلے نہیں پڑھی تھیں۔ تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے اور کچھ نہیں فرمایا۔

[١٤٤٠]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ثنا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ، يُحَدِّثُنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّي بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَصَلَاةُ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ؟))، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنِّي لَمْ أَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ، قَالَ: فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. قَيْسٌ هٰذَا هُوَ جَدُّ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ. ❷

سیدنا قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا (تم نے) صبح کی نماز دو مرتبہ (پڑھی ہے)؟ آدمی نے کہا: میں نے وہ دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں جو ان دو (فرض) رکعات سے پہلے ہوتی ہیں، چنانچہ میں نے اب وہی پڑھی ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ اس کی یہ بات سن کر خاموش رہے۔
سیدنا قیس رضی اللہ عنہ، یحییٰ بن سعید کے دادا ہیں۔

[١٤٤١]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک غزوے کے سفر میں تھے، جب سحری کا

❶ صحيح ابن حبان: ١٥٦٣

❷ سنن أبي داود: ١٢٦٧ ـ جامع الترمذي: ٤٢٢ ـ سنن ابن ماجه: ١١٥٤ ـ مسند أحمد: ٢٣٧٦٠ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١٤/ ٢٣٩ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٥ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ٤٨٣

عُبَادَةَ، ثنا هِشَامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: سِرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ أَوْ قَالَ: فِي سَرِيَّةٍ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ السَّحَرِ عَرَّسْنَا، فَمَا اسْتَيْقَظْنَا حَتّٰى أَيْقَظَنَا حَرُّ الشَّمْسِ فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَثِبُ فَزِعًا دَهِشًا، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنَا فَارْتَحَلْنَا ثُمَّ سِرْنَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَضَى الْقَوْمُ حَوَائِجَهُمْ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ فَصَلَّيْنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَمَرَ فَأَقَامَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ، فَقُلْنَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا نَقْضِيهُمَا لِوَقْتِهِمَا مِنَ الْغَدِ؟ فَقَالَ لَهُمْ ﷺ: ((أَيَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ؟)). ❶

آخری پہر ہوا تو ہم ستانے کے لیے لیٹ گئے، پھر (ایسا سوئے کہ) ہماری آنکھ ہی نہیں کھلی، اور ہمیں سورج کی تپش نے بیدار کیا، ہم میں سے ایک آدمی گھبراہٹ اور پریشانی کی وجہ سے جلدی سے اُٹھ بیٹھا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے تو آپ نے ہمیں حکم فرمایا تو ہم نے کوچ کیا، پھر تب تک چلتے رہے جب تک کہ سورج بلند نہ ہو گیا، پھر لوگوں نے قضائے حاجت کی، پھر آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا تو انہوں نے اذان کہی، چنانچہ ہم نے دو رکعات (سنتیں) پڑھیں، پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو انہوں نے اقامت کہی اور آپ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا ہم کل ان دو رکعات کے وقت میں اس کی قضاء نہ پڑھ لیں؟ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہیں سود سے منع فرمایا ہے اور کیا وہ خود اسے تم سے قبول کر لے گا؟



[١٤٤٢]...... قُرِئَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، وَشَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، قَالَا: نا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ حَدِيثَ الْمِيضَأَةِ بِطُولِهِ وَقَالَ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ عَلَى مَنْ لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى يَجِيءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ الْأُخْرٰى، فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَلْيُصَلِّهَا حِينَ يَنْتَبِهُ لَهَا فَإِذَا كَانَ الْغَدُ فَلْيُصَلِّهَا عِنْدَ وَقْتِهَا)). ❷

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا۔ پھر راوی نے وضوء کے مِیضَأَة (برتن) والی لمبی حدیث بیان کی اور اس میں (یہ الفاظ) بیان کیے کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً نیند (آ جانے) میں (کسی کی) کوئی کوتاہی نہیں، بلکہ کوتاہی اس کی ہے جس نے (جاگنے کے بعد) دوسری نماز کا وقت آ جانے تک نماز نہیں پڑھی، جو اس طرح (نیند) کرے تو جب اس کے لیے جاگے تو یہ نماز پڑھ لے، پھر جب دوسرا دن آئے تو اس کے وقت پر اسے ادا کرے۔

[١٤٤٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ،

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر دنیا سے متعلقہ تمہارا کوئی معاملہ ہے تو یہ تمہارا مسئلہ ہے اور اگر دین سے متعلقہ تمہارا کوئی معاملہ ہے تو وہ میری طرف

❶ سلف برقم: ١٤٣٧

❷ صحيح مسلم: ٦٨١۔مسند أحمد: ٢٢٥٤٦۔صحيح ابن حبان: ١٤٦٠

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنْ كَانَ أَمْرُ دُنْيَاكُمْ فَشَأْنُكُمْ، وَإِنْ كَانَ أَمْرُ دِينِكُمْ فَإِلَيَّ))، فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَرَّطْنَا فِي صَلَاتِنَا، فَقَالَ: ((لَا تَفْرِيطَ فِي النَّوْمِ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ، فَإِذَا كَانَ ذَالِكَ فَصَلُّوهَا وَمِنَ الْغَدِ لِوَقْتِهَا)).

ہے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے اپنی نماز میں کوتاہی کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نیند (آ جانے) میں کوئی کوتاہی نہیں ہے، بلکہ کوتاہی تو بیداری (کے باوجود نماز کو مؤخر کرنے) میں ہے، لہٰذا جب ایسی صورت ہو تو یہ نماز پڑھ لیا کرو اور اگلے روز اس کے وقت پر پڑھا کرو۔

[١٤٤٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ، ثنا زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ نَوْمُهُمْ عَنِ الصَّلَاةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقَظَةِ، فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا وَلِوَقْتِهَا مِنَ الْغَدِ)). قَالَ: فَسَمِعَنِي عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ وَأَنَا أُحَدِّثُ هٰذَا الْحَدِيثَ، فَقَالَ لِي: يَا فَتًى احْفَظْهَا كُنْتَ تُحَدِّثُ فَإِنِّي قَدْ سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس لوگوں کا نماز کے وقت سوئے رہنے کا ذکر کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نیند (آ جانے) میں کوئی کوتاہی نہیں ہے، بلکہ کوتاہی تو بیداری میں ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی نماز (پڑھنا) بھول جائے یا نماز کے وقت میں سویا رہ جائے تو اسے چاہیے کہ جب اسے یاد آ جائے تب نماز پڑھ لے، اور اگلے روز اس کے (مقررہ) وقت پر پڑھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا تو سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے مجھ سے یہ حدیث سنی، تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے نوجوان! جو حدیث تو بیان کر رہا ہے اس کو یاد رکھنا، کیونکہ بلاشبہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

[١٤٤٥]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا أَبُو شَيْخٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ يَحْيَى، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِ هٰذِهِ الْقِصَّةِ، قُلْنَا: أَلَا نُصَلِّيهَا فِي غَدٍ؟ قَالَ: ((يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الرِّبَا وَيَأْخُذُهُ)). ❶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے اسی قصہ کے مثل مروی ہے (البتہ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ) ہم نے کہا: کیا ہم کل یہ نماز نہ پڑھ لیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں سُود سے منع کرتا ہے اور وہ خود اسے وصول کر لے گا؟

[١٤٤٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَقَالَ: ((يَنْهَاكُمُ اللّٰهُ عَنِ الرِّبَا وَيَقْبَلُهُ مِنْكُمْ)). ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے یہی (گزشتہ) حدیث ہی بیان کرتے ہیں، اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہیں سُود سے منع کرتا ہے اور (کیا) وہ خود اسے تم سے قبول کر لے گا؟

❶ سلف برقم: ١٤٣٧

❷ سلف برقم: ١٤٣٧

## بَابُ قَدْرِ الْمَسَافَةِ الَّتِي تُقْصَرُ فِي مِثْلِهَا صَلَاةٌ وَقَدْرِ الْمُدَّةِ
### اس مسافت کی مقدار کا بیان جس میں نماز قصر پڑھی جا سکتی ہے اور کتنی مدت تک؟

[۱٤٤٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ التِّرْمِذِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا أَهْلَ مَكَّةَ لَا تَقْصُرُوا الصَّلَاةَ فِي أَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ بُرُدٍ مِنْ مَكَّةَ إِلَى عَسْفَانَ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اہل مکہ! تم چار بُرد سے کم فاصلے پر نماز کو قصر مت کیا کرو۔ مکہ سے عسفان تک (چار بُرد کا فاصلہ بنتا ہے۔ ایک بُرد چار فرسخ کے برابر ہوتا ہے اور ایک فرسخ تین میل کے مساوی ہوتا ہے، تو چار بُرد سے مراد سولہ میل کا فاصلہ ہوا)۔

[۱٤٤٨]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، قَالَا: ثنا لُوَيْنٌ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، وَحُصَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَقَامَ سَبْعَ عَشْرَةَ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَنَحْنُ إِذَا سَافَرْنَا فَأَقَمْنَا سَبْعَ عَشْرَةَ قَصَرْنَا، وَإِذَا زِدْنَا أَتْمَمْنَا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر کیا تو ہم نے سترہ دِن قیام کیا (اور) نماز کو قصر کرتے رہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ہم سفر کرتے اور سترہ دِن تک قیام کرتے تو قصر کرتے تھے اور جب ہم (اس سے) زیادہ قیام کرتے تو مکمل نماز پڑھتے تھے۔

[۱٤٤٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَقَمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ سَبْعَ عَشْرَةَ نَقْصُرُ الصَّلَاةَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَنَحْنُ نَقْصُرُ سَبْعَ عَشْرَةَ، فَإِنْ زِدْنَا أَتْمَمْنَا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں سترہ دِن قیام کیا تو ہم قصر نماز پڑھتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم سترہ دِن تک قصر کرتے تھے، لیکن جب زیادہ دِن قیام کرتے تو مکمل پڑھتے تھے۔

## بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فِي السَّفَرِ
### سفر میں دو نمازیں اکٹھی پڑھنے کا بیان

[۱٤٥٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى الْجُرْجَانِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام کریب بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کیا میں تمہیں رسول اللہ

❶ الموطأ لإمام مالك: ٣٨٣

❷ سنن أبي داود: ١٢٣٠ ـ مسند أحمد: ١٩٥٨، ٢٧٥٨، ٢٨٨٣، ٢٨٨٤ ـ صحيح ابن حبان: ٢٧٥٠ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ١٥١

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَعَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي السَّفَرِ؟ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: كَانَ إِذَا زَاغَتْ لَهُ الشَّمْسُ فِي مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ يَرْكَبَ، وَإِذَا لَمْ تَزِغْ لَهُ فِي مَنْزِلِهِ سَارَ حَتّٰى إِذَا حَانَتِ الْعَصْرُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَإِذَا حَانَتْ لَهُ الْمَغْرِبُ فِي مَنْزِلِهِ جَمَعَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْعِشَاءِ، وَإِذَا لَمْ تَحِنْ فِي مَنْزِلِهِ رَكِبَ حَتّٰى إِذَا حَانَتِ الْعِشَاءُ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا.

قَالَ الشَّيْخُ: رَوَى هٰذَا الْحَدِيثَ حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُسَيْنٌ، عَنْ كُرَيْبٍ وَحْدَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَرَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ كُرَيْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، فَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعَهُ أَوَّلًا مِنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ حُسَيْنٍ، كَقَوْلِ عَبْدِ الْمَجِيدِ عَنْهُ، ثُمَّ لَقِيَ ابْنُ جُرَيْجٍ حُسَيْنًا فَسَمِعَهُ مِنْهُ كَقَوْلِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ، وَحَجَّاجٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي حُسَيْنٌ، وَاحْتَمَلَ أَنْ يَكُونَ حُسَيْنٌ سَمِعَهُ مِنْ عِكْرِمَةَ وَمِنْ كُرَيْبٍ جَمِيعًا، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَكَانَ يُحَدِّثُ بِهِ مَرَّةً عَنْهُمَا جَمِيعًا كَرِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْهُ، وَمَرَّةً عَنْ كُرَيْبٍ وَحْدَهُ كَقَوْلِ حَجَّاجٍ، وَابْنِ أَبِي رَوَّادٍ، وَمَرَّةً عَنْ عِكْرِمَةَ وَحْدَهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ كَقَوْلِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ، وَتَصِحُّ الْأَقَاوِيلُ كُلُّهَا وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. [1]

ﷺ کی دورانِ سفر نماز کے بارے میں نہ بتلاؤں؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کے پڑاؤ کی جگہ میں اگر سورج اپنی جگہ سے ڈھلنا شروع ہو جاتا تو آپ سوار ہونے سے پہلے ظہر اور عصر کو جمع فرما لیتے، اور اگر پڑاؤ کے موقع پر ایسا نہ ہوتا تو آپ ﷺ اپنا سفر جاری رکھتے اور جب عصر کا وقت آ تا تو پڑاؤ کرتے اور ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی پڑھتے، اسی طرح اگر مغرب کا وقت پڑاؤ میں ہی ہو جاتا تو اسی وقت مغرب اور عشاء کو جمع فرما لیتے؛ ورنہ سفر جاری رکھتے اور عشاء کا وقت ہو جانے پر پڑاؤ کرتے اور مغرب وعشاء کی نماز اکٹھی پڑھ لیتے۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو حجاج نے ابن جریج سے روایت کیا، انہوں نے کہا: مجھے حسین نے خبر دی، انہوں نے اکیلے کریب سے روایت کیا اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ اس کو عثمان بن عمر نے ابن جریج سے، انہوں نے حسین سے، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ اسے عبدالمجید نے بھی ابن جریج سے روایت کیا ہے، انہوں نے ہشام بن عروہ سے، انہوں نے حسین سے، انہوں نے کریب سے اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ یہ تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔ احتمال ہے کہ ابن جریج نے پہلے ہشام بن عروہ سے یہ روایت سنی ہو اور انہوں نے حسین سے روایت کی ہو، جیسا کہ عبدالمجید کا ان کے حوالے سے قول ہے، پھر ابن جریج کی ملاقات حسین سے ہوئی ہو اور انہوں نے ان سے یہ روایت سنی ہو، جیسا کہ عبدالرزاق کا ابن جریج سے روایت کردہ قول ہے کہ مجھے حسین نے بیان کیا۔ اور یہ بھی احتمال ہے کہ حسین نے یہ روایت عکرمہ اور کریب (دونوں سے) اکٹھے سنی ہو اور انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ وہ اسے ایک مرتبہ ان دونوں

[1] مسند أحمد: ٣٤٨٠

سے بیان کیا کرتے تھے، جیسا کہ عبدالرزاق کی ان سے روایت ہے، اور ایک مرتبہ وہ صرف کریب سے روایت کرتے تھے، جیسا کہ حجاج اور ابن ابی روّاد کا قول ہے۔ اور ایک مرتبہ وہ اکیلے عکرمہ سے روایت کیا کرتے تھے اور وہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔ جیسا کہ عثمان بن عمرو کا قول ہے۔ یہ تمام باتیں ہی درست ہیں۔ واللہ اعلم

[١٤٥١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا، وَإِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ أَخَّرَهُمَا حَتَّى يُصَلِّيَهُمَا فِي وَقْتِ الْعَصْرِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سورج ڈھل جاتا تھا تو رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر کی اکٹھی نماز پڑھ لیتے اور جب آپ سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کر لیتے تو ان دونوں نمازوں کو مؤخر کر لیتے، یہاں تک کہ انہیں عصر کے وقت میں ادا فرماتے۔

[١٤٥٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَدْرٍ الدُّورِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا فَزَالَتِ الشَّمْسُ لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى يُصَلِّيَ الْعَصْرَ، وَإِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الزَّوَالِ صَلَّى كُلَّ وَاحِدَةٍ لِوَقْتِهَا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی مقام پر پڑاؤ کرتے اور سورج ڈھل جاتا تو آپ کوچ نہیں کرتے تھے، یہاں تک کہ عصر کی نماز پڑھ لیتے، اور جب آپ ﷺ سورج ڈھلنے سے قبل ہی کوچ فرما لیتے تو پھر ہر نماز کو اس کے وقت پر ہی ادا فرماتے۔

[١٤٥٣]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ مَاهَانَ أَبُو الرَّبِيعِ، ثنا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثنا مُوسَى بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ حِينَ تَزِيغُ الشَّمْسُ يَجْمَعُ بَيْنَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اس وقت کوچ فرماتے کہ جس وقت سورج ڈھل چکا ہوتا تو آپ ظہر اور عصر کو جمع فرما لیتے تھے اور جب آپ اس سے پہلے کوچ کر لیتے تو اسے عصر کے وقت تک مؤخر کر لیتے تھے۔

❶ انظر تخريج الحديث السابق

❷ سلف برقم: ١٤٥٠

الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ، وَإِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ ذَالِكَ أَخَّرَ ذَالِكَ إِلَى وَقْتِ الْعَصْرِ . ❶

[١٤٥٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ، ثنا شَبَابَةُ ، ثنا اللَّيْثُ ، عَنْ عَقِيلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ فِي السَّفَرِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ . ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دورانِ سفر ظہر اور عصر کو اکٹھے ادا کرنے کا ارادہ فرماتے تو ظہر کو مؤخر کر لیتے، یہاں تک کہ عصر کا اوّل وقت آ جاتا۔

[١٤٥٥]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ، ثنا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ ، ثنا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ سَارَ حَتَّى يَدْخُلَ وَقْتُ الْعَصْرِ فَيَنْزِلُ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمَا ، وَإِذَا لَمْ يَرْتَحِلْ حَتَّى تَزِيغَ الشَّمْسُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ ذَهَبَ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کر لیتے تو تب تک چلتے رہتے جب تک کہ عصر کا وقت نہ ہو جاتا، پھر آپ پڑاؤ کرتے اور ان دونوں نمازوں کو اکٹھا ادا فرماتے، اور جب آپ کوچ نہ فرماتے، یہاں تک کہ سورج ڈھل جاتا، تو آپ ظہر کی نماز پڑھتے، پھر روانہ ہوتے۔

[١٤٥٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ، ثنا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ الْعَصَّارُ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، ثنا مُفَضَّلٌ ، وَاللَّيْثُ ، وَابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ عُقَيْلٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُ وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ظہر اور عصر کی نماز کو جمع کرنا چاہتے تو ظہر کو مؤخر کرتے، یہاں تک کہ عصر کا اوّل وقت آ جاتا، پھر آپ ان دونوں کو اکٹھے ادا فرما لیتے۔

[١٤٥٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، قَالَا: نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ الْعُذْرِيُّ بِبَيْرُوتَ ، أَخْبَرَنِي أَبِي ، أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ وَجَاءَهُ خَبَرُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما مکہ سے آ رہے تھے تو انہیں (ان کی بیوی) صفیہ بنت ابی عبید (کے سخت بیمار ہونے) کی اطلاع ملی تو انہوں نے سفر تیز کر دیا۔ جب سورج غروب ہوا تو ان کے ساتھیوں میں سے ایک شخص نے ان سے کہا: نماز کا

❶ سلف برقم: ١٤٥٠

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ١٦٢ـمسند أحمد: ١٣٥٨٤ ، ١٣٧٩٩ـصحيح ابن حبان: ١٤٥٦ ، ١٥٩٢

صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ ، فَلَمَّا غَابَتِ الشَّمْسُ قَالَ لَهُ إِنْسَانٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: الصَّلَاةُ ، فَسَكَتَ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: الصَّلَاةُ فَسَكَتَ ، فَقَالَ لِلَّذِي قَالَ لَهُ الصَّلَاةُ: إِنَّهُ لَيَعْلَمُ مِنْ هٰذَا عِلْمًا لَا أَعْلَمُهُ ، فَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَانَ بَعْدَمَا غَابَ الشَّفَقُ سَاعَةً نَزَلَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ ، وَكَانَ لَا يُنَادِي لِشَيْءٍ مِنَ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ - وَقَالَ النَّيْسَابُورِيُّ: بِشَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ فِي السَّفَرِ - وَقَالَا جَمِيعًا: فَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيعًا جَمَعَ بَيْنَهُمَا ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بَعْدَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ سَاعَةً ، وَكَانَ يُصَلِّي عَلٰى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ أَيْنَ تَوَجَّهَتْ بِهِ السُّبْحَةُ فِي السَّفَرِ ، وَيُخْبِرُهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصْنَعُ ذَالِكَ . ❶

وقت ہو گیا ہے۔لیکن وہ خاموش رہے، پھر آپ کچھ دیر چلے تو آپ کے ساتھی نے آپ سے کہا: نماز کا وقت ہو گیا ہے۔لیکن آپ (اس بار بھی) خاموش رہے۔ پھر اس آدمی نے کہ جس نے آپ کو نماز کا کہا تھا، (اپنے آپ سے) کہا: یقیناً اس بارے میں آپ کے علم میں ایسی کوئی بات ہے جسے میں نہیں جانتا۔ پھر آپ چلتے رہے، یہاں تک کہ جب شفق غائب ہوگئی تو اس کے کچھ ہی وقت بعد آپ نے پڑاؤ کیا اور نماز کی اقامت کہی۔ آپ سفر میں نماز کی اذان نہیں کہا کرتے تھے۔ پھر آپ کھڑے ہوئے اور مغرب وعشاء دونوں نمازیں اکٹھی پڑھیں، پھر فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی سفر کرنا ہوتا تھا تو شفق غائب ہونے کے کچھ ہی وقت بعد مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے تھے اور آپ ﷺ دورانِ سفر اپنی سواری کی پیٹھ پر ہی نماز پڑھ لیا کرتے تھے، خواہ سواری آپ کا جدھر بھی رُخ کر دیتی۔ اور ابن عمر رضی اللہ عنہما نے لوگوں کو بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

[١٤٥٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ ، ثنا عَمِّي ، حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَخِيهِ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، قَالَ: أَتٰى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ خَبَرٌ مِنْ صَفِيَّةَ فَأَسْرَعَ السَّيْرَ ، ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ ، وَقَالَ: بَعْدَ أَنْ غَابَ الشَّفَقُ بِسَاعَةٍ . تَابَعَهُ ابْنُ وَهْبٍ .

سالم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جب صفیہ (کی بیماری) کی اطلاع ملی تو انہوں نے سفر تیز کر دیا، پھر انہوں نے نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کیا، اور (اس میں یہ الفاظ) بیان کیے کہ شفق کے غائب ہونے کے کچھ وقت بعد۔ ابن وہب نے اس کی موافقت کی ہے۔

[١٤٥٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا أَبِي ، ثنا أَبِي ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا ارْتَحَلَ حِينَ تَزُولُ الشَّمْسُ جَمَعَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ، وَإِذَا مَدَّ لَهُ السَّيْرُ أَخَّرَ الظُّهْرَ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اس وقت کوچ فرماتے تھے کہ جس وقت سورج ڈھل چکا ہوتا تھا تو آپ ظہر اور عصر کو اکٹھا ادا فرما لیتے اور جب جلدی چل پڑتے تو ظہر کو مؤخر کر لیتے اور عصر میں جلدی کر لیتے، پھر ان دونوں کو اکٹھا ادا فرما لیتے۔

❶ مسند أحمد: ٤٤٧٢ ، ٤٥٣١ ، ٥٣٠٥ ، ٥١٢٠ ، ٥١٦٣ ، ٥٤٧٨ ، ٥٥١٦ ، ٥٧٩١ ، ٥٨٣٨ ، ٦٣٧٥۔صحيح ابن حبان: ١٤٥٥

وَعَجَّلَ الْعَصْرَ ثُمَّ جَمَعَ بَيْنَهُمَا . ❶

[١٤٦٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا جَدَّ بِهِ السَّيْرُ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ. قَالَ سُفْيَانُ بَعْدُ فِي حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ: إِلَى رُبُعِ اللَّيْلِ، قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ فِي حَدِيثِهِ: قَالَ أَحَدُهُمْ فِي حَدِيثِهِ: إِلَى رُبُعِ اللَّيْلِ . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب سفر میں جلدی ہوتی تو آپ مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے تھے۔
سفیانؒ نے یحییٰ بن سعید کی حدیث میں اس کے بعد یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ چوتھائی رات تک۔ ابن صاعد نے اپنی حدیث میں کہا ہے کہ ایک راوی نے بیان کیا: چوتھائی رات تک۔

[١٤٦١]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَاصِمٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ قَوْلِ النَّيْسَابُورِيِّ . ❸

اختلافِ سند کے ساتھ پچھلی حدیث کے ہی موافق ہے۔

[١٤٦٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ السُّلَمِيُّ، ثنا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ الرَّمْلِيُّ، ثنا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، وَعَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، وَإِنْ تَرَحَّلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ حَتَّى يَنْزِلَ لِلْعَصْرِ، وَفِي الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذَالِكَ إِنْ غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَإِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَغِيبَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يَنْزِلَ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک میں تھے تو آپ کے کوچ کرنے سے پہلے سورج ڈھل گیا، چنانچہ آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز اکٹھی ادا فرمائی۔ اگر آپ سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تھے تو ظہر کو مؤخر کرتے، یہاں تک کہ عصر کے لیے پڑاؤ کرتے، اور مغرب میں بھی اسی کے مثل ہوتا، (یعنی) اگر آپ ﷺ کے کوچ فرمانے سے قبل ہی سورج غائب ہو جاتا تو آپ مغرب اور عشاء کو جمع کر لیتے لیکن اگر آپ سورج کے غائب ہونے سے پہلے کوچ کر لیتے تو آپ مغرب کو مؤخر کرتے، یہاں تک کہ آپ عشاء کے لیے پڑاؤ کرتے، پھر آپ ان دونوں کو اکٹھا ادا فرماتے۔

❶ مسند أحمد: ١١٤٣
❷ سلف برقم: ١٤٥٧
❸ سلف برقم: ١٤٥٧

لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا . ❶

[١٤٦٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلَانِسِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ مَوْهَبٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ، بِهٰذَا نَحْوَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ: الْمُفَضَّلَ بْنَ فَضَالَةَ

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ روایت ہی کے مثل ہے، البتہ اس میں مفضل بن فضالہ راوی کا ذکر نہیں ہے۔

[١٤٦٤]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَلْخِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ أَنْ تَزِيغَ الشَّمْسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إِلَى الْعَصْرِ حَتَّى يَجْمَعَهَا مَعَ الْعَصْرِ فَيُصَلِّيهُمَا جَمِيعًا، وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ زَيْغِ الشَّمْسِ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ سَارَ، وَكَانَ إِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ الْمَغْرِبِ أَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْعِشَاءِ، وَإِذَا ارْتَحَلَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ عَجَّلَ الْعِشَاءَ فَصَلَّاهَا مَعَ الْمَغْرِبِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهٰذَا لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا قُتَيْبَةُ. ❷

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ غزوہ تبوک میں تھے تو جب آپ نے سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ کیا تو ظہر کو عصر تک مؤخر کر دیا، یہاں تک کہ آپ نے دونوں نمازیں عصر کے وقت میں جمع کر لیں، پھر ان دونوں کو اکٹھا ادا کیا۔ جب آپ سورج ڈھلنے کے بعد کوچ کرتے تو ظہر اور عصر کی نماز پڑھ کر سفر شروع کرتے۔ جب آپ مغرب سے پہلے کوچ کرتے تو مغرب کو مؤخر کر لیتے، یہاں تک کہ اسے عشاء کے ساتھ ادا فرماتے اور جب آپ مغرب کے بعد کوچ فرماتے تو عشاء میں جلدی کر لیتے اور اسے مغرب کے ساتھ ہی ادا فرما لیتے۔

ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو صرف قتیبہ نے ہی روایت کیا ہے۔

[١٤٦٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَلْخِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْأَعْيَنُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا اللَّيْثُ، بِهٰذَا مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[١٤٦٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا وَكِيعٌ، وَجَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ وَاللَّفْظُ لِوَكِيعٍ، عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: اسْتُصْرِخَ عَلَى

نافع بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو (ان کی بیوی) صفیہ (کے سخت بیمار ہونے) کی اطلاع ملی اور وہ محوِ سفر تھے، تو انہوں نے سفر شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ جب سورج غروب ہو گیا تو انہیں کہا گیا کہ نماز کا وقت ہو گیا

❶ مسند أحمد: ٢١٩٩٧۔صحيح ابن حبان: ١٤٥٨، ١٥٩١، ١٥٩٣، ١٥٩٥

❷ سنن أبي داود: ١٢٢٠۔جامع الترمذي: ٥٥٣۔مسند أحمد: ٢٢٠٩٤۔صحيح ابن حبان: ١٤٥٨۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٣/ ١٦٣

صَفِيَّةَ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَسَارَ حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ ، قِيلَ لَهُ: الصَّلَاةُ فَسَارَ حَتَّى إِذَا كَادَ يَغِيبُ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى إِذَا غَابَ الشَّفَقُ صَلَّى الْعِشَاءَ ، ثُمَّ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا نَابَتْهُ حَاجَةٌ صَنَعَ هٰكَذَا . ❶

ہے۔ لیکن وہ چلتے رہے، یہاں تک کہ شفق غائب ہونے کے قریب وقت ہوا تو انہوں نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز پڑھی، پھر انتظار کیا، یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی تو عشاء کی نماز ادا کی، پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی ضروری کام درپیش ہوتا تھا تو آپ اسی طرح کرتے تھے۔

[١٤٦٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ ، ثنا أَبُو دَاوُدَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بِهٰذَا ، وَقَالَ: حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ غَيْبُوبَةِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى غَابَ الشَّفَقُ فَصَلَّى الْعِشَاءَ ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا عَجِلَ بِهِ صَنَعَ مِثْلَ الَّذِي صَنَعْتُ . ❷

اختلافِ سند کے ساتھ نافع اور عبداللہ بن واقد سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہی بیان کرتے ہیں، اور انہوں نے کہا کہ جب شفق غائب ہونے سے پہلے کا وقت ہوا تو آپ نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز پڑھی، پھر انتظار کیا، یہاں تک کہ شفق غائب ہوگئی، پھر آپ نے عشاء کی نماز پڑھی، پھر فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ کو جب جلدی سفر کرنا ہوتا تھا تو آپ اسی طرح کرتے تھے جیسے میں نے کیا۔

[١٤٦٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، أَخْبَرَنِي الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ ، أَخْبَرَنِي أَبِي ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَهُوَ يُرِيدُ أَرْضًا لَهُ فَيَنْزِلُ مَنْزِلًا ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ: إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ أَبِي عُبَيْدٍ لَمَّا بِهَا فَلَا أَظُنُّ أَنْ تُدْرِكَهَا ، وَذَالِكَ بَعْدَ الْعَصْرِ قَالَ: فَخَرَجَ مُسْرِعًا وَمَعَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَسِرْنَا حَتَّى إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ وَكَانَ عَهْدِي بِصَاحِبِي وَهُوَ مُحَافِظٌ عَلَى الصَّلَاةِ ، فَقُلْتُ: الصَّلَاةُ ، فَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيَّ وَمَضَى كَمَا هُوَ حَتَّى إِذَا كَانَ مِنْ آخِرِ الشَّفَقِ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَقَدْ تَوَارَى الشَّفَقُ فَصَلَّى بِنَا الْعِشَاءَ ثُمَّ

نافع بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ نکلا، آپ اپنی زمین پر جانے کا ارادہ رکھتے تھے، (راستے میں) آپ نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا تو ایک آدمی آپ کے پاس آیا اور اس نے کہا: (آپ کی بیوی) صفیہ بنت ابی عبید کی حالت بہت خراب ہے اور مجھے نہیں لگتا کہ آپ کے پہنچنے تک وہ زندہ رہیں گی۔ یہ عصر کے بعد کی بات ہے۔ تو آپ جلدی سے نکلے اور آپ کے ساتھ ایک قریشی تھا۔ ہم تب تک چلتے رہے جب تک کہ سورج غائب نہ ہوگیا، اور مجھے اپنے صاحب (یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) کے بارے میں اچھی طرح معلوم تھا کہ وہ نماز کے بہت پابند ہیں۔ چنانچہ میں نے عرض کیا: نماز کا وقت ہوگیا ہے۔ لیکن انہوں نے میری طرف توجہ نہ دی اور جیسے جا رہے تھے

❶ سلف برقم: ١٤٥٧

❷ سلف برقم: ١٤٥٧

أَقْبَلَ عَلَيْنَا ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا عَجَّلَ بِهِ أَمْرٌ صَنَعَ هٰكَذَا . ❶

ویسے ہی چلتے رہے، یہاں تک کہ جب شفق کا آخری وقت ہو گیا تو آپ نے پڑاؤ کیا اور مغرب کی نماز پڑھی، پھر نماز کی اقامت کہی جبکہ شفق چھپ چکی تھی، اور ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی، پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی کام جلدی میں ڈال دیتا تو آپ اسی طرح کرتے تھے۔

[١٤٦٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ ، ثنا أَبُو دَاوُدَ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ جَابِرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ . ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[١٤٧٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، حَدَّثَنَا عَطَّافُ بْنُ خَالِدٍ ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ ابْنِ عُمَرَ صَادِرِينَ مِنْ مَكَّةَ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ اسْتُصْرِخَ عَلٰى زَوْجَتِهِ صَفِيَّةَ ، فَأَسْرَعَ السَّيْرَ فَكَانَ إِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ نَزَلَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ، فَلَمَّا كَانَ ذَالِكَ اللَّيْلَةَ ظَنَنَّا أَنَّهُ نَسِيَ الصَّلَاةَ فَقُلْنَا لَهُ: الصَّلَاةُ ، فَسَارَ حَتّٰى إِذَا كَادَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ نَزَلَ فَصَلَّى ، وَغَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى الْعَتَمَةَ ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا فَقَالَ: هٰكَذَا كُنَّا نَصْنَعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . ❸

نافع بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ سے آ رہے تھے، یہاں تک کہ جب ہم راستے میں ہی تھے تو آپ کو آپ کی بیوی کے سخت بیمار ہونے کی اطلاع ملی، تو آپ نے سفر تیز کر دیا۔ آپ کا عمل یہ ہوتا تھا کہ جب سورج غائب ہو جاتا تو اُتر کر مغرب کی نماز پڑھتے تھے، لیکن اس رات ہمیں یوں لگا کہ جیسے آپ نماز بھول گئے ہیں، چنانچہ ہم نے آپ سے کہا: نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ لیکن آپ چلتے رہے، یہاں تک کہ جب شفق غائب ہونے کے قریب ہوئی تو آپ نے پڑاؤ کیا اور نماز پڑھی۔ اتنے میں شفق غروب ہو چکی تھی، پھر آپ اُٹھے اور عشاء کی نماز پڑھی۔ پھر آپ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اسی طرح کیا کرتے تھے۔

## بَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّفَرِ وَالْجَمْعِ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ وَصِفَةِ الصَّلَاةِ فِي السَّفِينَةِ

### سفر میں نماز کی صورت، بلا عذر دو نمازیں اکٹھی پڑھنے کا بیان اور کشتی میں نماز پڑھنے کا طریقہ

[١٤٧١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّيْمِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

ایک اور سند کے ساتھ (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل مروی ہے۔

❶ سلف برقم: ١٤٥٧

❷ سلف برقم: ١٤٥٧

❸ سلف برقم: ١٤٥٧

دَاوُدَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيثِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمِثْلِ حَدِيثٍ. ❶

[١٤٧٢]...... حَدَّثَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا ابْنُ دَاوُدَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ مِنْ ثَقِيفٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ جَعْفَرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ قَائِمًا إِلَّا أَنْ يَخْشَى الْغَرَقَ. قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: يَعْنِي فِي السَّفِينَةِ، فِيهِ رَجُلٌ مَجْهُولٌ.

سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھیں، سوائے اس صورت کے کہ انہیں ڈوب جانے کا خدشہ ہو۔ امام دارقطنیؒ فرماتے ہیں: یعنی کشتی میں۔
اس (روایت کی سند) میں ایک آدمی مجہول ہے۔

[١٤٧٣]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا جَابِرُ بْنُ كُرْدِيٍّ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عُلْوَانَ الْكَلْبِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ إِلَى الْحَبَشَةِ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ أُصَلِّي فِي السَّفِينَةِ؟ قَالَ: ((صَلِّ فِيهَا قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ)). حُسَيْنُ بْنُ عُلْوَانَ مَتْرُوكٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ کی طرف بھیجا، تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں کشتی میں کیسے نماز پڑھوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا، سوائے اس صورت کے کہ تجھے ڈوب جانے کا خدشہ ہو۔
حسین بن علوان متروک راوی ہے۔

[١٤٧٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ مِنْ أَصْلِهِ، ثنا بِشْرُ بْنُ فَافَا، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي السَّفِينَةِ، قَالَ: ((صَلِّ قَائِمًا إِلَّا أَنْ تَخَافَ الْغَرَقَ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے کشتی میں نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھڑے ہو کر نماز پڑھو، سوائے اس کے کہ تجھے ڈوب جانے کا خدشہ ہو۔

[١٤٧٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر عذر کے دو نمازیں اکٹھی ادا کیں تو اس نے ایک کبیرہ گناہ کا ارتکاب کیا۔
یہ حنش راوی ابوعلی الرحبی ہے، جو کہ متروک ہے۔

❶ سيأتي برقم: ١٤٧٣

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٥ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ١٥٥

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَمَعَ بَيْنَ صَلَاتَيْنِ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَقَدْ أَتَى بَابًا مِنْ أَبْوَابِ الْكَبَائِرِ)). حَنَشٌ هٰذَا أَبُو عَلِيٍّ الرَّحَبِيُّ مَتْرُوكٌ. ❶

## بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ فِي السَّفَرِ وَاسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ الصَّلَاةِ عَلَى الدَّابَّةِ

### سفر میں نفل نماز پڑھنے اور سواری پر نماز پڑھنے کی صورت میں قبلہ کی طرف رُخ کرنے کا بیان

[١٤٧٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ، نا أَبِي، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا رِبْعِيُّ بْنُ الْجَارُودِ الْهُذَلِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنِي الْجَارُودُ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ لِلصَّلَاةِ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ. ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے تھے اور نفل نماز پڑھنا چاہتے تھے تو اپنی اونٹنی کا رُخ قبلے کی طرف کرتے اور تکبیر کہہ (کر نماز شروع کر) دیتے۔

[١٤٧٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ، عَنِ الْجَارُودِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا كَانَ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رَاحِلَتِهِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَكَبَّرَ ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَتْ بِهِ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب محوِ سفر ہوتے تھے اور اپنی سواری پر نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو قبلہ کی طرف رُخ کرتے اور تکبیر کہتے، پھر جس طرف بھی سواری آپ کا منہ کر دیتی اسی طرف آپ نماز پڑھتے رہتے۔

[١٤٧٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا رِبْعِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْجَارُودِ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنِي الْجَارُودُ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَافَرَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَطَوَّعَ اسْتَقْبَلَ بِنَاقَتِهِ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ، ثُمَّ صَلَّى حَيْثُ وَجَّهَتْ بِهِ رِكَابُهُ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کرتے تھے اور (دورانِ سفر) نفل نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی اونٹنی کا رُخ قبلہ کی طرف کرتے اور تکبیر کہتے، پھر آپ نماز پڑھتے، خواہ آپ کی سواری جس طرف بھی آپ کا منہ کر دیتی۔

[١٤٧٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھے ایک

❶ جامع الترمذي: ١٨٨ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٢٧٥١ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٥ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ١٦٩

❷ صحيح البخاري: ١١٠٠ ـ صحيح مسلم: ٧٠٢ (٤١) ـ سنن أبي داود: ١٢٢٥ ـ سنن النسائي: ٢/ ٦٠ ـ مسند أحمد: ١٣١٠٩

الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ لِحَاجَةٍ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا، وَرَأَيْتُهُ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ فَتَنَحَّيْتُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ لِي: ((مَا صَنَعْتَ فِي حَاجَتِكَ؟))، قُلْتُ: صَنَعْتُ كَذَا وَكَذَا، وَقَالَ: ((إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي)). ❶

ضروری کام بھیجا، جب میں آپ کے پاس واپس آیا تو آپ اپنی سواری پر سوار تھے۔ میں نے آپ کو سلام کہا لیکن آپ نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا، اور (جب) میں نے آپ ﷺ کو رکوع وسجود کرتے دیکھا تو میں آپ سے ایک طرف کو ہٹ گیا، پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: کام کا کیا بنا؟ میں نے بتلایا کہ میں نے ایسے ایسے کر دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے سلام کا جواب دینے میں مجھے صرف یہ بات مانع ہوتی ہے کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں۔

## بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ جَالِسًا بِالْمَأْمُومِينَ

## مریض امام کی نماز کا بیان جب وہ مقتدیوں کو بیٹھ کر نماز پڑھائے

[١٤٨٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْأَنْمَاطِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، قَالَ: كَانَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ قَدِ اشْتَكَى عِرْقَ النِّسَاءِ وَكَانَ لَنَا إِمَامًا وَكَانَ يَخْرُجُ إِلَيْنَا فَيُشِيرُ إِلَيْنَا بِيَدِهِ أَنِ اجْلِسُوا فَنَجْلِسُ، فَيُصَلِّي بِنَا جَالِسًا وَنَحْنُ جُلُوسٌ.

محمود بن لبید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کو ''عرق النساء'' کی بیماری لاحق ہوگئی اور وہ ہمارے امام تھے، وہ ہماری طرف نکلا کرتے تھے اور اپنے ہاتھ سے ہمیں اشارہ کرتے کہ بیٹھ جاؤ، چنانچہ ہم بیٹھ جاتے، تو وہ ہمیں بیٹھ کر نماز پڑھاتے اور ہم بھی بیٹھے ہوتے تھے۔ (عرق النساء سے مراد ران سے شروع ہونے والا جوڑوں کا درد ہے)۔

[١٤٨١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ مَوْلَاةِ السَّائِبِ، عَنْ عَائِشَةَ وَرَفَعَتْهُ، قَالَ: ((صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ إِلَّا الْمُتَرَبِّعَ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا مرفوعاً بیان کرتی ہیں (یعنی آپ ﷺ نے فرمایا:) بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے سے آدھا اجر ملتا ہے، سوائے چارزانو بیٹھ کر پڑھنے والے کے۔

[١٤٨٢]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدَّلُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو

❶ صحيح البخاري: ١٠٩٤۔صحيح مسلم: ٥٤٠ (٣٨)۔سنن أبي داود: ١٢٢٧۔جامع الترمذي: ٣٥١۔مسند أحمد: ١٤١٥٦، ١٤٣٤٥، ١٤٥٥٥، ١٤٥٨٨، ١٤٦٢٢، ١٤٦٤٢، ١٤٧٨٨، ١٤٩٠٧، ١٥٠٦١، ١٥١٧٥۔صحيح ابن حبان: ٢٥٢٤، ٢٥٢٥

❷ مسند أحمد: ٢٤٣٢٥

بِـمَـكَّةَ ، ثنا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ ، ثنا هَارُونُ بْـنُ عَبْـدِ اللّٰهِ ، ثنا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ ، عَنْ حَفْصِ بْـنِ غِيَـاثٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيقٍ ، عَـنْ عَـائِشَةَ ، قَـالَـتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُـصَـلِّي مُتَرَبِّعًا . ❶

چارزانو بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔

[١٤٨٣]...... حَـدَّثَـنَـا عَبْـدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَيْشِيُّ ، ثنا حَمَّادُ بْـنُ سَـلَـمَةَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ وَجِعًا فَأَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُـصَـلِّـيَ بِـالنَّاسِ ، فَوَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خِفَّةً فَـجَـاءَ فَـقَـعَـدَ إِلٰـى جَـنْـبِ أَبِي بَكْرٍ ، فَأَمَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ قَاعِدٌ وَأَمَّ أَبُو بَكْرٍ النَّاسَ وَهُوَ قَائِمٌ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے کچھ خفت محسوس کی تو آپ تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے، پھر رسول اللہ ﷺ نے بیٹھ کر ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت کرائی، جبکہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر لوگوں کی امامت کرائی۔

[١٤٨٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا أَبُو هِشَـامٍ الرِّفَاعِيُّ ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، ثنا قَيْسٌ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ ، عَنِ الْأَرْقَمِ بْنِ شُرَحْبِيلَ ، عَـنِ ابْـنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ: ((مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِـالنَّاسِ)) ، وَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ خِـفَّةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْـنَ رَجُـلَيْـنِ فَتَـأَخَّرَ أَبُو بَكْرٍ فَأَشَارَ إِلَيْكَ مَكَانَكَ فَـجَاءَ فَجَلَسَ إِلٰى جَنْبِ أَبِي بَكْرٍ وَقَرَأَ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِي انْتَهٰى أَبُو بَكْرٍ مِنَ السُّورَةِ . ❸

سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے مرض کی حالت میں فرمایا: ابوبکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ اور (جب) نبی ﷺ نے خفت محسوس کی تو آپ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لیے نکلے (اور مسجد میں تشریف لے آئے) ابوبکر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو آپ ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر ہی کھڑے رہیں۔ پھر آپ ﷺ آئے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے اور سورت کی اسی جگہ سے قرأت شروع کر دی جہاں ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ختم کی تھی۔

[١٤٨٥]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، ثنا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ حَـرْبٍ ، ثـنا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

شعبی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کوئی شخص بیٹھ کر بالکل امامت نہ کرے۔

اس روایت کو جابر الجعفی کے علاوہ کسی نے بھی شعبی سے

❶ سنن النسائي: ٣/ ٢٢٣۔صحيح ابن حبان: ٢٥١٢۔المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٥۔صحيح ابن خزيمة: ٩٧٨ ، ١٢٣٨۔السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٣٠٥۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ٥٢٣٥

❷ صحيح البخاري: ٦٧٩ ، ٦٨٢۔صحيح مسلم: ٨١٤ (٩٧)۔جامع الترمذي: ٣٦٧٢۔سنن النسائي: ٢/ ٨٣۔سنن ابن ماجه: ١٢٣٣۔مسند أحمد: ٢٤٦٤٧۔صحيح ابن حبان: ٦٦٠١

❸ مسند أحمد: ١٧٨٤ ، ١٧٨٥

اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَؤُمَّنَّ أَحَدٌ بَعْدِي جَالِسًا)). لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَهُوَ مَتْرُوكٌ، وَالْحَدِيثُ مُرْسَلٌ لَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ.

روایت نہیں کیا۔ جبکہ یہ متروک راوی ہے اور یہ حدیث مرسل ہے، اس سے دلیل قائم نہیں ہوتی۔

## بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْقَوْسِ وَالْقَرْنِ وَالنَّعْلِ وَطَرْحِ الشَّيْءِ فِي الصَّلَاةِ إِذَا كَانَ فِيهِ نَجَاسَةٌ

## کمان، سینگ اور جوتا پہن کر نماز پڑھنے اور اگر کسی چیز کو نجاست لگی ہو تو اسے دورانِ نماز ہی اتار دینے کا بیان

[۱۴۸۶]...... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبُ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فِي الْقَوْسِ وَالْقَرْنِ، فَقَالَ: ((اطْرَحِ الْقَرْنَ وَصَلِّ فِي الْقَوْسِ)). ❶

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے کمان اور سینگ پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سینگ کو اُتار دو اور کمان پہن کر نماز پڑھ لو۔

[۱۴۸۷]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَمِينَةَ، ثنا صَالِحُ بْنُ بَيَانٍ، ثنا فُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (الأعراف: ۳۱)، قَالَ: الصَّلَاةُ فِي النَّعْلَيْنِ، وَقَدْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي نَعْلَيْهِ فَخَلَعَهُمَا فَخَلَعَ النَّاسُ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: ((لِمَ خَلَعْتُمْ نِعَالَكُمْ؟))، قَالُوا: رَأَيْنَاكَ خَلَعْتَ فَخَلَعْنَا، قَالَ: ((إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَتَانِي فَقَالَ: إِنَّ فِيهِمَا دَمَ حَلَمَةٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:) ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ "تم ہر مسجد کے پاس اپنی زینت کو پکڑو۔" (کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اس سے مراد) جوتے پہن کر نماز پڑھنا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے جوتے پہن کر نماز پڑھائی تو آپ نے انہیں (دورانِ نماز ہی) اُتار دیا، لوگوں نے بھی (آپ ﷺ کو دیکھ کر) جوتے اتار دیے۔ پھر جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: تم لوگوں نے جوتے کیوں اتار دیے تھے؟ صحابہ نے جواب دیا کہ ہم نے آپ کو اتارتے دیکھا تو ہم نے بھی اُتار دیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے بتلایا کہ ان میں چیچڑی کا خون لگا ہوا ہے۔

## بَابُ تَلْقِينِ الْمَأْمُومِ لِإِمَامِهِ إِذَا وَقَفَ فِي قِرَاءَتِهِ

## جب امام قراءت میں ٹھہر جائے تو مقتدی کا اسے لقمہ دینا

[۱۴۸۸]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ الصَّوَّافُ، أنا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كُنَّا نَفْتَحُ عَلَى الْأَئِمَّةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عہدِ رسالت میں اماموں کو لقمہ دیا کرتے تھے۔

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٦٢٧٧۔المستدرك للحاكم: ١/ ٣٣٥، ٣٣٦۔السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٢٥٥ ❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٦

[١٤٨٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مَنْ فَتَحَ عَلَى الْإِمَامِ فَقَدْ تَكَلَّمَ. مُحَمَّدُ بْنُ سَالِمٍ ضَعِيفٌ مَتْرُوكٌ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے امام کو لقمہ دیا اس نے کلام کر لی۔
محمد بن سالم ضعیف اور متروک راوی ہے۔

[١٤٩٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: ((هُوَ كَلَامٌ)). يَعْنِي: الْفَتْحَ عَلَى الْإِمَامِ. ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ کلام ہے، یعنی امام کو لقمہ دینا۔

[١٤٩١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا أَبُو حَفْصٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ أُرَاهُ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِذَا اسْتَطْعَمَكُمُ الْإِمَامُ فَأَطْعِمُوهُ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب امام تم سے لقمہ چاہے تو اسے لقمہ دے دیا کرو۔

[١٤٩٢]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ نَجِيحٍ، ثنا أَبُو مُعَاذٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةً فَقَرَأَ سُورَةً فَأَسْقَطَ مِنْهَا آيَةً فَلَمَّا فَرَغَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ آيَةَ كَذَا وَكَذَا أُنْسِخَتْ؟ قَالَ: ((لَا))، قُلْتُ: فَإِنَّكَ لَمْ تَقْرَأْهَا، قَالَ: ((أَفَلَا لَقَّنْتَنِيهَا؟)). ❷

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نماز پڑھائی تو آپ نے ایک سورت پڑھی، لیکن اس کی ایک آیت چھوٹ گئی، جب آپ (نماز پڑھا کر) فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ جو فلاں آیت ہے، کیا یہ منسوخ ہو گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا: آپ نے یہ آیت نہیں پڑھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم نے مجھے یاد دہانی کیوں نہ کرا دی؟

[١٤٩٣]...... حَدَّثَنِي ابْنُ مَنِيعٍ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا جَارِيَةُ بْنُ هَرِمٍ، ثنا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ يُلَقِّنُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّلَاةِ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ نماز میں ایک دوسرے کو لقمہ دے دیا کرتے تھے۔

---

❶ مصنف عبد الرزاق: ٢٨٢٢

❷ سنن أبي داود: ٩٠٧ـ مسند أحمد: ٢١١٤٠ـ صحيح ابن حبان: ٢٢٤٠، ٢٢٤١

## بَابُ قَدْرِ النَّجَاسَةِ الَّتِي تُبْطِلُ الصَّلَاةَ

### نجاست کی اس مقدار کا بیان جو نماز کو باطل کر دیتی ہے

[١٤٩٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطَ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَّارُ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، ثنا رَوْحُ بْنُ غُطَيْفٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((تُعَادُ الصَّلَاةُ مِنْ قَدْرِ الدِّرْهَمِ مِنَ الدَّمِ)). خَالَفَهُ أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو فِي اسْمِ رَوْحِ بْنِ غُطَيْفٍ، فَسَمَّاهُ غُطَيْفًا وَوَهِمَ فِيهِ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جسم یا کپڑوں وغیرہ پر) ایک درہم کے برابر خون لگا ہو تو اس نماز کو دوبارہ پڑھا جائے۔

اسد بن عمرو نے روح بن غطیف کے نام کے بارے میں اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے اس کا نام غطیف بیان کیا ہے اور اس میں انہیں وہم ہوا ہے۔

[١٤٩٥]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ، ثنا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ، ثنا أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ غُطَيْفٍ الطَّائِفِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا كَانَ فِي الثَّوْبِ قَدْرُ الدِّرْهَمِ مِنَ الدَّمِ غُسِلَ الثَّوْبُ وَأُعِيدَتِ الصَّلَاةُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کپڑے میں ایک درہم کے بہ قدر خون لگا ہو تو کپڑے کو دھویا جائے اور نماز کو دوہرایا جائے۔

[١٤٩٦]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ عَمْرٍو، بِهٰذَا. لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، غَيْرُ رَوْحِ بْنِ غُطَيْفٍ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

اختلاف سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔ اسے امام زہری رحمہ اللہ سے روح بن غطیف کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور وہ متروک الحدیث ہے۔

## بَابُ الْإِمَامِ يَسْبِقُ الْمَأْمُومِينَ بِبَعْضِ الصَّلَاةِ فَيَدْخُلُ مَعَهُمْ مِنْ حِينَ أَدْرَكَهُ وَيَكُونُ أَوَّلَ صَلَاتِهِ

### جب امام نماز کا کچھ حصہ پڑھا چکا ہو اور تاخیر سے آنے والا شخص جماعت میں شامل ہو اور یہ اس کی نماز کی پہلی رکعت ہو

[١٤٩٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا أَبُو يَزِيدَ الْخَرَّازُ هُوَ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنْ خُصَيْفِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا: إِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب امام سلام پھیرے تو تم اپنی دائیں جانب اور بائیں جانب سلام پھیرو اور اس کے بعد وہ تمہاری نماز کے کسی بھی حصے کا رخ بالکل نہ کرے۔

❶ الكامل لابن عدى: ٣/ ٩٩٨ـ المجروحين لابن حبان: ١/ ٢٩٨ـ الضعفاء للعقيلي: ٢/ ٥٦

فَسَلِّمْ عَنْ يَمِينِكَ، وَعَنْ شِمَالِكَ، وَلَا يَسْتَقْبِلَنَّ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِكَ بَعْدَهُ.

[۱٤٩٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: مَا أَدْرَكْتَ مَعَ الْإِمَامِ فَهُوَ أَوَّلُ صَلَاتِكَ، وَاقْضِ مَا سَبَقَكَ بِهِ مِنَ الْقُرْآنِ.

قتادہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم جو نماز امام کے ساتھ پاؤ وہ تمہاری نماز کا اوّل حصہ ہوتا ہے اور قرآن میں سے جو وہ تمہارے شامل ہونے سے پہلے پڑھ چکا ہو، اس کی قضاء دے لو۔

[۱٤٩٨]...... وَحَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، مِثْلَ قَوْلِ عَلِيٍّ.

سعید بن میبؒ سے بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے قول کے مثل ہی مروی ہے۔

[۱٤٩٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حُصَيْنٍ أَبُو سُلَيْمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ: سَأَلْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، وَسَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَقَالَا: لَا يَجْعَلُ مَا أَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ الْإِمَامِ أَوَّلَ صَلَاتِهِ.

محمد بن شعیب کہتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی اور سعید بن عبدالعزیز سے سوال کیا تو ان دونوں نے فرمایا: آدمی امام کی نماز کے جس حصے میں ملے وہ اسے اپنی نماز کا اوّل حصہ نہ بنائے۔

[۱٥٠٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا حَمْدُونُ بْنُ عَبَّادٍ أَبُو جَعْفَرٍ، ثنا شَبَابَةُ، حَدَّثَنَا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، وَالْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، كِلَاهُمَا عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ أَيَّامٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ الْعَاشِرِ وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ خِفَّةً، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يُهَادَى بَيْنَ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ، وَأُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، فَصَلَّى خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ قَاعِدًا. ❶

حسن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دس روز تک بیمار رہے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ نو روز تک لوگوں کو نماز پڑھاتے رہے۔ جب دسواں روز تھا تو نبی ﷺ نے خفت محسوس کی تو نبی ﷺ فضل بن عباس اور اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کا سہارا لے کر تشریف لائے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں بیٹھ کر نماز پڑھی۔

## بَابُ ذِكْرِ نِيَابَةِ الْإِمَامِ عَنْ قِرَاءَةِ الْمَأْمُومِينَ

## مقتدیوں کی قراءت سے امام کی قراءت کے کفایت کر جانے کا بیان

[۱٥٠١]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا سَهْلُ بْنُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔

❶ سلف موصولاً برقم: ۱٤٨٣، ۱٤٨٤

الْعَبَّاسِ التِّرْمِذِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ)). هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، وَسَهْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ مَتْرُوكٌ. ❶

یہ حدیث منکر ہے اور سہل بن عباس متروک راوی ہے۔

[١٥٠٢]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَلْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا عَبْدَانُ، عَنْ خَارِجَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلّٰى خَلْفَ الْإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ)). قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: رَفْعُهُ وَهْمٌ وَالصَّوَابُ عَنْ أَيُّوبَ، وَعَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ أَيْضًا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے امام کے پیچھے نماز پڑھی تو یقیناً امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔
ابوالحسن رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کو مرفوع کہنا وہم ہے اور درست بات یہ ہے کہ یہ ایوب کے واسطے سے ابن علیہ سے بھی مروی ہے۔

[١٥٠٣]..... ثنا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، ثنا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، وَأَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُمَا حُدِّثَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ: ((تَكْفِيكَ قِرَاءَةُ الْإِمَامِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما امام کی اقتدا میں قرأت کے بارے میں فرماتے ہیں کہ تجھے امام کی قرأت ہی کفایت کر جائے گی۔

[١٥٠٤]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيُّ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ)). لَا يَصِحُّ هٰذَا عَنْ سُهَيْلٍ، تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الرَّازِيُّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کا امام ہو (یعنی جو باجماعت نماز ادا کر رہا ہو) تو امام کی قرأت ہی اس کی قرأت ہوتی ہے۔
اس کا سہیل سے مروی ہونا درست نہیں ہے۔ اسے اکیلے محمد بن عباد الرازی نے اسماعیل سے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

[١٥٠٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: کیا ہر نماز میں قرأت (ضروری) ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ اس پر ایک انصاری شخص

❶ سلف برقم: ١٢٥٣

الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، يَقُولُ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ: أَفِي كُلِّ صَلَاةٍ قِرَاءَةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَجَبَتْ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ أَبُو الدَّرْدَاءِ وَكُنْتُ أَقْرَبَ الْقَوْمِ مِنْهُ، فَقَالَ: يَا كَثِيرُ مَا أَرَى الْإِمَامَ إِذَا أَمَّ الْقَوْمَ إِلَّا وَقَدْ كَفَاهُمْ. ❶

بولا: یہ واجب ہوگئی۔ (کثیر بن مرہ کہتے ہیں کہ) پھر ابوالدرداء رضی اللہ عنہ میری طرف متوجہ ہوئے اور میں دیگر لوگوں کی بہ نسبت ان کے قریب تھا، تو انہوں نے فرمایا: اے کثیر! میری رائے تو یہی ہے کہ جب امام لوگوں کی امامت کرائے تو وہی انہیں کافی ہو جاتا ہے۔

## بَابُ صَلَاةِ النِّسَاءِ جَمَاعَةً وَمَوْقِفِ إِمَامِهِنَّ

## عورتوں کی با جماعت نماز اور ان کی امام کے کھڑے ہونے کی جگہ

[١٥٠٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ جَمِيعٍ، حَدَّثَتْنِي جَدَّتِي، عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ وَكَانَتْ تَؤُمُّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَذِنَ لَهَا أَنْ تَؤُمَّ أَهْلَ دَارِهَا. ❷

ولید بن جمیع بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میری دادی اُمِ ورقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا جو کہ امامت کرایا کرتی تھیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں اجازت مرحمت فرمائی کہ وہ اپنے گھر والوں کی امامت کرالیا کریں۔

[١٥٠٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مَيْسَرَةُ بْنُ حَبِيبٍ النَّهْدِيُّ، عَنْ رَيْطَةَ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَتْ: أَمَّتْنَا عَائِشَةُ فَقَامَتْ بَيْنَهُنَّ فِي الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. ❸

ریطہ حنفیہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں امامت کرائی تو وہ فرض نماز میں عورتوں کے درمیان میں کھڑی ہوئیں۔

[١٥٠٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، أنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ حُجَيْرَةَ بِنْتِ حُصَيْنٍ، قَالَتْ: أَمَّتْنَا أُمُّ سَلَمَةَ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقَامَتْ بَيْنَنَا. حَدِيثٌ رَوَاهُ الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَأَةَ، عَنْ قَتَادَةَ فَوَهِمَ فِيهِ، وَخَالَفَهُ الْحُفَّاظُ شُعْبَةُ، وَسَعِيدٌ وَغَيْرُهُمَا. ❹

حجیرہ بنت حصین بیان کرتی ہیں کہ سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عصر کی نماز میں ہمیں امامت کرائی تو آپ ہمارے درمیان میں ہی کھڑی ہوئیں۔

اس حدیث کو حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے روایت کیا اور انہیں اس میں وہم ہوا ہے، جبکہ شعبہ اور سعید وغیرہ جیسے حفاظِ حدیث نے اس کی مخالفت کی ہے۔

[١٥٠٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ، ثنا

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ

---

❶ سنن النسائي: ٢/ ١٤٢

❷ سنن أبي داود: ٥٩١ ـ مسند أحمد: ٢٧٢٨٣

❸ مصنف عبد الرزاق: ٥٠٨٦ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٢/ ٨٩

❹ مصنف ابن أبي شيبة: ٢/ ٨٨ ـ مصنف عبد الرزاق: ٥٠٨٢

يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي بِالنَّاسِ وَرَجُلٌ يَقْرَأُ خَلْفَهُ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ: ((مَنْ ذَا الَّذِي يَخْتَلِجُ سُورَتَهُمْ؟))، فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ. قَوْلُهُ: فَنَهَاهُمْ عَنِ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ وَهْمٌ مِنْ حَجَّاجٍ وَالصَّوَابُ مَا رَوَاهُ شُعْبَةُ وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ وَغَيْرُهُمَا عَنْ قَتَادَةَ. ❶

لوگوں کو نماز پڑھا رہے تھے اور ایک آدمی آپ کے پیچھے قرأت کر رہا تھا، جب آپ (نماز سے) فارغ ہوئے تو استفسار فرمایا: اپنی سورت (کی قرأت سے مجھے) کون تشویش میں ڈال رہا تھا؟ پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو امام کے پیچھے قرأت سے منع فرمادیا۔

یہ قول کہ ''آپ ﷺ نے لوگوں کو امام کے پیچھے قرأت سے منع فرمادیا'' حجاج کی طرف سے وہم ہے، جبکہ درست بات وہ ہے جسے شعبہ اور سعید بن ابی عروبہ وغیرہ نے قتادہ سے روایت کیا۔

[١٥١٠]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْقَطَّانُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ فَقَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، فَقَالَ: ((أَيُّكُمُ الْقَارِئُ؟))، فَقَالَ الرَّجُلُ: أَنَا، فَقَالَ: ((لَقَدْ ظَنَنْتُ أَنَّ بَعْضَكُمْ خَالَجَنِيهَا)). قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ لِقَتَادَةَ: أَكَرِهَ ذَالِكَ؟ قَالَ: لَوْ كَرِهَ ذَالِكَ لَنَهَى عَنْهُ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھائی تو سورۃ الاعلیٰ کی قرأت کی۔ (پھر جب نماز مکمل کی) تو فرمایا: تم میں سے قرأت کون کر رہا تھا؟ ایک آدمی نے کہا: میں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً مجھے محسوس ہوا تھا کہ تم میں سے کوئی مجھے اس میں اُلجھا رہا ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے قتادہ سے پوچھا: کیا آپ ﷺ نے اسے ناپسند کیا؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اگر آپ ﷺ نے اسے ناپسند کیا ہوتا تو لازماً اس سے منع فرما دیتے۔

[١٥١١]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ يُصَلِّي وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا. ❷

مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے دیکھا، جبکہ ان کا زخم خون بہا رہا تھا۔

## بَيَانُ تَكْبِيرَاتِ صَلَاةِ الْجِنَازَةِ
## نماز جنازہ میں تکبیروں کا مسئلہ

[١٥١٢]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَبِيبٍ الْقَاضِي أَبُو حُصَيْنٍ، ثنا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْقُرَشِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ

صعصعہ بن صوحان سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عراق میں (جنازے کی) پانچ، چار اور سات تکبیریں کہیں، اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے گیارہ، نو،

❶ سلف برقم: ١٢٤٠

❷ الموطأ لإمام مالك: ١٠١

شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوحَانَ، أَنَّ عَلِيًّا كَبَّرَ بِالْعِرَاقِ الْخَمْسَ وَالْأَرْبَعَ وَالسَّبْعَ وَكَانَ يَقُولُ: قَدْ كَبَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِحْدٰى عَشْرَةَ، وَتِسْعًا، وَسَبْعًا، وَسِتًّا، وَخَمْسًا، وَأَرْبَعًا.

سات، چھے، پانچ اور چار تکبیریں کہی ہیں۔

## سُجُودُ الْقُرْآن
## قرآن کے سجودِ تلاوت کا بیان

[۱۵۱۳]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ لَفْظًا، نا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ سَجَدَ فِي صٓ. قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا حَفْصٌ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سورت ''ص'' میں سجدہ کیا تھا۔
ابن ابی داؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو صرف حفص نے ہی روایت کیا ہے۔

[۱۵۱۴]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، نا الْقَوَارِيرِيُّ، نا سُفْيَانُ بْنُ حَبِيبٍ، نا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ: ((سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ قرآن (کی تلاوت میں آنے والے) سجدوں میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے: سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ ''میرے چہرے نے اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اس کو پیدا کیا اور اپنی طاقت و قوت کے ساتھ اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔''

[۱۵۱۵]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَجَدَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ دَاوُدُ تَوْبَةً، وَسَجَدْنَاهَا شُكْرًا)) يَعْنِي صٓ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام نے اس میں توبہ کا سجدہ کیا اور ہم نے شکرانے کا سجدہ کیا۔ یعنی سورت ''ص'' میں۔

[۱۵۱۶]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ

عمر بن ذر اسی اسناد کے ساتھ نبی ﷺ سے اس سجدے کے

---

❶ مسند أبي يعلى الموصلي: ٥٩١٩ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٥١٩٠

❷ سنن أبي داود: ١٤١٤ـ جامع الترمذي: ٥٨٠، ٣٤٢٥ـ سنن النسائي: ٢/ ٢٢٢ـ مسند أحمد: ٢٤٠٢٢ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٢٠ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٢/ ٣٢٥

❸ سنن النسائي: ٢/ ١٥٩ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٢/ ٣١٩

الْحِنَّائِيُّ ، نا مُوسَى بْنُ عَلِيٍّ الْخُتُلِّيُّ ، نا رَجَاءُ بْنُ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ ذَرٍّ بِإِسْنَادِهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي السَّجْدَةِ الَّتِي فِي صَ ، سَجَدَهَا دَاوُدُ تَوْبَةً ، وَنَحْنُ نَسْجُدُهَا شُكْرًا .

بارے میں جو کہ سورت ''ص'' میں ہے، روایت کرتے ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے وہ سجدہ توبہ کے طور پر کیا اور ہم یہ سجدہ شکرانے کے طور پر کرتے ہیں۔

[١٥١٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، نا حَجَّاجٌ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: رَأَيْتُ عُمَرَ قَرَأَ عَلَى الْمِنْبَرِ ص فَنَزَلَ فَسَجَدَ ثُمَّ رَقِيَ عَلَى الْمِنْبَرِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے منبر پر سورت ''ص'' پڑھی، پھر نیچے اترے اور سجدہ کیا، پھر منبر پر چڑھ گئے۔

[١٥١٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَرَأَ ص عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ .

سائب بن یزید سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منبر پر سورت ''ص'' کی قرأت کی تو انہوں نے نیچے اُتر کر سجدہ کیا۔

[١٥١٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، نا أَبِي ، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ ، قَالَا: نا اللَّيْثُ ، نا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا فَقَرَأَ ص فَلَمَّا مَرَّ بِالسَّجْدَةِ نَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا مَعَهُ ، وَقَرَأَهَا مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا بَلَغَ السَّجْدَةَ تَشَزَّنَا لِلسُّجُودِ ، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: إِنَّمَا هِيَ تَوْبَةُ نَبِيٍّ وَلَكِنِّي أَرَاكُمْ قَدِ اسْتَعْدَدْتُمْ لِلسُّجُودِ فَنَزَلَ فَسَجَدَ وَسَجَدْنَا . ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک روز خطبہ دیا تو سورت ''ص'' پڑھی، جب آپ سجدے (کی آیت) پر پہنچے تو (منبر سے نیچے) اُترے اور سجدہ کیا، ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ سجدہ کیا۔ دوسری مرتبہ جب آپ نے اس سورت کی قرأت کی اور جب سجدے پر پہنچے تو ہم بھی سجدے کے لیے تیار ہو گئے، جب آپ ﷺ نے ہمیں دیکھا تو فرمایا: یہ تو صرف ایک نبی کی توبہ ہے لیکن میں تمہیں دیکھ رہا ہوں کہ تم سجدے کے لیے تیار ہو۔ پھر آپ ﷺ (منبر سے نیچے) اُترے اور سجدہ کیا، اور ہم نے بھی سجدہ کیا۔

[١٥٢٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِينَ ، نا

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں قرآن میں پندرہ سجدے پڑھائے، ان میں

❶ سنن أبي داود: ١٤١٠ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٨٤ ـ صحيح ابن حبان: ٢٧٦٥ ، ٢٧٩٩

ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سَعِيدٍ الْعُتَقِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُنَيْنٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ كُلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَقْرَأَهُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَجْدَةً فِي الْقُرْآنِ، مِنْهَا ثَلَاثٌ فِي الْمُفَصَّلِ وَفِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ. ❶

سے تین تو مفصل سورتوں میں ہیں اور دو سجدے سورۃ الحج میں ہیں۔

[١٥٢١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ، قَالُوا: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى أَبِي، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، أَنَّ الْمُشَرِّحَ بْنَ هَاعَانَ حَدَّثَهُ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي سُورَةِ الْحَجِّ سَجْدَتَانِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ إِنْ لَمْ تَسْجُدْهُمَا فَلَا تَقْرَأْهُمَا)). ❷

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اگر تم نے وہ سجدے نہ کرنے ہوں تو ان (سجدوں والی آیات) کی قرأت مت کر۔

[١٥٢٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ ثَعْلَبَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ سَجَدَ فِي الْحَجِّ سَجْدَتَيْنِ، قُلْتُ: فِي الصُّبْحِ؟ قَالَ: فِي الصُّبْحِ. ❸

عبداللہ بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے سورۃ الحج میں دو سجدے کیے۔ (سعد کہتے ہیں کہ) میں نے (عبداللہ بن ثعلبہ سے) پوچھا: صبح کی نماز میں؟ تو انہوں نے کہا: (ہاں) صبح کی نماز میں۔

[١٥٢٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ، نَا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِآخِرِ النَّجْمِ، وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ وَالشَّجَرُ. قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ لَمْ يَرْوِهِ عَنْ هِشَامٍ إِلَّا مَخْلَدٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ النجم کے آخر میں سجدہ کیا، اور (آپ ﷺ کے ہمراہ) جنوں، انسانوں اور درخت نے (بھی سجدہ کیا)۔
ہم سے ابن ابی داؤد نے یہ حدیث بیان کی اور اسے ہشام سے مخلد کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔

[١٥٢٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ النجم میں سجدہ کیا اور (آپ ﷺ کے ہمراہ) مسلمانوں

---

❶ سنن أبي داود: ١٤٠١ ـ سنن ابن ماجه: ١٠٥٧ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٢٣

❷ سنن أبي داود: ١٤٠٢ ـ جامع الترمذي: ٥٧٨ ـ مسند أحمد: ١٧٣٦٤ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٩٠

❸ مسند أحمد: ٨٠٣٤ ـ الموطأ لإمام مالك: ٢٦٠ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٩٠

الصَّمَدِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَجَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَالنَّجْمِ، وَسَجَدَ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ. ❶

اور مشرکوں نے بھی سجدہ کیا۔

[١٥٢٥]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ، ثنا مِسْكِينُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالنَّجْمِ فَسَجَدَ فِيهَا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورۃ النجم کی قرأت کی اور اس میں سجدہ کیا۔

[١٥٢٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي قُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَعَافِرِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَصَفْوَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَجَدْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ، وَاقْرَأْ بِسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ سورت انشقاق اور سورۃ العلق میں سجدہ کیا۔

[١٥٢٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو صَخْرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عُرِضَتِ النَّجْمُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَسْجُدْ مِنَّا أَحَدٌ. قَالَ أَبُو صَخْرٍ: وَصَلَّيْتُ وَرَاءَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَلَمْ يَسْجُدَا. ❸

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو سورۃ النجم پڑھ کر سنائی گئی تو ہم میں سے کسی نے بھی سجدہ نہیں کیا۔

ابوصخر کہتے ہیں کہ میں نے عمر بن عبدالعزیز اور ابوبکر بن حزم رحمہما اللہ کے پیچھے نماز پڑھی تو انہوں نے بھی (اس کی قرأت کرتے ہوئے) سجدہ نہیں کیا۔

## بَابُ السُّنَّةِ فِي سُجُودِ الشُّكْرِ
### سجدۂ شکر ادا کرنے کا مسنون طریقہ

[١٥٢٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ،

سیدنا ابوجعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک

❶ صحيح البخاري: ١٠٧١، ٤٨٦٢۔ جامع الترمذي: ٥٧٥۔ صحيح ابن حبان: ٢٧٦٣

❷ صحيح البخاري: ٧٦٦، ١٠٧٨۔ صحيح مسلم: ٥٧٨، ١١٠۔ سنن أبي داود: ١٤٠٧۔ مسند أحمد: ٧٣٩٦، ٩٩٣٩۔ صحيح ابن حبان: ٢٧٦٧

❸ مسند أحمد: ٢١٥٩١۔ صحيح ابن حبان: ٢٧٦٢، ٢٧٦٩

ثنا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا مِنَ النَّغَاشِينَ فَخَرَّ سَاجِدًا. ❶

مدہوش شخص کو دیکھا تو آپ سجدے میں پڑ گئے (یعنی آپ ﷺ نے ایسی حالت نہ ہونے پر رب تعالیٰ کے حضور میں سجدۂ شکر کیا)۔

[١٥٢٩]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ الشَّيْءُ يَسُرُّهُ خَرَّ سَاجِدًا شُكْرًا لِلَّهِ تَعَالَى. ❷

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس جب کوئی ایسی چیز آتی تھی جو آپ کو خوش کر دیتی، تو آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری کے طور پر سجدے میں گر جاتے تھے۔

[١٥٣٠]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا الدَّقِيقِيُّ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، ثنا أَبُو بَكْرَةَ بَكَّارُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ أَوْ يُسَرُّ بِهِ خَرَّ سَاجِدًا.

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے پاس جب کوئی خوش کر دینے والی خبر آتی، یا آپ کو کوئی خوشخبری سنائی جاتی تو آپ سجدے میں گر جاتے تھے۔

[١٥٣١]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا عَفَّانُ، ثنا هَمَّامٌ، قَالَ: سُئِلَ قَتَادَةُ عَنْ رَجُلٍ صَلَّى رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي خِلَاسٌ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُتِمُّ صَلَاتَهُ)). ❸

ہمام بیان کرتے ہیں کہ قتادہ رحمہ اللہ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے صبح کی نماز کی ایک رکعت پڑھی ہو، پھر سورج طلوع ہو جائے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے خلاس نے بیان کیا، انہوں نے ابورافع سے، اور انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ اپنی نماز مکمل کرے (یعنی دوسری رکعت بھی پڑھ لے)۔

## بَابُ مَنْ كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَحْدَهُ ثُمَّ أَدْرَكَ الْجَمَاعَةَ فَلْيُصَلِّ مَعَهَا

جو شخص فجر کی نماز اکیلا پڑھ لے، پھر باجماعت ادا کرنے کا موقع مل جائے تو اسے جماعت کے ساتھ بھی پڑھ لینی چاہیے

[١٥٣٢]..... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَا: نا هُشَيْمٌ، ثنا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، نا جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ

سیدنا یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں شریک تھا تو میں نے آپ کے ہمراہ مسجد خیف میں صبح کی نماز پڑھی۔ جب آپ نے نماز مکمل کی اور سلام پھیرا تو دیکھا کہ دو آدمی لوگوں کے آخر

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٧٦۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ٣٧١

❷ سنن أبي داود: ٢٧٧٤۔جامع الترمذي: ١٥٧٨۔سنن ابن ماجه: ١٣٩٤۔مسند أحمد: ٢٠٤٥٥

❸ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٣/ ٤١٩

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَجَّتَهُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ وَانْصَرَفَ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلَيْنِ فِي آخِرِ الْقَوْمِ لَمْ يُصَلِّيَا مَعَهُ ، فَقَالَ: ((عَلَيَّ بِهِمَا)) ، فَأُتِيَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا ، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟)) ، قَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّا قَدْ صَلَّيْنَا فِي رِحَالِنَا ، قَالَ: ((لَا تَفْعَلَا ، إِذَا صَلَّيْتُمَا فِي رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ فَإِنَّهَا لَكُمْ نَافِلَةٌ)) . ❶

میں بیٹھے ہوئے تھے اور انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو میرے پاس لے کر آؤ۔ چنانچہ انہیں آپ ﷺ کے پاس لایا گیا تو (آپ کے رعب کی وجہ سے) ان کے پٹھے کانپ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: تمہیں کیا رُکاوٹ تھی کہ تم نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ تو ان دونوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم اپنی منزل میں ہی پڑھ آئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، جب تم اپنی منزل (گھر) میں نماز پڑھ لو، پھر تم مسجد میں آؤ اور جماعت ہو رہی ہو تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لو، یقیناً وہ تمہارے لیے نفل بن جائے گی۔

[١٥٣٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، ثنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، وَشُعْبَةُ ، وَشَرِيكٌ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ . قَالَ شَرِيكٌ فِي حَدِيثِهِ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي ، فَقَالَ: ((غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ)) .

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔ شریک نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ ان دونوں میں سے ایک نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے لیے مغفرت کی دعا کر دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے۔

[١٥٣٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْفَجْرَ بِمِنًى فَانْحَرَفَ فَرَأَى رَجُلَيْنِ مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ ، فَدَعَا بِهِمَا فَجِيءَ بِهِمَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا ، فَقَالَ: ((مَا مَنَعَكُمَا أَنْ تُصَلِّيَا مَعَ النَّاسِ؟)) ، فَقَالَا: قَدْ كُنَّا صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ ، فَقَالَ: ((فَلَا تَفْعَلَا ، إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ

سیدنا یزید بن اسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منیٰ میں فجر کی نماز پڑھائی اور جب سلام پھیرا تو لوگوں کے پیچھے دو آدمیوں کو دیکھا۔ آپ ﷺ نے انہیں بُلایا۔ جب انہیں آپ کے پاس لایا گیا تو (آپ کے رعب کی وجہ سے) ان کے پٹھے کانپ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے میں کیا رُکاوٹ تھی؟ تو انہوں نے کہا: ہم گھروں میں ہی نماز پڑھ آئے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لے، پھر وہ امام کے ساتھ بھی نماز

❶ سنن أبی داود: ٥٧٥ ، ٥٧٦ ـ جامع الترمذی: ٢١٩ ـ سنن النسائی: ٢/ ١١٢ ـ سنن الدارمی: ١٣٧٤ ـ مسند أحمد: ١٧٤٧٤ ، ١٧٤٧٥ ، ١٧٤٧٧ ، ١٧٤٧٨ ، ١٧٤٧٩ ـ صحيح ابن حبان: ١٥٦٤ ، ١٥٦٥ ، ٢٣٩٥ ـ مصنف ابن أبی شيبة: ٢/ ٢٧٤ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٤٤ ـ السنن الكبرٰى للبيهقی: ٢/ ٣٠١

أَدْرَكَ الصَّلَاةَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّهَا مَعَهُ فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ)).

پالے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ بھی نماز ادا کر لے، کیونکہ یقیناً وہ اس کی نفل نماز بن جائے گی۔

[١٥٣٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَحَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَا: ثنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. وَقَالَ: ((فَصَلُّوا مَعَهُ وَاجْعَلُوهَا سُبْحَةً)). خَالَفَهُمَا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، عَنِ الثَّوْرِيِّ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔ اور (اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: امام کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیا کرو اور اُسے نفل بنا لیا کرو۔

ابوعاصم النبیل نے امام ثوریؒ سے روایت کرتے ہوئے ان دونوں کی مخالفت کی ہے۔

[١٥٣٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَأَى رَجُلَيْنِ فِي مُؤَخَّرِ الْقَوْمِ، قَالَ: فَدَعَا بِهِمَا، فَجَاءَا تَرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا، فَقَالَ: ((مَا لَكُمَا لَمْ تُصَلِّيَا مَعَنَا؟))، فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّيْنَا فِي الرِّحَالِ، قَالَ: ((فَلَا تَفْعَلَا، إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِي رَحْلِهِ ثُمَّ جَاءَ إِلَى الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّ مَعَهُ وَلْيَجْعَلِ الَّتِي صَلَّى فِي بَيْتِهِ نَافِلَةً)). خَالَفَهُ أَصْحَابُ الثَّوْرِيِّ، وَمَعَهُ أَصْحَابُ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ مِنْهُمْ، شُعْبَةُ، وَهِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، وَشَرِيكٌ، وَغَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ، وَأَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، وَأَبُو عَوَانَةَ، وَهُشَيْمٌ وَغَيْرُهُمْ، رَوَوْهُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، مِثْلَ قَوْلِ وَكِيعٍ، وَابْنِ مَهْدِيٍّ. وَرَوَاهُ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَقَالَ: ((فَتَكُونُ لَكُمَا نَافِلَةً وَالَّتِي فِي رِحَالِكُمَا فَرِيضَةٌ)).

سیدنا یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب آپ نے سلام پھیرا تو دو آدمیوں کو دیکھا جو لوگوں کے آخر میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے انہیں بُلایا، چنانچہ جب وہ آئے تو ان کے پٹھے کانپ رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا بات ہے تم دونوں نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے گھروں میں ہی نماز پڑھ لی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، جب تم میں سے کوئی اپنے گھر میں نماز پڑھ لے، پھر وہ امام کی طرف (یعنی مسجد میں) آئے تو اسے چاہیے کہ وہ امام کے ساتھ بھی نماز پڑھ لے اور جو نماز اس نے گھر میں پڑھی ہو اسے نفل بنا لے۔

امام ثوریؒ کے اصحاب نے اس کی مخالفت کی ہے اور یعلیٰ بن عطاء کے اصحاب بھی ان کے ساتھ ہیں، جن میں شعبہ، ہشام بن حسان، شریک، غیلان بن جامع، ابوخالد الدالانی، مبارک بن فضالہ، ابوعوانہ اور ہُشیم وغیرہ شامل ہیں۔ انہوں نے اس حدیث کو یعلیٰ بن عطاء سے وکیع اور ابن مہدی کے قول کے مثل روایت کیا ہے۔ اور حجاج بن ارطاۃ نے اسے یعلیٰ بن عطاء سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارے لیے نفل ہو جائے گی اور جو تم نے اپنے گھروں میں پڑھی ہے وہ فرض بن جائے گی۔

[١٥٣٧]...... حَدَّثَنَا النَّيْسَابُورِيُّ وَغَيْرُهُ، قَالُوا: ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حَجَّاجٍ بِذَالِكَ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[١٥٣٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَفَّافُ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، وَمُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ قَوْلِ هُشَيْمٍ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ ہُشیم کی بیان کردہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[١٥٣٩]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ بْنِ الْمُنْذِرِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ هُنَيْدَةَ الْمَدَدِيُّ، ثنا الْجَرَّاحُ بْنُ مَلِيحٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ ذِي حِمَايَةَ، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. خَالَفَهُ بَقِيَّةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ ذِي حِمَايَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

دو مختلف سندوں کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

[١٥٤٠]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ الْوُصَابِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَّانَ، قَالَا: نا بَقِيَّةُ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ ذِي حِمَايَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ شُعْبَةَ .

ایک اور سند کے ساتھ شعبہ کی حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

## بَابُ تَكْرَارِ الصَّلَاةِ
## ایک ہی نماز کو ایک سے زائد بار ادا کرنے کا بیان

[١٥٤١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ مِحْجَنٍ،

سیدنا مجحن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک مجلس میں شریک تھے کہ نماز کی اذان ہو گئی، تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی، پھر آپ

عَـنْ أَبِيـهِ، أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ح وَحَدَّثَنَا أَبُـو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أنـا ابْـنُ وَهْـبٍ، أَنَّ مَـالِـكًـا أَخْبَرَهُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْـلَـمَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي الدِّيلِ يُقَالُ لَهُ: بُسْرُ بْنُ مِـحْجَنٍ، عَنْ أَبِيهِ مِحْجَنٍ أَنَّهُ كَانَ فِي مَجْلِسٍ مَعَ رَسُـولِ اللّٰهِ ﷺ فَـأُذِّنَ فِـي الـصَّلَاةِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَـصَـلَّـى ثُمَّ رَجَعَ وَمِحْجَنٌ فِي مَجْلِسِهِ، فَـقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـا مَـنَعَكَ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الـنَّـاسِ؟ أَلَسْـتَ بِـرَجُـلٍ مُـسْـلِمٍ؟))، قَالَ: بَلَى يَا رَسُـولَ الـلّٰـهِ وَلٰـكِـنْ كُنْتُ قَدْ صَلَّيْتُ فِي أَهْلِي، فَـقَـالَ لَـهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا جِـئْـتَ فَصَلِّ مَعَ الـنَّـاسِ وَإِنْ كُـنْـتَ قَدْ صَلَّيْتَ)). اللَّفْظُ لِحَدِيثِ مَالِكٍ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ. ❶

واپس آئے تو محجن اسی مجلس میں ہی تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیا رکاوٹ تھی کہ تم نے لوگوں کے ساتھ نماز ادا نہیں کی؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیوں نہیں، لیکن میں اپنے گھر میں نماز پڑھ آیا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تو (مسجد میں) آئے تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیا کر، اگرچہ تو نے نماز پڑھی بھی ہو۔

یہ الفاظ مالکؒ کی حدیث کے ہیں اور معنیٰ ایک ہی ہے۔

## بَابٌ: لَا يُصَلِّى مَكْتُوبَةٌ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ

### اس مسئلے کا بیان کہ ایک دن میں ایک ہی نماز دو مرتبہ نہ پڑھی جائے

[١٥٤٢]..... حَـدَّثَـنَـا أَبُـو بَـكْـرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْـمَـدُ بْـنُ مَنْصُورٍ، وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، وَعَبَّاسُ بْـنُ مُـحَمَّدٍ، قَالُوا: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا حُسَيْنٌ الْـمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ مَوْلَى مَيْمُونَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُـولَ اللّٰهِ ﷺ يَـقُولُ: ((لَا تُصَلُّوا صَلَاةً فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: تم ایک دن میں ایک ہی نماز کو دو مرتبہ مت پڑھو۔

[١٥٤٣]..... حَـدَّثَـنَـا أَبُـو بَـكْـرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبَّـاسٌ، ثـنـا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، بِهٰذَا. ❸

اختلافِ سند کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

[١٥٤٤]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ،

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام سلیمان بیان کرتے ہیں

❶ الموطأ لإمام مالك: ٣٣٠۔ سنن النسائي: ٢/ ١١٢۔ مسند أحمد: ١٦٣٩٣، ١٦٣٩٤، ١٦٣٩٥۔ صحيح ابن حبان: ٢٤٠٥۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٤٤

❷ سنن أبي داود: ٥٧٩۔ سنن النسائي: ٢/ ١١٤۔ مسند أحمد: ٤٦٨٩، ٤٩٩٤۔ صحيح ابن حبان: ٢٣٩٦۔ صحيح ابن خزيمة: ١٦٤١۔ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ٣/ ٢١٧

❸ انظر تخريج الحديث السابق

ثنا أَبِي، نا أَبُو أُسَامَةَ، أَخْبَرَنِي حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ مَوْلَى مَيْمُونَةَ، قَالَ: أَتَيْتُ عَلَى ابْنِ عُمَرَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ جَالِسٌ بِالْبَلَاطِ وَالنَّاسُ فِي صَلَاةِ الْعَصْرِ فَقُلْتُ: أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّاسُ فِي الصَّلَاةِ؟ قَالَ: إِنِّي قَدْ صَلَّيْتُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُصَلَّى صَلَاةٌ مَكْتُوبَةٌ فِي يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ)). تَفَرَّدَ بِهِ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

کہ میں ایک روز سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو وہ فرش پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ لوگ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اے ابوعبدالرحمان! لوگ نماز پڑھ رہے ہیں (اور آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں)؟ تو انہوں نے کہا: میں نے نماز پڑھ لی ہے اور بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ایک دن میں ایک ہی فرض نماز دو مرتبہ نہ پڑھی جائے۔

اکیلے حسین المعلم نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم

## بَابُ صَلَاةِ النَّافِلَةِ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ

## شب وروز میں نفل نماز ادا کرنے کا بیان

[١٥٤٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُمْ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَفْرُغَ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى الْفَجْرِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُسَلِّمُ مِنْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَيُوتِرُ بِوَاحِدَةٍ وَيَسْجُدُ سَجْدَةً قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا سَكَتَ الْمُؤَذِّنُ مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَتَبَيَّنَ لَهُ الْفَجْرُ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلْإِقَامَةِ فَيَخْرُجَ مَعَهُ. وَبَعْضُهُمْ يَزِيدُ عَلَى بَعْضٍ فِي قِصَّةِ الْحَدِيثِ. ❷

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ عشاء سے فراغت کے بعد فجر تک کے دورانیہ میں گیارہ رکعات نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپ ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے تھے اور ایک رکعت وتر پڑھتے تھے۔ آپ کے سجدے کی مقدار اتنی ہوتی تھی کہ جیسے آپ ﷺ کے سر اٹھانے سے پہلے پہلے تم میں سے کوئی شخص پچاس آیات پڑھ لے۔ پھر جب مؤذن فجر کی نماز (کے لیے اذان کہہ کر) خاموش ہو جاتا اور آپ کے لیے فجر نمودار ہو جاتی تو آپ اُٹھتے اور دو ہلکی سی رکعات پڑھتے، پھر آپ اپنی دائیں کروٹ کے بل لیٹ جاتے، یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن اقامت کے لیے آتا تو آپ اس کے ساتھ (نماز پڑھانے) نکل پڑتے۔

بعض راویوں نے حدیث بیان کرنے میں دوسروں پر اضافہ کیا ہے۔

[١٥٤٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: رات اور دن کی (نفل) نماز دو دو رکعات ہے۔

❶ نصب الراية للزيلعي: ٢/ ١٤٨، ١٤٩

❷ صحيح البخاري: ٩٩٤، ١١٢٣۔صحيح مسلم: ٧٣٦۔مسند أحمد: ٢٤٠٥٧۔صحيح ابن حبان: ٢٤٣١، ٢٦١٢

جَعْفَرٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ، قَالَا: نا شُعْبَةُ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا بُنْدَارٌ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَا: نا شُعْبَةُ، عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا الْأَزْدِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى)). قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ مَكَّةَ. ❶

ابن ابی داؤد نے ہم سے کہا: یہ ایسی سنت ہے جس پر صرف اہل مکہ کا ہی عمل ہے۔

[١٥٤٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْأَصَمُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ بَحْرٍ بِجَبَلَةَ، ثنا دَاوُدُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات اور دن کی نماز دو دو رکعت ہے۔

[١٥٤٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، وَسَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ أَبِي أُنَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعِ بْنِ الْعَمْيَاءِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الصَّلَاةُ مَثْنٰى مَثْنٰى أَنْ تَشَهَّدَ فِي كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَبَأَّسَ وَتَمَسْكَنَ وَتَقَنَّعَ بِيَدِكَ، وَتَقُولُ: اللّٰهُمَّ اللّٰهُمَّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَالِكَ فَهِيَ خِدَاجٌ)). رَوَاهُ اللَّيْثُ، عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ،

مطلب روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (نفل) نماز دو دو رکعت ہوتی ہے، ہر دو رکعتوں میں تشہد پڑھو، اپنی ضرورت اور عاجزی ظاہر کرو، اور اپنے ہاتھ کو پھیلا دو اور ''اے اللہ! اے اللہ!'' کہو (یعنی اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو) سو جو شخص ایسا نہ کرے تو وہ (نماز) ادھوری ہے۔

اس کو لیث نے عبدربہ سے روایت کیا، انہوں نے عمران بن ابی انس سے اور انہوں نے فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مستند بیان کیا ہے۔

❶ سنن أبي داود: ١٢٩٥ ـ جامع الترمذي: ٥٩٧ ـ سنن النسائي: ٣/ ٢٢٧ ـ سنن ابن ماجه: ١٣٢٢ ـ مسند أحمد: ٤٧٩١، ٥١٢٢ ـ صحيح ابن حبان: ٢٤٨٢ ـ صحيح ابن خزيمة: ١٢١٠

❷ انظر تخريج الحديث السابق

وَأَسْنَدَهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ. ❶

## بَابٌ: لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ
## نمازِ فجر کے بعد دو رکعت پڑھنے کے علاوہ کوئی نماز نہیں

[١٥٤٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، أنا قُدَامَةُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُصَيْنِ التَّمِيمِيِّ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَآنِي ابْنُ عُمَرَ أُصَلِّي بَعْدَ الْفَجْرِ فَحَصَبَنِي، وَقَالَ: يَا يَسَارُ كَمْ صَلَّيْتَ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، قَالَ: لَا دَرَيْتَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَاةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْنَا تَغَيُّظًا شَدِيدًا، ثُمَّ قَالَ: ((لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ أَنْ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزادکردہ غلام یسار بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے فجر کے بعد نماز پڑھتے دیکھا تو انہوں نے مجھے کنکر مارا اور فرمایا: اے یسار! تو نے کتنی (رکعات) نماز پڑھی ہے؟ میں نے کہا: مجھے یاد نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: تمہیں سمجھ بھی نہیں ہے، یقیناً رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم یہی نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ہم سے سخت ناراں ہوئے، پھر فرمایا: تم جو حاضر ہو وہ غیر حاضر لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں کہ فجر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے، سوائے دو رکعتوں (یعنی سنتوں) کے۔

[١٥٥٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، عَنْ قُدَامَةَ بْنِ مُوسَى، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ يَسَارٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: رَآنِي ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أُصَلِّي بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ، فَقَالَ: يَا يَسَارُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نُصَلِّي هٰذِهِ الصَّلَاةَ، فَقَالَ: ((لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزادکردہ غلام یسار بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے دیکھا کہ میں طلوعِ فجر کے بعد نماز پڑھ رہا تھا، تو انہوں نے کہا: اے یسار! یقیناً رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم یہی نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم جو حاضر ہو وہ غیر حاضر لوگوں تک یہ بات پہنچا دیں کہ تم فجر کے بعد سوائے دو رکعت (سنتوں) کے کوئی نماز نہ پڑھا کرو۔

[١٥٥١]...... حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْبَزَّازُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعُمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نمازِ فجر کے بعد دو سنتوں کے علاوہ کوئی نماز نہیں ہے۔

❶ جامع الترمذي: ٣٨٥۔ مسند أحمد: ١٧٥٢٣، ١٧٥٢٤، ١٧٥٢٦، ١٧٥٢٨، ١٧٥٢٩

❷ سنن أبي داود: ١٢٧٨۔ جامع الترمذي: ٤١٩۔ مسند أحمد: ٥٨١١

إِلَّا رَكْعَتَيْنِ)). ❶

## بَابُ الْحَثِّ لِجَارِ الْمَسْجِدِ عَلَى الصَّلَاةِ فِيهِ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ

مسجد کے پڑوسی کے لیے مسجد میں ہی نماز ادا کرنے کی ترغیب، سوائے اس صورت کے کہ کوئی عذر ہو

[١٥٥٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ ثنا أَبُو السِّكِّينِ الطَّائِيُّ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا جُنَيْدُ بْنُ حَكِيمٍ، ثنا أَبُو السُّكَيْنِ الطَّائِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِكِّينٍ الشَّقَرِيُّ الْمُؤَذِّنُ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُكَيْرٍ الْغَنَوِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: فَقَدَ النَّبِيُّ ﷺ قَوْمًا فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: ((مَا خَلَّفَكُمْ عَنِ الصَّلَاةِ؟))، قَالُوا: لِحَاءٌ كَانَ بَيْنَنَا، فَقَالَ: ((لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ)). هٰذَا لَفْظُ ابْنِ مَخْلَدٍ، وَقَالَ أَبُو حَامِدٍ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ ثُمَّ لَمْ يَأْتِ إِلَّا مِنْ عِلَّةٍ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز میں کچھ لوگوں کو غیرموجود پایا تو آپ ﷺ نے (ان سے) پوچھا: تمہیں کس چیز نے نماز سے پیچھے رکھا؟ انہوں نے کہا: ہمارے درمیان درخت کی چھال حائل ہو گئی تھی (اس لیے جماعت میں شریک نہ ہو سکے)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز صرف مسجد میں ہی ہوتی ہے۔ یہ ابن مخلد کے روایت کردہ الفاظ ہیں، جبکہ ابوحامد نے (آپ ﷺ کا فرمان یوں) بیان کیا ہے کہ اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو اذان سنے، پھر (مسجد میں) نہ آئے، سوائے مجبوری کی صورت کے۔

[١٥٥٣]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُذَكِّرُ، ثنا أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْيَمَامِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ لِجَارِ الْمَسْجِدِ إِلَّا فِي الْمَسْجِدِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسجد کے پڑوسی کی نماز صرف مسجد میں ہی ہوتی ہے۔

[١٥٥٤]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، حَدَّثَنِي الْمُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مَنْ كَانَ جَارَ الْمَسْجِدِ فَسَمِعَ الْمُنَادِيَ يُنَادِي فَلَمْ يُجِبْهُ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَلَا صَلَاةَ لَهُ.

حارث رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص مسجد کے پڑوس میں رہتا ہو اور وہ مؤذن کو اذان کہتے سنے لیکن بغیر کسی عذر کے مسجد میں نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی۔

❶ مسند البزار: ٧٠٣۔مجمع الزوائد للهيثمي: ٢/ ٢١٨

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٤٦۔السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٥٧

[١٥٥٥] ...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ شُعْبَةَ، ثنا عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلا صَلاةَ لَهُ إِلَّا مِنْ عُذْرٍ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اذان سنی لیکن اس کا جواب نہ دیا (یعنی مسجد میں نہ آیا) تو اس کی نماز نہیں ہوتی، سوائے اس صورت کے کہ کوئی عذر ہو۔

[١٥٥٦] ...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ وَآخَرُونَ، قَالُوا: نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ثنا قُرَادٌ، عَنْ شُعْبَةَ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. قَالَ الشَّيْخُ: رَفَعَهُ هُشَيْمٌ، وَقُرَادٌ شَيْخٌ مِنَ الْبَصْرِيِّينَ مَجْهُولٌ.

اختلاف سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔ شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہُشیم نے اسے مرفوع بیان کیا ہے اور قراد بصری شیخ ہے جو کہ مجہول ہے۔

[١٥٥٧] ...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ أَبِي جَنَابٍ، عَنْ مَغْرَاءَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ سَمِعَ الْمُنَادِيَ فَلَمْ يَمْنَعْهُ مِنِ اتِّبَاعِهِ عُذْرٌ))، قَالُوا: وَمَا الْعُذْرُ؟ قَالَ: ((خَوْفٌ أَوْ مَرَضٌ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ الصَّلَاةَ الَّتِي صَلَّى)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اذان سنی اور اس کی اتباع سے (یعنی اذان سن کر مسجد میں آنے سے) کسی عذر نے اسے نہ روکا، تو اللہ تعالیٰ اس کی وہ نماز قبول ہی نہیں فرمائے گا جو اس نے (مسجد کے علاوہ کہیں اور) پڑھی۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: عذر سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خوف یا بیماری۔

## بَابُ الرَّجُلِ يَذْكُرُ صَلَاةً وَهُوَ فِي أُخْرَى

### آدمی کو جب ایک نماز کے دوران دوسری نماز یاد آ جائے (جو اس نے پڑھی نہ ہو)

[١٥٥٨] ...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خُزَيْمَةَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فَذَكَرَهَا وَهُوَ فِي صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ فَلْيَبْدَأْ بِالَّتِي هُوَ فِيهَا، فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا صَلَّى الَّتِي نَسِيَ)). عُمَرُ بْنُ أَبِي عُمَرَ مَجْهُولٌ. ❸

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص ایک نماز بھول جائے، پھر وہ اسے تب یاد آئے جب وہ (دوسری) فرض نماز پڑھ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ پہلے وہی نماز پڑھے جو وہ پڑھ رہا ہے، پھر جب وہ اس سے فارغ ہو جائے تو وہ نماز پڑھے جو اسے بھول گئی تھی۔

عمر بن ابی عمر مجہول راوی ہے۔

---

❶ صحيح ابن حبان: ٢٠٦٤

❷ سنن أبي داود: ٥٥١۔ سنن ابن ماجه: ٧٩٣۔ صحيح ابن حبان: ٢٠٦٤۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٤٥

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٢٢٢

[۱۵۵۹]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ فَلَمْ يَذْكُرْهَا إِلَّا وَهُوَ مَعَ الْإِمَامِ فَلْيُصَلِّ مَعَ الْإِمَامِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيُصَلِّ الصَّلَاةَ الَّتِي نَسِيَ ثُمَّ لِيُعِدْ صَلَاتَهُ الَّتِي صَلَّى مَعَ الْإِمَامِ. ❶

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز بھول جائے اور وہ اسے اسی وقت ہی یاد آئے جب وہ امام کے ساتھ (دوسری نماز پڑھ رہا) ہو تو اسے چاہیے کہ وہ (پہلے وہی) نماز پڑھے جو وہ امام کے ساتھ پڑھ رہا ہے، پھر (اس سے فارغ ہو کر) وہ نماز پڑھے جو وہ بھول گیا تھا، پھر اسے اپنی وہ نماز بھی دوہرانی چاہیے جو اس نے امام کے ساتھ پڑھی۔

[۱۵۶۰]...... قَالَ أَبُو مُوسٰى: وَحَدَّثَنَاهُ أَبُو إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ، ثنا سَعِيدٌ بِهِ، وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَوَهِمَ فِي رَفْعِهِ فَإِنْ كَانَ قَدْ رَجَعَ عَنْ رَفْعِهِ فَقَدْ وُفِّقَ لِلصَّوَابِ.

ایک اور سند سے سعیدؒ نے اسے نبی ﷺ سے مرفوع بیان کیا ہے اور انہیں اس کو مرفوع کہنے میں وہم ہوا ہے، لہٰذا اگر انہوں نے اس کو مرفوع قرار دینے سے رجوع کر لیا تھا تو یقیناً انہیں درست بات کی توفیق عنایت کر دی گئی۔

## بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْقَائِمِ عَلَى صَلَاةِ الْقَاعِدِ وَكَيْفِيَّةِ صَلَاةِ الصَّحِيحِ خَلْفَ الْجَالِسِ

### کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی بیٹھ کر پڑھنے والے پر فضیلت اور بیٹھ کر پڑھنے والے مریض امام کے پیچھے تندرست شخص کی نماز کی کیفیت

[۱۵۶۱]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلَاةُ الْقَاعِدِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَائِمِ، وَصَلَاةُ النَّائِمِ عَلَى النِّصْفِ مِنْ صَلَاةِ الْقَاعِدِ)). ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ کر نماز پڑھنے والا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی بہ نسبت آدھا اجر پاتا ہے اور لیٹ کر نماز پڑھنے والا بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی بہ نسبت آدھا اجر پاتا ہے۔

[۱۵۶۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: صُرِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ظَهْرِ فَرَسٍ بِالْمَدِينَةِ عَلَى جِذْعِ نَخْلَةٍ، فَانْفَكَّتْ قَدَمُهُ فَقَعَدَ فِي بَيْتٍ لِعَائِشَةَ فَأَتَيْنَاهُ نَعُودُهُ فَوَجَدْنَاهُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں گھوڑے کی پشت سے کھجور کے تنے پر گر پڑے تو آپ کے قدم مبارک کا جوڑ ہل گیا۔ آپ ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں بیٹھ گئے اور ہم آپ کی عیادت کے لیے آپ کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ آپ بیٹھ کر ہی نفل نماز پڑھ رہے تھے، تو ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ پھر

---

❶ السنن الكبرٰى للبيهقي: ۲/ ۲۲۱

❷ صحيح البخاري: ۱۱۱۵، ۱۱۱٦ ـ سنن أبي داود: ۹۵۱ ـ جامع الترمذي: ۳۷۱ ـ سنن النسائي: ۳/ ۲۲۳ ـ سنن ابن ماجه: ۱۲۳۱ ـ مسند أحمد: ۱۹۸۸۷ ـ صحيح ابن حبان: ۲۵۱۳

يُصَلِّي قَاعِدًا تَطَوُّعًا فَقُمْنَا خَلْفَهُ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ يُصَلِّي صَلَاةً مَكْتُوبَةً فَقُمْنَا خَلْفَهُ، فَأَوْمَأَ إِلَيْنَا فَقَعَدْنَا فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ: ((ائْتَمُّوا بِالْإِمَامِ مَا صَلَّى قَاعِدًا فَصَلُّوا قُعُودًا، وَإِذَا صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَلَا تَفْعَلُوا كَمَا يَفْعَلُ فَارِسُ لِعُظَمَائِهَا)). ❶

(دوبارہ جب) ہم آپ ﷺ کے پاس آئے تو فرض نماز پڑھ رہے تھے، چنانچہ ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، تو آپ نے ہماری طرف اشارہ کیا (کہ بیٹھ جاؤ) تو ہم بیٹھ گئے۔ جب آپ ﷺ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: امام کی کامل اقتدا کرو، جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو اور جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اور تم اس طرح نہ کرو جس طرح فارسی لوگ اپنے بڑوں کے لیے کرتے ہیں (یعنی وہ ان کے احترام میں کھڑے رہتے ہیں)۔

[١٥٦٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، بِهٰذَا وَلَمْ يَقُلْ: ((تَطَوُّعًا)).

اختلافِ سند کے ساتھ وہی حدیث ہے، البتہ اس میں نفل نماز کا ذکر نہیں ہے۔

[١٥٦٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَغَوِيُّ، ثنا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا أَبُو عَامِرٍ، ثنا خَالِدُ بْنُ إِيَاسَ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ جَالِسًا فَلَمَّا انْصَرَفَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: قُلْتُ لَهُمْ: إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُومَ فَإِنْ أَرَدْتُمْ أَنْ تُصَلُّوا بِصَلَاتِي فَاجْلِسُوا فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ فَإِنْ صَلَّى قَائِمًا فَصَلُّوا قِيَامًا، وَإِنْ صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوسًا)). ❷

ابراہیم بن عبید بن رفاعہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے انہیں اپنے ساتھیوں کو بیٹھ کر نماز پڑھاتے پایا۔ جب انہوں نے سلام پھیرا اور میں نے ان سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: میں نے انہیں (یعنی مقتدیوں کو) کہا تھا کہ مجھ میں کھڑے ہونے کی طاقت نہیں ہے، لہٰذا اگر تم میری نماز کے ساتھ ہی نماز پڑھنا چاہتے ہو تو بیٹھ جاؤ، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: امام تو ایک ڈھال ہوتا ہے، لہٰذا جب وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو تم بھی کھڑے ہو کر پڑھو اور جب وہ بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر پڑھو۔

## بَابُ وَقْتِ الصَّلَاةِ الْمَنْسِيَّةِ

### اس نماز کے وقت کا بیان جو بھول کر رہ گئی ہو

[١٥٦٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو

❶ صحیح مسلم: ٤١٣ (٨٤)۔سنن أبی داود: ٦٠٢۔سنن النسائی: ٣/ ٩۔سنن ابن ماجه: ٣٤٨٥۔مسند أحمد: ١٤٢٠٥، ١٤٥٩٠۔صحیح ابن حبان: ٢١١٢، ٢١١٤، ٢١٢٢، ٢١٢٣

❷ سلف فی سابقیه من طریق أبی سفیان عن جابر

ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ، ثنا أَبُو ثَابِتٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ أَبِي الْعَطَّافِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَوَقْتُهَا إِذَا ذَكَرَهَا)). ❶

شخص نماز پڑھنا بھول جائے تو اس (نماز) کا وقت وہی ہوتا ہے جب اسے یاد آ جائے۔

## بَابُ جَوَازِ النَّافِلَةِ عِنْدَ الْبَيْتِ فِي جَمِيعِ الْأَزْمَانِ
## بیت اللہ کے اندر تمام اوقات میں نفل نماز پڑھنے کا جواز

[١٠٦٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بُكَيْرٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ وُلِّيتُمْ مِنْ هٰذَا الْأَمْرِ شَيْئًا فَلَا تَمْنَعُنَّ طَائِفًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)). ❷

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! اگر تمہیں اس معاملے کی کچھ ذمہ داری سونپ دی جائے (یعنی بیت اللہ کی) تو جو تم کسی بھی طواف کرنے والے کو اس گھر کا طواف کرنے سے بالکل مت روکنا اور جو شب و روز کے کسی بھی وقت میں یہاں نماز پڑھنا چاہے (اسے بھی مت روکنا)۔

[١٠٦٧]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا جَدِّي، ثنا أَبِي، حَدَّثَنَا الْجَرَّاحُ بْنُ مِنْهَالٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، سَمِعَ أَبَاهُ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ)) أَوْ ((يَا بَنِي قُصَيٍّ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّي أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)).

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! (یا فرمایا کہ) اے بنی قصی! تم کسی کو بھی منع مت کرنا جو اس گھر کا طواف کرے اور شب و روز کے کسی بھی وقت میں یہاں نماز پڑھنا چاہے۔

[١٠٦٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاوِيُّ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي مَعْشَرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو، ثنا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ أَلَا لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! سنو! تم کسی کو بھی منع مت کرنا جو اس گھر کے پاس شب و روز کے کسی بھی وقت میں نماز پڑھنا چاہے۔

---

❶ صحیح ابن حبان: ٢٠٦٩

❷ سنن أبی داود: ١٨٩٤۔ جامع الترمذی: ٨٦٨۔ سنن النسائی: ١/ ٢٨٤۔ سنن ابن ماجه: ١٢٥٤۔ مسند أحمد: ١٦٧٣٦، ١٦٧٥٣، ١٦٧٦٩۔ صحیح ابن خزیمة: ١٢٨٠۔ صحیح ابن حبان: ١٥٥٢، ١٥٥٣، ١٥٥٤۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٤٨۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٤٦١

صَلَّى عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)).

[۱۵۶۹]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو الرَّبَالِيُّ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، وَأَظُنُّهُ عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِهٰذَا الْبَيْتِ أَيَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدمناف! تم کسی کو بھی اس گھر کا طواف کرنے سے منع مت کرنا، چاہے وہ شب و روز کے کسی بھی وقت میں طواف کرے۔

[۱۵۷۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَعْمَى بِحَرَّانَ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الضَّحَّاكِ، ثنا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يُصَلِّي عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)). ❶

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدمناف! تم کسی کو بھی اس گھر کے پاس نماز پڑھنے سے مت روکنا، خواہ وہ رات یا دن کے کسی بھی وقت میں نماز پڑھنا چاہے۔

[۱۵۷۱]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشِ بْنِ الْحُرِّ بْنِ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الشَّافِعِيُّ: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، عَنْ حُمَيْدٍ مَوْلَى عَفْرَاءَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ مَكَّةَ فَأَخَذَ بِعِضَادَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ: مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا جُنْدُبٌ أَبُو ذَرٍّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ إِلَّا بِمَكَّةَ)). ❷

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ مکہ تشریف لائے تو انہوں نے دروازے کی دونوں چوکھٹیں پکڑیں اور فرمایا: جو مجھے جانتا ہے وہ تو جانتا ہی ہے، لیکن جو مجھے نہیں جانتا وہ سن لے کہ میں جندب ابوذر ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: صبح (کی نماز) کے بعد کوئی نماز نہیں ہے، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور نہ ہی عصر کے بعد کوئی نماز ہے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے، سوائے مکہ کے، سوائے مکہ کے، سوائے مکہ کے (یعنی بیت اللہ میں کسی بھی وقت نماز پڑھی جا سکتی ہے)۔

[۱۵۷۲]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مَسَرَّةَ،

سیدنا جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اے بنی عبدالمطلب! تم اس گھر کے پاس دن

❶ سلف برقم: ۱۵٦٦

❷ مسند أحمد: ۲۱٤٦۲ ـ صحيح ابن خزيمة: ۲۷٤۸

ثنا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَفْوَانَ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّهُ سَمِعَ جُبَيْرًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا تَمْنَعُنَّ مُصَلِّيًا عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ فِي سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)). ❶

یا رات کے کسی بھی وقت میں نماز پڑھنے والے کو بالکل مت روکنا۔

[۱۵۷۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ الْبَرْذَعِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ، يَا بَنِي هَاشِمٍ إِنْ وُلِّيتُمْ هَذَا الْأَمْرَ يَوْمًا فَلَا تَمْنَعُنَّ طَائِفًا بِهَذَا الْبَيْتِ أَوْ مُصَلِّيًا أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)).

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدمناف! اے بنی ہاشم! اگر تمہیں اس معاملے کی (یعنی بیت اللہ کی) ایک دِن ذِمہ داری سونپ دی جائے تو تم اس گھر کا طواف کرنے والے یا اس میں نماز پڑھنے والے کو بالکل مت روکنا، خواہ وہ شب و روز کے کسی بھی پہر میں نماز ادا کرے۔

[۱۵۷٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا كُرْدُوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا)).

سیدنا عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ سے بھی اسی سند کے ساتھ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم ایسے کسی شخص کو مت روکنا جو اس گھر کا رات یا دِن کو طواف کرے۔

[۱۵۷۵]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ، ثنا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ، ثنا رَجَاءٌ أَبُو سَعِيدٍ، ثنا مُجَاهِدٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَوْ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ وَيُصَلِّي، فَإِنَّهُ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، إِلَّا بِمَكَّةَ عِنْدَ هَذَا الْبَيْتِ يَطُوفُونَ وَيُصَلُّونَ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! (یا فرمایا کہ) اے بنی عبدمناف! تم ایسے کسی شخص کو مت روکنا جو اس گھر کا طواف کرے یا نماز پڑھے۔ صبح کے بعد کوئی نماز نہیں ہوتی، یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور عصر کے بعد بھی کوئی نماز نہیں ہوتی، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے، سوائے مکہ میں اس گھر کے پاس جو لوگ (کسی بھی وقت میں) طواف کرتے یا نماز پڑھتے ہیں (تو ان کا طواف اور نماز ہو جاتی ہے)۔

تمّ بحمد الله الجزء الأول من سنن الدارقطني

❶ سلف برقم: ۱۵۷۰ ❷ المعجم الكبير للطبراني: ۱۱/ ۱۱۳۵۹۔ المعجم الأوسط للطبراني: ۵۰۱۔ المعجم الصغير للطبراني: ۵۵۔ شرح معاني الآثار للطحاوي: ۲/ ۱۸۶

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

# جواہر الحدیث

## مجموعۂ احادیث مع تشریحات

مجموعۂ احادیث مع تشریحات

کامل سیٹ

مکمل 6 جلد

توحید وسنت، وحی، معراج، علم، ایمانیات، تقدیر، فتنے اور علاماتِ قیامت، جہنم کے احوال، جنت کے احوال۔

رحمت عالم نبی اکرم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال افعال اور تعلیمات کی ضرورت اس دور میں پہلے سے بڑھ کر ہے ضروری ہے کہ ہر فرد اور ہر گھرانے کے مطالعے میں احادیث نبوی کا ایک ایسا جامع مجموعہ ہو جو روزمرہ زندگی کے ہر شعبے میں ہدایت کی روشنی فراہم کر سکتا ہو جواہر الحدیث فرد اور معاشرے کی روزمرہ زندگی سے متعلق احادیث پر مشتمل ایسا مجموعہ احادیث ہے جو ہر شخص ہر گھرانے ہر لائبریری علماء اور طلباء کی اہم ضرورت ہے

ترتیب تالیف

مولانا ظفر اقبال صاحب زید مجدہم

اُستاذ جامعہ اشرفیہ لاہور

ادارۂ اسلامیات

لاہور۔ کراچی

پاکستان

ادارۂ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

لاہور:
۱۴ دینا ناتھ مینشن مال روڈ، لاہور
فون 37324412 فیکس 92-42-37324785

کراچی:
موہن روڈ، چوک اُردو بازار، کراچی
فون 021-32722401

لاہور:
۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان
فون 042-37353255, 37243991

E-mail: idara.e.islamiat@gmail.com

# سُنن دارقطنی

۲

احادیثِ مُبارکہ کا عظیم مجمُوعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے

تخریج سے مزیّن سلیس و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں



تألیف امام ابُوالحسن علی بن عُمر الدّارقطنی (م ۳۸۵ھ)

تخریج الشیخ شعیب الأرنوؤط حفظہ اللہ

ترجمہ حافظ فیض اللہ ناصر

# سُنن دارقطنی رحمہ اللہ

احادیثِ مُبارکہ کا عظیم مجموعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کیلیے

تخریج سے مزین سلیس و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں

## جلد دوم

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

# سُنن دارقطنی

جلد دوم



احادیثِ مبارکہ کا عظیم مجموعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے

تخریج سے مزین سلیس و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں


تألیف امام ابو الحسن علی بن عمر الدارقطنی (م ۳۸۵ھ)

تخریج الشیخ شعیب الارنووط حفظہ اللہ

ترجمہ حافظ فیض اللہ ناصر



ادارہ اسلامیات

لاہور - کراچی

پاکستان

# سُنن دارقطنی

## جلد دوم

اشاعت اول

ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ — ستمبر ۲۰۱۵ء

ادارۂ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۳۷۳۵۳۲۵۵-۳۷۲۳۳۹۹۱ فیکس ۳۷۳۲۴۷۸۵-۴۲-۹۲+

۱۹۰- انارکلی، لاہور- پاکستان ........فون ۳۷۲۳۳۹۹۱-۳۷۳۵۳۲۵۵

موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی- پاکستان.....فون ۳۲۷۲۲۴۰۱

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر۱

ادارۃ القرآن والعلوم، اردو بازار، کراچی

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر۱

بیت العلوم، نابھہ روڈ، لاہور

# فہرست مضامین

## جمعہ کے مسائل


- اس شخص کا بیان جس پر جمعہ واجب ہے ........ 11
- جمعے کے مسئلے میں تعداد کا بیان ........ 12
- اذان سننے والے ہر شخص پر جمعہ پڑھنا لازم ہے ........ 15
- بستی میں رہنے والوں پر جمعے کے وجوب کا بیان ........ 15
- اس شخص کا بیان جسے جمعے کی باجماعت ایک رکعت مل جائے یا ایک بھی نہ ملے ........ 16
- جب آدمی دورانِ خطبہ مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم ........ 20
- نصف النہار سے قبل نمازِ جمعہ کا بیان ........ 24


## وتر کے مسائل


- وتر کا طریقہ اور اس کے فرض نہ ہونے کا بیان اور نبی ﷺ اونٹ پر بھی وتر پڑھ لیا کرتے تھے ........ 26
- جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے ........ 27
- وتر کی رکعات کی تعداد پانچ، تین، ایک یا پانچ سے زائد بھی ہو سکتی ہے ........ 28
- وتر کو نمازِ مغرب کے مشابہ مت بناؤ ........ 31
- وتر کی تین رکعات مغرب کی تین رکعات کے مثل پڑھنا ........ 32
- وتر کی فضیلت ........ 33

- وتر کی رکعات میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں؟ اور نمازِ وتر میں قنوت کا بیان ........ 34
- وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا بیان ........ 40
- قنوت کا طریقہ اور اس کے مقام کا بیان ........ 41
- مریض کی نماز اور جس شخص کی دورانِ نماز نکسیر پھوٹ پڑے وہ اپنی جگہ کیسے کھڑا کرے؟ ........ 47


## عیدین کے مسائل


- عیدین سے متعلقہ احکام کا بیان ........ 49
- کعبے کے اندر نبی ﷺ کی نماز اور اس بارے میں روایات کا اختلاف ........ 58
- نماز چھوڑنے کی سخت ممانعت، اس کے تارک پر کفر کا حکم اور نمازی شخص کے قتل کی ممانعت ........ 59
- جس امام کے پیچھے نماز پڑھنا اور جس شخص کی نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے ........ 61
- نمازِ خوف کا طریقہ اور اس کی اقسام ........ 65
- نمازِ خسوف وکسوف کا طریقہ اور اس کی صورت ........ 71


## بارش طلب کرنے کے مسائل


- نمازِ استسقاء کا بیان ........ 76


## جنازے کے مسائل


- جنازے کے آگے چلنے کا بیان ........ 81
- اس بات کا بیان کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا ........ 81
- حضرت آدم علیہ السلام کی قبر مبارک کی جگہ اور ان کی نمازِ جنازہ ........ 82
- جنازے میں ایک مرتبہ سلام پھیرنے، چار اور پانچ تکبیروں اور سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بیان ........ 83
- دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا اور تکبیر کہتے وقت رفع یدین کرنا ........ 86

❀ میت (کو دفن کرنے کے بعد اس) پر مٹی کے لپ ڈالنے کا بیان ........ 88
❀ قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنے کا بیان ........ 89
❀ چاشت کی نماز باجماعت ادا کرنے کا بیان ........ 93
❀ دورانِ نماز تھوڑا سا کوئی کام کر لینے کا جواز، بے ہوش شخص پر جو قضاء لازم آتی ہے اور نفل نماز کے وقت کا بیان .... 93
❀ جب آدمی پر بے ہوشی طاری ہو جائے اور نماز کا وقت بھی ہو چکا ہو تو کیا وہ قضاء کر سکتا ہے یا نہیں؟ ........ 95
❀ کسی عذر کے باعث نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کا بیان ........ 97
❀ نماز میں اشارہ کرنے کا بیان ........ 97
❀ جس شخص نے طلوعِ آفتاب سے قبل نمازِ فجر کی ایک بھی رکعت پڑھ لی اس نے گویا نمازِ فجر کو پالیا ........ 98
❀ متعدد مساجد کے پائے جانے کا بیان ........ 99
❀ اس شخص کے لیے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم جو کسی آدمی کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھے اور اسے قبلہ رُو دیکھ رہا ہو .... 99
❀ ضرورت کے پیشِ نظر قراءت مختصر کرنے کا بیان ........ 100
❀ نبی ﷺ کا اس بات سے منع فرمانا کہ امام کسی چیز پر کھڑا ہو اور لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں ........ 102


# زکاۃ کے مسائل


❀ زکاۃ کا وجوب ایک سال گزرنے پر ہوتا ہے ........ 105
❀ سونے، چاندی، مویشی، پھلوں اور اناج میں زکاۃ کا وجوب ........ 107
❀ ٹکڑے میں کچھ بھی زکاۃ فرض نہیں ہوتی ........ 110
❀ اناج کتنا ہو تو اس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے؟ ........ 111
❀ سبزیوں میں زکاۃ نہیں پڑتی ........ 111
❀ کاشت وغیرہ میں کام آنے والے جانوروں میں زکاۃ نہیں پڑتی ........ 120
❀ دو چیزوں کو ملانے کا مفہوم اور ان پر جو زکاۃ واجب ہوتی ہے ........ 121
❀ جس مال کی زکاۃ ادا کر دی جاتی ہے وہ ''کنز'' نہیں رہتا ........ 124
❀ زیورات کی زکاۃ کا بیان ........ 124
❀ مکاتب غلام کے مال میں تب تک زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ اسے آزاد نہ کر دیا جائے ........ 126

- بچے اور یتیم کے مال میں زکاۃ کا وجوب ........ 129
- وصی کا یتیم بچے کے مال سے بطورِ قرض کچھ لینا ........ 130
- اُونٹ اور بکریوں کی زکاۃ کا بیان ........ 132
- کسی مالدار اور طاقتور صحت مند شخص کو زکاۃ دینا جائز نہیں ........ 141
- کس شخص کے لیے زکاۃ لینا جائز ہے؟ ........ 143
- اس مالدار شخص کا بیان جس کے لیے مانگنا حرام قرار دیا گیا ہے ........ 145
- سال مکمل ہونے سے پہلے ہی زکاۃ لینے کا بیان ........ 148
- تجارت کے مال کی زکاۃ اور گھوڑے اور غلام پر زکاۃ نہ ہونے کا بیان ........ 152
- زمین کی پیداوار کی زکاۃ کی مقدار اور پھلوں کا اندازہ لگانے کا بیان ........ 155
- زکاۃ ادا کرنے کی ترغیب اور اس کی تقسیم ........ 164


## فطرانے کے مسائل


- فطرانے کا بیان ........ 169
- نبی ﷺ کے احکام کا بیان ........ 189
- مجوسیوں کے جزیہ کا بیان اور ان کے احکام کے بارے میں روایات ........ 189


## روزوں کے مسائل


- سحری کے وقت کا بیان ........ 202
- رؤیتِ ہلال پر شہادت کا بیان ........ 205
- باب ........ 213
- روزے دار کے لیے (اپنی بیوی کا) بوسہ لینے کا بیان ........ 226
- اعتکاف کا بیان ........ 253
- روزے دار کے لیے مسواک کا حکم ........ 257

❀ بڑھاپے، بچے کو دودھ پلانے یا کسی عذر وغیرہ کے باعث رمضان کے روزے نہ رکھنا ........ 259

❀ غروبِ آفتاب سے پہلے ہی روزہ افطار کر لینے کا بیان ........ 260


## حج کے مسائل


❀ حج کے احکام کا بیان ........ 273

❀ مواقیت کا بیان ........ 294


## خرید وفروخت کے مسائل


❀ خرید وفروخت کے احکام کا بیان ........ 377

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كتاب الجمعة

# جمعہ کے مسائل

## بَابُ مَنْ تَجِبُ عَلَيْهِ الْجُمُعَةُ

## اس شخص کا بیان جس پر جمعہ واجب ہے

[١٥٧٦]...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللهِ ، ثنا يَحْيَى بْنُ نَافِعِ بْنِ خَالِدٍ بِمِصْرَ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ ، حَدَّثَنِي مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوكٌ ، فَمَنِ اسْتَغْنَى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللهُ عَنْهُ وَاللهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ)) . ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جمعہ کے دن جمعہ پڑھنا فرض ہے، سوائے مریض، مسافر، عورت، بچے یا غلام کے۔ سو جو شخص کسی فضول کام یا کاروبار میں (مشغول رہ کر جمعہ پڑھنے سے) لاپروائی برتے گا تو اللہ تعالیٰ بھی اس کی چنداں پروا نہیں کرے گا، اور اللہ تعالیٰ بہت بے نیاز، لائق ستائش ہے۔

[١٥٧٧]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي الْعَنْبَسِ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، ثنا هُرَيْمٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ فِي جَمَاعَةٍ إِلَّا عَلَى أَرْبَعٍ: عَبْدٍ مَمْلُوكٍ ، أَوْ صَبِيٍّ ، أَوْ مَرِيضٍ ، أَوِ امْرَأَةٍ)) . ❷

طارق بن شہاب سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جمعہ باجماعت ادا کرنا واجب ہے، سوائے چار افراد کے: غلام، بچہ، مریض یا عورت۔

[١٥٧٨]...... ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا أَبُو كَامِلٍ ، ثنا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم بعد میں آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ١٨٤

❷ سنن أبي داود: ١٠٦٧ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٨٨

مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا وَأُوتِينَاهُ مِنْ بَعْدِهِمْ، فَهٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ فَهَدَانَا اللّٰهُ لَهُ، فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ)). ❶

پہلے ہوں گے، صرف اتنی سی بات ہے کہ ان لوگوں کو ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور ہمیں ان کے بعد دی گئی ہے، یہی (جمعہ کا) دِن اللہ تعالیٰ نے ان پر بھی فرض کیا تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت عطا فرمادی (جبکہ وہ اختلاف کا شکار ہو گئے تھے)۔ اس بناء پر سب لوگ ہمارے پیچھے ہوگئے، یہود کل (ہفتہ) کے دِن اور عیسائی پرسوں (اتوار) کے دِن (عبادت کرتے ہیں)۔

## ذِكْرُ الْعَدَدِ فِي الْجُمُعَةِ

## جمعے کے مسئلے میں تعداد کا بیان

[۱۵۷۹]..... قُرِءَ عَلَى أَبِي عِيسَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هَارُونَ الْأَنْبَارِيِّ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ إِسْحَاقُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بِبَالِسَ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا خُصَيْفٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: مَضَتِ السُّنَّةُ أَنَّ فِي كُلِّ ثَلَاثَةٍ إِمَامًا، أَوْ فِي كُلِّ أَرْبَعِينَ فَمَا فَوْقَ ذَالِكَ جُمُعَةً وَأَضْحَى وَفِطْرًا، وَذَالِكَ أَنَّهُمْ جَمَاعَةٌ. ❷

عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو طریقہ رائج ہے وہ یہی ہے کہ ہر تین آدمیوں میں ایک امام ہوگا (یعنی جب تین آدمی ہوں تو انہیں جماعت کرانی چاہیے) یا ہر چالیس، یا اس سے زائد افراد میں جمعہ، عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کا حکم لاگو ہوتا ہے، اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اتنے لوگ جماعت ہوتے ہیں۔

[۱۵۸۰]..... قَالَ: وَكَذَالِكَ ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّامِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَا: ثنا خَالِدُ بْنُ الْهَيَّاجِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((عَلَى الْخَمْسِينَ جُمُعَةٌ لَيْسَ فِيمَا دُونَ ذَالِكَ)). جَعْفَرُ بْنُ الزُّبَيْرِ مَتْرُوكٌ.

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پچاس لوگوں کی موجودگی میں جمعہ واجب ہو جاتا ہے، البتہ اس سے کم پر واجب نہیں ہوتا۔

جعفر بن زبیر متروک راوی ہے۔

[۱۵۸۱]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عِيسَى

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پچاس

❶ صحیح البخاری: ۲۳۸، ۸۷۶، ۲۹۵۶، ۶۸۸۷، ۷۴۹۵۔ صحیح مسلم: ۸۵۶ (۲۲)۔ مسند احمد: ۷۳۱۰، ۷۳۹۹، ۷۴۰۱، ۷۷۰۷، ۱۰۵۳۰۔ صحیح ابن حبان: ۲۷۸۴

❷ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۳/ ۱۷۷

أَبُو مُحَمَّدٍ الْفَامِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ، ثنا أَبِي، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((عَلَى الْخَمْسِينَ جُمُعَةٌ)).

لوگوں کی موجودگی پر جمعہ واجب ہو جاتا ہے۔

[١٥٨٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا الْقَوَارِيرِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسَافِرِ جُمُعَةٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسافر پر جمعہ فرض نہیں ہے۔

[١٥٨٣]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُنَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذَا أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ الطَّعَامَ حَتّٰى نَزَلُوا بِالْبَقِيعِ، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا وَانْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعُونَ رَجُلًا أَنَا مِنْهُمْ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ (الجمعة:١١). لَمْ يَقُلْ فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ: إِلَّا أَرْبَعِينَ رَجُلًا غَيْرَ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَخَالَفَهُ أَصْحَابُ حُصَيْنٍ، فَقَالُوا: لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ جمعے کے روز ہمیں خطبہ دے رہے تھے تو اونٹوں کا ایک قافلہ آیا جس پر اناج لادا ہوا تھا اور اس نے آ کر بقیع میں پڑاؤ ڈال دیا۔ لوگوں کی جب اس طرف توجہ ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر سب اسی کی طرف بھاگ اُٹھے اور آپ ﷺ کے ساتھ صرف چالیس لوگ رہ گئے، ان میں سے ایک میں تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ پر (یہ آیت) نازل فرما دی: ﴿وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا﴾ ''اور جب انہوں نے تجارت یا کھیل تماشا دیکھا تو اس کی طرف لپک گئے اور آپ کو کھڑا چھوڑ دیا۔''

علی بن عاصم کے علاوہ کسی نے بھی إِلَّا أَرْبَعِينَ رَجُلًا کے الفاظ ذکر نہیں کیے، انہوں نے حصین سے روایت کیا، جبکہ ان کے بعد حصین کے اصحاب نے یہ بیان کیا ہے کہ نبی ﷺ کے ساتھ صرف بارہ افراد ہی رہ گئے تھے۔

[١٥٨٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا هُشَيْمٌ، أنا حُصَيْنٌ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، وَسَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ قَدِمَتْ عِيرٌ فَذَكَرَهُ. وَقَالَ: لَمْ يَبْقَ إِلَّا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ جمعہ کے روز خطبہ دے رہے تھے تو اسی وقت اونٹوں کا ایک قافلہ آیا۔۔۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی اور کہا: صرف بارہ لوگ باقی رہ گئے تھے، جن میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما بھی تھے۔

اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنْهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، الْحَدِيثَ. ❶

[١٥٨٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ثنا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثنا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كُنْتُ قَائِدَ أَبِي حِينَ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَإِذَا خَرَجْتُ بِهِ إِلَى الْجُمُعَةِ فَسَمِعَ الْأَذَانَ صَلَّى عَلَى أَبِي أُمَامَةَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُ، فَمَكَثَ كَذَالِكَ حِينًا لَا يَسْمَعُ الْأَذَانَ بِالْجُمُعَةِ إِلَّا فَعَلَ ذَالِكَ، فَقُلْتُ لَهُ: يَا أَبَهْ أَرَأَيْتَ اسْتِغْفَارَكَ لِأَبِي أُمَامَةَ كُلَّمَا سَمِعْتَ أَذَانَ الْجُمُعَةِ مَا هُوَ؟ قَالَ: أَيْ بُنَيَّ هُوَ أَوَّلُ مَنْ جَمَعَ بِالْمَدِينَةِ فِي هَزْمٍ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ يُقَالُ لَهُ: نَقِيعُ الْخَضَمَاتِ، قَالَ: قُلْتُ: كَمْ كُنْتُمْ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: أَرْبَعُونَ رَجُلًا. ❷

عبدالرحمان بن کعب بن مالک بیان کرتے ہیں کہ جب میرے والد کی بینائی چلی گئی تو میں انہیں لے کر مسجد میں آتا تھا، چنانچہ جب میں انہیں لے کر جمعے کے لیے آتا اور وہ اذان سنتے تو سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کو دعا دیتے اور ان کے لیے استغفار کرتے۔ ان کی یہی عادت تھی کہ جب بھی وہ جمعے کی اذان سنتے تو اسی طرح کرتے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: اے ابا جان! آپ جب بھی جمعے کی اذان سنتے ہیں تو ابوامامہ رضی اللہ عنہ کے لیے استغفار کرتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟ تو انہوں نے کہا: اے میرے پیارے بیٹے! یہ پہلے شخص تھے جنہوں نے حرۂ بنی بیاضہ کی ''نقیع الخضمات'' نامی ہموار اور نشیبی زمین میں جمعہ پڑھایا۔ میں نے پوچھا: اس دن آپ لوگوں کی تعداد کتنی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا کہ چالیس لوگ تھے۔

[١٥٨٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بِهٰذَا.

گزشتہ حدیث ہی ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے۔

[١٥٨٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، بِإِسْنَادِهِ. وَقَالَ: فِي هَزْمِ النَّبِيتِ مِنْ حَرَّةِ بَنِي بَيَاضَةَ فِي نَقِيعٍ، يُقَالُ لَهُ: نَقِيعُ الْخَضَمَاتِ وَالْبَاقِي مِثْلُهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

❶ مسند أحمد: ١٤٣٥٦، ١٤٩٧٨۔صحيح ابن حبان: ٦٨٧٦، ٦٨٧٧

❷ سنن أبي داود: ١٠٦٩۔سنن ابن ماجه: ١٠٨٢۔صحيح ابن حبان: ٧٠١٣۔المستدرك للحاكم: ١/ ٢٨١۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٣/ ١٧٦۔المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٧٣٣

## بَابُ الْجُمُعَةِ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ

### اذان سننے والے ہر شخص پر جمعہ پڑھنا لازم ہے

[۱۵۸۸]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ بِمَدَى الصَّوْتِ)). قَالَ دَاوُدُ: يَعْنِي حَيْثُ يَسْمَعُ الصَّوْتَ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر اس شخص پر جمعہ لازم ہے جہاں تک (جمعے کی اذان کی) آواز جائے۔
داؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جہاں سے بھی (جمعے کی اذان کی) آواز سنائی دے۔

[۱۵۸۹]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، نا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ، نا الْوَلِيدُ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّمَا الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جمعہ اس شخص پر واجب ہے جو اذان سنے۔

[۱۵۹۰]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا قَبِيصَةُ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْهٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هَارُونَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْجُمُعَةُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ)). قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ الطَّائِفِيُّ ثِقَةٌ، وَهٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الطَّائِفِ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص پر جمعہ واجب ہے جو اذان سنے۔
ابن ابی داؤد نے ہم سے کہا: یہ جو محمد بن سعید ہیں یہ طائفی ہیں، جو کہ ثقہ راوی ہیں، اور اس سنت کو اکیلے اہل طائف نے روایت کیا ہے۔

[۱۵۹۱]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثنا قَبِيصَةُ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَقَالَ: ((التَّأْذِينَ)).

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ پچھلی حدیث کے ہی مثل ہے، البتہ (اس میں النِّدَاءَ کی جگہ) التَّأْذِينَ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

## بَابُ الْجُمُعَةِ عَلٰى أَهْلِ الْقَرْيَةِ

### بستی میں رہنے والوں پر جمعے کے وجوب کا بیان

[۱۵۹۲]..... حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبِ بْنِ عَطِيَّةَ، ثنا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى، ثنا

سیدہ اُمِ عبداللہ الدوسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جمعہ ہر بستی پر واجب ہے، خواہ وہاں صرف چار افراد ہی رہتے ہوں۔

❶ سنن أبي داود: ١٠٥٦

مُعَاوِيَةُ بْنُ سَعِيدٍ التُّجِيبِيُّ، ثنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّوْسِيَّةِ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ قَرْيَةٍ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا إِلَّا أَرْبَعَةٌ)). يَعْنِي بِالْقُرٰى: الْمَدَائِنَ، لَا يَصِحُّ هٰذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ. ❶

بستیوں سے مراد شہر ہیں اور یہ امام زہری رحمہ اللہ سے صحیح ثابت نہیں ہے۔

[۱۵۹۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُنَيْسٍ الْكَلَاعِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَتْنِي أُمُّ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّوْسِيَّةُ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ قَرْيَةٍ فِيهَا إِمَامٌ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا إِلَّا أَرْبَعَةً)). الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُوَقَّرِيُّ مَتْرُوكٌ، وَلَا يَصِحُّ هٰذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ كُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنْهُ مَتْرُوكٌ.

سیدہ اُم عبداللہ الدوسیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اس بستی پر جمعہ واجب ہے جس میں ایک امام موجود ہو، اگر چہ وہ صرف چار افراد ہی ہوں۔
ولید بن محمد الموقری متروک راوی ہے اور یہ حدیث امام زہریؒ سے صحیح ثابت نہیں ہے (کیونکہ) جس نے بھی ان سے یہ حدیث روایت کی ہے وہ متروک ہے۔

[۱۵۹۴]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْأُبُلِّيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، ثنا مَسْلَمَةُ بْنُ عُلَيٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أُمِّ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّوْسِيَّةِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْجُمُعَةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى أَهْلِ كُلِّ قَرْيَةٍ وَإِنْ لَمْ يَكُونُوا إِلَّا ثَلَاثَةً وَرَابِعُهُمْ إِمَامُهُمْ)). الزُّهْرِيُّ لَا يَصِحُّ سَمَاعُهُ مِنَ الدَّوْسِيَّةِ، وَالْحَكَمُ هٰذَا مَتْرُوكٌ.

سیدہ اُم عبداللہ دوسیہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ہر بستی کے رہنے والوں پر جمعہ واجب ہے، اگر چہ وہ صرف چار افراد ہی ہوں اور چوتھا ان کا امام ہو۔
امام زہریؒ کا دوسیہ سے سماع صحیح ثابت نہیں ہے اور یہ حکم راوی متروک ہے۔

## بَابٌ: فِيمَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً أَوْ لَمْ يُدْرِكْهَا

## اس شخص کا بیان جسے جمعے کی باجماعت ایک رکعت مل جائے یا ایک بھی نہ ملے

[۱۵۹۵]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ عُمَرَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پا لے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری ملا لے۔

❶ السنن الکبری للبیھقی: ۳/ ۱۷۹.

الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَى)). ❶

[۱۵۹٦]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، ثنا جَدِّي، ثنا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ بَكْرٍ، ثنا الْحَجَّاجُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جسے جمعہ کی ایک رکعت مل جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری بھی پڑھ لے۔

[۱۵۹۷]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعَدَةَ، ثنا أُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، ثنا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا يَاسِينُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً صَلَّى إِلَيْهَا أُخْرَى، فَإِنْ أَدْرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى الظُّهْرَ أَرْبَعًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعے کی ایک رکعت پالی وہ اس کے ساتھ دوسری بھی پڑھ لے، لیکن اگر وہ لوگوں کو بیٹھے ہوئے پائے (یعنی وہ جمعہ کی نماز پڑھ چکے ہوں) تو پھر وہ ظہر کی چار رکعات نماز پڑھ لے۔

[۱۵۹۸]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے جمعے کی ایک رکعت مل جائے؛ اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری بھی پڑھ لے۔

[۱۵۹۹]..... حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پالے؛ اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری بھی پڑھ لے۔

❶ سنن النسائی: ۳/ ۱۱۲۔سنن ابن ماجہ: ۱۱۲۱۔صحیح ابن خزیمۃ: ۱۸۵۰

❷ المستدرك للحاکم: ۱/ ۲۹۱

[۱۶۰۰]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَنْجِيٍّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنِي جَدِّي، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى، فَإِنْ أَدْرَكَهُمْ جُلُوسًا صَلَّى أَرْبَعًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے جمعے کی ایک رکعت مل جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری بھی پڑھ لے، لیکن اگر وہ لوگوں کو بیٹھے ہوئے پائے تو وہ چار رکعات نماز پڑھے۔

[۱۶۰۱]..... حَدَّثَنَا بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، أَوْ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَى، وَمَنْ فَاتَتْهُ الرَّكْعَتَانِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا))، أَوْ قَالَ: ((الظُّهْرَ))، أَوْ قَالَ: ((الْأُولَى)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص جمعے کی ایک رکعت پالے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری بھی پڑھ لے، اور جس کی دونوں رکعتیں ہی رہ جائیں تو اسے چاہیے کہ وہ (ظہر کی) چار رکعات نماز پڑھے۔ یا فرمایا کہ ظہر کی نماز پڑھے۔ یا فرمایا کہ پہلی نماز (یعنی نمازِ ظہر) پڑھ لے۔

[۱۶۰۲]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ الْقَصَّارُ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفُضَيْلِ الْكَاتِبُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، نا اللَّيْثُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمُ الرَّكْعَتَيْنِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَدْرَكَ الْجُمُعَةَ. وَإِذَا أَدْرَكَ رَكْعَةً فَلْيَرْكَعْ إِلَيْهَا أُخْرَى، وَإِنْ لَمْ يُدْرِكْ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ)). قَالَ الشَّيْخُ: يَاسِينُ ضَعِيفٌ، لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جمعے کی دو رکعتیں مل جائیں تو اس نے جمعہ پالیا، اور جب اسے ایک رکعت ملے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری بھی پڑھ لے اور اگر اسے ایک بھی رکعت نہ ملے تو اسے چاہیے کہ وہ چار رکعات نماز پڑھے۔

[۱۶۰۳]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ بَحْرٍ الْبَزُورِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، ثنا أَبُو يَزِيدَ الْخَصَّافُ الرَّقِّيُّ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو جمعہ کے روز آخری رکعت کا رکوع مل گیا؛ اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی پڑھ لے اور

وَاسْمُهُ خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ الرُّكُوعَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرٰى ، وَمَنْ لَمْ يُدْرِكِ الرُّكُوعَ مِنَ الرَّكْعَةِ الْأُخْرٰى فَلْيُصَلِّ الظُّهْرَ أَرْبَعًا)) .

جسے دوسری رکعت کا رکوع نہ ملے تو اسے ظہر کی چار رکعات ہی پڑھنی چاہئیں۔

[١٦٠٤]..... ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا أَدْرَكْتَ الرَّكْعَةَ الْآخِرَةَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ فَصَلِّ إِلَيْهَا رَكْعَةً ، وَإِذَا فَاتَتْكَ الرَّكْعَةُ الْآخِرَةُ فَصَلِّ الظُّهْرَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ)) .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب تم نمازِ جمعہ کی دوسری رکعت پالو تو اس کے ساتھ ایک اور رکعت پڑھ لو اور اگر تم سے دوسری رکعت بھی رہ جائے تو پھر ظہر کی چار رکعات نماز پڑھو۔

[١٦٠٥]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ ، ثنا شَدَّادُ بْنُ حَكِيمٍ ، نا نُوحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ الْإِمَامَ جَالِسًا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ)) . لَمْ يَرْوِهِ هٰكَذَا غَيْرُ نُوحِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ مَتْرُوكٌ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے امام کو سلام پھیرنے سے قبل بیٹھنے کی حالت میں پالیا؛ اس نے یقیناً نماز کو پالیا۔
نوح بن ابی مریم کے علاوہ کسی نے اسے اس طرح روایت نہیں کیا اور یہ حدیث کے معاملے میں ضعیف اور متروک راوی ہے۔

[١٦٠٦]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّا ، وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ، قَالَا: نا بَقِيَّةُ ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الْأَيْلِيُّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرٰى وَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ)) . وَقَالَ عَمْرٌو: ((وَقَدْ أَدْرَكَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو جمعے یا اس کے علاوہ کسی اور نماز کی ایک رکعت مل جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری کو بھی ملا لے، اور یقیناً اس کی نماز مکمل ہوگئی۔ عمرو نے (''یقیناً اس کی نماز مکمل ہوگئی'' کی جگہ) یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ اس نے نماز کو پالیا۔
ابو بکر بن ابی داؤد نے ہم سے بیان کیا کہ اس روایت کو یونس

الصَّلَاةَ)) . قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ: لَمْ يَرْوِهِ عَنْ يُونُسَ إِلَّا بَقِيَّةُ . ❶

سے بقیہ کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا۔

[١٦٠٧]...... ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ الْفُرَاتِ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ رَاشِدِ الْبَرَاءُ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَىٰ)) . ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کو جمعے کی ایک رکعت مل گئی؛ اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت ملالے۔

[١٦٠٨]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ ، ثنا يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ ، ثنا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا وَلْيُضِفْ إِلَيْهَا أُخْرَىٰ)) . وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَىٰ)) .

سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے جمعہ کے روز ایک رکعت پالی تو یقیناً اس نے اس کو حاصل کر لیا اور اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی ملالے۔

ابن نمیر نے نبی ﷺ سے یوں روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کی ایک رکعت پالی، اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی پڑھ لے۔

[١٦٠٩]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ ، ثنا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ تَمَّامٍ ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيُصَلِّ إِلَيْهَا أُخْرَىٰ)) .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کو جمعے کی ایک رکعت مل جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے ساتھ دوسری رکعت بھی پڑھ لے۔

## بَابٌ: فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

## جب آدمی دورانِ خطبہ مسجد میں آئے تو دو رکعت نماز پڑھنے کا حکم

[١٦١٠]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمُ ، ثنا أَبُو بَحْرٍ الْبَكْرَاوِيُّ ،

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعے کے روز خطبہ دے رہے تھے تو اسی دوران سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ

❶ سيأتي برقم ١٦٠٨

❷ سلف برقم: ١٥٩٧

ثنا سعيدُ بنُ أبي عَروبَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ نَافِعٍ يَعْنِي أَبَا سُفْيَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَرَسُولُ اللهِ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَجَلَسَ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ بِوَجْهِهِ فَقَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ يَتَجَوَّزُ فِيهِمَا)). ❶

آئے اور نماز پڑھنے سے پہلے ہی بیٹھ گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ دو رکعت نماز پڑھیں۔ پھر آپ ﷺ اپنے رُخِ انور کے ساتھ لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعہ پڑھنے آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ مختصر سی دو رکعت نماز پڑھے۔

[١٦١١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ فَجَلَسَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ لِيَجْلِسْ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے تو سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ آئے اور بیٹھ گئے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص جمعے کے روز آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کو دو ہلکی سی رکعتیں پڑھ لینی چاہئیں، پھر وہ بیٹھ جائے۔

[١٦١٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، وَعَبَّاسٌ التَّرْقُفِيُّ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْكٍ الْغَطَفَانِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا)). ❷

سیدنا سلیک غطفانی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو خفیف سی رکعات پڑھ لینی چاہئیں اور ان میں اختصار کو ملحوظ رکھے۔

[١٦١٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول

❶ سنن أبي داؤد: ١١١٧۔ مسند أحمد: ١٤٤٠٥۔ صحيح ابن حبان: ٢٥٠٠، ٢٥٠١، ٢٥٠٢

❷ مسند أحمد: ١٥١٨٠

الْعَزِيزِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ يَقُولُ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَوْ قَدْ خَرَجَ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)). ❶

اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، جبکہ آپ خطبہ دے رہے تھے کہ جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو، یا وہ (خطبے کے لیے) نکل پڑا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے۔

[١٦١٤] ..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ، قَالَا: نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، ثنا شُعْبَةُ، ثنا عَمْرُو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)). قُلْتُ لِعَمْرٍو: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ جَابِرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعت نماز پڑھ لینی چاہیے۔ (شعبہ کہتے ہیں کہ) میں نے عمرو سے پوچھا: کیا یہ حدیث آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[١٦١٥] ..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ، ثنا أَبُو زَيْدٍ الْهَرَوِيُّ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ یا (کہا کہ) رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے۔

[١٦١٦] ..... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَطَبَ فَقَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے۔

[١٦١٧] ..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ، عَنْ رَوْحِ بْنِ الْقَاسِمِ، وَسُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا،

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو ایک آدمی (مسجد میں) داخل ہوا۔ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے، اور فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص آئے اور امام خطبہ دے رہا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ دو رکعت نماز پڑھے۔

❶ مسند أحمد: ١٤٣٠٩، ١٤٩٥٩، ١٤٩٦٦، ١٥٠٦٧

يَقُولُ: بَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، وَقَالَ: ((إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ)).

[١٦١٨]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصُّورِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ، ثنا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ قَيْسٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَأَمْسَكَ عَنِ الْخُطْبَةِ حَتّٰى فَرَغَ مِنْ صَلَاتِهِ)). أَسْنَدَهُ هٰذَا الشَّيْخُ عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ وَوَهِمَ فِيهِ وَالصَّوَابُ عَنْ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلٌ، كَذَا رَوَاهُ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَغَيْرُهُ، عَنْ مُعْتَمِرٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قیس قبیلے کا ایک آدمی (مسجد میں) داخل ہوا، جبکہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے، تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: اُٹھو اور دو رکعتیں پڑھو۔ آپ ﷺ نے خطبہ روک دیا، یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو گیا۔

الشیخ عبید بن محمد العبدی نے اسے معتمر سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے قتادہ کے واسطے سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور انہیں اس میں وہم ہوا ہے، جبکہ درست بات یہ ہے کہ انہوں نے معتمر سے اور انہوں نے اپنے باپ سے مرسل روایت کیا ہے۔ اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ وغیرہ نے معتمر سے روایت کیا ہے۔

[١٦١٩]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُعْتَمِرٌ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: ((يَا فُلَانُ أَصَلَّيْتَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَصَلِّ))، ثُمَّ انْتَظَرَهُ حَتّٰى صَلّٰى.

معتمر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی (مسجد میں) آیا، جبکہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں! کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نماز پڑھو۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا انتظار کیا، یہاں تک کہ اس نے نماز پڑھ لی۔

[١٦٢٠]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبُو الْحَجَّاجِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: دَخَلَ سُلَيْكٌ الْغَطَفَانِيُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ وَلَا تَعُدْ لِمِثْلِ هٰذَا))، قَالَ: فَرَكَعَهُمَا ثُمَّ جَلَسَ. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ (مسجد میں) داخل ہوئے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: دو رکعت ادا کرو اور اس طرح دوبارہ مت کرنا (یعنی نماز پڑھے بغیر نہ بیٹھنا)۔ راوی کہتے ہیں کہ انہوں نے دو رکعت ادا کیں، پھر بیٹھ گئے۔

[١٦٢١]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ،

محمد بن قیس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جس وقت انہیں

❶ صحيح ابن حبان: ٢٥٠٤

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، ثنا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ أَمْسَكَ عَنِ الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَغَ مِنْ رَكْعَتَيْهِ ثُمَّ عَادَ إِلَى خُطْبَتِهِ . هٰذَا مُرْسَلٌ لَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ ، وَأَبُو مَعْشَرٍ اسْمُهُ نَجِيحٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ .

(یعنی سُلیک غطفانی رضی اللہ عنہ کو) حکم فرمایا کہ وہ دو رکعت نماز پڑھیں، تو آپ ﷺ نے خطبہ روک دیا، یہاں تک کہ وہ دو رکعات پڑھ کر فارغ ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے دوبارہ خطبہ شروع کر دیا۔

یہ روایت مرسل ہے، اس سے دلیل نہیں قائم ہوتی، اور ابومعشر کا نام نجیح ہے اور یہ ضعیف راوی ہے۔

[١٦٢٢]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ ، ثنا هُشَيْمٌ ، أَخْبَرَنِي أَبُو مَعْشَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ قَيْسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ أَمْسَكَ عَنِ الْخُطْبَةِ حَتَّى فَرَغَ . هٰذَا أَيْضًا مُرْسَلٌ وَأَبُو مَعْشَرٍ ضَعِيفٌ ، وَاسْمُهُ نَجِيحٌ .

محمد بن قیس روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب انہیں نماز پڑھنے کا حکم فرمایا تو آپ خطبے سے رُک گئے، یہاں تک کہ وہ (نماز سے) فارغ ہو گئے۔

یہ روایت بھی مرسل ہے۔ ابومعشر ضعیف راوی ہے اور اس کا نام نجیح ہے۔

## بَابُ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ

### نصف النہار سے قبل نمازِ جمعہ کا بیان

[١٦٢٣]...... حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يَزِيدَ الْبَزَّازُ أَبُو الطَّيِّبِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ ، ثنا وَكِيعٌ ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ الْحَجَّاجِ الْكِلَابِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سِيدَانَ السُّلَمِيِّ ، قَالَ: شَهِدْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مَعَ أَبِي بَكْرٍ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ قَبْلَ نِصْفِ النَّهَارِ ، ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُمَرَ وَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَى أَنْ أَقُولَ: انْتَصَفَ النَّهَارُ ، ثُمَّ شَهِدْتُهَا مَعَ عُثْمَانَ فَكَانَتْ صَلَاتُهُ وَخُطْبَتُهُ إِلَى أَنْ أَقُولَ زَالَ النَّهَارُ فَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا عَابَ ذَالِكَ وَلَا أَنْكَرَهُ .

عبداللہ بن سیدان السلمی بیان کرتے ہیں کہ میں جمعے کے روز سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حاضر تھا تو ان کی نماز اور خطبہ نصف النہار سے قبل ہی (ختم ہو گیا) تھا۔ پھر میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعے میں شریک ہوا تو ان کی نماز اور خطبہ بھی اس وقت ختم ہوا کہ جب میں کہہ رہا تھا کہ نصف دِن ہو گیا ہے۔ پھر میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعے میں شریک ہوا تو ان کی نماز اور خطبہ اس وقت ختم ہوا کہ جب میں کہہ رہا تھا کہ دِن ڈھل گیا ہے۔ میں نے کسی ایک کو بھی نہیں دیکھا کہ اس نے اس کو معیوب سمجھا ہو یا اس کا انکار کیا ہو۔

[١٦٢٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ الْحَارِثِ ، قَالَ: سَمِعْتُ إِيَاسَ بْنَ سَلَمَةَ ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ نَرْجِعُ

سیدنا سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ جمعے کے روز نماز پڑھا کرتے تھے، پھر ہم واپس جاتے تو ہمیں کوئی سایہ نہیں دِکھائی دیتا تھا کہ جس سے ہم سایہ حاصل کر سکیں۔

وَلَا نَجِدُ فَيْئًا نَسْتَظِلُّ بِهِ . ❶

[١٦٢٥]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: مَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ . ❷

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم جمعے کے بعد ہی قیلولہ (دوپہر کا آرام) کیا کرتے تھے اور کھانا بھی جمعے کے بعد ہی کھایا کرتے تھے۔

[١٦٢٦]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ أَبُو حَفْصٍ ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، ثنا أَبُو حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: كُنَّا نَتَغَدَّى وَنَقِيلُ بَعْدَ الْجُمُعَةِ .

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ ہم کھانا اور قیلولہ جمعے کے بعد ہی کیا کرتے تھے۔

[١٦٢٧]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ ، ثنا ابْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، مِثْلَهُ سَوَاءً .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[١٦٢٨]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، ثنا الرَّمَادِيُّ ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ ، ثنا أَبُو حَازِمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ ، قَالَ: كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَكُونُ الْقَائِلَةُ بَعْدُ .

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمعے کی نماز پڑھا کرتے تھے، پھر اس کے بعد قیلولہ ہوتا تھا۔

[١٦٢٩]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا مُبَشِّرُ بْنُ مُكَسِّرٍ ، ثنا أَبُو حَازِمٍ ، حَدَّثَنِي سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ ، قَالَ: كُنَّا نُبَكِّرُ إِلَى الْجُمُعَةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ نَرْجِعُ فَنَتَغَدَّى وَنَقِيلُ .

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اوّل وقت میں جمعہ پڑھنے آ جاتے تھے، پھر ہم (جمعہ پڑھ کر) واپس جاتے تو کھانا کھاتے اور قیلولہ کرتے۔

[١٦٣٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ ، حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ الْخُطْبَتَيْنِ وَهُوَ قَائِمٌ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا بِجُلُوسٍ . ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر دو خطبے دیا کرتے تھے، پھر آپ ان دونوں کے درمیان بیٹھ کر ان میں فرق کیا کرتے تھے۔

---

❶ مسند أحمد: ١٦٤٩٦، ١٦٥٤٦۔صحیح ابن حبان: ١٥١١، ١٥١٢ ❷ مسند أحمد: ١٥٥٦١

❸ صحيح البخاري: ٩٢٠، ٩٢٨۔صحيح مسلم: ٨٦١۔سنن أبي داود: ١٠٩٢۔جامع الترمذي: ٥٠٦۔سنن النسائي: ١٤١٩۔سنن ابن ماجه: ١١٠٣۔مسند أحمد: ٤٩١٩، ٥٦٥٧، ٥٧٢٦

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# كتاب الوتر

# وتر کے مسائل

## بَابُ صِفَةِ الْوِتْرِ وَأَنَّهُ لَيْسَ بِفَرْضٍ، وَأَنَّهُ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ

## وتر کا طریقہ اور اس کے فرض نہ ہونے کا بیان اور نبی ﷺ اونٹ پر بھی وتر پڑھ لیا کرتے تھے

[۱۶۳۱] ..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ، ثنا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا أَبُو جَنَابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ هُنَّ عَلَيَّ فَرَائِضُ وَهُنَّ لَكُمْ تَطَوُّعٌ: النَّحْرُ، وَالْوِتْرُ، وَرَكْعَتَا الْفَجْرِ)). [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ جو مجھ پر تو فرض ہیں لیکن تمہارے لیے نفل ہیں: قربانی، وتر اور فجر کی دو سنتیں۔

[۱۶۳۲] ..... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُوذِيُّ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي: وَحَدَّثَنِي بِهِ أَبِي، عَنْ جَدِّي، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَرَّرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ بِالْوِتْرِ وَالْأَضْحٰى وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيَّ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے وتر اور قربانی کا حکم دیا گیا ہے، البتہ (اس معاملے میں) مجھ پر سختی نہیں کی گئی۔

[۱۶۳۳] ..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: كُنْتُ أَسِيرُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ بِطَرِيقِ مَكَّةَ، قَالَ سَعِيدٌ: فَلَمَّا خَشِيتُ الصُّبْحَ نَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ثُمَّ أَدْرَكْتُهُ، فَقَالَ لِي ابْنُ عُمَرَ: أَيْنَ كُنْتَ؟، قُلْتُ:

سعید بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مکہ کے راستے پر سفر پہ گامزن تھا، تو جب مجھے صبح ہونے کا خدشہ ہوا تو میں (سواری سے نیچے) اُترا اور وتر پڑھا، پھر میں ان کے ساتھ جا ملا۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے پوچھا: تم کہاں تھے؟ میں نے کہا: مجھے فجر (کے طلوع) ہونے کا خدشہ ہوا تو میں نے (سواری سے) اُتر کر وتر پڑھ لیا۔ انہوں نے فرمایا: کیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کے عمل میں اُسوہ حسنہ نہیں

[1] المستدرك للحاكم: ۱/ ۳۰۰۔ مسند أحمد: ۲۰۵۰، ۲۰۶۵، ۲۰۸۱، ۲۹۱۶، ۲۹۱۷

خَشِيتُ الْفَجْرَ فَنَزَلْتُ فَأَوْتَرْتُ ، قَالَ: أَوَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ ، فَقُلْتُ: بَلٰى ، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ . ❶

ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً رسول اللہ ﷺ اونٹ پر ہی وِتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

[١٦٣٤]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، وَمُوسَى يَعْنِي ابْنَ عُقْبَةَ ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُوتِرُ عَلٰى رَاحِلَتِهِ ، وَيُصَلِّي التَّطَوُّعَ عَلَيْهَا حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ يُومِءُ بِرَأْسِهِ إِيمَاءً . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر ہی وتر پڑھ لیا کرتے تھے اور نفل نماز بھی اسی پر پڑھ لیتے تھے، سواری آپ کا رُخ جدھر بھی کر دیتی آپ اپنے سر مبارک سے اسی طرف اشارہ کرتے رہتے۔

[١٦٣٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ ، ثنا نَافِعٌ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَيُوتِرُ عَلَيْهَا ، وَذَكَرَ ذَالِكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ . ❸

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر ہی نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور اسی پر وتر پڑھ لیتے تھے۔ انہوں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے بیان کی۔

[١٦٣٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبَّاحُ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ تَطَوُّعًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ نَزَلَ فَأَوْتَرَ عَلَى الْأَرْضِ ، قَالَ: وَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ رُبَّمَا أَوْتَرَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ وَرُبَّمَا نَزَلَ .

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی سواری پر نفل نماز پڑھ لیا کرتے تھے اور جب آپ وِتر پڑھنا چاہتے تھے تو (سواری سے نیچے) اُترتے اور زمین پر وتر پڑھتے اور نافع بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بسا اوقات اپنی سواری پر ہی وِتر پڑھ لیتے تھے اور کبھی کبھار (سواری سے نیچے) اُتر جاتے تھے۔

## بَابُ مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ

### جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا وتر پڑھنا بھول جائے

[١٦٣٧]..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفِ بْنِ سُفْيَانَ الطَّائِيُّ ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص وِتر پڑھنے کے وقت سو جائے یا اسے بھول جائے تو اسے

❶ صحيح البخاري: ٩٩٩ ، ١٠٠٠ ـ صحيح مسلم: ٧٠٠ (٣٦) ـ سنن أبي داود: ١٢٢٤ ـ جامع الترمذي: ٤٧٢ ـ سنن النسائي: ٢/ ٢٣٢ ، ٢٤٤ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٠٠ ـ مسند أحمد: ٤٥١٩ ، ٤٥٣٠ ، ٥٢٠٨ ، ٥٢٠٩ ـ صحيح ابن حبان: ٢٤١٣

❷ مسند أحمد: ٤٤٧٠ ، ٤٦٢٠ ، ٤٩٥٦ ، ٥٤٤٧ ، ٦٠٧١ ، ٦٢٨٧ ـ صحيح ابن حبان: ٢٤١٢

❸ مسند أحمد: ٤٦٢٠

بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ، نا أَبُو غَسَّانَ مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِهِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّهِ إِذَا أَصْبَحَ أَوْ ذَكَرَهُ)). ❶

چاہیے کہ جب صبح ہو یا جب اسے یاد آئے تب پڑھ لے۔

[١٦٣٨]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ السَّمَرْقَنْدِيُّ نُبَيْرَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قِيلَ لَهُ: إِنَّ أَحَدَنَا يُصْبِحُ وَلَمْ يُوتِرْ، قَالَ: ((فَلْيُوتِرْ إِذَا أَصْبَحَ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے کہا گیا: ہم میں سے کوئی شخص صبح کو اُٹھے اور اس نے (رات کو) وتر نہ پڑھا ہو (تو وہ کیا کرے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ جب وہ صبح کو اُٹھے تب پڑھ لے۔

[١٦٣٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا أَبُو عِصَامٍ رَوَّادٌ، حَدَّثَنَا نَهْشَلٌ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ فَاتَهُ الْوِتْرُ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَقْضِهِ مِنَ الْغَدِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص سے رات کو وتر پڑھنا رہ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اگلے روز اس کی قضاء دے لے۔

## الْوِتْرُ بِخَمْسٍ أَوْ بِثَلَاثٍ أَوْ بِوَاحِدَةٍ أَوْ بِأَكْثَرَ مِنْ خَمْسٍ
## وتر کی رکعات کی تعداد پانچ، تین، ایک یا پانچ سے زائد بھی ہوسکتی ہے

[١٦٤٠]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْوِتْرُ حَقٌّ وَاجِبٌ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ فَلْيُوتِرْ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُوتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ)). قَوْلُهُ: ((وَاجِبٌ)) لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ لَا أَعْلَمُ تَابَعَ ابْنَ حَسَّانَ عَلَيْهِ أَحَدٌ. ❷

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: وتر (اللہ تعالیٰ کا) حق اور (مسلمان پر) واجب ہے، سو جو شخص تین وتر پڑھنا چاہے تو اسے (تین) پڑھ لینے چاہئیں اور جو شخص ایک وتر پڑھنا چاہے تو اسے ایک وتر پڑھ لینا چاہیے۔
راوی کا لفظ ''واجب'' بیان کرنا محفوظ نہیں ہے اور میرے علم میں نہیں ہے کہ کسی نے اس پر ابن حسان کی موافقت کی ہو۔

---

❶ سنن أبي داود: ١٤٣١ ـ مسند أحمد: ١١٢٦٤، ١١٣٩٥

❷ سنن أبي داود: ١٤٢٢ ـ سنن النسائي: ٣/ ٢٣٨ ـ سنن ابن ماجه: ١١٩٠ ـ مسند أحمد: ٢٣٥٤٥ ـ صحيح ابن حبان: ٢٤٠٧، ٢٤١٠، ٢٤١١ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٢

[١٦٤١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِوَاحِدَةٍ)) .

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وِتر حق ہے، سو جو چاہے پانچ وِتر پڑھ لے، جو چاہے تین وِتر پڑھ لے اور جو چاہے ایک وِتر پڑھ لے۔

[١٦٤٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، وَحَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسٍ الْحَدَّادُ ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ يُوسُفَ الْحِمْيَرِيُّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْوِتْرُ خَمْسٌ أَوْ ثَلَاثٌ أَوْ وَاحِدَةٌ)) .

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وِتر (کی رکعات) پانچ، تین یا ایک ہے۔

[١٦٤٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ ، ثنا جَحْدَرُ بْنُ الْحَارِثِ ، ثنا بَقِيَّةُ ، أَخْبَرَنِي ضُبَارَةُ بْنُ أَبِي السُّلَيْكِ ، ثنا دُوَيْدُ بْنُ نَافِعٍ ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ ، أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ اللَّيْثِيُّ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِسَبْعٍ ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِخَمْسٍ ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِثَلَاثٍ ، وَمَنْ شَاءَ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ)) .

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وِتر حق ہے، لہٰذا جو چاہے وہ سات (رکعات) وِتر پڑھ لے، جو چاہے وہ پانچ پڑھ لے، جو چاہے تین پڑھ لے اور جو چاہے وہ ایک وِتر پڑھ لے۔

[١٦٤٤]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، قَالَا: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أنا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَوْتِرْ بِخَمْسٍ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَبِثَلَاثٍ ، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَوَاحِدَةٍ ، فَإِنْ

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ (رکعات) وِتر پڑھو، لیکن اگر تم استطاعت نہ رکھو تو تین پڑھ لو، اور اگر تم اس کی بھی استطاعت نہ رکھو تو ایک ہی پڑھ لو، لیکن اگر تم (بیماری وغیرہ کی وجہ سے) چاہو تو اشارے سے بھی پڑھ سکتے ہو۔

شِئْتَ فَأَوْمِءْ إِيمَاءً)).

[١٦٤٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الْوَرَّاقُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا أَبُو سُفْيَانَ الْحِمْيَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا بِنَحْوِهِ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[١٦٤٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْوَرْدِ، ثنا أَبِي، ثنا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِخَمْسٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِثَلَاثٍ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُوتِرْ بِرَكْعَةٍ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ إِلَّا أَنْ يُومِءَ فَلْيُومِءْ)) هٰكَذَا رَوَاهُ عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مَعْمَرٍ مُسْنِدًا، وَوَقَفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَوَقَفَهُ أَيْضًا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ هُوَ وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وِتر حق ہے، لہٰذا جو شخص چاہے وہ پانچ وتر پڑھ لے، جو چاہے وہ تین پڑھ لے اور جو چاہے ایک رکعت وِتر پڑھ لے، اور جو (کھڑے ہوکر پڑھنے کی) استطاعت نہ رکھے تو وہ اشارے سے ہی پڑھ لے۔

عدی بن فضل نے اس کو معمر سے سنداً بیان کیا اور عبدالرزاق نے اسے معمر سے موقوف روایت کیا۔ سفیان بن عیینہ نے بھی اس کو موقوف روایت کیا ہے اور ان کے اور ان سے اختلاف نقل کیا گیا ہے، انہوں نے اور محمد بن اسحاق نے امام زہری رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

[١٦٤٧]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا مَوْقُوفًا، وَأَسْنَدَهُ بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ أَيْضًا عَنِ الزُّهْرِيِّ.

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی موقوفاً مروی ہے۔

[١٦٤٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مِنْجَابَ الطِّيبِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِهْرَانِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ تَمِيمٍ الْبَصْرِيُّ، عَنْ أَبِي غَالِبٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِكَمْ أُوتِرُ؟ قَالَ: ((بِوَاحِدَةٍ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ، قَالَ: ((فَبِثَلَاثٍ))، ثُمَّ قَالَ: ((بِخَمْسٍ))، ثُمَّ قَالَ: ((بِسَبْعٍ))، قَالَ أَبُو أُمَامَةَ: فَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ قَبِلْتُ رُخْصَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! میں وِتر کی کتنی رکعات پڑھوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً میں اس سے زیادہ پڑھنے کی طاقت رکھتا ہوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تین پڑھ لیا کرو۔ پھر فرمایا کہ پانچ پڑھ لو۔ پھر فرمایا: سات پڑھ لو۔ سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے خواہش ہوئی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رخصت کو ہی قبول کر لیتا۔

[١٦٤٩]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن دو

الْـآدَمِـيُّ ، ثـنـا أَحْـمَـدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ يُوتِرُ بَعْدَهُمَا بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ ، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَيَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ ، وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ، وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ . ❶

رکعات کے بعد وتر پڑھا کرتے تھے، ان میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الکافرون کی قرأت کیا کرتے تھے اور وتر میں سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھا کرتے تھے۔

## لَا تُشَبِّهُوا الْوِتْرَ بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ

### وتر کو نمازِ مغرب کے مشابہ مت بناؤ

[١٦٥٠]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَنبأَ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ ، أَوْتِرُوا بِخَمْسٍ ، أَوْ بِسَبْعٍ وَلَا تَشَبَّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ)). وَاللَّفْظُ لِمَوْهِبِ بْنِ يَزِيدَ ، كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ . ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تین رکعات وتر مت پڑھو، بلکہ پانچ یا سات رکعات پڑھا کرو، اور تم (وتر کی نماز کو) مغرب کی نماز کے مشابہ مت بناؤ (یعنی دو رکعات پڑھنے کے بعد تشہد میں مت بیٹھو بلکہ تیسری رکعت کے آخر میں ہی بیٹھو)۔

یہ الفاظ موہب بن یزید کے ہیں اور یہ تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[١٦٥١]..... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْفَارِسِيُّ ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ يَزِيدَ ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، وَعَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُوتِرُوا بِثَلَاثٍ ، وَأَوْتِرُوا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تین رکعات وتر مت پڑھا کرو، بلکہ پانچ یا سات رکعات پڑھا کرو، اور تم (وتر کی نماز کو) مغرب کی نماز کے مشابہ مت بناؤ۔

❶ سنن أبي داود: ١٤٢٤ ـ جامع الترمذي: ٤٦٣ ـ سنن ابن ماجه: ١١٧٣ ـ صحيح ابن حبان: ٢٤٣٢ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٥

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٤ ـ صحيح ابن حبان: ٢٤٢٩

بِخَمْسٍ، أَوْ بِسَبْعٍ وَلَا تَشَبَّهُوا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ))

[١٦٥٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا عَبْدَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ سَعْدًا صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَةً فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ؟ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ. ❶

قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا، انہوں نے عشاء کے بعد ایک رکعت ماز پڑھی۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رکعت وتر پڑھتے دیکھا۔

## الْوِتْرُ ثَلَاثٌ كَثَلَاثِ الْمَغْرِبِ

### وتر کی تین رکعات مغرب کی تین رکعات کے مثل پڑھنا

[١٦٥٣]..... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ رُشَيْقٍ بِمِصْرَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَمَّادٍ الدُّولَابِيُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا الْكُوفِيُّ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وِتْرُ اللَّيْلِ ثَلَاثٌ كَوِتْرِ النَّهَارِ صَلَاةُ الْمَغْرِبِ)). يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا هٰذَا يُقَالُ لَهُ: ابْنُ أَبِي الْحَوَاجِبِ ضَعِيفٌ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعًا غَيْرُهُ. ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رات کے وتر تین رکعات ہیں، جس طرح کہ دن کی طاق نماز (یعنی) نماز مغرب ہے۔

اس سند میں مذکور راوی یحییٰ بن زکریا کو ابن ابی الحواجب بھی کہا جاتا ہے اور یہ ضعیف ہے اور اعمش سے اس حدیث کو اس کے علاوہ کسی نے مرفوع روایت نہیں کیا۔

[١٦٥٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر ہی وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

[١٦٥٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يُونُسُ، أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: نَزَلْتُ، فَأَوْتَرْتُ، فَقَالَ لِي

سعید بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں (سواری سے) اُترا اور میں نے نماز وتر پڑھی۔ تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: کیا تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کے عمل میں اُسوہ حسنہ نہیں ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً

❶ الموطأ: ٣٠٧

❷ المعرفة للبيهقي: ٤/ ٧١

❸ سلف برقم: ١٦٣٤

ابْنُ عُمَرَ: أَلَيْسَ لَكَ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ؟ ، قُلْتُ: بَلَى ، قَالَ: فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ . ❶

رسول اللہ ﷺ اُونٹ پر وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔

## فَضِيلَةُ الْوِتْرِ
## وتر کی فضیلت

[١٦٥٦]..... ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ ، ثنا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَاشِدٍ الزَّوْفِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُرَّةَ الزَّوْفِيِّ ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ ، قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ حُمُرِ النَّعَمِ ، الْوِتْرُ ، جَعَلَهُ اللهُ لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلَى أَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ)) . ❷

سیدنا خارجہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کے ساتھ تمہاری مدد فرمائی ہے اور وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے (وہ نماز) وتر ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے نمازِ عشاء سے لے کر فجر طلوع ہو جانے تک کے درمیانی وقت میں (ادا کرنا) مقرر کیا ہے۔

[١٦٥٧]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْمُقْرِءُ ، ثنا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ عَبْدُ الْحَمِيدِ ، نا النَّضْرُ أَبُو عُمَرَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْهِمْ تُرَى الْبُشْرَى وَالسُّرُورُ فِي وَجْهِهِ ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللهَ قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ هِيَ الْوِتْرُ)) . النَّضْرُ أَبُو عُمَرَ الْخَزَّازُ ضَعِيفٌ . ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس (یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس) تشریف لائے، آپ کے چہرۂ مبارک پر خوشی و مسرت کے آثار دِکھائی دے رہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ایک نماز کے ذریعے تمہاری مدد کی ہے اور وہ وتر (کی نماز) ہے۔
نضر ابو عمر الخزار ضعیف راوی ہے۔

[١٦٥٨]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ ، ثنا عَبْدَانُ ، ثنا أَبُو حَمْزَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللهِ ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: مَكَثْنَا زَمَانًا لَا نَزِيدُ عَلَى الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ ، فَأَمَرَنَا رَسُولُ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہم ایک عرصے تک پانچ نمازوں سے زیادہ کچھ نہیں پڑھتے رہے، پھر (ایک روز) رسول اللہ ﷺ نے ہمیں (جمع ہونے کا) حکم فرمایا تو ہم اکٹھے ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے

❶ صحيح البخاري: ١٠٠٠ ، ١٠٩٥ ـ صحيح مسلم: ٧٠٠ ـ سنن أبي داود: ١٢٢٦ ـ جامع الترمذي: ٤٧٢ ـ سنن النسائي: ١/ ٢٤٤ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٠٠

❷ سنن أبي داود: ١٤١٨ ـ جامع الترمذي: ٤٥٢ ـ سنن ابن ماجه: ١١٦٨ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٦ ـ مسند أحمد: ٢٤٠٠٩ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٤١٣٦

❸ المعجم الكبير للطبراني: ١١٦٥٢

اللّٰهِ ﷺ فَاجْتَمَعْنَا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ زَادَكُمْ صَلَاةً))، فَأَمَرَنَا بِالْوِتْرِ.
مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيُّ ضَعِيفٌ. ❶

تمہیں ایک نماز مزید عطا فرمائی ہے، پھر آپ ﷺ نے ہمیں وتر کا حکم فرمایا۔
محمد بن عبید اللہ العرزمی ضعیف راوی ہے۔

## مَا يَقْرَأُ فِي رَكَعَاتِ الْوِتْرِ وَالْقُنُوتُ فِيهِ

### وتر کی رکعات میں کون سی سورتیں پڑھی جائیں؟ اور نماز وتر میں قنوت کا بیان

[١٦٥٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ: رُبَّمَا قَالَ الْمُسَيَّبُ عَنْ عُرْوَةَ وَرُبَّمَا لَمْ يَقُلْ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثِ رَكَعَاتٍ يَقْرَأُ فِيهَا بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، وَكَانَ يَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَكَانَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ))، مَرَّتَيْنِ يُسِرُّهُمَا وَالثَّالِثَةَ يَجْهَرُ بِهَا وَيَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ. ❷

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے (اور) آپ ﷺ ان میں سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی قرأت کیا کرتے تھے۔ آپ ﷺ رکوع سے قبل قنوت کرتے تھے اور جب سلام پھیرتے تھے تو دو مرتبہ آہستہ آواز میں سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ پڑھا کرتے اور تیسری مرتبہ بلند آواز میں اور آواز کو کھینچتے ہوئے یہی کلمات پڑھتے تھے۔

[١٦٦٠]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ فِطْرٍ، عَنْ زُبَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، وَيَقْنُتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَإِذَا سَلَّمَ قَالَ: ((سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ))، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَمُدُّ بِهَا صَوْتَهُ، فِي الْأَخِيرَةِ يَقُولُ: ((رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ)).

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کے ساتھ تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے، آپ ﷺ رکوع سے پہلے قنوت کرتے اور جب سلام پھیرتے تو آواز کو لمبا کر کے تین مرتبہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ پڑھتے اور آخر میں رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھتے تھے۔

[١٦٦١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ مسند أحمد: ٦٦٩٣، ٦٩١٩، ٦٩٤١

❷ سنن النسائي: ٣/ ٢٣٥، ٢٤٤۔مسند أحمد: ٢١١٤١، ١٥٣٥٤۔صحيح ابن حبان: ٢٤٣٦، ٢٤٥٠

يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّشْتَكِيُّ ، نا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، وَطَلْحَةَ ، عَنْ ذَرٍّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزَى ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ ، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾ ، وَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾)) . وَكَذَالِكَ رَوَاهُ أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ زُبَيْدٍ ، وَطَلْحَةَ ، وَرَوَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ مَعْنٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ طَلْحَةَ وَحْدَهُ .

سورۃ الاعلیٰ، سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کے ساتھ وتر پڑھا کرتے تھے۔

اسی طرح اس کو ابو حفص ابار، یحییٰ بن ابی زائدہ اور محمد بن انس نے اعمش سے روایت کیا، انہوں نے زُبید اور طلحہ سے روایت کیا۔ اور ابوعبیدہ بن معن نے اعمش سے اور انہوں نے اکیلے طلحہ سے اس کو روایت کیا۔

[١٦٦٢] ..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أنا أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: بِتُّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِأَنْظُرَ كَيْفَ يَقْنُتُ فِي وِتْرِهِ ، فَقَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ ثُمَّ بَعَثْتُ أُمِّي أُمَّ عَبْدٍ ، فَقُلْتُ: تَبِيتِي مَعَ نِسَائِهِ وَانْظُرِي كَيْفَ يَقْنُتُ فِي وِتْرِهِ فَأَتَتْنِي فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّهُ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ . أَبَانُ مَتْرُوكٌ . ❶

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک رات بسر کی، تاکہ میں دیکھ سکوں کہ آپ اپنے وتر میں قنوت کیسے کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے رکوع سے پہلے قنوت کی۔ پھر میں نے اپنی والدہ اُم عبد کو بھیجا اور کہا: آپ نبی ﷺ کی ازواج مطہرات کے ساتھ رات بسر کریں اور دیکھیں کہ آپ ﷺ اپنے وتر میں کس طرح قنوت کرتے ہیں؟ تو وہ میرے پاس آئیں اور مجھے بتلایا کہ آپ ﷺ نے رکوع سے پہلے قنوت کی۔

اس روایت کی سند میں ابان راوی متروک ہے۔

[١٦٦٣] ..... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُؤَذِّنُ ، ثنا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى ، ثنا قَبِيصَةُ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ أَبَانَ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَةِ ، قَالَ: فَأَرْسَلْتُ أُمِّي إِلَيْهِ الْقَابِلَةَ فَأَخْبَرَتْنِي أَنَّهُ فَعَلَ ذَالِكَ . أَبَانُ مَتْرُوكٌ .

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وتر میں رکوع سے پہلے قنوت کی۔ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اپنی والدہ کو آپ ﷺ کی جانب بھیجا تو انہوں نے آکر مجھے بتلایا کہ آپ ﷺ نے ایسے ہی کیا تھا۔

ابان متروک راوی ہے۔

[١٦٦٤] ..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ غَنَّامٍ ، ثنا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ ، ثنا يُونُسُ بْنُ

سوید بن غفلہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٤١

بُكَيْرٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، عَنْ سَلَّامٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ، وَعَلِيًّا، يَقُولُونَ: قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي آخِرِ الْوِتْرِ وَكَانُوا يَفْعَلُونَ ذَالِكَ.

نے وِتر کی آخری رکعت میں قنوت کی، اور یہ اصحاب بھی اسی طرح کیا کرتے تھے۔

[١٦٦٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، ثنا قَتَادَةُ، ح وَثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ قَيْسٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ لا يُسَلِّمُ فِي رَكْعَتَيِ الْوِتْرِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ وتر کی دو رکعتوں کے بعد سلام نہیں پھیرا کرتے تھے۔

[١٦٦٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْقُنُوتِ، فَقَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ. ❷

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد قنوت کی۔

[١٦٦٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا ابْنُ عُلَيَّةَ، ثنا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قُلْتُ لِأَنَسٍ: هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَعْدَ الرُّكُوعِ، قَالَ: ثُمَّ سُئِلَ بَعْدَ ذَالِكَ: هَلْ قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ، بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا.

محمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت کی؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، رکوع کے بعد کی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کے بعد ان سے یہ سوال کیا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت کی؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، رکوع کے بعد کچھ دیر۔

[١٦٦٨]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا الْعَوَّامُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي مَازِنٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَنَتَا

ابوعثمان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما نے صبح کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت کی۔

❶ سنن النسائی: ٣/ ٢٣٥۔المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٤۔مسند أحمد: ٢٥٢٢٣

❷ مسند أحمد: ١٢١١٧، ١٢٦٩٨، ١٣١٨٥

فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ الرُّكُوعِ . ❶

[١٦٦٩]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُبَيْلٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، قَالَ: رَأَيْتُ سَعْدًا صَلَّى بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَةً، فَقُلْتُ: مَا هٰذِهِ؟ فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ . ❷

قیس بن ابی حازم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے عشاء کے بعد ایک رکعت نماز پڑھی۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رکعت وِتر پڑھتے دیکھا۔

[١٦٧٠]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْحَكَمُ بْنُ مُوسٰى، ثنا هِقْلٌ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ ثَوْبَانَ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ أَوْتَرَ بِوَاحِدَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ أَلَمْ أَرَكَ أَوْتَرْتَ بِوَاحِدَةٍ؟ قَالَ: يَا أَعْوَرُ وَأَنْتَ تُعَلِّمُنِي دِينِي . ❸

محمد بن عبدالرحمان بن ثابت بن ثوبان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عشاء کی نماز پڑھی، پھر ایک وِتر پڑھا، تو ایک آدمی نے ان سے کہا: اے ابواسحاق! کیا میں نے آپ کو نہیں دیکھا کہ آپ نے ایک وِتر پڑھا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اے کانے! تم مجھے میرا دِین سکھا رہے ہو؟

[١٦٧١]...... حَدَّثَنَا ابْنُ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا أَبُو عَامِرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، بِهٰذَا نَحْوَهُ، وَقَالَ: أَنْتَ تُعَلِّمُنِي صَلَاتِي .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث جیسی ہی مروی ہے، البتہ (اس میں یہ الفاظ بیان کیے کہ) انہوں نے فرمایا: تم مجھے میری نماز سکھا رہے ہو؟

[١٦٧٢]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، ثنا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا حَنْظَلَةُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَوْتَرَ بِرَكْعَةٍ . ❹

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے ایک رکعت وِتر پڑھا۔

[١٦٧٣]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَبِي، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

عبدالرحمان بن عثمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: آج رات کوئی بھی مقامِ ابراہیم پر مجھ پہ غلبہ نہیں پا سکے گا (یعنی مجھے یہاں نماز پڑھنے سے ہٹا نہیں سکے گا) پھر ایک آدمی آیا، یہاں

---

❶ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٢/ ٢٠٨

❷ مسند أحمد: ١٤٦١

❸ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٣/ ٢٥

❹ صحيح ابن حبان: ٢٤٢٢، ٢٤٢٣، ٢٤٢٧

عُثْمَانَ، قَالَ: قُلْتُ: لَا يَغْلِبُنِي اللَّيْلَةَ عَلَى الْمَقَامِ أَحَدٌ، فَجَاءَ رَجُلٌ حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَالْتَفَتُّ فَإِذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانُ، فَتَنَحَّيْتُ فَافْتَتَحَ الْقُرْآنَ فَقَرَأَهُ فِي رَكْعَةٍ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا صَلَّيْتَ رَكْعَةً؟ فَقَالَ: هِيَ وِتْرِي. ❶

تک کہ اس نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان اپنا ہاتھ رکھا، میں نے مڑ کر دیکھا تو وہ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تھے، چنانچہ میں ایک طرف کو ہو گیا، تو انہوں نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا اور ایک ہی رکعت میں اس کی قرأت کی۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! آپ نے تو صرف ایک ہی رکعت پڑھی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: یہ میرا وتر تھا۔

[١٦٧٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَلَا تَعْجَبُ مِنْ مُعَاوِيَةَ إِنَّهُ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ؟ قَالَ: أَحْسَنَ إِنَّهُ فَقِيهٌ. ❷

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: کیا آپ کو معاویہ رضی اللہ عنہ کے اس عمل پر تعجب نہیں ہوتا کہ وہ ایک رکعت وتر پڑھتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے اچھا عمل کیا ہے، یقیناً وہ فقیہ ہیں۔

[١٦٧٥]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الَّتِي يُوتِرُ بَعْدَهُمَا بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، وَ ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَيَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِـ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾، وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جن دو رکعات کے بعد وتر پڑھا کرتے تھے، ان میں سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الکافرون کی قرأت کیا کرتے تھے اور وتر میں سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھا کرتے تھے۔

[١٦٧٦]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ بِثَلَاثٍ، يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِـ ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾، وَفِي الثَّانِيَةِ: ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ﴾، وَفِي الثَّالِثَةِ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾، وَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تین رکعات وتر پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ پہلی رکعت میں سورۃ الاعلیٰ پڑھتے، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون پڑھتے اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھتے تھے۔

❶ المعرفة للبيهقي: ٤/ ٦٠

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٢٦

❸ سنن أبي داود: ١٤٢٤ ـ جامع الترمذي: ٤٦٣ ـ سنن ابن ماجه: ١١٧٣ ـ مسند أحمد: ٢٥٩٠٦

﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ﴾ ، وَ ﴿قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ﴾ . ❶

[١٦٧٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْوِتْرِ ، فَقَالَ: ((افْصِلْ بَيْنَ الْوَاحِدَةِ مِنَ الثِّنْتَيْنِ بِالسَّلَامِ)) . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے وتر کے بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: سلام کے ذریعے ایک رکعت کو دو سے جدا کر دیا کرو۔

[١٦٧٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ إِلْيَاسَ بْنِ صَدَقَةَ ، ثنا أَبُو الْأَسْوَدِ ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ بُكَيْرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ ، وَقَالَ فِيهِ: ((الْوِتْرُ وَاحِدَةٌ افْصِلْ بَيْنَ الثِّنْتَيْنِ وَالْوَاحِدَةِ)) .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے، اور اس میں (یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: وتر ایک ہی ہے، دو اور ایک رکعت کے درمیان فاصلہ کر لیا کرو۔

[١٦٧٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَبِّحُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَيْنَ تَتَوَجَّهُ ، وَيُوتِرُ عَلَيْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يُصَلِّي عَلَيْهَا الْفَرِيضَةَ . ❸

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ سواری پر ہی نفل نماز پڑھ لیا کرتے تھے، سواری کا جدھر بھی منہ ہو جاتا (آپ اسی طرف نماز پڑھتے رہتے) اور آپ ﷺ وتر بھی اس پر پڑھ لیا کرتے تھے، البتہ آپ فرض نماز سواری پر نہیں پڑھا کرتے تھے۔

[١٦٨٠]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ ، ثنا اللَّيْثُ ، حَدَّثَنِي ابْنُ الْهَادِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُوتِرُ عَلَى رَاحِلَتِهِ . ❹

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

---

❶ صحيح ابن حبان: ٢٤٣٢ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٠٥

❷ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٢٧٨

❸ مسند أحمد: ٤٥١٨ ، ٦١٥٥ـ صحيح ابن حبان: ٢٤٢١ ، ٢٥٢٢

❹ صحيح البخاري: ١١٠٥ـ صحيح مسلم: ٧٠٠ (٣٩)ـ سنن أبي داود: ١٢٢٤ـ جامع الترمذي: ١٣٠٤ـ سنن النسائي: ١/ ٢٤٣ـ سنن ابن ماجه: ١٢٠٠ـ مسند أحمد: ٥٠٦٢ ، ٥١٨٩ ، ٥٣٣٤ ، ٥٤٠٦ ، ٥٤١٣ ، ٥٥٢٩ـ صحيح ابن حبان: ٢٥١٧

## فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ
### وتر کے بعد دو رکعتیں پڑھنے کا بیان

[١٦٨١]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: ((إِنَّ السَّفَرَ جَهْدٌ وَثُقْلٌ، فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ)). ❶

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً سفر؛ مشقت والا اور بوجھل کام ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی وتر پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ (اس کے بعد) دو رکعتیں پڑھ لے، پھر اگر وہ بیدار ہو جائے (تو تہجد پڑھ لے) اور اگر بیدار نہ ہو سکے تو وہی دو رکعتیں اس کی تہجد بن جائیں گی۔

[١٦٨٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ح وَثنا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، وَالْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالُوا: ثنا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا مَيْمُونُ بْنُ مُوسَى الْمَرَائِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ. زَادَ الْمَحَامِلِيُّ: وَهُوَ جَالِسٌ. ❷

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ وتر کے بعد دو ہلکی سی رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ محاملی نے ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ آپ ﷺ بیٹھے بیٹھے ہی پڑھا کرتے تھے۔

[١٦٨٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَالِحٍ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقَالَ: ((إِنَّ السَّفَرَ جَهْدٌ وَثُقْلٌ، فَإِذَا أَوْتَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ وَإِلَّا كَانَتَا لَهُ)). ❸

رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ محو سفر تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً سفر؛ مشقت والا اور بوجھل کام ہے، لہٰذا جب تم میں سے کوئی وتر پڑھے تو اسے چاہیے کہ وہ (اس کے بعد) دو رکعتیں پڑھ لے، پھر اگر وہ بیدار ہو جائے (تو تہجد پڑھ لے) اور اگر بیدار نہ ہو سکے تو وہی دو رکعتیں اس کی تہجد بن جائیں گی۔

---

❶ سنن الدارمی: ١٦٣٥

❷ جامع الترمذی: ٤٧١۔سنن ابن ماجه: ١١٩٥۔مسند أحمد: ٢٦٥٥٣

❸ سلف برقم: ١٦٨١

## بَابُ صِفَةِ الْقُنُوتِ وَبَيَانِ مَوْضِعِهِ
## قنوت کا طریقہ اور اس کے مقام کا بیان

[١٦٨٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا كَثِيرُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْبَرَاءِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: لَمْ يَقُلْ فِيهِ: عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ إِلَّا بَقِيَّةُ.

سیدنا براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صبح اور مغرب کی نماز میں قنوت کی۔

[١٦٨٥]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْنُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ. ❶

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ صبح اور مغرب (کی نماز) میں قنوت کیا کرتے تھے۔

[١٦٨٦]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا نُعَيْمُ بْنُ الْهَيْصَمِ أَبُو مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ، أَخْبَرَنِي بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، حَدَّثَنِي مَنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ، فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ قَامَ هُنَيْهَةً. ❷

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ان صاحب نے بیان کیا جنہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی، کہ جب آپ ﷺ نے دوسری رکعت سے سر اُٹھایا تو (قنوت کے لیے) تھوڑی دیر کھڑے رہے۔

[١٦٨٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُصَلِّي صَلَاةً مَكْتُوبَةً إِلَّا قَنَتَ فِيهَا. ❸

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جو بھی فرض نماز پڑھتے تھے اس میں قنوت کرتے تھے۔

[١٦٨٨]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فجر میں

---

❶ صحيح مسلم: ٦٧٨ ـ سنن أبي داود: ١٤٤١ ـ جامع الترمذي: ٤٠١ ـ سنن النسائي: ٢/ ٢٠٢ ـ مسند أحمد: ١٨٤٧٠ ـ صحيح ابن حبان: ١٩٨٠

❷ سنن أبي داود: ١٤٤٦ ـ المجتبى للنسائي: ٢/ ٢٠٠ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٦٥٩

❸ المعجم الأوسط للطبراني: ٩٤٤٦

بُهْلُولٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى السُّلَمِيُّ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ السَّمَّاكِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَاجِيَةَ، ثنا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ صُبْحٍ الشَّيْبَانِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى زُنْبُورٌ، ثنا عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقُنُوتِ فِي الْفَجْرِ. مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى، وَعَنْبَسَةُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ كُلُّهُمْ ضُعَفَاءُ، وَلَا يَصِحُّ لِنَافِعٍ سَمَاعٌ مِنْ أُمِّ سَلَمَةَ. وَقَالَ هَيَّاجٌ، عَنْ عَنْبَسَةَ، عَنِ ابْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا. ❶

قنوت کرنے سے منع فرمایا۔

محمد بن یعلیٰ، عنبسہ اور عبداللہ بن نافع، یہ تمام رُواۃ ضعیف ہیں اور نافع کا اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے سماع بھی صحیح ثابت نہیں ہے۔ ھیّاج کہتے ہیں کہ انہوں نے عنبسہ سے، انہوں نے ابن نافع سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے صفیہ بنت ابی عبید سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اس کو روایت کیا۔

[١٦٨٩]...... حَدَّثَنَا النَّقَّاشُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، ثنا خَالِدُ بْنُ الْهَيَّاجِ، عَنْ أَبِيهِ، بِذَالِكَ، وَصَفِيَّةُ لَمْ تُدْرِكِ النَّبِيَّ ﷺ. ❷

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے اور صفیہ نے نبی ﷺ کا زمانہ نہیں پایا۔

[١٦٩٠]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَكَعَ فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِينَ يُوسُفَ))، ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا. ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز میں رکوع کیا، پھر اپنا سر اُٹھایا اور (قنوت کرتے ہوئے) فرمایا: اللّٰهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ ---الخ ''اے اللہ! عیاش بن ابی ربیعہ کو نجات عطا فرما، اے اللہ! سلمہ بن ہشام کو نجات دے، اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے، اے اللہ! کمزور مومنوں کو نجات عطا فرما، اے اللہ! قبیلۂ مضر پر اپنی سزا سخت کر دے، اے اللہ! ان پر ایسا قحط مسلط کر دے جیسا یوسف علیہ السلام کی قوم پر آیا تھا۔'' پھر آپ ﷺ سجدے میں چلے گئے۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ١٢٤٢ ❷ صحيح البخاري: ٧٩٧ـ صحيح مسلم: ٦٧٦

❸ صحيح بخاري: ٨٠٤ـ صحيح مسلم: ٦٧٥ـ سنن أبي داؤد: ١٤٤٢ـ سنن ابن ماجه: ١٢٤٤ـ مسند أحمد: ٧٤٦٤، ٨٤٤٥، ١٠٠٧٣، ١٠٧٥٤ـ صحيح ابن حبان: ١٩٨١

[١٦٩١]..... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ، ثنا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، وَمُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، قَالَ: نا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَأُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْأَخِيرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَمَا يَقُولُ: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی سی نماز پڑھاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر، عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کے بعد قنوت کیا کرتے تھے، آپ مومنوں کے لیے دعا فرماتے اور کفار پر لعنت برساتے۔

[١٦٩٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: مَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا. ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر (کی نماز) میں ہمیشہ قنوت کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رحلت فرما گئے۔

[١٦٩٣]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَبِي، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَنَتَ شَهْرًا يَدْعُوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ تَرَكَهُ، وَأَمَّا فِي الصُّبْحِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا. لَفْظُ النَّيْسَابُورِيِّ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مہینہ قنوت کی، آپ ان کے (یعنی کفار کے) خلاف بددعا کرتے تھے، پھر آپ نے قنوت کرنا چھوڑ دیا۔ البتہ جہاں تک صبح کی نماز کی بات ہے تو آپ اس میں ہمیشہ قنوت کرتے رہے، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رحلت فرما گئے۔
یہ الفاظ نیشاپوری کے ہیں۔

[١٦٩٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، قَالَا: ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا، فَقَالَ: مَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا.

ربیع بن انس بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ان سے پوچھا گیا: کیا رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک مہینہ قنوت کی تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ صبح کی نماز میں ہمیشہ قنوت کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رحلت فرما گئے۔

❶ صحيح البخاري: ٧٩٧ـ صحيح مسلم: ٦٧٦ـ سنن أبي داود: ١٤٤٠ـ مسند أحمد: ٧٤٦٤

❷ مسند أحمد: ١٢٦٥٧

[١٦٩٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، ثنا أَبُو مَعْمَرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا عَمْرٌو، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقْتُهُ، قَالَ: وَصَلَّيْتُ خَلْفَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمْ يَزَلْ يَقْنُتُ بَعْدَ الرُّكُوعِ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ حَتَّى فَارَقْتُهُ. ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ صبح کی نماز میں رکوع کے بعد ہمیشہ قنوت کرتے تھے، یہاں تک کہ میں آپ سے جدا ہو گیا، اور میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو وہ بھی صبح کی نماز میں رکوع کے بعد ہمیشہ قنوت کرتے تھے، یہاں تک کہ میں ان سے جدا ہو گیا۔

[١٦٩٦]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ الْعَبْدِيُّ، ثنا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَنَتُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعُمَرَ حَتَّى فَارَقْتُهُمَا.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قنوت کی، یہاں تک کہ میں ان دونوں سے جدا ہو گیا۔

[١٦٩٧]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ، وَعَمْرُو بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، وَأَحْسَبُهُ وَرَابِعٌ حَتَّى فَارَقْتُهُمْ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم نے، اور میرا خیال ہے کہ چوتھے خلیفہ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) نے بھی قنوت کی، یہاں تک کہ میں ان سے جدا ہو گیا۔

[١٦٩٨]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا قُرَيْشُ بْنُ أَنَسٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ الْمَكِّيُّ، وَعَمْرٌو، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ لِي أَنَسٌ: قَنَتُّ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَمَعَ عُمَرَ حَتَّى فَارَقْتُهُمَا.

حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قنوت کی، یہاں تک کہ میں ان دونوں سے جدا ہو گیا۔

[١٦٩٩]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ أَبُو بَكْرٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الرَّسْعَنِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَمَّارٍ، أَنَّهُمَا صَلَّيَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَنَتَ فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ.

سیدنا علی اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ان دونوں نے نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، تو آپ نے صبح کی نماز میں قنوت کی۔

❶ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٢٤٣

[١٧٠٠]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عِمْرَانَ الْقَطَّانِ، عَنِ الْحَسَنِ، فِيمَنْ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ، قَالَ: عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ.

حسن رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں کہ جو صبح کی نماز میں قنوت کرنا بھول جائے، فرماتے ہیں کہ اس پر سہو کے دو سجدے لازم آتے ہیں۔

[١٧٠١]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فِيمَنْ نَسِيَ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ قَالَ: يَسْجُدُ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ.

سعید بن عبدالعزیز رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں، جو صبح کی نماز میں قنوت کرنا بھول جائے، فرماتے ہیں کہ وہ سہو کے دو سجدے کرے۔

[١٧٠٢]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفَّى، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْوِتْرِ رَكْعَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَإِذَا زُلْزِلَتْ، وَفِي الْأُخْرَى بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَقُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْبَصْرَةِ وَحَفِظَهَا أَهْلُ الشَّامِ. [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر کے بعد بیٹھے بیٹھے ہی دو رکعت نماز پڑھا کرتے تھے۔ آپ ﷺ پہلی رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الزلزال پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الکافرون پڑھتے تھے۔ ابوبکر رحمہ اللہ نے ہم سے بیان کیا کہ یہ ایسی سنت ہے جسے اکیلے اہل بصرہ ہی نے روایت کیا ہے اور اہل شام نے اس کی حفاظت کی ہے۔

[١٧٠٣]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَزْهَرِ بْنِ مُنْجَايَا السُّلَمِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُصَبَّحِ بْنِ هِلْقَامٍ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا أَبِي، ثنا قَيْسٌ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْنُتُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا. خَالَفَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ قنوت کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رحلت فرما گئے۔ ابراہیم بن ابی حرہ نے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے سعید سے روایت کیا۔

[١٧٠٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْسَرَةَ أَبُو لَيْلَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: إِنَّ الْقُنُوتَ فِي صَلَاةِ

سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: یقیناً صبح کی نماز میں قنوت کرنا بدعت ہے۔

[1] السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٣٣

الصُّبْحِ بِدْعَةٌ. ❶

[١٧٠٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَالِكٍ الْأَسْكَافِيُّ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ، فَلَقِيتُ عَمْرًا فَحَدَّثَنِي هٰذَا الْحَدِيثَ، قَالَ: كُنَّا بِحَضْرَةِ مَاءٍ مَمَرَّ النَّاسِ وَكَانَ تَمُرُّ بِنَا الرُّكْبَانُ فَنَسْأَلُهُمْ مَا هٰذَا الْأَمْرُ؟ مَا لِلنَّاسِ؟ فَيَقُولُونَ: نَبِيٌّ يَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ أَرْسَلَهُ وَأَنَّ اللّٰهَ أَوْحَى إِلَيْهِ كَذَا وَكَذَا، فَجَعَلْتُ أَتَلَقَّى ذَالِكَ الْكَلَامَ فَكَأَنَّمَا يُغْرِي فِي صَدْرِي بِغِرَاءٍ، يَقُولُ: أَحْفَظُهُ وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِإِسْلَامِهَا الْفَتْحَ، وَيَقُولُونَ: أَبْصِرُوهُ وَقَوْمَهُ فَإِنْ ظَهَرَ عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ فَلَمَّا جَاءَ نَا وَقْعَةُ الْفَتْحِ بَادَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ، فَانْطَلَقَ أَبِي بِإِسْلَامِ أَهْلِ حِوَائِنَا ذَالِكَ فَقَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَقَامَ عِنْدَهُ، فَلَمَّا أَقْبَلَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَلَقَّيْنَاهُ، فَلَمَّا رَآنَا قَالَ: جِئْتُكُمْ وَاللّٰهِ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَقًّا فَإِنَّهُ يَأْمُرُكُمْ بِكَذَا وَكَذَا، وَقَالَ: صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا وَصَلَاةَ كَذَا فِي حِينِ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْثَرُكُمْ قُرْآنًا، فَنَظَرُوا فِي أَهْلِ حِوَائِنَا ذَالِكَ فَمَا وَجَدُوا أَحَدًا أَكْثَرَ مِنِّي قُرْآنًا مِمَّا كُنْتُ أَتَلَقَّى مِنَ الرُّكْبَانِ، فَقَدَّمُونِي بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ أَوْ سِتِّ سِنِينَ، فَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ فِيهَا صِغَرٌ فَإِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصَتْ عَنِّي فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلَا تُغَطُّوا عَنَّا اسْتَ قَارِئِكُمْ، فَكَسَوْنِي قَمِيصًا مِنْ مَعْقِدِ الْبَحْرَيْنِ فَمَا فَرِحْتُ بِشَيْءٍ كَفَرَحِي بِذَالِكَ

عمرو بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم پانی کے ایک چشمے پر موجود تھے جو کہ لوگوں کی عام گزرگاہ تھا۔ ہمارے پاس سے جو بھی سوار گزرتے؛ ہم ان سے پوچھتے کہ کیا معاملہ ہے؟ لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ تو وہ جواب دیتے کہ ایک نبی ہے جس کا خیال ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف فلاں فلاں وحی کی ہے۔ چنانچہ میں اس کلام کو خوب یاد کرنے لگ گیا، تو گویا وہ ایسے ہو گیا کہ جیسے کوئی اسے میرے سینے میں جما دیتا ہے۔ اہل عرب مسلمان ہونے کے لیے فتح مکہ کے منتظر تھے اور وہ کہتے تھے: اس نبی کو اور اس کی قوم کو دیکھتے رہو، اگر تو یہ ان پر غالب آ گیا تو یہ سچا نبی ہوگا۔ پھر جب مکہ فتح ہوا تو ہر قوم نے چاہا کہ پہلے وہ مسلمان ہو جائیں۔ چنانچہ میرے والد بھی اسلام قبول کرنے کے لیے ہماری قوم کے لوگوں کی طرف سے گئے، جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ کے ہاں (کچھ روز) قیام کیا، پھر جب رسول اللہ ﷺ کے ہاں سے (واپس) آئے تو ہم انہیں ملے۔ جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو بولے: اللہ کی قسم! میں تمہارے پاس رسول برحق ﷺ کے ہاں سے آیا ہوں، یقیناً وہ تمہیں فلاں فلاں حکم دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: فلاں وقت میں یہ نماز پڑھو اور فلاں وقت میں وہ نماز پڑھو۔ پھر جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک شخص کو تمہارے لیے اذان کہنی چاہیے اور تم میں سے جسے قرآن زیادہ آتا ہو وہ تمہاری امامت کرائے۔ چنانچہ لوگوں نے ہماری قوم کے لوگوں میں یہ دیکھا تو انہیں مجھ سے زیادہ قرآن کو جاننے والا کوئی دکھائی نہ دیا، کیونکہ میں سواروں سے سیکھتا رہا تھا، چنانچہ انہوں نے مجھے اپنے آگے کھڑا کر لیا، حالانکہ اس وقت میری عمر سات یا چھ سال تھی۔ میرے تن پر ایک ہی چادر ہوتی تھی، وہ بھی چھوٹی سی، تو جب میں سجدہ کرتا تھا تو سکڑ جاتی تھی۔ قبیلے کی ایک

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٢/ ٢١٣

الْقَمِيصِ. ❶

عورت نے یہ منظر دیکھ کر کہا: کیا تم ہم سے اپنے قاری کا سرین نہیں چھپا سکتے؟ چنانچہ انہوں نے مجھے بحرین کی لنگی کا ایک قمیض سلا کر دیا، تو مجھے اس قمیض کی جتنی خوشی ہوئی اتنی خوشی کسی چیز سے نہیں ہوئی تھی۔

## بَابُ صَلَاةِ الْمَرِيضِ وَمَنْ رَعَفَ فِي صَلَاتِهِ كَيْفَ يَسْتَخْلِفُ

### مریض کی نماز اور جس شخص کی دورانِ نماز نکسیر پھوٹ پڑے وہ اپنی جگہ کسے کھڑا کرے؟

[١٧٠٦]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بُطْحَا، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ الْحَكَمِ الْجَبْرِيُّ، ثنا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ الْعُرَنِيُّ، حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((يُصَلِّي الْمَرِيضُ قَائِمًا إِنِ اسْتَطَاعَ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ صَلَّى قَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَسْجُدَ أَوْمَأَ وَجَعَلَ سُجُودَهُ أَخْفَضَ مِنْ رُكُوعِهِ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى جَنْبِهِ الْأَيْمَنِ صَلَّى مُسْتَلْقِيًا وَرِجْلَاهُ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ)). ❷

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مریض اگر استطاعت رکھے تو کھڑے ہو کر نماز پڑھے، لیکن اگر استطاعت نہ رکھے تو بیٹھ کر نماز پڑھے، اور اگر وہ سجدہ کرنے کی استطاعت نہ رکھے تو اشارہ کر لے، اور اپنے سجدوں کو اپنے رکوع سے جھکا کر کرے۔ لیکن اگر وہ بیٹھ کر نماز پڑھنے کی بھی استطاعت نہ رکھے تو قبلے کی طرف رُخ کر کے اپنے دائیں پہلو پر (لیٹ کر) نماز پڑھ لے، لیکن اگر وہ اپنے دائیں پہلو کے بل (لیٹ کر) نماز پڑھنے کی بھی استطاعت نہ رکھے تو سیدھا لیٹ کر نماز پڑھ لے اور اس کے پاؤں قبلہ کی جانب ہونے چاہئیں۔

[١٧٠٧]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: يُصَلِّي الْمَرِيضُ مُسْتَلْقِيًا عَلَى قَفَاهُ تَلِي قَدَمَاهُ الْقِبْلَةَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ مریض اپنی گدی کے بل سیدھا لیٹ کر نماز پڑھے (اور) اس کے پاؤں قبلہ کی جانب ہوں۔

[١٧٠٨]...... حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الْقَارِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نا أَبُو سَعِيدٍ سُفْيَانُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَدِّبُ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَطَّامِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے، پھر اس کی نکسیر پھوٹ پڑے یا قے آ جائے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا ہاتھ اپنے منہ پر رکھے اور لوگوں میں سے کسی ایسے آدمی کو دیکھے کہ جس سے کسی

❶ صحيح البخاري: ٤٣٠٢ ـ مسند أحمد: ١٥٩٠٢، ٢٠٣٣٣

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٣٠٧ ـ المعرفة للبيهقي: ٣/ ٢٢٥ ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٤٠٠٩

عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَرَعَفَ أَوْ قَاءَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ وَيَنْظُرْ رَجُلًا مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يُسْبَقْ بِشَیْءٍ فَيُقَدِّمُهُ، وَيَذْهَبُ فَيَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَجِیءُ فَيَبْنِی عَلَى صَلَاتِهِ مَا لَمْ يَتَكَلَّمْ فَإِنْ تَكَلَّمَ اسْتَأْنَفَ الصَّلَاةَ)).

معاملے میں کوئی آگے نہ ہو، اور اسے آگے کر دے اور خود جا کر وضوء کرے، پھر (واپس) آئے اور وہیں سے نماز پڑھے، جب کہ اس نے (اس دوران) کوئی بات چیت نہ کی ہو، لیکن اگر اس نے بات کی ہو تو پھر وہ نئے سرے سے نماز پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كتاب العيدين

# عیدین کے مسائل

## بَابُ أَحكَامِ الْعِيدَيْنِ

## عیدین سے متعلقہ احکام کا بیان

[۱۷۰۹]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَأَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَخْرُجَ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: مسنون عمل یہ ہے کہ آدمی تب تک (نمازِ عید کے لیے) نہ نکلے جب تک کہ کچھ کھا نہ لے اور صدقہ فطر نہ ادا کردے۔

[۱۷۱۰]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، ثنا الدَّقِيقِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عید الفطر کے روز آدمی تب تک (نمازِ عید کے لیے) نہ نکلے جب تک کہ کچھ کھا نہ لے اور صدقہ فطر نہ ادا کردے۔

[۱۷۱۱]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثنا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَشْوَعَ، عَنْ حَنَشِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا يَوْمَ أَضْحَى لَمْ يَزَلْ يُكَبِّرُ حَتَّى أَتَى الْجَبَّانَةَ.

حنش بن معتمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو عید الاضحیٰ کے دن دیکھا کہ آپ مسلسل تکبیریں کہہ رہے تھے، یہاں تک کہ آپ صحرا میں آ گئے (جہاں نمازِ عید پڑھانا تھی)۔

[۱۷۱۲]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَحَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ لِلْعِيدَيْنِ مِنَ الْمَسْجِدِ فَيُكَبِّرُ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما عیدین کے لیے مسجد سے نکلا کرتے تھے تو تکبیر کہتے رہتے، یہاں تک کہ نماز کی جگہ پر آ جاتے، اور آپ تب تک تکبیریں کہتے رہتے جب تک کہ امام نہ آ جاتا۔

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١١٢٩٦ ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٤٥٤

حَتّٰى يَأْتِيَ الْمُصَلّٰى وَيُكَبِّرُ حَتّٰى يَأْتِيَ الْإِمَامَ .

[١٧١٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا قَبِيصَةُ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: كَانُوا فِي التَّكْبِيرِ فِي الْفِطْرِ أَشَدَّ مِنْهُمْ فِي الْأَضْحٰى .

ابوعبدالرحمان السلمی بیان کرتے ہیں کہ اسلاف رحمہم اللہ عیدالفطر میں عیدالاضحیٰ کی بہ نسبت زیادہ شدت سے تکبیریں کہا کرتے تھے۔

[١٧١٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْأُبُلِّيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خُنَيْسٍ، ثنا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَطَاءٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ الْفِطْرِ مِنْ حِينِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ حَتّٰى يَأْتِيَ الْمُصَلّٰى . ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر کے روز اس وقت سے تکبیریں کہنا شروع کر دیتے تھے جب آپ اپنے گھر سے نکلتے، یہاں تک کہ عیدگاہ میں آ جاتے۔

[١٧١٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَأَبُو عَاصِمٍ، قَالَا: نا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ، وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا ثَوَابُ بْنُ عُتْبَةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ، وَكَانَ لَا يَأْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ شَيْئًا حَتّٰى يَرْجِعَ فَيَأْكُلُ مِنْ أُضْحِيَّتِهِ . وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ: حَتّٰى يَذْبَحَ . ❷

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عیدالفطر کے روز تب تک نہیں نکلا کرتے تھے جب تک کہ (کچھ) کھا نہ لیتے اور آپ قربانی کے روز (یعنی عیدالاضحیٰ کے روز) تب تک کچھ نہیں کھایا کرتے تھے جب تک کہ (نمازِ عید پڑھ کر) واپس نہ آ جاتے، پھر آپ اپنی قربانی کا گوشت کھاتے۔ عبدالصمد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ (آپ ﷺ کچھ نہیں کھایا کرتے تھے) یہاں تک کہ (قربانی کا جانور) ذبح کر لیتے۔

[١٧١٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ إِذَا

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما جب عیدالاضحیٰ اور عیدالفطر کے روز (گھر سے) چلتے تو بلند آواز سے تکبیریں کہا کرتے تھے، یہاں تک کہ عیدگاہ میں آ جاتے، پھر تب تک

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٩٧ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٣/ ٢٧٩

❷ جامع الترمذي: ٥٤٢ـ سنن ابن ماجه: ١٧٥٦ـ مسند أحمد: ٢٢٩٨٣ـ صحيح ابن حبان: ٢٨١٢ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٩٤ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٣/ ٢٨٣

غَدَا يَوْمَ الْأَضْحَى وَيَوْمَ الْفِطْرِ يَجْهَرُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى يَأْتِيَ الْمُصَلَّى ثُمَّ يُكَبِّرُ حَتَّى يَأْتِيَ الْإِمَامُ. ❶

تکبیریں کہتے رہتے جب تک کہ امام نہ آ جاتا۔

[١٧١٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ، ثنا أَبُو النَّضْرِ، ثنا مَرْجَا بْنُ رَجَاءٍ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، حَدَّثَنِي أَنَسٌ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَيَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر کے روز تب تک (نماز کے لیے) نہیں نکلا کرتے تھے جب تک کہ کھجوریں نہ کھا لیتے اور آپ طاق تعداد میں کھجوریں کھاتے تھے۔

[١٧١٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَطْعَمَ تَمَرَاتٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر کے روز تب تک (نماز کے لیے) نہیں نکلا کرتے تھے جب تک کہ کھجوریں نہ کھا لیتے۔

[١٧١٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ أَبَا وَاقِدٍ اللَّيْثِيَّ: مَا كَانَ يَقْرَأُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى؟ فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِـ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾، وَ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ﴾. ❸

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوواقد اللیثی رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ رسول اللہ ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ (کی نماز) میں کیا پڑھا کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سورت "ق" اور سورۃ القمر پڑھا کرتے تھے۔

[١٧٢٠]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثنا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً سِوَى تَكْبِيرَةِ الِاسْتِفْتَاحِ، يَقْرَأُ بِـ ﴿ق وَالْقُرْآنِ الْمَجِيدِ﴾، وَ ﴿اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ﴾. ❹

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین میں شروع والی تکبیر کے علاوہ بارہ تکبیریں کہا کرتے تھے اور آپ ﷺ سورت "ق" اور سورۃ القمر کی قرأت کرتے تھے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٢٧٩ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٩٧، ٢٩٨

❷ مسند أحمد: ١٢٢٦٨، ١٣٤٢٦ـ صحيح ابن حبان: ٢٨١٣، ٢٨١٤

❸ صحيح مسلم: ٨٩١ـ مسند أحمد: ٢١٨٩٦ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٢٠

❹ سنن أبي داود: ١١٤٩ـ سنن ابن ماجه: ١٢٨٠ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٩٨

[۱۷۲۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الثَّانِيَةِ بِخَمْسٍ قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ عیدین (کی نماز) میں پہلی رکعت میں قرأت سے پہلے سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

[۱۷۲۲]...... حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ، ثنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، وَيُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ.

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[۱۷۲۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ يُصَلُّونَ فِي الْعِيدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما عیدین میں خطبے سے پہلے نماز پڑھایا کرتے تھے۔

[۱۷۲٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَيَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، قَالَا: نا بُنْدَارٌ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: شَهِدْتُ الصَّلَاةَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْعِيدِ، فَبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِلَا أَذَانٍ وَلَا إِقَامَةٍ. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید کے روز نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہوا تو آپ نے بغیر اذان واقامت کے خطبے سے پہلے نماز سے ابتدا کی۔

[۱۷۲۵]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يُصَلِّ قَبْلَهَا وَلَا بَعْدَهَا، يَعْنِي:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے نہ تو اس سے پہلے نماز پڑھی اور نہ اس کے بعد، یعنی عید کے۔

❶ مسند أحمد: ٢٤٣٦٢

❷ صحيح البخاري: ٩٥٧، ٩٦٣۔صحيح مسلم: ٨٨٨۔مسند أحمد: ٤٦٠٢، ٤٩٦٣، ٥٦٦٣۔ صحيح ابن حبان: ٢٨٢٦

❸ مسند أحمد: ١٤١٦٣، ١٤٣٢٩، ١٤٣٦٩، ١٤٤٢٠، ١٤٤٢١، ١٥٠٥٥، ١٥٠٨٥، ١٥١٠١

الْعِيدَ.

[١٧٢٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا أَبُو الطَّاهِرِ، وَقُرِءَ عَلَى الْحَارِثِ بْنِ مِسْكِينٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى سَبْعًا وَخَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَتَيِ الرُّكُوعِ. لَفْظُ أَبِي الطَّاهِرِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں (پہلی رکعت میں) سات اور (دوسری رکعت میں) پانچ تکبیریں کہیں، سوائے رکوع کی دو تکبیروں کے۔ یہ الفاظ ابوالطاہر کے ہیں۔

[١٧٢٧]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعْدِ بْنِ عَمَّارٍ الْمُؤَذِّنُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا وَكَانَ يَبْدَأُ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. ❷

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین میں تکبیریں کہا کرتے تھے تو پہلی رکعت میں سات اور آخری رکعت میں پانچ تکبیریں کہتے تھے، اور آپ ﷺ خطبے سے پہلے نماز سے ابتدا کیا کرتے تھے۔

[١٧٢٨]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُعْبَةَ بْنِ جَوَّانَ، ح وَثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِئُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، قَالَا: نا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْلَى الثَّقَفِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدَيْنِ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ تَكْبِيرَةً فِي الْأُولَى سَبْعًا وَفِي الْأَخِيرَةِ خَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَةِ الْإِحْرَامِ. ❸

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں عیدوں (یعنی) عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں بارہ تکبیریں کہیں، پہلی رکعت میں سات اور دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں، سوائے تکبیر تحریمہ کے۔

❶ صحيح مسلم: ٨٨٥ ـ سنن أبي داود: ١١٤١ ـ مسند أحمد: ١٤١٦٣

❷ سنن ابن ماجه: ١٢٧٧ ـ نصب الراية للزيلعي: ٢/ ٢١٧

❸ مسند أحمد: ٦٦٨٨

[١٧٢٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيَّ بِإِسْنَادِهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((التَّكْبِيرُ سَبْعٌ فِي الْأُولَى وَخَمْسٌ فِي الْآخِرَةِ، وَالْقِرَاءَةُ بَعْدَهُمَا كِلْتَيْهِمَا)). ❶

عبداللہ بن عبدالرحمان الطائفی اسی سند کے ساتھ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور آخری رکعت میں پانچ تکبیریں ہیں، اور قرأت ان دونوں کے بعد ہوتی ہے۔

[١٧٣٠]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَبَّرَ فِي الْعِيدِ يَوْمَ الْفِطْرِ سَبْعًا فِي الْأُولَى وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا سِوَى تَكْبِيرَةِ الصَّلَاةِ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عیدالفطر کے دِن عید (کی نماز) کی پہلی رکعت میں سات اور آخری رکعت میں پانچ تکبیریں کہیں، سوائے تکبیر تحریمہ کے۔

[١٧٣١]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْكَرَابِيسِيُّ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُكَبِّرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الْآخِرَةِ خَمْسًا. زَادَ الْبُخَارِيُّ: قَبْلَ الْقِرَاءَةِ. ❷

کثیر بن عبداللہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ عیدین میں پہلی رکعت میں سات اور آخری رکعت میں پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے۔

[١٧٣٢]...... ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، ثنا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، ثنا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((التَّكْبِيرُ فِي الْعِيدَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى سَبْعُ تَكْبِيرَاتٍ وَفِي الْأَخِيرَةِ خَمْسُ تَكْبِيرَاتٍ)). ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیدین میں تکبیر (کا مسئلہ یوں ہے کہ) پہلی رکعت میں سات تکبیریں اور آخری رکعت میں پانچ تکبیریں ہوتی ہیں۔

[١٧٣٣]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ الْكُوفِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ آپ فرض نمازوں میں سورت الفاتحہ (کے

---

❶ سنن أبي داود: ١١٥٢ ۔سنن ابن ماجه: ١٢٧٨ ۔

❷ جامع الترمذي: ٥٣٦ ۔سنن ابن ماجه: ١٢٧٩

❸ الموطأ: ٥٩٠ ۔نصب الراية للزيلعي: ٢/ ٢١٨

الْوَاحِدِ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوبَاتِ بِـ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ فِي فَاتِحَةِ الْقُرْآنِ ، وَيَقْنُتُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَالْوِتْرِ ، وَيُكَبِّرُ فِي دُبُرِ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوبَاتِ مِنْ قَبْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ غَدَاةَ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ آخِرَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَوْمَ دَفْعَةِ النَّاسِ الْعُظْمٰى . ❶

شروع) میں ''بسم اللہ الرحمان الرحیم'' پڑھتے تھے، فجر اور وتر کی نماز میں قنوت کرتے تھے اور عرفہ کی صبح نمازِ فجر سے پہلے سے لے کر ایامِ تشریق کے آخری دن، کہ جب لوگ بڑی تعداد میں واپس لوٹتے ہیں، کی نمازِ عصر تک تمام فرض نمازوں کے بعد تکبیر کہتے تھے۔

[١٧٣٤]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَسَنِ الزُّبَيْدِيُّ ، ثنا أُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، وَعَمَّارٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ فِي الْمَكْتُوبَاتِ بِـ ﴿بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ﴾ ، وَكَانَ يَقْنُتُ فِي الْفَجْرِ ، وَكَانَ يُكَبِّرُ يَوْمَ عَرَفَةَ صَلَاةَ الْغَدَاةِ ، وَيَقْطَعُهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ آخِرَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ .

سیدنا علی اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ فرض نمازوں میں اونچی آواز سے ''بسم اللہ الرحمان الرحیم'' پڑھا کرتے تھے، فجر میں قنوت کیا کرتے تھے اور عرفہ کے روز صبح کی نماز سے تکبیریں کہنے لگتے اور ایامِ تشریق کے آخر میں نمازِ عصر کے وقت تکبیریں کہنا ختم کرتے تھے۔

[١٧٣٥]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الْبَلْخِيُّ الطَّلْحِيُّ بِالْكُوفَةِ ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جُنَيْدٍ ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُكَبِّرُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ حِينَ يُسَلِّمُ مِنَ الْمَكْتُوبَاتِ . ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ کے روز نمازِ فجر سے تکبیریں کہنے لگتے اور ایامِ تشریق کے آخری روز کی نمازِ عصر تک کہتے رہتے، جس وقت آپ فرض نمازوں سے سلام پھیرتے تھے (تب تکبیریں کہا کرتے تھے)۔

[١٧٣٦]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، ثنا مَحْفُوظُ بْنُ نَصْرٍ الْهَمْدَانِيُّ ، ثنا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ ، عَنْ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے عرفہ کے روز تکبیریں کہنا شروع کیں اور ایامِ تشریق کے آخر میں ختم کیں۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٩٩

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٣١٥

جَابِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَبَّرَ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ وَقَطَعَ فِي آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ .

[١٧٣٧]...... ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، ثنا أَبُو قِلَابَةَ، ثنا نَائِلُ بْنُ نَجِيحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلَّى الصُّبْحَ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ يُقْبِلُ عَلٰى أَصْحَابِهِ فَيَقُولُ: ((عَلٰى مَكَانِكُمْ))، وَيَقُولُ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ))، فَيُكَبِّرُ مِنْ غَدَاةِ عَرَفَةَ إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب عرفہ کے دن صبح کی نماز پڑھائی تو اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے: اپنی اپنی جگہ پر ہی بیٹھے رہو۔ اور آپ ﷺ (یوں تکبیریں) کہنے لگے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، اللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ آپ ﷺ عرفہ کی صبح سے تکبیریں کہنے لگے اور ایامِ تشریق کے آخری دِن کی نمازِ عصر تک تکبیریں کہتے رہے۔

[١٧٣٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْعِيدَ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: ((إِنَّا نَخْطُبُ فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَجْلِسَ - يَعْنِي لِلْخُطْبَةِ - فَلْيَجْلِسْ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَذْهَبَ فَلْيَذْهَبْ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهٰذَا يُرْوَى عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❶

سیدنا عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید (کی نماز) میں شرکت کی، جب آپ نے نماز مکمل کی تو فرمایا: ہم خطبہ دینے لگے ہیں، لہٰذا جو شخص خطبہ (سننے) کے لیے بیٹھنا پسند کرے وہ بیٹھ جائے اور جو جانا چاہے وہ چلا جائے۔
ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث عطاء کے حوالے سے نبی ﷺ سے مرسل بھی روایت کی گئی ہے۔

[١٧٣٩]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى ابْنِ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: التَّكْبِيرُ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ بَعْدَ الظُّهْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ، آخِرُهَا فِي الصُّبْحِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ .

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ایامِ تشریق میں قربانی کے دِن نمازِ ظہر کے بعد تکبیر کہنا شروع کیا جائے اور ایامِ تشریق کے آخری روز صبح کی نماز میں ختم کی جائے۔

❶ سنن أبي داود: ١١٥٥

[۱۷٤۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: وَثنا مُوسَى، ثنا مُوسَى بْنُ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ، حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ.

دومختلف سندوں سے گزشتہ حدیث ہی مروی ہے۔

[۱۷٤۱]...... قَالَ: وَثنا أَبُو مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ.

صرف سند کا بیان ہے۔

[۱۷٤۲]...... قَالَ: وَثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّهُمْ كَانُوا يُكَبِّرُونَ فِي صَلَاةِ الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يُكَبِّرُونَ فِي الصُّبْحِ وَلَا يُكَبِّرُونَ فِي الظُّهْرِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم قربانی کے دِن ظہر کی نماز سے تکبیریں کہنا شروع کرتے تھے اور ایامِ تشریق کے آخری دِن ظہر کی نماز تک کہا کرتے تھے (یعنی آخری روز) صبح کی نماز میں تکبیریں کہتے تھے لیکن ظہر کی نماز میں نہیں کہتے تھے۔

[۱۷٤۳]...... قَالَ: وَثنا عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ اللَّهَبِيُّ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سِنَانَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فُلَانٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَبَّرَ بِنَا عُثْمَانُ وَهُوَ مَحْصُورٌ فِي الظُّهْرِ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى أَنْ صَلَّى الظُّهْرَ مِنْ آخِرِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ، فَكَبَّرَ فِي الصُّبْحِ وَلَمْ يُكَبِّرْ فِي الظُّهْرِ.

عبداللہ بن فلاں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا جب محاصرہ کیا ہوا تھا تو انہوں نے ہم سے قربانی کے روز ظہر کی نماز سے لے کر ایامِ تشریق کے آخری روز کی نمازِ ظہر پڑھ لینے تک تکبیریں کہلوائیں، انہوں نے صبح کی نماز میں تکبیریں کہیں لیکن ظہر میں نہیں کہیں۔

[۱۷٤٤]...... وَقَالَ: وَحَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ، عَنْ عُمَرَ، وَعُثْمَانَ كَانَا يُصَلِّيَانِ الظُّهْرَ يَوْمَ الصَّدْرِ بِالْمُحَصَّبِ وَلَا يُكَبِّرَانِ.

عبداللہ بن واقد سے مروی ہے کہ سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما واپسی کے روز وادیٔ محصب میں ظہر کی نماز پڑھا کرتے تھے لیکن تکبیریں نہیں کہا کرتے تھے۔

[۱۷٤٥]...... قَالَ: وَحَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، سَمِعَهُ يُكَبِّرُ فِي الصَّلَوَاتِ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ: اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ

سعید بن ابی ہند بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ایامِ تشریق کی نمازوں میں تین مرتبہ تکبیر (یعنی) اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ کہتے سنا۔

أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ثَلَاثًا .

[١٧٤٦]...... قَالَ: وَحَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

## بَابُ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَعْبَةِ وَاخْتِلَافِ الرِّوَايَاتِ فِيهِ

### کعبے کے اندر نبی ﷺ کی نماز اور اس بارے میں روایات کا اختلاف

[١٧٤٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، ثنا خَالِدٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ ثُمَّ خَرَجَ وَبِلَالٌ خَلْفَهُ، فَقُلْتُ لِبِلَالٍ: هَلْ صَلَّى؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْغَدُ دَخَلَ فَسَأَلْتُ بِلَالًا: هَلْ صَلَّى؟ قَالَ: نَعَمْ، صَلَّى رَكْعَتَيْنِ اسْتَقْبَلَ الْجِزْعَةَ وَجَعَلَ السَّارِيَةَ الثَّانِيَةَ عَنْ يَمِينِهِ . ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے، پھر باہر نکلے، اور بلال رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے تھے، میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے نماز پڑھی؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پھر اگلے روز بھی آپ ﷺ (بیت اللہ کے اندر) داخل ہوئے تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ ﷺ نے نماز پڑھی؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے درخت کے تنے کی طرف رُخ کیا اور دوسرے ستون کو اپنی دائیں جانب کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔

[١٧٤٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، نا أَبُو يُوسُفَ الْقَلُوسِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ الْبَجَلِيُّ، ثنا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْكَعْبَةَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، قَالَ: فَسَأَلْنَا بِلَالًا فَأَخْبَرَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کعبے میں داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ بلال رضی اللہ عنہ تھے، تو میں نے بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتلایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دوستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی۔

[١٧٤٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ الصَّفَّارُ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنِي حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ فَصَلَّى

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور دوستونوں کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی، پھر آپ (باہر) نکلے تو آپ نے دروازے اور حجر اسود کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی، پھر فرمایا: یہ قبلہ ہے۔ پھر ایک مرتبہ اور آپ ﷺ داخل ہوئے تو اس میں کھڑے ہو کر دعا

❶ مسند أحمد: ٤٤٦٤، ٤٨٩١، ٥١٧٦، ٥٩٢٧، ٦٢٣١۔صحيح ابن حبان: ٣٢٠٢، ٣٢٠٣، ٣٢٠٤

❷ سلف قبله من طريق يحيى بن جعدة

بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى بَيْنَ الْبَابِ وَالْحَجَرِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: ((هٰذِهِ الْقِبْلَةُ))، ثُمَّ دَخَلَ مَرَّةً أُخْرَى فَقَامَ فِيهِ يَدْعُو ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يُصَلِّ. ❶

کرنے لگے، پھر باہر نکل آئے اور نماز نہیں پڑھی۔

## بَابُ التَّشْدِيدِ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ وَكُفْرِ مَنْ تَرَكَهَا وَالنَّهْيِ عَنْ قَتْلِ فَاعِلِهَا

## نماز چھوڑنے کی سخت ممانعت، اس کے تارک پر کفر کا حکم اور نمازی شخص کے قتل کی ممانعت

[۱۷۵۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا عَبْدَةُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، قَالَ: جَاءَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حِينَ طُعِنَ، فَقَالَ: الصَّلَاةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ عُمَرُ: ((إِنَّهُ لَا حَظَّ فِي الْإِسْلَامِ لِأَحَدٍ أَضَاعَ الصَّلَاةَ))، فَصَلَّى عُمَرُ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا. ❷

سیدنا مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، جس وقت وہ زخمی تھے، تو انہوں نے کہا: اے امیر المومنین! نماز کا وقت ہو گیا ہے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً ایسے کسی شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں رہتا جو نماز کو ضائع کر دے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی جبکہ ان کے زخم سے خون بہہ رہا تھا۔

[۱۷۵۱]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((الْعَهْدُ الَّذِي بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمُ الصَّلَاةُ فَمَنْ تَرَكَهَا فَقَدْ كَفَرَ)). ❸

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ہمارے اور ان (کفار) کے درمیان جو عہد ہے وہ نماز ہے، لہٰذا جس نے اسے چھوڑا اس نے یقیناً کفر کیا۔

[۱۷۵۲]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ اللَّيْثِ الْإِسْكَافُ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا خَالِدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْعَتَكِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

ایک اور سند کے ساتھ بالکل گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

---

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١١٨٠٨ـ مسند أحمد: ٢١٢٦، ٢٨٣٣

❷ الموطأ: ١٠١

❸ جامع الترمذي: ٢٦٢١ـ سنن النسائي: ١/ ٢٣١ـ سنن ابن ماجه: ١٠٧٩ـ مسند أحمد: ٢٢٩٣٧ـ صحيح ابن حبان: ١٤٥٤ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٧

[۱۷۵۳]...... وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا وَكِيعٌ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)). ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مسلمان) بندے اور کفر کے درمیان (فرق) نماز چھوڑنا ہے۔

[۱۷۵٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ، أنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا بَيْنَ الْكُفْرِ أَوِ الشِّرْكِ وَالْإِيمَانِ تَرْكُ الصَّلَاةِ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کفر (یا فرمایا کہ) شرک اور ایمان کے درمیان (فرق) نماز چھوڑنا ہے۔

[۱۷۵۵]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الصُّورِيُّ، ثنا مُؤَمَّلٌ، ثنا سُفْيَانُ بِهٰذَا، وَقَالَ: ((لَيْسَ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ إِلَّا تَرْكُ الصَّلَاةِ)).

ایک اور سند کے ساتھ نبی ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ (مسلمان) بندے اور کفر کے درمیان فرق صرف نماز کو چھوڑنا ہے۔

[۱۷۵٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، ثنا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، أنا هُودُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ رَجُلٌ يُعْجِبُنَا تَعَبُّدُهُ وَاجْتِهَادُهُ فَذَكَرْنَاهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ بِاسْمِهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ وَوَصَفْنَاهُ بِصِفَتِهِ فَلَمْ يَعْرِفْهُ، فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَذْكُرُهُ كَذَالِكَ إِذَا طَلَعَ الرَّجُلُ فَقُلْنَا: هُوَ هٰذَا، فَقَالَ: ((إِنَّكُمْ لَتُخْبِرُونَ عَنْ رَجُلٍ عَلَى وَجْهِهِ سَفْعَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ))، فَأَقْبَلَ حَتّٰى وَقَفَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يُسَلِّمْ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((نَشَدْتُكَ اللهَ هَلْ قُلْتَ حِينَ وَقَفْتَ عَلَى الْمَجْلِسِ مَا فِي الْقَوْمِ أَحَدٌ أَفْضَلُ مِنِّي وَخَيْرٌ مِنِّي؟))، فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ، ثُمَّ دَخَلَ يُصَلِّي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ يَقْتُلُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی تھا جس کی عبادت و ریاضت ہمیں بہت خیرہ کرتی تھی۔ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اس کا نام لے کر ذکر کیا تو آپ نے اسے نہ پہچانا، پھر ہم نے اس کی شکل وصورت بیان کی تو آپ پھر بھی نہ پہچان پائے۔ اسی دوران وہ شخص آ گیا جس کا ہم تذکرہ کر رہے تھے، تو ہم نے کہا: یہی ہے وہ شخص۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تم ایسے آدمی کے بارے میں خبر دے رہے تھے جس کے چہرے پر شیطانی سیاہ دھبہ لگا ہوا ہے۔ پھر وہ آدمی آیا اور آ کر ان کے پاس کھڑا ہو گیا، لیکن سلام نہیں کہا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جب تم جب اس مجلس کے پاس آ کر ٹھہرے ہو تو کیا تم نے ایسا کہا کہ ان لوگوں میں مجھ سے افضل اور مجھ سے بہتر کوئی نہیں ہے؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! ہاں کہا۔ پھر وہ نماز پڑھنے لگ گیا، تو رسول

❶ صحيح مسلم: ۸۲۔سنن أبي داود: ٤٦٧٨۔سنن النسائي: ۱/ ۲۳۲۔جامع الترمذي: ۲٦۱۸۔سنن ابن ماجه: ۱۰۷۸۔مسند أحمد: ۱٥۱۸۳۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ۳۱۷٥، ۳۱۷٦، ۳۱۷۷، ۳۱۷۸۔المعجم الأوسط للطبراني: ۳۳۷۲

الـرَّجُلَ؟))، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَنَا فَدَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ يُصَلِّي، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ أَقْتُلُ رَجُلًا يُصَلِّي وَقَدْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ فَخَرَجَ. وَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ. ❶

اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو کون قتل کرے گا؟ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں۔ چنانچہ وہ اس کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے، تو انہوں نے کہا: سبحان اللہ! میں ایسے آدمی کو قتل کر دوں جو نماز پڑھ رہا ہے؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھنے والوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آپ نکل آئے۔

[۱۷۵۷]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنِي هُودُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ: نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ضَرْبِ الْمُصَلِّينَ.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھنے والوں کو مارنے سے منع فرمایا۔

[۱۷۵۸]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيعِ، ثنا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِءُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا مُفَضَّلُ بْنُ يُونُسَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ أَبِي يَسَارٍ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلٍ مَخْضُوبِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا؟))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ، فَأَمَرَ بِهِ فَنُحِّيَ عَنِ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَانٍ يُقَالُ لَهُ: النَّقِيعُ وَلَيْسَ بِالْبَقِيعِ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَقْتُلُهُ؟ فَقَالَ: ((لَا إِنِّي نُهِيتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّينَ)). وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: أُتِيَ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جس کے ہاتھوں اور پاؤں پر خضاب لگا ہوا تھا، تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ اے اللہ کے رسول! یہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرتا ہے۔ تو آپ ﷺ کے حکم پر اس شخص کو مدینہ سے شہر بدر کر کے نقیع نامی جگہ پر منتقل کر دیا گیا۔ کہا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہم اسے قتل نہ کر دیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار! یقیناً مجھے نماز پڑھنے والوں کے قتل سے منع کیا گیا ہے۔

حمید بن ربیع نے یوں بیان کیا ہے کہ ایک ہیجڑے کو لایا گیا، جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں پر خضاب لگایا ہوا تھا۔

## بَابُ صِفَةِ مَنْ تَجُوزُ الصَّلَاةُ مَعَهُ وَالصَّلَاةُ عَلَيْهِ

### جس امام کے پیچھے نماز پڑھنا اور جس شخص کی نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے

[۱۷۵۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ثنا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ مسند أبي يعلى الموصلي: ۹۰، ۴۱۴۳

❷ سنن أبي داود: ۴۹۲۸

عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بنِ عُرْوَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي الصَّالِحِ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((سَيَلِيكُمْ بَعْدِي وُلَاةٌ، فَيَلِيكُمُ الْبَرُّ بِبِرِّهِ وَالْفَاجِرُ بِفُجُورِهِ، فَاسْمَعُوا لَهُمْ وَأَطِيعُوا فِيمَا وَافَقَ الْحَقَّ، وَصَلُّوا وَرَاءَهُمْ فَإِنْ أَحْسَنُوا فَلَكُمْ وَلَهُمْ وَإِنْ أَسَاءُوا فَلَكُمْ وَعَلَيْهِمْ)).

میرے بعد تم پر حکمران مقرر ہوں گے، لہٰذا جو نیک حکمران ہوگا وہ تمہارے ساتھ اپنا نیک رویہ اپنائے گا اور جو فاجر ہوگا وہ تمہارے ساتھ اپنے برے رویے سے پیش آئے گا، سو تم ان کی بات سنو اور جو بات حق کے موافق ہو وہ مان لو اور ان کے پیچھے نماز پڑھو۔ سو اگر انہوں نے تمہارے ساتھ اچھا سلوک کیا تو تمہیں بھی اجر ملے گا اور انہیں بھی، لیکن اگر انہوں نے برا سلوک کیا تو تمہیں تو اجر مل جائے گا لیکن انہیں گناہ ہی ملے گا۔

[١٧٦٠]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ مَيْمُونٍ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ مُكْرَمِ بْنِ حَكِيمٍ الْخَثْعَمِيِّ، عَنْ سَيْفِ بْنِ مُنِيرٍ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: أَرْبَعُ خِصَالٍ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَمْ أُحَدِّثْكُمْ بِهِنَّ فَالْيَوْمَ أُحَدِّثُكُمْ بِهِنَّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُكَفِّرُوا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ قِبْلَتِي بِذَنْبٍ وَإِنْ عَمِلُوا الْكَبَائِرَ، وَصَلُّوا خَلْفَ كُلِّ إِمَامٍ، وَجَاهِدُوا)) أَوْ قَالَ: ((قَاتِلُوا مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ))، وَالرَّابِعَةُ: ((لَا تَقُولُوا فِي أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَلَا فِي عُمَرَ وَلَا فِي عُثْمَانَ وَلَا فِي عَلِيٍّ إِلَّا خَيْرًا))، قُولُوا: ﴿تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ﴾ (البقرة:١٣٤). وَلَا يُثْبَتُ إِسْنَادُهُ، مَنْ بَيْنَ عَبَّادٍ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ ضُعَفَاءُ.

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ چار خصلتیں ایسی ہیں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہیں، میں نے وہ تم سے بیان نہیں کی تھیں لیکن آج وہ تمہیں بتلاتا ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میرے اہل قبلہ (یعنی مسلمانوں) میں سے کسی کے ایک گناہ کی وجہ سے اس کو کافر مت کہو، اگرچہ وہ کبیرہ گناہوں کا ہی ارتکاب کریں۔ ہر امام کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو اور جہاد کرلیا کرو۔ یا فرمایا کہ ہر امیر کی قیادت میں قتال کرلیا کرو۔ اور چوتھی یہ ہے کہ تم ابوبکر صدیق، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم کے بارے میں صرف اچھی بات ہی کہا کرو۔ کہو: ﴿تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ﴾ ''یہ جماعت تو گزر چکی ہے، جو انہوں نے کیا وہ انہی کے لیے ہے اور جو تم نے کیا وہ تمہارے لیے ہے۔''
اس کی اسناد ثابت نہیں ہے۔ عباد اور ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے درمیان جتنے راوی ہیں سب ضعیف ہیں۔

[١٧٦١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَصْرِيُّ بِحَلَبَ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلُّوا عَلَى مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَصَلُّوا خَلْفَ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ))❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھا ہو اس کا جنازہ پڑھ لیا کرو اور جس نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ پڑھا ہو اس کی اقتدا میں نماز پڑھ لیا کرو۔

❶ سنن أبي داود: ٥٩٤، ٢٥٣٣ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ١٩ ـ الكامل لابن عدي: ٣/ ٩١٣

[١٧٦٢]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالَا: نَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَلُّوا عَلٰى مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَصَلُّوا وَرَاءَ مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے بھی کلمہ پڑھا ہو اس کا جنازہ پڑھ لیا کرو اور جس نے بھی کلمہ پڑھا ہو اس کی اقتدا میں نماز پڑھ لیا کرو۔

[١٧٦٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ وَآخَرُونَ، قَالُوا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَيَّانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا سَالِمُ بْنُ الْأَفْطَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً. ❶

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[١٧٦٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَّانَ، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا الْأَشْعَثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ مُسْلِمٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ كَانَ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ، وَالْجِهَادُ وَاجِبٌ عَلَيْكُمْ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ، وَالصَّلَاةُ وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ يَمُوتُ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَإِنْ عَمِلَ بِالْكَبَائِرِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر ہر مسلمان کے ساتھ (یعنی اس کی امامت میں) نماز پڑھنا واجب ہے، خواہ وہ نیک ہو یا فاجر ہو، اگر چہ اس نے کبیرہ گناہوں کا ہی ارتکاب کیا ہو۔ اور تم پر ہر امیر کی معیت میں جہاد کرنا واجب ہے، خواہ وہ نیک ہو یا فاجر ہو، اگر چہ اس نے کبیرہ گناہوں کا ہی ارتکاب کیا ہو۔ اور ہر مسلمان کی نمازِ جنازہ پڑھنا واجب ہے، خواہ وہ نیک فوت ہوا ہو یا فاجر، اگر چہ اس نے کبیرہ گناہوں کا ہی ارتکاب کیا ہو۔

[١٧٦٥]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَنَّانَ، ثنا بَقِيَّةُ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ الْقِنَّسْرِينِيُّ، ثنا فُرَاتُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُلْوَانَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مِنْ أَصْلِ الدِّينِ الصَّلَاةُ خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، وَالْجِهَادُ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ وَلَكَ أَجْرُكَ، وَالصَّلَاةُ عَلٰى كُلِّ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ)). وَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ يَثْبُتُ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اصولِ دین میں سے یہ امور ہیں کہ ہر نیک و بد شخص کے پیچھے نماز پڑھ لی جائے، ہر امیر کے ساتھ جہاد کیا جائے؛ اس کا اجر تمہیں مل جائے گا، اور اہل قبلہ میں سے جو بھی شخص فوت ہو جائے اس کا جنازہ پڑھ لیا جائے۔

اس روایت میں کوئی بھی چیز پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتی۔

[١٧٦٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم

❶ الحلية لأبي نعيم: ١٠/ ٣٢٠

❷ سيأتي برقم: ١٧٦٨

الشَّافِعِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ الدَّبَّاغُ، ثنا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَان، ثنا عُتْبَةُ بْنُ الْيَقْظَانِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُكَفِّرُوا أَهْلَ قِبْلَتِكُمْ وَإِنْ عَمِلُوا الْكَبَائِرَ، وَصَلُّوا مَعَ كُلِّ إِمَامٍ وَجَاهِدُوا مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ وَصَلُّوا عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ)). أَبُو سَعِيدٍ مَجْهُولٌ. ❶

اپنے قبلہ (کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے) والوں کی تکفیر مت کرو (یعنی انہیں کافر مت کہو) اگرچہ انہوں نے کبیرہ گناہ ہی کیے ہوں، ہر امام کے ساتھ نماز پڑھ لیا کرو، ہر امیر کے ساتھ جہاد کر لیا کرو اور ہر میت کی نمازِ جنازہ پڑھا کرو۔

[١٧٦٧]..... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سَابِقٍ أَبُو سُلَيْمَانَ، ثنا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَان، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الشَّامِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَقَالَ: ((صَلُّوا عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ)).

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے، اور (اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: اہل قبلہ میں سے ہر میت کی نمازِ جنازہ پڑھ لیا کرو۔

[١٧٦٨]..... وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ بِالْبَصْرَةِ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَلُّوا خَلْفَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، وَصَلُّوا عَلَى كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ، وَجَاهِدُوا مَعَ كُلِّ بَرٍّ وَفَاجِرٍ)). مَكْحُولٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَمَنْ دُونَهُ ثِقَاتٌ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو، ہر نیک و بد کا جنازہ پڑھ لیا کرو اور ہر نیک و بد کی معیت میں جہاد کر لیا کرو۔
مکحول نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا اور ان کے علاوہ باقی رُواۃ ثقہ ہیں۔

[١٧٦٩]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ الْهَرَوِيُّ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ صُبْحٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ،

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین کام سنت کا حصہ ہیں: (۱) ہر امام کے پیچھے صف بنانا (یعنی نماز پڑھنا) تمہیں تمہاری نماز (کا ثواب مل جائے گا) اور (اگر وہ فاجر ہے تو) اس کا گناہ اسی پر ہوگا (۲) ہر امیر کی قیادت میں جہاد کرنا، تمہیں تمہارے جہاد کا ثواب مل جائے گا اور اس کا شر

❶ سنن ابن ماجه: ١٥٢٥

❷ سنن أبي داود: ٢٥٣٣ ـ المعرفة للبيهقي: ٤/ ٢١٤ ـ نصب الراية للزيلعي: ٢/ ٢٦

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ مِنَ السُّنَّةِ: الصَّفُّ خَلْفَ كُلِّ إِمَامٍ لَكَ صَلَاتُكَ وَعَلَيْهِ إِثْمُهُ، وَالْجِهَادُ مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ لَكَ جِهَادُكَ وَعَلَيْهِ شَرُّهُ، وَالصَّلَاةُ عَلَى كُلِّ مَيِّتٍ مِنْ أَهْلِ التَّوْحِيدِ وَإِنْ كَانَ قَاتِلَ نَفْسِهِ)). عُمَرُ بْنُ صُبْحٍ مَتْرُوكٌ.

اسی پر ہوگا (۳) اہل توحید میں سے ہر میت کی نمازِ جنازہ ادا کرنا، خواہ اس نے خودکشی ہی کی ہو۔
عمر بن صبح راوی متروک ہے۔

## بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْخَوْفِ وَأَقْسَامِهَا

## نمازِ خوف کا طریقہ اور اس کی اقسام

[۱۷۷۰]..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ ثنا بَقِيَّةُ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ السَّرِيِّ الْغَنَوِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ سَهْوٌ)). تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْحَمِيدِ السَّرِيُّ وَهُوَ ضَعِيفٌ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نمازِ خوف میں سہو نہیں ہوتا۔
اس روایت کو اکیلے عبدالحمید السری نے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

[۱۷۷۱]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى، وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَامَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَكَبَّرَ وَكَبَّرُوا، ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعَ مَعَهُ أُنَاسٌ مِنْهُمْ، ثُمَّ سَجَدَ وَسَجَدُوا، ثُمَّ قَامَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَتَأَخَّرَ الَّذِينَ سَجَدُوا مَعَهُ وَحَرَسُوا إِخْوَانَهُمْ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَرَكَعُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسُ كُلُّهُمْ فِي الصَّلَاةِ يُكَبِّرُونَ وَلَكِنْ يَحْرُسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کے نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے ''اللہ اکبر'' کہا تو لوگوں نے بھی ''اللہ اکبر'' کہا، پھر آپ نے رکوع کیا تو لوگوں میں سے کچھ نے آپ کے ساتھ رکوع کر دیا، پھر آپ نے سجدہ کیا تو وہ بھی سجدے میں چلے گئے، پھر آپ دوسری رکعت میں کھڑے ہوئے اور جن لوگوں نے آپ کے ساتھ سجدہ کیا تھا وہ پیچھے چلے گئے اور اپنے بھائیوں کا پہرہ دینے لگے، اور دوسری جماعت (آگے) آ گئی اور انہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ رکوع کیا، اور تمام لوگ نماز میں تکبیریں کہہ رہے تھے، لیکن (ساتھ ساتھ) وہ ایک دوسرے کا پہرہ بھی دے رہے تھے۔
اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[۱۷۷۲]..... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا مُحَمَّدُ

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ۱۰/ ۷۲۔ الكامل لابن عدي: ۵/ ۱۹۶۰

❷ مسند أحمد: ۲۰۶۳، ۳۳۶۴

بْنُ وَهْبِ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

[١٧٧٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، ثنا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا الزُّبَيْدِيُّ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. ❶

ایک اور سند سے وہی حدیث مروی ہے۔

[١٧٧٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي حَزْمٍ الْقُطَعِيُّ، وَالْجَرَّاحُ بْنُ مَخْلَدٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْبَاهِلِيُّ، قَالُوا: ثنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، ثنا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِصَلَاةِ الْخَوْفِ، فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَقُمْنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، وَكَبَّرَ وَرَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا الصَّفَّانِ كِلَاهُمَا، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ خَرَّ سَاجِدًا وَسَجَدَ الصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَثَبَتَ الْآخَرُونَ قِيَامًا يَحْرُسُونَ إِخْوَانَهُمْ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ سُجُودِهِ وَقَامَ خَرَّ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ سُجُودًا فَسَجَدُوا سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامُوا فَتَأَخَّرَ الصَّفُّ الْمُقَدَّمُ الَّذِي يَلِيهِ وَتَقَدَّمَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ فَرَكَعَ وَرَكَعُوا جَمِيعًا، وَسَجَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَثَبَتَ الْآخَرُونَ قِيَامًا يَحْرُسُونَ إِخْوَانَهُمْ، فَلَمَّا قَعَدَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَرَّ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ سُجُودًا فَسَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نمازِ خوف پڑھنے کا حکم فرمایا، تو رسول اللہ ﷺ (آگے) کھڑے ہو گئے اور ہم آپ کے پیچھے دو صفوں میں کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور رکوع کیا تو ہم دونوں صف والوں نے بھی رکوع کر دیا، پھر آپ نے (رکوع سے) سر اُٹھایا، پھر سجدے میں چلے گئے تو جو صف آپ کے ساتھ تھی وہ سجدے میں چلے گئے جبکہ دوسرے کھڑے ہی رہے اور اپنے بھائیوں کا پہرہ دیتے رہے۔ جب آپ ﷺ سجدوں سے فارغ ہوئے اور کھڑے ہو گئے تو پچھلی صف سجدے میں چلی گئی، چنانچہ انہوں نے دو سجدے کیے، پھر وہ کھڑے ہوئے تو جو صف آپ ﷺ کے ساتھ تھی وہ پیچھے چلی گئی اور پیچھے والی صف آ گئی، پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا تو سب نے اکٹھے رکوع کیا، اور رسول اللہ ﷺ نے اور جو صف آپ کے ساتھ تھی انہوں نے سجدہ کیا، جبکہ دوسرے کھڑے ہی رہے اور اپنے بھائیوں کا پہرہ دیتے رہے۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ (تشہد میں) بیٹھ گئے تو پچھلی صف سجدے میں چلی گئی اور سب نے سجدہ کیا، پھر نبی ﷺ نے سلام پھیر دیا۔

[١٧٧٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو جماعتوں میں سے ایک کو نمازِ خوف کی ایک رکعت پڑھائی جبکہ دوسری جماعت دشمن کے سامنے کھڑی رہی، پھر وہ (جماعت جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ ایک رکعت پڑھی تھی) واپس گئے اور اپنے ان ساتھیوں کی جگہ جا کھڑے ہوئے جو دشمن کے

❶ سلف برقم: ١٧٧١

الْأُخْرٰى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ، ثُمَّ انْصَرَفُوا فَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ أُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ رَكْعَةً ، ثُمَّ سَلَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰى هٰؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهٰؤُلَاءِ رَكْعَةً . تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، وَابْنُ جُرَيْجٍ ، وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ ، وَغَيْرُهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ . ❶

مقابل تھے، اور وہ لوگ (نماز پڑھنے کے لیے) آ گئے، چنانچہ نبی ﷺ نے انہیں ایک رکعت پڑھائی، پھر رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیر دیا۔ پھر ان لوگوں نے ایک رکعت پڑھی اور ان لوگوں نے (بھی باقی رہ جانے والی) ایک رکعت پڑھی۔

عبداللہ بن ابی بکر، ابن جریج اور نعمان بن راشد وغیرہ نے اس کی موافقت کی، انہوں نے امام زہریؒ سے روایت کیا، انہوں نے سالم سے اور انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

[١٧٧٦]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى ، ثنا قَبِيصَةُ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ مَعَهُ وَطَائِفَةٌ مِنْهُمْ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَدُوِّ ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ ذَهَبَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلٰى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ ، فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَضَتِ الطَّائِفَتَانِ رَكْعَةً رَكْعَةً . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ایک روز نماز خوف پڑھائی تو ایک جماعت آپ کے ساتھ کھڑی ہو گئی جبکہ دوسری جماعت آپ کے اور دشمن کے درمیان میں کھڑی ہو گئی۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو ایک رکعت نماز پڑھائی، پھر یہ لوگ ان کی جگہ پر چلے گئے اور وہ لوگ ان کی جگہ پر آ گئے، پھر آپ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی، پھر آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا، پھر دونوں جماعتوں نے ایک ایک رکعت پوری کی۔

[١٧٧٧]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَاللَّفْظُ لَهُ ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، ثنا الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ ، قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعُسْفَانَ فَاسْتَقْبَلَنَا الْمُشْرِكُونَ عَلَيْهِمْ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَهُمْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَصَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ ، فَقَالُوا: قَدْ كَانُوا عَلٰى حَالٍ لَوْ أَصَبْنَا غِرَّتَهُمْ ، ثُمَّ قَالُوا: تَأْتِي عَلَيْهِمُ الْآنَ صَلَاةٌ هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ أَبْنَائِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ، قَالَ: فَنَزَلَ جِبْرَائِيلُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ ﴿وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ﴾ (النساء :

ابو عیاش الزرقی بیان کرتے ہیں کہ ہم عسفان میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، مشرکین کا منہ ہماری جانب ہی تھا اور ان کی قیادت خالد بن ولید کر رہے تھے (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) وہ ہمارے اور قبلے کے درمیان میں تھے۔ جب نبی ﷺ نے ہمیں ظہر کی نماز پڑھائی تو انہوں نے کہا: یہ ایسی حالت میں تھے کہ اگر ہم دھوکے سے ان پر حملہ کر دیتے۔ پھر انہوں نے کہا: ابھی ان پر ایسی نماز آئے گی جو ان کے نزدیک ان کے بیٹوں اور ان کی جانوں سے بھی زیادہ محبوب ہے (یعنی عصر کی نماز)۔ تو جبرائیل علیہ السلام ظہر اور عصر کے درمیان یہ آیت لے کر نازل ہو گئے: ﴿وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ﴾ "اور جب آپ ان (دشمنوں) میں ہو اور

❶ صحيح البخاري: ٤١٣٣۔صحيح مسلم: ٨٣٩ (٣٠٥)۔مسند أحمد: ٦٣٥١ ، ٦٣٧٧ ، ٦٣٧٨۔ صحيح ابن حبان: ٢٨٧٩

❷ مسند أحمد: ٦١٥٩ ، ٦٤٣١۔صحيح ابن حبان: ٢٨٨٧

١٠٢)، قَالَ: فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَخَذُوا السِّلَاحَ فَصَفَّنَا خَلْفَهُ صَفَّيْنِ، قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ وَرَكَعْنَا جَمِيعًا، قَالَ: ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَرَفَعْنَا جَمِيعًا، قَالَ: ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ بِالصَّفِّ الَّذِي يَلِيهِ، قَالَ: وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ، فَلَمَّا سَجَدُوا وَقَامُوا جَلَسَ الْآخَرُونَ فَسَجَدُوا فِي مَكَانِهِمْ، قَالَ: ثُمَّ تَقَدَّمَ هٰؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ وَجَاءَ هٰؤُلَاءِ إِلَى مَصَافِّ هٰؤُلَاءِ، قَالَ: ثُمَّ رَكَعَ فَرَكَعُوا جَمِيعًا، ثُمَّ رَفَعَ فَرَفَعُوا جَمِيعًا، ثُمَّ سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَالصَّفُّ الَّذِي يَلِيهِ وَالْآخَرُونَ قِيَامٌ يَحْرُسُونَهُمْ، فَلَمَّا جَلَسَ الْآخَرُونَ سَجَدُوا ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ، قَالَ: فَصَلَّاهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بِعُسْفَانَ وَمَرَّةً فِي أَرْضِ بَنِي سُلَيْمٍ. ❶

ان (مسلمانوں) کو نماز قائم کرائیں۔" (یعنی اللہ تعالیٰ نے نمازِ خوف کا حکم نازل کر دیا) پھر جب نماز کا وقت ہوا تو نبی ﷺ نے ان (صحابہ) کو حکم فرمایا تو انہوں نے اپنے ہتھیار پکڑ لیے، پھر ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے دو صفیں بنالیں۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا تو ہم سب نے اکٹھے رکوع کر دیا اور جب آپ (رکوع سے) اُٹھے تو ہم سب بھی اُٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر نبی ﷺ نے اس صف کو سجدہ کرایا جو آپ کے ساتھ تھی (یعنی آگے تھی) اور دوسرے لوگ کھڑے پہرہ دیتے رہے۔ پھر جب انہوں نے سجدہ کر لیا اور کھڑے ہو گئے تو دوسرے لوگ (جنہوں نے سجدہ نہیں کیا تھا) وہ بیٹھ گئے اور ان کی جگہ میں سجدہ کیا۔ پھر یہ لوگ ان کی جگہ آگے آ گئے اور وہ ان کی جگہ پیچھے چلے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا تو سب نے اکٹھے رکوع کیا اور جب آپ (رکوع سے) اُٹھے تو سب اکٹھے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر نبی ﷺ نے اور آپ کے ساتھ والی صف نے سجدہ کیا جبکہ دوسرے کھڑے پہرہ دیتے رہے۔ پھر جب دوسرے بیٹھ گئے تو انہوں نے سجدہ کیا، پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو مرتبہ یہ نماز پڑھائی، ایک مرتبہ عسفان میں اور ایک مرتبہ بنو سلیم کی زمین میں۔

[١٧٧٨]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَرِيرٌ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَسَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَا: نا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الزُّرَقِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. صَحِيحٌ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[١٧٧٩]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ السَّرَّاجُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نخل مقام پر بنو محارب کا محاصرہ کیے ہوئے تھے، پھر لوگوں میں آواز لگائی

❶ سنن أبي داود: ١٢٣٦ ـ سنن النسائي: ٣/ ١٧٦ ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٧٥، ٢٨٧٦ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٣٧ ـ مسند أحمد: ١٦٥٨٠، ١٦٥٨١

عَمْرِو بْنِ أَبِى مَذْعُورٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، ثنا عَنْبَسَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ مُحَاصِرًا بَنِى مُحَارِبٍ بِنَخْلٍ ثُمَّ نُودِيَ فِى النَّاسِ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ فَجَعَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ طَائِفَتَيْنِ طَائِفَةٌ مُقْبِلَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ يَتَحَدَّثُونَ وَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفُوا فَكَانُوا مَكَانَ إِخْوَانِهِمْ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ فَكَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَلِكُلِّ طَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ. ❶

[١٧٨٠] ...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ، قَالَا: نا بُنْدَارٌ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا مَالِكٌ، ح وثنا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِى مَالِكٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ، ثنا مَعْنٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ، نا الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَا: نا الشَّافِعِيُّ، ثنا مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ، عَمَّنْ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَاةَ الْخَوْفِ، أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ وَطَائِفَةً تُجَاهَ الْعَدُوِّ، فَصَلَّى بِالَّتِى مَعَهُ رَكْعَةً ثُمَّ ثَبَتَ قَائِمًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَصَفُّوا تُجَاهَ الْعَدُوِّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرَّكْعَةَ الَّتِى بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ ثَبَتَ جَالِسًا وَأَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ. وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: حَتَّى أَتَمُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ، قَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: بِهَذَا كَانَ يَأْخُذُ مَالِكٌ، وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ:

گئی کہ نماز جمع کرنے والی ہے (یعنی نماز کا وقت ہو گیا ہے، سب اکٹھے ہو جاؤ)۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو دو جماعتوں میں کر دیا، ایک جماعت دشمن کے مقابل کھڑے (باہم) باتیں کر رہے تھے اور ایک جماعت کو آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھائی، پھر سلام پھیر دیا۔ چنانچہ وہ واپس چلے گئے اور اپنے بھائیوں کی جگہ پر جا کھڑے ہوئے، اور دوسری جماعت (نماز پڑھنے کے لیے) آ گئی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی دو رکعت نماز پڑھائی، تو نبی ﷺ کی چار رکعتیں ہو گئیں جبکہ ہر جماعت کی دو دو رکعتیں ہو گئیں۔

صالح بن خوات ان صاحب سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے غزوہ ذات الرقاع کے روز نبی ﷺ کے ساتھ نمازِ خوف ادا کی (انہوں نے بیان کیا کہ) ایک جماعت نے آپ ﷺ کے ساتھ صف بنائی جبکہ دوسری جماعت دشمن کے سامنے رہی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اپنے ساتھ والی صف کو ایک رکعت نماز پڑھائی، پھر آپ کھڑے رہے اور لوگوں نے اپنی اپنی نماز مکمل کی۔ پھر وہ واپس چلے گئے اور جا کر دشمن کے سامنے صف بنا لی، اور دوسری جماعت (نماز پڑھنے کے لیے) آ گئی، چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی نماز کی بقیہ ایک رکعت ان کو پڑھائی، پھر آپ بیٹھے رہے اور انہوں نے اپنی اپنی نماز مکمل کی، پھر آپ ﷺ نے ان کو سلام پھیرا۔

ابن موہب نے یوں بیان کیا: یہاں تک کہ انہوں نے اپنی اپنی نماز مکمل کی، پھر آپ ﷺ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔ ابن مہدیؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ اسی کو لیا کرتے تھے۔ ابن وہبؒ کہتے ہیں کہ امام مالکؒ نے مجھ سے فرمایا: میرے نزدیک یہ روایت زیادہ پسندیدہ ہے، پھر انہوں نے رجوع کر لیا اور فرمایا: سلام کے بعد ان کا نماز مکمل کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔ یہ صحیح ہے۔

❶ سیأتی برقم: ١٧٨٢

قَالَ لِي مَالِكٌ: أَحَبُّ إِلَيَّ هٰذَا ثُمَّ رَجَعَ ، قَالَ: يَكُونُ قَضَاؤُهُمْ بَعْدَ السَّلَامِ أَحَبَّ إِلَيَّ . صَحِيحٌ . ❶

[١٧٨١]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ ، وَحَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ ، عَنِ الْأَشْعَثِ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَصَلَّى بِبَعْضِ أَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ، فَتَأَخَّرُوا وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ، فَكَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَلِلْمُسْلِمِينَ رَكْعَتَانِ رَكْعَتَانِ . ❷

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو نمازِ خوف پڑھائی تو آپ ﷺ نے اپنے کچھ صحابہ کو دو رکعتیں پڑھائیں، پھر سلام پھیر دیا، پھر وہ پیچھے چلے گئے اور دوسرے لوگ (آگے) آ گئے، تو آپ ﷺ نے انہیں بھی دو رکعت نماز پڑھائی، پھر سلام پھیر دیا۔ یوں رسول اللہ ﷺ کی چار رکعات ہوگئیں اور مسلمانوں کی دو دو رکعات ہوگئیں۔

[١٧٨٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، ثنا قَتَادَةُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ صَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ صَلَّى بِالْآخَرِينَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ . ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ خوف میں انہیں دو رکعت نماز پڑھائی، پھر سلام پھیر دیا، پھر آپ ﷺ نے دوسروں کو دو رکعت نماز پڑھائی، پھر سلام پھیر دیا۔

[١٧٨٣]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّجَّادُ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرِ بْنِ رِبْعِيٍّ الْقَيْسِيُّ ، ثنا عَمْرُو بْنُ خَلِيفَةَ الْبَكْرَاوِيُّ ، حَدَّثَنَا أَشْعَثُ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالْقَوْمِ صَلَاةَ الْمَغْرِبِ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَصَلَّى بِهِمْ ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ فَكَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ سِتُّ رَكَعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ ثَلَاثٌ ثَلَاثٌ .

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے لوگوں کو مغرب کی نماز تین رکعات پڑھائی، پھر آپ نے سلام پھیر دیا اور دوسرے لوگ آ گئے، آپ ﷺ نے انہیں بھی تین رکعات نماز پڑھائی۔ یوں نبی ﷺ کی چھے رکعات ہوگئیں اور لوگوں کی تین تین رکعات ہوئیں۔

[١٧٨٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں

---

❶ صحيح البخاري: ٤١٢٩ـ صحيح مسلم: ٨٤٢ـ سنن أبي داود: ١٢٣٨ـ جامع الترمذي: ٥٦٧ـ سنن النسائي: ٣/ ١٧١ـ مسند أحمد: ١٥٧١٠ ، ٢٨٨٥ ، ٢٨٨٦ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٢٥٣

❷ سنن أبي داود: ١٢٤٨ـ سنن النسائي: ٣/ ١٧٨ـ مسند أحمد: ٢٠٤٠٨ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٨٠ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٧٧

❸ سلف برقم: ١٧٧٩

يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثنا خُصَيْفٌ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْخَوْفِ فَقَامُوا صَفَّيْنِ، صَفٌّ خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ وَصَفٌّ مُسْتَقْبِلَ الْعَدُوِّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَةً وَجَاءَ الْآخَرُونَ فَقَامُوا مَقَامَهُمْ وَاسْتَقْبَلَ هٰؤُلَاءِ الْعَدُوَّ فَصَلَّى بِهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَصَلُّوا لِأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ سَلَّمُوا ثُمَّ ذَهَبُوا فَقَامُوا مَقَامَ أُولٰئِكَ مُسْتَقْبِلِي الْعَدُوِّ فَرَجَعَ أُولٰئِكَ إِلَى مَقَامِ هٰؤُلَاءِ فَصَلُّوا لِأَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمُوا. ❶

نمازِ خوف پڑھائی، تو لوگ دو صفوں میں کھڑے ہو گئے، ایک صف نبی ﷺ کے پیچھے تھی اور ایک صف دشمن کی طرف رُخ کیے ہوئے تھی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک رکعت نماز پڑھائی، پھر دوسرے لوگ آ گئے اور یہ ان کی جگہ کھڑے ہو گئے اور دشمن کی طرف منہ کر لیا، پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں بھی ایک رکعت پڑھائی، پھر سلام پھیر دیا۔ پھر یہ لوگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے اپنی نماز پڑھی، پھر سلام پھیر دیا، پھر یہ گئے اور ان (دوسرے) لوگوں کی جگہ دشمن کی طرف رُخ کرتے ہوئے کھڑے ہو گئے اور وہ لوگ واپس اِن لوگوں کی جگہ آ گئے اور اپنی باقی ایک رکعت نماز پڑھی، پھر انہوں نے سلام پھیر دیا۔

[١٧٨٥]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَتُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي دِرْعٍ وَخِمَارٍ لَيْسَ عَلَيْهَا إِزَارٌ؟ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الدِّرْعُ سَابِغًا تُغَطِّي ظُهُورَ قَدَمَيْهَا)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ مَالِكٌ، وَبَكْرُ بْنُ مُضَرَ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَوْلَهَا، لَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمُ النَّبِيَّ ﷺ. ❷

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ کیا عورت ایک قمیض اور اوڑھنی میں نماز پڑھ سکتی ہے، جبکہ اس نے تہبند نہ باندھا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) جب قمیض پوری طرح ڈھانپنے والی ہو کہ اس کے پاؤں کی پُشت کو بھی ڈھک لے۔

ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس کو مالک، بکر بن مضر، ابن ابی ذئب، حفص بن غیاث، اسماعیل بن جعفر اور محمد بن اسحاق نے محمد بن زید سے روایت کیا، انہوں نے اپنی والدہ سے اور انہوں نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے ان کے قول کے طور پر روایت کیا ہے، ان میں سے کسی ایک نے بھی یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ نبی ﷺ کا فرمان ہے۔

## بَابُ صِفَةِ صَلَاةِ الْخُسُوفِ وَالْكُسُوفِ وَهَيْئَتِهِمَا

### نمازِ خسوف وکسوف کا طریقہ اور اس کی صورت

[١٧٨٦]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا الْوَلِيدُ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم دیا، اس نے اعلان کیا

❶ سنن أبي داود: ١٢٤٤۔ مسند أحمد: ٣٥٦١، ٣٧٧٢

❷ سنن أبي داود: ٦٤٠۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٢٥٠

نَمِرٍ الْيَحْصَبِيُّ أَنَّهُ سَأَلَ الزُّهْرِيَّ، فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا فَنَادَى: ((إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ)). قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَلَمْ يَرْوِهِ إِلَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ النِّدَاءُ بِصَلَاةِ الْكُسُوفِ قَالَ الشَّيْخُ: تَابَعَهُ الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ.

کہ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ (یعنی نماز کے لیے جمع ہو جاؤ)۔ ابن ابی داود نے ہم سے کہا: اس سنت کو اکیلے اہل مدینہ نے ہی روایت کیا ہے اور امام زہریؒ سے صرف عبدالرحمان بن نمر نے ہی یہ بات روایت کی ہے کہ نمازِ کسوف کی بھی اذان ہوتی ہے۔ الشیخ فرماتے ہیں کہ امام اوزاعیؒ نے امام زہریؒ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[١٧٨٧]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو، قَالَ: ثنا الْوَلِيدُ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

[١٧٨٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، نَا أَبُو الْحَارِثِ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ، فَقَامَ فَكَبَّرَ وَصَفَّ النَّاسَ وَرَاءَهُ فَاقْتَرَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قِرَاءَةً طَوِيلَةً ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ))، ثُمَّ قَامَ فَاقْتَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً هِيَ أَدْنَى مِنَ الْقِرَاءَةِ الْأُولَى ثُمَّ كَبَّرَ فَرَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ أَدْنَى مِنَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ وَقَالَ: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ))، ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُخْرَى مِثْلَ ذٰلِكَ فَاسْتَكْمَلَ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَانْجَلَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ أَنْ يَنْصَرِفَ. [1]

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ مبارکہ میں سورج کو گرہن لگ گیا تو رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف نکلے اور (نماز کے لیے) کھڑے ہو گئے، پھر تکبیر کہی، اور لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنا لی۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے لمبی قرأت کی، پھر اللہ اکبر کہا اور لمبا رکوع کیا، پھر رکوع سے سر اُٹھایا تو سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا، پھر کھڑے ہو گئے اور لمبی قرأت کی، لیکن یہ پہلی قرأت سے چھوٹی تھی۔ پھر اللہ اکبر کہا اور لمبا رکوع کیا اور یہ پہلے رکوع سے چھوٹا تھا، اور (پھر) سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی کے مثل کیا۔ آپ ﷺ نے چار رکوع اور چار سجدے مکمل کیے اور آپ کے سلام پھیرنے سے پہلے سورج صاف ہو چکا تھا۔

[1] صحيح البخاري: ١٢١٢۔ صحيح مسلم: ٩٠١۔ سنن أبي داود: ١١٨٠، ١١٨٨۔ سنن ابن ماجه: ١٢٦٣۔ جامع الترمذي: ٥٦١۔ سنن النسائي: ٣/ ١٢٧۔ مسند أحمد: ٢٤٠٤٥۔ صحيح ابن حبان: ٢٨٤١، ٢٨٤٢، ٢٨٤٥، ٢٨٤٦

[۱۷۸۹]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا عَنْبَسَةُ، ثنا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: وَكَانَ كَثِيرُ بْنُ الْعَبَّاسِ، يُحَدِّثُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ، كَانَ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ، مِثْلَ حَدِيثِ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ صَلَّى فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رَكْعَتَيْنِ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج گرہن کی نماز پڑھائی۔ آگے عروہ کی حدیث کے ہی مثل ہے اور انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور وہ نبی ﷺ کے حوالے سے بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ہر رکعت میں دو رکوع کیے۔

[۱۷۹۰]..... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَأَ قِرَاءَةً طَوِيلَةً يَجْهَرُ بِهَا، يَعْنِي: فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ. قَالَ ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: هٰذِهِ سُنَّةٌ تَفَرَّدَ بِهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ الْجَهْرُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اونچی آواز میں لمبی قرأت کی، یعنی نمازِ کسوف میں۔
ابن ابی داؤد کہتے ہیں کہ اس سنت کو، یعنی اونچی آواز والی بات کو اکیلے اہل مدینہ نے ہی روایت کیا ہے۔

[۱۷۹۱]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ النِّيلِيُّ، ثنا ثَابِتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو إِسْمَاعِيلَ الزَّاهِدُ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سورج اور چاند گرہن کی نماز پڑھائی اور چار رکعات میں آٹھ رکوع کیے (اور) آپ ﷺ ہر رکعت میں قرأت کرتے تھے۔

[۱۷۹۲]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ حَفْصٍ خَالُ النُّفَيْلِيِّ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ وَقَرَأَ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى بِـ ﴿الْعَنْكَبُوتِ﴾، أَوِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ سورج اور چاند گرہن کی نماز چار رکوع اور چار سجدوں کے ساتھ پڑھایا کرتے تھے اور آپ ﷺ پہلی رکعت میں سورۃ العنکبوت یا سورۃ الروم اور دوسری رکعت میں سورۃ یاسین پڑھتے تھے۔

❶ صحيح البخاري: ١٠٥٢ ـ صحيح مسلم: ٩٠٧
❷ صحيح البخاري: ١٠٦٥ ـ صحيح مسلم: ٩٠١

﴿الرُّومِ﴾، وَفِي الثَّانِيَةِ بِـ ﴿يَاسِينَ﴾ . ❶

[١٧٩٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الثَّلْجِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثنا بَكَّارُ بْنُ يُونُسَ أَبُو يُونُسَ الرَّامِيُّ، ثنا حُمَيْدٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ)) الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: ((وَلٰكِنَّ اللّٰهَ إِذَا تَجَلّٰى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ فَإِذَا كَسَفَ وَاحِدٌ مِنْهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا)). ❷

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں سورج گرہن لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً سورج اور چاند (اللہ تعالیٰ کی) دو نشانیاں ہیں۔ پھر راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس میں آپ ﷺ کا یہ فرمان ذکر کیا کہ جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے کسی چیز پر تجلی ڈالتا ہے تو وہ اس کے سامنے جھک جاتی ہے، لہٰذا جب ان دونوں میں سے (یعنی سورج یا چاند میں سے) کسی کو گرہن لگے تو تم نماز پڑھو اور دعا کرو۔

[١٧٩٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عِيسَى بْنُ شَاذَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْبُنَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الطَّاحِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا تَجَلّٰى لِشَيْءٍ مِنْ خَلْقِهِ خَشَعَ لَهُ)). تَابَعَهُ نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ.

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ جب اپنی مخلوق میں سے کسی چیز پر اپنی تجلی ڈالتا ہے تو وہ اس کے لیے خشوع اختیار کر لیتی ہے۔
نوح بن قیس نے یونس بن عبید سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی۔

[١٧٩٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْإِصْطَخْرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَوْفَلٍ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَ: إِنَّ لِمَهْدِيِّنَا آيَتَيْنِ لَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ، يَنْخَسِفُ الْقَمَرُ لِأَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ، وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْهُ، وَلَمْ تَكُونَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ.

محمد بن علی فرماتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں (اور) جب سے آسمان وزمین کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے تب سے یہ دونوں نشانیاں ظہور پذیر نہیں ہوئیں: (پہلی نشانی یہ ہے کہ) ماہِ رمضان کی پہلی رات میں چاند کو گرہن لگے گا، اور (دوسری یہ ہے کہ) نصف رمضان میں سورج کو گرہن لگے گا۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے تب سے یہ دونوں نشانیاں نمودار نہیں ہوئیں۔

[١٧٩٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَا: نا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ،

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، یہ نہ تو کسی کی موت کی وجہ سے گرہن زدہ ہوتے ہیں اور نہ ہی کسی کی زندگی کی وجہ سے، لیکن یہ دونوں اللہ تعالیٰ

❶ مسند أحمد ١٩٧٥ ـ سنن النسائي: ٣/ ١٢٩ ـ سنن أبي داود: ١١٨٣

❷ صحيح البخاري: ١٠٤٠ ـ سنن النسائي: ٣/ ١٢٤ ـ مسند أحمد: ٢٠٣٩٠ ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٣٣، ٢٨٣٤، ٢٨٣٥

عَـنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ: ((إِنَّ الشَّـمْـسَ وَالْقَمَرَ آيَتَـان مِـنْ آيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِـحَيَاتِهِ وَلٰكِنَّهُمَا آيَتَان مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهَا فَصَلُّوا)). ❶

کی نشانیوں میں سے دونشانیاں ہیں، سو جب تم انہیں (گرہن زدہ) دیکھو تو نماز پڑھا کرو۔

❶ مسند أحمد: ٦٤٨٣، ٦٧٦٣۔صحیح ابن حبان: ٢٨٢٨

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كتاب الاستسقاء

# بارش طلب کرنے کے مسائل

## بَابُ صَلَاةِ الِاسْتِسْقَاءِ

## نمازِ استسقاء کا بیان

[۱۷۹۷]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الْعُمَرِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْنٍ مَوْلَى أُمِّ يَحْيَى بِنْتِ الْحَكَمِ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((خَرَجَ نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ بِالنَّاسِ يَسْتَسْقِي فَإِذَا هُوَ بِنَمْلَةٍ رَافِعَةٍ بَعْضَ قَوَائِمِهَا إِلَى السَّمَاءِ ، فَقَالَ: ارْجِعُوا فَقَدِ اسْتُجِيبَ لَكُمْ مِنْ أَجْلِ شَأْنِ هٰذِهِ النَّمْلَةِ)) . ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ایک نبی لوگوں کو لے کر بارش کی دعاء کرنے کے لیے نکلے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک چیونٹی اپنی ٹانگیں آسمان کی طرف اُٹھائے ہوئے ہے، تو انہوں نے (اپنے ساتھیوں سے) کہا: واپس لوٹ چلو، یقیناً اس چیونٹی کی دعاء کی وجہ سے ہی تمہاری دعاء کو قبولیت سے نواز دیا جائے گا۔

[۱۷۹۹]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ ، ثنا جَدِّي ، ثنا إِسْحَاقُ الطَّبَّاعُ ، عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: اسْتَسْقَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ لِيَتَحَوَّلَ الْقَحْطُ . ❷

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے نمازِ استسقاء پڑھی اور اپنی چادر کو پلٹایا، تا کہ قحط بھی پلٹ جائے۔

[۱۷۹۹]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَبْدِ

عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش (کی دعا) مانگنے کے لیے نماز گاہ کی طرف نکلے تو آپ ﷺ

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٢٥۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٨٧٥

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٢٦۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٣/ ٣٥١

اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، سَمِعَ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَقَلَبَ رِدَاءَهُ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. قَالَ سُفْيَانُ: جَعَلَ الْيَمِينَ عَلَى الشِّمَالِ وَالشِّمَالَ عَلَى الْيَمِينِ ❶

نے قبلہ کی طرف رُخ کیا اور اپنی چادر کو اُلٹایا، اور دو رکعت نماز پڑھی۔

سفیانؒ فرماتے ہیں کہ آپ نے (چادر کی) دائیں جانب بائیں طرف اور بائیں جانب دائیں طرف کر لی۔

[۱۸۰۰]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَرِيرٍ، ثنا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَلْحَةَ، قَالَ: أَرْسَلَنِي مَرْوَانُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنْ سُنَّةِ الاسْتِسْقَاءِ، فَقَالَ: سُنَّةُ الاسْتِسْقَاءِ سُنَّةُ الصَّلَاةِ فِي الْعِيدَيْنِ إِلَّا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَلَبَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ يَمِينَهُ عَلَى يَسَارِهِ وَيَسَارَهُ عَلَى يَمِينِهِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَكَبَّرَ فِي الْأُولَى سَبْعَ تَكْبِيرَاتٍ وَقَرَأَ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، وَقَرَأَ فِي الثَّانِيَةِ هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ وَكَبَّرَ فِيهَا خَمْسَ تَكْبِيرَاتٍ. ❷

طلحہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے مروان نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف بھیجا تا کہ میں ان سے استسقاء کے بارے میں پوچھ کر آ ؤں، تو انہوں نے فرمایا: استسقاء کا طریقہ وہی ہے جو عیدین کی نماز کا ہے، سوائے اس کے کہ آپ ﷺ نے اپنی چادر کو پلٹایا تھا اور اس کی دائیں جانب کو بائیں طرف اور چادر کی بائیں جانب کو دائیں طرف کر لیا تھا اور دو رکعت نماز پڑھائی، آپ ﷺ نے پہلی رکعت میں سات تکبیریں کہیں اور سورۃ الاعلیٰ کی قرأت کی جبکہ دوسری رکعت میں سورۃ الغاشیہ کی قرأت کی اور پانچ تکبیریں کہیں۔

[۱۸۰۱]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَسْقِي بِالنَّاسِ فَصَلَّى بِهِمْ رَكْعَتَيْنِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ وَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو، فَدَعَا وَاسْتَسْقَى وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ لوگوں کو لے کر بارش (کی دعا) مانگنے نکلے تو آپ ﷺ نے انہیں دو رکعت نماز پڑھائی اور بلند آواز میں قرأت کی، آپ ﷺ نے اپنی چادر کو پلٹایا اور اپنے ہاتھ اُٹھا کر دعا کرنے لگے، پھر آپ ﷺ نے دعا کی اور بارش طلب کی، اور قبلہ کی طرف رُخ کیا۔

[۱۸۰۲]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنِي شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَخْبَرَهُ أَنَّ

عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، جو کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ لوگوں کو نمازِ استسقاء پڑھانے کے لیے انہیں لے کر نماز گاہ کی طرف نکلے، پھر آپ نے کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ سے دعا کی،

❶ صحيح البخاري: ١٠٠٥ ـ صحيح مسلم: ٨٩٤ ـ سنن أبي داود: ١١٦٧ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٦٧ ـ جامع الترمذي: ٥٥٦ ـ سنن النسائي: ٣/ ١٥٥ ـ مسند أحمد: ١٦٤٣٢ ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٦٤

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٣٤٨ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٢٦

النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ بِالنَّاسِ إِلَى الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي بِهِمْ، فَدَعَا اللّٰهَ تَعَالَى قَائِمًا ثُمَّ تَوَجَّهَ قِبَلَ الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ فَسُقُوا.

پھر قبلے کی طرف چہرہ کر لیا اور اپنی چادر کو پلٹایا، تو لوگوں پر بارش برسا دی گئی۔

[١٨٠٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْهَرُ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْعِيدَيْنِ وَفِي الِاسْتِسْقَاءِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عیدین اور استسقاء (کی نماز) میں اونچی آواز سے قرأت کیا کرتے تھے۔

[١٨٠٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا جَرِيرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَخَطَبَ النَّاسَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَدْعُوَ أَقْبَلَ بِوَجْهِهِ إِلَى الْقِبْلَةِ وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ. ❶

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بارش کی دعا مانگنے کے لیے نکلے تو آپ نے لوگوں کو خطبہ دیا، پھر جب آپ نے دعا کرنا چاہی تو آپ ﷺ نے قبلے کی جانب اپنا رخ کیا اور اپنی چادر کو پلٹایا۔

[١٨٠٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث جیسی ہی مروی ہے۔

[١٨٠٦]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَاضِي الْأَنْطَاكِيُّ، ثنا أَبُو الْحَارِثِ اللَّيْثُ بْنُ عَبْدَةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ هِشَامَ بْنَ إِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُتْبَةَ أَمِيرَ الْمَدِينَةِ أَرْسَلَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ

اسحاق بن عبداللہ روایت کرتے ہیں کہ ولید نے انہیں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جانب بھیجا اور کہا: اے بھتیجے! ان سے پوچھ کر آؤ کہ رسول اللہ ﷺ نے جس روز لوگوں کو نمازِ استسقاء پڑھائی تھی، اس وقت کیا کیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، آپ ﷺ خشوع وخضوع کے ساتھ اور عجز وانکساری کے ساتھ نکلے اور اسی طرح نمازِ استسقاء ادا کی جس طرح آپ ﷺ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ میں کرتے تھے۔

قاضیؒ نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے کہ آپ ﷺ

❶ مسند أحمد: ١٦٤٦٦

عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ رَبِيعَةَ بْنِ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ الْوَلِيدَ أَرْسَلَهُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ: يَا ابْنَ أَخِي سَلْهُ كَيْفَ صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الِاسْتِسْقَاءِ يَوْمَ اسْتَسْقَى بِالنَّاسِ ، فَقَالَ: نَعَمْ ، خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَخَشِّعًا مُتَذَلِّلًا فَصَنَعَ فِيهِ كَمَا يَصْنَعُ فِي الْفِطْرِ وَالْأَضْحٰى . وَقَالَ الْقَاضِي فِي حَدِيثِهِ: مُتَبَذِّلًا وَلَمْ يَقُلْ: مُتَذَلِّلًا . ❶

سادہ لباس میں نکلے۔اور انہوں نے یہ الفاظ بیان نہیں کیے کہ آپ عاجزی وانکساری کے ساتھ نکلے۔

[۱۸۰۷]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، وَيُوسُفُ بْنُ مُوسٰى ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ ، قَالُوا: ثنا وَكِيعٌ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كِنَانَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: أَرْسَلَنِي أَمِيرٌ مِنَ الْأُمَرَاءِ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الِاسْتِسْقَاءِ ، وَقَالَ هَارُونُ ، وَيُوسُفُ: عَنِ الصَّلَاةِ فِي الِاسْتِسْقَاءِ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَا مَنَعَهُ أَنْ يَسْأَلَنِي؟ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَضَرِّعًا مُتَرَسِّلًا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَمَا يُصَلِّي فِي الْعِيدِ وَلَمْ يَخْطُبْ خُطْبَتَكُمْ هٰذِهِ . ❷

اسحاق بن عبداللہ بن کنانہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ایک امیر نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی جانب بھیجا تاکہ میں ان سے استسقاء کے بارے میں پوچھ کر آؤں۔ہارون اور یوسف نے یہ الفاظ بیان کیے کہ نماز استسقاء کے بارے میں۔تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مجھ سے سوال کرنے میں ان کو کیا بات مانع تھی؟ رسول اللہ ﷺ عاجزی کے ساتھ، سادہ لباس میں، خشوع و خضوع کے ساتھ، گڑگڑاتے ہوئے اور آہستہ رفتار کے ساتھ نکلے، پھر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی جس طرح کہ آپ عید کی نماز پڑھاتے تھے اور آپ ﷺ نے تمہارے اس خطبے جیسا خطبہ نہیں دیا۔



[۱۸۰۸]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا صَالِحُ بْنُ حَاتِمٍ ، وَالْقَوَارِيرِيُّ ، قَالَا: ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ ، ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی دعا میں ہاتھ نہیں اُٹھایا کرتے تھے، سوائے استسقاء کے وقت۔ اس میں آپ ﷺ اس قدر ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دِکھائی دینے لگتی تھی۔

یہ ابواسامہ کی حدیث ہے اور ابن منیع نے اپنی حدیث میں بیان کیا: ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا، انہوں نے

❶ مسند أحمد: ٢٠٣٩ ، ٢٤٢٣ ، ٣٣٣١ ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٦٢

❷ سنن أبي داود: ١١٦٥ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٦٦ ـ جامع الترمذي: ٥٥٩ ـ سنن النسائي: ٣/ ١٦٣

الْحُسَيْنُ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ ، قَالُوا: ثنا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا عِنْدَ الِاسْتِسْقَاءِ ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ . هٰذَا حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ ، وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ فِي حَدِيثِهِ ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ . ❶

قتادہ سے روایت کیا اورانہوں نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں اپنے ہاتھ نہیں اُٹھائے، اوراس میں آپ اس قدر ہاتھ اُٹھایا کرتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دِکھائی دینے لگتی۔

❁❁❁❁

❶ صحيح البخاري: ١٠٣١ ، ٣٥٦٥ ـ صحيح مسلم: ٨٩٥ ـ مسند أحمد: ١٢٨٦٧ ، ١٤٠٠٦ ـ صحيح ابن حبان: ٢٨٦٣

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# كتاب الجنائز

# جنازے کے مسائل

## بَابُ الْمَشْيِ أَمَامَ الْجِنَازَةِ
## جنازے کے آگے چلنے کا بیان

[۱۸۰۹]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا أَبُو خَيْثَمَةَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ كَانُوا يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَائِزِ. ❶

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ جنازوں کے آگے چلا کرتے تھے۔

[۱۸۱۰]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا سُفْيَانُ، مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

## بَابُ الْمُسْلِمِ لَيْسَ بِنَجَسٍ
## اس بات کا بیان کہ مسلمان ناپاک نہیں ہوتا

[۱۸۱۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا عُبَيْدٌ الْعِجْلُ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُورٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُنَجِّسُوا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجَسٍ حَيًّا وَلَا مَيِّتًا)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے فوت شدگان کو ناپاک مت کہو، کیونکہ مسلمان نہ تو زندہ ناپاک ہوتا ہے اور نہ ہی فوت ہو کر۔

❶ مسند أحمد: ٤٥٣٩ـ سنن أبي داود: ٣١٧٩ـ سنن ابن ماجه: ١٤٨٢ـ جامع الترمذي: ١٠٠٧ـ سنن النسائي: ٤/ ٥٦ـ صحيح ابن حبان: ٣٠٤٥ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٤

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٨٥ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٣/ ٢٦٧

## بَابُ مَكَانِ قَبْرِ آدَمَ ﷺ وَالتَّكْبِيرِ عَلَيْهِ أَرْبَعًا

### حضرت آدم علیہ السلام کی قبر مبارک کی جگہ اور ان کی نمازِ جنازہ

[۱۸۱۲]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْعَلَّافُ، ثنا صَبَاحُ بْنُ مَرْوَانَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعُرْوَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَلَّى جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا صَلَّى جِبْرِيلُ بِالْمَلَائِكَةِ يَوْمَئِذٍ، وَدُفِنَ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ وَأُخِذَ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَةِ وَلُحِدَ لَهُ وَسُنِّمَ قَبْرُهُ. عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ مَتْرُوكٌ، وَرَوَاهُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنِ ابْنِ هُرْمُزَ، عَنْ أَبِي حَزْرَةَ، عَنْ عُرْوَةَ قَوْلَهُ بَعْضَ هٰذَا الْكَلَامِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضرت آدم علیہ السلام کی نمازِ جنازہ پڑھائی تو چار تکبیریں کہیں۔ جبرائیل علیہ السلام نے اسی دن فرشتوں کو نماز پڑھائی۔ آدمی علیہ السلام کو مسجد خیف میں قبلہ کی جانب دفن کیا گیا، ان کی لحد بنائی گئی اور ان کی قبر کو کوہان نما بلند بنایا گیا۔ عبدالرحمان بن مالک بن مغول متروک راوی ہے۔ اس کو ابواسماعیل المؤدب نے ابن ھرمز سے روایت کیا، انہوں نے ابوحرزہ سے روایت کیا اور انہوں نے عروہ رحمہ اللہ سے اس کلام کا کچھ حصہ ان کے قول کے طور پر روایت کیا۔

[۱۸۱۳]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا الْفَضْلُ الْبَزَّازُ، ثنا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيٍّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ الْمَلَائِكَةَ صَلَّتْ عَلَى آدَمَ فَكَبَّرَتْ عَلَيْهِ أَرْبَعًا، وَقَالُوا: هٰذِهِ سُنَّتُكُمْ يَا بَنِي آدَمَ)). ❶

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نمازِ جنازہ پڑھی اور ان پر چار تکبیریں کہیں، اور انہوں نے کہا: اے بنی آدم! یہ تمہاری سنت ہے۔

[۱۸۱۴]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، ثنا رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيٍّ، عَنْ أُبَيٍّ بِهٰذَا مَوْقُوفًا.

ایک اور سند کے ساتھ یہی روایت موقوفاً مروی ہے۔

[۱۸۱۵]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ، نا شَبَابَةُ، ثنا خَارِجَةُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُتَيٍّ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٤٥

[۱۸۱٦]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقَلَانِسِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، ثنا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسٍ، كَذَا قَالَ: قَالَ: كَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ صُهَيْبٌ عَلَى عُمَرَ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى عَلِيٍّ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى الْحَسَنِ أَرْبَعًا. مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ هٰذَا ضَعِيفٌ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں، سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ نے عمر رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں، حسن بن علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں اور سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ نے حسن بن علی رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں۔

محمد بن ولید نامی یہ راوی ضعیف ہے۔

## بَابُ التَّسْلِيمِ فِي الْجَنَازَةِ وَاحِدًا وَالتَّكْبِيرِ أَرْبَعًا وَخَمْسًا وَقِرَاءَةَ الْفَاتِحَةِ

### جنازے میں ایک مرتبہ سلام پھیرنے، چار اور پانچ تکبیروں اور سورۃ فاتحہ پڑھنے کا بیان

[۱۸۱۷]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو الْعَنْقَزِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا، وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا تو آپ نے اس پر چار تکبیریں کہیں اور ایک سلام پھیرا۔

[۱۸۱۸]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، وَيَحْيَى بْنُ زَيْدِ بْنِ يَحْيَى الْفَزَارِيُّ، قَالَا: نا خُنَيْسُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، ثنا الْفُرَاتُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْجَزَرِيُّ، كَذَا قَالَ الْفَحَّامُ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ آخِرُ مَا كَبَّرَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْجَنَازَةِ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ عُمَرُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ عَلَى عُمَرَ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَى

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جو آخری جنازہ پڑھایا؛ اس پر چار تکبیریں کہیں، عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں، عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں، حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں، حسین رضی اللہ عنہ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں اور فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام (کے جنازے) پر چار تکبیریں کہیں۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٨٥

❷ صحيح البخاري: ١٣١٨ ـ صحيح مسلم: ٩٥١ ـ سنن أبي داود: ٣٢٠٤ ـ سنن ابن ماجه: ١٥٣٤ ـ جامع الترمذي: ١٠٢٢ ـ سنن النسائي: ٤/ ٦٩ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٦٠ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٤٣

عَلِيٌّ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَ الْحُسَيْنُ عَلَى الْحَسَنِ أَرْبَعًا، وَكَبَّرَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَرْبَعًا. إِنَّمَا هُوَ فُرَاتُ بْنُ السَّائِبِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ❶

اس کی سند میں جوفرات نامی مذکور ہے یہ فرات بن سائب ہے جو متروک ہے۔

[۱۸۱۹]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا ابْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: صَلَّى ابْنُ عَبَّاسٍ عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ مِنَ السُّنَّةِ، أَوْ مِنْ تَمَامِ السُّنَّةِ. ❷

طلحہ بن عبداللہ بن عوف بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک نمازِ جنازہ پڑھائی تو سورۃ الفاتحہ کی قرأت کی۔ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: یقیناً یہ مسنون عمل ہے۔ یا فرمایا کہ سنت اس سے پوری ہوتی ہے۔

[۱۸۲۰]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا وُهَيْبٌ، ثنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنَّا نُغَسِّلُ الْمَيِّتَ فَمِنَّا مَنْ يَغْتَسِلُ وَمِنَّا مَنْ لَا يَغْتَسِلُ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم میت کو غسل دیا کرتے تھے تو ہم میں سے کچھ لوگ غسل کر لیتے اور کچھ لوگ غسل نہیں کرتے تھے۔

[۱۸۲۱]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، ثنا إِسْحَاقُ الشَّهِيدِيُّ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا. وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

ایوب بن نعمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں ایک جنازہ پڑھا تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں۔ راوی نے اس کو مرفوع روایت نہیں کیا۔

[۱۸۲۲]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ حَمْزَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا، ثُمَّ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَنْ نَدَعَهَا لِأَحَدٍ. ❹

ایوب بن سعید بن حمزہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک جنازہ پڑھا تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نمازِ جنازہ پڑھی تو آپ نے پانچ تکبیریں کہی تھیں، لہٰذا ہم کسی کے لیے بھی انہیں نہیں چھوڑیں گے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٨٦

❷ صحيح البخاري: ١٣٣٥ـ سنن أبي داود: ٣١٩٨ـ جامع الترمذي: ١٠٢٧ـ سنن النسائي: ٤/ ٧٤

❸ تاريخ بغداد للخطيب: ٥/ ٤٢٤

❹ سنن أبي داود: ٣١٩٧ـ سنن ابن ماجه: ١٥٠٥ـ جامع الترمذي: ١٠٢٣ـ سنن النسائي: ٤/ ٧٢ـ مسند أحمد: ١٩٢٧٢ـ صحيح ابن حبان: ٣٠٦٩

[١٨٢٣]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ، حَدَّثَنَا حَفْصٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَلْعٍ، عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، عَنْ عَلِيٍّ: أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ سِتًّا، وَعَلَى أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ خَمْسًا وَعَلَى سَائِرِ النَّاسِ أَرْبَعًا. ❶

عبد خیر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اہل بدر پر چھے تکبیریں، اصحاب محمد رضی اللہ عنہم پر پانچ تکبیریں اور تمام لوگوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے۔

[١٨٢٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ الشَّهِيدِيُّ، ثنا ابْنُ فُضَيْلٍ، نا لَيْثٌ، عَنِ الْمُرَقِّعِ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا خَمْسًا، وَقَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَإِنِّي لَا أَدَعُهَا لِأَحَدٍ بَعْدَهُ. ❷

مرقع بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک جنازہ پڑھا تو انہوں نے اس پر پانچ تکبیریں کہیں۔ اور انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کی اقتدا میں نماز جنازہ پڑھی تو آپ نے پانچ تکبیریں کہی تھیں، لہٰذا میں ان کے بعد کسی کے لیے بھی انہیں نہیں چھوڑوں گا۔

[١٨٢٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، نا أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ، عَنْ يَحْيَى التَّيْمِيِّ، عَنْ عِيسَى مَوْلَى حُذَيْفَةَ، قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ مَوْلَايَ وَوَلِيِّ نِعْمَتِي الْعَبْدِ الصَّالِحِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا، فَقَالَ: مَا وَهِمْتُ وَلَكِنْ كَبَّرْتُ كَمَا كَبَّرَ خَلِيلِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ. ❸

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے آقا اور ولی نعمت (اور اللہ تعالیٰ کے) نیک بندے سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں ایک جنازہ پڑھا تو انہوں نے پانچ تکبیریں کہیں، پھر فرمایا: مجھے وہم نہیں ہوا بلکہ میں نے اسی طرح تکبیریں کہی ہیں جس طرح میرے پیارے دوست ابوالقاسم ﷺ نے تکبیریں کہی تھیں۔

[١٨٢٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ، قَالَ: صَلَّى بِنَا سَهْلُ بْنُ حُنَيْفٍ عَلَى جِنَازَةٍ فَلَمَّا كَبَّرَ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى قَرَأَ بِأُمِّ الْقُرْآنِ حَتَّى أَسْمَعَ مِنْ خَلْفِهِ، قَالَ: ثُمَّ تَابَعَ تَكْبِيرَهُ

عبید بن سباق بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز جنازہ پڑھائی، جب انہوں نے پہلی تکبیر کہی تو اُم القرآن (یعنی سورۃ الفاتحہ) کی قراءت کی، یہاں تک کہ مجھے ان کے پیچھے سنائی دی۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر اس کے پیچھے انہوں نے مسلسل تکبیریں کہیں، یہاں تک کہ جب ایک تکبیر باقی رہ گئی تو انہوں نے نماز کے تشہد کی طرح تشہد پڑھا، پھر تکبیر کہی اور سلام پھیر دیا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٣٧ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٤٩٧

❷ سلف برقم: ١٨٢٢

❸ مسند أحمد: ٢٣٤٤٨

حَتَّى إِذَا بَقِيَتْ تَكْبِيرَةٌ وَاحِدَةٌ تَشَهَّدَ تَشَهُّدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ كَبَّرَ وَانْصَرَفَ. ❶

[١٨٢٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مِنْ جَنَازَةٍ بِالْبَقِيعِ وَأَنَا أَجِدُ صُدَاعًا فِي رَأْسِي وَأَنَا أَقُولُ: وَارَأْسَاهْ، فَقَالَ: ((بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ))، ثُمَّ قَالَ: ((مَا ضَرَّكِ لَوْ مُتِّ قَبْلِي فَكَفَّنْتُكِ ثُمَّ صَلَّيْتُ عَلَيْكِ وَدَفَنْتُكِ))، قَالَتْ: كَأَنِّي بِكَ وَاللّٰهِ لَوْ قَدْ فَعَلْتَ ذَالِكَ، رَجَعْتَ إِلَى بَيْتِي فَعَرَّسْتَ فِيهِ بِبَعْضِ نِسَائِكَ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ بَدَى فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز بقیع میں ایک جنازے سے واپس آ رہے تھے اور میں اپنے سر میں درد محسوس کر رہی تھی اور کہہ رہی تھی: ہائے میرا سر۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلکہ میں (کہتا ہوں:) ہائے میرا سر۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا نقصان ہے اگر تمہاری وفات مجھ سے پہلے ہوگئی؟ (اس صورت میں) میں خود تمہارے لیے کفن کا اہتمام کروں گا، پھر تمہارا جنازہ پڑھاؤں گا اور تمہیں دفن کروں گا۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: گویا کہ میں آپ کو دیکھ رہی ہوں کہ قسم بہ خدا! اگر آپ نے ایسا کیا تو میرے گھر میں واپس آئیں گے اور اس میں اپنی کسی بیوی کے ساتھ قیام کریں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ مسکرا پڑے۔ پھر آپ ﷺ کی وہ بیماری شروع ہو گئی جس میں آپ کی وفات ہوگئی تھی۔

[١٨٢٨]...... حَدَّثَنَا ابْنُ الصَّوَّافِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، نَا أَبِي زَادَ وَقَالَ فِيهِ: فَغَسَّلْتُكِ وَكَفَّنْتُكِ.

ایک اور سند کے ساتھ آپ ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ میں تمہیں غسل دوں گا اور کفن پہناؤں گا۔

[١٨٢٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْآدَمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ وَاقِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ بِهَا، وَقَالَ فِيهِ: فَغَسَّلْتُكِ.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے، اور اس میں (یہ لفظ مذکور ہے کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں غسل دوں گا۔

## بَابُ وَضْعِ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى وَرَفْعِ الْأَيْدِي عِنْدَ التَّكْبِيرِ
### دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا اور تکبیر کہتے وقت رفع یدین کرنا

[١٨٣٠]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ نَصْرٍ الْقَارِءُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک جنازہ پڑھایا تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے بائیں ہاتھ پر رکھا۔

❶ مسند الشافعي: ١/ ٢١٠۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ٣٩۔المعرفة للبيهقي: ٢/ ٣٠٠

❷ مسند أحمد: ٢٥٩٠٨۔سنن ابن ماجه: ١٤٦٥۔سنن الدارمي: ٨١۔صحيح ابن حبان: ٦٥٨٦۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ٣/ ٣٩٦

صَلّٰی عَلٰی جِنَازَةٍ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلٰی يَدِهِ الْيُسْرٰی . ❶

[۱۸۳۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَلّٰی عَلَى الْجَنَازَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰی عَلَى الْيُسْرٰی .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب کوئی نمازِ جنازہ پڑھاتے تھے تو پہلی تکبیر میں اپنے ہاتھوں کو اُٹھاتے، پھر اپنا دایاں ہاتھ بائیں پر رکھ لیتے۔

[۱۸۳۲]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ نُصَيْرٍ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ السَّكَنِ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ عَلَى الْجَنَازَةِ فِي أَوَّلِ تَكْبِيرَةٍ ثُمَّ لَا يَعُودُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جنازے میں پہلی تکبیر میں رفع یدین کیا کرتے تھے، پھر دوبارہ نہیں کرتے تھے۔

[۱۸۳۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو: أَنَّ امْرَأَةً نَصْرَانِيَّةً مَاتَتْ وَفِي بَطْنِهَا وَلَدٌ مُسْلِمٌ فَأَمَرَ عُمَرُ أَنْ تُدْفَنَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ أَجْلِ وَلَدِهَا .

سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عیسائی عورت فوت ہوگئی جبکہ اس کے پیٹ میں مسلمان بچہ تھا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا کہ اس کے بچے کی وجہ سے اس کو مسلمانوں کے ساتھ دفن کیا جائے۔

[۱۸۳٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَامِدٍ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي سَلْمَانَ، قَالَ: صَلّٰی زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ عَلٰی جَنَازَةٍ فَكَبَّرَ خَمْسًا فَلَمَّا سَلَّمَ قُلْنَا لَهُ: وَهِمْتَ أَمْ عَمْدًا؟ قَالَ: بَلْ عَمْدًا، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّيهَا . ❷

ابو سلمان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے ایک نمازِ جنازہ پڑھائی تو پانچ تکبیریں کہیں، پھر جب انہوں نے سلام پھیرا تو ہم نے ان سے پوچھا: کیا آپ کو غلطی لگ گئی ہے یا ارادتاً ایسا کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے ارادتاً ایسا کیا ہے، یقیناً نبی ﷺ اسی طرح جنازہ پڑھایا کرتے تھے۔

[۱۸۳٥]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس

❶ جامع الترمذي: ۱۰۷۷

❷ سلف برقم: ۱۸۲۲

الْحَافِظُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ أُمَّهُ تُوُفِّيَتْ وَهِيَ نَصْرَانِيَّةٌ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَحْضُرَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((ارْكَبْ دَابَّتَكَ وَسِرْ أَمَامَهَا فَإِنَّكَ إِذَا كُنْتَ أَمَامَهَا لَمْ تَكُنْ مَعَهَا)). أَبُو مَعْشَرٍ ضَعِيفٌ. ❶

بن شماس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا: ان کی والدہ کی وفات ہوگئی ہے اور وہ عیسائی تھی، اور اس کی خواہش ہے کہ وہ (اس کے آخری وقت میں) اس کے پاس جائے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اپنے جانور پر سوار ہو جاؤ اور اس کے (یعنی جنازے کے) آگے آگے چلو، کیونکہ جب تم اس کے آگے ہو گے تو اس کے ساتھ نہیں ہو گے۔

ابو معشر ضعیف راوی ہے۔

## بَابُ حَثْيِ التُّرَابِ عَلَى الْمَيِّتِ
## میت (کو دفن کرنے کے بعد اس) پر مٹی کے لپ ڈالنے کا بیان

[١٨٣٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَاللَّفْظُ لَهُ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ الْمَدَائِنِيُّ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ دُفِنَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ صَلَّى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا، وَحَثَى عَلَى قَبْرِهِ بِيَدِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ مِنَ التُّرَابِ وَهُوَ قَائِمٌ عِنْدَ رَأْسِهِ. ❷

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو دیکھا، جس وقت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو دفن کیا گیا تو آپ ﷺ نے ان کا جنازہ پڑھایا اور ان پر چار تکبیریں کہیں اور آپ ﷺ نے ان کے سر کی جانب کھڑے ہو کر اپنے دست مبارک سے مٹی کے تین لپ ان کی قبر پر ڈالے۔

[١٨٣٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ: صَلَّى عُمَرُ عَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَأُصَلِّيَنَّ عَلَيْهَا مِثْلَ آخِرِ صَلَاةٍ صَلَّاهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى مِثْلِهَا، فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا. ❸

مسروق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کی کسی زوجہ مطہرہ کا جنازہ پڑھایا تو میں نے انہیں یہ فرماتے سنا کہ یقیناً میں ان کا جنازہ رسول اللہ ﷺ کی اس نمازِ جنازہ کے مثل پڑھاؤں گا جو آپ ﷺ نے آخری مرتبہ پڑھائی تھی۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے ان پر چار تکبیریں کہیں۔

❶ تاريخ بغداد للخطيب: ٩/ ١١٤

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٣/ ٤١٠ ـ مسند الشافعي: ١/ ٢١٦

❸ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١/ ٤٩٩ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٣٧

[١٨٣٨]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ وَرْدَانَ، وَالْقَوَارِيرِيُّ، قَالَا: نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنَ الدُّعَاءِ إِلَّا فِي الِاسْتِسْقَاءِ، فَإِنَّهُ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتّٰى يُرٰى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے استسقاء کے سوا کسی دعا میں ہاتھ نہیں اُٹھائے اور اس میں آپ ﷺ اس قدر ہاتھ بلند کرتے تھے کہ آپ کی بغلوں کی سفیدی دِکھائی دینے لگتی۔

[١٨٣٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو شَيْبَةَ، ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَيْكُمْ فِي مَيِّتِكُمْ غُسْلٌ إِذَا غَسَّلْتُمُوهُ، وَإِنَّ مَيِّتَكُمْ لَيْسَ بِنَجَسٍ حَسْبُكُمْ أَنْ تَغْسِلُوا أَيْدِيكُمْ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اپنی میت کو غسل دو تو تم پر غسل لازم نہیں ہوتا، کیونکہ یقیناً تمہاری میت ناپاک نہیں ہے، تمہارے لیے بس یہی کافی ہے کہ تم اپنے ہاتھوں کو دھولیا کرو۔

## بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْقَبْرِ
## قبر پر نمازِ جنازہ ادا کرنے کا بیان

[١٨٤٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو هِشَامٍ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، ثنا الشَّيْبَانِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِقَبْرٍ دُفِنَ حَدِيثًا فَصَلّٰى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ أَرْبَعًا. قُلْتُ: مَنْ حَدَّثَكَ؟ قَالَ: الثِّقَةُ مَنْ شَهِدَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ. ❸

شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک قبر کے پاس سے گزرے جس میں کچھ ہی عرصہ پہلے کسی میت کو دفن کیا گیا تھا، تو آپ ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھا اور چار تکبیریں کہیں۔ (شیبانی کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا: آپ کو یہ روایت کس نے بیان کی؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک ایسے ثقہ صحابی جو اس وقت آپ ﷺ کے پاس موجود تھے (یعنی) سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما۔

[١٨٤١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ الْوَرَّاقُ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک ایسی قبر پر نمازِ جنازہ پڑھائی جو دوسری قبروں سے الگ تھلگ تھی اور آپ ﷺ نے اس پر چار تکبیریں کہیں۔

❶ سلف برقم: ١٨٠٨

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٨٦ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٣٠٦

❸ صحيح البخاري: ٨٥٧ ـ صحيح مسلم: ٩٥٤ ـ مسند أحمد: ١٩٦٢، ٢٥٥٤، ٣١٣٤ ـ صحيح ابن حبان: ٣٠٨٨، ٣٠٨٩

الشَّيْبَانِيِّ ، عَنِ الشَّعْبِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ ، فَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا . وَكَذَالِكَ رَوَاهُ مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، وَأَبُو حُذَيْفَةَ عَنْ زَائِدَةَ ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ وَتَابَعَهُمْ مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ ، وَعَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ ، كُلُّهُمْ قَالَ: كَبَّرَ أَرْبَعًا .

اسی طرح اسے مسلم بن ابراہیم نے شعبہ سے روایت کیا، ابوحذیفہ نے زائدہ سے اور عبداللہ بن جعفر نے ابومعاویہ کے واسطے سے شیبانی سے روایت کیا۔ منصور بن ابی الاسود اور عبدالواحد بن زیاد نے شیبانی سے روایت کرتے ہوئے ان کی موافقت کی۔ ان تمام نے یہی بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے چار تکبیریں کہیں۔

[١٨٤٢]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو الْعَنْقَزِيُّ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَبِي الْعَنْبَسِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى عَلَى جِنَازَةٍ فَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَسَلَّمَ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازے کی نماز پڑھائی تو اس پر چار تکبیریں کہیں اور ایک سلام پھیرا۔

[١٨٤٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ، وَزَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ ، قَالَا: نا أَبُو دَاوُدَ ، ثنا أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ صَالِحُ بْنُ رُسْتُمَ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ يُنَظِّفُ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَدُفِنَ لَيْلًا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ: ((انْطَلِقُوا إِلَى قَبْرِهِ)) ، فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقُوا إِلَى قَبْرِهِ ، فَقَالَ: ((إِنَّ هٰذِهِ الْقُبُورَ مُمْتَلِئَةٌ عَلَى أَهْلِهَا ظُلْمَةً ، وَإِنَّ اللَّهَ يُنَوِّرُهَا بِصَلَاتِي عَلَيْهَا)) ، فَأَتَى الْقَبْرَ فَصَلَّى عَلَيْهِ . وَهٰذَا لَفْظُ عَلِيِّ بْنِ مُسْلِمٍ . ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد کی صفائی کیا کرتا تھا۔ اس کی وفات ہوگئی تو اسے رات کو ہی دفن کر دیا گیا۔ پھر کسی نے آ کر نبی ﷺ کو بتلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی قبر پر چلو۔ چنانچہ آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کی قبر کی جانب چل پڑے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ قبریں اپنی میتوں پر اندھیرے سے بھری ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان پر میرے نمازِ جنازہ پڑھنے کی وجہ سے انہیں روشن فرما دیتا ہے۔ سو آپ ﷺ قبر پر آئے اور اس کا جنازہ پڑھایا۔ یہ لفظ علی بن مسلم کے ہیں۔

[١٨٤٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْفَقِيهُ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثنا شُعْبَةُ ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ فِي كِتَابِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، ثنا شُعْبَةُ ، ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ ،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک (میت کے) دفن کیے جانے کے بعد (اس کی) قبر پر نمازِ جنازہ پڑھائی۔
یہ ابن ہانء کے الفاظ ہیں۔ زہیرؒ نے یہ الفاظ بیان کیے کہ آپ ﷺ نے ایک عورت کے دفن کیے جانے کے بعد اس کی

❶ صحيح البخاري: ٤٥٨ ، ٤٦٠ - صحيح مسلم: ٩٥٦ - مسند أحمد: ١٢٥١٧

وَزُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ بَعْدَمَا دُفِنَ. هٰذَا لَفْظُ ابْنِ هَانِئٍ، وَقَالَ زُهَيْرٌ: صَلَّى عَلَى قَبْرِ امْرَأَةٍ بَعْدَمَا دُفِنَتْ. ❶

قبر پر جنازہ پڑھایا۔

[١٨٤٥]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَارِبِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، وَالْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ، مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، قَالُوا: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَبْصَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَبْرًا حَدِيثًا، فَقَالَ: ((أَلَا آذَنْتُمُونِي بِهٰذَا؟))، قَالُوا: كُنْتَ نَائِمًا فَكَرِهْنَا أَنْ نُوقِظَكَ. فَقَامَ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، وَقَدْ زَادَ بَعْضُهُمُ الْكَلِمَةَ وَالشَّيْءَ، وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک نئی قبر دیکھی تو فرمایا: تم نے مجھے اس کی اطلاع کیوں نہیں دی؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: آپ سوئے ہوئے تھے تو ہم نے آپ کو بیدار کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ چنانچہ آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اس کا جنازہ پڑھایا۔ میں آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے اپنے دائیں جانب کر لیا۔
بعض نے ایک کلمہ یا کچھ بات کا اضافہ کیا ہے لیکن معنی ایک ہی ہے۔

[١٨٤٦]..... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ الْمَحَامِلِيُّ، قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ يُونُسَ الزَّيَّاتُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا هُرَيْمُ بْنُ سُفْيَانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى مَيِّتٍ بَعْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک میت کا اس کی وفات کے تین دن بعد جنازہ پڑھا۔

[١٨٤٧]..... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا بِشْرُ بْنُ آدَمَ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے (ایک آدمی کی وفات کے) ایک ماہ بعد (اس کی) قبر پر جنازہ پڑھا۔

❶ مسند أحمد: ١٢٣١٨ — صحيح ابن حبان: ٨٤٠...

❷ سلف برقم: ١٨٤٠

الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَى قَبْرٍ بَعْدَ شَهْرٍ. تَفَرَّدَ بِهِ بِشْرُ بْنُ آدَمَ، وَخَالَفَهُ غَيْرُهُ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ.

اس کو اکیلے بشیر بن آدم نے روایت کیا ہے اور ان کے علاوہ نے عاصم سے روایت کرتے ہوئے اس کی مخالفت کی ہے۔

[١٨٤٨]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ، ثنا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ، قَالَ: كَانَ يُجَاءُ بِقَتْلَى أُحُدٍ تِسْعَةٌ وَحَمْزَةُ عَاشِرُهُمْ فَيُصَلِّي عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ يُدْفَنُونَ تِسْعَةً وَيَدَعُونَ حَمْزَةَ، وَيُجَاءُ بِتِسْعَةٍ وَحَمْزَةُ عَاشِرُهُمْ فَيُصَلِّي عَلَيْهِمْ فَيَرْفَعُونَ التِّسْعَةَ وَيَدَعُونَ حَمْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

ابو مالک بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے نو شہداء کو لایا جاتا اور ان میں دسویں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ ہوتے، تو نبی ﷺ ان کی نمازِ جنازہ پڑھاتے، پھر نو کو دفن کر دیا جاتا جبکہ حمزہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیتے تھے اور (پھر) نو شہداء کو لایا جاتا اور ان میں دسویں سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ ہوتے تھے، آپ ﷺ ان کا جنازہ پڑھاتے، پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نو کو اُٹھا کر لے جاتے اور حمزہ رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیتے۔

[١٨٤٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ، وَابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى قَتْلَى أُحُدٍ بَعْدَ ثَمَانِ سِنِينَ. ❶

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ اُحد کے شہداء کا آٹھ سال بعد جنازہ پڑھایا۔

[١٨٥٠]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، قَالَا: نا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ مَا يَشْغَلُهُمْ)) أَوْ ((أَمْرٌ يَشْغَلُهُمْ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی نعش آئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: آلِ جعفر کے لیے کھانا تیار کرو، بلاشبہ انہیں ایک ایسا معاملہ پیش آ گیا ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔ (یا فرمایا کہ) ایسا کام آ گیا ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔

[١٨٥١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ صَنْدَلٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَوْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ

اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ انہیں ان کے خاوند سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور اسماء رضی اللہ عنہا غسل دیں، چنانچہ ان دونوں نے ہی انہیں غسل دیا۔

❶ صحيح البخاري: ٤٠٤٢ صحيح مسلم: ٢٢٩٦۔مسند أحمد: ١٧٣٤٤، ١٧٣٩٧، ١٧٤٠٢۔ صحيح ابن حبان: ٣١٩٨، ٣١٩٩

❷ سنن أبي داود: ٣١٣٢۔جامع الترمذي: ٩٩٨۔سنن ابن ماجه: ١٦١٠

عُمَيْسٍ، أَنَّ فَاطِمَةَ أَوْصَتْ أَنْ يُغَسِّلَهَا زَوْجُهَا عَلِيٌّ وَأَسْمَاءُ، فَغَسَّلَاهَا. ❶

[١٨٥٢]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلَّى عَلَى سَبْعِ جَنَائِزَ رِجَالٍ وَنِسَاءٍ فَجَعَلَ الرِّجَالَ مِمَّا يَلِيهِ وَالنِّسَاءَ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ وَصَفَّهُمْ صَفًّا وَاحِدًا، وَقَالَ: وَوُضِعَ جَنَازَةُ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَابْنٍ يُقَالُ لَهُ: زَيْدُ بْنُ عُمَرَ، وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ وَفِي النَّاسِ يَوْمَئِذٍ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَأَبُو سَعِيدٍ، وَأَبُو قَتَادَةَ فَقُلْتُ: مَا هٰذَا؟ قَالُوا: السُّنَّةُ. ❷

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مردوں اور عورتوں کے سات جنازے پڑھائے، آپ نے مردوں کو اپنے آگے رکھا اور عورتوں کو قبلے کی جانب رکھا، اور ان کی ایک ہی صف بنائی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اُم کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہما کا جنازہ اور ان کے صاحبزادے زید بن عمر کا جنازہ رکھا، اور ان دِنوں سعید بن عاص رضی اللہ عنہ امام تھے، جبکہ لوگوں میں اس روز ابن عباس، ابو ہریرہ، ابو سعید اور ابو قتادہ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔ میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو ان اصحاب نے فرمایا: یہ سنت ہے۔

## بَابُ صَلَاةِ الضُّحٰى فِي جَمَاعَةٍ

### چاشت کی نماز باجماعت ادا کرنے کا بیان

[١٨٥٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، ثنا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى فِي بَيْتِهِ سَاعَةَ الضُّحٰى فَقَامُوا وَرَاءَهُ فَصَلُّوا. ❸

سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر میں چاشت کے وقت نماز پڑھائی، تو لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

## بَابُ جَوَازِ الْعَمَلِ الْقَلِيلِ فِي الصَّلَاةِ وَمَا يَلْزَمُ الْمُغْمَى عَلَيْهِ مِنَ الْقَضَاءِ وَوَقْتِ صَلَاةِ التَّطَوُّعِ

### دورانِ نماز تھوڑا سا کوئی کام کر لینے کا جواز، بے ہوش شخص پر جو قضاء لازم آتی ہے اور نفل نماز کے وقت کا بیان

[١٨٥٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا حَكَّامُ بْنُ سَلْمٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي فَإِذَا اسْتَفْتَحَ إِنْسَانٌ الْبَابَ فَتَحَ لَهُ مَا كَانَ فِي قِبْلَتِهِ أَوْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے ہوتے تھے تو جب کوئی انسان دروازہ کھلواتا تو آپ دروازہ کھول دیتے تھے، جو کہ آپ کے قبلہ رُخ یا آپ کی دائیں جانب، یا بائیں جانب ہوتا تھا، اور آپ قبلے کی طرف پیٹھ نہیں کیا کرتے تھے (یعنی پیچھے مڑ کر دروازہ نہیں کھولتے تھے)۔

❶ مسند الشافعي: ١/ ٢٠٦۔السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٣٩٦۔الحلية لأبي نعيم: ٢/ ٤٣

❷ سنن النسائي: ٤/ ٧١۔المنتقى لابن الجارود: ٥٤٥

❸ صحيح البخاري: ٤٢٥۔مسند أحمد: ١٦٤٧٩، ١٦٤٨٢۔صحيح ابن حبان: ٢٢٣، ١٦١٢

عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلَا يَسْتَدْبِرُ الْقِبْلَةَ. ❶

[١٨٥٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا عَمِّي، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ بُرْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَجِئْتُ فَاسْتَفْتَحْتُ، فَمَشَى فَفَتَحَ لِي ثُمَّ رَجَعَ إِلَى مُصَلَّاهُ، وَذَكَرَتْ أَنَّ الْبَابَ كَانَ فِي الْقِبْلَةِ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور دروازہ بند ہوتا تھا، میں آتی اور دروازہ کھلواتی تو آپ چل کر دروازہ کھول دیتے، پھر واپس اپنے مصلے پر آ جاتے تھے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ دروازہ قبلے کی جانب تھا۔

[١٨٥٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَمِّي، وَشَاذَانُ، قَالَا: نا حَجَّاجٌ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ بُرْدٍ أَبِي الْعَلَاءِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اسْتَفْتَحْتُ الْبَابَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يُصَلِّي، فَمَشَى عَنْ يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ فَفَتَحَ لِي ثُمَّ عَادَ إِلَى مَقَامِهِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں دروازہ کھلواتی، جبکہ رسول اللہ ﷺ کھڑے نماز پڑھ رہے ہوتے تھے، تو آپ اپنی دائیں یا بائیں جانب چل کر دروازہ کھول دیتے، پھر اپنی جگہ پر لوٹ آتے۔

[١٨٥٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قُلْنَا لِعَلِيٍّ حَدِّثْنَا عَنْ تَطَوُّعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: وَمَنْ يُطِيقُهُ؟ قُلْنَا: حَدِّثْنَا بِهِ نُطِيقُ مِنْهُ مَا أَطَقْنَا، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُمْهِلُ فَإِذَا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَطَلَعَتْ فَكَانَتْ مِقْدَارُهَا مِنَ الْعَصْرِ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ يَفْصِلُ فِيهِنَّ بِالسَّلَامِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ الضُّحَى فَكَانَ مِقْدَارُهَا مِنَ الظُّهْرِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ صَلَّى أَرْبَعًا يَفْصِلُ فِيهِنَّ مِثْلَ الْقَوْلِ الْأَوَّلِ، ثُمَّ يُمْهِلُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ قَامَ فَصَلَّى

عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا: ہمیں رسول اللہ ﷺ کی نفلی عبادت بیان کیجیے۔تو انہوں نے فرمایا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ہم نے کہا: آپ ہمیں بیان کر دیجیے، ہم میں جس قدر طاقت ہو گی اتنا عمل کر لیں گے۔تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ (فجر کی نماز پڑھ کر) ٹھہرے رہا کرتے تھے، جب سورج بلند ہو جاتا اور طلوع ہو جاتا اور مشرق کی جانب اس کی اتنی مقدار ہو جاتی جتنا وہ عصر کے وقت (مغرب کی جانب ہوتا ہے) تو آپ ﷺ دو رکعت نماز پڑھتے۔آپ (اللہ تعالیٰ کے) مقرب فرشتوں، نبیوں اور مومنین و مسلمین میں سے ان کے پیروکاروں پر سلام بھیج کر ان میں فرق کرتے تھے۔پھر آپ ٹھہر جاتے، یہاں تک کہ جب چاشت کے وقت سورج اس قدر بلند ہو جاتا جس قدر وہ ظہر کے وقت مشرق کی جانب ہوتا ہے تو آپ ﷺ چار

❶ جامع الترمذي: ٦٠١ ـ سنن النسائي: ٣/ ١١ ـ مسند أحمد: ٢٤٠٢٧ ـ صحيح ابن حبان: ٢٣٥٥

❷ سنن أبي داود: ٩٢٢

أَرْبَعًا يَفْصِلُ فِيهَا بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ، ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ يَفْصِلُ بِمِثْلِ ذَالِكَ ثُمَّ يُصَلِّي قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بِمِثْلِ ذَالِكَ. ❶

رکعات نماز پڑھتے اور ان میں پہلے طریقے کے مطابق ہی فرق کرتے تھے۔ پھر آپ ٹھہر جاتے اور جب سورج ڈھل جاتا تو کھڑے ہوتے اور چار رکعات نماز پڑھتے۔ آپ (اللہ تعالیٰ کے) مقرب فرشتوں، نبیوں اور مومنوں اور مسلمانوں میں سے ان کے پیروکاروں پر سلام بھیج کر ان میں فرق کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ ظہر کے بعد دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور اسی کے مثل فرق کرتے تھے۔ پھر عصر سے پہلے چار رکعات نماز پڑھتے اور اسی کے مثل فرق کرتے تھے۔

[١٨٥٨]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ أَبِي حَيَّةَ، ثنا عِيسَى بْنُ يُوسُفَ بْنِ الطَّبَّاعِ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، قَالَ: سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ صَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: وَمَنْ يُطِيقُ ذَالِكَ؟ قُلْنَا: مَا أَطَقْنَا، قَالَ: كَانَ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَطْلِعِهَا قَدْرَ مَغْرِبِهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ يُمْهِلُ حَتَّى إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَطْلِعِهَا قَدْرَ مَغْرِبِهَا صَلَاةَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ يُصَلِّي بَعْدَ الزَّوَالِ أَرْبَعًا وَبَعْدَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا.

عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ ﷺ کی نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کی طاقت کون رکھتا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہم میں طاقت نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ (فجر کی نماز کے بعد) ٹھہرے رہا کرتے تھے، یہاں تک کہ جب سورج اپنے طلوع کے مقام سے اس قدر بلند ہو جاتا کہ جتنا وہ نمازِ عصر کے وقت اپنے غروب ہونے کے مقام سے بلند ہوتا ہے؛ تو آپ دو رکعت نماز پڑھتے۔ پھر ٹھہرے رہتے، یہاں تک کہ جب سورج اپنے طلوع کے مقام سے اس قدر بلند ہو جاتا کہ جتنا وہ نمازِ ظہر کے وقت اپنے غروب ہونے کے مقام سے بلند ہوتا ہے؛ تو آپ چار رکعات نماز پڑھتے۔ پھر آپ ﷺ زوال کے بعد چار رکعات، ظہر کے بعد دو رکعات اور عصر سے پہلے چار رکعات نماز پڑھتے تھے۔

## بَابُ الرَّجُلِ يُغْمٰى عَلَيْهِ وَقَدْ جَاءَ وَقْتُ الصَّلَاةِ هَلْ يَقْضِي أَمْ لَا

## جب آدمی پر بے ہوشی طاری ہو جائے اور نماز کا وقت بھی ہو چکا ہو تو کیا وہ قضاء کر سکتا ہے یا نہیں؟

[١٨٥٩]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى عَمَّارٍ، أَنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَأَفَاقَ نِصْفَ اللَّيْلِ فَصَلَّى الظُّهْرَ

سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام یزید روایت کرتے ہیں کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ پر ظہر، عصر، مغرب اور عشاء میں بے ہوشی طاری ہوگئی اور آدھی رات کے وقت افاقہ ہوا تو انہوں نے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی۔

❶ سنن ابن ماجه: ١١٦١ - جامع الترمذي: ٤٢٤ - سنن النسائي: ٢/ ١١٩ - مسند أحمد: ٦٥٠، ٦٨٢، ٨٨٥

وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ . ❶

[۱۸۶۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا خَارِجَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مِخْرَاقٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ الْأَيْلِيِّ، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقَ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ سَأَلَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُغْمَى عَلَيْهِ فَيَتْرُكُ الصَّلَاةَ فَقَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ بِشَيْءٍ مِنْ ذَالِكَ قَضَاءٌ إِلَّا أَنْ يُغْمَى عَلَيْهِ فِي وَقْتِ صَلَاةٍ، فَيَفِيقُ وَهُوَ فِي وَقْتِهَا فَيُصَلِّيهَا)). لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ إِلَّا أَنَّ خَارِجَةَ، قَالَ: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ.

قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق بیان کرتے ہیں کہ اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا جس پر بے ہوشی طاری ہو جائے اور وہ نماز کو چھوڑ دے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی کوئی قضاء نہیں ہے، البتہ اگر اس پر ایک نماز کے وقت میں بے ہوشی طاری ہو، پھر اسے اس نماز کے وقت میں ہی افاقہ ہو جائے تو اسے وہ نماز پڑھنا ہوگی۔

ان دونوں کے الفاظ ایک ہی ہیں، البتہ خارجہ نے عبداللہ بن حسین کے واسطے سے حکم سے بیان کیا۔

[۱۸۶۱]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجٌ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، ثنا حَبَّانُ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَلَمْ يَقْضِ. وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً فَلَمْ يَقْضِ. ❷

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما پر ایک دن اور ایک رات تک بے ہوشی طاری رہی لیکن انہوں نے (نمازوں کی) قضاء نہیں دی۔

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے یہی بیان مروی ہے۔

[۱۸۶۲]...... وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أُغْمِيَ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِنْ يَوْمَيْنِ فَلَمْ يَقْضِهِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما پر دو دن سے زائد تک بے ہوشی طاری رہی، لیکن انہوں نے نماز کی قضاء نہیں دی۔

[۱۸۶۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما پر تین دن اور تین

❶ المعرفة للبيهقي: ٢/ ٢٢٠

❷ مصنف عبد الرزاق: ٤١٥٢ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ٣٨٨

بْنُ الْحَسَنِ، ثنا مُسْلِمٌ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أُغْمِيَ عَلَيْهِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيهِنَّ فَلَمْ يَقْضِ.

راتیں بے ہوشی طاری رہی، لیکن انہوں نے (نمازوں کی) قضاء نہیں دی۔

## بَابُ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ بِعُذْرٍ

### کسی عذر کے باعث نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کا بیان

[١٨٦٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ. تَفَرَّدَ بِهِ الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ مُتَّصِلًا، وَأَرْسَلَهُ غَيْرُهُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں دائیں بائیں نہیں دیکھا کرتے تھے اور نہ ہی اپنی گردن کو اپنی پُشت کے پیچھے موڑتے تھے۔

اس حدیث کو اکیلے فضل بن موسیٰ نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے متصل روایت کیا ہے جبکہ ان کے علاوہ نے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

[١٨٦٥]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ عِكْرِمَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ مِنْ غَيْرِ أَنْ تَلْوِيَ عُنُقَهُ. ❷

اصحابِ عکرمہ میں سے ایک آدمی کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں اپنی گردن کو موڑے بغیر (دائیں بائیں) دیکھ لیا کرتے تھے۔

## بَابُ الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ

### نماز میں اشارہ کرنے کا بیان

[١٨٦٦]..... حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ الْمُرِّيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ، وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ، وَمَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيُعِدْهَا)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمیوں کے لیے تسبیح ہے اور عورتوں کے لیے تالی بجانا ہے (یعنی اگر امام بھول جائے تو آدمی ''سبحان اللہ'' کہہ کر یاد دلائیں اور عورتیں ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ کی پُشت پر آہستہ سے مار کر تالی کی سی آواز پیدا کر کے متنبہ کریں) اور جو شخص اپنی نماز میں ایسا اشارہ کرے کہ جس سے بات سمجھ آ جائے تو اسے دوبارہ نماز پڑھنی چاہیے۔

---

❶ مسند أحمد: ٢٤٨٥، ٢٧٩١۔صحيح ابن حبان: ٢٢٨٨

❷ مسند أحمد: ٢٤٨٦

❸ مسند أحمد: ٧٢٨٥

[١٨٦٧]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ النَّيْسَابُورِيُّ، نا حَفْصُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَشَارَ فِي صَلَاتِهِ إِشَارَةً تُفْهَمُ عَنْهُ فَلْيُعِدْ صَلَاتَهُ)). قَالَ لَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ: أَبُو غَطَفَانَ هٰذَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ، وَآخِرُ الْحَدِيثِ زِيَادَةٌ فِي الْحَدِيثِ وَلَعَلَّهُ مِنْ قَوْلِ ابْنِ إِسْحَاقَ، وَالصَّحِيحُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَنَسٌ، وَجَابِرٌ، وَغَيْرُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ، وَعَائِشَةُ أَيْضًا. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے اپنی نماز میں ایسا اشارہ کیا کہ جس سے بات سمجھ آ جائے تو اسے اپنی نماز کو دوبارہ پڑھنا چاہیے۔
ابن ابی داؤد نے ہم سے کہا: یہ ابوغطفان راوی ضعیف ہے اور حدیث کا آخری حصہ حدیث میں اضافہ ہے، شاید کہ یہ ابن اسحاق کا قول ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح بات یہ منقول ہے کہ آپ نماز میں اشارہ کرلیا کرتے تھے۔ اس کو سیدنا انس اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہما اور ان کے علاوہ دیگر صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔ الشیخ ابوالحسن (یعنی امام دارقطنیؒ) فرماتے ہیں کہ اسے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بھی روایت کیا ہے۔

[١٨٦٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْعَجَمِيُّ، وَخُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اشارہ کرلیا کرتے تھے۔

[١٨٦٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ مَعْمَرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُشِيرُ فِي الصَّلَاةِ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں اشارہ کرلیا کرتے تھے۔

## مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا

## جس شخص نے طلوعِ آفتاب سے قبل نمازِ فجر کی ایک بھی رکعت پڑھ لی اس نے گویا نمازِ فجر کو پالیا

[١٨٧٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُو ثَوْرٍ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ، وَوَفَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ قَالَا: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنْ أَبِي

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے سورج طلوع ہونے سے پہلے صبح (کی نماز) کا ایک سجدہ بھی پالیا تو اس نے نماز کو پالیا، یا سورج غروب

❶ صحيح مسلم: ٤١٣ ـ سنن أبي داود: ٩٤٣ ـ سنن النسائي: ٣/ ٩ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٤٠
❷ مسند أحمد: ١٢٤٠٧ ـ صحيح ابن حبان: ٢٢٦٤
❸ سنن أبي داود: ٩٢٥ ـ جامع الترمذي: ٣٦٧ ـ سنن النسائي: ٣/ ٥ ـ سنن ابن ماجه: ١٠١٧

الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنَ الصُّبْحِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا، أَوْ سَجْدَةً قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَدْ أَدْرَكَهَا)). ❶

ہونے سے پہلے ایک سجدہ پالیا تو اس نے (عصر کی) نماز کو پا لیا۔

## بَابُ تَكْرَارِ الْمَسَاجِدِ

### متعدد مساجد کے پائے جانے کا بیان

[۱۸۷۱]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ كَانَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَةُ مَسَاجِدَ مَعَ مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَسْمَعُ أَهْلُهَا تَأْذِينَ بِلَالٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيُصَلُّونَ فِي مَسَاجِدِهِمْ أَقْرَبُهَا مَسْجِدُ بَنِي عَمْرِو بْنِ مَبْذُولٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ، وَمَسْجِدُ بَنِي سَاعِدَةَ، وَمَسْجِدُ بَنِي عُبَيْدٍ، وَمَسْجِدُ بَنِي سَلِمَةَ، وَمَسْجِدُ بَنِي رَاتِجٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، وَمَسْجِدُ بَنِي زُرَيْقٍ، وَمَسْجِدُ بَنِي غِفَارٍ، وَمَسْجِدُ أَسْلَمَ، وَمَسْجِدُ جُهَيْنَةَ، وَيَشُكُّ فِي التَّاسِعِ.

بکیر بن اشج بیان کرتے ہیں کہ مدینے میں رسول اللہ ﷺ کی مسجد کے ساتھ نو مساجد اور بھی تھیں۔ اہل مدینہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سنتے اور اپنی مساجد میں نماز پڑھ لیتے۔ ان میں سے قریب ترین بنو نجار کے قبیلہ بنو عمرو بن مبذول کی مسجد تھی، اور (اس کے علاوہ) بنو ساعدہ کی مسجد، بنو عبید کی مسجد، بنو سلمہ کی مسجد، بنو عبدالاشہل کے قبیلہ بنو راتج کی مسجد، بنو زریق کی مسجد، بنو غفار کی مسجد، اسلم قبیلے کی مسجد، جہینہ قبیلے کی مسجد اور نویں مسجد کے بارے میں انہیں شک ہے۔

## بَابُ الْإِعَادَةِ عَلَى مَنْ يُصَلِّي إِلَى رَجُلٍ يَنْظُرُ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَهُ

### اس شخص کے لیے نماز دوبارہ پڑھنے کا حکم جو کسی آدمی کی طرف رُخ کر کے نماز پڑھے اور اسے قبلہ رُو دیکھ رہا ہو

[۱۸۷۱]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، ثنا إِسْرَائِيلُ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى، أَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ، يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي إِلَى رَجُلٍ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ، فَقَالَ: ((إِنَّكَ صَلَّيْتَ وَأَنْتَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ مُسْتَقْبِلَهُ)).

محمد بن حنفیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ ایک آدمی کی طرف (رُخ کر کے) نماز پڑھ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے پوری نماز پڑھی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تو نے پوری نماز پڑھی ہے، لیکن تو اپنے سامنے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔

---

❶ صحيح البخاري: ٥٧٩۔ صحيح مسلم: ٦٠٨۔ سنن ابن ماجه: ٦٩٩۔ جامع الترمذي: ١٨٦۔ سنن النسائي: ١/ ٢٥٧۔ مسند أحمد: ٩١٨٣، ١٠١٢٩

## بَابُ تَخْفِيفِ الْقِرَاءَةِ لِحَاجَةٍ
## ضرورت کے پیش نظر قراءت مختصر کرنے کا بیان

[١٨٧٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا ابْنُ الْمُثَنَّى، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُشَمِيِّ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ مِنَ الْأَئِمَّةِ طَرَّادِينَ)). زَادَ ابْنُ مَخْلَدٍ: قَالَ قَتَادَةُ: لَا أَعْلَمُ الطَّرَّادِينَ إِلَّا الَّذِينَ يُطَوِّلُونَ عَلَى النَّاسِ حَتَّى يَطْرُدُونَهُمْ عَنْهُ. ❶

عباس الجشمی سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً کچھ امام تو بہت دھتکار دینے والے ہوتے ہیں۔
ابن مخلد کہتے ہیں کہ قتادہ رحمہ اللہ نے فرمایا: میرے علم میں ''بہت دھتکار دینے والوں'' سے مراد صرف وہ لوگ ہیں جو لوگوں کو اتنی لمبی نماز پڑھاتے ہیں کہ وہ انہیں بھگا دیتے ہیں۔

[١٨٧٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي السَّوْدَاءِ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الصُّبْحَ فَقَرَأَ بِسِتِّينَ آيَةً فَسَمِعَ صَوْتَ صَبِيٍّ، فَرَكَعَ ثُمَّ قَامَ فَقَرَأَ آيَتَيْنِ ثُمَّ رَكَعَ.

ابن سابط روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی تو ساٹھ آیتوں کی قرأت کی، پھر آپ ﷺ نے ایک بچے (کے رونے) کی آواز سنی تو رکوع کر دیا، پھر (دوسری رکعت میں) کھڑے ہوئے تو دو آیتیں پڑھیں، پھر رکوع کر دیا۔

[١٨٧٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا لُوَيْنٌ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ مَعَ أُمِّهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَقْرَأُ السُّورَةَ الْخَفِيفَةَ أَوِ الْقَصِيرَةَ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب دوران نماز کسی ماں کے پاس اس کے بچے کے رونے کی آواز سنا کرتے تھے تو کوئی ہلکی سی، (یا کہا کہ) چھوٹی سی سورت پڑھ لیتے۔

[١٨٧٦]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ، ثنا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَكْشِفْ عَنْ فَخِذِكَ وَلَا تَنْظُرْ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اپنی ران کو برہنہ مت کر اور نہ ہی کسی زندہ یا مردہ شخص کی ران کی طرف دیکھ۔

---

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٤٦٦١

❷ صحيح البخاري: ٧١٠۔صحيح مسلم: ٤٧٠۔سنن ابن ماجه: ٩٨٩۔جامع الترمذي: ٣٧٦۔مسند أحمد: ١٢٥٤٧، ١٢٥٨٧

إِلَى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ)). ❶

[١٨٧٧]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مَعْبَدٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي يَحْيَى الْكَعْبِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُؤَذِّنٌ يُطْرِبُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْأَذَانَ سَهْلٌ سَمْحٌ فَإِنْ كَانَ أَذَانُكَ سَمْحًا سَهْلًا وَإِلَّا فَلَا تُؤَذِّنْ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک مؤذن ہوتا تھا جو بے خود کر دیتا تھا (یعنی اپنی خوش الحانی سے مگن کر دیتا تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اذان تو آسان اور نرم ہے، لہٰذا اگر تمہاری اذان نرم اور آسان ہو (تو ٹھیک ہے) وگرنہ تم اذان نہ کہو۔

[١٨٧٨]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَيْمَنَ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ تَبِيعٍ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: مَنْ صَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَقَرَأَ فِيهِنَّ وَأَحْسَنَ رُكُوعَهُنَّ وَسُجُودَهُنَّ كَانَ أَجْرُهُ كَأَجْرِ مَنْ صَلَّاهُنَّ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ. ❸

سیدنا کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس شخص نے عشاء کے بعد چار رکعات نماز پڑھی، پھر ان میں قرأت کی اور اچھی طرح رکوع وسجود کیے، تو اس کا اجر اس شخص کے اجر کے مثل ہوتا ہے جس نے وہ رکعات لیلۃ القدر میں پڑھی ہوں۔

[١٨٧٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ، ثنا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَاصِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقْرَأُ الْحَائِضُ وَلَا النُّفَسَاءُ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْئًا)). حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: لَمَّا جَاءَ نَعْيُ جَعْفَرٍ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اصْنَعُوا لِآلِ جَعْفَرٍ طَعَامًا، فَإِنَّهُ قَدْ أَتَاهُمْ مَا شَغَلَهُمْ)) أَوْ: ((أَمْرٌ شَغَلَهُمْ)). ❹

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیض اور نفاس والی عورت قرآن کے کسی حصے کی قرأت نہیں کر سکتی۔

ایک اور سند کے ساتھ عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی نعش آئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: آلِ جعفر کے لیے کھانا تیار کرو، بلاشبہ انہیں ایک ایسا معاملہ پیش آ گیا ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔ (یا فرمایا کہ) ایسا کام آ گیا ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔

---

❶ سنن أبي داود: ٣١٤٠ـسنن ابن ماجه: ١٤٦٠ـالمستدرك للحاكم: ٤/ ١٨٠ـمسند البزار: ٦٩٤

❷ سلف برقم: ٩١٧

❸ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٧٤٤٢ـالسنن الكبرىٰ للبيهقي: ٢/ ٤٧٧، المعجم الأوسط للطبراني: ٢٧٥٤

❹ سلف برقم: ١٨٥٠

[۱۸۸۰]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْقِلٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَنَّ أَعْمَى أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَسْمَعُ النِّدَاءَ وَلَعَلِّي لَا أَجِدُ قَائِدًا، قَالَ: ((إِذَا سَمِعْتَ النِّدَاءَ فَأَجِبْ دَاعِيَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ❶

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینا شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً میں اذان تو سنتا ہوں لیکن مجھے (مسجد میں لانے کے لیے) راستہ دکھانے والا میسر نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو اللہ عزوجل کے داعی کا جواب دو (یعنی مسجد میں آ ؤ)۔

[۱۸۸۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ الْهَرَوِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ الْمُؤَدِّبُ، ثنا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عُمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْعَلُوا أَئِمَّتَكُمْ خِيَارَكُمْ، فَإِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). هٰذَا عِنْدِي هُوَ عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ قَاضِي الْمَدَائِنِ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے اچھے لوگوں کو اپنے امام بناؤ، کیونکہ وہ ان معاملات میں تمہارا وفد ہوتے ہیں جو تمہارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان انجام پاتے ہیں۔

## بَابُ نَهْيِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ

## نبی ﷺ کا اس بات سے منع فرمانا کہ امام کسی چیز پر کھڑا ہو اور لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہوں

[۱۸۸۱]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ زَحْمَوَيْهِ، ثنا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الطُّفَيْلِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقُومَ الْإِمَامُ فَوْقَ شَيْءٍ وَالنَّاسُ خَلْفَهُ، يَعْنِي أَسْفَلَ مِنْهُ. لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ زِيَادٍ الْبَكَّاءِ، وَلَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ هَمَّامٍ فِيمَا نَعْلَمُ. ❸

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ امام کسی چیز کے اوپر کھڑا ہو اور لوگ اس کے پیچھے ہوں، یعنی اس سے نیچے ہوں۔
زیاد البکاء کے علاوہ کسی نے اس کو روایت نہیں کیا اور ہمارے علم کے مطابق ہمام کے علاوہ کسی نے اس کو روایت نہیں کیا۔

[۱۸۸۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ، نا

سیدنا ابومرثد غنوی بدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٣٠٤
❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٩٠
❸ سنن أبي داود: ٥٩٧۔صحيح ابن خزيمة: ١٥٢٣۔صحيح ابن حبان: ٢١٤٣۔المستدرك للحاكم: ١/ ٢١٠

مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ ، نا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى الْأَسْلَمِيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُوسَى ، عَنِ الْقَاسِمِ السَّامِيِّ مِنْ وَلَدِ سَامَةَ بْنِ لُؤَيٍّ ، عَنْ مَرْثَدِ بْنِ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ وَكَانَ بَدْرِيًّا ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا سَرَّكُمْ أَنْ تُقْبَلَ صَلَاتُكُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ ، فَإِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ)) . إِسْنَادٌ غَيْرُ ثَابِتٍ ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ضَعِيفٌ . ❶

اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہاری خواہش ہو کہ تمہاری نماز کو شرفِ قبولیت بخشا جائے تو تمہاری امامت تمہارے بہترین لوگوں کو کرانی چاہیے، کیونکہ وہ ان معاملات میں تمہارا وفد ہوتے ہیں جو تمہارے اور تمہارے پروردگار کے درمیان انجام پاتے ہیں۔

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٢٠/ ٧٧٧۔المستدرك للحاكم: ٣/ ٢٢٢

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# كتاب الزكاة

## زکاۃ کے مسائل

[١٨٨٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْعَوَّامِ وَهُوَ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ مَنَعُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ))، وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا مِمَّا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَيْهِ. ❶

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب لوگ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یقیناً محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں تو انہوں نے مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال بچا لیے، البتہ جوان کا حق ہے (وہ برقرار رہے گا) اور ان (کے دِلی معاملات) کا حساب اللہ کے ذِمے ہو جاتا ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھ سے ایک رسّی بھی (زکاۃ کے) اس مال سے روکیں گے جو وہ رسول اللہ ﷺ کو ادا کرتے تھے، تو یقیناً میں ان سے اس پر لازماً قتال کروں گا۔

[١٨٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ثنا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ الْأَزْرَقُ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ، ثنا أَبُو النَّضْرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالُوا: نا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے تین کاموں کا حکم دیا گیا ہے: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ لَا إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ کا اقرار کر لیں، نماز قائم کرنے لگیں اور زکاۃ ادا کرنے لگیں، چنانچہ جب وہ یہ سب کر لیں گے تو وہ مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال محفوظ کر لیں گے، سوائے اس کے کہ اس اقرار (یعنی اسلام) کا کوئی حق ہو اور ان (کے دِلی معاملات) کا حساب اللہ کے ذِمے ہے۔

❶ سلف برقم: ٨٩٣

الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْتُ بِثَلَاثَةٍ: أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَالِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ)).

[۱۸۸۵]...... حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ الْحَجَّاجِ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا أَبُو الْعَنْبَسِ سَعِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَالِكَ حُرِّمَتْ عَلَيَّ دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے یہ حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، نماز قائم کریں اور زکاۃ ادا کریں، لہٰذا جب وہ یہ باتیں مان لیں گے تو پھر مجھ پر ان کے خون اور اموال حرام ہیں اور ان کا حساب اللہ کے ذمے ہے۔

[۱۸۸۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مِهْرَاقِ التَّمَّارُ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَيُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ، فَإِذَا أَقَرُّوا بِمَا جِئْتُ بِهِ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے اس بات کا حکم دیا گیا کہ میں لوگوں سے قتال کروں، یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مجھ پر اور جو کتاب میں لے کر آیا ہوں؛ اس پر ایمان لائیں، چنانچہ جب وہ اس بات کا اقرار کرلیں گے جو میں لے کر آیا ہوں (یعنی توحید و رسالت کا اقرار اور قرآن پر ایمان)، تو وہ مجھ سے اپنی جانیں اور اپنے اموال بچالیں گے اور ان (کے قلبی معاملات) کا حساب اللہ عزوجل کے ذمے ہوگا۔

## بَابُ وُجُوبِ الزَّكَاةِ بِالْحَوْلِ

## زکاۃ کا وجوب ایک سال گزرنے پر ہوتا ہے

[۱۸۸۷]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْحَلَبِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْوَرَّاقُ، ثنا أَبُو التَّقِيِّ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا زَكَاةَ فِي مَالِ امْرِئٍ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ)). رَوَاهُ مُعْتَمِرٌ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے مال میں تب تک زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔

وَغَيْرُهُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ مَوْقُوفًا . ❶

[١٨٨٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَارِيُّ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي مَالِ الْمُسْتَفِيدِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ))❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (مال سے) فائدہ اٹھانے والے کے مال میں اس وقت تک زکاۃ نہیں پڑتی جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔

[١٨٨٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، ثنا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَدَّادُ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِي ، ثنا أَبُو بَدْرٍ ، ثنا حَارِثَةُ ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ ، ثنا أَبُو بَدْرٍ ، نا حَارِثَةُ ، ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، ثنا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَارِبِيُّ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، حَدَّثَنَا هُرَيْمٌ ، عَنْ حَارِثَةَ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي الْمَالِ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ)) . قَالَ نَصْرٌ: لَا زَكَاةَ فِي مَالٍ ، وَقَالَ الْبَاقُونَ: لَيْسَ فِي الْمَالِ زَكَاةٌ . ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال میں تب تک زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔
نصر رحمہ اللہ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ مال میں زکاۃ نہیں پڑتی، اور باقیوں نے یہ الفاظ بیان کیے کہ مال میں زکاۃ نہیں ہے۔

[١٨٩٠]...... ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ ، ثنا أَبُو كُدَيْنَةَ ، ثنا حَارِثَةُ ، مِثْلَهُ سَوَاءً .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[١٨٩١]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ الْمُعَدَّلُ بِمَكَّةَ ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ ، ثنا حَسَّانُ بْنُ سِيَاهٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتّٰى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ)) .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مال میں تب تک زکاۃ نہیں پڑتی جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔

[١٨٩٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ،

عاصم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مال میں

❶ مسند الشافعي: ٢/ ٢٢٥ـ الموطأ: ٦٤٠ ❷ جامع الترمذي: ٦٣١ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٠٣ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٣/ ١٥٩ ❸ سنن ابن ماجه: ١٧٩٢

ثنا أَبُو كُرَيْبٍ ، ثنا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: لَيْسَ فِي مَالٍ زَكَاةٌ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ . ❶

زکاۃ نہیں پڑتی، یہاں تک کہ اس پر سال گزر جائے۔

[۱۸۹۳]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ ، ثنا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ حَارِثَةَ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[۱۸۹۴]..... ثنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الدَّرْبِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ: لَا زَكَاةَ فِي مَالٍ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ عِنْدَ رَبِّهِ . ❷

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مال میں تب تک زکاۃ (واجب) نہیں ہوتی جب تک کہ اس کے مالک کے پاس موجود رہتے ہوئے اس پر سال نہ گزر جائے۔

[۱۸۹۵]..... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ الْعَنْبَرِيُّ ، ثنا مُعْتَمِرٌ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَالَ: إِذَا اسْتَفَادَ الرَّجُلُ مَالًا لَمْ يَحِلَّ فِيهِ الزَّكَاةُ حَتَّى يَحُولَ عَلَيْهِ الْحَوْلُ .

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آدمی کسی مال سے فائدہ اٹھائے تو اس میں تب تک زکاۃ جائز نہیں ہوتی جب تک کہ اس پر سال نہ گزر جائے۔

## بَابُ وُجُوبِ زَكَاةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ وَالْمَاشِيَةِ وَالثِّمَارِ وَالْحُبُوبِ

### سونے، چاندی، مویشی، پھلوں اور اناج میں زکاۃ کا وجوب

[۱۸۹۶]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، ح وَحَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوْهَرِيُّ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَاقِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَعَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَأْخُذُ مِنْ كُلِّ عِشْرِينَ دِينَارًا نِصْفَ دِينَارٍ ، وَمِنَ الْأَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا . ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر بیس دینار میں سے نصف دینار اور ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار (زکاۃ) وصول کیا کرتے تھے۔

---

❶ سنن أبي داود: ۱۵۷۳ـ مسند أحمد: ۱۲٦٥

❷ سلف برقم: ۱۸۸۷

❸ سنن ابن ماجه: ۱۷۹۱

[۱۸۹۷]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَغْرَاءَ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَأَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي تِسْعِينَ وَمِائَةِ دِرْهَمٍ زَكَاةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ صَاحِبُهَا، وَإِذَا تَمَّتْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ فَإِذَا زَادَتْ فَعَلَى نَحْوِ ذَالِكَ)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک سو نوے (۱۹۰) درہم میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، البتہ اگر ان کا مالک چاہے (تو اپنی خوشی سے دے سکتا ہے) اور جب وہ پورے دوسو (۲۰۰) درہم ہو جائیں تو پھر ان میں پانچ دینار زکاۃ دینا لازم ہو جاتا ہے، پھر جب وہ بڑھ جائیں تو اسی حساب سے ان پر زکاۃ بڑھتی رہے گی۔

[۱۸۹۸]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكَاتِبُ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ الْمُنْذِرِ أَبُو يَعْقُوبَ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَاتُوا رُبْعَ الْعُشُورِ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا دِرْهَمًا، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمِائَتَيْنِ شَيْءٌ فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، فَمَا زَادَ فَعَلَى حِسَابِ ذَالِكَ)) ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چالیسواں حصہ ادا کیا کرو (یعنی) ہر چالیس درہم میں سے ایک درہم۔ اور دوسو سے کم پر کچھ واجب نہیں ہوتا (یعنی زکاۃ نہیں پڑتی) لیکن اگر وہ دوسو ہو جائیں تو ان میں پانچ دینار زکاۃ دینا لازم ہو جاتا ہے، پھر جب وہ بڑھ جائیں تو اسی حساب سے ان پر زکاۃ بڑھتی رہے گی۔

[۱۸۹۹]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، ثنا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ فِي الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، وَلَا يَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَ أَوَاقٍ، وَلَا يَحِلُّ فِي الْإِبِلِ زَكَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گندم اور کھجور میں تب تک زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ وہ پانچ وسق تک نہ پہنچ جائیں، چاندی میں زکاۃ تب تک لازم نہیں ہوتی جب تک کہ وہ پانچ اوقیے تک نہ پہنچ جائے اور اونٹوں میں تب تک زکاۃ نہیں پڑتی جب تک کہ وہ پانچ کی تعداد تک نہ پہنچ جائیں۔ (ایک وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں اور ایک صاع چار مُد کا ہوتا ہے، جو کہ تقریباً ڈھائی کلو بنتا ہے۔ اس حساب سے پانچ وسق کا کل وزن سات سو پچاس کلو ہو جائے گا، جو تقریباً اُنیس من بنتا ہے۔ آگے ایک پیمانہ ''اوقیہ'' ذکر ہوا ہے، ایک اوقیہ میں چالیس درہم اور ایک درہم تقریباً ۲۹۷۵ گرام چاندی کا ہوتا ہے، اس طرح ایک اوقیہ کا وزن ایک سو اُنیس گرام اور پانچ اوقیے چاندی کا وزن پانچ سو پچانوے گرام چاندی ہوا، جو تولہ کے حساب سے ساڑھے

❶ سنن أبي داود: ١٥٧٢

باون تولے بنتا ہے)۔

[۱۹۰۰]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَالِمٍ، وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ يَحْيَى الْمَازِنِيَّ حَدَّثَهُمْ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ)). ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، پانچ اونٹوں سے کم تعداد میں زکاۃ نہیں پڑتی اور (اسی طرح) پانچ وسق سے کم کھجوروں پر زکاۃ لازم نہیں ہوتی۔

[۱۹۰۱]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ)). ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ وسق سے کم چاندی پر زکاۃ نہیں پڑتی، پانچ اونٹوں سے کم تعداد پر زکاۃ واجب نہیں ہوتی اور پانچ وسق سے کم کھجوروں پر زکاۃ لازم نہیں ہوتی۔

[۱۹۰۲]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسِ ذَوْدٍ شَيْءٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ أَرْبَعِينَ مِنَ الْغَنَمِ شَيْءٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْءٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ عِشْرِينَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ شَيْءٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ شَيْءٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ اونٹوں سے کم تعداد میں کچھ واجب نہیں ہوتا، نہ ہی چالیس بکریوں سے کم پر کچھ واجب ہوتا ہے، نہ ہی تیس گائیوں سے کم پر کچھ لازم آتا ہے، نہ سونے کے بیس مثقال سے کم پر کچھ ادا کرنے کا حکم لاگو ہوتا ہے (ایک مثقال ڈیڑھ درہم وزن کے برابر ہوتا ہے)، نہ ہی دوسو درہم سے کم میں اور نہ ہی پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکاۃ پڑتی ہے۔ کھجور، کشمش (یعنی خشک انگور)، گندم، جو اور جسے قدرتی ذرائع (بارش وغیرہ) سے پانی لگتا ہوا اس کھیتی میں عشر (دسواں حصہ ادا کرنا) لازم ہوتا ہے جبکہ جس کو ڈول کے

❶ صحيح البخاري: ۱٤٠٧ - صحيح مسلم: ۹۷۹ - مسند أحمد: ۱۱۰۳۰ - صحيح ابن حبان: ۳۲۶۸، ۳۲۷۵، ۳۲۷٦

❷ مسند أحمد: ١٤١٦٢ - شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٤٨٣

شَيْءٌ، وَالْعُشْرُ فِي التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَمَا سُقِيَ سَيْحًا فَفِيهِ الْعُشْرُ، وَمَا سُقِيَ بِالْغَرْبِ فَفِيهِ نِصْفُ الْعُشْرِ)).

ذریعے پانی دیا جائے تو اس میں نصف عشر ہوتا ہے۔

## بَابٌ: لَيْسَ فِي الْكُسُرِ شَيْءٌ
## ٹکڑے میں کچھ بھی زکاۃ فرض نہیں ہوتی

[۱۹۰۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدِ الْإِصْطَخْرِيُّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَقِيهُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَوْفَلٍ، ثنا أَبِي، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ الْجَرَّاحِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ نَجِيحٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نَسِيٍّ، عَنْ مُعَاذٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَهُ حِينَ وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ: ((أَنْ لَا تَأْخُذَ مِنَ الْكُسْرِ شَيْئًا، إِذَا كَانَتِ الْوَرِقُ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَخُذْ مِنْهَا خَمْسَةَ دَرَاهِمَ، وَلَا تَأْخُذْ مِمَّا زَادَ شَيْئًا حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا، وَإِذَا بَلَغَ أَرْبَعِينَ دِرْهَمًا فَخُذْ مِنْهُ دِرْهَمًا)). الْمِنْهَالُ بْنُ الْجَرَّاحِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، وَهُوَ أَبُو الْعَطُوفِ وَاسْمُهُ الْجَرَّاحُ بْنُ الْمِنْهَالِ، وَكَانَ ابْنُ إِسْحَاقَ يَقْلِبُ اسْمَهُ إِذَا رَوَى عَنْهُ، وَعُبَادَةُ بْنُ نَسِيٍّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُعَاذٍ. ❶

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں یمن کی طرف بھیجا تو انہیں حکم فرمایا کہ (سونے چاندی کے) ٹکڑے سے کچھ بھی وصول مت کرنا، جب چاندی دو سو درہم کو پہنچ جائے تو اس میں سے پانچ درہم (زکاۃ) وصول کرنا اور پھر جو اس سے زیادہ ہو اس میں سے تب تک کچھ وصول نہ کرنا جب تک کہ وہ چالیس درہم تک نہ پہنچ جائے اور جب وہ چالیس درہم کو پہنچ جائے تو اس میں سے ایک درہم وصول کرنا۔

منہال بن جراح متروک الحدیث ہے، اس سے مراد ابوالعطوف ہے اور اس کا نام جراح بن منہال ہے۔ ابن اسحاق جب اس سے روایت کیا کرتے تھے تو اس کا نام بدل دیا کرتے تھے اور عبادہ بن نسی نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں کیا۔

[۱۹۰۴]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْمُنَادِي، ثنا أَبُو بَدْرٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، ثنا الْحَكَمُ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ قِيلَ لَهُ: بِمَا أُمِرْتَ؟ قَالَ: أُمِرْتُ أَنْ آخُذَ مِنَ الْبَقَرِ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً، قِيلَ لَهُ: أُمِرْتَ فِي الْأَوْقَاصِ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: لَا وَسَأَسْأَلُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: ((لَا وَهُوَ مَا بَيْنَ السِّنِينَ)). يَعْنِي لَا تَأْخُذْ مِنْ ذَالِكَ شَيْئًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے پوچھا گیا: آپ کو کیا حکم ملا ہے؟ تو انہوں نے کہا: مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں ہر تیس گائیوں سے ایک تبیع یا ایک تبیعہ (یعنی ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی) اور ہر چالیس میں سے ایک مُسِنہ (یعنی دو دانت والی) گائے وصول کروں۔ ان سے پوچھا گیا: کیا اوقاص کے بارے میں آپ کو کوئی حکم دیا گیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں، لیکن عنقریب میں نبی ﷺ سے (اس بارے میں) پوچھوں گا۔ چنانچہ انہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ نے فرمایا: نہیں، کیونکہ وہ دو نصابوں کے درمیان میں ہوتا ہے۔

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٤/ ١٣٥

یعنی اس مال سے زکاۃ وصول نہ کرنا۔ (اوقاص جمع ہے وقص کی، اس سے مراد زکاۃ کے دو نصابوں کے درمیان والی مقدار ہوتی ہے، مثلاً تیس گائیوں پر زکاۃ واجب ہوتی ہے تو جب تک وہ چالیس نہیں ہو جائیں گے زکاۃ نہیں بڑھے گی، تو تیس اور چالیس کے درمیان والا عدد ''وقص'' کہلاتا ہے)۔

## بَابُ مَا يَجِبُ فِيهِ الزَّكَاةِ مِنَ الْحَبِّ

## اناج کتنا ہو تو اس میں زکاۃ واجب ہوتی ہے؟

[١٩٠٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ ، ثنا أَشْعَثُ بْنُ عَطَّافٍ ، ثنا الْعَرْزَمِيُّ ، ثنا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: سُئِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الْجَوْهَرِ ، وَالدُّرِّ ، وَالْفُصُوصِ ، وَالْخَرَزِ ، وَعَنْ نَبَاتِ الْأَرْضِ ، الْبَقْلِ ، وَالْقِثَّاءِ ، وَالْخِيَارِ ، فَقَالَ: لَيْسَ فِي الْحَجَرِ زَكَاةٌ ، وَلَيْسَ فِي الْبُقُولِ زَكَاةٌ ، إِنَّمَا سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ .

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے جواہرات، موتیوں، نگینوں، پتھر کے نگ اور زمین کی پیداواروں (یعنی) ترکاری، ککڑی اور کھیرے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: پتھر میں زکاۃ نہیں لازم ہوتی اور نہ ہی ترکاریوں میں زکاۃ پڑتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے صرف گندم، جو، کھجور اور کشمش میں زکاۃ کا حکم فرمایا ہے۔

[١٩٠٦]...... أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، أَنَّ دَاوُدَ بْنَ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِيَّ حَدَّثَهُمْ فِي سَنَةِ سِتٍّ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ ، قَالَ: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، وَأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صَدَقَةَ فِي الزَّرْعِ وَلَا فِي الْكَرْمِ وَلَا فِي النَّخْلِ إِلَّا إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ)) ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کھیتی، انگور اور کھجور میں تب تک زکاۃ لازم نہیں ہوتی جب تک کہ وہ پانچ وسق تک نہ پہنچ جائیں۔

## بَابٌ: لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ

## سبزیوں میں زکاۃ نہیں پڑتی

[١٩٠٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دَرَسْتَوَيْهِ النَّحْوِيُّ ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَارِثِ الْبَصْرِيُّ ، حَدَّثَنَا الصَّقْرُ بْنُ حَبِيبٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيَّ ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سبزیوں میں زکاۃ نہیں پڑتی، نہ ہی عرایا میں زکاۃ لازم ہوتی ہے، نہ ہی پانچ وسق سے کم پر زکاۃ ہے، نہ ہی عوامل میں زکاۃ ہے اور نہ ہی پیشانی میں زکاۃ واجب ہوتی ہے۔ صقر رحمہ

❶ مسند أحمد: ٤١٦٢ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٤٨٣

عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي الْعَرَايَا صَدَقَةٌ، وَلَا فِي أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ، وَلَا فِي الْجَبْهَةِ صَدَقَةٌ)). قَالَ الصَّقْرُ: الْجَبْهَةُ: الْخَيْلُ وَالْبِغَالُ وَالْعَبِيدُ. ❶

اللہ فرماتے ہیں کہ پیشانی سے مراد گھوڑا، خچر اور غلام ہے۔ (عرایا جمع ہے "عریہ" کی، اس سے مراد یہ ہے کہ ایک آدمی کسی کو کھجور کا ایک درخت کھانے کے لیے دے دے، پھر اس کے بار بار باغ میں آنے سے تکلیف محسوس کرتا ہے تو اس کے لیے اجازت ہے کہ وہ درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کا اندازہ لگائے اور اتنی مقدار میں اسے خشک کھجوریں تول کر دے دے)۔

[١٩٠٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ الْبُنْدَارُ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، ثنا صَالِحُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيمَا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْخَضِرِ زَكَاةٌ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زمین کی اُگائی ہوئی سبزیوں میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی۔

[١٩٠٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي جَحْشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ: ((أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ دِينَارًا دِينَارًا، وَمِنْ كُلِّ مِائَتَيْ دِرْهَمٍ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ، وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ)). ❸

محمد بن عبداللہ بن جحش روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جس وقت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب بھیجا تو انہیں حکم فرمایا کہ وہ ہر چالیس دینار میں سے ایک دینار (زکاۃ) وصول کریں اور ہر دو سو دینار میں سے پانچ دینار وصول کریں۔ اور پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، پانچ اونٹوں سے کم پر زکاۃ لازم نہیں ہوتی اور سبزیوں میں بھی زکاۃ نہیں پڑتی۔

[١٩١٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَبْهَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ،

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سبزیوں میں زکاۃ نہیں پڑتی۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٢٩
❷ نصب الراية للزيلعي: ٢/ ٣٨٨
❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٢٩

عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ زَكَاةٌ)). ❶

[١٩١١]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ)).

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبزیوں میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی۔

[١٩١٢]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السِّنْجَارِيُّ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ السِّنْجَارِيُّ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ)). مَرْوَانُ السِّنْجَارِيُّ ضَعِيفٌ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبزیوں میں زکاۃ لازم نہیں ہوتی۔
مروان السنجاری ضعیف راوی ہے۔

[١٩١٣]..... قُرِئَ عَلَى عَلِيِّ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَادَرَائِيِّ بِالْبَصْرَةِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمُ الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِنَّمَا سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكَاةَ فِي هٰذِهِ الْأَرْبَعَةِ: الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ.

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ان چار چیزوں میں زکاۃ کا حکم صادر فرمایا ہے: گندم، جو، کشمش (خشک انگور) اور کھجور۔

[١٩١٤]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: عِنْدَنَا كِتَابُ مُعَاذٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ إِنَّمَا أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ. ❷

موسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی تحریر موجود ہے، جسے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا کہ یقیناً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف گندم، جو، کشمش اور کھجو سے زکاۃ وصول کی۔

---

❶ مسند البزار: ٩٤٠

❷ مسند أحمد: ٢١٩٨٩

[١٩١٥]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْأَزْرَقِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّفَّاحِ الْبَاهِلِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثنا ابْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَمِّهِ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْبَعْلُ وَالسَّيْلُ الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ، يَكُونُ ذَالِكَ فِي التَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالْحُبُوبِ)). فَأَمَّا الْقِثَّاءُ وَالْبَطِّيخُ وَالرُّمَّانُ وَالْقَصَبُ وَالْخَضِرُ فَعَفْوٌ عَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ. ❶

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو زمین بارش سے، چشمے سے، یا سیلابی پانی سے سیراب ہوتی ہے اس میں عشر واجب ہوتا ہے اور جس زمین کو رہٹ سے سینچا جائے اس میں نصف عشر ہے، اور یہ کھجور، گندم اور دانوں میں ہے۔ جہاں تک ککڑیوں، خربوزوں، اناروں، گنوں اور سبزیوں کا معاملہ ہے تو اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درگزر فرمایا ہے۔

[١٩١٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ، ثنا أَبِي، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاذٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْخَضْرَاوَاتِ زَكَاةٌ)).

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سبزیوں میں زکاۃ نہیں پڑتی۔

[١٩١٧]..... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا جَدِّي، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، وَعَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ حدیث) کے ہی مثل ہے۔

[١٩١٨]..... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ حَمَّادٍ، ثنا أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاذٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[١٩١٩]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ

موسیٰ بن طلحہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے کہ سبزیوں سے زکاۃ وصول کی جائے۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٠١ـ المعجم الكبير للطبراني: ٢٠/ ٣١٣

السَّائِبِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُؤْخَذَ مِنَ الْخَضْرَاوَاتِ صَدَقَةٌ.

[١٩٢٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا أَبِي، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، وَعَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، مِثْلَهُ.

اسناد ف رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ حدیث) کے ہی مثل ہے۔

[١٩٢١]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، حَدَّثَنَا الْحُنَيْنِيُّ، ثنا أَبُو حُذَيْفَةَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، حِينَ بَعَثَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ يُعَلِّمَانِ النَّاسَ أَمْرَ دِينِهِمْ: ((لَا تَأْخُذُوا الصَّدَقَةَ إِلَّا مِنْ هٰذِهِ الْأَرْبَعَةِ: الشَّعِيرِ وَالْحِنْطَةِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ)). ❶

سیدنا ابوموسیٰ اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو یمن میں لوگوں کو ان کے دینی احکام کی تعلیم دینے کے لیے بھیجا (تو فرمایا:) صرف ان چار چیزوں میں زکاۃ وصول کرو: جو، گندم، کشمش اور کھجور۔

[١٩٢٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّسَائِيُّ بَنَانٌ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا زَكَاةَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْحَرْثِ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ فَإِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسَاقٍ فَفِيهِ الزَّكَاةُ، وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا، وَلَا زَكَاةَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْفِضَّةِ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوَاقٍ، وَالْوُقِيَّةُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا)). ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کھیتی کے کسی اناج میں تب تک زکاۃ نہیں پڑتی جب تک کہ وہ پانچ وسق تک نہ پہنچ جائے اور جب وہ پانچ وسق تک پہنچ جائے تو اس میں زکاۃ واجب ہو جاتی ہے۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ چاندی میں بھی تب تک کوئی زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ وہ پانچ اوقیہ تک نہ پہنچ جائے اور ایک اوقیہ چالیس درہم کے برابر ہوتا ہے۔

[١٩٢٣]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنَا جَدِّي، ثنا أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمْعَانَ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُؤْخَذُ الصَّدَقَةُ مِنَ الْحَرْثِ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی کھیتی سے تب تک زکاۃ وصول نہ کی جائے جب تک کہ اس کی فصل پانچ وسق تک نہ پہنچ جائے۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٠١ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٢٥

❷ سلف برقم: ١٩٠١

حَتّٰى يَبْلُغَ حَصَادُهُ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ)). ❶

[١٩٢٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا السَّيِّدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ عَفَوْتُ لَكُمْ عَنْ صَدَقَةِ أَرْقَابِكُمْ وَخَيْلِكُمْ، وَلٰكِنْ هَاتُوا صَدَقَةَ أَوْرَاقِكُمْ وَحَرْثِكُمْ وَمَاشِيَتِكُمْ)). ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تم کو تمہارے غلاموں اور گھوڑوں میں زکاۃ معاف کر دی ہے، البتہ تم اپنی چاندیوں، کھیتیوں اور جانوروں کی زکاۃ ادا کیا کرو۔

[١٩٢٥]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، ح وَثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ السَّرِيِّ، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: نا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ مَخْتُومًا)). ❸

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوع روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، اور ایک وسق ساٹھ معیاری صاع کا ہوتا ہے۔

[١٩٢٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِسْحَاقَ الرَّاشِدِيُّ، ثنا أُمَيَّةُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ، وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، اور ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

[١٩٢٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْيَسَعُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو،

طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو گائیوں کے وقص میں لایا گیا، تو انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ان

❶ سلف برقم: ١٨٩٩

❷ مسند أحمد: ٩٨٤، ١٠٩٧، ١٢٤٣

❸ مسند أحمد: ١١٥٦٤، ١١٧٨٥، ١١٩٣٠

عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: أُتِيَ مُعَاذٌ فِي وَقْصِ الْبَقَرَةِ، فَقَالَ: لَمْ يَأْمُرْنِي النَّبِيُّ ﷺ فِيهَا بِشَيْءٍ، قَالَ: وَهُنَّ مَا دُونَ الثَّلَاثِينَ. ❶

کے بارے میں کچھ وصول کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ان گائیوں کی تعداد تیس سے کم تھی۔

[۱۹۲۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، ثنا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي الْمَسْعُودِيُّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً جَذَعًا أَوْ جَذَعَةً مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً بَقَرَةً مُسِنَّةً، فَقَالُوا: فَالْأَوْقَاصُ؟ قَالَ: مَا أَمَرَنِي فِيهَا بِشَيْءٍ وَسَأَسْأَلُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَدِمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سَأَلَهُ عَنِ الْأَوْقَاصِ، فَقَالَ: ((لَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ)). قَالَ الْمَسْعُودِيُّ: وَالْأَوْقَاصُ مَا دُونَ الثَّلَاثِينَ وَمَا بَيْنَ الْأَرْبَعِينَ إِلَى السِّتِّينَ، فَإِذَا كَانَتْ سِتِّينَ فَفِيهَا تَبِيعَانِ، فَإِذَا كَانَتْ سَبْعُونَ فَفِيهَا مُسِنَّةٌ وَتَبِيعٌ، فَإِذَا كَانَتْ ثَمَانُونَ فَفِيهَا مُسِنَّتَانِ، فَإِذَا كَانَتْ تِسْعُونَ فَفِيهَا ثَلَاثُ تَبَايِعَ، قَالَ بَقِيَّةُ: قَالَ الْمَسْعُودِيُّ: الْأَوْقَاصُ هِيَ بِالسِّينِ أَوْقَاسٌ فَلَا تَجْعَلْهَا بِصَادٍ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو انہیں حکم فرمایا کہ وہ ہر تیس گائیوں میں سے ایک تبیع یا تبیعہ (یعنی ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی) یا ایک جذع یا جذعہ (یعنی گائے کا ایسا نر یا مادہ بچہ جس کی عمر کا تیسرا سال شروع ہو گیا ہو) وصول کریں اور ہر چالیس گائیوں میں سے ایک مُسِنہ (یعنی دو دانت والا گائے کا بچہ)۔ لوگوں نے پوچھا: اوقاص کے بارے میں کیا حکم دیا؟ تو انہوں نے کہا: آپ ﷺ نے مجھے اس بارے میں کوئی حکم نہیں فرمایا، البتہ عنقریب جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوں گا تو آپ سے سوال کروں گا۔ چنانچہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ سے اوقاص کے بارے میں سوال کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں کوئی چیز واجب نہیں ہے۔ مسعودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اوقاص سے مراد گائیوں کی وہ تعداد ہے جو تیس سے کم ہو یا چالیس سے ساٹھ کے درمیان میں ہو۔ لہٰذا جب وہ ساٹھ ہو جائیں گی تو ان میں ایک ایک سال کے دو بچھڑے (بہ طورِ زکاۃ) ادا کرنا ہوں گے، اگر وہ ستر ہو جائیں تو ان میں دو دانت والی گائے اور ایک سال کا بچھڑا ہوگا، اگر ان کی تعداد اسّی ہو جائے تو اس میں دو دانت والی دو گائیاں زکاۃ واجب ہوگی اور اگر وہ نوے (۹۰) ہو جائیں تو اس میں ایک سال کے تین بچھڑے زکاۃ ادا کرنا ہوں گے۔ بقیّہ کہتے ہیں کہ مسعودی نے فرمایا: اوقاص کا لفظ ''سین'' کے ساتھ ہوتا ہے، لہٰذا تم اسے ''صاد'' کے ساتھ مت پڑھو۔

[۱۹۲۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب انہیں یمن بھیجا تو فرمایا: غلے سے غلہ، بکریوں سے

❶ مسند أحمد: ۲۲۰۱۰

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٩٩۔ مسند البزار: ٨٩٢

سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجَرَوِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: ((خُذِ الْحَبَّ مِنَ الْحَبِّ، وَالشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ، وَالْبَعِيرَ مِنَ الْإِبِلِ، وَالْبَقَرَةَ مِنَ الْبَقَرِ)). ❶

بکری، اونٹوں سے اونٹ اور گائیوں سے گائے (زکاۃ) وصول کرو۔

[١٩٣٠]..... حَدَّثَنَا أَبُو رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ بِالْبَصْرَةِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ لِأَهْلِ الْيَمَنِ: ائْتُونِي بِخَمِيسٍ أَوْ لَبِيسٍ آخُذُ مِنْكُمْ فِي الصَّدَقَةِ فَهُوَ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ وَخَيْرٌ لِلْمُهَاجِرِينَ بِالْمَدِينَةِ، فَقَالَ عَمْرٌو: ائْتُونِي بِعَرَضِ ثِيَابٍ. هٰذَا مُرْسَلٌ، طَاوُسٌ لَمْ يُدْرِكْ مُعَاذًا.

طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اہل یمن سے فرمایا: تم زکاۃ میں میرے پاس چادر اور لباس لے کر آؤ، کیونکہ یہ تمہارے لیے بھی نسبتاً آسان ہوگا اور مدینہ میں مہاجرین کے لیے بھی بہتر (اور مفید) ہوگا۔
عمرو نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ تم میرے پاس کپڑوں کی صورت میں سامانِ زکاۃ لے کر آؤ۔ یہ روایت مرسل ہے۔ طاؤس نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

[١٩٣١]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَاجِيَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ وَرْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا أَبِي، ثنا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ قَالَ: لَمْ تَكُنِ الْمَقَاثِي فِيمَا جَاءَ بِهِ مُعَاذٌ إِنَّمَا أَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنَ الْبُرِّ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، وَلَيْسَ فِي الْمَقَاثِي شَيْءٌ فَقَدْ كَانَتْ تَكُونُ عِنْدَنَا الْمَقْثَأَةُ تُخْرِجُ عَشَرَةَ آلَافٍ فَلَا يَكُونُ فِيهَا شَيْءٌ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ جن چیزوں میں زکاۃ لے کر آئے تھے ان میں کھیرے نہیں تھے، بلکہ انہوں نے صرف گندم، جَو، کھجور اور کشمش سے زکاۃ وصول کی۔ چنانچہ کھیروں میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی۔ ہمارے ہاں کھیروں کی ایک کھیتی تھی جو دس ہزار کھیرے اُگاتی تھی، تو ان میں کوئی چیز (یعنی زکاۃ) واجب نہیں ہوتی تھی۔

[١٩٣٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ

مالک بن اوس بن حدثان بیان کرتے ہیں کہ اس دوران کہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ان کے پاس ابوذر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہیں سلام کہا۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: اے ابوذر! کیسے ہیں آپ؟ انہوں نے کہا:

❶ سنن أبي داود: ١٥٩٩ ـ سنن ابن ماجه: ١٨١٤ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٨٨

عُثْمَانَ جَاءَهُ أَبُو ذَرٍّ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُثْمَانُ: كَيْفَ أَنْتَ يَا أَبَا ذَرٍّ؟ قَالَ: بِخَيْرٍ ثُمَّ قَامَ إِلَى سَارِيَةٍ فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَاحْتَوَشُوهُ فَكُنْتُ فِيمَنِ احْتَوَشَهُ، فَقَالُوا: يَا أَبَا ذَرٍّ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((فِي الْإِبِلِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا وَفِي الْبَزِّ صَدَقَتُهُ)). قَالَهَا بِالزَّايِ. ❶

خیریت سے ہوں۔ پھر وہ ایک ستون کے پاس جا کھڑے ہوئے تو لوگ بھی اُٹھ کر ان کے پاس چلے گئے اور انہیں گھیر لیا، میں بھی انہی لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے انہیں گھیر رکھا تھا۔ پھر لوگوں نے کہا: اے ابوذر! ہمیں رسول اللہ ﷺ کی کوئی حدیث سنائیے۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اونٹوں میں ان کی زکاۃ واجب ہوتی ہے، بکریوں میں ان کی زکاۃ لازم ہوتی ہے، گائیوں میں ان کی زکاۃ واجب ہوتی ہے اور ریشم کے کپڑوں میں ان کی زکاۃ پڑتی ہے۔ راوی نے اَلْبَزّ ''زاء'' کے ساتھ کہا ہے۔

[١٩٣٣]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، ثنا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ، ثنا مُوسَى، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فِي الْإِبِلِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْبَزِّ صَدَقَتُهَا، وَمَنْ دَفَعَ دَنَانِيرَ أَوْ دَرَاهِمَ أَوْ تِبْرًا أَوْ فِضَّةً لَا يَعُدُّهَا لِغَرِيمٍ وَلَا يُنْفِقُهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ كَنْزٌ يُكْوَى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). كَتَبَهُ مِنَ الْأَصْلِ الْعَتِيقِ وَفِي الْبَزِّ مُقَيَّدٌ. ❷

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں میں ان کی زکاۃ واجب ہوتی ہے، بکریوں میں ان کی زکاۃ، گائیوں میں ان کی زکاۃ اور ریشم کے کپڑوں میں ان کی زکاۃ لازم ہوتی ہے۔ جو شخص درہم و دینار یا سونا چاندی حاصل کرے اور اسے قرض خواہ کو نہ لوٹائے اور نہ ہی اللہ کے راستے میں خرچ کرے تو وہ مال ''کنز'' ہے جس سے اسے روز قیامت داغا جائے گا۔

[١٩٣٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ الرَّقِّيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِي الْإِبِلِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْغَنَمِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْبَقَرِ صَدَقَتُهَا، وَفِي الْبَزِّ صَدَقَتُهُ)). ❸

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اونٹوں میں ان کی زکاۃ واجب ہوتی ہے، بکریوں میں ان کی زکاۃ، گائیوں میں ان کی زکاۃ اور ریشم کے کپڑوں میں ان کی زکاۃ لازم ہوتی ہے۔

---

❶ مسند أحمد: ٢١٥٥٧

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٨٨

❸ مسند أحمد: ٢١٥٥٧

[١٩٣٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، وَالثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: بَعَثَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ بَقَرَةً تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً، وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ. ❶

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں یمن بھیجا اور حکم فرمایا کہ وہ ہر تیس گائیوں میں سے ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی، ہر چالیس میں سے ایک مُسِنہ (دو دانت والی گائے) اور ہر بالغ (غیر مسلم) شخص سے ایک دینار یا اس کی قیمت کے برابر معافری کپڑا وصول کریں۔

[١٩٣٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَقَالَ فِيهِ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ: حَالِمٍ، وَقَالَ مَعْمَرٌ: حَالِمَةٍ.

ایک اور سند سے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی مروی ہے۔ اس میں سفیان نے بالغ شخص کا لفظ بیان کیا جبکہ معمر نے بالغ عورت کا لفظ ذکر کیا۔

[١٩٣٧]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً، وَمِنْ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً، وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ.

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ نے انہیں یمن بھیجا تو انہیں حکم فرمایا کہ وہ ہر تیس گائیوں میں سے ایک سال کا بچھڑا یا بچھڑی، ہر چالیس میں سے ایک مُسِنہ (دو دانت والی گائے) اور ہر بالغ (غیر مسلم) شخص سے ایک دینار یا اس کی قیمت کے برابر معافری کپڑا وصول کریں۔

## بَابٌ: لَيْسَ فِي الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ

### کاشت وغیرہ میں کام آنے والے جانوروں میں زکاۃ نہیں پڑتی

[١٩٣٨]...... حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الصُّوفِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْمُؤَدِّبُ الْمَرْوَزِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْزَةَ الرَّقِّيُّ، عَنْ غَالِبٍ الْقَطَّانِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْإِبِلِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ)). كَذَا قَالَ غَالِبٌ الْقَطَّانُ وَهُوَ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کام کرنے والے اونٹوں میں زکاۃ نہیں پڑتی۔

غالب القطان نے بھی اسی طرح بیان کی اور میرے نزدیک وہ غالب بن عبید اللہ ہیں۔ واللہ اعلم

❶ سنن أبي داود: ١٥٧٧ - سنن ابن ماجه: ١٨٠٣ - جامع الترمذي: ٦٢٣ - مسند أحمد: ٢٢٠١٣ - المستدرك للحاكم: ١/ ٣٩٨

عِنْدِي غَالِبُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ . ❶

[١٩٣٩]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَمْعَانَ ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْوَاسِطِيُّ ، ثنا سَوَّارٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَطَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ ، وَلٰكِنْ فِي كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ ، وَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنٌّ أَوْ مُسِنَّةٌ)) . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کام کرنے والی گائیوں میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، البتہ ہر تیس گائیوں میں ایک سال کا ایک بچھڑا اور ہر چالیس گائیوں میں دو دانت والا ایک بیل یا گائے زکاۃ واجب ہوتی ہے۔

[١٩٤٠]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِي ، ثنا أَبُو بَدْرٍ ، ثنا زُهَيْرٌ ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ ، وَعَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ شَيْءٌ)) وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ: ((لَيْسَ عَلَى الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ شَيْءٌ)) . ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کام کاج کرنے والی گائیوں میں کچھ بھی واجب نہیں ہوتا۔ اور حرث کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ کام کرنے والی گائیوں پر کچھ لازم نہیں آتا۔

[١٩٤١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَنْجِيٍّ ، حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَبِي زَيْدٍ ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيٍّ ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْبَقَرِ الْعَوَامِلِ صَدَقَةٌ .

عاصم بن ضمرہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کام کاج کرنے والی گائیوں میں زکاۃ نہیں پڑتی۔

[١٩٤٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ رِشْدِينَ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: لَا يُؤْخَذُ مِنَ الْبَقَرِ الَّتِي يُحْرَثُ عَلَيْهَا مِنَ الزَّكَاةِ شَيْءٌ . ❹

ابو الزبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ گائیاں جو کھیتی باڑی کے کام آتی ہیں، ان پر کچھ بھی زکاۃ واجب نہیں ہوتی۔

## بَابُ تَفْسِيرِ الْخَلِيطَيْنِ وَمَا جَاءَ فِي الزَّكَاةِ عَلَى الْخَلِيطَيْنِ

### دو چیزوں کو ملانے کا مفہوم اور ان پر جو زکاۃ واجب ہوتی ہے

[١٩٤٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ ، ثنا الْوَلِيدُ ، عَنِ ابْنِ

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی صحبت میں رہا۔ پھر انہوں نے لمبی بات بیان کی

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٦٦

❷ المعجم الكبير للطبراني: ١١/ ٤٠

❸ . أبي داود: ١٥٧٢ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٣/ ١٣٠

❹ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١١٦

لَهِيعَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: صَحِبْتُ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ فَذَكَرَ كَلَامًا، فَقَالَ: أَلَا إِنِّي سَمِعْتُهُ ذَاتَ يَوْمٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفَرَّقٍ، وَالْخَلِيطَانِ مَا اجْتَمَعَ عَلَى الْحَوْضِ وَالرَّاعِي وَالْفَحْلِ)). ❶

اور کہا: سنو! یقیناً ایک روز میں نے انہیں یہ بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اکٹھے مال کو جدا جدا نہ کیا جائے (تا کہ زکاۃ سے بچ سکیں) اور جدا جدا مال کو اکٹھا نہ کیا جائے (تا کہ دو الگ مالوں کو ملا کر زکاۃ وصول کر سکیں) اور دو حصے دار وہ ہوتے ہیں جو حوض پر، چرانے پر اور جفتی کرانے پر ایک ساتھ (حصے دار) ہوں۔

[١٩٤٤]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُوسٰى، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ فِي الْمُثِيرَةِ صَدَقَةٌ)). ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہل چلانے اور پانی نکالنے والی گائے (یا بیل) میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی۔

[١٩٤٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَطَاءً عَنِ النَّفَرِ الْخُلَطَاءِ لَهُمْ أَرْبَعُونَ شَاةً، قَالَ: عَلَيْهِمْ شَاةٌ، فَإِنْ كَانَتْ لِوَاحِدٍ تِسْعَةٌ وَثَلَاثُونَ وَلِلْآخَرِ شَاةٌ، قَالَ: عَلَيْهِمَا شَاةٌ.

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ میں نے عطاء رحمہ اللہ سے ایسے حصے داروں کی جماعت کے بارے میں سوال کیا جن کے پاس چالیس بکریاں ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: ان پر (بہ طورِ زکاۃ) ایک بکری دینا لازم ہے، اور اگر ایک شخص کی ملکیت میں اُنتالیس بکریاں ہوں جبکہ دوسرے کی صرف ایک بکری ہو تو ان دونوں پر بھی ایک بکری (زکاۃ میں دینا) لازم ہوگی۔

[١٩٤٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا رَوْحٌ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْحَسَنِ بِصَحِيفَةٍ فِيهَا مَسَائِلُ يَسْأَلُهُ عَنْهَا، فَمَا تَتَعْتَعَ فِي شَيْءٍ مِنْهَا حَتّٰى أَتَى عَلَى أَرْبَعِينَ شَاةً بَيْنَ نَفْسَيْنِ، فَقَالَ: فِيهَا شَاةٌ عَلَيْهِمَا.

حمید بن ہلال بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حسن رحمہ اللہ کے پاس ایک صحیفہ لے کر آیا جس میں کچھ مسائل تھے جن کے بارے میں وہ آپ سے سوال کر رہا تھا، تو وہ ان میں سے کسی بھی مسئلے میں نہیں اٹکے، یہاں تک کہ جب دو آدمیوں (کی حصہ داری) میں چالیس بکریوں کی ملکیت کا مسئلہ آیا تو انہوں نے فرمایا: ان دونوں پر ایک بکری (زکاۃ میں دینا) لازم ہوگی۔

[١٩٤٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، ثنا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ

سُوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی ﷺ کی طرف سے زکاۃ وصول کرنے والے صاحب آئے، میں ان کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا تو میں نے انہیں کہتے سنا: یقیناً مجھے یہ

❶ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ١٠٦

❷ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ١١٦۔ مصنف عبد الرزاق: ٦٨٢٨

أَبِي صَالِحٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَجَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ فِي عَهْدِي أَنْ لَا آخُذَ مِنْ رَاضِعِ لَبَنٍ شَيْئًا، قَالَ: وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ. وَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ، فَقَالَ: خُذْ هٰذِهِ، فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا. ❶

تاکیدی حکم ہوا ہے کہ میں دودھ پلانے والے جانوروں سے کچھ نہ وصول کروں۔ انہوں نے بیان کیا کہ الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے۔ ان کے پاس ایک آدمی بڑی کوہان والی اونٹنی لے کر آیا، تو انہوں نے اسے وصول کرنے سے انکار کر دیا۔

[١٩٤٨]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو حُمَيْدٍ الْجَلَّابُ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَيْسَرَةَ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَعَدْتُ إِلَيْهِ، فَقُلْتُ: إِيشْ فِي كِتَابِكَ؟ فَقَالَ: أَنْ لَا أُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ وَلَا أَجْمَعَ بَيْنَ مُفْتَرِقٍ. فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ، فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا.

سُوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس نبی ﷺ کے (بھیجے ہوئے) زکاۃ وصول کرنے والے صاحب آئے، میں ان کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو میں نے ان سے کہا: آپ کی تحریر میں کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا: یہ (لکھا ہوا ہے) کہ میں اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کروں اور الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کروں۔ پھر ان کے پاس ایک آدمی بڑی کوہان والی اونٹنی لے کر آیا تو انہوں نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

[١٩٤٩]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي لَيْلَى الْكِنْدِيِّ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا مُصَدِّقُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَقَرَأْتُ فِي كِتَابِهِ: ((لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ))، قَالَ: فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ عَظِيمَةٍ حَسْنَاءَ مُلَمْلَمَةٍ، فَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا وَقَالَ: مَا عُذْرِي عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَخَذْتُ هٰذِهِ مِنْ مَالِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ؟ . قَالَ يَحْيَى: ثُمَّ سَمِعْتُ شَرِيكًا بَعْدُ يَذْكُرُ هٰذَا الْحَدِيثَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ، فَذَكَرْتُهُ لِوَكِيعٍ، فَقَالَ: إِنَّمَا سَمِعْنَاهُ مِنْهُ عَنْ عُثْمَانَ.

سُوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کے (بھیجے ہوئے) زکاۃ وصول کرنے والے صاحب ہمارے پاس تشریف لائے، تو میں نے ان کی کتاب میں (نبی ﷺ کا یہ حکم لکھا ہوا) پڑھا کہ زکاۃ کے ڈر سے الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر ان کے پاس ایک آدمی بہت بڑی، خوبصورت اور گوشت سے بھری ہوئی اونٹنی لے کر آیا تو انہوں نے اسے وصول کرنے سے انکار کر دیا، اور کہا: جب میں ایک مسلمان آدمی کے مال سے اس کو وصول کروں گا تو رسول اللہ ﷺ کے ہاں کیا عذر پیش کروں گا؟

یحییٰ کہتے ہیں کہ پھر میں نے اس کے بعد شریک کو یہ حدیث عمران بن مسلم سے بیان کرتے سنا اور انہوں نے سُوید بن غفلہ سے روایت کیا۔ میں نے یہ وکیع سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا: ہم نے انہیں اس کو صرف عثمان سے روایت کرتے سنا۔

❶ مسند أحمد: ١٨٨٣٧

## بَابُ مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

## جس مال کی زکاۃ ادا کر دی جاتی ہے وہ "کنز" نہیں رہتا

[١٩٥٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ الْبَاهِلِيُّ ، نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ ، نا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْطَاكِيُّ قَاضِي الْمِصِّيصَةِ ، حَدَّثَنَا أَبُو حُمَيْدٍ الْحِمْصِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُهَاجِرٍ ، عَنْ ثَابِتٍ يَعْنِي ابْنَ عَجْلَانَ ، ثنا عَطَاءٌ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَلْبَسُ أَوْضَاحًا مِنْ ذَهَبٍ ، فَسَأَلَتْ عَنْ ذَالِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَتْ: أَكَنْزٌ هُوَ؟ فَقَالَ: ((إِذَا أَدَّيْتِ زَكَاتَهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ)) . الْمَعْنَى وَاحِدٌ . ❶

عطاء رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سونے کے زیورات پہنا کرتی تھیں، تو انہوں نے اس بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا یہ "کنز" ہے؟ (یعنی کیا یہ ایسا خزانہ ہے کہ جس کے بارے میں قرآن میں عذاب کی وعید بیان ہوئی ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اس کی زکاۃ ادا کر دو تو یہ کنز نہیں رہتا۔

## بَابُ زَكَاةِ الْحُلِيِّ

## زیورات کی زکاۃ کا بیان

[١٩٥١]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو نَشِيطٍ ، ثنا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَطَاءٍ أَخْبَرَهُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، أَنَّهُ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَى فِي يَدَيَّ فَتَخَاتٍ مِنْ وَرِقٍ ، فَقَالَ: ((مَا هٰذَا يَا عَائِشَةُ؟)) ، فَقُلْتُ: صَنَعْتُهُنَّ أَتَزَيَّنُ لَكَ فِيهِنَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: ((أَتُؤَدِّينَ زَكَاتَهُنَّ؟)) ، فَقُلْتُ: لَا ، أَوْ مَا شَاءَ اللّٰهُ مِنْ ذَالِكَ ، قَالَ: ((هُنَّ حَسْبُكِ مِنَ النَّارِ)) .
مُحَمَّدُ بْنُ عَطَاءٍ هٰذَا مَجْهُولٌ . ❷

عبداللہ بن شداد بن ھاد بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور انہوں نے میرے ہاتھ میں چاندی کی موٹی موٹی انگوٹھیاں دیکھیں تو فرمایا: اے عائشہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے انہیں آپ کی خاطر زینت کے لیے پہنا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟ میں نے کہا: نہیں۔ یا اسی طرح کی کوئی بات کہی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں جہنم میں لے جانے کے لیے یہی کافی ہیں۔

---

❶ سنن أبي داود: ١٥٦٤۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ١٤٠

❷ سنن أبي داود: ١٥٦٥۔المستدرك للحاكم: ١/ ٣٨٩۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ١٣٩۔المعرفة للبيهقي: ٦/ ١٤٤

[١٩٥٢]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ، ثنا نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ، ح وحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُونُسَ بْنِ مَسْعَدَةَ الْفَزَارِيُّ، ثنا أُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثنا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ الْحَبْحَابِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ، تَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِطَوْقٍ فِيهِ سَبْعُونَ مِثْقَالًا مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ خُذْ مِنْهُ الْفَرِيضَةَ، فَأَخَذَ مِنْهُ مِثْقَالًا وَثَلَاثَةَ أَرْبَاعِ مِثْقَالٍ. أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ مَتْرُوكٌ، وَلَمْ يَأْتِ بِهِ غَيْرُهُ.

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بڑا ہار لے کر آئی جس میں ستر مثقال سونا لگا ہوا تھا، میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس سے فرض زکاۃ وصول کر لیجیے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے پونے دو مثقال سونا وصول کر لیا۔

ابوبکر الہذلی متروک راوی ہے اور اس کے علاوہ کسی نے اس روایت کو بیان نہیں کیا۔

[١٩٥٣]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ زِيَادٍ، ثنا نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْهُذَلِيُّ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ بِهَذَا مِثْلَهُ، وَزَادَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فِي الْمَالِ حَقٌّ سِوَى الزَّكَاةِ، قَالَ: ((نَعَمْ))، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ﴾ (البقرة:١٧٧).

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ (سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ) میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا زکاۃ کے علاوہ بھی مال میں کوئی حق ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَآتَى الْمَالَ عَلَى حُبِّهِ﴾ ''اور اس نے مال کی محبت کے باوجود اسے (راہِ خدا میں) دیا۔''

[١٩٥٤]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْخُتُلِّيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ غَالِبٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثنا أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ مَيْمُونٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ)).

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: زیور میں زکاۃ واجب ہوتی ہے۔

[١٩٥٥]..... وَعَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ: قَالَ: لَيْسَ فِي الْحُلِيِّ زَكَاةٌ. أَبُو حَمْزَةَ هَذَا مَيْمُونٌ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ. ❶

شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: زیور میں زکاۃ نہیں پڑتی۔

یہ جو ابوحمزہ راوی ہے اس کا نام میمون ہے اور یہ حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[١٩٥٦]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ

عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب

❶ معرفة للبيهقي: ٦/ ١٤٤

الْفَارِسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أنا الْحُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَا بَأْسَ بِلُبْسِ الْحُلِيِّ إِذَا أُعْطِيَ زَكَاتُهُ. ❶

زیور کی زکاۃ ادا کی جائے تو اسے پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

[۱۹۵۷]...... وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ إِلَى خَازِنِهِ سَالِمٍ: أَنْ يُخْرِجَ زَكَاةَ حُلِيِّ بَنَاتِهِ كُلَّ سَنَةٍ. ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے خزانچی سالم کے نام یہ پیغام لکھا کرتے تھے کہ وہ ان کی بیٹیوں کے زیور کی ہر سال زکاۃ ادا کیا کریں۔

[۱۹۵۸]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُقَاتِلٍ الرَّازِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، ثنا قَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّ لِي حُلِيًّا وَإِنَّ زَوْجِي خَفِيفُ ذَاتِ الْيَدِ، وَأَنَّ لِي بَنِي أَخٍ أَفَيُجْزِي عَنِّي أَنْ أَجْعَلَ زَكَاةَ الْحُلِيِّ فِيهِمْ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). هٰذَا وَهْمٌ وَالصَّوَابُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ هٰذَا مُرْسَلٌ مَوْقُوفٌ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا: میرے پاس کچھ زیورات ہیں اور میرا خاوند تنگدست ہے، میرے کچھ بھتیجے بھی ہیں، تو کیا مجھ سے کفایت کرسکتا ہے کہ اگر میں زیورات کی زکاۃ ان ہی کو دے دیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جی ہاں۔

یہ وہم ہے جبکہ درست یہ ہے کہ یہ ابراہیم سے مروی ہے اور انہوں نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ یہ مرسل موقوف ہے۔

[۱۹۵۹]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا الْفِرْيَابِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، أَنَّ امْرَأَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ سَأَلَتْ عَنْ حُلِيٍّ لَهَا، قَالَ: إِذَا بَلَغَ مِائَتَيْنِ فَفِيهِ الزَّكَاةُ، قَالَتْ: إِنَّ فِي حِجْرِي بَنِي أَخٍ لِي أَفَأَضَعُهُ فِيهِمْ؟ قَالَ: نَعَمْ. مَوْقُوفٌ.

علقمہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی نے (ان سے) اپنے زیورات کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: جب وہ دوسو (درہم کی قیمت) کو پہنچ جائیں تو ان میں زکاۃ واجب ہوگی۔ انہوں نے کہا: میرے زیر کفالت میرے بھتیجے ہیں، تو کیا میں اس (زکاۃ) کو ان میں صرف کر دوں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ یہ روایت موقوف ہے۔

## بَابٌ: لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ حَتَّى يُعْتَقَ

## مکاتب غلام کے مال میں تب تک زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ اسے آزاد نہ کر دیا جائے

[۱۹۶۰]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، وَعَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: نا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ، ثنا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکاتب کے مال میں تب تک زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ اسے آزاد نہ کر دیا جائے۔ (مکاتب سے مراد وہ غلام ہوتا

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٣٩

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٣/ ١٥٤

بَزِيعٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي مَالِ الْمُكَاتَبِ زَكَاةٌ حَتَّى يُعْتَقَ)). ❶

ہے جس کے ساتھ اس کے مالک نے یہ معاہدہ کیا ہو کہ تم اتنی رقم ادا کر دو گے تو آزاد ہو جاؤ گے)۔

[۱۹٦۱]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، ثنا حَجَّاجٌ، وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِمَا أَسْوِرَةٌ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيَسُرُّكُمَا أَنْ يُسَوِّرَكُمَا اللّٰهُ بِأَسْوِرَةٍ مِنْ نَارٍ؟))، قَالَا: لَا، قَالَ: ((فَأَدِّيَا حَقَّ هٰذَا)). وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ: عَلَيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ، وَقَالَ أَيْضًا: فَأَدِّيَا حَقَّ هٰذَا عَلَيْكُمَا، يَعْنِي الزَّكَاةَ، حَجَّاجٌ هُوَ ابْنُ أَرْطَأَةَ لَا يُحْتَجُّ بِهِ. ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: اہل یمن میں سے دو عورتیں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے سونے کے کنگن پہن رکھے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات اچھی لگے گی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ان دونوں کا حق (یعنی زکاۃ) ادا کیا کرو۔
ابن نمیر بیان کرتے ہیں کہ ان دونوں نے سونے کے دو کنگن پہنے ہوئے تھے۔ اسی طرح انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) اس کا جو تم دونوں پر حق لاگو ہوتا ہے اسے ادا کیا کرو، یعنی زکاۃ۔ حجاج سے مراد ابن ارطاۃ ہے اور اس سے دلیل نہیں پکڑی جا سکتی۔

[۱۹٦۲]...... وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الصَّوَّافُ، ثنا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا سُرَيْجٌ، ثنا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ لِامْرَأَتِي حُلِيًّا مِنْ عِشْرِينَ مِثْقَالًا، قَالَ: ((فَأَدِّي زَكَاتَهُ نِصْفَ مِثْقَالٍ)). يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ مَتْرُوكٌ، وَهٰذَا وَهْمٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ مَوْقُوفٌ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے کہا: میری بیوی کے پاس بیس مثقال زیورات ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی نصف مثقال زکاۃ ادا کرو۔
یحییٰ بن ابی انیسہ متروک راوی ہے اور (اس کو نبی ﷺ کا فرمان قرار دینا) وہم ہے، جبکہ درست بات یہ ہے کہ یہ روایت مرسل موقوف ہے۔

[۱۹٦۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا سَعِيدٌ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّ امْرَأَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ سَأَلَتْهُ عَنْ طَوْقٍ لَهَا

ابراہیم رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے اپنے ہار کے بارے میں سوال کیا جس میں بیس مثقال سونا لگا ہوا تھا کہ کیا میں اس کی زکاۃ ادا کروں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: کتنی؟ ابن مسعود رضی اللہ عنہ

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٠٩

❷ مسند أحمد: ٦٦٦٧، ٦٩٠١

فِيهِ عِشْرُونَ مِثْقَالًا مِنَ الذَّهَبِ ، فَقَالَتْ: أُزَكِّيهِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَتْ: كَمْ؟ قَالَ: خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ، قَالَتْ: أُعْطِيهَا فُلَانًا ، ابْنُ أَخٍ لَهَا يَتِيمٌ فِي حِجْرِهَا ، قَالَ: نَعَمْ إِنْ شِئْتِ .

نے فرمایا: پانچ درہم۔ انہوں نے پوچھا: کیا میں اسے فلاں کو دے دیا کروں؟ وہ ان کا یتیم بھتیجا تھا اور ان کے زیر کفالت تھا۔ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، اگر تم چاہو۔

[١٩٦٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ، ثنا يَحْيَى ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، ثنا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: كَانَ لِامْرَأَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ حُلِيٌّ فَقَالَتْ لِابْنِ مَسْعُودٍ: أُعْطِي زَكَاتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قَالَتْ: أُعْطِي ابْنَ أَخِي يَتِيمًا؟ قَالَ: نَعَمْ .

ابراہیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی کے پاس کچھ زیورات تھے، تو انہوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا میں اس کی زکاۃ ادا کیا کروں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ ان (کی بیوی) نے پوچھا: کیا میں (اس کی زکاۃ) اپنے یتیم بھتیجے کو دے سکتی ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[١٩٦٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي رَجَاءٍ ، ثنا وَكِيعٌ ، ثنا شَرِيكٌ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ الْحُلِيِّ ، فَقَالَ: لَيْسَ فِيهِ زَكَاةٌ . ❶

علی بن سُلیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے زیور کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں زکاۃ نہیں پڑتی۔

[١٩٦٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ ، ثنا يَحْيَى الْقَطَّانُ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: كَانَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَنَاتِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ تُصْدَقُ أَلْفَ دِينَارٍ فَتَجْعَلُ لَهَا مِنْ ذَالِكَ حُلِيًّا بِأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ وَلَا يُرَى فِيهِ صَدَقَةٌ .

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی صاحبزادیوں میں سے ایک عورت کو ایک ہزار دینار دیے گئے، تو انہوں نے ان میں سے چار سو دینار کے اپنے لیے زیورات بنا لیے، اور اس میں زکاۃ کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

[١٩٦٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَنْبَأَ عُبَيْدُ اللهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، قَالَ: لَا زَكَاةَ فِي الْحُلِيِّ . ❷

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: زیورات میں زکاۃ نہیں پڑتی۔

[١٩٦٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، ثنا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُحَلِّي بَنَاتَهُ بِأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ وَلَا يُخْرِجُ زَكَاتَهُ .

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے صاحبزادیوں کے چار سو دینار کے زیورات بنایا کرتے تھے اور ان کی زکاۃ نہیں نکالتے تھے۔

[١٩٦٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ ، ثنا وَكِيعٌ ، ثنا هِشَامُ بْنُ

فاطمہ بنت منذر سے مروی ہے کہ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما اپنی بیٹیوں کے سونے کے زیورات بنایا کرتی تھیں، جن کی

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٣٨

❷ مصنف عبد الرزاق: ٧٠٤٧

عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا كَانَتْ تُحَلِّي بَنَاتِهَا بِالذَّهَبِ وَلَا تُزَكِّيهِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِينَ أَلْفًا. ❶

مالیت پچاس ہزار ہوتی تھی، اوران کی زکاۃ نہیں دیتی تھیں۔

## بَابُ وُجُوبِ الزَّكَاةِ فِي مَالِ الصَّبِيِّ وَالْيَتِيمِ
## بچے اور یتیم کے مال میں زکاۃ کا وجوب

[۱۹۷۰]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ الْهُذَلِيُّ الْأَزْدِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ فَخَطَبَ النَّاسَ، فَقَالَ: ((مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهُ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ لَهُ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتَّى تَأْكُلَهُ الصَّدَقَةُ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا، تو فرمایا: جو شخص کسی ایسے یتیم کا سرپرست ہو کہ جس کے پاس مال ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اس کے مال کی تجارت کرتا رہے اور اسے (یوں ہی) مت چھوڑ دے، کہ اسے زکاۃ ہی کھا جائے (یعنی ایسا نہ کرے کہ اس سے تجارت وغیرہ نہ کرے اور ہر سال اس کی زکاۃ دے دے کر اسے ختم ہی کر ڈالے)۔

[۱۹۷۱]..... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْعَطَّارُ بِالْكُوفَةِ، ثنا أَبِي، ثنا مِنْدَلٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْفَظُوا الْيَتَامٰى فِي أَمْوَالِهِمْ لَا تَأْكُلُهَا الزَّكَاةُ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیموں کے مالوں کے بارے میں ان کا خیال رکھو، کہیں اسے زکاۃ نہ کھا جائے۔



[۱۹۷۲]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَزَّازُ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ، ثنا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِي مَالِ الْيَتِيمِ زَكَاةٌ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیم کے مال میں (بھی) زکاۃ واجب ہوتی ہے۔

[۱۹۷۳]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أنا عَبْدُ

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یتیموں کے مالوں کے ذریعے (رزق)

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٣٨

❷ جامع الترمذي: ٦٤١

الْوَهَّابِ، ثنا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: ((ابْتَغُوا بِأَمْوَالِ الْيَتَامَى لَا تَأْكُلُهَا الصَّدَقَةُ)).

تلاش کرو (یعنی ان کے مال سے کاروبار کرو) تا کہ اسے زکاۃ ہی نہ کھا جائے۔

[۱۹۷۴]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ صَلْتٍ الْمَكِّيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: كَانَتْ أَمْوَالُهُمْ عِنْدَ عَلِيٍّ فَلَمَّا دَفَعَهَا إِلَيْهِمْ وَجَدُوهَا بِنَقْصٍ فَحَسَبُوهَا مَعَ الزَّكَاةِ، فَوَجَدُوهَا تَامَّةً فَأَتَوْا عَلِيًّا فَقَالَ: كُنْتُمْ تَرَوْنَ أَنْ يَكُونَ عِنْدِي مَالٌ لَا أُزَكِّيهِ. ❶

ابورافع بیان کرتے ہیں کہ ان کے اموال سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، جب انہوں نے وہ ان کو واپس کیے تو انہوں نے ان اموال میں کچھ کمی دیکھی، پھر انہوں نے زکاۃ کو ملا کر حساب کیا تو وہ پورے ہو گئے۔ چنانچہ وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، تو انہوں نے فرمایا: تم سمجھتے ہو کہ میرے پاس مال پڑا رہتا اور میں اس کی زکاۃ نہ ادا کرتا؟

[۱۹۷۵]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا أَشْعَثُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ صَلْتٍ الْمَكِّيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَقْطَعَ أَبَا رَافِعٍ أَرْضًا، فَلَمَّا مَاتَ أَبُو رَافِعٍ بَاعَهَا عُمَرُ بِثَمَانِينَ أَلْفًا فَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَكَانَ يُزَكِّيهَا، فَلَمَّا قَبَضَهَا وَلَدُ أَبِي رَافِعٍ عَدُّوا مَالَهُمْ فَوَجَدُوهَا نَاقِصَةً، فَأَتَوْا عَلِيًّا فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: أَحَسَبْتُمْ زَكَاتَهَا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَحَسَبُوا زَكَاتَهَا فَوَجَدُوهَا سَوَاءً، فَقَالَ عَلِيٌّ: كُنْتُمْ تَرَوْنَ عِنْدِي مَالٌ لَا أُؤَدِّي زَكَاتَهُ.

ابن ابی رافع بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ابورافع رضی اللہ عنہ کو زمین الاٹ کی تھی۔ جب ابورافع رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو اسی ہزار کے عوض بیچ دیا اور اس رقم کو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دیا۔ وہ اس کی زکاۃ ادا کیا کرتے تھے۔ پھر جب ابورافع رضی اللہ عنہ کی اولاد نے اس رقم کو اپنے قبضے میں لیا اور انہوں نے اپنے مال کی گنتی کی تو اسے کم پایا، چنانچہ وہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہیں بتلایا (کہ رقم تو کم ہے)۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا تم نے اس کی زکاۃ کا حساب کیا ہے؟ تو انہوں نے جب اس کی زکاۃ کا حساب کیا تو رقم پوری ہو گئی۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم سمجھتے ہو کہ میرے پاس مال پڑا رہے اور میں اس کی زکاۃ نہ ادا کروں؟

## بَابُ اسْتِقْرَاضِ الْوَصِيِّ مِنْ مَالِ الْيَتِيمِ
## وصی کا یتیم بچے کے مال سے بطورِ قرض کچھ لینا

[۱۹۷۶]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا ابْنُ أَبِي عَوْنٍ، وَصَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ،

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس ایک یتیم کا مال تھا، تو وہ اس سے بہ طورِ قرض بھی لے لیا کرتے تھے اور بسا اوقات وہ اس کے ضامن بھی بن جاتے تھے (یعنی اس

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٠٨

عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ عِنْدَهُ مَالُ يَتِيمٍ فَكَانَ يَسْتَقْرِضُ مِنْهُ، وَرُبَّمَا ضَمِنَهُ وَكَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ إِذَا وَلِيَهُ. ❶

بات کی ذِمہ داری لے لیتے تھے کہ اگر دوسرا شخص ادائیگی میں کوتاہی کرے گا تو اس کی طرف سے وہ ادا کریں گے) اور جب وہ یتیم کے سرپرست بنتے تو اس کے مال سے زکاۃ بھی ادا کیا کرتے تھے۔

[۱۹۷۷]...... أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ، ثنا يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أَنْبَأَ أَبُو الرَّبِيعِ السَّمَّانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ابْتَغُوا بِأَمْوَالِ الْيَتَامٰى لَا تَسْتَهْلِكُهَا الزَّكَاةُ. ❷

عبید بن عمیر سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یتیموں کے اموال کے ذریعے (رزق) تلاش کرو، کہیں اسے زکاۃ ہی نہ ختم کر ڈالے۔

[۱۹۷۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، ثنا مُسْلِمٌ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَكِّي مَالَ الْيَتِيمِ وَيَسْتَقْرِضُ مِنْهُ وَيَدْفَعُهُ مُضَارَبَةً.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما یتیم کے مال کی زکاۃ ادا کیا کرتے تھے، اس سے بہ طور قرض بھی لے لیتے اور اسے مضاربت کے طور پر بھی دیتے تھے۔ (شرعی اصطلاح میں نفع تجارت میں معاہدۂ شرکت کو مضاربت کہتے ہیں، جس میں ایک شخص کا مال ہوتا ہے اور دوسرے کی محنت ہوتی ہے)۔

[۱۹۷۹]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْقُرْمِيسِينِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا مُنِيرُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُجَاهِدِ بْنِ وَرْدَانَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَى أَبَا رَافِعٍ مَوْلَاهُ أَرْضًا فَعَجَزَ عَنْهَا فَمَاتَ، فَبَاعَهَا عُمَرُ بِمِائَتَيْ أَلْفِ وَثَمَانِيَةِ آلَافِ دِينَارٍ، وَأَوْصَى إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَكَانَ يُزَكِّيهَا كُلَّ سَنَةٍ حَتَّى أَدْرَكَ بَنُوهُ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِمْ فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ نَاقِصًا فَأَتَوْهُ، فَقَالُوا: إِنَّا وَجَدْنَا مَالَنَا نَاقِصًا، فَقَالَ: أَحَسَبْتُمْ زَكَاتَهُ؟ فَقَالُوا: لَا، قَالَ: احْسِبُوا زَكَاتَهُ، فَحَسَبُوهُ فَوَجَدُوهُ سَوَاءً.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے آزاد کردہ غلام ابورافع کو زمین دی تو وہ اس (کی کاشت وغیرہ) سے عاجز آ گئے۔ چنانچہ جب انہوں نے وفات پائی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے دو لاکھ آٹھ ہزار دینار کے عوض بیچ دیا اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو (وہ رقم سنبھالنے کا) حکم فرمایا۔ چنانچہ وہ ہر سال اس کی زکاۃ ادا کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ ان کی اولاد بڑی ہوگئی تو آپ نے وہ مال ان کے حوالے کر دیا۔ جب انہوں نے اس کا حساب کیا تو اسے کم محسوس کیا تو وہ علی رضی اللہ عنہ کے پاس آ گئے اور کہا: ہمیں اپنا مال کم لگ رہا ہے تو آپ نے فرمایا: کیا تم نے اس کی زکاۃ کا حساب لگایا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں تو آپ نے فرمایا: اس کی زکاۃ کا حساب لگاؤ (یعنی جو مال اس کی زکاۃ میں نکالا ہے اسے بھی اس میں شمار کرو)۔ چنانچہ جب انہوں نے حساب کیا تو رقم پوری ہوگئی۔

[۱۹۸۰]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ١٠٨

❷ سلف برقم: ١٩٧٣

سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ عَلِيًّا زَكَّى أَمْوَالَ بَنِي أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: فَلَمَّا دَفَعَهَا إِلَيْهِمْ وَجَدُوهَا بِنَقْصٍ، فَقَالُوا: إِنَّا وَجَدْنَاهَا بِنَقْصٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَتَرَوْنَ أَنْ يَكُونَ عِنْدِي مَالٌ لَا أُزَكِّيهِ؟

ابورافع رضی اللہ عنہ کے بیٹوں کے مال کی زکاۃ ادا کی۔ پھر جب انہوں نے وہ مال ان کے حوالے کیا تو انہیں وہ کم لگا۔ چنانچہ انہوں نے کہا: ہمیں یہ مال کم لگ رہا ہے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کیا سمجھتے ہو کہ میرے پاس مال پڑا رہتا اور میں اس کی زکاۃ ادا نہ کرتا؟

[۱۹۸۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، ثنا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، ثنا أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا يَجِبُ عَلَى مَالِ الصَّغِيرِ زَكَاةٌ حَتَّى تَجِبَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ. ابْنُ لَهِيعَةَ لَا يُحْتَجُّ بِهِ.

عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: چھوٹے بچے کے مال پر تب تک زکاۃ واجب نہیں ہوتی جب تک کہ اس پر نماز واجب نہ ہو جائے۔
ابن لہیعہ ایسا راوی ہے کہ اس سے دلیل نہیں پکڑی جا سکتی۔

[۱۹۸۲]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَابْنَتُهَا مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَفِي يَدِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ، فَقَالَ: ((هَلْ تُعْطِينَ زَكَاةَ هَذَا؟))، قَالَتْ: لَا، قَالَ: ((فَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللَّهُ بِسُوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ؟))، قَالَ: فَخَلَعَتْهُمَا وَقَالَتْ: هُمَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ. ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: اہل یمن میں سے ایک عورت اور اس کی بیٹی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور اس کے ہاتھ میں سونے کے دو موٹے موٹے کنگن تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس کی زکاۃ ادا کرتی ہو؟ اس عورت نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں یہ بات اچھی لگتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں آگ کے دو کنگن پہنائے؟ تو اس عورت نے (یہ سن کر) دونوں کنگن اُتار دیے اور کہا: یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے لیے ہیں۔

## بَابُ زَكَاةِ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ
## اُونٹ اور بکریوں کی زکاۃ کا بیان

[۱۹۸۳]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ قَوْهِيٍّ بِالْمِفْتَحِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الدُّولَابِيُّ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ أَرْقَمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی کتاب میں یہ لکھا ہوا دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ چرنے والے اونٹوں میں ایک بکری (زکاۃ واجب ہوتی) ہے، دس اونٹوں میں دو بکریاں، پندرہ اونٹوں میں تین بکریاں، بیس اونٹوں میں چار بکریاں اور پچیس اونٹوں میں پانچ بکریاں (یہ

❶ سنن أبي داود: ١٥٦٣ ـ سنن النسائي: ٥/ ٣٨

قَالَ: ((فِي صَدَقَةِ الْإِبِلِ فِي خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ سَائِمَةٍ شَاةٌ، وَفِي عَشْرٍ شَاتَانِ، وَفِي خَمْسَةَ عَشَرَ ثَلَاثُ شِيَاهٍ، وَفِي عِشْرِينَ أَرْبَعُ شِيَاهٍ، وَفِي خَمْسٍ وَعِشْرِينَ خَمْسُ شِيَاهٍ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ مَخَاضٍ، فَإِنْ لَمْ يُوجَدْ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسَةٍ وَأَرْبَعِينَ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ إِلَى سِتِّينَ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَإِنْ زَادَتْ وَاحِدَةً فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ جَذَعَةٌ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ)). كَذَا رَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ مَتْرُوكٌ. ❶

طور زکاۃ ادا کرنا واجب ہوتی) ہیں۔ پھر اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو پینتیس اونٹوں تک (کی زکاۃ) میں ایک سال کی مادہ اونٹنی ہے، لیکن اگر یہ نہ ملے تو پھر دو سال کا ایک نر اونٹ (زکاۃ میں) دے دیا جائے۔ پھر اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو پینتالیس اونٹوں تک (کی زکاۃ) میں دو سال کی مادہ اونٹنی ہے۔ اگر اس سے ایک بھی بڑھ جائے تو ساٹھ اونٹوں تک (کی زکاۃ) میں تین سال کی مادہ اونٹنی ہے جو جفتی کے قابل ہو۔ پھر اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو پچھتر اونٹوں تک (کی زکاۃ) میں چار سالہ اونٹنی ہے۔ لیکن اگر ایک بھی بڑھ جائے تو نوے اونٹوں تک (کی زکاۃ) میں دو دو سال کی دو مادہ اونٹنیاں ہیں۔ پھر اگر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ایک سو بیس اونٹوں تک (کی زکاۃ) میں تین تین سال کی دو اونٹنیاں ہیں۔ اور اگر اس سے ایک بھی بڑھ جائے تو ہر چالیس میں ایک چار سالہ اونٹنی اور ہر پچاس میں تین سال کی ایک مادہ اونٹنی ہے جو جفتی کے قابل ہو۔

[١٩٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ فِي آخَرِينَ، وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، قَالُوا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ وَجَّهَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ إِلَى الْبَحْرَيْنِ فَكَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ: هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا رَسُولَهُ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِهِ: فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ فَفِيهَا فِي كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو منصب خلافت پر فائز کیا گیا تو انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ بحرین کی جانب بھیجا اور انہیں یہ خط لکھا: یہ رسول اللہ ﷺ کے فرض کردہ زکاۃ کے وہ مقررہ اصول ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم فرمایا تھا۔ ان اصولوں کے مطابق جب مسلمانوں سے زکاۃ وصول کی جائے تو انہیں زکاۃ ادا کر دینی چاہیے اور جس سے اس سے زیادہ کا مطالبہ کیا جائے وہ زیادہ نہ دے۔ (ان اصولوں کی تفصیل یہ ہے کہ) چوبیس اور اس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری (زکاۃ ادا کرنا) واجب ہوگی۔ پھر جب اونٹوں کی تعداد پچیس ہو جائے تو پینتیس تک ایک سال کی ایک مادہ اونٹنی ہے۔ جب ان کی تعداد چھتیس سے لے کر پینتالیس تک پہنچ جائے تو ان میں دو سالہ ایک مادہ اونٹنی ہے۔ جب وہ چھیالیس سے لے کر

❶ مسند أحمد: ٤٦٣٢، ٤٦٣٣ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٨٢٠

مَخَاضٍ أُنْثَى ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ أُنْثَى ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا ابْنَتَا لَبُونٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَإِنْ تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فِي فَرَائِضِ الصَّدَقَاتِ ، فَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ حِقَّةٌ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ ابْنَةِ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ وَيُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ ، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ

ساٹھ اونٹوں تک پہنچ جائیں تو ان میں تین سال کی مادہ اونٹنی ہے جو جفتی کے قابل ہو۔ جب وہ اکسٹھ سے لے کر پچھتر تک پہنچ جائیں تو ان میں چار سالہ ایک اونٹنی ہے۔ پھر جب وہ چھہتر سے لے کر نوے تک پہنچ جائیں تو ان میں دو دو سال کی دو مادہ اونٹنیاں ہیں۔ اور جب ان کی تعداد اکیانوے سے لے کر ایک سو بیس تک پہنچ جائے تو ان میں تین تین سال کی دو اونٹنیاں ہیں جو جفتی کے قابل ہوں۔ پھر اگر ایک سو بیس پر ایک بھی زیادہ ہو جائے تو ہر چالیس اونٹوں میں دو سال کی ایک مادہ اونٹنی اور ہر پچاس میں تین سال کی ایک اونٹنی (زکاۃ ادا کرنا) ہوگی۔ اور اگر زکاۃ کے اونٹوں کی عمریں مختلف ہو جائیں تو جس شخص پر زکاۃ میں چار سالہ اونٹنی واجب ہو لیکن اس کے پاس چار سال کی اونٹنی موجود نہ ہو بلکہ اس کے پاس تین سال کی اونٹنی ہو تو اس سے تین سالہ اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور اس کے ساتھ وہ دو بکریاں شامل کر لے، اگر میسر ہوں تو، یا پھر بیس درہم وصول کر لیے جائیں۔ اور جس شخص پر زکاۃ میں تین سال کی اونٹنی واجب ہوتی ہو لیکن اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ چار سال کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی قبول کر جائے اور زکاۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ جس پر زکاۃ میں تین سال کی اونٹنی واجب ہوتی ہو لیکن اس کے پاس صرف دو سال کی ایک مادہ اونٹنی ہو تو اس سے وہی قبول کر لی جائے اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے۔ (اسی طرح) جس پر دو سال کی ایک مادہ اونٹنی زکاۃ میں واجب ہوتی ہو لیکن اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ تین سال کی اونٹنی ہو تو اس سے تین سالہ اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور زکاۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ اور جس شخص پر دو سالہ ایک مادہ اونٹنی زکاۃ میں واجب ہوتی ہو جبکہ اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی ہو تو اس سے ایک سال کی اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں ادا کرے۔ جس پر زکاۃ میں ایک سالہ اونٹنی واجب ہوتی ہو

يَشَاءَ رَبُّهَا ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ ، وَصَدَقَةُ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا شَاةٌ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى أَنْ تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٍ شَاةٌ وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَّدِّقُ ، وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ ، وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ ، وَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا ، وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشُورِ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ مَالُهُ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهِ صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا . وَقَالَ يُوسُفُ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ، هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ ، وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا اسْتُخْلِفَ وَجَّهَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ إِلَى الْبَحْرَيْنِ وَكَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ وَخَتَمَهُ بِخَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ ، وَرَسُولٌ سَطْرٌ ، وَاللّٰهُ سَطْرٌ ، هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ اللّٰهُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ ، الَّتِي أَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ . ❶

لیکن اس کے پاس وہ موجود نہ ہو بلکہ اس کے پاس دو سالہ ایک مادہ اونٹنی ہو تو یقیناً اس سے دو سال کی ایک مادہ اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور زکاۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔ اگر (کسی شخص کی زکاۃ ایک سالہ اونٹنی تک پہنچ جائے) لیکن اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی نہ ہو بلکہ دو سال کا نر اونٹ ہو تو وہ اس سے وہی قبول کر لے اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ لے۔ اور اگر کسی شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان میں زکاۃ واجب نہیں ہو گی، البتہ اگر ان کا مالک (کچھ دینا) چاہے (تو وہ اس کی مرضی ہے)۔ لیکن جب اونٹوں کی تعداد پانچ ہو جائے تو اس میں ایک بکری (بہ طورِ زکاۃ) واجب ہوتی ہے۔ خود چر کر پیٹ بھرنے والی بکریوں کی زکاۃ (کا نصاب) یہ ہے کہ جب ان کی تعداد چالیس سے لے کر ایک سو بیس تک ہو جائے تو اس میں ایک بکری (بہ طورِ زکاۃ) واجب ہوتی ہے۔ لیکن اگر ایک سو بیس سے بڑھ کر دو سو تک تعداد ہو جائے تو ان میں دو بکریاں زکاۃ واجب ہوتی ہے۔ پھر جب دو سو سے بڑھ کر تین سو تک تعداد پہنچ جائے تو ان میں تین بکریاں زکاۃ ہو گی۔ اور جب تین سو سے تعداد بڑھ جائے تو ہر سو بکریوں میں ایک بکری زکاۃ واجب ہو گی۔ یاد رہے کہ زکاۃ میں انتہائی بوڑھا، کانا اور عیب دار جانور نہ دیا جائے، ہاں اگر زکاۃ وصول کرنے والے کی مرضی شامل ہو تو دیا جا سکتا ہے۔ زکاۃ کے ڈر سے الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے۔ اگر دو قسم کے جانور ہوں (مثلاً اونٹ بھی اور بکریاں بھی) تو ان دونوں کے درمیان برابری سے زکاۃ تقسیم ہو جائے گی، نیز یہ کہ اگر کسی شخص کی خود چر کر پیٹ بھرنے والی بکریوں کی تعداد چالیس سے کم ہو تو اس میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، سوائے اس کے کہ ان کا مالک اپنی مرضی سے دینا چاہے۔ نیز چاندی کے ڈھلے ہوئے سکوں میں ایک عشر کا چوتھائی واجب ہوتا ہے، سو اگر کسی شخص کے پاس صرف

❶ صحيح البخاري: ١٤٤٨ ، ١٤٥٠ ، ١٤٥١ ، ١٤٥٣ ـ مسند أحمد: ٧٢

ایک سونوے درہم ہوں تو اس میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، سوائے اس کے کہ اس کا مالک اپنی مرضی سے دینا چاہے۔

یوسف رحمہ اللہ اپنی (روایت کردہ) حدیث میں (یہ الفاظ) بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جب انہیں بحرین کی جانب بھیجا تو ان کے لیے یہ تحریر لکھی: بسم اللہ الرحمان الرحیم، یہ زکاۃ کے مقررہ اصول ہیں۔ فضل بن سہل رحمہ اللہ نے یوں بیان کیا کہ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا، پھر ان کے لیے یہ تحریر لکھی اور اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر ثبت کی، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر کا نقش (یوں تھا کہ) ایک سطر میں ''محمد''، دوسری سطر میں ''رسول'' اور تیسری سطر میں ''اللہ'' لکھا ہوا تھا۔ (آگے یہ رقم تھا کہ) یہ زکاۃ کے وہ مقررہ اصول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر فرض کیا اور انہی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔

[١٩٨٥]..... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ، أَنْبَأَ النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخَذْنَا هٰذَا الْكِتَابَ مِنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَنَسٍ يُحَدِّثُهُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((هٰذِهِ فَرَائِضُ صَدَقَةِ الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَمَنْ يُسْأَلُهَا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَلْيُعْطِهَا عَلٰى وَجْهِهَا، وَمَنْ سُئِلَهَا عَلٰى غَيْرِ وَجْهِهَا فَلَا يُعْطِهَا، فِي كُلِّ أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا الْغَنَمُ فِي كُلِّ خَمْسَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلٰى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلٰى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ إِلٰى سِتِّينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلٰى خَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ، فَإِذَا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ مسلمانوں پر فرض ہونے والی زکاۃ کے وہ احکام ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا، ان اصولوں کے مطابق جب مسلمانوں سے زکاۃ وصول کی جائے تو انہیں زکاۃ ادا کر دینی چاہیے اور جس سے ان کے علاوہ (کسی اور اصولوں کے مطابق) زکاۃ وصول کی جائے تو وہ نہ دے۔ چوبیس اور اس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری (زکاۃ ادا کرنا) واجب ہوگی۔ پھر جب اونٹوں کی تعداد پچیس ہو جائے تو پینتیس تک ایک سال کی ایک مادہ اونٹنی ہے، لیکن اگر ایک سالہ مادہ اونٹنی نہ ہو تو دو سال کا نر اونٹ (زکاۃ میں واجب) ہو گا۔ پھر جب ان کی تعداد چھتیس تک پہنچ جائے تو ان میں پینتالیس تک دو سالہ ایک مادہ اونٹنی ہے۔ جب وہ چھیالیس تک پہنچ جائیں تو ان میں ساٹھ تک تین سال کی ایک مادہ اونٹنی ہے اور جب ان کی تعداد اکسٹھ تک پہنچ جائے تو پچھتر تک ان میں چار سالہ ایک اونٹنی (زکاۃ واجب ہوتی) ہے۔ پھر جب وہ چھہتر تک پہنچ جائیں تو ان میں نوے تک دو دو سال کی دو مادہ

بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، فَإِنْ تَبَايَنَ أَسْنَانُ الْإِبِلِ فَبَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ جَذَعَةً وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، فَإِذَا بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ حِقَّةً وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ جَذَعَةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، فَإِذَا بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ حِقَّةً وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عِنْدَهُ ابْنَةَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ ابْنَةُ لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي الْمُصَدِّقَ مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، فَإِنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ ابْنَةَ لَبُونٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنَةُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي مَعَهَا شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا ابْنَةُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَيُعْطِي الْمُصَدِّقُ شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتِ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِنْتَ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِنَّهُ يُؤْخَذُ مِنْهُ وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، فَإِذَا بَلَغَتِ الْإِبِلُ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ، وَفِي سَائِمَةِ الْغَنَمِ إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ وَاحِدَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ فَفِيهَا شَاتَانِ، فَإِذَا زَادَتْ وَاحِدَةً إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَوَارٍ وَلَا

اونٹنیاں ہیں۔اور جب ان کی تعداد اکیانوے سے لے کر ایک سو بیس تک پہنچ جائے تو ان میں تین تین سال کی دو اونٹنیاں ہیں۔(اسی طرح) جب وہ ایک سو اکیس کی تعداد کو پہنچ جائیں تو ہر چالیس میں دو سالہ ایک مادہ اونٹنی اور ہر پچاس میں تین سالہ اونٹنی (بہ طور زکاۃ ادا کرنا واجب) ہوتی ہے۔اگر زکاۃ کے اونٹوں کی عمریں مختلف ہو جائیں تو جس شخص کی زکاۃ چار سالہ اونٹنی تک پہنچ گئی ہو لیکن اس کے پاس چار سال کی اونٹنی موجود نہ ہو بلکہ اس کے پاس تین سال کی اونٹنی ہو تو اس سے تین سالہ اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور اس کے ساتھ وہ دو بکریاں دے، اگر میسر ہوں تو، یا پھر بیس درہم وصول کر لیے جائیں۔اور جس کی زکاۃ تین سال کی اونٹنی تک پہنچ گئی ہو لیکن اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ چار سال کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی قبول کر لی جائے اور زکاۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے۔جس کی زکاۃ تین سال کی اونٹنی تک پہنچ گئی ہو لیکن اس کے پاس صرف دو سال کی ایک مادہ اونٹنی ہو تو اس سے وہی قبول کر لی جائے اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے۔(اسی طرح) جس کی زکاۃ دو سال کی ایک مادہ اونٹنی تک پہنچ گئی ہو لیکن اس کے پاس دو سالہ مادہ اونٹنی نہ ہو بلکہ اس کے پاس تین سال کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی قبول کر لی جائے اور زکاۃ وصول کرنے والا اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم دے دے۔اور جس شخص کی زکاۃ دو سالہ ایک مادہ اونٹنی تک پہنچ گئی ہو جبکہ اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی ہو تو اس سے ایک سال کی اونٹنی ہی قبول کر لی جائے اور وہ اس کے ساتھ دو بکریاں یا بیس درہم ادا کرے۔جس کی زکاۃ ایک سالہ اونٹنی تک پہنچی ہو لیکن اس کے پاس صرف دو سالہ ایک مادہ اونٹنی موجود ہو تو اس سے وہی قبول کر لی جائے اور زکاۃ وصول کرنے والا اسے دو بکریاں یا بیس درہم دے دے۔جس شخص کی زکاۃ ایک سالہ اونٹنی تک پہنچ جائے لیکن اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ دو سال کا نر اونٹ ہو تو وہ اس سے

تَيْسٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْمُصَّدِّقُ ، وَلَا يَجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ ، وَمَا كَانَ مِنَ الْخَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ فَإِذَا نَقَصَتْ سَائِمَةُ الْغَنَمِ مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً شَاةٌ وَاحِدَةٌ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا ، وَفِي الرِّقَةِ رُبْعُ الْعُشُورِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَالٌ إِلَّا تِسْعِينَ وَمِائَةَ دِرْهَمٍ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا)) . إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ . ❶

وہی وصول کرلیا جائے اور اس کے ساتھ کوئی چیز نہ لی جائے۔ اور جس شخص کے پاس صرف چار اُونٹ ہوں تو ان میں زکاۃ واجب نہیں ہوگی، البتہ اگر ان کا مالک (کچھ دینا) چاہے (تو وہ اس کی مرضی ہے)۔لیکن جب اونٹوں کی تعداد پانچ تک پہنچ جائے تو اس میں ایک بکری (بہ طورِ زکاۃ) واجب ہوتی ہے۔ خود چر کر پیٹ بھرنے والی بکریوں کی زکاۃ (کا نصاب) یہ ہے کہ جب ان کی تعداد چالیس سے لے کر ایک سوبیس تک ہو جائے تو ایک بکری زکاۃ پڑتی ہے۔لیکن اگر ایک سوبیس سے لے کر دوسو تک پہنچ جائے تو ان میں دو بکریاں زکاۃ واجب ہوتی ہے۔ پھر جب ایک بھی بڑھ جائے تو تین سو تک (تین بکریاں زکاۃ ہوگی۔اور) ہر سو بکریوں میں ایک بکری زکاۃ واجب ہوگی۔ یاد رہے کہ زکاۃ میں انتہائی بوڑھا، کانا اور عیب دار جانور نہ دیا جائے، ہاں اگر زکاۃ وصول کرنے والا چاہے (تو جائز ہے)۔زکاۃ کے ڈر سے الگ الگ مال کو اکٹھا نہ کیا جائے اور اکٹھے مال کو الگ الگ نہ کیا جائے۔ اگر دو قسم کے جانور ہوں تو ان دونوں کے درمیان برابری سے زکاۃ تقسیم ہو جائے گی، نیز یہ کہ اگر کسی شخص کی خود چر کر پیٹ بھرنے والی بکریوں کی تعداد چالیس سے ایک بھی بکری کم ہو جائے تو اس میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، سوائے اس کے کہ ان کا مالک اپنی مرضی سے دینا چاہے۔ نیز چاندی کے ڈھلے ہوئے سکوں میں ایک عشر کا چوتھائی واجب ہوتا ہے، سو اگر کسی شخص کے پاس صرف ایک سو نوے درہم ہوں تو اس میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، سوائے اس کے کہ اس کا مالک اپنی مرضی سے دینا چاہے۔

اس روایت کی اسناد صحیح ہے اور تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[١٩٨٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ ، ثنا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَسْمَاءَ ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، عَنْ يُونُسَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، قَالَ: هٰذِهِ نُسْخَةُ

امام ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ اس تحریر کا نسخہ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ کے بارے میں تحریر فرمائی، یہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خاندان کے پاس تھا۔ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ تحریر سالم بن عبداللہ بن عمر نے پڑھائی تو

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٨٦۔سنن أبي داود: ١٥٦٧۔سنن النسائي: ٥/ ١٨

كِتَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِي كَتَبَ فِي الصَّدَقَةِ وَهُوَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَقْرَأَنِيهَا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَوَعَيْتُهَا عَلَى رَسْمِهَا وَهِيَ الَّتِي انْتَسَخَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَسَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ حِينَ أُمِّرَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَأَمَرَ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا وَكَتَبَ بِهَا إِلَى الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَأَمَرَ الْوَلِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عُمَّالَهُ بِالْعَمَلِ بِهَا ثُمَّ لَمْ يَزَلِ الْخُلَفَاءُ يَأْمُرُونَ بِذَالِكَ بَعْدَهُ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا هِشَامُ بْنُ هَانِءٍ فَنَسَخَهَا إِلَى كُلِّ عَامِلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَرَهُمْ بِالْعَمَلِ بِهَا وَلَا يَتَعَدَّوْنَهَا وَهٰذَا كِتَابُ تَفْسِيرِهَا: لَا يُؤْخَذُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْإِبِلِ الصَّدَقَةُ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا فَفِيهَا شَاةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ عَشْرًا، فَإِذَا بَلَغَتْ عَشْرًا فَفِيهَا شَاتَانِ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسَ عَشْرَةَ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ عِشْرِينَ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَعِشْرِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ أُفْرِضَتْ فَكَانَ فِيهَا فَرِيضَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ فَإِنْ لَمْ تُوجَدْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَثَلَاثِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا ابْنَةُ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا كَانَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ حَتّٰى تَبْلُغَ سِتِّينَ، فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسًا وَسَبْعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعِينَ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ حَتّٰى تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً، فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتّٰى تَبْلُغَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

میں نے یہ ہو بہو یاد کر لی۔ اسی تحریر کو عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے عبداللہ بن عبداللہ بن عبداللہ بن عمر اور سالم بن عبداللہ سے اس وقت لیا تھا جب وہ مدینہ کے گورنر مقرر ہوئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے عاملین کو اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم دیا اور ولید کو بھی یہ لکھ بھیجی، چنانچہ ولید نے بھی اپنے عاملین کو اس کے مطابق عمل کرنے کا حکم دیا۔ پھر اس کے بعد والے خلفاء بھی اسی کا حکم دیتے رہے، پھر ہشام نے حکم دیا اور مسلمانوں کے ہر عامل کو اس کا ایک نسخہ بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ اس کے مطابق عمل کریں اور اس سے تجاوز نہ کریں۔ اس تحریر کی تفصیل یہ ہے کہ اونٹوں کی زکاۃ میں اس وقت تک کوئی چیز نہیں لی جائے گی جب تک وہ پانچ نہ ہوں۔ جب اونٹ پانچ ہوں تو ان میں ایک بکری ہے، یہاں تک کہ وہ دس ہو جائیں۔ جب وہ دس کی تعداد تک پہنچ جائیں تو ان میں دو بکریاں (واجب ہوتی) ہیں، یہاں تک کہ وہ پندرہ ہو جائیں۔ جب وہ پندرہ کی تعداد تک پہنچ جائیں تو ان میں تین بکریاں ہیں، یہاں تک کہ وہ بیس ہو جائیں۔ جب وہ بیس کی تعداد کو پہنچ جائیں تو ان میں چار بکریاں (بطور زکاۃ واجب ہوتی) ہیں، یہاں تک کہ وہ پچیس ہو جائیں۔ جب وہ پچیس کی تعداد تک پہنچ جائیں تو ان میں اونٹوں سے زکاۃ فرض ہو جائے گی اور وہ ایک سالہ اونٹنی ہے۔ اگر ایک سالہ اونٹنی نہ ہو تو دو سالہ اونٹ لے لیا جائے گا، یہاں تک کہ پینتیس ہوں جائیں۔ چھتیس سے پینتالیس تک دو سالہ اونٹنی ہے۔ چھیالیس سے ساٹھ تک ایک جفتی کے قابل تین سالہ اونٹنی ہے۔ اکسٹھ سے پچھتر تک ایک چار سالہ اونٹنی ہے۔ چھہتر سے نوے تک دو سالہ دو اونٹنیاں ہیں۔ اکیانوے سے ایک سو بیس تک جفتی کے قابل تین سالہ دو اونٹنیاں ہیں۔ ایک سو اکیس سے ایک سو انتیس تک دو سالہ تین اونٹنیاں ہیں۔ ایک سو تیس سے ایک سو انتالیس تک ایک دو سالہ اونٹنی اور ایک تین سالہ اونٹنی ہے۔ ایک سو چالیس سے ایک سو انچاس تک میں دو عدد تین سالہ اور

وَمِائَةٌ ، فَإِذَا كَانَتْ ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ وَبِنْتَا لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَلَاثِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَأَرْبَعِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتْ خَمْسِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَخَمْسِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتِّينَ وَمِائَةً فَفِيهَا أَرْبَعُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسِتِّينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتْ سَبْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّةٌ وَثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَسَبْعِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتْ ثَمَانِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ وَبِنْتَا لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَثَمَانِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتْ تِسْعِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا ثَلَاثُ حِقَاقٍ وَبِنْتُ لَبُونٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَتِسْعِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيهَا أَرْبَعُ حِقَاقٍ أَوْ خَمْسُ بَنَاتِ لَبُونٍ أَيُّ السِّنِينَ وُجِدَتْ فِيهَا أُخِذَتْ عَلَى عِدَّةِ مَا كَتَبْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ ثُمَّ كُلُّ شَيْءٍ فِي الْإِبِلِ يُؤْخَذُ عَلَى نَحْوِ مَا كَتَبْنَا فِي هَذَا الْكِتَابِ ، وَلَا يُؤْخَذُ مِنَ الْغَنَمِ صَدَقَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ شَاةً فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعِينَ شَاةً فَفِيهَا شَاةٌ حَتَّى تَبْلُغَ عِشْرِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتْ إِحْدَى وَعِشْرِينَ وَمِائَةً فَفِيهَا شَاتَانِ حَتَّى تَبْلُغَ مِائَتَيْنِ فَإِذَا كَانَتْ شَاةً وَمِائَتَيْنِ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ ثَلَاثَمِائَةِ شَاةٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى الثَّلَاثِمِائَةِ بِشَاةٍ فَلَيْسَ فِيهَا إِلَّا ثَلَاثُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ أَرْبَعَمِائَةِ شَاةٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ أَرْبَعَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيهَا أَرْبَعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ خَمْسَمِائَةِ شَاةٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيهَا خَمْسُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ سِتَّمِائَةِ شَاةٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّمِائَةِ شَاةٍ فَفِيهَا سِتُّ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ سَبْعَمِائَةِ شَاةٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ سَبْعَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيهَا سَبْعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ ثَمَانَمِائَةِ شَاةٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ ثَمَانَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيهَا ثَمَانُ

دوعدد دوسالہ اونٹنیاں (بہ طورِ زکاۃ واجب ہوتی) ہیں۔ ایک سو پچاس سے ایک سو انسٹھ تک تین عدد تین سالہ اونٹنیاں ہیں۔ ایک سو ساٹھ سے ایک سو انہتر تک چار دوسالہ اونٹنیاں ہیں۔ ایک سو ستر سے ایک سو اُناسی تک تین دوسالہ اونٹنیاں ہیں۔ ایک سو اَسّی سے ایک سو نواسی تک دوعدد تین سالہ اونٹنیاں اور دوعدد دوسالہ اونٹنیاں ہیں۔ ایک سو نوے سے ایک سو ننانوے تک تین عدد تین سالہ مادہ اونٹنیاں اور ایک دوسالہ اونٹنی ہے۔ پھر جب ان کی تعداد دو سو تک پہنچ جائے تو ان میں چار تین سالہ اونٹنیاں یا پانچ، دوسالہ اونٹنیاں (بہ طورِ زکاۃ واجب ہوتی) ہیں، جو بھی تمہیں میسر آئیں، اس کو ہماری اس تحریر کے مطابق وصول کرو۔ پھر اونٹوں کی تمام تر زکاۃ اسی اصول کے مطابق لی جائے جو ہم نے اس خط میں لکھ دیا ہے۔ بکریوں کی زکاۃ تب تک وصول نہیں کی جائے گی جب تک کہ وہ چالیس کی تعداد کو نہ پہنچ جائیں۔ سو جب ان کی تعداد چالیس ہو جائے تو ان میں ایک بکری (زکاۃ میں ادا کرنا واجب) ہوگی، یہاں تک کہ وہ ایک سو بیس تک پہنچ جائیں۔ جب وہ ایک سو اکیس ہو جائیں تو ان میں دو بکریاں ہیں، یہاں تک کہ ان کی تعداد دو سو تک پہنچ جائے۔ جب وہ دو سو ہو جائیں تو ان میں تین بکریاں زکاۃ پڑے گی، یہاں تک کہ وہ تین سو کی تعداد کو پہنچ جائیں۔ پھر جب وہ چار سو ہو جائیں گی تو ان میں چار بکریاں ہوں گی، یہاں تک کہ وہ پانچ سو تک پہنچ جائیں۔ جب وہ پانچ سو ہو جائیں گی تو ان میں پانچ بکریاں (بہ طورِ زکاۃ واجب) ہوں گی، یہاں تک کہ وہ چھ سو کی تعداد کو پہنچ جائیں۔ پھر جب ان کی تعداد سات سو تک پہنچ جائے تو ان میں سات بکریاں ہیں، یہاں تک کہ وہ آٹھ سو کو پہنچ جائیں۔ (اسی طرح) جب وہ آٹھ سو ہو جائیں تو ان میں آٹھ بکریاں ہوں گی، یہاں تک کہ ان کی تعداد نو سو تک پہنچ جائے۔ جب وہ نو سو ہو جائیں تو ان میں نو بکریاں زکاۃ پڑے گی، یہاں تک کہ وہ ایک ہزار کی تعداد کو پہنچ جائیں۔ اور جب ان کی تعداد ایک

شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعَمِائَةِ شَاةٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ تِسْعَمِائَةِ شَاةٍ فَفِيهَا تِسْعُ شِيَاهٍ حَتَّى تَبْلُغَ أَلْفَ شَاةٍ ، فَإِذَا بَلَغَتْ أَلْفَ شَاةٍ فَفِيهَا عَشْرُ شِيَاهٍ ثُمَّ فِي كُلِّ مَا زَادَتْ مِائَةُ شَاةٍ شَاةٌ . ❶

ہزار ہو جائے تو پھر ان میں دس بکریاں (زکاۃ میں ادا کرنا) ہوتی ہیں۔ پھر جتنے سینکڑے بڑھتے جائیں گے اسی حساب سے زکاۃ میں ایک ایک بکری کا اضافہ ہوتا جائے گا۔

[١٩٨٧]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَنبأَ حَبِيبُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ هَرِمٍ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيَّ حَدَّثَهُ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حِينَ اسْتُخْلِفَ أَرْسَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ يَلْتَمِسُ عَهْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الصَّدَقَاتِ ، فَوَجَدَهُ عِنْدَ آلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، كِتَابُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الصَّدَقَاتِ ، وَوَجَدَ عِنْدَ آلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ كِتَابَ عُمَرَ إِلَى عُمَّالِهِ فِي الصَّدَقَاتِ بِمِثْلِ كِتَابِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَأَمَرَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عُمَّالَهُ عَلَى الصَّدَقَاتِ أَنْ يَأْخُذُوا بِمَا فِي ذَيْنِكَ الْكِتَابَيْنِ فَكَانَ فِيهِمَا فِي صَدَقَةِ الْإِبِلِ: فَإِذَا زَادَتْ عَلَى التِّسْعِينَ وَاحِدَةً فَفِيهَا حِقَّتَانِ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى الْعِشْرِينَ وَمِائَةٍ وَاحِدَةٌ فَفِيهَا ثَلَاثُ بَنَاتِ لَبُونٍ ، حَتَّى تَبْلُغَ تِسْعًا وَّعِشْرِينَ وَمِائَةً ، فَإِذَا كَانَتِ الْإِبِلُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ فَلَيْسَ فِيمَا لَا يَبْلُغُ الْعَشْرَ مِنْهَا شَيْءٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَشْرَ .

محمد بن عبدالرحمان انصاری بیان کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو جس وقت خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے مدینہ میں یہ پیغام بھیجا کہ وہ زکاۃ کے احکام کے بارے میں عہد رسالت کا کوئی حکم نامہ تلاش کریں۔ تو انہیں وہ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے خاندان کے ہاں مل گیا۔ وہ زکاۃ کے احکام کے بارے میں نبی ﷺ کی سیدنا عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام لکھی جانے والی تحریر تھی۔ اور پھر انہیں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے خاندان کے پاس عمر رضی اللہ عنہ کی وہ تحریر بھی مل گئی جو انہوں نے زکاۃ کے بارے میں اپنے عُمال کو لکھی تھی اور وہ نبی ﷺ کی اسی تحریر کے مثل تھی جو آپ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے نام لکھی تھی۔ چنانچہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے زکاۃ وصول کرنے والے اپنے عُمال کو یہ حکم فرمایا کہ وہ ان ہی احکام کے مطابق زکاۃ وصول کریں جو ان دو تحریروں میں درج ہیں۔ ان میں اونٹوں کی زکاۃ کے بارے میں یہ لکھا ہوا تھا کہ اگر ان کی تعداد نوے سے ایک بھی بڑھ جائے تو ان میں (اکیانوے سے لے کر) ایک سو بیس تک تین تین سال کی دو اونٹنیاں زکاۃ (واجب) ہوگی۔ پھر اگر ایک سو بیس سے ایک بھی بڑھ جائے تو اس میں دو دو سال کی تین مادہ اونٹنیاں ہوں گی، یہاں تک کہ وہ ایک سو انتیس تک پہنچ جائیں۔ پھر جب اونٹوں کی تعداد اس سے بڑھ جائے تو جب تک وہ (مزید) دس کی تعداد کو نہیں پہنچ جاتے تو ان میں کوئی چیز واجب نہیں ہے، یہاں تک کہ وہ دس (مزید) ہو جائیں۔

## بَابٌ: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ

### کسی مالدار اور طاقتور صحت مند شخص کو زکاۃ دینا جائز نہیں

[١٩٨٨]...... حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری والدہ نے

❶ سنن أبي داود: ١٥٧٠ ـ جامع الترمذي: ٦٢١ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٩٣ ـ مسند أحمد: ٤٦٣٢

أَحْمَدَ الصُّوفِيُّ الشَّيْخُ الصَّالِحُ يُعْرَفُ بِوَلِيدِ مِصْرَ، حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، ثنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا ابْنُ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَرَّحَتْنِي أُمِّي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَتَيْتُهُ فَقَعَدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِي، وَقَالَ: ((مَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللّٰهُ، وَمَنِ اسْتَكْفَ كَفَاهُ اللّٰهُ، وَمَنْ سَأَلَ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ))، فَقُلْتُ: نَاقَتِي الْيَاقُوتَةُ خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ. ❶

مجھے رسول اللہ ﷺ کی طرف بھیجا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا، آپ نے اپنا رُخ میری جانب کیا اور فرمایا: جو شخص (دنیوی مال و جاہ سے) بے پروا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے بے نیاز کر دیتا ہے، جو (لوگوں سے مانگنے سے) بچنے کی کوشش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بچا لیتا ہے، جو شخص (بہ قدر گزر بسر پر ہی) کفایت اختیار کر لیتا ہے تو اسے اللہ تعالیٰ بھی کافی ہو جاتا ہے اور جو شخص (کسی سے کچھ) مانگے جبکہ اس کے پاس ایک اوقیہ کی قیمت کے برابر موجود ہو تو اس نے چمٹ کر (یعنی بے جا) مانگا ہے۔ (ایک اوقیہ کی قیمت چالیس درہم کے برابر ہوتی ہے)۔

[١٩٨٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ نہ تو مال دار کے لیے حلال ہے اور نہ ہی طاقت و تندرستی والے آدمی کے لیے۔

[١٩٩٠]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ، ح وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ الْمُعَدَّلُ، بِوَاسِطَ، ثنا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَّارُ، قَالُوا: ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صدقہ نہ تو مال دار کے لیے حلال ہے اور نہ ہی طاقت و تندرستی والے آدمی کے لیے۔

---

❶ مسند أحمد: ١١٠٤٤ ـ سنن أبي داود: ١٦٢٨ ـ سنن النسائي: ٥/ ٩٨ ـ صحيح ابن حبان: ٣٣٩٠

❷ سنن النسائي: ٥/ ٩٩ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٣٩ ـ مسند أحمد: ٨٩٠٨، ٩٠٦١ ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٩٠ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٠٧

[١٩٩١]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا قَيْسٌ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، بِهٰذَا مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[١٩٩٢]..... حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ رَيْحَانَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((وَلِذِي مِرَّةٍ قَوِيٍّ)). ❶

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے اسی کے مثل مروی ہے، البتہ (اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: نہ ہی قوی شخص کے لیے۔

[١٩٩٣]..... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنِ الْوَازِعِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةٌ فَرَكِبَهُ النَّاسُ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا لَا تَصْلُحُ لِغَنِيٍّ وَلَا لِصَحِيحٍ سَوِيٍّ وَلَا لِعَامِلٍ قَوِيٍّ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس زکاۃ کا مال آیا تو لوگ (اسے لینے کے لیے) آپ ﷺ کے پاس پہنچ گئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مال کسی ایسے مال دار کے لیے، کسی صحت منداور تندرست کے لیے اور کسی کام کاج کرنے والے طاقتور شخص کے لیے جائز نہیں ہے۔

[١٩٩٤]..... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ، أَخْبَرَنِي رَجُلَانِ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَسْأَلَانِهِ مِمَّا بِيَدَيْهِ مِنَ الصَّدَقَةِ، فَرَفَعَ فِيهِمَا الْبَصَرَ وَخَفَضَهُ فَرَآهُمَا جَلِدَيْنِ، فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتُمَا أَعْطَيْتُكُمَا مِنْهَا وَلَا حَظَّ فِيهَا لِغَنِيٍّ وَلَا لِقَوِيٍّ مُكْتَسِبٍ)). ❷

عبیداللہ بن عدی بن خیار روایت کرتے ہیں کہ مجھے دو آدمیوں نے بتلایا کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی ﷺ کے پاس موجود زکاۃ کے مال میں سے کچھ مانگنے کے لیے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے نگاہ اُٹھا کر ان کی طرف دیکھا، پھر نظر جھکا لی، پھر ان کا ڈیل ڈول دیکھا اور فرمایا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں زکاۃ کے مال سے کچھ دے دیتا ہوں، جبکہ اس میں کسی مالدار اور کمائی کرنے والے طاقتور شخص کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

## بَابُ بَيَانِ مَنْ يَجُوزُ لَهُ أَخْذُ الصَّدَقَةِ

### کس شخص کے لیے زکاۃ لینا جائز ہے؟

[١٩٩٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ

سیدنا قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی

❶ سنن أبي داود: ١٦٣٤ ـ جامع الترمذي: ٦٥٢ ـ مسند أحمد: ٦٥٣٠، ٦١٩٨

❷ مسند أحمد: ١٧٩٧٢، ١٧٩٧٣ ـ سنن أبي داود: ١٦٣٣ ـ سنن النسائي: ٥/ ٩٩ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٥٠٧

إِسْمَاعِيلَ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، ثنا أَيُّوبُ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْتَعِينُهُ فِي حَمَالَةٍ ، فَقَالَ: ((أَقِمْ عِنْدَنَا فَإِمَّا أَنْ نَتَحَمَّلَهَا وَإِمَّا أَنْ نُعِينَكَ وَاعْلَمْ أَنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةِ رِجَالٍ: رَجُلٍ تَحَمَّلَ عَنْ قَوْمٍ حَمَالَةً فَسَأَلَ حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ ، وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ أَذْهَبَتْ مَالَهُ فَسَأَلَ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ ، وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ حَتَّى يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى أَوْ مِنْ ذَوِي الصَّلَاحِ فِي قَوْمِهِ أَنْ قَدْ حَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ ، وَمَا سِوَى ذَلِكَ مِنَ الْمَسَائِلِ سُحْتٌ يَأْكُلُهُ صَاحِبُهُ سُحْتًا يَا قَبِيصَةُ)) . ❶

خدمت میں حاضر ہوا تا کہ میں آپ سے اس معاملے میں مدد طلب کروں جس میں میں کسی کا ضامن بن گیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمارے پاس ٹھہرے رہو، یا تو ہم تمہاری ضمانت کا مال چکا دیں گے یا تمہاری کچھ مدد کر دیں گے، اور یاد رکھو کہ مانگنا صرف تین لوگوں میں سے ایک کے لیے جائز ہے: (ایک) وہ شخص کہ جس نے کسی قوم کی طرف سے ضمانت دی ہو تو وہ مانگ سکتا ہے، یہاں تک کہ وہ اسے ادا کر دے، پھر وہ (مانگنے سے) رُک جائے۔ (دوسرا) وہ آدمی جس پر کوئی ایسی آفت آن پڑے کہ اس نے اس کا مال تباہ کر دیا ہو، تو وہ تب تک مانگ سکتا ہے جب تک کہ وہ گزارے لائق اپنی ضروریاتِ زندگی حاصل نہ کر لے، پھر (جب اس کی حالت ٹھیک جائے تو وہ مانگنے سے) رُک جائے۔ اور (تیسرا) وہ آدمی جسے کوئی سخت ضرورت پیش آ جائے اور اس کی قوم کے تین سمجھ دار اور معتبر لوگ اس (کے ضرورت مند ہونے) کی گواہی دیں تو اس کے لیے بھی مانگنا حلال ہے۔ اس کے علاوہ جتنی بھی مانگنے کی صورتیں ہیں سب حرام ہیں، اے قبیصہ! (بلاوجہ) مانگنے والا آدمی اس (مال) کو حرام کے طور پر کھاتا ہے۔

[۱۹۹۶]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، ثنا أَبِي ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ رِيَابٍ ، عَنْ كِنَانَةَ بْنِ نُعَيْمٍ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ الْمُخَارِقِ ، قَالَ: تَحَمَّلْتُ بِحَمَالَةٍ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَسْأَلُهُ فِيهَا ، فَقَالَ: ((نُؤَدِّيهَا عَنْكَ وَنُخْرِجُهَا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ)) ، أَوْ ((إِذَا جَاءَتْ نَعَمُ الصَّدَقَةِ)) ، ثُمَّ قَالَ: ((يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ حُرِّمَتْ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ: رَجُلٌ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ فَحُلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكُ ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ حَاجَةٌ وَفَاقَةٌ حَتَّى يَشْهَدَ - وَقَالَ سُفْيَانُ بْنُ مُرَّةَ: حَتَّى تَكَلَّمَ -

سیدنا قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں کسی کا ضامن بن گیا تو میں اس بارے میں (کچھ مال) مانگنے کے لیے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تمہاری طرف سے اسے ادا کر دیں گے اور صدقے کے اونٹوں میں سے اسے نکال دیں گے۔ یا فرمایا کہ جب صدقے کے اونٹ آئیں گے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے قبیصہ! یقیناً مانگنا حرام قرار دیا گیا ہے، سوائے تین افراد کے: (ایک) وہ آدمی جس نے کسی کی ضمانت اٹھائی ہو تو اس کے لیے تب تک مانگنا حلال ہے جب تک کہ وہ اسے ادا نہیں کر دیتا، پھر (جب وہ ادا کر دے تو مانگنے سے) رُک جائے۔ (دوسرا) وہ آدمی کہ

❶ صحيح مسلم: ١٠٤٤ ـ سنن النسائي: ٥/ ٨٨ ـ سنن أبي داود: ١٦٤٠ ـ مسند أحمد: [illegible] ، ٢٠٦٠١ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٩١ ، ٤٩٢ ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٩١ ، [illegible]

ثَلاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ أَنْ قَدْ أَصَابَهُ فَقْرٌ حَاجَةٌ فَحُلِّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يَجِدَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ، وَرَجُلٌ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحُلِّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَمَا سِوَى ذَالِكَ مِنَ الْمَسْأَلَةِ فَهِيَ سُحْتٌ)) .

جسے کوئی سخت ضرورت پیش آ جائے یا فاقے کی نوبت آ جائے، یہاں تک کہ اس کی قوم کے تین آدمی اس بات کی گواہی دیں کہ واقعی اس پر فقر طاری ہے، یا اسے سخت ضرورت کا سامنا ہے، تو اس کے لیے بھی تب تک ہی مانگنا حلال ہے جب تک کہ وہ وہ گزارے لائق اپنی ضروریاتِ زندگی حاصل نہ کر لے، پھر (جب اس کے حالات سنور جائیں تو وہ مانگنے سے) رُک جائے اور (تیسرا) وہ آدمی جس پر کوئی ایسی مصیبت اور آفت آن پڑے کہ وہ اس کا مال ضائع کر دے، تو اس کے لیے بھی مانگنا حلال ہے، یہاں تک کہ اس کی زندگی کے امور و حالات درست ہو جائیں، پھر وہ (مانگنے سے) رُک جائے۔ اور ان کے علاوہ جو بھی مانگنے کی صورت ہے؛ وہ حرام ہے۔

[١٩٩٧]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَارِسْتَانِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، وَالثَّوْرِيُّ جَمِيعًا ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَحِلُّ الْمَسْأَلَةُ لِغَنِيٍّ إِلَّا لِخَمْسَةٍ: الْعَامِلِ عَلَيْهَا ، وَالْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، وَالْغَارِمِ ، أَوِ الرَّجُلِ اشْتَرَاهَا بِمَالِهِ ، أَوْ مِسْكِينٍ تُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَأَهْدَى لِغَنِيٍّ)) . ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ آدمیوں کے علاوہ کسی مال دار شخص کے لیے مانگنا حلال نہیں ہے، (وہ پانچ لوگ یہ ہیں:) زکاۃ وصول کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا، مقروض، وہ آدمی جس نے اسے اپنے مال سے خریدا اور وہ مسکین جس پر صدقہ کیا جائے تو وہ کسی مال دار کو ہدیہ کر دے۔

[١٩٩٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أَنْبَأَ مَعْمَرٌ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

## بَابُ الْغَنِيِّ الَّذِي يُحَرِّمُ السُّؤَالَ

### اس مالدار شخص کا بیان جس کے لیے مانگنا حرام قرار دیا گیا ہے

[١٩٩٩]...... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُورٍ ، ثنا أَبُو مَعْمَرٍ ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ ، حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص مالداری کے باوجود (لوگوں سے) مانگتا ہے وہ اپنے اس عمل کے ذریعے جہنم کے گرم پتھروں میں ہی اضافہ کرنا چاہتا ہے۔

❶ مسند أحمد: ١١٥٣٨

خَالِدٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَأَلَ مَسْأَلَةً عَنْ ظَهْرِ غِنًى اسْتَكْثَرَ بِهَا مِنْ رَضْفِ جَهَنَّمَ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا ظَهْرُ الْغِنَى، قَالَ: ((عَشَاءُ لَيْلَةٍ)). عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ مَتْرُوكٌ. ❶

لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! مالداری سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک رات کا کھانا (میسر ہونا)۔

اس روایت کی سند میں عمرو بن خالد نامی راوی متروک ہے۔

[۲۰۰۰]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اللَّبَّانِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ النَّبِيرَةُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي وَجْهِهِ خُمُوشٌ أَوْ خُدُوشٌ))، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْغِنَى؟ قَالَ: ((خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ)). ابْنُ أَسْلَمَ ضَعِيفٌ.

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مالداری کے باوجود لوگوں سے مانگا وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر خراشوں اور رگڑوں کے نشانات ہوں گے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! مالداری کی کیا مقدار ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پچاس درہم یا اس رقم کے برابر سونا۔

اس روایت کی سند میں ابن اسلم نامی راوی ضعیف ہے۔

[۲۰۰۱]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، ثنا أَبُو شَيْخٍ الْحَرَّانِيُّ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ خُنَيْسٍ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِرَجُلٍ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا)). أَبُو شَيْبَةَ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ ضَعِيفٌ، وَبَكْرُ بْنُ خُنَيْسٍ ضَعِيفٌ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اس شخص کے لیے صدقہ لینا حلال نہیں ہے جس کے پاس پچاس درہم موجود ہوں۔

اس روایت میں مذکور راوی ابوشیبہ سے مراد عبدالرحمان بن اسحاق ہے جو ضعیف ہے اور بکر بن خنیس بھی ضعیف ہے۔

[۲۰۰۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَنْطَاكِيُّ، ثنا أَبُو زَيْدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ بَكْرِ بْنِ فُضَيْلٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ:

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے لوگوں سے مانگا، حالانکہ وہ خود بھی مالدار تھا، تو وہ قیامت کے روز اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر نشانات اور خراشیں پڑی ہوں گی۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! مالداری کی مقدار کیا ہے؟ تو آپ ﷺ

❶ المعجم الأوسط للطبراني: ۸۲۰۱

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَهُوَ غَنِيٌّ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي وَجْهِهِ كُدُوحٌ وَخُدُوشٌ))، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا غِنَاهُ؟ قَالَ: ((أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا ذَهَبًا)). ❶

نے فرمایا: چالیس درہم یا اس رقم کے برابر سونا۔

[٢٠٠٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَقَالَ: ((خَمْسُونَ دِرْهَمًا)). قَالَ الشَّيْخُ: الْأَوَّلُ وَهْمٌ قَوْلُهُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، وَإِنَّمَا هُوَ حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ، تَرَكَهُ شُعْبَةُ وَغَيْرُهُ.

مختلف اسناد کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے اور اس میں پچاس درہم کا ذکر ہے۔

[٢٠٠٤]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ أَبُو يَعْقُوبَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ سَأَلَ وَلَهُ غِنًى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفِي وَجْهِهِ كُدُوحٌ أَوْ خُدُوشٌ أَوْ خُمُوشٌ))، قِيلَ: وَمَا غِنَاهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ)). حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ مَتْرُوكٌ. ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے لوگوں سے مانگا، حالانکہ وہ خود مالدار تھا، تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر نشانات، یا خراشیں یا رگڑیں پڑی ہوئی ہوں گی۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! اس کے مالدار ہونے کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے پاس پچاس درہم یا اس کی قیمت کے برابر سونا موجود ہو۔

اس روایت کی سند میں حکیم بن جبیر نامی راوی متروک ہے۔

[٢٠٠٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا إِسْحَاقُ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ،

سیدنا علی اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس شخص کے لیے صدقہ لینا حلال نہیں ہے جس کے پاس پچاس درہم یا اس

❶ مسند أحمد: ٣٦٧٥، ٤٢٠٧

❷ سنن أبي داود: ١٦٢٦ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٤٠ ـ جامع الترمذي: ٦٥١ ـ سنن النسائي: ٥/ ٩٧

عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا، وَعَبْدَ اللّٰهِ قَالَا: لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِمَنْ لَهُ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ قِيمَتُهَا مِنَ الذَّهَبِ.

قیمت کے بقدر سونا موجود ہو۔

## بَابُ تَعْجِيلِ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْحَوْلِ
## سال مکمل ہونے سے پہلے ہی زکاۃ لینے کا بیان

[۲۰۰٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، ثنا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقِيلَ لَهُ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا نَقَمَ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا وَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا هِيَ لَهُ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ کا حکم فرمایا تو آپ کو بتلایا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم نے زکاۃ نہیں دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن جمیل نے اس بات کا بدلہ لیا ہے کہ وہ فقیر تھا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے اسے مال دار کر دیا۔ اور خالد پر تم ظلم کر رہے ہو، کیونکہ اس نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار تک راہِ خدا میں دے دیے ہیں۔ اور جہاں تک عباس کا معاملہ ہے تو ان کی زکاۃ اور اسی کے مثل (یعنی جتنی زکاۃ ہے اتنا ہی اور مال) میرے ذمے ہے (کیونکہ وہ ایک سال کی زکاۃ پیشگی ادا کر چکے تھے)۔

[۲۰۰۷]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّنْدَلِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثنا شَبَابَةُ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا شَبَابَةُ، ثنا وَرْقَاءُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عُمَرَ سَاعِيًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَمَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَالْعَبَّاسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنْ يَكُونَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ، وَأَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا وَقَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتَادَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَأَمَّا الْعَبَّاسُ فَعَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَهِيَ عَلَيَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا))، ثُمَّ قَالَ: ((أَمَا شَعَرْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ - أَوْ - صِنْوُ الْأَبِ))

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عمر رضی اللہ عنہ کو زکاۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس رضی اللہ عنہم نے زکاۃ نہ دی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابن جمیل اس بات کا بدلہ لے رہا ہے کہ وہ فقیر تھا تو اللہ تعالیٰ نے اسے مال دار کر دیا، اور خالد پر تم ظلم کر رہے ہو کیونکہ اس نے تو اپنی زرہیں اور ہتھیار تک اللہ کی راہ میں دے دیے ہیں۔ اور جہاں تک عباس رضی اللہ عنہ کی بات ہے تو وہ اللہ کے رسول ﷺ کے چچا ہیں، سو ان کی زکاۃ اور اسی کے مثل (یعنی جتنی زکاۃ ہے اتنا ہی اور مال) میرے ذمے ہے (کیونکہ وہ ایک سال کی زکاۃ پیشگی ادا کر چکے تھے)۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے۔

❶ صحيح البخاري: ١٤٦٨۔ صحيح مسلم: ٩٨٣۔ مسند أحمد: ٨٢٨٤۔ صحيح ابن حبان: ٣٢٧٣

[٢٠٠٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا أَبُو رَجَاءٍ الْمُسَيَّبُ بْنُ الْأَسْوَدِ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ عَبَّاسًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ يُعَجِّلَ زَكَاةَ مَالِهِ قَبْلَ مَحِلِّهَا فَرَخَّصَ لَهُ فِي ذَالِكَ. ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ آپ ان کے مال کی زکاۃ سال پورا ہونے سے پہلے ہی وصول کرلیں۔ تو آپ ﷺ نے انہیں اس بارے میں رخصت دے دی۔

[٢٠٠٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا بِهٰذَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ صَدَقَةَ الْعَامِ الْأَوَّلِ)). خَالَفَهُ إِسْرَائِيلُ، فَقَالَ: عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے (البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً ہم نے عباس سے ایک سال کی زکاۃ پیشگی ہی لے لی ہے۔
اسرائیل نے اس کی مخالفت کی، انہوں نے کہا کہ یہ حجر العدوی سے مروی ہے اور وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

[٢٠١٠]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حُجْرٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعُمَرَ: ((إِنَّا قَدْ أَخَذْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ زَكَاةَ الْعَامِ عَامَ الْأَوَّلِ)).

سیدعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یقیناً ہم نے عباس سے ایک سال کی زکاۃ پچھلے سال ہی لے لی تھی۔

[٢٠١١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ، ثنا وَلِيدُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ طَلْحَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((يَا عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ؟ إِنَّا كُنَّا احْتَجْنَا إِلٰى مَالٍ فَتَعَجَّلْنَا مِنَ الْعَبَّاسِ صَدَقَةَ مَالِهِ لِسَنَتَيْنِ)). اخْتَلَفُوا عَنِ الْحَكَمِ فِي إِسْنَادِهِ، وَالصَّحِيحُ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ مُرْسَلٌ.

سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے عمر! کیا تجھے معلوم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے؟ یقیناً ہمیں کچھ مال کی ضرورت پڑ گئی تھی تو ہم نے عباس سے ان کے مال کی دو سال کی زکاۃ لے لی تھی۔
انہوں نے حکم سے اس کی اسناد میں اختلاف کیا ہے اور درست یہی ہے کہ یہ حسن بن مسلم سے مروی ہے اور یہ روایت مرسل ہے۔

❶ سنن أبي داود: ١٦٢٤ـ جامع الترمذي: ٦٧٨ـ سنن ابن ماجه: ١٧٩٥ـ المستدرك للحاكم: ٣/ ٣٣٢ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ١١١ـ مسند أحمد: ٨٢٢

[٢٠١٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَائِلَةَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، ثنا النُّعْمَانُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عُمَرَ سَاعِيًا، قَالَ: فَأَتَى الْعَبَّاسَ يَطْلُبُ صَدَقَةَ مَالِهِ، قَالَ: فَأَغْلَظَ لَهُ الْعَبَّاسُ، فَخَرَجَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْعَبَّاسَ قَدْ أَسْلَفْنَا زَكَاةَ مَالِهِ الْعَامَ وَالْعَامَ الْمُقْبِلَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکاۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا، تو وہ عباس رضی اللہ عنہ کے پاس ان کے مال کی زکاۃ لینے کے لیے آئے تو عباس رضی اللہ عنہ نے ان سے سخت کلامی کی، تو وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ کو بتلایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً ہم عباس سے ان کے مال کی زکاۃ اس سال کی بھی اور آئندہ سال کی بھی لے چکے ہیں۔

[٢٠١٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، قَالَا: نا أَبُو خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ، ثنا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، ثنا مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحَكَمِ، وَقَالَ الْمَطِيرِيُّ: عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَرَجَعَ وَهُوَ يَشْكُو الْعَبَّاسَ، فَقَالَ: إِنَّهُ مَنَعَنِي صَدَقَتَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عُمَرُ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ؟ إِنَّ الْعَبَّاسَ أَسْلَفْنَا صَدَقَةَ عَامَيْنِ فِي عَامٍ)).
كَذَا قَالَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ: وَإِنَّمَا أَرَادَ مُحَمَّدَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکاۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو وہ واپس آ کر عباس رضی اللہ عنہ کا شکوہ کرنے لگے اور کہا: انہوں نے مجھے اپنی زکاۃ نہیں دی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمر! کیا تمہیں علم نہیں ہے کہ آدمی کا چچا اس کے باپ کے قائم مقام ہوتا ہے؟ یقیناً ہم عباس سے دو سالوں کی زکاۃ ایک سال میں ہی لے چکے ہیں۔
اسی طرح انہوں نے کہا کہ یہ عبید اللہ بن عمر سے بھی مروی ہے، اور اس سے ان کی مراد محمد بن عبید اللہ ہیں۔ واللہ اعلم

[٢٠١٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ عُمَرَ سَاعِيًا فَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْعَبَّاسِ شَيْءٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ؟ إِنَّ الْعَبَّاسَ أَسْلَفْنَا صَدَقَةَ الْعَامِ عَامَ الْأَوَّلِ)).

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو زکاۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تو ان کے اور عباس رضی اللہ عنہ کے درمیان کچھ تلخ کلامی ہوگئی۔ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یقیناً ہم عباس سے اس سال کی زکاۃ گزشتہ سال ہی لے چکے ہیں۔

[۲۰۱۵]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ بْنُ يَعْلَى، ثنا أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنَّهَا تَسُدُّ مِنَ الْجَائِعِ مَا تَسُدُّ مِنَ الشَّبْعَانِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جہنم کی) آگ سے بچو؛ خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا (ہی صدقہ کر کے بچو)، کیونکہ یہ بھوکے آدمی کو ایسے ہی سہارا دیتی ہے جیسے وہ سیر آدمی کو سہارا دیتی ہے۔

[۲۰۱۶]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا بِشْرُ بْنُ الْوَلِيدِ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ فِي الْمَالِ حَقًّا سِوَى الزَّكَاةِ))، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ﴾ (البقرة:۱۷۷) الْآيَةَ. ❶

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً مال میں زکاۃ کے سوا بھی حق ہے (یعنی صدقہ و خیرات وغیرہ) پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ...الخ﴾ ''نیکی یہی نہیں کہ تم اپنے چہروں کو مشرق و مغرب کی جانب موڑ لو، بلکہ حقیقتاً نیکی یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ، روزِ آخرت، فرشتوں، کتابوں اور نبیوں پر ایمان لائے اور وہ مال کی محبت کے باوجود اسے قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافروں اور مانگنے والوں کو دے اور غلاموں کو آزاد کرائے۔ نماز کو قائم کرے اور زکاۃ کی ادائیگی کرے، اور جب وہ عہد کریں تو پورا کرتے ہیں اور تکلیف و تنگی میں اور جنگ کے وقت صبر کرتے ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچی بات کی اور یہی پرہیز گار ہیں۔''

[۲۰۱۷]...... ثنا عَبْدُ اللهِ، ثنا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ أَبُو نَصْرٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[۲۰۱۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا يُوسُفُ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ، أَوْ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي عَمْرِو بْنِ حِمَاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيعُ الْأُدْمَ وَالْجِعَابَ فَمَرَّ بِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ لِي: أَدِّ

حماس بیان کرتے ہیں کہ میں سالن اور پیالے فروخت کیا کرتا تھا۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (ایک روز) میرے پاس سے گزرے تو انہوں نے مجھ سے فرمایا: اپنے مال کی زکاۃ ادا کیا کرو۔ میں نے کہا: اے امیر المومنین! یہ تو صرف سالن میں ہے تو انہوں نے فرمایا: اس کا حساب لگاؤ، پھر اس کی زکاۃ نکالو۔

❶ سلف برقم: ۱۹۵۳

صَدَقَةَ مَالِكَ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّمَا هُوَ فِي الْأُدْمِ، قَالَ: قَوِّمْهُ ثُمَّ أَخْرِجْ صَدَقَتَهُ. ❶

## بَابُ زَكَاةِ مَالِ التِّجَارَةِ وَسُقُوطِهَا عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ

### تجارت کے مال کی زکاۃ اور گھوڑے اور غلام پر زکاۃ نہ ہونے کا بیان

[٢٠١٩]...... أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَانَ الشِّيرَازِيُّ فِيمَا كَتَبَ إِلَيَّ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُوسَى الْحَارِثِيَّ حَدَّثَهُمْ، أَنْبَأَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى بْنِ بَحْرٍ الْكَرْمَانِيُّ، ثنا اللَّيْثُ بْنُ حَمَّادٍ الْإِصْطَخْرِيُّ، ثنا أَبُو يُوسُفَ، عَنْ غُورَكِ بْنِ الْخِضْرِمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فِي الْخَيْلِ السَّائِمَةِ فِي كُلِّ فَرَسٍ دِينَارٌ تُؤَدِّيهِ)). تَفَرَّدَ بِهِ غُورَكُ، عَنْ جَعْفَرٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا وَمَنْ دُونَهُ ضُعَفَاءُ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خود چر کر پیٹ بھرنے والے گھوڑوں میں (زکاۃ کا نصاب یہ ہے کہ) ہر گھوڑے میں ایک دینار ادا کرو۔

اس روایت کو اکیلے غورک نے جعفر سے روایت کیا ہے اور وہ نہایت ضعیف ہے، اور (اس سند میں) اس کے علاوہ اور بھی ضعیف راوی ہیں۔

[٢٠٢٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الشُّونِيزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ أَتَوْا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَقَالُوا: إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا كُرَاعًا وَرَقِيقًا وَإِنَّا نُحِبُّ أَنْ نُزَكِّيَهُ، قَالَ: مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَبْلِي وَلَا أَفْعَلُهُ حَتَّى أَسْتَشِيرَ فَشَاوَرَ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَقَالُوا: أَحْسَنُ، وَسَكَتَ عَلِيٌّ، فَقَالَ: أَلَا تَكَلَّمُ يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ فَقَالَ: قَدْ أَشَارُوا عَلَيْكَ وَهُوَ حَسَنٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ جِزْيَةً رَاتِبَةً يُؤْخَذُونَ بِهَا بَعْدَكَ، قَالَ: فَأَخَذَ مِنَ الرَّقِيقِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَرَزَقَهُمْ جَرِيبَيْنِ مِنْ بُرٍّ كُلَّ شَهْرٍ، وَأَخَذَ مِنَ الْفَرَسِ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ وَرَزَقَهُ عَشَرَةَ أَجْرِبَةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلَّ شَهْرٍ، وَأَخَذَ مِنَ الْمَقَارِيفِ ثَمَانِيَةَ دَرَاهِمَ وَرَزَقَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْرِبَةٍ مِنْ

حارثہ بن مضرب روایت کرتے ہیں کہ اہل مصر میں سے کچھ لوگ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: ہمیں کچھ گھوڑے اور غلام ملے ہیں اور ہم اس مال کی زکاۃ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: میرے دونوں ساتھیوں (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے مجھ سے پہلے ایسا کچھ نہیں کیا اور میں بھی تب تک ایسا نہیں کروں گا جب تک کہ مشورہ نہ لے لوں۔ چنانچہ انہوں نے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا: ٹھیک ہے (یعنی ان سے زکاۃ وصول کر لیں) جبکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ خاموش رہے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوالحسن! کیا آپ (اس بارے میں) کلام نہیں کریں گے؟ تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے آپ کو جو مشورہ دیا ہے وہ اچھا ہے، بشرطیکہ یہ ایسا ٹیکس نہ بن جائے کہ آپ کے بعد بھی لوگوں سے وصول کیا جاتا رہے۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے غلام (کی زکاۃ میں) دس درہم وصول کیے اور انہیں ہر ماہ گندم کے

❶ مسند الشافعی: ١/ ٢٢٩۔ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٤/ ١٤٧

❷ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٤/ ١١٩

شَعِيرٍ كُلَّ شَهْرٍ، وَأَخَذَ مِنَ الْبَرَاذِينَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ وَرَزَقَهَا خَمْسَةَ أَجْرِبَةٍ مِنْ شَعِيرٍ كُلَّ شَهْرٍ. قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُهَا جِزْيَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَعْطِيَاتِنَا زَمَانَ الْحَجَّاجِ وَمَا نُرْزَقُ عَلَيْهَا. قَالَ الشَّيْخُ: الْمُقَرَّفُ مِنَ الْخَيْلِ: دُونَ الْجَوَادِ. ❶

دو جریب دیے۔ (جریب ایک پیمانہ ہے جو چار قفیز کے برابر ہوتا ہے اور ایک قفیز ایک سو چوالیس ہاتھ کی لمبائی اور وزن میں بارہ صاع کے برابر ہوتا ہے)۔ اور آپ نے گھوڑے کی زکاۃ میں دس درہم وصول کیے اور اسے ہر ماہ جَو کے دس جریب دیے۔ آپ نے "مقاریف" میں آٹھ درہم وصول کیے اور انہیں ہر ماہ آٹھ جریب جَو دیے۔ (مقاریف سے مراد وہ گھوڑے ہوتے ہیں کہ جن گھوڑیوں کے بطن سے وہ پیدا ہوئے ہوتے ہیں ان سے کسی اور نسل کے گھوڑوں نے جفتی کی ہو)۔ اور آپ نے غیر عربی گھوڑوں میں پانچ درہم وصول کیے اور انہیں ہر ماہ پانچ جریب جَو دیے۔

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے اسے جزیہ کے طور پر دیکھا جو حجاج کے زمانے میں ہمارے عطیات سے وصول کیا جاتا تھا لیکن اس پر ہمیں کچھ نہیں دیا جاتا تھا۔ الشیخ فرماتے ہیں کہ گھوڑے کی "مقرف" قسم سے مراد ایسا گھوڑا ہے جو تیز نہ بھاگتا ہو۔

[۲۰۲۱]..... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، ثنا أَبُو خَيْثَمَةَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ، قَالَ: جَاءَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ إِلَى عُمَرَ، فَقَالُوا: إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا أَمْوَالًا خَيْلًا وَرَقِيقًا نُحِبُّ أَنْ تَكُونَ لَنَا فِيهَا زَكَاةٌ وَطَهُورٌ، فَقَالَ: مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ قَبْلِي فَأَفْعَلُهُ، فَاسْتَشَارَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيهِمْ عَلِيٌّ، فَقَالَ: هُوَ حَسَنٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ جِزْيَةً يُؤْخَذُونَ بِهَا مِنْ بَعْدِكَ رَاتِبَةً.

حارثہ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام میں سے کچھ لوگ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: ہمیں گھوڑوں اور غلاموں کی صورت میں کچھ مال ملا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس میں ہمارے لیے زکاۃ اور پاکیزگی ہو جائے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دونوں ساتھیوں نے ایسا نہیں کیا جو میں کر لیتا۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے مشورہ طلب کیا، جن میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، تو انہوں نے فرمایا: یہ اس شرط پر ٹھیک ہے کہ آپ کے بعد یہ ایسا ٹیکس نہ بن جائے جو برقرار رہے اور ان سے وصول کیا جاتا رہے۔

[۲۰۲۲]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تمہیں گھوڑے اور غلام سے زکاۃ معاف کر دی ہے اور دو سو (درہم) سے کم میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی۔

❶ مسند أحمد: ۸۲، ۲۱۸۔ مجمع الزوائد للهيثمي: ۳/ ۶۸

عَلِيٌّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَفَوْتُ لَكُمْ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ الْمِائَتَيْنِ زَكَاةٌ)). ❶

[٢٠٢٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ مَوْهَبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي الْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ صَدَقَةٌ إِلَّا أَنَّ فِي الرَّقِيقِ صَدَقَةَ الْفِطْرِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گھوڑے اور غلام میں زکاۃ واجب نہیں ہے، البتہ غلام کا صدقہ فطر (یعنی فطرانہ) ادا کرنا لازم ہے۔

[٢٠٢٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، ثنا عَمِّي، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِي الْعَبْدِ صَدَقَةٌ إِلَّا صَدَقَةُ الْفِطْرِ)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلام میں زکاۃ (واجب) نہیں ہے، سوائے صدقۂ فطر کے۔

[٢٠٢٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِينَ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَدَقَةَ عَلَى الرَّجُلِ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ إِلَّا زَكَاةَ الْفِطْرِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی پر اس کے گھوڑے اور اس کے غلام میں زکاۃ واجب نہیں ہوتی، سوائے فطرانے کے۔

[٢٠٢٦/١]...... حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَخْبَرَنِي مَكْحُولٌ، عَنْ عِرَاكٍ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان آدمی پر نہ تو اس کے گھوڑے میں، نہ اس کے غلام میں اور نہ ہی اس کی باندی میں زکاۃ واجب ہوتی ہے۔

❶ سنن أبي داود: ١٥٧٤ ـ جامع الترمذي: ٦٢٠ ـ سنن النسائي: ٥/ ٣٧ ـ مسند أحمد: ٧١١، ٩١٣، ١٢٣٣

❷ صحيح البخاري: ١٤٦٣ ـ صحيح مسلم: ٩٨٢ ـ سنن أبي داود: ١٥٩٥ ـ سنن ابن ماجه: ١٨١٢ ـ جامع الترمذي: ٦٢٨ ـ سنن النسائي: ٥/ ٣٥ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٢٥٥

❸ مسند أحمد: ٧٢٩٥، ٧٤٥٥، ٩٣١٤ ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٧١، ٣٢٧٢ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٢٤٧، ٢٢٤٨، ٢٢٤٩

بْـنِ مَـالِكٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي فَرَسِهِ وَلَا فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي وَلِيدَتِهِ)).

[٢/٢٠٢٦]..... قَالَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ: وَثنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

رُواۃ کے اختلاف کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٢٠٢٧]..... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ حَبِيبُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ دَاوُدَ الْقَزَّازُ ، ثنا مُوسَى بْنُ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، ثنا أَبُو عُمَرَ مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خُبَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ ، قَالَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ، مِنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ إِلَى بَنِيهِ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُنَا بِرَقِيقِ الرَّجُلِ أَوِ الْمَرْأَةِ الَّذِينَ هُمْ تِلَادٌ لَهُ وَهُمْ عَمَلَةٌ لَا يُرِيدُ بَيْعَهُمْ ، فَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ لَا نُخْرِجَ عَنْهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا وَكَانَ يَأْمُرُنَا أَنْ نُخْرِجَ مِنَ الرَّقِيقِ الَّذِي يُعَدُّ لِلْبَيْعِ. ❶

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے (اپنے صاحبزادوں کے نام پیغام میں تحریر) فرمایا: بسم اللہ الرحمان الرحیم، سمرہ بن جندب کی طرف سے اس کے بیٹوں کے نام! السلام علیکم، امابعد! یقیناً رسول اللہ ﷺ ہمیں آدمی کے اس غلام یا عورت کے بارے میں حکم فرمایا کرتے تھے جو اس کی موروثی جائیداد ہوں اور اس کا کام کاج کرتے ہوں، اور وہ انہیں فروخت نہ کرنا چاہتا ہو، تو آپ ﷺ ہمیں یہ حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم ان کی کچھ بھی زکاۃ نہ ادا کریں، اور آپ ﷺ ہمیں حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہم اس غلام کی زکاۃ ادا کر دیا کریں جسے تجارت کے لیے رکھا گیا ہو۔

## بَابٌ فِي قَدْرِ الصَّدَقَةِ فِيمَا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ وَخَرْصَ الثِّمَارُ

### زمین کی پیداوار کی زکاۃ کی مقدار اور پھلوں کا اندازہ لگانے کا بیان

[٢٠٢٨]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّقَّاشُ الْمُقْرِءُ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ ، ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ ، ثنا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ ، ثنا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: جَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي صَدَاقِ النِّسَاءِ اثْنَا عَشَرَ أُوقِيَّةً ، الْأُوقِيَّةُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عورتوں کے مہر کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت جاری ہوئی کہ وہ بارہ اوقیہ ادا کرنا ہوگا، ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور یوں (مہر کی کل رقم) چار سو اسی (۴۸۰) درہم بنیں گے۔ غسل جنابت میں رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت جاری ہوئی کہ اس میں ایک صاع پانی استعمال کیا جائے اور وضوء میں دو رِطل۔ ایک صاع میں آٹھ رِطل ہوتے ہیں (ایک رِطل میں تقریباً چار سو گرام

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٧٠٢٩، ٧٠٤٧

أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا فَذَالِكَ ثَمَانُونَ وَأَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ، وَجَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ، وَالْوُضُوءُ رَطْلَيْنِ، وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ، وَجَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيمَا أَخْرَجَتِ الْأَرْضُ: الْحِنْطَةَ وَالشَّعِيرَ وَالزَّبِيبَ وَالتَّمْرَ إِذَا بَلَغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ، الْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا فَذَالِكَ ثَلَاثُمِائَةِ صَاعٍ بِهٰذَا الصَّاعِ الَّذِي جَرَتْ بِهِ السُّنَّةُ. لَمْ يَرْوِهِ عَنْ مَنْصُورٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ غَيْرُ صَالِحِ بْنِ مُوسَى وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

ہوتے ہیں)۔ وہ چیزیں جنہیں زمین نکالتی ہے (یعنی) گندم، جو، کشمش اور کھجور میں رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت جاری ہوئی کہ جب یہ پانچ وسق تک پہنچ جائیں (تب ان میں زکاۃ واجب ہوگی، وگرنہ نہیں)۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے، چنانچہ یہ (پانچ وسق) تین سو ایسے صاع ہوتے ہیں جس میں سنت جاری ہوئی۔

اس اسناد کے ساتھ منصور سے صالح بن موسیٰ کے علاوہ کسی نے اسے روایت نہیں کیا اور وہ حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[٢٠٢٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ وَهْبٍ الْبُنْدَارُ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، ثنا صَالِحُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ زَكَاةٌ وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا، فَذَالِكَ ثَلَاثُمِائَةِ صَاعٍ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، وَلَيْسَ فِيمَا أَنْبَتَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْخَضِرِ زَكَاةٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت جاری ہوئی کہ اس اناج میں زکاۃ نہیں پڑتی جو پانچ وسق سے کم ہو۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے، چنانچہ یہ گندم، جو، کھجور اور کشمش کے تین سو صاع بن جاتے ہیں۔ (اسی طرح) زمین کی اُگائی ہوئی سبزیوں میں بھی زکاۃ نہیں پڑتی۔

[٢٠٣٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ، حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشِّيرَازِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوْسَاقٍ صَدَقَةٌ، وَالْوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا)). ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) میں زکاۃ نہیں ہے، پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم (اناج) میں زکاۃ نہیں ہے۔ ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔

[٢٠٣١]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو زمین

❶ صحيح البخاري: ١٤٠٥ـ صحيح مسلم: ٩٧٩

يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَا كَانَ بَعْلًا أَوْ سَيْلًا أَوْ عَثَرِيًّا فَفِي كُلِّ عَشَرَةٍ وَاحِدَةٌ)). ❶

نیچے سے خود ہی سیراب ہو جاتی ہو، جسے نہر یا ندی سیراب کرتی ہو یا جو بارش سے سیراب ہوتی ہو، تو ایسی زمین میں ہر دس میں ایک ہے (یعنی اس کی پیداوار کا دسواں حصہ ادا کرنا لازم ہے)۔

[٢٠٣٢]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، ثنا عَمِّي، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ وَمَا كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ. ❷

سالم اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس زمین میں کہ جسے آسمان (یعنی بارش)، نہریں اور چشمے سیراب کرتے ہوں اور جو خود بہ خود سیراب ہوتی ہو، دسواں حصہ فرض کیا ہے، اور جو زمین کنویں کے پانی سے سینچی جائے اس میں بیسواں حصہ فرض کیا ہے۔

[٢٠٣٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَضَ فِي الْبَعْلِ وَمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرَ، وَمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیرابی کی ضرورت نہ رکھنے والی زمین اور بارش، نہروں اور چشموں سے سیراب ہونے والی زمین میں دسواں حصہ فرض کیا ہے اور جو زمین کنویں کے پانی سے سینچی جائے اس میں بیسواں حصہ فرض کیا ہے۔

[٢٠٣٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الرَّبِيعَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ الشَّافِعِيَّ، يَقُولُ: الْبَعْلُ الَّذِي بَلَغَتْ أُصُولُهُ الْمَاءَ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ''بعل'' سے مراد وہ زمین ہے جس کی جڑیں پانی تک پہنچ جائیں (اور وہ نیچے سے خود بہ خود ہی سیراب ہوتی رہے)۔

[٢٠٣٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ، وَفِيمَا سُقِيَ بِالرِّشَاءِ نِصْفُ الْعُشْرِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس زمین کو آسمان (یعنی بارش)، نہریں اور چشمے سیراب کریں؛ اس میں دسواں حصہ لازم آتا ہے اور جسے ڈول کے ذریعے سیراب کیا جائے؛ اس میں بیسواں حصہ لازم آتا ہے۔

[٢٠٣٦]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل

❶ صحيح ابن حبان: ٣٢٨٦

❷ صحيح البخاري: ١٤٨٣۔ سنن أبي داود: ١٥٩٦۔ صحيح ابن حبان: ٣٢٨٥، ٣٢٨٧

مُسْلِمٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، أَخْبَرَنَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ إِلَى الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ مَعَافِرَ وَهَمْدَانَ: ((إِنَّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ صَدَقَةَ الثِّمَارِ عُشْرُ مَا سَقَى الْعَيْنُ وَسَقَتِ السَّمَاءُ، وَعَلَى مَا سَقَى الْغَرْبُ نِصْفُ الْعُشْرِ)).

یمن کے حارث بن عبد کلال کی جانب اور اس کے ساتھ یمن کے معافر اور ہمدان کے کچھ لوگوں کی جانب لکھا کہ مسلمانوں پر پھلوں کی زکاۃ اس صورت میں دسواں حصہ ہوگی کہ جب انہیں چشمے یا بارش نے سیراب کیا ہو، لیکن جسے ڈول نے سیراب کیا ہو (یعنی محنت کے ساتھ پانی دیا گیا ہو) اس میں بیسواں حصہ ہے۔

[٢٠٣٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((فِيمَا سَقَتِ الْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَفِيمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ)). ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو زمین نہروں اور چشموں سے سیراب ہوتی ہو اس میں عشر (دسواں حصہ) ہے اور جس کو اونٹنی (یعنی رہٹ کے ذریعے) سیراب کیا جاتا ہو اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔

[٢٠٣٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَدَقَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ هَذَا السَّخْلِ بِكَبَائِسَ - قَالَ سُفْيَانُ: يَعْنِي الشِّيصَ - فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ جَاءَ بِهَذَا؟))، وَكَانَ لَا يَجِيءُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ إِلَّا نُسِبَ إِلَى الَّذِي جَاءَ بِهِ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ (البقرة:٢٦٧) قَالَ: ((وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْجُعْرُورِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ أَنْ يُؤْخَذَا فِي الصَّدَقَةِ)) قَالَ الزُّهْرِيُّ: لَوْنَيْنِ مِنْ تَمْرِ الْمَدِينَةِ، وَقَالَ

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقے کا حکم فرمایا تو ایک کنجوس آدمی کبائس کھجوریں لے آیا۔ سفیان فرماتے ہیں: یعنی ردی قسم کی کھجوریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کون لایا ہے؟ جو بھی شخص کوئی چیز لایا کرتا تھا وہ اسی کی طرف منسوب کی جاتی تھی جو اسے لے کر آتا تھا، پھر یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ "اس میں سے گندی چیز کا ارادہ نہ کرو جسے تم خرچ کرتے ہو۔" اور رسول اللہ ﷺ نے "جعرور" اور "لون الحبیق" صدقے میں لینے سے منع فرمایا۔ امام زہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ مدینے کی کھجوروں کی دو قسمیں ہیں (جو کہ ردی ہوتی تھیں)۔ یوسف رحمہ اللہ نے إِلَّا نُسِبَ کی جگہ إِلَّا نَسَبُوهُ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

❶ صحيح مسلم: ٩٨١ ـ سنن النسائي: ٥/ ٤١ ـ سنن أبي داود: ١٥٩٧ ـ مسند أحمد: ١٤٦٦٧

يُوسُفُ: إِلَّا نَسَبُوهُ . ❶

[٢٠٣٩]..... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا الرَّمَادِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٢٠٤٠]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْفَقِيهُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: نا أَبُو الْوَلِيدِ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، ثنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ، الْجُعْرُورِ وَلَوْنِ الْحُبَيْقِ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَيَمَّمُونَ شَرَّ ثِمَارِهِمْ فَيُخْرِجُونَهَا فِي الصَّدَقَةِ، فَنَهَى عَنْ لَوْنَيْنِ مِنَ التَّمْرِ وَنَزَلَتْ: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ (البقرة:٢٦٧) . قَالَ يُوسُفُ: قَالَ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: سُلَيْمَانُ قَالَ عَنْ أَبِيهِ وَقَدْ قَالَهُ مَنْ كَانَ مَعَهُ فِي الْمَجْلِسِ وَصَلَهُ أَبُو الْوَلِيدِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ وَأَرْسَلَهُ عَنْهُ غَيْرُهُ . ❷

سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی دو قسمیں، جعرور اور لون الحبیق قسم کی (رَدی) کھجوروں (کو صدقے میں لینے) سے منع فرمایا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگ اپنے گندے پھلوں کا قصد کیا کرتے تھے اور انہیں صدقے میں نکال دیتے تھے، تو آپ ﷺ نے کھجور کی (مذکورہ) دو قسموں سے منع فرمایا اور (اسی بنا پر) یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ ''اس میں سے گندی چیز کا ارادہ نہ کرو جسے تم خرچ کرتے ہو۔'' یوسفؒ بیان کرتے ہیں کہ ہشام بن عبدالملک نے فرمایا: سلیمان نے اسے اپنے والد سے روایت کیا اور مجلس میں جوان کے ہمراہ تھے انہوں نے بھی اسے بیان کیا۔ ابوالولید نے سلیمان بن کثیر سے روایت کرتے ہوئے اسے موصول بیان کیا ہے جبکہ ان کے علاوہ دوسروں نے ان سے مرسل روایت کیا ہے۔

[٢٠٤١]..... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْبِرْتِيُّ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَا: ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَيَمَّمُونَ شَرَّ ثِمَارِهِمْ فَيُخْرِجُونَهَا فِي الصَّدَقَةِ، فَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ لَوْنَيْنِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَقُولَا: عَنْ أَبِيهِ . أَرْسَلَهُ مُسْلِمٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ .

ابوامامہ بن سہل بیان کرتے ہیں کہ لوگ اپنے گندے پھلوں کا قصد کیا کرتے تھے اور انہیں صدقے میں نکال دیتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی دو (ناکارہ) قسموں سے منع فرما دیا۔ پھر انہوں نے اسی کے مثل بیان کیا اور ان دونوں نے اپنے والد سے بیان نہیں کیا۔ مسلم اور محمد بن کثیر نے اسے مرسل روایت کیا۔

[٢٠٤٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا عَبْدُ

ابوامامہ بن سہل بن حنیف اللہ تعالیٰ کی فرمودہ اس آیت: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ ''اس میں سے گندی

❶ صحيح ابن خزيمة: ٢٣١٣۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٥٥٩

❷ سنن أبي داود: ١٦٠٧

اللّٰہِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصِبِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي أَبُو أُمَامَةَ بْنُ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فِي هٰذِهِ الْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ: ﴿وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ﴾ (البقرة: ٢٦٧)، قَالَ: هُوَ الْجُعْرُورُ وَلَوْنُ ابْنِ حُبَيْقٍ، فَأَبَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَقْبَلَهُمَا فِي الصَّدَقَةِ. ❶

چیز کا ارادہ نہ کرو جسے تم خرچ کرتے ہو۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ گندی چیز سے مراد جعر ور اور لون الحبیق قسم کی کھجوریں ہیں، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کو صدقے میں قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

[٢٠٤٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْأَمَامِيُّ، ثنا ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ، قَالَ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أُخَرِّصَ أَعْنَابَ ثَقِيفٍ خَرْصَ النَّخْلِ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا. وَخَالَفَهُ الْوَاقِدِيُّ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فَزَادَ فِي الْإِسْنَادِ: الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ. ❷

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں بنوثقیف کے انگوروں کا کھجوروں کے مطابق تخمینہ لگاؤں، پھر ان کی کشمش (خشک انگور) کے طور پر زکاۃ ادا کر دی جائے جس طرح کہ کھجور کے درختوں (کا تخمینہ لگا کر ان) کی زکاۃ کھجوروں کے طور پر ادا کی جاتی ہے۔
واقدی نے اس کے خلاف بیان کیا ہے اور انہوں نے اسے عبدالرحمان بن عبدالعزیز سے روایت کیا اور سند میں مسور بن مخرمہ کا اضافہ کیا۔

[٢٠٤٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ، قَالَ الْوَاقِدِيُّ: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نُخَرِّصَ أَعْنَابَ ثَقِيفٍ كَخَرْصِ النَّخْلِ ثُمَّ تُؤَدَّى زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا.

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم بنوثقیف کے انگوروں کا کھجوروں کے مثل تخمینہ لگائیں، پھر کشمش کے طور پر ان کی زکاۃ ادا کر دی جائے جس طرح کہ کھجوروں کے درختوں (کا تخمینہ لگا کر ان) کی زکاۃ کھجوروں کے طور پر ادا کی جاتی ہے۔

[٢٠٤٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ، وَأَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالَا: نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ، عَنْ عَبْدِ

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انگوروں کے تخمینے کا اسی طرح حکم فرمایا جس طرح کھجوروں کا تخمینہ لگایا جاتا ہے، پھر اس کی زکاۃ کشمش (خشک انگور) کے

❶ سنن النسائي: ٥/ ٤٣

❷ جامع الترمذي: ٦٤٤ ـ سنن ابن ماجه: ١٨١٩ ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٧٨، ٣٢٧٩

الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ كَيْلَجَةُ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ السَّرِيِّ ، ثنا بِشْرُ بْنُ مَنْصُورٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِخَرْصِ الْعِنَبِ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ فَتُؤْخَذُ زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤْخَذُ صَدَقَةُ النَّخْلِ تَمْرًا . تَابَعَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ ، وَرَوَاهُ الْوَاقِدِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أُسَيْدٍ .

طور پر وصول کی جائے جس طرح کہ کھجور کے درخت (کا تخمینہ لگا کر ان) کی زکاۃ کھجور کے طور پر وصول کی جاتی ہے۔
محمد بن صالح نے اور زہریؒ کے بھتیجے نے ان دونوں کی موافقت کی ہے اور واقدی نے عبدالرحمان بن عبدالعزیز سے روایت کیا، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سعید بن میبّب سے، انہوں نے مسور بن مخرمہ سے اور انہوں نے سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

[٢٠٤٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ، ثنا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ ، ثنا خَالِدُ بْنُ نِزَارٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ التَّمَّارُ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكَرْمِ: ((إِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا تُخْرَصُ النَّخْلُ ، ثُمَّ تُؤَدَّى زَكَاتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَاةُ النَّخْلِ تَمْرًا)) . تَابَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ .

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگوروں کی زکاۃ کے بارے میں فرمایا: ان کا اسی طرح تخمینہ لگایا جائے جس طرح کھجوروں کے درختوں کا تخمینہ لگایا جاتا ہے، پھر ان کی کشمش کے طور پر زکاۃ ادا کی جائے جس طرح کہ کھجوروں کے درختوں (کا تخمینہ لگا کر ان) کی زکاۃ کھجوروں کے طور پر ادا کی جاتی ہے۔
عبداللہ بن نافع نے محمد بن صالح کے واسطے سے امام زہریؒ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[٢٠٤٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ ، ثنا الْمُزَنِيُّ ، قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي زَكَاةِ الْكَرْمِ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً .

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انگور کی زکاۃ کے بارے میں فرمایا۔ پھر بالکل اسی کے مثل ہی بیان کیا۔

[٢٠٤٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی ﷺ لوگوں کے

الْأَزْدِيُّ، وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ كُرُومَهُمْ وَثِمَارَهُمْ.

پاس (آدمی) بھیجا کرتے تھے جو ان کے انگوروں اور پھلوں تخمینہ لگاتا تھا۔

[٢٠٤٩]...... وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ زَبِيبًا كَمَا يُخْرَصُ التَّمْرُ.

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ انگور کا کشمش کے طور پر لگائیں، جس طرح کہ کھجوروں کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔

[٢٠٥٠]...... قُرِئَ عَلَى ابْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ أَبُو خَيْثَمَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَفَاءَ اللَّهُ خَيْبَرَ عَلَى رَسُولِهِ فَأَقَرَّهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَعَلَهَا بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَبَعَثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ رَوَاحَةَ فَخَرَصَهَا عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: يَا مَعْشَرَ يَهُودَ أَنْتُمْ أَبْغَضُ الْخَلْقِ إِلَيَّ، قَتَلْتُمْ أَنْبِيَاءَ اللَّهِ وَكَذَبْتُمْ عَلَى اللَّهِ وَلَيْسَ يَحْمِلُنِي بُغْضِي إِيَّاكُمْ أَنْ أَحِيفَ عَلَيْكُمْ، قَدْ خَرَصْتُ عِشْرِينَ أَلْفَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَإِنْ شِئْتُمْ فَلَكُمْ وَإِنْ أَبَيْتُمْ فَلِي، قَالُوا: بِهَذَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ قَدْ أَخَذْنَاهَا، قَالَ: فَاخْرُجُوا عَنَّا. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو مالِ غنیمت کے طور پر خیبر عطا فرما دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو (یعنی وہاں کے یہودیوں کو وہیں) برقرار رکھا اور اسے (یعنی خیبر کو) لوگوں میں تقسیم کر دیا۔ پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے ان کے پھلوں کا اندازہ لگایا۔ پھر فرمایا: اے یہودیوں کے گروہ! میرے نزدیک تم ساری مخلوق سے زیادہ قابل نفرت ہو، کیونکہ تم لوگوں نے اللہ کے نبیوں کو قتل کیا اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھے، لیکن میری نفرت مجھے اس بات پر برانگیخت نہیں کرے گی کہ میں تم پر زیادتی کروں۔ میں نے بیس ہزار وسق کھجوروں کا تخمینہ لگایا ہے۔ سو اگر تم چاہو تو تم لے لو اور اگر چاہو تو میں لے لیتا ہوں۔ تو انہوں نے کہا: اسی پر زمین و آسمان قائم رہیں گے کہ ہم نے انہیں لے لیا تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اب تم ہمارے پاس سے نکل جاؤ۔

[٢٠٥١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

سیدنا عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ انگور کا کشمش کے طور پر تخمینہ لگائیں جس

❶ مسند أحمد: ١٤٩٥٣

الْـمُـنْـذِرِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ، قَالَا: نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَتَّابِ بْنِ أَسِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُخْرَصَ الْعِنَبُ زَبِيبًا كَمَا يُخْرَصُ التَّمْرُ. ❶

طرح کہ کھجور کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔

[٢٠٥٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ وَهِيَ تَذْكُرُ شَأْنَ خَيْبَرَ، وَقَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَبْعَثُ بِابْنِ رَوَاحَةَ إِلَى الْيَهُودِ فَيَخْرُصُ النَّخْلَ حِينَ تَطِيبُ أَوَّلَ التَّمْرَةِ قَبْلَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْهَا ثُمَّ يُخَيِّرُ يَهُودَ يَأْخُذُونَهَا بِذَالِكَ الْخَرْصِ أَوْ يَدْفَعُونَهُ إِلَيْهِمْ بِذَالِكَ الْخَرْصِ، وَإِنَّمَا كَانَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْخَرْصِ لِكَيْ تُحْصَى الزَّكَاةُ قَبْلَ أَنْ تُؤْكَلَ الثِّمَارُ وَتَفَرَّقَ. رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَأَرْسَلَهُ مَالِكٌ، وَمَعْمَرٌ، وَعَقِيلٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں، جبکہ وہ خیبر کے معاملے کا تذکرہ کر رہی تھیں، انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کو یہود کی جانب بھیجا کرتے تھے تو وہ کھجوروں کا تخمینہ لگاتے جبکہ وہ خوب تیار ہو جاتیں اور ان میں سے کچھ بھی کھانے سے پہلے پہلے یہ کام کیا جاتا تھا۔ پھر وہ یہودیوں کو اطلاع کرتے تو وہ اس تخمینے (والی کھجوروں) کو وصول کر لیتے، یا پھر وہ اسی اندازے کے مطابق ان کے حوالے کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ کا تخمینے کا حکم صرف اس لیے ہوتا تھا تاکہ پھل کھانے سے پہلے پہلے زکاۃ کی گنتی کر لی جائے اور وہ اسے الگ کر دے۔

صالح بن ابوالاخضر نے اس کو زہری سے روایت کیا، انہوں نے ابن میسیب سے اور انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ مالک، معمر اور عقیل نے اسے زہری سے اور انہوں نے سعید کے واسطے سے نبی ﷺ سے مرسل روایت کیا ہے۔

[٢٠٥٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٠٥٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ

سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں تخمینہ لگانے کے لیے بھیجا تو ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول!

❶ سلف برقم: ٢٠٤٣

❷ سنن أبي داود: ١٦٠٦ ـ مسند أحمد: ٢٥٣٠٥ ـ مصنف عبدالرزاق: ٧٢١٩

بْـنُ يَـحْيَى بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَـدِّهِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَهُ خَـارِصًا فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا حَثْمَةَ قَدْ زَادَ عَلَيَّ فِي الْخَرْصِ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: ((إِنَّ ابْنَ عَمِّكَ يَزْعُمُ أَنَّكَ زِدْتَ عَـلَيْهِ فِي الْخَرْصِ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰـهِ لَـقَـدْ تَـرَكْـتُ لَـهُ قَدْرَ خُرْفَةِ أَهْلِهِ وَمَا يُطْعِمُ الْـمَسَاكِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ زَادَكَ ابْنُ عَمِّكَ وَأَنْصَفَ)).

ابوحثمہ نے میرے مال کا زیادہ تخمینہ لگایا ہے۔تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں بلایا اور پوچھا: تمہارا یہ چچازاد سمجھتا ہے کہ تم نے اس کے مال کا زیادہ تخمینہ لگایا ہے۔تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اس کے لیے اس کے اہل خانہ کے میوے اور جو یہ مسکینوں کو کھلاتا ہے؛ اتنی مقدار چھوڑ دی تھی۔تو رسول اللہ ﷺ نے (اس سے) فرمایا: تمہارے چچازاد نے تمہیں اضافی دیا ہے اور انصاف کیا ہے۔

## بَابُ الْحَثِّ عَلَى إِخْرَاجِ الصَّدَقَةِ وَبَيَانِ قِسْمَتِهَا

### زکاۃ ادا کرنے کی ترغیب اور اس کی تقسیم

[٢٠٥٥]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيُّ، ثنا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ، عَـنْ عَبْـدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْسَجَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: جَـاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَـقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَـمَلٍ يُقَرِّبُنِي مِنَ الْجَنَّةِ وَيُبَاعِدُنِي مِنَ النَّارِ، قَالَ: ((لَـئِـنْ أَقْـصَـرْتَ الْـخُطْبَةَ لَقَدْ أَعْرَضْتَ الْمَسْأَلَةَ أَعْتِـقِ الـنَّسَـمَةَ وَفُكَّ الـرَّقَبَةِ))، فَقَـالَ: يَـا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَوَلَيْسَا وَاحِدًا؟ فَقَالَ: ((لَا عِتْقُ النَّسَمَةِ أَنْ تَـفَـرَّدَ بِـعِتْـقِهَـا، وَفَكُّ الرَّقَبَةِ أَنْ تُعِينَ فِي ثَمَنِهَا، وَالْـمَـنِـحَةُ الْـوَكُـوفُ وَالْـفَـيْءُ عَـلَى ذِي الرَّحِمِ الـظَّـالِـمِ، فَـإِنْ لَـمْ تُطِقْ فَكُفَّ لِسَـانَكَ إِلَّا مِنْ خَيْرٍ)). ❶

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: مجھے ایسا عمل بتلایئے کہ جو مجھے جنت کے قریب کردے اور جہنم سے دُور کردے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم مختصر گفتگو کرو اور مسئلہ بیان کرو، غلام آزاد کرو اور گردن کو چھڑاؤ۔اس نے پوچھا: کیا یہ دونوں ایک ہی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: غلام آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اکیلا ہی اسے آزاد کرے جبکہ گردن چھڑانا یہ ہے کہ تو اس کی قیمت کی ادائیگی میں مدد کردے۔سواری کے لیے جانور تحفہ دینا، ظالم رشتے دار کے ساتھ حسن سلوک کرنا، لیکن اگر تم اس کی طاقت نہ رکھو تو (صرف اتنا کرلیا کرو کہ) اپنی زبان کو اچھی بات کے سوا ہر بات سے روک کے رکھو۔

[٢٠٥٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، نا أَحْمَدُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَـا أَحْـمَـدَ الـزُّبَيْـرِيَّ، يَقُولُ: جَاءَ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَسَـأَلَـهُ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ وَأَنَا حَاضِرٌ أَوْ قَالَ: جَاءَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ فَسَأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ.

ابواحمد الزبیری بیان کرتے ہیں کہ امام سفیان ثوری رحمہ اللہ آئے تو انہوں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا اور میں بھی وہاں موجود تھا۔یا یوں بیان کیا کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ میرے پاس آئے تو انہوں نے مجھ سے اس حدیث

❶ مسند أحمد: ١٨٦٤٧۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٧٤٣۔صحيح ابن حبان: ٣٧٤

کے متعلق سوال کیا۔

[۲۰۵۷]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَادَةَ، ثنا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، بِهٰذَا وَزَادَ: ((فَأَطْعِمِ الْجَائِعَ وَأَسْقِ الظَّمْآنَ وَأْمُرْ بِالْمَعْرُوفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ)).

عیسیٰ بن عبدالرحمان سے اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے اور انہوں نے یہ اضافہ کیا (کہ آپ ﷺ نے فرمایا:) بھوکے کو کھانا کھلا، پیاسے کو پانی پلا، اچھائی کا حکم دے اور برائی سے منع کر۔

[۲۰۵۸]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا وَكِيعٌ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ بُجَيْرٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْبَغَوِيُّ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ، قَالَا: نا وَكِيعٌ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ: ((تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ، فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، فَإِنْ هُمْ قَدْ أَطَاعُوكَ بِذَالِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَالِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذَالِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَا تُحْجَبُ)). وَقَالَ يَعْقُوبُ وَالْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ: ((فَإِنَّهَا لَيْسَتْ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو فرمایا: تم ایسی قوم کے پاس آئے گا جو اہل کتاب ہیں، لہٰذا تم انہیں اس بات کی گواہی دینے کی دعوت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں ہے اور یقیناً محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ سو اگر وہ تمہاری یہ بات مان لیں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر شب و روز میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پھر اگر وہ اس بات میں بھی تمہاری اطاعت کریں تو انہیں بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے اموال میں زکاۃ فرض کی ہے، جو ان کے مال داروں سے وصول کر کے ان کے غریبوں کو دی جائے گی۔ اگر وہ تمہاری اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو پھر ان کے عمدہ مالوں (کو زکاۃ میں وصول کرنے) سے پرہیز کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا، کیونکہ اس (کی قبولیت) میں کوئی رکاوٹ نہیں ہوتی۔ یعقوب اور عباس بن یزید نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ یقیناً اس کے (یعنی مظلوم کی بددعا کے) اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

[۲۰۵۹]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا تو ان سے فرمایا: یقیناً تم اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہے ہو، سب سے پہلے

❶ صحيح البخاري: ١٣٩٥۔صحيح مسلم: ١٩۔سنن أبي داود: ١٥٨٤۔سنن ابن ماجه: ١٧٨٣۔ جامع الترمذي: ٦٢٥۔سنن النسائي: ٥/ ٥٥۔مسند أحمد: ٢٠٧١۔صحيح ابن حبان: ١٥٦

اللّٰهِ بْنِ صَيْفِيٍّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: لَمَّا بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُعَاذًا نَحْوَ الْيَمَنِ، قَالَ لَهُ: ((إِنَّكَ تَقْدُمُ عَلَى قَوْمٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ تَوْحِيدَ اللّٰهِ، فَإِذَا عَرَفُوا ذَالِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي يَوْمِهِمْ وَلَيْلَتِهِمْ، وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ فَرَضَ عَلَيْهِمْ زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ غَنِيِّهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فَقِيرِهِمْ، فَإِذَا أَقَرُّوا بِذَالِكَ فَخُذْ وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ)). ❶

تم نے انہیں اللہ تعالیٰ کو ایک ماننے کی دعوت دینی ہے، جب وہ اس بات سے آشنا ہو جائیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے شب وروز میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور انہیں یہ بھی بتلانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے مالوں کی زکاۃ فرض کی ہے جو ان کے مال دار آدمی سے وصول کی جائے گی اور ان کے غریب آدمی کو دے دی جائے گی۔ اگر وہ اس بات کا بھی اقرار کر لیں تو (ان سے زکاۃ) وصول کر اور لوگوں کے عمدہ مالوں (کو زکاۃ میں وصول کرنے) سے پرہیز کر۔

[٢٠٦٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَبْدُوسُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ، عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَاعِيًا فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَقَسَمَهَا فِي فُقَرَائِنَا، وَأَمَرَ لِي بِقَلُوصٍ. ❷

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں زکاۃ وصول کرنے والا بھیجا تو انہوں نے ہمارے مال داروں سے زکاۃ لے کر ہمارے غریبوں میں تقسیم کر دی، اور انہوں نے میرے لیے ایک جوان اونٹنی دینے کا حکم فرمایا۔

[٢٠٦١]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ أَبُو عَمْرٍو، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِينَا سَاعِيًا فَأَخَذَ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَرَدَّهَا فِي فُقَرَائِنَا، وَكُنْتُ غُلَامًا يَتِيمًا لَا مَالَ لِي فَأَعْطَانِي قَلُوصًا.

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں زکاۃ وصول کرنے والا بھیجا تو انہوں نے ہمارے مال داروں سے زکاۃ لی اور ہمارے غریبوں کو دے دی، اور میں یتیم بچہ تھا، میرے پاس کوئی مال نہیں تھا تو انہوں نے مجھے ایک جوان اونٹنی دی۔

[٢٠٦٢]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، ثنا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَا تَخْرُجُ الزَّكَاةُ مِنْ

علقمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف زکاۃ منتقل نہیں ہوگی، سوائے قرابت داروں کے لیے۔ یہ روایت موقوف ہے۔

❶ صحيح البخاري: ١٤٥٨ـ صحيح مسلم: (٣١) ١٩

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٣/ ٢٠٤ـ جامع الترمذي: ٦٤٩ـ صحيح ابن خزيمة: ٢٣٦٢

بَلَدٍ إِلَىٰ بَلَدٍ، إِلَّا لِذِي قَرَابَةٍ. مَوْقُوفٌ.

[٢٠٦٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَبْعَثُ إِلَى قَوْمٍ جَيْشًا، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ احْبِسْ جَيْشَكَ فَأَنَا لَكَ بِإِسْلَامِهِمْ وَطَاعَتِهِمْ، وَكَتَبْتُ إِلَى قَوْمِي فَجَاءَ إِسْلَامُهُمْ وَطَاعَتُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَخَا صُدَاءٍ الْمُطَاعُ فِي قَوْمِهِ؟))، قَالَ: قُلْتُ: بَلْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَهَدَاهُمْ، ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ يَسْأَلُهُ عَنِ الصَّدَقَاتِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَرْضَ فِي الصَّدَقَاتِ بِحُكْمِ نَبِيٍّ وَلَا غَيْرِهِ حَتَّى جَزَّأَهَا ثَمَانِيَةَ أَجْزَاءٍ فَإِنْ كُنْتَ مِنْ أَهْلِ تِلْكَ الْأَجْزَاءِ أَعْطَيْتُكَ)). ❶

سیدنا زیاد بن حارث الصدائی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ایک قوم کی طرف لشکر بھیج رہے تھے، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اپنے لشکر کو روک لیجیے، میں ان کے اسلام قبول کرنے اور اطاعت بجالانے کی آپ کو ضمانت دیتا ہوں، اور میں نے اپنی قوم کی جانب بھی لکھ بھیجا ہے اور وہ بھی اسلام لے آئے ہیں اور اطاعت بجالا چکے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے صداء قبیلے کے بھائی! کیا اس کی قوم میں اس کی بات مانی جاتی ہے؟ تو میں نے کہا: بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان کیا ہے اور انہیں ہدایت بخشی ہے۔ پھر ایک آدمی آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ سے صدقات کے بارے میں سوال کرنے لگا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے صدقات کی تقسیم کا مسئلہ نبی یا کسی دوسرے کی پسند پر نہیں چھوڑا بلکہ اس کے بارے میں خود ہی فیصلہ فرمایا ہے اور انہیں آٹھ قسم کے افراد میں تقسیم فرما دیا ہے، لہٰذا اگر تم ان میں سے ہو تو میں تمہیں تمہارا حق دیے دیتا ہوں۔ (ان آٹھ قسم کے افراد سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے: ﴿إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ﴾ [التوبة: ٦٠] ''یہ صدقات صرف فقیروں اور مسکینوں کے لیے ہیں، اور ان لوگوں کے لیے جو اُن کی وصولی پر مامور ہوتے ہیں، اور ان کے لیے جن کی تالیفِ قلب مطلوب ہو، نیز گردنیں (یعنی غلام) آزاد کرانے کے لیے، قرض داروں کی مدد کے لیے، راہِ خدا میں دینے کے لیے اور مسافروں کے لیے ہیں۔'')

[٢٠٦٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا

حارثہ بن مضرب بیان کرتے ہیں کہ اہل شام میں سے کچھ لوگ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: ہمیں گھوڑوں

❶ سنن أبي داود: ١٦٣٠

إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي أَبُو يَعْقُوبَ، عَنِ ابْنِ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مَضْرِبٍ، أَنَّ قَوْمًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ أَتَوْا عُمَرَ، فَقَالُوا: إِنَّا قَدْ أَصَبْنَا أَمْوَالًا وَخَيْلًا وَرَقِيقًا وَإِنَّا نُحِبُّ أَنْ يَكُونَ لَنَا فِيهِ زَكَاةٌ وَطَهُورٌ، فَقَالَ: مَا فَعَلَهُ صَاحِبَايَ فَأَفْعَلَهُ، قَالَ إِسْحَاقُ: مَا فَعَلَهُ مَنْ كَانَ قَبْلِي فَأَفْعَلَهُ، فَاسْتَشَارَ النَّاسَ فَكَانَ فِيمَنِ اسْتَشَارَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَقَالَ: حَسَنٌ إِنْ لَمْ يَكُنْ جِزْيَةٌ يُؤْخَذُ بِهَا مَنْ بَعْدَكَ. قَالَ إِسْحَاقُ: إِنْ لَمْ يَكُنْ مُرَتَّبَةً لِمَنْ بَعْدَكَ، فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ فَرَسٍ دِينَارًا. ❶

اور غلاموں کی صورت میں کچھ مال ملا ہے، ہم چاہتے ہیں کہ اس میں ہمارے لیے زکاۃ اور پاکیزگی ہو جائے۔ تو عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے پہلے میرے دونوں ساتھیوں نے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے) ایسا نہیں کیا جو میں کر لیتا۔ اسحاق نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ جو مجھ سے پہلے تھے انہوں نے ایسا نہیں کیا جو میں کرلوں۔ چنانچہ انہوں نے لوگوں سے مشورہ طلب کیا، تو جن سے انہوں نے مشورہ لیا تھا ان میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، تو انہوں نے فرمایا: یہ اس شرط پر ٹھیک ہے کہ آپ کے بعد یہ ایسا ٹیکس نہ بن جائے جو آپ کے بعد ان سے وصول کیا جاتا رہے۔ اسحاق رحمہ اللہ نے یہ الفاظ بیان کیے کہ (سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ اس صورت میں ٹھیک ہے کہ) اگر آپ کے بعد یہ برقرار نہ رہ جائے۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ہر گھوڑے پر ایک دینار لازم کیا۔

[٢٠٦٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا أَبُو سِنَانٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، قَالَ: قَدِمَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ بِخَيْلٍ وَرَقِيقٍ، فَقَالُوا لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: خُذْ صَدَقَتَهَا، فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ أَحَدًا فَعَلَهُ قَبْلِي حَتَّى أَسْأَلَ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں کہ اہل شام میں سے کچھ لوگ گھوڑے اور غلام لے کر آئے اور انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: ان کی زکاۃ لے لیجیے۔ تو آپ نے فرمایا: میرے علم میں ایسا کوئی نہیں ہے جس نے مجھ سے پہلے یہ کام کیا ہو، یہاں تک کہ میں (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) پوچھ لوں۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی۔

[٢٠٦٦]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثنا عَاصِمُ بْنُ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: قَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَرْفَعُ الْحَدِيثَ، قَالَ: مَا أَحَلَّ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ فَهُوَ حَلَالٌ، وَمَا حَرَّمَ فَهُوَ حَرَامٌ، وَمَا سَكَتَ عَنْهُ فَهُوَ عَافِيَةٌ فَاقْبَلُوا مِنَ اللَّهِ عَافِيَتَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَكُنْ نَسِيًّا، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾ (مريم: ٦٤). ❷

سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو چیز اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حلال کر دی وہ حلال ہے اور جس چیز کو حرام قرار دیا وہ حرام ہے اور جس چیز میں خاموشی اختیار کی وہ عافیت ہے اور عافیت کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبول کرو۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز بھولتی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾ ''اور تیرا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے۔''

❶ سلف برقم: ٢٠٢٠
❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٧٥۔ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ١٢

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كتاب زكاة الفطر

# فطرانے کے مسائل

## بَابُ زَكَاةِ الْفِطْرِ

### فطرانے کا بیان

[٢٠٦٧]..... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَتِيقٍ الْعَنْسِيُّ بِدِمَشْقَ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا أَبُو يَزِيدَ الْخَوْلَانِيُّ، ثنا سَيَّارُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّدَفِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((زَكَاةُ الْفِطْرِ طُهْرَةٌ لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ وَطُعْمَةٌ لِلْمَسَاكِينِ، مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ)). لَيْسَ فِيهِمْ مَجْرُوحٌ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فطرانہ روزے دار کے لیے لغو اور بیہودہ اقوال و افعال سے پاکیزگی اور مسکینوں کے کھانے کا باعث ہوتا ہے۔ جو شخص اسے (عید کی) نماز سے پہلے ادا کرے گا تو یہ ایسی زکاۃ ہوگی جو قبول کر لی جاتی ہے اور جو شخص اسے نماز کے بعد ادا کرے گا تو یہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہوگا۔

ان راویوں میں کوئی بھی ایسا راوی نہیں ہے کہ جس پر جرح کی گئی ہو۔

[٢٠٦٨]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ التَّمَّارُ، ثنا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُعَلَّى، ثنا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنَا أَبِي، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ بَعْضَ الْبَادِيَةِ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالُوا: هَلْ عَلَيْنَا زَكَاةُ الْفِطْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هِيَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ کچھ دیہاتی لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: کیا ہم پر فطرانہ ادا کرنا لازم ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ہر مسلمان پر لازم ہے (خواہ) وہ چھوٹا ہو یا بڑا، آزاد ہو یا غلام۔ فطرانے میں کھجور، جو یا پنیر کا ایک صاع ادا کیا جائے۔ (ایک صاع کم و بیش ڈھائی کلو کے برابر ہوتا ہے)۔

❶ سنن أبي داود: ١٦٠٩ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٢٧ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٠٩

كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ أَوْ أَقِطٍ)).

[٢٠٦٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانے میں ہر آزاد و غلام اور چھوٹے بڑے مسلمان کی طرف سے کھجور یا جَو کا ایک صاع (ادا کرنے) کا حکم فرمایا۔

[٢٠٧٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ الدَّبَرِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، وَابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ زَنْجُوَيْهِ سَوَاءً. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، وَقَالَ فِيهِ: مِنَ الْمُسْلِمِينَ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَالضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، وَعُمَرُ بْنُ نَافِعٍ، وَالْمُعَلَّى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، وَكَثِيرُ بْنُ فَرْقَدٍ، وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ كَذَالِكَ.

مختلف سندوں کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٠٧١]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ الْمَخْزُومِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ رَجُلٍ أَوِ امْرَأَةٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رمضان میں مسلمانوں میں سے ہر شخص پر، خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، چھوٹا ہو یا بڑا، کھجوروں کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع فطرانہ فرض کیا۔

[٢٠٧٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، ثنا مُحَمَّدُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں میں سے ہر غلام و آزاد، مرد و عورت اور چھوٹے

❶ مسند أحمد: ٤٤٨٦، ٥١٧٤، ٥٣٠٣۔صحيح ابن حبان: ٣٢٩٩، ٣٣٠٠۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٣٨٩

❷ صحيح البخاري: ١٥٠٤۔صحيح مسلم: ٩٨٤

بْنُ جَهْضَمٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنِ الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ. ❶

بڑے پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فطرانہ فرض کیا ہے اور آپ ﷺ نے حکم فرمایا کہ (عید کی) نماز کے لیے لوگوں کے نکل جانے سے پہلے پہلے اس کو ادا کیا جائے۔

[۲۰۷۳]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، قَالَا: نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، ثنا شُرَيْحُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا أَرْطَأَةُ، عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر چھوٹے بڑے اور آزاد و غلام مسلمان کی طرف سے ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فطرانہ (ادا کرنے کا) حکم فرمایا ہے۔

[۲۰۷٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثنا أَبُو عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا ابْنُ رِشْدِينَ، ثنا ابْنُ بُكَيْرٍ، ثنا اللَّيْثُ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ)). ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر آزاد و غلام مسلمان پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فطرانہ ادا کرنا لازم ہے۔

[۲۰۷٥]...... وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثنا رَوْحٌ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَذَكَرَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان پر ایک صاع کھجور فطرانہ فرض کیا ہے۔ اور آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

❶ صحيح البخاري: ١٥٠٣

❷ صحيح ابن حبان: ٣٣٠٤

❸ "المستدرك للحاكم: ١/ ٤١٠

الْحَدِيثَ.

[٢٠٧٦]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسلمان پر، خواہ وہ آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع فطرانہ فرض کیا ہے۔

[٢٠٧٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْأَشْعَرِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ هَمَّامٍ، حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ آبَائِهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ فَرَضَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى مِمَّنْ تَمُونُونَ.

علی بن موسیٰ رضا اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے اور وہ اپنے آباء سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان چھوٹے بڑے اور مرد وعورت پر فطرانے کو فرض کیا ہے جن کی تم کفالت کرتے ہو۔

[٢٠٧٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ زُرَارَةَ، حَدَّثَنَا عُمَيْرُ بْنُ عَمَّارٍ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا الْأَبْيَضُ بْنُ الْأَغَرِّ، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ مِمَّنْ تَمُونُونَ. رَفَعَهُ الْقَاسِمُ وَلَيْسَ بِقَوِيٍّ، وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان چھوٹے بڑے اور آزاد وغلام افراد کی طرف سے فطرانے (کی ادائیگی) کا حکم فرمایا جن کی تم کفالت کرتے ہو۔

قاسم نے اس روایت کو مرفوع بیان کیا اور یہ قوی راوی نہیں ہے، اور درست بات یہی ہے کہ یہ روایت موقوف ہے۔

[٢٠٧٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عِدَّةً مِنْهُمْ: الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُعْطِي صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنْ جَمِيعِ أَهْلِهِ صَغِيرِهِمْ وَكَبِيرِهِمْ عَمَّنْ يَعُولُ وَعَنْ رَقِيقِهِ، وَعَنْ رَقِيقِ نِسَائِهِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے تمام اہل خانہ (یعنی) ان کے زیر کفالت چھوٹے بڑے افراد، اپنے غلاموں اور اپنی عورتوں کے غلاموں کی طرف سے بھی فطرانہ ادا کیا کرتے تھے۔

[٢٠٨٠]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

❶ نصب الراية للزيلعي: ٢/ ٤١٣

بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا جَدِّي، ثنا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُنَادِيًا يُنَادِي فِي فِجَاجِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَاجِبَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ وَعَبْدٍ وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، أَوْ صَاعٌ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الطَّعَامِ.

کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک منادی کو بھیجا جو مکہ کی گلیوں میں یہ آوازیں لگا رہا تھا کہ سنو! یقیناً ہر مسلمان مرد و عورت، آزاد و غلام اور چھوٹے بڑے پر گندم کے دو مُد یا اس کے علاوہ کسی بھی اناج کا ایک صاع فطرانہ (ادا کرنا) واجب ہے۔

[٢٠٨١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ صَارِخًا يَصْرُخُ فِي بَطْنِ مَكَّةَ أَلَا إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ، مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ: حَاضِرٍ أَوْ بَادٍ.

عمرو بن شعیب روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک اونچی آواز والے شخص کو بھیجا جو مکہ کے عین درمیان میں باآوازِ بلند یہ اعلان کر رہا تھا کہ سنو! یقیناً فطرانہ (ہر مسلمان پر واجب ہے) آگے راوی نے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی بیان کی اور (اس میں ان الفاظ کا) اضافہ کیا کہ خواہ وہ شہری ہو یا دیہاتی۔

[٢٠٨٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ: بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ صَارِخًا يَصْرُخُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ.

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ مجھ تک یہ حدیث پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونچی آواز والا شخص بھیجا جو باآوازِ بلند یہ کہہ رہا تھا کہ ہر مسلمان پر (فطرانہ واجب ہے) پھر راوی نے اسی کے مثل بیان کیا۔

[٢٠٨٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، ثنا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: أَنْبَأَنِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ صَائِحًا صَاحَ: ((إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ حَقٌّ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ حَاضِرٍ أَوْ بَادٍ، مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعلان کنندہ کو حکم فرمایا تو اس نے یہ اعلان کیا کہ یقیناً ہر چھوٹے بڑے، مرد و عورت، آزاد و غلام اور شہری و دیہاتی مسلمان پر گندم کے دو مُد یا جَو یا کھجور کا ایک صاع فطرانہ (ادا کرنا) واجب ہے۔

[٢٠٨٤]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَدَّادُ، وَحَمْدَانُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: نا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ السَّعْدِيُّ وَكَانَ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اونچی آواز والے شخص کو حکم فرمایا تو اس نے مکہ کے عین درمیان میں ـــ آگے راوی نے بالکل اسی کے مثل بیان کیا اور (ان الفاظ کا) اضافہ کیا کہ سنو! یقیناً بچہ اسی کو ملے گا جس

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٧٣

عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ صَارِخًا بِبَطْنِ مَكَّةَ مِثْلَهُ سَوَاءً، وَزَادَ: أَلَا إِنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. ❶

کے بستر پر پیدا ہوا ہو اور زانی کے لیے پتھر (یعنی سنگسار کرنے کی سزا) ہے۔

[٢٠٨٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ، الْحُرُّ وَالْعَبْدُ فِيهِ سَوَاءٌ.

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء رحمہ اللہ نے (ان الفاظ کو) بیان کیا: گندم کے دو مُد یا کھجور یا جو کا ایک صاع، آزاد و غلام اس میں برابر ہیں۔

[٢٠٨٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَطَّارَانِ، قَالَا: ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا أَبُو عَثْمَةَ، ثنا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَتَّبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الزَّكَاةَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. ❷

کثیر بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمان پر (فطرانے کی) زکاۃ کھجور، یا منقّیٰ، یا پنیر، یا جو کا ایک صاع مقرر فرمایا۔

[٢٠٨٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، حَدَّثَنِي جَدِّي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، ثنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عِمْرَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي أَنَسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ عَلَى كُلِّ حَاضِرٍ وَبَادٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانے میں کھجور یا جو کا ایک صاع یا گندم کے دو مُد ادا کرنے کا حکم فرمایا، جو ہر شہری اور دیہاتی، چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام پر لازم ہے۔

[٢٠٨٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الدِّيبَاجِيُّ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، ثنا بَقِيَّةُ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فطرانے کی مقدار کھجور یا جو کا ایک صاع ہے یا گندم کے دو مُد ہیں، جو ہر چھوٹے بڑے اور آزاد و غلام کی طرف سے ادا کرنا لازم ہے۔

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٤١٠

❷ صحيح ابن خزيمة: ٢٤١٢

تَـمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ مُدَّانِ مِنْ حِنْطَةٍ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ)) . ❶

[٢٠٨٩]..... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، ثنا جَدِّي ، ثنا أَبِي ، ثنا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ عَلَى الذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَدَقَةَ رَمَضَانَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد وعورت اور آزاد وغلام پر کھجور کا ایک صاع یا (کسی بھی) اناج کا ایک صاع فطرانہ فرض کیا۔

[٢٠٩٠]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، قَالَا: نا أَبُو يُوسُفَ الْقَلُوسِيُّ ، ثنا بَكْرُ بْنُ الْأَسْوَدِ ، ثنا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَضَّ عَلَى صَدَقَةِ رَمَضَانَ عَلَى كُلِّ إِنْسَانٍ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعٌ مِنْ قَمْحٍ . بَكْرُ بْنُ الْأَسْوَدِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانے کی ترغیب دی (اور فرمایا کہ) ہر شخص پر کھجور، یا جو، یا گندم کا ایک صاع فرض ہے۔
بکر بن اسود قوی راوی نہیں ہے۔

[٢٠٩١]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ ، ثنا الثَّقَفِيُّ ، ثنا هِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: أُمِرْنَا أَنْ نُعْطِيَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ ، مَنْ أَدَّى بُرًّا قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ أَدَّى شَعِيرًا قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ أَدَّى زَبِيبًا قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ أَدَّى سُلْتًا قُبِلَ مِنْهُ ، قَالَ: وَأَحْسَبُهُ قَالَ: وَمَنْ أَدَّى دَقِيقًا قُبِلَ مِنْهُ وَمَنْ أَدَّى سَوِيقًا قُبِلَ مِنْهُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہمیں یہ حکم دیا گیا کہ ہم رمضان کا صدقہ (یعنی فطرانہ) چھوٹے بڑے اور آزاد وغلام (ہر شخص کی طرف) سے اناج کا ایک صاع ادا کریں۔ جو گندم ادا کرے؛ اس سے قبول کر لی جائے، جو جَو ادا کرے؛ اس سے قبول کر لیے جائیں، جو کشمش ادا کرے؛ اس سے قبول کر لیے جائیں اور جو "سلت" ادا کرے؛ اس سے قبول کر لی جائے (سلت سے مراد حجاز وغیرہ میں پیدا ہونے والی جَو کی ایک قسم ہے جو گندم کے مشابہ ہوتی ہے اور اس پر چھلکا نہیں ہوتا) راوی کہتے ہیں کہ مجھے لگتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا: جو آٹا ادا کرے؛ اس سے قبول کر لیا جائے اور جو ستو ادا کرے؛ اس سے بھی قبول کر لیے جائیں۔

[٢٠٩٢]..... ثنا ابْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ

سیدنا عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

❶ سلف برقم: ٢٠٧١

بْـنِ يُـوسُفَ الـرَّقِّـيُّ ، ثـنـا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْـحُـنَيْـنِـيُّ ، عَـنْ كَثِيـرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَـوْفٍ ، عَـنْ أَبِيـهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْـفِـطْـرِ عَلَى كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَـى عَبْدٍ وَحُرٍّ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَـاعًـا مِـنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ . ❶

ہر چھوٹے بڑے، مرد و عورت اور غلام و آزاد شخص پر کھجور، یا اناج، یا منقیٰ، یا جو یا پنیر کا ایک صاع فطرانہ فرض کیا ہے۔

[۲۰۹۳]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْخَثْعَمِيُّ مِنْ أَصْلِهِ ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ صُبَيْحٍ ، ثنا سَعِيدُ بْـنُ عَبْـدِ الـرَّحْـمٰنِ الْجُمَحِيُّ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ ، عَنْ نَـافِـعٍ ، عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ زَكَـاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ بُرٍّ ، كَذَا قَـالَ: ((عَـلَـى كُـلِّ حُـرٍّ أَوْ عَـبْـدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى مِنَ الْمُسْلِمِينَ)) . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانے میں کھجور کا ایک صاع یا گندم کا ایک صاع فرض کیا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان آزاد و غلام اور مرد و عورت پر (فطرانہ) فرض ہے۔

[۲۰۹۴]...... حَـدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، ثنا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدَانَ ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الصَّنْعَانِيُّ ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ قَـالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَـمْرَو بْنَ حَزْمٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو فطرانے میں گندم کا آدھا صاع اور کھجور کا ایک صاع ادا کرنے کا حکم فرمایا۔

[۲۰۹۵]...... حَـدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ ، ثـنـا شُعَيْـبُ بْنُ أَيُّوبَ ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ ، عَنْ زَائِـدَةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُونَ صَدَقَةَ الْـفِطْرِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَاعَ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَكَثُرَتِ الْحِنْطَةُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں جو، یا کھجور، یا بغیر چھلکے کے جو، یا کشمش کا ایک صاع فطرانہ ادا کیا کرتے تھے، پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا اور گندم کی کثرت ہوگئی تو آپ نے ان اشیاء کی جگہ گندم کا نصف صاع کر دیا۔

❶ سلف برقم: ۲۰۸۶

❷ المستدرك للحاكم: ۱/ ۴۱۰ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۴/ ۱۶۶

جَعَلَ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَةٍ مَكَانًا مِنْ تِلْكَ الْأَشْيَاءِ . ❶

[٢٠٩٦]..... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ، ثنا ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ، قَالَ: قَالَ أَبُو سَعِيدٍ وَذَكَرُوا عِنْدَهُ صَدَقَةَ رَمَضَانَ ، فَقَالَ: لَا أُخْرِجُ إِلَّا مَا كُنْتُ أُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَوْ مُدَّيْنِ مِنْ قَمْحٍ ، قَالَ: لَا تِلْكَ قِيمَةُ مُعَاوِيَةَ لَا أَقْبَلُهَا وَلَا أَعْمَلُ بِهَا . ❷

عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ کے پاس فطرانے کا ذِکر کیا تو انہوں نے فرمایا: میں تو وہی مقدار ادا کرتا ہوں جو میں رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں کیا کرتا تھا (یعنی) کھجور، گندم، جَو یا پنیر کا ایک صاع۔ لوگوں میں سے ایک آدمی نے ان سے کہا: یا گندم کے دو مُد (بھی ادا کر سکتے ہیں؟) تو انہوں نے فرمایا: نہیں، یہ معاویہ رضی اللہ عنہ (کی مقرر کردہ) قیمت ہے، میں نہ تو اسے قبول کرتا ہوں اور نہ اس پر عمل کرتا ہوں۔

[٢٠٩٧]..... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَذِيُّ ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِي ، ثنا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ ، حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الَّذِي كَانَ يَسْكُنُ الْجَزِيرَةَ وَهُوَ سَابِقٌ ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعَ طَعَامٍ أَوْ صَاعَ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةٌ ، فَخَطَبَ النَّاسَ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَقَالَ: إِنِّي لَأَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَكَانَ ذَالِكَ أَوَّلَ مَا ذَكَرَ النَّاسُ الْمُدَّيْنِ .

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم عید الفطر کے روز اناج، کھجور، جَو، کشمش یا پنیر کا ایک صاع فطرانہ ادا کیا کرتے تھے۔ ہم ہمیشہ یہی مقدار دیتے رہے، یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے حج یا عمرے کی غرض سے تشریف لائے اور وہ ان دونوں خلیفہ کے عہدے پر متمکن تھے، تو انہوں نے منبرِ رسول پر لوگوں کو خطبہ دیا اور فطرانے کا ذِکر کر کے فرمایا: یقیناً میری رائے میں شامی گندم کے دو مُد کھجوروں کے ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں۔ یہ وہ پہلا موقع تھا جب لوگوں نے دو مُد کا تذکرہ کیا۔

❶ سنن أبي داود: ١٦١٤ ـ سنن النسائي: ٥/ ٥٣

❷ صحيح البخاري: ١٥٠٥ ـ صحيح مسلم: ٩٨٥ ـ سنن أبي داود: ١٦١٦ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٢٩ ـ جامع الترمذي: ٦٧٣ ـ سنن النسائي: ٥/ ٥١ ـ مسند أحمد: ١١١٨٢ ، ١١٦٩٨ ، ١١٩٣٢ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٣٩٩ ـ صحيح ابن حبان: ٣٣٠٥

[۲۰۹۸]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا أَبُو ضَمْرَةَ، حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِيَاضَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، نَحْوَهُ قَالَ: صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے (البتہ اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) فرمایا: اناج کا ایک صاع۔

[۲۰۹۹]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، ثنا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ: مَا أَخْرَجْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا صَاعًا مِنْ دَقِيقٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ. قَالَ أَبُو الْفَضْلِ: فَقَالَ لَهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ وَهُوَ مَعَنَا: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَحَدٌ لَا يَذْكُرُ فِي هٰذَا الدَّقِيقَ، قَالَ: بَلٰى هُوَ فِيهِ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں آٹے کا ایک صاع، یا کھجور کا ایک صاع، یا بغیر چھلکے کے جَو کا ایک صاع، یا کشمش کا ایک صاع، یا جَو کا ایک صاع، یا پنیر کا ایک صاع ہی ادا کیا ہے۔
ابوالفضل بیان کرتے ہیں کہ علی بن مدینیؒ نے ان سے کہا، جبکہ وہ ہمارے ساتھ تھے: اے ابومحمد! کوئی راوی اس میں آٹے کا ذکر نہیں کرتا۔ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں، آٹا بھی اس میں شامل ہے۔

[۲۱۰۰]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ أَشْرَسَ، ثنا سَعِيدُ بْنُ الْأَزْهَرِ الْوَاسِطِيُّ، ثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُمْ: ((فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ زَبِيبٍ، صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، صَاعٌ مِنْ أَقِطٍ، صَاعٌ مِنْ دَقِيقٍ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: فطرانے میں کشمش کا ایک صاع، کھجور کا ایک صاع، پنیر کا ایک صاع، یا آٹے کا ایک صاع (ادا کرنا لازم) ہے۔

[۲۱۰۱]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ الْخُوَارِزْمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صُهْبَانَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَخْرِجُوا زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ))، قَالَ: وَطَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الْبُرُّ وَالتَّمْرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ. ❶

سیدنا اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فطرانے میں اناج کا ایک صاع ادا کیا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دِنوں ہمارا اناج گندم، کھجور، کشمش اور پنیر ہوا کرتا تھا۔

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٦١٣

[٢١٠٢]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا أَبُو الْأَشْعَثِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نَحْوَهُ بِإِسْنَادِهِ. ❶

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

[٢١٠٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ذَكَرَ ثَعْلَبَةَ بْنَ صُعَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَوْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَدُّوا صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ)). ❶

ثعلبہ بن صعیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چھوٹے بڑے، مرد وعورت اور آزاد وغلام کی طرف سے ایک صاع کھجور، یا ایک صاع جَو، یا آدھا صاع گندم فطرانہ ادا کیا کرو۔

[٢١٠٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ الْمُنْذِرِ السَّرَّاجِ الْأَصَمُّ مِنْ كِتَابِهِ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ، أَوْ عَنْ ثَعْلَبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَدُّوا عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ صَاعًا مِنْ بُرٍّ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ فَأَمَّا الْغَنِيُّ فَيُزَكِّيهِ اللّٰهُ وَأَمَّا الْفَقِيرُ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَى)). قَالَ ابْنُ يَزِيدَ: فَذَكَرْتُهُ لِجَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنَ النُّعْمَانِ، يَذْكُرُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

عبداللہ بن ثعلبہ اپنے والد سے یا ثعلبہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص کی طرف سے گندم کا ایک صاع (فطرانہ) ادا کرو، (خواہ وہ) چھوٹا ہو یا بڑا، مرد ہو یا عورت، مال دار ہو یا غریب۔ جو مال دار ہوگا اسے اللہ تعالیٰ پاک فرما دے گا اور جو غریب ہوگا تو جتنا اس نے (فطرانے میں) دِیا ہوگا اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو واپس کر دے گا۔

ابن یزیدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے یہ روایت جریر بن حازم سے بیان کی تو انہوں نے کہا: میں نے یہ روایت نعمان کو امام زہریؒ سے بیان کرتے سنی ہے۔

[٢١٠٥]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((أَدُّوا صَاعًا مِنْ قَمْحٍ))، أَوْ قَالَ: ((مِنْ بُرٍّ عَنِ

ابوصعیر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چھوٹے بڑے، مرد وعورت، آزاد وغلام اور مال دار وفقیر (یعنی ہر شخص) کی طرف سے گندم کا ایک صاع ادا کرو۔ جو تم میں سے مال دار ہوگا اس کو اللہ تعالیٰ پاک کر دے گا اور جو تم میں سے فقیر ہوگا تو جتنا اس نے دِیا ہوگا اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو واپس لوٹا دے گا۔

❶ سنن أبي داود: ١٦١٩ـ مسند أحمد: ٢٣٦٦٣ـ مصنف عبد الرزاق: ٥٧٨٥ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٠٣٨٩ـ المستدرك للحاكم: ٣/ ٢٧٩

الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ وَالْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ ، أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللّٰهُ وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ)) .

[٢١٠٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ ، ثنا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ ، وَقَالَ: ((أَمَّا الْفَقِيرُ فَيُغْنِيهِ اللّٰهُ)) .

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے۔اور (اس میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے) فرمایا: جو فقیر ہوگا اسے اللہ تعالیٰ مال دار کر دے گا۔

[٢١٠٧]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ ، ثنا مُسَدَّدٌ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَدُّوا صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ حُرٍّ أَوْ عَبْدٍ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَى ، أَمَّا غَنِيُّكُمْ فَيُزَكِّيهِ اللّٰهُ ، وَأَمَّا فَقِيرُكُمْ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهُ)) . ❶

ابوصعیر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چھوٹے یا بڑے، آزاد یا غلام، مرد یا عورت کی طرف سے گندم کا ایک صاع فطرانہ ادا کرو۔ جو تم میں سے مال دار ہوگا اس کو اللہ تعالیٰ پاک کر دے گا اور جو غریب ہوگا تو جتنا اس نے (فطرانے میں) دِیا ہوگا اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو واپس کر دے گا۔

[٢١٠٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُنَادٍ ، ثنا أَبُو سَلَمَةَ ، ثنا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ بَكْرٍ الْكُوفِيِّ ، أَنَّ الزُّهْرِيَّ حَدَّثَهُمْ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، نَحْوَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔

[٢١٠٩]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِءُ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ ، ثنا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ ، ثنا هَمَّامٌ ، عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ خَطِيبًا فَأَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ عَنِ الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

ثعلبہ بن ابوصعیر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ نے چھوٹے بڑے اور آزاد و غلام ہر شخص کی طرف سے، یا (فرمایا کہ) ہر ایک کی طرف سے کھجور، یا جَو کا ایک صاع، یا گندم کا ایک صاع فطرانہ دینے کا حکم فرمایا۔

❶ سنن أبي داود: ١٦١٩

عَنْ كُلِّ وَاحِدٍ، أَوْ عَنْ كُلِّ رَأْسٍ، أَوْ صَاعَ قَمْحٍ.

[۲۱۱۰]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا نُعَيْمٌ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي صُعَيْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رِوَايَةً أَنَّهُ قَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى الْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ. ثُمَّ قَالَ: أُخْبِرْتُ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

ابن ابی صعیر سے مروی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فطرانہ مال دار اور غریب (دونوں پر یکساں طور پہ) واجب ہے۔

[۲۱۱۱]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: أَنْبَأَنِي عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جُرْجَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ بْنِ أَبِي صُعَيْرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ خَطَبَ قَبْلَ الْعِيدِ بِيَوْمٍ أَوِ اثْنَيْنِ فَقَالَ: ((إِنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ مُدَّانِ مِنْ بُرٍّ عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ، أَوْ صَاعٌ مِمَّا سِوَاهُ مِنَ الطَّعَامِ)). ❶

عبداللہ بن ثعلبہ بن ابو صعیر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید سے ایک یا دو دن پہلے خطبہ دیا اور فرمایا: یقیناً ہر شخص کی طرف سے گندم کے دو مُد اور اس کے علاوہ اناج (کی کسی بھی قسم) کا ایک صاع فطرانہ (ادا کرنا لازم) ہے۔

[۲۱۱۲]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنِي سَلَامَةُ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عُقَيْلِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنِ الْحَارِثِ الْأَعْوَرِ الْهَمْدَانِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، يَأْمُرُ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ فَيَقُولُ: هِيَ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ حِنْطَةٍ، أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيبٍ.

حارث اعور الہمدانی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو فطرانے کا حکم دیتے ہوئے یوں فرماتے سنا: یہ کھجور، جو، گندم، بغیر چھلکے کے جو یا کشمش کا ایک صاع ہے۔

[۲۱۱۳]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَيْلَانَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ قَالَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ: ((عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ حُرٍّ وَعَبْدٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ)). كَذَا حَدَّثَنَا مَرْفُوعًا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فطرانے کے بارے میں فرمایا: ہر چھوٹے بڑے اور آزاد و غلام کی طرف سے گندم کا آدھا صاع یا کھجور کا ایک صاع ادا کیا جائے۔

❶ سلف برقم: ۲۱۰۴

[٢١١٤]...... وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَارِسْتَانِيُّ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْبَزَّازِ ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ . بِهٰذَا مَوْقُوفًا ، قَالَ: وَهُوَ الصَّوَابُ .

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ روایت موقوفاً مروی ہے اور یہی درست ہے۔

[٢١١٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ رِشْدِينَ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، ثنا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَوْهَبٍ ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ ، أَوْ صَاعٌ مِنْ شَعِيرٍ ، أَوْ تَمْرٍ أَوْ زَبِيبٍ ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ أَقِطٌ وَعِنْدَهُ لَبَنٌ فَصَاعَيْنِ مِنْ لَبَنٍ .

سیدنا عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فطرانے میں گندم کے دو مُد، یا جو، یا کھجور، یا کشمش کا ایک صاع ادا کیا جائے، جس شخص کے پاس پنیر نہ ہو اور اس کے پاس دودھ ہو تو وہ دودھ کے دو صاع ادا کر دے۔

[٢١١٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: زَكَاةُ الْفِطْرِ عَلَى كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ فَقِيرٍ وَغَنِيٍّ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ . قَالَ: وَبَلَغَنِي أَنَّ الزُّهْرِيَّ كَانَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ . ❶

عبدالرحمان الاعرج سے مروی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر آزاد و غلام، مرد و عورت، چھوٹے بڑے اور غریب و مال دار پر کھجور کا ایک صاع یا گندم کا ایک صاع فطرانہ واجب ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ مجھے پتہ چلا کہ امام زہریؒ اسے نبی ﷺ تک مرفوع روایت کیا کرتے تھے۔

[٢١١٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ ، ثنا أَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ ، ثنا عَبَّادُ بْنُ زَكَرِيَّا الصُّرَيْمِيُّ ، ثنا ابْنُ أَرْقَمَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: ((مَنْ كَانَ عِنْدَهُ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ ، أَوْ صَاعٍ مِنْ شَعِيرٍ ، أَوْ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ ، أَوْ صَاعٍ مِنْ دَقِيقٍ ، أَوْ صَاعٍ مِنْ زَبِيبٍ ، أَوْ صَاعٍ مِنْ سُلْتٍ)) . لَمْ يَرْوِهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ وَهٰذِهِ الْأَلْفَاظِ غَيْرُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ . ❷

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو خطبہ دیا اور فرمایا: جس شخص کے پاس دستیاب ہو وہ گندم کا آدھا صاع، یا جو کا ایک صاع، یا کھجور کا ایک صاع، یا آٹے کا ایک صاع، یا کشمش کا ایک صاع، یا بغیر چھلکے کے جَو کا ایک صاع (بہ طور فطرانہ) صدقہ ادا کرے۔

اس اسناد اور ان الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو سلیمان بن ارقم کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور وہ متروک الحدیث ہے۔

---

❶ مسند أحمد: ٧٧٢٤۔مصنف عبد الرزاق: ٥٧٦١۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٤٢٨

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٤١١ ، ٤١٢

[۲۱۱۸]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، قَالَ: خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ قَبْلَ الْفِطْرِ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، فَقَالَ: ((أَدُّوا صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ قَمْحٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ وَصَغِيرٍ وَكَبِيرٍ)). ❶

عبداللہ بن ثعلبہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عید سے ایک یا دو دن پہلے خطبہ دیا اور فرمایا: ہر آزاد و غلام اور چھوٹے بڑے شخص کی طرف سے گندم کا ایک صاع دو آدمیوں کے درمیان (یعنی دونوں کی طرف سے ایک صاع)، یا کھجور کا ایک صاع یا جَو کا ایک صاع ادا کرو۔

[۲۱۱۹]..... حَدَّثَنَا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، ثنا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ سَلَّامٍ الطَّوِيلِ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى يَهُودِيٍّ أَوْ نَصْرَانِيٍّ حُرٍّ أَوْ مَمْلُوكٍ نِصْفُ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ)). سَلَّامٌ الطَّوِيلُ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَلَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُهُ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چھوٹے بڑے، مرد و عورت، یہودی یا عیسائی، آزاد یا غلام کی طرف سے گندم کا آدھا صاع، یا کھجور کا ایک صاع، یا جَو کا ایک صاع فطرانہ (ادا کرنا لازم) ہے۔
سلام الطویل راوی متروک الحدیث ہے اور اس کے علاوہ کسی نے اس کو روایت نہیں کیا۔

[۲۱۲۰]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُطَبِيُّ، ثنا أَبُو قَبِيصَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ حُرٍّ وَعَبْدٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ ذَكَرٍ وَأُنْثَى كَافِرٍ وَمُسْلِمٍ حَتّٰى إِنَّهُ كَانَ لَيُخْرِجُ عَنْ مُكَاتَبِيهِ مِنْ غِلْمَانِهِ. عُثْمَانُ هُوَ الْوَقَّاصِيُّ مَتْرُوكٌ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ہر آزاد و غلام، چھوٹے بڑے، مرد و عورت، کافر و مسلمان کی طرف سے فطرانہ ادا کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ آپ اپنے مکاتب غلاموں کی طرف سے بھی ادا فرماتے۔
عثمان سے مراد وقاصی ہے جو کہ متروک راوی ہے۔

[۲۱۲۱]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا الثَّوْرِيُّ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ آدمی اپنے غلام کی طرف سے بھی کھانا کھلائے گا (یعنی فطرانہ ادا کرے گا) خواہ وہ غلام مجوسی ہی ہو۔

❶ سلف برقم: ۲۱۰۳
❷ سيأتي برقم ۲۱۳۰

سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: يُطْعِمُ الرَّجُلُ عَنْ عَبْدِهِ وَإِنْ كَانَ مَجُوسِيًّا.

[٢١٢٢]...... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، قَالَ: لَوْ أَنَّكَ أَعْطَيْتَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ هُلَيْلِجَ لَأَجْزَأَ.

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر تم فطرانے میں ہلیلج ادا کردو تو وہ بھی کفایت کر جائے گا۔ (ہلیلج ایک درخت کا نام ہے جس کے پودے سے دوائی بنتی ہے)۔

[٢١٢٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ الْخَيَّاطُ، ثنا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: أَعْطِنِي مُدَّ النَّبِيِّ ﷺ، فَدَعَا بِهِ فَجَاءَ بِهِ الْغُلَامُ فَأَعْطَانِيهِ فَأَرَيْتُهُ مَالِكًا فَقُلْتُ: هٰذَا هُوَ؟ قَالَ: نَعَمْ هُوَ مُدُّ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: لَمْ أُدْرِكِ النَّبِيَّ ﷺ وَهٰذَا الَّذِي يَتَحَرَّى بِهِ مُدُّ النَّبِيِّ ﷺ، قُلْتُ: بِهٰذَا تُعْطَى زَكَاةُ الْعُشُورِ وَالصَّدَقَاتُ وَالْكَفَّارَاتُ؟ قَالَ: نَعَمْ نَحْنُ نُعْطِي بِهِ، قُلْتُ: فَأَرَادَ رَجُلٌ أَنْ يُعْطِيَ زَكَاةَ رَمَضَانَ وَكَفَّارَةَ الْيَمِينِ بِمُدٍّ هُوَ أَكْبَرُ مِنْ هٰذَا، قَالَ: لَا وَلٰكِنْ لِيُعْطِ بِهٰذَا الْمُدِّ ثُمَّ لِيَزِدْ بَعْدُ مَا شَاءَ.

بشر بن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مالک بن انس رحمہ اللہ سے کہا: مجھے نبی ﷺ کا مُد دیجیے۔ تو انہوں نے اسے منگوایا اور ایک بچہ اسے لے کر آیا، تو انہوں نے مجھے وہ دے دیا۔ پھر میں نے وہ امام مالکؒ کو دکھاتے ہوئے پوچھا: کیا وہ یہی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، نبی ﷺ کا مُد یہی ہے۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں نے نبی ﷺ کا زمانہ نہیں پایا (اس لیے یہ آپ ﷺ کا مُد نہیں ہے) البتہ یہ ایسا ہے کہ جو نبی ﷺ کے مُد جیسا ہی بنا ہوا ہے۔ میں نے پوچھا: اس کے مطابق عُشر، صدقات اور کفاروں کی زکاۃ ادا کی جا سکتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں، ہم اسی کے مطابق ادا کرتے ہیں۔ میں نے کہا: ایک آدمی رمضان کی زکاۃ (یعنی فطرانہ) اور قسم کا کفارہ اس مُد کی مقدار میں ادا کرنا چاہتا ہو جو اس سے بڑا ہے (تو کیا اس کا عمل درست ہوگا؟) تو انہوں نے فرمایا: نہیں، بلکہ اسے چاہیے کہ وہ اسی مُد کے مطابق ادا کرے، پھر اس کے بعد جتنا چاہے زیادہ دے دے۔

[٢١٢٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرِ بْنِ الْأَشْقَرِ أَبُو بَكْرٍ، ثنا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الطَّائِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْخُرَاسَانِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، قَالَ: قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ كَمْ وَزْنُ صَاعِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثُلُثٌ بِالْعِرَاقِيِّ، أَنَا حَزَرْتُهُ، قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ خَالَفْتَ شَيْخَ الْقَوْمِ، قَالَ: مَنْ هُوَ؟، قُلْتُ: أَبُو

اسحاق بن سلیمان الرزی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام مالک بن انس رحمہ اللہ سے پوچھا: اے ابوعبداللہ! نبی ﷺ کے صاع کا کتنا وزن تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: پانچ عراقی رِطل اور ایک تہائی رِطل، میں نے اس کا اندازہ لگایا ہے۔ میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! آپ نے قوم کے بزرگ کے خلاف بیان کیا ہے۔ انہوں نے پوچھا: وہ کون ہیں؟ میں نے کہا: امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ وہ آٹھ رِطل کا تھا۔ تو امام مالک رحمہ اللہ سخت غصے میں آ گئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ انہیں غارت

حَنِيفَةَ يَقُولُ: ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ، فَغَضِبَ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَ: قَاتَلَهُ اللّٰهُ مَا أَجْرَأَهُ عَلَى اللّٰهِ، ثُمَّ قَالَ لِبَعْضِ جُلَسَائِهِ: يَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ جَدِّكَ، وَيَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ عَمِّكَ، وَيَا فُلَانُ هَاتِ صَاعَ جَدَّتِكَ، قَالَ إِسْحَاقُ: فَاجْتَمَعَ آصُعٌ، فَقَالَ مَالِكٌ: مَا تَحْفَظُونَ فِي هٰذِهِ؟، فَقَالَ: هٰذَا حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُؤَدِّي بِهٰذَا الصَّاعِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ الْآخَرُ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَخِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُؤَدِّي بِهٰذَا الصَّاعِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، وَقَالَ الْآخَرُ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أُمِّهِ أَنَّهَا أَدَّتْ بِهٰذَا الصَّاعِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ مَالِكٌ: أَنَا حَزَرْتُ هٰذِهِ فَوَجَدْتُهَا خَمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثُلُثًا، قُلْتُ: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ أُحَدِّثُكَ بِأَعْجَبَ مِنْ هٰذَا عَنْهُ إِنَّهُ يَزْعُمُ أَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ نِصْفُ صَاعٍ وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ، فَقَالَ: هٰذِهِ أَعْجَبُ مِنَ الْأُولَى يُخْطِءُ فِي الْحَزْرِ وَيُنْقِصُ فِي الْعَطِيَّةِ، لَا بَلْ صَاعٌ تَامٌّ عَنْ كُلِّ إِنْسَانٍ هٰذَا أَدْرَكْنَا عُلَمَاءَ نَا بِبَلَدِنَا هٰذَا. ❶

کرے، انہوں نے اللہ کے معاملے میں یہ جرأت کیسے کر لی؟ پھر انہوں نے اپنے کچھ مجلس نشینوں سے کہا: اے فلاں! اپنے دادا کا صاع لے کر آ ؤ، اے فلاں! اپنے چچا کا صاع لے کر آ ؤ، اے فلاں! اپنی دادی کا صاع لے کر آ ؤ۔ پھر جب سارے صاع جمع ہو گئے تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: تمہیں اس بارے میں کیا بات یاد ہے؟ تو اس (صاع لے کر آنے والے) نے کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ وہ اسی صاع کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو (زکاۃ وغیرہ) ادا کیا کرتے تھے۔ اور دوسرے نے کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے اپنے بھائی سے روایت کیا کہ وہ اسی صاع کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو ادا کیا کرتے تھے۔ پھر تیسرے نے کہا: مجھ سے میرے والد نے بیان کیا اور انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کیا کہ انہوں نے اسی صاع کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو (زکاۃ) ادا کی۔ (اس کے بعد) امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے ان صاعوں کا وزن کیا ہے تو انہیں پانچ رِطل اور ایک تہائی رِطل وزن کا پایا ہے۔ میں نے کہا: اے ابوعبداللہ! میں آپ کو ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی اس سے بھی زیادہ عجیب بات بتاتا ہوں، وہ یہ رائے رکھتے ہیں کہ فطرانہ آدھا صاع ہے اور ایک صاع آٹھ رِطل کا ہوتا ہے۔ تو امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ تو پہلی بات سے بھی عجیب تر ہے، انہیں اندازہ کرنے میں غلطی ہو گئی ہے اور ادائیگی میں کمی کر دی ہے۔ ایسا نہیں ہے، بلکہ ہر شخص کی طرف سے ایک مکمل صاع ادا کرنا ہو گا۔ یہی موقف ہم نے اپنے اس شہر کے علماء کا دیکھا ہے۔

[٢١٢٥]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ عَلَى

ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: ہر چھوٹے بڑے اور آزاد و غلام مسلمان پر گندم کے دو مُد، یا کھجور یا جَو کا ایک صاع فطرانہ واجب ہے۔

❶ السنن الکبریٰ للبیهقی: ٤/ ١٧١

كُلِّ مُسْلِمٍ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ عَبْدٍ أَوْ حُرٍّ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيرٍ.

[٢١٢٦]...... وَعَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْكَرِيمِ أَبُو أُمَيَّةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ وَشَعِيرٍ.

علقمہ اور اسود سے مروی ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گندم کے دو مُد، یا کھجور اور جَو کا ایک صاع۔

[٢١٢٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، ثنا الْحَسَنُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: عَلَى مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ نَفَقَتُكَ نِصْفُ صَاعِ بُرٍّ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ.

ابوعبدالرحمان السلمی سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کے اخراجات تمہارے ذِمہ ہوں اس پر گندم کا آدھا صاع یا کھجور کا ایک صاع (فطرانہ) لازم ہے۔

[٢١٢٨]...... وَعَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنِي مَنْ أَدَّى إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ.

ابوقلابہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس شخص نے خبر دی جس نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو (فطرانے میں) آدھا صاع گندم ادا کی تھی۔

[٢١٢٩]...... ثنا عَبْدُ اللهِ، ثنا الْحَسَنُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ: أَنْبَأَنِي رَجُلٌ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ أُدِّيَ إِلَيْهِ صَاعٌ مِنْ بُرٍّ بَيْنَ رَجُلَيْنِ.

ابوقلابہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ کو ایک آدمی نے بتلایا کہ اس نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دو آدمیوں کی طرف سے گندم کا ایک صاع ادا کیا تھا۔

[٢١٣٠]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، ثنا حُمَيْدٌ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ أَمِيرُ الْبَصْرَةِ فِي آخِرِ الشَّهْرِ: أَخْرِجُوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ، فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ؟ قُومُوا فَعَلِّمُوا إِخْوَانَكُمْ، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ هٰذِهِ الزَّكَاةَ فَرَضَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ، أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ. ❶

حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما جب بصرہ کے امیر تھے تو آخری مہینے میں آپ نے فرمایا: اپنے روزوں کی زکاۃ (یعنی فطرانہ) ادا کرو۔ تو لوگوں نے (حیرت سے) ایک دوسرے کو دیکھا۔ پھر آپ نے پوچھا: یہاں اہل مدینہ میں سے کون ہے؟ (پھر آپ نے مدینہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے فرمایا:) اُٹھو اور اپنے بھائیوں کو بتلاؤ، کیونکہ انہیں معلوم نہیں ہے کہ اس زکاۃ کو رسول اللہ ﷺ نے ہر مرد و عورت اور آزاد و غلام پر جَو یا کھجور کا ایک صاع یا گندم کا نصف صاع فرض کیا ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢٠١٨، ٣٢٩١

[۲۱۳۱]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: خَطَبَ ابْنُ عَبَّاسٍ النَّاسَ فِي آخِرِ رَمَضَانَ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْبَصْرَةِ أَدُّوا زَكَاةَ صَوْمِكُمْ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ، فَقَالَ: مَنْ هَاهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ؟ قُومُوا فَعَلِّمُوا إِخْوَانَكُمْ، فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَرَضَ صَدَقَةَ رَمَضَانَ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى. قَالَ الْحَسَنُ، وَقَالَ عَلِيٌّ: إِذَا وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاجْعَلُوهُ صَاعًا مِنْ بُرٍّ وَغَيْرِهِ. ❶

حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آخری رمضان میں لوگوں کو خطبہ دیا تو فرمایا: اے اہل بصرہ! اپنے روزوں کی زکاۃ ادا کرو۔ لوگ (یہ سن کر) ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ تو آپ نے پوچھا: یہاں اہل مدینہ میں سے کون ہے؟ (پھر آپ نے مدینہ سے تعلق رکھنے والے لوگوں سے فرمایا:) اُٹھو اور اپنے بھائیوں کو بتلاؤ، کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے آزاد و غلام اور مرد و عورت پر گندم کا آدھا صاع، یا جَو کا ایک صاع، یا کھجور کا ایک صاع رمضان کا صدقہ (یعنی فطرانہ) فرض کیا ہے۔

حسن رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ تمہیں گنجائش دے تو فطرانے میں گندم وغیرہ کا ایک صاع کر دو۔

[۲۱۳۲]..... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ، وَيَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ أَبُو عُتْبَةَ، قَالُوا: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، ثنا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِإِخْرَاجِ زَكَاةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ. وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يُؤَدِّي قَبْلَ ذٰلِكَ بِيَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانہ ادا کرنے کے بارے میں حکم فرمایا کہ یہ لوگوں کے (عید کی) نماز پڑھنے کے لیے نکلنے سے پہلے پہلے ادا کیا جائے۔ اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اس سے (یعنی عید سے) ایک یا دو دن پہلے ادا کر دیا کرتے تھے۔

[۲۱۳۳]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ، قَالَا: ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا وَكِيعٌ، ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ، وَقَالَ: ((أَغْنُوهُمْ فِي هٰذَا الْيَوْمِ)). وَقَالَ يُوسُفُ: صَدَقَةُ الْفِطْرِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زکاۃ الفطر (یعنی فطرانے) کو فرض قرار دیا اور فرمایا: اس دن میں تم ان (غریب) لوگوں کو مال دار کر دیا کرو۔ یوسفؒ نے (زکاۃ الفطر کی جگہ) صدقۂ فطر کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

❶ مسند أحمد: ٥٣٤٥، ٦٣٨٩، ٦٤٢٩۔صحيح ابن حبان: ٣٣٠٣

❷ صحيح البخاري: ١٥٠٣۔صحيح مسلم: ٩٨٦

[٢١٣٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ ، ثنا الْفَيْضُ بْنُ وَثِيقٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَصَرِيُّ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِزَكَاةِ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَخْرُجَ الرَّجُلُ إِلَى الصَّلَاةِ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فطرانے کے بارے میں حکم فرمایا کہ آدمی اسے (عید کی) نماز کے لیے نکلنے سے پہلے ادا کر دے۔

[٢١٣٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا (یعنی فطرانے کا) حکم فرمایا کہ اسے لوگوں کے نماز پڑھنے سے پہلے پہلے ادا کر دیا جائے۔

[٢١٣٦]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، ثنا الْحَجَّاجُ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لَا يَخْرُجَ حَتَّى يَطْعَمَ وَيُخْرِجَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ . ❶

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مسنون عمل یہ ہے کہ آدمی تب تک (نماز عید کے لیے) نہ نکلے جب تک کہ کچھ کھا نہ لے اور فطرانہ نہ ادا کر دے۔

[٢١٣٧]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ ، ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ ، ثنا صَالِحُ بْنُ مُوسَى الطَّلْحِيُّ ، ثنا مَنْصُورٌ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: جَرَتِ السُّنَّةُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ صَاعٌ ، وَالْوُضُوءُ رَطْلَيْنِ ، وَالصَّاعُ ثَمَانِيَةُ أَرْطَالٍ . لَمْ يَرْوِهِ عَنْ مَنْصُورٍ غَيْرُ صَالِحٍ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ غسل جنابت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی یہ سنت جاری ہوئی کہ (اس میں) ایک صاع (پانی استعمال کیا جائے) اور وضوء میں دو رِطل پانی۔ ایک صاع میں آٹھ رِطل ہوتے ہیں (ایک رِطل میں تقریباً چار سو گرام ہوتے ہیں)۔
اس کو صالح کے علاوہ کسی نے منصور سے روایت نہیں کیا اور وہ حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[٢١٣٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّوَّاقُ ، قَالَا: حَدَّثَنَا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ دو رِطل پانی سے وضوء فرمایا کرتے تھے اور ایک صاع سے غسل کیا

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٣/ ١٦٩

❷ سلف برقم: ٢٠٢٨

مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ مُوسَى بْنُ نَصْرٍ الْحَنَفِيُّ ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَوَضَّأُ بِرَطْلَيْنِ ، وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ ثَمَانِيَةِ أَرْطَالٍ . ❶

کرتے تھے، اور ایک صاع میں آٹھ رطل ہوتے ہیں۔ (ہمارے ہاں رائج پیمانے کے مطابق ایک رطل ۶۴ تولے اور ڈیڑھ ماشے کا ہوتا ہے یعنی ۳۹۸ گرام اور ۳۴ ملی گرام)۔

[۲۱۳۹]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ ، ثنا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، ذَكَرَهُ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِمُدٍّ رِطْلَيْنِ ، وَيَغْتَسِلُ بِصَاعٍ ثَمَانِيَةِ أَرْطَالٍ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مُد پانی سے وضوء فرمایا کرتے تھے؛ جو کہ دو رطل بنتا ہے، اور ایک صاع سے غسل کیا کرتے تھے؛ جو کہ آٹھ رطل ہوتے ہیں۔

## بَابٌ فِي أَوَامِرِ النَّبِيِّ ﷺ

## نبی ﷺ کے احکام کا بیان

[۲۱۴۰]..... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْمُبَارَكِيُّ بِالْمُبَارَكَةِ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ شَاهِينَ ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ: مُغِيثٌ ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا وَيَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْعَبَّاسِ: ((يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ شِدَّةِ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ شِدَّةِ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا؟)) ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ أَرْجَعْتِيهِ فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكِ)) ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي بِهِ؟ قَالَ: ((إِنَّمَا شَافِعٌ)) ، قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بریرہ کا خاوند؛ جس کا نام مغیث تھا، میں گویا اسے (اب بھی چشمِ تصور سے) دیکھ رہا ہوں کہ وہ اس کے پیچھے چکر لگاتا رہتا تھا اور رویا کرتا تھا، اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہتے تھے۔ (ایک روز) رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے عباس! کیا آپ کو مغیث کی بریرہ کے ساتھ شدید محبت اور بریرہ کی مغیث سے سخت نفرت پر تعجب نہیں ہوتا؟ پھر نبی ﷺ نے بریرہ سے فرمایا: کاش تم اس سے رجوع کر لو، کیونکہ وہ تمہارے بچے کا باپ ہے۔ تو اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) میں تو صرف سفارش کر رہا ہوں۔ تو بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا: پھر مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

## بَابٌ فِي جِزْيَةِ الْمَجُوسِ وَمَا رُوِيَ فِي أَحْكَامِهِمْ

## مجوسیوں کے جزیہ کا بیان اور ان کے احکام کے بارے میں روایات

[۲۱۴۱]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا

بجالہ بیان کرتے ہیں کہ میں احنف بن قیس کے چچا جزء بن

❶ مسند أحمد: ١٢٨٤٣ ❷ صحيح البخاري: ٥٢٨٣۔سنن أبي داود: ٢٢٣١۔جامع الترمذي: ١١٥٦۔سنن ابن ماجه: ٢٠٧٥۔ سنن النسائي: ٨/ ٦٤٥۔مسند أحمد: ١٨٤٤۔صحيح ابن حبان: ٤٢٧٣

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كتاب الصيام

## روزوں کے مسائل

[٢١٤٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَتِيقٍ الْعَنْسِيُّ بِدِمَشْقَ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنِّي رَأَيْتُهُ، فَصَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَمَرَ النَّاسَ بِالصِّيَامِ. تَفَرَّدَ بِهِ مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ وَهْبٍ وَهُوَ ثِقَةٌ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے (رمضان المبارک کا) چاند دیکھنے کی کوشش کی۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بتلایا کہ میں نے چاند دیکھا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے روزہ رکھ لیا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔
اس حدیث کو اکیلے مروان بن محمد نے ابن وھب سے روایت کیا ہے، البتہ وہ ثقہ راوی ہے۔

[٢١٤٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السَّمَرْقَنْدِيُّ، قَالَا: نا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، بِهٰذَا.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[٢١٤٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْأُبُلِّيُّ، ثنا مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ، وَأَبُو عَوَانَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: شَهِدْتُ الْمَدِينَةَ وَبِهَا ابْنُ عُمَرَ، وَابْنُ عَبَّاسٍ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى وَالِيهَا فَشَهِدَ عِنْدَهُ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ هِلَالِ رَمَضَانَ، فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَهَادَتِهِ فَأَمَرَاهُ أَنْ يُجِيزَهُ، وَقَالَا: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَجَازَ شَهَادَةَ

طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں مدینہ میں موجود تھا اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بھی وہیں تھے، کہ ایک آدمی مدینہ کے گورنر کے پاس آیا اور اس نے رمضان المبارک کا چاند دیکھنے کی گواہی دی۔ تو گورنر نے ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی گواہی کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے حکم دیا کہ وہ اس کی گواہی کو نافذ کر دیں۔ اور ان دونوں اصحاب نے بیان کیا کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے رمضان المبارک کا چاند دیکھنے کی ایک آدمی کی گواہی کو بھی نافذ

❶ سنن أبي داود: ٢٣٤٢ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٢٣ ـ صحيح ابن حبان: ٣٤٤٧

بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنْ قُشَيْرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ بَجَالَةَ، قَالَ: لَمْ يَأْخُذْ عُمَرُ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ مِنْهُمْ. قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ جَالِسًا بِبَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْهُمْ ثُمَّ خَرَجَا، فَقُلْتُ: مَاذَا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَا: الْإِسْلَامُ أَوِ الْقَتْلُ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَخَذَ النَّاسُ بِقَوْلِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَتَرَكُوا قَوْلِي.

کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا: میں نبی ﷺ کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا تو آپ کے پاس ان (مجوسیوں) میں سے دو آدمی آئے، پھر وہ نکل گئے، تو میں نے پوچھا: رسول اللہ ﷺ نے کیا فیصلہ فرمایا: تو انہوں نے کہا: اسلام یا قتل (یعنی یا تو اسلام قبول کرلو یا مرنے کے لیے تیار ہو جاؤ)۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کے بیان پر عمل کیا اور میرے بیان کو چھوڑ دیا۔

[٢١٤٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ بَجَالَةَ التَّمِيمِيَّ، قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ يُرِيدُ أَنْ يَأْخُذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ هَجَرَ.

بجالہ التمیمی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ لینے کا ارادہ نہیں کیا تھا، یہاں تک کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔

[٢١٤٥]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ الْبَزَّازُ، سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنْ حُذَيْفَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ أَصْحَابِي أَخَذُوا الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ مَا أَخَذْتُهَا مِنْهُمْ، وَتَلَا: ﴿قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ: ﴿حَتَّى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ﴾ (التوبة:٢٩).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اگر میں نے اپنے ساتھیوں کو نہ دیکھا ہوتا کہ انہوں نے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا تو میں نے بھی ان سے وصول نہیں کرنا تھا، اور انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ﴾ [التوبة: ٢٩] ''ان لوگوں سے قتال کرو جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں لاتے، نہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے حرام کردہ امور کو حرام جانتے ہیں اور نہ ہی دینِ حق کو قبول کرتے ہیں، ان لوگوں میں سے کہ جنہیں کتاب دی گئی ہے، یہاں تک کہ وہ ذلیل وخوار ہو کر اپنے ہاتھوں سے جزیہ ادا کریں۔''

يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، سَمِعَ بَجَالَةَ ، يَقُولُ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: اقْتُلْ كُلَّ سَاحِرٍ ، وَفَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مُحْرِمٍ مِنَ الْمَجُوسِ وَانْهَوْهُمْ عَنِ الزَّمْزَمَةِ . فَقَتَلْنَا ثَلَاثَ سَوَاحِرَ ، وَجَعَلْنَا نُفَرِّقُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَبَيْنَ حَرِيمِهِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ ، وَصَنَعَ طَعَامًا كَثِيرًا وَدَعَا الْمَجُوسَ وَعَرَضَ السَّيْفَ عَلَى فَخِذِهِ ، فَأَلْقَوْا وَقْرَ بَغْلٍ أَوْ بَغْلَيْنِ مِنْ وَرِقٍ - يَعْنِي مِنْ فِضَّةٍ - وَأَكَلُوا بِغَيْرِ زَمْزَمَةٍ ، وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ أَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنْ مَجُوسِ أَهْلِ هَجَرَ . ❶

معاویہ کا کاتب تھا، ہمارے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی وفات سے ایک سال قبل ان کا ایک خط آیا (جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ) ہر جادوگر کو قتل کر دو، جن مجوسیوں نے اپنے محرم رشتے داروں سے شادیاں کر رکھی ہیں؛ ان میں تفریق کر دو اور انہیں ''زمزمہ'' سے روک دو (زمزمہ سے مراد مجوسیوں کے کچھ کلمات تھے جنہیں وہ کھانا کھاتے وقت آہستہ آواز میں پڑھا کرتے تھے)۔ چنانچہ ہم نے تین جادوگروں کو قتل کیا اور کتاب اللہ کی روشنی میں آدمی اور اس کی محرم بیوی کے درمیان جدائی کا عمل شروع کر دیا۔ پھر جزء نے ایک مرتبہ بڑی مقدار میں کھانا تیار کرایا اور تلوار کو اپنی ران پر رکھا، اور مجوسیوں کو (کھانے کی) دعوت دی۔ انہوں نے ایک یا دو خچر کے برابر وزن کی چاندی لا کر ڈھیر کر دی اور بغیر ''زمزمہ'' کے کھانا کھایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیا تھا، یہاں تک کہ سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا۔ (ہجر ایک مقام کا نام ہے)۔

[٢١٤٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، ثنا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ بَجَالَةَ بْنِ عَبْدَةَ - كَذَا قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ - قَالَ: كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمَنَاذِرِ ، فَقَدِمَ عَلَيْنَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أخبرني ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَخَذَ مِنَ الْمَجُوسِ أَهْلِ هَجَرَ الْجِزْيَةَ . فَخُذْ مِنْ مَجُوسِ مَنْ قِبَلَكَ الْجِزْيَةَ . حَجَّاجٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ .

بجالہ بن عبدہ بیان کرتے ہیں کہ میں مناذر پر جزء بن معاویہ کا کاتب تھا، تو ہمارے پاس سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کیا تھا، چنانچہ تم بھی اپنے ہاں موجود مجوسیوں سے جزیہ وصول کرو۔
حجاج سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی۔

[٢١٤٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَآخَرُونَ ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَه ، نا الْخَضِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُجَاعٍ ، أنا هُشَيْمٌ ، نا دَاوُدُ

بجالہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مجوسیوں سے جزیہ وصول نہیں کیا تھا، یہاں تک کہ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے وصول کیا تھا۔ راوی

❶ مسند أحمد: ١٦٥٧، ١٦٨٥

رَجُلٍ وَاحِدٍ عَلَى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ هِلَالِ رَمَضَانَ، قَالَا: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُجِيزُ شَهَادَةَ الْإِفْطَارِ إِلَّا بِشَهَادَةِ رَجُلَيْنِ. تَفَرَّدَ بِهِ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْأُبُلِّيُّ أَبُو إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

کیا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ روزے چھوڑنے (یعنی عید کا چاند دیکھنے) کی گواہی میں دو آدمیوں کی ہی گواہی قبول کیا کرتے تھے۔
اس روایت کو اکیلے حفص بن عمر الابلی ابو اسماعیل نے روایت کیا ہے اور وہ حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[۲۱۴۹]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَحَفَّظُ مِنْ هِلَالِ شَعْبَانَ مَا لَا يَتَحَفَّظُ مِنْ غَيْرِهِ، ثُمَّ يَصُومُ رَمَضَانَ لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْهِ عَدَّ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ صَامَ. هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شعبان کی تاریخوں کی اتنی نگہداشت رکھا کرتے تھے کہ اتنی نگہداشت اس کے علاوہ کسی اور مہینے کی نہیں رکھتے تھے۔ پھر چاند دیکھ کر رمضان کے روزے رکھنا شروع کر دیتے تھے، لیکن اگر کبھی (شعبان کی اُنتیس تاریخ کو) مطلع اَبر آلود ہوتا تو تیس دِن پورے کرتے اور پھر روزے رکھنا شروع کر دیتے۔

[۲۱۵۰]..... أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ صِلَةَ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ، فَقَالَ: كُلُوا، فَتَنَحَّى بَعْضُ الْقَوْمِ، فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ عَمَّارٌ: مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِي شَكَّ فِيهِ فَقَدْ عَصَى أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَرُوَاتُهُ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❷

صلہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھے تو ان کے پاس ایک پکائی ہوئی بکری لائی گئی، تو انہوں نے فرمایا: کھاؤ۔ لیکن لوگوں میں سے کوئی اُٹھ کر ایک طرف ہو گیا اور کہا: میں روزے دار ہوں۔ تو عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس نے اس دِن کا روزہ رکھا کہ جس میں شک واقع ہوا ہو (یعنی پختہ طور پر معلوم نہ ہو کہ چاند نکلا ہے یا نہیں) تو اس نے ابوالقاسم ﷺ کی نافرمانی کی۔
یہ اسناد حسن صحیح ہے اور اس کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[۲۱۵۱]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا دَاوُدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ سِتَّةٍ: الْيَوْمُ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ مِنْ رَمَضَانَ، وَيَوْمُ الْفِطْرِ، وَيَوْمُ الْأَضْحَى، وَأَيَّامُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چھ روزوں سے منع فرمایا: ماہِ رمضان کا وہ دِن جس میں شک ہو جائے (کہ چاند نظر آیا ہے یا نہیں)، عیدالفطر کا دِن، عیدالاضحیٰ کا دِن اور ایامِ تشریق۔
واقدی کے علاوہ دیگر رُواۃ اس سے زیادہ پختہ ہیں۔

❶ سنن أبي داود: ٢٣٢٥ ـ مسند أحمد: ٢٥١٦١

❷ سنن أبي داود: ٢٣٣٤ ـ جامع الترمذي: ٦٨٦ ـ سنن ابن ماجه: ١٦٤٥ ـ سنن النسائي: ٤/ ١٥٣ ـ صحيح ابن حبان: ٣٥٨٥، ٣٥٩٥ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٢٣، ٤٢٤

التَّشْرِيقِ. الْوَاقِدِيُّ غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ. ❶

[٢١٥٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا أَبُو الْعَالِيَةِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ عُثْمَانَ الْعَبْدِيُّ، ثنا أَبُو قُتَيْبَةَ، ثنا حَازِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: تَمَارَى النَّاسُ فِي هِلَالِ رَمَضَانَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْيَوْمَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: غَدًا، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَزَعَمَ أَنَّهُ قَدْ رَآهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ؟))، قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَالًا فَنَادَى النَّاسَ: صُومُوا، ثُمَّ قَالَ: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا، وَلَا تَصُومُوا قَبْلَهُ يَوْمًا)). تَابَعَهُ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، وَزَائِدَةُ، وَالثَّوْرِيُّ، مِنْ رِوَايَةِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسَى عَنْهُ، وَقِيلَ عَنْ أَبِي عَاصِمٍ. وَأَرْسَلَهُ إِسْرَائِيلُ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، وَأَبُو نُعَيْمٍ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ماہِ رمضان کے چاند کے بارے میں لوگوں کا اختلاف ہو گیا، کچھ نے کہا کہ آج (نظر آ گیا) ہے اور کچھ نے کہا: کل (نظر آئے گا)۔ پھر ایک دیہاتی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا دعویٰ تھا کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ تو نبی ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو نبی ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے اعلان کر دیا کہ (کل) روزہ رکھ لو۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم (ماہِ رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور (ماہِ شوال کا) چاند دیکھ کر چھوڑا کرو (یعنی عید کیا کرو) لیکن اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تم تیس دنوں کو شمار کرو، پھر (روزے رکھنا) چھوڑ دیا کرو اور ایک بھی دن اس سے پہلے روزہ نہ رکھو۔

ولید بن ابی ثور، زائدہ اور ثوری نے فضل بن موسیٰ کی روایت سے اس کی موافقت کی ہے اور ابو عاصم سے بھی بیان کیا گیا ہے۔ اسرائیل، حماد بن سلمہ، ابن مہدی، ابونعیم اور عبدالرزاق نے اسے امام ثوری رحمہ اللہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

[٢١٥٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: رَأَيْتُ الْهِلَالَ، فَقَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((يَا بِلَالُ نَادِ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: میں نے چاند دیکھا ہے۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! لوگوں میں اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھ لیں۔

[٢١٥٤]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سُورِينَ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی ﷺ

❶ مسند البزار: ١٠٦٦

❷ صحيح ابن حبان: ٣٤٤٦-المستدرك للحاكم: ١/ ٤٢٤-شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٨٢

❸ سنن أبي داود: ٢٣٤٠-سنن ابن ماجه: ١٦٥٢-جامع الترمذي: ٦٩١-سنن النسائي: ٤/ ١٣١

ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، وَحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ، فَقَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((يَا بِلَالُ نَادِ فِي النَّاسِ أَنْ يَصُومُوا غَدًا)) الْمَعْنَى مُتَقَارِبٌ.

کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: یقیناً مجھے چاند نظر آ گیا ہے۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بلال! لوگوں میں یہ اعلان کر دو کہ وہ کل روزہ رکھیں۔ (دونوں روایتوں کا) معنی قریب قریب ہی ہے۔

[٢١٥٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَائِدَةَ. عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٢١٥٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، ثنا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ الْهِلَالَ، فَقَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، فَنَادَى أَنْ صُومُوا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: یقیناً میں نے چاند دیکھ لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے یہ اعلان کر دیا کہ (کل) روزہ رکھ لو۔

[٢١٥٧]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ الْعَيْشِيُّ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ لَيْلَةَ هِلَالِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ الْهِلَالَ، فَقَالَ: ((تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ صُومُوا. وَرَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنِ الثَّوْرِيِّ مُرْسَلًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی ماہِ رمضان کی چاند رات کو آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً مجھے چاند نظر آ گیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے لوگوں میں اعلان کر دیا کہ (کل) روزہ رکھ لو۔
شعبہ نے اس کو امام ثوری رحمہ اللہ سے مرسل روایت کیا ہے۔

[٢١٥٨]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ، ثنا عَمْرُو بْنِ حَكَّامٍ، ثنا

عکرمہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آ کر گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔

شُعْبَةُ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا شَهِدَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ، فَقَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَصُومُوا.

تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم فرما دیا کہ وہ (کل) روزہ رکھیں۔

[٢١٥٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّهُمْ شَكُّوا فِي هِلَالِ رَمَضَانَ مَرَّةً فَأَرَادُوا أَنْ لَا يَصُومُوا وَلَا يَقُومُوا، فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْحَرَّةِ فَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ؟)) قَالَ: نَعَمْ وَشَهِدَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى فِي النَّاسِ أَنْ يَقُومُوا وَأَنْ يَصُومُوا، لَمْ يَقُلْ فِيهِ: وَيَقُومُوا غَيْرُ حَمَّادٍ.

عکرمہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ لوگوں کو ماہِ رمضان کے چاند کے بارے میں شک پڑ گیا (کہ نظر آیا ہے یا نہیں؟) چنانچہ انہوں نے روزہ نہ رکھنے اور قیام نہ کرنے (یعنی نمازِ تراویح نہ پڑھنے) کا ارادہ کر لیا۔ پھر ایک دیہاتی ''حرہ'' مقام سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے گواہی دی کہ اس نے چاند دیکھا ہے۔ اس کو نبی ﷺ کے پاس لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں؟ اس نے کہا: جی ہاں، اور اس نے گواہی دی کہ اسے چاند نظر آیا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے لوگوں میں یہ اعلان کر دیا کہ لوگ قیام کریں اور روزہ رکھیں۔
اس روایت میں قیام کرنے کے الفاظ حماد کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیے۔

[٢١٦٠]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَقَدَّمُوا هِلَالَ رَمَضَانَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ، صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا)). كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ماہِ رمضان کا چاند (نظر آنے سے) ایک دو دن پہلے روزہ مت رکھو، البتہ اگر تم میں سے کسی کا وہ دن (اتفاقاً) وہی آ جائے کہ جس دن وہ (معمول کے مطابق نفلی) روزہ رکھا کرتا ہے (تو وہ اس دن روزہ رکھ سکتا ہے)، تم چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور چاند دیکھ کر ہی روزے رکھنا چھوڑا کرو، لیکن اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو جائے (یعنی بادلوں کے باعث دکھائی نہ دے) تو تم تیس دن شمار کر کے پھر روزے چھوڑ دیا کرو۔

[٢١٦١]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، وَابْنُ غَيْلَانَ قَالَا:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ صحيح البخاري: ١٩٠٩، ١٩١٤ ـ صحيح مسلم: ١٠٨١، ١٠٨٢ ـ سنن أبي داود: ٢٣٣٥ ـ سنن ابن ماجه: ١٦٥٠ ـ جامع الترمذي: ٦٨٤ ـ سنن النسائي: ٤/ ١٣٣ ـ مسند أحمد: ٧٥١٦، ٩٦٥٤ ـ صحيح ابن حبان: ٣٤٤٣

نـا أَبُـو هِشَام الرِّفَاعِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ عَـمْـرٍو، عَـنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُـرَيْرَةَ، قَـالَ: قَـالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَـعْجَلُوا شَهْـرَ رَمَـضَـانَ بِيَوْمٍ وَلَا بِيَوْمَيْنِ)) مِثْلَهُ، ((عُدُّوا ثَلَاثِينَ ثُمَّ أَفْطِرُوا)) وَهٰذَا مِثْلُهُ.

فرمایا: ماہِ رمضان سے ایک یا دو دِن پہلے روزہ مت رکھا کرو، تم تیس دِنوں کو پورا کرو، پھر روزے رکھنا چھوڑ دِیا کرو۔ یہ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٢١٦٢]..... حَـدَّثَـنَـا ابْـنُ صَاعِدٍ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُـوسٰى، نا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو بِهٰذَا، ثُمَّ أَفْطِرُوا وَهٰذَا أَيْضًا.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[٢١٦٣]..... حَـدَّثَـنَـا ابْـنُ صَـاعِـدٍ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَا: نا الرَّبِيعُ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْـنِ زَيْـدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَـلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. هٰذِهِ أَسَانِيدُ صِحَاحٌ.

یہ بھی سند کے اختلاف کے ساتھ اسی کے مثل روایت ہے۔ یہ تمام اسانید صحیح ہیں۔

[٢١٦٤]..... حَـدَّثَـنَـا أَبُـو بَـكْـرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنِ الـزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ أَوْ أَحَدِهِـمَـا، عَـنْ أَبِـي هُـرَيْـرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَـأَفْـطِـرُوا، فَـإِنْ غُـمَّ عَـلَيْـكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم (ماہِ رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھ لو اور تم (ماہِ شوال کا) چاند دیکھو تو (روزے رکھنا) چھوڑ دو، لیکن اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تم تیس ن روزے رکھو۔

[٢١٦٥]..... حَـدَّثَـنَـا أَبُو بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَـزَّازُ، ثـنـا عُـمَـرُ بْـنُ شَبَّةَ، ثـنـا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْـمُـقَدَّمِيُّ، أَخْبَرَنِي الْحَجَّاجُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْـعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((صُومُوا لِـرُؤْيَتِـهِ وَأَفْـطِـرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا شَـعْبَـانَ ثَلَاثِيـنَ يَوْمًا ثُمَّ صُومُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَـعُدُّوا رَمَضَانَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ أَفْطِرُوا إِلَّا أَنْ تَرَوْهُ قَبْلَ ذَالِكَ)).

ربعی بن خراش سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم چاند دیکھ کر روزے رکھا کرو اور چاند دیکھ کر ہی روزے رکھنا چھوڑا کرو، لیکن اگر تم پر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تم شعبان کے تیس دِن پورے کرو، پھر روزہ رکھ لو۔ لیکن اگر (شوال کا چاند دیکھنے میں بھی) تم پر مطلع ابر آلود ہو جائے تو تم ماہِ رمضان کے تیس دِن پورے کرو، پھر روزے رکھنا چھوڑ دِیا کرو۔ سوائے اس صورت کے کہ تم اس سے پہلے ہی چاند دیکھ لو۔

❶ صحيح البخاري: ١٩٠٩ ـ صحيح مسلم: ١٠٨١ ـ مسند أحمد: ٧٧٧٨

[٢١٦٦]...... رَوَاهُ جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ مُسْنَدًا، وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ وَغَيْرُهُمَا، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهُ، ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ)). ❶

ربعی رحمہ اللہ رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ (رمضان کا) مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزے مت رکھو، یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو، یا اس سے پہلے (مہینے کے) تیس دن پورے کر لو۔ پھر روزے رکھتے رہو، یہاں تک کہ تم (شوال کا) چاند دیکھ لو، یا (تیس روزوں کی) گنتی پوری کر لو۔

[٢١٦٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ أَصْلِهِ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو، ثنا أَبُو مُسْهِرٍ، ثنا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ)). هُوَ فِي الْمُوَطَّأِ عَنْ نَافِعٍ، وَابْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: فَاقْدُرُوا لَهُ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم تب تک روزے نہ رکھو جب تک کہ (رمضان کا) چاند نہ دیکھ لو اور تب تک روزے رکھنا مت چھوڑو جب تک کہ (شوال کا) چاند نہ دیکھ لو، لیکن اگر تم پر مطلع اَبر آلود ہو جائے تو تم تیس روزے رکھو۔

یہ روایت مؤطا میں نافع اور ابن دینار کے حوالے سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ تم اس کا اندازہ لگا لو۔

[٢١٦٨]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ)). زَادَ ابْنُ مُرْشِدٍ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا مَضَى شَعْبَانُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ يَبْعَثُ مَنْ يَنْظُرُ، فَإِنْ رَأَى فَذَاكَ وَإِنْ لَمْ يَرَ وَلَمْ يَحُلْ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ وَلَا قَتَرٌ أَصْبَحَ مُفْطِرًا، وَإِنْ حَالَ دُونَ مَنْظَرِهِ سَحَابٌ أَوْ قَتَرٌ أَصْبَحَ صَائِمًا، قَالَ: وَكَانَ لَا يُفْطِرُ إِلَّا مَعَ النَّاسِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً مہینہ اُنتیس دِن کا بھی ہوتا ہے، لہٰذا تم تب تک روزے نہ رکھو جب تک کہ تم چاند نہ دیکھ لو اور تب تک روزے رکھنا مت چھوڑو جب تک کہ اسے نہ دیکھ لو، لیکن اگر تم پر مطلع اَبر آلود ہو جائے تو تم اس کا اندازہ لگا لیا کرو۔

ابن مرشد نے یہ اضافہ کیا ہے کہ جب شعبان کے اُنتیس دِن گزر جاتے تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما ایک آدمی کو بھیجتے جو (چاند کو) دیکھتا، پھر اگر تو اسے نظر آ جاتا تو روزہ رکھ لیتے اور اگر اسے نظر نہ آتا اور چاند دیکھنے میں کوئی بادل اور دھواں وغبار وغیرہ بھی حائل نہ ہوتا تو آپ اگلے دِن روزہ نہیں رکھتے تھے، لیکن اگر چاند دیکھنے میں کوئی بادل یا دھواں وغبار وغیرہ حائل ہوتا تو آپ اگلے دِن روزہ رکھ لیتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ

❶ سنن أبي داود: ٢٣٢٦ - سنن النسائي: ٤/ ١٣٥ - شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٧٦٨، ٣٧٦٩ - صحيح ابن حبان: ٣٤٥٨

❷ مسند أحمد: ٤٤٨٨، ٤٦١١، ٥٢٩٤ - صحيح ابن حبان: ٣٤٤٥، ٣٤٥١، ٣٥٩٣ - شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٧٦٠، ٣٧٧٩، ٣٧٨٠

آپ لوگوں کے ساتھ ہی روزے رکھنا چھوڑا کرتے تھے۔

[۲۱۶۹]..... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ التَّيْمِيُّ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ)). كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ.

ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! تم (رمضان کے) مہینے سے پہلے روزہ مت رکھا کرو، یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو یا (شعبان کے مہینے کے تیس دِنوں کی) گنتی پوری کرلو، اور تم تب تک روزے رکھنا مت چھوڑا کرو جب تک کہ (شوال کا) چاند نہ دیکھ لو (یا ماہِ رمضان کے تیس دِنوں کی) گنتی نہ پوری کرلو۔

تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[۲۱۷۰]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ، لَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ ثُمَّ تَصُومُوا وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُتِمُّوا أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ)). وَهٰذَا مِثْلُهُ.

نبی ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (رمضان کا) مہینہ شروع ہونے سے پہلے روزے مت رکھو، یہاں تک کہ تم چاند دیکھ لو، یا (شعبان کے مہینے کے) تیس دِنوں کی گنتی پوری کرلو۔ پھر روزے رکھتے رہو، اور تب تک مت چھوڑو جب تک کہ تم (شوال کا) چاند نہ دیکھ لو، یا تم (تیس روزوں کی) گنتی پوری کرلو۔

[۲۱۷۱]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، وَهٰذَا مِثْلُهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[۲۱۷۲]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، ثنا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، ثنا شُعْبَةُ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ الطَّائِيَّ، يَقُولُ: أَهْلَلْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ الشُّقُوقِ فَشَكَكْنَا فِي الْهِلَالِ فَبَعَثْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَمَدَّهُ لِرُؤْيَتِهِ وَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ)). صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ. وَرَوَاهُ حُصَيْنٌ، وَأَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ: عِدَّةَ شَعْبَانَ غَيْرُ

ابوالبختری الطائی بیان کرتے ہیں کہ ہم (ایک مرتبہ) ''ذات الشقوق'' کے مقام پر تھے کہ ہم رمضان کا چاند دیکھنے لگے، تو ہمیں چاند کے بارے میں شک ہوگیا (یعنی پختہ طور پر معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ نکلا ہے یا نہیں) تو ہم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی کو بھیجا، اس نے ان سے پوچھا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی ﷺ سے بیان کیا کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے چاند دیکھنے میں وسعت دی ہے، اور اگر یہ تم پر اَبر آلود ہو جائے تو تم شعبان کے تیس دِنوں کی گنتی پوری کرو۔

یہ حدیث شعبہ سے صحیح مروی ہے اور اسے حصین اور ابوخالد الدالانی نے عمرو بن مرہ سے روایت کیا اور اس میں ''شعبان کی

آدَمَ وَهُوَ ثِقَةٌ . ❶

گنتی'' کے الفاظ آدم کے علاوہ کسی نے بیان نہیں کیے اور وہ ثقہ راوی ہے۔

[۲۱۷۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، ثنا آدَمُ، ثنا شُعْبَةُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوْ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ)). يَعْنِي عُدُّوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ. صَحِيحٌ عَنْ شُعْبَةَ، كَذَا رَوَاهُ آدَمُ، عَنْ شُعْبَةَ. وَأَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، عَنْ آدَمَ، عَنْ شُعْبَةَ، وَقَالَ فِيهِ: فَعُدُّوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ، وَلَمْ يَقُلْ: يَعْنِي. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یا کہا کہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: (رمضان کا) چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور (شوال کا) چاند دیکھ کر روزے رکھنا چھوڑ دو، لیکن اگر تم پر مطلع ابرآلود ہو جائے تو مہینے کے تیس دن پورے کرو۔ یعنی شعبان کے تیس دن شمار کرو۔

یہ حدیث شعبہ سے صحیح مروی ہے۔ اسی طرح اسے آدم نے شعبہ سے روایت کیا اور امام بخاریؒ نے بھی اسے آدم سے اور انہوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے، اور انہوں نے اس میں یہ الفاظ بیان کیے: تم شعبان کے تیس دن شمار کرو۔ اور انہوں نے ''یعنی'' کا لفظ بیان نہیں کیا۔

[۲۱۷٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ أَبُو الْحُسَيْنِ، ثنا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، ثنا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ وَلَا تَخْلِطُوا بِرَمَضَانَ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذَالِكَ صِيَامًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ، وَصُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَإِنَّهَا لَيْسَتْ تُغْمَى عَلَيْكُمُ الْعِدَّةُ)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان (کے روزے رکھنے) کے لیے شعبان کے چاند (کے تیس دنوں) کو شمار کیا کرو اور تم (اس کو) رمضان کے ساتھ مت ملاؤ، البتہ اگر تم میں سے کسی کا دن (اتفاقاً) وہی آ جائے کہ جس دن وہ (معمول کے مطابق نفلی) روزہ رکھا کرتا ہے (تو وہ اس دن روزہ رکھ سکتا ہے)، تم چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو اور چاند دیکھ کر ہی روزے رکھنا چھوڑا کرو، لیکن اگر تم پر مطلع ابرآلود ہو جائے تو یقیناً (شعبان کے تیس دنوں کا) شمار تم سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔

[۲۱۷۵]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا لُوَيْنٌ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((جَعَلَ اللّٰهُ الْأَهِلَّةَ مَوَاقِيتَ لِلنَّاسِ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ

طلق بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے چاند کو لوگوں کے لیے وقت معلوم کرنے کا ذریعہ بنایا ہے، لہٰذا جب تم اسے دیکھو تو روزہ رکھ لیا کرو اور جب تم اسے دیکھو تو روزے چھوڑ دیا کرو، لیکن اگر یہ تم پر ابرآلود ہو جائے تو تم تیس دن کی گنتی کو پورا کرو۔

❶ مسند أحمد: ۳۰۲۱، ۳۲۰۸، ۳۵۱۵

❷ صحيح البخاري: ۱۹۰۹۔ مسند أحمد: ۹۳۷٦، ۹۵۵٦، ۹۸۵۳۔ صحيح ابن حبان: ۳٤٤۲۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ۵۰۰

❸ سلف برقم: ۲۱٦۰

فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلاثِينَ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ: سَمِعْتُ هٰذَا مِنْهُ وَحَدِيثَيْنِ آخَرَيْنِ، مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ ضَعِيفٌ. ❶

محمد بن جابر کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث اور دوسری دو حدیثیں ان سے سنیں۔ محمد بن جابر قوی راوی نہیں ہے بلکہ ضعیف ہے۔

[۲۱۷۶]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ عَلِيٍّ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَحْصُوا عِدَّةَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ وَلَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصَوْمٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلاثِينَ يَوْمًا ثُمَّ أَفْطِرُوا فَإِنَّ الشَّهْرَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا)) وَخَنَسَ إِبْهَامَهُ فِي الثَّالِثَةِ.

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم رمضان (کے روزے رکھنے) کے لیے شعبان کے (تیس دِنوں) کی تعداد شمار کرو اور (رمضان کے) مہینے سے پہلے روزہ مت رکھو، سو جب تم چاند کو دیکھو تو روزہ رکھو اور جب تم اسے دیکھو تو (روزے رکھنا) چھوڑ دو، لیکن اگر تم پر مطلع اَبر آلود ہو جائے تو تیس دِنوں کی گنتی پوری کرو، پھر روزے رکھنا چھوڑ دو، کیونکہ مہینہ اتنے، اتنے اور اتنے دِنوں کا ہوتا ہے۔ تیسری مرتبہ آپ نے اپنا انگوٹھا دبا لیا (یعنی بتلایا کہ مہینہ اُنتیس دِن کا بھی ہوتا ہے)۔

[۲۱۷۷]..... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَثنا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ فَلَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتّٰى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلاثِينَ، فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحِيَتُكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ وَكُلُّ عَرَفَةَ مَوْقِفٌ وَكُلُّ مِنًى مَنْحَرٌ وَكُلُّ فِجَاجِ مَكَّةَ مَنْحَرٌ. رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. ❷

محمد بن منکدر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً مہینہ اُنتیس دِن کا بھی ہوتا ہے، لہٰذا تم تب تک روزہ نہ رکھو جب تک کہ چاند نہ دیکھ لو اور اس وقت تک روزے رکھنا مت چھوڑو جب تک کہ (شوال کا) چاند نہ دیکھ لو، لیکن اگر تم پر مطلع اَبر آلود ہو جائے تو تیس دِنوں کا عدد پورا کرو۔ تمہاری عید الفطر اس دِن ہوتی ہے جس دِن تم روزے رکھنا چھوڑ دیتے ہو اور تمہاری عید الاضحیٰ اس دِن ہوتی ہے جس دِن تم قربانیاں کرتے ہو۔ سارا عرفہ وقوف کی جگہ ہے، سارا منیٰ قربانیوں کی جگہ ہے اور مکہ مکرمہ کا ہر راستہ قربانی کا مقام ہے۔
حماد بن زید نے اس کو ایوب سے روایت کیا اور انہوں نے اسے نبی ﷺ تک مرفوع بیان کیا۔

[۲۱۷۸]..... حَدَّثَنَا ابْنُ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: ذَكَرَ

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے (وہ بیان کرتے ہیں کہ) نبی ﷺ نے اسی (گزشتہ روایت) کے مثل ہی بیان کیا۔ روح بن قاسم نے اسے [illegible] سے

❶ مسند أحمد: ١٦٢٩٠، ١٦٢٩٤۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٧٧٧
❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٢٥١

النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. وَتَابَعَهُ رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ. ❶

روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[٢١٧٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ، ثنا ابْنُ سَوَاءٍ، ثنا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ))، ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَى آخِرِهِ وَلَمْ يَذْكُرِ: ((الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ)). رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ مِنَ الثِّقَاتِ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ تم چاند دیکھ کر روزہ رکھا کرو۔ پھر انہوں نے حدیث کے آخر تک اسی کے مثل بیان کیا اور انہوں نے یہ الفاظ ذکر نہیں کیے کہ مہینہ اُنتیس دنوں کا ہوتا ہے۔

روح بن قاسم ثقہ راویوں میں سے ہیں۔

[٢١٨٠]...... ثنا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا دَاوُدُ بْنُ خَالِدٍ، وَثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، جَمِيعًا عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((صَوْمُكُمْ يَوْمَ تَصُومُونَ وَفِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تمہارا روزہ اس دن (سے شروع) ہوتا ہے جس دن تم (پہلا) روزہ رکھتے ہو اور تمہاری عیدالفطر اس دن ہوتی ہے جس دن تم (روزے رکھنا) چھوڑ دیتے ہو۔

[٢١٨١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضَحُّونَ)). الْوَاقِدِيُّ ضَعِيفٌ. ❹

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ روزہ اس دن (سے شروع ہوتا ہے) جس دن تم (پہلا) روزہ رکھتے ہو، عیدالفطر اس دن ہوتی ہے جس دن تم (روزے رکھنا) چھوڑ دیتے ہو اور عیدالاضحیٰ اس دن ہوتی ہے جس دن تم قربانیاں کرتے ہو۔

اس روایت کی سند میں واقدی ضعیف راوی ہے۔

## بَابٌ فِي وَقْتِ السَّحَرِ
## سحری کے وقت کا بیان

[٢١٨٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اذان سنے اور (کھانے کا) برتن اس کے ہاتھ پر ہو تو وہ اسے تب تک نہ رکھے جب تک کہ

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٥٢
❷ سلف قبله
❸ سنن أبي داود: ٢٣٢٨ ـ سنن ابن ماجه: ١٦٦٠ ـ جامع الترمذي: ٦٩٧ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٥١
❹ مسند أحمد: ١٠٦٢٩

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا سَمِعَ أَحَدُكُمُ النِّدَاءَ وَالْإِنَاءُ عَلٰى يَدِهِ فَلَا يَضَعْهُ حَتّٰى يَقْضِيَ حَاجَتَهُ مِنْهُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَسْنَدَهُ رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، كَمَا قَالَ عَبْدُ الْأَعْلٰى.

[٢١٨٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ أَبُو الْفَضْلِ الْخُوَارِزْمِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَبِيعَةَ بْنَ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَائِشٍ، صَاحِبَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَأَمَّا الْمُسْتَطِيلُ فِي السَّمَاءِ فَلَا يَمْنَعَنَّ السَّحُورَ وَلَا تَحِلُّ فِيهِ الصَّلَاةُ، وَإِذَا اعْتَرَضَ فَقَدْ حَرُمَ الطَّعَامُ فَصَلِّ صَلَاةَ الْغَدَاةِ. إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ.

[٢١٨٤]..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ أَبُو سَلَمَةَ الْمَخْزُومِيُّ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((هُمَا فَجْرَانِ فَأَمَّا الَّذِي كَأَنَّهُ ذَنَبُ السِّرْحَانِ فَإِنَّهُ لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ، وَأَمَّا الْمُسْتَطِيلُ الَّذِي عَارَضَ الْأُفُقَ فَفِيهِ تَحِلُّ الصَّلَاةُ وَيَحْرُمُ الطَّعَامُ)). هٰذَا مُرْسَلٌ. ❶

[٢١٨٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْكُوفِيُّ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْفَجْرُ فَجْرَانِ فَجْرٌ تَحْرُمُ فِيهِ الصَّلَاةُ وَيَحِلُّ فِيهِ الطَّعَامُ، وَفَجْرٌ يَحْرُمُ فِيهِ الطَّعَامُ وَتَحِلُّ فِيهِ الصَّلَاةُ)). لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَوَقَفَهُ الْفِرْيَابِيُّ، وَغَيْرُهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ،

اس سے اپنی ضرورت پوری نہ کر لے (یعنی جب تک کہ بہ قدرِ کفایت کھا پی نہ لے)۔

ابوداؤد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ روح بن عبادہ نے اس کی سند کو اسی طرح بیان کیا ہے جس طرح عبدالاعلیٰ نے بیان کیا۔

ربیعہ بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے صحابی سیدنا عبدالرحمان بن عائش رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: فجر دو طرح کی ہوتی ہے: جو فجر آسمان میں لمبائی کی صورت میں پھیلی ہوتی ہے وہ سحری کھانے سے بالکل منع نہیں کرتی اور اس میں (فجر کی) نماز پڑھنا جائز نہیں ہوتا اور جب یہ چوڑائی کی صورت میں ہو تو کھانا حرام ہو جاتا ہے (یعنی سحری کھانے کا وقت ختم ہو جاتا ہے) تب تم صبح کی نماز پڑھ لیا کرو۔

اس روایت کی سند صحیح ہے۔

محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر دو طرح کی ہوتی ہے: جو فجر بھیڑیے کی دُم کی طرح ہوتی ہے وہ نہ تو کسی چیز کو حلال کرتی ہے اور نہ کسی چیز کو حرام کرتی ہے (یعنی اس میں نمازِ فجر پڑھنا جائز نہیں ہوتا جبکہ سحری کھانا جائز ہوتا ہے) اور جو فجر اُفق میں لمبائی کی صورت میں ہوتی ہے وہ نماز کو حلال کر دیتی ہے اور کھانے کو حرام کر دیتی ہے (یعنی اس وقت فجر کی نماز کا اور سحری کے اختتام کا وقت ہو جاتا ہے)۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: فجر دو طرح کی ہوتی ہے: ایک وہ فجر جس میں (فجر کی) نماز حرام اور کھانا حلال ہوتا ہے اور (دوسری) وہ فجر جس میں کھانا حرام اور نماز حلال ہو جاتی ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١/ ٣٧٧

وَوَقَفَهُ أَصْحَابُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْهُ أَيْضًا . ❶

[٢١٨٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثنا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: كُنْتُ فِي حِجْرِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَصَلَّى ذَاتَ لَيْلَةٍ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: اخْرُجْ فَانْظُرْ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ؟، قَالَ: فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ، فَقُلْتُ: قَدِ ارْتَفَعَ فِي السَّمَاءِ أَبْيَضُ، فَصَلَّى مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ: اخْرُجْ فَانْظُرْ هَلْ طَلَعَ الْفَجْرُ؟، فَخَرَجْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ فَقُلْتُ: لَقَدِ اعْتَرَضَ فِي السَّمَاءِ أَحْمَرُ، فَقَالَ: هَيْتَ الْآنَ فَأَبْلِغْنِي سُحُورِي .

سالم بن عبید بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زیر کفالت تھا۔انہوں نے ایک رات جس قدر اللہ نے چاہا اتنی نماز پڑھی۔پھر فرمایا: باہر نکلو اور دیکھو کہ فجر طلوع ہوگئی ہے؟ چنانچہ میں باہر نکلا، پھر میں واپس آیا اور عرض کیا: آسمان میں ایک سفیدی سی بلند ہوگئی ہے۔تو انہوں نے پھر نماز پڑھی، جتنی اللہ تعالیٰ نے چاہی۔پھر فرمایا: باہر نکلو اور دیکھو کہ فجر طلوع ہوگئی ہے؟ چنانچہ میں باہر نکلا، پھر میں واپس آیا اور کہا: آسمان میں چوڑائی کی صورت میں سرخی پھیل گئی ہے۔تو انہوں نے فرمایا: ہاں! اب وقت ہوگیا ہے، میرا سحری کا کھانا مجھے پہنچا دو۔

[٢١٨٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، ثنا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، وَقَالَ: فَقُلْتُ: قَدِ اعْتَرَضَ فِي السَّمَاءِ وَاحْمَرَّ، فَقَالَ: ائْتِ الْآنَ بِشَرَابِي، قَالَ: وَقَالَ يَوْمًا آخَرَ: قُمْ عَلَى الْبَابِ بَيْنِي وَبَيْنَ الْفَجْرِ . وَهٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) روایت کے ہی مثل ہے۔راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے (باہر جا کر آسمان دیکھا اور) پھر کہا: آسمان میں (فجر) چوڑائی کی صورت میں ہے اور سرخ ہوگئی ہے۔تو انہوں نے فرمایا: اب میرا مشروب لے آؤ۔راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک روز فرمایا: میرے اور فجر کے درمیان دروازے پر کھڑے ہو جاؤ (یعنی دروازے پر کھڑے رہو اور جب فجر طلوع ہو جائے تو مجھے بتا دینا)۔یہ اسناد صحیح ہے۔

[٢١٨٨]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، وَأَخُوهُ أَبُو عُبَيْدٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، ثنا مُلَازِمُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ النُّعْمَانِ السُّحَيْمِيُّ، قَالَ: أَتَانِي قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ فِي رَمَضَانَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ بَعْدَمَا رَفَعْتُ يَدِي مِنَ السَّحُورِ لِخَوْفِ الصُّبْحِ فَطَلَبَ مِنِّي بَعْضَ الْإِدَامِ، فَقُلْتُ: يَا عَمَّاهُ لَوْ كَانَ بَقِيَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّيْلِ شَيْءٌ لَأُدْخِلَنَّكَ إِلَى طَعَامٍ عِنْدِي وَشَرَابٍ، قَالَ: عِنْدَكَ؟ فَدَخَلَ فَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ

عبداللہ بن نعمان سحیمی بیان کرتے ہیں کہ ماہِ رمضان کی آخری رات؛ جب میں نے صبح ہو جانے کے خدشے سے سحری کے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا تھا تو اس کے بعد میرے پاس قیس بن طلق آئے اور انہوں نے مجھ سے کچھ سالن طلب کیا، تو میں نے کہا: اے چچا جان! اگر آپ اس وقت تشریف لاتے کہ جب رات کا کچھ حصہ باقی ہوتا تو میں آپ کی خدمت میں کھانے پینے کا سامان ضرور پیش کرتا۔انہوں نے پوچھا: تمہارے پاس موجود ہے؟ پھر وہ اندر آ گئے اور میں نے ثرید،

❶ صحيح ابن خزيمة: ٣٥٦ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١/ ٢١٦

ثَرِيدًا وَلَحْمًا وَنَبِيذًا فَأَكَلَ وَشَرِبَ وَأَكْرَهَنِي فَأَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَإِنِّي لَوَجِلٌ مِنَ الصُّبْحِ ، ثُمَّ قَالَ: حَدَّثَنِي طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَعْرِضَ لَكُمُ الْأَحْمَرُ)) ، وَأَشَارَ بِيَدِهِ قَيْسُ بْنُ طَلْقٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ . ❶

گوشت اور نبیذ ان کے نزدیک کر دیا، تو انہوں نے کھایا اور پیا، اور مجھے بھی مجبور کیا تو میں نے بھی کھا پی لیا، جبکہ یقیناً مجھے صبح ہونے کا ڈر لگا ہوا تھا۔ پھر انہوں نے کہا: مجھے سیدنا طلق بن علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کھاؤ اور پیو، اور اوپر چڑھنے والی سفیدی تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دے (یعنی اسے دیکھ کر تم کھانا پینا مت چھوڑ دو) اور تب تک کھاتے پیتے رہا کرو جب تک کہ تمہارے لیے سرخی پھیلنا شروع نہ ہو جائے۔

[٢١٨٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ ، ثنا أَبُو دَاوُدَ ، ثنا مُسَدَّدٌ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَوَادَةَ الْقُشَيْرِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ ، يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَمْنَعَنَّ مِنْ سُحُورِكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا بَيَاضُ الْأُفُقِ الَّذِي هٰكَذَا حَتّٰى يَسْتَطِيرَ)) . إِسْنَادُهُ صَحِيحٌ . ❷

سوادہ القشیری کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے یہ بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں سحری کھانے سے بلال کی اذان بالکل نہ روکے (کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ سحری کی اذان کہا کرتے تھے) اور نہ ہی اُفق کی وہ سفیدی روکے (جو کہ سیدھی اُوپر کو چڑھتی ہے) یہاں تک کہ اطراف میں پھیلنے لگے۔
اس کی اسناد صحیح ہے۔

[٢١٩٠]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، ثنا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَوَادَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَمُرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ لِعَمُودِ الصُّبْحِ حَتّٰى يَسْتَطِيرَ)) .

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہیں بلال (رضی اللہ عنہ) کی اذان اور صبح کی یہ عمودی سفیدی دھوکے میں نہ ڈال دے (یعنی انہیں دیکھ کر تم سحری کھانا مت چھوڑ دیا کرو) یہاں تک کہ وہ چوڑائی میں پھیل جائے۔

## بَابُ الشَّهَادَةِ عَلٰى رُؤْيَةِ الْهِلَالِ

### رؤیتِ ہلال پر شہادت کا بیان

[٢١٩١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا

حسین بن حارث الجدلی، جن کا تعلق قیس کے قبیلہ جدیلہ سے تھا، بیان کرتے ہیں کہ ہمیں امیر مکہ نے خطبہ دیا اور لوگوں کو قسم

❶ مسند أحمد: ١٦٢٩١ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٨٢٥٧

❷ صحيح مسلم: ١٠٩٤ ـ سنن أبي داود: ٢٣٤٦ ـ جامع الترمذي: ٧٠ ـ سنن النسائي ٤/١٤٨ ـ مسند أحمد: ٢٠٠٩٧ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٦٩٨٠

عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، ثنا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ الْحَارِثِ الْجَدَلِيُّ جَدِيلَةُ قَيْسٍ، أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ خَطَبَنَا فَنَشَدَ النَّاسَ، فَقَالَ: مَنْ رَأَى الْهِلَالَ لِيَوْمِ كَذَا وَكَذَا؟ ثُمَّ قَالَ: عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ لَمْ نَرَهُ وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا. قَالَ: فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ الْحَارِثِ: مَنْ أَمِيرُ مَكَّةَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، ثُمَّ لَقِيَنِي بَعْدُ، فَقَالَ: هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ. هٰذَا إِسْنَادٌ مُتَّصِلٌ صَحِيحٌ. ❶

[٢١٩٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبَّادٌ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ الْجَدَلِيِّ جَدِيلَةَ قَيْسٍ أَنَّ أَمِيرَ مَكَّةَ قَالَ: عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَنْسُكَ لِلرُّؤْيَةِ فَإِنْ لَمْ نَرَهُ، وَشَهِدَ شَاهِدَا عَدْلٍ نَسَكْنَا بِشَهَادَتِهِمَا. فَسَأَلْتُ الْحُسَيْنَ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبٍ أَخُو مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ، وَقَالَ مَنْ هُوَ أَعْلَمُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَأَشَارَ إِلَى رَجُلٍ خَلْفَهُ، قُلْتُ: مَنْ هُوَ؟ قَالَ: ابْنُ عُمَرَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: بِذَالِكَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ: سَأَلْتُ إِبْرَاهِيمَ الْحَرْبِيَّ عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَ: حَدَّثَنَا بِهِ سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: إِبْرَاهِيمُ هُوَ الْحَارِثُ بْنُ حَاطِبِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مَعْمَرِ بْنِ خُبَيْبِ بْنِ وَهْبِ بْنِ حُذَيْفَةَ بْنِ جُمَحٍ كَانَ مِنْ مُهَاجِرَةِ الْحَبَشَةِ.

دے کر پوچھا: فلاں دن کا کس نے چاند دیکھا تھا؟ پھر انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے یہ عہد لیا کہ ہم چاند دیکھ کر حج کے ارکان ادا کر لیا کریں، لیکن اگر ہمیں چاند نظر نہ آئے اور دو عادل گواہ (چاند دیکھنے کی) گواہی دے دیں تو ان دونوں کی گواہی پر حج ادا کر لیں۔ ابو مالک اشجعی کہتے ہیں کہ میں نے حسین بن حارث سے پوچھا: امیر مکہ کون؟ تو انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ پھر وہ بعد میں مجھے ملے تو انہوں نے بتلایا کہ وہ محمد بن حاطب کے بھائی حارث بن حاطب تھے۔ یہ سند صحیح متصل ہے۔

حسین بن حارث الجدلی، جن کا تعلق قیس کے قبیلہ جدیلہ سے تھا، کہتے ہیں: امیر مکہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم چاند دیکھ کر حج کے ارکان ادا کر لیا کریں، لیکن اگر ہم اسے نہ دیکھ سکیں اور دو عادل گواہ (چاند دیکھنے کی) گواہی دے دیں تو ہم ان دونوں کی گواہی پر حج ادا کر لیں۔ میں نے حسین سے پوچھا کہ وہ (امیر مکہ) کون تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ محمد بن حاطب کے بھائی حارث بن حاطب۔ اور (امیر مکہ نے کہا تھا کہ) اس بات کو اس شخص نے بھی بیان کیا ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ (کے احکامات) کو (مجھ سے) زیادہ جاننے والا ہے، اور انہوں نے اپنے پیچھے کھڑے ایک صاحب کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے پوچھا: وہ کون تھے؟ تو انہوں نے کہا: سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی کا حکم فرمایا۔ ابو بکر نیشاپوری نے ہم سے بیان کیا: میں نے ابراہیم الحربی سے اس حدیث کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: اس حدیث کو سعید بن سلیمان نے ہم سے بیان کیا، پھر انہوں نے کہا: ابراہیم سے مراد حارث بن حاطب بن حارث بن معمر بن خبیب بن وھب بن حذیفہ بن جمح رضی اللہ عنہ ہیں، جو حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والے اصحاب میں سے ہیں۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٤٧

[۲۱۹۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا الْحَجَّاجُ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: إِنَّا صَحِبْنَا أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ وَتَعَلَّمْنَا مِنْهُمْ وَإِنَّهُمْ حَدَّثُونَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ، فَإِنْ شَهِدَ ذَوَا عَدْلٍ فَصُومُوا وَأَفْطِرُوا وَانْسُكُوا)). ❶

عبدالرحمان بن زید بن خطاب بیان کرتے ہیں کہ ہم اصحابِ رسول کی صحبت میں رہے، ان سے ہم نے علم حاصل کیا اور انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی (روزے رکھنا) چھوڑا کرو، لیکن اگر تم پر مطلع اَبرآلود ہو جائے تو تم (شعبان کے) تیس دِنوں کو شمار کر لو (اور پھر روزے رکھنا شروع کر دو) اور اگر دو عادل شخص (چاند دیکھنے کی) گواہی دے دیں تو تم روزہ رکھ لیا کرو، عیدالفطر کیا کرو اور قربانی (یعنی عیدالاضحیٰ) کیا کرو۔

[۲۱۹۴]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، ثنا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيٍّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَصْبَحَ صَائِمًا لِتَمَامِ الثَّلَاثِينَ مِنْ رَمَضَانَ، فَجَاءَ أَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِنَّهُمَا أَهَلَّاهُ بِالْأَمْسِ، فَأَمَرَهُمْ، فَأَفْطَرُوا. هٰذَا صَحِيحٌ. ❷

رِبعی رحمہ اللہ نبی ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ تیس رمضان کو روزہ رکھے ہوئے تھے تو دو دیہاتی آئے اور انہوں نے یہ گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور (پھر) ان دونوں نے (کہا کہ انہوں نے) گزشتہ دِن چاند دیکھا ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم فرمایا تو انہوں نے روزہ چھوڑ دیا۔

[۲۱۹۵]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ عُمَرَ أَجَازَ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَاحِدٍ فِي رُؤْيَةِ الْهِلَالِ فِي فِطْرٍ أَوْ أَضْحَى. كَذَا رَوَاهُ عَبْدُ الْأَعْلَى عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، وَعَبْدُ الْأَعْلَى ضَعِيفٌ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى لَمْ يُدْرِكْ عُمَرَ وَخَالَفَهُ أَبُو وَائِلٍ شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ، فَرَوَاهُ عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: لَا تُفْطِرُوا حَتّٰى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ، حَدَّثَ بِهِ الْأَعْمَشُ، وَمَنْصُورٌ عَنْهُ.

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کا چاند دیکھنے کے متعلق ایک آدمی کی گواہی (کو قبول کرنے کی) اجازت دی ہے۔

اسی طرح اسے عبدالاعلیٰ نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کیا اور عبدالاعلیٰ ضعیف راوی ہے۔ ابن ابی لیلیٰ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ ابووائل شقیق بن سلمہ نے اس کے خلاف بیان کیا ہے اور انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: تم تب تک روزے رکھنا مت چھوڑو جب تک کہ دو گواہ گواہی نہ دے دیں۔ ان سے اس روایت کو اعمش اور منصور نے بھی روایت کیا ہے۔

[۲۱۹۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَسَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَا: نا أَبُو

شقیق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جبکہ ہم خانقین مقام پر تھے، انہوں نے اپنے خط میں

❶ مسند أحمد: ١٨٨٩٥

❷ مسند أحمد: ١٨٨٢٤

مُعَاوِيَةَ، ثنا الْأَعْمَشُ، عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: جَاءَ نَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ، قَالَ فِي كِتَابِهِ: إِنَّ الْأَهِلَّةَ بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ نَهَارًا فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ. رَوَاهُ شُعْبَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَاهُ بِالْأَمْسِ. هَذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى. وَقَدْ تَابَعَ الْأَعْمَشُ، عَنْ مَنْصُورٍ. ❶

(یہ تحریر) فرمایا تھا کہ یقیناً کچھ چاند دوسروں سے بڑے ہوتے ہیں، لہٰذا جب تم دِن کو چاند دیکھو تو تب تک روزے رکھنا مت چھوڑو جب تک کہ دو آدمی (چاند دیکھنے کی) گواہی نہ دیں۔

اس کو شعبہ نے اعمش سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: جب تم دِن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھو تو (روزے رکھنا) مت چھوڑو، یہاں تک کہ دو آدمی اس بات کی گواہی دیں کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا تھا۔

یہ روایت ابن ابی لیلیٰ کی حدیث سے صحیح ہے اور اعمش نے منصور سے روایت کرتے ہوئے موافقت کی ہے۔

[۲۱۹۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، قَالَا: ثنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو أُمَيَّةَ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالُوا: ثنا رَوْحٌ، قَالَا: نا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: أَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بِخَانِقِينَ: إِنَّ الْأَهِلَّةَ بَعْضُهَا أَعْظَمُ مِنْ بَعْضٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ شَاهِدَانِ أَنَّهُمَا رَأَيَاهُ بِالْأَمْسِ.

ابووائل بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس خانقین کے مقام پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر آئی (اور اس میں رقم تھا:) یقیناً کچھ چاند دوسروں سے بڑے ہوتے ہیں، لہٰذا جب تم دِن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھو تو (روزے رکھنا) مت چھوڑو، یہاں تک کہ دو آدمی اس بات کی گواہی دیں کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا تھا۔

[۲۱۹۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَأَتَاهُ رَاكِبٌ فَزَعَمَ أَنَّهُ رَأَى الْهِلَالَ، فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا. قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: قُلْتُ لِأَبِي نُعَيْمٍ: سَمِعَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى مِنْ عُمَرَ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ: قُلْتُ لِيَحْيَى بْنِ مَعِينٍ: سَمِعَ ابْنُ أَبِي لَيْلَى مِنْ عُمَرَ؟ فَلَمْ يُثْبِتْ ذَلِكَ، عَبْدُ الْأَعْلَى هُوَ ابْنُ عَامِرٍ الثَّعْلَبِيُّ

ابن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ہاں تھا کہ جب ان کے پاس ایک سوار آیا اور اس کا کہنا تھا کہ اس نے (شوال کا) چاند دیکھا ہے، تو انہوں نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ (روزے رکھنا) چھوڑ دیں۔

محمد بن علی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابونعیم سے پوچھا: کیا ابن ابی لیلیٰ کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔ محمد بن علی کہتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معین سے پوچھا: کیا ابن ابی لیلیٰ کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت ہے؟ تو انہوں نے اسے ثابت نہیں کہا۔ عبدالاعلیٰ سے

❶ مسند أحمد: ۳۰۷ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۴/ ۲۴۸

غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ، وَحَدِيثُ أَبِي وَائِلٍ أَصَحُّ إِسْنَادًا عَنْ عُمَرَ مِنْهُ، رَوَاهُ الْأَعْمَشُ وَمَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ. ❶

مراد ابن عامر ثعلبی ہے، اس کے علاوہ دوسرا راوی اس سے زیادہ ثابت ہے اور ابووائل کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت سند کے اعتبار سے زیادہ صحیح ہے۔ اس کو اعمش اور منصور نے ابووائل سے روایت کیا۔

[۲۱۹۹]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ: إِنَّ الْأَهِلَّةَ بَعْضُهَا أَعْظَمُ مِنْ بَعْضٍ، فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ لِأَوَّلِ النَّهَارِ فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى يَشْهَدَ رَجُلَانِ ذَوَا عَدْلٍ أَنَّهُمَا أَهَلَّاهُ بِالْأَمْسِ عَشِيَّةً. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: إِنْ كَانَ مُؤَمَّلٌ حَفِظَهُ فَهُوَ غَرِيبٌ، وَخَالَفَهُ الْإِمَامُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ.

ابووائل بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جبکہ ہم خانقین مقام پر تھے، (انہوں نے اس میں یہ تحریر فرمایا تھا کہ) یقیناً کچھ چاند دوسروں سے بڑے ہوتے ہیں، سو جب تم دِن کے ابتدائی حصے میں چاند دیکھو تو تب تک روزے رکھنا مت چھوڑو جب تک کہ دو عادل آدمی گواہی نہ دیں کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا ہے۔
ابوبکر رحمہ اللہ نے ہم سے کہا: اگرچہ مؤمل نے اس روایت کو یاد رکھا لیکن یہ غریب ہے اور امام عبدالرحمان بن مہدی نے اس کی مخالفت کی ہے۔

[۲۲۰۰]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ: جَاءَنَا كِتَابُ عُمَرَ وَنَحْنُ بِخَانِقِينَ: إِنَّ الْأَهِلَّةَ بَعْضُهَا أَكْبَرُ مِنْ بَعْضٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ نَهَارًا فَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تُمْسُوا إِلَّا أَنْ يَشْهَدَ رَجُلَانِ مُسْلِمَانِ أَنَّهُمَا أَهَلَّاهُ بِالْأَمْسِ عَشِيَّةً.

ابووائل بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا جبکہ ہم خانقین مقام پر تھے (اس میں انہوں نے یہ لکھا تھا): یقیناً کچھ چاند دوسروں سے بڑے ہوتے ہیں، سو جب تم دِن کے وقت چاند دیکھو تو تب تک روزے رکھنا مت چھوڑو جب تک کہ تم شام (کو افطار) نہ کرلو، سوائے اس صورت کے کہ دو مسلمان آدمی یہ گواہی دیں کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا تھا۔

[۲۲۰۱]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، ثنا سُفْيَانُ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ.

اختلافِ سند کے ساتھ عبدالرحمان کی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے۔

[۲۲۰۲]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُسَدَّدٌ، وَخَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقْرِءُ، قَالَا: نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: اخْتَلَفَ النَّاسُ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنْ

ربعی بن حراش نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ لوگوں کا رمضان کے آخری دِن کے متعلق اختلاف ہوگیا۔ پھر دو دیہاتیوں نے نبی ﷺ کے پاس (آ کر) اللہ کو گواہ بنا کر کہا کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ روزہ چھوڑ

❶ مسند أحمد: ۱۹۳

رَمَضَانَ، فَقَدِمَ أَعْرَابِيَّانِ فَشَهِدَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِاللّٰهِ لَأَهَلَّا الْهِلَالَ أَمْسِ عَشِيَّةً، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا. زَادَ خَلَفٌ: وَأَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ. هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ ثَابِتٌ. ❶

دیں۔ خلف نے یہ اضافہ کیا کہ (آپ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ) وہ اگلے دن صبح کو (نمازِ عید پڑھنے کے لیے) عیدگاہ کو جائیں۔

یہ سند حسن ثابت ہے۔

[۲۲۰۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِي عُمَيْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عُمُومَتِهِ، قَالُوا: قَامَتِ الْبَيِّنَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ فَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يُفْطِرُوا وَأَنْ يَغْدُوا مِنَ الْغَدِ إِلَى عِيدِهِمْ، هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ وَمَا بَعْدَهُ أَيْضًا. ❷

ابوعمیر بن انس اپنے چچاؤں سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: نبی ﷺ کے پاس (لوگوں کی گواہی کے ساتھ) واضح دلیل قائم ہوئی کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے، تو آپ ﷺ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ روزہ چھوڑ دیں اور اگلے روز صبح کو عید پڑھنے کے لیے جائیں۔

یہ اسناد بھی حسن ہے اور اس کے بعد والی بھی۔

[۲۲۰۴]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، ثنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، ح وَثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، وَرَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا أَبُو النَّضْرِ، قَالُوا: ثنا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عُمَيْرِ بْنَ أَنَسٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عُمُومَتِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ، - وَقَالَ النَّضْرُ: - عَنْ عُمُومَةٍ لَهُ مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ، فَجَاءَ رَكْبٌ فَشَهِدُوا أَنَّهُمْ رَأَوُا الْهِلَالَ بِالْأَمْسِ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُفْطِرُوا وَإِذَا أَصْبَحُوا أَنْ يَغْدُوا إِلَى مُصَلَّاهُمْ.

ابوعمیر بن انس اپنے انصاری چچاؤں سے روایت کرتے ہیں کہ وہ دن کے آخری پہر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھے کہ اتنے میں سواروں کا ایک قافلہ آیا اور انہوں نے گواہی دی کہ انہوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا ہے۔ تو نبی ﷺ نے لوگوں کو حکم فرمایا کہ وہ روزہ چھوڑ دیں اور جب صبح کو اٹھیں تو (نمازِ عید پڑھنے کے لیے) عیدگاہ میں جائیں۔

[۲۲۰۵]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا الشَّافِعِيُّ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُخْتِهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، أَنَّ رَجُلًا

فاطمہ بنت حسین بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر ماہِ رمضان کا چاند دیکھنے کی گواہی دی، تو علی رضی اللہ عنہ نے خود بھی روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا، اور فرمایا: میں شعبان کے ایک دن کا روزہ رکھ لوں؛

❶ سلف برقم: ۲۱۹٤

❷ السنن الکبریٰ للبیهقی: ۳/ ۳۱٦ و ٤/ ۲٤۹

شَهِدَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى رُؤْيَةِ هِلَالِ رَمَضَانَ فَصَامَ، أَحْسَبُهُ قَالَ: وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَصُومُوا، وَقَالَ: أَصُومُ يَوْمًا مِنْ شَعْبَانَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُفْطِرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: فَإِنْ لَمْ تَرَ الْعَامَّةُ هِلَالَ رَمَضَانَ وَرَآهُ رَجُلٌ عَدْلٌ رَأَيْتُ أَنْ أَقْبَلَهُ لِلْأَثَرِ وَالِاحْتِيَاطِ، وَقَالَ الشَّافِعِيُّ بَعْدُ: لَا يَجُوزُ عَلٰى رَمَضَانَ إِلَّا شَاهِدَانِ. قَالَ الشَّافِعِيُّ: وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: لَا أَقْبَلُ عَلَيْهِ إِلَّا شَاهِدَيْنِ، وَهُوَ الْقِيَاسُ عَلٰى كُلِّ مَغِيبٍ.

یہ میرے نزدیک اس بات سے زیادہ پسندیدہ ہے کہ میں رمضان کے ایک دن کا روزہ چھوڑ دوں۔
امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر عام لوگوں کو چاند نظر نہ آئے لیکن ایک عادل شخص اسے دیکھ لے تو میں اس اثر اور احتیاط کی بنا پر اس کی بات کو قبول کرلوں گا۔ اور اس کے بعد امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: ماہِ رمضان (کے چاند) پر دو آدمیوں کی گواہی کے بغیر (روزہ رکھنا) جائز نہیں ہے۔ (اسی طرح) امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہمارے ایک صاحب نے کہا: میں اس پر دو آدمیوں کی گواہی کے سوا قبول نہیں کروں گا، اور یہ ہر غائب چیز پر قیاس ہے۔

[۲۲۰۶]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّبِيعُ، قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: مَنْ رَأَى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحْدَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ رَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ وَحْدَهُ فَلْيُفْطِرْ وَلْيُخْفِ ذَالِكَ.

ربیع بیان کرتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص اکیلا ہی رمضان کا چاند دیکھے تو اسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھ لے اور جو شخص اکیلا ہی شعبان کا چاند دیکھے تو وہ روزہ چھوڑ دے، اور اس بات کو چھپا کر رکھے۔

[۲۲۰۷]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ مَالِكٌ فِي الَّذِي يَرٰى هِلَالَ رَمَضَانَ وَحْدَهُ: أَنَّهُ يَصُومُ لِأَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يُفْطِرَ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّ ذَالِكَ الْيَوْمَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، وَمَنْ رَأَى هِلَالَ شَوَّالٍ وَحْدَهُ فَلَا يُفْطِرُ لِأَنَّ النَّاسَ يَتَّهِمُونَ عَلٰى أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُمْ مَنْ لَيْسَ مَأْمُونًا ثُمَّ يَقُولُ أُولٰئِكَ إِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِمْ: قَدْ رَأَيْنَا الْهِلَالَ.

ابن وھب بیان کرتے ہیں کہ امام مالک رحمہ اللہ نے اس شخص کے بارے میں، کہ جسے اکیلے کو ہی رمضان کا چاند نظر آئے، فرمایا: وہ روزہ رکھ لے، کیونکہ اس کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ روزہ چھوڑے جبکہ اسے معلوم ہو کہ یہ ماہِ رمضان کا ایک دن ہے اور جس شخص کو اکیلے ہی شوال کا چاند نظر آئے تو وہ روزہ مت چھوڑے، کیونکہ لوگ اس پر بہتان لگائیں گے کہ ان میں سے وہ شخص روزہ نہیں رکھتا جس کا کوئی اعتبار نہیں ہے، پھر جب ان لوگوں پر چاند ظاہر ہو جائے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے چاند دیکھ لیا۔

[۲۲۰۸]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الْكِنْدِيُّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْكُوفَةِ، ثنا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ وَهُوَ الدَّالَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: أَهْلَلْنَا هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ قَمَرًا ضَخْمًا، الْمُقِلُّ يَقُولُ لِلَيْلَتَيْنِ وَالْمُكْثِرُ يَقُولُ لِثَلَاثٍ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ لَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ

ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ماہِ ذوالحجہ کا چاند دیکھا تو وہ بڑا تھا۔ کم مدت بیان کرنے والا کہتا ہے کہ وہ دو راتوں کا چاند تھا جبکہ زیادہ مدت بیان کرنے والا کہتا ہے کہ وہ تین راتوں کا چاند تھا۔ جب ہم مکہ آئے اور ہم سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملے تو ان سے یومِ ترویہ (آٹھویں ذوالحجہ) کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے مجھے اس دن کو شمار کیا۔ پھر میں نے ان سے کہا: ہم نے چاند دیکھا تھا جو (عام صورت سے) بڑا

عَنْ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ فَعَدَّ لِي مِنْ ذَالِكَ الْيَوْمِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّا أَهْلَلْنَا قَمَرًا ضَخْمًا، فَقَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَدَّهُ إِلَى رُؤْيَتِهِ. هٰذَا صَحِيحٌ وَمَا بَعْدَهُ. ❶

تھا، تو انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ نے چاند دیکھنے میں وسعت دی ہے۔

یہ روایت بھی صحیح ہے اور اس کے بعد والی بھی۔

[۲۲۰۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ أَبُو هِشَامٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، ثنا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: خَرَجْنَا لِلْعُمْرَةِ فَلَمَّا نَزَلْنَا بَطْنَ نَخْلَةَ رَأَيْنَا الْهِلَالَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ لِثَلَاثٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِلَيْلَتَيْنِ فَلَقِينَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقُلْنَا لَهُ: إِنَّا رَأَيْنَا الْهِلَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: هُوَ لِلَيْلَتَيْنِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لِثَلَاثٍ، قَالَ: أَيَّ لَيْلَةٍ رَأَيْتُمُوهُ؟، قُلْنَا: لَيْلَةَ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: هُوَ لِلَّيْلَةِ الَّتِي رَأَيْتُمُوهُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَدَّهُ إِلَى الرُّؤْيَةِ. وَهٰذَا صَحِيحٌ.

ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ ہم عمرہ (کی ادائیگی) کے لیے روانہ ہوئے تو جب ہم نے ''بطن نخلہ'' پر پڑاؤ کیا (یہ مکہ کے قریب ایک مقام تھا) تو ہم نے چاند دیکھا۔ کچھ لوگوں نے کہا: یہ تین راتوں کا چاند ہے اور کچھ نے کہا کہ یہ دو راتوں کا چاند ہے۔ پھر ہم سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملے تو ہم نے انہیں بتلایا کہ ہم نے چاند دیکھا تھا، کچھ نے کہا کہ یہ دو راتوں کا چاند ہے اور کچھ نے کہا کہ تین راتوں کا ہے۔ تو انہوں نے پوچھا: تم نے کس رات چاند دیکھا تھا؟ ہم نے کہا کہ فلاں فلاں رات۔ انہوں نے فرمایا: وہ اسی رات کا چاند تھا جس رات تم نے اسے دیکھا تھا، یقیناً رسول اللہ ﷺ نے اس کو دیکھنے میں وسعت رکھی ہے۔

یہ روایت صحیح ہے۔

[۲۲۱۰]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْبَخْتَرِيِّ، قَالَ: أَهْلَلْنَا هِلَالَ رَمَضَانَ وَنَحْنُ بِذَاتِ عِرْقٍ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَمَدَّهُ لَكُمْ لِرُؤْيَتِهِ، فَإِنْ أُغْمِيَ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ)). وَهٰذَا صَحِيحٌ.

ابوالبختری بیان کرتے ہیں کہ ہم (ایک مرتبہ) ''ذات عرق'' کے مقام پر تھے کہ ہم نے ماہِ رمضان کا چاند دیکھا، تو ہم نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی کو بھیجا، اس نے ان سے سوال کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے چاند دیکھنے میں وسعت دی ہے، اور اگر یہ تم پر ابر آلود ہو جائے تو تم (شعبان کے تیس دنوں کی) گنتی پوری کرو۔

یہ روایت بھی صحیح ہے۔

[۲۲۱۱]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حَرْمَلَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ، بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ، قَالَ:

کریب بیان کرتے ہیں کہ اُم فضل بنت حارث نے انہیں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس شام بھیجا۔ میں شام آیا اور اپنا کام مکمل کیا تو میں ابھی شام میں ہی تھا تو رمضان کا آغاز ہو گیا اور میں نے جمعے کی رات چاند دیکھا۔ پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ آیا تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے چاند کا تذکرہ کیا اور مجھ سے

❶ سلف برقم: ۲۱۷۲

فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ، فَقَالَ: مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟، فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ؟، قُلْتُ: نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أَوَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ قَالَ: لَا، هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❶

پوچھا: تم لوگوں نے کب چاند دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہم نے جمعے کی رات دیکھا تھا۔ انہوں نے پوچھا: تم نے خود اسے دیکھا؟ میں نے کہا: جی ہاں، اور لوگوں نے بھی دیکھا (پھر سب) لوگوں نے روزہ رکھا اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ تو انہوں نے فرمایا: لیکن ہم نے تو ہفتے کی رات چاند دیکھا تھا اور ہم مسلسل روزے رکھ رہے ہیں، یہاں تک کہ ہم تیس روزے مکمل کرلیں یا (شوال کا) چاند دیکھ لیں۔ میں نے پوچھا: کیا معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند دیکھنا اور ان کا روزے رکھنا ہی آپ کو کفایت نہیں کرسکتا؟ (یعنی جب انہوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا تھا تو کیا آپ بھی اسی دن روزہ نہیں رکھ سکتے تھے؟) انہوں نے فرمایا: نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی طرح حکم فرمایا ہے۔
یہ اسناد صحیح ہے۔

[٢٢١٢]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: أَصْبَحْنَا صَبِيحَةَ ثَلَاثِينَ، فَجَاءَ أَعْرَابِيَّانِ رَجُلَانِ يَشْهَدَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُمَا أَهَلَّاهُ بِالْأَمْسِ، فَأَمَرَ النَّاسَ، فَأَفْطَرُوا. ❷

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے تیس (رمضان) کی صبح کی (یعنی تیسواں روزہ رکھا ہوا تھا) تو دو دیہاتی آدمی آئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گواہی دینے لگے کہ ان دونوں نے گزشتہ رات چاند دیکھا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو حکم فرمایا تو سب نے روزہ توڑ دیا۔

## بَابٌ

## باب

[٢٢١٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ أَبِي حَامِدٍ، ثنا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ أَبُو الزِّنْبَاعِ الْمِصْرِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّادٍ أَبُو عَبَّادٍ، ثنا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے طلوع فجر سے پہلے روزے کا ارادہ نہ کیا تو اس کا روزہ نہیں ہوتا۔
اس روایت کو اکیلے عبداللہ بن عباد نے اسی اسناد کے ساتھ مفضل سے بیان کیا ہے، اور یہ تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

❶ مسند أحمد: ٢٧٨٩۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٨٠

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٤٨

عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ)). تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّادٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❶

[٢٢١٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ إِمْلَاءً، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ قَبْلَ الْفَجْرِ)). ❷

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کا روزہ نہیں ہوتا جس نے فجر سے پہلے اس کو فرض نہ کیا (یعنی اس کی نیت نہ کی)۔

[٢٢١٥]...... وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: ((لِمَنْ لَمْ يَفْرِضْهُ مِنَ اللَّيْلِ)). وَقَالَ أَيْضًا: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَابْنُ لَهِيعَةَ، رَوَيَاهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ.

ایک اور سند کے ساتھ نبی ﷺ کا یہ فرمان منقول ہے کہ اس شخص کا (روزہ) نہیں جس نے رات کو اسے فرض نہ کیا (یعنی اس کی نیت نہ کی)۔

اسی طرح کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے بیان کیا۔ یحییٰ بن ایوب اور ابن لہیعہ نے اس کے خلاف بیان کیا ہے اور ان دونوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے، انہوں نے امام زہریؒ سے اور انہوں نے سالم رحمہ اللہ سے روایت کیا۔

[٢٢١٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَجْمَعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ)). رَفَعَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ الرُّفَعَاءِ، وَاخْتُلِفَ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي إِسْنَادِهِ، فَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ مِنْ قَوْلِهَا. وَتَابَعَهُ

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے طلوع فجر سے پہلے روزے کا ارادہ نہ کیا؛ اس کا روزہ نہیں ہوتا۔

عبداللہ بن ابی بکر نے اسے امام زہریؒ کے حوالے سے مرفوع روایت کیا اور وہ مرفوع روایت کرنے والے ثقہ راویوں میں سے ہیں، اور امام زہریؒ پر ان کی اسناد میں اختلاف کیا گیا ہے، اس کو عبدالرزاق نے معمر سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سالم سے، انہوں نے اپنے والد (سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) سے اور انہوں نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے ان کے قول کے طور پر روایت کیا ہے (یعنی موقوف روایت کیا)۔ زبیدی اور

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٢٠٣

❷ سنن أبي داود: ٢٤٥٤ - سنن ابن ماجه: ١٧٠٠ - جامع الترمذي: ٧٣٠ - سنن النسائي: ٤/ ١٩٦ - مسند أحمد: ٢٦٤٥٧

الزُّبَيْدِيُّ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ. وَكَذَالِكَ قَالَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ إِسْحَاقَ وَكَذَالِكَ قَالَ إِسْحَاقُ بْنُ رَاشِدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَغَيْرُ ابْنِ الْمُبَارَكِ يَرْوِيهِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ وَاخْتُلِفَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ فِي إِسْنَادِهِ. وَكَذَالِكَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ أَيْضًا، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ، وَتَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ نَمِرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ اللَّيْثُ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ: أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ، وَحَفْصَةَ قَالَا ذَالِكَ، وَرَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ وَاخْتُلِفَ عَنْهُ.

عبدالرحمان بن اسحاق نے امام زہریؒ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے، اور امام ابن المبارکؒ نے معمر اور ابن عیینہ سے، انہوں نے امام زہریؒ سے، انہوں نے حمزہ بن عبداللہ سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا۔ اسی طرح بشر بن مفضل نے عبدالرحمان بن اسحاق سے بیان کیا اور اسی طرح اسحاق بن راشد اور عبدالرحمان بن خالد نے امام زہریؒ سے روایت کیا۔ جبکہ ابن المبارک کے علاوہ (دوسرے راوی) اس کو ابن عیینہ سے روایت کرتے ہیں، وہ امام زہریؒ سے اور وہ حمزہ سے روایت کرتے ہیں، اور ابن عیینہ سے اس کی اسناد میں اختلاف نقل کیا گیا ہے۔ اسی طرح ابن وھب نے یونس سے اور انہوں نے امام زہریؒ سے روایت کیا ہے۔ ابن وھبؒ نے بھی یونس سے، انہوں نے امام زہریؒ سے، انہوں نے سالم رحمہ اللہ سے اور انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کے قول کے طور پر بیان کیا ہے۔ عبدالرحمان بن نمر نے زہری سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے اور لیثؒ نے عقیل سے، انہوں نے زہری سے، انہوں نے سالم رحمہ اللہ سے بیان کیا کہ یہ سیدنا عبداللہ اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے، اور عبیداللہ بن عمر نے امام زہریؒ سے اس کو روایت کیا اور ان سے اختلاف نقل کیا گیا ہے۔

[٢٢١٧]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَفْصَةَ، قَالَتْ: لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَجْمَعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ.

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس شخص کا روزہ نہیں جس نے فجر سے پہلے روزے کا ارادہ نہ کیا۔

[٢٢١٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الصَّفَّارُ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ مَيْمُونَةَ بِنْتَ سَعْدٍ، تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَجْمَعَ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَصُمْ وَمَنْ أَصْبَحَ وَلَمْ يُجْمِعْهُ

سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص رات کو روزہ رکھنے کا ارادہ کرے؛ وہ روزہ رکھ لے اور جس نے صبح ہو جانے تک ارادہ نہ کیا ہو؛ وہ روزہ نہ رکھے۔

فَلا يَصُمْ)).

[۲۲۱۹]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ اللَّخْمِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ تَقُولُ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَائِمًا صُبْحَ ثَلاثِينَ يَوْمًا فَرَأَى هِلالَ شَوَّالٍ نَهَارًا فَلَمْ يُفْطِرْ حَتَّى أَمْسَى.

نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تیس رمضان کے دِن کا روزہ رکھا ہوا تھا تو آپ کو دِن کے وقت شوال کا چاند نظر آ گیا، تو آپ ﷺ نے روزہ نہیں چھوڑا، یہاں تک کہ شام (کو افطاری) کر لی۔

[۲۲۲۰]...... قَالَ: وَحَدَّثَنَا الْوَاقِدِيُّ، ثنا مَعْمَرٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَى هِلالَ شَوَّالٍ نَهَارًا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: لا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلالَ مِنْ حَيْثُ يُرَى.

سالم اپنے والد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے دِن کے وقت شوال کا چاند دیکھ لیا، تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تمہارے لیے تب تک روزہ چھوڑنا جائز نہیں ہے جب تک کہ تم چاند کو (وہاں سے طلوع ہوتا) نہ دیکھ لو جہاں سے وہ دیکھا جاتا ہے (یعنی مغرب سے)۔

[۲۲۲۱]...... وَقَالَ: وَثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا مُعَاذُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ الزُّهْرِيَّ، عَنْ هِلالِ شَوَّالٍ إِذَا رُؤِيَ بَاكِرًا، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، يَقُولُ: إِنْ رُؤِيَ هِلالُ شَوَّالٍ بَعْدَ أَنْ طَلَعَ الْفَجْرُ إِلَى الْعَصْرِ أَوْ إِلَى أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَهُوَ مِنَ اللَّيْلَةِ الَّتِي تَجِيءُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: وَهٰذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ.

معاذ بن محمد انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے شوال کے چاند کے بارے میں سوال کیا کہ جب وہ صبح کے وقت دِکھائی دے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں نے سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: اگر شوال کا چاند طلوعِ فجر کے بعد عصر تک یا غروبِ آفتاب تک (کے درمیانی وقت میں) دِکھائی دے تو وہ اس رات کا ہوگا جو آنے والی ہوگی۔ ابوعبداللہ فرماتے ہیں: اس بات پر اجماع ہے۔

[۲۲۲۲]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ جَعْدَةَ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ وَهِيَ جَدَّتُهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فَأُتِيَ بِإِنَاءٍ فَشَرِبَهُ ثُمَّ نَاوَلَنِي، فَقُلْتُ: إِنِّي صَائِمَةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ الصَّائِمَ الْمُتَطَوِّعَ أَمِيرٌ أَوْ أَمِينُ نَفْسِهِ، فَإِنْ شِئْتِ فَصُومِي وَإِنْ شِئْتِ فَأَفْطِرِي)) [1]

سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس تشریف لائے تو آپ کی خدمت میں (مشروب کا) ایک برتن پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اسے پیا، پھر مجھے دے دیا، تو میں نے عرض کیا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امیر (یا فرمایا کہ) امین ہوتا ہے (یعنی اسے روزہ پورا کرنے اور توڑنے کا اختیار ہوتا ہے) لہٰذا اگر تم چاہو تو روزہ رکھ لو اور چاہو تو چھوڑ دو۔

[۲۲۲۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ إِمْلاءً، ثنا خَالِدُ بْنُ يُوسُفَ السَّمْتِيُّ، ثنا أَبُو

سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا کے صاحبزادے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ان سے (یعنی اپنی والدہ سے) سنا کہ نبی ﷺ کو فتح مکہ

[1] مسند أحمد: ٢٦٨٩٣

عَوَانَةَ ، ثنا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ ، عَنِ ابْنِ أُمِّ هَانِءٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهَا ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَنِي فَشَرِبْتُ ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً ، فَقَالَ لَهَا: ((أَكُنْتِ تَقْضِينَ عَنْكِ شَيْئًا؟)) ، قَالَتْ: لَا ، قَالَ: ((فَلَا يَضُرُّكِ)) . اخْتُلِفَ عَنْ سِمَاكٍ .

کے روز مشروب پیش کیا گیا تو آپ نے پی لیا، پھر جو بچا تھا وہ مجھے دیا تو میں نے بھی پی لیا۔ پھر میں نے کہا: اے اللہ کے نبی! میرا تو روزہ تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے یہ کسی (فرض) روزے کی قضاء میں رکھا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ (روزہ توڑنا) تجھے کوئی نقصان نہیں دے گا (یعنی تجھے اس پر گناہ نہیں ملے گا)۔
سماک سے اختلاف نقل کیا گیا ہے۔

[٢٢٢٤]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا بُنْدَارٌ ، ثنا أَبُو دَاوُدَ ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ جَعْدَةَ ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ سَقَانِي فَشَرِبْتُ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَا إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً ، فَقَالَ ﷺ: ((الْمُتَطَوِّعُ أَمِينُ أَوْ أَمِيرُ نَفْسِهِ ، فَإِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ)) . قَالَ شُعْبَةُ: فَقُلْتُ: سَمِعْتَهُ مِنْ أُمِّ هَانِءٍ؟ قَالَ: لَا حَدَّثَنَاهُ أَهْلُنَا ، وَأَبُو صَالِحٍ . قَالَ شُعْبَةُ: وَكُنْتُ أَسْمَعُ سِمَاكًا ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي ابْنَا جَعْدَةَ ، فَلَقِيتُ أَفْضَلَهُمَا فَحَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ .

سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ کو مشروب پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے پیا، پھر مجھے پینے کے لیے دیا تو میں نے بھی پی لیا، پھر میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے تو روزہ رکھا ہوا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امین (یا فرمایا کہ) امیر ہوتا ہے، وہ چاہے تو روزہ رکھ لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔
شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے (جعدہ سے) پوچھا: کیا یہ حدیث آپ نے سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے خود سنی ہے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں، ہم سے ہمارے گھر والوں نے اور ابوصالح نے بیان کی ہے۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں سماک کو یوں بیان کرتے سنا کرتا تھا کہ مجھ سے جعدہ کے دو صاحبزادوں نے بیان کیا، چنانچہ میں ان دونوں میں سے افضل (یعنی زیادہ علم رکھنے والے) سے ملا تو انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی۔

[٢٢٢٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ ، ثنا أَبُو مُوسٰى ، ثنا أَبُو دَاوُدَ ، ثنا شُعْبَةُ ، بِهٰذَا وَقَالَ فِيهِ: حَدَّثَنَا أَهْلُنَا ، وَأَبُو صَالِحٍ ، عَنْ أُمِّ هَانِءٍ . قَالَ شُعْبَةُ: وَكَانَ سِمَاكٌ يَقُولُ: حَدَّثَنَا ابْنَا أُمِّ هَانِءٍ ، فَرَوَيْتُهُ أَنَا عَنْ أَفْضَلِهِمَا ، وَصَلَ إِسْنَادَهُ أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ .

ایک اور سند کے ساتھ شعبہ یوں بیان کرتے ہیں کہ ہم سے ہمارے گھر والوں اور ابوصالح نے بیان کیا، انہوں نے سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ شعبہ کہتے ہیں: میں سماک کو یوں بیان کرتے سنا کرتا تھا کہ ہم سے اُم ہانی رضی اللہ عنہا کے دو صاحبزادوں نے بیان کیا، چنانچہ میں نے ان دونوں میں سے افضل سے یہ حدیث روایت کی۔ ابوداؤد نے شعبہ سے اس کی سند کو موصول بیان کیا ہے۔

[٢٢٢٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، ثنا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ ، عَنْ

سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مشروب پیا، پھر اپنا بچا ہوا انہیں دے دیا، تو انہوں نے وہ پی

سِمَاكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ، عَنْ جَدَّتِهِ أُمِّ هَانِئٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَرِبَ شَرَابًا فَأَعْطَاهَا فَضْلَهُ فَشَرِبَتْهُ، فَقَالَتْ: اسْتَغْفِرْ لِي إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً. مِثْلَ قَوْلِ أَبِي عَوَانَةَ، قَوْلُهُ: يَحْيَى بْنُ جَعْدَةَ وَهْمٌ مِنَ الْوَلِيدِ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

لیا۔ پھر انہوں نے عرض کیا: میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیے، کیونکہ میں نے تو روزہ رکھا ہوا تھا۔
یہ روایت ابوعوانہ کے بیان کے ہی مثل ہے اور یحییٰ بن جعدہ بیان کرنا ولید کی طرف سے وہم ہے، اور وہ ضعیف ہے۔

[٢٢٢٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا أَبُو مُوسَى، ثنا الْوَلِيدُ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ هَارُونَ، عَنْ جَدَّتِهِ، أَنَّهَا قَالَتْ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَا صَائِمَةٌ فَنَاوَلَنِي فَضْلَ شَرَابٍ فَشَرِبْتُهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ صَائِمَةً وَإِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أَرُدَّ سُؤْرَكَ، قَالَ: ((إِنْ كَانَ قَضَاءً مِنْ رَمَضَانَ فَصُومِي يَوْمًا مَكَانَهُ، وَإِنْ كَانَ تَطَوُّعًا فَإِنْ شِئْتِ فَاقْضِيهِ وَإِنْ شِئْتِ فَلَا تَقْضِيهِ)). رَوَاهُ حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ.

ہارون اپنی دادی (سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، میں نے روزہ رکھا ہوا تھا، آپ ﷺ نے مجھے اپنا بچا ہوا مشروب دیا تو میں نے وہ پی لیا۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے روزہ رکھا ہوا تھا لیکن میں نے آپ کا (بابرکت) جوٹھا واپس کرنا مناسب نہیں سمجھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو یہ روزہ رمضان کے کسی روزے کی قضاء تھا تو اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھ لینا اور اگر یہ نفلی تھا تو چاہے رکھ لینا، چاہے نہ رکھنا۔
حاتم بن ابی صغیرہ نے اسے سماک سے روایت کیا اور انہوں نے ابوصالح کے واسطے سے سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

[٢٢٢٨]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ الْخَاقَانِيُّ، ثنا أَبُو يُونُسَ يَعْنِي حَاتِمَ بْنَ أَبِي صَغِيرَةَ، حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْمُتَطَوِّعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ)). ❶

سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نفلی روزہ رکھنے والے کو اختیار ہوتا ہے، چاہے تو روزہ رکھ لے (یعنی پورا کر لے) اور چاہے تو چھوڑ دے۔

[٢٢٢٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ، ثنا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، ثنا أَبُو يُونُسَ الْقُشَيْرِيُّ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: ((الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ أَمِينُ أَوْ أَمِيرُ نَفْسِهِ إِنْ شَاءَ صَامَ وَإِنْ شَاءَ أَفْطَرَ)).

سیدہ اُم ہانی رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کرتے تھے: نفلی روزہ رکھنے والا اپنے نفس کا امین (یا فرمایا کہ) امیر ہوتا ہے (یعنی اسے روزہ پورا کرنے اور توڑنے کا اختیار ہوتا ہے) وہ چاہے تو روزہ رکھ لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔
اس حدیث میں سماک سے اختلاف نقل کیا گیا ہے۔ سماک

❶ مسند أحمد: ٢٧٣٨٥

اخْتُلِفَ عَنْ سِمَاكٍ فِيهِ، وَإِنَّمَا سَمِعَهُ سِمَاكٌ مِنِ ابْنِ أُمِّ هَانِئٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أُمِّ هَانِئٍ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ. ❶

نے اسے صرف ابن اُمِ ہانی سے سنا ہے، انہوں نے ابوصالح سے روایت کیا اور انہوں نے سیدہ اُمِ ہانی رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم

[۲۲۳۰]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَرَى بِإِفْطَارِ الْمُتَطَوِّعِ بَأْسًا.

ابوالزبیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نفلی روزہ چھوڑنے والے کے متعلق کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

[۲۲۳۱]..... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصْبِحُ مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّوْمَ فَيَقُولُ لَنَا: ((أَعِنْدَكُمْ شَيْءٌ أَتَاكُمْ شَيْءٌ؟))، قَالَتْ: فَنَقُولُ: أَوَلَمْ تُصْبِحْ صَائِمًا، فَيَقُولُ: ((بَلَى وَلَكِنْ لَا بَأْسَ أَنْ أُفْطِرَ مَا لَمْ يَكُنْ نَذْرًا أَوْ قَضَاءَ رَمَضَانَ)). مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ هُوَ الْعَرْزَمِيُّ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب رات گزار کر صبح کو اُٹھتے اور آپ روزہ رکھنا چاہتے ہوتے، پھر (صبح کے بعد) ہم سے پوچھتے: کیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے؟ (یا یوں پوچھتے:) کیا تمہارے پاس (کھانے کی) کوئی چیز آئی ہے؟ ہم جواب دیتیں: کیا آپ نے صبح روزہ نہیں رکھا تھا؟ تو آپ ﷺ فرماتے: کیوں نہیں، لیکن اگر کسی نذر یا رمضان کی قضاء کا روزہ نہ رکھا ہو تو اس صورت میں اگر میں روزہ چھوڑ بھی دوں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

محمد بن عبیداللہ سے مراد عرزمی ہے اور یہ حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[۲۲۳۲]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو أُمَيَّةَ، قَالَا: نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ طَعَامًا فَجَاءَ يَوْمًا، فَقَالَ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ ذَالِكَ الطَّعَامِ))، قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((إِنِّي صَائِمٌ)). ❷

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک کھانے کو پسند فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز آپ ﷺ تشریف لائے اور پوچھا: کیا تمہارے پاس اس کھانے میں سے کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں روزے دار ہوں۔

[۲۲۳۳]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَطْحَاءَ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَنْبَسَةَ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تمہارے پاس (کھانے کو) کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر میں روزہ پورا

❶ سنن أبي داود: ٢٤٥٦ـ جامع الترمذي: ٧٣٢ـ السنن الكبرى للنسائي: ٣٢٨٨ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٧٦

❷ صحيح مسلم: ١١٥٤ـ مسند أحمد: ٢٤٢٢٠ـ صحيح ابن حبان: ٣٦٢٨، ٣٦٢٩، ٣٦٣٠

سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ الضَّبِّيُّ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((عِنْدَكِ شَيْءٌ؟))، قُلْتُ: لَا، قَالَ: ((إِذًا أَصُومُ))، وَدَخَلَ عَلَيَّ يَوْمًا آخَرَ، فَقَالَ: ((أَعِنْدَكِ شَيْءٌ؟))، قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: ((إِذًا أُطْعِمُ وَإِنْ كُنْتُ قَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ)). هٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. ❶

کر لیتا ہوں۔ ایک دن اور آپ ﷺ میرے ہاں تشریف لائے اور پوچھا: کیا تمہارے پاس (کھانے کو) کوئی چیز ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر موجود ہے تو میں کھالیتا ہوں، جبکہ میں نے روزے کی نیت کی ہوئی تھی۔ یہ اسناد حسن صحیح ہے۔

[٢٢٣٤]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، ثنا عَبَّادٌ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِذَا صَامَ الرَّجُلُ تَطَوُّعًا فَلْيُفْطِرْ مَتٰى شَاءَ.

عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آدمی نفلی روزہ رکھتا ہے تو وہ جب چاہے روزہ چھوڑ دے۔

[٢٢٣٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ الطُّوسِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، نا أَبُو الْعُمَيْسِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ آخَى بَيْنَ سَلْمَانَ وَبَيْنَ أَبِي الدَّرْدَاءِ، قَالَ: فَجَاءَ سَلْمَانُ يَزُورُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَإِذَا أُمُّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةٌ، قَالَ: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: إِنَّ أَخَاكَ يَقُومُ اللَّيْلَ وَيَصُومُ النَّهَارَ وَلَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي نِسَاءِ الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَرَحَّبَ بِهِ سَلْمَانُ وَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامًا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: أَطْعِمْ، فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ لَتُفْطِرَنَّهُ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتّٰى تَأْكُلَ، فَأَكَلَ مَعَهُ ثُمَّ بَاتَ عِنْدَهُ حَتّٰى إِذَا كَانَ اللَّيْلُ أَرَادَ أَبُو الدَّرْدَاءِ أَنْ يَقُومَ فَمَنَعَهُ سَلْمَانُ وَقَالَ لَهُ: إِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، صُمْ وَأَفْطِرْ، وَصَلِّ وَنَمْ، وَائْتِ أَهْلَكَ وَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَلَمَّا

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سلمان اور ابودرداء رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، تو (ایک روز) سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملنے آئے تو انہوں نے دیکھا کہ (ان کی اہلیہ) اُم درداء رضی اللہ عنہا انتہائی پراگندہ حالت میں ہے۔ انہوں نے پوچھا: آپ کو کیا ہوا؟ تو اس نے کہا: آپ کے بھائی رات کو قیام کرتے ہیں (یعنی نوافل ادا کرتے رہتے ہیں) اور دن کو روزہ رکھ لیتے ہیں، انہیں تو دنیوی عورتوں میں کوئی رغبت ہی نہیں ہے۔ چنانچہ جب ابودرداء رضی اللہ عنہ آئے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں خوش آمدید کہا اور کھانا ان کے پاس رکھ دیا۔ پھر سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کھایئے۔ تو انہوں نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ آپ کو لازماً روزہ توڑنا ہی پڑے گا۔ تو انہوں نے کہا: میں تب تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ بھی (میرے ساتھ) نہیں کھاتے۔ چنانچہ انہوں نے بھی ابودرداء رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر انہی کے ہاں رات بسر کرنے کے لیے رُک گئے۔ جب رات ہوئی تو ابودرداء رضی اللہ عنہ نے نوافل پڑھنا چاہے تو سلمان رضی اللہ عنہ نے انہیں

❶ انظر ما قبله

كَانَ فِي وَجْهِ الصُّبْحِ ، قَالَ: قُمِ الْآنَ إِنْ شِئْتَ فَقَامَا فَتَوَضَّيَا ثُمَّ رَكَعَا ثُمَّ خَرَجَا إِلَى الصَّلَاةِ ، فَدَنَا أَبُو الدَّرْدَاءِ لِيُخْبِرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِالَّذِي أَمَرَهُ سَلْمَانُ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا أَبَا الدَّرْدَاءِ إِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا)) مِثْلَ مَا قَالَ سَلْمَانُ . لَفْظُ أَبِي طَالِبٍ . ❶

روک دیا اور کہا: یقیناً آپ کے جسم کا بھی آپ پر حق ہے، آپ کے پروردگار کا بھی آپ پر حق ہے اور آپ کے گھر والوں کا بھی آپ پر حق ہے، لہٰذا روزہ رکھ بھی لیا کریں اور چھوڑ بھی دیا کریں، نماز بھی پڑھا کریں اور سویا بھی کریں۔ اب آپ اپنی اہلیہ کے پاس جائیں اور ہر حق دار کو اس کا حق دیں۔ پھر جب صبح ہونے کو تھی تو سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اب اگر آپ قیام کرنا چاہتے ہیں تو کر لیجیے۔ چنانچہ وہ دونوں اُٹھے، دونوں نے وضوء کر کے نوافل ادا کیے، پھر وہ نماز پڑھنے کے لیے نکل گئے۔ ابودرداء رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب آ کر بیٹھ گئے، تاکہ آپ کو اس بات کے بارے میں بتلائیں جو سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہی تھی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے ابودرداء! یقیناً تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کے مثل فرمایا جو سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا تھا۔

یہ الفاظ ابوطالب راوی کے ہیں۔

[٢٢٣٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ الْمِنْقَرِيُّ ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِينَا فَيَقُولُ: ((هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ غَدَاءٍ؟)) ، فَإِنْ قُلْنَا: نَعَمْ تَغَدَّى ، وَإِنْ قُلْنَا: لَا قَالَ: ((إِنِّي صَائِمٌ)) ، وَإِنَّهُ أَتَانَا ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ وَقَدْ خَبَّأْنَا لَكَ ، فَقَالَ: ((أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا)) فَأَكَلَ . وَهٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . ❷

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لایا کرتے تھے اور فرماتے: کیا تمہارے پاس صبح کا کھانا ہے؟ اگر ہم "ہاں" کہتیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھا لیتے اور اگر ہم "نہیں" کہتیں تو آپ فرماتے: میں روزے سے ہوں۔ ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں کھجور، پنیر اور گھی سے بنا ہوا حلوہ تحفے میں دیا گیا تھا، چنانچہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس حلوہ تحفے میں آیا ہے اور ہم نے آپ کے لیے رکھا ہوا ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے تو روزہ رکھا ہوا تھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھا لیا۔

یہ اسناد صحیح ہے۔

[٢٢٣٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ ، ثنا سُفْيَانُ

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: یقیناً میں نے روزہ رکھا ہوا

❶ صحيح البخاري: ١٩٦٨ ، ٦١٣٩ ـ صحيح ابن حبان: ٣٢٠

❷ سلف برقم: ٢٢٣٢

بْنُ عُيَيْنَةَ ، حَدَّثَنِيهِ طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَمَّتِهِ عَائِشَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: ((إِنِّي أُرِيدُ الصَّوْمَ))، وَأُهْدِيَ لَهُ حَيْسٌ ، فَقَالَ: ((إِنِّي آكُلُ وَأَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ)). لَمْ يَرْوِهِ بِهٰذَا اللَّفْظِ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ الْبَاهِلِيِّ ، وَلَمْ يُتَابَعْ عَلٰى قَوْلِهِ: ((وَأَصُومُ يَوْمًا مَكَانَهُ))، وَلَعَلَّهُ شُبِّهَ عَلَيْهِ ـ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ ـ لِكَثْرَةِ مَنْ خَالَفَهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ . ❶

ہے۔ پھر آپ ﷺ کو کھجور، پنیر اور گھی سے بنا ہوا حلوہ تحفے میں دیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں کھا لیتا ہوں اور اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھ لوں گا۔

ان الفاظ کے ساتھ باہلی کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا اور نہ ہی آپ ﷺ کے اس فرمان پر موافقت کی گئی ہے کہ میں اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھ لوں گا۔ شاید کہ ابن عیینہ سے اس کے مخالف روایت کرنے والوں کی کثرت کی وجہ سے ان پر شبہ کیا گیا ہے۔ واللہ اعلم

[٢٢٣٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: رُبَّمَا دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِغَدَائِهِ فَلَا يَجِدُهُ فَيُفْرِضُ عَلَيْهِ صَوْمَ ذَالِكَ الْيَوْمِ . عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا لَيْسَ بِالْمَعْرُوفِ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بسا اوقات رسول اللہ ﷺ صبح کا کھانا منگواتے اور وہ میسر نہ ہونے کی وجہ سے اس دن روزے کی نیت کر لیتے تھے۔

یہ عبداللہ راوی معروف نہیں ہے۔

[٢٢٣٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَادَةَ ، ثنا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي حُمَيْدٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ: صَنَعَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: إِنِّي صَائِمٌ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((صَنَعَ لَكَ أَخُوكَ وَتَكَلَّفَ لَكَ أَخُوكَ أَفْطِرْ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ)). هٰذَا مُرْسَلٌ . ❸

ابراہیم بن عبید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کھانا تیار کیا اور نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ کی دعوت کی، تو لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارے بھائی نے تمہارے لیے کھانا تیار کیا ہے اور اس قدر تکلف کیا ہے، تم روزہ چھوڑ دو اور اس کی جگہ کسی دن روزہ رکھ لینا۔

یہ روایت مرسل ہے۔

[٢٢٤٠]...... حَدَّثَنِي أَبِي ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ ، ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ الْحَرَّانِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْفَزَارِيِّ ، عَنْ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ فِي

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ماہِ رمضان میں بھول کر کھا لیا تو اس پر کوئی قضاء نہیں ہے، یقیناً اللہ تعالیٰ نے اسے کھلایا اور پلایا ہوتا ہے۔

فزاری سے مراد محمد بن عبیداللہ العزرمی ہے۔

---

❶ السنن الكبرى للنسائي: ٣٢٨٦

❷ انظر ما قبله

❸ مسند أبي داود الطيالسي: ٢٢٠٣

شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ إِنَّ اللّٰهَ أَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ)). الْفَزَارِيُّ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيُّ.

[٢٢٤١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الرَّازِيُّ، ثنا عَمْرُو بْنُ خَلَفِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ مِرْسَالٍ الْخَثْعَمِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا عَمِّي إِسْمَاعِيلُ بْنُ مِرْسَالٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: صَنَعَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا فَدَعَا النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابًا لَهُ، فَلَمَّا أَتَى بِالطَّعَامِ تَنَحَّى أَحَدُهُمْ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا لَكَ؟))، قَالَ: إِنِّي صَائِمٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَكَلَّفَ لَكَ أَخُوكَ وَصَنَعَ ثُمَّ تَقُولُ: إِنِّي صَائِمٌ كُلْ وَصُمْ يَوْمًا مَكَانَهُ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اصحابِ رسول میں سے ایک آدمی نے کھانا تیار کیا اور نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی دعوت کی۔ جب وہ کھانا لے کر آیا تو ایک آدمی الگ ہو کر بیٹھ گیا۔ نبی ﷺ نے اس سے پوچھا: تمہیں کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا: میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: تمہارے بھائی نے اتنے تکلف سے تمہارے لیے کھانا تیار کیا ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! تم کھانا کھالو اور اس کی جگہ ایک دِن کا روزہ رکھ لینا۔

[٢٢٤٢]...... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ خُلَيْدٍ الْكِنْدِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، ثنا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا أَكَلَ الصَّائِمُ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ)). إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب روزے دار بھول کر کھا پی لے تو یہ ایسا رِزق ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اسے فراہم کیا ہوتا ہے، اور اس پر کوئی قضاء لازم نہیں ہوتی۔
اسناد صحیح ہے اور تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[٢٢٤٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ أَبُو بَكْرٍ السَّرَّاجُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ الْبَصْرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ)). تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے ماہِ رمضان میں بھول کر روزہ توڑ دیا تو اس پر نہ کوئی قضاء ہے اور نہ کفارہ۔
اس کو انصاری سے اکیلے محمد بن مرزوق نے روایت کیا ہے، جبکہ وہ ثقہ ہیں۔

[1] مسند أحمد: ٩٤٨٩، ١٠٣٦٩، ١٠٣٩٣، ١٠٦٦٥۔صحيح ابن حبان: ٣٥١٩، ٣٥٢٠، ٣٥٢٢

مَرْزُوقٍ وَهُوَ ثِقَةٌ، عَنِ الْأَنْصَارِيِّ. ❶

[٢٢٤٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاوِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الرَّهَاوِيُّ، ثنا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، ثنا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ، وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّ اللَّهَ أَطْعَمَهُ وَسَقَاهُ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص رمضان میں بھول کر کھا پی لے تو اس پر کوئی قضاء نہیں ہے، اسے چاہیے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے، کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہی اسے کھلایا اور پلایا ہوتا ہے۔

[٢٢٤٥]...... وَقَالَ: وَنا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، ثنا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. عَمَّارٌ ضَعِيفٌ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے اور اس سند میں عمار راوی ضعیف ہے۔

[٢٢٤٦]...... ثنا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي هَوْذَةَ، ثنا نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلْيَمْضِ فِي صَوْمِهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ)). نَصْرُ بْنُ طَرِيفٍ أَبُو جُزْءٍ ضَعِيفٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بھول کر کھا پی لیا تو اسے اپنا روزہ جاری رکھنا چاہیے اور اس پر کوئی قضاء نہیں ہے۔

[٢٢٤٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ الْعَدَنِيُّ، ثنا يَاسِينُ بْنُ مُعَاذٍ الْكُوفِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ فِي رَمَضَانَ نَاسِيًا فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ)). وَذَكَرَ هُوَ أَوْ غَيْرُهُ، قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ. يَاسِينُ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے رمضان میں بھول کر کھا پی لیا تو اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے اور اس پر کوئی قضاء نہیں ہے۔
انہوں نے اور ان کے علاوہ (دیگر رُواۃ) نے یہ الفاظ بھی بیان کیے ہیں کہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تجھے کھلایا اور پلایا ہے۔ اس میں یاسین راوی حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے اور عبداللہ بن سعید بھی اسی کے مثل ہے۔

❶ المعرفة للبيهقي: ٦/ ٢٧٢ ـ صحيح ابن خزيمة: ١٩٩٠ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٣٠ ـ صحيح ابن حبان: ٣٥٢١

❷ مسند أحمد: ١٠٣٤٨

وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ مِثْلُهُ . ❶

[٢٢٤٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ ، ثنا عِيسَى بْنُ دَلُّوَيْهِ الْبَزَّازُ ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ ، عَنْ مِنْدَلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللّٰهُ إِيَّاهُ فَلْيُتِمَّ عَلَى صَوْمِهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ)) . مِنْدَلٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ ضَعِيفَانِ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے بھول کر کھا پی لیا تو یہ ایسا رزق ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے خاص اسی کو عطا کیا ہوتا ہے، اسے چاہیے کہ وہ اپنے روزے کو پورا کرے اور اس پر کوئی قضاء لازم نہیں ہوتی۔ مندل اور عبداللہ بن سعید دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[٢٢٤٩]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، ثنا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ ابْنُ خُزَيْمَةَ: وَأَنَا أَبْرَأُ مِنْ عُهْدَتِهِ ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يَذْكُرُ أَنَّهُ نَسِيَ صِيَامَ أَوَّلِ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ ، أَصَابَ طَعَامًا ، قَالَ: فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: ((أَتِمَّ صِيَامَكَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْكَ)) . ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ماہِ رمضان کے پہلے دن کے روزے میں بھول کر کھا لیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس بات کا تذکرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے روزے کو پورا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلایا اور پلایا ہے اور تم پر کوئی قضاء نہیں ہے۔

[٢٢٥٠]...... قَالَ: وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، وَالْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذَالِكَ . وَالْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ سَعْدٍ الْأَيْلِيُّ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ . ❸

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ (اس سند میں مذکور راوی) حکم بن عبداللہ سے مراد ابن سعد ایلی ہے جو حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔

[٢٢٥١]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ ، ثنا أَبُو الْجَمَاهِرِ ، ثنا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَجُلٍ نَسِيَ فَأَكَلَ وَهُوَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جو روزے کی حالت میں بھول کر کھا لے، کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے روزے کو پورا کرو، کیونکہ تجھے اللہ تعالیٰ نے کھلایا اور پلایا ہے۔

---

❶ سلف برقم: ٢٢٤٢

❷ سلف برقم: ٢٢٤٢

❸ سلف برقم: ٢٢٤٢

صَائِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتِمَّ صَوْمَكَ فَإِنَّ اللَّهَ أَطْعَمَكَ وَسَقَاكَ)). ❶

[٢٢٥٢]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، قَالَا: نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَلَا يُفْطِرْ فَإِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ رَزَقَهُ اللَّهُ تَعَالَى)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بھول کر کھا پی لیا؛ وہ روزہ نہ توڑے، کیونکہ وہ ایسا رزق ہوتا ہے جو اسے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہوتا ہے۔

[٢٢٥٣]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، وَخِلَاسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِثْلَهُ أَوْ نَحْوَهُ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، وَالَّذِي قَبْلَهُ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ قَتَادَةَ فَهُوَ ضَعِيفٌ. ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔ یہ اسناد صحیح ہے اور اس سے پہلی روایت، جو حجاج نے قتادہ سے روایت کی ہے، وہ ضعیف ہے۔

## بَابُ الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ

## روزے دار کے لیے (اپنی بیوی کا) بوسہ لینے کا بیان

[٢٢٥٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. وَتَابَعَهُ أَبُو بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ مِثْلَ لَفْظِهِ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ماہِ رمضان میں (اپنی ازواجِ مطہرات کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔
یہ اسناد صحیح ہے اور ابو بکر نہشلی نے زیاد بن علاقہ سے انہی الفاظ کے مثل اس کی موافقت کی ہے اور وہ ثقہ رُواۃ میں سے ہیں۔

[٢٢٥٥]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، نا أَبُو عَاصِمٍ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں (اپنی ازواج کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے۔

---

❶ صحيح البخاري: ١٩٣٣ - صحيح مسلم: ١١٥٥ - سنن أبي داود: ٢٣٩٨ - سنن ابن ماجه: ١٦٧٣ - جامع الترمذي: ٧٢١ - سنن النسائي: ٣٢٦٢

❷ مسند أحمد: ٩١٣٦

❸ مسند أحمد: ٢٤٩٨٩

نـا أَبُـو بَـكْـرٍ الـنَّهْشَلِيُّ، عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُون، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَـانَ يُـقَبِّلُ فِي رَمَضَانَ. قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: وَلَمْ يَقُلْ: يُقَبِّلُهَا.

عاصم کہتے ہیں کہ انہوں نے یہ بیان نہیں کیا کہ آپ ﷺ ان کا (یعنی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا) کا بوسہ لیتے تھے۔

[۲۲۵۶]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَـالَـتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقَبِّلُ وَهُوَ صَائِمٌ فِي رَمَضَانَ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْلَكَكُمْ لِأَرَبِهِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں (اپنی ازواج کا) بوسہ لے لیا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کو اپنے جذبات پر تم سب سے زیادہ قابو حاصل تھا۔

[۲۲۵۷]..... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الـزَّيَّـاتُ، ثـنـا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثنا يَحْيَى بْـنُ سَـعِيدٍ، عَنْ سَيْفِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَـمِـعْـتُ قَيْسَ بْـنَ سَـعْدٍ، حَدَّثَنِي دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَـاصِمٍ، سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ عَـلَـى أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: مَا تَرَوْنَ فِي شَيْءٍ صَنَعْتُ الْيَوْمَ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَمَرَّتْ بِي جَارِيَةٌ فَأَعْجَبَتْنِي فَـأَصَبْتُ مِنْهَا، فَعَظَّمَ الْقَوْمُ عَلَيْهِ مَا صَنَعَ، وَعَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَاكِتٌ، فَقَالَ: مَا تَقُولُ؟ قَالَ: أَتَيْتَ حَلَالًا، وَيَوْمٌ مَكَانَ يَوْمٍ، قَالَ: أَنْتَ خَيْرُهُمْ فُتْيَا.

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اپنے ساتھیوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم لوگ اس معاملے کے متعلق کیا رائے رکھتے ہو جو آج مجھ سے سرزد ہو گیا ہے، میں نے آج روزہ رکھا ہوا تھا تو میرے پاس سے (میری) لونڈی گزری جو مجھے بہت اچھی لگی تو میں نے اس سے (روزے کی حالت میں ہی) تعلق قائم کر لیا۔ لوگوں نے آپ کے اس فعل کو بہت بڑا (گناہ) سمجھا جبکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ خاموش تھے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (ان سے) پوچھا: آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: آپ نے حلال کام ہی کیا ہے، البتہ اس دن کے بدلے میں ایک دن کا روزہ رکھ لیجیے گا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے ان سب سے بہتر فتویٰ دیا ہے۔

[۲۲۵۸]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُنَادٍ، نا أَبُو مَعْمَرٍ عَبْدُ اللَّهِ بْـنُ عَـمْـرٍو، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، نا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَـنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَـمْـرٍو الْأَوْزَاعِـيُّ، عَـنْ يَـعِيـشَ بْـنِ الْوَلِيدِ بْنِ هِشَـامٍ، حَـدَّثَـهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ، حَدَّثَنِي مَعْدَانُ بْنُ أَبِـي طَـلْـحَةَ، أَنَّ أَبَـا الـدَّرْدَاءِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَـاءَ فَـأَفْـطَـرَ، قَالَ: فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ مَوْلَى

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی تو روزہ توڑ دیا۔ (معدان) کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ثوبان رضی اللہ عنہ سے مسجد دمشق میں ملا تو میں نے ان سے کہا: یقیناً مجھے سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ نے مجھے بتلایا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے قے کی تو روزہ توڑ دیا تو انہوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے، میں نے آپ ﷺ کو وضوء کرایا تھا۔



ایک قول کے مطابق ان کا نام معدان بن ابی طلحہ ہے اور

❶ صحيح البخارى: ۱۹۲۸۔صحيح مسلم: ۱۱۰٦۔سنن أبى داود: ۲۳۸٦۔مسند أحمد: ۲٤۱۳۰

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ أَبَا الدَّرْدَاءِ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَاءَ فَأَفْطَرَ ، قَالَ: صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ عَلَيْهِ وُضُوءَهُ . قِيلَ: مَعْدَانُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ ، وَقِيلَ: مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ . ❶

دوسرے قول کے مطابق معدان بن طلحہ ہے۔

[٢٢٥٩]..... حَدَّثَنَا عَلِيٌّ ، نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ ، ثنا أَبِي ، ثنا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ ، وَآخَرُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي مَرْزُوقٍ ، عَنْ حَنَشٍ ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ: أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَائِمًا فَقَاءَ فَأَفْطَرَ ، فَسُئِلَ عَنْ ذَالِكَ ، فَقَالَ: ((إِنِّي قِئْتُ)) . ❷

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے کی حالت میں صبح کی، پھر آپ کو قے آ گئی تو آپ نے روزہ توڑ دیا۔ آپ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے قے کی تھی۔

[٢٢٦٠]..... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، قَالَ: أَوَّلُ مَا كُرِهَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ ، فَمَرَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ ، فَقَالَ: ((أَفْطَرَ هٰذَانِ)) ، ثُمَّ رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدُ فِي الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ ، وَكَانَ أَنَسٌ يَحْتَجِمُ وَهُوَ صَائِمٌ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ وَلَا أَعْلَمُ لَهُ عِلَّةً . ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ روزے دار کے لیے سینگی کو سب سے پہلے تب مکروہ قرار دیا گیا جب سیدنا جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی، نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے تو فرمایا: ان دونوں نے روزہ توڑ دیا ہے (یعنی سینگی لگانے اور لگوانے والے نے)۔ پھر اس کے بعد نبی ﷺ نے روزے دار کے لیے سینگی کی رخصت دے دی تھی اور خود سیدنا انس رضی اللہ عنہ روزے کی حالت میں سینگی لگوایا کرتے تھے۔ یہ تمام رُواۃ ہی ثقہ ہیں اور میرے علم میں اس روایت میں کوئی علت نہیں ہے۔

[٢٢٦١]..... حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ ، ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: رُخِّصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ . عَبْدُ الْعَزِيزِ ضَعِيفٌ . ❹

ابوظبیان سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: روزے دار کو سینگی لگوانے میں رخصت دی گئی ہے۔
عبدالعزیز ضعیف راوی ہے۔

---

❶ مسند أحمد: ٢٧٥٠٢۔سنن أبي داود: ٢٣٨١۔جامع الترمذي: ٨٧۔السنن الكبرٰى للنسائي: ٣١٠٧۔ المعجم الكبير للطبراني: ١٤٤٠۔ السنن الكبرٰى للبيهقي: ١/ ١٤٤۔صحيح ابن حبان: ١٠٩٧
❷ مسند أحمد: ٢٣٩٤٨
❸ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ٢٦٨
❹ المعجم الكبير للطبراني: ١١٦٩٩۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ٢٣٢

[٢٢٦٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، ح وَثنا أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ خَلَفٍ الْبَزَّازُ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْحِجَامَةَ لِلصَّائِمِ . كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، وَرَوَاهُ الْأَشْجَعِيُّ أَيْضًا وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ . ❶

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے دار کے لیے سینگی لگوانے کی رخصت دی۔
یہ تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔ اسے اشجعی نے بھی روایت کیا ہے اور وہ بھی ثقہ راویوں میں سے ہیں۔

[٢٢٦٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، ثنا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، ثنا الْأَشْجَعِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: رُخِّصَ لِلصَّائِمِ فِي الْحِجَامَةِ وَالْقُبْلَةِ .

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ روزے دار کو سینگی لگوانے اور (بیوی کا) بوسہ لینے کی رخصت دی گئی ہے۔

[٢٢٦٤]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَوْفِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ الرَّازِيُّ، عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ الزَّيَّاتِ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعِجْلِيِّ، عَنِ ابْنٍ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِسَبْعَ عَشْرَةَ مَضَتْ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْدَ مَا قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)) . هَذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ، وَاخْتُلِفَ عَنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ وَهُوَ ضَعِيفٌ .

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سترہ رمضان کو سینگی لگوائی تھی، حالانکہ اس سے پہلے آپ ﷺ یہ فرما چکے تھے کہ سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا ہے۔
یہ اسناد ضعیف ہے اور یاسین الزیات سے اختلاف نقل کیا گیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔

[٢٢٦٥]...... نا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّاسِبِيُّ، ثنا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، ثنا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ يَاسِينَ الزَّيَّاتِ، عَنْ يَزِيدَ الرَّقَاشِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَمَا قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمانے کے بعد کہ "سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا ہے" روزے کی حالت میں سینگی لگوائی۔

❶ صحيح ابن خزيمة: ١٩٦٧، ١٩٦٨، ١٩٦٩۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٢٣٦

وَالْمَحْجُومُ)).

[٢٢٦٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتِ بْنِ أَحْمَدَ النُّعْمَانِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرٍ سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ، ثنا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ يَاسِينَ بْنِ مُعَاذٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ لِسَبْعَ عَشْرَةَ خَلَتْ مِنْ رَمَضَانَ بَعْدَ قَوْلِهِ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سترہ رمضان کو سینگی لگوائی تھی، حالانکہ اس سے پہلے آپ ﷺ یہ فرما چکے تھے کہ سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا ہے۔

[٢٢٦٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْقَاسِمِ الْمُحَارِبِيُّ، ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا وَكِيعٌ، ثنا يَاسِينُ أَبُو خَلَفٍ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَمَا قَالَ: ((أَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُومُ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے روزے کی حالت میں سینگی لگوائی، اس فرمان کے بعد کہ سینگی لگانے والے اور سینگی لگوانے والے نے روزہ توڑ دیا ہے۔

[٢٢٦٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، وَأَبُو عُبَيْدِ بْنُ الْمَحَامِلِيِّ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ثنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ وَالْحِجَامَةِ.
كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ، غَيْرُ مُعْتَمِرٍ يَرْوِيهِ مَوْقُوفًا.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے روزے دار کو سینگی لگوانے اور (بیوی کا) بوسہ لینے کی رخصت دی۔
تمام رُواۃ ثقہ ہیں، سوائے معتمر کے، وہ اسے موقوفاً روایت کرتے ہیں۔

[٢٢٦٩]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَاهَانَ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ حَرْبٍ، ثنا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثَةٌ لَا يُفْطِرْنَ الصَّائِمَ: الْقَيْءُ وَالْحِجَامَةُ وَالِاحْتِلَامُ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں: قے، سینگی اور احتلام۔

[٢٢٧٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، ثنا إِسْرَائِيلُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي يَزِيدَ الضَّبِّيِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَتْ: سُئِلَ

سیدہ میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے اپنی بیوی کا بوسہ لیا ہو اور وہ دونوں روزے دار ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان دونوں نے ہی روزہ توڑ دیا ہے۔

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ قَبَّلَ امْرَأَتَهُ وَهُمَا صَائِمَان، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفْطَرَا جَمِيعًا مَعًا)). ❶

[۲۲۷۱]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْبَرْبَهَارِيُّ، ثنا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. لَا يَثْبُتُ هٰذَا، وَأَبُو يَزِيدَ الضَّبِّيُّ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔ یہ روایت ثابت نہیں اور ابویزید الضبی معروف نہیں ہے۔

[۲۲۷۲]..... حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ، ثنا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ الْحِمْصِيُّ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، ثنا عُبَادَةُ بْنُ نَسِيٍّ، وَهُبَيْرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَا: نا أَبُو أَسْمَاءَ الرَّحَبِيُّ، ثنا ثَوْبَانُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَائِمًا فِي غَيْرِ رَمَضَانَ فَأَصَابَهُ غَمٌّ آذَاهُ فَتَقَيَّأَ فَقَاءَ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ أَفْطَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَرِيضَةٌ الْوُضُوءُ مِنَ الْقَيْءِ؟ قَالَ: ((لَوْ كَانَ فَرِيضَةً لَوَجَدْتَهُ فِي الْقُرْآنِ))، وَقَالَ: ثُمَّ صَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْغَدَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((هٰذَا مَكَانُ إِفْطَارِي أَمْسِ)). عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ❷

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک کے علاوہ کوئی (نفلی) روزہ رکھے ہوئے تھے تو آپ ایسے غم سے دوچار ہوئے کہ جس نے آپ کو اذیت میں مبتلا کر دیا اور آپ کو قے آ گئی۔ آپ ﷺ نے وضوء کا پانی منگوایا اور وضوء کیا، پھر روزہ توڑ دیا۔ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا قے آنے پر وضوء کرنا فرض ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ فرض ہوتا تو تم اس کا حکم قرآن میں پڑھتے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اگلے دن روزہ رکھا اور میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: یہ روزہ اس کی جگہ رکھا ہے جو میں نے گزشتہ دن توڑا تھا۔

عتبہ بن سکن متروک الحدیث ہے۔

[۲۲۷۳]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَقِيرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ، ثنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ح وثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اسْتَقَاءَ عَامِدًا فَعَلَيْهِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر خود قے کی؛ اس پر قضاء لازم ہے اور جسے (کسی وجہ سے خود ہی) قے آ گئی؛ اس پر قضاء لازم نہیں آتی۔

تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

---

❶ مسند أحمد: ۲۷۶۲۵

❷ مسند أحمد: ۲۲۳۷۲

الْقَضَاءُ، وَمَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلا قَضَاءَ عَلَيْهِ)).
رُوَاتُهُ ثِقَاتٌ كُلُّهُمْ. ❶

[۲۲۷٤]...... ثنا ابْنُ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا مُسَدَّدٌ، عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ بِهٰذَا.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

[۲۲۷٥]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا ذَرَعَ الصَّائِمَ الْقَيْءُ فَلا فِطْرَ عَلَيْهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَإِذَا تَقَيَّأَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ)). عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ لَيْسَ بِقَوِيٍّ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب روزے دار کو قے آ جائے تو اس پر نہ تو روزہ ٹوٹنے کا حکم لاگو ہوتا ہے اور نہ ہی اس پر قضاء لازم آتی ہے لیکن جب وہ بہ تکلف خود قے کرے تو اس پر قضاء لازم آتی ہے۔
عبداللہ بن سعید قوی راوی نہیں ہے۔

[۲۲۷٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ دَلُّوَيْهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مِنْدَلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلْيُتِمَّ عَلَى صَوْمِهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ، وَمَنْ قَاءَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَقْضِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے قے آ جائے اسے چاہیے کہ وہ اپنا روزہ پورا کرے اور اس پر کوئی قضاء نہیں ہے، لیکن جو جان بوجھ کر قے کرے؛ اس کو قضاء دینی چاہیے۔

[۲۲۷۷]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، ثنا مُهَنَّى بْنُ يَحْيَى أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الشَّامِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ أَفْطَرَ عَلَى تَمَرَاتٍ أَوْ رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب روزہ افطار کرتے تھے تو خشک کھجوروں کے ساتھ یا تازہ کھجوروں کے ساتھ کرتے تھے، لیکن اگر کھجوریں دستیاب نہ ہوتیں تو پانی کے کچھ گھونٹ پی لیتے۔

[۲۲۷۸]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَخْبَرَنِي ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُفْطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھنے سے قبل تازہ کھجوروں کے ساتھ روزہ افطار کیا کرتے تھے، اگر وہ میسر نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے کر لیتے، لیکن اگر وہ بھی نہ ہوتیں تو پانی کے کچھ گھونٹ ہی لے لیتے۔
یہ اسناد صحیح ہے۔

❶ مسند أحمد: ۱۰٤۷۳۔صحيح ابن حبان: ۳٥۱۸۔المستدرك للحاكم: ۱/ ٤۲٦
❷ سنن أبي داود: ۲۳٥٦۔جامع الترمذي: ٦۹٦۔مسند أحمد: ۱۲٦۷٦

فَعَلَى تَمَرَاتٍ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

[٢٢٧٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، ثنا مَرْوَانُ الْمُقَفَّعِ، قَالَ: رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقْبِضُ عَلَى لِحْيَتِهِ وَيَقْطَعُ مَا زَادَ عَلَى الْكَفِّ قَالَ: وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا أَفْطَرَ: ((ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ)) تَفَرَّدَ بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ. ❶

مروان المقفع بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی کو مٹھی میں لیتے اور جو اس سے زائد ہوتی اس کو کاٹ دیتے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب روزہ افطار کرتے تھے تو یہ دعا پڑھتے: ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ ''پیاس بجھ گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہو گیا۔'' اس حدیث کو اکیلے حسین بن واقد نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

[٢٢٨٠]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، ثنا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَنْتَرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَفْطَرَ قَالَ: ((اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْنَا وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ''اے اللہ! ہم نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی رزق سے افطار کیا، لہٰذا تو ہم سے قبول فرما، یقیناً تو بہت سننے والا خوب جاننے والا ہے۔''

[٢٢٨١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، قَالَ: سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَعَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُمَا قَالَا: لَمْ يُرَخَّصْ فِي صَوْمِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ. زَادَ النَّيْسَابُورِيُّ: أَيَّامِ التَّشْرِيقِ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ان ایام میں (یعنی ایام تشریق میں) روزے کے سلسلے میں رخصت نہیں دی گئی، سوائے اس شخص کے جسے قربانی کا جانور نہ ملے۔ نیشاپوری نے ''ایامِ تشریق'' کا اضافہ کیا ہے۔

[٢٢٨٢]...... حَدَّثَنَا النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا حَجَّاجٌ، حَدَّثَنِي شُعْبَةُ نَحْوَهُ. هٰذَا

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٢٣٥٧۔ السنن الكبرٰى للنسائي: ٣٣٢٩۔ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ٢٣٩

❷ المعجم الكبير للطبراني: ١٢٧٢٠۔ سنن أبي داود: ٢٣٥٨

❸ صحيح البخاري: ١٩٩٧، ١٩٩٨

إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

[٢٢٨٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْمُتَمَتِّعِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ . يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کرنے والے کے لیے رخصت دی ہے کہ جب اسے قربانی کا جانور نہ ملے تو وہ ایامِ تشریق کے روزے رکھ لے۔
یحییٰ بن سلام قوی راوی نہیں ہے۔

[٢٢٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا مُؤَمَّلٌ ، ثنا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: لَمْ يُرَخَّصْ فِي صَوْمِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا لِمُتَمَتِّعٍ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ . إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایامِ تشریق کے روزوں کے بارے میں رخصت نہیں دی گئی، سوائے حج تمتع کرنے والے اس شخص کے، جسے قربانی نہ ملے۔
اس کی اسناد صحیح ہے۔

[٢٢٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثنا أَبُو سُلَيْمٍ عُبَيْدُ بْنُ يَحْيَى الْكُوفِيُّ ، ثنا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ الْقَاسِمِ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، قَالَا: لَمْ يُرَخِّصْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِأَحَدٍ فِي صِيَامِ التَّشْرِيقِ إِلَّا لِمُتَمَتِّعٍ أَوْ مُحْصَرٍ . أَخْطَأَ فِي إِسْنَادِهِ عَبْدُ الْغَفَّارِ وَهُوَ أَبُو مَرْيَمَ الْكُوفِيُّ ضَعِيفٌ .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو بھی ایامِ تشریق کے روزوں کے بارے میں رخصت نہیں دی، سوائے حج تمتع کرنے والے کے یا جسے روک لیا گیا ہو۔
اس کی اسناد میں عبدالغفار سے خطا ہوئی ہے، جو ابو مریم کوفی کے نام سے معروف ہے اور ضعیف ہے۔

[٢٢٨٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْأَزْرَقِ الْمُعَدَّلُ بِمِصْرَ ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الضَّحَّاكِ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَنْجَرٍ ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قَبْلَ يَوْمِ النَّحْرِ ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ صَامَ تِلْكَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو؛ اسے قربانی کے دن سے قبل تین روزے رکھنے چاہئیں اور جو ان تین دنوں کے روزے نہ رکھ سکے؛ اسے ایامِ تشریق، یعنی ایامِ منیٰ کے روزے رکھنے چاہئیں۔
یحییٰ بن ابی اُنیسہ ضعیف راوی ہے۔

الثَّلاثَةَ الْأَيَّامَ فَلْيَصُمْ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ، أَيَّامَ مِنًى)).
يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ ضَعِيفٌ.

[٢٢٨٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ إِمْلَاءً، قَالَ: أَمْلَى عَلَيْنَا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ ح، وَحَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَطَاءٍ الْجَلَّابُ، ثنا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ثنا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ، ثنا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُذَافَةَ يَطُوفُ فِي مِنًى، ((أَنْ لَا تَصُومُوا هَذِهِ الْأَيَّامَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ منیٰ میں چکر لگائیں (اور یہ اعلان کریں) کہ تم ان دنوں کے روزے مت رکھو، کیونکہ یہ دن کھانے پینے اور اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے دن ہیں۔

[٢٢٨٨]..... حَدَّثَنَا حَبْشُونُ بْنُ مُوسَى الْخَلَّالُ، ثنا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا صَالِحٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی حدیث ہے۔

[٢٢٨٩]..... حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَزَّازُ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْكُمَيْتِ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ سُلَيْمَانَ أَبِي مُعَاذٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ، قَالَ: أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَهْطٍ أَنْ يَطُوفُوا فِي مِنًى فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فَيُنَادُوا: ((إِنَّ هَذِهِ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ فَلَا تَصُومُوا فِيهِنَّ إِلَّا صَوْمًا فِي هَدْيٍ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک جماعت سمیت یہ حکم فرمایا کہ وہ لوگ حجۃ الوداع کے موقع پر قربانی کے دن منیٰ میں چکر لگائیں اور یہ اعلان کریں کہ یقیناً یہ ایام کھانے پینے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں، لہٰذا تم ان دنوں میں روزہ مت رکھو، سوائے اس روزے کے جو قربانی (میسر نہ ہونے کی صورت) میں رکھا جاتا ہے۔

[٢٢٩٠]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ، ثنا أَبِي، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ

نبی ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے ایامِ تشریق میں یہ اعلان کیا: سنو! یقیناً یہ عید کے ایام ہیں، یہ کھانے پینے اور ذکر کے دن ہیں، ان دنوں میں محصر (یعنی جو

❶ مسند أحمد: ١٠٦٦٤، ١٠٩١٧

❷ مسند أحمد: ١٥٧٣٥

أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ حُذَافَةَ فَنَادَى فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ: ((أَلَا إِنَّ هٰذِهِ أَيَّامُ عِيدٍ وَأَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرٍ فَلَا يَصُومُهُنَّ إِلَّا مُحْصَرٌ، أَوْ مُتَمَتِّعٌ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا، وَمَنْ لَمْ يَصُمْهُنَّ فِي أَيَّامِ الْحَجِّ الْمُتَتَابِعَةِ فَلْيَصُمْهُنَّ)). سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ضَعِيفٌ. رَوَاهُ الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِهٰذَا، وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ: إِلَّا مُحْصَرًا، أَوْ مُتَمَتِّعًا. ❶

بیماری یا خوف کی وجہ سے روک دیا گیا ہو) اور حج تمتع کرنے والے اس شخص کے سوا جسے قربانی نہ ملے، کوئی بھی روزہ نہ رکھے اور جس شخص نے حج کے ایام میں مسلسل روزے نہ رکھے ہوں تو وہ یہ روزے رکھ لے۔

سلیمان بن ابی داؤد ضعیف راوی ہے۔ اسے زبیدی نے امام زہریؒ سے روایت کیا ہے، انہیں یہ حدیث مسعود بن حکم کے ذریعے پہنچی اور انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کسی صحابی سے یہی حدیث بیان کی، اور اس میں ''محصر یا حج تمتع کرنے والے کے سوا'' کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[۲۲۹۱]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَهْلٍ بِمِصْرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّهُ قَالَ: أَتَيْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فِي رَمَضَانَ وَهُوَ يُرِيدُ السَّفَرَ وَقَدْ رُحِلَتْ دَابَّتُهُ، وَلَبِسَ ثِيَابَ السَّفَرِ وَقَدْ تَقَارَبَ غُرُوبُ الشَّمْسِ فَدَعَا بِطَعَامٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ رَكِبَ، فَقُلْتُ لَهُ: سُنَّةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ. ❷

محمد بن کعب بیان کرتے ہیں کہ میں ماہِ رمضان میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، وہ سفر کا ارادہ رکھتے تھے، ان کی سواری کا جانور تیار کر دیا گیا تھا اور انہوں نے سفر کا لباس بھی زیب تن کر لیا تھا۔ سورج غروب ہونے کے قریب تھا۔ انہوں نے کھانا منگوایا اور اس میں سے کچھ کھایا، پھر سوار ہو گئے۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا یہ سنت ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[۲۲۹۲]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَا: نا رَوْحٌ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ لِي أَبُو مُوسٰى: أَلَمْ أُنَبَّأْ أَنَّكَ إِذَا خَرَجْتَ خَرَجْتَ صَائِمًا وَإِذَا دَخَلْتَ دَخَلْتَ صَائِمًا، فَإِذَا خَرَجْتَ فَاخْرُجْ مُفْطِرًا وَإِذَا دَخَلْتَ فَادْخُلْ مُفْطِرًا.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ جب آپ (سفر کے لیے) نکلتے ہیں تو روزہ رکھا ہوتا ہے اور جب (واپس گھر میں) داخل ہوتے ہیں تب بھی روزہ رکھا ہوتا ہے، لیکن اب جب آپ (سفر کے لیے) نکلیں تو روزہ مت رکھنا اور جب (سفر سے واپسی پر گھر میں) داخل ہوں تو تب بھی روزہ نہ رکھا ہو۔

[۲۲۹۳]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں ماہِ رمضان میں عمرے کی ادائیگی کے لیے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئی تو رسول

❶ جامع الترمذي: ۸۰۰

❷ مسند أحمد: ۲۱۹۵۰

إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ كَثِيرٍ الصُّورِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي عُمْرَةِ رَمَضَانَ، فَأَفْطَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَصُمْتُ وَقَصَرَ وَأَتْمَمْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ بِأَبِي وَأُمِّي أَفْطَرْتَ وَصُمْتُ وَقَصَرْتَ وَأَتْمَمْتُ، فَقَالَ: ((أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ)). ❶

اللہ ﷺ نے روزہ نہ رکھا جبکہ میں نے رکھ لیا اور آپ ﷺ نے قصر نماز پڑھی جبکہ میں نے پوری پڑھی۔ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپ نے روزہ نہیں رکھا جبکہ میں نے رکھ لیا اور آپ نے قصر نماز پڑھی جبکہ میں نے پوری پڑھی (کیا یہ خلافِ سنت تو نہیں؟)۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تو نے اچھا کیا ہے۔

[٢٢٩٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التُّبَّعِيُّ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ، فَقَصَرَ وَأَتْمَمْتُ الصَّلَاةَ، وَأَفْطَرَ وَصُمْتُ، فَلَمَّا دَنَوْتُ إِلَى مَكَّةَ، قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ قَصَرْتَ وَأَتْمَمْتُ، وَأَفْطَرْتَ وَصُمْتُ، فَقَالَ: ((أَحْسَنْتِ يَا عَائِشَةُ))، وَمَا عَابَهُ عَلَيَّ. قَالَ الشَّيْخُ: الْأَوَّلُ مُتَّصِلٌ وَهُوَ إِسْنَادٌ حَسَنٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ قَدْ أَدْرَكَ عَائِشَةَ وَدَخَلَ عَلَيْهَا وَهُوَ مُرَاهِقٌ وَهُوَ مَعَ أَبِيهِ وَقَدْ سَمِعَ مِنْهَا.

سیدہ عائشہ ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا اور میں آپ کے ہمراہ تھی۔ آپ ﷺ نے قصر نماز پڑھی جبکہ میں نے پوری پڑھی اور آپ ﷺ نے روزہ نہ رکھا جبکہ میں نے رکھ لیا۔ جب میں مکہ کے قریب پہنچ گئی تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں، آپ نے قصر نماز پڑھی جبکہ میں نے پوری پڑھی اور آپ نے روزہ نہیں رکھا جبکہ میں نے رکھ لیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے عائشہ! تو نے اچھا کیا ہے۔ آپ ﷺ نے میرے اس عمل کو معیوب نہیں سمجھا۔

شیخ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پہلی متصل ہے اور وہ اسناد حسن ہے۔ عبدالرحمان نے سیدہ عائشہ ؓ کا زمانہ پایا ہے اور وہ ان کی خدمت میں حاضر بھی ہوئے تھے جبکہ وہ قریب البلوغ تھے تو تب وہ اپنے والد کے ہمراہ سیدہ عائشہ ؓ کے پاس آئے اور ان سے حدیث سنی۔

[٢٢٩٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، ثنا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ زُهَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ وَعِنْدَهَا رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أُمَّتَاهُ مَا

عبدالرحمان بن اسود بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا، اس نے کہا: اے اماں جان! کونسا کام غسل کو واجب کرتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جب زیر ناف بالوں والی جگہیں

❶ سنن النسائی: ٣/ ١٢٢۔السنن الکبریٰ للبیهقی: ٣/ ١٤٢

يُوجِبُ الْغُسْلَ؟ قَالَتْ: إِذَا الْتَقَتِ الْمَوَاسِي فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ.

(یعنی مرد و عورت کی شرم گاہیں) مل جائیں تو غسل واجب ہو جاتا ہے۔

[٢٢٩٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا أَبُو النُّعْمَانِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الصَّقْعَبِ بْنِ زُهَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: كَانَ أَبِي يَبْعَثُ بِي إِلَى عَائِشَةَ فَأَسْأَلُهَا، فَلَمَّا كَانَ عَامُ احْتَلَمْتُ جِئْتُ إِلَيْهَا فَدَخَلْتُ فَقَالَتْ: أَيْ لَكَاعُ فَعَلْتَهَا، وَأَلْقَتْ بَيْنِي وَبَيْنَهَا الْحِجَابَ.

عبدالرحمان بن اسود بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا کرتے تھے اور میں ان سے مسائل پوچھتا۔ پھر جس سال میں بالغ ہوا تب میں ان کے پاس آیا اور (ان کے حجرہ مبارک میں) داخل ہوا تو انہوں نے کہا: او بیوقوف! تم اندر آ گئے ہو؟ پھر انہوں نے میرے اور اپنی درمیان پردہ ڈال دیا۔

[٢٢٩٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ثنا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالَا: نا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُلُّ ذَالِكَ قَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَتَمَّ وَقَصَرَ، وَصَامَ وَأَفْطَرَ فِي السَّفَرِ. طَلْحَةُ ضَعِيفٌ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر عمل کیا ہے (یعنی) آپ ﷺ نے سفر میں پوری نماز بھی پڑھی ہے اور قصر بھی کی ہے، آپ نے روزہ چھوڑا بھی ہے اور رکھا بھی ہے۔

اس کی سند میں طلحہ ضعیف راوی ہے۔

[٢٢٩٨]...... ثنا الْمَحَامِلِيُّ، ثنا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، ثنا عَمْرُو بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْصُرُ فِي السَّفَرِ وَيُتِمُّ، وَيُفْطِرُ وَيَصُومُ. قَالَ: وَهَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ سفر میں قصر بھی کر لیا کرتے تھے اور پوری نماز بھی پڑھ لیا کرتے تھے، آپ ﷺ روزہ چھوڑ بھی دیتے تھے اور رکھ بھی لیتے تھے۔

یہ اسناد صحیح ہے۔

[٢٢٩٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ زِيَادٍ الْمَوْصِلِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُتِمُّ الصَّلَاةَ فِي السَّفَرِ وَيَقْصُرُ. الْمُغِيرَةُ بْنُ زِيَادٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر میں پوری نماز بھی پڑھا کرتے تھے اور قصر بھی کیا کرتے تھے۔

مغیرہ بن زیاد قوی راوی نہیں ہے۔

[٢٣٠٠]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْهَمْدَانِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى أَبُو الْفَضْلِ، ثنا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سفر میں روزہ رکھتے اور چھوڑتے دیکھا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ١٤١

شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ فِي السَّفَرِ وَيُفْطِرُ. ❶

[٢٣٠١]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي مِرَاوِحٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، وَعَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي مِرَاوِحٍ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ)). هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. وَخَالَفَهُ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، رَوَاهُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ. وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ الْقَوْلَانِ صَحِيحَيْنِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❷

سیدنا حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عرض کیا: یقیناً میں اپنے آپ میں سفر میں روزہ رکھنے کی قوت پاتا ہوں، تو کیا مجھ پر گناہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رخصت ہے، جو اسے قبول کرلے گا تو اچھا ہے، اور جو روزہ رکھنا پسند کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

یہ اسناد صحیح ہے۔ ہشام بن عروہ نے اس کی مخالفت کی ہے، انہوں نے اسے اپنے والد کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ الفاظ روایت کیے کہ حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے سوال کیا۔ احتمال ہے کہ یہ دونوں قول ہی صحیح ہیں۔ واللہ اعلم

[٢٣٠٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي زِيَادٌ النُّمَيْرِيُّ، حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، قَالَ: وَافَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَمَضَانَ فِي سَفَرِهِ فَصَامَ وَوَافَقَ رَمَضَانَ فِي سَفَرِهِ فَأَفْطَرَ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَتَبَ عَنِّي مُوسَى بْنُ هَارُونَ هٰذَا الْحَدِيثَ مُنْذُ أَرْبَعِينَ سَنَةً، زِيَادٌ النُّمَيْرِيُّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ. ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو (ایک مرتبہ) سفر میں ہی ماہِ رمضان شروع ہو گیا تو آپ ﷺ نے روزہ رکھا اور (ایک مرتبہ) آپ ﷺ کے سفر کے دوران رمضان شروع ہوا تو آپ نے روزہ نہیں رکھا۔

ابوبکر کہتے ہیں: مجھ سے یہ حدیث موسیٰ بن ہارون نے چالیس سال سے لکھی۔ زیاد النمیری قوی راوی نہیں ہے۔

[٢٣٠٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول

❶ مسند أحمد: ٦٦٧٩، ٦٧٨٣، ٦٩٢٨

❷ صحيح ابن حبان: ٣٥٦٧

❸ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٢٤٤

عُمَرَ عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الْبَزَّازُ بِالرَّمْلَةِ، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ، قَالَ: ((وَيْحَكَ وَمَاذَا؟))، قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ، قَالَ: فَقَالَ: ((فَأَعْتِقْ رَقَبَةً))، قَالَ: مَا أَجِدُ، قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ))، قَالَ: مَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: ((فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا))، قَالَ: مَا أَجِدُ، قَالَ: فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقِ تَمْرٍ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، قَالَ: ((خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ))، قَالَ: عَلَى أَفْقَرَ مِنْ أَهْلِي؟ فَوَاللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنْ أَهْلِي، فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((خُذْهُ وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)). هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❶

اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر افسوس! کیا ہوا؟ اس نے کہا: میں نے ماہِ رمضان کے ایک دن اپنی بیوی سے (روزے کی حالت میں) ہمبستری کر لی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کر دو۔ اس نے کہا: مجھ میں اتنی حیثیت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو۔ اس نے کہا: میں اس کی بھی استطاعت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا: مجھ میں اتنی طاقت بھی نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا، جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑو اور صدقہ کر دو۔ اس نے کہا: کیا اپنے اہل خانہ سے زیادہ غریبوں پر؟ اللہ کی قسم! مدینہ منورہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان میرے گھر والوں سے زیادہ ضرورت مند کوئی نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ (یہ سن کر) اس قدر ہنسے کہ آپ کے دانت مبارک ظاہر ہو گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑو، اللہ تعالیٰ سے (اپنے گناہ کی) مغفرت مانگو اور اسے اپنے اہل خانہ کو ہی کھلا دو۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

[٢٣٠٤]..... حَدَّثَنَا الْمَحَامِلِيُّ، ثنا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا حَجَّاجٌ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ: فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ ثُمَّ قَالَ: ((خُذْ هٰذَا فَأَطْعِمْهُ عَنْكَ سِتِّينَ مِسْكِينًا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں اور (اس میں) انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑو اور اپنی طرف سے ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو۔

[٢٣٠٥]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ، ثنا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، ثنا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے یہی حدیث روایت کرتے ہیں اور (اس میں) انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ٹوکرا لایا گیا جس میں پندرہ صاع کے بہ قدر (کھجوریں)

❶ مسند أحمد: ٦٩٤٤، ٧٢٩٠، ٧٦٩٢، ٧٧٨٥۔صحيح ابن حبان: ٣٥٢٤، ٣٥٢٥، ٣٥٢٦

أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا وَقَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ قَدْرَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، وَقَالَ فِيهِ: ((كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ)).

تھیں، اور اس میں (مذکور ہے کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تم بھی کھا لو اور تمہارے گھر والے بھی کھا لیں، ایک دن کا روزہ رکھ لینا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا۔

[٢٣٠٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، مِنْ أَصْلِهِ ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْحِمَّانِيِّ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ الَّذِي أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ بِكَفَّارَةِ الظِّهَارِ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس شخص کو ظہار کا کفارہ ادا کرنے کا حکم فرمایا جس نے ماہِ رمضان کا ایک روزہ چھوڑا تھا۔

[٢٣٠٧]...... قَالَ: وَثنا هُشَيْمٌ، ثنا لَيْثٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، كَذَا فِي أَصْلِ أَبِي سَهْلٍ. وَالْمَحْفُوظُ عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَعَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ، وَلَيْثٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

مختلف اسناد کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

[٢٣٠٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ فِي رَمَضَانَ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً، أَوْ يَصُومَ شَهْرَيْنِ، أَوْ يُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا. أَبُو مَعْشَرٍ هُوَ نَجِيحٌ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ماہِ رمضان میں کھا لیا تو نبی ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے، یا دو ماہ کے روزے رکھے، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔
ابومعشر کا نام نجیح ہے اور یہ قوی راوی نہیں ہے۔

[٢٣٠٩]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَمْرٍو الْحِمْصِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا أَبِي، ثنا الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدَةَ الْكَلَاعِيُّ، ثنا مُقَاتِلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْحَضَرِ فَلْيُهْدِ بَدَنَةً، فَإِنْ لَمْ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو حضر میں (یعنی وہ سفر میں نہ ہو پھر بھی) ماہِ رمضان کا ایک روزہ چھوڑے؛ اسے چاہیے کہ وہ ایک اونٹ کی قربانی کرے، لیکن اگر اسے یہ میسر نہ ہو تو وہ مسکینوں کو تیس صاع کھجوریں کھلا دے۔
حارث بن عبیدہ اور مقاتل دونوں ضعیف راوی ہیں۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٢٩

يَجِدْ فَلْيُطْعِمْ ثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ لِلْمَسَاكِينِ)). الْحَارِثُ بْنُ عُبَيْدَةَ، وَمُقَاتِلٌ ضَعِيفَانِ.

[٢٣١٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ أَبِي خِدَاشٍ، ثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ صُبَيْحٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَيُّوبَ الْمَوْصِلِيِّ، عَنْ مُصَادِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا عُذْرٍ كَانَ عَلَيْهِ أَنْ يَصُومَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا، وَمَنْ أَفْطَرَ يَوْمَيْنِ كَانَ عَلَيْهِ سِتُّونَ، وَمَنْ أَفْطَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ كَانَ عَلَيْهِ تِسْعُونَ يَوْمًا)). وَلَا يُثْبَتُ هٰذَا الْإِسْنَادُ وَلَا يَصِحُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر رخصت اور بغیر عذر کے ماہِ رمضان کے ایک دِن کا روزہ چھوڑا؛ اس پر تیس دِن کے روزے عائد ہوتے ہیں، جس نے دو دِن کے روزے چھوڑے اس پر ساٹھ روزے لازم آتے ہیں اور جس نے تین دِن کے روزے چھوڑے اس پر نوے دِن کے روزے رکھنا لازم ہو جاتے ہیں۔

یہ اسناد ثابت نہیں اور نہ ہی عمرو بن مرہ سے مروی ہونا صحیح ہے۔

[٢٣١١]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ أَبُو الْحُسَيْنِ، قَالَا: نا أَبُو نُعَيْمٍ، ثنا مِنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ)). مِنْدَلٌ ضَعِيفٌ.

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بغیر عذر کے ماہِ رمضان کے ایک دِن کا روزہ چھوڑا اس پر ایک ماہ کے روزے رکھنا لازم ہو جاتے ہیں۔

مندل ضعیف راوی ہے۔

[٢٣١٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْمُثَنَّى، ثنا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقَاصُّ وَهُوَ ثِقَةٌ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا صَوْمَ بَعْدَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ حَتّٰى رَمَضَانَ، وَمَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلْيَسْرُدْهُ وَلَا يَقْطَعْهُ)). عَبْدُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نصف شعبان کے بعد ماہِ رمضان آ جانے تک روزہ نہیں رکھنا چاہیے، البتہ جس پر ماہِ رمضان کے روزے کی قضاء لازم ہو؛ اسے چاہیے کہ وہ تسلسل سے رکھتا رہے اور چھوڑ نہ دے۔

عبدالرحمان بن ابراہیم ضعیف الحدیث ہے۔

الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ. ❶

[٢٣١٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ، ثنا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كَانَ عَلَيْهِ صَوْمٌ مِنْ رَمَضَانَ فَلْيَسْرُدْهُ وَلَا يَقْطَعْهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ذِمے ماہِ رمضان کے روزے کی قضاء ہو؛ اسے چاہیے کہ وہ تسلسل سے رکھتا رہے اور چھوڑ نہ دے۔

[٢٣١٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ، ثنا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا الْعَلَاءُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ: ((يَسْرُدُهُ وَلَا يُفَرِّقُهُ)). عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ضَعِيفٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماہِ رمضان کی قضاء کے متعلق فرمایا: وہ اس مسلسل روزے رکھے اور ان میں وقفہ نہ کرے۔

عبدالرحمان بن ابراہیم ضعیف راوی ہے۔

[٢٣١٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: وَفِيمَا ذَكَرَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: نَزَلَتْ: ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرة: ١٨٤) مُتَتَابِعَاتٍ فَسَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٌ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَالَّذِي بَعْدَهُ أَيْضًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ "وہ دوسرے دِنوں میں ان کی گنتی پوری کرے (یعنی اتنے ہی روزے رکھے)۔" تو اس میں مُتَتَابِعَاتٌ کا لفظ بھی تھا، لیکن پھر مُتَتَابِعَاتٌ کا لفظ ساقط ہو گیا۔

یہ اسناد بھی صحیح ہے اور اس کے بعد والی بھی۔

[٢٣١٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: نَزَلَتْ ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرة: ١٨٤) مُتَتَابِعَاتٍ فَسَقَطَتْ مُتَتَابِعَاتٌ. سَقَطَ لَمْ يَقُلْ غَيْرُ عُرْوَةَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ "وہ دوسرے دِنوں میں ان کی گنتی پوری کرے۔" تو اس میں مُتَتَابِعَاتٌ کا لفظ بھی تھا، لیکن پھر مُتَتَابِعَاتٌ کا لفظ ساقط ہو گیا۔

عروہ کے سوا کسی نے ساقط ہونے کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٢٣١٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ،

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے رمضان کی قضاء کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ ﷺ نے

❶ مسند أحمد: ٩٧٠٧ـ صحيح ابن حبان: ٣٥٨٩، ٣٥٩١

ثنا أحمد بن حازم الأندلسي، عن عمرو بن شرحبيل الغفاري، عن أبي عبد الرحمن الحبلي، عن عبد الله بن عمرو، قال: سئل النبي ﷺ عن قضاء رمضان، فقال: ((يقضيه تباعا وإن فرقه أجزأه)). الواقدي ضعيف.

فرمایا: وہ ان کی مسلسل قضاء دے اور اگر وہ ان میں وقفہ کرے تو تب بھی اسے کفایت کر جائے گا۔

واقدی ضعیف راوی ہے۔

[٢٣١٨]...... حدثنا عبد الملك بن أحمد الدقاق، ثنا بحر بن نصر، ثنا ابن وهب، ثنا معاوية بن صالح، عن أزهر بن سعيد، أنه سمع أبا عامر الهوزني، يقول: سمعت أبا عبيدة بن الجراح سئل عن قضاء رمضان، فقال: إن الله لم يرخص لكم في فطره وهو لا يريد أن يشق عليكم في قضائه، فأحص العدة واصنع ما شئت. ❶

ابو عامر الھوزنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے سنا، جبکہ ان سے ماہِ رمضان (کے روزوں) کی قضاء کے متعلق سوال کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہیں روزہ چھوڑنے کی رخصت نہیں دی اور وہ اس کی قضاء میں تم کو مشقت میں بھی نہیں ڈالنا چاہتا، لہٰذا تعداد کو شمار کرو اور جیسے چاہو کرو (یعنی تعداد مکمل ہونی چاہیے، خواہ مسلسل رکھو یا وقفے سے)۔

[٢٣١٩]...... حدثنا عبد الله بن محمد بن عبد العزيز، ثنا أبو بكر بن أبي شيبة، ثنا زيد بن الحباب، حدثني معاوية بن صالح، حدثني أزهر بن سعيد، عن أبي عامر الهوزني، قال: سمعت أبا عبيدة بن الجراح، وسئل عن قضاء رمضان متفرقا، فقال: أحص العدة وصم كيف شئت.

ابو عامر الھوزنی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ سے سنا، جبکہ ان سے ماہِ رمضان (کے روزوں) کی الگ الگ قضاء (یعنی روزوں میں وقفہ ڈالنے) کے متعلق سوال کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: تعداد کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزے رکھو۔

[٢٣٢٠]...... حدثنا عبد الله، ثنا أبو بكر بن شيبة، ثنا ابن علية، عن معمر، عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله، عن ابن عباس، في قضاء رمضان: صمه كيف شئت. وقال ابن عمر: صمه كما أفطرت.

عبیداللہ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے رمضان المبارک (کے روزوں) کی قضاء کے بارے میں فرمایا: تم جیسے چاہو اس کے روزے رکھو۔ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم قضاء میں اسی طرح روزے رکھو جس طرح چھوڑے ہوں۔

[٢٣٢١]...... حدثنا عبد الله، ثنا أبو بكر، ثنا حفص بن غياث، عن ابن جريج، عن عطاء، عن ابن عباس، وأبي هريرة قالا: لا بأس بقضاء رمضان متفرقا.

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رمضان المبارک کی قضاء کے روزے الگ الگ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٥٨

[٢٣٢٢]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ، ثنا أَبُو بَكْرٍ، ثنا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ جَدَّتِهِ، أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ، كَانَ يَقُولُ: أَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: تعداد کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزے رکھو۔

[٢٣٢٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَوَاتِرًا.

عبداللہ بن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رمضان المبارک (کے روزوں) کی قضاء متواتر (مسلسل) دینے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔

[٢٣٢٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَضْرَمِيُّ، ثنا وُهَيْبٌ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا بِقَضَاءِ رَمَضَانَ مُتَقَطِّعًا.

عقبہ بن حارث روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رمضان المبارک (کے روزوں) کی قضاء کاٹ کاٹ کر (یعنی وقفے وقفے سے) دینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

[٢٣٢٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثنا رَوْحٌ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ: فَرِّقْهُ إِذَا أَحْصَيْتَهُ.

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم تعداد پوری رکھو تو اسے جدا جدا بھی کر سکتے ہو (یعنی قضاء کے روزے وقفے سے رکھ سکتے ہو)۔

[٢٣٢٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَزِيدَ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ قَضَاءِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: أَحْصِ الْعِدَّةَ وَصُمْ كَيْفَ شِئْتَ.

مالک بن یخامر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے رمضان المبارک (کے روزوں) کی قضاء کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: تعداد کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزے رکھو (یعنی روزوں کی تعداد مکمل ہونی چاہیے، خواہ وقفے سے رکھ لو یا مسلسل)۔

[٢٣٢٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَوَادَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَالِكِ بْنِ

مالک بن یخامر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رمضان المبارک کی قضاء (کے روزوں) میں وقفہ کرو، البتہ تعداد پوری کرو۔

اسی طرح انہوں نے ابوعبداللہ سے اور انہوں نے اپنے والد

يُخَامِرَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: فَرِّقْ قَضَاءَ رَمَضَانَ وَأَحْصِ الْعِدَّةَ. كَذَا قَالَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ.

سے بیان کیا ہے۔

[٢٣٢٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ مَوْهَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ يُخَامِرَ، يَقُولُ: قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: أَحْصِ الْعِدَّةَ وَاصْنَعْ مَا شِئْتَ.

مالک بن یخامر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تعداد کو شمار کرو اور جیسے چاہو روزے رکھو۔

[٢٣٢٩]...... حَدَّثَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَنْصُورٍ الْفَقِيهُ أَبُو إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَا: ثنا سُفْيَانُ بْنُ بِشْرٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ: ((إِنْ شَاءَ فَرَّقَ وَإِنْ شَاءَ تَابَعَ)). لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ سُفْيَانَ بْنِ بِشْرٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے رمضان المبارک کی قضاء کے متعلق فرمایا: اگر وہ چاہے تو وقفے سے رکھ لے اور اگر چاہے تو مسلسل رکھ لے۔
سفیان بن بشر کے علاوہ کسی نے اس کو مسند بیان نہیں کیا۔

[٢٣٣٠]...... حَدَّثَنَا ابْنُ قَانِعٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ الْهَيْثَمِ الْفَزَارِيُّ، ثنا مَسْعُودُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ خِرَاشٍ، عَنْ وَاسِطِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٢٣٣١]...... وَحَدَّثَنَا وَاسِطُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[٢٣٣٢]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، ثنا بِشْرٌ، ثنا السَّيْلَحِينِيُّ، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي تَمِيمٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: فَرِّقْ قَضَاءَ رَمَضَانَ، إِنَّمَا قَالَ اللهُ: ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ (البقرة: ١٨٤).

ابوتمیم الجیشانی سے مروی ہے کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رمضان المبارک کی قضاء (کے روزے) جدا جدا رکھو، اللہ تعالیٰ نے صرف یہ فرمایا ہے کہ: ﴿فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ﴾ ''وہ دوسرے دِنوں میں ان کی گنتی پوری کرے۔''

[٢٣٣٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ:

محمد بن منکدر بیان کرتے ہیں کہ میرے احاطہ علم میں یہ بات آئی کہ رسول اللہ ﷺ سے ماہِ رمضان کے روزوں کی قضاء میں وقفہ ڈالنے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

بَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ تَقْطِيعِ قَضَاءِ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: ((ذَالِكَ إِلَيْكَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَى الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ أَلَمْ يَكُنْ قَضَاءً فَاللّٰهُ أَحَقُّ أَنْ يَعْفُوَ وَيَغْفِرَ)). إِسْنَادٌ حَسَنٌ إِلَّا أَنَّهُ مُرْسَلٌ. وَقَدْ وَصَلَهُ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ، إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَهُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ. وَلَا يُثْبَتُ مُتَّصِلًا. ❶

یہ تمہارے اختیار میں ہے، تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے ذِمے قرض ہو اور وہ ایک یا دو دینار ادا کر دے تو یہ قرض کی (کچھ نہ کچھ) ادائیگی نہ ہوگی؟ سو اللہ تعالیٰ اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ وہ معاف کرے اور بخش دے۔

اسناد حسن ہے، البتہ یہ روایت مرسل ہے۔ ابوبکر کے علاوہ نے اسے یحییٰ بن سلیم سے موصول روایت کیا ہے، مگر انہوں نے اسے موسیٰ بن عقبہ اور ابوزبیر کے واسطے سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ یہ متصل ثابت نہیں ہے۔

[٢٣٣٤]..... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَزْهَرِ، ثنا سَهْلُ بْنُ الْفَضْلِ أَبُو سَعِيدٍ السِّجِسْتَانِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَقْطِيعِ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَحَدِكُمْ دَيْنٌ فَقَضَاهُ الدِّرْهَمَ وَالدِّرْهَمَيْنِ حَتَّى يَقْضِيَهُ، هَلْ كَانَ ذَالِكَ قَضَاءُ دَيْنِهِ أَوْ قَاضِيهِ؟))، قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْوَهُ. كَذَا قَالَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ماہِ رمضان کے روزے (قضاء میں) وقفے کے ساتھ رکھنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تم میں سے کسی کے ذِمے قرض ہو اور وہ ایک ایک اور دو دو دینار ادا کرتا رہے، یہاں تک کہ وہ مکمل قرض ادا کر دے، تو کیا یہ اس کے قرض کی ادائیگی نہ ہوگی؟ صحابہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں۔ آگے اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے۔

اسی طرح انہوں نے ابوزبیر کے واسطے سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کی۔

[٢٣٣٥]..... قُرِئَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، وَأَبُو نَشِيطٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالُوا: ثنا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُوذِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ)). هٰذَا

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص فوت ہو جائے اور اس کے ذِمے روزے ہوں، تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔

یہ اسناد صحیح ہے اور اسی طرح عمرو بن حارث نے عبیداللہ بن ابی جعفر سے روایت کیا۔

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٢٥٩

إِسْنَادٌ صَحِيحٌ . وَكَذَالِكَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ . ❶

[٢٣٣٦]..... حَدَّثَنَا بِهِ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَصْبَغِ بْنِ الْفَرَجِ ، حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، ثنا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے ذِمے روزوں کی قضاء ہو اور وہ فوت ہو جائے تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔

[٢٣٣٧]..... قُرِءَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ صُبَيْحٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَعْيَنَ ، ثنا أَبِي ، قَالَ ، : وَحَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ ، ثنا مُعَافَى بْنُ سُلَيْمَانَ ، ثنا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي جَعْفَرٍ حَدَّثَهُ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ .

دو مختلف اسناد کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٢٣٣٨]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، وَيَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَبَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي ، قَالُوا: ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، وَمُسْلِمٍ الْبَطِينِ ، وَالْحَكَمِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، وَعَطَاءٍ ، وَمُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَتْ: إِنَّ أُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمٌ ، قَالَ: ((لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا: میری بہن فوت ہو گئی ہے اور اس کے ذِمے روزوں کی قضاء تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر اللہ تعالیٰ کا حق (ادائیگی کا) زیادہ حق دار ہے۔

❶ صحيح البخاري: ١٩٥٢ ـ صحيح مسلم: ١١٤٧ ـ سنن أبي داود: ٢٤٠٠ ـ مسند أحمد: ٢٤٤٠١ ـ صحيح ابن حبان: ٣٥٦٩

أَكُنْتِ تَقْضِينَهُ؟))، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَحَقُّ اللهِ أَحَقُّ)). ❶

[٢٣٣٩]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَيْلَانَ، ثنا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. وَقَالَتْ: وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: ((فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ)).

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔اس عورت نے کہا: اس کے ذِمے مسلسل دو ماہ کے روزے تھے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا قرض (ادائیگی کا) زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٢٣٤٠]..... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا أَبُو عَوْفٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَا: نا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، ثنا زَائِدَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ، أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ قَالَ: ((لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ عَنْهَا؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَدَيْنُ اللهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى)). قَالَ سُلَيْمَانُ: قَالَ الْحَكَمُ، وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، وَنَحْنُ جُلُوسٌ جَمِيعًا حِينَ حَدَّثَ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيثِ، فَقَالَا: سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا، وَقَالَ دَعْلَجٌ: فَقَالَا: سَمِعْنَا مُجَاهِدًا يَذْكُرُ هٰذَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، هٰذَا أَصَحُّ إِسْنَادًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي خَالِدٍ. وَقَالَ ابْنُ مَعْرَاءَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ کی وفات ہوگئی ہے جبکہ اس کے ذِمے ایک ماہ کے روزے تھے، تو کیا میں اس کی طرف سے قضاء دوں؟ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اس کا قرض ادا کرتے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا قرض زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

سلمان کہتے ہیں: حکم اور سلمہ بن کہیل بیان کرتے ہیں کہ ہم سب اکٹھے بیٹھے ہوئے تھے جب مسلم نے یہ حدیث بیان کی۔ان دونوں نے کہا: ہم نے مجاہد رحمہ اللہ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا۔اور دعلج کہتے ہیں کہ ان دونوں نے (یوں) کہا: ہم نے مجاہد رحمہ اللہ کو یہ حدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے سنا۔یہ حدیث اسناد کے لحاظ سے ابوخالد کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے۔ابن معراء نے اعمش سے، انہوں نے مسلم البطین سے، انہوں نے سعید سے اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا۔سلمہ بن کہیل نے بھی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور حکم نے بھی عطاء رحمہ اللہ کے وسطے سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

[٢٣٤١]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُتْبَةَ الْمُعَيْطِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام نافع ایک ایسے آدمی کے حوالے سے روایت کرتے ہیں جو بیمار ہو گیا تھا اور اس کی

❶ صحيح ابن حبان: ٣٥٧٠

❷ مسند أحمد: ١٩٧٠، ٢٠٠٥، ٢٣٣٦

الْبَصْرِيُّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، ثنا عَنْبَسَةُ، ثنا يُونُسُ، قَالَ: سَأَلَ سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ - قَالَ عَنْبَسَةُ: وَهُوَ أَخُو يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ - نَافِعًا مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ مَرِضَ فَطَالَ بِهِ مَرَضُهُ حَتَّى مَرَّ بِهِ رَمَضَانَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ، فَقَالَ نَافِعٌ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ وَلَمْ يَكُنْ صَامَ رَمَضَانَ الْخَالِي فَلْيُطْعِمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ، ثُمَّ لَيْسَ عَلَيْهِ قَضَاءٌ.

بیماری بہت لمبی ہوگئی تھی، یہاں تک کہ اس کی بیماری میں ہی دو یا تین رمضان گزر گئے۔ تو نافع نے کہا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جسے رمضان آ پہنچے اور وہ رمضان کے روزے نہ رکھ سکے، تو اسے چاہیے کہ وہ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو گندم کا ایک مُد کھلائے، پھر اس پر قضاء عائد نہیں ہوتی۔

[٢٣٤٢]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا زُهَيْرٌ، نا الْحَسَنُ بْنُ الْحُرِّ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ يَقُولُ: مَنْ أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ وَعَلَيْهِ مِنْ رَمَضَانَ شَيْءٌ فَلْيُطْعِمْ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جسے رمضان آ پہنچے اور کسی عذر کی بنا پر رمضان کے کچھ روزے نہ رکھ سکے تو اسے چاہیے کہ وہ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو گندم کا ایک مُد دے۔

[٢٣٤٣]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، ثنا مُعَاذٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُثَنَّى، ثنا مُسَدَّدٌ، ثنا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي رَجُلٍ مَرِضَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ صَحَّ وَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ، قَالَ: يَصُومُ الَّذِي أَدْرَكَهُ وَيُطْعِمُ عَنِ الْأَوَّلِ لِكُلِّ يَوْمٍ مُدًّا مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِينٍ، فَإِذَا فَرَغَ فِي هٰذَا صَامَ الَّذِي فَرَّطَ فِيهِ. إِسْنَادٌ صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں مروی ہے جو رمضان المبارک میں بیمار ہو جائے، پھر تندرست ہو اور روزے نہ رکھے، یہاں تک کہ اگلا رمضان آ جائے۔ تو آپ نے فرمایا کہ وہ اس ماہِ رمضان کے روزے رکھے گا جو اسے آ پہنچا ہو اور پہلے (رمضان کے چھوٹے ہوئے) ہر روزے کے بدلے میں ہر مسکین کو ایک مُد گندم دے۔ پھر جب وہ اس میں فارغ ہو جائے تو وہ اس رمضان کے روزے رکھے جس میں اس نے کوتاہی کی ہو۔ یہ اسناد صحیح ہے اور یہ روایت موقوف ہے۔

[٢٣٤٤]..... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ السَّمْحِ، ثنا عَلِيُّ بْنُ زَمْعَةَ الرَّازِيُّ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ الْمُقْرِئُ الرَّازِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فِيمَنْ فَرَّطَ فِي قَضَاءِ رَمَضَانَ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ، قَالَ: يَصُومُ هٰذَا مَعَ النَّاسِ وَيَصُومُ الَّذِي فَرَّطَ فِيهِ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں مروی ہے جس نے ماہِ رمضان (کے روزوں) کی قضاء میں کوتاہی کی، یہاں تک کہ اسے دوسرا رمضان آ پہنچا، تو آپ نے فرمایا: وہ لوگوں کے ساتھ اس رمضان کے روزے بھی رکھے گا اور اس رمضان کے بھی رکھے گا جس میں اس نے کوتاہی کی، اور وہ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔
یہ اسناد صحیح ہے اور یہ روایت موقوف ہے۔

وَيُطْعِمُ لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . إِسْنَادٌ صَحِيحٌ مَوْقُوفٌ .

[٢٣٤٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ أَحْمَدَ الصَّيْرَفِيُّ، ثنا بَكْرُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ مُكْرَمٍ الْفَزَارِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو إِسْحَاقَ الْجَلَّابُ، ثنا عُمَرُ بْنُ مُوسَى بْنِ وَجِيهٍ، ثنا الْحَكَمُ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَجُلٍ أَفْطَرَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ مَرَضٍ ثُمَّ صَحَّ وَلَمْ يَصُمْ حَتَّى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ قَالَ: ((يَصُومُ الَّذِي أَدْرَكَهُ، ثُمَّ يَصُومُ الشَّهْرَ الَّذِي أَفْطَرَ فِيهِ، وَيُطْعِمُ مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا)). إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، وَابْنُ وَجِيهٍ ضَعِيفَانِ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں روایت کرتے ہیں جس نے بیماری کے باعث ماہِ رمضان میں روزے چھوڑے ہوں، پھر وہ تندرست ہو جائے لیکن روزے نہ رکھے، یہاں تک کہ اگلا رمضان آ پہنچے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس رمضان کے روزے رکھے گا جو اسے آ پہنچا ہو، پھر وہ اس مہینے کے روزے رکھے گا جس میں اس نے روزے چھوڑے ہوں، اور ہر دِن کی جگہ ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔
ابراہیم بن نافع اور ابن وجیہ دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[٢٣٤٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا سَهْلُ بْنُ بَكَّارٍ، ثنا أَبُو عَوَانَةَ، أنا رَقَبَةُ، قَالَ: زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَمْرَضُ فِي رَمَضَانَ فَلَا يَصُومُ حَتَّى يَبْرَأَ أَوْ لَا يَصُومُ حَتَّى يُدْرِكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ، قَالَ: يَصُومُ الَّذِي حَضَرَهُ وَيَصُومُ الْآخَرَ، وَيُطْعِمُ كُلَّ لَيْلَةٍ مِسْكِينًا . إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

عطاء رحمہ اللہ کا گمان ہے کہ انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو اس آدمی کے بارے میں فرماتے سنا جو رمضان المبارک میں بیمار ہو جائے اور تب تک روزہ نہ رکھے جب تک کہ وہ صحت یاب نہ ہو جائے (یا کہا کہ) وہ اگلا رمضان آ جانے تک روزے نہ رکھے۔ انہوں نے فرمایا: وہ موجودہ رمضان کے روزے بھی رکھے گا اور دوسرے رمضان کے بھی روزے رکھے اور وہ ہر رات کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

[٢٣٤٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَنْ فَرَّطَ فِي صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يُدْرِكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ فَلْيَصُمْ هٰذَا الَّذِي أَدْرَكَهُ، ثُمَّ لِيَصُمْ مَا فَاتَهُ وَيُطْعِمُ مَعَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . خَالَفَهُ مُطَرِّفٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَقَدْ تَقَدَّمَ . ❶

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس شخص نے ماہِ رمضان کے روزوں میں کوتاہی کی (اور پھر ان کی قضاء نہ دی) یہاں تک کہ اگلا رمضان آ پہنچا، تو اسے چاہیے کہ وہ اس موجودہ رمضان کے روزے رکھے، پھر وہ روزے رکھے جو (گزشتہ رمضان میں) اس سے چھوٹ گئے تھے اور ہر دِن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا بھی کھلائے۔
مطرف نے ابواسحاق سے روایت کرتے ہوئے اس کی مخالفت کی ہے اور انہوں نے مجاہدؒ کے واسطے سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، اور یہ پیچھے بھی گزر چکی ہے۔

❶ السنن الکبرٰی للبیہقی: ٤/ ٢٥٣

[٢٣٤٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: إِذَا لَمْ يَصِحَّ بَيْنَ الرَّمَضَانَيْنِ صَامَ عَنْ هٰذَا وَأَطْعَمَ عَنِ الْمَاضِي وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ، وَإِذَا صَحَّ وَلَمْ يَصُمْ حَتّٰى أَدْرَكَهُ رَمَضَانُ آخَرُ صَامَ هٰذَا وَأَطْعَمَ عَنِ الْمَاضِي فَإِذَا أَفْطَرَ قَضَاهُ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب رمضان کے دو مہینوں کے درمیان وہ تندرست نہ ہو تو وہ اس (موجودہ) رمضان کے روزے رکھے اور گزشتہ رمضان (کے روزوں کے فدیے میں) کھانا کھلا دے، اور اس پر قضاء لازم نہیں آئے گی۔ لیکن جب وہ تندرست ہو جائے اور پھر بھی روزے نہ رکھے، یہاں تک کہ اگلا رمضان آ جائے، تو وہ اس رمضان کے روزے رکھے اور گزشتہ رمضان (کے چھوٹے ہوئے روزوں) کے بدلے میں کھانا کھلائے، اور جب (موجودہ رمضان کے روزے) ختم کر لے تو گزشتہ رمضان (کے روزوں) کی قضاء دے۔

یہ اسناد صحیح ہے۔

[٢٣٤٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، ثنا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدٍ، عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ وَهُوَ زِيَادُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَجُلًا جَاءَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ: إِنَّهُ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ كُلَّ يَوْمِ أَرْبِعَاءَ فَأَتَى ذَالِكَ عَلَى يَوْمِ فِطْرٍ أَوْ أَضْحًى، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: أَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ النَّحْرِ. إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❶

زیاد بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی کو دیکھا، وہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور ان سے سوال کیا کہ اس نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ ہر بدھ کو روزہ رکھے گا، لیکن یہ بدھ عیدالفطر (یا کہا کہ) عیدالاضحیٰ کے دن آ گیا ہے (اب وہ کیا کرے؟) تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم فرمایا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا۔

اس کی اسناد صحیح ہے۔

[٢٣٥٠]...... قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ، ثنا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ أَبِي الْمُسَاوِرِ، ثنا حَمَّادُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: لَقَدْ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ. ❷

علقمہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیس روزوں کی بہ نسبت اُنتیس روزے زیادہ رکھے۔

[٢٣٥١]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، ثنا أَبُو الْوَلِيدِ، ثنا

سعید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: اے اُم المومنین! کیا مہینہ اُنتیس دِن کا بھی ہوتا ہے؟ تو

❶ مسند أحمد: ٤٤٤٩

❷ مسند أحمد: ٣٧٧٦، ٣٨٤٠، ٣٨٧١، ٤٢٠٩، ٤٣٠٠

إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، ثنا حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ الثَّغْرِيُّ، ثنا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدٍ، ثنا سَعِيدٌ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قِيلَ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَيَكُونُ شَهْرُ رَمَضَانَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ؟ فَقَالَتْ: مَا صُمْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرُ مِمَّا صُمْتُ ثَلَاثِينَ. وَقَالَ أَبُو الْوَلِيدِ: ثنا إِسْحَاقُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ، عَنْ أَبِيهِ، وَقَالَ أَيْضًا: مِمَّا صُمْتُ مَعَهُ ثَلَاثِينَ. هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ حَسَنٌ وَالَّذِي قَبْلَهُ غَيْرُ ثَابِتٍ، لِأَنَّ عَبْدَ الْأَعْلَى بْنَ أَبِي الْمُسَاوِرِ مَتْرُوكٌ. ❶

انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تیس روزوں کی بہ نسبت اُنتیس روزے زیادہ رکھے۔
ابوالولید کہتے ہیں: ہم سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے اپنے والد کے واسطے سے بیان کیا، انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے کہ ''جو میں نے آپ ﷺ کے ساتھ تیس روزے رکھے، ان سے زیادہ (میں نے اُنتیس رکھے)۔'' یہ اسناد صحیح حسن ہے اور اس سے پہلے والی ثابت نہیں ہے، اس لیے کہ عبدالاعلیٰ بن ابوالمساور متروک راوی ہے۔

[۲۳۵۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطَ، ثنا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، ثنا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، ثنا الْمِسْوَرُ بْنُ الصَّلْتِ الْمَدَنِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: مَا صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تِسْعًا وَعِشْرِينَ أَكْثَرَ مِمَّا صُمْنَا ثَلَاثِينَ. الْمِسْوَرُ ضَعِيفٌ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تیس روزوں سے زیادہ اُنتیس اُنتیس روزے رکھے۔
اس کی سند میں مسور ضعیف راوی ہے۔

## بَابُ الِاعْتِكَافِ

### اعتکاف کا بیان

[۲۳۵۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)). هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ وہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ سے (اس کے متعلق) سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر کو پورا کرو۔
یہ اسناد صحیح ہے۔

[۲۳۵۴]...... وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، ثنا مُحَمَّدُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے زمانہ

❶ مسند أحمد: ۲٤٥١٨، ۲٤٥٩٧

❷ مسند أحمد: ٤٥٧٧، ٤٧٠٥، ٥٥٣٩۔ صحیح ابن حبان: ٤٣٧٩

بْـنُ يَـعْقُوبَ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الزُّبَيْرِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَـافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْـمَسْجِدِ الْـحَرَامِ فَـلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ سَأَلَ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ لَهُ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)) . فَاعْتَكَفَ عُمَرُ لَيْلَةً . إِسْنَادٌ ثَابِتٌ .

جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ وہ مسجد حرام میں ایک رات کا اعتکاف کریں گے، پھر جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اپنی نذر کو پورا کرو۔ چنانچہ عمر رضی اللہ عنہ نے ایک رات کا اعتکاف کیا۔

اس کی سند ثابت ہے۔

[٢٣٥٥]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ السُّوسِيُّ مِنْ كِتَابِهِ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَصْرٍ الرَّمْلِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ ، ثنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ سُهَيْلٍ عَمِّ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُعْتَكِفِ صِيَامٌ إِلَّا أَنْ يَجْعَلَهُ عَلَى نَفْسِهِ)) . رَفَعَهُ هٰذَا الشَّيْخُ وَغَيْرُهُ لَا يَرْفَعُهُ . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (نذر کا) اعتکاف کرنے والے پر روزہ لازم نہیں ہے، البتہ اگر وہ خود اپنے آپ پر لازم کر لے (تو روزہ رکھ سکتا ہے)۔

شیخ رحمہ اللہ نے اسے مرفوع بیان کیا کہ جبکہ دیگر نے اسے مرفوع نہیں کہا۔

[٢٣٥٦]..... أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ ، فِي الْإِجَازَةِ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ هَاشِمٍ حَدَّثَهُمْ ، ثنا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((لَا اعْتِكَافَ إِلَّا بِصِيَامٍ)) . تَفَرَّدَ بِهِ سُوَيْدٌ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا: اعتکاف؛ روزوں کے ساتھ ہی ہوتا ہے۔

اس حدیث کو اکیلے سوید نے سفیان بن حسین سے روایت کیا ہے۔

[٢٣٥٧]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، ثنا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنْ حُذَيْفَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((كُلُّ مَسْجِدٍ لَهُ مُؤَذِّنٌ وَإِمَامٌ فَالِاعْتِكَافُ فِيهِ يَصْلُحُ)) . الضَّحَّاكُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ حُذَيْفَةَ .

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ہر وہ مسجد؛ جس کا مؤذن اور امام ہو (یعنی جہاں اذان ہوتی ہو اور باجماعت نماز ادا کی جاتی ہو) اعتکاف اسی مسجد میں کرنا درست ہے۔

ضحاک کا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٣٩ـالسنن الكبرٰى للبيهقى: ٤/ ٣١٩

❷ السنن الكبرٰى للبيهقى: ٤/ ٣١٧

[٢٣٥٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: الْمُعْتَكِفُ يَشْهَدُ الْجُمُعَةَ وَيَتْبَعُ الْجِنَازَةَ وَيَعُودُ الْمَرِيضَ.

عاصم سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: معتکف (یعنی جو شخص اعتکاف بیٹھا ہو) جمعے میں شریک ہو سکتا ہے، جنازے میں جا سکتا ہے اور مریض کی عیادت کر سکتا ہے۔

[٢٣٥٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، ثنا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، أَوْ عَاصِمٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: الْمُعْتَكِفُ يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجِنَازَةَ وَيَأْتِي الْجُمُعَةَ وَيَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يُجَالِسُهُمْ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ معتکف؛ مریض کی عیادت کر سکتا ہے، جنازے میں شرکت کر سکتا ہے، جمعہ پڑھنے آ سکتا ہے اور اپنے اہل خانہ کے پاس بھی آ سکتا ہے؛ البتہ ان کے ساتھ بیٹھے نہیں۔

[٢٣٦٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرِو بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، ثنا أَبِي، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُدَيْلٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّبَّاحُ، ثنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُدَيْلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ اعْتِكَافٍ عَلَيْهِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ وَيَصُومَ. تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ بُدَيْلٍ، عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ. ❶

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اپنے ذمے (نذر کے) اعتکاف کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ اعتکاف کریں اور روزہ رکھیں۔ اس حدیث کو اکیلے ابن بدیل نے عمرو سے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف الحدیث ہے۔

[٢٣٦١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَابْنُ عَيَّاشٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَبُو عَامِرٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُدَيْلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَعْتَكِفَ يَوْمًا، قَالَ: ((اعْتَكِفْ وَصُمْ)). سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، لِأَنَّ الثِّقَاتِ مِنْ أَصْحَابِ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ لَمْ يَذْكُرُوهُ، مِنْهُمُ ابْنُ جُرَيْجٍ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، وَحَمَّادُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کیا: میں نے نذر مانی تھی کہ میں ایک دن کا اعتکاف کروں گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اعتکاف کرو اور روزہ رکھو۔ میں نے ابوبکر نیشاپوری کو فرماتے سنا: یہ حدیث منکر ہے، اس لیے کہ عمرو بن دینار رحمہ اللہ کے ثقہ شاگردوں نے اس حدیث کو بیان نہیں کیا، جن میں ابن جریج، ابن عیینہ، حماد بن سلمہ اور حماد بن زید وغیرہ شامل ہیں اور ابن بدیل ضعیف الحدیث ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢٥٥

بْنُ زَيْدٍ وَغَيْرُهُمْ، وَابْنُ بُدَيْلٍ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ. ❶

[٢٣٦٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مَيْسَرَةَ، ثنا أَبِي، ثنا هِشَامٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنْ حَدِيثِ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ لَمْ يَزَلْ عَلَى ذَالِكَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ماہِ رمضان کے آخری دس دِنوں میں اعتکاف کیا کرتے تھے، پھر آپ ہمیشہ اسی پر عمل پیرا رہے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا۔

[٢٣٦٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ، ثنا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ، ح وَحَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ التُّبَّعِيُّ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ مَعْنٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَهُنَّ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ، وَأَنَّ السُّنَّةَ لِلْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَخْرُجَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَلَا يَتْبَعُ جِنَازَةً وَلَا يَعُودُ مَرِيضًا وَلَا يَمَسُّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرُهَا وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ، وَيَأْمُرُ مَنِ اعْتَكَفَ أَنْ يَصُومَ. يُقَالُ: إِنَّ قَوْلَهُ: وَأَنَّ السُّنَّةَ لِلْمُعْتَكِفِ إِلَى آخِرِهِ لَيْسَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَنَّهُ مِنْ كَلَامِ الزُّهْرِيِّ وَمَنْ أَدْرَجَهُ فِي الْحَدِيثِ فَقَدْ وَهِمَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، وَهِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ لَمْ يَذْكُرْهُ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ماہِ رمضان کے آخری دس دِنوں کا اعتکاف کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وفات سے ہمکنار کر دیا۔ پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج نے ان ہی دِنوں کا اعتکاف کیا۔ اعتکاف کرنے والے کے لیے مسنون احکام یہ ہیں کہ وہ انسانی ضرورت کے علاوہ مسجد سے باہر نہ نکلے، نہ وہ جنازے میں شریک ہو، نہ مریض کی عیادت کرے، نہ عورت (بیوی) کو چھوئے اور نہ اس سے مباشرت کرے۔ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہی ہوتا ہے۔ آپ ﷺ حکم فرماتے تھے کہ جو اعتکاف کرے وہ روزے بھی رکھے۔

ایک قول کے مطابق: اعتکاف کرنے والے کے لیے مسنون احکام یہ ہیں ـــ سے لے کر آخر تک کی تمام باتیں نبی ﷺ کے فرمان کا حصہ نہیں ہیں، بلکہ یہ امام زہریؒ کی باتیں ہیں، اور جس نے اسے حدیث میں شامل کر دیا اس سے یقیناً غلطی ہوئی ہے۔ واللہ اعلم۔ ہشام بن سلیمان نے اس کو بیان نہیں کیا۔

❶ سلف برقم: ٢٣٥٣

❷ مسند أحمد: ٧٧٨٤، ٢٥٣٥٨۔صحيح ابن حبان: ٣٦٦٥

❸ مسند أحمد مختصر برقم: ٢٤٦١٣

[٢٣٦٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ، عَنِ الِاعْتِكَافِ وَكَيْفَ سُنَّتُهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُمَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ، ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ، وَأَنَّ السُّنَّةَ فِي الْمُعْتَكِفِ أَنْ لَا يَخْرُجَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ وَلَا يَتْبَعُ جِنَازَةً وَلَا يَعُودُ مَرِيضًا وَلَا يَمَسُّ امْرَأَةً وَلَا يُبَاشِرُهَا، وَلَا اعْتِكَافَ إِلَّا فِي مَسْجِدِ جَمَاعَةٍ وَسُنَّةُ مَنِ اعْتَكَفَ أَنْ يَصُومَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ماہِ رمضان کے آخری دس دِنوں کا اعتکاف کیا کرتے تھے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے پاس بلا لیا، پھر آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج نے اعتکاف کیا۔ اعتکاف کرنے والے کے لیے سنت یہ ہے کہ وہ انسانی ضرورت کے علاوہ مسجد سے باہر نہ نکلے، نہ وہ جنازے میں شریک ہو، نہ مریض کی عیادت کرے، نہ عورت (بیوی) کو چھوئے اور نہ اس سے مباشرت کرے۔ اعتکاف صرف جامع مسجد میں ہی ہوتا ہے اور سنت یہ ہے کہ جو اعتکاف کرے وہ روزے بھی رکھے۔

[٢٣٦٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ، ثنا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا أَبِي، ثنا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ نَذَرَ أَنْ يَعْتَكِفَ فِي الشِّرْكِ وَيَصُومَ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، فَقَالَ: ((أَوْفِ بِنَذْرِكَ)). وَهٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ، تَفَرَّدَ بِهٰذَا اللَّفْظِ سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے شرک کے زمانے میں (یعنی جب وہ مسلمان نہیں تھے) یہ نذر مانی تھی کہ وہ اعتکاف کریں گے اور روزہ رکھیں گے۔ پھر انہوں نے قبولِ اسلام کے بعد نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی نذر کو پورا کرو۔

یہ اسناد حسن ہے۔ ان الفاظ کے ساتھ اکیلے سعید بن بشیر نے عبید اللہ سے روایت کیا ہے۔

## بَابُ السِّوَاكِ لِلصَّائِمِ
### روزے دار کے لیے مسواک کا حکم

[٢٣٦٦]..... حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ حَامِدُ بْنُ الشَّاذِي الْكَجِّيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الْبَلْخِيُّ أَخُو عِصَامِ بْنِ يُوسُفَ، ثنا أَبُو إِسْحَاقَ الْخُوَارِزْمِيُّ، قَالَ: سَأَلْتُ عَاصِمًا الْأَحْوَلَ: أَيَسْتَاكُ الصَّائِمُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: بِرَطْبِ السِّوَاكِ وَيَابِسِهِ؟، قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَوَّلَ النَّهَارِ وَآخِرَهُ؟، قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: عَمَّنْ؟، قَالَ: عَنْ أَنَسِ بْنِ

ابواسحاق الخوارزمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے عاصم الاحول سے سوال کیا: کیا روزے دار مسواک کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے پوچھا: تر اور خشک؛ دونوں طرح کی مسواک کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے پوچھا: دِن کے پہلے اور آخری (دونوں) حصوں میں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: آپ یہ بات کس حوالے سے بیان کر رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے روایت کر رہا ہوں۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٣١٧

مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. أَبُو إِسْحَاقَ الْخُوَارِزْمِيُّ ضَعِيفٌ. ❶

ابو اسحاق الخوارزمی ضعیف راوی ہے۔

[٢٣٦٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْتَاكُ وَهُوَ صَائِمٌ. عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ. ❷

سیدنا ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا۔
عاصم بن عبداللہ کے علاوہ دوسرے اس سے زیادہ ثابت ہیں۔

[٢٣٦٨]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا جَدِّي، ثنا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَا لَا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ. ❸

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو بے شمار مرتبہ روزے کی حالت میں مسواک کرتے دیکھا۔

[٢٣٦٩]...... حَدَّثَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا أَبِي، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَوَكِيعٌ، وَأَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، وَإِسْحَاقُ ابْنُ بِنْتِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، وَقَبِيصَةُ، وَإِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ قَالُوا: ثنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

مذکورہ اسناد کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٣٧٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْخَيَّاطُ، ثنا أَبُو مَنْصُورٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَكَ السِّوَاكُ إِلَى الْعَصْرِ فَإِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ فَأَلْقِهِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((خَلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ)). ❹

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تم عصر تک مسواک کر سکتے ہو، جب تم عصر کی نماز پڑھ لو تو مسواک چھوڑ دو، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی مہک سے بھی زیادہ عمدہ ہوتی ہے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٣٧٢
❷ مسند أحمد: ١٥٦٧٨، ١٥٦٨٨
❸ سنن أبي داود: ٢٣٦٤ ـ جامع الترمذي: ٧٢٥ ـ مسند أحمد: ١٥٦٧٨ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٧١٩٣
❹ مسند أحمد: ٨٠٥٧، ٩٢٧٥، ٩٩٤٦ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٢٠/ ١٣٣

[٢٣٧١]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ بُهْلُولٍ، وَابْنُ عَيَّاشٍ الْقَطَّانُ، وَابْنُ مَخْلَدٍ وَجَمَاعَةٌ قَالُوا: ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَيْرُ خِصَالِ الصَّائِمِ السِّوَاكُ)). وَفِي حَدِيثِ ابْنِ مَنِيعٍ: ((مِنْ خَيْرِ خِصَالِ الصَّائِمِ السِّوَاكُ)). مُجَالِدٌ غَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: روزے دار کی بہترین خصلت مسواک کرنا ہے۔ اور ابن منیع کی (روایت کردہ) حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ روزے دار کے بہترین خصائل میں سے مسواک کرنا بھی ہے۔
مجالد کے علاوہ اس سے زیادہ ثابت ہیں۔

[٢٣٧٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَبُو خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ النُّعْمَانِ، ثنا أَبُو عُمَرَ الْقَصَّارُ كَيْسَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِذَا صُمْتُمْ فَاسْتَاكُوا بِالْغَدَاةِ وَلَا تَسْتَاكُوا بِالْعَشِيِّ؛ فَإِنَّهُ لَيْسَ مِنْ صَائِمٍ تَيْبَسُ شَفَتَاهُ بِالْعَشِيِّ إِلَّا كَانَتْ نُورًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. ❷

یزید بن بلال سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم روزہ رکھو تو صبح کو مسواک کر لیا کرو لیکن شام کو مت کیا کرو، کیونکہ شام کو جس بھی روزے دار کے ہونٹ خشک ہوتے ہیں، وہ روزِ قیامت اس کی دو آنکھوں کے درمیان نور بن کر چمکیں گے۔

[٢٣٧٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ، حَدَّثَنَا أَبُو خُرَاسَانَ، ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ، ثنا كَيْسَانُ أَبُو عُمَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ خَبَّابٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. كَيْسَانُ أَبُو عُمَرَ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ، وَمَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَلِيٍّ غَيْرُ مَعْرُوفٍ. ❸

ایک اور سند کے ساتھ گزشتہ روایت نبی ﷺ کے حوالے سے منقول ہے۔ کیسان ابو عمر قوی راوی نہیں اور جو اس کے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے درمیان ہے وہ معروف نہیں ہے۔

## بَابُ الْإِفْطَارِ فِي رَمَضَانَ لِكِبَرٍ أَوْ رَضَاعٍ أَوْ عُذْرٍ أَوْ غَيْرِ ذَالِكَ

### بڑھاپے، بچے کو دودھ پلانے یا کسی عذر وغیرہ کے باعث رمضان کے روزے نہ رکھنا

[٢٣٧٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ الشِّيعِيُّ، ثنا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ

عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب بوڑھا بزرگ روزے رکھنے سے عاجز آ جائے تو وہ ہر روز

❶ سنن ابن ماجه: ١٦٧٧ ـ الموطأ: ٨٥٦

❷ المعجم الكبير للطبراني: ٣٦٩٦

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٧٤

زُرَيْعٍ، ثنا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِذَا عَجَزَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ عَنِ الصِّيَامِ أَطْعَمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مُدًّا مُدًّا. إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❶

کے حساب سے ایک ایک مد کھانا کھلائے۔ اس کی اسناد صحیح ہے۔

## بَابُ طُلُوعِ الشَّمْسِ بَعْدَ الْإِفْطَارِ
### غروب آفتاب سے پہلے ہی روزہ افطار کر لینے کا بیان

[٢٣٧٥]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، ثنا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: أَفْطَرْنَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فِي يَوْمِ غَيْمٍ وَطَلَعَتِ الشَّمْسُ. فَقِيلَ لِهِشَامٍ: أُمِرُوا بِالْقَضَاءِ؟ قَالَ: وَبُدٌّ مِنْ ذَالِكَ؟ . هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ ثَابِتٌ. ❷

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں ہم نے ماہِ رمضان کے ایک روزے میں آسمان ابر آلود ہونے کی وجہ سے طلوعِ آفتاب میں ہی افطاری کر لی تھی۔ ہشام سے پوچھا گیا: کیا انہیں قضاء کا حکم دیا گیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: ایسی صورت میں یہ ضروری ہے؟ یہ اسناد صحیح ثابت ہے۔

[٢٣٧٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، ثنا أَبُو دَاوُدَ، ثنا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَا: نا أَبُو أُسَامَةَ، بِهٰذَا.

ایک اور سند کے ساتھ یہی (گزشتہ) حدیث ہی مروی ہے۔

[٢٣٧٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا شَبَابَةُ، ثنا وَرْقَاءُ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (البقرة:١٨٤) وَاحِدٍ، ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا﴾ (البقرة:١٨٤)، قَالَ: زَادَ مِسْكِينًا آخَرَ، ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ﴾ (البقرة:١٨٤)، قَالَ: وَلَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ إِلَّا أَنَّهُ رَخَّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصِّيَامَ وَأُمِرَ أَنْ يُطْعِمَ الَّذِي يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُطِيقُهُ. إِسْنَادٌ صَحِيحٌ ثَابِتٌ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما (اللہ تعالیٰ کے فرمان:) ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ ''اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر مسکین کا کھانا فدیہ ہے'' (کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ) اس سے مراد ایک مسکین کا کھانا ہے، اور: ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا﴾ ''جو نفلی طور پر نیکی کرے'' کا مطلب ہے کہ وہ مزید ایک اور مسکین کو کھانا کھلا دے، اور ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ﴾ ''یہ اس کے لیے بہتر ہے۔'' فرماتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے، البتہ اللہ تعالیٰ نے اس بوڑھے بزرگ کو رخصت دی ہے جو روزے رکھنے کی استطاعت ہی نہ رکھتا ہو اور اسے حکم دیا گیا ہے کہ وہ ایسے شخص کو کھانا کھلا دے جس کے متعلق وہ جانتا ہو کہ یہ مالی طاقت نہیں رکھتا۔ یہ اسناد صحیح ثابت ہے۔

❶ صحيح البخاري: ٤٥٠٥ ـ سنن أبي داود: ٢٣١٨ ـ سنن النسائي: ٤/ ١٩٠

❷ مسند أحمد: ٢٦٩٢٧

❸ سلف برقم: ٢٣٧٤

[٢٣٧٨]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ثنا أَبُو بِشْرٍ وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (البقرة:١٨٤)، قَالَ: يُطِيقُونَهُ يُكَلَّفُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ وَاحِدٍ، ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا﴾ (البقرة:١٨٤) فَزَادَ مِسْكِينًا آخَرَ لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ، ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ (البقرة:١٨٤) فَلَا يُرَخَّصُ فِي هٰذَا إِلَّا لِلْكَبِيرِ الَّذِي لَا يُطِيقُ الصِّيَامَ أَوْ مَرِيضٍ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُشْفَى . وَهٰذَا الْإِسْنَادُ صَحِيحٌ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ ''اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر مسکین کا کھانا فدیہ ہے'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جو اس کی طاقت رکھتے ہیں انہیں اس بات کا مکلّف بنایا گیا ہے کہ وہ ایک مسکین کا کھانا بہ طورِ فدیہ دیں۔ ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا﴾ ''جو نفلی طور پر نیکی کرے'' کا مطلب ہے کہ وہ مزید ایک مسکین کو کھانا دے دے۔ یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ ''وہ اس کے لیے بہتر ہے، اور تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم روزے رکھو'' اس میں صرف اس بوڑھے شخص کو رخصت دی گئی ہے جس میں روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو یا وہ مریض ہو اور وہ جانتا ہو کہ وہ شفایاب نہیں ہوگا۔ یہ اسناد بھی صحیح ہے۔

[٢٣٧٩]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا رَوْحٌ، ثنا شِبْلٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (البقرة:١٨٤) وَاحِدٍ، ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا﴾ (البقرة:١٨٤) زَادَ طَعَامَ مِسْكِينٍ آخَرَ، ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ (البقرة:١٨٤) وَلَا يُرَخَّصُ إِلَّا لِلْكَبِيرِ الَّذِي لَا يُطِيقُ الصَّوْمَ، أَوْ مَرِيضٍ يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُشْفَى . وَهٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما (اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:) ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ ''اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر مسکین کا کھانا فدیہ ہے'' اس سے مراد ایک مسکین کا کھانا ہے، اور: ﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا﴾ ''جو نفلی طور پر نیکی کرے'' کا مطلب ہے کہ وہ مزید ایک اور مسکین کو کھانا کھلا دے، اور ﴿فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾ ''وہ اس کے لیے بہتر ہے، اور تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ تم روزے رکھو۔'' صرف اس بوڑھے شخص کو رخصت دی گئی ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت ہی نہ رکھتا ہو، یا اس مریض کو؛ جسے علم ہو کہ وہ شفایاب نہیں ہوگا۔ یہ اسناد بھی صحیح ہے۔

[٢٣٨٠]..... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ، أنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ، ثنا وُهَيْبٌ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رُخِّصَ لِلشَّيْخِ الْكَبِيرِ أَنْ يُفْطِرَ وَيُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ

عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بڑی عمر کے بزرگ شخص کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ چھوڑ سکتا ہے، وہ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے اور اس پر قضاء عائد نہیں ہوگی۔ یہ اسناد صحیح ہے۔

مِسْكِينًا وَلا قَضَاءَ عَلَيْهِ. وَهٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ.

[٢٣٨١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا رَوْحٌ، ثنا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقْرَؤُهَا: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (البقرة:١٨٤)، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَتْ بِمَنْسُوخَةٍ هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ وَالْمَرْأَةُ لا يَسْتَطِيعَانِ أَنْ يَصُومَا فَيُطْعِمَا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا. وَهٰذَا صَحِيحٌ.

[٢٣٨٢]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا رَوْحٌ، ثنا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ لِأُمِّ وَلَدٍ لَهُ حُبْلَى أَوْ تُرْضِعُ: أَنْتِ مِنَ الَّذِينَ لا يُطِيقُونَ الصِّيَامَ عَلَيْكِ الْجَزَاءُ وَلَيْسَ عَلَيْكِ الْقَضَاءُ. إِسْنَادٌ صَحِيحٌ. ❶

[٢٣٨٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: صَاحِبُ السُّلِّ الَّذِي قَدْ يَئِسَ أَنْ يَبْرَأَ فَلا يَسْتَطِيعُ الصَّوْمَ يُفْطِرُ وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا. حَجَّاجٌ ضَعِيفٌ.

[٢٣٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثنا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ تُرْضِعُ فَأُجْهِضَتْ، فَأَمَرَهَا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنْ تُفْطِرَ يَعْنِي: وَتُطْعِمَ وَلا تَقْضِي. هٰذَا صَحِيحٌ.

[٢٣٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ

عطاء رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ آیت پڑھتے سنا: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ ”اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر مسکین کا کھانا فدیہ ہے“ پھر سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت منسوخ نہیں ہے، بلکہ ان سے مراد وہ بوڑھا بزرگ اور عورت ہیں جو روزے رکھنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں، تو وہ ہر روزے کی جگہ ایک مسکین کو کھانا کھلائیں۔ یہ روایت صحیح ہے۔

سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اپنی ایک اُم ولد لونڈی؛ جو کہ حاملہ تھی یا (اپنے بچے کو) دودھ پلاتی تھی؛ سے فرمایا: تم ان میں سے ہو جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے، تم پر جزاء (فدیہ) عائد ہوتا ہے اور تم پر قضاء کا حکم لاگو نہیں ہوتا۔ اس کی اسناد صحیح ہے۔

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس شخص کو ”سل“ بیماری لگی ہو اور اسے شفایاب ہونے کی اُمید نہ ہو، اور وہ روزے رکھنے کی استطاعت بھی نہ رکھتا ہو تو وہ روزے چھوڑ سکتا ہے اور ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

اس کی سند میں حجاج راوی ضعیف ہے۔

سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی ایک لونڈی تھی جو بچے کو دودھ پلاتی تھی، تو اس کا حمل ساقط ہو گیا، چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے حکم فرمایا کہ وہ روزے چھوڑ دے اور (فدیے میں) کھانا کھلائے اور قضاء نہ دے۔ یہ روایت صحیح ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٢٣١٨

سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَوِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: الْحَامِلُ وَالْمُرْضِعُ تُفْطِرُ وَلَا تَقْضِي. وَهٰذَا صَحِيحٌ وَمَا بَعْدَهُ.

سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما یا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت روزے چھوڑ سکتی ہے اور وہ قضاء نہیں دے گی۔

یہ روایت اور اس کے بعد والی روایت، دونوں صحیح ہیں۔

[٢٣٨٦]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ الضَّيْفِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَرَأَ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ (البقرة:١٨٤)، يَقُولُ: هُوَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ الصِّيَامَ فَيُفْطِرُ وَيُطْعِمُ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ. ❶

مجاہد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ﴾ ''اور جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں ان پر مسکین کا کھانا فدیہ ہے'' اور فرماتے ہیں: اس سے مراد بڑی عمر کا وہ بزرگ ہے جو روزے رکھنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ روزے چھوڑ سکتا ہے اور ہر روزے کے حساب سے ایک مسکین کو نصف صاع گندم کھلائے۔

[٢٣٨٧]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، ثنا إِسْحَاقُ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، ثنا مَعْمَرٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقْرَأُ: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ﴾ (البقرة:١٨٤)، وَيَقُولُ: لَمْ تُنْسَخْ. ❷

عکرمہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ آیت پڑھا کرتے: ﴿وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ﴾ اور فرماتے کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہوئی۔

[٢٣٨٨]..... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا الْحَجَّاجُ، ثنا حَمَّادٌ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ امْرَأَتَهُ، سَأَلَتْهُ وَهِيَ حُبْلَى، فَقَالَ: أَفْطِرِي وَأَطْعِمِي عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا وَلَا تَقْضِي. ❸

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی بیوی نے ان سے مسئلہ پوچھا، جبکہ وہ حاملہ تھی، تو انہوں نے فرمایا: روزے چھوڑ دو اور ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلاؤ، اور تم قضاء نہیں دو گی۔

[٢٣٨٩]..... ثنا أَبُو صَالِحٍ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَتْ بِنْتٌ لِابْنِ عُمَرَ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَصَابَهَا عَطَشٌ فِي رَمَضَانَ، فَأَمَرَهَا ابْنُ عُمَرَ أَنْ تُفْطِرَ وَتُطْعِمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا. ❹

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک صاحبزادی ایک قریشی کے نکاح میں تھی، وہ حاملہ تھی تو اسے ماہِ رمضان میں (روزے کی حالت میں) پیاس لگ گئی، تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے حکم فرمایا کہ وہ روزے چھوڑ دے اور ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔

---

❶ سلف برقم: ٢٣٧٩

❷ سلف برقم: ٢٣٧٧

❸ الأم للشافعي: ٧/ ٢٥١۔ مصنف عبد الرزاق: ٧٥٥٨، ٧٥٥٩۔ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ٢٣٠

❹ مسند أبي يعلى الموصلي: ٤١٩٤۔ المعجم الكبير للطبراني: ٦٧٥۔ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ٢٧١

[٢٣٩٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَكِيلُ، ثنا ابْنُ عَرَفَةَ، ثنا رَوْحٌ، نا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ ضَعُفَ عَنِ الصَّوْمِ عَامًا فَصَنَعَ جَفْنَةً مِنْ ثَرِيدٍ وَدَعَا ثَلَاثِينَ مِسْكِينًا فَأَشْبَعَهُمْ.

ایوب رحمہ اللہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک سال وہ کمزوری کے باعث روزے نہ رکھ سکے، تو انہوں نے بڑے سے برتن میں ثرید تیار کروایا اور تیس مسکینوں کو بلا کر پیٹ بھر کر کھلا دیا۔

[٢٣٩١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، ثنا ابْنُ عَرَفَةَ، ثنا رَوْحٌ، ثنا سَعِيدٌ، وَهِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّ أَنَسًا ضَعُفَ قَبْلَ مَوْتِهِ فَأَفْطَرَ وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُطْعِمُوا مَكَانَ كُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا . قَالَ هِشَامٌ فِي حَدِيثِهِ: فَأَطْعَمَ ثَلَاثِينَ مِسْكِينًا .

قتادہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو وفات سے قبل بہت کمزوری ہوگئی تو انہوں نے روزے چھوڑ دیے اور اپنے گھر والوں سے کہا کہ وہ ہر دن کے حساب سے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ ہشام نے اپنی (روایت کردہ) حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ انہوں نے تیس مسکینوں کو کھانا کھلا دیا۔

[٢٣٩٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ السَّائِبِ، يَقُولُ: إِنَّ شَهْرَ رَمَضَانَ يَفْتَدِيهِ الْإِنْسَانُ أَنْ يُطْعِمَ عَنْهُ لِكُلِّ يَوْمٍ مِسْكِينًا فَأَطْعِمُوا عَنِّي مِسْكِينَيْنِ .

قیس بن سائب فرماتے ہیں: یقیناً انسان ماہِ رمضان کا فدیہ اس طرح ادا کرے کہ وہ ہر دن کے حساب سے ایک مسکین کو کھانا کھلائے، اور تم میری طرف سے دو مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔

[٢٣٩٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا أَبُو مَسْعُودٍ، ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، أَنَّ أَبَا حَمْزَةَ حَدَّثَهُمْ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: مَنْ أَدْرَكَهُ الْكِبَرُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَصُومَ رَمَضَانَ فَعَلَيْهِ لِكُلِّ يَوْمٍ مُدٌّ مِنْ قَمْحٍ .

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص کو بڑھاپا آ پہنچے اور وہ ماہِ رمضان کے روزے رکھنے کی استطاعت نہ رکھے تو اس پر ہر دن کے حساب سے گندم کا ایک مُد (بہ طورِ فدیہ) لازم آتا ہے۔

[٢٣٩٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ، ثنا عُمَرُ بْنُ عِمْرَانَ، ثنا دَهْثَمُ بْنُ قُرَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقُضِيَ عَنْهُ فَقَدْ أَجْزَأَ عَنْهُ))، وَقَالَ فِي الْحَجِّ وَالصِّيَامِ مِثْلَ ذَلِكَ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے ذمے قرض ہو اور اس کا وہ قرض (اس کے ورثاء کی جانب سے) چکا دیا جائے تو وہ اس سے کفایت کر جائے گا۔ آپ ﷺ نے حج اور روزوں کے متعلق بھی اسی کے مثل فرمایا۔
دہثم ضعیف راوی ہے اور عمرو بن عثمان مجہول ہے۔

دَهْثَمٌ ضَعِيفٌ، وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ مَجْهُولٌ. ❶

[٢٣٩٥]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، قَالَا: ثنا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ، فَقَالَ: ((وَمَا أَهْلَكَكَ؟))، قَالَ: أَتَيْتُ أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: ((هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ))، قَالَ: لَا أُطِيقُ الصِّيَامَ، قَالَ: ((فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدًّا))، قَالَ: مَا أَجِدُ، فَأَمَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، قَالَ: ((أَطْعِمْهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا))، قَالَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بِالْمَدِينَةِ أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، قَالَ: ((فَانْطَلِقْ فَكُلْهُ أَنْتَ وَعِيَالُكَ فَقَدْ كَفَّرَ اللَّهُ عَنْكَ)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں ہلاک ہوگیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تجھے کس بات نے ہلاک کر دیا؟ اس نے کہا: میں نے ماہِ رمضان میں اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم ایک گردن پاتے ہو؟ (یعنی کیا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو؟) اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ لو۔ اس نے کہا: مجھ میں روزے رکھنے کی طاقت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو اور ہر مسکین کو ایک مُد دو۔ اس نے کہا: مجھ میں اتنی حیثیت بھی نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے لیے پندرہ صاع (کھجوریں دینے) کا حکم دیا، اور فرمایا: اسے ساٹھ مسکینوں کو کھلا دو۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دینِ حق دے کر بھیجا ہے! مدینہ منورہ میں ہم سے زیادہ ضرورت مند کوئی گھر نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اسے خود بھی کھا لو اور تمہارے گھر والے بھی کھا لیں، یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف سے کفارہ ادا کر دیا ہے۔

[٢٣٩٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَا: ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: أَفْطَرْتُ يَوْمًا مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ مُتَعَمِّدًا، فَقَالَ ﷺ: ((أَعْتِقْ رَقَبَةً، أَوْ صُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، أَوْ أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا)). ❷

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے ماہِ رمضان کا ایک روزہ جان بوجھ کر چھوڑ دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کر، یا دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔

❶ صحيح البخاري: ١٩٥٣ ـ صحيح مسلم: ١١٤٨ ـ مسند أحمد: ١٨٩٠
❷ مسند البزار: ١١٠٧

[٢٣٩٧]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ، أَوْ صِيَامِ شَهْرَيْنِ، أَوْ إِطْعَامِ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ: فَقَالَ: لَا أَجِدُ، فَأَتَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَقِ تَمْرٍ فَقَالَ: ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَجِدُ أَحَدًا أَحْوَجَ إِلَيْهِ مِنِّي، فَضَحِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، ثُمَّ قَالَ: ((كُلْهُ)). تَابَعَهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيُّ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، وَأَبُو أُوَيْسٍ، وَفُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَعُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ، وَيَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ، وَشِبْلٌ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، مِنْ رِوَايَةِ أَشْهَبَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْهُ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، مِنْ رِوَايَةِ نُعَيْمِ بْنِ حَمَّادٍ عَنْهُ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، مِنْ رِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ مَطَرٍ عَنْهُ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ إِلَّا أَنَّهُ أَرْسَلَهُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، كُلُّ هٰؤُلَاءِ رَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ وَجَعَلُوا كَفَّارَتَهُ عَلَى التَّخْيِيرِ. وَخَالَفَهُمْ أَكْثَرُ مِنْهُمْ عَدَدًا فَرَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: أَنَّ إِفْطَارَ ذَالِكَ الرَّجُلِ كَانَ بِجِمَاعٍ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّرَ بِعِتْقِ رَقَبَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّينَ مِسْكِينًا، مِنْهُمْ عِرَاكُ بْنُ مَالِكٍ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَتِيقٍ، وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَمَعْمَرٌ، وَيُونُسُ، وَعُقَيْلٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رمضان المبارک میں روزہ چھوڑ دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ ایک غلام آزاد کر کے، یا دو ماہ کے روزے رکھ کر، یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کر کفارہ ادا کرے۔ تو اس نے کہا: مجھ میں (ان تینوں کاموں میں سے کسی ایک کی بھی) طاقت نہیں ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑو اور صدقہ کر دو۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اس صدقے کا اپنے زیادہ ضرورت مند کسی کو نہیں سمجھتا۔ تو رسول اللہ ﷺ اس قدر ہنسے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تم ہی کھا لو۔

یحییٰ بن سعید انصاری، ابن جریج، عبداللہ بن ابی بکر، ابواویس، فلیح بن سلیمان، عمر بن عثمان مخزومی، یزید بن عیاض، شبل اور لیث بن سعد نے اشہب بن عبدالعزیز کی ان سے روایت سے اس کی موافقت کی ہے، ابن عیینہ نے نعیم بن حماد کی ان سے روایت سے اور ابراہیم بن سعد کی اشہب بن عبدالعزیز کی ان سے روایت سے اور عبیداللہ بن ابی زیاد نے بھی اس کی موافقت کی ہے، مگر اس نے اس روایت کو امام زہریؒ سے مرسل بیان کیا ہے۔ یہ سب کے سب امام زہریؒ سے روایت کرتے ہیں اور انہوں نے حُمید بن عبدالرحمان کے واسطے سے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ ایک آدمی نے رمضان کا روزہ چھوڑ دیا اور ان اصحاب نے اس کے کفارے کو اختیار پر رکھا۔ تعداد کے اعتبار سے ان سے زیادہ راویوں نے ان کے خلاف بیان کیا اور انہوں نے اسی اسناد کے ساتھ امام زہریؒ سے روایت کیا کہ اس آدمی نے جماع کرنے سے روزہ توڑا تھا اور نبی ﷺ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ ایک غلام آزاد کر کے کفارہ دے، لیکن اگر اسے میسر نہ ہو تو دو ماہ کے روزے رکھے، لیکن اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ان میں سے یہ اصحاب علم ہیں: عراک بن

وَالْأَوْزَاعِيُّ، وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، وَمَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ، وَحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَأَةَ، وَصَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، وَعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْعَوصِيُّ، وَهَبَارُ بْنُ عَقِيلٍ، وَثَابِتُ بْنُ ثَوْبَانَ، وَقُرَّةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَزَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، وَبَحْرٌ السَّقَاءُ، وَالْوَلِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَشُعَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، وَنُوحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ وَغَيْرُهُمْ. ❶

مالک، عبیداللہ بن عمر، اسماعیل بن اُمیہ، محمد بن ابی عتیق، موسیٰ بن عقبہ، معمر، یونس، عقیل، عبدالرحمان بن خالد بن مسافر، اوزاعی، شعیب بن ابی حمزہ، منصور بن معتمر، سفیان بن عیینہ، ابراہیم بن سعد، لیث بن سعد، عبداللہ بن عیسیٰ، محمد بن اسحاق، نعمان بن راشد، حجاج بن ارطاۃ، صالح بن ابی اخضر، محمد بن ابی حفصہ، عبدالجبار بن عمر، اسحاق بن یحییٰ العوصی، هبار بن عقیل، ثابت بن ثوبان، قرہ بن عبدالرحمان، زمعہ بن صالح، بحر السقاء، ولید بن محمد، شعیب بن خالد اور نوح بن ابی مریم وغیرہ۔

[۲۳۹۸]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ، ثنا أَبُو ثَوْرٍ، ثنا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَهُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: هَلَكْتُ وَأَهْلَكْتُ، قَالَ: ((مَا أَهْلَكَكَ؟))، قَالَ: وَقَعْتُ عَلٰى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: ((تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ))، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: ((فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا))، قَالَ: لَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: ((تَصَدَّقْ بِهٰذَا))، قَالَ: أَعَلٰى أَحْوَجَ مِنَّا؟ قَالَ: ((فَأَطْعِمْهُ عِيَالَكَ)). تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو ثَوْرٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مَنْصُورٍ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ بِقَوْلِهِ: وَأَهْلَكْتُ. وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں خود بھی ہلاک ہو گیا اور (اپنی بیوی کو بھی) ہلاک کر دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تجھے کس نے ہلاک کر دیا؟ اس نے کہا: میں رمضان المبارک میں (روزے کی حالت میں) اپنی بیوی سے ہمبستری کر بیٹھا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تجھے کوئی غلام میسر ہے جسے تو آزاد کر سکے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر دو ماہ کے مسلسل روزے رکھو۔ اس نے کہا: مجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: چلو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا: مجھ میں اس کی بھی حیثیت نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا تو آپ ﷺ نے (اس آدمی سے) فرمایا: اسے پکڑو اور صدقہ کر دو۔ اس نے کہا: کیا ہم سے زیادہ ضرورت مند پر؟ (یعنی ہم سے زیادہ کوئی ضرورت مند کوئی نہیں ہے کہ جس پر میں یہ صدقہ کر دوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔

اکیلے ابوثور نے اسے معلّٰی بن منصور سے روایت کیا اور انہوں نے ابن عیینہ سے ان کے بیان ''اور میں نے ہلاک کر دیا''

❶ سلف برقم: ۲۳۰۳
❷ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٤/ ٢٢٧

کے ساتھ روایت کیا، اور یہ تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[٢٣٩٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ رَجُلًا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ، الْحَدِيثَ نَحْوَهُ، وَزَادَ فِيهِ: ((كُلْهُ وَصُمْ يَوْمًا)). تَابَعَهُ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو حکم فرمایا، جس نے ماہِ رمضان میں روزہ چھوڑا تھا۔۔۔ آگے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی ہے، اور انہوں نے اس میں اضافہ کیا ہے: اسے کھالو اور ایک دِن کا روزہ رکھ لو۔ عبدالجبار بن عمر نے ابن شہاب سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[٢٤٠٠]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْفَقِيهُ، ثنا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ، وَحَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَا: نَا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: ((أَعْتِقْ رَقَبَةً))، قَالَ: لَا أَجِدُ، قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ))، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: ((أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا))، قَالَ: لَا أَجِدُ، فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِكْتَلٍ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، قَالَ: ((خُذْ هٰذَا فَأَطْعِمْهُ عَنْكَ))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنَّا، قَالَ: ((فَخُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ)). لَفْظُ بَكَّارٍ. تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں رمضان المبارک میں (روزے کی حالت میں) اپنی بیوی سے ہمبستری کر بیٹھا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک غلام آزاد کر دو۔ اس نے کہا: یہ مجھے میسر ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ لو۔ اس نے کہا: مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا: میں یہ بھی نہیں کر سکتا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس (کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی) ٹوکری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کھجوریں تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑو اور اپنی طرف سے (مساکین کو) کھلا دو۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس بستی (یعنی مدینہ منورہ) کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان ہم سے زیادہ ضرورت مند کوئی نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چلو اسے پکڑو اور اپنے گھر والوں کو ہی کھلا دو۔

یہ الفاظ بکار کے ہیں۔ محمد بن ابی حفصہ نے زہریؒ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور انہوں نے حُمید کے واسطے سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

[٢٤٠١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو أُمَيَّةَ، قَالُوا: نَا رَوْحٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ،

ایک اور سند کے ساتھ محمد بن حفصہ بیان کرتے ہیں اور انہوں نے ''زنبیل'' کا لفظ بیان کیا ہے۔ کھجوروں کے پتوں سے بنی ہوئی ٹوکری میں پندرہ صاع تھے، میرا خیال ہے کہ کھجوریں

وَقَالَ فِيهِ: بِزِنْبِيلٍ، وَالْمِكْتَلُ فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَحْسَبُهُ تَمْرًا. وَكَذَالِكَ قَالَ هِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، وَالْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَتَابَعَهُمْ حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: عَنْ أَبِي سَلَمَةَ.

تھیں۔ اسی طرح ھقل بن زیاد اور ولید بن مسلم نے اوزاعی سے بیان کیا اور انہوں نے زہریؒ سے روایت کیا۔ حجاج بن ارطاۃ اور ہشام بن سعد نے زہریؒ سے روایت کرتے ہوئے ان کی موافقت کی، البتہ انہوں نے کہا کہ یہ حدیث سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

[۲۴۰۲]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، قَالَا: نا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ثنا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ وَقَعَ بِأَهْلِهِ فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ لَهُ: ((أَعْتِقْ رَقَبَةً))، قَالَ: لَا أَجِدُهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ))، قَالَ: مَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: ((فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا))، قَالَ: مَا أَجِدُ ذَالِكَ، قَالَ: فَأُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمِكْتَلٍ فِيهِ تَمْرٌ قَدْرَ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا، فَقَالَ: ((خُذْ هٰذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ))، قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي وَأَهْلِ بَيْتِي؟ فَمَا أَجِدُ أَحْوَجَ مِنِّي وَأَهْلِ بَيْتِي، قَالَ: ((كُلْهُ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ وَصُمْ يَوْمًا وَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے بیان کیا کہ وہ ماہِ رمضان میں اپنی بیوی کے ساتھ ہمبستری کر بیٹھا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا: ایک غلام آزاد کردو۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے یہ میسر ہی نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: دو ماہ کے مسلسل روزے رکھ لو۔ اس نے کہا: مجھ میں اتنی طاقت نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو۔ اس نے کہا: میں یہ بھی نہیں کرسکتا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس (کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی) ٹوکری لائی گئی جس میں پندرہ صاع کے بہ مقدار کھجوریں تھیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑو اور صدقہ کردو۔ اس نے کہا: کیا اپنے اور اپنے اہل خانہ سے زیادہ ضرورت مندوں پر؟ مجھے کوئی ایسا شخص دکھائی نہیں دیتا جو مجھ سے اور میرے اہل خانہ سے زیادہ ضرورت مند ہو۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تم بھی کھالو اور تمہارے اہل خانہ بھی کھالیں، ایک دِن کا روزہ رکھ لینا اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کرنا۔

[۲۴۰۳]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا الْعَلَاءُ بْنُ سَالِمٍ، قَالَا: نا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، ثنا مِنْدَلٌ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عُذْرٍ فَعَلَيْهِ صَوْمُ شَهْرٍ)). هٰذَا إِسْنَادٌ غَيْرُ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے بغیر عذر کے ماہِ رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا، تو اس پر ایک مہینے کے روزے رکھنا لازم ہو جاتا ہے۔

یہ اسناد ثابت نہیں ہے، کیونکہ مندل بھی ضعیف راوی ہے اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نیچے کا راوی بھی ضعیف ہے۔

❶ سلف برقم: ۲۳۰۵

ثَابِتٍ، مِنْدَلٌ ضَعِيفٌ، وَمَنْ دُونَ أَنَسٍ ضَعِيفٌ أَيْضًا.

[٢٤٠٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، ثنا أَبُو أَحْمَدَ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الْمُطَوِّسِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَلَا رُخْصَةٍ لَمْ يُجْزِهِ صِيَامُ الدَّهْرِ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر کسی بیماری یا رُخصت کے ماہِ رمضان کا ایک روزہ چھوڑا تو پھر زندگی بھر روزے رکھنے سے بھی وہ اس (کے ثواب) کو نہیں پہنچ سکے گا۔

[٢٤٠٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقْطِينِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، ثنا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ، ثنا ضَمْرَةُ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ جَمِيلٍ، قَالَ: كَانَ رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُولُ: مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ صَامَ اثْنَيْ عَشَرَ يَوْمًا لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ رَضِيَ مِنْ عِبَادِهِ شَهْرًا مِنَ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا.

رجاء بن جمیل بیان کرتے ہیں کہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمان فرمایا کرتے تھے: جو رمضان المبارک کے ایک دِن کا روزہ چھوڑے وہ (اس کے بدلے میں) بارہ روزے رکھے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے سے خوش ہوتا ہے جو بارہ مہینوں میں سے ایک مہینہ روزے رکھے۔

[٢٤٠٦]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاوِيُّ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، ثنا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، ثنا قَيْسٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ مَرَضٍ وَلَا رُخْصَةٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بغیر کسی بیماری یا رُخصت کے ماہِ رمضان کا ایک روزہ چھوڑا تو ساری زندگی کے روزے بھی اس کی قضاء نہیں دے سکتے۔

[٢٤٠٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، ثنا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ مَسْعُودَ بْنَ الْحَكَمِ الزُّرَقِيَّ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ، يَقُولُ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

سیدنا عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایامِ منیٰ میں مجھے اپنی سواری دے کر بھیجا اور میں یہ اعلان کر رہا تھا کہ اے لوگو! یقیناً یہ کھانے پینے اور جماع کے دِن ہیں۔
واقدی ضعیف راوی ہے۔

❶ جامع الترمذي: ٧٢٣ـ سنن أبي داود: ٢٣٩٦ـ سنن النسائي: ٣٢٦٨ـ سنن ابن ماجه: ١٦٧٢ـ صحيح ابن خزيمة: ١٩٨٧ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٢٢٨ـ مسند أحمد: ٩٠١٤، ٩٧٠٦، ٩٩٠٨ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٥٢١، ١٥٢٢، ١٥٢٣

عَلٰى رَاحِلَتِهِ أَيَّامَ مِنًى أُنَادِي: ((أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ)). الْوَاقِدِيُّ ضَعِيفٌ. ❶

[٢٤٠٨]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، ثنا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثنا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ، أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَتَتَبَّعُ رِحَالَ النَّاسِ بِمِنًى أَيَّامَ التَّشْرِيقِ عَلٰى جَمَلٍ لَهُ، وَهُوَ يَقُولُ: أَلَا لَا تَصُومُوا هٰذِهِ الْأَيَّامَ فَإِنَّهَا أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ، وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ. قَالَ قَتَادَةُ: إِنَّ الْمُنَادِيَ كَانَ بِلَالًا، قَتَادَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ. ❷

سیدنا حمزہ اسلمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو دیکھا جو منیٰ میں ایام تشریق کے دوران اپنے اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کی رہائشوں میں جا جا کر کہہ رہا تھا: آگاہ رہو! تم ان دِنوں میں روزہ مت رکھنا، کیونکہ یہ کھانے پینے کے دِن ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کے درمیان موجود تھے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ وہ اعلان کرنے والے صاحب سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ قتادہ کا سلیمان بن یسار سے سماع ثابت نہیں ہے۔

[٢٤٠٩]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الطَّحَّانُ، ثنا أَبِي، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ صَوْمِ خَمْسَةِ أَيَّامٍ فِي السَّنَةِ: يَوْمِ الْفِطْرِ، وَيَوْمِ النَّحْرِ، وَثَلَاثَةِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ. قَالَ عُثْمَانُ: مَا كَتَبْنَاهُ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سال میں پانچ روزوں سے منع فرمایا: عید الفطر کے دِن، قربانی کے دِن اور تشریق کے تین دِن۔
عثمان کہتے ہیں: میں نے اس حدیث کو صرف محمد بن خالد سے لکھا ہے۔

[٢٤١٠]..... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنا مَكِّيُّ بْنُ عَبْدَانَ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الصَّنْعَانِيُّ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسٰى، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَمْرَو بْنَ حَزْمٍ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ حِنْطَةٍ، أَوْ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو فطرانے میں گندم کا نصف صاع یا کھجوروں کا نصف صاع (وصول کرنے) کا حکم فرمایا۔

[٢٤١١]..... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، ثنا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ، ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي

عکرمہؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس دودھ کو مت خریدو جو ابھی تھنوں میں ہی ہو اور اس اُون کو

---

❶ سلف برقم: ٢٢٨٩

❷ صحيح البخاري: ١١٩٧ـ صحيح مسلم: ١١٤٢ـ سنن أبي داود: ٢٤١٩ـ جامع الترمذي: ٧٧٣ـ مسند أحمد: ١٦٠٣٨

❸ سلف برقم: ٢٠٩٤

إِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا تَشْتَرُوا اللَّبَنَ فِي ضُرُوعِهَا وَلَا الصُّوفَ عَلَى ظُهُورِهَا.

بھی مت خرید و جو جانوروں کی پُشت پر ہی ہو (یعنی اُتاری نہ گئی ہو)۔

[٢٤١٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ، ثنا أَبِي، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا الزُّهْرِيُّ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الزُّرَقِيِّ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حُذَافَةَ فَنَادَى فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ: ((أَلَا إِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ عِيدٌ وَأَكْلٌ وَشُرْبٌ وَذِكْرٌ فَلَا تَصُومُوهُنَّ إِلَّا مُحْصَرٌ أَوْ مُتَمَتِّعٌ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا، وَلَمْ يَصُمْ فِي أَيَّامِ الْحَجِّ الْمُتَتَابِعَةِ فَلْيَصُمْهُنَّ)). ❶

نبی ﷺ کے ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا تو انہوں نے ایامِ تشریق میں یہ اعلان کیا: سنو! یقیناً یہ عید کے ایام ہیں، یہ کھانے پینے اور ذکر کے دِن ہیں، تم ان دِنوں میں روزہ مت رکھو، سوائے محصر کے (یعنی جو بیماری یا خوف کی وجہ سے روک دیا گیا ہو) اور حج تمتع کرنے والے اس شخص کے؛ جسے قربانی نہ ملے، اور جس شخص نے حج کے ایام میں مسلسل روزے نہ رکھے ہوں تو وہ یہ روزے رکھ لے۔

❶ صحيح البخاری: ١٩٩٦

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

# كتاب الحج

# حج کے مسائل

## بَابُ أَحْكَامِ الْحَجِّ

## حج کے احکام کا بیان

[٢٤١٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ طَالِبٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ، أنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زِيَادٍ النَّصِيبِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ أَوْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:٩٧) قَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا السَّبِيلُ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)). ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو؛ وہ اس کا حج کرے۔'' تو ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! سبیل (یعنی اللہ کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت) سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِراہ (یعنی سفر کے اخراجات) اور سواری (یعنی کرایہ وغیرہ)۔

[٢٤١٤]...... حَدَّثَنِي عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ نَافِعٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ، ثنا عَفِيفٌ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((السَّبِيلُ إِلَى الْبَيْتِ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیت اللہ تک پہنچنے کی راہ سے مراد زادِراہ اور سواری ہے۔

[٢٤١٥]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ رُسْتُمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْكُوفِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! حج کو کونسی چیز واجب کر دیتی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زادِراہ اور سواری کا مہیا ہونا۔

❶ جامع الترمذي: ٨١٤، ٣٠٥٥ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٩٣ـ مسند البزار: ٩١٣

رَسُولَ اللّٰهِ مَا يُوجِبُ الْحَجَّ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)).

[٢٤١٦]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، نا قَيْسٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا السَّبِيلُ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! سبیل (یعنی اللہ کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت) سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: زادِراہ اور سواری۔

[٢٤١٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرَّاحُ الضَّرَابُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا بُهْلُولُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:٩٧)، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا السَّبِيلُ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)). ❶

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق روایت کرتے ہیں: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو؛ وہ اس کا حج کرے۔'' پوچھا گیا کہ اے اللہ کے رسول! سبیل سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: زادِراہ اور سواری۔

[٢٤١٨]...... حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ الرَّازِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُهَيْلٍ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، نا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❷

ایک اور سند کے ساتھ یہی (گزشتہ) حدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

[٢٤١٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، نا أَبُو أُمَيَّةَ عَمْرُو بْنُ هِشَامٍ، نا أَبُو قَتَادَةَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. قَالَ الشَّيْخُ: وَرَوَاهُ عَتَّابُ بْنُ أَعْيَنَ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل ہے۔ الشیخ فرماتے ہیں کہ عتاب بن اعین نے اسے ثوری رحمہ اللہ سے روایت کیا، انہوں نے یونس بن عبید سے، انہوں نے حسن سے، انہوں نے اپنی والدہ سے، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔

[٢٤٢٠]...... حَدَّثَنِي بِهِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے بھی

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٤٢

❷ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ٣٣٠

يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنْظَلِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابِ عَتَّابِ بْنِ أَعْيَنَ، وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْخُوزِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مَشْهُورٌ عَنْهُ. وَقَدْ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اللَّيْثِيُّ، فَرَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَذَالِكَ. ❶

نبی ﷺ سے اسی کے مثل منقول ہے اور وہ ان سے مشہور ہے۔ محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر لیثی نے اس کی موافقت کی اور انہوں نے اسے محمد بن عباد سے اور انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی ﷺ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

[٢٤٢١]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، نَا سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَوْلِهِ ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:٩٧)، قَالَ: ((السَّبِيلُ إِلَى الْحَجِّ: الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ))، فَقِيلَ لَهُ: وَمَا الْحَاجُّ؟ قَالَ: ((الشَّعِثُ التَّفِلُ))، وَسُئِلَ: أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ((الْعَجُّ وَالثَّجُّ)). وَقَدْ قِيلَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَالِكَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا گیا: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ”لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو؛ وہ اس کا حج کرے۔“ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سبیل سے مراد زادِراہ اور سواری ہے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: حاجی کون ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پراگندہ بالوں والا اور سادہ لباس والا۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: کونسا حج افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: آواز بلند کرنا اور خون بہانا (یعنی تلبیہ کہنا اور قربانی کرنا)۔ یہی حدیث محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر سے بیان کی گئی، انہوں نے ابن جریج سے، انہوں نے محمد بن عباد سے، انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کی۔

[٢٤٢٢]...... حَدَّثَنِي بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُجَهِّزُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ تَمْتَامٌ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ سُئِلَ عَنِ السَّبِيلِ إِلَى الْحَجِّ، فَقَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے حج کے لیے جانے کی راہ (استطاعت) سے مراد پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: زادِراہ اور سواری۔

[٢٤٢٣]...... نَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ دَيُوقَا، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ

محمد بن جعفر بیان کرتے ہیں کہ ہمارے پاس سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تشریف لائے اور انہوں نے ہم سے بیان کیا کہ ایک۔

❶ المعرفة للبيهقي: ٧/ ١٩

الْمُضَفَّرُ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ إِلَى الْحَجِّ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)).

آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! حج کے لیے جانے کی استطاعت سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے زادِراہ اور سواری۔

[٢٤٢٤]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقُ، نا سَعِيدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ مَرْوَانَ الْخَلَّالُ، نا أَبِي، نا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَيُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَالْعَرْزَمِيُّ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي قَوْلِهِ: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:٩٧)، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ؟ قَالَ: ((زَادٌ وَرَاحِلَةٌ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ”لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو؛ وہ اس کا حج کرے۔“ کی تفسیر میں فرمایا، جب صحابہ نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! (اس آیت میں مذکور لفظ) ”سبیل“ کا کیا مطلب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: زادِراہ اور سواری۔

[٢٤٢٥]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سَعِيدٍ، نا أَبِي، نا حُصَيْنُ بْنُ مُخَارِقٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الْحَجُّ كُلَّ عَامٍ؟ قَالَ: ((لَا بَلْ حَجَّةٌ))، قِيلَ: فَمَا السَّبِيلُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ایک ہی سال۔ پوچھا گیا: بیت اللہ تک پہنچنے کی راہ (یعنی استطاعت) سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: زادِراہ اور سواری۔

[٢٤٢٦]...... قَالَ: وَنا حُصَيْنٌ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا السَّبِيلُ إِلَيْهِ؟ قَالَ: ((الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ)).

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! بیت اللہ تک پہنچنے کی استطاعت سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: زادِراہ اور سواری۔

[٢٤٢٧]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ، نا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَعَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ سے اس کے متعلق، یعنی: ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد

❶ سلف برقم: ٢٤٣٣

عَطَاءٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَ قَوْلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: السَّبِيلُ: الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ. وَرَوَاهُ حُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَسُئِلَ عَنْ ذَالِكَ يَعْنِي ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:٩٧)، قَالَ: ((أَنْ تَجِدَ ظَهْرَ بَعِيرٍ)).

یہ ہے کہ تمہیں سواری کی پشت میسر ہو (یعنی کرایہ وغیرہ)۔

[٢٤٢٨]...... حَدَّثَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمَّانَا أَبُو جَعْفَرٍ التِّرْمِذِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ الْفَدَكِيُّ، عَنْ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:٩٧) قَالَ: فَسُئِلَ عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَنْ تَجِدَ ظَهْرَ بَعِيرٍ)). ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ ''لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو؛ وہ اس کا حج کرے۔'' آپ ﷺ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ تمہیں سواری کی پشت میسر ہو۔

[٢٤٢٩]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ يَعْنِي ابْنَ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِضُبَاعَةَ وَهِيَ شَاكِيَةٌ، فَقَالَ: ((أَتُرِيدِينَ الْحَجَّ؟))، فَقَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَحُجِّي وَاشْتَرِطِي وَقُولِي: اللّٰهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ ضباعہ رضی اللہ عنہا کے پاس سے گزری جو بیمار تھی، تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم حج کرنا چاہتی ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حج کرلو اور مشروط کرلو، کہو: اے اللہ! میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی (یعنی احرام کھول دوں گی) جب تو مجھے روک لے گا۔

[٢٤٣٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ، فَقَالَ لَهَا: ((اشْتَرِطِي عِنْدَ إِحْرَامِكِ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي فَإِنَّ ذَالِكَ لَكِ)). وَكَذَالِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ، وَخَالِدٌ، وَثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ، وَهِلَالُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، تو اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حج کرنا چاہتی ہو۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: احرام باندھتے وقت یہ شرط لگا دو کہ (اے اللہ!) میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب تو مجھے روک لے گا۔ تمہارے حج کی یہ صورت ہے۔

اسی طرح اس حدیث کو ایوب، خالد، ثابت البنانی، ابوزبیر، ہلال بن خباب اور عبدالکریم الجزری نے روایت کیا۔

❶ جامع الترمذی: ٨١٢

❷ مسند أحمد: ٢٥٣٠٨۔صحیح ابن حبان: ٣٧٧٤

خَبَّابٍ، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ. ❶

[٢٤٣١]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، نا هِلَالُ بْنُ خَبَّابٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِضُبَاعَةَ: ((حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ضباعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: حج کرو اور یہ شرط لگا دو کہ (اے اللہ!) میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی جب تو مجھے روک لے گا۔

[٢٤٣٢]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ، قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ وَأَنَا أَنْظُرُ فِي هَذَا الْكِتَابِ، فَأَقَرَّ بِهِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: اغْتَسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ لَبِسَ ثِيَابَهُ، فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى بَعِيرِهِ، فَلَمَّا اسْتَوَى بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غسل کیا، پھر کپڑے پہنے اور ذوالحلیفہ میں آ کر دو رکعت نماز ادا کی، پھر اپنے اونٹ پر بیٹھ گئے اور جب وہ آپ کو لے کر بیداء مقام کے قریب پہنچا تو آپ ﷺ نے حج کا احرام باندھا۔

[٢٤٣٣]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا أَبُو مُوسَى، نا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، نا حُمَيْدٌ، عَنْ بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِنَّ مِنَ السُّنَّةِ أَنْ يَغْتَسِلَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ. ❷

بکر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یقیناً مسنون عمل یہ ہے کہ آدمی جب احرام باندھنا چاہے اور جب مکہ میں داخل ہونا چاہے تو غسل کرے۔

[٢٤٣٤]...... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا يَحْيَى بْنُ خَالِدٍ أَبُو سُلَيْمَانَ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو غَزِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اغْتَسَلَ لِإِحْرَامِهِ. قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مَا سَمِعْنَاهُ إِلَّا مِنْهُ. ❸

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام کے لیے غسل کیا۔

ابن صاعد کہتے ہیں کہ یہ روایت غریب ہے، میں نے یہ روایت صرف انہی سے سنی ہے۔

[٢٤٣٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ الْيَمَانِ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ

مذکورہ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل مروی ہے۔

❶ مسند أحمد: ٣١١٧، ٣٣٠٢

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ٧٤ـ مسند البزار: ١٠٨٤ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٤٧

❸ جامع الترمذي: ٨٣٠ـ المعجم الكبير للطبراني: ٤٨٦٢

أَبِي شَيْبَةَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ قَالُوا: نا أَبُو غَزِيَّةَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

[٢٤٣٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ، نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اغْتَسَلَ بِفَخٍّ قَبْلَ دُخُولِهِ مَكَّةَ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ''فخ'' مقام پر غسل کیا۔

[٢٤٣٧]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ حُذَيْفَةَ: قَالَ رَجُلٌ: كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسَ عَنْ حَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي لَا أَسْأَلُهُ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا ﷺ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قُلْتُ لَوْ أَتَيْتُهُ فَسَمِعْتُ مِنْهُ، فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي: ((يَا عَدِيُّ بْنَ حَاتِمٍ أَسْلِمْ تَسْلَمْ))، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ لِي: ((فَإِنَّ الظَّعِينَةَ سَتَرْحَلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِغَيْرِ جِوَارٍ)). مُخْتَصَرٌ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❷

ابوعبیدہ بن حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: میں لوگوں سے سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی (روایت کردہ) حدیث کے متعلق سوال کیا کرتا تھا، جبکہ وہ میرے پہلو میں رہتے تھے، لیکن میں ان سے نہیں پوچھتا تھا، پھر (ایک روز) میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بیان کیا: اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو مبعوث کیا تو مجھے آپ پسند نہیں تھے۔ پھر میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں آپ کے پاس جاؤں اور آپ کی باتیں سنوں۔ چنانچہ میں آپ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عدی بن حاتم! اسلام لے آؤ، سلامتی میں رہو گے۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی اور (یہ بھی بیان کیا کہ) آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: یقیناً (ایک دن ایسا آئے گا کہ) ایک عورت حیرہ شہر سے روانہ ہوگی اور بغیر کسی ہمراہی کے بیت اللہ کا طواف کرے گی (یعنی اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا)۔

یہ حدیث مختصر ہے اور اس کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[٢٤٣٨]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ، وَقَفَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُوشِكُ أَنْ تَخْرُجَ الْمَرْأَةُ

ابن سیرین روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ٹھہرے تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: عنقریب ایسا ہوگا کہ ایک عورت بغیر کسی ہمراہی کے حیرہ شہر سے روانہ ہوا اور آ کر بیت اللہ کا حج کرے اور عنقریب ایسا بھی ہوگا کہ مال و دولت کی اس قدر فراوانی ہو جائے کہ آدمی ایسے شخص کو تلاش کرے گا جو اس کا صدقہ قبول کر لے۔

❶ صحيح البخاري: ١٥٧٣ـ صحيح مسلم: ١٢٥٩، ٢٢٧

❷ مسند أحمد: ١٨٢٦٠، ١٨٢٦٨، ١٨٢٦٩

مِنَ الْحِيرَةِ بِغَيْرِ جِوَارِ أَحَدٍ حَتَّى تَحُجَّ الْبَيْتَ، وَيُوشِكُ أَنْ يَفِيضَ الْمَالُ حَتَّى يَغْتَمَّ الرَّجُلُ مَنْ يَقْبَلُ مِنْهُ صَدَقَتَهُ)). ، قَالَ: فَرَأَيْتُ الْمَرْأَةَ تَخْرُجُ بِغَيْرِ جِوَارِ أَحَدٍ حَتَّى تَحُجَّ الْبَيْتَ، مُخْتَصَرٌ. ❶

سیدنا عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ منظر دیکھا کہ ایک عورت بغیر کسی ہمراہی کے روانہ ہوئی اور آ کر بیت اللہ کا حج کیا۔ یہ روایت مختصر ہے۔

[٢٤٣٩]..... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ، نا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ حُذَيْفَةَ - شَكَّ ابْنُ عَوْنٍ - اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ حُذَيْفَةَ، قَالَ: قُلْتُ: نَتَحَدَّثُ بِحَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكَانَ فِي نَاحِيَةِ الْكُوفَةِ، قَالَ: قُلْتُ: لَوْ أَتَيْتُهُ فَكُنْتُ أَنَا الَّذِي أَسْمَعُهُ مِنْهُ فَأَتَيْتُهُ، فَقُلْتُ: حَدِيثٌ بَلَغَنِي عَنْكَ أَرَدْتُ أَنْ أَكُونَ أَنَا أَسْمَعُهُ مِنْكَ، قَالَ: فَقَالَ: لَمَّا بُعِثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَرَرْتُ حَتَّى كُنْتُ بِأَقْصَى أَرْضِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، ثُمَّ قُلْتُ: لَآتِيَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ فَإِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَأَسْمَعَنَّ مِنْهُ، فَلَمَّا جِئْتُ اسْتَشْرَفَ لِي النَّاسُ فَذَكَرَ لِي الْحَدِيثَ. قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: ((أَتَيْتَ الْحِيرَةَ؟))، قُلْتُ: لَا وَقَدْ عَلِمْتُ مَكَانَهَا، قَالَ: ((فَتُوشِكُ الظَّعِينَةُ أَنْ تَخْرُجَ مِنْهَا بِغَيْرِ جِوَارٍ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ)). قَالَ: فَرَأَيْتُ الظَّعِينَةَ تَخْرُجُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى تَطُوفَ بِالْكَعْبَةِ، مُخْتَصَرٌ. نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَلْمَانَ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ حُذَيْفَةَ: قَالَ رَجُلٌ: كُنْتُ أَسْأَلُ النَّاسَ عَنْ حَدِيثِ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَهُوَ إِلَى جَنْبِي لَا أَسْأَلُهُ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ: ((يَا عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ أَسْلِمْ تَسْلَمْ)) فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَقَالَ لِي: ((فَإِنَّ الظَّعِينَةَ سَتَرْحَلُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتَّى

محمد بن حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرتے تھے اور وہ کوفے کے نواح میں رہتے تھے۔ میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں ان کے پاس جاؤں اور میں وہ پہلا شخص بن جاؤں جو ان سے یہ حدیث سنے۔ چنانچہ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے کہا: مجھے آپ کے حوالے سے ایک حدیث پہنچی ہے، میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث آپ سے سنوں۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو مبعوث کیا گیا تو میں فرار ہو گیا، یہاں تک کہ میں مسلمانوں کے علاقے کے آخری کونے میں پہنچ گیا۔ پھر (ایک روز) میں نے سوچا کہ مجھے اس شخص کے پاس لازماً جانا چاہیے، اگر تو یہ سچا ہوا تو میں اس کی بات ضرور سنوں گا۔ چنانچہ جب میں آیا تو لوگ اُٹھ اُٹھ کر مجھے دیکھنے لگے۔۔۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی (اور یہ بھی) بیان کیا کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو حیرہ شہر گیا ہے؟ میں نے کہا: نہیں، البتہ مجھے یہ معلوم ہے کہ وہ کہاں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عنقریب ایسا وقت آئے گا کہ جب ایک عورت اس شہر سے بغیر ہمراہی کے روانہ ہو گی، یہاں تک کہ (بلا خوف وخطر) کعبے کا طواف کرے گی۔ سیدنا عدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر (وہ وقت آیا جب) میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ حیرہ سے روانہ ہوئی، یہاں تک کہ کعبے کا طواف کیا۔ یہ روایت مختصر ہے۔

ایک اور سند کے ساتھ یہ مروی ہے کہ ابوعبیدہ بن حذیفہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: میں لوگوں سے سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی (روایت کردہ) حدیث کے متعلق سوال کیا کرتا تھا، جبکہ وہ میرے پہلو میں رہتے تھے، لیکن میں ان سے

❶ انظر ما قبله موصولاً

تَطُوفَ بِالْبَيْتِ بِغَيْرِ جِوَارٍ))، مُخْتَصَرٌ. ❶

نہیں پوچھتا تھا، پھر (ایک روز) میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے بیان کیا (کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا:) اے عدی بن حاتم! اسلام قبول کرلو، سلامتی پاؤ گے۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی۔ اور (کہا کہ) آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: یقیناً ایک عورت حیرہ شہر سے روانہ ہوگی، یہاں تک کہ وہ بغیر ہمراہی کے (بلا خوف وخطر) بیت اللہ کا طواف کرے گی۔

[٢٤٤٠]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، نا أَبُو حُمَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ حُجَّاجًا، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي مَعْبَدٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ أَوْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَيْنَ نَزَلْتَ؟))، قَالَ: عَلَى فُلَانَةَ، قَالَ: ((أَغْلَقَتْ عَلَيْكَ بَابَهَا لَا تَحُجَّنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا ذُو مُحْرِمٍ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مدینہ آیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم کہاں ٹھہرے ہو؟ اس نے کہا: فلاں عورت کے پاس۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے خود پر اس کا دروازہ بند لیا ہے، کوئی عورت اپنے ساتھ محرم کی موجودگی کے بغیر بالکل حج نہ کرے۔

[٢٤٤١]..... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْقِرْمِيسِينِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُجَاشِعٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ، نا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا إِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ، قَالَ: قَالَ نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي امْرَأَةٍ لَهَا زَوْجٌ وَلَهَا مَالٌ وَلَا يَأْذَنُ لَهَا فِي الْحَجِّ: ((لَيْسَ لَهَا أَنْ تَنْطَلِقَ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا)). ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ جس کا خاوند بھی ہو اور اس عورت کے پاس مال بھی ہو، لیکن وہ (یعنی اس کا خاوند) اسے حج کرنے کی اجازت نہ دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عورت اپنے خاوند کی اجازت سے ہی حج کے لیے جائے۔

[٢٤٤٢]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: نا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تُسَافِرِ امْرَأَةٌ

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کوئی عورت اپنے ہمراہ خاوند کے بغیر تین دن کا سفر یا حج نہ کرے۔

❶ سلف برقم: ٢٤٣٧

❷ مسند أحمد: ١٩٣٤، ٣٢٣١، ٣٢٣٢۔صحيح ابن حبان: ٢٧٣١

❸ المعجم الأوسط للطبراني: ٤٢٥٩

سَفَرًا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَحُجَّ إِلَّا وَمَعَهَا زَوْجُهَا)). ❶

[٢٤٤٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، ثنا هُشَيْمٌ، عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنِ السَّفَّاحِ بْنِ مَطَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدِ بْنِ أُسَيْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يَوْمُ عَرَفَةَ الْيَوْمُ الَّذِي يُعْرَفُ النَّاسُ فِيهِ)). ❷

عبدالعزیز بن عبداللہ بن خالد بن اُسید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عرفہ کا دِن وہ ہے جس میں لوگوں کو پہچانا جاتا ہے۔

[٢٤٤٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا ابْنُ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَرَفَةُ يَوْمَ يُعْرَفُ النَّاسُ)).

زید بن طلحہ التیمی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عرفہ اس دِن ہے جس دِن لوگ پہچانے جائیں۔

[٢٤٤٥]...... ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَارُونَ، وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ، قَالَا: نا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى الطَّبَّاعُ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری عیدالفطر کا دِن وہ ہے جس دِن تم روزے رکھنا چھوڑ دیتے ہو اور تمہاری عیدالاضحیٰ کا دِن وہ ہے جس دِن تم قربانیاں کرتے ہو۔

[٢٤٤٦]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، قَالَا: نا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، ثنا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((فِطْرُكُمْ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ تُضَحُّونَ)). لَفْظُ ابْنِ صَاعِدٍ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہاری عیدالفطر اس دِن ہے جس دِن تم روزے رکھنا چھوڑ دیتے ہو اور تمہاری عیدالاضحیٰ اس دن ہے جس دِن تم قربانیاں کرتے ہو۔

یہ ابن صاعد کے الفاظ ہیں۔

[٢٤٤٧]...... ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: (ابوہشام کہتے ہیں کہ میرا خیال

❶ صحيح البخاري: ١٠٨٦ - صحيح مسلم: ١٣٣٨ - سنن أبي داود: ١٧٢٥ - المستدرك للحاكم: ١/ ٤٤٢ - المعجم الكبير للطبراني: ٨٠١٦

❷ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٥/ ١٧٦

❸ سنن أبي داود: ٢٣٢٤

الْعَزِيزِ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عَائِشَةَ، - قَالَ أَبُو هِشَامٍ: أَظُنُّهُ رَفَعَهُ - قَالَ: الْفِطْرُ يَوْمَ يُفْطِرُ النَّاسُ، وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضَحِّي النَّاسُ. ❶

ہے انہوں نے اسے مرفوع روایت کیا، یعنی نبی ﷺ نے فرمایا:) عیدالفطر کا دِن وہ ہے جس دِن لوگ روزے رکھنا چھوڑ دیتے ہیں اور عیدالاضحیٰ کا دِن وہ ہے جس دِن لوگ قربانیاں کرتے ہیں۔

[۲۴۴۸]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الْفَضْلِ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ((لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک تلبیہ یہ ہوتا تھا: لَبَّيْكَ إِلَهَ الْحَقِّ۔

[۲۴۴۹]...... نا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا أَبُو أُسَامَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: تَلَقَّفْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ: ((لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ)). ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے (تلبیہ کے یہ کلمات) سن کر جلدی سے یاد کر لیے، آپ ﷺ فرما رہے تھے: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ "اے اللہ! میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں، یقیناً تمام تر تعریفات، نعمتیں اور بادشاہت تیرے ہی لیے ہیں، تیرا کوئی شریک نہیں ہے۔"

[۲۴۵۰]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَإِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: نا يُوسُفُ، نا جَرِيرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ مِثْلَهُ، وَزَادَ فِيهِ: وَيُرَدِّدُهُنَّ. ❹

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا۔ پھر انہوں نے اسی کے مثل ذکر کیا اور اس میں یہ اضافہ کیا کہ آپ ﷺ ان کلمات کو بار بار پڑھتے تھے۔

❶ الأم للشافعي: ١/ ٢٣٠ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ١٧٦

❷ سنن النسائي: ٥/ ١٦١ ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٢٠ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٤٩ ـ مسند أحمد: ٨٤٩٧، ٨٦٢٩، ١٠١٧١

❸ صحيح البخاري: ١٥٤٩ ـ صحيح مسلم: ١٨٨٤ ـ سنن أبي داود: ١٨١٢ ـ سنن ابن ماجه: ٢٩١٨ ـ جامع الترمذي: ٨٢٥ ـ سنن النسائي: ٥/ ١٦٠ ـ مسند أحمد: ٤٨٩٦، ٤٩٩٧، ٥٠١٩ ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٩٩

❹ تاريخ بغداد للخطيب: ٢/ ٢٩٥

[٢٤٥١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الْحَكَمِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ أَبُو جَعْفَرٍ الْحُبُلِيُّ، نا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ غَسَلَ رَأْسَهُ بِخِطْمِيٍّ وَأُشْنَانٍ، وَدَهَنَهُ بِزَيْتٍ غَيْرِ كَثِيرٍ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب احرام باندھنا چاہتے تو اپنے سر کو خطمی اور اشنان سے دھوتے اور تھوڑا سا زیتون کا تیل لگا لیتے۔ (خطمی ایک بوٹی کا نام ہے جس کے پتوں کو گوٹ کر ان کے پانی سے سر دھویا جاتا ہے، یہ دوا کے طور پر بھی استعمال ہوتی ہے۔ اور اشنان ایک گھاس تھی جو سر کی صفائی ستھرائی کے کام میں بھی لائی جاتی تھی)۔

[٢٤٥٢]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ح وَنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، قَالَا: نا وَكِيعٌ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

ابو الاحوص سے مروی ہے کہ سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔

[٢٤٥٣]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُثْمَانُ، نا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

ضحاک سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔

[٢٤٥٤]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، نا عُثْمَانُ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: أَشْهُرُ الْحَجِّ شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

محمد بن عبید اللہ ثقفی سے مروی ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج کے مہینے شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔

[٢٤٥٥]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُثْمَانُ، نا وَكِيعٌ، نا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ أَشْهُرِ الْحَجِّ، فَقَالَ: شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

ابو شیخ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حج کے مہینوں کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے دس دن ہیں۔

[٢٤٥٦]...... ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُثْمَانُ، نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ وَرْقَاءَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اللہ تعالیٰ کے فرمان:) ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ﴾ ''حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں۔'' (کی تفسیر میں) فرماتے ہیں کہ یہ شوال، ذوالقعدہ اور ذوالحجہ کے

❶ مسند أحمد: ٦/ ٧٨

مَعْلُومَاتٌ﴾ (البقرة:١٩٧)، قَالَ: شَوَّالٌ وَذُو الْقَعْدَةِ وَعَشْرٌ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

دس دن ہیں۔

[٢٤٥٧]...... نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي، نا طَاهِرُ بْنُ عِيسَى التَّمِيمِيُّ، نا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ، نا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ.

اختلاف سند کے ساتھ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[٢٤٥٨]...... نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ الْعَتَكِيُّ، نا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ، نا أَبُو نُصَيْرٍ حَمْزَةُ بْنُ نُصَيْرٍ، عَنْ مُقَاتِلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

ایک اور سند سے بھی وہی حدیث مروی ہے۔

[٢٤٥٩]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الصَّابُونِيِّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِصْمَةَ الرَّمْلِيُّ، نا سَوَّارُ بْنُ عُمَارَةَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الصَّلْتِ الشَّيْبَانِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ وَسَطَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ. يَعْنِي: يَوْمَ النَّفْرِ الْأَوَّلِ.

سیدنا سبرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایامِ تشریق کے وسط میں خطبہ دیا۔ یعنی روانگی کے پہلے دن۔

[٢٤٦٠]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ﴾ (البقرة:١٩٧)، قَالَ: أَهَلَّ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿فَمَنْ فَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ﴾ ''جو شخص ان مہینوں میں حج کی نیت کرے۔'' (کی تفسیر) میں فرماتے ہیں کہ جو تلبیہ کہے۔

[٢٤٦١]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ، نا عُثْمَانُ، نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: فَرْضُ الْحَجِّ: الْإِحْرَامُ.

محمد بن عبید اللہ ثقفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: حج کا فرض؛ احرام باندھنا ہے۔

[٢٤٦٢]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ، نا عُثْمَانُ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ عُثْمَانُ: قَالَ لِي أَصْحَابُنَا:

ابوالاحوص سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حج کا فرض؛ احرام باندھنا ہے۔

هُوَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَرْضُ الْحَجِّ: الْإِحْرَامُ.

[٢٤٦٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ، أنا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْكِنْدِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنِ الْمُجَالِدِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِي: ((وَلَتَخْرُجَنَّ الظَّعِينَةُ مِنَ الْحِيرَةِ حَتّٰى تَطُوفَ بِهٰذَا الْبَيْتِ مَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ)). ❶

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: یقیناً ایک عورت حیرہ شہر سے روانہ ہوگی اور آ کر بیت اللہ کا طواف کرے گی، اسے اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں ہوگا۔

[٢٤٦٤]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ يَعْنِي ابْنَ الْحَكَمِ، نا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، نا شُعْبَةُ، ح وَثنا عَبْدُ اللّٰهِ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا شُعْبَةُ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ زَيْدٍ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ يَقُولُ: ((مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو میدانِ عرفات میں فرماتے سنا: جس شخص کو جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جسے تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔

[٢٤٦٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا عَارِمٌ، نا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٢٤٦٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا أَبُو مَعْمَرٍ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، نا أَيُّوبُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمُحْرِمِ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مُحرم کے بارے میں فرمایا: جب کسی کو جوتے نہ ملیں؛ وہ موزے پہن لے اور جسے تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔

❶ سلف برقم: ٢٤٣٧

❷ صحيح البخاري: ١٨٤١۔صحيح مسلم: ١١٧٨۔مسند أحمد: ١٨٤٨، ١٩١٧، ٢٠١٥۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٤٣١، ٥٤٣٢، ٥٤٣٣۔صحيح ابن حبان: ٣٧٨١، ٣٧٨٥، ٣٧٨٦

((إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ)).

[٢٤٦٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا ابْنُ هَانِئٍ، نا أَبُو غَسَّانَ، نا زُهَيْرٌ، نا أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، ح وَثنا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ)). ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مُحرِم کے بارے میں فرمایا: جس شخص کو جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جسے تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔

[٢٤٦٨]..... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی کے مثل ہے۔

[٢٤٦٩]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ح وَثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، قَالُوا: نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). وَقَالَ الْعَبَّاسُ: الْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ لَبِسَ الْخُفَّيْنِ، وَيَقْطَعُهُمَا حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. قَالَ: وَقَالَ عَمْرٌو: انْظُرُوا أَيُّهُمَا كَانَ قَبْلُ: حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ أَوْ حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مُحرِم کو جب جوتے نہ ملیں تو وہ موزے پہن لے اور انہیں کاٹ لے، یہاں تک کہ وہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔
عمرو کہتے ہیں: یہ دیکھنا ہوگا کہ ان دونوں میں سے کون سی حدیث پہلے کی ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی (روایت کردہ حدیث) یا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث۔

[٢٤٧٠]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ: ((مَنْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خطبے میں یہ فرماتے سنا کہ جس شخص کو جوتے میسر نہ ہوں وہ موزے پہن لے اور جسے تہبند نہ ملے وہ شلوار پہن لے۔

❶ مسند أحمد: ١٤٤٦٥، ١٥٢٥٣ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٤٣٨

❷ سيأتي برقم: ٢٤٧٢

لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ، وَمَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ)). ❶

[٢٤٧١]..... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا الْفِرْيَابِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِزَارٌ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ)). سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَلَيْثِ بْنِ سَعْدٍ وَجُوَيْرِيَةَ بْنِ أَسْمَاءَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ: مَاذَا يَتْرُكُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ وَهٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّهُ قَبْلَ الْإِحْرَامِ بِالْمَدِينَةِ، وَحَدِيثُ شُعْبَةَ، وَسَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ بِعَرَفَاتٍ هٰذَا بَعْدَ حَدِيثِ ابْنِ عُمَرَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس تہبند نہ ہو وہ شلوار پہن لے اور جس کے پاس جوتے نہ ہوں وہ موزے پہن لے۔ میں نے ابوبکر نیشاپوری کو سنا، وہ ابن جریج، لیث بن سعد اور جویریہ بن اسماء کی حدیث کے بارے میں بیان کر رہے تھے، جو انہوں نے نافع کے واسطے سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انہوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے مسجد میں رسول اللہ ﷺ کو پکارا (اور پوچھا:) مُحرم کونسے کپڑے چھوڑ دے؟ (یعنی نہ پہنے) تو یہ بات اس پر دلالت کرتی ہے کہ یہ مدینہ میں احرام سے قبل کی بات ہے اور شعبہ اور سعید بن زید کی عمرو بن دینار اور ابوالشعثاء کے واسطے سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ حدیث کہ انہوں نے نبی ﷺ کو عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے سنا، یہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے بعد کی ہے۔

[٢٤٧٢]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، ثنا بُنْدَارٌ، مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ نا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔

[٢٤٧٣]..... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو خَيْثَمَةَ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالُوا: نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:

سالم اپنے والد (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ مُحرم کونسے کپڑے پہنے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ قمیض، پگڑی، شلوار اور ٹوپی نہ پہنے، نہ ہی ایسا کپڑا زیب تن کرے جسے ورس یا زعفران لگا ہو اور نہ ہی موزے پہنے، سوائے اس

❶ سلف برقم: ٢٤٦٤

❷ مسند أحمد: ٤٤٥٤، ٤٤٥٦، ٤٤٨٢۔صحيح ابن حبان: ٣٧٨٢، ٣٧٨٤، ٣٩٥٥۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٤٤٠، ٥٤٤١، ٥٤٤٥

سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ؟ فَقَالَ: ((لَا يَلْبَسُ الْقَمِيصَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا السَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرْنُسَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ، وَلَا الزَّعْفَرَانُ، وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ)). وَقَالَ يُوسُفُ: حَتَّى يَكُونَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ. ❶

شخص کے جسے جوتے میسر نہ ہوں، لہٰذا جسے جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے اور انہیں ٹخنوں کے نیچے سے کاٹ لے۔ یوسفؒ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: یہاں تک کہ وہ ٹخنوں سے نیچے تک ہو جائیں۔

[٢٤٧٤]..... نا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، نا نُوحُ بْنُ حَبِيبٍ الْقُومَسِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، نا عَطَاءٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ، فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعْرَانَةِ وَالنَّبِيُّ ﷺ فِي قُبَّةٍ فَأَتَاهُ الْوَحْيُ، فَأَشَارَ إِلَى عُمَرَ أَنْ تَعَالَ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي الْقُبَّةَ فَأَتَى رَجُلٌ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّتِهِ بِعُمْرَةٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ؟ إِذْ أُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَغِطُّ كَذَلِكَ فَسُرِّيَ عَنْهُ، فَقَالَ: ((أَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَنِي آنِفًا؟)) فَأُتِيَ بِالرَّجُلِ، فَقَالَ: ((أَمَّا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا وَأَمَّا الطِّيبُ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا)). قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: لَا أَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا قَالَ: ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا غَيْرُ نُوحِ بْنِ حَبِيبٍ، وَلَا أَحْسَبُهُ مَحْفُوظًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ. ❷

سیدنا یعلیٰ بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کاش! میں رسول اللہ کو دیکھ پاتا جب آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ ہم جعرانہ مقام پر تھے اور نبی ﷺ خیمے میں موجود تھے تو آپ پر وحی آئی۔ آپ ﷺ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ ادھر آؤ۔ میں نے بھی خیمے میں اپنا سر داخل کیا تو ایک آدمی آیا؛ جس نے اپنے چوغے میں عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا اور وہ خوشبو سے لتھڑا ہوا تھا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ اس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو چوغے میں احرام باندھ لے؟ تو اسی وقت آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی اور نبی ﷺ خراٹے سے لینے لگے، پھر جب یہ کیفیت ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آدمی کہاں ہے جس نے ابھی مجھ سے سوال کیا تھا؟ چنانچہ اس آدمی کو لایا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: چوغے کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اسے اُتار دے اور خوشبو کے بارے میں حکم یہ ہے کہ اس کو دھو ڈال، پھر نیا احرام باندھ۔ ابوعبدالرحمان کہتے ہیں کہ میرے علم میں نوح بن حبیب کے علاوہ ایک بھی ایسا راوی نہیں ہے جس نے ''پھر نیا احرام باندھ'' کے الفاظ بیان کیے ہوں اور میں اسے محفوظ نہیں سمجھتا۔ واللہ اعلم

❶ صحيح البخاري: ٣٦٦۔ صحيح مسلم: ١١٧٧۔ سنن أبي داود: ١٨٢٣۔ سنن ابن ماجه: ٢٩٢٩۔ جامع الترمذي: ٨٣٣۔ سنن النسائي: ٥/ ١٢٩۔ مسند أحمد: ٤٥٣٨، ٤٨٩٩، ٨٢٤٣

❷ صحيح البخاري: ٤٣٢٩۔ صحيح مسلم: ١١٨٠۔ مسند أحمد: ١٧٩٤٨، ١٧٩٦٤، ١٧٩٦٥۔ صحيح ابن حبان: ٣٧٧٨، ٣٧٧٩

[٢٤٧٥]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْحِمْيَرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَأَةَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْغُرَابَ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مُحرم؛ چُوہے، بچھو، چیل، کاٹنے والے کتے اور چتکبرے کوے کو مار سکتا ہے۔

[٢٤٧٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، نا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَأَةَ، عَنْ وَبَرَةَ، وَنَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ الذِّئْبَ وَالْغُرَابَ وَالْحِدَأَةَ وَالْفَأْرَةَ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مُحرم؛ بھیڑیے، چتکبرے کوے، چیل اور چوہے کو مار سکتا ہے۔

[٢٤٧٧]..... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو بَدْرٍ، نا حَبَّانُ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ، نا حَجَّاجٌ، نا وَبَرَةُ، وَنَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٤٧٨]..... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَمِيصِ وَالْأَقْبِيَةِ وَالسَّرَاوِيلِ، وَالْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا يَجِدَ النَّعْلَيْنِ، وَلَا يَلْبَسْ ثَوْبًا مَسَّهُ زَعْفَرَانٌ أَوْ وَرْسٌ، يَعْنِي الْمُحْرِمَ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قمیض، چادریں، شلواریں اور موزے پہننے سے منع فرمایا، البتہ جس شخص کو جوتے نہ ملیں (وہ موزے پہن سکتا ہے) اور وہ، یعنی مُحرم ایسا کپڑا نہ پہنے جسے زعفران یا ورس لگا ہو۔

[٢٤٧٩]..... نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ، نا أَبُو زَيْدٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الْغَمْرِ، ح وَنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو آپ کے احرام باندھنے کے وقت بہت قیمتی اور عمدہ خوشبو لگایا کرتی تھی۔

---

❶ سنن النسائي: ٥/ ١٨٨ ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٨٧ ـ مسند أحمد: ٢٤٠٥٢ ـ صحيح ابن حبان: ٥٦٣٢، ٥٦٣٣

❷ مسند أحمد: ٤٤٦١، ٤٩٣٧، ٥٠٩١ ـ صحيح ابن حبان: ٣٩٦١ ـ مصنف عبد الرزاق: ٨٣٨٤ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ٥٥

❸ مسند أحمد: ٤٤٨٢، ٤٧٤٠، ٤٨٣٥ ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٨٤

أَبِي الْعُمَرِ، نا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِالْغَالِيَةِ الْجَيِّدَةِ عِنْدَ إِحْرَامِهِ. ❶

[٢٤٨٠]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْمُحْرِمُ يَشُمُّ الرَّيْحَانَ وَيَدْخُلُ الْحَمَّامَ وَيَنْزِعُ ضِرْسَهُ وَيَفْقَأُ الْقُرْحَةَ، وَإِذَا انْكَسَرَ ظُفْرُهُ أَمَاطَ عَنْهُ الْأَذٰى.

عکرمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مُحرم خوشبو کو سونگھ سکتا ہے، حمام میں جا سکتا ہے، اپنی ڈاڑھ نکال سکتا ہے، پھوڑے پھنسی کو پھوڑ سکتا ہے اور جب اس کا ناخن ٹوٹ جائے تو اس سے گندگی کو دُور کر سکتا ہے۔

[٢٤٨١]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، وَرُبَّمَا ذَكَرَهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْهِمْيَانِ وَالْخَاتَمِ لِلْمُحْرِمِ.

سعید بن جبیرؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مُحرم کے لیے پیسوں والی تھیلی یا پٹی باندھنے میں اور انگوٹھی پہننے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

[٢٤٨٢]..... نا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ، وَأَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ بُرْدٍ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رُخِّصَ لِلْمُحْرِمِ فِي الْخَاتَمِ وَالْهِمْيَانِ.

سعید بن جبیرؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مُحرم کے لیے پیسوں والی تھیلی یا پٹی باندھنے میں اور انگوٹھی پہننے میں رخصت دی گئی ہے۔

[٢٤٨٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّنْعَانِيُّ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِالْخَاتَمِ لِلْمُحْرِمِ.

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مُحرم کے انگوٹھی پہن لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

[٢٤٨٤]..... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے اور اس میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں ہے۔

[٢٤٨٥]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ

❶ صحيح البخاري: ٥٩٢٣۔صحيح مسلم: ١١٩٠۔مسند أحمد: ٢٤١٠٥، ٢٤٩٨٨

عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُنَادِي، نا رَوْحٌ، ثنا أَشْعَثُ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا إِذَا سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَإِذَا هَبَطْنَا سَبَّحْنَا. ❶

سفر کرتے تھے، تو جب ہم اونچائی پر چڑھتے تو "اللہ اکبر" کہتے اور جب نیچے اُترتے تو "سبحان اللہ" پڑھتے۔

[٢٤٨٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْحَجِّ أَنْ لَا يُحْرَمُ بِالْحَجِّ إِلَّا فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ. تَابَعَهُ شُعْبَةُ، وَحَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، وَأَبُو الْقَاسِمِ هُوَ مِقْسَمٌ مَوْلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ. ❷

ابوالقاسم سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حج کے مسنون اعمال میں سے یہ بھی ہے کہ حج کا احرام صرف حج کے مہینوں میں ہی باندھا جائے۔

شعبہ اور حمزہ الزیات نے اس کی موافقت کی اور ابوالقاسم سے مراد مِقسم ہیں جو عبداللہ بن حارث بن نوفل کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

[٢٤٨٧]...... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ وَآخَرُونَ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، نا الْحَسَنُ بْنُ سَهْلٍ، نا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي الرَّجُلِ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ فِي غَيْرِ أَشْهُرِ الْحَجِّ، قَالَ: لَيْسَ ذَاكَ مِنَ السُّنَّةِ.

مِقسم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس شخص کے بارے میں کہ جس نے حج کے مہینوں کے علاوہ میں حج کا احرام باندھا ہو، فرمایا: یہ مسنون عمل نہیں ہے۔

[٢٤٨٨]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُثْمَانُ، نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قُلْتُ: أُهِلُّ بِالْحَجِّ قَبْلَ أَشْهُرِ الْحَجِّ؟ قَالَ: لَا.

ابوالزبیر سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا حج کے مہینوں سے پہلے حج کا احرام باندھا جا سکتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔

[٢٤٨٩]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُثْمَانُ، ثنا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ﴾ (البقرة:١٩٧) لِئَلَّا يُفْرَضُ الْحَجُّ فِي غَيْرِهِنَّ.

عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسی بناء پر ہی یہ فرمایا ہے کہ: ﴿الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ﴾ "حج کے مہینے سب کو معلوم ہیں۔" تا کہ ان مہینوں کے علاوہ (کسی اور مہینے) میں حج کا فریضہ ادا نہ کیا جائے۔

[٢٤٩٠]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ،

سالم رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما حج میں

❶ مسند أحمد: ١٤٥٦٨

❷ صحيح ابن خزيمة: ٢٥٩٦ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٤٨

وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ، وَيَقُولُ: أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ ﷺ. ❶

شرط عائد کرنے کا انکار کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے: کیا تمہیں تمہارے پیغمبر ﷺ کی سنت کافی نہیں ہے۔

[۲۴۹۱]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، بِهٰذَا وَقَالَ: حَسْبُكُمْ سُنَّةُ نَبِيِّكُمْ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَشْتَرِطْ فَإِنْ حَبَسَ أَحَدَكُمْ حَابِسٌ فَإِذَا وَصَلَ الْبَيْتَ طَافَ بِهِ، وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَيَحْلِقُ وَيُقَصِّرُ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

ایک اور سند کے ساتھ یہی مروی ہے، اور (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے) فرمایا: تمہیں تمہارے پیغمبر ﷺ کی سنت ہی کافی ہے کہ انہوں نے کوئی شرط عائد نہیں کی تھی۔ لیکن اگر کسی شخص کو (بیماری یا خوف کی وجہ سے) رُکنا پڑ جائے تو جب وہ بیت اللہ پہنچے؛ وہ اس کا طواف کرے، صفا و مروہ کے درمیان چکر لگائے، سر منڈوائے یا بال چھوٹے کرائے اور آئندہ سال اس پر حج کرنا لازم ہوگا۔

[۲۴۹۲]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ وَأَنَا شَاكِيَةٌ، قَالَ: ((حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي)). قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں حج کرنا چاہتی ہوں؛ جبکہ میں بیمار ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حج کرلو اور یہ شرط عائد کردو کہ (اے اللہ!) میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی (یعنی احرام کھول دوں گی) جب تو مجھے روک لے گا۔

معمر کہتے ہیں: مجھے ہشام بن عروہ نے اپنے باپ کے واسطے سے خبر دی، انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کیا۔

[۲۴۹۳]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ طَاوُسًا، وَعِكْرِمَةَ أَخْبَرَاهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَتْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أُهِلَّ؟ قَالَ: ((أَهِلِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ضباعہ بنت زبیر رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا: میں بیمار رہنے والی عورت ہوں اور میں حج کرنا چاہتی ہوں، تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ میں کس طرح احرام باندھوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: احرام باندھو اور یہ شرط عائد کردو کہ (اے اللہ!) میں اس وقت حلال ہو جاؤں گی (یعنی احرام کھول دوں گی) جب تو مجھے روک لے گا۔ راوی کہتے ہیں

❶ مسند أحمد: ٤٨٨١ ❷ سلف برقم: ٢٤٢٩

حَبَسْتَنِي)). قَالَ: فَأَدْرَكْتُ. ❶

کہ انہوں نے وہ حج کر لیا تھا۔

[٢٤٩٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ طَاوُسًا، وَعِكْرِمَةَ أَخْبَرَاهُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٤٩٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَنْخَلٍ، قَالَا: نا مَكِّيٌّ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

مذکورہ سند کے ساتھ بھی اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٤٩٦]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ، وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالُوا: نا أَبُو يُوسُفَ الْقَلُوسِيُّ، نا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو هَمَّامٍ الْخَارِكِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ ضُبَاعَةَ أَنْ تَشْتَرِطَ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ضباعہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا کہ وہ شرط عائد کرے۔

## بَابُ الْمَوَاقِيتِ

### مواقیت کا بیان

[٢٤٩٧]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ، نا حَفْصٌ، وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَخْبَرَنَا أَبُو هِشَامٍ، نا حَفْصٌ، وَنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقُ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، ثنا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: وَقَّتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل عراق کے لیے "ذاتِ عرق" کو میقات مقرر فرمایا۔

[٢٤٩٨]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

❶ سلف برقم: ٢٤٣٠

❷ سلف برقم: ٢٤٢٩

❸ سنن ابن ماجه: ٢٩١٥ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٢٢٢٢

مِثْلَهُ.

[٢٤٩٩]...... وَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل عراق کے لیے ''ذاتِ عرق'' کو میقات مقرر فرمایا۔

[٢٥٠٠]...... نَا ابْنُ صَاعِدٍ، نَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نَا الْحَجَّاجُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، وَعَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَا: وَقَّتَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: لِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میقات مقرر فرمائے ۔۔۔ اور انہوں نے (مکمل) حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ اہل عراق کے لیے ''ذاتِ عرق'' ہے۔

[٢٥٠١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نَا أَبُو هَاشِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، نَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، نَا أَفْلَحُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ، وَأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ، اہل یمن کے لیے یلملم، اہل شام اور اہل مصر کے لیے جُحفہ اور اہل عراق کے لیے ذاتِ عرق کو میقات مقرر فرمایا۔



[٢٥٠٢]...... نَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نَا أَبُو مَعْمَرٍ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ، ثنا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ السَّهْمِيُّ، حَدَّثَنِي زُرَارَةُ بْنُ كَرِيمِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو السَّهْمِيِّ، حَدَّثَنِي الْحَارِثُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِمِنًى، وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ: وَوَقَّتَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ أَنْ يُهِلُّوا مِنْهَا، وَذَاتَ عِرْقٍ لِأَهْلِ الْعِرَاقِ. ❹

سیدنا حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ منیٰ میں تھے ۔۔۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی اور اس میں کہا: آپ ﷺ نے اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر کیا کہ وہ اس جگہ سے احرام باندھیں، اور ذاتِ عرق کو اہل عراق کے لیے میقات بنایا۔

---

❶ مسند أحمد: ٦٦٩٧
❷ انظر ما قبله
❸ سنن أبي داود: ١٧٣٩ ـ سنن النسائي: ٥/ ١٢٣
❹ مسند أحمد: ١٥٩٧٢

[٢٥٠٣]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو حُمَيْدٍ، قَالَا: نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، سُئِلَ عَنِ الْمُهَلِّ، فَقَالَ: سَمِعْتُ ثُمَّ انْتَهَى أُرَاهُ يُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ، يَقُولُ: ((مُهَلُّ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَالطَّرِيقِ الْأُخْرٰى مِنَ الْجُحْفَةِ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ، وَمُهَلُّ أَهْلِ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ، وَمُهَلُّ أَهْلِ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ)). ❶

ابوالزبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے احرام باندھنے کی جگہ کے متعلق سوال ہوتا سنا، تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے سنا۔۔۔ اتنا کہہ کر وہ رُک گئے۔ میرا خیال ہے کہ ان کی مراد یہ تھی کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: اہل مدینہ کے احرام باندھنے کی جگہ ذوالحلیفہ ہے اور دوسرا راستہ جُحفہ سے ہے، اہل عراق کے احرام باندھنے کی جگہ ذاتِ عرق سے ہے، اہل نجد کے احرام باندھنے کی جگہ قرن سے ہے اور اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ یلملم سے ہے۔

[٢٥٠٤]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا. قَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: قَرْنُ الْمَنَازِلُ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ، أَوْ قَالَ: أَلَمْلَمُ، قَالَ: ((فَهِيَ لَهُمْ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ))، وَقَالَ عَمْرٌو: ((مِنْ أَهْلِهِ))، وَقَالَ ابْنُ طَاوُسٍ: ((مِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ كَذَالِكَ فَكَذَاكَ حَتّٰى أَهْلُ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا)). تَابَعَهُ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، وَخَالَفَهُمْ يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، فَأَسْنَدَهُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ❷

طاؤس اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس حدیث کو نبی ﷺ تک مرفوع روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اہل مدینہ کے لیے ذوالحلیفہ کو، اہل شام کے لیے جُحفہ کو، اہل نجد کے لیے قرن کو۔ ابن طاؤس نے قرن المنازل کا لفظ بیان کیا۔ اور اہل یمن کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔ یا الملم کا لفظ بیان کیا۔ یہ میقات ان مقامات کے باشندوں کے لیے ہیں اور ان لوگوں کے لیے بھی جو حج وعمرے کا ارادہ کرتے ہوئے وہاں سے گزریں۔ اور جو ان کے علاوہ ہیں وہ جہاں سے چلیں وہیں سے احرام باندھ لیں، یہاں تک کہ مکہ کے لوگ مکہ سے ہی احرام باندھیں۔

سلیمان بن حرب اور متعدد نے اس کی موافقت کی جبکہ یحییٰ بن حسان نے اس کے خلاف بیان کیا اور انہوں نے اسے ابن طاؤس کے واسطے سے ان کے والد (طاؤس) سے بیان کیا اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے۔

[٢٥٠٥]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، نا وُهَيْبٌ، وَحَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی منقول ہے۔

---

❶ صحيح مسلم: ١١٨٣۔ سنن ابن ماجه: ٢٩١٥۔ مسند أحمد: ٦٦٩٧، ١٤٥٧٢، ١٤٦١٥

❷ صحيح البخاري: ١٥٢٩۔ صحيح مسلم: ١١٨١۔ مسند أحمد: ٢١٢٨، ٢٢٤٠، ٢٢٧٢

[٢٥٠٦]..... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، نا سُفْيَانُ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَمَرَنِي أَنْ آمُرَ أَصْحَابِي أَنْ يَرْفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالْإِهْلَالِ)). لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ. ❶

سیدنا سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے کہا کہ میں اپنے صحابہ کو یہ حکم دوں کہ وہ اونچی آواز میں تلبیہ کہیں۔

[٢٥٠٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ زَكَرِيَّا التَّمَّارُ، نا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأُمَوِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ صَالِحَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ زَائِدَةَ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ سَأَلَ اللهَ تَعَالَى مَغْفِرَتَهُ وَرِضْوَانَهُ وَاسْتَعَاذَ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ. قَالَ صَالِحٌ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُولُ: كَانَ يُسْتَحَبُّ لِلرَّجُلِ إِذَا فَرَغَ مِنْ تَلْبِيَتِهِ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. ❷

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جب تلبیہ کہہ کر فارغ ہوتے تھے تو اللہ تعالیٰ سے اپنی مغفرت اور اس کی رضامندی کا سوال کرتے اور اس کی رحمت کے باعث (جہنم کی) آگ سے پناہ طلب کرتے۔
صالح کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن محمد رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: آدمی کے لیے یہ عمل مستحب قرار دیا جاتا تھا کہ جب وہ تلبیہ سے فارغ ہو تو نبی ﷺ پر درود بھیجے۔

[٢٥٠٨]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ غَيْلَانَ، وَالْحُسَيْنُ، وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ، قَالُوا: نا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَفْرَدَ الْحَجَّ. قَالَ: وَنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ عَائِشَةَ، مِثْلَهُ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حج افراد کیا تھا۔ (حج افراد سے مراد یہ ہے کہ آدمی احرام باندھتے ہوئے صرف حج کی ہی نیت کرے اور اعمال حج مکمل ہونے تک احرام میں ہی رہے)۔

---

❶ سنن أبي داود: ١٨١٤ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٢٢ـ جامع الترمذي: ٨٢٩ـ سنن النسائي: ٥/ ١٦٢ـ مسند أحمد: ١٦٥٥٧، ١٦٥٦٨، ١٦٥٦٩ـ صحيح ابن حبان: ٣٨٠٢ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٥٠ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٤١

❷ مسند الشافعي: ١/ ٣٠٧

❸ صحيح البخاري: ٢٩٤ـ صحيح مسلم: ١٢١١ـ سنن أبي داود: ١٧٧٧ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٦٤ـ جامع الترمذي: ٨٢٠ـ سنن النسائي: ٥/ ١٤٥ـ مسند أحمد: ٢٤٧٦٠ـ صحيح ابن حبان: ٣٩٣٦

[٢٥٠٩]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا صَلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ الْجَحْدَرِيُّ، نا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَهْلَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ مُفْرَدًا. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج مفرد کا احرام باندھا۔

[٢٥١٠]...... وَنا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْبَزَّازُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَعْمَلَ عَتَّابَ بْنَ أُسَيْدٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَفْرَدَ، ثُمَّ اسْتَعْمَلَ أَبَا بَكْرٍ سَنَةَ تِسْعٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ، ثُمَّ حَجَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَنَةَ عَشْرٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ فَبَعَثَ عُمَرَ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ، ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ، وَتُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ وَاسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَبَعَثَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ، ثُمَّ حَجَّ عُمَرُ سِنِيهِ كُلَّهَا فَأَفْرَدَ الْحَجَّ، ثُمَّ تُوُفِّيَ عُمَرُ، وَاسْتُخْلِفَ عُثْمَانُ فَأَفْرَدَ الْحَجَّ، ثُمَّ حُصِرَ عُثْمَانُ، فَأَقَامَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ بِالنَّاسِ فَأَفْرَدَ بِالْحَجِّ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب بن اُسید رضی اللہ عنہ کو حج کا نگران مقرر فرمایا تو انہوں نے حج اِفراد کیا۔ پھر سن نو (۹) ہجری میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نگران بنایا تو انہوں نے بھی حج اِفراد کیا۔ پھر سن دس (۱۰) ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا تو آپ نے حج اِفراد ہی کیا۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (اپنے عہد خلافت میں) حج کیا تو انہوں نے بھی حج اِفراد کیا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی وفات پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کو (حج کا نگران بنا کر) بھیجا تو انہوں نے بھی حج اِفراد کیا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے تمام سالوں میں حج اِفراد ہی کیا۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ کی وفات ہوگئی اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کیا گیا تو انہوں نے بھی حج اِفراد کیا۔ پھر عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کیا گیا (اور شہید کر دیا گیا) تو سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما لوگوں کو لے کر اُٹھے اور انہوں نے بھی حج اِفراد ہی کیا۔

[٢٥١١]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نا أَبُو حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَجَرَّدَ، وَمَعَ عُمَرَ فَجَرَّدَ، وَمَعَ عُثْمَانَ فَجَرَّدَ.

اُسود رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو ان (تینوں اصحاب) نے خالی حج ہی کیا (یعنی حج اِفراد کیا)۔

[٢٥١٢]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، نا الْفِرْيَابِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ خَيْثَمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ احرام میں سینگی لگوائی۔

❶ صحيح مسلم: ١٢٣١ـ مسند أحمد: ٥٧١٩

مُحْرِمٌ. ❶

[٢٥١٣]..... قَالَ: وَنَا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: احْتَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ وَهُوَ صَائِمٌ مُحْرِمٌ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ اور مدینہ کے درمیان (ایک مقام پر) سینگی لگوائی، جبکہ آپ نے روزہ بھی رکھا ہوا تھا اور احرام بھی باندھا ہوا تھا۔

[٢٥١٤]..... نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، نَا عَمِّي، نَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: فَحَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَوْقِفِ مِنْ جَمْعٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ جِئْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ مَطِيَّتِي وَأَتْعَبْتُ نَفْسِي وَاللّٰهِ إِنْ تَرَكْتُ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَلَّى مَعَنَا الْغَدَاةَ بِجَمْعٍ وَقَدْ أَتَى عَرَفَاتٍ قَبْلَ ذَالِكَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ قَضَى تَفَثَهُ، وَتَمَّ حَجُّهُ)). ❸

سیدنا عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مزدلفہ میں وقوف کے وقت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں قبیلہ بنو طے کے دو پہاڑوں سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں، میں نے اپنی سواری کو (چلا چلا کر) ہلکان کر دیا اور اپنے آپ کو بھی بہت تھکا دیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے کوئی پہاڑ نہیں چھوڑا، مگر اس پر وقوف کیا ہے، کیا اے اللہ کے رسول! میرا حج ہو گیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے ساتھ مزدلفہ میں صبح کی نماز پڑھ لی اور اس سے قبل وہ رات یا دن کے وقت عرفات میں حاضر ہو چکا ہے تو اس نے اپنے (گناہوں کے) میل کچیل کو دُور کر لیا اور اس کا حج مکمل ہو گیا۔

[٢٥١٥]..... نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِجَمْعٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ لِي مِنْ حَجٍّ؟ فَقَالَ: ((مَنْ صَلَّى مَعَنَا هٰذِهِ الصَّلَاةَ ثُمَّ وَقَفَ مَعَنَا حَتَّى نُفِيضَ وَقَدْ أَفَاضَ قَبْلَ ذَالِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ)). قَالَ الشَّعْبِيُّ: وَمَنْ لَمْ

سیدنا عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مزدلفہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے پوچھا: کیا میرا حج ہو گیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے ساتھ یہ (فجر کی) نماز پڑھی، پھر ہمارے ساتھ وقوف کیا، یہاں تک کہ ہم پلٹ گئے، اور وہ اس سے پہلے رات یا دن (کسی بھی وقت میں) عرفات سے ہو کر آ چکا ہو، تو اس کا حج پورا ہو گیا اور اس نے اپنے (گناہوں کے) میل کچیل کو دور کر لیا۔ شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جس نے مزدلفہ میں وقوف نہ کیا؛ وہ اسے عمرہ بنا لے۔

❶ مسند أحمد: ٢٥٦٠، ٣٠٧٥

❷ صحيح البخاري: ١٨٣٥۔ صحيح مسلم: ١٢٠٢

❸ سنن أبي داود: ١٩٥٠۔ سنن ابن ماجه: ٣٠١٦۔ جامع الترمذي: ٨٩١۔ سنن النسائي: ٥/ ٢٦٣۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٦٣۔ مسند أحمد: ١٦٢٠٨، ١٦٢٠٩، ١٨٣٠٠۔ صحيح ابن حبان: ٣٨٥٠، ٣٨٥١۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٦٨٨

يَقِفُ بِجَمْعٍ جَعَلَهَا عُمْرَةً.

[٢٥١٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانِ الْقَطَّانُ، نا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَعْمَرَ الدِّيلِيُّ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ فَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْحَجُّ؟ قَالَ: ((الْحَجُّ عَرَفَةُ، الْحَجُّ عَرَفَةُ، مَنْ أَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فِي يَوْمِ النَّحْرِ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ، أَيَّامُ مِنًى ثَلَاثَةٌ مَنْ تَعَجَّلَ فِي يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ)). ❶

سیدنا عبدالرحمان بن یعمر الدیلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جبکہ آپ عرفہ میں وقوف کیے ہوئے تھے، تو آپ کے پاس کچھ نجدی لوگ آئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! حج کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حج تو عرفہ ہی (کا نام) ہے، حج تو عرفہ ہی (کا نام) ہے۔ جو شخص قربانی کے دِن طلوعِ فجر سے پہلے عرفات میں آ گیا؛ اس کا حج مکمل ہو گیا۔ منیٰ کے دِن تین ہیں، لیکن جو شخص دو دِنوں میں جلدی سے (واپس) چلا جائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں ہے، اور جو تاخیر کرے (یعنی تیسرا دِن بھی وقوف کرے) تو اس پر بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔

[٢٥١٧]...... نا الْحُسَيْنُ، وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: أنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبُو عُبَيْدَةَ الْحَدَّادُ، نا شُعْبَةُ، نا بُكَيْرُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيلِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٢٥١٨]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ إِسْحَاقَ، نا أَبُو عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَوْنٍ، نا دَاوُدُ بْنُ جُبَيْرٍ، نا رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ أَبُو هَاشِمٍ الْفَرَّاءُ الْوَاسِطِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، وَنَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَقَفَ بِعَرَفَاتٍ بِلَيْلٍ فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ، وَمَنْ فَاتَهُ عَرَفَاتٌ بِلَيْلٍ فَقَدْ فَاتَهُ الْحَجُّ فَلْيَحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ)). رَحْمَةُ بْنُ مُصْعَبٍ ضَعِيفٌ، وَلَمْ يَأْتِ بِهِ غَيْرُهُ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے رات کو عرفات میں وقوف کیا؛ اس نے حج پورا کر لیا اور جس سے عرفات میں رات کا وقوف رہ گیا؛ اس سے حج رہ گیا، اسے چاہیے کہ وہ عمرے کا احرام باندھے اور اس پر آئندہ سال حج کرنا لازم ہوگا۔

رحمۃ بن مصعب ضعیف راوی ہے اور اس کے علاوہ کسی نے اس روایت کو بیان نہیں کیا۔

[٢٥١٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقْطِينِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، نا يَحْيَى بْنُ عِيسَى، عَنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے عرفات کا وقوف اور مزدلفہ مل گیا؛ اس کا حج مکمل ہو گیا اور جس سے عرفات رہ گیا؛ اس کا حج رہ گیا، اسے چاہیے

❶ سنن أبي داود: ١٩٤٩ ـ سنن ابن ماجه: ٣٠١٥ ـ جامع الترمذي: ٨٨٩ ـ سنن النسائي: ٥/ ٢٥٦ ـ مسند أحمد: ٣٠٩، ٣٣٥

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ١٧٤

ابْـنِ أَبِـي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَـالَ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـنْ أَدْرَكَ عَرَفَاتٍ فَوَقَفَ بِهَـا وَالْـمُـزْدَلِفَةَ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ، وَمَنْ فَاتَهُ عَرَفَاتٌ فَـقَـدْ فَـاتَـهُ الْحَجُّ فَلْيَحِلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ)).

کہ وہ عمرے کا احرام باندھے اور اس پر آئندہ سال حج کرنا لازم ہوگا۔

[٢٥٢٠]...... نـا عَبْـدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً، نـا مُـحَـمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، نا مُـحَـمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَان، عَنْ هُدْبَةَ بْنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ أَبِـي حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِـي ذَرٍّ، قَالَ: وَاللّٰهِ مَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ إِلَّا لَنَا خَاصَّةً وَلِلْمُحْصِرِ. ❶

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! تمتع صرف ہمارے لیے اور محصر کے لیے خاص تھا۔ (حج تمتع یہ ہوتا ہے کہ آدمی پہلے عمرے کی نیت سے احرام باندھے اور مکہ پہنچ کر عمرے کے اعمال مکمل کر کے احرام کھول دے اور پھر آٹھ (۸) ذوالحجہ کو دوبارہ حج کا احرام باندھے اور حج کے اعمال پورے کرے)۔

[٢٥٢١]...... نـا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَأَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَـنِ الْـحَـارِثِ بْـنِ بِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِيهِ، قَـالَ: قُـلْـتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسْخُ الْحَجِّ لَنَا أَوْ لِمَنْ بَعْدَنَا؟ فَقَالَ: ((لَا بَلْ لَنَا)). ❷

سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا حج کو فسخ کر دینا ہمارے لیے ہی ہے یا ہمارے بعد والوں کے لیے بھی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ ہمارے لیے ہی ہے۔

[٢٥٢٢]...... نـا أَبُـو عَبْـدِ الـلّٰـهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَـمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، نـا أَبُـو غَسَّـانَ، نـا قَيْـسٌ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْـرَاهِيـمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّهُ سُئِلَ عَـنْ مُتْـعَةِ الْـحَـجِّ، فَقَالَ: هِيَ وَاللّٰهِ لَنَا أَصْحَابَ مُـحَـمَّـدٍ خَـاصَّةً، وَلَيْسَـتْ لِسَـائِرِ النَّـاسِ إِلَّا الْمُحْصَرَ. ❸

ابراہیم التیمی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے حج تمتع کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ ہم اصحاب محمد کے لیے ہی خاص تھا اور تمام لوگوں کے لیے نہیں، سوائے محصر کے۔

[٢٥٢٣]...... نـا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حج تمتع کسی کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ حج کا احرام باندھے، پھر اسے عمرے کے ساتھ فسخ کر

❶ صحيح مسلم: ١٢٢٤ـ المعجم الكبير للطبراني: ١١٤٩٦ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ١٧٤

❷ سنن أبي داود: ١٨٠٨ـ سنن النسائي: ٥/ ١٧٩ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٨٤ـ مسند أحمد: ١٥٨٥٣، ١٥٨٥٤

❸ سلف برقم: ٢٥٢٠

سَعِيدٍ، عَنِ الْمُرَقَّعِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: لَمْ تَكُنْ مُتْعَةُ الْحَجِّ لِأَحَدٍ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ ثُمَّ يَفْسَخُهَا بِعُمْرَةٍ إِلَّا لِلرَّكْبِ الَّذِينَ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

دے، سوائے ان سواروں کے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔

[٢٥٢٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، نا أَبُو عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ نا أَبِي، نا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْمُرَقَّعِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّهَا لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِنَا أَنْ يُحْرِمَ أَحَدٌ مُهِلًّا بِحَجٍّ ثُمَّ يَفْسَخُ حَجَّهُ بِعُمْرَةٍ قَبْلَ الْحَجِّ.

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یقیناً ہمارے بعد یہ کسی کے لیے بھی جائز نہیں ہے کہ وہ حج کا تلبیہ کہتے ہوئے احرام باندھے، پھر حج کرنے سے پہلے ہی عمرے کے ساتھ اپنے حج کو فسخ کر دے۔

[٢٥٢٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْمُرَقَّعِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: مَا كَانَ لِأَحَدٍ أَنْ يُهِلَّ بِحَجَّةٍ ثُمَّ يَفْسَخُهَا بِعُمْرَةٍ إِلَّا لِرَكْبٍ كَانُوا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ حج کا احرام باندھے، پھر اسے عمرے کے ساتھ فسخ کر دے، سوائے ان سواروں کے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔

[٢٥٢٦]...... نا الْقَاضِي بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح ونا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا سَاقَتْ بَدَنَتَيْنِ فَضَلَّتَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا ابْنُ الزُّبَيْرِ بَدَنَتَيْنِ مَكَانَهُمَا، قَالَ: فَنَحَرَتْهُمَا ثُمَّ وَجَدَتِ الْبَدَنَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ فَنَحَرَتْهُمَا، وَقَالَتْ: هَكَذَا السُّنَّةُ فِي الْبُدْنِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ وہ قربانی کے دو جانور لے کر آئیں تو وہ دونوں گم ہو گئے، چنانچہ سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان کی جگہ دو جانور انہیں بھیجے، تو انہوں نے ان دونوں کو قربان کیا۔ پھر انہیں وہ پہلے دو جانور بھی مل گئے، تو انہوں نے ان دونوں کی بھی قربانی کر دی، اور فرمایا: قربانی کے جانوروں کے بارے میں سنت اسی طرح ہے۔

[٢٥٢٧]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ، نا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص نے نفلی قربانی کے لیے اونٹ لیا، پھر وہ راستے میں گم ہو گیا تو اس پر بدلے میں قربانی کا ایک اور

❶ مسند اسحاق بن راهويه: ٦٩٥۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٢٤٤

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَهْدٰى تَطَوُّعًا ثُمَّ ضَلَّتْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ الْبَدَلُ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ وَإِنْ كَانَتْ نَذْرًا فَعَلَيْهِ الْبَدَلُ)). ❶

جانور دینا لازم نہیں ہے، ہاں اگر وہ خود چاہے تو دے سکتا ہے، اور اگر وہ جانور نذر کا تھا تو پھر اس پر بدلے میں جانور دینا لازم ہے۔

[٢٥٢٨]...... نا أَبُو هُرَيْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو زَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَهْدٰى تَطَوُّعًا ثُمَّ عَطِبَتْ فَإِنْ شَاءَ بَدَّلَ وَإِنْ شَاءَ أَكَلَ وَإِنْ كَانَ نَذْرًا فَلْيُبَدِّلْ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے نفلی قربانی کے لیے اونٹ لیا، پھر وہ ضائع ہو گیا تو اگر وہ چاہے تو بدلے میں قربانی کا ایک اور جانور دے دے اور اگر چاہے تو کھا لے (یعنی رہنے دے) اور اگر وہ جانور نذر کا تھا تو اسے چاہیے کہ وہ بدلے میں جانور دے۔

[٢٥٢٩]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ثنا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ يَعْنِي ابْنَ مَخْرَمَةَ، وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، أَنَّهُمَا حَدَّثَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَاقَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً عَنْ سَبْعِمِائَةِ رَجُلٍ. ❷

سیدنا مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حدیبیہ کے روز سات سو آدمیوں کی طرف سے ستر اونٹ لے کر چلے۔

[٢٥٣٠]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ عُمَارَةَ أَبُو الْحَسَنِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ أَبُو عَلِيٍّ، نا أَيُّوبُ أَبُو الْجَمَلِ، نا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْجَزُورُ فِي الْأَضْحٰى عَنْ عَشَرَةٍ)). ❸

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی میں ایک اونٹ دس آدمیوں کی طرف سے قربان کیا جا سکتا ہے۔

[٢٥٣١]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. أَيُّوبُ أَبُو الْجَمَلِ ضَعِيفٌ وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ عَطَاءٍ غَيْرُهُ.

ایک اور سند سے یہی حدیث مروی ہے۔ ایوب ابو الجمل راوی ضعیف ہے، اس کے علاوہ کسی نے عطاء سے روایت نہیں کی۔

❶ صحيح ابن خزيمة: ٢٥٧٩۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٢٤٣

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٢٣٥۔مسند أحمد: ١٨٦١٠

❸ المعجم الأوسط للطبراني: ٦١٢٤

[۲۵۳۲]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا أَبُو قِلَابَةَ، نا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، نا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي الشَّعْبِيُّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبَقَرَةَ وَالْجَزُورَ عَنْ سَبْعَةٍ. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے اور اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے قربان کرنا مسنون قرار دیا۔

[۲۵۳۳]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ح وَنا الْحُسَيْنُ، وَالْقَاسِمُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالُوا: نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَحَرْنَا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ سَبْعِينَ بَدَنَةً، الْبَدَنَةُ عَنْ سَبْعَةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ: ((لِيَشْتَرِكِ النَّفَرُ فِي الْهَدْيِ)). لَفْظُ ابْنِ مَهْدِيٍّ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حدیبیہ کے روز ستر اونٹ قربان کیے، ایک اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی دِن ارشاد فرمایا: قربانی کے ایک جانور میں تین سے دس تک لوگ شریک ہو جائیں۔

[۲۵۳٤]...... حَدَّثَنِي أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ ثنا هَاشِمُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو صَالِحٍ، كَاتِبُ اللَّيْثِ نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثُوهُ عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ نُسُكِهِ أَوْ تَرَكَهُ فَلْيُهْرِقْ دَمًا. وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَمَالِكُ بْنُ أَنَسٍ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَغَيْرُهُمْ، عَنْ أَيُّوبَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

سعید بن جبیرؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص اپنی قربانی میں سے کچھ بھول جائے یا اسے چھوڑ دے، تو اسے چاہیے کہ وہ ایک جانور کو قربان کرے۔
اسی طرح اسے عبیداللہ بن عمر، مالک بن انس اور سفیان ثوری وغیرہ نے ایوب سے، انہوں نے سعید بن جبیرؒ سے اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

[۲۵۳٥]...... وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل روایت مروی ہے۔

❶ مسند أحمد: ١٤٥٩٣.

❷ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٣٠ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٤١٠٨ ـ مسند أحمد: ١٤١٢٧، ١٤٢٢٩، ١٥٠٤٣ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٠٤، ٤٠٠٦

بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، مِثْلَهُ.

[٢٥٣٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ الْحَافِظُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ، نا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَنْ تَرَكَ مِنْ نُسُكِهِ شَيْئًا فَلْيُهْرِقْ دَمًا.

سعید بن جبیرؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس نے اپنی قربانی میں سے کچھ چھوڑ دیا تو اسے چاہیے کہ وہ ایک جانور قربان کرے۔

[٢٥٣٧]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، نا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَتْنَا كَرَامَةُ بِنْتُ الْحُسَيْنِ الْمَازِنِيَّةُ، قَالَتْ: سَمِعْتُ أَبِي، يَذْكُرُ عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ بِمِنًى أَوْسَطَ أَيَّامِ الْأَضْحَى، يَعْنِي الْغَدَ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ. ❶

سیدنا کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قربانی کے ایام کے وسط میں منیٰ کے مقام پر خطبہ دیا، یعنی قربانی کے روز صبح کے وقت۔

[٢٥٣٨]...... نا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، نا الدَّقِيقِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا شَرِيكٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّمَا التَّكْفِيرُ فِي الْعَمْدِ، وَإِنَّمَا غَلَّظُوا فِي الْخَطَأِ لِئَلَّا يَعُودُوا.

سعید بن جبیرؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کفارہ تو صرف جان بوجھ کر (کوئی عمل چھوڑنے) میں دیا جاتا ہے اور غلطی سے کوئی کام رہ جانے میں سخت حکم اس لیے ہے تا کہ وہ دوبارہ ایسا نہ کریں۔

[٢٥٣٩]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا حَسَّانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: نا إِبْرَاهِيمُ الصَّائِغُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الضَّبُعِ: ((إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ جَزَاءُ كَبْشٍ مُسِنٍّ وَتُؤْكَلُ)). ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لگڑ بگڑ کے متعلق فرمایا: جب مُحرم اس کا شکار کرے تو اس کا کفارہ ایک دو دانت والا مینڈھا ہے، جو کھایا جائے گا۔ (لگڑ بگڑ ایک جنگلی جانور ہے، جو کہ حلال ہے۔ اسے لگڑ بھگا بھی کہتے ہیں)۔

[٢٥٤٠]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

عبدالرحمان بن ابو عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٤٠١

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٥٣ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٤٧٢

عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ، ثنا يَحْيَى بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الضَّبُعِ، فَقَالَ: فِيهَا كَبْشٌ، فَقُلْتُ: فَرِيضَةٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، كَذَا قَالَ: فَرِيضَةٌ. ❶

بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے لگڑ بگڑ (کو حالتِ احرام میں شکار کرنے) کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: اس میں ایک مینڈھا (کفارہ) ہے۔ میں نے پوچھا: کیا یہ فرض ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے یہ حکم رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں، آپ ﷺ نے اسی طرح فرمایا تھا کہ یہ فرض ہے۔

[٢٠٤١]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْقِرْمِيسِينِيُّ، نا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَّادٍ الرَّمْلِيُّ، نا ابْنُ أَبِي السَّرِيِّ، نا الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الضَّبُعُ صَيْدٌ))، وَجَعَلَ فِيهَا كَبْشًا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لگڑ بگڑ: شکار ہے۔ اور آپ ﷺ نے اس (کے کفارے) میں ایک مینڈھا مقرر کیا۔

[٢٠٤٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قُلْتُ: أَيُؤْكَلُ الضَّبُعُ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: أَسَمِعْتَ ذٰلِكَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ. ❸

عبدالرحمان بن ابوعمار سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا لگڑ بگڑ کو کھایا جا سکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے کہا: کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[٢٠٤٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا قَبِيصَةُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ، قَالَ: سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الضَّبُعِ، فَقُلْتُ: صَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: آكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: سَمِعْتَ رَسُولَ

ابن ابی عمار بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے لگڑ بگڑ کے متعلق سوال کیا کہ کیا وہ شکار ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے پوچھا: کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

---

❶ مسند أحمد: ١٤١٦٥، ١٤٤٢٥، ١٤٤٤٩۔صحيح ابن حبان: ٣٩٦٤، ٣٩٦٥۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٤٦٥، ٣٤٦٦، ٣٤٦٧

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ١٨٣

❸ سنن أبي داود: ٣٨٠١۔سنن ابن ماجه: ٣٠٨٥۔جامع الترمذي: ٨٥١۔سنن النسائي: ٥/ ١٩١

اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ .

عبدالرحمان بن ابوعمار بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے لگڑ بگڑ کے متعلق سوال کیا کہ کیا میں اسے کھا سکتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے پوچھا: کیا یہ شکار ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: کیا آپ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[٢٥٤٤]...... نـا أَبُـو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا عَلَّانُ بْنُ الْـمُـغِيـرَةِ، نـا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّـوبَ ، نـا إِسْـمَـاعِيلُ بْـنُ أُمَيَّةَ ، وَابْنُ جُرَيْجٍ ، وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ ، أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَخْبَرَهُمْ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمَّارٍ ، أَنَّهُ سَـأَلَ جَـابِـرًا عَـنِ الـضَّبُعِ قَالَ: آكُلُهَا؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُـلْـتُ: أَصَيْدٌ هِيَ؟ قَالَ: نَعَمْ ، قُلْتُ: سَمِعْتَ ذَالِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے لگڑ بگڑ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شکار ہے۔ اور جب کوئی مُحرم اس کا شکار کرے گا تو آپ ﷺ نے اس میں ایک مینڈھا (بہ طورِ کفارہ ادا کرنا) مقرر فرمایا ہے۔

[٢٥٤٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا أَبُو كُـرَيْـبٍ ، نا قَبِيصَةُ ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِـي عَـمَّـارٍ ، عَـنْ جَـابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الضَّبُعِ ، فَقَالَ: ((هِيَ صَيْدٌ)) ، وَجَعَلَ فِيهَا إِذَا أَصَابَهَا الْمُحْرِمُ كَبْشًا .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے لگڑ بگڑ کے بارے میں فرمایا: جب مُحرم اس کا شکار کرے تو (اس کا کفارہ) ایک مینڈھا ہے، ہرن (کے شکار) میں ایک بکری ہے، خرگوش میں ایک سال تک کی عمر والا بھیڑ یا بکری کا بچہ ہے اور چوہے (کو مارنے) میں بھیڑ یا بکری کا موٹا اور بڑا بچہ (بہ طورِ کفارہ عائد ہوتا) ہے۔ موٹے اور بڑے بچے سے مراد وہ ہے جو چرتا ہو۔ (یـربـوع سے مراد چوہے کی ایک خاص قسم ہے، اس قسم کے چوہے کی اگلی ٹانگیں چھوٹی اور پچھلی لمبی ہوتی ہیں)۔

[٢٥٤٦]...... حَـدَّثَـنَـا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نـا أَبُـو كُـرَيْبٍ ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ ، عَنِ الْأَجْلَحِ ، عَنْ أَبِـي الـزُّبَيْـرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ فِي الضَّبُعِ: ((إِذَا أَصَابَهُ الْمُحْرِمُ كَبْشٌ وَفِي الظَّبْيِ شَاةٌ وَفِـي الْأَرْنَـبِ عَـنَاقٌ وَفِي الْيَرْبُوعِ جَفْرَةٌ)) . قَالَ: وَالْجَفْرَةُ الَّتِي قَدِ ارْتَعَتْ .

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لگڑ بگڑ (کے شکار) میں ایک مینڈھے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یعقوب نے ہم سے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا ہے۔

[٢٥٤٧]...... نـا أَبُـو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، نا يَعْقُوبُ بْـنُ إِبْـرَاهِيـمَ ، نا هِشَامٌ ، نا مَنْصُورٌ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قُضِيَ فِي الضَّبُعِ بِكَبْشٍ . كَذَا قَالَ لَنَا يَعْقُوبُ: قَضَى .

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حرم کے کبوتروں کے بارے میں فرمایا: کبوتر (کے شکار) میں ایک

[٢٥٤٨]...... نـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا عَبَّـادُ بْـنُ يَـعْقُوبَ ، نا أَبُو مَلَكٍ الْجَنْبِيُّ ، عَنْ عَبْدِ

الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي حَمَامِ الْحَرَمِ: فِي الْحَمَامِ شَاةٌ، وَفِي بَيْضَتَيْنِ دِرْهَمٌ، وَفِي النَّعَامَةِ جَزُورٌ، وَفِي الْبَقَرَةِ بَقَرَةٌ، وَفِي الْحِمَارِ بَقَرَةٌ. ❶

بکری (بہ طورِ فدیہ ادا کرنا) ہوگی، دو انڈوں میں ایک درہم ہے، شتر مرغ میں ایک اونٹ ہے، گائے میں ایک گائے اور گدھے (کو مارنے) میں بھی ایک گائے (بہ طورِ فدیہ ادا کرنا لازم) ہے۔

[٢٥٤٩]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ بَزِيعٍ، نا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ، نا أَبُو مَرْيَمَ، حَدَّثَنِي الْأَجْلَحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الظَّبْيِ شَاةً، وَفِي الضَّبُعِ كَبْشًا، وَفِي الْأَرْنَبِ عَنَاقًا، وَفِي الْيَرْبُوعِ جَفْرَةً. فَقُلْتُ لِابْنِ الزُّبَيْرِ: وَمَا الْجَفْرَةُ؟ قَالَ: الَّتِي قَدْ فُطِمَتْ وَرَعَتْ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہرن (کے شکار) میں ایک بکری (کفارے) کا، لگڑ بگڑ میں ایک مینڈھے کا، خرگوش میں ایک سال تک کی عمر والا بھیڑ یا بکری کے بچے کا اور چوہے (کو مارنے) میں بھیڑ یا بکری کے موٹے اور بڑے بچے (کی ادائیگی) کا فیصلہ فرمایا۔ میں نے ابن زبیر سے پوچھا: بھیڑ یا بکری کے موٹے اور بڑے بچے سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے فرمایا: وہ بچہ جس کا دودھ چھڑا دیا گیا ہو اور وہ چرنے لگ گیا ہو۔

[٢٥٥٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِي بَيْضِ نَعَامٍ أَصَابَهُ مُحْرِمٌ بِقَدْرِ ثَمَنِهِ. ❸

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے شتر مرغ کے انڈے کے بارے میں؛ کہ جسے مُحرم اٹھا لیتا ہے، اس کی قیمت کے بہ مقدار ادائیگی کا فیصلہ فرمایا۔

[٢٥٥١]..... وَنا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، بِهٰذَا وَقَالَ: بِقِيمَتِهِ.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے، البتہ اس میں (بِقَدْرِ ثَمَنِهِ کی بہ جائے) بِقِيمَتِهِ کے الفاظ بیان کیے ہیں۔

[٢٥٥٢]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيِّبِيُّ، نا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ، نا أَبِي، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ شَيْخٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ

ایک انصاری بزرگ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی اپنی سواری پر احرام باندھے ہوئے تھا تو وہ شتر مرغ کے پاس آیا اور اس کے کچھ انڈے اٹھا لیے، جو اس کے ہاتھوں میں سے گر (کر ٹوٹ) گئے۔ تو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اس کو یہ فتویٰ

❶ السنن الکبری للبیہقی: ٢/ ١٨٢

❷ الموطأ: ١٢٤٤۔مسند الشافعی: ١/ ٣٣٠۔مصنف عبد الرزاق: ٨٢٢٤۔السنن الکبری للبیہقی: ٥/ ١٨٣

❸ مصنف عبد الرزاق: ٨٣٠٢

أَنَّ رَجُلًا كَانَ مُحْرِمًا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَأَتَى عَلَى أُدْحِيِّ نَعَامَةٍ، فَأَصَابَ مِنْ بَيْضِهَا فَسَقَطَ فِي يَدَيْهِ، فَأَفْتَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَشْتَرِيَ بَنَاتِ مَخَاضٍ فَيَضْرِبُهُنَّ فَمَا أَنْتَجَ مِنْهُنَّ أَهْدَاهُ إِلَى الْبَيْتِ وَمَا لَمْ يُنْتِجْ مِنْهُنَّ أَجْزَأَ عَنْهُ لِأَنَّ الْبَيْضَ مِنْهُ مَا يَصْلُحُ وَمِنْهُ مَا يَفْسُدُ، قَالَ: فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا أَفْتَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((قَدْ قَالَ عَلِيٌّ مَا قَالَ فَهَلْ لَكَ فِي الرُّخْصَةِ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَإِنَّ فِي كُلِّ بَيْضَةِ نَعَامٍ إِطْعَامُ مِسْكِينٍ أَوْ صَوْمُ يَوْمٍ)). ❶

دیا کہ وہ ایک سالہ اونٹنیاں خریدے اوران کی جفتی کرائے، پھر ان سے جو بچے پیدا ہوں گے انہیں وہ بیت اللہ کی جانب ہدیہ کر دے اوران میں سے جو بچے جنم نہیں دیں گی تو وہ اس سے کفایت کر جائے گا، اس لیے کہ اس کے انڈے کچھ ٹھیک ہوتے ہیں اور کچھ خراب بھی ہو جاتے ہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر وہ آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ کو سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے فتوے سے مطلع کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی نے جو کہا سو کہا، اب کیا تم رخصت چاہتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: شترمرغ کے ہر انڈے کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا یا ایک دن کا روزہ رکھنا (اس کا کفارہ) ہے۔

[٢٥٥٣]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى الْمَدَائِنِيُّ، نا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ، نا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ هَجَرَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٢٥٥٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّيْرَفِيُّ، نا يَزِيدُ، أنا ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ.

اسی حدیث کی ایک اور سند کا ذکر ہے۔

[٢٥٥٥]..... وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَجُلًا أَوْطَأَ بَعِيرُهُ أُدْحِيَّ نَعَامَةٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَأَتَى عَلِيًّا يَذْكُرُ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ: عَلَيْكَ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ ضَرِيبُ نَاقَةٍ أَوْ جَنِينُ نَاقَةٍ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذَالِكَ،

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے اونٹ نے شترمرغ کے بچے روند ڈالے تو وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اوران سے اس معاملے کا ذکر کرنے لگا، تو انہوں نے فرمایا: تجھ پر جفتی والی ایک اونٹنی یا اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچہ لازم آتا ہے۔ پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: علی نے اس بارے میں جو کہا؛ سو کہا، لیکن تم رخصت پر عمل کر لو، تم پر ہر انڈے کے

❶ مسند أحمد: ٢٠٥٨٢

فَقَالَ لَهُ: ((قَدْ قَالَ عَلِيٌّ فِيهَا مَا قَالَ وَلٰكِنْ هَلُمَّ إِلَى الرُّخْصَةِ عَلَيْكَ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ صِيَامُ يَوْمٍ، أَوْ إِطْعَامُ مِسْكِينٍ)). ❶

بدلے میں ایک دِن کا روزہ یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا عائد ہوتا ہے۔

[٢٥٥٦]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْمَحَامِلِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، أَنَّ رَجُلًا أَوْطَأَ بَعِيرَهُ أُدْحِيَّ نَعَامَةٍ، فَسَأَلَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَ: عَلَيْكَ لِكُلِّ بَيْضَةٍ ضِرَابُ نَاقَةٍ، أَوْ جَنِينُ نَاقَةٍ، فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: ((قَدْ قَالَ مَا سَمِعْتَ هَلُمَّ إِلَى الرُّخْصَةِ عَلَيْكَ لِكُلِّ بَيْضَةٍ صِيَامُ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مِسْكِينٍ)).

معاویہ بن قرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے اونٹ نے شتر مرغ کے بچوں کو روند ڈالا، تو اس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اس کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تجھ پر ہر انڈے کے بدلے میں ایک جفتی کے قابل اونٹنی یا اونٹنی کے پیٹ میں موجود بچہ (کفارہ) پڑتا ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف گیا اور آپ کو اس جواب سے مطلع کیا جو علی رضی اللہ عنہ نے بتایا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی نے جو کہا وہ تم نے سن لیا ہے، اب تم رخصت کی طرف آؤ، تم پر ہر انڈے کے بدلے میں ایک دِن کا روزہ یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا عائد ہوتا ہے۔

[٢٥٥٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَنا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ الْمُقْرِءُ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، ثنا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ، نا الْوَلِيدُ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فِي بَيْضَةِ نَعَامٍ صِيَامُ يَوْمٍ أَوْ إِطْعَامُ مِسْكِينٍ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شتر مرغ کے انڈے (کے کفارے) میں ایک دِن کا روزہ رکھنا یا ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہے۔

[٢٥٥٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا عَبَّاسُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْأَزْهَرِ، نا دُحَيْمٌ، نا الْوَلِيدُ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند سے اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٢٥٥٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا أَبُو سَعِيدٍ، نا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنْ مَنْ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ

یہی حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ١٣

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٢٠٧

عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

[٢٥٦٠]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَائِيُّ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((فِي بَيْضَةِ نَعَامٍ كَسَرَهُ رَجُلٌ مُحْرِمٌ صِيَامُ يَوْمٍ فِي كُلِّ بَيْضَةٍ)). قَالَ أَبُو خَالِدٍ: فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ صِيَامُ يَوْمٍ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شترمرغ کے اس انڈے کے فدیے میں؛ کہ جسے مُحرم آدمی توڑ دیتا ہے، ہر انڈے کے بدلے میں ایک دِن کا روزہ رکھنا ہے۔ ابوخالد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ شترمرغ کے انڈے (کے فدیے) میں، جسے مُحرم توڑ دیتا ہے، ایک دِن کا روزہ رکھنا ہے۔

[٢٥٦١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَّانَ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْإِسْمَاعِيلِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا أَبُو قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَكَمَ فِي بَيْضِ النَّعَامِ كَسَرَهُ رَجُلٌ مُحْرِمٌ صِيَامَ يَوْمٍ لِكُلِّ بَيْضَةٍ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے شترمرغ کے ان انڈوں کے بارے میں کہ جنہیں مُحرم شخص توڑ دے، یہ فیصلہ فرمایا کہ وہ ہر انڈے کے بدلے میں ایک دِن کا روزہ رکھے۔

[٢٥٦٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ، نا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ، ثنا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ غُرَابٍ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ أَبِي الْمُهَزِّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْضِ النَّعَامِ يُصِيبُهُ الْمُحْرِمُ ثَمَنُهُ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے شترمرغ کے انڈے کا کفارہ روایت کرتے ہیں جسے مُحرم نے توڑ دیا ہو، کہ وہ اس کی قیمت ادا کرے۔

[٢٥٦٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، ثنا عَفَّانُ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْمٍ أَصَابُوا ضَبُعًا، قَالَ: عَلَيْهِمْ كَبْشٌ يَتَخَارَجُونَهُ بَيْنَهُمْ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ایسے لوگوں کے بارے میں؛ کہ جو لگڑ بگڑ کا شکار کریں، فرماتے ہیں کہ ان پر ایک مینڈھا (کفارہ) لازم آتا ہے جس کا خرچ وہ اپنے درمیان برابر تقسیم کریں گے۔

[٢٥٦٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ

بنوہاشم کے آزاد کردہ غلام عمار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن

❶ المراسيل لأبي داود: ١٣٨

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٢٠٧

بْـنُ مَـنْـصُـورٍ، نـا يَـزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَـنْ عَـمَّارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، أَنَّ مَوَالِيَ لِابْـنِ الـزُّبَيْرِ أَحْرَمُوا إِذْ مَرَّتْ بِهِمْ ضَبُعٌ فَجَذَفُوهَا بِـعِـصِيِّهِمْ فَأَصَابُوهَا، فَوَقَعَ فِي أَنْفُسِهِمْ فَأَتَوْا ابْنَ عُمَرَ فَذَكَرُوا ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ: عَلَيْكُمْ كَبْشٌ، قَالُوا: عَـلَـى كُلِّ وَاحِدٍ مِنَّا كَبْشٌ؟ قَالَ: إِنَّكُمْ لَمُغَزَّزٌ بِكُمْ عَلَيْكُمْ جَمِيعًا كُلُّكُم كَبْشٌ. قَالَ: اللُّغَوِيُّونَ: قَوْلُهُ: إِنَّكُمْ لَمُغَزَّزٌ بِكُمْ: أَيْ لَمُشَدَّدٌ عَلَيْكُمْ إِذًا.

زبیر رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلاموں نے احرام باندھا ہوا تھا تو ان کے پاس سے ایک لگڑ بگڑ گزرا، تو وہ اپنی لاٹھیاں لے کر اس کے پیچھے بھاگ کھڑے ہوئے اور اسے پکڑ لیا۔ پھر ان کے دِل میں کھٹکا سا لگا (کہ کہیں ہم نے ناجائز تو نہیں کیا؟) چنانچہ وہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آئے اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا، تو انہوں نے فرمایا: تم پر ایک مینڈھا کفارہ پڑتا ہے۔ انہوں نے کہا: کیا ہم میں سے ہر ایک پر ایک ایک مینڈھا؟ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً تم خود پر تھوڑے جرم کے بدلے میں زیادہ سزا لادنا چاہ رہے ہو، تم سب کے سب پر صرف ایک مینڈھا لازم آتا ہے۔ اہل لغت کہتے ہیں کہ آپ کا یہ فرمانا کہ ''یقیناً تم خود پر تھوڑے جرم کے بدلے میں زیادہ سزا لادنا چاہ رہے ہو'' اس کا مطلب ہے کہ اس صورت میں تم پر بہت سختی ہو جائے گی۔

[٢٥٦٥]..... حَدَّثَـنَـا أَبُـو مُـحَـمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا يُوسُفُ بْـنُ مُـوسَـى الْـقَـطَّـانُ، نـا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَـانِـيِّ، عَـنْ زِيَـادِ بْـنِ عِلَاقَةَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ شَـرِيكٍ، قَـالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَاجًّا فَـكَانَ النَّاسُ يَأْتُونَهُ فَمِنْ قَائِلٍ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَـعَيْـتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ، أَوْ أَخَّرْتُ شَيْئًا أَوْ قَدَّمْتُ شَيْـئًـا، فَـكَـانَ يَـقُولُ لَهُمْ: ((لَا حَرَجَ إِلَّا رَجُلٌ اقْتَرَضَ عِرْضَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ وَهُوَ ظَالِمٌ فَذَاكَ الَّذِي حَـرِجَ وَهَلَكَ)). وَلَمْ يَقُلْ: سَعَيْتُ قَبْلَ أَنْ أَطُوفَ إِلَّا جَرِيرٌ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ. ❶

سیدنا اُسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کرنے نکلا، تو لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے، کوئی کہتا: اے اللہ کے رسول! میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی ہے، یا (کہتا کہ) میں نے ایک چیز کو مؤخر کر دیا ہے، یا ایک چیز کو پہلے کر لیا ہے۔ تو آپ ﷺ انہیں یہی فرمایا کرتے کہ کوئی گناہ نہیں ہے، مگر جو کوئی ظلم کرتے ہوئے کسی مسلمان کی عزت کو اُچھالے (یعنی غیبت اور طعن و تشنیع کرے) تو اس نے گناہ کمایا اور ہلاک و برباد ہو گیا۔
یہ الفاظ کہ ''میں نے طواف کرنے سے پہلے سعی کر لی ہے'' صرف جریر نے شیبانی سے روایت کیے ہیں۔

[٢٥٦٦]..... نـا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْـلَـى، ثـنـا سُـفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَـى بْـنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَـأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَجُـلٌ فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: میں نے (قربانی کا جانور) ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے (میرے لیے کیا حکم ہے؟) تو

❶ مسند أحمد: ١٨٤٥٤

أَذْبَحَ، قَالَ: ((اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ آخَرُ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)). ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: اب ذبح کرلو، کوئی حرج نہیں ہے۔ ایک اور آدمی نے کہا: میں نے رمی سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کرلیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اب رمی کرلو، کوئی حرج نہیں ہے۔

[٢٥٦٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو الْأَزْهَرِ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا أَبِي، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: وَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَطَفِقَ نَاسٌ يَسْأَلُونَهُ، فَيَقُولُ الْقَائِلُ مِنْهُمْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَكُنْ أَشْعُرُ أَنَّ الرَّمْيَ قَبْلَ النَّحْرِ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، وَطَفِقَ آخَرُ يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي لَمْ أَشْعُرْ أَنَّ النَّحْرَ قَبْلَ الْحَلْقِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، فَيَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((انْحَرْ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: فَمَا سَمِعْتُهُ يَوْمَئِذٍ يُسْأَلُ عَنْ أَمْرٍ مِمَّا يَنْسَى الْمَرْءُ أَوْ يَجْهَلُ مِنْ تَقْدِيمِ الْأُمُورِ بَعْضِهَا قَبْلَ بَعْضٍ وَأَشْبَاهِهَا إِلَّا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((افْعَلْهُ وَلَا حَرَجَ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ قربانی کے روز اپنی سواری پر ٹھہرے ہوئے تھے کہ لوگ آپ سے سوالات کرنے لگے۔ ان میں ایک کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم نہیں تھا کہ رمی کا عمل قربانی سے پہلے کرنا ہے، تو میں رمی سے پہلے قربانی کر بیٹھا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمی کرلو، کوئی حرج نہیں ہے۔ دوسرا آدمی آ کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے معلوم نہیں تھا کہ قربانی؛ سرمنڈوانے سے پہلے کرنی ہے، تو میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈوالیا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے: قربانی کر لو، کوئی حرج نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس دن کسی بھی کام کے بارے میں ایسا جو بھی سوال ہوتا سنا کہ آدمی سے بھول ہوگئی ہو، یا وہ لاعلمی میں کچھ امور کو دوسروں سے پہلے کر بیٹھا ہو، یا اس جیسے دیگر جو بھی مسائل تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے متعلق یہی فرمایا کہ اب کرلو، کوئی حرج نہیں ہے۔

[٢٥٦٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

مذکورہ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٥٦٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو الْأَزْهَرِ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالُوا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِمِنًى وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ فَجَاءَهُ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منیٰ میں دیکھا کہ آپ اپنی اونٹنی پر تشریف فرما تھے تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً میں سمجھتا تھا کہ قربانی سے پہلے سرمنڈوانا ہے، لہٰذا میں نے قربانی کرنے سے پہلے سرمنڈوالیا تو آپ ﷺ

❶ مسند أحمد: ٦٤٨٤، ٦٤٨٩، ٦٨٠٠

رَجُلٌ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ النَّحْرِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَنْحَرَ، قَالَ: ((انْحَرْ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: وَجَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ أَظُنُّ الْحَلْقَ قَبْلَ الرَّمْيِ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ قَدَّمَهُ رَجُلٌ وَلَا أَخَّرَهُ إِلَّا قَالَ: ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)). كَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَزَادَ ابْنُ أَبِي حَفْصَةَ فِي حَدِيثِهِ: أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ وَأَرَاهُ وَهَمَ فِيهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

نے فرمایا: قربانی کرلو، کوئی حرج نہیں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً میں سمجھتا تھا کہ رمی سے پہلے سر منڈوانا ہے، چنانچہ میں نے رمی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کرلو، کوئی حرج نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اس دن کسی بھی عمل کے متعلق ایسا جو بھی سوال ہوتا سنا کہ آدمی نے اسے پہلے کرلیا ہو یا بعد میں کیا ہو، تو آپ ﷺ نے (اس کے جواب میں) یہی فرمایا کہ اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔

اسی طرح عبدالرزاق نے معمر سے یہ الفاظ بیان کیے کہ ''میں نے رمی کرنے سے پہلے سر منڈوالیا'' اور محمد بن ابی حفصہ نے زہریؒ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی، اور ابن ابی حفصہ نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا کہ ''میں رمی سے پہلے ہی منیٰ کو لوٹ گیا'' اس پر موافقت نہیں کی گئی اور میرا خیال ہے کہ انہیں اس میں وہم ہوا ہے۔ واللہ اعلم

[٢٥٧٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا أَبُو الْأَزْهَرِ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: نا رَوْحٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، وَأَتَاهُ رَجُلٌ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ وَاقِفٌ عِنْدَ الْجَمْرَةِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، ثُمَّ أَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: وَأَتَاهُ آخَرُ فَقَالَ: إِنِّي أَفَضْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: فَمَا رَأَيْتُهُ يَوْمَئِذٍ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، جب کہ آپ ﷺ جمرہ کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے تو آپ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی سر منڈوالیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کرلو، کوئی حرج نہیں۔ پھر آپ ﷺ کے پاس دوسرا آدمی آیا اور اس نے کہا: میں نے رمی کرنے سے پہلے ہی (قربانی کا جانور) ذبح کرلیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کرلو، کوئی حرج نہیں۔ پھر ایک اور آدمی آیا اور اس نے کہا: میں رمی کرنے سے پہلے ہی منیٰ کو لوٹ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کرلو، کوئی حرج نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس دن آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ سے جس بھی چیز کے متعلق سوال کیا گیا، تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔

[٢٥٧١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے

❶ صحيح البخاري: ١٧٣٦ ـ صحيح مسلم: ١٣٠٦

الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا رَوْحٌ، نا هِشَامٌ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ رَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ أَوْ ذَبَحَ أَوْ نَحَرَ وَأَشْبَاهِ هَذَا فِي التَّقْدِيمِ وَالتَّأْخِيرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ)). ❶

نحر کے روز ایسے آدمی کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے رمی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا، یا (قربانی کا جانور) ذبح کر لیا، یا تقدیم وتاخیر سے متعلقہ اس جیسے دیگر مسائل، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

[٢٥٧٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا رَوْحٌ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، نا عَطَاءٌ، وَغَيْرُهُ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لِرَجُلٍ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ الْحَلْقُ مِنَ الرَّمْيِ وَالرَّمْيُ مِنَ الْحَلْقِ))، وَرَجُلٌ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ النَّحْرُ مِنَ الرَّمْيِ وَالرَّمْيُ مِنَ النَّحْرِ))، وَقَالَ: رَجُلٌ آخَرُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَحْلِقَ، قَالَ: ((احْلِقْ وَلَا حَرَجَ النَّحْرُ مِنَ الْحَلْقِ وَالْحَلْقُ مِنَ النَّحْرِ)). قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: وَرَوَاهُ ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدِيثُ عَطَاءٍ هَذَا فِي أَثَرِ حَدِيثِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ فِيهِ: مَا كُنْتُ أَحْسَبُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهَؤُلَاءِ الثَّلَاثِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا حَرَجَ))، وَفِي هَذِهِ الثَّلَاثِ: الْحَلْقُ قَبْلَ الرَّمْيِ.

عطاء رحمہ اللہ وغیرہ نے نبی ﷺ سے ایک آدمی کے لیے تین امور بیان کیے ہیں: ایک آدمی نے رمی سے پہلے سر منڈوا لیا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کر لو؛ کوئی حرج نہیں، سر منڈوانا؛ رمی سے ہے اور رمی؛ سر منڈوانے سے ہے۔ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کر لو؛ کوئی حرج نہیں، قربانی؛ رمی سے ہے اور رمی؛ قربانی سے ہے۔ ایک اور آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے سر منڈوانے سے پہلے قربانی کر لی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سر منڈوا لو؛ کوئی حرج نہیں، قربانی کرنا سر منڈوانے سے ہے اور سر منڈوانا قربانی کرنے سے ہے۔

ہم سے ابوبکر نے کہا: اس حدیث کو ابن جریج نے روایت کیا۔ عطاء کی یہ حدیث ابن شہاب کی حدیث کے مفہوم میں ہی ہے جو انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے روایت کی، انہوں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ کے حوالے سے روایت کیا کہ اس دوران کہ آپ نحر کے روز خطبہ دے رہے تھے۔۔ پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی، اور اس میں (یہ الفاظ بیان کیے کہ) اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں سمجھتا تھا کہ یہ تینوں کام اس کام سے پہلے ہوتے ہیں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں ہے۔ اور ان تین کاموں میں رمی سے پہلے سر منڈوانا بھی ہے۔

❶ صحيح البخاري: ١٧٢١- صحيح مسلم: ١٣٠٧- سنن أبي داود: ١٩٨٣- سنن ابن ماجه: ٣٠٥٠- سنن النسائي: ٥/ ٢٧٢- مسند أحمد: ١٨٥٧- شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٦٠١٧- صحيح ابن حبان: سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نحر کے

[٢٥٧٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو الْأَزْهَرِ، قَالَا: نا رَوْحٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ، حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ، قَالَ: كُنْتُ أَحْسَبُ أَنَّ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ آخَرُ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسَبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَّ كَذَا قَبْلَ كَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ))، فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: ((افْعَلْ وَلَا حَرَجَ)). قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: مَا وَجَدْتُ: يَخْطُبُ إِلَّا فِي حَدِيثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَهُوَ حَسَنٌ. ❶

روز خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو اسی دوران ایک آدمی نے اُٹھ کر آپ سے کہا: میں سمجھتا تھا کہ فلاں فلاں کام فلاں فلاں کام سے پہلے ہوتا ہے۔ پھر دوسرا آدمی اُٹھا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں سمجھتا تھا کہ یہ تینوں کام اس سے پہلے ہوتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔ اس روز آپ ﷺ سے جس بھی کام کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ اب کرلو، کوئی حرج نہیں۔
ابوبکر نے ہم سے کہا: مجھے ''خطبہ ارشاد فرما رہے تھے'' کے الفاظ صرف ابن جریج کی زہری سے روایت کردہ حدیث میں ہی ملے ہیں، اور وہ حسن ہے۔

[٢٥٧٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْفَحَّامُ، نا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ يَوْمَ النَّحْرِ عَنْ مَنْ قَدَّمَ شَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ وَشَيْئًا قَبْلَ شَيْءٍ، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ ((لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے نحر کے روز ایسے شخص کے متعلق سوال کیا گیا کہ جس نے کسی ایک عمل کو دوسرے سے پہلے کرلیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو اُٹھایا (اور فرمایا:) کوئی حرج نہیں، کوئی حرج نہیں۔

[٢٥٧٥]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، حَدَّثَنِي خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسْأَلُ فَيَقُولُ: ((لَا حَرَجَ))، فَقَالَ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: ((لَا حَرَجَ))، قَالَ: رَمَيْتُ بَعْدَمَا أَمْسَيْتُ، قَالَ: ((لَا حَرَجَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے (کسی عمل کی تقدیم و تاخیر کے متعلق) سوال کیا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے: کوئی حرج نہیں۔ ایک آدمی نے کہا: میں نے (قربانی کا جانور) ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔ ایک نے کہا: میں نے شام ہونے کے بعد رمی کی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں۔

---

❶ سلف برقم: ٢٥٦٦

❷ مسند أحمد: ١٨٥٨، ٢٦٤٨، ٢٨٣٢

[٢٥٧٦]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، فَقَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ))، قَالَ: إِنِّي ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: ((ارْمِ وَلَا حَرَجَ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی کرنے سے پہلے طوافِ زیارت کر لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے رمی کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔ اس نے کہا: میں نے رمی کرنے سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کر لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رمی کر لو، کوئی حرج نہیں۔

[٢٥٧٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((ابْدَءُوا بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ تَعَالَى بِهِ)) ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرة:١٥٨). ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم بھی اسی سے ابتداء کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ ''یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' (یعنی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ''صفا'' کا ذکر پہلے کیا ہے، اس لیے تم سعی کی ابتداء صفا سے کرو)۔

[٢٥٧٨]...... نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمُؤَذِّنُ، أنا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى، نا قَبِيصَةُ، نا سُفْيَانُ، مِثْلَهُ سَوَاءً.

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

[٢٥٧٩]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الزَّمْرَاثِيُّ، نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا دَنَا مِنَ الصَّفَا قَرَأَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرة:١٥٨) فَابْدَءُوا بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ صفا کے قریب گئے تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ ''یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' (اور فرمایا:) تم بھی اسی سے ابتداء کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے صفا سے (سعی کی) ابتداء کی۔

[٢٥٨٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا،

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

---

❶ سلف برقم: ٢٥٧١

❷ صحيح مسلم: ١٢١٨ ـ سنن أبي داود: ١٩٠٥ ـ جامع الترمذي: ٨٥٦ ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٧٤ ـ سنن النسائي: ٥/ ٢٣٩ ـ مسند أحمد: ١٤٤٤٠، ١٥١٧٠ ـ صحيح ابن حبان: ٣٩٤٤

نا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: نا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ابْدَءُوا بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرة:١٥٨)، فَرَقَى عَلَى الصَّفَا حَتّٰى نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ.

فرمایا: تم اسی سے ابتداء کرو جس سے اللہ تعالیٰ نے ابتداء کی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ﴾ ''یقیناً صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔'' پھر آپ ﷺ صفا پر چڑھ گئے، یہاں تک کہ آپ نے بیت اللہ کی جانب نظر ڈالی۔

[٢٥٨١]...... نا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ أَبُو هِشَامٍ الْهَمْدَانِيُّ، نا حَجَّاجٌ، عَنْ عَطَاءٍ، وَابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، وَعَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ دَخَلَ مَكَّةَ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ، وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَّ، وَلَمْ يَسْتَلِمْ غَيْرَهُمَا مِنَ الْأَرْكَانِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ جس وقت مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے حجر اسود اور رُکن یمانی کا استلام کیا، اور ان دو کے علاوہ کسی رُکن کا استلام نہیں کیا۔

[٢٥٨٢]...... حَدَّثَنَا ابْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ إِمْلَاءً، نا الْحَسَنُ بْنُ عِيسَى النَّيْسَابُورِيُّ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنِي مَعْرُوفُ بْنُ مُشْكَانَ، أَخْبَرَنِي مَنْصُورُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أُمِّهِ صَفِيَّةَ، قَالَتْ: أَخْبَرَتْنِي نِسْوَةٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ اللَّائِي أَدْرَكْنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قُلْنَ: دَخَلْنَا دَارَ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ فَاطَّلَعْنَا مِنْ بَابٍ مُقَطَّعٍ، فَرَأَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَشْتَدُّ فِي الْمَسْعَى حَتّٰى إِذَا بَلَغَ زُقَاقَ بَنِي فُلَانٍ - مَوْضِعًا قَدْ سَمَّاهُ مِنَ الْمَسْعَى - اسْتَقْبَلَ النَّاسَ، وَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ اسْعَوْا، فَإِنَّ السَّعْيَ قَدْ كُتِبَ عَلَيْكُمْ)).

بنو عبدالدار کی وہ خواتین جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا زمانہ مبارک دیکھا ہے، بیان کرتی ہیں کہ ہم ابن ابی حسین کے گھر میں داخل ہوئیں تو ہم نے ٹوٹے ہوئے دروازے میں سے جھانک کر دیکھا تو رسول اللہ ﷺ سعی کے مقام پر دوڑ رہے تھے، یہاں تک کہ جب آپ زقاق بنی فلاں پر پہنچے (یہ ایک جگہ ہے جس کا نام راوی نے سعی کرنے کی جگہ میں لیا ہے) تو آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف رُخ کیا اور فرمایا: اے لوگو! سعی کرو، کیونکہ یقیناً سعی کو تم پر فرض کیا گیا ہے۔

[٢٥٨٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ الْحَجَبِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ بَرَّةَ بِنْتِ أَبِي تَجْرَاةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ

سیدہ برہ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، جب آپ سعی کے مقام پر پہنچے تو فرمایا: سعی کرو، کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کو فرض کیا ہے۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ سعی کر رہے تھے، یہاں تک

حِينَ انْتَهَى إِلَى الْمَسْعَى ، قَالَ: ((اسْعَوْا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ)). فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى حَتَّى بَدَتْ رُكْبَتَاهُ مِنِ انْكِشَافِ إِزَارِهِ. ❶

کہ آپ کا تہبند ہٹ جانے کی وجہ سے آپ کے گھٹنے دِکھائی دے رہے تھے۔

[٢٥٨٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُعَاذُ بْنُ هَانِءٍ، قَالَا: نا ابْنُ الْمُؤَمَّلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْصِنٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي تَجْرَاةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَيَقُولُ: ((اسْعَوْا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ)). ❷

سیدہ حبیبہ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: سعی کرو، کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کو فرض کیا ہے۔

[٢٥٨٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، قَالَ: وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، عَنِ ابْنِ مُحَيْصِنٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ صَفِيَّةَ، عَنْ بِنْتِ أَبِي تَجْرَاةَ، قَالَتْ: دَخَلْتُ دَارَ آلِ أَبِي حُسَيْنٍ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَنَظَرْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَرَأَيْتُهُ يَسْعَى وَإِنَّ مِئْزَرَهُ لَيَدُورُ مِنْ شِدَّةِ السَّعْيِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ: إِنِّي لَأَرَى رُكْبَتَيْهِ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((اسْعَوْا فَإِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ السَّعْيَ)). ❸

سیدہ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں کچھ قریشی خواتین کے ساتھ آلِ ابی حسین کے گھر میں داخل ہوئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کی جانب دیکھا تو آپ صفا و مروہ کے درمیان سعی کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ سعی کر رہے ہیں اور تیز رفتاری کی وجہ سے آپ کا تہبند اس قدر گھوم رہا تھا کہ میں کہنے لگ گئی کہ میں نے آپ کے گھٹنوں کو دیکھ لیا ہے۔ اور میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: سعی کرو، کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر سعی کو فرض کیا ہے۔

[٢٥٨٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَيْصِنٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ بِنْتِ أَبِي

سیدہ بنت ابی تجراۃ رضی اللہ عنہا، جو کہ بنی عبدالدار کی خواتین میں سے ایک ہیں، بیان کرتی ہیں کہ میں کچھ قریشی خواتین کے ساتھ آلِ ابی حسین کے گھر میں داخل ہوئی۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی جانب دیکھنے لگیں۔۔۔ پھر انہوں نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

❶ مسند أحمد: ٢٧٣٦٧ ـ مسند الشافعي: ١/ ٣٥١

❷ مسند أحمد: ٢٧٣٦٧ ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٧٠

❸ سيتكرر برقم: ٣٩٤١

تَجْرَاةَ، إِحْدَى نِسَاءِ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ، قَالَتْ: دَخَلْتُ دَارَ آلِ أَبِي حُسَيْنٍ مَعَ نِسْوَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ نَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَتْ مِثْلَهُ. ❶

[٢٥٨٧]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، يُحَدِّثُ عَنْ وَاصِلٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ فِي خَوْخَةٍ لِي فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَرَأَيْتُهُ إِذَا أَتَى عَلَى بَطْنِ الْوَادِي يَسْعَى.

سیدہ صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے چھوٹے سے دروازے میں تھی اور رسول اللہ ﷺ کو صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھ رہی تھی، میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ وادی کے درمیان میں آئے تو سعی کرنے لگے۔

[٢٥٨٨]..... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ، نا يَحْيَى الْجَارِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْأَصْلَعِ: يُمِرُّ الْمُوسَى عَلَى رَأْسِهِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے گنجے آدمی کے بارے میں فرمایا: وہ بھی اپنے سر پر اُسترا پھیرے گا۔

[٢٥٨٩]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، نا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحٍ، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ سَعِيدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ فِي الْأَصْلَعِ: يَمُرُّ الْمُوسَى عَلَى رَأْسِهِ. قَالَ عَبْدُ الْكَرِيمِ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِي رَفَعَهُ مَرَّةً إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَرَّةً لَمْ يَرْفَعْهُ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے گنجے آدمی کے بارے میں فرمایا: وہ بھی اپنے سر پر اُسترا پھیرے گا۔
عبدالکریم کہتے ہیں: میں نے اپنی کتاب میں دیکھا کہ انہوں نے ایک مرتبہ اسے رسول اللہ ﷺ سے مرفوع بیان کیا اور ایک مرتبہ اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔

[٢٥٩٠]..... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا قُرَادٌ، وَثنا الصَّغَانِيُّ، وَنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ الْحَفَرِيُّ، وَابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، قَالُوا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، مِثْلَهُ مَوْقُوفًا.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل موقوفاً مروی ہے۔

[٢٥٩١]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ أَهَلَّ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عمرے کا احرام باندھا، پھر جب آپ ذوالحلیفہ آئے تو فرمایا: ان دونوں کا حکم ایک ہی ہے، میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے حج کو عمرے پر داخل کرلیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے ان دونوں کا ایک

❶ سیتکرر برقم: ٣٩٤٠

بِالْعُمْرَةِ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ ، قَالَ: مَا أَمْرُهُمَا إِلَّا وَاحِدٌ أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَدْخَلْتُ الْحَجَّ عَلَى الْعُمْرَةِ، فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا، وَقَالَ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ .

ہی طواف کیا اور ان دونوں کی ایک ہی سعی کی، اور فرمایا: اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ (اس حج کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آدمی حج اور عمرے کی اکٹھی نیت کرے اور دونوں کا اکٹھا احرام باندھے، پھر پہلے عمرہ کی ادائیگی کرے، اس کے بعد احرام نہ کھولے بلکہ اسی احرام میں ہی حج کے اعمال پورے کرے اور اس کے بعد احرام کھولے۔ اس کو حج قران کہتے ہیں)۔

[٢٥٩٢]..... ثنا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَأَهُ طَوَافٌ وَسَعْيٌ وَاحِدٌ وَلَا يَحِلُّ مِنْ وَاحِدٍ مِنْهُمَا حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج اور عمرے (دونوں) کا احرام باندھا؛ اسے ایک طواف اور ایک سعی ہی کفایت کر جائے گی۔ وہ ان دونوں میں سے کسی ایک سے احرام مت کھولے، یہاں تک کہ وہ ان دونوں کا اکٹھا ہی احرام کھولے۔

[٢٥٩٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ اللُّؤْلُؤِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَجْزَأَهُ طَوَافٌ وَاحِدٌ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى يَقْضِيَ حَجَّهُ ثُمَّ يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيعًا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص نے حج اور عمرے (دونوں کا اکٹھا) احرام باندھا؛ اسے ایک ہی طواف کفایت کر جائے گا، پھر وہ تب تک احرام نہ کھولے جب تک کہ اپنا حج پورا نہ کر لے، پھر وہ ان دونوں سے اکٹھا احرام کھولے۔

[٢٥٩٤]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَسَعَى لَهُمَا سَعْيًا وَاحِدًا، وَقَالَ: هٰكَذَا صَنَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ .

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج اور عمرے کو ملایا اور ان دونوں کی ایک ہی سعی کی، اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح کیا تھا۔

[٢٥٩٥]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، وَنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے حج قران کا ایک ہی طواف کیا تھا اور اس نے آپ کو حلال نہیں کیا

❶ جامع الترمذي: ٩٤٨ ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٧٥ ـ مسند أحمد: ٥٣٥٠ ـ صحيح ابن حبان: ٣٩١٥

صَاعِدٍ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الصَّيْرَفِيُّ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ لِقِرَانِهِ طَوَافًا وَاحِدًا وَلَمْ يَحِلَّهُ ذَالِكَ.

(یعنی آپ نے احرام نہیں کھولا)۔

[۲۵۹۶]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ دَخَلَ مَكَّةَ قَارِنًا فَطَافَ طَوَافًا وَسَعَى سَعْيًا لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ. ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ حِينَ قَرَنَ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما حج قران کی نیت سے مکہ میں داخل ہوئے تو آپ نے اپنے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا اور ایک ہی سعی کی۔ پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے جب حجِ قران کیا تھا تو اسی طرح کیا تھا۔

[۲۵۹۷]...... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّرَّافُ، نا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ حَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ مَعًا، وَقَالَ: سَبِيلُهُمَا وَاحِدٌ، قَالَ: فَطَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَسَعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ. لَمْ يَرْوِهِ عَنِ الْحَكَمِ غَيْرُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے حج اور عمرہ؛ دونوں کو اکٹھا کیا اور فرمایا: ان دونوں کا ایک ہی راستہ ہے۔ پھر آپ نے ان دونوں کے دو طواف کیے اور دو مرتبہ سعی کی، اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اسی طرح کیا تھا جیسے میں نے کیا ہے۔
حَکَم سے حسن بن عمارہ کے علاوہ کسی نے اسے روایت نہیں کیا اور وہ متروک الحدیث ہے۔

[۲۵۹۸]...... نا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، إِمْلَاءً، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ أَسَدٍ وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَشْكَابٍ، قَالُوا: نا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ، ح وَثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ، قَالُوا: نا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ، نا أَبِي، نا غَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ، حَدَّثَنِي لَيْثٌ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، وَطَاوُسٌ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ خود نبی ﷺ نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے عمرے اور حج کے لیے صفا و مروہ کے درمیان ایک ہی بار چکر لگائے۔

وَمُجَاهِدٌ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَطُفْ هُوَ وَلَا أَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا لِعُمْرَتِهِمْ وَحَجَّتِهِمْ. ❶

[٢٥٩٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ الْأَزْدِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، قَالَا: نا أَيُّوبُ بْنُ هَانِءٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَسَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ، وَلَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ، عَلَى طَاوُسٍ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ مُتْعَةِ الْحَجِّ، فَقَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَدِمْنَا حُجَّاجًا فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَحْلَلْنَا لَمَّا طُفْنَا وَمَا طُفْنَا لِعُمْرَتِنَا وَحَجَّتِنَا إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا. لَفْظُ أَبِي كُرَيْبٍ.

ہانی الجعفی بیان کرتے ہیں کہ میں، سلمہ بن کُہیل اور لیث بن ابی سُلیم طاؤس رحمہ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے حجِ تمتع کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: مجھ سے سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم حج کی غرض سے (مکہ) آئے تو جب ہم نے طواف کیا تو رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق احرام کھول دیا، اور ہم نے اپنے عمرے اور حج کے لیے صرف ایک ہی طواف کیا۔ یہ الفاظ ابوکریب کے ہیں۔

[٢٦٠٠]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: مَا طَافَ لَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعْيًا وَاحِدًا لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے لیے (یعنی) اپنے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کی۔

[٢٦٠١]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْعَطَّارُ، قَالَا: نا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، نا رَبَاحُ بْنُ أَبِي مَعْرُوفٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَزِيدُوا عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ يَعْنِي لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے اصحاب نے ایک طواف سے زیادہ نہیں کیا، یعنی حج اور عمرے کے لیے۔

[٢٦٠٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ، نا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ، نا الْمُحَارِبِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرے کو جمع کیا اور ان دونوں کے لیے صرف ایک ہی طواف کیا۔

❶ سنن ابن ماجه: ٢٩٧٢ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٢٤٩٨

❷ مسند أحمد: ١٤٩٤٣، ١٥٠٨٦

فَلَمْ يَطُفْ لَهُمَا إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

[٢٦٠٣]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَحَفْصُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ يُوسُفَ، نا الْحَجَّاجُ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَصْحَابَهُ لَمْ يَزِيدُوا عَلَى طَوَافٍ وَاحِدٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک طواف سے زیادہ نہیں کیا۔

[٢٦٠٤]...... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، ح وَنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، نا أَبِي، عَنِ الْحَجَّاجِ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَنَ فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا هُوَ وَأَصْحَابُهُ. وَقَالَ ابْنُ مُبَشِّرٍ: فَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى سَعْيًا هُوَ وَأَصْحَابُهُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج قران کیا تو آپ نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک ہی طواف کیا۔ ابن مبشر نے یہ الفاظ بیان کیے کہ آپ ﷺ نے اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے ایک طواف کیا اور ایک سعی کی۔

[٢٦٠٥]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ، نا إِسْحَاقُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: مَا طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرے کے لیے صرف ایک ہی طواف کیا۔

[٢٦٠٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْيَمَانِ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَنَ مِنْ بَيْنِ أَصْحَابِهِ وَطَافَ طَوَافًا وَاحِدًا، وَأَحَلَّ أَصْحَابُهُ بِعُمْرَةٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کے درمیان حج قران کیا اور ایک ہی طواف کیا، جبکہ آپ ﷺ کے صحابہ نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا تھا۔

[٢٦٠٧]...... ثنا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، ثنا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، ثنا أَبُو خَالِدٍ الْأُمَوِيُّ، نا أَبُو سَعْدٍ الْبَقَّالُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَيْهِ تُقُبِّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا وَاسْتَبْشَرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى بَرًّا)). [1]

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس کی طرف سے اور ان والدین کی طرف سے وہ حج قبول کر لیا جاتا ہے، آسمانوں میں ان کی رُوحیں خوشی محسوس کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں اس (حج کرنے والے بیٹے) کو نیک وصالح اور فرمانبردار لکھ دیا جاتا ہے۔

[1] المعجم الكبير للطبراني: ٥٠٨٣

[٢٦٠٨]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ، نا صِلَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ حَجَّ عَنْ أَبَوَيْهِ أَوْ قَضَى عَنْهُمَا مَغْرَمًا بُعِثَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَبْرَارِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے والدین کی طرف سے حج کیا، یا ان کا قرض چکایا، اسے قیامت کے روز نیکوکار لوگوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

[٢٦٠٩]..... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّي، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ رَجُلٌ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ أَبِي مَاتَ وَعَلَيْهِ حَجَّةُ الْإِسْلَامِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ أَبَاكَ تَرَكَ دَيْنًا عَلَيْهِ أَقْضَيْتَهُ عَنْهُ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَاحْجُجْ عَنْ أَبِيكَ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے آپ ﷺ سے پوچھا: میرے والد کی وفات ہوگئی ہے اور ان کے ذِمے اسلام (کا فرض کردہ) حج تھا، تو کیا ان کی طرف سے میں حج کرلوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تمہارا والد کوئی قرض چھوڑ جاتا تو تم اس کی طرف سے ادا کرتے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اپنے والد کی طرف سے حج بھی کرو۔

[٢٦١٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، نا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ حَجَّ عَنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَقَدْ قَضَى عَنْهُ حَجَّتَهُ وَكَانَ لَهُ فَضْلُ عَشْرِ حُجَجٍ)).

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اپنے ماں باپ کی طرف سے حج کیا تو اس نے اپنی طرف سے حج کا فریضہ بھی ادا کرلیا اور اسے دس حج کی فضیلت حاصل ہوتی ہے۔

[٢٦١١]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عِيسَى بْنُ شَاذَانَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ نَصْرٍ، نا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، نا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: هَلَكَ أَبِي وَلَمْ يَحُجَّ، قَالَ: ((أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ أَيُتَقَبَّلُ مِنْهُ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((فَاحْجُجْ عَنْهُ)). ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے سوال کیا: میرا والد فوت ہوگیا ہے لیکن اس نے حج نہیں کیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا اور تم اس کی طرف سے ادا کرتے تو کیا وہ اس کی جانب سے قبول کرلیا جاتا؟ اس نے کہا: جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کی طرف سے حج بھی کرو۔

---

❶ مسند أحمد: ١٨١٢، ٣٣٧٧، ٣٣٧٨۔صحيح ابن حبان: ٣٩٩٠

❷ المعجم الكبير للطبراني: ٧٤٨۔المعجم الأوسط للطبراني: ١٠٠۔مسند البزار: ١١٤٥

[٢٦١٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ ، نا عَمِّي ، نا أَبِي ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ ، حَدَّثَنِي خَالِدُ بْنُ كَثِيرٍ ، أَنَّ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْحَجِّ عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: ((احْجُجْ عَنْهُ أَلَا تَرَى أَنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ عَنْهُ أَنَّ ذَالِكَ يُجْزِءُ عَنْهُ؟)) ، قَالَ: بَلَى ، قَالَ: ((فَحَقُّ اللَّهِ أَحَقُّ)) . ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے والد کی طرف سے حج کرنے کے متعلق سوال کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی طرف سے حج کرو، کیا تم یہ نہیں سمجھتے کہ اگر اس پر قرض ہوتا اور تم اس کی طرف سے ادا کر دیتے، تو یہ اس سے کفایت نہ کر جاتا؟ اس نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کا حق (ادائیگی کا) زیادہ حق دار ہے۔

[٢٦١٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزٍ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ صَبِيحٍ ، نا الْقَاسِمُ بْنُ مَرْوَانَ ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا طَافَ لِحَجِّهِ وَعُمْرَتِهِ حِينَ قَرَنَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ طَوَافًا وَاحِدًا ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَعْيًا وَاحِدًا .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں قران کیا تھا تو اپنے حج اور عمرے کے لیے صرف ایک ہی طواف کیا تھا اور صفا و مروہ کے درمیان ایک ہی سعی کی تھی۔

[٢٦١٤]...... قَالَ: وَنا سُلَيْمَانُ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ مِثْلَ ذَالِكَ . وَعَنْ عَطَاءٍ مِثْلَ ذَالِكَ ، وَعَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ ، عَنْ طَاوُسٍ ، وَمُجَاهِدٍ مِثْلَ ذَالِكَ .

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل منقول ہے۔

[٢٦١٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، وَعَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ ، نا هَارُونُ بْنُ عِمْرَانَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، وَجَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِنَّمَا طَافَ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا ، وَسَعَى سَعْيًا وَاحِدًا ، ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَلَمْ يَسْعَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ الصَّدَرِ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے حج اور عمرے کے لیے صرف ایک ہی طواف اور ایک ہی سعی کی تھی، پھر آپ مکہ تشریف لائے تو طوافِ صدر (یعنی طوافِ افاضہ) کے بعد ان دونوں کے درمیان سعی نہیں کی۔

[٢٦١٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ ، نا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عمرے اور حج

---

❶ سلف برقم: ٢٦٠٩

❷ سلف برقم: ٢٥٩١

❸ سلف برقم: ٢٦٠٠

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْوَرَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَنَ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا.

کو ملایا اور ان دونوں کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

[٢٦١٧]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَأَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمُعَدَّلُ أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ بِوَاسِطَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاسِطِيُّ، نا عَاصِمُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ، نا أَبِي، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: قَالَ لِي مَنْصُورٌ حَدَّثَنِي أَنْتَ يَا حُصَيْنُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَصْحَابَهُ طَافُوا لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا.

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

[٢٦١٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَطَافَ لَهُمَا بِالْبَيْتِ طَوَافًا وَاحِدًا، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ طَوَافًا وَاحِدًا.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرے کو اکٹھا کیا، پھر ان دونوں کے لیے بیت اللہ کا ایک ہی طواف کیا اور صفا و مروہ کے چکر بھی ایک ہی بار لگائے۔

[٢٦١٩]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، نا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو الْمُسَيَّبِيُّ، نا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ طَوَافًا وَاحِدًا لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا۔

[٢٦٢٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَافَ لِحَجَّتِهِ وَعُمْرَتِهِ طَوَافًا وَاحِدًا لَمْ يَزِدْ عَلَيْهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا، اس سے زیادہ نہیں کیا۔

[٢٦٢١]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج

الْحَمِيدِ بْنُ بَيَان، نا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: مَا طَافَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا.

اور عمرے کے لیے صرف ایک ہی طواف کیا۔

[٢٦٢٢]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: لَا وَاللَّهِ مَا طَافَ لَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا طَوَافًا وَاحِدًا، فَهَاتُوا مَنْ هٰذَا الَّذِي يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ؟

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: نہیں، اللہ کی قسم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں (یعنی حج اور عمرے) کے لیے ایک ہی طواف کیا (اور اگر ایسا نہیں ہے) تو پھر کوئی ایسا آدمی لاؤ جو یہ بیان کرتا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے لیے دو طواف کیے۔

[٢٦٢٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ عَامِرٍ الْبَزَّارُ، قَالَا: نا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ، نا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَكْفِيكِ طَوَافٌ وَاحِدٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ لَهُمَا جَمِيعًا)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے ان دونوں کے لیے مغرب کے بعد ایک ہی طواف کافی ہو جائے گا۔

[٢٦٢٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: نا قَبِيصَةُ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

اس اسناد کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٢٦٢٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّهْرِيُّ، ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ، قَالَا: نا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهَا: ((إِنَّ طَوَافَكِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ كَافِيكِ بِحَجِّكِ وَعُمْرَتِكِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یقیناً تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان (سعی کرنا) تمہارے حج اور عمرے میں تمہیں کافی ہے۔

[٢٦٢٦]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سرف مقام پر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ١٧٣

النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو نُعَيْمٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: حَاضَتْ عَائِشَةُ بِسَرِفَ وَطَهُرَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ طَوَافَكِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ يُجْزِءُ عَنْكِ لِحَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ طَوَافًا وَاحِدًا)). لَفْظُ أَبِي نُعَيْمٍ. ❶

کو حیض آ گیا اور وہ عرفہ کے روز پاک ہوئیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: یقیناً تیرا صفا ومروہ کے درمیان ایک ہی بار چکر لگانا تیرے حج وعمرے (دونوں) میں تجھے کفایت کر جائے گا۔ یہ الفاظ ابونعیم کے ہیں۔

[۲۶۲۷]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الصَّقْرِ، نا ابْنُ أَبِي عُمَرَ، ح وَثنا أَبُو عَلِيِّ بْنُ الصَّوَّافِ، نا هَارُونُ بْنُ يُوسُفَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْمُعَدَّلُ، نا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَائِشَةَ: ((يَكْفِيكِ طَوَافُكِ الْأَوَّلُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِلْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ)). وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَائِشَةَ: ((يَكْفِيكِ طَوَافُكِ الْأَوَّلُ بِحَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: صفا ومروہ کے درمیان تمہارا پہلی مرتبہ چکر لگانا ہی تمہیں حج وعمرہ (دونوں) کے لیے کافی ہو جائے گا۔ ابن مخلد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: تمہارے حج وعمرہ میں تمہارا پہلا طواف ہی تمہیں کافی ہو جائے گا۔

[۲۶۲۸]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً، نا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، نا حَفْصُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَطَافَ لَهُمَا طَوَافًا وَاحِدًا وَسَعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ. حَفْصُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ضَعِيفٌ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى رَدِءُ الْحِفْظِ كَثِيرُ الْوَهْمِ. ❷

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے حج وعمرے کو اکٹھا کیا، پھر ان دونوں کے لیے ایک طواف کیا اور دو بار سعی کی، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے ایسے ہی کیا تھا۔
حفص بن ابی داؤد ضعیف راوی ہے اور ابن ابی لیلیٰ کا حافظہ ٹھیک نہیں اور انہیں وہم بہت زیادہ ہوتا ہے۔

[۲۶۲۹]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّي، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنِ

ابن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان دونوں (یعنی حج وعمرے) کے لیے دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کی،

❶ صحيح مسلم: ١٢١١
❷ المحلى لابن حزم: ٧/ ١٧٥ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ١٠٨

الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، أَنَّهُ طَافَ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَسَعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ ، وَقَالَ: هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ صَنَعَ . الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے دیکھا۔
حسن بن عمارہ متروک الحدیث ہے۔

[٢٦٣٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ، نا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ عَلِيٍّ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ قَارِنًا فَطَافَ طَوَافَيْنِ وَسَعَى سَعْيَيْنِ . عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يُقَالُ لَهُ: مُبَارَكٌ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ .

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ حج قران کی نیت کیے ہوئے تھے، تو آپ ﷺ نے دو مرتبہ طواف کیا اور دو مرتبہ سعی کی۔
عیسیٰ بن عبداللہ کا نام مبارک بھی بیان کیا جاتا ہے اور یہ متروک الحدیث ہے۔

[٢٦٣١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، نا أَبِي ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ ، نا أَبُو بُرْدَةَ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: إِنْ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ طَافَ لِعُمْرَتِهِ وَحِجَّتِهِ طَوَافَيْنِ وَسَعَى سَعْيَيْنِ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، وَعَلِيٌّ ، وَابْنُ مَسْعُودٍ . أَبُو بُرْدَةَ هٰذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ ضَعِيفٌ وَمَنْ دُونَهُ فِي الْإِسْنَادِ ضُعَفَاءُ .

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اور سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا علی اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہم اپنے عمرے اور حج کے لیے دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کی۔
ابوبردہ سے مراد عمرو بن یزید ہے جو ضعیف ہے اور اس کے علاوہ بھی سند میں متعدد ضعیف رُواۃ ہیں۔

[٢٦٣٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ، عَنْ شُعْبَةَ ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ طَوَافَيْنِ وَسَعَى سَعْيَيْنِ . قَالَ لَنَا ابْنُ صَاعِدٍ: خَالَفَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى غَيْرَهُ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ ، نُخَرِّجُهُ عَنْهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ . قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: يُقَالُ: إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ يَحْيَى الْأَزْدِيَّ حَدَّثَ بِهٰذَا مِنْ حِفْظِهِ فَوَهِمَ فِي مَتْنِهِ وَالصَّوَابُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَيْسَ فِيهِ ذِكْرُ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کی۔
ہم سے ابن صاعد نے کہا: اس روایت میں محمد بن یحییٰ نے اپنے علاوہ کی مخالفت کی ہے، ہم ان شاء اللہ ان کی طرف سے اسے بھی نقل کریں گے۔ الشیخ ابوالحسن (امام دارقطنیؒ) فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ محمد بن یحییٰ ازدی نے اس روایت کو اپنے حافظے سے بیان کیا ہے، لہٰذا انہیں اس کے متن میں غلطی لگ گئی، جبکہ اس اسناد سے درست یہ ہے کہ نبی ﷺ نے حج اور عمرے کو ملایا۔ اور اس میں طواف اور سعی کا ذکر نہیں ہے۔ محمد بن یحییٰ ازدی نے اسی درست روایت کو متعدد بار بیان کیا۔ اور

الطَّوَافِ وَلَا السَّعْيِ، وَقَدْ حَدَّثَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ عَلَى الصَّوَابِ مِرَارًا، وَيُقَالُ: أَنَّهُ رَجَعَ عَنْ ذِكْرِ الطَّوَافِ وَالسَّعْيِ إِلَى الصَّوَابِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

کہا جاتا ہے کہ انہوں نے طواف اور سعی کے ذکر سے رجوع کر کے درست الفاظ بیان کر دیے تھے۔ واللہ اعلم

[٢٦٣٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْأَزْدِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَرَنَ. وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُهَلَّبِيِّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَرَنَ. ❶

مذکورہ سند کے ساتھ بھی یہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے حج قران کیا۔

[٢٦٣٤]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، نا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ أَوْ مَنْصُورٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي نَصْرٍ، قَالَ: لَقِيتُ عَلِيًّا وَقَدْ أَهْلَلْتُ بِالْحَجِّ وَأَهَلَّ هُوَ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَقُلْتُ: هَلْ أَسْتَطِيعُ أَنْ أَفْعَلَ كَمَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: ذَالِكَ لَوْ كُنْتَ بَدَأْتَ بِالْعُمْرَةِ، فَقُلْتُ: كَيْفَ أَفْعَلُ إِذَا أَرَدْتُ ذَالِكَ؟ قَالَ: تَأْخُذُ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ فَتُفِيضُهَا عَلَيْكَ ثُمَّ تُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا، ثُمَّ تَطُوفُ لَهُمَا طَوَافَيْنِ وَتَسْعَى لَهُمَا سَعْيَيْنِ وَلَا يَحِلُّ لَكَ إِحْرَامٌ دُونَ يَوْمِ النَّحْرِ. قَالَ مَنْصُورٌ: فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِمُجَاهِدٍ، فَقَالَ: مَا كُنَّا نُفْتِي إِلَّا بِطَوَافٍ وَاحِدٍ فَأَمَّا الْآنَ فَلَا نَفْعَلُ. ❷

ابونصر بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ملا اور میں نے حج کا احرام باندھا ہوا تھا جبکہ انہوں نے حج اور عمرے (دونوں) کا احرام باندھا ہوا تھا، تو میں نے عرض کیا: کیا میں بھی اسی طرح کر سکتا ہوں جس طرح آپ نے کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم ایسا تب کر سکتے ہو جب تم نے عمرے سے ابتدا کی ہو۔ میں نے پوچھا: اگر میں ایسا کرنا چاہوں تو کیسے کروں؟ انہوں نے فرمایا: تم پانی کا ایک برتن پکڑو اور اسے خود پر بہا لو، پھر ان دونوں کا اکٹھا احرام باندھو، پھر ان دونوں کے لیے دو مرتبہ طواف اور دو مرتبہ سعی کرو، اور تم قربانی کے دِن سے پہلے احرام مت کھولنا۔
منصور کہتے ہیں کہ میں نے اس کا تذکرہ مجاہد رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے فرمایا: ہم تو ایک ہی طواف کا فتویٰ دیا کرتے تھے، لیکن اب ایسا نہیں کریں گے۔

[٢٦٣٥]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، أنا أَبِي، قَالَ: قَالَ الشَّافِعِيُّ: اخْتَرْتُ الْإِفْرَادَ،

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں نے حج اِفراد کو اختیار کیا اور حج تمتع کرنا اچھا عمل ہے، ہم اسے مکروہ نہیں سمجھتے۔

❶ مسند أحمد: ١٩٨٣٣
❷ سلف برقم: ٢٦٢٨

وَالتَّمتُّعَ حَسَنٌ لا نَكْرَهُهُ .

[٢٦٣٦]...... وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ ، نا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْقَدَّاحُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ الْمَخْزُومِيِّ ، عَنْ حُمَيْدٍ مَوْلَى عَفْرَاءَ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، قَالَ: قَدِمَ أَبُو ذَرٍّ فَأَخَذَ بِعِضَادَةِ بَابِ الْكَعْبَةِ ، ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((لا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ بَعْدَ الصُّبْحِ إِلَى طُلُوعِ الشَّمْسِ ، وَلَا بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ إِلَّا بِمَكَّةَ)) ، يَقُولُ ذَالِكَ ثَلاثًا . ❶

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے کعبے کے دروازے کی چوکھٹ پکڑی، پھر کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کوئی بھی شخص صبح کے بعد طلوع آفتاب تک بالکل نماز نہ پڑھے اور نہ ہی عصر کے بعد پڑھے، یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے، البتہ مکہ میں (ہر وقت) پڑھ سکتا ہے۔ انہوں نے یہ تین مرتبہ فرمایا۔

[٢٦٣٧]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَابَاهُ ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا تَمْنَعُوا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ كَانَ)) . ❷

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبدالمطلب! تم کسی کو منع مت کرنا: جو بھی اس گھر کا طواف کرنا چاہے اور نماز پڑھنا چاہے (اسے پڑھنے دینا) خواہ رات یا دن کا کوئی بھی وقت ہو۔

[٢٦٣٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ بَابَاهُ ، يُخْبِرُ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ خَبَرَ عَطَاءٍ هٰذَا: ((يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ إِنْ كَانَ إِلَيْكُمْ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ فَلا أَعْرِفَنَّ مَا مَنَعْتُمْ أَحَدًا يُصَلِّي عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)) .

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! اگر تمہیں اس معاملے (یعنی بیت اللہ کے انتظام و انصرام) میں سے کچھ ذمہ داری اور اختیار ملا ہے تو مجھے یہ اطلاع بالکل نہ ملے کہ تم نے کسی کو اس بیت اللہ میں نماز پڑھنے سے منع کیا ہے، چاہے وہ دن یا رات کی کسی بھی گھڑی میں نماز پڑھے۔

[٢٦٣٩]...... نا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَعْمَى ، نا يَحْيَى الْبَابَلُتِّيُّ ، نا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((يَا بَنِي

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے بنی عبد مناف! تم کسی کو بھی دن یا رات کے کسی بھی پہر میں اس بیت اللہ میں نماز پڑھنے سے بالکل مت روکنا۔

❶ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٢/ ٤٦١

❷ سنن أبي داود: ١٨٩٤ ـ سنن ابن ماجه: ١٢٥٤ ـ جامع الترمذي: ٨٦٨ ـ سنن النسائي: ١/ ٢٨٤ ـ صحيح ابن خزيمة: ١٢٨٠ ـ صحيح ابن حبان: ١٥٥٢ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٤٨

عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ أَحَدًا يُصَلِّي عِنْدَ هٰذَا الْبَيْتِ أَيَّ سَاعَةٍ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ)).

[٢٦٤٠]...... نَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ، نا بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدِ الْقَطَّانُ، نا مَالِكٌ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أنا الشَّافِعِيُّ، أنا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ))، زَادَ الشَّافِعِيُّ: ((وَلَا يَخْطُبُ)). ❶

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص احرام میں ہو؛ وہ نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی کا نکاح کرائے۔ امام شافعی رحمہ اللہ نے یہ اضافہ کیا کہ وہ نکاح کا پیغام بھی نہ بھیجے۔

[٢٦٤١]...... نَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، نا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ أَخِي بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَرْسَلَ إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ، وَأَبَانُ يَوْمَئِذٍ أَمِيرُ الْحَاجِّ وَهُمَا مُحْرِمَانِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَ طَلْحَةَ بْنَ عُمَرَ ابْنَةَ شَيْبَةَ بْنِ جُبَيْرٍ وَأَرَدْتُ أَنْ تَحْضُرَ ذَالِكَ، فَأَنْكَرَ ذَالِكَ عَلَيْهِ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ وَقَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يُنْكِحُ)). ❷

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مُحرم نہ خود نکاح کرے، نہ نکاح کا پیغام بھیجے اور نہ کسی کا نکاح کرائے۔

[٢٦٤٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ شُبْرُمَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَدَعَاهُ، فَقَالَ: ((أَحَجَجْتَ قَطُّ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ پکارتے سنا، تو آپ ﷺ نے اس کی طرف آدمی بھیج کر اسے بلایا اور پوچھا: کیا تم نے کبھی حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اپنی طرف سے حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

❶ صحيح مسلم: ١٤٠٩ ـ سنن أبي داود: ١٨٤١ ـ سنن ابن ماجه: ١٩٦٦ ـ جامع الترمذي: ٨٤٠ ـ سنن النسائي: ٥/ ١٩٢

❷ مسند أحمد: ٤٠١، ٤٦٢، ٤٦٦، ٤٩٢، ٥٣٤ ـ صحيح ابن حبان: ٤١٢٣، ٤١٢٤، ٤١٢٥

❸ سنن أبي داود: ١٨١١ ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٠٣ ـ صحيح ابن حبان: ٣٩٨٨ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٤/ ٣٣٦

[٢٦٤٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشِ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْمُودٍ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، نا خَالِدُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَمْرٍو، بِهٰذَا وَقَالَ: ((هَلْ حَجَجْتَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((هٰذِهِ عَنْكَ وَحُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)).

یک اور سند کے ساتھ مروی ہے کہ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا تم نے (اپنا) حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حج تمہاری طرف سے ہے اور شبرمہ کی طرف سے (دوبارہ) حج کرنا۔

[٢٦٤٤]...... حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُوسٰى، نا إِسْحَاقُ الْأَنْصَارِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ صَدَقَةَ، نا صَالِحُ بْنُ بَيَانٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ رَجُلٍ، فَقَالَ لَهُ: ((أَيُّهَا الْمُلَبِّي عَنْ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ حَجَجْتَ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ فَلَبِّ عَنْ شُبْرُمَةَ، وَإِلَّا فَلَبِّ عَنْ نَفْسِكَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو کسی اور آدمی کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اے فلاں شخص کی طرف سے تلبیہ کہنے والے! اگر تو تم نے (اپنی طرف سے) اسلام کا (فرض کردہ) حج کر لیا ہے؛ تو تم شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہہ لو، وگرنہ پہلے اپنی طرف سے تلبیہ کہو۔ (یعنی پہلے اپنا حج کرو، پھر کسی اور کی طرف سے حج کرنا)۔

[٢٦٤٥]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ نُبَيْشَةَ فَقَالَ: ((أَيُّهَا الْمُلَبِّي عَنْ نُبَيْشَةَ هٰذِهِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ)). تَفَرَّدَ بِهِ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، وَالْمَحْفُوظُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثُ شُبْرُمَةَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو نُبیشہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے نُبیشہ کی طرف سے تلبیہ کہنے والے! یہ حج نبیشہ کی طرف سے ہو گیا اور تم اپنی طرف سے بھی حج کرو۔
اس حدیث کو اکیلے حسن بن عمارہ نے روایت کیا ہے اور وہ متروک الحدیث ہے، جبکہ محفوظ حدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی شبرمہ والی ہے۔

[٢٦٤٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، حَدَّثَنِي عَمِّي، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ يَعْنِي بِرَجُلٍ وَهُوَ يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ نُبَيْشَةَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((يَا هٰذَا الْمُهِلُّ عَنْ نُبَيْشَةَ، هِيَ عَنْ نُبَيْشَةَ وَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو کہہ رہا تھا: لَبَّيْكَ عَنْ نُبَيْشَةَ۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اے نبیشہ کی طرف سے تلبیہ پکارنے والے! یہ حج نبیشہ کی طرف سے ہو گیا اور تم اپنی طرف سے بھی حج کرنا۔

[٢٦٤٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک

الْمُقْرِءُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ الْمَرْوَزِيُّ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، نا خَالِدُ بْنُ صُبَيْحٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ نُبَيْشَةَ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا الْمُلَبِّي عَنْ نُبَيْشَةَ هَلْ حَجَجْتَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَهٰذِهِ عَنْ نُبَيْشَةَ وَحُجَّ عَنْ نَفْسِكَ)).

آدمی کو نبیشہ کی طرف سے تلبیہ پکارتے سنا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے نُبیشہ کی طرف سے تلبیہ پکارنے والے! کیا تم نے (اپنا) حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ حج نُبیشہ کی طرف سے ہو گیا اور تم اپنی طرف سے بھی حج کرنا۔

[٢٦٤٨]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مِدْرَارٍ، نا عَمِّي طَاهِرُ بْنُ مِدْرَارٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ شُبْرُمَةُ؟))، قَالَ: أَخٌ لِي، قَالَ: ((هَلْ حَجَجْتَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ)). هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَالَّذِي قَبْلَهُ وَهْمٌ، يُقَالُ: إِنَّ الْحَسَنَ بْنَ عُمَارَةَ كَانَ يَرْوِيهِ ثُمَّ رَجَعَ عَنْهُ إِلَى الصَّوَابِ فَحَدَّثَ بِهِ عَلَى الصَّوَابِ مُوَافِقًا لِرِوَايَةِ غَيْرِهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ عَلَى كُلِّ حَالٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ کہتے سنا، تو نبی ﷺ نے اس سے استفسار فرمایا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا بھائی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے (اپنا) حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (پہلے) اپنی طرف سے حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔
یہی وہ صحیح روایت ہے جو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے اور اس سے پہلے والی روایت وہم ہے۔ کہا جاتا ہے کہ حسن بن عمارہ اسے روایت کیا کرتے تھے، پھر انہوں نے اس سے رجوع کر کے درست کو اختیار کر لیا۔ پھر انہوں نے اسی درست الفاظ کے ساتھ اپنے علاوہ (دیگر رُواۃ) کی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ حدیث کے مطابق روایت کیا، اور وہ ہر حالت میں متروک الحدیث ہے۔

[٢٦٤٩]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ نَافِعٍ الْبَاهِلِيُّ، نا أَبُو بَكْرٍ الْكُلَيْبِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ ذَكْوَانَ، نا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((هٰذِهِ عَنْكَ وَحُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ کہتے سنا، تو رسول اللہ ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا تم نے کبھی حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تیری طرف سے ہو گیا اور شبرمہ کی طرف سے (پھر کبھی) حج کر لینا۔

[٢٦٥٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ

اختلافِ سند کے ساتھ بالکل اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل

❶ سلف برقم: ٢٦٤٢

مَرَّةً أُخْرَى ، نا أَبُو بَكْرٍ الْكُلَيْبِيُّ ، نا الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، مِثْلَهُ سَوَاءً .

ہی مروی ہے۔

[٢٦٥١]...... نا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَزِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ ، نا الْفِرْيَابِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ فَقَالَ: ((حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟)) قَالَ: لَا قَالَ: ((عَنْ نَفْسِكَ فَلَبِّ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اپنی طرف سے حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنی طرف سے تلبیہ پکارو۔

[٢٦٥٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، وَأَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ وَابْنُ مَخْلَدٍ ، قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ التَّرْقُفِيُّ ، نا الْفِرْيَابِيُّ ، نَحْوَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٢٦٥٣]...... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ ، عَنْ شَرِيكٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ ، نا أَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ ، نا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَجُلٍ يُلَبِّي عَنْ رَجُلٍ ، فَقَالَ: ((أَيُّهَا الْمُلَبِّي عَنْ فُلَانٍ إِنْ كُنْتَ لَمْ تَحُجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ فَلَبِّ عَنْ نَفْسِكَ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے تو وہ کسی اور آدمی کی طرف سے تلبیہ کہہ رہا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے فلاں کی طرف سے تلبیہ کہنے والے! اگر تو نے اسلام کا (فرض کردہ) حج نہیں کیا تو اپنی طرف سے تلبیہ کہہ۔

[٢٦٥٤]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا سُورَةُ بْنُ الْحَكَمِ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ آخَرَ ، فَقَالَ لَهُ: ((إِنْ كُنْتَ حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ ، فَلَبِّ عَنْهُ ، وَإِلَّا فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دوسرے کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم نے اپنی طرف سے حج کیا ہوا ہے تو پھر اس کی طرف سے تلبیہ پکار، وگرنہ پہلے اپنی طرف سے حج کر۔

[٢٦٥٥]...... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْأُبُلِّيُّ ، نا عُمَرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے استفسار

نَافِعٍ ، نَا ثُمَامَةُ بْنُ عُبَيْدَةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ ، فَقَالَ: ((حَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟)) ، قَالَ: لَا ، قَالَ: ((فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ)) .

فرمایا: تم نے اپنی طرف سے حج کرلیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پہلے اپنی طرف سے حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

[٢٦٥٦]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَا: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نَا هُشَيْمٌ ، نَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ شُبْرُمَةَ ، فَقَالَ: ((وَمَا شُبْرُمَةُ؟)) ، قَالَ: فَذَكَرَ قَرَابَةً لَهُ ، فَقَالَ: ((أَحَجَجْتَ عَنْ نَفْسِكَ؟)) ، قَالَ: فَقَالَ: لَا ، قَالَ: ((فَاحْجُجْ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ)) .

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: شبرمہ کون ہے؟ تو اس نے اپنی قرابت داری بیان کی (یعنی اس سے جو رشتہ تھا وہ بتلایا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے اپنی طرف سے حج کیا ہوا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (پہلے) تم اپنی طرف سے حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا۔

[٢٦٥٧]...... وَنَا هُشَيْمٌ ، نَا خَالِدٌ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى .

ایک اور سند کے ساتھ ابن ابی لیلیٰ کی (یعنی پچھلی) حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٢٦٥٨]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ ، نَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ عَزْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ ، قَالَ: ((مَنْ شُبْرُمَةُ؟)) ، قَالَ: أَخٌ لِي أَوْ قَرَابَةٌ لِي ، قَالَ: ((هَلْ حَجَجْتَ قَطُّ؟)) ، قَالَ: لَا ، قَالَ: ((فَاجْعَلْ هٰذِهِ عَنْكَ ثُمَّ لَبِّ عَنْ شُبْرُمَةَ)) . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا بھائی ہے۔ یا (کہا کہ) میرا قرابت دار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے کبھی حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس حج کو اپنی طرف سے بنالے، پھر شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہنا۔

[٢٦٥٩]...... ثنا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، نَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ ، نَا عَبْدَةُ بِهٰذَا ، وَقَالَ: ((فَاجْعَلْ هٰذِهِ عَنْكَ ثُمَّ احْجُجْ عَنْ شُبْرُمَةَ)) .

ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اس حج کو اپنی طرف سے بنالے، پھر شبرمہ کی طرف سے حج کرنا۔

[٢٦٦٠]...... نَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، نَا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ ، نَا ابْنُ نُمَيْرٍ ، وَيُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ ،

مذکورہ سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

❶ صحیح ابن حبان: ٣٩٨٨

قَالَا: نا عَبْدَةُ، بِهٰذَا، وَقَالَ لِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ مَرْفُوعًا.

[٢٦٦١]...... ثنا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ، نا الْأَنْصَارِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يَقُولُ: لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ، نَحْوَهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ کہتے سنا۔ آگے اسی کے مثل حدیث بیان کی۔

[٢٦٦٢]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، أنا أَبُو يُوسُفَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَمِعَ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ: ((مَنْ شُبْرُمَةُ؟))، فَقَالَ: أَخِي أَوْ ذُو قَرَابَةٍ لِي، قَالَ: ((حَجَجْتَ؟))، فَقَالَ: قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَاجْعَلْ هٰذِهِ عَنْكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْهُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا بھائی ہے۔ یا (کہا کہ) میرا قرابت دار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے (اپنا) حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس حج کو اپنی طرف سے بنا لے، پھر اس کی طرف سے حج کرنا۔

[٢٦٦٣]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَحْمَدَ الْمُذَكِّرُ أَبُو يُوسُفَ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ: ((أَحَجَجْتَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((لَبِّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ لَبِّ عَنْ شُبْرُمَةَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے (اپنا) حج کیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (پہلے) اپنی طرف سے تلبیہ کہہ، پھر شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہنا۔

[٢٦٦٤]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، نا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ، نا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، نا غُنْدَرٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَزْرَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا يُلَبِّي عَنْ شُبْرُمَةَ مَوْقُوفًا.

سعید بن جبیر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک آدمی کو شبرمہ کی طرف سے تلبیہ کہتے سنا۔ یہ روایت موقوف ہے۔

[٢٦٦٥]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ، نا يَحْيَى بْنُ فُضَيْلٍ، نا

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث موقوفا مروی ہے۔

حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ ، نا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ عَزْرَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، مَوْقُوفًا نَحْوَ لَفْظِ أَبِي يُوسُفَ .

[٢٦٦٦]...... ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، نا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرٍ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، قَالَتْ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ عُثْمَانَ بِنْتُ أَبِي سُفْيَانَ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ)) . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے لیے سر منڈوانا نہیں ہے، ان کے لیے صرف بال کٹوانا ہے۔

[٢٦٦٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الصَّيْرَفِيُّ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ يَعْنِي يَعْقُوبَ ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ ، عَنْ أُمِّ عُثْمَانَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ حَلْقٌ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورتوں کے لیے سر منڈوانا نہیں ہے، ان کے لیے صرف بال کٹوانا ہے۔

[٢٦٦٨]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ ، نا أَبُو يُونُسَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يُونُسَ الْحَفَرِيُّ ، نا هُرَيْمٌ ، عَنْ لَيْثٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ فِي الْمُحْرِمَةِ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِهَا مِثْلَ السَّبَّابَةِ .

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے احرام والی عورت کے بارے میں فرمایا کہ وہ انگشتِ شہادت جتنے بال کاٹے گی۔

[٢٦٦٩]...... ثنا ابْنُ مَخْلَدٍ ، نا صَالِحُ بْنُ مُقَاتِلِ بْنِ صَالِحٍ ، نا أَبِي ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مِنَ السُّنَّةِ تُدَلِّكُ الْمَرْأَةُ مِنْ رَأْسِهَا بِشَيْءٍ مِنْ حِنَّاءٍ عَشِيَّةَ الْإِحْرَامِ ، وَتُغَلِّفُ رَأْسَهَا بِغَسْلَةٍ لَيْسَ فِيهَا طِيبٌ وَلَا تُحْرِمُ عُطْلًا .

عبداللہ بن دینار سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: سنت میں سے یہ بھی ہے کہ عورت احرام باندھنے کی شام کو اپنے سر میں کچھ مہندی لگا لے اور اپنے سر پر دھونے کی کسی چیز (یعنی صابن وغیرہ) کا لیپ کر لے جس میں خوشبو نہ ہو، اور وہ زیورات سے خالی ہو کر احرام نہ باندھے (یعنی کچھ نہ کچھ پہن لے)۔

[٢٦٧٠]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، نا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عورتوں

❶ سنن أبي داود: ١٩٨٥ ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٣٠١٨

عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نا خَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْقَرَنِيُّ، نا أَبُو شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: رَخَّصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِلنِّسَاءِ فِي الْخُفَّيْنِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ. قَالَ سَالِمٌ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُهُ حَتَّى حَدَّثَتْهُ صَفِيَّةُ، عَنْ عَائِشَةَ بِهٰذَا. ❶

کے لیے احرام کے وقت موزے پہننے میں رخصت دی ہے۔ سالم کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اسے مکروہ سمجھا کرتے تھے، یہاں تک کہ صفیہ نے انہیں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی یہی حدیث بیان کی۔

[٢٦٧١]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ كَانَ يُفْتِي النِّسَاءَ أَنْ يَقْطَعْنَ الْخُفَّيْنِ، حَتَّى قَالَتْ لَهُ صَفِيَّةُ: إِنَّ عَائِشَةَ كَانَتْ تَأْمُرُهُنَّ أَنْ لَا يَقْطَعْنَ. مَوْقُوفٌ.

سالم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما عورتوں کو فتویٰ دیا کرتے تھے کہ وہ موزوں کو کاٹ لیں۔ یہاں تک کہ (ان کی اہلیہ) صفیہ نے ان سے کہا: یقیناً سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا انہیں حکم فرمایا کرتی تھیں کہ وہ (موزوں کو) مت کاٹیں۔ یہ روایت موقوف ہے۔

[٢٦٧٢]...... ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، نا عَبِيدَةُ، نا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ أَهْلِهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ، فَقَالَ: يَنْحَرَانِ جَزُورًا بَيْنَهُمَا وَلَيْسَ عَلَيْهِمَا الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

عطاء رحمہ اللہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نحر کے روز بیت اللہ کا طواف کرنے سے پہلے اپنی بیوی سے ہمبستری کر لی، تو انہوں نے فرمایا: وہ دونوں مل کر (کفارے میں) ایک اونٹ کی قربانی دیں اور ان پر آئندہ سال حج کرنا لازم نہیں ہے۔

[٢٦٧٣]...... ثنا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ نا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ الْمُقَوِّمِيُّ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اخْتَلَفَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فِي غَسْلِ الْمُحْرِمِ رَأْسَهُ فَأَرْسَلُونِي إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ كَيْفَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَصَبَّ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ وَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ بِهِمَا. ❷

عبداللہ بن حنین بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ کا مُحرم کے اپنے سر کو دھونے کے بارے میں اختلاف ہو گیا تو انہوں نے مجھے سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے نبی ﷺ کو حالتِ احرام میں اپنا سر کس طرح دھوتے دیکھا؟ تو انہوں نے اپنے سر پر پانی بہایا اور اپنے ہاتھوں کو آگے بھی لائے اور پیچھے بھی لے گئے۔

---

❶ سنن أبي داود: ١٨٣١ ـ مسند أحمد: ٤٨٣٦، ٢٤٠٦٧

❷ صحيح البخاري: ١٨٤٠ ـ صحيح مسلم: ١٢٠٥ ـ سنن أبي داود: ١٨٤٠ ـ سنن ابن ماجه: ٢٩٣٤ ـ سنن النسائي: ٥/ ١٢٨ ـ مسند أحمد: ٢٣٥٢٩ ـ صحيح ابن حبان: ٣٩٤٨

[٢٦٧٤]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِينَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَدِيجٍ الْكِنْدِيُّ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَدِيجٍ، أَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُ أُمُّهُ كَبْشَةُ بِنْتُ مَعْدِي كَرِبَ عَمَّةُ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ، فَقَالَتْ أُمُّهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي آلَيْتُ أَنْ أَطُوفَ بِالْبَيْتِ حَبْوًا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طُوفِي عَلٰى رِجْلَيْكِ سَبْعَيْنِ سَبْعًا عَنْ يَدَيْكِ وَسَبْعًا عَنْ رِجْلَيْكِ)).

سیدنا معاویہ بن حدیج رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ ان کی والدہ کبشہ بنت معدیکرب رضی اللہ عنہا بھی تھیں، جو کہ اشعث بن قیس کی پھوپھی تھیں، تو ان کی والدہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے قسم اٹھائی تھی کہ میں گھٹنوں کے بل بیت اللہ کا طواف کروں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تم اپنی ٹانگوں پر سات سات طواف کرو، سات اپنے ہاتھوں کی طرف سے اور سات اپنی ٹانگوں کی طرف سے۔

[٢٦٧٥]..... ثنا أَبُو سَعِيدٍ الْإِصْطَخْرِيُّ الْفَقِيهُ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ ذَكَرَ الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَأَةَ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ يُطْلَبُ وَلٰكِنْ عَطَاءٌ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم جمرہ کو تب تک کنکریاں نہ مارو جب تک کہ سورج نہ طلوع ہو جائے۔

[٢٦٧٦]..... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا هَارُونُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْلَى الطَّائِفِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ خَالَتِهَا عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ نِسَاءَهُ أَنْ يَخْرُجْنَ مِنْ جَمْعٍ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَيَرْمِينَ الْجَمْرَةَ، ثُمَّ تُصْبِحُ فِي مَنْزِلِهَا فَكَانَتْ تَصْنَعُ ذٰلِكَ حَتّٰى مَاتَتْ. قَالَ عَطَاءٌ: وَلَمْ أَزَلْ أَفْعَلُهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کو حکم فرمایا کہ وہ مزدلفہ سے رات کو ہی روانہ ہو جائیں اور جمرات کو کنکریاں ماریں، پھر وہ اپنی قیام گاہ میں صبح کریں۔ چنانچہ وہ تادمِ وفات ایسے ہی کرتی رہیں۔ عطاء رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں بھی ہمیشہ سے ایسے ہی کرتا ہوں۔

[٢٦٧٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنِي مَيْمُونُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو طوافِ افاضہ کرنے سے پہلے خوشبو لگائی، جس وقت آپ نے

❶ سنن أبي داود: ١٩٤١ ـ مسند أحمد: ٢٠٨٢، ٢٠٨٩، ٢٨٤١ ـ صحيح ابن حبان: ٣٨٦٩

بْـنُ يَـحْيَـى بْنِ مُسْلِمِ بْنِ الْأَشَجِّ، حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْـنُ بُـكَيْـرٍ، عَـنْ أَبِيـهِ، قَـالَ: سَـمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُـعَيْـبٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: سَـمِـعْـتُ عَـائِشَةَ، تَـقُولُ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ قَضَى حَجَّهُ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ. ❶

اپنا حج مکمل کیا۔

[٢٦٧٨]...... ثـنـا مُـحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُـوسُفَ الْـجَـوْهَـرِيُّ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، نا إِسْـرَائِيلُ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، قَـالَـتْ: كُـنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللهِ ﷺ بِيَـدِي بَعْدَمَا يَذْبَحُ وَيَحْلِقُ قَبْلَ أَنْ يَزُورَ الْبَيْتَ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو طوافِ افاضہ کرنے سے پہلے اور (قربانی کا جانور) ذبح کرنے اور سر منڈوانے کے بعد اپنے ہاتھ سے خوشبو لگایا کرتی تھی۔

[٢٦٧٩]...... ثـنـا مُـحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، وَعَـلِـيُّ بْـنُ مُـحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، قَالَا: نا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَسْلَمَةَ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْـنُ زَيْـدِ بْـنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْـنِ أَبِي بَكْرٍ الْحَزْمِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُـحَـمَّـدٍ، عَـنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِـي إِحْـرَامِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يُفِيضَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے احرام باندھنے کے وقت احرام باندھنے سے پہلے بھی خوشبو لگائی اور احرام کھولنے کے وقت طوافِ افاضہ کرنے سے پہلے بھی۔

[٢٦٨٠]...... ثـنـا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْـنِ يَـزْدَادَ الْـكَـاتِبُ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نا أَبُو خَـالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ الـرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ الـلّٰـهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَفَاضَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ آخِرِ يَـوْمِ الـنَّـحْـرِ حَتّٰـى صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَجَعَ وَمَكَثَ بِـمِـنًى لَيَالِيَ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ يَرْمِي الْجَمْرَةَ إِذَا زَالَتِ الشَّـمْـسُ كُـلَّ جَمْرَةٍ سَبْعَ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے آخری دن طوافِ افاضہ کیا، یہاں تک کہ آپ نے ظہر کی نماز ادا کی، پھر آپ لوٹ آئے اور ایامِ تشریق کی راتیں منیٰ میں ٹھہرے، جب سورج ڈھل جاتا تو آپ جمرات کو کنکریاں مارتے، ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ ''اللہ اکبر'' کہتے۔ آپ پہلے اور دوسرے جمرے کے پاس کافی دیر کھڑے ہوتے اور خوب عاجزی و انکساری کا اظہار کرتے، پھر تیسرے جمرہ کو کنکریاں مارتے لیکن اس کے پاس

❶ صحيح البخاري: ١٥٣٩ـ صحيح مسلم: ١١٨٩ـ مسند أحمد: ٢٤٩٨٨ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٧٢

❷ مسند أحمد: ٢٤١١١ـ صحيح ابن حبان: ٣٧٦٦، ٣٧٧٠، ٣٧٧١

حَصَاةٍ وَيَقِفُ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْأُولَى وَعِنْدَ الْجَمْرَةِ الثَّانِيَةِ فَيُطِيلُ الْقِيَامَ وَيَتَضَرَّعُ ثُمَّ يَرْمِي الثَّالِثَةَ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا. ❶

کھڑے نہ ہوتے۔

[٢٦٨١]...... ثنا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ، نا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، وَعُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْشِي فِي رَمْيِهِ الْجِمَارَ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا وَلَا يَرْكَبُ فِي شَيْءٍ مِنْهَا. وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلَانِ ذَالِكَ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرات کی رمی کے لیے جاتے ہوئے اور واپس آتے ہوئے پیدل ہی چلا کرتے تھے اور ان میں سے کسی کے پاس بھی سوار ہو کر نہیں جاتے تھے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسے ہی کرتے تھے۔

[٢٦٨٢]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، وَابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ح وَثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، نا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى فَأَمَّا بَعْدَ ذَالِكَ فَعِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ. وَقَالَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ: رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى فَأَمَّا بَعْدَهُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ. ❸

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا، آپ نے نحر کے روز چاشت کے وقت جمرات کی رمی کی اور جو اس کے بعد کی وہ زوالِ آفتاب کے وقت کی تھی۔ ابن ابی شیبہ نے اس طرح بیان کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے روز چاشت کے وقت جمرۂ عقبہ کی رمی کی، اور اس کے بعد کا وقت وہ ہے جب سورج ڈھل جائے۔

[٢٦٨٣]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٢٦٨٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ بَحْرٍ الْقَرَاطِيسِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ

امام زہری رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اس جمرہ کی رمی کرتے جو مسجد منیٰ کے قریب ہے تو اسے سات کنکریاں مارتے اور جب بھی آپ کنکری پھینکتے تو "اللہ اکبر"

---

❶ مسند أحمد: ٢٤٥٩٢ ـ سنن أبي داود: ١٩٧٣ ـ صحيح ابن حبان: ٣٨٦٨ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٧

❷ مسند أحمد: ٥٩٤٤، ٦٢٢٢، ٦٤٥٧

❸ مسند أحمد: ١٤٣٥٤، ١٤٤٣٥، ١٤٦٧١ ـ صحيح ابن حبان: ٣٨٨٦

إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي الْمَسْجِدَ مَسْجِدَ مِنًى يَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ، ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ وَيَدْعُو وَكَانَ يُطِيلُ الْوُقُوفَ، ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ الْيَسَارِ مِمَّا يَلِي الْوَادِيَ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّالِثَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْصَرِفُ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا . قَالَ الزُّهْرِيُّ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يُحَدِّثُ بِهٰذَا عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ. ❶

کہتے۔ پھر آگے بڑھ جاتے اور قبلہ رُو ہو کر ٹھہرتے، آپ اپنے ہاتھوں کو اُٹھائے ہوتے تھے اور دعا فرماتے۔ آپ وہاں کافی دیر تک ٹھہرے رہتے۔ پھر دوسرے جمرہ کے پاس آتے اور اسے بھی سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پھینکتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہتے۔ پھر بائیں جانب وادی کے قریب اُتر جاتے اور قبلہ رُو ہو کر ٹھہر جاتے، آپ اپنے ہاتھوں کو اُٹھائے ہوتے تھے اور دعا فرماتے۔ پھر تیسرے جمرہ کے پاس آتے جو عقبہ کے پاس ہے، اسے بھی سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری پھینکتے ہوئے ''اللہ اکبر'' کہتے۔ پھر واپس آ جاتے اور اس کے پاس نہیں ٹھہرتے تھے۔

امام زہریؒ فرماتے ہیں: میں نے سالم بن عبداللہ کو اپنے والد کے حوالے سے یہ حدیث بیان کرتے سنا، اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔

[٢٦٨٥]...... ثنا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشِّيرَازِيُّ، نا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ، نا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوا بِاللَّيْلِ وَأَيَّ سَاعَةٍ مِنَ النَّهَارِ شَاءُوا .

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چرواہوں کو رخصت دی کہ وہ رات کے وقت بھی رمی کر سکتے ہیں اور دن کے کسی بھی پہر میں جب چاہیں رمی کر سکتے ہیں۔

[٢٦٨٦]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا رَمَى وَحَلَقَ وَذَبَحَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءُ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب حاجی رمی کر لے، سر منڈوا لے اور (قربانی کا جانور) ذبح کر لے تو اس کے لیے عورتوں کے سوا ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔

[٢٦٨٧]...... حَدَّثَنَا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا أَبُو

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ صحيح البخاري: ١٧٥٣ ـ مسند أحمد: ٦٤٠٤

❷ مسند أحمد: ٢٥١٠٣

سَعِيدِ الْأَشَجُّ، نا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَأَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ وَذَبَحْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ وَحَلَّ لَكُمُ الثِّيَابُ وَالطِّيبُ)).

جب تم رمی کرلو، سر منڈوا لو اور (قربانی کے جانور) ذبح کرلو تو تمہارے لیے عورتوں کے سوا ہر چیز حلال ہو جاتی ہے، کپڑے اور خوشبو بھی حلال ہو جاتی ہے۔

[١/٢٦٨٨]...... وَثنا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ، نا أَبُو الْعَلَاءِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ جَعْفَرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسْبَاطِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا رَمَيْتُمْ وَحَلَقْتُمْ وَذَبَحْتُمْ فَقَدْ حَلَّ لَكُمْ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم رمی کرلو، سر منڈوا لو اور (قربانی کے جانور) ذبح کرلو تو تمہارے لیے عورتوں کے سوا ہر چیز حلال ہو جاتی ہے۔

[٢/٢٦٨٨]...... وَعَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی منقول ہے۔

[٢٦٨٩]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ، نا أَبِي، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأُمِّ سَلَمَةَ لَيْلَةَ النَّحْرِ فَرَمَتِ الْجَمْرَةَ قَبْلَ الْفَجْرِ، ثُمَّ مَضَتْ فَأَفَاضَتْ وَكَانَ ذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي يَكُونُ عِنْدَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کو نحر کی شب بھیجا تو انہوں نے فجر سے پہلے رمی کی، پھر انہوں نے جا کر طوافِ افاضہ کیا، اور یہ وہ دن تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ ان کے ہاں موجود تھے۔

[٢٦٩٠]...... نا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُغَلِّسُ، نا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، ح وَثنا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالُوا: نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا نَفَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ، إِلَّا الْحُيَّضُ؛ فَإِنَّ رَسُولَ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص واپس جائے تو اس کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے، سوائے حائضہ عورتوں کے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے رخصت دی ہے۔ ابو عمار نے یوں بیان کیا ہے: جو شخص بیت اللہ کا حج کرے؛ تو اس کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے، سوائے حائضہ عورتوں کے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں رخصت دی ہے۔

❶ سنن أبي داود: ١٩٤٢

اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ لَهُنَّ . وَقَالَ أَبُو عَمَّارٍ: مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ فَلْيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهِ بِالْبَيْتِ إِلَّا الْحُيَّضُ رَخَّصَ لَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ . ❶

[٢٦٩١]...... ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ أَبُو الْأَشْعَثِ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ ذَالِكَ يَعْنِي الْحَائِضَ تَنْفِرُ، فَقَالَ: تُقِيمُ حَتّٰى يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ . قَالَ طَاوُسٌ: فَلَا أَدْرِي ابْنَ عُمَرَ نَسِيَهُ أَمْ لَمْ يَسْمَعْ مَا سَمِعَ أَصْحَابُهُ، فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذَالِكَ عَامًا أَوْ عَامَيْنِ شَهِدْتُهُ وَسُئِلَ عَنْهَا، فَقَالَ: نُبِّئْتُ أَنَّهُ رَخَّصَ لَهُنَّ .

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ان سے اس بارے میں پوچھا گیا، یعنی حائضہ کے واپس جانے کے متعلق، تو انہوں نے فرمایا: وہ تب تک قیام ہی کرے گی جب تک کہ اس کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف نہ ہو جائے۔ طاؤس فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھول ہوگئی ہے یا انہوں نے وہ حدیث نہیں سنی جو ان کے ساتھیوں نے سنی ہے؟ پھر اس کے ایک یا دو سال بعد میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے حائضہ کے متعلق ہی سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے لیے رخصت دی ہے۔

[٢٦٩٢]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ)). قَالَ عِكْرِمَةُ: فَسَأَلْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَا: صَدَقَ . ❷

حجاج بن عمرو انصاری بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کی ہڈی ٹوٹ جائے یا لنگڑا ہو جائے تو وہ حلال ہو گیا اور اس پر آئندہ سال حج کرنا لازم ہے۔ عکرمہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا، تو ان دونوں نے فرمایا: انہوں نے سچ کہا ہے۔

[٢٦٩٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، نا حَفْصُ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَجَّ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی۔

---

❶ صحيح مسلم: ١٣٢٧ـ سنن أبي داود: ٢٠٠٢ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٧٠ـ جامع الترمذي: ٩٤٤ـ السنن الكبرى للنسائي: ٤١٨٢ـ صحيح ابن حبان: ٣٨٩٩

❷ سنن أبي داود: ١٨٦٢ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٧٧ـ جامع الترمذي: ٩٤٠ـ سنن النسائي: ٥/ ١٩٨ـ مسند أحمد: ١٥٧٣١ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٦١٥، ٦١٦

فَزَارَ قَبْرِی بَعْدَ وَفَاتِی فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي)) .

[۲۶۹۴]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ، وَالْقَاضِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَابْنُ مَخْلَدٍ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا خَالِدُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، وَأَبُو عَوْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَالْأَسْوَدِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ أَبِي قَزَعَةَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ حَاطِبٍ، عَنْ حَاطِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ زَارَنِي بَعْدَ مَوْتِي فَكَأَنَّمَا زَارَنِي فِي حَيَاتِي، وَمَنْ مَاتَ بِأَحَدِ الْحَرَمَيْنِ بُعِثَ مِنَ الْآمِنِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

سیدنا حاطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری موت کے بعد میری (قبر کی) زیارت کی تو اس نے گویا میری زندگی میں میری زیارت کی اور جو شخص حرمین (یعنی مکہ اور مدینہ) میں سے کسی ایک میں فوت ہوا؛ اسے قیامت کے روز (عذاب اور خوف سے) امن پانے والوں میں سے اُٹھایا جائے گا۔

[۲۶۹۵]...... ثنا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، نا مُوسَى بْنُ هِلَالٍ الْعَبْدِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ زَارَ قَبْرِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي)) .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی؛ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

[۲۶۹۶]...... ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ، وَالْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو عُبَيْدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ اللَّبَّانُ وَغَيْرُهُمْ، قَالُوا: نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَجَّ النَّبِيُّ ﷺ ثَلَاثَ حِجَجٍ حَجَّتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُهَاجِرَ، وَحَجَّةٌ قَرَنَ مَعَهَا عُمْرَةً .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تین حج کیے، دو حج ہجرت کرنے سے پہلے اور ایک حج کے ساتھ عمرے کو ملایا (یعنی حج قران کیا)۔

[۲۶۹۷]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، نا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ، نا رَوْحٌ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، نا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: الْحَجُّ لِكُلِّ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ایک ہی حج فرض ہے، سو جو اس کے بعد (مزید) حج کرے تو وہ نفل ہوگا، اور اگر میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو یہ واجب ہو جاتا، اور اگر واجب ہو جاتا تو نہ تم سنتے اور نہ ہی اس کی طاقت رکھتے۔

عَـامٍ؟ قَـالَ: ((لَا بَلْ حَـجَّةٌ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ حَجَّ بَعْدَ ذَالِكَ فَهُـوَ تَـطَوُّعٌ، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ لَمْ تَسْمَعُوا وَلَمْ تُطِيقُوا)). ❶

[٢٦٩٨]...... ثـنـا مُـحَـمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَـنْصُورٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدِ بْنِ مُسَافِرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ الدُّؤَلِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُـولَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ: ((يَـا قَـوْمُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْـحَـجُّ))، فَـقَـالَ الْأَقْـرَعُ بْنُ حَابِسٍ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُـولَ اللّٰهِ، فَصَمَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذَالِكَ، ثُـمَّ قَالَ: ((لَا بَلْ هِيَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ ثُمَّ مَنْ حَجَّ بَعْدَ ذَالِكَ فَهُـوَ تَطَوُّعٌ، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ عَلَيْكُمْ وَإِذًا لَا تَسْمَعُونَ وَلَا تُطِيقُونَ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے۔ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال (واجب ہے)؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خاموش ہو گئے، پھر فرمایا: نہیں، بلکہ (زندگی میں) ایک ہی مرتبہ حج (کرنا واجب) ہے، پھر جو شخص اس کے بعد حج کرے گا تو وہ نفل ہے، اور اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو تم پر (ہر سال حج کرنا) واجب ہو جاتا، اور تب تم نہ سن پاتے اور نہ طاقت رکھتے۔

[٢٦٩٩]...... ثـنـا مُـحَـمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَـنْـصُـورٍ، نـا يَـزِيـدُ بْـنُ هَـارُونَ، أنا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْـنٍ، عَـنِ الـزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّـاسٍ، أَنَّ الْأَقْـرَعَ بْـنَ حَـابِـسٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: الْحَجُّ كُلَّ عَامٍ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْحَجُّ مَرَّةٌ فَمَنْ زَادَ فَتَطَوُّعٌ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ کیا ہر سال حج کرنا فرض ہے؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حج کرنا ایک ہی بار (فرض) ہے، البتہ جو زیادہ بار کرے گا تو وہ نفلی ہوگا۔

[٢٧٠٠]...... ثـنـا مُـحَـمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَـنْصُورٍ، نا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيـرٍ، عَـنِ الـزُّهْـرِيِّ، عَـنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❹

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٢٧٠١]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ الْقَاضِي، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنِي خَالِي مُوسَى

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢٣٠٤، ٢٦٤٢، ٣٣٠٣، ٣٥١٠، ٣٥٢٠

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٠

❸ سنن أبي داود: ٣٣٠٣۔سنن ابن ماجه: ٢٨٨٦۔المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٠

❹ مسند أحمد: ٢٣٠٤۔المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧١

بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْجَلِيلِ بْنُ حُمَيْدٍ الْيَحْصِبِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سِنَانٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ. ❶

[۲۷۰۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ هَارُونَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الدَّيْنَوَرِيُّ الْمُكْتِبُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ صَدَقَةَ بْنِ صُبَيْحٍ، نا الْقَاسِمُ بْنُ أَبِي يُوسُفَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا أَذَّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْحَجِّ قَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ: أَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ إِنَّمَا هِيَ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَإِنَّ اللهَ شَاكِرٌ عَلِيمٌ)). قَوْلُهُ: عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَهْمٌ وَالصَّوَابُ: عَنْ أَبِي سِنَانٍ، وَيَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ مَتْرُوكٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حج کا اعلان کیا تو اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال حج کرنا (واجب ہے)؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا، یہ صرف (زندگی میں) ایک ہی بار واجب ہے، اور جو شخص نفلی نیکی کرے تو یقیناً اللہ تعالیٰ قدردان بہت علم والا ہے۔

ان کا عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بیان کرنا وہم ہے جبکہ درست عَنْ أَبِي سِنَانٍ ہے، اور یحییٰ بن ابی انیسہ متروک ہے۔

[۲۷۰۳]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو مُوسَى، ح وَثنا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْكَاتِبُ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، ح وَثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، قَالُوا: نا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ (آل عمران:۹۷)، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَفِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ، فَقَالُوا: أَفِي كُلِّ عَامٍ؟ قَالَ: ((لَا، وَلَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ))، فَأَنْزَلَ اللهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ (المائدة:۱۰۱) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. وَقَالَ الْأَشَجُّ: نا مَنْصُورُ بْنُ وَرْدَانَ أَبُو مُحَمَّدٍ إِمَامُ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا﴾ "لوگوں پر اللہ کا یہ حق ہے کہ جو اس کے گھر تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا ہو؛ وہ اس کا حج کرے۔" تو لوگوں نے پوچھا: کیا ہر سال (حج کرنا واجب ہے)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، اور اگر میں "ہاں" کہہ دیتا تو واجب ہو جاتا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ـــ الخ﴾ "اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کے متعلق سوال مت کرو کہ اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں، اور اگر تم ان کے متعلق نزولِ قرآن کے زمانے میں پوچھو گے تو وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں گی، (جو بے مقصد سوالات تم کر چکے ہو) ان سے اللہ تعالیٰ نے درگزر کر دیا ہے، اور اللہ تعالیٰ بہت مغفرت والا؛ بڑا بردبار ہے۔"

❶ سنن النسائی: ۵/ ۱۱۱

مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، وَقَالَ الزَّعْفَرَانِيُّ: فَسَكَتَ ثُمَّ قَالُوا: أَفِي كُلِّ عَامٍ، فَسَكَتَ ثُمَّ قَالُوا: أَفِي كُلِّ عَامٍ، فَقَالَ: ((لَا))، وَالْبَاقِي مِثْلُهُ. ❶

ازج کہتے ہیں کہ ہم سے مسجد کوفہ کے امام منصور بن وردان ابومحمد نے بیان کیا۔ اور زعفرانی نے یوں بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے پھر کہا: کیا ہر سال؟ آپ ﷺ پھر خاموش رہے۔ لوگوں نے پھر کہا: کیا ہر سال؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ باقی حدیث اسی کے مثل ہے۔

[٢٧٠٤]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا بِالْكُوفَةِ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي ثَوْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَادَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: الْحَجُّ كُلَّ عَامٍ؟ فَسَكَتَ عَنْهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: ((لَا بَلْ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، وَلَوْ قُلْتُ: كُلَّ عَامٍ، لَكَانَتْ كُلَّ عَامٍ))، فَقَامَ آخَرُ، فَقَالَ: أَحُجُّ مَكَانَ أَبِي فَإِنَّهُ شَيْخٌ كَبِيرٌ؟ فَقَالَ: ((حُجَّ مَكَانَ أَبِيكَ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ کو پکارا اور کہا: کیا ہر سال حج کرنا (واجب) ہے؟ تو آپ ﷺ اس کی بات سن کر کچھ دیر خاموش رہے، پھر فرمایا: نہیں، بلکہ ہر مسلمان پر ایک ہی حج کرنا واجب ہے، اور اگر میں کہہ دیتا کہ ہر سال واجب ہے، تو ہر سال ہی واجب ہو جاتا تھا۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: کیا میں اپنے والد کی جگہ حج کر سکتا ہوں؟ کیونکہ وہ بہت بوڑھے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد کی جگہ حج کر لو۔

[٢٧٠٥]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ زِيَادٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ))، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: أَفِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَجَعَلَ يُعْرِضُ عَنْهُ، ثُمَّ قَالَ: ((لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا))، ثُمَّ قَالَ: ((دَعُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ سُؤَالُهُمْ وَاخْتِلَافُهُمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ، فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِأَمْرٍ فَأْتُوهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دیا کرتے تھے تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کو فرض کیا ہے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ اس نے تین مرتبہ یہ سوال کیا، لیکن آپ اس سے اعراض کرتے رہے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو (ہر سال ہی) واجب ہو جاتا تھا، اور اگر واجب ہو جاتا تو تم اس کی ادائیگی نہ کر پاتے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک میں خود تمہیں کوئی بات نہ بتلاؤں تب تک تم بھی مجھے چھوڑے رکھا کرو (یعنی اس کے بارے میں مجھ سے سوال مت کیا کرو)، کیونکہ تم سے پہلے لوگ (بے مقصد اور کثرت سے) سوالات کرنے اور اپنے انبیاء سے اختلاف کرنے کی وجہ سے ہی ہلاک ہوئے ہیں، لہٰذا جب میں تمہیں کوئی حکم دوں؛ اسے اپنی استطاعت کے مطابق بجا لاؤ

❶ مسند أحمد: ٩٠٥

❷ مسند أحمد: ٢٦٦٣، ٢٧٤١، ٢٩٦٩

❸ صحيح مسلم: ١٣٣٧۔مسند أحمد: ١٠٦٠٧۔صحيح ابن حبان: ٣٧٠٤، ٣٧٠٥۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٤٧٢

اور جب میں تمہیں کسی چیز سے روک دوں؛ تو اس سے اجتناب کرو۔

[٢٧٠٦]..... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا أَبُو مُوسَى، نا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: نا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا فَخَطَبَ، فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ))، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ ہم میں کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر حج کو فرض کیا ہے۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی۔

[٢٧٠٧]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، نا الْهَجَرِيُّ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ))، فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: فِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ عَادَ فَقَالَ: فِي كُلِّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((وَمَنِ الْقَائِلُ؟))، قَالُوا: فُلَانٌ، قَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ قُلْتُ: نَعَمْ لَوَجَبَتْ، وَلَوْ وَجَبَتْ مَا أَطَقْتُمُوهَا وَلَوْ لَمْ تُطِيقُوهَا لَكَفَرْتُمْ))، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ (المائدة:١٠١). [1]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے۔ ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ تو آپ ﷺ نے اس سے اعراض کیا۔ اس نے دوبارہ کہا: اے اللہ کے رسول! کیا ہر سال؟ تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: یہ کون کہہ رہا ہے؟ لوگوں نے بتلایا کہ فلاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر میں ''ہاں'' کہہ دیتا تو (ہر سال حج کرنا) واجب ہو جاتا، اگر واجب ہو جاتا تو تم اس کی طاقت نہ رکھتے اور اگر تم اس کی طاقت نہ رکھتے تو تم کفر کے مرتکب ہو جاتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ ''اے ایمان والو! تم ایسی چیزوں کے متعلق سوال مت کرو کہ اگر وہ تمہارے لیے ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بری لگیں۔''

[٢٧٠٨]..... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، وَأَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى بْنِ أَبِي حَامِدٍ صَاحِبُ بَيْتِ الْمَالِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِي، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: يَا أَبَا عَبْدِ

یحییٰ بن یعمر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اے ابو عبدالرحمان! یقیناً لوگوں کا خیال ہے کہ تقدیر کوئی حیثیت نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: کیا ان میں سے کوئی شخص ہمارے پاس موجود ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: پھر جب تم ان سے ملو تو انہیں میری طرف سے یہ پیغام پہنچا دینا کہ ابن عمر اللہ کے حضور میں تم سے بری

[1] شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٤٧٣

الرَّحْمٰنِ إِنَّ أَقْوَامًا يَزْعُمُونَ أَنْ لَيْسَ قَدْرٌ، قَالَ: فَهَلْ عِنْدَنَا مِنْهُمْ أَحَدٌ؟ قُلْتُ: لَا، قَالَ: فَأَبْلِغْهُمْ عَنِّي إِذَا لَقِيتَهُمْ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ بَرَاءٌ إِلَى اللّٰهِ مِنْكُمْ وَأَنْتُمْ مِنْهُ بُرَاءٌ، سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي أُنَاسٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ عَلَيْهِ شَحْنَاءُ سَفَرٍ وَلَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْبَلَدِ يَتَخَطَّى حَتّٰى وَرِكَ فَجَلَسَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كَمَا يَجْلِسُ أَحَدُنَا فِي الصَّلَاةِ ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَا الْإِسْلَامُ؟ قَالَ: ((الْإِسْلَامُ أَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، وَأَنْ تُقِيمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ وَتَعْتَمِرَ وَتَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ وَتُتِمَّ الْوُضُوءَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ))، قَالَ: فَإِنْ فَعَلْتُ هٰذَا فَأَنَا مُسْلِمٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَ: صَدَقْتَ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَالَ فِي آخِرِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عَلَيَّ بِالرَّجُلِ))، فَطَلَبْنَاهُ فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَلْ تَدْرُونَ مَنْ هٰذَا هٰذَا جِبْرِيلُ أَتَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ، فَخُذُوا عَنْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا شُبِّهَ عَلَيَّ مُنْذُ أَتَانِي قَبْلَ مَرَّتِي هٰذِهِ وَمَا عَرَفْتُهُ حَتّٰى وَلّٰى)). إِسْنَادٌ ثَابِتٌ صَحِيحٌ. أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. ❶

ہے اور تم اس سے بری ہو۔ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی وقت ایک آدمی آیا، جس پر سفر کے آثار دِکھائی نہیں دے رہے تھے اور نہ ہی وہ اس شہر کا باسی لگتا تھا۔ وہ لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا، یہاں تک کہ وہ زمین پر سرین رکھ کر رسول اللہ ﷺ کے سامنے اسی طرح بیٹھ گیا جس طرح ہم میں سے کوئی نماز میں بیٹھتا ہے۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں پر رکھا اور کہا: اے محمد! اسلام کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اس بات کی گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بلاشبہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور تم نماز قائم کرو، زکاۃ ادا کرو، حج اور عمرے کی ادائیگی کرو، غسلِ جنابت کرو، مکمل وضوء کرو اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اس نے کہا: اگر میں یہ اعمال کرلوں تو کیا میں مسلمان ہوں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: آپ نے سچ کہا ہے۔ راوی نے باقی حدیث بیان کی اور اس کے آخر میں کہا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس آدمی کو میرے پاس بلا کر لاؤ۔ چنانچہ ہم نے اسے ڈھونڈا لیکن وہ ہمیں نہ ملا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ یہ کون تھے؟ یہ جبرائیل علیہ السلام تھے، جو تمہیں تمہارے دِین کی تعلیم دینے کے لیے تمہارے پاس آئے تھے، لہٰذا ان سے سیکھ لو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اب سے پہلے یہ جب سے میرے پاس آ رہے ہیں کبھی میرے لیے انہیں پہچاننے میں دُشواری نہیں ہوئی اور (آج) میں انہیں پہچان نہیں پایا، یہاں تک کہ یہ واپس چلے گئے۔

یہ اسناد صحیح ثابت ہے۔ اسے امام مسلمؒ نے اس اسناد کے ساتھ بیان کیا ہے۔

❶ مسند أحمد: ١٩١، ٣٦٧، ٣٦٨۔ صحيح ابن حبان: ١٦٨، ١٧٣

[٢٧٠٩]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ الْأَنْمَاطِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا الْحَسَنُ بْنُ حَبِيبٍ، نا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عُمْرَتُنَا هٰذِهِ لِعَامِنَا هٰذَا أَمْ لِلْأَبَدِ؟ فَقَالَ: ((لَا بَلْ لِلْأَبَدِ، دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)). كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❶

سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارا یہ عمرہ اسی سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (اسی سال کے لیے) نہیں، بلکہ ہمیشہ کے لیے ہے۔ عمرہ قیامت کے دِن تک حج میں داخل ہو گیا ہے۔

[٢٧١٠]..... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ، أنا شُعْبَةُ، قَالَ: وَحَدَّثَنَا عَفَّانُ، نا شُعْبَةُ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ أَدْرَكَ الْإِسْلَامَ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ، قَالَ: ((حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ)). كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. ❷

سیدنا ابورزین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سوال کیا کہ میرے والد بہت بوڑھے ہیں، انہوں نے اسلام بھی قبول کیا ہے، لیکن نہ تو وہ حج وعمرہ کرنے کی استطاعت رکھتے ہیں اور نہ ہی وہ سواری کر سکتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد کی طرف سے تم حج اور عمرہ کرلو۔
اس کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[٢٧١١]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْأَخْنَسِيِّ، عَنْ جَدَّتِهِ حُكَيْمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَهَلَّ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ مِنَ الْمَسْجِدِ الْأَقْصَى إِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ وَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)). ❸

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد اقصیٰ سے لے کر مسجد حرام تک حج یا عمرے کا احرام باندھا؛ اس کے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دیے جائیں گے اور اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی۔

[٢٧١٢]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَخْنَسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْأَخْنَسِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ،

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بیت المقدس سے حج یا عمرے کا احرام باندھا تو وہ گناہوں سے اس طرح (پاک) ہو جائے گا جس طرح وہ اس دِن تھا جس دِن اس کی والدہ نے اسے جنم دِیا تھا۔

❶ مسند أحمد: ١٧٥٨٩، ١٧٥٩٠

❷ مسند أحمد: ١٦١٨٤، ١٦١٨٥، ١٦١٩٠۔صحيح ابن حبان: ٣٩٩١۔شرح مشكل الآثار للطحاوى: ٢٥٤٦

❸ سنن أبي داود: ١٧٤١۔السنن الكبرىٰ للبيهقى: ٥/ ٣٠۔سنن ابن ماجه: ٣٠٠١

قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحْرَمَ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ بِحَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ كَانَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)). ❶

[٢٧١٣]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سُحَيْمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّهِ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتُ أُمَيَّةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ أُمَّ سَلَمَةَ، زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ، تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ أَوْ عُمْرَةٍ مِنْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)).

اُم المومنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے بیت المقدس سے حج یا عمرے کا احرام باندھا؛ اس کے گزشتہ تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔

[٢٧١٤]...... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ، ثنا عَبْدُ الْحَكِيمِ أَبُو سُفْيَانَ الْخُزَاعِيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَأَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ حَجَّ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ يَرْجِعُ كَهَيْئَةِ يَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے حج یا عمرہ کیا؛ پھر نہ کوئی بے ہودہ گوئی کی اور نہ گناہ کا کام کیا، تو وہ اس (طرح گناہوں سے پاک صاف) حالت میں واپس آتا ہے جیسے وہ اس دن تھا جس دن اس کی والدہ نے اسے جنم دیا تھا۔

[٢٧١٥]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا حُمَيْدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ: عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ، الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ)). ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے سوال کیا: کیا عورتوں پر بھی جہاد لازم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، حج اور عمرہ (عورتوں کا جہاد ہے)۔

[٢٧١٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا عورتوں پر بھی جہاد لازم ہے؟ تو آپ ﷺ

❶ مسند أحمد: ٢٦٥٥٧۔صحيح ابن حبان: ٣٧٠١

❷ صحيح البخاري: ١٨٢٠۔صحيح مسلم: ١٣٥٠۔سنن ابن ماجه: ٢٨٨٩۔مسند أحمد: ٧١٣٦، ٧٣٨١، ٩٣١١۔صحيح ابن حبان: ٣٦٩٤

❸ مسند أحمد: ٢٤٤٦٣

الْحَجَّاجِ الضَّبِّيُّ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ عَلَى النِّسَاءِ جِهَادٌ؟ قَالَ: ((عَلَيْهِنَّ جِهَادٌ لَا قِتَالَ فِيهِ، الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ)). ❶

نے فرمایا: ان پر ایسا جہاد لازم ہے جس میں قتال نہیں ہوتا، (اور وہ) حج اور عمرہ ہے۔

[٢٧١٧]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ الضَّرَّابُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ فَرِيضَتَانِ عَلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ إِلَّا أَهْلَ مَكَّةَ فَإِنَّ عُمْرَتَهُمْ طَوَافُهُمْ فَإِنْ أَبَوْا فَلْيَخْرُجُوا إِلَى التَّنْعِيمِ ثُمَّ يَدْخُلُونَهَا مُحْرِمِينَ وَاللّٰهِ مَا دَخَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ إِلَّا حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا. ❷

عطاء بن ابی رباحؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حج وعمرہ؛ دونوں تمام لوگوں پر فرض ہیں، سوائے اہل مکہ کے۔ ان کا عمرہ طواف ہی ہے، لیکن اگر وہ انکار کریں تو انہیں چاہیے کہ مقام تنعیم کی طرف نکل جائیں، پھر وہاں سے احرام کی حالت میں داخل ہوں۔ اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ مکہ میں صرف حج یا عمرے کی نیت سے ہی داخل ہوئے ہیں۔

[٢٧١٨]..... ثنا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ رُسْتُمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْكُوفِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَرِيضَتَانِ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِمَا بَدَأْتَ)). ❸

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً حج اور عمرہ دو فریضے ہیں، تم ان دونوں میں سے جس سے بھی ابتدا کرلو؛ کوئی مضائقہ نہیں۔

[٢٧١٩]..... نا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، نا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ، فَقَالَ: ((صَلَاتَانِ لَا يَضُرُّكَ بِأَيِّهِمَا بَدَأْتَ)).

محمد بن سیرین روایت کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے حج سے پہلے عمرہ کرنے کے متعلق سوال کیا گیا، تو انہوں نے فرمایا: یہ دو نمازیں ہیں، تم ان دونوں میں سے جسے بھی پہلے ادا کرلو؛ کوئی حرج نہیں۔

[١/٢٧٢٠]..... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ، نا هِشَامُ بْنُ سُلَيْمَانَ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: اللہ تعالیٰ کی مخلوق

❶ مسند أحمد: ٢٤٣٨٣۔ صحيح ابن حبان: ٣٧٠٢
❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٠
❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٣٥١۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧١

وَعَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي نَافِعٌ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: لَيْسَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ أَحَدٌ إِلَّا عَلَيْهِ حَجَّةٌ وَعُمْرَةٌ وَاجِبَتَانِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَى ذَالِكَ سَبِيلًا ، فَمَنْ زَادَ بَعْدَهُمَا شَيْئًا فَهُوَ خَيْرٌ وَتَطَوُّعٌ . قَالَ: وَلَمْ أَسْمَعْهُ يَقُولُ فِي أَهْلِ مَكَّةَ شَيْئًا .

میں سے جو بھی شخص ہے اس پر حج اور عمرہ دونوں واجب ہیں، جو ان کی ادائیگی کے لیے اخراجات کی استطاعت رکھتا ہو، اور جو ان دونوں کے بعد کچھ اضافی کرے تو وہ بہتر اور نفل ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں اہل مکہ کے بارے میں کچھ بھی فرماتے نہیں سنا۔

[٢/٢٧٢٠]..... قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَأُخْبِرْتُ عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ: الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ كَوُجُوبِ الْحَجِّ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا .

عکرمہؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عمرہ بھی اس شخص پر حج کی طرح ہی واجب ہے جو اس کی ادائیگی کے اخراجات کی استطاعت رکھتا ہو۔

[٢٧٢١]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى ، عَنْ دَاوُدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ كَوُجُوبِ الْحَجِّ ، وَهُوَ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ .

عکرمہؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عمرہ بھی حج کی طرح واجب ہے اور یہ چھوٹا حج ہے۔

[٢٧٢٢]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْمُودٍ الْوَاسِطِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، نا وَرْقَاءُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: الْحَجُّ الْأَكْبَرُ يَوْمُ النَّحْرِ ، وَالْحَجُّ الْأَصْغَرُ الْعُمْرَةُ .

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حجِ اکبر نحر کا دن ہے اور حجِ اصغر عمرہ ہے۔

[٢٧٢٣]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى ، نا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِيهِ: ((وَأَنَّ الْعُمْرَةَ الْحَجُّ الْأَصْغَرُ وَلَا يَمَسَّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرٌ)) . [1]

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اہل یمن کی جانب ایک خط لکھا اور وہ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا، اس میں مرقوم تھا کہ عمرہ چھوٹا حج ہے اور قرآن کو صرف پاک شخص ہی چھوئے۔

[٢٧٢٤]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَبُو كُرَيْبٍ ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ،

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے نماز، زکاۃ اور حج کے متعلق سوال کیا کہ کیا یہ واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ پھر اس نے

[1] سلف برقم: ٤٣٩

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالْحَجِّ أَوَاجِبٌ هُوَ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) ، فَسَأَلَهُ عَنِ الْعُمْرَةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ؟ قَالَ: ((لَا وَأَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ)) . رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، وَحَجَّاجٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ مَوْقُوفًا مِنْ قَوْلِ جَابِرٍ . ❶

عمرے کے متعلق سوال کیا کہ کیا یہ بھی واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، البتہ تمہارا عمرہ کرنا تمہارے لیے ہی بہتر ہے۔

یحییٰ بن ایوب نے اسے ابن جریج اور حجاج سے روایت کیا، انہوں نے ابن منکدر سے اور انہوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے ان کے قول کے طور پر موقوفاً روایت کیا ہے۔

[٢٧٢٥]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، ح وَثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ ، جَمِيعًا عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ؟ قَالَ: ((لَا وَأَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ)) .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا عمرہ واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، البتہ تمہارا عمرہ کر لینا تمہارے ہی لیے بہتر ہے۔

[٢٧٢٦]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ، أنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

مذکورہ اسناد کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٢٧٢٧]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ ، وَيَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ ، قَالُوا: نا ابْنُ عُفَيْرٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْعُمْرَةُ وَاجِبَةٌ؟ فَرِيضَتُهَا كَفَرِيضَةِ الْحَجِّ؟ قَالَ: ((لَا وَأَنْ تَعْتَمِرَ خَيْرٌ لَكَ)) . ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا عمرہ واجب ہے؟ کیا یہ حج کی طرح ہی فرض ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، البتہ تمہارا عمرہ کر لینا تمہارے ہی لیے بہتر ہوگا۔

[٢٧٢٨]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُكْرَمِ بْنِ يَعْقُوبَ أَبُو الْفَضْلِ ، نا الْحَسَنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْحُلْوَانِيُّ ، نا مِهْرَانُ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عَائِشَةَ ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے ان کے اس عمرے میں فرمایا جو انہوں نے کیا تھا کہ یقیناً تمہارے عمرے کا اجر تمہارے خرچ کے بہ قدر ہی ملے گا۔

❶ مسند أحمد: ١٤٣٩٧ ـ جامع الترمذي: ٩٣١ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ٣٤٩

❷ انظر ما قبله

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا فِي عُمْرَتِهَا الَّتِي اعْتَمَرَتْهَا: ((إِنَّمَا أَجْرُكِ مِنْ عُمْرَتِكِ عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكِ)). ❶

[٢٧٢٩]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ عَتَّابٍ أَبُو عُثْمَانَ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا فِي عُمْرَتِهَا: ((إِنَّ لَكِ مِنَ الْأَجْرِ قَدْرَ نَصَبِكِ وَنَفَقَتِكِ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں ان کے عمرے کے سلسلے میں فرمایا: یقیناً تمہیں تمہاری مشقت اور تمہارے خرچ کے مطابق اَجر ملے گا۔

[٢٧٣٠]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، نا هَمَّامٌ، قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا يُمْسِكُ الْمُعْتَمِرُ عَنِ التَّلْبِيَةِ حَتَّى يَفْتَتِحَ الطَّوَافَ.

عطاءؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عمرہ کرنے والا تب تک تلبیہ نہ روکے جب تک کہ طواف شروع نہ کر لے۔

[٢٧٣١]...... ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ سَوَّارٍ، نا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، قَالَ: ((يَطُوفُ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَيَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ طَافَ بِالْبَيْتِ وَحْدَهُ وَلَا يَسْعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جو حج کے ایام آنے تک عمرے کا فائدہ اٹھانا چاہے: وہ بیت اللہ کے سات طواف کرے گا اور صفاومروہ کے درمیان سعی کرے گا، پھر جب نحر کا دِن آئے گا تو صرف بیت اللہ کا طواف کرے گا اور صفاومروہ کے درمیان سعی نہیں کرے گا۔

[٢٧٣٢]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَرْمَلَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: حَجَّ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَلَمَّا كَانَا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ نَهَى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَقِيلَ لِعَلِيٍّ إِنَّهُ قَدْ نَهَى عَنِ التَّمَتُّعِ، فَقَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُوهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوا، فَلَبَّى عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَنْهَى عَنِ

سعید بن مسیّبؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما نے حج کیا، جب یہ دونوں اصحاب راستے میں ہی تھے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کے ایام آنے تک عمرے کا فائدہ اُٹھانے سے منع فرما دیا۔ اس بات کا ذکر جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کیا گیا کہ انہوں نے تو تمتع سے منع کر دیا ہے۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم انہیں دیکھو کہ وہ چل پڑے ہیں تو تم بھی چل پڑو۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اصحاب نے عمرے کا احرام باندھا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں منع نہیں کیا۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا مجھے یہ خبر (درست) نہیں پہنچی کہ آپ عمرے کا فائدہ اٹھانے سے

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٢

❷ انظر ما قبله

التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ؟ قَالَ: بَلٰى ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: أَلَمْ تَسْمَعْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَمَتَّعَ؟ قَالَ: بَلٰى . ❶

منع فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا آپ نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔

[٢٧٣٣]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ، نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: حَجَّ عُثْمَانُ حَتّٰى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ الطَّرِيقِ أُخْبِرَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ عُثْمَانَ نَهٰى أَصْحَابَهُ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِأَصْحَابِهِ: ((إِذَا ارْتَحَلَ عُثْمَانُ فَارْتَحِلُوا)) ، قَالَ: فَأَهَلَّ وَأَصْحَابُهُ بِعُمْرَةٍ فَلَمْ يُكَلِّمْهُمْ عُثْمَانُ ، فَقَالَ لَهُ: أَلَمْ أُخْبَرْ عَنْكَ أَنَّكَ نَهَيْتَ أَصْحَابَكَ عَنِ التَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ يَعْنِي إِلَى الْحَجِّ؟ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَمَتَّعَ؟ قَالَ: بَلٰى . قَالَ سَعِيدٌ: فَلَا أَدْرِي مَا أَجَابَهُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

سعید بن میسبؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا، ابھی آپ راستے میں ہی تھے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بتلایا گیا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو حج کے ایام آنے تک عمرے کا فائدہ اُٹھانے سے منع کر دیا ہے، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: جب عثمان رضی اللہ عنہ روانہ ہوں تو تم بھی روانہ ہو جانا۔ پھر انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے عمرے کا احرام باندھا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کچھ نہیں کہا۔ پھر علی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا مجھے آپ کے حوالے سے یہ بات (درست) پتہ چلی ہے کہ آپ نے اپنے ساتھیوں کو حج کے ایام آنے تک عمرے کا فائدہ اُٹھانے سے منع فرمایا ہے؟ کیا آپ نے نہیں سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج تمتع کیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: کیوں نہیں۔ سعیدؒ کہتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے انہیں کیا جواب دیا۔

[٢٧٣٤]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَرْوَزِيُّ بِمَكَّةَ ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا)) . قَالَ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَحَدَّثَنَاهُ حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا)) . قَالَ لَنَا ابْنُ صَاعِدٍ: هٰذَا الْحَدِيثُ كَتَبَهُ مَعَنَا مِرْبَعٌ وَأَصْحَابُهُ ثُمَّ قَدِمُوا فَكَانَ فِي فَوَائِدِهِمْ . ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا ''میں حج وعمرہ؛ دونوں کی اکٹھی ادائیگی کے لیے حاضر ہوں۔'' یزید بن زُریع کہتے ہیں کہ ہم سے حُمید نے بیان کیا کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا ''میں حج وعمرہ؛ دونوں کی اکٹھی ادائیگی کے لیے حاضر ہوں۔''

ابن صاعد نے ہم سے کہا: اس حدیث کو ہمارے ساتھ مربع اور ان کے اصحاب نے لکھا، پھر وہ آگے بڑھ گئے اور یہ ان کے فوائد میں شامل ہوگئی۔

[٢٧٣٥]..... ثنا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ، نا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، نا إِسْمَاعِيلُ

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حج وعمرہ کو جمع کیا کیونکہ آپ جانتے تھے کہ اس کے بعد آپ حج

❶ صحيح البخاري: ١٥٦٩ ـ صحيح مسلم: ١٢٢٣ ـ مسند أحمد: ٤٠٢ ، ٤٢٤ ، ١١٤٦

❷ مسند أحمد: ١٢٠٩١ ، ١٢٨٧٠ ، ١٣٨٠٦

بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: إِنَّمَا جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ لِأَنَّهُ عَلِمَ أَنَّهُ لَيْسَ بِحَاجٍّ بَعْدَهَا. ❶

نہیں کر سکیں گے۔

[۲۷۳۶]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ الرَّيَّانِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا أَبُو زِيَادٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ: مِنْ أَيْنَ جِئْتَ؟ فَقَالَ شَرِبْتُ مِنْ زَمْزَمَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَشَرِبْتَ مِنْهَا كَمَا يَنْبَغِي؟ قَالَ: وَكَيْفَ ذَاكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ؟ قَالَ: إِذَا شَرِبْتَ مِنْهَا فَاسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَتَنَفَّسْ ثَلَاثًا وَتَضَلَّعْ مِنْهَا، فَإِذَا فَرَغْتَ فَاحْمَدِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((آيَةٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْمُنَافِقِينَ أَنَّهُمْ لَا يَتَضَلَّعُونَ مِنْ زَمْزَمَ)). ❷

عبداللہ بن ابوملیکہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا، تو آپ نے اس سے پوچھا: تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا: میں زم زم پی کر آیا ہوں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا: کیا تم نے آبِ زم زم ویسے ہی پیا ہے جس طرح پینا چاہیے؟ اس نے کہا: اے ابن عباس! کیسے پینا چاہیے؟ تو آپ نے فرمایا: جب تم زم زم پینے لگو تو قبلہ رُخ ہو جاؤ، بسم اللہ پڑھو، تین سانس میں پیو اور خوب سیر ہو کر پیو۔ پھر جب تم پی کر فارغ ہو جاؤ تو اللہ کا شکر ادا کرو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے اور منافقوں کے درمیان یہ نشانی ہے کہ وہ زم زم سیر ہو کر نہیں پیتے۔

[۲۷۳۷]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی ﷺ سے اسی کے مثل مروی ہے۔

[۲۷۳۸]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسٌ التَّرْقُفِيُّ، نا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْعَدَنِيُّ، حَدَّثَنِي الْحَكَمُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِذَا شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ، قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ.

عکرمہؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما جب زم زم پیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ ''اے اللہ! یقیناً میں تجھ سے نفع بخش علم، کشادہ رزق اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔''

[۲۷۳۹]...... ثنا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آبِ زم زم جس مقصد کے لیے پیا جائے وہ پورا ہوتا

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٦٤٥

❷ سنن ابن ماجه: ٣٠٦١ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٢

بْنُ حَبِيبِ الْجَارُودِيُّ ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ ، إِنْ شَرِبْتَهُ تَسْتَشْفِي بِهِ شَفَاكَ اللَّهُ ، وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِشِبَعِكَ أَشْبَعَكَ اللَّهُ بِهِ ، وَإِنْ شَرِبْتَهُ لِيَقْطَعَ ظَمَأَكَ قَطَعَهُ اللَّهُ ، وَهِيَ هَزْمَةُ جِبْرِيلَ وَسُقْيَا اللهِ إِسْمَاعِيلَ)) . ❶

ہے، اگر تم اسے شفا حاصل کرنے کے لیے پیتے ہو تو اللہ تمہیں شفا دے گا، اگر تم اسے سیر ہونے کے لیے پیتے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے تمہیں سیر کر دے گا اور اگر اسے اپنی پیاس بجھانے کے لیے پیتے ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی بجھا دے گا۔ یہ جبرائیل علیہ السلام کی لات ہے (جو انہوں نے زمین پر ماری تو پانی نکل آیا) اور اللہ تعالیٰ کا حضرت اسماعیل علیہ السلام کو پلایا ہوا پانی ہے۔

[٢٧٤٠]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، نا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ ، نا سُفْيَانُ ، عَنِ الْمُثَنَّى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَلْزَقُ وَجْهَهُ وَصَدْرَهُ بِالْمُلْتَزَمِ . ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنا چہرہ اور سینہ ملتزم کے ساتھ چمٹاتے دیکھا۔

[٢٧٤١]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا أَبُو الْأَحْوَصِ الْقَاضِي ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْجُعْفِيُّ ، ثنا ابْنُ يَمَانٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ عَلَى الْحَجَرِ . ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حجر اسود پر سجدہ کیا۔

[٢٧٤٢]...... ثنا ابْنُ مَخْلَدٍ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا سَعِيدٍ ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ ، وَابْنَ عُمَرَ ، وَجَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ إِذَا اسْتَلَمُوا الْحَجَرَ قَبَّلُوا أَيْدِيَهُمْ ، فَقُلْتُ: وَابْنُ عَبَّاسٍ؟ فَقَالَ: وَابْنُ عَبَّاسٍ حَسِبْتُهُ كَثِيرًا .

عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوسعید، ابوہریرہ، ابن عمر اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کو دیکھا کہ جب انہوں نے استلام کیا تو اپنے ہاتھوں کو چوما۔ (ابن جریج کہتے ہیں کہ) میں نے پوچھا: اور ابن عباس؟ تو انہوں نے فرمایا: ابن عباس رضی اللہ عنہما کو تو میں نے بہت بار دیکھا۔

[٢٧٤٣]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا الرَّمَادِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، أنا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ رُکن یمانی کو بوسہ دیا کرتے تھے اور اپنا رُخسار مبارک اس پر رکھ لیتے۔

---

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٣

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ١٦٤

❸ مسند الشافعي: ١/ ٣٤١۔السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٧٥۔المستدرك للحاكم: ١/ ٤٥٥۔مسند الدارمي: ١٨٧٢۔صحيح ابن خزيمة: ٢٧١٤

مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُقَبِّلُ الرُّكْنَ الْيَمَانِي وَيَضَعُ خَدَّهُ عَلَيْهِ.

[٢٧٤٤]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَالِمٍ، أَنَّ عَمْرًا مَوْلَى الْمُطَّلِبِ أَخْبَرَهُمَا، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ وَأَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ)). ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خشکی کا شکار تمہارے لیے حالتِ احرام میں حلال ہے، بشرطیکہ تم نے اسے شکار نہ کیا ہو یا تمہارے لیے نہ کیا گیا ہو۔

[٢٧٤٥]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الرَّبِيعُ، أنا الشَّافِعِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٧٤٦]...... ثنا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَعْمَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[٢٧٤٧]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا أَشْهَبُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اس سند کے ساتھ بھی اسی کے مثل منقول ہے۔

[٢٧٤٨]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّبِيعُ، نا الشَّافِعِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ رَجُلٍ، مِنَ الْأَنْصَارِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ

یہ بھی سند کا ہی بیان ہے۔

❶ سنن أبي داود: ١٨٥١ـ جامع الترمذي: ٨٤٦ـ سنن النسائي: ٥/ ١٧٨ـ مسند أحمد: ١٤٨٩٤، ١٥١٥٨، ١٥١٨٥ـ صحيح ابن خزيمة: ٢٦٤١ـ صحيح ابن حبان: ٣٩٧١ـ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٥٢ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ١٩٠

النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. قَالَ الشَّافِعِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ: ابْنُ أَبِي يَحْيَى أَحْفَظُ مِنَ الدَّرَاوَرْدِيِّ، وَمَعَ ابْنِ أَبِي يَحْيَى سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَمْرٍو نَحْوَ حَدِيثِ ابْنِ أَبِي يَحْيَى.

[٢٧٤٩]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابِي وَلَمْ أُحْرِمْ، فَرَأَيْتُ حِمَارًا فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ فَاصْطَدْتُهُ فَذَكَرْتُ شَأْنَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَذَكَرْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَحْرَمْتُ وَأَنِّي لِهٰذَا اصْطَدْتُهُ لَكَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ، فَأَكَلُوا وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ حِينَ أَخْبَرْتُهُ أَنِّي اصْطَدْتُهُ لَهُ. قَالَ لَنَا أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُهُ: اصْطَدْتُهُ لَكَ، وَقَوْلُهُ: وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَهُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ غَيْرُ مَعْمَرٍ وَهُوَ مُوَافِقٌ لِمَا رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ. ❶

سیدنا ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں صلح حدیبیہ کے زمانے میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (عمرے کے لیے) روانہ ہوا تو میرے ساتھیوں نے احرام باندھ لیا اور میں نے نہ باندھا۔ پھر مجھے ایک جنگلی گدھا دکھائی دیا تو میں نے اس پر حملہ کر دیا اور اس کا شکار کر لیا۔ پھر میں نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا اور یہ بھی بتلایا کہ میں نے احرام نہیں باندھا ہوا تھا، اسی لیے میں نے یہ آپ کے لیے شکار کیا ہے۔ جب میں نے آپ ﷺ کو یہ بتلایا کہ میں نے یہ آپ کے لیے شکار کیا ہے تو نبی ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم فرمایا کہ وہ کھا لیں، لیکن آپ نے نہیں کھایا۔

ابوبکرؒ نے ہم سے فرمایا: راوی کا یہ بیان کہ "میں نے یہ آپ کے لیے شکار کیا ہے" اور یہ بیان کہ "آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ نہ کھایا" میرے علم میں معمر کے سوا کوئی نہیں ہے جس نے ان الفاظ کو اس حدیث میں ذکر کیا ہو اور یہ اس حدیث کے موافق ہے جو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

[٢٧٥٠]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ اعْتَمَرَ مَعَ عُثْمَانَ فِي رَكْبٍ فَأُهْدِيَ لَهُ طَائِرٌ فَأَمَرَهُمْ بِأَكْلِهِ وَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ، فَقَالَ لَهُ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: أَنَأْكُلُ مِمَّا لَسْتَ مِنْهُ آكِلًا؟ فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ فِي ذَاكُمْ مِثْلَكُمْ إِنَّمَا اصْطِيدَ لِي وَأُمِيتَ بِاسْمِي.

عبدالرحمان بن حاطب بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک قافلے کے ہمراہ عمرہ ادا کیا۔ انہیں ایک پرندہ تحفے میں دیا گیا تو انہوں نے لوگوں کو وہ کھانے کا کہہ دیا لیکن خود کھانے سے انکار کر دیا۔ تو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا ہم اسے کھا لیں جسے آپ نہیں کھا رہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میرا معاملہ تمہارے جیسا نہیں ہے، یہ شکار میرے لیے کیا گیا ہے اور میرے نام پہ اس کو مارا گیا ہے (یعنی مجھے تحفہ دینے کے لیے)۔

❶ مسند أحمد: ٢٢٥٦٩۔سنن ابن ماجه: ٣٠٩٣۔السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ١٨٨۔صحيح ابن خزيمة: ٢٦٣٥۔صحيح ابن حبان: ٣٩٧٧

[۲۷۵۱]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، نا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ الْكَاهِلِيُّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: إِنِّي رَجُلٌ أُكْرِي فِي هٰذَا الْوَجْهِ وَإِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ: إِنَّهُ لَا حَجَّ لَكَ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ مِثْلِ هٰذَا الَّذِي سَأَلْتَنِي فَسَكَتَ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ (البقرة:١٩٨)، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لَكَ حَجًّا)). ❶

ابواُمامہ التیمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: میں ایسا آدمی ہوں کہ میں ان دنوں میں چیزیں کرائے پر دیتا ہوں (اور ساتھ حج بھی کر لیتا ہوں) جبکہ لوگ کہتے ہیں کہ تمہارا حج نہیں ہوتا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بھی آپ ﷺ سے اسی کے مثل سوال کیا جو تم نے مجھ سے کیا ہے تو آپ ﷺ خاموش ہو گئے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ ''تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرو۔'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً تمہارا حج ہو گیا۔

[۲۷۵۲]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا قَوْمٌ نُكْرِي ثُمَّ ذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَقَالَ: ((أَنْتُمْ حُجَّاجٌ)).

ابواُمامہ التیمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم لوگ کرائے پر چیزیں دیتے ہیں۔ پھر انہوں نے نبی ﷺ سے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کیا اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم حاجی ہو (یعنی تمہارا حج ہو گیا)۔

[۲۷۵۳]...... ثنا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[۲۷۵۴]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا نا هُشَيْمٌ، نا مَنْصُورٌ يَعْنِي ابْنَ زَاذَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ مَنْ حَلَقَ قَبْلَ أَنْ يَذْبَحَ أَوْ ذَبَحَ قَبْلَ أَنْ يَرْمِيَ فَجَعَلَ يَقُولُ: ((لَا حَرَجَ لَا حَرَجَ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جس نے (قربانی کا جانور) ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوالیا تھا یا رمی کرنے سے پہلے (قربانی کا جانور) ذبح کر لیا تھا، تو آپ ﷺ فرمانے لگے: کوئی حرج نہیں، کوئی گناہ نہیں۔

[۲۷۵۵]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ نا أَبُو مُوسَى نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ نا سُفْيَانُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

بنو تیم اللہ کے ایک صاحب بیان کرتے ہیں میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا۔ پھر راوی نے نبی ﷺ سے اسی پہلی حدیث

❶ مسند أحمد: ٦٤٣٤، ٦٤٣٥

❷ سلف برقم: ٢٥٧١

رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَذَكَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

کے مثل ہی بیان کیا۔

[٢٧٥٦]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو الْفُقَيْمِيُّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ التَّيْمِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: إِنَّا قَوْمٌ نُكْرِي فَهَلْ لَنَا مِنْ حَجٍّ؟ قَالَ: أَلَسْتُمْ تَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ وَتَأْتُونَ الْمُعَرَّفَ وَتَرْمُونَ الْجِمَارَ وَتَحْلِقُونَ رُءُوسَكُمْ؟ قُلْنَا: بَلَى، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنِ الَّذِي سَأَلْتَنِي فَلَمْ يُجِبْهُ حَتَّى نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرَائِيلُ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ (البقرة:١٩٨)، فَقَالَ: أَنْتُمْ حُجَّاجٌ. ❶

ابواُمامہ التیمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: ہم لوگ کرائے پر چیزیں دیتے ہیں (اور ساتھ حج بھی کر لیتے ہیں) تو کیا ہمارا حج ہو جاتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: کیا تم بیت اللہ کا طواف نہیں کرتے؟ میدانِ عرفات میں نہیں آتے؟ جمرات کو کنکریاں نہیں مارتے؟ اور اپنے سر نہیں منڈواتے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپ ﷺ سے اسی کے متعلق سوال کیا جو تم نے مجھ سے پوچھا ہے، تو آپ ﷺ نے اسے جواب نہ دیا، یہاں تک کہ جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر آپ کے پاس تشریف لائے: ﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِنْ رَبِّكُمْ﴾ ”تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے پروردگار کا فضل تلاش کرو۔“ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم حاجی ہو (یعنی تمہارا حج ہو گیا)۔

[٢٧٥٧]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، نا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أُرَاهُ رَفَعَهُ، قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: إِنِّي صَرُورَةٌ. ❷

عطاء رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے اسے مرفوع روایت کیا (یعنی نبی ﷺ نے فرمایا:) تم میں سے کوئی بھی شخص ایسے بالکل نہ کہے کہ میں ”صرورۃ“ ہوں۔ (صرورۃ سے مراد وہ شخص ہے جو استطاعت کے باوجود حج کرنے سے اعراض کرے)۔

[٢٧٥٨]..... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نِزَارٍ، نا أَبِي، نا عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُقَالَ لِلْمُسْلِمِ: صَرُورَةٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس بات سے منع کیا کہ مسلمان کو ”صرورۃ“ کہا جائے۔

[٢٧٥٩]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا أَحْمَدُ

سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

❶ مسند أحمد: ٦٤٣٤

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ١٦٥

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ عَامِرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى نَاقَتِهِ الْجَدْعَاءِ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَتَطَاوَلَ فِي غَرْزِ الرَّحْلِ، فَقَالَ: ((أَلَا تَسْمَعُونَ؟))، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آخِرِ الْقَوْمِ: مَا تَقُولُ أَوْ مَا تُرِيدُ؟ فَقَالَ: ((أَطِيعُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ)). قُلْتُ لِأَبِي أُمَامَةَ: مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هَذَا الْحَدِيثَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثِينَ سَنَةً. ❶

کو فرماتے سنا، جبکہ آپ حجۃ الوداع میں اپنی جدعاء نامی اونٹنی پر سوار ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے تو آپ اونٹنی کی رکاب میں پاؤں رکھ کر اونچے ہوئے اور فرمایا: کیا تم سن نہیں رہے؟ لوگوں میں آخر سے ایک آدمی بولا: (حضور! ہم سن رہے ہیں، فرمائیے) آپ کیا فرماتے ہیں؟ یا (کہا کہ) آپ کیا چاہتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے رب کی اطاعت بجالاؤ، پانچ وقت کی نمازیں پڑھو، اپنے مالوں کی زکاۃ ادا کرو، اپنے مہینے (یعنی ماہِ رمضان) کے روزے رکھو اور اپنے امیر کی اطاعت کرو (ان اعمال کے بدلے میں) تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (سلیمان بن عامرؒ کہتے ہیں) میں نے پوچھا: جب آپ نے یہ حدیث کتنے عرصے سے سن رکھی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے یہ حدیث تیس سال کی عمر میں سنی تھی۔

[٢٧٦٠]...... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، ح وَثنا ابْنُ صَاعِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبِ بْنِ حَيَّانَ، قَالَا: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ، نا أَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو الْجَمَلِ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمَرْأَةِ إِحْرَامٌ إِلَّا فِي وَجْهِهَا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت پر احرام لازم نہیں ہے، مگر اس کے چہرے میں۔

[٢٧٦١]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِحْرَامُ الْمَرْأَةِ فِي وَجْهِهَا وَإِحْرَامُ الرَّجُلِ فِي رَأْسِهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت کا احرام اس کے چہرے میں ہوتا ہے اور آدمی کا احرام اس کے سر میں ہوتا ہے (یعنی عورت چہرے کو نہیں چھپائے گی اور آدمی سر کو نہیں ڈھانپے گا)۔

[٢٧٦٢]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمْدُونُ بْنُ عَبَّادٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنَّا نَخْرُجُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حالتِ احرام میں روانہ ہوتیں تو جب ہمارا سامنا قافلوں سے ہوتا تو ہم اپنے چہروں پر کپڑا لٹکا لیتیں۔

❶ مسند أحمد: ٢٢١٦١ ـ صحيح ابن حبان: ٤٥٦٣

مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا الْتَقَيْنَا الرُّكْبَانَ سَدَلْنَا الثَّوْبَ عَلٰى وُجُوهِنَا سَدْلًا . ❶

[٢٧٦٣]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَإِذَا لَقِينَا الرَّاكِبَ أَرْسَلْنَا ثِيَابَنَا مِنْ فَوْقِ رُءُوسِنَا عَلٰى وُجُوهِنَا فَإِذَا جَاوَزْنَا رَفَعْنَاهَا . خَالَفَهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حالتِ احرام میں نبی ﷺ کے ساتھ ہوتے تھے تو جب کسی سوار سے سامنا ہوتا تو ہم اپنے اپنے سروں سے اپنے چہرے پر کپڑے لٹکا لیتیں اور جب وہ ہم سے آگے گزر جاتا تو ہم کپڑے اُٹھا دیتیں۔

ابن عیینہ نے اس کے خلاف بیان کیا ہے۔

[٢٧٦٤]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّارُ، نا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: كُنَّا نَكُونُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ فَيَمُرُّ بِنَا الرَّاكِبُ فَتَسْدِلُ الْمَرْأَةُ الثَّوْبَ مِنْ فَوْقِ رَأْسِهَا عَلٰى وَجْهِهَا . ❸

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم حالتِ احرام میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھیں تو جب ہمارے پاس سے کوئی سوار گزرتا تو عورت اپنے سر سے اپنے چہرے پر کپڑا لٹکا لیتی۔

[٢٧٦٥]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَجَمَاعَةٌ قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، نا عَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، حَدَّثَنِي مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَقَصَتْ بِرَجُلٍ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُكَفَّنَ فِي ثَوْبَيْهِ وَيُغَسَّلَ وَلَا يُغَطِّي وَجْهُهُ وَلَا يَمَسَّ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا . لَفْظُ ابْنِ مَخْلَدٍ . ❹

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کو اس کی اونٹنی نے اس زور سے گرایا کہ اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، وہ حالتِ احرام میں تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ اسے دو کپڑوں میں کفن دیا جائے، اس کو غسل دیا جائے، اس کے چہرے کو نہ ڈھانپا جائے اور اس کو خوشبو نہ لگائی جائے، کیونکہ یقیناً وہ روزِ قیامت تلبیہ کہتا ہوا اُٹھایا جائے گا۔

[٢٧٦٦]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ رَمَلٌ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ .

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عورتوں پر بیت اللہ کا رمل نہیں ہے اور نہ ہی صفا و مروہ کے درمیان سعی ہے۔ (طوافِ قدوم میں پہلے تین چکروں میں کندھے ہلا ہلا کر آہستہ آہستہ دوڑنا ''رمل'' کہلاتا ہے)۔

❶ مسند أحمد: ٢٤٠٢١ ـ سنن أبي داود: ١٨٣٣ ـ سنن ابن ماجه: 2935 ـ صحيح ابن خزيمة: ٢٦٩١

❷ مسند أحمد: ٢٤٠٢١

❸ المعجم الكبير للطبراني: ٢٣/ ٦٠٨

❹ سيأتي برقم: ٢٧٦٩

[۲۷۶۷]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ، نا مُؤَمَّلُ بْنُ إِهَابٍ، نا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَا تَصْعَدُ الْمَرْأَةُ فَوْقَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَا تَرْفَعُ صَوْتَهَا بِالتَّلْبِيَةِ. وَقَالَ ابْنُ بُهْلُولٍ: لَا تَصْعَدُ الْمَرْأَةُ عَلَى الصَّفَا وَلَا عَلَى الْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى هٰذَا.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عورت صفا و مروہ کے اوپر نہیں چڑھے گی اور نہ ہی بلند آواز سے تلبیہ کہے گی۔ ابن بہلول نے یوں بیان کیا ہے کہ عورت نہ تو صفا پر چڑھے گی اور نہ مروہ پر۔ انہوں نے اس سے زیادہ بیان نہیں کیا۔

[۲۷۶۸]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَا: نا رَوْحٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ سَعْيٌ بِالْبَيْتِ، وَلَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عورتوں کے لیے بیت اللہ کی سعی (رمل) اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم نہیں ہے۔

[۲۷۶۹]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ نُوحٍ، نا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا خَرَّ عَنْ رَاحِلَتِهِ غَدَاةَ عَرَفَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ، فَذُكِرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ، وَلَا تُغَطُّوا وَجْهَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عرفہ کی صبح ایک آدمی اپنی سواری سے گر پڑا اور مر گیا، وہ حالتِ احرام میں تھا۔ نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اسے دو کپڑوں میں کفن دو اور اس کا چہرہ مت ڈھانپنا، کیونکہ یہ روزِ قیامت تلبیہ کہتا ہوا ہی اٹھایا جائے گا۔

[۲۷۷۰]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا يَحْيَى بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ قَيْسَ بْنَ سَعْدٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ: ((وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ)).

مذکورہ سند کے ساتھ بھی اسی کے مثل ہی مروی ہے، اور (اس میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا سر مت ڈھانپنا۔

[۲۷۷۱]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں

❶ صحيح مسلم: ١٢٠٦ ـ سنن النسائي: ٥/ ١٩٧ ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٨٤ ـ مسند أحمد: ١٨٥٠، ١٩١٤، ١٩١٥، ٢٣٩٤ ـ صحيح ابن حبان: ٣٩٥٧، ٣٩٥٨، ٣٩٥٩ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٥٤، ٢٥٦، ٢٥٧

عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ: سَمِعْتُ سُفْيَانَ، يَقُولُ: سَمِعَ عَمْرٌو، سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُخْبِرُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ، يَقُولُ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَخَرَّ رَجُلٌ عَنْ بَعِيرِهِ فَمَاتَ وَهُوَ مُحْرِمٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَادْفِنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا)).

نبی ﷺ کے ہمراہ تھے تو ایک آدمی اپنے اونٹ سے گرا تو اس کی موت واقع ہو گئی اور وہ حالتِ احرام میں تھا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں (کفن دے کر) دفن کر دو اور اس کا سر مت ڈھانپنا، کیونکہ یقیناً اللہ تعالیٰ اس کو روزِ قیامت تلبیہ کہتے ہوئے ہی اٹھائے گا۔

[٢٧٧٢]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرَخْسِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُحْرِمِ يَمُوتُ، قَالَ: ((خَمِّرُوهُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے احرام میں فوت ہو جانے والے کے متعلق فرمایا: ان کو ڈھانپ دو اور یہود کے ساتھ مشابہت مت کرو۔

[٢٧٧٣]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السُّيُوطِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرَخْسِيُّ مِثْلَهُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((خَمِّرُوا وُجُوهَ مَوْتَاكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے فوت شدگان کے چہرے ڈھانپ دیا کرو اور تم یہود کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔

[٢٧٧٤]..... قُرِئَ عَلَى ابْنِ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَخَرَّ مِنْ فَوْقِ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُلَبِّي)). قَالَ: وَحَدَّثَنَا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حالتِ احرام میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ آیا تو وہ اپنے اونٹ سے گر پڑا، جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اسے (کفن میں) دو کپڑے پہناؤ اور اس کا سر مت ڈھانپنا، کیونکہ یہ روزِ قیامت تلبیہ پکارتے ہوئے ہی آئے گا۔
ہم سے عبدالمجید نے بیان کیا، اس نے ابن جریج سے روایت کیا کہ اس نے کہا: میں نے عمرو سے پوچھا کہ سعید بن جبیرؒ نے آپ کو بتلایا تھا کہ وہ آدمی کہاں گرا تھا؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔

عَبْدُ الْمَجِ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَمْرًوا هَـلْ أَخْبَرَ دَمٌ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ أَيْنَ خَرَّ الرَّجُلُ؟ قَالَ: لَا .

[٢٧٧٥]..... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو عُبَيْدِ اللهِ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، ثنا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، مِثْلَ حَدِيثِ عَمْرٍو إِيَّايَ عَنْهُ . قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَكَذَالِكَ رَوَاهُ الْبُرْسَانِيُّ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا .

ایک اور سند کے ساتھ اسی حدیث کے مثل منقول ہے۔ ابن صاعد کہتے ہیں: اسی طرح اسے برسانی نے ابن جریج سے دونوں اسناد کے ساتھ اکٹھا روایت کیا۔

[٢٧٧٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحِ الْأَزْدِيُّ ، حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَمِّرُوا وُجُوهَ مَوتَاكُمْ ، وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے فوت شدگان کے چہرے ڈھانپ دیا کرو اور تم یہود کے ساتھ مشابہت مت اختیار کرو۔

[٢٧٧٧]..... ثنا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامٌ يَتْبَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَّ عَنْ بَعِيرِهِ فَوَقَصَتْهُ وَقْصًا فَمَاتَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَأَلْبِسُوهُ ثَوْبَيْنِ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی حالتِ احرام میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے چلا آ رہا تھا کہ وہ اپنے اونٹ سے گر پڑا، جس سے اس کی گردن ٹوٹ گئی اور وہ مر گیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ غسل دو، اسے (کفن میں) دو کپڑے پہناؤ اور اس کا سر مت ڈھانپنا، کیونکہ یہ روزِ قیامت تلبیہ پکارتے ہوئے ہی آئے گا۔

[٢٧٧٨]..... ثنا أَبُو حَامِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، مِثْلَ حَدِيثِ عَمْرٍو إِيَّايَ .

اختلافِ سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[٢٧٧٩]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرْوَرُوذِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ ، نا عَائِذٌ الْمُكْتِبُ ، عَنْ عَطَاءٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بھی حج یا عمرہ کرنے والا شخص اس حالت میں فوت ہو جائے تو اس کی نہ تو پیشی ہوگی اور نہ اس سے حساب لیا جائے گا، بلکہ

بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ مَاتَ فِي هَذَا الْوَجْهِ مِنْ حَاجٍّ أَوْ مُعْتَمِرٍ لَمْ يُعْرَضْ وَلَمْ يُحَاسَبْ وَقِيلَ لَهُ: ادْخُلِ الْجَنَّةَ)). ❶

اسے کہا جائے گا کہ جنت میں چلے جاؤ۔

[٢٧٨٠]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ وَرْقَاءَ بْنِ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، قَالَ: قَالَ مُجَاهِدٌ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَآهُ وَقَمْلُهُ يَسْقُطُ عَلَى وَجْهِهِ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ لَهُ: ((أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟))، قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى الْفِدْيَةَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يُهْدِيَ شَاةً أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ)). ❷

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں، وہ اس وقت حدیبیہ کے مقام پر تھے، تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف پہنچا رہی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ سر منڈوا دیں، جبکہ وہ حدیبیہ کے مقام پر ہی تھے۔ اور آپ ﷺ نے لوگوں کو یہ واضح نہیں کیا تھا کہ وہ وہیں احرام کھول دیں گے، جبکہ لوگ یہ اُمید لگائے ہوئے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فدیے کی آیت نازل فرمادی، تو رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ چھ مسکینوں کو ایک فرق (تین صاع) کھلائیں، یا ایک بکری کی قربانی کریں، یا تین دِن کے روزے رکھیں۔

[٢٧٨١]...... ثنا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، نا الْفِرْيَابِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: مَرَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لَهُ، فَقَالَ: ((أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟))، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَحْلِقَ وَيَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ أَوْ يَنْسُكَ. قَالَ سُفْيَانُ: فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف میں ڈال رہی ہیں؟ پھر نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ سر منڈوا دیں اور تین دِن کے روزے رکھیں، یا چھ مسکینوں کو ایک فرق (تین صاع) کھلائیں، یا قربانی کریں۔ سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس وقت یہ آیت نازل ہوئی: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ﴾ ''جو شخص مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ فدیہ ادا کر دے۔''

❶ أخرجه اسحاق بن راهويه: ١٧٥٤ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٤٦٠٨

❷ صحيح البخاري: ١٨١٧ـ صحيح مسلم: ١٢٠١ـ سنن أبي داود: ١٨٥٦ـ سنن ابن ماجه: ٣٠٧٩ـ جامع الترمذي: ٩٥٣ـ سنن النسائي: ٥/ ١٩٤ـ مسند أحمد: ١٨١٠١ـ صحيح ابن حبان: ٣٩٧٨

فِفِدْيَةٌ﴾ (البقرة:١٩٦) الحديث .

[٢٧٨٢]...... ثنا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ، وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْفَارِسِيُّ، وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْأُبُلِّيُّ، قَالُوا: نا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ كَامِلٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي عَبَّادٍ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَآهُ وَقَمْلُهُ تَتَسَاقَطُ عَلَى وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟))، قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَحْلِقَ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ أَنَّهُمْ يَحِلُّونَ بِهَا وَهُمْ عَلَى طَمَعٍ أَنْ يَدْخُلُوا مَكَّةَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى الْفِدْيَةَ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُطْعِمَ فَرَقًا بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، أَوْ يُهْدِيَ شَاةً، أَوْ يَصُومَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ .

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھا تو ان کی جوئیں ان کے چہرے پر گر رہی تھیں، تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف میں ڈال رہی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ سر منڈوا دیں، جبکہ وہ حدیبیہ میں تھے، اور آپ ﷺ نے لوگوں کو یہ واضح نہیں کیا کہ وہ وہیں احرام کھول دیں گے، جبکہ لوگ یہ اُمید لگائے ہوئے تھے کہ وہ مکہ میں داخل ہوں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فدیے (کی آیت) نازل فرمادی، تو رسول اللہ ﷺ نے کعب رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ چھ مسکینوں کو ایک (تین صاع) کھلائیں، یا ایک بکری کی قربانی کریں، یا تین دِن کے روزے رکھیں۔

[٢٧٨٣]...... حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، نا طَاهِرُ بْنُ عِيسَى بْنِ إِسْحَاقَ التَّمِيمِيُّ، نا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ، نا مُصْعَبُ بْنُ مَاهَانَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، وَأَيُّوبَ، وَسَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، قَالَ: مَرَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُوقِدُ تَحْتَ قِدْرٍ لَهُ وَهُوَ بِالْحُدَيْبِيَةِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّ رَأْسِكَ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((احْلِقْ))، فَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ (البقرة:١٩٦) . فَالصِّيَامُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، وَالصَّدَقَةُ فَرَقٌ بَيْنَ سِتَّةِ مَسَاكِينَ، وَالنُّسُكُ شَاةٌ .

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ حدیبیہ کے مقام پر اپنی ہنڈیا کے نیچے آگ جلا رہے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے استفسار فرمایا: کیا تمہارے سر کی جوئیں تمہیں تکلیف پہنچا رہی ہیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: سر منڈوا دو۔ پھر یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ﴾ ''جو شخص مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو وہ روزوں سے، یا صدقے سے، یا قربانی سے فدیہ ادا کر دے۔'' روزے رکھنے ہوں تو تین رکھے، صدقہ کرنا ہو تو چھ مسکینوں کو ایک فرق (یعنی تین صاع) کھلائے اور قربانی کرنی ہو تو ایک بکری کی کرے۔

[٢٧٨٤]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا دَاوُدُ بْنُ

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس سے گزرے، ان کے بال گھنے تھے اور ہر بال کی

أَبِي هِنْدَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِهِ وَلَهُ وَفْرَةٌ وَبِأَصْلِ كُلِّ شَعْرَةٍ وَبِأَعْلَاهَا قَمْلَةٌ أَوْ صُؤَابٌ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ هٰذَا الْأَذَى أَمَعَكَ نُسُكٌ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَإِنْ شِئْتَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، أَوْ أَطْعِمْ ثَلَاثَةَ آصُعٍ مِنْ تَمْرٍ، بَيْنَ كُلِّ مِسْكِينٍ صَاعٌ)). ❶

جڑ میں اور اس کے اوپر جوئیں یا لیکھیں تھیں، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: یقیناً یہ بہت تکلیف ہے، کیا تمہارے ساتھ قربانی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو تین دن کے روزے رکھ لو، یا تین صاع کھجوریں کھلا دو اور ہر دو مسکینوں کو ایک صاع دو۔

[۲۷۸۵]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُزَنِيُّ، نا الْمُغِيرَةُ بْنُ الْأَشْعَثِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي الْمُحْرِمِ يُقَلِّمُ أَظْفَارَهُ، قَالَ: يُطْعِمُ عَنْ كُلِّ كَفٍّ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ.

عطاءؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس مُحرم کے بارے میں؛ کہ جو اپنے ناخن کاٹ لے، فرمایا: وہ ہر ہاتھ کے بدلے میں طعام کا ایک صاع کھلائے۔

[۲۷۸۶]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ، أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَنْفِرُونَ مِنْ مِنًى إِلَى وُجُوهِهِمْ، فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ وَرَخَّصَ لِلْحَائِضِ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ لوگ منیٰ سے ہی سیدھے اپنے گھروں کو لوٹ جایا کرتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ ان کا آخری عمل بیت اللہ کا طواف ہونا چاہیے، البتہ آپ نے حائضہ عورتوں کو رخصت دی۔

[۲۷۸۷]...... ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْخُتُلِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ، نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي إِسْرَائِيلَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، رَفَعَ الْحَدِيثَ قَالَ: ((مَنْ أَكَلَ كِرَا بُيُوتِ مَكَّةَ أَكَلَ نَارًا)). ❸

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اس حدیث کو مرفوع روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے مکہ کے گھروں کا کرایہ کھایا؛ اس نے (جہنم کی) آگ کھائی۔

[۲۷۸۸]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زُهَيْرُ بْنُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گن کر کنکریاں مارنے کا حکم اسی

❶ مسند أحمد: ۱۸۱۲٤

❷ مسند أحمد: ۱۹۳٦ ـ صحيح ابن حبان: ۳۸۹۷

❸ سنن ابن ماجه: ۳۱۰۷ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ۳۵

مُحَمَّدٍ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنَّمَا جُعِلَ الْحَصَى لِيُحْصَى بِهِ التَّكْبِيرَ. يَعْنِي حَصَى الْجِمَارِ.

لیے دیا گیا ہے تا کہ اس کے ساتھ تکبیر کو شمار کیا جائے، یعنی جمرات کو کنکریاں مارنا۔

[٢٧٨٩]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، نا أَبِي، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنِ ابْنِ لِأَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ الْجِمَارُ الَّتِي يُرْمَى بِهَا كُلَّ عَامٍ فَنَحْتَسِبُ أَنَّهَا تَنْقُصُ، فَقَالَ: ((إِنَّهُ مَا تُقُبِّلَ مِنْهَا رُفِعَ وَلَوْلَا ذَالِكَ لَرَأَيْتَهَا أَمْثَالَ الْجِبَالِ)). ❶

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان جمرات کو ہر سال ہی کنکریاں ماری جاتی ہیں، لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ وہ کم ہوتی رہتی ہیں (یعنی جتنی تعداد میں کنکریاں مری جاتی ہیں اتنی تعداد میں یہاں پڑی ہوئی دکھائی نہیں دیتیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے جسے قبول کر لیا جاتا ہے؛ اسے اُٹھا لیا جاتا ہے اور اگر ایسا نہ ہو تو تم انہیں پہاڑوں کی مانند دیکھو۔

[٢٧٩٠]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَتِيقِ، نا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ، نا أَبُو ضَمْرَةَ اللَّيْثِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَضَى أَحَدُكُمْ حَجَّهُ فَلْيُعَجِّلِ الرِّحْلَةَ إِلَى أَهْلِهِ فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأَجْرِهِ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنا حج پورا کر لے تو اسے چاہیے کہ وہ جلدی سے اپنے اہل خانہ کی طرف روانہ ہو جائے، کیونکہ یہ اس کے لیے عظیم ترین اجر کا باعث ہے۔

[٢٧٩١]..... ثنا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمْزَةُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمَرْوَزِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبَانَ، قَالَا: نا عَتِيقُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَدِمَ أَحَدُكُمْ مِنْ سَفَرٍ فَلْيُهْدِ إِلَى أَهْلِهِ وَلْيُطْرِفْهُمْ وَلَوْ كَانَتْ حِجَارَةً)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص سفر سے (واپس) آئے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے گھر والوں کے لیے کوئی ہدیہ لائے اور انہیں تحفہ پیش کرے، خواہ ایک پتھر ہی ہو۔

[٢٧٩٢]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَوَفَاءُ بْنُ سُهَيْلٍ، قَالُوا: نا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا کوئی دن نہیں ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ تعداد کے اعتبار سے یوم عرفہ کی بہ نسبت زیادہ لوگوں کو جہنم سے آزاد فرماتا ہو، اللہ

❶ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٦ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ١٢٨

❷ المستدرك للحاكم: ١/ ٤٧٧ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٥/ ٢٥٩

مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يُوسُفَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَا مِنْ يَوْمٍ أَكْثَرَ أَنْ يُعْتِقَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهِ عَدَدًا مِنَ النَّارِ مِنْ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَأَنَّهُ لَيَدْنُو عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ يُبَاهِي بِهِمُ الْمَلَائِكَةَ، يَقُولُ: مَا أَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟)). ❶

عزوجل قریب ہوجاتا ہے، پھر ان کی وجہ سے فرشتوں پر اظہارِ فخر کرتے ہوئے فرماتا ہے: یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟

[٢٧٩٣]..... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدِ الْمَخْزُومِيُّ، نا أَبِي، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((أَرْبَعَةٌ لَا أُؤَمِّنُهُمْ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ: الْحُوَيْرِثُ بْنُ نُقَيْدٍ، وَمِقْيَسٌ، وَهِلَالُ بْنُ خَطَلٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَرْحٍ)). فَأَمَّا الْحُوَيْرِثُ فَقَتَلَهُ عَلِيٌّ، وَأَمَّا مِقْيَسٌ فَقَتَلَهُ ابْنُ عَمٍّ لَهُ لَحًا، وَأَمَّا هِلَالُ بْنُ خَطَلٍ فَقَتَلَهُ الزُّبَيْرُ، وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي سَرْحٍ فَاسْتَأْمَنَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَكَانَ أَخَاهُ مِنَ الرَّضَاعَةِ، وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمِقْيَسٍ تُغَنِّيَانِ بِهِجَاءِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأَفْلَتَتِ الْأُخْرٰى فَأَسْلَمَتْ. ❷

سیدنا سعید مخزومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے روز فرمایا: چار افراد کو میں حِل وحرم میں امان نہیں دوں گا (یعنی ان چار افراد کو میری طرف سے نہ تو حدودِ حرم میں کوئی پناہ حاصل ہے اور نہ ہی اس سے باہر:) حُویرث بن نُقید، مِقیس، ہلال بن خطل اور عبداللہ بن ابی سرح۔ حُویرث کو تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا تھا، مِقیس کو اس کے چچا زاد لحا نے قتل کر ڈالا، ہلال بن خطل کو سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے قتل کر دیا، اور عبداللہ بن ابی سرح کے لیے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے امان طلب کر لی، وہ ان کا رضاعی بھائی تھا۔ مِقیس کی دو لونڈیاں تھیں جو رسول اللہ ﷺ کی ہجو میں گانے گایا کرتی تھیں، ان میں سے ایک تو قتل کر دی گئی تھی اور دوسری بچ کر بھاگ گئی تھی، پھر وہ مسلمان ہوگئی تھی۔

[٢٧٩٤]..... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعِيدِ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنِي جَدِّي، عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ، وَكَانَ يُسَمَّى الصَّرْمُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَنْتَ سَعِيدٌ فَأَيُّنَا أَكْبَرُ أَنَا أَوْ أَنْتَ؟))، فَقَالَ: أَنَا أَقْدَمُ مِنْكَ وَأَنْتَ أَكْبَرُ مِنِّي، وَأَنْتَ خَيْرٌ مِنِّي. ❸

سیدنا سعید رضی اللہ عنہ، جنہیں صرم کے نام سے پکارا جاتا تھا، سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اب سے تمہارا نام سعید ہے، ہم میں سے کون بڑا ہے؟ میں یا تم؟ تو انہوں نے کہا: میں آپ سے پہلے کا ہوں لیکن آپ مجھ سے بڑے اور مجھ سے بہتر ہیں۔

---

❶ صحيح مسلم: ١٣٤٨۔سنن النسائي: ٥/ ٢٥١۔سنن ابن ماجه: ٣٠١٤

❷ المعجم الكبير للطبراني: ٥٥٢٩۔السنن الكبرى للبيهقي: ٩/ ٢١٢

❸ المعجم الكبير للطبراني: ٥٥٢٨

[٢٧٩٥]..... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِيسَى بْنِ بَحِيرٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حُجُّوا قَبْلَ أَنْ لَا تَحُجُّوا))، قِيلَ: مَا شَأْنُ الْحَجِّ؟ قَالَ: ((تَقْعُدُ أَعْرَابُهَا عَلَى أَذْنَابِ أَوْدِيَتِهَا فَلَا يَصِلُ إِلَى الْحَجِّ أَحَدٌ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج کرلو؛ اس سے پہلے کہ تم حج نہ کرسکو۔ پوچھا گیا: حج کا کیا معاملہ ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: دیہاتی لوگ اپنی وادیوں کے کناروں پر بیٹھے ہوں گے لیکن کوئی حج کے لیے نہیں پہنچے گا۔

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٤/ ٣٤١

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# کتاب البیوع

# خرید وفروخت کے مسائل

## بَابُ أَحْكَامِ الْبُيُوعِ

## خرید وفروخت کے احکام کا بیان

[٢٧٩٦]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، وَجَدِّي، وَشُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالُوا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ حَنَشٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ بِقِلَادَةٍ فِيهَا خَرَزٌ مُعَلَّقَةٌ بِذَهَبٍ، فَابْتَاعَهَا رَجُلٌ بِسَبْعَةِ دَنَانِيرَ أَوْ بِتِسْعَةِ دَنَانِيرَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا))، فَقَالَ: إِنَّمَا أَرَدْتُ الْحِجَارَةَ، فَقَالَ: ((لَا، رُدَّ حَتَّى تُمَيِّزَ بَيْنَهُمَا)). ❶

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس خیبر کے روز ایک ہار لایا گیا جس میں سونے کے ساتھ نگینے جڑے ہوئے تھے، تو ایک آدمی نے اسے سات یا نو دینار کے عوض خرید لیا، تو نبی ﷺ نے فرمایا: (یہ جائز) نہیں، یہاں تک کہ تم ان دونوں کو (یعنی سونے کو اور نگینوں کو) الگ الگ کرلو۔ اس نے کہا: میں نے تو پتھر (نگینے) خریدنا چاہے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، یہاں تک کہ تم ان دونوں کو الگ الگ کرلو۔

[٢٧٩٧]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي هَانِئٍ حُمَيْدِ بْنِ هَانِئٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقِلَادَةٍ فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَأَمَرَ بِالذَّهَبِ فَنُزِعَ وَحْدَهُ، وَقَالَ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ)).

سیدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک ہار لایا گیا جس میں سونا اور نگینے تھے، تو آپ ﷺ نے سونے کے بارے میں حکم فرمایا تو اسے اکیلے کو الگ کرلیا گیا، اور آپ ﷺ نے فرمایا: سونے کے بدلے میں سونے کی خرید وفروخت اسی صورت میں جائز ہے جب وہ دونوں وزن میں برابر ہوں۔

[٢٧٩٨]...... ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الزَّيَّاتُ، نا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ تشریف

❶ صحيح مسلم: ١٥٩١۔سنن أبي داود: ٣٣٥١۔جامع الترمذي: ١٢٥٥۔سنن النسائي: ٧/ ٢٧٩۔ مسند أحمد: ٢٣٩٦٢۔صحيح ابن حبان: ٤٩٢٥۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٦٠٩٣، ٦٠٩٤، ٦٠٩٦

حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ سُفْيَانَ ، ح وَنا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، نا الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِمُونَ فِي الثِّمَارِ ، فَقَالَ: ((أَسْلِمُوا فِي الثِّمَارِ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)) وَقَالَ ابْنُ مَهْدِيٍّ: السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ. فَقَالَ: ((سَلِّفُوا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ)). ❶

لائے تو لوگ پھلوں میں بیع سلم کیا کرتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھلوں میں بیع سلم کرو تو معلوم ماپ میں اور معلوم مدت تک کرو۔ ابن مہدی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ (اہل مدینہ) ایک اور دو سال تک (بیع سلم کیا کرتے تھے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: معلوم ماپ اور معلوم وزن میں بیع سلف کرو۔ (کسی چیز کی قیمت پہلے وصول کر لینا اور وہ چیز بعد میں مقررہ وقت پر ادا کرنا؛ بیع سلم اور بیع سلف کہلاتا ہے)۔

[٢٧٩٩]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، ثنا شُعْبَةُ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ ، فَقَالَ: ((مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ ، وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ)). لَفْظُ النَّيْسَابُورِيِّ ، فَقَالَ الْمَحَامِلِيُّ: فِي الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ أَوِ النَّخْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَكَيْلٍ مَعْلُومٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں ایک اور دو سال تک بیع سلف کیا کرتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیع سلف کرے؛ اسے چاہیے کہ وہ معلوم ماپ میں، معلوم وزن میں اور معلوم مدت تک کرے۔ یہ الفاظ نیشاپوری کے ہیں۔ محاملی نے یوں بیان کیا ہے کہ (اہل مدینہ) طعام، کھجوروں اور کھجور کے درختوں میں (بیع سلف کیا کرتے تھے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقررہ وقت تک اور معلوم ماپ میں (بیع سلف کرو)۔

[٢٨٠٠]..... ثنا أَبُو رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ الْأَهْوَازِيُّ ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ كَثِيرٍ ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ ، فَقَالَ: ((مَنْ أَسْلَفَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں ایک اور دو سال تک بیع سلف کیا کرتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیع سلف کرے؛ اسے چاہیے کہ وہ معلوم ماپ یا معلوم وزن میں اور معلوم مدت تک کرے۔

❶ صحيح البخاري: ٢٢٣٩۔صحيح مسلم: ١٦٠٤۔سنن أبي داود: ٣٤٦٣۔ سنن ابن ماجه: ٢٢٨٠۔ جامع الترمذي: ١٣١١۔سنن النسائي: ٧/ ٢٩٠۔مسند أحمد: ١٨٦٨ ، ١٩٣٧ ، ١٥٤٨

فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ أَوْ وَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ)).

[٢٨٠١]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ أَبُو طَلْحَةَ، نا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ أَبُو هِشَامٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ الْعَامَ وَالْعَامَيْنِ، فَقَالَ: ((مَنْ أَسْلَفَ فِي تَمْرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ کھجوروں میں ایک اور دو سال تک بیعِ سلف کیا کرتے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کھجوروں میں بیعِ سلف کرے؛ اسے چاہیے کہ وہ معلوم ماپ اور معلوم وزن میں کرے۔

[٢٨٠٢]..... ثنا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ بْنُ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا سَعْدَانُ بْنُ يَحْيَى، نا عُبَيْدَةُ بْنُ مُعَتِّبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثِّمَارِ فِي السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَسْلِفُوا فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ وَأَجَلٍ مَعْلُومٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ پھلوں میں ایک اور دو سال تک بیعِ سلف کیا کرتے تھے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معلوم ماپ میں، معلوم وزن میں اور معلوم مدت تک بیعِ سلف کرو۔

[٢٨٠٣/١]..... ثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ مَكْحُولٍ، رَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَآهُ إِنْ شَاءَ أَخَذَهُ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَهُ)). قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: هَذَا مُرْسَلٌ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ضَعِيفٌ.

مکحول رحمہ اللہ نبی ﷺ سے مرفوع حدیث روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسی چیز خریدے جو اس نے دیکھی نہ ہو تو جب وہ اسے دیکھے تو اسے اختیار حاصل ہے، چاہے تو اسے لے لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

❶ سلف برقم: ٢٧٩٨

[٢/٢٨٠٣]...... ثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، نا سَعِيدٌ، نا هُشَيْمٌ، نا يُونُسُ، عَنِ الْحَسَنِ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَمُغِيرَةُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، مِثْلَهُ سَوَاءٌ.

اختلافِ سند کے ساتھ بالکل اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٨٠٤]...... قَالَ هُشَيْمٌ: وأنا يُونُسُ، وَابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا لَمْ يَكُنْ عَلَى مَا وَصَفَهُ لَهُ فَقَدْ لَزِمَهُ.

ابن سیرین رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: جب وہ چیز ویسی نہ ہو جیسی اس نے (یعنی بیچنے والے نے) بتلائی ہو تو تب اس کو (اختیار) لازم ہوگا۔

[٢٨٠٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَحْمُودِ بْنِ خُرَّزَادَ الْقَاضِي الْأَهْوَازِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى عَبْدَانَ، نا دَاهِرُ بْنُ نُوحٍ، نا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَالِدٍ، نا وَهْبٌ الْيَشْكُرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنِ اشْتَرَى شَيْئًا لَمْ يَرَهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِذَا رَآهُ)). قَالَ عُمَرُ: وَأَخْبَرَنِي فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمِثْلِهِ. قَالَ عُمَرُ: وَأَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنِ الْهَيْثَمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ يُقَالُ لَهُ: الْكُرْدِيُّ يَضَعُ الْأَحَادِيثَ، وَهٰذَا بَاطِلٌ لَا يَصِحُّ لَمْ يَرْوِهَا غَيْرُهُ، وَإِنَّمَا يُرْوَى عَنِ ابْنِ سِيرِينَ مَوْقُوفًا مِنْ قَوْلِهِ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسی چیز خریدے جو اس نے دیکھی نہ ہو تو جب وہ اسے دیکھے تب اسے اختیار حاصل ہے۔
دو مختلف سندوں کے ساتھ اسی کے مثل ہی حدیث منقول ہے۔
عمر بن ابراہیم کو الکردی کہا جاتا ہے، یہ اپنی طرف سے ہی احادیث گھڑا کرتا تھا، یہ روایت باطل ہے اور صحیح نہیں ہے، اس کے علاوہ کسی نے اس کو روایت نہیں کیا، صرف ابن سیرینؒ سے ان کے قول کے طور پر موقوفاً روایت کی گئی ہے۔

[٢٨٠٦]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَّابُ التِّنِّيسِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، نا أَبُو مُعَيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ: عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ: ((مَنِ اشْتَرَى بَيْعًا فَوَجَبَ لَهُ

عطاء بن ابی رباحؒ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا کرتے تھے کہ جس شخص نے کوئی سودا خریدا اور سودا پکا ہو گیا، تو (پھر بھی) اسے تب تک (سودا ختم کرنے کا) اختیار حاصل ہوتا ہے جب تک کہ اس کا ساتھی اس سے جدا نہ ہو جائے، اگر وہ چاہے تو لے لے اور اگر چاہے تو جدا ہو جائے (یعنی اس کے پاس سے چلا جائے) تو پھر اسے کوئی اختیار

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٢٦٨

فَهُوَ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يُفَارِقْهُ صَاحِبُهُ، إِنْ شَاءَ أَخَذَ، وَإِنْ شَاءَ فَارَقَهُ فَلَا خِيَارَ لَهُ)).

حاصل نہیں رہتا۔

[۲۸۰۷]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أنا اللَّيْثُ، أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَكَانَا جَمِيعًا، أَوْ يُخَيِّرُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَيَتَبَايَعَانِ عَلَى ذَالِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب دو آدمی باہم خرید وفروخت کریں تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو اس وقت تک (سودا ختم کرنے کا) اختیار حاصل رہتا ہے جب تک کہ وہ دونوں ایک ساتھ رہیں اور جدا نہ ہو جائیں، یا (دوسری صورت یہ ہے کہ) ان میں سے ایک آدمی دوسرے کو اختیار دے دے (کہ اگر تم بعد میں بھی سودا ختم کرنا چاہو تو کر سکتے ہو) چنانچہ جب وہ اس پر سودا کر لیں تو بیع پکی ہو جاتی ہے۔

[۲۸۰۸]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِنَحْوِ ذَالِكَ فِي الْبَيِّعَيْنِ. تَفَرَّدَ بِهِ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ مَالِكٍ.

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے خرید وفروخت کرنے والے دو آدمیوں کے متعلق اسی کے مثل منقول ہے۔ اس کو اکیلے ابن وہب نے ہی امام مالک رحمہ اللہ سے روایت کیا ہے۔

[۲۸۰۹]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ الْقَاضِي، نا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ، قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ فِي عَسْكَرٍ فَأَتَى رَجُلٌ مَعَهُ فَرَسٌ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَّا: أَتَبِيعُ هٰذَا الْفَرَسَ بِهٰذَا الْغُلَامِ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَبَاعَهُ ثُمَّ بَاتَ مَعَنَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ قَامَ إِلَى فَرَسِهِ؛ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُنَا: مَا لَكَ وَلِلْفَرَسِ؟ أَلَيْسَ قَدْ بِعْتَنِيهَا؟ قَالَ: مَا لِي فِي هٰذَا الْبَيْعِ مِنْ حَاجَةٍ، قَالَ: مَا لَكَ ذَالِكَ، لَقَدْ بِعْتَنِي، فَقَالَ لَهُمَا الْقَوْمُ: هٰذَا أَبُو بَرْزَةَ صَاحِبُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيَاهُ، قَالَ لَهُمَا: أَتَرْضَيَانِ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَا: نَعَمْ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ

ابو الوضی بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوے کے سفر میں تھے تو ایک آدمی آیا، اس کے ساتھ گھوڑا تھا، ہم میں سے ایک آدمی نے اس سے کہا: کیا اس غلام کے بدلے تم یہ گھوڑا بیچو گے؟ اس نے کہا: ہاں۔ چنانچہ اس نے وہ گھوڑا اسے بیچ دیا۔ پھر اس نے رات ہمارے ساتھ ہی قیام کیا، جب صبح ہوئی تو اس نے اُٹھ کر اپنا گھوڑا پکڑنا چاہا تو ہمارے ساتھی نے اس سے کہا: کیا بات ہے تم گھوڑے کو کیوں پکڑ رہے ہو؟ کیا تم نے یہ مجھے بیچ نہیں دیا؟ تو اس نے کہا: مجھے اس سودے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تو اس نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تم نے تو یہ مجھے بیچ دیا ہے۔ تو لوگوں نے ان دونوں سے کہا: آپ صحابی رسول سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا معاملہ لے جائیں۔ چنانچہ وہ دونوں ان کے پاس آ گئے، تو انہوں نے دونوں سے فرمایا: کیا تم رسول اللہ ﷺ کے فیصلے پر راضی ہو جاؤ گے؟ ان دونوں نے کہا: جی

❶ صحيح البخاري: ۲۱۰۷۔ صحيح مسلم: ۱۵۳۱۔ سنن أبي داود: ۳٤٥٤۔ سنن ابن ماجه: ۲۱۸۱۔ جامع الترمذي: ۱۲٤٥۔ سنن النسائي: ۷/ ۲٤۸۔ مسند أحمد: ۳۹۳، ٤٤٨٤، ٥١٥٨۔ صحيح ابن حبان: ٤٩١٢، ٤٩١٥، ٤٩١٦

يَتَفَرَّقَا))، وَإِنِّي لَا أُرَاكُمَا افْتَرَقْتُمَا . ❶

ہاں۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خرید و فروخت کرنے والے دونوں آدمیوں کو تب تک (سودا ختم کرنے کا) اختیار حاصل ہو جاتا ہے جب تک وہ جدا نہ ہو جائیں۔ اور میں نہیں سمجھتا کہ تم دونوں جدا ہو چکے ہو (لہٰذا سودا ختم ہو سکتا ہے)۔

[٢٨١٠]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ أَبِي الْوَضِيءِ الْعَبْدِيِّ، قَالَ: كُنَّا فِي بَعْضِ مَغَازِينَا فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا؛ فَجَاءَ نَا رَجُلٌ مِنْ نَاحِيَةِ الْعَسْكَرِ عَلَى فَرَسِهِ فَسَاوَمَهُ صَاحِبٌ لَنَا بِفَرَسِهِ؛ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ . ❷

ابوالوضی العبدی بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوے میں شریک تھے تو ہم نے ایک مقام پر پڑاؤ کیا۔ ہمارے پاس لشکر کے ایک کونے سے ایک آدمی اپنے گھوڑے پر آیا تو ہمارے ساتھی نے اس سے اس کے گھوڑے کا سودا کر لیا۔۔۔ پھر راوی نے اسی کے مثل سیدنا ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کی نبی ﷺ سے روایت کردہ حدیث بیان کی۔

[٢٨١١]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، نا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: قَالَ سَالِمٌ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُنَّا إِذَا تَبَايَعْنَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقِ الْمُتَبَايِعَانِ، قَالَ: فَتَبَايَعْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ فَبِعْتُهُ مَالِي بِالْوَادِي بِمَالٍ لَهُ بِخَيْبَرَ، قَالَ فَلَمَّا بِعْتُهُ طَفِقْتُ أَنْكُصُ الْقَهْقَرَى خَشْيَةَ أَنْ يُرَادَّنِي عُثْمَانُ الْبَيْعَ قَبْلَ أَنْ أُفَارِقَهُ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم جب باہم خرید و فروخت کیا کرتے تھے تو ہم میں سے ہر ایک کو تب تک اختیار حاصل ہوتا تھا جب تک کہ وہ دونوں سودا کرنے والے جدا نہ ہو جائیں۔ کہتے ہیں کہ میں نے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک سودا کیا، میں نے اپنی وادی ان کے خیبر والے مال کے عوض انہیں فروخت کر دی۔ جب میں نے انہیں فروخت کر دی تو میں اس خدشے کی وجہ سے وہاں سے اُلٹے پاؤں واپس چلا گیا کہ کہیں عثمان رضی اللہ عنہ میرے ان سے جدا ہونے سے پہلے سودے کو ختم نہ کر دیں۔

[٢٨١٢]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَا: نا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، نا كُلْثُومُ بْنُ جَوْشَنٍ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ الْمُسْلِمُ مَعَ الشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). وَقَالَ الْفَضْلُ: ((مَعَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سچا اور امانت دار مسلمان تاجر قیامت کے روز شہداء کے ساتھ ہوگا۔ اور فضل نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: قیامت کے روز نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ٢١٨٢ـ مسند أحمد: ١٩٨١٣

❷ سنن أبي داود: ٣٤٥٧

النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) . ❶

[٢٨١٣]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَفْصِ بْنِ شَاهِينَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الْأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) .

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سچا اور امانت دار تاجر روزِ قیامت نبیوں، سچے لوگوں اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔

[٢٨١٤]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، نا أَبُو فَرْوَةَ يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ، نا أَبِي، نا مَعْقِلُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ حَبْتَرٍ الرَّبَعِيِّ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((ثَمَنُ الْخَمْرِ حَرَامٌ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ حَرَامٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ حَرَامٌ، وَإِنْ أَتَاكَ صَاحِبُ الْكَلْبِ يَلْتَمِسُ ثَمَنَهُ فَامْلَأْ يَدَيْهِ تُرَابًا، وَالْكُوبَةُ حَرَامٌ، وَالْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شراب کی قیمت حرام ہے، طوائف کی اُجرت حرام ہے اور کتے کی قیمت حرام ہے، اگر تمہارے پاس کتے کا مالک اس کی قیمت وصول کرنے آئے تو اس کے ہاتھوں کو مٹی سے بھر دو، شطرنج حرام ہے، شراب، جوا اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

[٢٨١٥]..... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَيَانٍ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَذَّاءَ، عَنْ بَرَكَةَ أَبِي الْوَلِيدِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا حَرَّمَ شَيْئًا حَرَّمَ ثَمَنَهُ)) . ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کو حرام کرتا ہے تو اس کی قیمت کو (یعنی اس کی خرید و فروخت کو) بھی حرام کر دیتا ہے۔

[٢٨١٦]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ بُخْتٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ الْخَمْرَ وَثَمَنَهَا، وَحَرَّمَ الْمَيْتَةَ وَثَمَنَهَا، وَحَرَّمَ الْخِنْزِيرَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کی قیمت (یعنی اس کی خرید و فروخت) کو حرام کیا ہے، مردار اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے اور خنزیر اور اس کی قیمت کو حرام کیا ہے۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ٢١٣٩ ـ جامع الترمذي: ١٢٠٩

❷ مسند أحمد: ٢٠٩٤، ٢٥١٢، ٢٦٢٦

❸ مسند أحمد: ٢٢٢١، ٢٦٧٨، ٢٩٦١

وَثَمَنَهُ)) . ❶

[٢٨١٧]..... ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُنَادِي ، نا شَبَابَةُ ، نا أَبُو مَالِكٍ النَّخَعِيُّ ، عَنِ الْمُهَاجِرِ أَبِي الْحَسَنِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ ثَمَنُ شَيْءٍ لَا يَحِلُّ أَكْلُهُ وَشُرْبُهُ)).

سیدنا تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایسی کسی چیز کی قیمت حلال نہیں ہے جس کو کھانا اور پینا حلال نہ ہو۔

[٢٨١٨]..... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السُّلَمِيُّ ، قَالُوا: نا أَبُو صَالِحٍ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، عَنْ مُنْقِذٍ مَوْلَى ابْنِ سُرَاقَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعُثْمَانَ: ((إِذَا ابْتَعْتَ فَاكْتَلْ ، وَإِذَا بِعْتَ فَكِلْ)) . ❷

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جب تم خریدو تو ماپ کر کے لو اور جب بیچو تو ماپ کر کے دو۔

[٢٨١٩]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ ، قَالُوا: نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى ، نا ابْنُ أَبِي لَيْلَى ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يَجْرِيَ فِيهِ الصَّاعَانِ؛ صَاعُ الْبَائِعِ ، وَصَاعُ الْمُشْتَرِي . ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانے کی چیز (غلہ وغیرہ) فروخت کرنے سے منع فرمایا، یہاں تک کہ اسے دو پیمانے ماپ لیں، بیچنے والے کا پیمانہ اور خریدنے والے کا پیمانہ۔

[٢٨٢٠]..... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ، نا أَبُو مُوسٰى ، مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ، نا أَبَانُ الْعَطَّارُ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ ، حَدَّثَهُ أَنَّ يُوسُفَ بْنَ مَاهَكٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِصْمَةَ حَدَّثَهُ ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ

سیدنا حکیم بن حزام بن خویلد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں یہ سودے وغیرہ خریدتا رہتا ہوں، تو آپ میرے لیے کیا چیز حلال قرار دیتے ہیں اور مجھ پر کیا چیز حرام کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بھتیجے! جب تم کوئی چیز خریدو تو اسے تب تک (آگے) فروخت مت کرو

❶ سنن أبي داود: ٣٤٨٥ـ المعجم الأوسط للطبراني: ١١٦

❷ مسند أحمد: ٤٤٤ ، ٤٤٥ ، ٥٦٠ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٧/ ١٩٧ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٣/ ٣١٥

❸ سنن ابن ماجه: ٢٢٢٨ ـ مسند عبد بن حميد: ١٠٥٩ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٥/ ٣١٦

حَـدَّثَـهُ، أَنَّـهُ قَـالَ: يَـا رَسُـولَ اللّٰهِ ﷺ إِنِّـي رَجُلٌ أَشْتَـرِي هٰـذِهِ الْبُيُوعَ فَمَا تُحِلُّ لِي مِنْهَا، وَمَا تُحَرِّمُ عَلَيَّ؟ قَالَ: ((يَا ابْنَ أَخِي إِذَا اشْتَرَيْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ)) . ❶

جب تک کہ اسے اپنے قبضے میں نہ لے لو۔

[۲۸۲۱]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، وَعَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ جَرِيرٍ، قَالَا: نَـا عَبْـدُ الـصَّمَدِ، نا أَبَانُ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ: ((فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ)) .

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے تب تک نہ بیچو جب تک کہ اسے پوری طرح قبضے میں نہ لے لو۔

[۲۸۲۲]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَـعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، نا هَمَّامٌ، نا يَـحْيَـى بْـنُ أَبِـي كَثِيـرٍ، نـا يَـعْلَى بْنُ حَكِيمٍ، أَنَّ يُـوسُفَ بْـنَ مَاهَكٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عِصْمَةَ حَـدَّثَـهُ، أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامِ بْنِ خُوَيْلِدٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَـالَ لَـهُ: ((إِذَا بِـعْتَ بَيْعًا فَلَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَهُ)) .

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: جب تم کوئی چیز بیچنے لگو تو اسے تب تک مت بیچو جب تک کہ اسے مکمل طور پر اپنے قبضے میں نہ لے لو۔

[۲۸۲۳]..... ثـنـا ابْنُ صَاعِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْـحَـضْـرَمِيُّ، قَالَا: نا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْـدِيٍّ، نـا سُـفْيَانُ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ شَيْخٍ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْـطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي بِهِ أُضْحِيَّةً، فَاشْتَرَى أُضْـحِيَّةً بِـدِيـنَـارٍ فَبَـاعَهَـا بِـدِينَارَيْنِ، ثُمَّ اشْتَرَى أُضْـحِيَّةً بِـدِينَارٍ وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَأُضْحِيَّةٍ، فَتَصَدَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بِالدِّينَارِ وَدَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ . ❷

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک دینار دیا، تاکہ وہ اس سے قربانی خرید لائیں۔ تو انہوں نے ایک دینار سے قربانی کا جانور خریدا، پھر اسے دو دیناروں کے عوض فروخت کر دیا، پھر ایک دینار کے ساتھ جانور خرید لیا اور (یوں) ایک دینار بھی لے آئے اور قربانی بھی لے آئے۔ تو نبی ﷺ نے ایک دینار کو صدقہ کر دیا اور ان کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔

[۲۸۲٤]..... ثـنـا إِسْـحَـاقُ بْـنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّـاتُ، نـا يُـوسُفُ بْـنُ مُـوسٰى، نا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، نا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ،

سیدنا عروہ بن جعد البارقی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک تجارتی قافلے کا پتہ چلا تو آپ نے عروہ رضی اللہ عنہ کو ایک دینار دیا اور فرمایا: ہمارے لیے ایک بکری خرید لاؤ۔ وہ

❶ سنن أبي داود: ۳۵۰۳۔سنن ابن ماجه: ۲۱۸۷۔جامع الترمذي: ۱۲۳۲۔سنن النسائي: ۷/ ۲۸۹۔ مسند أحمد: ۱۵۳۱٦۔صحيح ابن حبان: ٤۹۸۳

❷ سنن أبي داود: ۳۳۸٦

عَـنْ أَبِي لَبِيدٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ الْبَارِقِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَقِيَ جَلَبًا فَأَعْطَاهُ دِينَارًا، فَقَالَ: ((اشْتَـرِ لَـنَـا شَاةً))، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَاشْتَرَى شَاتَيْنِ بِـدِينَارٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَبَاعَهُ شَاةً بِدِينَارٍ، قَالَ: فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِشَاةٍ وَدِينَارٍ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((بَـارَكَ اللّٰهُ تَعَالَى لَكَ فِي صَفْقَةِ يَمِينِكَ))، قَالَ: فَـإِنْ كُـنْـتُ لَأَقُـومُ بِالْكُنَاسَةِ فَمَا أَبْرَحُ حَتّٰى أَرْبَحَ أَرْبَعِينَ أَلْفًا. ❶

گئے اور ایک دینار میں دو بکریاں خرید لیں۔ پھر انہیں ایک آدمی ملا تو انہوں نے ایک دینار کے عوض ایک بکری اس کو فروخت کر دی، اور نبی ﷺ کے پاس ایک بکری بھی لے آئے اور ایک دینار بھی لے آئے۔ تو نبی ﷺ نے ان کے لیے یہ دعا فرمائی: اللہ تعالیٰ! اللہ تعالیٰ تجھے تیرے داہنے ہاتھ کی خرید و فروخت میں برکت دے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ (اس دعا کے بعد) پھر میں کناسہ (بازار) میں کھڑا ہوتا تو کھڑے کھڑے چالیس ہزار منافع کما لیتا تھا۔

[٢٨٢٥]...... ثـنـا أَحْـمَـدُ بْـنُ مُـحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِسْمَـاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نا سَعِيـدُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْخِرِّيتِ، عَنْ أَبِي لَبِيدٍ، عَـنْ عُـرْوَةَ بْـنِ أَبِـي الْجَعْدِ، قَالَ: عُرِضَ لِلنَّبِيِّ ﷺ جَلَبٌ فَأَعْطَانِي دِينَارًا وَقَالَ: ((أَيْ عُرْوَةُ ائْتِ الْجَلَبَ فَاشْتَرِ لَنَا شَاةً بِهٰذَا الدِّينَارِ))، فَأَتَيْتُ الْـجَلَبَ فَسَاوَمْتُ فَاشْتَرَيْتُ شَاتَيْنِ بِدِينَارٍ فَجِئْتُ أَسُـوقُـهُـمَـا، أَوْ قَـالَ: أَقُودُهُمَا، فَلَقِيَنِي رَجُلٌ فِي الـطَّـرِيـقِ فَسَـاوَمَنِي فَبِعْتُ إِحْدَى الشَّاتَيْنِ بِدِينَارٍ وَجِئْتُ بِالشَّاةِ وَبِدِينَارٍ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ الشَّـاةُ وَهٰذَا دِينَارُكُمْ، فَقَالَ: ((صَنَعْتَ كَيْفَ؟)) فَـحَـدَّثْـتُـهُ بِـالْحَدِيثِ، فَقَالَ: ((اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُ فِي صَـفْـقَـةِ يَـمِـيـنِـهِ))، فَـلَقَدْ رَأَيْتُنِي أَقِفُ فِي كُنَاسَةِ الْكُوفَةِ فَأَرْبَحُ أَرْبَعِينَ أَلْفًا قَبْلَ أَنْ أَصِلَ إِلَى أَهْلِي.

سیدنا عروہ بن ابی جعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک تجارتی قافلہ آیا تو آپ ﷺ نے مجھے ایک دینار دیا اور فرمایا: اے عروہ! تجارتی قافلے میں جاؤ اور اس دینار کی ہمارے لیے ایک بکری خرید لاؤ۔ چنانچہ میں اس قافلے میں گیا اور بھاؤ تاؤ کر کے ایک دینار کی دو بکریاں خرید لیں۔ پھر میں انہیں ہانک کر لا رہا تھا کہ راستے میں مجھے ایک آدمی مل گیا، اس نے مجھ سے سودا کیا تو میں نے ایک دینار کے عوض ایک بکری اسے فروخت کر دی، اور (یوں) ایک بکری اور (باقی) ایک دینار لے آیا، اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ بکری لیجیے اور یہ اپنا دینار بھی لیجیے۔ تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: تم نے یہ کیسے کیا؟ میں نے آپ ﷺ کو ساری بات بتلائی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! اس کے لیے اس کے دائیں ہاتھ کی تجارت میں برکت عطا فرما۔ پھر میں نے اپنی یہ کیفیت دیکھی کہ میں کوفے کے بازار میں کھڑا ہوتا تو اپنے گھر واپس آنے سے پہلے چالیس ہزار منافع کما لیتا تھا۔

[٢٨٢٦]...... ثـنا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْـعَـزِيزِ إِمْلَاءً مِنْ حِفْظِهِ، نا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ أَبُـو يَـحْيَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ لَهِيعَةَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِـي جَـعْـفَـرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ وَلَا يَبِعْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نیلامی کی خرید و فروخت سے منع فرمایا (اور فرمایا:) تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے (یعنی وہ کسی چیز کا سودا کر رہا ہو تو اوپر سے یہ اپنی بولی لگا دے)، سوائے مالِ غنیمت کے یا مالِ وراثت کے۔

❶ سنن أبي داود: ٣٣٨٥۔جامع الترمذي: ١٢٥٨۔سنن ابن ماجه: ٢٤٠٢۔مسند أحمد: ١٩٣٥٦

أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ إِلَّا الْغَنَائِمَ وَالْمَوَارِيثَ. ❶

[٢٨٢٧]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ، حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ مَالِكٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ شَهْرٌ كَانَ تَاجِرًا وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنْ بَيْعِ الْمُزَايَدَةِ، فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعَ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَذَرَ إِلَّا الْغَنَائِمَ وَالْمَوَارِيثَ.

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے شہر نامی ایک تاجر کو سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نیلامی کی خرید وفروخت کے متعلق سوال کرتے سنا، تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرے، یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے (یعنی اگر پہلے سودا کرنے والا اس چیز کو نہ خریدے تو پھر دوسرا آدمی اس کا سودا کر سکتا ہے)، سوائے مالِ غنیمت کے یا مالِ وراثت کے۔

[٢٨٢٨]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الرَّزَّازُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ اللَّيْثِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٨٢٩]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، ثنا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ابْتَعْتُ زَيْتًا بِالسُّوقِ فَقَامَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَأَرْبَحَنِي حَتَّى رَضِيتُ، قَالَ: فَلَمَّا أَخَذْتُ بِيَدِهِ لِأَضْرِبَ عَلَيْهَا أَخَذَنِي بِذِرَاعِي رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي فَأَمْسَكَ يَدَيَّ، فَالْتَفَتُّ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، قَالَ: لَا تَبِعْهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى بَيْتِكَ، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ذَلِكَ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بازار سے تیل خریدا۔ پھر ایک آدمی میرے پاس آیا اور اس نے مجھے اتنا نفع دیا کہ میں راضی ہو گیا۔ جب میں نے اس کا ہاتھ پکڑا، تاکہ اس پر (اپنا ہاتھ) مار کر سودا پکا کروں، تو پیچھے سے کسی آدمی نے میرا بازو پکڑ کر میرے ہاتھوں کو روک لیا، میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا: تم اسے تب تک مت بیچو جب تک کہ اسے اپنے گھر نہیں لے جاتے، کیونکہ نبی ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

[٢٨٣٠]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

مذکورہ اسناد کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٨٣١]...... ثنا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے بازار میں تیل

❶ مسند أحمد: ٥٣٩٨

❷ مسند أحمد: ٢١٦٦٨۔ صحيح ابن حبان: ٤٩٨٤

مُحَمَّدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ابْتَعْتُ زَيْتًا فِي السُّوقِ، فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهُ لَقِيَنِي رَجُلٌ فَأَعْطَانِي بِهِ رِبْحًا حَسَنًا، فَأَرَدْتُ أَنْ أَضْرِبَ عَلَى يَدِهِ فَأَخَذَ رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي بِذِرَاعِي فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، فَقَالَ: لَا تَبِعْهُ حَيْثُ ابْتَعْتَهُ حَتَّى تَحُوزَهُ إِلَى رَحْلِكَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى أَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتَّى تَحُوزَهَا التُّجَّارُ إِلَى رِحَالِهِمْ. ❶

خریدا۔ جب میں نے اسے وصول کر لیا تو مجھے ایک آدمی آ کر ملا اور اس نے مجھے اچھے منافع کی پیشکش کی، تو میں نے چاہا کہ (سودا پکا کرنے کے لیے) اس کے ہاتھ پر ہاتھ ماروں، تو پیچھے سے ایک آدمی نے میرا بازو پکڑ لیا۔ میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تھے، انہوں نے فرمایا: تم اسے وہاں مت بیچو جہاں تم نے اسے خریدا ہے، یہاں تک کہ تم اسے اپنی منزل پر لے جاؤ، کیونکہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے کہ سامان کو اسی جگہ بیچ دیا جائے جہاں سے وہ خریدا ہو، یہاں تک کہ تاجر لوگ اسے اپنی منازل میں لے جائیں۔

[٢٨٣٢]..... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا ضِرَارُ بْنُ صُرَدٍ، نا مُوسَى بْنُ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى سَعْدٍ، عَنْ سَعْدٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الشَّجَرِ حَتَّى يَبْدُو صَلَاحُهُ.

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درخت کی خرید و فروخت اس وقت تک کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ ان کی پکنے کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔

[٢٨٣٣]..... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ أَبُو الرَّدَادِ، نا وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ، نا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، ح وثنا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ بِمِصْرَ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، نا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي يُونُسُ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الزِّنَادِ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَمَا ذُكِرَ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ الثَّمَرَ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا، فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ: قَدْ أَصَابَ الثِّمَارَ الدُّمَانُ، وَأَصَابَهُ قُشَامٌ، وَأَصَابَهُ مُرَاضٌ

یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابو الزناد سے پھلوں کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ان کی خرید و فروخت کے متعلق اور اس بارے میں منقول حکم کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: عروہ بن زبیر سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں اور انہوں نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا، انہوں نے کہا کہ لوگ پھلوں کی خرید و فروخت ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ہی کر لیا کرتے تھے۔ پھر جب لوگ فصل کاٹتے اور تقاضا کرنے والے آ جاتے تو خریدار کہتا: پھل کو غلاظت لگ گئی ہے، اسے چیچڑی لگ گئی ہے، اسے کوئی بیماری اور آفت آن پڑی ہے۔ لوگ اس وجہ سے جھگڑ پڑتے۔ جب نبی ﷺ کے پاس ایسے جھگڑے کثرت سے آنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے مشورے کے طور پر فرمایا: سنو! تم ایسا نہ کیا کرو، تم پھل کو تب تک نہ خریدا

❶ صحيح ابن حبان: ٣٩٨٤۔ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٠

عَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا ، فَلَمَّا كَثُرَتْ خُصُومُهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا: ((أَمَّا لَا ، فَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى تَبْدُوَ صَلَاحُهَا)) لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ . اللَّفْظُ لِعَنْبَسَةَ ، وَقَالَ أَبُو الزِّنَادِ: أَصَابَ الثَّمَرُ مُرَاقٌ ، وَأَصَابَهُ قُشَامٌ .

کرو جب تک کہ اس کے پکنے کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔ آپ ﷺ نے اس کے بہت زیادہ جھگڑنے اور اختلافات کی وجہ سے یہ فرمایا تھا۔ یہ الفاظ عنبسہ کے ہیں۔ ابوالزناد نے یہ الفاظ بیان کیے کہ پھل کو بیماری لگ گئی ہے اور اسے چیچڑی لگ گئی ہے۔

[٢٨٣٤]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدَكَ ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعْدٍ ، نا أَبِي ، عَنِ الْمُبَارَكِ بْنِ مُجَاهِدٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا رِبًا إِلَّا فِي ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ أَوْ مِمَّا يُكَالُ أَوْ يُوزَنُ وَيُؤْكَلُ وَيُشْرَبُ)) . قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: هٰذَا مُرْسَلٌ وَوَهِمَ الْمُبَارَكُ عَلٰى مَالِكٍ بِرَفْعِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلٌ . ❶

سعید بن مسیّب سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سود صرف سونا چاندی میں ہوتا ہے یا ان چیزوں میں جن کا ماپ کیا جاتا ہے، یا وزن کیا جاتا ہے، یا جنہیں کھایا پیا جاتا ہے۔

ابوالحسن (امام دارقطنیؒ) فرماتے ہیں: یہ روایت مرسل ہے اور مبارک کو امام مالکؒ کے حوالے سے اس روایت کو نبی ﷺ تک مرفوع نقل کرنے میں وہم ہوا ہے، جبکہ یہ صرف سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کا قول ہے اور یہ روایت مرسل ہے۔

[٢٨٣٥]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ ، نا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ ، عَنْ خُبَيْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الثَّمَرَةُ حَتّٰى تَبِيَّنَ صَلَاحُهَا ، أَوْ يُبَاعَ صُوفٌ عَلٰى ظَهْرٍ ، أَوْ لَبَنٌ فِي ضَرْعٍ ، أَوْ سَمْنٌ فِي لَبَنٍ . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ پھلوں کی خرید وفروخت کی جائے؛ یہاں تک کہ ان کے پکنے کی صلاحیت خوب ظاہر ہو جائے، یا (جانور کی) پشت پر موجود اُون کا، یا تھنوں میں موجود دودھ کا، یا دودھ میں موجود گھی کا سودا کیا جائے۔ (یعنی جو اُون جانور کے جسم سے الگ نہ کی گئی ہو، جو دودھ تھنوں سے نکالا نہ گیا ہو، اور جو گھی دودھ میں سے نہ نکالا گیا ہو، ان کی خرید وفروخت ممنوع ہے)۔

[٢٨٣٦]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْمُقْرِءُ ، نا يَعْقُوبُ الْحَضْرَمِيُّ ، نا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ ، نا خُبَيْبُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ حَتّٰى تَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَتَبِينَ تَبْيَضَّ أَوْ تَحْمَرَّ ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی تب تک خرید وفروخت سے منع فرمایا ہے جب تک کہ ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے اور یہ واضح نہ ہو جائے کہ وہ سفید ہے یا سرخ ہے، اور آپ ﷺ نے جانور کے تھنوں میں موجود دودھ کی اور اس کی پُشت پر موجود اُون کی

❶ الموطأ: ٢/ ٦٣٥
❷ مسند أحمد: ٢٢٤٧، ٣٣٦١۔ صحيح ابن حبان: ٤٩٨٨

وَنَهَى عَنْ بَيْعِ اللَّبَنِ فِي ضُرُوعِهَا، وَالصُّوفِ عَلَى ظُهُورِهَا.

خرید وفروخت سے منع فرمایا۔

[٢٨٣٧]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْوَكِيلِ، أنا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، ثنا قُرَّةُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ، حَدَّثَنِي حُبَيْبُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ تُبَاعَ ثَمَرَةٌ حَتَّى يُطْعَمَ، أَوْ صُوفٌ عَلَى ظَهْرٍ، أَوْ لَبَنٌ فِي ضَرْعٍ، أَوْ سَمْنٌ فِي لَبَنٍ. أَرْسَلَهُ وَكِيعٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ فَرُّوخَ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ پھل کی خرید وفروخت کی جائے، یہاں تک کہ وہ کھانے کے قابل ہو جائے، یا (جانور کی) پُشت پر موجود اُون کی، یا تھن میں موجود دودھ کی، یا دودھ میں موجود گھی کی خرید و فروخت سے بھی منع فرمایا۔
وکیع نے اسے عمرو بن فروخ سے مرسل روایت کیا۔

[٢٨٣٨]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا تَشْتَرُوا اللَّبَنَ فِي ضُرُوعِهَا وَلَا الصُّوفَ عَلَى ظُهُورِهَا. مَوْقُوفٌ. ❷

عکرمہؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم (جانور کے) تھنوں میں موجود دودھ کو اور اس کی پُشت پر موجود اُون کو مت خریدو۔
یہ روایت موقوف ہے۔

[٢٨٣٩]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ جَهْضَمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ شَهْرٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ شِرَاءِ مَا فِي بُطُونِ الْأَنْعَامِ حَتَّى تَضَعَ، وَعَنْ شِرَاءِ الْغَنَائِمِ حَتَّى تُقْسَمَ، وَعَنْ شِرَاءِ الصَّدَقَةِ حَتَّى تُقْسَمَ، وَعَنْ شِرَاءِ ضَرْبَةِ الْغَائِصِ. ❸

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور کے پیٹوں میں موجود (ان کے بچوں) کو تب تک خریدنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ انہیں جنم نہ دے دیں، اور غنیمت کے مالوں کو تب تک خریدنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ تقسیم نہ کر دیے جائیں، اور صدقے کے مال کو تب تک خریدنے سے منع فرمایا جب تک کہ اسے تقسیم نہ کر دیا جائے، اور غوطہ مارنے والے کے غوطے (سے حاصل ہونے والی چیز کی پیشگی) خریداری سے منع فرمایا۔

[٢٨٤٠]...... ثنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا وَكِيعٌ، نا عُمَرُ بْنُ فَرُّوخَ الْقَتَّابُ، سَمِعَهُ مِنْ حُبَيْبِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُبَاعَ لَبَنٌ

عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ دودھ کو تھنوں میں ہی بیچ دیا جائے یا گھی کو دودھ میں ہی بیچ دیا جائے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٣٤٠ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٦/ ٥٣٤
❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٣٧٢٠
❸ مسند أحمد: ١١٣٧٧

فِي ضَرْعٍ، أَوْ سَمْنٌ فِي لَبَنٍ.

[٢٨٤١]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَعْرَابِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ، نا شَاذَانُ، نا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ. قَالَ أَيُّوبُ: فَسَّرَ يَحْيَى بَيْعَ الْغَرَرِ، قَالَ: إِنَّ مِنَ الْغَرَرِ ضَرْبَةَ الْغَائِصِ، وَبَيْعُ الْغَرَرِ الْعَبْدُ الْآبِقُ، وَبَيْعُ الْبَعِيرِ الشَّارِدِ، وَبَيْعُ مَا يَكُونُ فِي بُطُونِ الْأَنْعَامِ، وَبَيْعُ تُرَابِ الْمَعَادِنِ، وَبَيْعُ مَا فِي ضُرُوعِ الْأَنْعَامِ إِلَّا بِكَيْلٍ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کی بیع سے منع فرمایا۔ ایوب کہتے ہیں: یحییٰ رحمہ اللہ نے دھوکے کی بیع کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: دھوکے کی بیع کی چند صورتیں یہ ہیں کہ غوطہ مارنے والے کے غوطے (سے حاصل ہونے والی چیز کی پیشگی) خرید وفروخت کی جائے، بھاگا ہوا غلام بیچا یا خریدا جائے، گم گشتہ راہ اُونٹ کا سودا کرلیا جائے، جانوروں کے پیٹوں میں موجودان کے بچوں کا سودا کیا جائے، کانوں کی مٹی کا سودا کیا جائے، جانوروں کے تھنوں میں موجود دودھ کی خرید وفروخت کی جائے، سوائے اس صورت کے کہ ماپ کرکے لیا اور دیا جائے۔

[٢٨٤٢]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَاللَّفْظُ لِبُنْدَارٍ، قَالُوا: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ، وَعَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھوکے کی بیع سے اور کنکری والی بیع سے منع فرمایا۔ (کنکری والی بیع یہ ہوتی تھی کہ آدمی خریدار کو کہتا ہے کہ تم کنکری پھینکو، وہ جس چیز کو لگ جائے گی وہ تمہیں اتنی قیمت میں دے دوں گا، حالانکہ وہ چیزیں معیار، مقدار اور قیمت میں مختلف ہوتی تھیں۔ آج کل یہ بیع؛ لاٹری کی صورت میں رائج ہے)۔

[٢٨٤٣]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ يَزْدَادَ أَبُو الصَّقْرِ الْوَرَّاقُ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيلِ الْمَلَائِكَةِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((دِرْهَمٌ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زِنْيَةً)). رَوَاهُ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ فَجَعَلَهُ عَنْ كَعْبٍ وَلَمْ يَرْفَعْهُ. ❸

سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ، جنہیں فرشتوں نے غسل دیا تھا، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی جانتے ہوئے بھی سود کا ایک درہم کھاتا ہے؛ تو اس کا گناہ چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

عبدالعزیز بن رُفیع نے اسے ابن ابی مُلیکہ سے روایت کیا اور انہوں نے اسے سیدنا کعب رضی اللہ عنہ کا قول بنایا ہے اور اسے مرفوع بیان نہیں کیا۔

[٢٨٤٤]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا عَبْدُ

سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے

❶ مسند أحمد: ٢٧٥٢
❷ مسند أحمد: ٧٤١١، ٩٦٢٨، ٩٦٦٧، ١٠٤٣٩
❸ مسند أحمد: ٢١٩٥٧۔ المعجم الأوسط للطبراني: ٢٧٠٣

اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، نا الْفِرْيَابِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، عَنْ كَعْبٍ، قَالَ: ((لَأَنْ أَزْنِيَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ زِنْيَةً، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ آكُلَ دِرْهَمًا مِنْ رِبًا يَعْلَمُ اللّٰهُ تَعَالَى أَنِّي أَكَلْتُهُ أَوْ أَخَذْتُهُ وَهُوَ رِبًا)). هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الْمَرْفُوعِ.

ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں تینتیس مرتبہ زنا کروں؛ یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں سود کا ایک درہم کھاؤں، جبکہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہو کہ میں نے وہ سود کے طور پر کھایا، یا وصول کیا ہے۔

یہ روایت مرفوع سے زیادہ صحیح ہے۔

[٢٨٤٥]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا هَاشِمُ بْنُ الْحَارِثِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((الدِّرْهَمُ رِبًا أَشَدُّ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ سِتَّةٍ وَثَلَاثِينَ زِنْيَةً فِي الْخَطِيئَةِ)).

سیدنا عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سود کا ایک درہم اللہ تعالیٰ کے ہاں غلطی سے چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی زیادہ سخت گناہ ہے۔

[٢٨٤٦]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ سَعِيدٍ أَوْ أَبِي سَعْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَاعَ حُرًّا أَفْلَسَ. ❶

ابن سعید یا ابوسعید بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آزاد شخص کو بیچ دیا تھا جو مفلس ہو گیا تھا۔

[٢٨٤٧]...... ثنا أَبُو رَوْقٍ الْهَزَّانِيُّ بِالْبَصْرَةِ، نا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، سَمِعَ أَبَا الْمِنْهَالِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مُطْعِمٍ، يَقُولُ: بَاعَ شَرِيكٌ لِي دَرَاهِمَ فِي السُّوقِ بِنَسِيئَةٍ، فَقُلْتُ: لَا يَصْلُحُ هٰذَا، فَقَالَ: لَقَدْ بِعْتُهَا فِي السُّوقِ فَمَا عَابَ ذَالِكَ عَلَيَّ أَحَدٌ، قَالَ: فَسَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ، فَقَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَبَايَعُ هٰذَا الْبَيْعَ، فَقَالَ: ((مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَيْسَ بِهِ بَأْسٌ، وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ)). وَالْقَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ كَانَ أَعْلَمَنَا تِجَارَةً فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَالِكَ. ❷

ابوالمنہال عبدالرحمان بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ میرے حصے دار نے کچھ درہم اُدھار بیچے، تو میں نے کہا: یہ ٹھیک نہیں ہے۔ تو اس نے کہا: میں نے تو یہ بازار میں بھی بیچے ہیں لیکن کسی نے مجھے روکا ٹوکا نہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے سوال کیا تو انہوں نے کہا: جب رسول اللہ ﷺ (مدینہ منورہ) تشریف لائے تو ہم یہی تجارت کیا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو نقد بہ نقد ہو؛ اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں اور جو اُدھار ہو؛ وہ جائز نہیں ہے۔ (پھر انہوں نے کہا:) تم زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ملو اور ان سے مسئلہ پوچھو، کیونکہ وہ تجارت کے مسائل کو ہم سے بہتر جانتے ہیں۔ چنانچہ میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بھی اسی کے مثل جواب دیا۔

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٦/ ٥٠

❷ مسند أحمد: ١٨٥٤١ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوی: ٦٠٥٨، ٦٠٥٩، ٦٠٦٠

[٢٨٤٨]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الرُّخَامِيُّ، نا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَعَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ، سَمِعَا أَبَا الْمِنْهَالِ، يُحَدِّثُ عَنِ الْبَرَاءِ، وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ، قَالَ: وَكُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّرْفِ، فَقَالَ: ((إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَإِنْ كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ)).

سیدنا براء اور سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تجارت کیا کرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے کرنسی کے کاروبار کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر نقد بہ نقد ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں اور اگر اُدھار ہو تو وہ جائز نہیں ہے۔

[٢٨٤٩]..... ثنا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ نَضْلَةَ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، وَأَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَاهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ سَوَادَ بْنَ غَزِيَّةَ أَخَا بَنِي عَدِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَمَّرَهُ عَلَى خَيْبَرَ، فَقَدِمَ عَلَيْهِ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ يَعْنِي الطَّيِّبَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هَكَذَا؟))، قَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَشْتَرِي الصَّاعَ بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ آصُعٍ مِنَ الْجَمْعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَفْعَلْ، وَلَكِنْ بِعْ هَذَا وَاشْتَرِ بِثَمَنِهِ مِنْ هَذَا، وَكَذَلِكَ الْمِيزَانُ)). قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ: يُقَالُ: كُلُّ شَيْءٍ مِنَ النَّخْلِ لَا يُعْرَفُ اسْمُهُ فَهُوَ جَمْعٌ، يُقَالُ: مَا أَكْثَرَ الْجَمْعَ فِي أَرْضِ فُلَانٍ، بِفَتْحِ الْجِيمِ. ❶

سیدنا ابوسعید خدری اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انصار کے قبیلے بنوعبدالدار کے آدمی سواد بن غزیہ رضی اللہ عنہ کو خیبر کا تحصیلدار بنا کر بھیجا۔ وہ آپ ﷺ کے پاس عمدہ قسم کی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا خیبر کی ساری کھجوریں ایسی ہیں؟ انہوں نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول! ہم "جمع" کھجوروں کے دو صاع کے بدلے میں (اس قسم کی کھجوروں کا) ایک صاع خریدتے ہیں اور تین صاع کے بدلے میں دو صاع خریدتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایسا مت کیا کرو، البتہ ایک قسم کی کھجوریں بیچ کر اس کی قیمت سے دوسری کھجوریں خرید لیا کرو، اسی طرح وزن والی چیزوں میں کیا کرو۔

الشیخ ابوالحسن (امام دارقطنی رحمہ اللہ) فرماتے ہیں: کھجوروں کی ہر وہ قسم کہ جس کا نام معلوم نہ ہو؛ اسے "جمع" کہا جاتا ہے۔

[٢٨٥٠]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. وَعَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي

دو مختلف سندوں کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی منقول ہے۔

❶ صحيح البخاري: ٢٢٠١ ـ صحيح مسلم: ١٥٩٣ ـ مسند أحمد: ١١٤١٢، ١١٦٤٠ ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٢١

سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[٢٨٥١]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَأَبِي سَعِيدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی جیسی روایت ہی مروی ہے۔

[٢٨٥٢]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الدِّينَوَرِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمَذَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی روایت ہی مروی ہے۔

[٢٨٥٣]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ وَآخَرُونَ، قَالُوا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عُبَادَةَ، وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَا وُزِنَ مِثْلٌ بِمِثْلٍ إِذَا كَانَ نَوْعًا وَاحِدًا، وَمَا كِيلَ فَمِثْلُ ذَالِكَ، فَإِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَلَا بَأْسَ بِهِ)). لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ الرَّبِيعِ هٰكَذَا. وَخَالَفَهُ جَمَاعَةٌ فَرَوَوْهُ عَنِ الرَّبِيعِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَادَةَ، وَأَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِلَفْظٍ غَيْرِ هٰذَا اللَّفْظِ.

سیدنا عبادہ اور سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جن چیزوں کا وزن کیا جاتا ہے وہ برابر برابر ہوں تو جائز ہے؛ جبکہ ان کی ایک ہی قسم ہو، اور جن چیزوں کا ماپ کیا جاتا ہے وہ بھی اسی کے مثل ہیں، لیکن جب دونوں قسمیں مختلف ہو جائیں تو پھر اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

ابوبکر کے علاوہ کسی نے اسے ربیع سے اس طرح روایت نہیں کیا اور ایک جماعت نے اس کے خلاف بیان کیا ہے، انہوں نے اسے ربیع سے روایت کیا، انہوں نے ابن سیرین سے اور انہوں نے سیدنا عبادہ اور سیدنا انس رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی ﷺ سے ان الفاظ کے علاوہ دیگر الفاظ میں روایت کیا۔

[٢٨٥٤]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ، نا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ، نا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، قَالَ قَتَادَةُ: وَحَدَّثَنِي صَالِحٌ أَبُو الْخَلِيلِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، أَنَّهُ شَهِدَ خُطْبَةَ عُبَادَةَ بْنِ

ابو اشعث روایت کرتے ہیں کہ وہ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے خطبے میں شریک ہوئے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے انہیں فرماتے سنا: سونے کو سونے کے بدلے میں صرف اسی صورت میں خریدا اور بیچا جا سکتا ہے جب وہ دونوں وزن میں برابر ہوں اور چاندی کو بھی وزن کی برابری کی صورت میں ہی، خواہ وہ ڈلے کی صورت میں ہو یا ڈھلا ہوا (یعنی زیور کی

الصَّامِتِ، قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُبَاعَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ إِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ، وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا وَزْنًا، تِبْرَهُ وَعَيْنَهُ، وَذَكَرَ الشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ، وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ، وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ، وَلَا بَأْسَ بِالشَّعِيرِ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ، وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا يَدًا بِيَدٍ، فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبِي فَاسْتَحْسَنَهُ. ❶

صورت میں) ہو۔پھر انہوں نے جو کے بدلے میں جو کا، گندم کے بدلے میں گندم کا، کھجور کے بدلے میں کھجور کا اور نمک کے بدلے میں نمک کا ذکر کیا (اور فرمایا:) گندم کے بدلے میں جو کی دست بہ دست خرید وفروخت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے؛ جبکہ ان دونوں میں سے جو زیادہ ہوں لیکن دست بہ دست ہوں (تو جائز ہے) لیکن جو زیادہ دے یا زیادہ لے تو وہ سود ہے۔عبداللہ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث اپنے والد سے بیان کی تو انہوں نے اسے مستحسن قرار دیا۔

[٢٨٥٥]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ الْأَنْطَاكِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنِ ابْنٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَا شَهَادَةَ بَيْنَهُمَا اسْتُحْلِفَ الْبَائِعُ، ثُمَّ كَانَ الْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ)). ❷

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بیچنے والے اور خریدنے والے میں اختلاف ہو جائے اور ان دونوں میں کوئی گواہ بھی نہ ہو تو بیچنے والے سے قسم لی جائے گی، پھر خریدار کو اختیار حاصل ہوتا ہے، اگر وہ چاہے تو وصول کرلے اور اگر وہ چاہے تو چھوڑ دے۔

[٢٨٥٦]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ، قَالَ: حَضَرْتُ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً، فَقَالَ هٰذَا: أَخَذْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا، وَقَالَ الْآخَرُ: بِعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ: أُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ: حَضَرْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ مِثْلَ هٰذَا، فَأَمَرَ بِالْبَائِعِ أَنْ يُسْتَحْلَفَ، ثُمَّ يُخْتَارُ الْمُبْتَاعُ إِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

عبدالملک بن عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ میں ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کے پاس موجود تھا تو ان کے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے باہم کسی سامان کی خرید وفروخت کی تھی۔ایک نے کہا: میں نے یہ سامان اتنی رقم میں لیا ہے۔جبکہ دوسرے نے کہا: میں نے اسے اتنی رقم میں بیچا ہے۔تو ابوعبیدہ نے کہا: سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھی اسی جیسا معاملہ لایا گیا تھا تو انہوں نے کہا: میں نبی ﷺ کے پاس موجود تھا کہ آپ کے پاس اسی کے مثل معاملہ لایا گیا، تو آپ ﷺ نے بیچنے والے کے متعلق حکم دیا کہ اس سے قسم لی جائے، پھر خریدار کو اختیار دیا جائے کہ اگر وہ چاہے تو لے لے، اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

[٢٨٥٧]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَنا الْحُسَيْنُ

عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں ابوعبیدہ بن عبداللہ

---

❶ صحيح مسلم: ١٥٨٧ـسنن أبي داود: ٣٣٥٠ـسنن النسائي: ٧/ ٢٧٦ـسنن ابن ماجه: ٢٢٥٤ـ مسند أحمد: ٢٢٦٨٣ـ صحيح ابن حبان: ٥٠١٥، ٥٠١٨ـشرح مشكل الآثار للطحاوي: ٦١٠٤، ٦١٠٥

❷ مسند أحمد: ٤٤٤٢

بْـنُ صَـفْوَانَ، قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِي أَبِـي، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ الشَّافِعِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ سَـالِـمٍ الْـقَدَّاحُ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَنَّ إِسْمَاعِيلَ بْنَ أُمَيَّةَ أَخْبَـرَهُ، عَـنْ عَبْـدِ الْـمَـلِكِ بْـنِ عُمَيْرٍ، قَالَ: حَـضَـرْتُ أَبَـا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَأَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَـايَـعَـا سِـلْـعَةً، فَـقَالَ هٰذَا أَخَذْتُهَا بِكَذَا وَكَـذَا، وَقَـالَ هٰـذَا: بِـعْـتُ بِكَذَا وَكَذَا، فَقَالَ أَبُو عُبَيْـدَةَ: أُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ فِي مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ: حَـضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِـيَ فِي مِثْلِ هٰذَا، فَأَمَرَ بِـالْبَـائِـعِ أَنْ يُسْتَـحْلَفَ، ثُمَّ يُخَيَّرُ الْمُبْتَاعُ إِنْ شَاءَ أَخَـذَ وَإِنْ شَـاءَ تَـرَكَ. قَـالَ عَبْـدُ الـلّٰـهِ: قَالَ: إِنِّي أُخْبِـرْتُ عَـنْ هِشَـامِ بْـنِ يُـوسُفَ فِـي الْبَيِّعَيْنِ فِي حَـدِيـثِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدَةَ، وَقَالَ حَجَّاجٌ الْأَعْوَرُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ. ❶

بن مسعود کے پاس موجود تھا کہ ان کے پاس دو آدمی آئے، انہوں نے باہم کسی سامان کی خرید وفروخت کی تھی۔ اس نے کہا: میں نے یہ سامان اتنی رقم میں لیا ہے۔ جبکہ اس نے کہا: میں نے اسے اتنی رقم میں بیچا ہے۔ تو ابوعبیدہ نے کہا: سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بھی اسی جیسا معاملہ لایا گیا تھا تو انہوں نے بیان کیا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھا اور آپ کے پاس ایسا ہی معاملہ لایا گیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچنے والے کے متعلق حکم دیا کہ اس سے قسم لی جائے، پھر خریدار کو اختیار دیا جائے کہ اگر وہ چاہے تو لے لے، اور اگر چاہے تو چھوڑ دے۔

عبداللہ کہتے ہیں: مجھے ہشام بن یوسف سے بیچنے اور خریدنے والے کے بارے میں ابن جریج کی حدیث بیان کی گئی جو انہوں نے اسماعیل بن اُمیہ سے روایت کی اور انہوں نے عبدالملک بن عبیدہ سے۔ اور حجاج الاعور نے عبدالملک بن عبید سے بیان کی۔

[٢٨٥٨]..... ثـنـا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُـحَـمَّدٍ، نا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَـنْ أَبِـي عُـمَيْسٍ، نـا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَيْسِ بْنِ مُـحَـمَّـدِ بْنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اشْتَرَى الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْخُمُسِ مِـنْ عَبْـدِ الـلّٰهِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا، فَأَرْسَلَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي ثَمَنِهِمْ، قَالَ: إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ آلَافٍ، قَالَ عَبْدُ الـلّٰـهِ: فَـاخْتَـرْ رَجُلًا يَـكُـونُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ، فَقَالَ الْأَشْـعَـثُ: أَنْتَ بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِكَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّـعَـانِ وَلَيْسَـتْ بَيِّـنَةٌ فَهُوَ مَا قَالَ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتَتَارَكَانِ)).

عبدالرحمان بن قیس بن محمد بن اشعث اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: اشعث بن قیس نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے بیس ہزار کے عوض خُمس کے کچھ غلام خریدے، تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے ان کی قیمت کی ادائیگی کے لیے آدمی (یا پیغام) بھیجا تو انہوں نے کہا: میں نے تو انہیں دس ہزار میں لیا ہے۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ایک آدمی کو منتخب کر لو؛ جو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ کر دے۔ تو اشعث نے کہا: آپ ہی میرے اور اپنے درمیان فیصلہ کر دیجیے۔ تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یقیناً میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب بیچنے والے اور خریدنے والے میں اختلاف ہو جائے اور کوئی دلیل (یا گواہ) موجود نہ ہو تو وہی بات معتبر ہو گی جو سامان کا مالک کہے گا، یا وہ دونوں اس سودے کو ترک کر دیں۔

❶ سنن أبي داود: ٣٥١١ـ سنن النسائي: ٧/ ٣٠٣ـ سنن ابن ماجه: ٢١٨٦ـ مسند أحمد: ٤٤٤٢

[۲۸۵۹]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، نا أَبِي، عَنْ أَبِي الْعُمَيْسِ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ، يَذْكُرُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَالْأَشْعَثِ، مِثْلَ هٰذَا سَوَاءً، وَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ، وَابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ. [1]

ایک سند کے ساتھ یہی (گزشتہ) روایت مرفوعاً منقول ہے اور دوسری سند سے موقوفاً مروی ہے۔

[۲۸۶۰]..... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلَاءً، وَغَيْرُهُ قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَابِقٍ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْمَاصِرُ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ سَبْيًا مِنْ سَبْيِ الْإِمَارَةِ بِعِشْرِينَ أَلْفًا، يَعْنِي مِنَ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ فَجَاءَ بِعَشَرَةِ آلَافٍ، فَقَالَ: إِنَّمَا بِعْتُكَ بِعِشْرِينَ أَلْفًا، قَالَ: إِنَّمَا أَخَذْتُهُمْ بِعَشَرَةِ آلَافٍ وَإِنِّي أَرْضَى فِي ذَالِكَ بِرَأْيِكَ، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: أَجَلْ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا تَبَايَعَ الْبَيِّعَانِ بَيْعًا لَيْسَ بَيْنَهُمَا شُهُودٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ)) قَالَ الْأَشْعَثُ: قَدْ رَدَدْتُ عَلَيْكَ.

عبدالرحمان اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیس ہزار کے عوض کچھ سرکاری لونڈیاں فروخت کیں، یعنی اشعث بن قیس کو۔ وہ دس ہزار لے کر آ گئے، تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تو تمہیں بیس ہزار کے عوض فروخت کی ہیں۔ انہوں نے کہا: لیکن میں نے یہ دس ہزار میں لی ہیں اور میں اس بارے میں آپ کی رائے (فیصلے) پر خوش ہوں۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کروں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو آدمی کسی چیز کا باہم سودا کریں اور ان دونوں میں کوئی گواہ نہ ہو تو اس صورت میں وہی بات معتبر ہو گی جو بیچنے والا کہے، یا وہ دونوں اس سودے کو ختم کر دیں۔ (یہ سن کر) اشعث نے کہا: میں اس سودے کو ختم کرتا ہوں۔

[۲۸۶۱]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مِدْرَارٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي طَاهِرٌ، نا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ، فَإِذَا اسْتَهْلَكَ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْمُشْتَرِي)). الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكٌ.

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب خریدنے اور بیچنے والے کا اختلاف ہو جائے تو وہی بات معتبر ہو گی جو بیچنے والا کہے گا، لیکن جب وہ سامان (جس کا سودا کیا تھا) ضائع ہو چکا ہو تو پھر خریدار کی بات معتبر ہو گی۔
حسن بن عمارہ متروک راوی ہے۔

[۲۸۶۲]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] مسند أحمد: ٤٤٤٣، ٤٤٤٥، ٤٤٤٦، ٤٤٤٧

الْهَمْدَانِيُّ، نا أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ، نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نا ابْنُ عَيَّاشٍ، نا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْمُتَبَايِعَانِ فِي الْبَيْعِ وَالسِّلْعَةِ كَمَا هِيَ لَمْ تُسْتَهْلَكْ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ)).

نے فرمایا: جب خرید وفروخت کرنے والے دو آدمیوں کا سودے میں اختلاف ہو جائے اور سامان اسی طرح موجود ہو (یعنی) ضائع نہ ہوا ہو تو اسی بات کا اعتبار کیا جائے گا جو بیچنے والے کی بات ہوگی، یا وہ دونوں سودا ختم کر دیں۔

[٢٨٦٣]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، نا الْمُغِيرَةُ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٢٨٦٤]...... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَمَّارٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْمَبِيعُ مُسْتَهْلَكٌ، كَانَ الْمُبْتَاعُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَخَذَ، وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ)). تَفَرَّدَ بِهٰذَا اللَّفْظِ أَبُو الْأَحْوَصِ الْقَاضِي، عَنْ هِشَامٍ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بیچنے اور خریدنے والے کا اختلاف ہو جائے اور سامان بھی ضائع ہو چکا ہو، تو خریدار کو اختیار حاصل ہوتا ہے؛ وہ چاہے تو لے لے اور چاہے تو چھوڑ دے۔

ان الفاظ کے ساتھ اکیلے ابوالاحوص نے ہشام سے روایت کیا ہے۔

[٢٨٦٥]...... وَنا أَبُو الْقَاسِمِ بَدْرُ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُسَبِّحٍ الْجَمَّالُ، نا عِصْمَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْمَبِيعُ مُسْتَهْلَكٌ فَالْقَوْلُ قَوْلُ الْبَائِعِ. وَرَفَعَ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي ذَالِكَ.

ابووائل سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بیچنے اور خریدنے والے کا اختلاف ہو جائے اور سامان بھی ضائع ہو چکا ہو، تو بات وہی معتبر ہوگی جو بیچنے والے کی ہوگی۔
اسی سیاق میں انہوں نے اس حدیث کو نبی ﷺ تک مرفوع بھی روایت کیا ہے۔

[٢٨٦٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا هُشَيْمٌ، نا ابْنُ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: بَاعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ مِنَ الْأَشْعَثِ رَقِيقًا مِنْ رَقِيقِ الْإِمَارَةِ فَاخْتَلَفَا فِي الثَّمَنِ، فَقَالَ عَبْدُ

عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اشعث کو کچھ سرکاری غلام فروخت کیے، تو ان دونوں کا قیمت میں اختلاف ہو گیا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے آپ کو بیس ہزار کے عوض فروخت کیے ہیں جبکہ اشعث نے کہا: میں نے آپ سے دس ہزار کے عوض خریدے ہیں۔ اس پر عبداللہ رضی اللہ عنہ

اللّٰهِ: بِعْتُكَ بِعِشْرِينَ أَلْفًا ، وَقَالَ الْأَشْعَثُ: اشْتَرَيْتُ مِنْكَ بِعَشَرَةِ آلافٍ ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: إِنْ شِئْتَ حَدَّثْتُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: هَاتِ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَالْبَيْعُ قَائِمٌ بِعَيْنِهِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَالْقَوْلُ مَا قَالَ الْبَائِعُ ، أَوْ يَتَرَادَّانِ الْبَيْعَ)) قَالَ الْأَشْعَثُ: أَرَى أَنْ تَرُدَّ الْبَيْعَ .

نے کہا: اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ انہوں نے کہا: جی بیان کیجیے۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جب خریدنے اور بیچنے والے میں اختلاف ہو جائے، جبکہ سامان اپنی اصل حالت میں موجود ہو اور ان دونوں کا کوئی گواہ بھی نہ ہو، تو وہی بات معتبر ہوگی جو بیچنے والا کہے گا، یا وہ دونوں سودے کو ختم کر دیں۔ (یہ سن کر) اشعث نے کہا: میرا خیال ہے کہ آپ سودا ختم کر دیں۔

[٢٨٦٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، نا عَمِّي ، ح وَنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، حَدَّثَنِي مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى مِنْ أَعْرَابِيٍّ حِمْلَ خَبَطٍ ، فَلَمَّا وَجَبَ الْبَيْعُ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((اخْتَرْ)) ، فَقَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: عَمَّرَكَ اللّٰهُ بَيِّعًا . وَقَالَ أَحْمَدُ: فَقَالَ لَهُ الْأَعْرَابِيُّ: عَمَّرَكَ اللّٰهُ بَيِّعًا . قَالَ أَهْلُ اللُّغَةِ: مَعْنَى قَوْلِ الْعَرَبِ: عَمَرَكَ بِفَتْحِ الرَّاءِ سَأَلْتُ اللّٰهَ تَعْمِيرَكَ كُلُّهُمْ ثِقَاتٌ . [1]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی سے درخت کے پتوں کی ایک گٹھری خریدی۔ جب بیع ہو چکی تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: تجھے اختیار ہے (یعنی تو سودا ختم بھی کر سکتا ہے اور قائم بھی رکھ سکتا ہے)۔ تو اس نے نبی ﷺ سے فرمایا: اللہ تعالیٰ آپ جیسا سودا کرنے والے کو لمبی عمر دے۔ امام احمد نے یہ الفاظ بیان کیے: اعرابی نے آپ ﷺ سے کہا: اللہ تعالیٰ آپ جیسا سودا کرنے والے کو لمبی عمر دے۔

اہل لغت کہتے ہیں کہ عرب کی اس دعا کا مطلب یہ ہوتا تھا کہ میں اللہ تعالیٰ سے تمہاری عمر بڑھنے کی دعا کرتا ہوں۔ اس کے تمام رُواۃ ثقہ ہیں۔

[٢٨٦٨]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ ، نا الْمُعَافَى ، نا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ: عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اشْتَرَى مِنْ أَعْرَابِيٍّ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ حِمْلَ خَبَطٍ ، فَلَمَّا وَجَبَ لَهُ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((اخْتَرْ)) ، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: إِنْ رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ مِثْلَهُ بَيِّعًا عَمَّرَكَ اللّٰهُ ، مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ: ((مِنْ قُرَيْشٍ)) .

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک اعرابی سے (میرا خیال ہے کہ راوی نے کہا:) بنو عامر بن صعصعہ کے اعرابی سے درخت کے پتوں کی ایک گٹھری خریدی۔ جب اس کے ساتھ سودا کر لیا تو نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: تجھے اختیار ہے۔ تو اعرابی نے کہا: میں نے آج جیسا سودا کرنے والا کبھی نہیں دیکھا، اللہ تعالیٰ آپ کو لمبی عمر دے۔ آپ کا کس قبیلے سے تعلق ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: قریش سے۔

[٢٨٦٩]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، نا بِشْرُ بْنُ

طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک اعرابی سے

[1] سنن ابن ماجہ: ٢١٨٤ ـ جامع الترمذی: ١٢٤٩ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٨ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقی: ٥/ ٢٧٠

مُوسٰى ، نا الْحُمَيْدِيُّ ، نا سُفْيَانُ ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ طَاوُسٍ ، قَالَ: ابْتَاعَ النَّبِيُّ ﷺ عَكَمًا مِنْ خَبَطٍ مِنْ أَعْرَابِيٍّ فَخَيَّرَهُ بَعْدَ الْبَيْعِ فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً .

درخت کے پتوں کا ڈھیر خریدا اور سودا ہونے کے بعد اسے اختیار دیا۔۔۔ پھر راوی نے بالکل اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

[٢٨٧٠]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ ، وَأَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ يَعْنِي سَعِيدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيَّ ، قَالَا: نا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى بَكْرٍ صَعْبٍ لِأَبِيهِ فَكَانَ يَغْلِبُهُ حَتّٰى يَتَقَدَّمَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَصِيحَ بِهِ عُمَرُ ، وَيَغْلِبُهُ الْبَكْرُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِعْنِيهِ يَا عُمَرُ)) فَاشْتَرَاهُ ، فَدَعَا ابْنَ عُمَرَ ، فَقَالَ: هُوَ لَكَ فَاصْنَعْ بِهِ مَا شِئْتَ . وَهٰذَا لَفْظُ ابْنِ عَبَّادٍ . ❶

عمرو بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنے والد گرامی کے ایک سرکش اونٹ پر سوار تھے، وہ اونٹ ان کے قابو میں نہیں آتا تھا، یہاں تک کہ وہ رسول اللہ ﷺ (کی سواری) سے بھی آگے بڑھ جاتا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اسے ڈانٹ کر پیچھے کرتے لیکن وہ پھر آگے بڑھ جاتا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! یہ مجھے بیچ دو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے اسے خرید لیا۔ پھر آپ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو بلایا اور فرمایا: یہ تمہارا ہے، اس کے ساتھ جو چاہو کرو۔ یہ ابن عباد کے الفاظ ہیں۔

[٢٨٧١]...... نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ الْبُنْدَارُ حَبْشُونَ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى ، نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: كَاتَبَتْ بَرِيرَةُ عَلٰى نَفْسِهَا بِتِسْعِ أَوَاقٍ كُلَّ سَنَةٍ أُوقِيَّةٌ ، فَجَاءَتْ إِلٰى عَائِشَةَ تَسْتَعِينُهَا ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَا وَلٰكِنْ إِنْ شِئْتِ عَدَدْتُ لَهُمْ مَالَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونُ الْوَلَاءُ لِي ، فَذَهَبَتْ بَرِيرَةُ إِلٰى أَهْلِهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُمْ فَأَبَوْا عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَهُمْ ، فَجَاءَتْ عَائِشَةَ وَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَارَّتْهَا بِمَا قَالَتْ لَهُمْ ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَا إِذَنْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لِي ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا ذَاكَ؟)) ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَتْنِي بَرِيرَةُ تَسْتَعِينُنِي فِي مُكَاتَبَتِهَا ، فَقُلْتُ: لَا ، إِنْ يَشَاءُ أَهْلُكِ أَنْ أَعُدَّ لَهُمْ مَالَهُمْ عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونَ الْوَلَاءُ لِي ، فَذَهَبَتْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا نے نو اوقیہ کے عوض مکاتبت کر لی (یعنی اپنے مالک سے یہ طے کر لیا کہ جب وہ نو اوقیہ ادا کر دے گی تو آزاد ہو جائے گی) ہر سال ایک اوقیہ کی ادائیگی طے پائی۔ پھر وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس مدد لینے آئیں، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: نہیں، لیکن اگر تم چاہو تو میں ساری رقم ایک ہی بار انہیں ادا کر دیتی ہوں اور ولاء مجھے ملے گی۔ چنانچہ بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے مالکوں کے پاس گئی اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے انکار کر دیا (اور کہا کہ) ولاء صرف انہی کی ہوگی۔ پھر وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں اور رسول اللہ ﷺ بھی تشریف لے آئے۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے آہستہ سے عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتلایا جو انہوں نے ان سے کہا تھا۔ تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: میں اس صورت میں نہیں کر سکتی، ہاں اگر ولاء مجھے ملے گی تو پھر ٹھیک ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) استفسار فرمایا: کیا بات ہے؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس بریرہ آئی جو مجھ سے اپنی مکاتبت کے

❶ صحيح ابن حبان: ٧٠٧٣

إِلَيْهِمْ، فَقَالُوا: لَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لَنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ابْتَاعِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَاشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ، فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ))، فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَقَالَ: ((مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى، تَعْلَمُنَّ بِأَنَّ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ تَعَالَى فَإِنَّ الشَّرْطَ بَاطِلٌ وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ، قَضَاءُ اللّٰهِ أَحَقُّ، وَشَرْطُ اللّٰهِ أَوْثَقُ، مَا بَالُ رِجَالٍ مِنْكُمْ يَقُولُونَ: اعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِي، إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ))، قَالَتْ: وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، وَلَوْ كَانَ حُرًّا لَمْ يُخَيِّرْهَا. ❶

بارے میں مدد طلب کر رہی تھی، تو میں نے کہا: نہیں، البتہ اگر تمہارے مالک چاہیں کہ میں انہیں ساری رقم یک مُشت ادا کر دوں اور وِلاء مجھے مل جائے۔ چنانچہ یہ ان کے پاس گئی (اور انہیں بتلایا) تو انہوں نے کہا: ایسا نہیں ہو سکتا، وِلاء ہماری ہی ہو گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کو خرید کر آزاد کر دو اور وِلاء کی شرط لگائے رکھو، کیونکہ وِلاء اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ چنانچہ میں نے یہ شرط عائد ہی رکھی اور اسے (خرید کر) آزاد کر دیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ وہ ایسی شرطیں عائد کرتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ اچھی طرح جان لو کہ جس شخص نے کوئی ایسی شرط عائد کی جس کا ذکر کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ شرط باطل ہے، اگرچہ سو شرطیں ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ (عمل پیرائی کا) زیادہ حق رکھتا ہے اور اللہ کی شرط زیادہ پختہ ہے۔ تم میں سے کچھ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ کہتے ہیں: فلاں کو تم آزاد کر دو لیکن وِلاء میں رکھوں گا۔ وِلاء صرف اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے بریرہ کو اختیار دیا (کہ وہ چاہے تو اس کے ساتھ نکاح کو برقرار رکھ سکتی ہے اور اگر چاہے تو ختم کر سکتی ہے) چنانچہ اس نے اپنے نفس کو اختیار کر لیا (یعنی اس کے ساتھ نکاح کو ختم کر دیا) اگر وہ آزاد ہوتا تو آپ ﷺ اسے اختیار نہ دیتے۔ (وِلاء سے مراد وہ تعلق ہے جو آزاد کرنے والے اور آزاد ہونے والے کے درمیان آزاد کرنے کی وجہ سے قائم ہوتا ہے۔ اس تعلق کی وجہ سے آزاد ہونے والا اسی خاندان کا فرد سمجھا جاتا ہے جس سے آزاد کرنے والے کا تعلق ہوتا ہے۔ آزاد ہونے والے کا اگر کوئی اور وارث نہ ہو تو آزاد کرنے والا اس کا وارث ہوتا ہے۔ اس کو حقِ وِلاء کہا جاتا ہے)۔

❶ صحيح البخاري: ٢١٥٥، ٢٥٦٣ـ صحيح مسلم: ١٥٠٤ـ مسند أحمد: ٢٤٠٥٣ـ صحيح ابن حبان: ٤٢٧٢، ٤٣٢٥

[٢٨٧٢]..... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَوَانَ، نا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَيْمَنَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْتُ لَهَا: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي كُنْتُ لِعُتْبَةَ بْنِ أَبِي لَهَبٍ، وَإِنَّ ابْنَهُ وَامْرَأَتَهُ بَاعُونِي وَاشْتَرَطُوا وَلَائِي، فَمَوْلَى مَنْ أَنَا؟ فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ دَخَلَتْ عَلَى بَرِيرَةُ وَهِيَ مُكَاتَبَةٌ، فَقَالَتِ: اشْتَرِينِي، فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَتْ: إِنَّ أَهْلِي لَا يَبِيعُونَنِي حَتَّى يَشْتَرِطُوا وَلَائِي، قُلْتُ: لَا حَاجَةَ لِي فِيكِ، فَسَمِعَ ذَالِكَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْ بَلَغَهُ، فَقَالَ: ((وَمَا قَالَتْ بَرِيرَةُ؟)) فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: ((اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا وَدَعِيهِمْ يَشْتَرِطُونَ مَا شَاءُوا))، فَاشْتَرَيْتُهَا فَأَعْتَقْتُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَلَوِ اشْتَرَطُوا مِائَةَ مَرَّةٍ)).

ایمن بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے کہا: اے اُم المومنین! میں عتبہ بن ابی لہب کا غلام تھا، اس کے بیٹے اور بیوی نے مجھے بیچ دیا اور میری وِلاء کی شرط عائد کر دی، تو اب میں کس کا آزاد کردہ غلام ہوں؟ انہوں نے کہا: اے میرے بیٹے! میرے پاس بریرہ رضی اللہ عنہا آئی اور اس نے مکاتبت کر رکھی تھی، تو اس نے کہا: مجھے خرید لو۔ میں نے کہا: ٹھیک ہے۔ اس نے کہا: یقیناً میرے مالک مجھے تب تک نہیں بیچیں گے جب تک کہ وہ وِلاء کی شرط عائد نہ کر دیں گے۔ میں نے کہا: پھر مجھے تم کو آزاد کرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ نبی ﷺ نے اس بات کو سن لیا، یا آپ کو پتہ چل گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: بریرہ کیا کہتی ہے؟ میں نے آپ کو بتلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے خرید و اور آزاد کر دو، اور انہیں چھوڑ دو؛ وہ جو چاہیں شرط عائد کرتے رہیں۔ چنانچہ میں نے اسے خرید کر آزاد کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وِلاء اسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے، خواہ وہ سو بار شرط عائد کریں۔

[٢٨٧٣]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا أَبُو قِلَابَةَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَجْلَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا يَزِيدَ الْمَدَنِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ لِبَشِيرِ الصَّغِيرِ مَقْعَدٌ لَا يَكَادُ يُخْطِئُهُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَفَقَدَهُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا عَادَ إِلَى مَقْعَدِهِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا بَشِيرُ لَمْ أَرَكَ مُنْذُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ))، فَقَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي ابْتَعْتُ بَعِيرًا مِنْ فُلَانٍ فَمَكَثَ عِنْدِي ثُمَّ شَرَدَ، فَجِئْتُ بِهِ فَدَفَعْتُهُ إِلَى صَاحِبِهِ فَقَبِلَهُ مِنِّي، قَالَ: ((فَكَانَ شَرَطَ لَكَ ذَاكَ؟))، قَالَ: لَا وَلَكِنْ قَبِلَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الشُّرُودَ يُرَدُّ مِنْهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بشیر الصغیر رضی اللہ عنہ کی ایک خاص نشست ہوتی تھی جہاں وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس با قاعدگی سے بیٹھا کرتے تھے۔ ایک بار آپ ﷺ نے انہیں تین دن تک غیر حاضر پایا۔ جب وہ واپس اپنی نشست پر آئے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے بشیر! میں نے تین دن سے تمہیں دیکھا نہیں۔ تو انہوں نے کہا: میرے ماں باپ آپ پر قربان! میں نے فلاں شخص سے ایک اونٹ خریدا تھا، جو کچھ دیر میرے پاس رہا، پھر وہ بدکنے لگ گیا، میں اسے لے کر گیا تا کہ اس کے مالک کو واپس کر دوں، تو اس نے مجھ سے وہ واپس لے لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس نے تم سے (سودا کرتے ہوئے) یہ شرط عائد کی تھی؟ انہوں نے کہا: نہیں، لیکن پھر بھی اس نے واپس کر لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں کہ بدک جانے والے جانور اس وجہ سے واپس کیے جا سکتے ہیں۔

[٢٨٧٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ بْنُ صَاعِدٍ، نا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عَجْلَانَ الْعُجَيْفِيُّ، نا أَبُو يَزِيدَ الْمَدِينِيُّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ وَفِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَا إِنَّ الْبَعِيرَ الشَّرُودَ يُرَدُّ)).

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کی طرح ہی مروی ہے، اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! یقیناً بدک جانے والے اونٹ کو واپس کیا جا سکتا ہے۔

[٢٨٧٥]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ، قَالَا: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ، وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ، آخُذُ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ، وَأُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ، إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ، فَأَبِيعُ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ بِالدَّرَاهِمِ، وَأَبِيعُ بِالدَّرَاهِمِ وَآخُذُ الدَّنَانِيرَ، آخُذُ هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ، وَأُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِهَا يَوْمَهَا، مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ)). وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ: فَأُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ، فِي الْمَوْضِعَيْنِ جَمِيعًا وَالْبَاقِي مِثْلَهُ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا تو میں دیناروں کے عوض بیچتا اور درہموں میں قیمت وصول کرتا اور (کبھی) درہموں کے عوض بیچتا اور دیناروں میں قیمت وصول کرتا، میں انہیں ایک دوسرے کے بدلے میں لے لیا کرتا یا دے دیا کرتا۔ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ذرا ٹھہریے! مجھے آپ سے ایک سوال کرنا ہے۔ میں بقیع میں اونٹ فروخت کرتا ہوں تو (کبھی) میں دیناروں کے عوض بیچتا ہوں اور درہموں میں قیمت وصول کرتا ہوں اور (کبھی) درہموں کے عوض بیچتا ہوں اور دیناروں میں قیمت وصول کرتا ہوں، میں انہیں ایک دوسرے کے بدلے میں لے بھی لیتا ہوں اور دے بھی دیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس صورت میں کوئی حرج نہیں ہے کہ تم اسی دن کے نرخ کے مطابق لو اور تمہارے جدا ہونے پر تم میں کوئی چیز باقی نہ ہو۔

ابن منیع نے (اس حدیث کو بیان کرتے ہوئے) دونوں جگہ (وَأُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ کی جگہ) فَأُعْطِي هٰذِهِ مِنْ هٰذِهِ کے الفاظ بیان کیے ہیں، باقی ساری حدیث اسی کے مثل ہے۔

[٢٨٧٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ النُّعْمَانِيِّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ،

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سونے کے بدلے سونا، چاندی کے بدلے چاندی، کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو

❶ جامع الترمذي: ١٢٤٢۔سنن النسائي: ٤٥٨٦۔سنن ابن ماجه: ٢٢٦٢۔مسند أحمد: ٤٨٨٣، ٥٥٥٥، ٥٥٥٩۔صحيح ابن حبان: ٤٩٢٠۔المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٤

عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ، وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، يَدًا بِيَدٍ، فَإِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْأَصْنَافُ فَبِيعُوا كَيْفَ شِئْتُمْ إِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ)). ❶

اور نمک کے بدلے نمک (کی خرید وفروخت جائز ہے) جبکہ وہ دونوں ایک جیسے ہوں اور سودا ہاتھوں ہاتھ ہو، لیکن جب یہ اقسام مختلف ہوں اور سودا ہاتھوں ہاتھ (نقد بہ نقد) ہوتو پھر جیسے چاہو تو بیچو۔

[۲۸۷۷]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الدَّيْنَوَرِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ بُرٍّ، فَقَالَ: بِعْهُ وَاشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا، فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ الصَّاعِ، فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَهُ بِذَالِكَ، فَقَالَ مَعْمَرٌ: لِمَ فَعَلْتَ؟ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((الطَّعَامُ بِالطَّعَامِ)) يَعْنِي مِثْلًا بِمِثْلٍ وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ، قَالَ: فَإِنَّهُ لَيْسَ مِثْلَهُ، قَالَ: إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ. ❷

سیدنا معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کا ایک صاع دے کر بھیجا اور کہا: اسے فروخت کر کے اس کے عوض جو خرید لاؤ۔ غلام گیا اور ایک صاع سے کچھ زیادہ ہی لے آیا۔ جب وہ آیا اور اس نے آپ کو اس کا بتلایا تو معمر رضی اللہ عنہ نے کہا: تم نے ایسا کیوں کیا؟ جاؤ اور اسے واپس کر کے آؤ، تم صرف مثل بہ مثل (یعنی یکساں) ہی وصول کرنا، کیونکہ یقیناً میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کرتا تھا: طعام کے بدلے طعام ہے۔ یعنی دونوں مثل بہ مثل (یکساں) ہوں۔ اور ان دِنوں ہمارا طعام جو ہوتا تھا۔ غلام نے کہا: یہ اس کے مثل نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً مجھے خدشہ ہے کہ یہ اس کے مشابہ ہوجائے گا۔

[۲۸۷۸]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ، أَنَّ بُسْرَ بْنَ سَعِيدٍ حَدَّثَهُ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّهُ أَرْسَلَ غُلَامَهُ بِصَاعِ قَمْحٍ، فَقَالَ: بِعْهُ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ شَعِيرًا، فَذَهَبَ الْغُلَامُ فَأَخَذَ صَاعًا وَزِيَادَةَ بَعْضِ صَاعٍ، فَلَمَّا جَاءَ مَعْمَرًا أَخْبَرَهُ بِذَالِكَ، فَقَالَ لَهُ مَعْمَرٌ: لِمَ دَخَلْتَ هٰذَا؟ انْطَلِقْ فَرُدَّهُ، وَلَا تَأْخُذَنَّ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، فَإِنِّي كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((الطَّعَامُ

سیدنا معمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے غلام کو گندم کا ایک صاع دے کر بھیجا اور کہا: اسے بیچ دینا، پھر اس کے عوض جو خرید لانا۔ غلام گیا تو اس نے ایک صاع اور صاع سے کچھ زیادہ (جو) لے لیے۔ جب وہ معمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں اس کا بتلایا تو معمر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم یہ کیوں لائے؟ جاؤ اور اسے واپس کر کے آؤ، تم صرف مثل بہ مثل (یعنی یکساں) ہی وصول کرنا، کیونکہ یقیناً میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کرتا تھا: طعام کے بدلے طعام؛ مثل بہ مثل ہونا چاہیے۔ اور ان دِنوں ہمارا طعام جو ہوتا تھا۔ (معمر رضی اللہ عنہ)

❶ صحيح مسلم: ۱۵۸۷ - سنن أبي داود: ۳۳۵۰ - سنن ابن ماجه: ۲۴۵۴ - جامع الترمذي: ۱۲۴۰ - سنن النسائي: ۷/ ۲۷۶

❷ مسند أحمد: ۲۷۲۵۰ - صحيح ابن حبان: ۵۰۱۱

بِالطَّعَامِ مِثْلًا بِمِثْلٍ))، وَكَانَ طَعَامُنَا يَوْمَئِذٍ الشَّعِيرَ، قِيلَ: فَإِنَّهُ لَيْسَ لَهُ مِثْلًا، قَالَ: فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يُضَارِعَ. ❶

سے کہا گیا: یہ اس کے مثل تو نہیں ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً مجھے خدشہ ہے کہ یہ اس کے مشابہ ہو جائے گا۔

[۲۸۷۹]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، أَنَا أَبُو دَاوُدَ، نَا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الزَّعْفَرَانِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيَّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْآخِذُ وَالْمُعْطِي مِنَ الرِّبَا سَوَاءٌ)). ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سود لینے والا اور سود دینے والا (گناہ میں) برابر ہوتے ہیں۔

[۲۸۸۰]...... نَا أَبُو إِسْحَاقَ نَهْشَلُ بْنُ دَارِمٍ التَّمِيمِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّافِعِيُّ، قَالَ سَمِعْتُ أَبِي مُحَمَّ[illegible] يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ [illegible]، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا، مَنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِوَرِقٍ فَلْيَصْرِفْهَا بِذَهَبٍ، وَإِنْ كَانَتْ لَهُ حَاجَةٌ بِذَهَبٍ فَلْيَصْرِفْهَا بِوَرِقٍ، وَالصَّرْفُ هَاءٌ وَهَاءٌ)).

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دینار کے بدلے دینار ہے اور درہم کے بدلے درہم، ان میں کوئی کمی بیشی (جائز) نہیں ہے۔ جس کو چاندی کی ضرورت ہو وہ سونے کے بدلے اسے حاصل کر لے اور جسے سونے کی ضرورت ہو وہ اسے چاندی کے بدلے حاصل کر لے، اور یہ تبادلہ ہاتھوں ہاتھ (نقد بہ نقد) ہونا چاہیے۔

[۲۸۸۱]...... ثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعَكْبَرِيُّ، نَا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ الصَّفَّارُ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نَا أَبُو يُوسُفَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ فِي حَجَّتِهِ: ((أَلَا وَإِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَحِلُّ لَهُ دَمُهُ وَلَا شَيْءٌ مِنْ مَالِهِ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسِهِ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ؟))، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ اشْهَدْ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حج کے خطبہ میں فرمایا: آگاہ رہو! یقیناً مسلمان؛ مسلمان کا بھائی ہے، اس کے لیے نہ تو اس کا خون حلال ہے اور نہ اس کا کوئی مال، مگر اس کی دلی رضامندی کے ساتھ۔ سنو! کیا میں نے (اللہ کا پیغام تم تک) پہنچا دیا؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! گواہ ہو جا۔

[۲۸۸۲]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفَضْلِ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم

❶ صحيح مسلم: ١٥٩٢

❷ مسند أحمد: ١١٤٦٦، ١١٦٣٥، ١١٩٢٨

الْكَاتِبُ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، نا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، نا حُمَيْدٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَشْرَبَنَّ أَحَدُكُمْ مَاءَ أَخِيهِ إِلَّا بِطِيبٍ مِنْ نَفْسِهِ)). ❶

میں سے کوئی بھی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کا پانی اس کی دِلی رضامندی کے بغیر بالکل نہ پیئے۔

[٢٨٨٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ الْعَلَاءِ الْكَاتِبُ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَحْوَلِ مَوْلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ حَارِثَةَ الضَّمْرِيُّ، ذَكَرَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِيٍّ، قَالَ: شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((لَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مِنْ مَالِ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا طَابَتْ بِهِ نَفْسُهُ))، فَقُلْتُ حِينَئِذٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَرَأَيْتَ إِنْ لَقِيتُ غَنَمَ ابْنِ عَمٍّ لِي فَأَخَذْتُ مِنْهَا شَاةً فَاجْتَزَرْتُهَا أَعَلَيَّ فِي ذَالِكَ شَيْءٌ؟ قَالَ: ((إِنْ لَقِيتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَأَزْنَادًا فَلَا تَمَسَّهَا)). ❷

سیدنا عمرو بن یثربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: کسی آدمی کے لیے اس کے (مسلمان) بھائی کا کچھ بھی مال اس وقت تک حلال نہیں ہے جب تک کہ وہ خود اپنی دِلی رضامندی کے ساتھ اسے نہ دے۔ میں نے اس وقت عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر مجھے اپنے چچازاد کی بکریوں کا ریوڑ ملے اور میں اس میں سے ایک بکری لے کر چلا جاؤں، تو کیا اس میں مجھ پر کوئی گناہ ہوگا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں ایسی بھیڑ ملے جو چھری اور چقماق کا تحمل کر سکتی ہو، اسے ہاتھ بھی مت لگانا۔

[٢٨٨٤]...... وأنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ، نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَارِثَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَثْرِبِيٍّ، قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَلَا وَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ مُسْلِمٍ مِنْ مَالِ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا بِطِيبَةِ نَفْسٍ مِنْهُ))، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ لَقِيتُ غَنَمَ ابْنِ عَمِّي، ذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ، وَقَالَ فِيهِ: ((إِنْ لَقِيتَهَا نَعْجَةً تَحْمِلُ شَفْرَةً وَأَزْنَادًا بِخَبْتِ الْجَمِيشِ أَرْضٌ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْجَارِ، أَرْضٌ لَيْسَ فِيهَا أَنِيسٌ)). وَهٰذَا إِلَّا أَنَّهُ أُسْقِطَ مِنْهُ ابْنُ أَبِي سَعِيدٍ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ.

سیدنا عمرو بن یثربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا تو فرمایا: آگاہ رہو! کسی آدمی کے لیے اس کے (مسلمان) بھائی کا کچھ بھی مال اس کی دِلی رضامندی کے بغیر حلال نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر مجھے اپنے چچازاد کی بکریوں کا ریوڑ ملے --- پھر انہوں نے مکمل حدیث بیان کی اور اس میں (یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہیں خبت الجمیش (یہ مکہ اور جار کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے، یہ ایسی جگہ ہے جہاں مانوسیت والی کوئی چیز نہیں تھی) میں ایسی بھیڑ ملے جو جو چھری اور چقماق کا تحمل کر سکتی ہو (اسے ہاتھ بھی مت لگانا)۔

❶ سيأتي برقم: ٢٨٨٥

❷ مسند أحمد: ١٥٤٨٨، ٢١٠٨٢

[۲۸۸۵]...... نـا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا عَبْدُ اللهِ بْـنُ شَبِيبٍ ، نا يَحْيَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي قُتَيْلَةَ ، نا الْحَارِثُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِهْرِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِطِيبِ نَفْسِهِ)). ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان شخص کا مال اس کی دِلی رضامندی کے بغیر حلال نہیں ہے۔

[۲۸۸٦]...... ثـنـا أَبُو الْعَبَّاسِ الْفَضْلُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورٍ الزُّبَيْدِيُّ جَارُ الْبَعْرَانِيِّ ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ أَبِي حُرَّةَ الرَّقَاشِيِّ ، عَنْ عَمِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ مَالُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا عَنْ طِيبِ نَفْسٍ)). ❷

ابوحرہ رقاشی اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان آدمی کا مال (اس کی) دِلی رضامندی کے بغیر حلال نہیں ہے۔

[۲۸۸۷]...... نـا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّيَّاتُ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، نا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[۲۸۸۸]...... ثنا أَبُو طَالِبٍ الْكَاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ ، ثنا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ، نا أَبُو شِهَابٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((حُرْمَةُ مَالِ الْمُؤْمِنِ كَحُرْمَةِ دَمِهِ)). ❸

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن کے مال کی حرمت؛ اس کے خون کی حرمت کے مثل ہے۔

[۲۸۸۹]...... ثـنـا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّارُ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِهِ وَهُوَ لَازِمٌ غَرِيمًا لَهُ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ غَرِيمٌ لِي ، فَقَالَ:

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ اپنے مقروض سے چمٹے ہوئے تھے، تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میرا مقروض ہے۔ تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: کیا تمہارے لیے گنجائش ہے؟ یعنی کیا تم قرض کی آدھی رقم لے لو

❶ سلف برقم: ۲۸۸۲
❷ مسند أحمد: ۲۰٦۹٥
❸ مسند البزار: ۱۳۷۲

((هَلْ لَكَ؟))، يَعْنِي أَنْ تَأْخُذَ النِّصْفَ؟ وَقَالَ بِيَدِهِ، فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَأَخَذَ الشَّطْرَ وَتَرَكَ الشَّطْرَ، أَوْ قَالَ النِّصْفَ. ❶

گے؟ تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے آدھا وصول کیا اور آدھا چھوڑ دیا۔

[٢٨٩٠]...... ثنا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، نا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، جَمِيعًا عَنْ كَثِيرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ رَبَاحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ، وَالصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ)). لَفْظُ يُونُسَ، وَقَالَ الْآخَرُ: بَيْنَ النَّاسِ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں اور مسلمانوں کا آپس میں صلح کر لینا جائز ہے۔
یہ لفظ (یعنی ''مسلمانوں'' کا لفظ) یونس نے بیان کیا ہے، جبکہ دوسروں نے ''لوگوں'' کا لفظ بیان کیا ہے۔

[٢٨٩١]...... ثنا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْفَارِسِيُّ مِنْ أَصْلِهِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحُسَيْنِ الْمِصِّيصِيُّ، نا عَفَّانُ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ)) هٰكَذَا كَانَ فِي أَصْلِهِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمانوں کا آپس میں صلح کر لینا جائز ہے۔
اپنی اصل میں یہ اسی طرح مذکور ہے۔

[٢٨٩٢]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ الْخَزَّازُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْآدَمِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ، إِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا أَوْ أَحَلَّ حَرَامًا)). ❸

سیدنا عمرو بن عوف المزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں، سوائے اس شرط کے جو کسی حلال کو حرام قرار دے یا کسی حرام کو حلال قرار دے۔

[٢٨٩٣]...... ثنا رِضْوَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ جَالِينُوسَ الصَّيْدَلَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الدُّنْيَا، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زُرَارَةَ، نا عَبْدُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مسلمان اپنی شرطوں کے پابند ہیں، جب وہ حق کے موافق ہوں۔

❶ مسند أحمد: ١٥٧٦٦، ١٥٧٩١، ١٧١٧٣ـصحيح ابن حبان: ٥٠٤٨
❷ سنن أبي داود: ٣٥٩٤ـالمستدرك للحاكم: ٢/ ٤٩ـصحيح ابن حبان: ٥٠٩١ـمسند أحمد: ٨٧٨٤
❸ جامع الترمذي: ١٣٥٢ـسنن ابن ماجه: ٢٣٥٣

الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْلِمُونَ عِنْدَ شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ)). ❶

[٢٨٩٤]...... وَعَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْمُسْلِمُونَ عَلَى شُرُوطِهِمْ مَا وَافَقَ الْحَقَّ مِنْ ذَالِكَ)). ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان اپنی ان شرطوں کے پابند ہیں جو حق کے موافق ہوں۔

[٢٨٩٥]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ، ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ، نا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبِرَكِيُّ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ الْحَسَنِ الْهِلَالِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ، وَمَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ وَنَفْسِهِ كُتِبَ لَهُ صَدَقَةٌ، وَمَا وَقَى بِهِ الْمَرْءُ عِرْضَهُ كُتِبَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ، وَمَا أَنْفَقَ الْمُؤْمِنُ مِنْ نَفَقَةٍ فَإِنَّ خَلَفَهَا عَلَى اللّٰهِ ضَامِنٌ، إِلَّا مَا كَانَ فِي بُنْيَانٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ)). فَقُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ: مَا يَعْنِي وَقَى بِهِ الرَّجُلُ عِرْضَهُ؟ قَالَ: أَنْ يُعْطِيَ الشَّاعِرَ وَذَا اللِّسَانِ الْمُتَّقَى. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر اچھی بات (اور اچھا کام) صدقہ ہے اور بندۂ مومن جو کچھ بھی اپنے اہل خانہ پر اور اپنی ذات پر خرچ کرے؛ وہ بھی اس کے لیے صدقہ ہی لکھ دیا جاتا ہے، جس مال سے آدمی اپنی عزت کو محفوظ کرے؛ وہ بھی اس کے لیے صدقہ لکھ دیا جاتا ہے اور بندۂ مومن جو بھی چیز خرچ کرتا ہے تو یقیناً اس کا نعم البدل عطا کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہوتا ہے، سوائے اس مال کے جو وہ عمارت بنانے یا (اللہ ورسول کی) نافرمانی کے کام میں خرچ کرے۔ میں نے محمد بن منکدر سے پوچھا: ''آدمی جس مال سے اپنی عزت کو محفوظ رکھے'' اس سے کیا مراد ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ وہ شاعر (کی ہجو) اور ناقد (کی تنقید سے اپنی) عزت بچانے کے لیے اسے کچھ مال دے۔

[٢٨٩٦]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا هُشَيْمٌ، نا مُوسَى بْنُ السَّائِبِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ عِنْدَ رَجُلٍ أَخَذَهُ، وَطَلَبَ ذَالِكَ الَّذِي اشْتَرَى مِنْهُ)).

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا سامان کسی آدمی کے پاس پہچان لے تو وہ اسے لے لے اور وہ آدمی (یعنی جس کے پاس سے مال ملا ہو) اس سے مطالبہ کرے جس سے اس نے خریدا ہو۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٢/ ٢٤٩

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٩، ٥٠

❸ مسند أحمد: ١٤٧٠٩، ١٤٨٧٧ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٠

[۲۸۹۷]...... نـا أَبُـو طَـالِـبِ الْـكَـاتِبُ عَلِيُّ بْنُ مُـحَمَّدٍ، نا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نـا عَـمْـرُو بْـنُ عَـوْنٍ، نـا هُشَيْمٌ، عَنْ مُوسَى بْنِ السَّـائِـبِ، عَـنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدَ عَيْنَ مَالِهِ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ، وَيَتْبَعُ الْبَيْعَ مَنْ بَاعَهُ)). ❶

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا مال بعینہٖ (یعنی جوں کا توں) کسی کے پاس پائے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے (لہٰذا وہ اسے لے لے) اور (جس کے پاس سے وہ ملا ہو) اسے چاہیے کہ وہ اپنے بیچنے والے کے درپے ہو (یعنی اس سے مطالبہ کرے)۔

[۲۸۹۸]...... نـا أَبُـو بَـكْـرٍ الـنَّيْسَـابُـورِيُّ، نـا الْـمَيْـمُـونِيُّ، قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، فَقَالَ لِـي: اذْهَـبْ إِلَـى حَدِيثٍ رَوَاهُ هُشَيْمٌ، عَنْ مُوسَى بْـنِ السَّـائِـبِ، عَـنْ قَتَـادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَـمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَ: ((مَنْ وَجَدَ مَالَهُ عِنْدَ رَجُـلٍ فَهُـوَ أَحَقُّ بِهِ، وَيَتْبَعُ الْمُشْتَرِي مَنْ بَاعَهُ)). قَـالَ أَحْمَدُ: حَدَّثَنَاهُ بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ هُشَيْمٍ، وَقَـدْ حَـدَّثَ عَنْهُ هُشَيْمٌ بِغَيْرِ شَيْءٍ، وَرَوَى النَّاسُ عَنْـهُ وَهُـوَ ثِـقَةٌ، وَرَوَى عَنْهُ شُعْبَةُ، وَكَنَّاهُ أَبَـا سَعْدَةَ.

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا مال کسی کے پاس پائے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور خریدار اپنے بیچنے والے کے درپے ہو۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ہم سے یہ حدیث ہمارے اصحاب نے ہُشیم سے بیان کی اور ان سے ہشام نے بغیر کسی چیز کے بیان کی اور ان سے لوگوں نے روایت کی، وہ ثقہ راوی ہیں۔ ان سے شعبہ نے روایت کیا اور انہوں نے ان کی کنیت ابوسعید بیان کی۔

[۲۸۹۹]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَـحْيَـى، نـا يَـزِيـدُ بْنُ هَارُونَ، أنا الْحَجَّاجُ، عَنْ سَـعِيـدِ بْـنِ زَيْـدِ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَصَابَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ، وَيَتْبَعُ صَاحِبَهُ مَنِ اشْتَرَى مِنْهُ)). ❷

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے اپنا مال بعینہٖ مل جائے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے اور وہ (یعنی جس سے وہ مال ملا ہو) اس کے درپے ہو جس سے اس نے خریدا ہو۔

[۲۹۰۰]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ يَـحْيَـى بْـنِ عَيَّـاشٍ، قَـالَا: نـا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الـزَّعْـفَرَانِيُّ، نا شَبَابَةُ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ أَبِي الْـمُـعْـتَـمِرِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ خَلْدَةَ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ:

عمر بن خلدہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس اپنے ایک ساتھی کے متعلق (حکم پوچھنے) آئے جو قرض تلے دب چکا تھا، یعنی وہ مفلس ہو گیا تھا۔ تو انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کے بارے میں؛ جو کہ

---

❶ سنن أبي داود: ۳۵۳۱۔ مسند أحمد: ۲۰۱۰۹

❷ صحيح البخاري: ۲٤۰۲۔ صحيح مسلم: ۱۵۵۹۔ سنن أبي داود: ۳۵۱۹۔ سنن ابن ماجه: ۲۳۵۸۔ جامع الترمذي: ۱۲٦۲۔ سنن النسائي: ۷/ ۳۱۱

جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أُصِيبَ لِهٰذَا الدَّيْنِ يَعْنِي أَفْلَسَ، فَقَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ أَنَّ صَاحِبَ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ أَنْ يَتْرُكَ صَاحِبَهُ وَفَاءً.

مر گیا تھا، یا مفلس (یعنی دیوالیہ) ہو گیا تھا، یہ فیصلہ فرمایا تھا کہ سامان کا مالک جب اپنا سامان بعینہٖ پائے تو وہ اپنے سامان کا زیادہ حق رکھتا ہے، وہ (یعنی جس کے پاس سے سامان ملے) اس کے مالک کو پورا پورا ادا دے۔

[٢٩٠١]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو الْمُعْتَمِرِ بْنُ عَمْرِو بْنِ رَافِعٍ، عَنِ ابْنِ خَلْدَةَ الزُّرَقِيِّ، وَكَانَ قَاضِيَ الْمَدِينَةِ، أَنَّهُ قَالَ: جِئْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ فِي صَاحِبٍ لَنَا أَفْلَسَ فَقَالَ: هٰذَا الَّذِي قَضٰى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ مَاتَ أَوْ أَفْلَسَ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ أَحَقُّ بِمَتَاعِهِ إِذَا وَجَدَهُ بِعَيْنِهِ)).

ابن خلدہ الزرقی، جو کہ مدینہ کے جج تھے، بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنے ایک ساتھی کے متعلق؛ جو کہ مفلس (دیوالیہ) ہو گیا تھا، (حکم دریافت کرنے) سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو انہوں نے بیان کیا کہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جو بھی شخص فوت ہو جائے یا مفلس ہو جائے تو سامان کا مالک جب اپنے سامان کو بعینہٖ پائے تو وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٢٩٠٢]..... وَنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، أنا زَيْدُ بْنُ أَبِي الزَّرْقَاءِ، ح وَأنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، نا الْفِرْيَابِيُّ، قَالَا: نا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَاعَ سِلْعَةً فَأَفْلَسَ صَاحِبُهَا فَوَجَدَهَا بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا دُونَ الْغُرَمَاءِ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کوئی سامان بیچے، پھر اس کا مالک مفلس ہو جائے اور وہ اس (سامان) کو بعینہٖ پائے تو وہ (دیگر) قرض خواہوں کی بہ نسبت خود اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٢٩٠٣]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا خَالِدُ بْنُ مِرْدَاسٍ، نا إِسْمَاعِيلُ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ، ح وَنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْخَبَايِرِيُّ، نا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کوئی سامان بیچے، پھر وہ اپنا سامان بعینہٖ اس شخص کے پاس پائے جو مفلس ہو چکا ہو، جبکہ اس نے اس سامان کی قیمت میں سے کچھ بھی وصول نہیں کیا تھا، تو وہ اس (بیچنے والے) کا ہے۔

❶ مسند أحمد: ٧١٢٤، ٧٣٧٢، ٧٣٩٠-صحيح ابن حبان: ٥٠٣٦، ٥٠٣٧-شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٦٠٠، ٤٦٠١، ٤٦٠٥

إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ الصَّيْدَلَانِيُّ ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ ، نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، نا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً فَأَدْرَكَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ وَلَمْ يَكُنْ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهِيَ لَهُ ، وَإِنْ كَانَ قَبَضَ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ)) . وَقَالَ دَعْلَجٌ: فَإِنْ كَانَ قَضَاهُ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ . إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ ، وَلَا يَثْبُتُ هٰذَا عَنِ الزُّهْرِيِّ مُسْنَدًا وَإِنَّمَا هُوَ مُرْسَلٌ .

لیکن اگر اس نے اس کی قیمت کا کچھ حصہ وصول کر لیا ہو تو وہ بھی دوسرے قرض خواہوں کے حکم میں ہے۔ دعلج نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ اگر اس کی قیمت میں سے کچھ وصول کر لیا ہو تو وہ دوسرے قرض خواہوں کے حکم میں ہوگا۔

اسماعیل بن عیاش مضطرب الحدیث ہے اور یہ امام زہریؒ سے مستند طور پر ثابت نہیں ہے، یہ صرف مرسل روایت ہے۔

[٢٩٠٤]...... ثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ: ((وَأَيُّمَا امْرِءٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ)) . خَالَفَهُ الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ فِي إِسْنَادِهِ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہلاک ہو جائے اور اس کے پاس کسی کا مال بعینہ موجود ہو، خواہ وہ اس کی قیمت وصول کر چکا ہو یا وصول نہ کی ہو، تو وہ (دیگر) قرض خواہوں کے حکم میں ہوگا۔

یمان بن عدی نے اس کی اسناد میں اس کی مخالفت کی ہے۔

[٢٩٠٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ الْأَسَدِيُّ ، نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ ، نا الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ . الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی جیسی حدیث ہے، لیکن اس کی سند میں یمان بن عدی نامی راوی ضعیف ہے۔

[٢٩٠٦]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب آدمی مفلس (دیوالیہ) ہو جائے اور فروخت کنندہ اپنا سامان بعینہ پائے تو (دیگر) قرض خواہوں کی بہ نسبت وہ اس

أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا دُونَ الْغُرَمَاءِ)). ❶

کا زیادہ حق دار ہے۔

[٢٩٠٧]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا أَبُو سَعِيدِ الْأَشَجُّ، نا أَبُو خَالِدِ الْأَحْمَرُ، ح وَنا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ الْحَنَّاطُ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَقَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدَ مَالَهُ بِعَيْنِهِ عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ)) وَالْمَعْنَى قَرِيبٌ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنا مال کسی ایسے آدمی کے پاس بعینہٖ پائے جو مفلس ہو چکا ہو تو اپنے علاوہ کسی اور کی بہ نسبت وہ خود اس کا زیادہ حق دار ہے۔

[٢٩٠٨]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ، نا ابْنُ وَهْبٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ الْمَكِّيَّ حَدَّثَهُ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ)). ❸

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کو کھجور بیچو اور پھر اس پر آفت آ جائے تو تمہارے لیے اپنے بھائی کا مال بغیر حق کے لینا چنداں حلال نہیں ہے۔

[٢٩٠٩]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کو پھل فروخت کرو، پھر اس پر آفت آن

❶ صحيح ابن حبان: ٥٠٣٨

❷ سلف برقم: ٢٩٠٢

❸ صحيح مسلم: ١٥٥٤ ـ سنن أبي داود: ٣٤٧٠ ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٦٤ ـ سنن ابن ماجه: ٢٢١٩ ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٣٤

أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا، لِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟)). قُلْتُ لِأَبِي الزُّبَيْرِ: هَلْ سَمَّى لَكَ الْجَوَائِحَ؟ قَالَ: لَا. ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ، نا رَوْحٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءٌ، قُلْتُ: هَلْ سَمَّى لَكُمُ الْجَوَائِحَ؟ قَالَ: لَا.

پڑے تو تمہارے لیے حلال نہیں ہے کہ تم اس سے کچھ وصول کرو، تم اپنے بھائی کا مال بغیر حق کے کیونکر وصول کر سکتے ہو؟ (ابن جریج کہتے ہیں:) میں نے ابوالزبیرؒ سے پوچھا: کیا انہوں نے آپ سے آفات کے نام بیان کیے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔ ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔ میں نے پوچھا: کیا انہوں نے آپ سے آفات کے نام بیان کیے؟ تو انہوں نے کہا: نہیں۔

[۲۹۱۰]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، وَغَيْرُهُمَا قَالُوا: نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ ابْتَاعَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا تَأْخُذَنَّ مِنْهُ شَيْئًا، بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ؟)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص پھل خریدے؛ پھر اسے آفت آن پڑے تو تم اس (کی قیمت) سے کچھ بھی وصول مت کرو، تم اپنے بھائی کا مال بغیر حق کے کس طرح وصول کر سکتے ہو؟

[۲۹۱۲]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيقٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِوَضْعِ الْجَوَائِحِ وَنَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے آفات سے پہنچنے والے نقصان کی صورت میں (قیمت) ساقط کرنے کا حکم فرمایا اور سالہا سال کی خرید وفروخت سے منع فرمایا۔

[۲۹۱۳]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا مَعْمَرُ بْنُ سَهْلٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ، نا مَطَرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُرْتَهَنُ فَيَضِيعُ، قَالَ: إِنْ كَانَ أَقَلَّ مِمَّا فِيهِ رَدَّ عَلَيْهِ تَمَامَ حَقِّهِ، وَإِنْ كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَمِينٌ. ثنا أَبُو سَهْلٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ، نا مَطَرٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَ فِي الرَّجُلِ يُرْتَهَنُ الرَّهْنَ فَيَضِيعُ، قَالَ: إِنْ كَانَ أَقَلَّ مِمَّا فِيهِ رَدَّ عَلَيْهِ تَمَامَ حَقِّهِ، وَإِنْ

عبید بن عمیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس آدمی کے متعلق؛ کہ جس کے پاس (کوئی چیز) گروی رکھی جائے اور پھر وہ چیز ضائع ہو جائے، فرمایا: اگر وہ اس چیز سے کم ہے جس کے عوض اسے گروی رکھا گیا تھا تو وہ اسے پورا حق واپس کرے گا اور اگر وہ اس سے زیادہ ہے تو وہ امانت دار (کے حکم میں) ہوگا۔ ایک اور سند کے ساتھ بھی یہی روایت مروی ہے۔

❶ مسند أحمد: ۱٤۳۲۰۔صحیح ابن حبان: ۵۰۳۱

كَانَ أَكْثَرَ فَهُوَ أَمِينٌ . ❶

[٢٩١٤]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ وَرَّاقُ الْحُمَيْدِيِّ ، نا الْحُمَيْدِيُّ ، نا سُفْيَانُ ، سَمِعْتُ أَبَا الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ذَكَرَ الْجَوَائِحَ بِشَيْءٍ . قَالَ سُفْيَانُ: فَلَا أَدْرِي كَمْ ذَالِكَ الْوَضْعُ . ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آفات آن پڑنے کی صورت میں کچھ ادائیگی معاف کرنے کا ذکر فرمایا۔ سفیان فرماتے ہیں: میں نہیں جانتا کہ کس قدر ادائیگی معاف کی جائے گی؟

[٢٩١٥]..... ثنا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ ، أَنَّ مَوْلًى لِأُمِّ حَبِيبَةَ أَفْلَسَ ، فَأُتِيَ بِهِ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَقَضَى فِيهِ عُثْمَانُ: أَنْ مَنْ كَانَ اقْتَضَى مِنْ حَقِّهِ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يُفْلِسَ فَهُوَ لَهُ ، وَمَنْ عَرَفَ مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ .

سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ اُم حبیبہ کا آزاد کردہ غلام مفلس (دیوالیہ) ہو گیا تو اسے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق یہ فیصلہ فرمایا کہ جس شخص نے اس کے مفلس ہونے سے پہلے اپنا کچھ حق اس سے وصول کر لیا تھا تو وہ اسی کا ہے اور جو اپنا سامان اس کے پاس بعینہٖ پہچان لے (یعنی اس کے پاس موجود پائے) تو وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٢٩١٦]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ غَالِبٍ ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ رَوْحٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ)) . لَا يَثْبُتُ هٰذَا عَنْ حُمَيْدٍ ، وَكُلُّ مَنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ شَيْخِنَا ضُعَفَاءُ .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گروی والی چیز اس کے ساتھ ہی ہوتی ہے جو کچھ اس میں ہو (یعنی وہ چیز اپنے تمام تر اجزاء کے ساتھ گروی ہوتی ہے)۔
یہ حدیث حُمید سے ثابت نہیں ہے، ان کے اور ہمارے شیخ کے درمیان تمام راوی ضعیف ہیں۔

[٢٩١٧]..... ثنا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ ، نا سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ ، نا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ)) .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: گروی والی چیز اس کے ساتھ ہی ہوتی ہے جو کچھ اس میں ہو۔

[٢٩١٨]..... قَالَ: وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ)) .

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گروی والی چیز اس کے ساتھ ہی ہوتی ہے جو کچھ اس میں ہو۔
یہ اسماعیل راوی حدیث گھڑتا تھا اور اس حدیث کا قتادہ اور حماد

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٧/ ١٨٨ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٤٣ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢٩١٤

❷ سلف برقم: ٢٩١٢

إِسْمَاعِيلُ هٰذَا يَضَعُ الْحَدِيثَ، وَهٰذَا بَاطِلٌ عَنْ قَتَادَةَ، وَعَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

بن سلمہ سے مروی ہونا باطل ہے۔ واللہ اعلم

[٢٩١٩]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمَذَانِيُّ الْخَبَّازُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ الْقَوَّاسُ، نا بِشْرُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ، نا أَبُو عِصْمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُغَلُّ الرَّهْنُ، لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)). أَبُو عِصْمَةَ وَبِشْرٌ ضَعِيفَانِ، وَلَا يَصِحُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز میں خیانت نہیں کی جائے گی، اس کا فائدہ بھی وہی حاصل کرے گا اور اس کا نقصان بھی اسی کے ذِمے ہوگا۔

ابوعصمہ اور بشر دونوں ضعیف راوی ہیں اور محمد بن عمرو سے صحیح ثابت نہیں ہے۔

[٢٩٢٠]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)). زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ الْحُفَّاظِ الثِّقَاتِ، وَهٰذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ مُتَّصِلٌ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز (مستقل طور پر) قرض خواہ کے پاس نہیں رہے گی، اس کا فائدہ بھی وہی حاصل کرے گا اور اس کا نقصان بھی اسی کے ذِمے ہوگا۔

زیاد بن سعد حفاظ اور ثقہ راویوں میں سے ہیں اور یہ اسناد حسن متصل ہے۔

[٢٩٢١]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ، لِصَاحِبِهِ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز (مستقل طور پر) قرض خواہ کے پاس نہیں رہے گی، اس کا فائدہ بھی وہی اُٹھائے گا اور اس کا نقصان بھی اسی کے ذِمے ہوگا۔

[٢٩٢٢]...... حَدَّثَنِي أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ دُرَّانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ الْأَطْرُوشُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّاسِبِيُّ، نا أَبُو مَيْسَرَةَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْسَرَةَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الرَّقِّيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز قرض خواہ کے پاس نہیں رہے گی، یہاں تک کہ اس کا فائدہ اس کو ملے گا اور اس کا نقصان تمہارے ذِمے ہو گا۔

❶ صحيح ابن حبان: ٥٩٣٤

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ حَتَّى يَكُونَ لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْكَ غُرْمُهُ)).

[٢٩٢٣]...... ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نَصْرِ بْنِ بُجَيْرٍ، نا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، نا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ، لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز قرض خواہ کے پاس نہیں رہے گی، اس کا فائدہ بھی وہی اٹھائے گا اور اس کا نقصان بھی اسی کے ذمے ہوگا۔

[٢٩٢٤]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، نا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، نا إِسْمَاعِيلُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ایک اور سند سے اسی کے مثل ہی حدیث ہے۔

[٢٩٢٥]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ، نا مُوسَى بْنُ زَكَرِيَّا، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الرَّوَّاسِ، نا كُدَيْرٌ أَبُو يَحْيَى، نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ، لَكَ غُنْمُهُ، وَعَلَيْكَ غُرْمُهُ)). أَرْسَلَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَغَيْرُهُ عَنْ مَعْمَرٍ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز (مستقل طور پر) قرض خواہ کے پاس نہیں رہے گی، اس کا فائدہ بھی تجھے ملے گا اور اس کا نقصان بھی تیرے ذمے ہوگا۔

عبدالرزاق وغیرہ نے اسے معمر سے مرسل روایت کیا ہے۔

[٢٩٢٦]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ، لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)).

ابن مسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز قرض خواہ کے پاس نہیں رہے گی، اس کا فائدہ بھی اسی کو ملے گا اور اس کا نقصان بھی اسی کے ذمے ہو گا۔

[٢٩٢٧]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْقِرْمِيسِينِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِطَرَسُوسَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَصْرٍ الْأَصَمُّ، نا شَبَابَةُ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ

ابن مسیبؒ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی رکھی ہوئی چیز (ہمیشہ کے لیے) قرض خواہ کے پاس نہیں رہے گی، اس کا فائدہ بھی وہی اٹھائے گا اور اس کا نقصان بھی اسی کے ذمے ہوگا۔

اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ، وَالرَّهْنُ لِمَنْ رَهَنَهُ، لَهُ غُنْمُهُ، وَعَلَيْهِ غُرْمُهُ)).

[٢٩٢٨]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، نا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((فِي الظَّهْرِ يُرْكَبُ بِالنَّفَقَةِ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَعَلَى الَّذِي يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ نَفَقَتُهُ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: سواری والے جانور کو جب گروی رکھا جائے تو اس خرچے کے عوض (جو اس پر ہوتا ہے) اس پر سواری کی جاسکتی ہے، (اسی طرح) دودھ والے جانور کو جب گروی رکھا جائے تو اس کا دودھ پیا جا سکتا ہے۔ جو شخص سواری کرے گا اور دودھ پئے گا؛ خرچ اسی کے ذمے ہوگا۔

[٢٩٢٩]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا كَانَتِ الدَّابَّةُ مَرْهُونَةً فَعَلَى الْمُرْتَهِنِ عَلَفُهَا، وَلَبَنُ الدَّرِّ يُشْرَبُ، وَعَلَى الَّذِي يَشْرَبُ نَفَقَتُهُ وَيَرْكَبُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب جانور کو گروی رکھا جائے تو اس کا چارہ وغیرہ اسی کے ذمے ہوتا ہے جس کے پاس گروی رکھا جائے اور دودھ والے جانور کا دودھ بھی پیا جا سکتا ہے۔ اس کا خرچہ اسی کے ذمے ہوگا جو (دودھ) پئے گا اور سواری کرے گا۔

[٢٩٣٠]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَجْشَرٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ، جَمِيعًا عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: گروی رکھے گئے جانور پر سواری کی جاسکتی ہے اور اس کا دودھ بھی پیا جاسکتا ہے۔

[٢٩٣١]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْحَدَّادُ، نا أَبُو الصَّلْتِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الذَّارِعُ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرَّهْنُ بِمَا فِيهِ)). إِسْمَاعِيلُ هٰذَا يَضَعُ الْحَدِيثَ، وَهٰذَا لَا يَصِحُّ. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گروی والی چیز اس کے ساتھ ہی ہوتی ہے جو کچھ اس میں ہو (یعنی وہ چیز اپنے تمام تر اجزاء کے ساتھ گروی ہوتی ہے)۔
اسماعیل نامی یہ راوی حدیث گھڑتا تھا اور یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

[٢٩٣٢]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ صحيح البخاري: ٢٥١٢ ـ سنن أبي داود: ٣٥٢٦ ـ جامع الترمذي: ١٢٥٤ ـ مسند أحمد: ٧١٢٥، ١٠١١٠ ـ صحيح ابن حبان: ٥٩٣٥

❷ سلف برقم: ٢٩١٨

بْنُ الْوَضَّاحِ اللُّؤْلُؤِيُّ، نا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَكَّائِيُّ، نا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: أَشْرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَ عَمَّارٍ، وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ فِي دَرَقَةٍ سُلِّحْنَاهَا، وَأَشْرَكَنَا فِيمَا أَصَبْنَا، فَأَخْفَقْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ، وَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ.

نے مجھے، عمار رضی اللہ عنہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو مشترکہ طور پر چمڑے کی ایک ڈھال دی؛ جس سے ہمیں مسلح کیا گیا، اور ہم نے جو مالِ غنیمت حاصل کیا تھا اس میں بھی آپ ﷺ نے ہمیں شراکت دار بنایا، میں اور عمار رضی اللہ عنہ خالی ہاتھ آئے جبکہ سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی لے کر آئے۔

[٢٩٣٣]...... قُرِئَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ لُوَيْنٌ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَازِيُّ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَعْنِي يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنَا ثَالِثُ الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَإِذَا خَانَ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمَا)). قَالَ لُوَيْنٌ: لَمْ يُسْنِدْهُ أَحَدٌ إِلَّا أَبُو هَمَّامٍ وَحْدَهُ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دو شراکت داروں میں تیسرا ہوتا ہوں، جب تک کہ ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت نہ کرے، لیکن اگر وہ خیانت کر لے تو میں ان دونوں کے درمیان سے نکل جاتا ہوں۔

لُوین کہتے ہیں: اکیلے ابو ہمام کے سوا کسی نے اس کو مستند بیان نہیں کیا۔

[٢٩٣٤]...... ثنا هُبَيْرَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الشَّيْبَانِيُّ، نا أَبُو مَيْسَرَةَ النَّهَاوَنْدِيُّ، نا جَرِيرٌ، عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَدُ اللّٰهِ عَلَى الشَّرِيكَيْنِ مَا لَمْ يَخُنْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَإِذَا خَانَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ رَفَعَهَا عَنْهُمَا)).

ابو حیان التیمی اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو شراکت داروں پر اللہ تعالیٰ کا تب تک (تائید ونصرت کا) ہاتھ رہتا ہے جب تک کہ ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت نہ کرے، لیکن جب ان میں سے کوئی ایک اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت کر لے تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنا ہاتھ اُٹھا لیتا ہے۔

[٢٩٣٥]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، ثنا أَبُو كُرَيْبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ)).

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھی ہو اسے امانت ادا کرو اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس کے ساتھ تم خیانت مت کرو۔

[٢٩٣٦]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو كُرَيْبٍ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ سنن أبي داود: ٣٣٨٣۔المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٢۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٧٨

نـا طَـلْقُ بْنُ غَنَّامٍ ، عَنْ شَرِيكٍ ، وَقَيْسٍ ، عَنْ أَبِي حُـصَيْـنٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ)) . ❶

فرمایا: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھی ہوا سے امانت ادا کرو اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس کے ساتھ تم خیانت مت کرو۔

[۲۹۳۷]...... ثـنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْفَضْلِ بْـنِ سَالِمٍ ، ثنا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ ، نا ابْنُ شَـوْذَبٍ ، عَـنْ أَبِـي التَّيَّاحِ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَدِّ الْأَمَانَةَ إِلَى مَنِ ائْتَمَنَكَ ، وَلَا تَخُنْ مَنْ خَانَكَ)) . ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے تمہارے پاس امانت رکھی ہوا سے امانت ادا کرو اور جو تمہارے ساتھ خیانت کرے اس کے ساتھ تم خیانت مت کرو۔

[۲۹۳۸]...... ثـنـا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، نا أَبِـي ، نـا يَـعْـلَـى ، عَـنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ يَـحْيَـى ، وَهِشَـامِ ابْـنَـي عُـرْوَةَ ، عَنْ عُرْوَةَ ، أَنَّ رَجُـلَيْـنِ مِـنَ الْأَنْـصَـارِ اخْتَصَمَا فِي أَرْضٍ غَرَسَ أَحَـدُهُـمَـا فِيهَـا نَـخْلًا وَالْأَرْضُ لِـلْآخَرِ ، فَقَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْأَرْضِ لِصَاحِبِهَا ، وَأَمَرَ صَاحِبَ الـنَّـخْـلِ أَنْ يُخْرِجَ نَخْلَهُ ، وَقَالَ: ((مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لِمَنْ أَحْيَاهَا ، وَلَيْسَ لِعَرَقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ)) . قَـالَ: فَلَقَدْ أَخْبَرَنِي الَّذِي حَدَّثَنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَنَّهُ رَأَى الـنَّـخْلَ وَهِيَ عُمٌّ ، تُقْلَعُ أُصُولُهَا بِالْفُؤُوسِ . قَـالَ ابْـنُ إِسْحَاقَ: الْعُمُّ: الشَّبَابُ ، ((وَلَيْسَ لِعَرَقٍ ظَـالِـمٍ حَقٌّ)) قَـالَ: أَنْ تَـأْتِـيَ أَرْضَ غَيْـرِكَ فَتَزْرَعَ فِيهَا . ❸

عروہؒ روایت کرتے ہیں کہ دو انصاری آدمی زمین کے بارے میں جھگڑ پڑے، ان میں سے ایک نے اس میں کھجوروں کی کاشت کی تھی جبکہ دوسرے کی زمین تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کا فیصلہ اس کے مالک کے حق میں دے دیا اور کھجوریں لگانے والے کو حکم فرمایا کہ وہ اپنے کھجوروں کے درخت اُکھیڑ لے، اور فرمایا: جو کسی بنجر (لاوارث) زمین کو آباد کرے تو وہ اسی کی ہوتی ہے جس نے اسے آباد کیا ہو اور ظالم رگ کا کوئی حق نہیں ہے (یعنی جس نے ظلماً کسی کی زمین پر قبضہ کر لیا، اس کا کوئی حق تسلیم نہیں کیا جائے گا)۔

مجھے انہوں نے خبر دی جنہوں نے اس حدیث کو بیان کیا، کہ انہوں نے وہ کھجور کا درخت دیکھا تھا، وہ بہت لمبا تھا، اس کی جڑوں کو کلہاڑے کے ساتھ کاٹا گیا تھا۔ ابن اسحاق کہتے ہیں: بہت لمبا ہونے کا مطلب ہے کہ پوری جوانی پر تھا۔ اور ''ظالم رگ کا کوئی حق نہیں ہے'' سے مراد یہ ہے کہ تم کسی غیر کی زمین میں جا کر اس میں کاشت کاری کرنے لگ جاؤ۔

[۲۹۳۹]...... وثـنا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْـنُ أَبِي شَيْبَةَ ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع کیا اور فرمایا: کاشت کاری تین

❶ جامع الترمذي: ١٢٦٤ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٦

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٦

❸ سنن أبي داود: ٣٠٧٥ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥٧٣٠

سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ، وَقَالَ: ((إِنَّمَا تُزْرَعُ ثَلَاثَةٌ، رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا، أَوْ رَجُلٌ مُنِحَ أَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُهَا، أَوْ رَجُلٌ اكْتَرٰى أَرْضًا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ)). ❶

طرح سے ہی ہو سکتی ہے: آدمی کی اپنی زمین ہو اور وہ اسے کاشت کرے، یا اسے عطیہ کی گئی ہو اور وہ کاشت کرے، یا آدمی نے سونے یا چاندی کے بدلے میں کرائے پر لی ہو۔ (محاقلہ سے مراد یہ ہے کہ معلوم اور متعین غلے کے بدلے میں کھڑی کھیتی کی بیع کرنا، جس کا غلہ ابھی بالیوں میں ہی ہو۔ اور مزابنہ سے مراد یہ ہے کہ درختوں پر لگی کھجوروں یا بیلوں پر لگے انگوروں کو اس جنس کے متعین پھل کے بدلے میں فروخت کرنا)۔

[٢٩٤٠]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، نا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الزُّرَقِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ رَافِعَ بْنَ خَدِيجٍ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، فَقَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ، فَقَالَ لَهُ: أَبِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ؟ فَقَالَ: أَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَا بَأْسَ بِهِ. ❷

حنظلہ بن قیس الزرقی روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے زمین کرائے پر دینے کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے ان سے پوچھا: کیا سونے اور چاندی کے عوض دی جا سکتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جہاں تک سونے اور چاندی کے عوض دینے کی بات ہے تو اس صورت میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

[٢٩٤١]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبِيبٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ ذَرٍّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ إِلَّا بِذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ. ❸

سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا، سوائے سونے یا چاندی کے عوض میں۔

[٢٩٤٢]..... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَغْرَاءَ، عَنْ عُبَيْدَةَ الضَّبِّيِّ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے ایک سفر میں روانہ ہوئے تو آپ نے (راستے میں) دیکھا کہ ایک کھیتی خوب لہلہا رہی ہے، تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کس کی کھیتی ہے؟ لوگوں نے بتایا: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی۔ تو آپ ﷺ نے انہیں بلوایا۔ وہ زمین کو آدھی یا ایک تہائی پیداوار کے عوض

❶ صحيح البخاري: ٢٢٨٦۔ صحيح مسلم: ١٥٤٨

❷ مسند أحمد: ١٥٨٠٩، ١٧٢٥٨، ١٧٢٧٩۔ صحيح ابن حبان: ٥١٩٦، ٥١٩٧۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٦٨٦، ٢٦٨٧، ٢٦٨٨

❸ مسند أحمد: ١٤٦٣٥، ١٥١٨٢۔ صحيح ابن حبان: ٥١٩٣

مَسِيرٍ لَهُ فَإِذَا هُوَ بِزَرْعٍ تَهْتَزُّ، فَقَالَ: ((لِمَنْ هٰذَا الزَّرْعُ؟))، قَالُوا: لِرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَخَذَ الْأَرْضَ بِالنِّصْفِ أَوْ بِالثُّلُثِ، فَقَالَ: ((انْظُرْ نَفَقَتَكَ فِي هٰذِهِ الْأَرْضِ فَخُذْهَا مِنْ صَاحِبِ الْأَرْضِ وَادْفَعْ إِلَيْهِ أَرْضَهُ وَزَرْعَهُ)).

میں لیتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس زمین میں جو تمہارا خرچہ ہو چکا ہے؛ اس کا حساب لگاؤ اور زمین کے مالک سے وصول کرو، اور اس کی زمین اور کاشت کاری اس کے حوالے کر دو۔

[٢٩٤٣]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَفَعَ خَيْبَرَ أَرْضَهَا وَنَخْلَهَا إِلَى الْيَهُودِ مُقَاسَمَةً عَلَى النِّصْفِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین اور اس کے کھجوروں کے باغات یہود کو نصف پیداوار کے عوض بٹائی پر دیے تھے۔

[٢٩٤٤]...... ثنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَفَعَ خَيْبَرَ إِلَى أَهْلِهَا عَلَى الشَّطْرِ مِمَّا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کو پھلوں اور غلے کی نصف پیداوار کے عوض خیبر دیا تھا۔

[٢٩٤٥]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، بِهٰذَا وَقَالَ: عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ.

ایک اور سند کے ساتھ منقول ہے کہ آپ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ پھلوں یا غلے کی نصف پیداوار کے عوض معاملہ طے فرمایا تھا۔

[٢٩٤٦]...... ثنا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ أَبُو الرَّدَادِ بِمِصْرَ، نا وَهْبُ بْنُ رَاشِدٍ أَبُو زُرْعَةَ الْحَجْرِيُّ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قَالَ أَبُو الزِّنَادِ: كَانَ عُرْوَةُ يُحَدِّثُ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ كَانَ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَايَعُونَ الثِّمَارَ، فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَضَرَ تَقَاضِيهِمْ

سہل بن ابی حثمہ انصاری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے: لوگ عہد رسالت میں پھلوں کی خرید وفروخت (ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر ہونے سے پہلے ہی) کر لیا کرتے تھے۔ پھر جب لوگ فصل کاٹتے اور تقاضا کرنے والے آ جاتے تو خریدار کہتا: پھل کو غلاظت لگ گئی ہے، اسے چیچڑی لگ گئی ہے، اسے کوئی بیماری اور آفت آن پڑی ہے۔ لوگ ان آفات کی وجہ سے جھگڑ پڑتے۔ جب

❶ مسند أحمد: ٢٢٥٥

❷ صحيح البخاري: ٢٣٢٩۔ صحيح مسلم: ١٥٥١۔ سنن أبي داود: ٣٤٠٨۔ سنن ابن ماجه: ٢٤٦٧۔ جامع الترمذي: ١٣٨٣۔ السنن الكبرى للنسائي: ٤٦٤٦۔ مسند أحمد: ٤٦٦٣، ٤٧٣٢، ٤٨٥٤۔ صحيح ابن حبان: ٥١٩٩

قَالَ الْمُبْتَاعُ: إِنَّهُ قَدْ أَصَابَ الثَّمَرَ مُرَاقٌ وَأَصَابَهُ قُشَامٌ، عَاهَاتٌ كَانُوا يَحْتَجُّونَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمَّا كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذَالِكَ: ((أَمَا لَا فَلَا تَبْتَاعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ الثَّمَرِ)) كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكَثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ. ❶

رسول اللہ ﷺ کے پاس ایسے جھگڑے کثرت سے آنے لگے تو آپ ﷺ نے فرمایا: سنو! تم ایسا نہ کیا کرو، تم پھل کو تب تک نہ خریدا کرو جب تک کہ اس کے پکنے کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے۔ آپ ﷺ نے ان کے بہت زیادہ جھگڑنے کی وجہ سے مشورے کے طور پر یہ فرمایا تھا۔

[٢٩٤٧]..... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، وَشُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: نا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنَ النَّخْلِ وَالزَّرْعِ. وَقَالَ يُوسُفُ: مِنَ النَّخْلِ وَالشَّجَرِ، قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَهِمَ فِي ذِكْرِ الشَّجَرِ وَلَمْ يَقُلْهُ غَيْرُهُ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل خیبر کے ساتھ معاملہ طے فرمایا کہ کھجوروں اور غلے کی نصف پیداوار انہیں ملے گی۔
یوسف نے کھجور اور درخت کے الفاظ بیان کیے ہیں۔ ابن صاعد کہتے ہیں کہ انہیں درخت کا لفظ بیان کرنے میں غلطی ہوئی ہے، کیونکہ ان کے علاوہ کسی نے یہ لفظ بیان نہیں کیا۔

[٢٩٤٨]..... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، نا عَمِّي، نا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ أَبِيهِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَاقَى يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى تِلْكَ الْأَمْوَالِ عَلَى الشَّطْرِ، وَسِهَامُهُمْ مَعْلُومَةٌ، وَشَرَطَ عَلَيْهِمْ إِنَّا إِذَا شِئْنَا أَخْرَجْنَاكُمْ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں کے ساتھ ان اموال کے نصف پر سودا کیا تھا، جبکہ ان کے حصے معلوم ہوں، اور ان پر یہ شرط عائد کی تھی کہ ہم جب چاہیں گے تمہیں نکال دیں گے۔

[٢٩٤٩]..... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، ح وثنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نا أَبِي سَهْلُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، وَخَالِدُ بْنُ أَبِي يَزِيدَ الْقَرَنِيُّ، قَالَا: نا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَفَعَ خَيْبَرَ أَرْضَهَا وَنَخْلَهَا مُقَاسَمَةً عَلَى النِّصْفِ. زَادَ ابْنُ عُمَرَ: بِهِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کی زمین اور اس کے کھجوروں کے باغات یہود کو نصف پیداوار کے عوض بٹائی پر دیے تھے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے ان الفاظ کا اضافہ بیان کیا ہے کہ آپ ﷺ نے وہ زمین یہود کو دی تھی۔

❶ سلف برقم: ٢٨٣٣
❷ سلف برقم: ٢٩٤٤
❸ مسند أحمد: ٩٠

أَعْطَى الْيَهُودَ. ❶

[٢٩٥٠]..... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، ثنا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَلَّامٍ، نا حَمَّادٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَى خَيْبَرَ عَلَى النِّصْفِ مِنْ كُلِّ نَخْلٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ شَيْءٍ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کو ہر کھجور کے درخت، کھیتی، یا ہر چیز میں سے نصف پر دیا تھا۔

[٢٩٥١]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ، نا صَالِحُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ بُكَيْرٍ الْعَبْدِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَدْرَاعًا وَسِلَاحًا فِي غَزْوَةِ حُنَيْنٍ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ؟ قَالَ: ((عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حنین کے موقع پر صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے کچھ زِر ہیں اور اسلحہ اُدھار مانگا، تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بہ طورِ اُدھار ہیں جو واپس لوٹائے جائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ اُدھار ہیں اور واپس لوٹائے جائیں گے۔

[٢٩٥٢]..... ثنا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ، نا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ، نا مُسْلِمٌ الْجُهَنِيُّ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: اسْتَعَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ سِلَاحًا، فَقَالَ صَفْوَانُ: أَمُؤَدَّاةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے ہتھیار اُدھار مانگے تو صفوان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ واپس کیے جائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

[٢٩٥٣]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْفَضْلُ الْأَعْرَجُ، نا نَصْرُ بْنُ عَطَاءٍ الْوَاسِطِيُّ، نا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا أَتَتْكَ رُسُلِي فَأَعْطِهِمْ كَذَا وَكَذَا))، أُرَاهُ قَالَ: ثَلَاثِينَ دِرْعًا، أَوْ قَالَ: ثَلَاثِينَ بَعِيرًا، قُلْتُ: وَالْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)). ❹

سیدنا یعلی بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس میرے نمائندے آئیں تو انہیں فلاں فلاں چیز دے دینا۔ میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تیس زِرہیں، یا فرمایا کہ تیس اونٹ دے دینا۔ میں نے عرض کیا: اُدھار اور قابل واپسی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

---

❶ سنن ابن ماجہ: ٢٤٦٨۔ مسند أحمد: ٢٢٥٥

❷ سلف برقم: ٢٩٤٤

❸ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٧۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٨٨

❹ مسند أحمد: ١٧٩٥٠۔ صحيح ابن حبان: ٤٧٢٠

[۲۹۵۴]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نَا أَبُو دَاوُدَ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ، نَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ أَوْ عَارِيَةٌ مُؤَدَّاةٌ؟ قَالَ: ((بَلْ مُؤَدَّاةٌ)).

اس اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ عاریت تاوان ہوگی یا یہ واپس کی جائے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (تاوان نہیں ہوگی) بلکہ واپس کی جائے گی۔

[۲۹۵۵]...... ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعَارَ مِنْهُ يَوْمَ حُنَيْنٍ أَدْرَاعًا، فَقَالَ: أَغَصْبًا يَا مُحَمَّدُ؟ قَالَ: ((بَلْ عَارِيَةٌ مَضْمُونَةٌ))، قَالَ: فَضَاعَ بَعْضُهَا فَعَرَضَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَضْمَنَهَا، فَقَالَ: أَنَا الْيَوْمَ فِي الْإِسْلَامِ أَرْغَبُ. ❶

سیدنا صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ حُنین کے روز ان سے زِرہیں اُدھار لیں، تو انہوں نے کہا: اے محمد! کیا یہ غصب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ یہ ادھار ہیں اور یہ ضمانت شدہ ہیں (یعنی اگر نقصان بھی ہوا تو اس کی قیمت ادا کی جائے گی) پھر کچھ زِرہیں ضائع ہوگئیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں پیشکش کی کہ وہ ان کی قیمت وصول کر لیں۔ تو انہوں نے کہا: آج میرا اسلام میں داخل ہونے کا ارادہ بن گیا ہے۔

[۲۹۵٦]...... ثنا الْحَسَنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْمُقْرِءُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، نا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أُمَيَّةَ بْنِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتَعَارَ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَدْرَاعًا مِنْ حَدِيدٍ، فَقُلْتُ: مَضْمُونَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مَضْمُونَةٌ))، فَضَاعَ بَعْضُهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنْ شِئْتَ غَرِمْتُهَا))، قَالَ: لَا، أَلَا إِنَّ فِي قَلْبِي مِنَ الْإِسْلَامِ غَيْرَ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ.

سیدنا صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے لوہے کی کچھ زِرہیں اُدھار لیں، تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ ضمانت شدہ ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ضمانت شدہ ہیں۔ پھر ان میں سے کچھ ضائع ہوگئیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو ان کا جرمانہ وصول کر سکتے ہو۔ تو انہوں نے کہا: نہیں، یقیناً آج میرے دِل میں اسلام کی وہ محبت پیدا ہو چکی ہے جو اس دِن نہیں تھی۔

[۲۹۵۷]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أُنَاسٍ مِنْ آلِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((يَا صَفْوَانُ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ؟))، قَالَ: عَارِيَةً أَمْ

اُناس، جن کا تعلق آلِ عبداللہ بن صفوان سے تھا، سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اے صفوان! کیا تمہارے پاس کچھ ہتھیار ہیں؟ انہوں نے کہا: اُدھار مانگ رہے ہیں یا غصب کر لیے جائیں گے؟ پھر راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

❶ مسند أحمد: ١٥٣٠٢ ـ سنن أبي داود: ٣٥٦٢ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥٧٤٧ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٧

غَصْبًا؟ ثُمَّ ذَكَرَ الْحَدِيثَ .

[٢٩٥٨]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نا مُسَدَّدٌ ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ نَاسٍ مِنْ آلِ صَفْوَانَ ، قَالَ: اسْتَعَارَ النَّبِيُّ ﷺ نَحْوَهُ . ❶

اختلافِ سند کے ساتھ اسی طرح حدیث منقول ہے۔

[٢٩٥٩]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، وَابْنُ الْعَلَاءِ ، قَالُوا: نا أَبُو الْأَشْعَثِ ، نا الْمُعْتَمِرُ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ فُرَافِصَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَوْصَابِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ ، وَالْمِنْحَةُ أَوِ الْمَنِيحَةُ مُؤَدَّاةٌ)) ، فَقَالَ رَجُلٌ: فَعَهْدُ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((عَهْدُ اللّٰهِ أَحَقُّ مَا أُدِّيَ)) . ❷

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اُدھار والی چیز کوادا کیا جائے گا اور (عارضی طور پر) عطیہ کی ہوئی چیز کو بھی ادا کیا جائے گا (یعنی یہ دونوں قابل واپسی ہوتی ہیں)۔ ایک آدمی نے کہا: اللہ کا عہد؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا عہد اس بات کا زیادہ حق رکھتا ہے کہ اسے ادا کیا جائے۔

[٢٩٦٠]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ شُرَحْبِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ ، فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ ، وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى ، مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ ، أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، لَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا)) ، قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَلَا الطَّعَامُ؟ قَالَ: ((ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا)) ، ثُمَّ قَالَ: ((الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ ، وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ ، وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ)) ❸

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو آپ کے حجۃ الوداع کے خطبے میں فرماتے سنا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا وارث کے حق میں وصیت نہیں ہوگی، بچہ اسی کو ملے گا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور بدکار کے لیے پتھر ہیں (یعنی زنا کرنے والے کو سنگسار کیا جائے گا) اور ان کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے، جو شخص اپنے باپ کے سوا کسی اور کی طرف نسبت کا دعویٰ نہ کرے اور جو غلام اپنے مالک کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت نہ کرے تو اس پر قیامت کے دن تک اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت برستی رہے گی، اور عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر کی کوئی چیز خرچ نہ کرے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کھانا بھی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو ہمارا افضل مال ہے (یعنی یہ تو بالاولیٰ خاوند کی اجازت کے بغیر خرچ نہیں کرنا چاہیے)۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: خبردار!

---

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٤٥٧

❷ صحيح ابن حبان: ٥٠٩٤

❸ مسند أحمد: ٢٢٢٩٤ـ سنن أبي داود: ٢٨٧٠ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٠٧ـ جامع الترمذي: ٦٧٠

اُدھار کی واپسی ضروری ہے، عطیہ کی واپسی ضروری ہے، قرض کی ادائیگی ضروری ہے اور ضمانت دینے والا ضامن ہے۔

[١/٢٩٦١]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَجَبِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا ضَمَانَ عَلَى مُؤْتَمَنٍ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کے پاس امانت رکھی جائے؛ اس پر تاوان نہیں پڑتا۔

[٢/٢٩٦١]...... ثنا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكَوْكَبِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ، وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْدِعِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ)). عَمْرٌو وَعُبَيْدَةُ ضَعِيفَانِ، وَإِنَّمَا يُرْوَى عَنْ شُرَيْحٍ الْقَاضِي غَيْرُ مَرْفُوعٍ. ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو اُدھار لینے والا شخص دھوکے باز نہ ہو اس پر (نقصان کی صورت میں) کوئی تاوان عائد ہو گا اور جس کے پاس امانت رکھی جائے اور وہ دھوکے باز نہ ہو تو اس پر بھی کوئی تاوان عائد نہیں ہو گا۔
عمرو اور عبیدہ دونوں ضعیف راوی ہیں اور شریح القاضی سے مرفوع کے علاوہ ہی روایت کی جاتی ہے۔

[٣/٢٩٦١]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، أَخْبَرَنِي أَبِي، نا ابْنُ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ تَفْسِيرِ: ((الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ))، قَالَ: أَسْلَمَ قَوْمٌ وَفِي أَيْدِيهِمْ عَوَارِي مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَقَالُوا: قَدْ أَحْرَزَ لَنَا الْإِسْلَامُ مَا بِأَيْدِينَا مِنْ عَوَارِي الْمُشْرِكِينَ، فَبَلَغَ ذَالِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((الْإِسْلَامُ لَا يُحْرِزُ لَكُمْ مَا لَيْسَ لَكُمْ، الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ)). فَأَدَّى الْقَوْمُ مَا بِأَيْدِيهِمْ مِنْ تِلْكَ الْعَوَارِي. هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ.

عطاء بن ابی رباح رحمہ اللہ ''اُدھار لی ہوئی چیز کو ادا کیا جائے گا'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے اسلام قبول کیا اور ان کے پاس مشرکوں سے لی ہوئی اُدھار کی کچھ چیزیں موجود تھیں، تو انہوں نے کہا: اسلام نے ہمیں وہ چیزیں عطا کر دی ہیں جو ہمارے پاس مشرکین سے ادھار لی ہوئی موجود ہیں (یعنی اسلام قبول کرنے کے بعد اب ہم ان کو واپس کرنے کے پابند نہیں ہیں) اس بات کا رسول اللہ ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسلام تمہیں وہ چیز عنایت نہیں کرتا جو تمہاری نہ ہو، اُدھار لی ہوئی چیز کو ادا کیا جائے گا۔ چنانچہ ان لوگوں نے اپنے پاس موجود وہ ادھار چیزیں (مشرکین کو) ادا کر دیں۔
یہ روایت مرسل ہے اور اس کے ساتھ حجت قائم نہیں ہوتی۔

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٦/ ٢٨٩
❷ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٦/ ٩١

[٤/٢٩٦١]..... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، ثنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا رَوْحٌ، نا عَوْفٌ، عَنْ مُحَمَّدٍ، أَنَّ شُرَيْحًا قَالَ: لَيْسَ عَلَى الْمُسْتَعِيرِ غَيْرِ الْمُغِلِّ، وَلَا عَلَى الْمُسْتَوْدِعِ غَيْرِ الْمُغِلِّ ضَمَانٌ.

محمدؒ سے مروی ہے کہ شریح رحمہ اللہ نے فرمایا: جو اُدھار لینے والا شخص دھوکے باز نہ ہو اس پر (نقصان کی صورت میں) کوئی تاوان نہیں عائد ہوگا اور جس کے پاس امانت رکھی جائے اور وہ دھوکے باز نہ ہو تو اس پر بھی کوئی تاوان عائد نہیں ہوگا۔

[٥/٢٩٦١]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَابْنُ مَخْلَدٍ، وَجَمَاعَةٌ قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا رِبْعِيُّ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: جَاءَ بِي أَبِي يَحْمِلُنِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: اشْهَدْ أَنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِي كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ((أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِي نَحَلْتَ النُّعْمَانَ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَأَشْهِدْ عَلَى هٰذَا غَيْرِي، أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا لَكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً؟))، قَالَ: بَلَى، قَالَ: ((فَلَا إِذَنْ)) وَقَالَ الْمَحَامِلِيُّ: ((أَكُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ)). ❶

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے اُٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے اور کہا: گواہ ہو جایئے! میں نے نعمان کو اپنے مال میں سے فلاں فلاں عطیہ کر دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو اسی کے مثل عطیہ کیا ہے جو تم نے نعمان کو کیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میرے علاوہ کسی اور کو اس پر گواہ بناؤ، کیا تمہیں یہ بات اچھی نہیں لگتی کہ تمہارے لیے وہ سب نیک سلوک میں برابر ہوں؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس صورت میں (صرف ایک بیٹے کو عطیہ کرنا) جائز نہیں۔ محاملی نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں (کہ آپ ﷺ نے فرمایا:) کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو عطیہ کیا ہے؟

[٢٩٦٢]..... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِأَبِيهِ: ((لَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے والد سے فرمایا: تم مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ۔

[٢٩٦٣]..... ثنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنِي جَدِّي، نا أَبِي، نا وَرْقَاءُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ، أَنَّ أُمَّهُ أَرَادَتْ أَبَاهُ بَشِيرًا عَلَى أَنْ يُعْطِيَ النُّعْمَانَ ابْنَهُ حَائِطًا مِنْ نَخْلٍ فَفَعَلَ، فَقَالَ: مَنْ أُشْهِدُ لَكِ؟ فَقَالَتِ: النَّبِيَّ ﷺ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:

سیدنا نعمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے ان کے والد کا ارادہ بنایا کہ وہ اپنے بیٹے نعمان کو کھجوروں کا ایک باغ عطیہ کر دیں۔ چنانچہ انہوں نے کر دیا۔ پھر انہوں نے کہا: میں تمہارے لیے کس کو گواہ بناؤں؟ تو انہوں نے کہا: نبی ﷺ کو۔ چنانچہ وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو نبی ﷺ نے پوچھا: کیا اس کے علاوہ بھی تمہاری اولاد ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

❶ صحيح البخاري: ٢٥٨٧ ـ صحيح مسلم: ١٦٢٣ ـ سنن أبي داود: ٣٥٤٢ ـ سنن النسائي: ٦/ ٢٦٠ ـ مسند أحمد: ١٨٣٥٤ ـ صحيح ابن حبان: ٥١٠٢، ٥١٠٣، ٥١٠٤ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٠٧٢، ٥٠٧٣، ٥٠٧٤

((فَأَعْطَيْتَهُمْ كَمَا أَعْطَيْتَهُ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((لَيْسَ مِثْلِي يَشْهَدُ عَلَى هٰذَا، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى يُحِبُّ أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ كَمَا يُحِبُّ أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ أَنْفُسِكُمْ)).

پھر جس طرح تم نے اس کو عطیہ کیا ہے اسی طرح انہیں بھی عطیہ کرو۔ انہوں نے کہا: میں ایسا نہیں کر سکتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر میرے جیسا شخص اس پر گواہ نہیں بن سکتا، یقیناً اللہ تعالیٰ اس بات کو؛ کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو؛ اسی طرح پسند فرماتا ہے جس طرح وہ اس بات کو پسند فرماتا ہے کہ تم آپس میں عدل کرو۔

[٢٩٦٤]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا سُفْيَانُ، نا الزُّهْرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، وَحُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَاهُ أَنَّهُمَا سَمِعَا النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: نَحَلَنِي أَبِي غُلَامًا فَأَمَرَتْنِي أُمِّي أَنْ أَذْهَبَ بِهِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِأُشْهِدَهُ عَلَى ذٰلِكَ، فَقَالَ: ((أَكُلَّ وَلَدِكَ أَعْطَيْتَهُ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَارْدُدْهُ)). [1]

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد نے مجھے ایک غلام عطیہ کیا، پھر میری والدہ نے مجھے کہا کہ میں اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤں، تاکہ میں آپ کو اس پر گواہ بنالوں۔ تو آپ ﷺ نے (میرے والد سے) فرمایا: کیا تم نے اپنی ساری اولاد کو یہ دیا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اسے واپس لے لو۔

[٢٩٦٥]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا سُفْيَانُ بِهٰذَا مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[٢٩٦٦]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، نا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ دَعَاهُ رَجُلٌ فَأَشْهَدَهُ عَلَى وَصِيَّةٍ فَإِذَا هُوَ قَدْ آثَرَ بَعْضَ وَلَدِهِ عَلَى بَعْضٍ، فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ: نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَشْهَدَ عَلَى جَوْرٍ، وَقَالَ: ((مَنْ شَهِدَ عَلَى جَوْرٍ فَهُوَ شَاهِدُ زُورٍ)) ثُمَّ أَسْرَعَ الْمَشْيَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے انہیں بلایا اور ایک وصیت پر انہیں گواہ بنایا، انہوں نے دیکھا کہ اس نے اپنے ایک بچے کو دوسرے پر ترجیح دی ہے، تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں ظلم پر گواہ بننے سے منع کیا ہے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ظلم پر گواہی دی؛ وہ جھوٹ کا گواہ ہے۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما (وہاں سے) جلدی سے چلتے بنے۔

[٢٩٦٧]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں ہے کہ وہ کوئی چیز ہبہ کرے اور پھر اسے واپس لے لے، سوائے اس ہبہ کے جو والد اپنی اولاد کو کرتا ہے (یعنی وہ

[1] صحیح ابن حبان: ٥٠٩٧، ٥١٠٠۔ شرح مشکل الآثار للطحاوی: ٥٠٧٠

يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهَبَ هِبَةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا فِيمَا يُعْطِي الْوَالِدُ وَلَدَهُ، وَمَثَلُ الَّذِي يَرْجِعُ فِي هِبَتِهِ)) أَوْ قَالَ: ((فِي عَطِيَّتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ)). حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ مِنَ الثِّقَاتِ. تَابَعَهُ إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، وَعَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ حُسَيْنٍ، وَرَوَاهُ عَامِرٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ. ❶

اسے واپس لے سکتا ہے) اور جو شخص اپنی ہبہ کی ہوئی چیز، یا عطیہ کی ہوئی چیز کو واپس لیتا ہے وہ اس کتے کی مانند ہوتا ہے جو قے کرے، پھر خود ہی اپنی قے کو چاٹ لے۔
حسین المعلم ثقہ راویوں میں سے ہیں۔ اسحاق الازرق اور علی بن عاصم نے حسین سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور عامر الاحول نے اسے عمرو بن شعیب سے روایت کیا، انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا۔

[٢٩٦٨]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، وَأَبُو الْأَزْهَرِ، قَالَ: نا رَوْحٌ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَرْجِعُ فِي هِبَتِهِ إِلَّا الْوَالِدُ مِنْ وَلَدِهِ، وَالْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ)). تَابَعَهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، وَعَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، وَرَوَاهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَالْحَجَّاجُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْعَائِدِ فِي هِبَتِهِ دُونَ ذِكْرِ الْوَالِدِ يَرْجِعُ فِي هِبَتِهِ. وَرَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: الْوَالِدُ يَرْجِعُ فِي هِبَتِهِ. ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی آدمی اپنی ہبہ (عطیہ) کی ہوئی چیز کو واپس نہیں لے سکتا، البتہ والد اپنی اولاد سے واپس لے سکتا ہے، اور اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اس کتے کے جیسا ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔
ابراہیم بن طہمان اور عبدالوارث نے عامر الاحول سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے، اور اسے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بھی روایت کیا ہے۔ اور حجاج نے عمرو بن شعیب سے، انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا کے واسطے سے نبی ﷺ سے اپنی ہبہ کی ہوئی چیز کو واپس لینے والے کے بارے میں روایت کیا ہے اور اس میں اس بات کا تذکرہ نہیں ہے کہ والد اپنی ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے۔ حسن بن مسلم نے طاؤس کے واسطے سے نبی ﷺ سے مرسل طور پر روایت کیا ہے کہ والد اپنی ہبہ کی ہوئی چیز واپس لے سکتا ہے۔

[٢٩٦٩]...... ثنا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، نا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، نا حَنْظَلَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی چیز ہبہ کی؛ تو وہ اس (کو واپس لینے) کا زیادہ حق رکھتا ہے، جب تک اسے اس کا بدلہ نہ دیا جائے۔
یہ روایت مرفوعاً ثابت نہیں ہے اور درست بات یہ ہے کہ یہ

❶ سنن أبي داود: ٣٥٣٩ـ سنن ابن ماجه: ٢٣٧٧ـ جامع الترمذي: ١٢٩٩ـ سنن النسائي: ٦/ ٢٦٥ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤٦ـ مسند أحمد: ٢١١٩، ٢١٢٠ـ صحيح ابن حبان: ٥١٢٣

❷ مسند أحمد: ٦٧٠٥

قَالَ: ((مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا)). لَا يَثْبُتُ هٰذَا مَرْفُوعًا، وَالصَّوَابُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ مَوْقُوفًا.

ابن عمر رضی اللہ عنہما کے واسطے سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے موقوفاً مروی ہے۔

[٢٩٧٠]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، وَعُثْمَانُ، نا وَكِيعٌ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرَّجُلُ أَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آدمی اپنی ہبہ کی ہوئی چیز (کو واپس لینے) کا زیادہ حق دار ہے، جب تک اسے اس کا بدلہ نہ دیا جائے۔

[٢٩٧١]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الْحَارِثِ، نا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْوَاهِبُ أَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہبہ کرنے والا اپنی ہبہ کی ہوئی چیز (کو واپس لینے) کا زیادہ حق دار ہے، جب تک اسے اس کا بدلہ نہ دیا جائے۔

[٢٩٧٢]...... ثنا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

مذکورہ سند کے ساتھ بالکل اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٢٩٧٣]...... ثنا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا كَانَتِ الْهِبَةُ لِذِي رَحِمٍ لَمْ يَرْجِعْ فِيهَا)). انْفَرَدَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ. ❷

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کسی رشتے دار کو ہبہ (عطیہ) کیا جائے تو (ہبہ کرنے والا) اسے واپس نہ لے۔
اس کو اکیلے عبداللہ بن جعفر نے روایت کیا۔

[٢٩٧٤]...... ثنا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، نا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ أَبْزَى، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: الرَّجُلُ

ابن ابزی سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آدمی اپنی ہبہ کی ہوئی چیز (کو واپس لینے) کا زیادہ حق دار ہے، جب تک اسے اس کا بدلہ نہ دیا جائے۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ٢٣٨٧ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٦/ ١٨١ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٦/ ٤٧٤

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٢ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٦/ ١٨١

أَحَقُّ بِهِبَتِهِ مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا.

[٢٩٧٥]..... ثنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحِ بْنِ حَرْبٍ الْعَسْكَرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ وَهَبَ هِبَةً فَارْتَجَعَ بِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مَا لَمْ يُثَبْ مِنْهَا، وَلَكِنَّهُ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کوئی چیز ہبہ کی، پھر وہ اس کا تقاضا کرے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے، جب تک اسے اس کا بدلہ نہ دیا جائے، البتہ وہ اس کتے کی مانند ہوگا جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

[٢٩٧٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، نا أَبُو صَخْرَةَ جَامِعُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُحَارِبِيِّ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّتَيْنِ مَرَّةً بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ وَأَنَا فِي تِبَاعَةٍ لِي هَكَذَا، قَالَ: أَبِيعُهَا، فَمَرَّ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ وَهُوَ يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تُفْلِحُوا))، وَرَجُلٌ يَتْبَعُهُ بِالْحِجَارَةِ وَقَدْ أَدْمَى كَعْبَيْهِ وَعُرْقُوبَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ لَا تُطِيعُوهُ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا غُلَامُ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا الَّذِي يَتْبَعُهُ يَرْمِيهِ؟ قَالُوا: هَذَا عَمُّهُ عَبْدُ الْعُزَّى وَهُوَ أَبُو لَهَبٍ، فَلَمَّا ظَهَرَ الْإِسْلَامُ وَقَدِمَ الْمَدِينَةَ أَقْبَلْنَا فِي رَكْبٍ مِنَ الرَّبَذَةِ وَجَنُوبِ الرَّبَذَةِ حَتَّى نَزَلْنَا قَرِيبًا مِنَ الْمَدِينَةِ وَمَعَنَا ظَعِينَةٌ لَنَا، قَالَ: فَبَيْنَمَا نَحْنُ قُعُودٌ إِذْ أَتَانَا رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ فَسَلَّمَ فَرَدَدْنَا عَلَيْهِ، فَقَالَ: مِنْ أَيْنَ أَقْبَلَ الْقَوْمُ؟ قُلْنَا: مِنَ الرَّبَذَةِ وَجَنُوبِ الرَّبَذَةِ، قَالَ: وَمَعَنَا جَمَلٌ أَحْمَرُ، قَالَ: تَبِيعُونِي جَمَلَكُمْ هَذَا؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: بِكُمْ؟ قُلْنَا: بِكَذَا وَكَذَا صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، قَالَ: فَمَا اسْتَوْضَعْنَا شَيْئًا، وَقَالَ: قَدْ أَخَذْتُهُ، ثُمَّ أَخَذَ

سیدنا طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دو مرتبہ دیکھا۔ ایک مرتبہ ذوالمجاز کے بازار میں، جبکہ میں اپنے سامان کے ساتھ وہاں موجود تھا، جسے میں نے فروخت کرنا تھا۔ آپ ﷺ وہاں سے گزرے اور آپ نے سرخ چوغہ زیب تن کیا ہوا تھا اور آپ بلند آواز سے پکار رہے تھے: اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہہ دو، فلاح پا جاؤ گے۔ ایک آدمی پتھر لے کر آپ کے پیچھے پیچھے تھا اور اس نے آپ کے ٹخنوں اور ایڑھیوں کو لہولہان کر رکھا تھا اور وہ کہہ رہا تھا: اے لوگو! اس کی بات نہ ماننا، یہ بہت بڑا جھوٹا ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ بنو عبدالمطلب کا بچہ ہے۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہے جو اس کے پیچھے پیچھے اسے پتھر مار رہا ہے؟ انہوں نے بتایا کہ یہ اس کا چچا عبدالعزیٰ ابولہب ہے۔ پھر جب اسلام غالب آ گیا اور آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو ہم ایک قافلے کی صورت میں ربذہ سے اور ربذہ کے جنوبی علاقوں سے آئے، یہاں تک کہ ہم نے مدینے کے قریب آ کر پڑاؤ کیا اور ہمارے ساتھ ہماری ایک عورت بھی تھی۔ اسی دوران کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے؛ اچانک وہاں ایک صاحب آئے جنہوں نے دو سفید کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے۔ انہوں نے سلام کہا تو ہم نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ پھر انہوں نے پوچھا: یہ قوم کہاں سے آئی ہے؟ ہم نے کہا: ربذہ سے اور ربذہ کے جنوبی علاقوں سے۔ راوی کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ایک سرخ اونٹ تھا۔ انہوں نے کہا: تم مجھے اپنا یہ

بِرَأْسِ الْجَمَلِ حَتّٰى دَخَلَ الْمَدِينَةَ فَتَوَارَى عَنَّا، فَتَلَاوَمْنَا بَيْنَنَا، وَقُلْنَا: أَعْطَيْتُمْ جَمَلَكُمْ مَنْ لَا تَعْرِفُونَهُ، فَقَالَتِ الظَّعِينَةُ: لَا تَلَاوَمُوا فَقَدْ رَأَيْتُ وَجْهَ رَجُلٍ مَا كَانَ لِيَحْقِرَكُمْ، مَا رَأَيْتُ وَجْهَ رَجُلٍ أَشْبَهَ بِالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مِنْ وَجْهِهِ، فَلَمَّا كَانَ الْعِشَاءُ أَتَانَا رَجُلٌ، فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، أَنَا رَسُولُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْكُمْ: وَإِنَّهُ أَمَرَكُمْ أَنْ تَأْكُلُوا مِنْ هٰذَا حَتّٰى تَشْبَعُوا وَتَكْتَالُوا حَتّٰى تَسْتَوْفُوا، قَالَ: فَأَكَلْنَا حَتّٰى شَبِعْنَا، وَاكْتَلْنَا حَتّٰى اسْتَوْفَيْنَا، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ: ((يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، أُمَّكَ وَأَبَاكَ، وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ، وَأَدْنَاكَ أَدْنَاكَ))، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعَ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَخُذْ لَنَا بِثَأْرِنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْنَا بَيَاضَ إِبْطَيْهِ، فَقَالَ: ((أَلَا لَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ)). ❶

اونٹ فروخت کرو گے؟ ہم نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے پوچھا: کتنی قیمت میں؟ ہم نے بتلایا کہ اتنے اتنے صاع کھجوروں کے عوض۔ انہوں نے ہم سے کچھ بھی کم نہیں کرایا، اور کہا: میں نے یہ خرید لیا۔ پھر ان صاحب نے اونٹ کا سر پکڑا (اور چل دیے) یہاں تک کہ مدینے میں داخل ہو گئے اور ہماری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ ہم نے ایک دوسرے کو ملامت کیا اور کہا: تم نے اپنا اونٹ ایسے شخص کو دے دیا ہے جسے تم جانتے تک نہیں ہو۔ تو عورت نے کہا: تم ایک دوسرے کو ملامت مت کرو، یقیناً میں نے ایسے آدمی کی صورت دیکھی ہے جو تمہیں حقیر نہیں سمجھ سکتا، میں نے کسی آدمی کا ایسا چہرہ نہیں دیکھا جو اس شخص سے زیادہ چودھویں کے چاند کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔ پھر جب رات کا وقت ہوا تو وہی صاحب ہمارے پاس آئے اور انہوں نے کہا: السلام علیکم، میں تمہاری جانب اللہ کی طرف سے بھیجا جانے والا پیغمبر ہوں، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں حکم فرماتا ہے کہ تم سیر ہو جانے تک کھاؤ اور پورا پورا تول کر لو۔ راوی کہتے ہیں: ہم نے خوب سیر ہو کر کھایا اور پورا پورا تول کر لیا۔ پھر جب اگلا دِن ہوا اور ہم مدینہ میں داخل ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے اور فرما رہے تھے: دینے والے کا ہاتھ بلند ہوتا ہے اور (عطیہ دیتے ہوئے) ان سے ابتدا کرو جو تمہارے زیر کفالت ہوں: تمہاری والدہ اور والد، تمہاری بہن اور بھائی، پھر اس کے قریب تر، اور اس کے قریب تر۔ پھر انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! ان بنوثعلبہ بن یربوع نے دورِ جاہلیت میں فلاں شخص کو قتل کیا تھا، لہٰذا آپ ہمیں ان سے بدلہ لے کر دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا، یہاں تک کہ ہمیں آپ کی بغلوں کی سفیدی نظر آ گئی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آگاہ رہو! والد کے جرم کی ذمہ داری اس کے بیٹے پر عائد نہیں ہو سکتی۔

❶ صحيح ابن حبان: ٦٥٦٢

[۲۹۷۷]..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ، وَأَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ وَاللَّفْظُ لِعَلِيٍّ، قَالُوا: نا أَبُو بَدْرٍ شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا زِيَادُ بْنُ خَيْثَمَةَ، عَنْ سَعْدٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَسْلَمَ فِي شَيْءٍ فَلَا يَصْرِفْهُ فِي غَيْرِهِ)). وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ: فَلَا يَأْخُذْ إِلَّا مَا أَسْلَمَ فِيهِ أَوْ رَأْسَ مَالِهِ. ❶

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی چیز میں بیع سلم کی ہو تو وہ اسے دوسری سے نہ بدلے۔

ابراہیم بن سعدؒ فرماتے ہیں: وہ صرف وہی چیز وصول کرے جس میں اس نے بیع سلم کی ہو یا اصل مال لے۔

[۲۹۷۸]..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْحَكَمِ الْبَزَّازُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، نا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ، وَالْحَجَّاجِ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ عَبْدُ السَّلَامِ وَهُوَ عِنْدِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَكِنِ اقْتَصَرْتُهُ إِلَى أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: ((إِذَا أَسْلَفْتَ فَلَا تَبِعْهُ حَتَّى تَسْتَوْفِيَهُ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔۔۔عبدالسلام کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ روایت نبی ﷺ سے منقول ہے جبکہ میں نے اسے سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ تک ہی مختصر کیا ہے۔۔۔فرمایا: جب تم بیع سلف کرو تو اسے تب تک فروخت نہ کرو جب تک کہ پورا حاصل نہ کرلو۔

[۲۹۷۹]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْمُطَّلِبِ الْهَاشِمِيُّ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا عَطِيَّةُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي لَوْذَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلَا يَشْتَرِطْ عَلَى صَاحِبِهِ غَيْرَ قَضَائِهِ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص بیع سلف کرے وہ اپنے ساتھی پر (یعنی جس کے ساتھ سودا کر رہا ہو) اس کی طے شدہ قیمت کے علاوہ اور کوئی شرط نہ لگائے۔

[۲۹۸۰]..... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَذْكُرُهُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حِينَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب بنونضیر کو مدینہ سے نکالنے کا حکم فرمایا تو ان میں سے کچھ لوگ آپ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: یقیناً (لوگوں کے ذمے) ہمارے قرض ہیں جو (ہم کو) ادا نہیں کیے گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: معاف کردو اور جلدی سے نکل جاؤ۔

❶ سنن أبي داود: ٣٤٦٨۔ سنن ابن ماجه: ٢٢٨٣

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٣٥٠

أَمَرَ بِإِخْرَاجِ بَنِي النَّضِيرِ مِنَ الْمَدِينَةِ جَاءَهُ أُنَاسٌ مِنْهُمْ، فَقَالُوا: إِنَّ لَنَا دُيُونًا لَمْ تُحَلَّ، فَقَالَ: ((ضَعُوا وَتَعَجَّلُوا)). ❶

[٢٩٨١]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ بِهٰذَا.

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔

[٢٩٨٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ وَآخَرُونَ قَالُوا: حَدَّثَنَا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الزَّنْجِيِّ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِإِجْلَاءِ بَنِي النَّضِيرِ، قَالُوا: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ لَنَا دُيُونًا عَلَى النَّاسِ، قَالَ: ((ضَعُوا وَتَعَجَّلُوا)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے بنونضیر کو جلاوطن کرنے کا حکم فرمایا تو انہوں نے کہا: اے محمد! لوگوں کے ذِمے ہمارے قرض ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: معاف کر دو اور جلدی سے نکل جاؤ۔

[٢٩٨٣]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْعَلَاءِ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّوْرَقِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى، نا الزَّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ يُخْرِجَ بَنِي النَّضِيرِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ بِإِخْرَاجِنَا وَلَنَا عَلَى النَّاسِ دُيُونٌ لَمْ تُحَلَّ، قَالَ: ((ضَعُوا وَتَعَجَّلُوا)). اضْطَرَبَ فِي إِسْنَادِهِ مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ وَهُوَ سَيِّءُ الْحِفْظِ ضَعِيفٌ، مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ثِقَةٌ إِلَّا أَنَّهُ سَيِّءُ الْحِفْظِ، وَقَدِ اضْطَرَبَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے بنونضیر کو نکالنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً آپ نے ہمیں نکالنے کا حکم دے دیا ہے جبکہ لوگوں کے ذِمے ہمارے قرض ہیں جو (ابھی تک ہمیں) ادا نہیں کیے گئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: معاف کر دو اور جلدی سے نکل جاؤ۔

اس کی اسناد میں مسلم بن خالد مضطرب ہے، اس کا حافظہ بھی کمزور ہے اور وہ ضعیف راوی ہے۔ مسلم بن خالد ثقہ ہے، البتہ اس کا حافظہ بھی کمزور ہے اور اس حدیث میں یہ بھی اضطراب کا شکار ہوا ہے۔

[٢٩٨٤]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ السَّكُونِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ، عَنْ عَاصِمِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی جنازہ لایا جاتا تو آپ اس آدمی کے کسی کام کے متعلق نہیں پوچھتے تھے، بس اس کے قرض کے متعلق پوچھتے تھے۔ لہٰذا اگر کہا جاتا کہ اس کے ذِمے قرض ہے تو آپ ﷺ

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٢٧٧

بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِالْجَنَازَةِ لَمْ يَسْئَلْ عَنْ شَيْءٍ مِنْ عَمَلِ الرَّجُلِ وَيَسْأَلُ عَنْ دَيْنِهِ، فَإِنْ قِيلَ: عَلَيْهِ دَيْنٌ كَفَّ عَنِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ، وَإِنْ قِيلَ: لَيْسَ عَلَيْهِ دَيْنٌ صَلَّى عَلَيْهِ، فَأُتِيَ بِجَنَازَةٍ فَلَمَّا قَامَ لِيُكَبِّرَ سَأَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَصْحَابَهُ: ((هَلْ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنٌ؟))، قَالُوا: دِينَارَانِ، فَعَدَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُ وَقَالَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ))، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: هُمَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَرِءَ مِنْهُمَا، فَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: ((جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ أَخِيكَ، إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ إِلَّا وَهُوَ مُرْتَهَنٌ بِدَيْنِهِ، وَمَنْ فَكَّ رِهَانَ مَيِّتٍ فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ((هٰذَا لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً؟))، فَقَالَ: ((بَلْ لِلْمُسْلِمِينَ عَامَّةً)). ❶

اس کا جنازہ پڑھانے سے رُک جاتے۔ اور اگر کہا جاتا کہ اس پر کوئی قرض نہیں ہے، تو آپ ﷺ اس کا جنازہ پڑھا دیتے۔ ایک بار ایک جنازہ لایا گیا اور جب آپ "اللہ اکبر" کہنے کے لیے کھڑے ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب سے پوچھا: کیا تمہارے ساتھی پر قرض ہے؟ لوگوں نے کہا: دو دینار قرض ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ اس سے ایک طرف ہٹ گئے اور فرمایا: تم اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ دو دینار ادا کرنا میرے ذِمے ہیں؛ یہ ان سے بری ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ آگے (مصلیٰ امامت پر) بڑھے اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی، پھر علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تجھے بہتر بدلہ عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تیری گروی چیز بھی اسی طرح چھوڑ دے جس طرح تو نے اپنے مسلمان بھائی کی گروی رکھی ہوئی چیز چھڑائی ہے، یقیناً جو بھی میت فوت ہوتی ہے اور اس کے ذِمے قرض ہوتا ہے تو وہ اپنے قرض کی وجہ سے گروی ہی رہتی ہے، اور جو شخص کسی میت کی گروی چیز چھڑائے گا؛ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی گروی رکھی ہوئی چیز کو چھوڑ دے گا (یعنی اسے نجات سے ہمکنار کرے گا)۔ لوگوں میں سے کسی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بات علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں بلکہ) تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔

[٢٩٨٥]...... حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا وَكِيعٌ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، قَالَا: نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ أَبِي كُلَيْبٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: نُهِيَ عَنْ عَسِيبِ الْفَحْلِ. زَادَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَعَنْ قَفِيزِ الطَّحَّانِ. ❷

ابن ابی نُعم البجلی سے مروی ہے کہ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانور کو جفتی کرانے کی قیمت لینے سے منع کیا گیا ہے۔ عبیداللہ نے یہ اضافہ کیا ہے کہ چکی پینے والے کے قفیز سے بھی منع فرمایا۔ (اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ دورِ جاہلیت میں لوگ چکی پینے والے سے کوئی چیز پسواتے تو اسے کہتے کہ ہماری اس چیز میں سے ہی ایک قفیز (یہ پیمانے کا نام ہے) اپنی مزدوری

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ١٧٣

❷ صحيح البخاري: ٢٢٨٤ ـ سنن أبي داود: ٣٤٢٩ ـ جامع الترمذي: ١٢٧٣ ـ سنن النسائي: ٧/ ٣١٠ ـ مسند أحمد: ٤٦٣٠ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٣٣٩

رکھ لینا۔ واللہ اعلم)۔

[٢٩٨٦]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُبَاعُ الْعِنَبُ حَتَّى يَسْوَدَّ، وَلَا الْحَبُّ حَتَّى يَشْتَدَّ)). ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: انگوروں کو تب تک نہ بیچا جائے جب تک کہ وہ سیاہ نہ ہو جائیں اور غلے (یعنی گندم اور جو وغیرہ) کو تب تک نہ بیچا جائے جب تک کہ وہ سخت نہ ہو جائے۔

[٢٩٨٧]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَأَنْ يُبَاعَ الرُّطَبُ بِالْيَابِسِ كَيْلًا. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیع مزابنہ سے منع فرمایا اور اس سے بھی منع کیا کہ تازہ کھجور کو خشک کھجور کے بدلے ماپ کر فروخت کیا جائے۔

[٢٩٨٨]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْوَكِيلُ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، نا مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرُّطَبِ بِالْيَابِسِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تازہ کھجور کو خشک کھجور کے بدلے (فروخت کرنے) سے منع فرمایا۔

[٢٩٨٩]...... ثنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ، نا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ جَابِرٍ الرَّمْلِيُّ، نا أَبُو مَسْلَمَةَ يَعْنِي يَزِيدَ بْنَ خَالِدِ بْنِ مُرْشِلٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُبَاعَ الرُّطَبُ بِالتَّمْرِ الْجَافِّ.

سالم اپنے والد (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ تازہ کھجور کو خشک کھجور کے بدلے بیچا جائے۔

[٢٩٩٠]...... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالُوا: نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مزابنہ اور مخابرہ سے اور استثناء کر لینے سے منع فرمایا، سوائے اس صورت کے کہ معلوم اور متعین ہو۔ (محاقلہ اور مزابنہ کی تعریف پیچھے حدیث نمبر ٢٩٣٩ کے تحت گزر چکی ہے

❶ سنن أبي داود: ٣١٧١۔ سنن ابن ماجه: ٢٢١٧۔ جامع الترمذي: ١٢٢٨۔ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩۔ مسند أحمد: ١٣٣١٤، ١٣٦١٣۔ صحيح ابن حبان: ٤٩٩٣

❷ صحيح ابن حبان: ٤٩٩٩

عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ يُعْلَمَ. ❶

[٢٩٩١]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا أَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، ثنا عَبَّادٌ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ، حَدَّثَنِي الثِّقَةُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثُّنْيَا حَتَّى يُعْلَمَ.

[٢٩٩٢]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، وَأَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ، وَلَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ)). ❷

[٢٩٩٣]...... قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَحَدَّثَنِي سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ، مِثْلَهُ سَوَاءً. ❸

[٢٩٩٤]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَاتِبُ، نا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّ أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ نَسِيئَةً. تَابَعَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، عَنْ يَحْيَى، وَخَالَفَهُ مَالِكٌ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، وَالضَّحَّاكُ بْنُ

اور مخابرہ سے مراد بٹائی پر کاشت کاری کرنا ہے، اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مالک کاشت کے لیے کسان کو زمین دے اور کسان کے لیے پیداوار کا کچھ حصہ، مثلاً تہائی یا چوتھائی حصہ مقرر کر دے)۔

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے استثناء کی بیع سے منع فرمایا، یہاں تک کہ وہ معلوم اور متعین ہو۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم پھلوں کی تب تک خرید وفروخت نہ کرو جب تک کہ ان کے پکنے کی صلاحیت ظاہر نہ ہو جائے اور تم پھل کو کھجور کے بدلے مت بیچو۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا۔۔۔ آگے بالکل اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی ہے۔

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تازہ کھجور کو خشک کھجور کے بدلے اُدھار بیچنے سے منع فرمایا۔

حرب بن شداد نے یحییٰ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور مالک، اسماعیل بن اُمیہ، ضحاک بن عثمان اور اسامہ بن زید نے اس کے خلاف بیان کیا ہے اور انہوں نے عبداللہ بن یزید سے روایت کیا اور اس میں ''اُدھار'' کا لفظ بیان نہیں کیا۔ ان چاروں کا یحییٰ کی روایت کردہ حدیث کے

---

❶ مسند أحمد: ١٤٨٧٦، ١٥٠٨٢، ١٥٠٨٤۔صحيح ابن حبان: ٤٩٩٢

❷ صحيح مسلم: ١٥٣٨۔سنن النسائي: ٧/ ٢٦٣۔سنن ابن ماجه: ٢٢١٥۔مسند أحمد: ٧٥٥٩

❸ مسند أحمد: ١٥٤١، ٦٣٧٦

عُثْمَانَ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، رَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ وَلَمْ يَقُولُوا فِيهِ: نَسِيئَةً. وَاجْتِمَاعُ هَؤُلَاءِ الْأَرْبَعَةِ عَلَى خِلَافِ مَا رَوَاهُ يَحْيَى يَدُلُّ عَلَى ضَبْطِهِمْ لِلْحَدِيثِ، وَفِيهِمْ إِمَامٌ حَافِظٌ وَهُوَ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ. ❶

خلاف اکٹھا ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ انہیں یہ حدیث بالضبط یاد ہے اور ان میں ایک امام اور حافظ بھی ہیں اور وہ امام مالک بن انس رحمہ اللہ ہیں۔

[٢٩٩٥]...... ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، نا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَوْنٍ الْخَرَّازُ مِنْ حِفْظِهِ سَنَةَ سِتٍّ وَعِشْرِينَ وَمِائَتَيْنِ، نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ أَبَا عَيَّاشٍ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ فَكَرِهَهُ، وَقَالَ سَعْدٌ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ، وَقَالَ فِيهِ: إِنَّهُ إِذَا يَبِسَ نَقَصَ. ❷

عبداللہ بن یزید روایت کرتے ہیں کہ ابوعیاش نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے سفید گندم کو سلت (جو کی ایک قسم) کے بدلے بیچنے کے متعلق سوال کیا، تو انہوں نے اسے مکروہ قرار دیا اور سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے خشک کھجور کو تازہ کھجور کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ اور اس میں انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ یقیناً جب وہ خشک ہو جاتی ہے تو (وزن میں) کم ہو جاتی ہے۔

[٢٩٩٦]...... ثنا أَبُو رَوْقٍ، نا ابْنُ خَلَّادٍ، نا مَعْنٌ، نا مَالِكٌ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا الرَّبِيعُ، نا الشَّافِعِيُّ، أنا مَالِكٌ، ح وثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، وَأَبُو إِسْمَاعِيلَ بْنُ زِيَادٍ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا الْقَعْنَبِيُّ، وَأَبُو مُصْعَبٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ زَيْدًا أَبَا عَيَّاشٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَيْضَاءِ بِالسُّلْتِ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: أَيُّهُمَا أَفْضَلُ؟، قَالَ: الْبَيْضَاءُ، فَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ، وَقَالَ سَعْدٌ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَمَّنِ اشْتَرَى التَّمْرَ بِالرُّطَبِ، فَقَالَ: ((أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟))، فَقَالُوا: نَعَمْ، فَنَهَى عَنْ ذَلِكَ.

ابوعیاش زید بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے سفید گندم کو سلت (جو کی ایک قسم) کے بدلے بیچنے کے متعلق سوال کیا، تو سعد رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: ان دونوں میں سے افضل (بہتر) کون سی چیز ہے؟ تو انہوں نے کہا: سفید گندم۔ تو سعد رضی اللہ عنہ نے اس سے منع کر دیا اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق سوال ہوتا سنا جو خشک کھجور کو تازہ کھجور کے بدلے خریدے۔ تو آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: کیا جب تازہ کھجور خشک ہوتی ہے تو (وزن میں) کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرما دیا۔

[٢٩٩٧]...... ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا حَنْبَلُ

ابوعیاش بیان کرتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دو

❶ سنن أبي داود: ٣٣٦٠ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٨ ـ مسند أحمد: ١٥١٥، ١٥٤٤، ١٥٥٢ ـ صحيح ابن حبان: ٤٩٩٧

❷ سنن أبي داود: ٣٣٥٩ ـ سنن ابن ماجه: ٢٢٦٤ ـ جامع الترمذي: ١٢٢٥ ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٦٨ ـ مسند أحمد: ١٥١٥ ـ صحيح حبان: ٤٩٩٧ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٨

بْنُ إِسْحَاقَ، نا الْحُمَيْدِيُّ، نا سُفْيَانُ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَيَّاشٍ، قَالَ: تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ سَعْدٍ بِسُلْتٍ وَشَعِيرٍ، فَقَالَ سَعْدٌ: تَبَايَعَ رَجُلَانِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ بِتَمْرٍ وَرُطَبٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ يَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ؟))، فَقَالُوا: نَعَمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((فَلَا إِذًا)).

آدمیوں نے سلت (جو کی ایک خاص قسم) اور عام جو کا باہم سودا کیا، تو سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانۂ مبارک میں دو آدمیوں نے خشک اور تازہ کھجور کا سودا کیا تھا تو نبی ﷺ نے پوچھا: کیا جب تازہ کھجور خشک ہوتی ہے تو (وزن میں) کم ہو جاتی ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: پھر یہ جائز نہیں ہے۔

[۲۹۹۸]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، أنا أَبُو عُبَيْدِ اللهِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ شُعَيْبًا، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ ابْتَاعَ مِنْ رَجُلٍ بَيْعَةً فَإِنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِالْخِيَارِ حَتَّى يَتَفَرَّقَا مِنْ مَكَانِهِمَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ صَفْقَةَ خِيَارٍ، وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يُفَارِقَ صَاحِبَهُ مَخَافَةَ أَنْ يَقِيلَهُ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو بھی شخص کسی آدمی سے سودا کرتا ہے تو ان دونوں میں سے ہر ایک کو (سودا ختم کرنے کا) اختیار حاصل ہوتا ہے، یہاں تک کہ وہ دونوں اپنی جگہ سے جدا ہو جائیں، سوائے اس صورت کے کہ سودے میں اختیار طے کر لیا گیا ہو، اور کسی آدمی کے لیے یہ حلال (یعنی جائز) نہیں ہے کہ وہ اپنے ساتھی سے اس خدشے کی وجہ سے جدا ہو کہ کہیں وہ اسے واپس نہ لے لے۔

[۲۹۹۹]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، قَالَ: قُلْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ: عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ سَمِعَ مِنْ أَبِيهِ شَيْئًا؟ قَالَ: يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبِي، قَالَ: قُلْتُ: فَأَبُوهُ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو؟ قَالَ: نَعَمْ أُرَاهُ قَدْ سَمِعَ مِنْهُ، سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيَّ، يَقُولُ: هُوَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَقَدْ صَحَّ سَمَاعُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ شُعَيْبٍ، وَصَحَّ سَمَاعُ شُعَيْبٍ مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو.

محمد بن علی الوراق بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے کوئی روایت سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ وہ کہتے تھے مجھ سے میرے والد نے بیان کیا۔ پھر میں نے پوچھا: کیا ان کے والد نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں جی، میرا خیال ہے کہ انہوں نے ان سے سماع کیا ہے۔ میں نے ابوبکر نیشاپوری رحمہ اللہ کو فرماتے سنا کہ ان کا نام ونسب یوں تھا: عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن عاص۔ اور یقیناً عمرو بن شعیب کا اپنے والد شعیب سے سماع صحیح ثابت ہے اور شعیب کا اپنے دادا سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع صحیح ثابت ہے۔

[۳۰۰۰]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ،

❶ سنن أبي داود: ٣٤٥٦ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٥١ـ جامع الترمذي: ١٢٤٧ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٥/ ٢٧١ـ مسند أحمد: ٦٧٢١

وَعَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَسْأَلُهُ عَنْ مُحْرِمٍ وَقَعَ بِامْرَأَةٍ، فَأَشَارَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، فَقَالَ: اذْهَبْ إِلَى ذَالِكَ فَاسْأَلْهُ، قَالَ شُعَيْبٌ: فَلَمْ يَعْرِفْهُ الرَّجُلُ، فَذَهَبْتُ مَعَهُ، فَسَأَلَ ابْنَ عُمَرَ، فَقَالَ: بَطُلَ حَجُّكَ، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: أَفَأَقْعُدُ؟ قَالَ: بَلْ تَخْرُجُ مَعَ النَّاسِ وَتَصْنَعُ مَا يَصْنَعُونَ، فَإِذَا أَدْرَكْتَ قَابِلًا فَحِجَّ وَاهْدِ، فَرَجَعَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَأَخْبَرَهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: اذْهَبْ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَاسْأَلْهُ، قَالَ شُعَيْبٌ: فَذَهَبْتُ مَعَهُ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، فَرَجَعَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ قَالَ: مَا تَقُولُ أَنْتَ؟، قَالَ: أَقُولُ مِثْلَ مَا قَالَا. ❶

عمرو بن شعیب اپنے والد کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس محرم کے بارے میں سوال کرنے لگا جو بیوی سے ہمبستری کر لے۔ تو انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی جانب اشارہ کیا اور کہا کہ ان سے جا کر یہ مسئلہ پوچھو۔ شعیبؒ کہتے ہیں کہ اس آدمی کو ان کا پتہ نہیں تھا، چنانچہ میں اس کے ساتھ گیا، تو اس نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہارا حج باطل ہو گیا ہے۔ اس آدمی نے کہا: کیا میں بیٹھ جاؤں؟ (یعنی کیا میں باقی حج نہ کروں؟) تو انہوں نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تم لوگوں کے ساتھ نکل جاؤ اور جیسے وہ کرتے ہیں تم بھی ویسے ہی کرو، پھر اگر آئندہ سال تک تم زندہ رہو تو تب حج کرنا اور قربانی کرنا۔ وہ آدمی واپس سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں (ابن عمر رضی اللہ عنہما کا جواب) بتلایا۔ پھر عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اب تم ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس جاؤ اور ان سے یہی مسئلہ پوچھو۔ شعیبؒ کہتے ہیں کہ میں بھی اس کے ساتھ گیا۔ اس نے ان سے سوال کیا تو انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو اسے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دیا تھا۔ پھر وہ آدمی واپس عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور انہیں وہ جواب بتلایا جو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دیا تھا۔ پھر اس نے کہا: آپ (اس بارے میں) کیا فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں بھی وہی کہتا ہوں جو ان دونوں اصحاب نے کہا ہے۔

[٣٠٠١]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ، نا أَحْمَدُ بْنُ تَمِيمٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْبُخَارِيِّ: شُعَيْبٌ وَالِدُ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ سَمِعَ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ لَهُ: فَعَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ يَتَكَلَّمُ النَّاسُ فِيهِ؟، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ الْمَدِينِيِّ، وَأَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، وَالْحُمَيْدِيَّ، وَإِسْحَاقَ بْنَ

احمد بن تمیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام بخاری رحمہ اللہ سے پوچھا: عمرو بن شعیب کے والد شعیبؒ نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے ان سے پوچھا: کیا لوگ ''عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کیا'' کے بارے میں کلام کرتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: میں نے علی بن مدینی، احمد بن حنبل، حمیدی اور اسحاق بن راھویہ کو دیکھا کہ وہ ان سے

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ٦٥ ـ المعرفة للبيهقي: ٧/ ٣٦٢

رَاهَوَيْهِ يَحْتَجُّونَ بِهِ، قَالَ: قُلْتُ: فَمَنْ يَتَكَلَّمُ فِيهِ يَقُولُ مَاذَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ إِنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ أَكْثَرَ أَوْ نَحْوَ هٰذَا.

[٣٠٠٢]..... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ وُهَيْبٍ الدِّمَشْقِيُّ، ثنا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورَ، أَخْبَرَنِي شَيْبَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ أَنْفَعَ، قَالَتْ: حَجَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مَحَبَّةَ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا قُرَادٌ أَبُو نُوحٍ، نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أُمِّهِ الْعَالِيَةِ، قَالَتْ: خَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مَحَبَّةَ إِلَى مَكَّةَ فَدَخَلْنَا عَلَى عَائِشَةَ فَسَلَّمْنَا عَلَيْهَا، فَقَالَتْ لَنَا: مَنْ أَنْتُنَّ؟، قُلْنَا: مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَتْ: فَكَأَنَّهَا أَعْرَضَتْ عَنَّا، فَقَالَتْ لَهَا أُمُّ مَحَبَّةَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَانَتْ لِي جَارِيَةٌ وَإِنِّي بِعْتُهَا مِنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ الْأَنْصَارِيِّ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ إِلَى عَطَائِهِ، وَإِنَّهُ أَرَادَ بَيْعَهَا فَابْتَعْتُهَا مِنْهُ بِسِتِّمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا، قَالَتْ: فَأَقْبَلَتْ عَلَيْنَا، فَقَالَتْ: بِئْسَمَا شَرَيْتِ وَمَا اشْتَرَيْتِ، فَأَبْلِغِي زَيْدًا أَنَّهُ قَدْ أَبْطَلَ جِهَادَهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ، فَقَالَتْ لَهَا: أَرَأَيْتِ إِنْ لَمْ آخُذْ مِنْهُ إِلَّا رَأْسَ مَالِي؟ قَالَتْ: ﴿فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهٰى فَلَهُ مَا سَلَفَ﴾ (البقرة:٢٧٥) . قَالَ الشَّيْخُ: أُمُّ مَحَبَّةَ وَالْعَالِيَةُ مَجْهُولَتَانِ لَا يُحْتَجُّ بِهِمَا. ❶

[٣٠٠٣]..... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّارُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ مَعْمَرِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ، عَنِ امْرَأَتِهِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَدَخَلَتْ

دلیل پکڑتے تھے۔ میں نے کہا: جو اس بارے میں کلام کرتے ہیں وہ کیا کہتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: وہ زیادہ تر "عمرو بن شعیب" ہی بیان کرتے تھے، یا اسی کے مثل ہی۔

عالیہ بیان کرتی ہیں کہ میں اور اُم محبہ مکہ کی جانب روانہ ہوئیں اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں، ہم نے انہیں سلام کہا تو انہوں نے ہم سے پوچھا: تم کون ہو؟ ہم نے کہا: ہم اہل کوفہ سے ہیں۔ تو انہوں نے (یہ سن کر) گویا ہم سے اعراض کیا۔ پھر اُم محبہ نے ان سے کہا: اے اُم المومنین! میری ایک لونڈی تھی جسے میں نے زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ کو ان کی تنخواہ ملنے (کے وعدے) تک آٹھ سو درہم کے عوض بیچا تھا، پھر انہوں نے اسے فروخت کرنا چاہا تو میں نے ان سے چھ نقد سو درہم کے عوض خرید لیا۔ (یہ سن کر) سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہماری طرف متوجہ ہوئیں اور فرمایا: تیری خرید وفروخت بری ہے اور زید (رضی اللہ عنہ) کو یہ پیغام پہنچا دینا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (کیے ہوئے) اپنے جہاد کو باطل کر دیا ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کریں۔ پھر اُم محبہ نے ان سے پوچھا: آپ کا کیا خیال ہے کہ اگر میں صرف ان سے اصل مال ہی وصول کرلوں (تو پھر ٹھیک ہے)؟ تو انہوں نے قرآنِ کریم کی یہ آیت پڑھی: ﴿فَمَنْ جَاءَهُ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهِ فَانْتَهٰى فَلَهُ مَا سَلَفَ﴾ "جس شخص کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی اور وہ (آئندہ سود کھانے سے) رُک گیا، تو جو وہ کھا چکا وہ اس کے لیے (معاف) ہے۔"

الشیخ (امام دارقطنیؒ) فرماتے ہیں کہ اُم محبہ اور عالیہ دونوں مجہول راویہ ہیں، ان دونوں سے دلیل نہیں پکڑی جا سکتی۔

ابو اسحاق سبیعی اپنی بیوی سے روایت کرتے ہیں کہ وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئیں اور ان کے ساتھ زید بن ارقم انصاری رضی اللہ عنہ کی اُم ولد (یعنی ایسی لونڈی کہ جس سے ان کی اولاد تھی) اور ایک اور عورت بھی گئی۔ تو زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی اُم ولد نے

❶ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٥/ ٣٣٠۔ مصنف عبد الرزاق: ١٤٨١٣

مَعَهَا أُمُّ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ الْأَنْصَارِيِّ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى، فَقَالَتْ أُمُّ وَلَدِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ: يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي بِعْتُ غُلَامًا مِنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَسِيئَةً، وَإِنِّي ابْتَعْتُهُ بِسِتِّمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا، فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ: بِئْسَمَا اشْتَرَيْتِ وَبِئْسَمَا شَرَيْتِ، إِنَّ جِهَادَهُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ بَطَلَ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ.

کہا: اے اُم المومنین! میں نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو ایک غلام آٹھ سو درہم کے عوض اُدھار بیچا اور (پھر) میں نے اسے چھ سو درہم کے عوض نقد خرید لیا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اس سے فرمایا: تو نے جو خریدا اور بیچا وہ برا ہے، یقیناً ان کا (یعنی زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد باطل ہو گیا، سوائے اس صورت کے کہ وہ توبہ کریں۔

[٣٠٠٤]..... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيعِ الزِّيَادِيُّ بِالْبَصْرَةِ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رسولَ اللّٰهِ ﷺ جعل الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے آمدنی کا حق اس کو بنایا جو ضامن ہو۔

[٣٠٠٥]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافِ بْنِ إِيمَاءِ بْنِ رُخْصَةَ الْغِفَارِيِّ، أَنَّ عَبْدًا كَانَ بَيْنَ شُرَكَائِهِ فَبَاعُوهُ وَرَجُلٌ مِنَ الشُّرَكَاءِ غَائِبٌ، فَلَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يُجِيزَ بَيْعَهُ، فَاخْتَصَمُوا فِي ذَالِكَ إِلَى هِشَامِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، فَقَضَى أَنْ يُرَدَّ الْبَيْعُ وَيَتَبَايَعُوهُ الْيَوْمَ وَيُؤْخَذُ مِنْهُ الْخَرَاجُ، وَوُجِدَ الْخَرَاجُ فِيمَا مَضَى مِنَ السَّنَتَيْنِ أَلْفُ دِرْهَمٍ، قَالَ: فَبِيعَ فِيهِ غُلَامَانِ لَهُ، قَالَ: فَجِئْتُ إِلَى عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَالِكَ فَقَالَ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ. فَدَخَلَ عُرْوَةُ عَلَى هِشَامٍ فَحَدَّثَهُ بِذَالِكَ فَرَدَّ بَيْعَ الْغُلَامَيْنِ وَتَرَكَ الْخَرَاجَ.

مخلد بن خفاف بن ایماء بن رُخصہ الغفاری روایت کرتے ہیں کہ ایک غلام کے متعدد حصے دار تھے تو انہوں نے اسے فروخت کر دیا جبکہ ایک حصے دار (بہ وقتِ فروخت) موجود نہیں تھا، جب وہ آیا تو اس نے اس غلام کو فروخت کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تو وہ اپنا جھگڑا لے کر ہشام بن اسماعیل کے پاس آ گئے۔ انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ یہ سودا ختم کیا جائے اور وہ سب آج اس کی باہم خرید وفروخت کریں، اور اس سے خراج وصول کیا جائے۔ چنانچہ گزشتہ دو سالوں کا خراج ایک ہزار درہم بن گیا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر اس ایک غلام کے بدلے میں دو غلاموں کو فروخت کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر میں عروہ بن زبیر کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ آمدنی کا حق دار وہی شخص ہوگا جو ضامن ہوگا۔ پھر عروہ رحمہ اللہ ہشام کے پاس آئے اور انہیں یہ حدیث سنائی تو انہوں نے دو غلاموں کا سودا

❶ مسند أبي داود الطيالسي: ١٤٦٤ـ جامع الترمذي: ١٢٨٥ـ صحيح ابن حبان: ٤٩٢٧ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٤ـ مسند أحمد: ٢٤٢٢٤ـ صحيح ابن حبان: ٤٩٢٧

واپس کر دیا اور خراج کو چھوڑ دیا۔

[٣٠٠٦]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: مَا أَدْرَكَتْهُ الصَّفْقَةُ حَيًّا مَجْمُوعًا فَهُوَ مِنْ مَالِ الْمُبْتَاعِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر سودا صحیح سالم اور زندہ پر ہوا تھا تو وہ خریدار کے مال سے ہوگا۔

[٣٠٠٧]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، نا حَبَّانُ بْنُ وَاسِعٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، أَنَّهُ كَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِي الْبُيُوعِ، قَالَ: مَا أَجِدُ لَكُمْ شَيْئًا أَوْسَعَ مِمَّا جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِحَبَّانَ بْنِ مُنْقِذٍ، إِنَّهُ كَانَ ضَرِيرَ الْبَصَرِ، فَجَعَلَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عُهْدَةَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِنْ رَضِيَ أَخَذَ وَإِنْ سَخِطَ تَرَكَ.

طلحہ بن یزید بن رُکانہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے تجارت کی صورتوں کے بارے میں گفتگو کی تو انہوں نے فرمایا: میں تمہارے لیے کوئی حکم اس سے زیادہ فراخی والا نہیں پاتا جو رسول اللہ ﷺ نے حبان بن منقذ کے لیے جاری فرمایا تھا۔ انہیں ضعف بصارت کا عارضہ لاحق تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے تین دِن کا وقت مقرر فرمایا کہ اگر وہ راضی ہیں تو (سودا) قبول کر لیں اور اگر وہ ناخوش ہیں تو چھوڑ دیں۔

[٣٠٠٨]...... ثنا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ حَبَّانُ بْنُ مُنْقِذٍ رَجُلًا ضَعِيفًا، وَكَانَ قَدْ سُفِعَ فِي رَأْسِهِ مَأْمُومَةً فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَهُ الْخِيَارَ فِيمَا يَشْتَرِي ثَلَاثًا، وَكَانَ قَدْ ثَقُلَ لِسَانُهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بِعْ وَقُلْ: لَا خِلَابَةَ))، فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يَقُولُ: ((لَا خِذَابَةَ، لَا خِذَابَةَ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حبان بن منقذ ضعیف آدمی تھے اور ان کے سر میں ایک چوٹ لگی تھی جس وجہ سے وہ بڑبڑاتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو خریداری میں تین دن کا اختیار دے دیا۔ ان کی زبان میں لکنت تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا: سودا کرتے وقت کہہ دیا کرو: لا خلابة (دھوکہ نہ ہو)۔ میں نے انہیں کہتے ہوئے سنا: لا خذابة، لا خذابة۔

[٣٠٠٩]...... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَبْتَاعُ وَكَانَ فِي عُقْدَتِهِ يَعْنِي فِي عَقْلِهِ ضَعْفٌ، فَأَتَى أَهْلُهُ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَى فُلَانٍ فَإِنَّهُ يَبْتَاعُ وَفِي

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص تھا جو تجارت کیا کرتا تھا اور اس کی عقل کچھ کمزور تھی۔ اس کے گھر والے نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! فلاں پر (تجارت کرنے کی) پابندی لگا دیجیے، کیونکہ وہ خرید وفروخت کرتا ہے، حالانکہ وہ معاملہ کرنے میں کمزور ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کو بلایا اور

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٢۔ السنن المأثورة للشافعي: ٢٦٦

عُـقْدَتِهِ ضَعْفٌ ، فَدَعَاهُ فَنَهَاهُ عَنِ الْبَيْعِ ، فَقَالَ: إِنِّي لَا أَصْبِـرُ عَـنِ الْبَيْعِ ، فَقَالَ: ((إِنْ كُـنْـتَ غَيْرَ تَارِكِ الْبَيْعَ فَقُلْ: هَا وَهَا وَلَا خِلَابَةَ)). ❶

اسے منع کر دیا۔ تو اس نے کہا: میں تجارت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم تجارت کو نہیں چھوڑ سکتے تو (سودا بیچتے وقت) کہا کرو: لاؤ (نقد پیسے دو) اور (یہ سودا) لے لو، اور کوئی دھوکہ فریب نہ ہو۔

[٣٠١٠]...... ثـنـا أَبُـو الْـعَـبَّـاسِ الْأَثْـرَمُ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْـمَـدَ الْـمُـقْـرِءُ ، نـا أَحْـمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مَالِكٍ السُّـوسِـيُّ ، ثـنـا عَـبْـدُ الْـوَهَّـابِ بْنُ عَطَاءٍ ، بِهٰذَا الْـإِسْـنَـادِ نَحْوَهُ ، وَقَالَ فِيهِ: وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ كُـنْـتَ لَا تَـصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقُلْ: هَا وَهَا ، وَلَا خِلَابَةَ)). قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ: يَعْنِي لَا يَغْبُنُونَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے، البتہ راوی نے اس میں یہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم تجارت کو نہیں چھوڑ سکتے تو (سودا بیچتے وقت) کہا کرو: لاؤ (نقد پیسے دو) اور (یہ سودا) لے لو، اور کوئی دھوکہ فریب نہ ہو۔

عبدالوہاب فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کی مراد یہ تھی کہ لوگ اس سے دھوکہ بازی نہ کریں۔

[٣٠١١/١]...... ثـنـا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الـدَّقَّاقُ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْـنُ عَـمْرِو بْنِ الْعَبَّاسِ الْبَاهِلِيُّ ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى ، عَنْ مُـحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، نا نَافِعٌ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ بِلِسَانِهِ لُوثَةٌ وَكَـانَ لَا يَـزَالُ يُـغْبَـنُ فِـي الْبُيُوعِ ، فَـأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَـذَكَـرَ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ: ((إِذَا بِعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ)) مَرَّتَيْنِ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کی زبان میں بندش کی سی کیفیت تھی اور تجارت میں ہمیشہ اس سے دھوکہ ہو جاتا تھا، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس معاملے کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو سودا کرے تو دو مرتبہ کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکہ فریب نہ ہو۔

[٣٠١١/٢]...... قَـالَ مُـحَـمَّدٌ: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَـحْيَى بْنِ حَبَّانَ ، قَالَ: هُوَ جَدِّي مُنْقِذُ بْنُ عَمْرٍو ، وَكَـانَ رَجُلًا قَـدْ أَصَـابَتْـهُ آمَّةٌ فِـي رَأْسِهِ فَكَسَرَتْ لِسَـانَـهُ وَنَـازَعَتْهُ عَقْلَهُ ، وَكَانَ لَا يَدَعُ التِّجَارَةَ وَلَا يَـزَالُ يُغْبَنُ ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ لَهُ ذَالِكَ ، فَـقَالَ: ((إِذَا بِعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَابَةَ ، ثُمَّ أَنْتَ فِي كُلِّ سِـلْـعَةٍ تَبْتَـاعُهَا بِالْخِيَارِ ثَلَاثَ لَيَالٍ ، فَإِنْ رَضِيتَ

محمد بن یحییٰ بن حبان بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا منقذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے سر میں بہت سخت چوٹ لگ گئی تھی، جس نے ان کی زبان کو بھی کاٹ دیا اور ان کی عقل بھی کھینچ لی، وہ تجارت نہیں چھوڑتے تھے جبکہ ان سے ہمیشہ دھوکہ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ وہ (ایک روز) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سودا کرو تو کہہ دیا کرو کہ کوئی دھوکہ فریب نہ کیا جائے،

❶ سنن أبي داود: ٣٥٠١ ـ سنن ابن ماجه: ٢٣٥٤ ـ جامع الترمذي: ١٢٥٠ ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٥٢ ـ مسند أحمد: ١٣٢٧٦ ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٤٩، ٥٠٥٠

❷ مسند أحمد: ٦١٣٤

فَأَمْسِكْ، وَإِنْ سَخِطْتَ فَارْدُدْهَا عَلَى صَاحِبِهَا)) . وَقَدْ كَانَ عَمَّرَ عُمْرًا طَوِيلًا عَاشَ ثَلَاثِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَكَانَ فِي زَمَنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حِينَ فَشَا النَّاسُ وَكَثُرُوا يَتَبَايَعُ الْبَيْعَ فِي السُّوقِ وَيَرْجِعُ بِهِ إِلَى أَهْلِهِ وَقَدْ غُبِنَ غُبْنًا قَبِيحًا، فَيَلُومُونَهُ وَيَقُولُونَ: لِمَ تَبْتَاعُ؟ فَيَقُولُ: أَنَا بِالْخِيَارِ إِنْ رَضِيتُ أَخَذْتُ وَإِنْ سَخِطْتُ رَدَدْتُ، قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَعَلَنِي بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا، فَيَرُدُّ السِّلْعَةَ عَلَى صَاحِبِهَا مِنَ الْغَدِ وَبَعْدَ الْغَدِ، فَيَقُولُ: وَاللّٰهِ لَا أَقْبَلُهَا، قَدْ أَخَذْتَ سِلْعَتِي وَأَعْطَيْتَنِي دَرَاهِمَ، قَالَ: يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ جَعَلَنِي بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا، فَكَانَ يَمُرُّ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَيَقُولُ لِلتَّاجِرِ: وَيْحَكَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كَانَ جَعَلَهُ بِالْخِيَارِ ثَلَاثًا. قَالَ: وَنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، قَالَ: مَا عَلِمْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ جَعَلَ الْعُهْدَةَ ثَلَاثًا إِلَّا لِذَالِكَ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مُنْقِذِ بْنِ عَمْرٍو. ❶

پھر تم جو بھی سامان خریدو گے تو تین دِن تک تمہیں اختیار حاصل رہے گا کہ اگر تم راضی ہو تو سودا رکھ لو لیکن اگر تم ناخوش ہو تو اسے اس کے مالک کو واپس کر دو۔ انہوں نے بہت لمبی عمر پائی اور ایک سو تیں برس تک زندہ رہے۔ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانۂ خلافت میں جب لوگ پھیل گئے اور کثرت میں ہو گئے تو یہ بازار میں خرید وفروخت کرتے تھے اور جب اپنے گھر واپس جاتے تو بہت بڑے دھوکے کا شکار ہو کر جاتے تھے، تو گھر والے انہیں ملامت کرتے اور کہتے: آپ تجارت کرتے ہی کیوں ہیں؟ تو وہ جواب دیتے کہ مجھے اختیار حاصل ہے کہ اگر میں راضی ہوں تو (سودا) قبول کر لوں اور اگر ناخوش ہوں تو واپس کر دوں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے تین دِن تک اختیار دیا تھا۔ چنانچہ وہ سامان کو کل اور پرسوں تک اس کے مالک کو واپس کر دیتے تھے، لیکن وہ کہتا: اللہ کی قسم! میں تو اسے قبول نہیں کروں گا، کیونکہ تم نے مجھ سے سامان لیا ہے اور مجھے درہم دیے ہیں۔ تو وہ (یعنی میرے دادا منقذ رضی اللہ عنہ) کہتے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تین دِن تک اختیار دیا ہے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کوئی شخص گزرتا تو وہ تاجر سے کہتا: تجھ پر افسوس ہے! یہ سچ کہہ رہے ہیں، یقیناً رسول اللہ ﷺ انہیں تین دِن کا اختیار دیا ہے۔

راوی کہتے ہیں کہ ہم سے محمد بن اسحاق نے بیان کیا (انہوں نے کہا کہ) ہم سے محمد بن یحییٰ بن حبان نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ میرے علم کے مطابق سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے منقذ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے معاملے میں اسی حکم کی وجہ سے تین دِن کا وقت مقرر کیا۔

[٣٠١٢]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّلْتِ الْأَطْرُوشُ مِنْ أَصْلِهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الرَّاسِبِيُّ، نا أَبُو مَيْسَرَةَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْسَرَةَ، نا أَبُو عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ، نا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (سودا واپس کرنے کا) اختیار تین دِن تک ہوتا ہے۔

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ١٤/ ٢٢٨

عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْخِيَارُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ)).

[٣٠١٣]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، أنا عُبَيْدُ بْنُ أَبِي قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ حَبَّانَ بْنِ وَاسِعٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لَمَّا اسْتُخْلِفَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي نَظَرْتُ فَلَمْ أَجِدْ لَكُمْ فِي بُيُوعِكُمْ شَيْئًا أَمْثَلَ مِنَ الْعُهْدَةِ الَّتِي جَعَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِحَبَّانَ بْنَ مُنْقِذٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَذَلِكَ فِي الرَّقِيقِ.

حبان بن واسع اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! میں نے دیکھا ہے کہ تمہاری تجارتوں میں مجھے ایسی کوئی چیز نہیں نظر آئی جو تین دن کی اس مدت اختیار کے ساتھ زیادہ مماثلت رکھتی ہو جسے رسول اللہ ﷺ نے حبان بن منقذ رضی اللہ عنہ کے لیے مقرر فرمایا تھا۔ اور یہ غلام کے بارے میں تھا۔

[٣٠١٤]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ الْفَزَارِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُغِيرَةِ حَمْدَانُ، نا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ، نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَكَّةُ حَرَامٌ، وَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا، وَحَرَامٌ أَجْرُ بُيُوتِهَا)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ حرم ہے، اس کی جائیداد کی خرید وفروخت حرام ہے اور اس کے گھروں کا کرایہ لینا حرام ہے۔

[٣٠١٥]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَذِيُّ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، كَذَا قَالَ: عَنْ أَبِي نَجِيحٍ، عَنِ ابْنِ عَمْرٍو، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ مَكَّةَ، فَحَرَامٌ بَيْعُ رِبَاعِهَا، وَأَكْلُ ثَمَنِهَا))، وَقَالَ: ((مَنْ أَكَلَ مِنْ أَجْرِ بُيُوتِ مَكَّةَ شَيْئًا فَإِنَّمَا يَأْكُلُ نَارًا)). كَذَا رَوَاهُ أَبُو حَنِيفَةَ مَرْفُوعًا، وَوَهِمَ أَيْضًا فِي قَوْلِهِ: عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي يَزِيدَ، وَإِنَّمَا هُوَ ابْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقَدَّاحُ وَالصَّحِيحُ أَنَّهُ مَوْقُوفٌ ❷

سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے مکہ کو حرم قرار دیا ہے، چنانچہ اس کی جائیداد کی خرید وفروخت اور اس (کے ذریعے حاصل ہونے والی) قیمت کھانا حرام ہے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے مکہ کے گھروں کو کرائے پر دے کر کچھ (مال کما کر) کھایا تو یقیناً وہ (جہنم کی) آگ کو ہی کھاتا ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے اسے مرفوع روایت کیا ہے اور انہیں اپنے بیان میں عبیداللہ بن ابی زیاد نام ذکر کرنے میں وہم ہوا ہے، جبکہ وہ تو ابن ابی زیاد القداح ہیں، اور اس روایت کا موقوف ہونا صحیح بات ہے۔

[٣٠١٦]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، حَدَّثَنِي أَبُو نَجِيحٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ

ابونجیح بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً جو شخص مکہ کے گھروں کا کرایہ کھاتا ہے وہ اپنے پیٹ میں (جہنم کی) آگ ہی ٹھونستا ہے۔

❶ سلف برقم: ٢٧٨٧

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٣

بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ ، أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الَّذِى يَأْكُلُ كِرَاءَ بُيُوتِ مَكَّةَ إِنَّمَا يَأْكُلُ فِي بَطْنِهِ نَارًا .

[٣٠١٧]...... ثنا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، سَمِعَ أَبَا نَجِيحٍ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو: إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أُجُورَ بُيُوتِ مَكَّةَ ، مِثْلَهُ .

ابونجیح بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یقیناً جو لوگ مکہ کے گھروں کی اُجرت کھاتے ہیں ۔۔۔ آگے اسی (گزشتہ روایت) کے ہی مثل ہے۔

[٣٠١٨]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَكَّةَ مُنَاخٌ لَا تُبَاعُ رِبَاعُهَا وَلَا تُؤَاجَرُ بُيُوتُهَا)) . إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ ضَعِيفٌ ، وَلَمْ يَرْوِهِ غَيْرُهُ . ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکہ اقامت گاہ ہے، اس کی جائیداد فروخت نہیں ہو سکتی اور اس کے گھروں کا کرایہ نہیں لیا جا سکتا۔
اسماعیل بن ابراہیم بن مہاجر ضعیف راوی ہے اور اس کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا۔

[٣٠١٩]...... ثنا ابْنُ مَنِيعٍ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ ، قَالَ: تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَمَا تُدْعَى رِبَاعُ مَكَّةَ إِلَّا السَّوَائِبَ ، مَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ . ❷

علقمہ بن نضلہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئے (اور پھر) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی وفات پا گئے (اور ان سب کے زمانے میں یہ صورت تھی کہ) مکہ کے مکانات وقف کہلاتے تھے، جس کو ضرورت ہوتی وہ ان میں رہائش رکھ لیتا اور جس کو ضرورت نہ ہوتی وہ (کسی اور کو) رہائش فراہم کر دیتا۔

[٣٠٢٠]...... ثنا أَخُو زُبَيْرٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْآدَمِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلْقَمَةَ بْنَ نَضْلَةَ ، مِثْلَهُ وَزَادَ: وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے اور اس میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے نام کا اضافہ کیا ہے۔

[٣٠٢١]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا زَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ ، نا سُفْيَانُ ، عَنْ

علقمہ بن نضلہ الکنانی بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں اور سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے ادوارِ خلافت میں مکہ کے

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٣

❷ سنن ابن ماجه: ٣١٠٧ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٨/ ٧

عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ نَضْلَةَ الْكِنَانِيِّ ، قَالَ: كَانَتْ تُدْعَى بُيُوتُ مَكَّةَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا السَّوَائِبُ لَا تُبَاعُ ، وَمَنِ احْتَاجَ سَكَنَ وَمَنِ اسْتَغْنَى أَسْكَنَ .

گھروں کو وقف املاک کہا جاتا تھا، جس کو ضرورت ہوتی وہ ان میں رہائش رکھ لیتا اور جس کو ضرورت نہ ہوتی وہ (کسی اور کو) رہائش فراہم کر دیتا۔

[۳۰۲۲]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغَلِّسِ ، نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ ، نا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ ، قَالَ زَعَمَ السُّدِّيُّ ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةً وَامْرَأَتَيْنِ ، وَقَالَ: ((اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ ، عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ خَطَلٍ ، وَمَقِيسُ بْنُ ضَبَابَةَ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ)) . ❶

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے (تمام) لوگوں کو امان دے دی؛ سوائے چار آدمیوں اور دو عورتوں کے، اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں تم قتل کر دو، خواہ تم انہیں کعبے کے پردوں سے چمٹے ہوئے ہی دیکھو (وہ چار آدمی یہ تھے:) عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن ضبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ (اور دو عورتوں کا نام قریبہ اور فرتنی تھا، یہ دونوں ابن خطل یا مقیس بن صبابہ کی لونڈیاں تھیں اور رسول اللہ ﷺ کی ہجو کیا کرتی تھیں)۔

[۳۰۲۳]..... ثنا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ ، نا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ ، نا سَلَّامُ بْنُ مِسْكِينٍ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حِينَ سَارَ إِلَى مَكَّةَ لِيَفْتَحَهَا قَالَ لِأَبِي هُرَيْرَةَ: ((اهْتِفْ بِالْأَنْصَارِ)) ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَجِيبُوا رَسُولَ اللهِ ﷺ ، فَجَاءُوا كَأَنَّمَا كَانُوا عَلَى مِيعَادٍ ، ثُمَّ قَالَ: ((اسْلُكُوا هٰذَا الطَّرِيقَ وَلَا يُشْرِفَنَّ لَكُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَمْتُمُوهُ)) ، يَقُولُ: قَتَلْتُمُوهُ ، فَسَارَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِمْ ، فَطَافَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِالْبَيْتِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ خَرَجَ مِنَ الْبَابِ الَّذِي يَلِي الصَّفَا ، فَصَعِدَ الصَّفَا فَخَطَبَ النَّاسَ ، وَالْأَنْصَارُ أَسْفَلَ مِنْهُ ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَمَّا الرَّجُلُ فَأَخَذَتْهُ الرَّأْفَةُ

عبداللہ بن رباح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جس وقت فتح مکہ کے لیے روانہ ہوئے تو آپ ﷺ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: انصار کو آواز دو۔ تو انہوں نے کہا: اے انصار کی جماعت! رسول اللہ ﷺ کی بات سنو۔ چنانچہ وہ سب یوں (تیزی سے) جمع ہو گئے کہ جیسے انہیں پہلے سے ملاقات کا وقت دیا گیا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! تم یہ راستہ لو اور جو بھی تمہارے سامنے سر اٹھانے کی کوشش کرے (یعنی مقابلے میں آ کر لڑے) تو اسے سُلا دو (یعنی) اسے قتل کر دو۔ پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہوئے اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح سے نوازا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی۔ پھر آپ اس دروازے سے نکلے جو صفا کی جانب تھا۔ آپ نے صفا پر چڑھ کر لوگوں کو خطبہ دیا، اور انصار اس کے نیچے کھڑے

❶ سنن أبي داود: ۲٦۸۳۔ سنن النسائي: ۷/ ۱۰۵۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ۹/ ۲۱۲۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ۱۵۰٦

بِقَوْمِهِ وَالرَّغْبَةُ فِي قَرْيَتِهِ، وَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى الْوَحْيَ بِمَا قَالَتِ الْأَنْصَارُ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ تَقُولُونَ: فَقَدْ أَدْرَكَتْهُ رَأْفَةٌ بِقَوْمِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ، قَالَ: فَمَنْ أَنَا إِذًا، كَلَّا وَاللّٰهِ إِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ حَقًّا، فَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا قُلْنَا ذَالِكَ إِلَّا مَخَافَةَ أَنْ تُفَارِقَنَا، قَالَ: ((أَنْتُمْ صَادِقُونَ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُولِهِ))، قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا مِنْهُمْ إِلَّا مَنْ قَدْ بَلَّ نَحْرَهُ بِالدُّمُوعِ. ❶

تھے۔ تو انصار نے ایک دوسرے سے کہا: بہر حال آدمی اپنی قوم پر شفقت کرتا ہے اور اپنے علاقے سے دلچسپی رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے انصار کی یہ گفتگو رسول اللہ ﷺ کو بتادی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! تم کہتے ہو کہ آدمی بہر حال اپنی قوم پر شفقت کرتا ہے اور اپنے علاقے میں دلچسپی رکھتا ہے۔ پھر میں کون ہوں؟ ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میرا جینا تمہارے ساتھ اور میرا مرنا تمہارے ساتھ ہے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے یہ بات محض اس خدشے کے پیش نظر کی تھی کہ کہیں آپ ہم سے جدا نہ ہو جائیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ اور اس کے رسول کے نزدیک سچے ہو۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! ان میں سے ہر شخص اتنا رویا کہ اس کا دامن آنسوؤں سے تر ہو گیا۔

[٣٠٢٤]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ، قَالَ: وَفَدْنَا إِلَى مُعَاوِيَةَ وَمَعَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ مِنَّا يَصْنَعُ الطَّعَامَ يَدْعُو أَصْحَابَهُ هٰذَا يَوْمًا وَهٰذَا يَوْمًا، قَالَ: فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قُلْتُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى يُدْرِكَ طَعَامُنَا، قَالَ: فَقَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ فَجَعَلَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ عَلَى إِحْدَى الْمُجَنِّبَتَيْنِ، وَجَعَلَ الزُّبَيْرَ عَلَى الْأُخْرَى، وَجَعَلَ أَبَا عُبَيْدَةَ عَلَى السَّاقَةِ فِي بَطْنِ الْوَادِي، قَالَ: ثُمَّ قَالَ لِي: ((يَا أَبَا هُرَيْرَةَ ادْعُ لِيَ الْأَنْصَارَ))، قَالَ: فَدَعَوْتُهُمْ فَجَاءُوا يُهَرْوِلُونَ، قَالَ: فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ هٰذِهِ أَوْبَاشُ قُرَيْشٍ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ غَدًا فَاحْصُدُوهُمْ حَصْدًا، ثُمَّ مَوْعِدُكُمُ الصَّفَا))، قَالَ: وَأَشَارَ بِيَدِهِ،

عبداللہ بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ ہم وفد کی صورت میں معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ہمارے ساتھ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ ہم میں سے ایک آدمی کھانا تیار کیا کرتا تھا اور اپنے ساتھیوں کو (کھانے کے لیے) بلاتا۔ (کھانا تیار کرنے کی) اس دن فلاں کی باری تھی اور اس دن فلاں کی۔ جس دن میری باری تھی تو میں نے کہا: اے ابو ہریرہ! مجھے نبی ﷺ کی حدیث بیان کیجیے، یہاں تک کہ ہمارا کھانا تیار ہو جائے۔ تو وہ بیان کرنے لگے کہ فتح مکہ کے روز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا تو آپ ﷺ نے دو بازوؤں میں سے ایک پر خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا اور دوسرے پر زبیر رضی اللہ عنہ کو، اور ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کو گھاٹی کے درمیان میں پیچھے چلنے والوں پر مقرر کیا۔ پھر آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو ہریرہ! انصار کو میرے پاس بلاؤ۔ کہتے ہیں کہ میں نے انہیں بلایا تو وہ دوڑتے ہوئے آ گئے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! راستے میں تمہارا سامنا قریش کے اوباش لوگوں سے ہو سکتا ہے، لہٰذا

❶ مسند أحمد: ٧٩٢٢، ١٠٩٤٨۔ صحيح ابن حبان: ٤٧٦٠

فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ لَمْ يُشْرِفْ لَهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَنَامُوهُ، قَالَ: وَفَتَحَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَتَى الصَّفَا فَقَامَ عَلَيْهِ، فَجَاءَهُ أَبُو سُفْيَانَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُبِيحَتْ خَضْرَاءُ قُرَيْشٍ فَلَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ، وَمَنْ أَلْقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ))، قَالَ: فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ، وَنَزَلَ الْوَحْيُ عَلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فِي ذَالِكَ، فَقَالَ: ((يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قُلْتُمْ: أَمَّا الرَّجُلُ فَقَدْ أَخَذَتْهُ رَأْفَةٌ بِعَشِيرَتِهِ وَرَغْبَةٌ فِي قَرْيَتِهِ، كَلَّا أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ، هَاجَرْتُ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَيْكُمْ، وَالْمَحْيَا مَحْيَاكُمْ، وَالْمَمَاتُ مَمَاتُكُمْ))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَا قُلْنَا إِلَّا ضَنًّا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَرَسُولَهُ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَانِكُمْ)). ❶

کل جب تمہارا ان سے ٹاکرا ہو جائے تو انہیں کاٹ پھینکنا، پھر تمہارے وعدے کی جگہ صفا ہے (یعنی تم صفا پہاڑی کے پاس آ جانا ہماری وہیں ملاقات ہوگی)۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ پھر جب اگلا دِن آیا (اور مسلمان روانہ ہوئے) تو جو کوئی بھی ان کے سامنے سر اُٹھاتا تو وہ اسے (ہمیشہ کی نیند) سُلا دیتے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو فتح سے ہمکنار کیا اور آپ صفا کے پاس آئے اور اس پر کھڑے ہو گئے۔ پھر ابوسفیان آپ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! قریش کے خون جائز قرار دے دِیے گئے اور آج کے بعد قریش باقی نہ رہیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ابوسفیان کے گھر میں داخل ہو جائے گا وہ محفوظ گا، جو اپنا دروازہ بند کر لے وہ محفوظ ہے اور جو اپنے ہتھیار پھینک دے وہ بھی محفوظ ہے (یعنی ایسے لوگوں کو قتل نہیں کیا جائے گا)۔ پھر انصار نے کہا: بہرحال آدمی اپنی قوم پر شفقت کرتا ہے اور اپنے علاقے سے دِلچسپی رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا بتلا دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! تم کہتے ہو کہ آدمی بہرحال اپنی قوم پر شفقت کرتا ہے اور اپنے علاقے میں دِلچسپی رکھتا ہے، ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں، میں نے اللہ تعالیٰ کی طرف اور تمہاری جانب ہجرت کی، میری زندگی تمہاری زندگی کے ساتھ ہے اور میری موت تمہاری موت کے ساتھ ہے۔ انصار نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم نے ایسا صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ شدید چاہت (اور ان سے جدائی کے ڈر سے) کہا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول تمہیں سچا ہی مانتے ہیں اور تمہارے عذر کو قبول کرتے ہیں۔

❶ صحيح مسلم: ١٧٨٠ ـ السنن الكبرىٰ للنسائي: ١١٢٣٤ ـ مسند أحمد: ٧٩٢٢

[٣٠٢٥]..... ثنا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُسْتَمْلِي ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ ، نا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ ، عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ ، عَنْ سُرَّقٍ ، قَالَ: كَانَ لِرَجُلٍ مَالٌ عَلَيَّ ، أَوْ قَالَ: عَلَيَّ دَيْنٌ ، فَذَهَبَ بِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يُصِبْ لِي مَالًا ، فَبَاعَنِي مِنْهُ ، أَوْ بَاعَنِي لَهُ . خَالَفَهُ ابْنَا زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ . ❶

سُرّق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے ذِمے ایک آدمی کا مال تھا، یا کہا کہ مجھ پر قرض تھا، تو وہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گیا تو آپ ﷺ نے میرے پاس کوئی مال نہ پایا تو مجھے اس کے ہاتھ بیچ دِیا، (یا کہا کہ) مجھے اس کا قرض چکانے کے لیے بیچ دِیا۔

زید بن اسلم کے دونوں بیٹوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔

[٣٠٢٦]..... ثنا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا ابْنُ خُزَيْمَةَ ، نا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ ، نا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِمَا ، أَنَّهُ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يُنَادِي آخَرَ ، يَقُولُ: يَا سُرَّقُ يَا سُرَّقُ ، فَدَعَاهُ ، فَقَالَ: مَا سُرَّقٌ؟ فَقَالَ: سَمَّانِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ، إِنِّي اشْتَرَيْتُ مِنْ أَعْرَابِيٍّ نَاقَةً ثُمَّ تَوَارَيْتُ عَنْهُ فَاسْتَهْلَكْتُ ثَمَنَهَا ، فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ يَطْلُبُنِي ، فَقَالَ لَهُ النَّاسُ: ائْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَعْدِي عَلَيْهِ ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ رَجُلًا اشْتَرَى مِنِّي نَاقَةً ثُمَّ تَوَارَى عَنِّي فَمَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ ، قَالَ: ((اطْلُبْهُ)) ، قَالَ: فَوَجَدَنِي فَأَتَى بِي النَّبِيَّ ﷺ ، وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا اشْتَرَى مِنِّي نَاقَةً ثُمَّ تَوَارَى عَنِّي ، فَقَالَ: ((أَعْطِهِ ثَمَنَهَا)) ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَهْلَكْتُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَأَنْتَ سُرَّقٌ)) ، ثُمَّ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: ((اذْهَبْ فَبِعْهُ فِي السُّوقِ وَخُذْ ثَمَنَ نَاقَتِكَ)) ، فَأَقَامَنِي فِي السُّوقِ فَأَعْطَى فِيَّ ثَمَنًا ، فَقَالَ لِلْمُشْتَرِي: مَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: أُعْتِقُهُ ، فَأَعْتَقَنِي الْأَعْرَابِيُّ .

سیدنا زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ ایک غزوے میں شریک تھے کہ انہوں نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ دوسرے کو ''اے سُرّق! اے سُرّق! کہہ کر آواز دے رہا تھا، تو انہوں نے اس آدمی کو بلایا اور پوچھا: سُرّق کا کیا مطلب ہے؟ تو اس نے کہا: میرا یہ نام رسول اللہ ﷺ نے رکھا تھا، میں نے ایک دیہاتی سے اونٹنی خریدی، پھر میں اس سے چھپتا پھرتا تھا، کیونکہ مجھ سے اس کی قیمت (کی رقم) ضائع ہوگئی تھی۔ وہ دیہاتی مجھے ڈھونڈتا ہوا آیا تو لوگوں نے اسے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور اس کے معاملے پر مدد طلب کرو۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! ایک آدمی نے مجھ سے اونٹنی خریدی، پھر وہ مجھ سے چھپتا پھرتا ہے اور میں اس سے رقم بھی نہیں نکال پا رہا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے تلاش کر کے لاؤ۔ تو اس نے مجھے ڈھونڈ لیا اور نبی ﷺ کے پاس لے آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً اس نے مجھ سے اونٹنی خریدی، پھر یہ مجھ سے چھپ گیا۔ آپ ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: اس کو اونٹنی کی قیمت ادا کرو۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھ سے رقم ضائع ہوگئی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم سُرّق (چور) ہو۔ پھر آپ ﷺ نے دیہاتی سے فرمایا: جاؤ اسے بازار میں فروخت کر دو اور اپنی اونٹنی کی قیمت وصول کرلو۔ چنانچہ وہ مجھے لے کر بازار میں کھڑا ہوگیا اور میری

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٨٧٥ ، ١٨٧٦

قیمت لگا دی۔ (جب ایک آدمی مجھے خریدنے لگا) تو اس نے خریدار سے پوچھا: تم اس کا کیا کرو گے؟ تو اس نے کہا: میں اسے آزاد کردوں گا۔ یہ سن کر اس دیہاتی نے ہی مجھے آزاد کر دیا۔

[۳۰۲۷]..... ثنا عَلِيٌّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ، نا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، نا يَزِيدُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالَ: رَأَيْتُ شَيْخًا بِالْإِسْكَنْدَرِيَّةِ يُقَالُ لَهُ سُرَّقٌ، فَقُلْتُ: مَا هٰذَا الِاسْمُ؟، فَقَالَ: اسْمٌ سَمَّانِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَلَنْ أَدَعَهُ، قُلْتُ: لِمَ سَمَّاكَ؟ قَالَ: قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَأَخْبَرْتُهُمْ أَنَّ مَالِي يَقْدُمُ فَبَاعُونِي فَاسْتَهْلَكْتُ أَمْوَالَهُمْ، فَأَتَوْا بِي إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ لِي: ((أَنْتَ سُرَّقٌ))، وَبَاعَنِي بِأَرْبَعَةِ أَبْعِرَةٍ، فَقَالَ الْغُرَمَاءُ لِلَّذِي اشْتَرَانِي: مَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قَالَ: أُعْتِقُهُ، قَالُوا: فَلَسْنَا بِأَزْهَدَ مِنْكَ فِي الْأَجْرِ، فَأَعْتَقُونِي بَيْنَهُمْ وَبَقِيَ اسْمِي.

یزید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ میں اسکندریہ کے ایک بزرگ کو دیکھا جن کا نام ''سُرّق'' تھا۔ میں نے پوچھا: یہ کیسا نام ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میرا یہ نام رسول اللہ ﷺ نے رکھا تھا اور میں اسے ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔ میں نے پوچھا: آپ ﷺ نے یہ نام آپ کا کیوں رکھا تھا؟ تو انہوں نے بتلایا کہ میں مدینہ آیا اور لوگوں کو بتلایا کہ میرا مال آ رہا ہے، چنانچہ انہوں نے مجھ سے خرید وفروخت کر لی، لیکن بعد میں مجھ سے ان کے اموال (یعنی جو انہیں قیمتیں ادا کرنا تھیں وہ) ضائع ہو گئے۔ وہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: تم سُرّق ہو۔ اور آپ ﷺ نے مجھے چار اونٹنیوں کے عوض فروخت کر دیا۔ پھر قرض خواہوں نے اس شخص سے کہ جس نے مجھے خریدا تھا، پوچھا: تم اس کا کیا کرو گے؟ اس نے کہا: میں اسے آزاد کردوں گا۔ تو انہوں نے کہا: اجر وثواب پانے کے معاملے میں ہم تجھ سے پیچھے نہیں رہ سکتے۔ لہٰذا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا اور میرا نام باقی رہ گیا۔

[۳۰۲۸]..... ثنا الْقَاسِمُ، وَالْحُسَيْنُ ابْنَا إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيِّ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا مِهْرَانُ بْنُ أَبِي عُمَرَ، نا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْفَتْحِ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ قِيلَ: أَيْنَ تَنْزِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي مَنْزِلِكُمْ؟ قَالَ: ((وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مَنْزِلًا، لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ، وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ)). ❶

سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز نبی ﷺ کے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے (آپ ﷺ سے) پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ اپنے مکان میں ہی قیام کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکان چھوڑا ہے؟ کوئی کافر کسی مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ ہی کوئی مسلمان کسی کافر کا وارث ہوسکتا ہے۔

[۳۰۲۹]..... ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيِّنِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ الْمَخْرَمِيُّ، ح وَنا

سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کل إن شاء اللہ آپ کہاں قیام فرمائیں گے؟

❶ صحيح البخاري: ١٥٨٨ ـ صحيح مسلم: ١٣٥١ ـ مسند أحمد: ٢١٧٤٧، ٢١٧٥٢ ـ صحيح ابن حبان: ٥١٤٩

أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَا: نا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَنْزِلُ غَدًا إِنْ شَاءَ اللّٰهُ؟ وَذَالِكَ زَمَنَ الْفَتْحِ، قَالَ: ((وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ مِيرَاثٍ))، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

اور یہ فتح مکہ کا وقت تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے وراثت کی کوئی چیز چھوڑی ہے؟ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

[۳۰۳۰]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، وَبَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَا: نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ حُسَيْنٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ عُثْمَانَ أَخْبَرَهُ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَنْزِلُ دَارَكَ بِمَكَّةَ؟ قَالَ: ((وَهَلْ تَرَكَ لَنَا عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ؟)). وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ شَيْئًا، لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرِينَ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَكَانُوا فِي ذَالِكَ يَتَأَوَّلُونَ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا﴾ إِلٰى قَوْلِهِ: ﴿مِنْ وَلَايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ﴾ (الأنفال:۷۲).

سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مکہ میں اپنے گھر پہ قیام کریں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا عقیل نے ہمارے لیے کوئی مکانات یا گھر چھوڑے ہیں؟ ابوطالب کے وارث عقیل اور طالب بنے ہیں اور جعفر اور علی (رضی اللہ عنہما) کسی چیز میں اس کے وارث نہیں بنے، کیونکہ یہ دونوں مسلمان ہیں اور عقیل اور طالب کافر ہیں۔

امام ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس معاملے میں لوگ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کو بہ طورِ دلیل پیش کرتے ہیں: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ لَمْ يُهَاجِرُوْا مَا لَكُمْ مِّنْ وَّلَايَتِهِمْ مِّنْ شَيْءٍ﴾ ''یقیناً جو لوگ ایمان لائے، انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا، اور وہ لوگ کہ جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی، یہی لوگ ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور جو لوگ ایمان لائے لیکن ہجرت نہیں کی تو تمہارے لیے ان کی کچھ بھی ولایت (دوستی) نہیں ہے۔''

[۳۰۳۱]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، نَحْوَهُ وَزَادَ: ثُمَّ قَالَ: ((نَحْنُ نَازِلُونَ خَيْفَ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمَتْ قُرَيْشٌ عَلَى الْكُفْرِ)).

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ہم خیف بنی کنانہ میں قیام کریں گے، جہاں قریش نے کفر پر قائم رہنے کی باہم قسمیں اُٹھائی تھیں۔

[۳۰۳۲]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ ، نا أَبُو الْجَمَاهِرِ ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ عَبْدَ اللهِ ، وَعُبَيْدَ اللهِ ، ابْنِي عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ مَرَّا بِأَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ وَهُوَ عَلَى الْعِرَاقِ مُقْبِلَيْنِ مِنْ أَرْضِ فَارِسٍ ، فَقَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَيْ أَخِي ، لَوْ كَانَ عِنْدِي شَيْءٌ أَوْ كُنْتُ أَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ ، وَيْلِي هٰذَا الْمَالَ قَدِ اجْتَمَعَ عِنْدِي ، فَخُذَاهُ فَاشْتَرِيَا بِهِ مَتَاعًا ، فَإِذَا قَدِمْتُمَا عَلَى عُمَرَ فَبِيعَاهُ وَلَكُمَا الرِّبْحُ ، وَادْفَعَا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ رَأْسَ الْمَالِ وَاضْمَنَا ، فَلَمَّا قَدِمَا عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ لَهُمَا: أَكُلَّ أَوْلَادِ الْمُهَاجِرِينَ صَنَعَ بِهِمْ مِثْلَ هٰذَا؟ فَقَالَا: لَا ، فَقَالَ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْ يُجِيزَ ذَالِكَ ، وَجَعَلَهُ قِرَاضًا . ❶

اسلم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے صاحبزادے عبداللہ اور عبیداللہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے جبکہ وہ عراق کے گورنر تھے اور یہ فارس کی سرزمین سے آ رہے تھے۔ تو انہوں نے فرمایا: اے میرے بھتیجو! خوش آمدید۔ کاش! میرے پاس کوئی چیز ہوتی، یا فرمایا کہ میں (تمہیں دینے کے لیے) کسی چیز کی طاقت رکھتا اور وہ اس مال کے ساتھ شامل ہو جاتی جو میرے پاس اکٹھا ہوا ہے۔ تم اس مال کو پکڑو اور اس کے ذریعے کوئی ساز وسامان خرید لو، پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچ جاؤ تو اس مال کو بیچ دینا، اس کا منافع تم لے لینا اور اصل مال امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حوالے کر دینا۔ چنانچہ جب وہ امیر المومنین کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے پوچھا: کیا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین کی تمام اولاد کے ساتھ اسی طرح کیا ہے؟ تو ان دونوں نے جواب دیا: نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً امیر المومنین اس کی اجازت نہیں دے گا۔ اور انہوں نے اسے قراض بنا دیا۔

[۳۰۳۳]...... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ ، نا أَبِي ، نا حَيْوَةُ ، وَابْنُ لَهِيعَةَ قَالَا: نا أَبُو الْأَسْوَدِ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، وَعَنْ غَيْرِهِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ صَاحِبَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَ يَشْتَرِطُ عَلَى الرَّجُلِ إِذَا أَعْطَاهُ مَالًا مُقَارَضَةً يَضْرِبُ لَهُ بِهِ أَنْ لَا تَجْعَلَ مَالِي فِي كَبِدٍ رَطْبَةٍ ، وَلَا تَحْمِلَهُ فِي بَحْرٍ ، وَلَا تَنْزِلَ بِهِ فِي بَطْنِ مَسِيلٍ ، فَإِنْ فَعَلْتَ شَيْئًا مِنْ ذَالِكَ فَقَدْ ضَمِنْتَ مَالِي . ❷

عروہ بن زبیر اور ان کے علاوہ (کسی اور راوی) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ جب کسی آدمی کو مقارضہ کے طور پر مال دیتے تھے تو اس پر یہ شرط عائد کیا کرتے تھے کہ تم میرا مال کسی جانور کو خریدنے میں صرف نہیں کرو گے، نہ اسے بحری سفر میں لے جاؤ گے اور نہ ہی اسے لے کر کسی ایسی وادی میں پڑاؤ کرو گے جہاں پانی بہتا ہوگا، سو اگر تم نے ان میں سے کچھ بھی کیا تو تم میرے مال کا تاوان ادا کرو گے۔

[۳۰۳٤]...... حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَازِمٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک لشکر کے ہمراہ بھیجا جس میں تیس سوار شامل تھے۔ ہم نے عرب کی ایک قوم کے پاس پڑاؤ کیا اور ان سے

❶ الموطأ: ٢٤٢٩ ـ مسند الشافعي: ٢/ ١٦٩ ـ المعرفة للبيهقي: ٨/ ٣٢٣

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ١١١

الْـخُـدْرِيِّ، قَـالَ: بَـعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَرِيَّةِ ثَلاثِيـنَ رَاكِبًـا، قَـالَ: فَـنَزَلْنَا عَلٰى قَوْمٍ مِنَ الْعَرَبِ فَسَـأَلْـنَـاهُـمْ أَنْ يُـضَيِّـفُونَا فَأَبَوْا، قَالَ: فَلُدِغَ سَيِّدُ الْـحَيِّ فَـأَتَـوْنَـا، فَـقَـالُـوا: أَفِيكُمْ أَحَدٌ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ، أَنَا وَلٰكِنْ لا أَفْعَلُ حَتّٰى تُـعْـطُـونَا، فَقَالُوا: فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلاثِينَ شَاءً، قَالَ: فَـقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَـرَأَ، قَـالَ: فَـلَمَّا قَبِضْنَاهَا عَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَـيْءٌ قَالَ: فَكَفَفْنَا حَتّٰى أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فَذَكَرْنَا ذَالِكَ لَهُ، قَالَ: ((وَمَا عِلْمُكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ فَاقْسِمُوهَا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ)). ❶

گزارش کی کہ ہماری مہمان نوازی کریں، لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر قبیلے کے سردار کو بچھو نے ڈس لیا، تو وہ ہمارے پاس آئے اور کہا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو بچھو کے ڈسے کا دَم کر لیتا ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں، میں کر لیتا ہوں، لیکن میں تب تک نہیں کروں گا جب تک کہ تم ہمیں (اس کا معاوضہ) نہیں ادا کرتے۔ اس پر انہوں نے کہا: ہم تم لوگوں کو تیس بکریاں دیں گے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے اس پر سات مرتبہ سورت الفاتحہ پڑھ کر دَم کیا تو وہ شفایاب ہو گیا۔ پھر جب ہم نے ان سے بکریاں وصول کر لیں تو ہمارے دِلوں میں کچھ کھٹکا سا لگا (کہ آیا یہ جائز بھی ہے یا نہیں؟) چنانچہ ہم (انہیں کھانے سے) رُک گئے، یہاں تک کہ ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم تھا کہ یہ (سورت) دَم ہے؟ ان بکریوں کو تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا بھی حصہ رکھنا۔

[٣٠٣٥]..... ثـنـا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَيَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَا: نا الْأَعْـمَشُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَـنْ أَبِـي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. وَخَالَفَهُ شُعْبَةُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے، البتہ شعبہ نے اس کے خلاف بیان کیا ہے۔

[٣٠٣٦]..... ثنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ، نا مُـحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَـنْ أَبِـي بِشْرٍ، عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْـخُـدْرِيِّ، أَنَّ نَـاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَتَوْا حَيًّا مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَالِكَ إِذْ لُـدِغَ سَيِّـدُ أُولٰئِكَ، فَقَالُوا: أَفِيكُمْ دَوَاءٌ أَوْ رَاقٍ؟ فَـقَـالُـوا: إِنَّـكُمْ لَمْ تَقْرُونَا فَلا نَفْعَلُ أَوْ تَجْعَلُوا لَنَا

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کچھ لوگ عرب کے ایک قبیلے کے پاس آئے تو انہوں نے ان (اصحابِ رسول) کی مہمان نوازی نہیں کی۔ اسی دوران ان کے سردار کو کسی موذی جانور نے ڈس لیا، تو انہوں نے کہا: کیا تمہارے پاس کوئی دوا یا دَم ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: تم نے ہماری مہمان نوازی نہیں کی، اس لیے ہم بھی (دَم) نہیں کریں گے، یا پھر تم ہمیں (اس کے بدلے

❶ صحيح البخاري: ٢٢٧٦ـ صحيح مسلم: ٢٢٠١ـ سنن أبي داود: ٣٤١٨ـ سنن ابن ماجه: ٢١٥٦ـ جامع الترمذي: ٢٠٦٤ـ مسند أحمد: ١١٠٧٠ـ صحيح ابن حبان: ٦١١٢

جُعْلًا، فَجَعَلُوا لَهُمْ قَطِيعًا مِنْ شَاءٍ، فَجَعَلَ يَقْرَأُ بِأُمِّ الْقُرْآنِ وَيَجْمَعُ بُزَاقَهُ وَيَتْفِلُ، فَبَرَأَ الرَّجُلُ فَأَتَوْهُمْ بِالشَّاءِ، فَقَالُوا: لَا نَأْخُذُهَا حَتَّى نَسْأَلَ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَالِكَ فَضَحِكَ، وَقَالَ: ((وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟ خُذُوهَا وَاضْرِبُوا لِي فِيهَا بِسَهْمٍ)). ❶

میں) کچھ دو۔ چنانچہ انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بکریوں کا ایک ریوڑ دے دیا۔ تو (ابوسعید رضی اللہ عنہ) سورت الفاتحہ پڑھنے لگے اور اپنی تھوک کو اکٹھا کر کے تھوڑی تھوڑی اس پر ملنے لگے۔ وہ آدمی شفایاب ہو گیا اور (اس قبیلے کے) لوگ بکریاں لے کر ان کے پاس آ گئے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا: ہم انہیں تب تک نہیں لیں گے جب تک کہ ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ سے نہ پوچھ لیں۔ چنانچہ انہوں نے نبی ﷺ سے اس بارے میں سوال کیا تو آپ ﷺ ہنس پڑے اور فرمایا: تمہیں کیسے پتہ چلا کہ یہ (سورت) دَم ہے؟ ان بکریوں کو وصول کر لو اور ان میں میرا حصہ بھی رکھنا۔

[۳۰۳۷]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، نا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ قَنَّةَ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً عَلَيْهَا أَبُو سَعِيدٍ فَمَرَّ بِقَرْيَةٍ فَإِذَا مَلِكُ الْقَرْيَةِ لَدِيغٌ، فَسَأَلْنَاهُمْ طَعَامًا فَلَمْ يُطْعِمُونَا وَلَمْ يُنْزِلُونَا، فَمَرَّ بِنَا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْقَرْيَةِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ هَلْ مِنْكُمْ أَحَدٌ يُحْسِنُ أَنْ يَرْقِيَ؟ إِنَّ الْمَلِكَ يَمُوتُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَأَتَيْتُهُ فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ فَأَفَاقَ وَبَرَأَ، فَبَعَثَ إِلَيْنَا بِالنُّزُلِ وَبَعَثَ إِلَيْنَا بِالشَّاءِ، فَأَكَلْنَا الطَّعَامَ أَنَا وَأَصْحَابِي وَأَبَوْا أَنْ يَأْكُلُوا مِنَ الْغَنَمِ حَتَّى أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَقَالَ: ((وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟)) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَيْءٌ أُلْقِيَ فِي رَوْعِي، قَالَ: ((فَكُلُوا وَأَطْعِمُونَا مِنَ الْغَنَمِ)). ❷

سلیمان بن قنہ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک لشکر بھیجا اور ان کا امیر ابوسعید رضی اللہ عنہ کو بنایا۔ وہ ایک بستی کے پاس سے گزرے تو بستی کے امیر کو کسی موذی جانور نے ڈس لیا۔ ہم نے ان سے کھانا مانگا تو انہوں نے نہ ہمیں کھانا کھلایا اور نہ رہنے کو جگہ دی۔ پھر بستی والوں میں سے ایک آدمی ہمارے پاس سے گزرا اور اس نے کہا: اے عرب کی جماعت! کیا تم میں سے کوئی شخص اچھا دَم کر لیتا ہے؟ (کیونکہ ہمارا) امیر مر رہا ہے۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس کے پاس گیا اور اس پر سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دَم کیا، تو اسے افاقہ ہوا اور وہ شفایاب ہو گیا۔ پھر اس نے ہماری طرف مہمانی کا کھانا بھیجا اور قیام گاہ میں ٹھہرایا، نیز ہماری طرف بکریاں بھی بھیجیں۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے کھانا تو کھا لیا لیکن بکریوں میں سے کسی کو کھانے سے انکار کر دیا، یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو بتلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم تھا کہ یہ دَم ہے؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ بات (اللہ کی طرف سے ہی) میرے دِل میں ڈال دی گئی

❶ مسند أحمد: ۱۰۹۸۵، ۱۱۳۹۹

❷ مسند أحمد: ۱۱٤۷۲

تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کھاؤ اور بکریوں میں سے ہمیں بھی کھلاؤ۔

[۳۰۳۸]...... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عِيسَى الطَّائِيُّ، نا هَارُونُ بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو الْحُسَيْنِ الْعِجْلِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَكْبٌ فِيهِمْ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِذْ عَرَضَ لَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّ زَعِيمَ الْحَيِّ لَسَلِيمٌ يَعْنِي لَدِيغًا، فَهَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَقَاهُ عَلَى شَاءٍ، ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالُوا: بِمَ رَقَيْتَهُ؟ قَالَ: رَقَيْتُهُ بِأُمِّ الْكِتَابِ، فَقَالُوا: أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا؟ فَلَمْ يَقْرَبُوا شَيْئًا مِمَّا أَصَابَ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخَذَ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا، فَحَدَّثَهُ الرَّجُلُ بِمَا صَنَعَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ؟))، يَعْنِي أُمَّ الْكِتَابِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). أُخْرِجَ فِي الصَّحِيحِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سواروں کے ایک قافلے میں رسول اللہ ﷺ کے کچھ اصحاب تھے تو ایک آدمی ان کے سامنے آیا اور بولا: قبیلے کا سردار زہرآلود ہو گیا ہے، یعنی اس کو کسی موذی جانور نے ڈس لیا ہے، کیا تم میں کوئی دَم کرنے والا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی گیا اور اس کو بکریوں کے معاوضے پر دَم کیا۔ پھر وہ ان بکریوں کو لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا، تو انہوں نے پوچھا: آپ نے کس چیز سے دَم کیا؟ اس نے کہا کہ میں نے سورت الفاتحہ پڑھ کر دَم کیا۔ تو انہوں نے کہا: کیا آپ نے کتاب اللہ پر اُجرت لے لی؟ پھر وہ جو کچھ لے کر آئے تھے ان میں سے کسی کے بھی قریب نہیں گئے۔ پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے کتاب اللہ پر اُجرت لی ہے۔ تو اس آدمی نے جو کیا تھا وہ آپ ﷺ سے بیان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہیں کیسے معلوم تھا کہ یہ دَم ہے؟ یعنی سورت الفاتحہ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جن امور پر تم اُجرت لیتے ہو ان سب سے زیادہ حق کتاب اللہ کا ہے۔ یہ روایت صحیح میں بھی بیان کی گئی ہے۔

[۳۰۳۹]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْأَحْوَلُ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْقَوَارِيرِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ أَبُو مَعْشَرٍ الْبَرَاءُ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْأَخْنَسِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَرُّوا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ وَفِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ، فَقَالُوا: هَلْ فِيكُمْ مِنْ رَاقٍ؟ فَانْطَلَقَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى شَاءٍ فَبَرَأَ، فَجَاءَ إِلَى أَصْحَابِهِ بِالشَّاءِ فَقَالُوا: أَخَذْتَ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا؟ فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالُوا: يَا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کی ایک جماعت عرب کے ایک قبیلے کے پاس سے گزری، (قبیلے کے) لوگوں میں ایک آدمی کو کسی موذی جانور نے ڈس لیا تھا، یا (کہا کہ) اسے زہر چڑھ گئی تھی۔ تو انہوں نے پوچھا: کیا تم میں کوئی دَم کرنے والا ہے؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک آدمی گیا اور اس نے اس کو بکریوں کے معاوضے پر سورت الفاتحہ پڑھ کر دَم کیا تو وہ شفایاب ہو گیا۔ پھر وہ بکریاں لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس آیا تو انہوں نے کہا: کیا تم نے کتاب اللہ پر اُجرت وصول کی ہے؟ پھر جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا: اے

رَسُولَ اللّٰهِ أَخَذَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ أَجْرًا، قَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا مَرَرْنَا بِحَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ فِيهِمْ لَدِيغٌ أَوْ سَلِيمٌ فَانْطَلَقْتُ فَرَقَيْتُهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَلٰى شَاءٍ فَبَرَأَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). هٰذَا صَحِيحٌ، أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، عَنْ سَيْدَانَ بْنِ مُضَارِبٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ الْبَرَاءِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

اللہ کے رسول! اس نے کتاب اللہ پر اُجرت لی ہے۔ تو اس آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم عرب کے ایک قبیلے کے پاس سے گزرے جن میں ایک آدمی کو کسی جانور نے ڈسا ہوا تھا، یا کہا کہ اسے زہر چڑھ گیا تھا، تو میں نے جا کر اسے بکریوں کے معاوضے پر کتاب اللہ (کی ایک سورت) کے ساتھ دَم کر دیا، تو وہ شفایاب ہو گیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً جن امور پر تم اُجرت لیتے ہو ان سب سے زیادہ حق کتاب اللہ کا ہے۔ یہ روایت صحیح ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کو سیدان بن مضارب سے اور انہوں نے ابی معشر البراء سے اسی اسناد کے ساتھ اسی کے مثل ہی بیان کیا ہے۔

[٣٠٤٠]..... ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي الْحَارِثِ، نَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ الْخَفَّافُ، ثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلٰى، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قُدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بِسَبْيٍ فَأَمَرَنِي بِبَيْعِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُهُمَا وَفَرَّقْتُ بَيْنَهُمَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((أَدْرِكْهُمَا فَارْتَجِعْهُمَا وَبِعْهُمَا جَمِيعًا وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا)). ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس قیدی لائے گئے تو آپ ﷺ نے مجھے دو بھائی فروخت کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ میں نے انہیں بیچ دیا اور انہیں الگ الگ کر دیا۔ جب اس بات کا نبی ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں ڈھونڈو، واپس لو اور انہیں اکٹھا فروخت کرو اور ان میں جدائی مت ڈالو۔

[٣٠٤١]..... ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: وَهَبَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ غُلَامَيْنِ أَخَوَيْنِ فَبِعْتُ أَحَدَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا فَعَلَ الْغُلَامَانِ؟))، قُلْتُ: بِعْتُ أَحَدَهُمَا، فَقَالَ: ((رُدَّهُ)). ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے دو غلام دیے جو آپس میں بھائی تھے، میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلاموں کا کیا بنا؟ میں نے کہا: میں نے ان میں سے ایک کو بیچ دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے واپس لاؤ۔

[٣٠٤٢]..... ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ، نَا

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (غلام کو) بیچا

❶ مسند أحمد: ٧٦٠، ١٠٤٥ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٥

❷ مسند أحمد: ٨٠٠

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ ، ح وثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَا: نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبِي خَالِدٍ الدَّالَانِيِّ ، عَنِ الْحَكَمِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ بَاعَ فَفَرَّقَ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَابْنِهَا ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرُدَّهُ . وَقَالَ عُثْمَانُ: إِنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا فَنَهَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَالِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ . ❶

اور ماں کو اس کے بچے سے جدا کر دیا، تو نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اسے واپس لائیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے لونڈی اور اس کے بچے میں جدائی ڈال دی تھی، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انہیں اس سے منع فرمایا اور سودے کو ختم کر دیا۔

[٣٠٤٣]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّارُ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتَى بِسَبْيٍ فَيُعْطِي أَهْلَ الْبَيْتِ كَمَا هُمْ لَا يُفَرِّقُ بَيْنَهُمْ . ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب قیدیوں کو لایا جاتا تھا تو آپ ایک گھر کے افراد ایک ہی شخص کو دے دیتے تھے اور ان میں جدائی نہیں ڈالتے تھے۔

[٣٠٤٤]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، نا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَلْعُونٌ مَنْ فَرَّقَ)) . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا مُبْهَمٌ وَهٰذَا عِنْدَنَا فِي السَّبْيِ وَالْوَلَدِ . ❸

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص ملعون ہے جو جدائی ڈال دے۔
ابوبکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بات مبہم ہے، جبکہ ہمارے نزدیک یہ الفاظ ہیں کہ (وہ شخص ملعون ہے جو) قیدی (والدہ) اور بچے میں (جدائی ڈال دے)۔

[٣٠٤٥]...... ثنا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الزُّجَاجُ الْأَصْبَهَانِيُّ ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ عِمْرَانَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسٰى ، قَالَ:

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ بھائی کو اس کے بھائی سے جدا کیا جائے اور والد کو اس کے بچے سے جدا کیا جائے۔

❶ سنن أبي داود: ٢٦٩٦ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٥
❷ سنن ابن ماجه: ٢٢٤٨ـ مسند أحمد: ٣٦٩٠
❸ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٥

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْأَخِ وَأَخِيهِ وَالْوَالِدِ وَوَلَدِهِ. ❶

[٣٠٤٦]..... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَمِّعٍ، عَنْ طَلِيقِ بْنِ عِمْرَانَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى، لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا وَبَيْنَ الْأَخِ وَأَخِيهِ.

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو والدہ اور اس کے بچے کے درمیان اور دو بھائیوں کے درمیان جدائی ڈال دے۔

[٣٠٤٧]..... ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الدِّمَشْقِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي حُيَيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ الْحُبُلِيُّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❷

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص والدہ اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈالتا ہے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔

[٣٠٤٨]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْبَخْتَرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْبَلَوِيِّ، عَنْ حُرَيْثِ بْنِ سُلَيْمٍ الْعُذْرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ السَّبْيِ بَيْنَ الْوَالِدِ وَالْوَلَدِ، قَالَ: ((مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمْ فَرَّقَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْأَحِبَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا سُلیم العذری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا جو قیدی والد اور بچے کے درمیان جدائی ڈال دے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ان کے درمیان جدائی ڈالے گا، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کے اور اس کے پیاروں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔

[٣٠٤٩]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَسَّانَ، نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: سَمِعْتُ مَكْحُولًا،

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ ماں اور اس کے بچے کے درمیان جدائی ڈالی جائے۔ پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول! کب تک (ان میں جدائی نہیں ڈالی جا سکتی)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

❶ سنن ابن ماجه: ٢٢٥٠۔مسند أبي يعلى الموصلي: ٧٢٥٠۔السنن الكبرى للبيهقي: ٩/ ١٢٨

❷ جامع الترمذي: ١٢٨٣۔المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٥۔مسند أحمد: ٢٣٤٩٩

يَقُولُ: نا نَافِعُ بْنُ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، يَقُولُ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْأُمِّ وَوَلَدِهَا، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَى مَتٰى؟ قَالَ: ((حَتّٰى يَبْلُغَ الْغُلَامُ وَتَحِيضَ الْجَارِيَةُ)). عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا هُوَ الْوَاقِعِيُّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ، رَمَاهُ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ بِالْكَذِبِ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ سَعِيدٍ غَيْرُهُ. ❶

بچے کے بالغ ہونے تک اور بچی کو حیض آ جانے تک۔ عبداللہ سے مراد الواقعی ہے اور یہ حدیث کے معاملے میں ضعیف ہے۔ علی بن مدینی رحمہ اللہ نے اس پر جھوٹے ہونے کا الزام لگایا ہے، اور اس کے علاوہ کسی نے بھی اس حدیث کو سعید سے روایت نہیں کیا۔

[۳۰۵۰]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَمَّادٌ، ح وَنا مُحَمَّدٌ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا مُوسٰى، نا أَبَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَقَالَ أَبَانُ: أَنَّ عَامِرَ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَجَدَ دَابَّةً قَدْ عَجَزَ عَنْهَا أَهْلُهَا أَنْ يَعْلِفُوهَا فَسَيَّبُوهَا فَأَخَذَهَا الرَّجُلُ فَأَحْيَاهَا فَهِيَ لَهُ)). وَقَالَ فِي حَدِيثِ أَبَانَ: قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: فَقُلْتُ: عَمَّنْ هٰذَا؟ قَالَ: عَنْ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، هٰذَا حَدِيثُ حَمَّادٍ وَهُوَ أَبْيَنُ وَأَتَمُّ. ❷

سیدنا عامر الشعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے کوئی ایسا جانور ملا ہو کہ اس کے مالک اسے چارہ دینے سے عاجز آ گئے ہوں اور پھر انہوں نے اسے چھوڑ دیا ہو، تو جو کوئی اسے پکڑ لے اور اسے (چارہ وغیرہ کھلا کر) زندہ کر لے (یعنی تندرست وتوانا کر لے) تو وہ اسی کا ہو جائے گا۔

[۳۰۵۱]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ، وَعَنِ الْحَبَالَى أَنْ يُوطَأْنَ حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ، وَقَالَ: ((أَتَسْقِي زَرْعَ غَيْرِكَ))، وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز مال غنیمت کو تقسیم ہونے سے پہلے فروخت کرنے سے اور حاملہ لونڈیوں کے ساتھ وضع حمل سے پہلے ہمبستری کرنے سے منع کیا اور فرمایا: کیا تم کسی کی کھیتی کو سیراب کرو گے؟ (اسی طرح آپ ﷺ نے) گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے اور ہر کچلی والے درندے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٥۔السنن الكبرى للبيهقي: ٩/ ١٢٨ ❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ١٩٨

❸ سنن أبي داود: ٢١٥٧۔مسند أحمد: ١٢٢٨۔المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٥

[٣٠٥٢]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو: وَلَيْسَ عِنْدَنَا ظَهْرٌ، قَالَ: فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبْتَاعَ ظَهْرًا إِلَى خُرُوجِ الْمُصَدِّقِ، فَابْتَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ وَبِالْأَبْعِرَةِ إِلَى خُرُوجِ الْمُصَدِّقِ بِأَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ ایک لشکر کو تیار کریں۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس کوئی سواری نہیں تھی۔ تو نبی ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ صدقات کا مال آنے تک (ادھار) کی شرط پر سواریاں خرید لیں۔ چنانچہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق صدقات کا مال آنے تک (کے ادھار پر) ایک، دو یا متعدد اونٹ خرید لیے۔

[٣٠٥٣]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، نا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، ثنا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَرِيشِ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو، قُلْتُ: إِنَّا بِأَرْضٍ لَيْسَ فِيهَا دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ، وَإِنَّمَا نَبْتَاعُ الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ إِلَى أَجَلٍ فَمَا تَرَى فِي ذَلِكَ؟ فَقَالَ: عَلَى الْخَبِيرِ سَقَطْتَ، جَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِبِلًا مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ حَتَّى نَفِدَتْ وَبَقِيَ أُنَاسٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اشْتَرِ لِي إِبِلًا بِقَلَائِصَ مِنَ الصَّدَقَةِ إِذَا جَاءَتْ حَتَّى نُؤَدِّيَهَا إِلَيْهِمْ))، فَاشْتَرَيْتُ الْبَعِيرَ بِالِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثِ قَلَائِصَ حَتَّى فَرَغْتُ، فَأَدَّى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ. ❶

عمرو بن حریش بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ اگر ہم ایسے علاقے میں ہوں کہ جہاں درہم و دینار نہ ہوں اور ایک مقررہ مدت تک (کے ادھار پر) اونٹ اور بکریاں خرید لیں، تو اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: تم نے ایک باخبر آدمی سے دریافت کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) ایک لشکر تیار کیا؛ اس اُمید پر کہ صدقہ کے اونٹ آئیں گے (تو ان کا معاوضہ ادا کر دیں گے)، یہاں تک کہ اونٹ ختم ہو گئے جبکہ لوگ ابھی رہتے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے ایک اونٹ اس شرط پر خرید کر لاؤ کہ صدقے کی اونٹنیاں آئیں گی تو ہم انہیں وہ دے دیں گے۔ چنانچہ میں نے دو اونٹوں کے بدلے ایک اونٹ خریدا اور کوئی اونٹ تو تین اونٹنیوں کے بدلے میں خریدا، یہاں تک کہ میں فارغ ہو گیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے صدقے کے اونٹوں سے اسے ادا کیا تھا۔

[٣٠٥٤]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَرِيشٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو،

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ لشکر تیار کریں، لیکن اونٹ ختم ہو گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں صدقے کی اونٹنیاں آنے تک ادھار لے لوں۔ چنانچہ میں صدقے کے اونٹ آنے تک کے ادھار پر دو اونٹوں کے بدلے میں ایک اونٹ

❶ مسند أحمد: ٦٥٩٣، ٧٠٢٥

أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ، قَالَ: فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ أَنْ آخُذَ فِي قَلَائِصِ الصَّدَقَةِ، فَكُنْتُ آخُذُ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ. ❶

حاصل کرلیا کرتا تھا۔

[٣٠٥٥]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، ثنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، بِإِسْنَادِهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُجَهِّزَ جَيْشًا فَنَفِدَتِ الْإِبِلُ، فَأَمَرَنَا أَنْ نَأْخُذَ الْبَعِيرَ بِالْبَعِيرَيْنِ إِلَى إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں ایک لشکر تیار کرنے کا حکم دیا تو اونٹ ختم ہو گئے، چنانچہ آپ ﷺ نے ہمیں حکم فرمایا کہ ہم صدقے کے اونٹ آ جانے تک (کے ادھار پر) دو اونٹوں کے بدلے میں ایک اونٹ حاصل کر لیں۔

[٣٠٥٦]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ النَّاقِدُ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ سُفْيَانَ الْكُوفِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَرَاءِ الْغَنَوِيُّ أَبُو سُفْيَانَ، نا يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ، نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ اللَّحْمِ بِالْحَيَوَانِ. تَفَرَّدَ بِهِ يَزِيدُ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ مَالِكٍ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ، وَصَوَابُهُ فِي الْمُوَطَّأِ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ مُرْسَلًا. ❷

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زندہ جانور کے بدلے میں گوشت کی خرید وفروخت سے منع فرمایا۔

اس حدیث کو اکیلے یزید بن مروان نے اسی اسناد کے ساتھ مالکؒ سے روایت کیا اور اس پر موافقت نہیں کی۔ جبکہ درست بات یہ ہے کہ مؤطا میں یہ ابن مسیبؒ سے مرسل طور پر مروی ہے۔

[٣٠٥٧]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، نا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ. قَالَ: وَنا مَالِكٌ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: نُهِيَ عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِاللَّحْمِ. ❸

ابوالزناد سے مروی ہے کہ ابن مسیب رحمہ اللہ فرمایا کرتے تھے: گوشت کے بدلے میں زندہ جانور کی خرید وفروخت سے منع کیا گیا ہے۔

[٣٠٥٨]...... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے جانور کی جانور کے بدلے میں اُدھار خرید وفروخت سے منع فرمایا۔

❶ سنن أبي داود: ٣٣٥٧ ـ مسند احمد: ٦٥٩٣ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٦

❷ سلف برقم: ١٦١٣

❸ الموطأ: ٢٦١٥

ابْـنِ عَبَّـاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَـى عَـنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً . ❶

[٣٠٥٩]...... ثـنـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ ، نـا عَبْـدُ الـلّٰـهِ بْـنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَحْمَدَ الصَّنْعَانِيُّ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُوتِيٍّ ، نا عَبْـدُ الْمَلِكِ الذِّمَارِيُّ ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، حَدَّثَنِي مَعْمَرٌ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَـى عَنِ السَّلَفِ فِي الْحَيَوَانِ . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں میں بیع سلف کرنے سے منع فرمایا۔ (بیع سلف سے مراد یہ ہے کہ کسی چیز کی قیمت پہلے ادا کردی جاتی ہے اور اس کے بدلے میں خریدا جانے والا مال، جس کا وزن اور ماپ پوری طرح معلوم ہو، مقررہ مدت تک مہیا کرنا اس شخص پر لازم ہوتا ہے جس نے اسے فروخت کیا ہو)۔

[٣٠٦٠]...... ثـنـا عَـلِـيُّ بْـنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ شُعَيْبٍ الْكَيْسَانِيُّ ، ثنا الْخَصِيبُ بْنُ نَاصِحٍ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ مُـوسَـى بْـنِ عُـقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِءِ بِالْكَالِءِ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادھار کے بدلے میں ادھار والے سودے سے منع فرمایا۔ (یعنی قیمت بھی ادھار ہو اور فروخت کی جانے والی چیز فراہم کرنا بھی ادھار کیا گیا ہو)۔

[٣٠٦١]...... ثـنـا عَـلِـيُّ بْـنُ مُحَمَّدٍ ، نا مِقْدَامُ بْنُ دَاوُدَ ، نـا ذُؤَيْـبُ بْـنُ عِـمَـامَةَ ، نـا حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْـوَاحِـدِ ، عَـنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِيـنَـارٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ بَيْـعِ الْـكَالِءِ بِالْكَالِءِ . قَالَ اللُّغَوِيُّونَ: هُوَ النَّسِيئَةُ بِالنَّسِيئَةِ . ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع الکالی بالکالی سے منع فرمایا۔ اہل لغت نے کہا: اس سے مراد ادھار (چیز) کا ادھا (قیمت) کے بدلے میں سودا کرنا ہے۔

[٣٠٦٢]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِـي إِسْـرَائِـيلَ ، نـا عِيسَـى بْنُ يُونُـسَ ، عَنِ الْأَعْـمَشِ ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ ، عَنْ جَابِرٍ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَالْكَلْبِ . ❹

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔ (یعنی ان کی خرید وفروخت کرنا یا کسی بھی طرح سے ان کے ذریعے مال کمانا ممنوع ہے)۔

❶ سنن أبي داود: ٣٣٥٦۔ جامع الترمذي: ١٢٣٧۔ سنن ابن ماجه: ٢٢٧٠۔ صحيح ابن حبان: ٥٠٢٨۔ مصنف عبد الرزاق: ١٤١٣٣۔ المعجم الكبير للطبراني: ١١٩٩٦

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٧

❸ مصنف عبد الرزاق: ١٤٤٤٠

❹ سنن ابن ماجه: ٢١٦١۔ سنن النسائي: ٧/ ١٩٠۔ جامع الترمذي: ١٢٧٩۔ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٤۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٦٥١، ٤٦٥٢

[٣٠٦٣]..... ثنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ رَاشِدٍ أَبُو زُرْعَةَ الْحَجْرِيُّ، نا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، نا خَيْرُ بْنُ نُعَيْمٍ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَهِيَ الْهِرَّةُ. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا۔

[٣٠٦٤]..... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الصَّنْعَانِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ الْقَرْقَسَانِيُّ، نا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَمِّهِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ سُحْتٌ: كَسْبُ الْحَجَّامِ، وَمَهْرُ الْبَغِيِّ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ إِلَّا الْكَلْبُ الضَّارِي)) الْوَلِيدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ضَعِيفٌ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین طرح کی آمدنی ساری ہی حرام ہیں: سینگی لگانے والے، بدکار عورت اور کتے کی کمائی ناپاک ہے، سوائے شکاری کتے کے۔
ولید بن عبیداللہ ضعیف راوی ہے۔

[٣٠٦٥]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالْهِرِّ إِلَّا الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ. الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ ضَعِيفٌ. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا، سوائے تربیت یافتہ کتے کے (یعنی جسے شکار کرنے کی تربیت دی گئی ہو)۔
حسن بن ابی جعفر ضعیف راوی ہے۔

[٣٠٦٦]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْمُثَنَّى، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ سُحْتٌ: كَسْبُ الْحَجَّامِ سُحْتٌ، وَمَهْرُ الزَّانِيَةِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین قسم کی کمائیاں سب ہی حرام ہیں: سینگی لگانے والے کی کمائی حرام ہے، بدکار عورت کی کمائی حرام ہے اور کتے کی کمائی حرام ہے، سوائے شکار کرنے والے کتے کے۔
اس روایت کی سند میں مثنیٰ ضعیف راوی ہے۔

❶ مسند أحمد: ١٤٤١١، ١٤٦٥٢، ١٤٧٦٧۔صحيح ابن حبان: ٤٩٤٠

❷ مسند أحمد: ١٠٤٨٩، ١٠٤٩٠۔صحيح ابن حبان: ٤٩٤١

❸ سلف برقم: ٣٠٦٣

سُحْتٌ، وَثَمَنُ الْكَلْبِ إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا سُحْتٌ)).
الْمُثَنَّى ضَعِيفٌ. ❶

[٣٠٦٧]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے علم میں یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی منقول ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا، سوائے شکاری کتے کے۔

[٣٠٦٨]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ الْجَرَّاحِ بِأَذْنَةَ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، ح وَنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ بُرْدٍ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت لینے سے منع فرمایا، سوائے شکاری کتے کے۔

[٣٠٦٩]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَالْكَلْبِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ. وَلَمْ يَذْكُرْ حَمَّادٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی اور کتے کی قیمت لینے سے منع فرمایا، سوائے شکاری کتے کے۔
حماد نے یہ ذکر نہیں کیا کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے۔ یہ روایت اس سے صحیح ہے جو اس سے پہلے بیان ہوئی ہے۔

[٣٠٧٠]...... ثنا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ غِيَاثٍ أَبُو بَحْرٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، نا أَيُّوبُ، وَحَبِيبٌ، وَهِشَامٌ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((مَنِ اشْتَرَى مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا، وَصَاعًا مِنْ طَعَامٍ لَا سَمْرَاءَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے کوئی ایسا جانور خریدا کہ جس کو بیچنے والے نے کئی دن سے اس کا دودھ نہیں نکالا تھا (تاکہ بیچتے وقت وہ زیادہ دودھ دینے والی محسوس ہو) تو اس کو خریدنے والے کو تین دن تک اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ چاہے تو اسے واپس کر دے اور ساتھ گندم کے علاوہ کسی اور اناج کا ایک صاع ادا کرے

❶ سلف برقم: ٣٠٦٤ ❷ سلف برقم: ٣٠٦٣
❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٦
❹ صحيح مسلم: ١٥٢٤ ـ مسند أحمد: ٧٣٨٩، ٧٥٢٣، ٧٦٩٨، ١٠٥٨٦

(کیونکہ اس نے تھوڑا بہت اس سے فائدہ اُٹھایا ہوتا ہے)۔

[٣٠٧١]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو عَامِرٍ، نا قُرَّةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً.

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل حدیث مروی ہے۔

[٣٠٧٢]...... ثنا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَفَعَا الْحَدِيثَ، قَالَ: ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَلَقَّوُا السِّلَعَ بِأَفْوَاهِ الطُّرُقِ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَسِمُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ، وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَرُدَّ، وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِءَ مَا فِي صَحْفَتِهَا، فَإِنَّمَا لَهَا مَا كُتِبَ لَهَا، وَلَا تَبِيعُوا الْمُصَرَّاةَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْغَنَمِ، فَمَنِ اشْتَرَاهَا فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ، وَالرَّهْنُ مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو مرفوع بیان کرتے ہیں (یعنی نبی ﷺ نے) فرمایا: کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے تجارت نہ کرے، راستوں کے دہانوں پر قافلوں سے مت ملو (یعنی منڈی میں پہنچنے سے پہلے ہی ان سے سودا مت کرلو، تاکہ تم منڈی میں لاکر مہنگے داموں فروخت کرسکو)، (خریدار کو) دھوکہ دینے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بولی مت لگاؤ، کوئی آدمی اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے، کوئی اپنے بھائی کے پیغامِ نکاح والی جگہ پر اپنی شادی کا پیغام مت بھیجے؛ یہاں تک کہ وہ نکاح کرلے یا وہ رشتہ چھوڑ دے، کوئی عورت اپنی (مسلمان) بہن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے؛ تاکہ وہ اس چیز کو (اپنے لیے) انڈیل لے جو اس کی پلیٹ میں ہے، یقیناً اس کو صرف وہی ملے گا جو اس کی قسمت میں لکھ دیا گیا ہے اور تم ایسی اونٹنی یا بکری مت بیچو جس کا دودھ روکا گیا ہو (تاکہ وہ زیادہ دودھ دینے والی محسوس ہو) جو شخص ایسے جانور کو خریدے گا اس کو اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ چاہے تو اسے واپس کردے اور ساتھ کھجوروں کا ایک صاع ادا کرے، اور رہن کے جانور پر (یعنی جس جانور کو گروی رکھا گیا ہو اس پر) سواری بھی کی جاسکتی ہے اور اس کا دودھ بھی پیا جاسکتا ہے۔

[٣٠٧٣]...... ثنا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْخَيَّاطُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، ح وَنا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَامِرٍ الْأَحْوَلِ، جَمِيعًا

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُدھار اور خرید و فروخت اور ایک سودے میں دو شرطیں حلال نہیں ہیں، (اسی طرح) اس چیز کی خرید وفروخت جو تمہارے پاس موجود نہ ہوں اور اس چیز کا نفع لینا جو تمہاری اپنی ضمانت میں نہ ہو، حلال

❶ صحيح البخاري: ٢٧٢٧۔صحيح مسلم: ١٥١٥

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ، وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ، وَلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ، وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ تَضْمَنْ)). ❶

نہیں ہے۔

[٣٠٧٤]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ: ((لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ، وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ لِلْبَيْعِ، فَمَنِ ابْتَاعَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا، وَإِنْ شَاءَ يَرُدُّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے تجارت نہ کرے، دھوکہ دینے کے لیے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر بولی مت لگاؤ، تجارت کے لیے قافلوں (کے منڈی میں پہنچنے سے پہلے ہی آگے جا کر ان) سے مت ملو اور (اچھے داموں میں) بیچنے کے لیے اونٹ اور بکری کا دودھ مت روکو اور جو شخص اس طرح کا کوئی جانور خریدے تو اسے دو صورتوں میں سے ایک کا اختیار حاصل ہے (یعنی) اگر وہ چاہے تو اس جانور کو رکھ لے اور اگر چاہے تو اسے واپس کر دے اور (اس کے ساتھ) کھجور کا ایک صاع بھی ادا کرے، گندم کا نہ کرے۔

[٣٠٧٥]...... ثنا أَبُو طَالِبٍ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ، نا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ الْفَرَائِضِيُّ، نا الْحُنَيْنِيُّ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا اعْتِرَاضَ، وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ، وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ، فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ إِذَا حَلَبَهَا بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ سَخِطَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ)). تَابَعَهُ عَاصِمُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْمُصَرَّاةِ. حَدَّثَ عَنْهُ دَاوُدُ بْنُ عِيسَى، وَقَالَ الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ: عَنِ الْحَكَمِ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ أَبُو شَيْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. وَقَالَ شُعْبَةُ: عَنْ

کثیر بن عبداللہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ کوئی ''جلب'' ہے، نہ ''جنب'' ہے اور نہ ہی اعتراض ہے۔ کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے تجارت نہ کرے، اونٹ اور بکری کا دودھ مت روکو اور جو شخص اس کو خریدے اور اس کا دودھ نکال لے تو اس کے بعد اسے دو صورتوں میں سے ایک کا اختیار حاصل ہے (یعنی) اگر وہ خوش ہے تو اس جانور کو رکھ لے اور اگر وہ ناخوش ہے تو اسے واپس کر دے اور (اس کے ساتھ) کھجوروں کا ایک صاع بھی ادا کرے۔ (یہ صورتیں زکاۃ میں ہوتی ہیں، جلب کا مطلب ہے کھینچنا، یعنی زکاۃ اکٹھی کرنے والے کو یہ قطعاً روا نہیں ہے کہ وہ اپنا مرکز کسی ایسی جگہ کو بنا لے جہاں مالکوں کو اپنے جانور کھینچ کر لانا پڑیں اور وہ مشقت اٹھاتے پھریں۔ اور اسی طرح مالکوں کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ زکاۃ کی وصولی کرنے

❶ سنن أبي داود: ٣٥٠٤ـ جامع الترمذي: ١٢٣٤ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٨٨ـ مسند أحمد: ٦٦٢٨، ٦٦٧١، ٦٩١٨

❷ مسند أحمد: ٧٣٠٥، ٧٣١٢، ٨٩٣٧ـ صحيح ابن حبان: ٤٩٧٠

رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

والے آدمی کا سن کر اپنے جانور اپنے پڑاؤ سے دُور لے جائیں اور پھر وہ انہیں ڈھونڈتا پھرے، ان کے اس عمل کو ''جنب'' کہتے ہیں، جنب کا معنی ہے پہلوتہی کرنا اور دُور رہونا)۔

عاصم بن عبداللہ نے ''مصراۃ'' کے بارے میں اس کی موافقت کی ہے، انہوں نے سالم سے اور انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ داؤد بن عیسیٰ نے بھی ان سے بیان کیا اور حسن بن عمارہ نے اس کی سند کو یوں بیان کیا ہے کہ انہوں نے حکم سے روایت کیا، انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کیا، انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا۔ ابوشیبہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا، اور شعبہ نے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی سے بیان کیا۔

[٣٠٧٦]...... ثنا أَبُو طَالِبٍ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجَهْمِ الْكَاتِبُ، نا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ، نا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبِي، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ، وَالْمُخَاضَرَةِ، وَالْمُلَامَسَةِ، وَالْمُنَابَذَةِ، وَالْمُزَابَنَةِ. قَالَ عُمَرُ: فَسَّرَهُ أَبِي: الْمُخَاضَرَةُ لَا يَشْتَرِي شَيْئًا مِنَ الْحَرْثِ وَالنَّخْلِ حَتَّى يُونِعَ يَحْمَرَّ أَوْ يَصْفَرَّ، وَأَمَّا الْمُنَابَذَةُ فَيَرْمِي بِالثَّوْبِ وَيَرْمِي إِلَيْكُمْ مِثْلَهُ فَيَقُولُ: هٰذَا لَكَ بِهٰذَا، وَالْمُلَامَسَةُ يَشْتَرِي الْمَبِيعَ فَيَلْمَسُهُ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَالْمُحَاقَلَةُ كِرَاءُ الْأَرْضِ. [1]

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے محاقلہ، مخاضرہ، ملامسہ، منابذہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔ عمر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میرے والد نے ان کی وضاحت یوں کی ہے کہ مخاضرہ سے مراد یہ ہے کہ آدمی کوئی کھیتی یا کھجور کا درخت اس وقت تک نہ خریدے جب تک کہ وہ سرخ یا زرد ہو کر خوب پک نہ جائے۔ منابذہ یہ ہے کہ آدمی کپڑا پھینکے اور وہ اسی کے مثل تمہاری طرف پھینکے اور کہے: یہ اس عوض میں تمہارا ہوا۔ ملامسہ یہ ہے کہ آدمی کوئی چیز چھو کر خریدے (یعنی) اس کو دیکھے نہیں، اور محاقلہ سے مراد زمین کو کرائے پر دینا ہے۔

[٣٠٧٧]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ أَبُو بَكْرٍ وَرَّاقُ الْحُمَيْدِيِّ، نا الْحُمَيْدِيُّ، نا فَرَجُ بْنُ سَعِيدٍ، نا عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ سَعِيدٍ، عَنْ جَدِّهِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ اسْتَقْطَعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ الْمِلْحَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ: مِلْحُ شَذًّا

سیدنا ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نمک کی کان بہ طورِ جاگیر طلب کی، جو کہ مأرب مقام پر تھی اور اس کو ''ملح شذا'' کہا جاتا تھا، تو آپ ﷺ نے انہیں دے دی۔ پھر اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! یقیناً میں دورِ جاہلیت میں نمک کی ایک

[1] صحيح البخاري: ٢١٨٦ ـ صحيح مسلم: ١٥٤٦

بِمَأْرِبَ فَقَطَعَهُ لَهُ، ثُمَّ إِنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ التَّمِيمِيَّ، قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي قَدْ وَرَدْتُ عَلَى الْمِلْحِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهِيَ بِأَرْضٍ لَيْسَ فِيهَا مِلْحٌ، وَمَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ، فَاسْتَقَالَ أَبْيَضَ فِي قَطِيعَةِ الْمِلْحِ، فَقَالَ أَبْيَضُ: قَدْ أَقَلْتُكَ عَلَى أَنْ تَجْعَلَهُ مِنِّي صَدَقَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ، وَهٰذَا مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ))، قَالَ: فَقَطَعَ لَهُ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَرْضًا وَنَخِيلًا بِالْجُرُفِ جُرُفِ مُرَادٍ مَكَانَهُ حِينَ أَقَالَهُ فِيهِ. قَالَ فَرَجٌ: فَهُوَ عَلَى ذَالِكَ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ. ❶

کان پر گیا تھا اور وہ ایسی زمین تھی کہ جہاں نمک موجود نہیں تھا۔ لیکن جو شخص اس کان میں جاتا ہے وہ وہاں سے نمک لے آتا ہے اور وہ نمک بہتے ہوئے پانی کی طرح (نکلتا ہی رہتا) ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ابیض رضی اللہ عنہ سے نمک کی جاگیر واپس طلب کر لی، تو ابیض رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو یہ اس شرط پر واپس کرتا ہوں کہ آپ اسے میری طرف سے صدقہ قرار دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے اور یہ مسلسل بہنے والے پانی کے مثل ہے، جو اس میں جائے گا نمک لے لے گا۔ پھر نبی ﷺ نے انہیں "جرف مراد" کے مقام پر زمین کا ٹکڑا اور کھجوروں کا باغ الاٹ کر دیا۔ فرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ آج تک اسی طرح ہے، جو وہاں جاتا ہے (حسب ضرورت) نمک لے لیتا ہے۔

[٣٠٧٨]...... ثنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي جَمِيلٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ نَفَرًا اشْتَرَكُوا فِي زَرْعٍ، مِنْ أَحَدِهِمُ الْأَرْضُ، وَمِنَ الْآخَرِ الْفَدَّانُ، وَمِنَ الْآخَرِ الْعَمَلُ، وَمِنَ الْآخَرِ الْبَذْرُ، فَلَمَّا طَلَعَ الزَّرْعُ ارْتَفَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَلْغَى الْأَرْضَ وَجَعَلَ لِصَاحِبِ الْفَدَّانِ كُلَّ يَوْمٍ دِرْهَمًا، وَأَعْطَى الْعَامِلَ كُلَّ يَوْمٍ أَجْرًا، وَجَعَلَ الْغَلَّةَ كُلَّهَا لِصَاحِبِ الْبَذْرِ. قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ مَكْحُولًا، فَقَالَ: مَا يَسُرُّنِي بِهٰذَا الْحَدِيثِ وَصِيفٌ. هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَا يَصِحُّ، وَوَاصِلٌ هٰذَا ضَعِيفٌ. ❷

مجاہد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے زراعت میں حصہ داری کی۔ ان میں سے ایک کی زمین تھی، دوسرے کے آلات تھے، تیسرے نے کام کرنا تھا اور چوتھے کے ذمہ باقی اخراجات تھے۔ جب فصل تیار ہوگئی تو وہ یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے، تو آپ ﷺ نے زمین کا حصہ منسوخ کر دیا، آلات والے کو روزانہ کے حساب سے ایک درہم دیا، کام کرنے والے کو روزانہ کے حساب سے اُجرت دے دی اور تمام غلہ اخراجات اٹھانے والے کو دے دیا۔ میں نے اس روایت کو مکحول سے بیان کیا، تو انہوں نے کہا: اس حدیث کے بدلے مجھے نوکر بھی ملتا تو خوشی نہ ہوتی۔ یہ حدیث مرسل ہے اور صحیح نہیں ہے۔ اور واصل ضعیف راوی ہے۔

[٣٠٧٩]...... ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي عَبْدُ

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نہ (ابتداءً) نقصان پہنچایا جائے اور نہ بدلے میں کسی کا نقصان کیا جائے، جو کسی کو نقصان پہنچاتا ہے؛ اللہ تعالیٰ اس کو

❶ سنن أبي داود: ٣٠٦٤ ـ جامع الترمذي: ١٣٨٠ ـ سنن ابن ماجه: ٢٤٧٥ ـ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٥٧٦٤ ـ صحيح ابن حبان: ٤٤٩٩
❷ مصنف ابن أبي شيبة: ١٤/ ٥٥٠

الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ، مَنْ ضَارَّ ضَارَّهُ اللّٰهُ، وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ)). ❶

نقصان سے دوچار کردیتا ہے اور جو کسی کو مشقت میں ڈالتا ہے؛ اللہ تعالیٰ اس کو مشقت میں ڈال دیتا ہے۔

[۳۰۸۰]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا أَبُو بَدْرٍ عَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِ، وَنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا أَبُو خَالِدٍ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْقُرَشِيُّ، نا عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ صَاحِبُ الْكَرَابِيسِ، نا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ وَهْبٍ أَبُو وَهْبٍ، قَالَ: قَالَ لِي الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ: أَلَا أُقْرِئُكَ كِتَابًا كَتَبَهُ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَبْدًا أَوْ أَمَةً لَا دَاءَ وَلَا غَائِلَةَ وَلَا خِبْثَةَ، بَيْعَ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ)). وَقَالَ ابْنُ أَبِي الثَّلْجِ: فَأَخْرَجَ لِي كِتَابًا: ((هٰذَا مَا اشْتَرَى الْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدِ بْنِ هَوْذَةَ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اشْتَرٰى مِنْهُ عَبْدًا أَوْ أَمَةً)). شَكَّ عَبَّادُ بْنُ لَيْثٍ ((لَا دَاءَ بِهِ وَلَا خِبْثَةَ وَلَا غَائِلَةَ بَيْعَ الْمُسْلِمِ لِلْمُسْلِمِ)). ❷

عبدالمجید بن وہب ابو وہب بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے سیدنا عداء بن خالد بن ھوذہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں وہ تحریر نہ پڑھاؤں جو رسول اللہ ﷺ نے میرے لیے لکھی تھی؟ (وہ تحریر یہ ہے:) یہ اس کی دستاویز ہے جو عداء بن خالد بن ھوذہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے غلام یا لونڈی خریدی، جسے کوئی بیماری نہیں، کوئی بری عادت نہیں اور نہ یہ حرام کا مال ہے، یہ مسلمان کا مسلمان کے ساتھ سودا ہے۔ ابن ابی الثلج بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے مجھے ایک تحریر دکھائی کہ: یہ اس چیز کی دستاویز ہے جو عداء بن خالد بن ھوذہ نے محمد رسول اللہ ﷺ سے خریدی، انہوں نے آپ ﷺ سے ایک غلام یا لونڈی خریدی۔ عباد بن لیث کو (ان الفاظ میں) شک ہوا ہے: اس میں کوئی بیماری نہیں ہے، نہ یہ حرام کا مال ہے اور نہ ہی اس میں کوئی بری عادت ہے۔

[۳۰۸۱]...... ثنا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ السَّدُوسِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمَ أَبُو أَرْقَمَ الْكِنْدِيُّ، نا أَبُو الْجَارُودِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِذَا دَفَعَ مَالًا مُضَارَبَةً اشْتَرَطَ عَلَى صَاحِبِهِ أَنْ لَا يَسْلُكَ بِهِ بَحْرًا، وَلَا يَنْزِلَ بِهِ وَادِيًا، وَلَا يَشْتَرِيَ بِهِ ذَا كَبِدٍ رَطْبَةٍ، فَإِنْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ جب کسی کو مضاربت کے طور پر مال دیتے تھے تو اس پر یہ شرط عائد کرتے تھے کہ وہ اسے لے کر سمندری سفر نہیں کرے گا، اسے لے کر کسی وادی میں پڑاؤ نہیں کرے گا اور نہ ہی اس کے ذریعے کوئی جانور خریدے گا، اور اگر وہ ایسا کرے گا تو وہ ضامن ہوگا۔ پھر انہوں نے یہ شرط رسول اللہ ﷺ سے بیان کی تو آپ ﷺ نے اس کی اجازت دے دی۔

❶ المستدرك للحاكم: ۲/ ۵۷

❷ سنن ابن ماجه: ۲۲۵۱

فَعَلَهُ فَهُوَ ضَامِنٌ، فَرَفَعَ شَرْطَهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَجَازَهُ. أَبُو الْجَارُودِ ضَعِيفٌ. ❶

ابوالجارود ضعیف راوی ہے۔

[٣٠٨٢]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَحْرٍ الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، نا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّفَّارُ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ الْوَصَّافِيُّ، حَدَّثَنِي عَطِيَّةُ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: شَهِدْتُ جَنَازَةً فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَلَمَّا وُضِعَتْ سَأَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَعَلَيْهِ دَيْنٌ؟))، قَالُوا: نَعَمْ، فَعَدَلَ عَنْهَا وَقَالَ: ((صَلُّوا عَلَى صَاحِبِكُمْ))، فَلَمَّا رَآهُ عَلِيٌّ تَقَفَّى قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَرِءَ مِنْ دَيْنِهِ وَأَنَا ضَامِنٌ لِمَا عَلَيْهِ، فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ، فَقَالَ: ((يَا عَلِيُّ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا، فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا فَكَكْتَ رِهَانَ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ، لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقْضِي عَنْ أَخِيهِ دَيْنَهُ إِلَّا فَكَّ اللّٰهُ رِهَانَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِعَلِيٍّ خَاصَّةً؟ قَالَ: ((لِعَامَّةِ الْمُسْلِمِينَ)). ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک جنازے میں شریک ہوا جس میں رسول اللہ ﷺ بھی موجود تھے۔ جب جنازہ لاکر رکھ دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا اس کے ذمے کوئی قرض ہے؟ لوگوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ اس سے ایک طرف ہٹ گئے اور فرمایا: تم اپنے ساتھی کا جنازہ پڑھ لو۔ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ آپ ﷺ واپس مڑ چلے ہیں، تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ اپنے قرض سے بری ہے اور اس پر جتنا بھی قرض ہے اس (کی ادائیگی) کا میں ضامن ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور اس کا جنازہ پڑھا دیا، پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ تجھے بہتر بدلہ عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تیری گروی چیز بھی اسی طرح چھوڑ دے جس طرح تو نے اپنے مسلمان بھائی کی گروی رکھی ہوئی چیز چھڑائی ہے، جو بھی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کا قرض ادا کرتا ہے؛ اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی گروی رکھی ہوئی چیز کو چھوڑ دے گا (یعنی اسے نجات سے ہمکنار کرے گا)۔ انصار میں سے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ بات علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں بلکہ) تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے۔

[٣٠٨٣]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ كَزَّالٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَاتِمٍ الطَّوِيلُ، نا زَافِرٌ، ح وَنا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا أَبُو حَامِدٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَالِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَرَّاحِ، نا زَافِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْوَصَّافِيِّ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ،

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک جنازے میں شریک ہوئے، جب جنازہ رکھ دیا گیا تو کہا گیا: اس کے ذمے قرض ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ ایک طرف ہٹ گئے۔ یہ دیکھ کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں اس کے قرض (کی ادائیگی) کی ضمانت دیتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! اللہ تعالیٰ روزِ قیامت تیری گروی چیز بھی

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ١١١

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٧٣

قَالَ: شَهِدَ النَّبِيُّ ﷺ جِنَازَةً فَلَمَّا وُضِعَتْ، قِيلَ: عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَتَنَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنَا ضَامِنٌ لِدَيْنِهِ، قَالَ: ((فَكَّ اللّٰهُ عَنْكَ يَا عَلِيُّ رِهَانَكَ كَمَا فَكَكْتَ عَنْ أَخِيكَ الْمُسْلِمِ رِهَانَهُ))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لِعَلِيٍّ خَاصَّةً أَمْ لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً؟ قَالَ: ((لِلْمُؤْمِنِينَ عَامَّةً)).

اسی طرح چھوڑ دے جس طرح تو نے اپنے مسلمان بھائی کی گروی رکھی ہوئی چیز چھڑائی ہے۔ لوگوں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ (فضیلت) علی رضی اللہ عنہ کے لیے خاص ہے یا تمام مومنوں کے لیے عام ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمام مومنوں کے لیے عام ہے۔

[٣٠٨٤]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، نا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: مَاتَ رَجُلٌ فَغَسَّلْنَاهُ وَكَفَّنَّاهُ وَحَنَّطْنَاهُ وَوَضَعْنَاهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَيْثُ يُوضَعُ الْجَنَائِزُ عِنْدَ مَقَامِ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، ثُمَّ آذَنَّا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي الصَّلَاةِ عَلَيْهِ فَجَاءَ مَعَنَا، ثُمَّ خَطَّى ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعَلِيٍّ: ((عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا؟))، قَالُوا: نَعَمْ، دِينَارَانِ، فَتَخَلَّفَ، فَقَالَ لَهُ أَبُو قَتَادَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هُمَا عَلَيَّ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((هُمَا عَلَيْكَ وَفِي مَالِكَ، وَحَقُّ الرَّجُلِ عَلَيْكَ، وَالْمَيِّتُ مِنْهُمَا بَرِيءٌ))، فَقَالَ: نَعَمْ، فَصَلَّى عَلَيْهِ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا لَقِيَ أَبَا قَتَادَةَ، يَقُولُ: ((مَا صَنَعْتَ فِي الدِّينَارَيْنِ؟)) حَتَّى كَانَ آخِرُ ذَالِكَ، قَالَ: قَدْ قَضَيْتُهُمَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((الْآنَ حِينَ بَرَّدْتَ عَلَيْهِ جِلْدَهُ)). ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی فوت ہو گیا، ہم نے اسے غسل دیا، کفن پہنایا، اسے خوشبو لگائی اور اسے رسول اللہ ﷺ کے سامنے مقامِ جبرائیل کے پاس وہاں لا کر رکھ دیا جہاں جنازے رکھے جاتے تھے۔ پھر ہم نے اس کا جنازہ پڑھانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کو اطلاع کی تو آپ ہمارے ساتھ تشریف لائے۔ پھر کچھ چل کر (ہمارے پاس) آئے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا تمہارے ساتھی کے ذِمے کوئی قرض ہے؟ تو لوگوں نے کہا: جی ہاں، دو دینار قرض ہے۔ آپ ﷺ (اس کا جنازہ پڑھانے سے) پیچھے ہٹ گئے۔ تو ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ان دو دیناروں (کی ادائیگی) کا میں ذِمہ لیتا ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے: یہ دو دینار (اب) تجھ پر اور تمہارے مال میں (سے ادا کرنا) لازم ہو گئے ہیں، آدمی (جس نے قرض لینا ہے اس) کا حق تمہارے ذِمے ہے اور میت ان سے بری ہے۔ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے اس کا جنازہ پڑھایا۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے ملتے تو پوچھتے کہ تم نے دو دینار ادا کر دیے؟ یہاں تک کہ آخری مرتبہ جب آپ ﷺ نے پوچھا تو انہوں نے جواب دیا: اے اللہ کے رسول! میں نے وہ ادا کر دیے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم نے اس کی جلد کو ٹھنڈک پہنچائی ہے۔

[٣٠٨٥]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اللہ

❶ سنن أبي داود: ٣٣٤٣۔ سنن النسائي: ٤/ ٦٥۔ مسند أحمد: ١٤٥٣٦۔ صحيح ابن حبان: ٣٠٦٤۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤١٤٥

السُّوطِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَا عُبِدَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ فِقْهٍ فِي دِيْنٍ، وَلَفَقِيهٌ أَشَدُّ عَلَى الشَّيْطَانِ مِنْ أَلْفِ عَابِدٍ، وَلِكُلِّ شَيْءٍ عِمَادٌ، وَعِمَادُ هٰذَا الدِّينِ الْفِقْهُ)). فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَأَنْ أَجْلِسَ سَاعَةً فَأَفْقَهَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُحْيِيَ لَيْلَةً إِلَى الْغَدَاةِ. ❶

تعالیٰ کی عبادات میں سے کوئی بھی عمل دین میں فقاہت (حاصل کرنے سے) افضل نہیں ہے اور یقیناً ایک فقیہ شیطان پر ایک ہزار عبادت گزاروں سے گراں ہوتا ہے۔ ہر چیز کا ایک ستون ہوتا ہے اور اس دین کا ستون ''فقہ'' ہے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایک گھڑی بیٹھ کر (دین کی) سمجھ حاصل کرلوں تو یہ مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں صبح تک رات بھر (عبادت گزاری کے لیے) جاگتا رہوں۔

[٣٠٨٦]...... ثنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّي، نا الْهَيْثَمُ بْنُ مُوسَى، عَنِ ابْنِ التُّرْجُمَانِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأَنْبِيَاءُ قَادَةٌ، وَالْعُلَمَاءُ سَادَةٌ، وَمَجَالِسُهُمْ زِيَادَةٌ)). ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انبیاء قائدین ہوتے ہیں، علماء سردار ہوتے ہیں اور ان کی مجالس (علم وحکمت میں) اضافے کا باعث ہوتی ہیں۔

تمّ بحمد الله الجزء الثاني من سنن الدارقطني

❶ المعجم الأوسط للطبراني: ٦١٦٢

❷ المعجم الكبير للطبراني: ٨٥٥٣

# اِسلام اور جدید معاشی مسائل

اول تا ہشتم

اسلامی بنکاری اور دورِ حاضر میں اس کی عملی شکل

شیخ الاسلام جسٹس (ر) مولانا محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم

مکمل 8 جلد

ترتیب و تالیف

مولانا مفتی محمود احمد صاحب
دارالافتاء جامعہ اشرفیہ۔ لاہور

اِدارۂ اسلامیات

ہماری روزمرہ زندگی اور اس میں اُلجھنوں اور پریشانیوں کا حل قرآن وسنت میں پوشیدہ ہے۔ ہم افراط وتفریط سے بچتے ہوئے اسلام کی بیش بہا تعلیمات کے مطابق کس طرح اعتدال کی راہ اختیار کر سکتے ہیں؟ کس طرح ایک خوشگوار زندگی گزار سکتے ہیں جس میں دین ودنیا کی راحتیں میسر ہوں اور دل کا سکون نصیب ہو؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کے جواب ہر مسلمان ڈھونڈ رہا ہے۔ "اسلام اور ہماری زندگی" انہی سوالات کا جواب فراہم کرتی ہے۔

# اسلام اور ہماری زندگی

## مجموعہ خطبات وتحریرات

مکمل سیٹ

10 جلد

شیخ الاسلام جسٹس (ر) مولانا محمد تقی عثمانی دامت برکاتہم

ادارۂ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

★ ۱۴ دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور — فون ۳۷۳۲۴۴۱۲، فیکس ۳۷۳۲۲۷۸۵-۴۲-۹۲
★ ۱۹۰، انار کلی، لاہور، پاکستان — فون ۳۷۲۴۳۹۹۱، ۳۷۳۵۳۲۵۵
★ موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی — فون ۳۲۷۲۲۴۰۱

# بخاری شریف ﷺ مترجم عربی اردو

جدید حواشی کے ساتھ حدیث شریف کی مستند ترین کتاب

# الجامع الصحیح للامام البخاری

کامل سیٹ 3 جلد




تالیف

امیر المومنین فی الحدیث ابو عبداللہ محمد بن اسمٰعیل البخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ ۲۵۶ھ

ترجمہ و حواشی

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا ابو الفتح رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا سبحان محمود رحمۃ اللہ علیہ
حضرت مولانا قاری احمد رحمۃ اللہ علیہ

جدید تشریحی فوائد: حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب فاضل تخصص فی الافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی



ادارہ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

# مسند امام شافعیؒ

# مسند الشافعیؒ

ابو عبد اللہ محمد بن ادریس الشافعی رحمہ اللہ

امام معظم حضرت امام شافعیؒ کی روایت کردہ احادیث مبارکہ۔
ایک بیش قیمت کتاب سلیس اور خوبصورت اردو ترجمے اور تخریج احادیث
کے ساتھ پہلی بار اردو کے پیرہن میں طلباء اور علماء کیلئے نادر تحفہ

موضوعاتی ترتیب
امام سنجر بن عبد اللہ ناصری رحمہ اللہ

اردو ترجمہ
جناب حافظ فیض اللہ ناصر مدظلہم

ادارہ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

وما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

# جامع ترمذی

عربی - اُردُو

# الجامع الصحیح للامام الترمذی

## کامل سیٹ 2 جلد

احادیث مُبارکہ کی مشہور ترین کُتُب میں سے امام المحدثین امام ترمذیؒ رحمہ اللہ کا مجموعہ احادیث

مُستند ترجمے اور مُختصر تشریحات کے ساتھ

اعلیٰ اشاعتی معیار کے ساتھ پہلی بار

**امام الحدیث ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ الترمذی**

اُردو ترجمہ
مولانا حافظ حامد الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

حواشی
مولانا محمد عبداللہ صاحب زید مجدہم فاضل تخصص فی الافتاء
جامعہ دار العلوم کراتشی

ادارہ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

# اِدارۂ اسلامیات

پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

لاہور:
۱۴ دینا ناتھ مینشن مال روڈ، لاہور
فون 37324412 فیکس 92-42-37324785

کراچی:
موہن روڈ، چوک اُردو بازار، کراچی
فون 021-32722401

لاہور:
۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان
فون 042-37353255, 37243991

E-mail: idara.e.islamiat@gmail.com

# سُنن دارقطنی

٣

احادیثِ مُبارکہ کا عظیم مجمُوعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے

تخریج سے مزیّن سلیس و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں



تألیف امام ابُوالحسن علی بن عُمر الدّارقطنی رحمہ اللہ (م ٣٨٥ھ)

تخریج الشیخ شعیب الأرنؤوط حفظہ اللہ

ترجمہ حافظ فیض اللہ ناصر

# سُنن دارقطنی

احادیثِ مبارکہ کا عظیم مجموعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے

تخریج سے مزین سلیس و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں

## جلد سوم

www.KitaboSunnat.com

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی

# سُنن دارقطنی

## جلد سوم

احادیثِ مُبارکہ کا عظیم مجموعہ اُردو خواں حضرات کے استفادے کے لیے
تخریج سے مزین سلیس و شگفتہ ترجمے کے ساتھ پہلی بار اُردو کے پیرہن میں

تألیف امام ابُوالحسن علی بن عُمر الدارقطنیؒ (۳۸۵ھ)
تخریج الشیخ شعیب الارنووط حفظہ اللہ
ترجمہ حافظ فیض اللہ ناصر

ادارۂ اسلامیات
لاہور - کراچی
پاکستان

# سُنن دارقطنی ؒ

## جلد سوم

اشاعت اول

ذوالحجہ ۱۴۳۶ھ — ستمبر ۲۰۱۵ء

ادارۂ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

۱۴- دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور فون ۳۷۳۲۴۴۱۲ فیکس ۳۷۳۲۴۷۸۵-۴۲-۹۲+

۱۹۰- انارکلی، لاہور- پاکستان ......فون ۳۷۲۴۳۹۹۱-۳۷۳۵۳۲۵۵

موہن روڈ، چوک اردو بازار، کراچی- پاکستان.....فون ۳۲۷۲۲۴۰۱

ملنے کے پتے

ادارۃ المعارف، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

مکتبہ دار العلوم، جامعہ دار العلوم، کورنگی، کراچی نمبر۱۴

دار الاشاعت، اردو بازار، کراچی نمبر۱

ادارۃ القرآن والعلوم، اردو بازار، کراچی

بیت القرآن، اردو بازار، کراچی نمبر۱

بیت العلوم، نابھہ روڈ، لاہور

# فہرست مضامین

## حدود اور دیتوں کے مسائل

حدود اور دیتوں کے احکام کا بیان ............ 7

## نکاح کے مسائل

نکاح کے احکام کا بیان ............ 137
حق مہر کا بیان ............ 164

## طلاق، خلع اور ایلاء کے مسائل

طلاق، خُلع اور ایلاء وغیرہ کے احکام کا بیان ............ 241

## وراثت کے مسائل

وراثت کے احکام کا بیان ............ 291

## جہاد کے مسائل

جہاد وغزوات کا بیان ............ 320
وراثت کے بقیہ احکام کا بیان ............ 333

## مکاتب غلام کے مسائل

مکاتب غلام اور مکاتبت کے احکام کا بیان ............ 335

## نادر اور کم یاب مسائل

ان مسائل کا بیان جو نادر اور کم یاب ہیں ............ 350

## وصیتوں کے مسائل

وصیتوں کے بارے میں احکام ............ 355

## وکالت کے مسائل


❀ کسی کو اپنا وکیل بنانے کا بیان ........ 361

❀ خبرِ واحد عمل کو واجب کر دیتی ہے ........ 361


## نذروں کے مسائل


❀ نذر ماننے کا بیان اور نذروں کے احکام ........ 365


## رضاعت کے مسائل


❀ بچے کو دودھ پلانے کے احکام ........ 378


## راہِ خدا میں وقف کرنے کے مسائل


❀ اللہ کی راہ میں کوئی چیز وقف کرنے کے احکام ........ 391

❀ کس طرح کوئی چیز وقف کی جائے گی؟ ........ 394

❀ اس جائیداد کے وقف کا بیان جو مشترک ہو اور تقسیم نہ ہوئی ہو ........ 402

❀ مساجد اور کنویں وغیرہ کے وقف کا بیان ........ 405


## فیصلوں کے متعلق مسائل


❀ قضاء اور احکام وغیرہ کا بیان ........ 418

❀ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام خط! ........ 422

❀ اس عورت کا بیان جسے مُرتد ہونے پر قتل کر دیا جائے ........ 432


## مشروبات وغیرہ کے مسائل


❀ مشروبات کے متعلق احکام ........ 467

❀ شراب سے سرکہ بنانے کا بیان ........ 491

❀ شکار، ذبیحوں اور ماکولات وغیرہ کے احکام ........ 492


## گھوڑ دوڑ کا بیان


❀ گھوڑ دوڑ کا بیان اور اس بارے میں نبی ﷺ سے جو کچھ مروی ہے ........ 522

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كتاب الحدود والديات

# حدوداور دیتوں کے مسائل

## بَابُ أَحْكَامِ الْحُدُودِ وَالدِّيَاتِ

## حدوداور دیتوں کے احکام کا بیان

[٣٠٨٧]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَهْدِيٍّ الْحَافِظُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ، نا أَبُو مُوسَى، نا عَامِرٌ، ح وَنا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ، نا أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((لَا يَحِلُّ قَتْلُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ إِلَّا فِي ثَلَاثِ خِصَالٍ: زَانٍ مُحْصَنٍ فَيُرْجَمُ، وَرَجُلٍ يَقْتُلُ مُتَعَمِّدًا فَيُقْتَلُ بِهِ، وَرَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَيُقْتَلُ، أَوْ يُصْلَبُ، أَوْ يُنْفَى مِنَ الْأَرْضِ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین صورتوں کے سوا کسی مسلمان کو قتل کرنا جائز نہیں ہے: (۱) وہ شادی شدہ شخص جو زنا کرے؛ اسے رجم کیا جائے گا (۲) جو شخص عمداً کسی کو قتل کرے تو بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا، اور (۳) جو شخص اسلام سے خارج ہو کر اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کرنے لگے تو اسے قتل کیا جائے گا، یا سولی چڑھا دیا جائے، یا جلاوطن کر دیا جائے۔

[٣٠٨٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو حُذَيْفَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْعَوَقِيُّ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. قَالَ النَّيْسَابُورِيُّ: قُلْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى: إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ؟ قَالَ: لَا.

امام ابوبکر نیشاپوری بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن یحییٰ سے پوچھا: ابراہیم بن طہمان کی حدیث سے حجت پکڑی جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

❶ سنن أبي داود: ٤٣٥٣۔ سنن النسائي: ٧/ ١٠١۔ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١٨٠٠، ١٨٠١

[٣٠٨٩]...... نـا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو إِسْحَاقَ الطَّالْقَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ، يَقُولُ: كَانَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ ثَبْتًا فِي الْحَدِيثِ.

ابواسحاق طالقانی کہتے ہیں کہ میں نے امام عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: ابراہیم بن طہمان فنِ حدیث میں ثبت (ثقہ ومعتبر) ہیں۔

[٣٠٩٠]...... نـا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ، نا أَبُو مُوسَى، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ لَا يَحِلُّ دَمُ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا ثَلَاثَةَ نَفَرٍ: التَّارِكُ لِلْإِسْلَامِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ. ❶

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! ایسے کسی مسلمان کا قتل جائز نہیں ہے جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، سوائے تین آدمیوں کے: (۱) دینِ اسلام کو ترک کر کے اجتماعیت سے الگ ہو جانے والا (۲) شادی شدہ زانی (۳) قتل کے قصاص میں قتل کرنا۔

[٣٠٩١]...... قَالَ الْأَعْمَشُ: فَحَدَّثْتُ بِهِ إِبْرَاهِيمَ، فَحَدَّثَنِي عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهِ. ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٠٩٢]...... نـا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي عُثْمَانَ الطَّيَالِسِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَرْعَرَةَ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ)). ❸

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مسلمان کا قتل جائز نہیں ہے۔

[٣٠٩٣]...... قَالَ الْأَعْمَشُ: فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: حَدَّثَنِيهِ الْأَسْوَدُ، عَنْ عَائِشَةَ. ❹

اعمش کہتے ہیں کہ میں نے ابراہیم رحمہ اللہ سے اس حدیث کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے یہ حدیث اسود نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی۔

---

❶ صحيح البخاري: ٦٨٧٨ـ صحيح مسلم: ١٦٧٦ـ سنن أبي داود: ٤٣٥٢ـ جامع الترمذي: ١٤٠٢ـ سنن النسائي: ٧/ ٩٠ـ سنن ابن ماجه: ٢٥٣٤ـ مسند أحمد: ٣٦٢١، ٤٠٦٥، ٤٢٤٥، ٤٤٢٩ـ صحيح ابن حبان: ٤٤٠٧، ٤٤٠٨ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ١٨٠٤، ١٨٠٦، ١٨٠٧

❷ صحيح مسلم: ١٦٧٦

❸ سلف برقم: ٣٠٩٠

❹ سلف برقم: ٣٠٩١

[٣٠٩٤]..... قَالَ: وَنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ الْأَوَّلِ. قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: أَسْنَدَ هٰذَيْنِ الْحَدِيثَيْنِ جَمِيعًا حَدِيثُ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَحَدِيثُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے نبی ﷺ سے عبداللہ بن مروہ سے مروی سابقہ حدیث کے مثل ہے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی مسروق کی حدیث اور اسود سے مروی ابراہیم کی حدیث دونوں حدیثیں مسند ہیں۔

[٣٠٩٥]..... نا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ، نا أَبُو مُوسٰى، نا أَبُو عَامِرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: رَجُلٌ قَتَلَ فَيُقْتَلُ بِهٖ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ، أَوْ قَالَ: ((الْخَارِجُ مِنَ الْجَمَاعَةِ)) مَوْقُوفٌ.

مسروق رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تین صورتوں کے سوا اس امت کے کسی مسلمان کا قتل جائز نہیں ہے: (١) جو شخص کسی کو قتل کرے تو بدلے میں اسے قتل کیا جائے گا (٢) شادی شدہ زانی اور (٣) اجتماعیت سے الگ ہو جانے والا (یا راوی نے کہا) جماعت سے خارج ہو جانے والا۔ یہ حدیث موقوف ہے۔

[٣٠٩٦]..... نا ابْنُ الْجُنَيْدِ، نا يُوسُفُ، نا جَرِيرٌ، ح وَنا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ، مَوْقُوفٌ. ❶

مذکورہ سند کے ساتھ بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح موقوفاً مروی ہے۔

[٣٠٩٧]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، ح وَنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ الشَّامِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((ادْرَئُوا الْحُدُودَ مَا اسْتَطَعْتُمْ عَنِ الْمُسْلِمِينَ، فَإِنْ وَجَدْتُمْ لِلْمُسْلِمِ مَخْرَجًا فَخَلُّوا سَبِيلَهُ، فَإِنَّ الْإِمَامَ لَأَنْ يُخْطِءَ فِي الْعَفْوِ، خَيْرٌ لَهُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک ہو سکے مسلمانوں کو حدود سے بچاؤ، اگر تم کسی مسلمان کے لیے نکلنے کی راہ پاؤ تو اس کا راستہ چھوڑ دو، کیونکہ امام کا معاف کرنے میں غلطی کر جانا؛ سزا دینے میں غلطی کرنے سے بہتر ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢٥٤٧٥۔صحيح ابن حبان: ٤٤٠٧۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ١٨٠٥

مِنْ أَنْ يُخْطِءَ فِي الْعُقُوبَةِ)). ❶

[٣٠٩٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ مُخْتَارٍ التَّمَّارِ، عَنْ أَبِي مَطَرٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((ادْرَءُوا الْحُدُودَ)). ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: (جہاں تک ممکن ہو مسلمانوں کو) حدود سے بچاؤ۔

[٣٠٩٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَيْلَانَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، قَالُوا: إِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ الْحَدُّ فَادْرَأْهُ مَا اسْتَطَعْتَ.

سیدنا عبداللہ بن مسعود، سیدنا معاذ بن جبل اور سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں: جب تم پر حد مشتبہ ہو جائے تو جہاں تک ہو سکے حد کو (نافذ کرنے سے) بچاؤ۔

[٣١٠٠]...... نا ابْنُ غَيْلَانَ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رُفِعَ إِلَيْهِ رَجُلٌ وَقَعَ عَلَى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَلَمْ يَحُدَّهُ. ❸

سیدنا سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی کا مقدمہ لایا گیا جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے بدکاری کی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر حد نہیں لگائی۔

[٣١٠١]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ، نا عَبَّاسٌ التَّرْقُفِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ، نا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ النَّصْرِيُّ، عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ، أَوْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ، أَوْ يُنْشَدَ فِيهِ الشِّعْرُ. ❹

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے سے، اس میں حدود نافذ کرنے سے اور وہاں شعر گوئی سے منع فرمایا۔

[٣١٠٢]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، نا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُهَاجِرِ، سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ عَنْ زُفَرَ

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قصاص لینے سے یا مسجد میں حدود کے نفاذ سے منع فرمایا۔

---

❶ جامع الترمذي: ١٤٢٤ ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٨٤

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٣٨

❸ مسند أحمد: ١٥٩١١، ٢٠٠٦٠ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣/ ١٤٤

❹ مسند أحمد: ١٥٥٨٠

بْنِ وَثِيمَةَ بْنِ مَالِكِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُسْتَقَادَ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ تُقَامَ فِيهِ الْحُدُودُ. ❶

[٣١٠٣]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيُّ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَكِّيِّ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُسْتَقَادُ فِيهَا)).

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں حدود نافذ نہ کی جائیں اور نہ ہی مساجد میں قصاص لیا جائے۔

[٣١٠٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَوِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، أَوْ كِلَاهُمَا، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ، فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى﴾ الْآيَةَ، ﴿فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾، قَالَ: وَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ فِي الْعَمْدِ الدِّيَةَ، ﴿فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ يُتْبِعُ الطَّالِبُ بِالْمَعْرُوفِ، وَيُؤَدِّي إِلَيْهِ الْمَطْلُوبُ بِإِحْسَانٍ ﴿ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ مِمَّا كُتِبَ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وأنا بِهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ❷

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بنی اسرائیل کے لیے صرف قصاص تھا، دیت نہیں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لیے فرمایا: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ ''تم پر مقتولوں میں قصاص لینا فرض کر دیا گیا ہے، آزاد کے بدلے میں آزاد، غلام کے بدلے میں غلام اور عورت کے بدلے میں عورت کو (قتل کیا جائے گا) لیکن جسے اس (مقتول) کے بھائی کی طرف سے کچھ بھی معاف کر دیا جائے (تو اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا)۔'' سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: معافی یہ ہے کہ قتل عمد (یعنی جان بوجھ کر قتل کرنے) میں دیت وصول کر لے۔ اور ﴿فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ''معروف طریقے سے پیچھا کرنا'' سے مراد یہ ہے کہ وصول کرنے والا اچھے طریقے سے مطالبہ کرے اور ادائیگی کرنے والا اچھے انداز سے ادائیگی کرے۔ ﴿ذٰلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ ''یہ تمہارے رب کی طرف سے ایک قسم کی آسانی اور مہربانی ہے'' اس بات میں جو تم سے پہلے لوگوں

❶ سنن أبي داود: ٤٤٩٠۔ جامع الترمذي: ١٤٠١۔ سنن ابن ماجه: ٢٥٩٩۔ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٧٨۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٣٢٨۔ مسند البزار: ١٥٦٥

❷ صحيح البخاري: ٤٤٩٨۔ سنن النسائي: ٨/ ٣٦۔ صحيح ابن حبان: ٦٠١٠

پر فرض کی گئی تھی۔

عبدالرزاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ ہمیں یہ حدیث ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے بیان کی، انہوں نے مجاہد رحمہ اللہ سے روایت کی اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

[۳۱۰۵]...... حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ، نا فَهْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ الْآبِقِ إِذَا سَرَقَ قَطْعٌ، وَلَا عَلَى الذِّمِّيِّ)). لَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ فَهْدٍ، وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بھاگنے والا غلام جب چوری کرے تو اس پر ہاتھ کاٹنے کا حکم لاگو نہیں ہوگا اور (اسی طرح) ذِمی شخص پر بھی ہاتھ کاٹنے کا حکم لاگو نہیں ہوگا۔

فہد کے سوا کسی نے اس حدیث کو مرفوعاً روایت نہیں کیا، تاہم اس کا موقوف ہونا صحیح ہے۔

[۳۱۰۶]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَمَعْمَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَا نَرَى عَلَى عَبْدٍ آبِقٍ يَسْرِقُ قَطْعًا. ❷

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: بھاگ جانے والا غلام چوری کرے تو ہمارے خیال میں اس پر ہاتھ کاٹنے کا حکم لاگو نہیں ہوگا۔

[۳۱۰۷]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَاضِي خُوارَزْمَ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى عَلَى الْعَبْدِ حَدًّا، وَلَا عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصَارَى حَدًّا.

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما غلام پر اور یہودی وعیسائی ذِمی شخص پر حد لگانے کی رائے نہیں رکھتے تھے۔

[۳۱۰۸]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ مِنْ كِتَابِهِ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ النُّعْمَانِ، نا أَبُو عَاصِمٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ وَلَا عَلَى أَهْلِ الْكِتَابِ حُدُودٌ)). الَّذِي قَبْلَهُ مَوْقُوفٌ أَصَحُّ مِنْ هَذَا، وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: غلام پر اور اہل کتاب (ذمی) پر حدود کا نفاذ نہیں ہوگا۔

اس سے پہلی موقوف روایت اس سے زیادہ صحیح ہے، واللہ اعلم۔

❶ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٨٢

❷ الموطأ: ١٨٠٥

[٣١٠٩] ..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمِصِّيصِيُّ بِكَفْرِبَيَّا، نا عَامِرُ بْنُ سَيَّارٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ)). سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ مَتْرُوكٌ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قصاص صرف تلوار کے ساتھ ہوگا۔

اس حدیث کی سند میں مذکور راوی سلیمان بن اسلم متروک ہے۔

[٣١١٠] ..... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَزِيدَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ سِنِينَ، نا خَالِدُ بْنُ مِرْدَاسٍ، نا مُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا قَوَدَ إِلَّا بِحَدِيدَةٍ، وَلَا قَوَدَ فِي النَّفْسِ وَغَيْرِهَا إِلَّا بِحَدِيدَةٍ)). مُعَلَّى بْنُ هِلَالٍ مَتْرُوكٌ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قصاص صرف تلوار کے ساتھ ہوگا، قتل کا قصاص اور اس کے علاوہ کوئی اور قصاص تلوار کے ذریعے ہی ہوگا۔

معلّٰی بن ہلال متروک راوی ہے۔

[٣١١١] ..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَسَدٍ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ الْقَاضِي، نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا بَقِيَّةُ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قصاص صرف تلوار کے ذریعے ہوگا۔

[٣١١٢] ..... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصُّغْدِيُّ، نا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، نا بَقِيَّةُ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ أَبِي الْمُخَارِقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا قَوَدَ إِلَّا بِسِلَاحٍ)). ❸

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قصاص صرف اسلحہ (تلوار) کے ذریعے ہوگا۔

[٣١١٣] ..... قَالَ: وَنا بَقِيَّةُ، عَنْ أَبِي مُعَاذٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ. أَبُو مُعَاذٍ هُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ هُوَ مَتْرُوكٌ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ ابو معاذ سے مراد سلیمان بن ارقم ہے اور وہ متروک ہے۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ٢٦٦٧ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٦٢

❷ سلف برقم: ٣١٠٩

❸ المعجم الكبير للطبراني: ١٠/ ١٠٠٤٤

[٣١١٤]..... نا الْقَاضِي أَبُو طَاهِرٍ، نا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَبْدُوسَ، نا الْقَوَارِيرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا طَعَنَ رَجُلًا بِقَرْنٍ فِي رُكْبَتِهِ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقِدْنِي، قَالَ: ((حَتَّى تَبْرَأَ))، ثُمَّ جَاءَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَقِدْنِي، فَأَقَادَهُ، ثُمَّ جَاءَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَرَجْتُ، قَالَ: ((قَدْ نَهَيْتُكَ فَعَصَيْتَنِي فَأَبْعَدَكَ اللّٰهُ وَبَطَلَ عَرَجُكَ))، ثُمَّ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُقْتَصَّ مِنْ جُرْحٍ حَتَّى يَبْرَأَ صَاحِبُهُ. ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے گھٹنے پر سینگ مار دیا۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے بدلہ دلائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو تندرست ہو جائے (تب آنا)۔ وہ شخص دوبارہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: مجھے بدلہ دلائیے۔ تو آپ ﷺ نے اسے بدلہ دلا دیا۔ پھر وہ آپ کے پاس آیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں لنگڑا ہو گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تجھے منع کیا تھا لیکن تو نے میری بات نہیں مانی، اللہ نے تجھے دُور کر دیا اور اب تیرا لنگڑا پن رائیگاں ہے (یعنی اب تمہیں اس کا بدلہ نہیں ملے گا، کیونکہ تم اپنا قصاص پہلے لے چکے ہو)۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے زخمی کے تندرست ہونے سے پہلے اس کے زخم کا بدلہ لینے سے منع فرما دیا۔

[٣١١٥]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، نا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُمَوِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَعُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ، وَيَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلًا جُرِحَ فَأَرَادَ أَنْ يَسْتَقِيدَ فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُسْتَقَادَ مِنَ الْجَارِحِ حَتَّى يَبْرَأَ الْمَجْرُوحُ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی زخمی ہو گیا، اس نے زخم پہنچانے والے شخص سے بدلہ لینا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے زخمی کے تندرست ہونے تک زخم پہنچانے والے سے بدلہ لینے سے منع فرما دیا (تاکہ اس کی چوٹ کی نوعیت خوب واضح ہو جائے کہ کس قدر سخت ہے؟ اور پھر اسی کے مطابق قصاص دلایا جا سکے)۔

[٣١١٦]..... ثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ نَجِيحٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، نا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدٍ، بِهٰذَا وَقَالَ: أَنْ يُمَثَّلَ مِنَ الْجَارِحِ.

مذکورہ سند کے ساتھ بھی یہی حدیث مروی ہے اور اس میں راوی نے (أَنْ يُسْتَقَادَ مِنَ الْجَارِحِ کی بجائے) أَنْ يُمَثَّلَ مِنَ الْجَارِحِ کے الفاظ بیان کیے۔

[٣١١٧]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُوسَ بْنِ كَامِلٍ، نا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا: نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کے گھٹنے میں سینگ چبھو دیا، وہ بدلہ لینے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اسے کہا گیا: جب تم تندرست ہو جاؤ تو

❶ مسند أحمد: ٧٠٣٤

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ٣٦٩۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٦٦

أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلًا طَعَنَ رَجُلًا بِقَرْنٍ فِي رُكْبَتِهِ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَقِيدُ، فَقِيلَ لَهُ: حَتَّى تَبْرَأَ، فَأَبَى وَعَجَّلَ فَاسْتَقَادَ، قَالَ: فَعَنِتَتْ رِجْلُهُ وَبَرِءَتْ رِجْلُ الْمُسْتَقَادِ مِنْهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: ((لَيْسَ لَكَ شَيْءٌ إِنَّكَ أَبَيْتَ)). قَالَ أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عُبْدُوسَ: مَا جَاءَ بِهٰذَا إِلَّا أَبُو بَكْرٍ، وَعُثْمَانُ. قَالَ الشَّيْخُ: أَخْطَأَ فِيهِ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ، وَخَالَفَهُمَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَغَيْرُهُ، عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرٍو مُرْسَلًا، وَكَذَالِكَ قَالَ أَصْحَابُ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْهُ، وَهُوَ الْمَحْفُوظُ مُرْسَلًا.

بدلہ لے لینا۔ اس نے انکار کیا اور فوراً بدلہ چاہا، تو آپ ﷺ نے اسے بدلہ دِلا دیا۔ اس کی ٹانگ خراب ہوگئی اور جس سے بدلہ لیا تھا، اس کی ٹانگ ٹھیک ہوگئی۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: تیرے لیے کچھ نہیں ہے، تو نے بات ماننے سے انکار کر دیا تھا۔

ابواحمد بن عبدوس فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس طرح صرف ابو بکر اور عثمان بیان کرتے ہیں۔ ابوشیبہ کے دونوں بیٹوں نے اسے روایت کرنے میں غلطی کی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ اور دیگر احباب نے ان کے خلاف بیان کیا اور انہوں نے ابن علیہ اور ایوب کے واسطے سے ایوب سے مرسل روایت کی ہے۔ عمرو بن دینار کے شاگردوں نے بھی ان سے ایسے ہی روایت کیا ہے اور اس کا مرسل ہونا ہی صحیح ہے۔

[٣١١٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلاف سند کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٣١١٩]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ: أَخْبَرَهُمْ أَنَّ رَجُلًا طَعَنَ رَجُلًا بِقَرْنٍ فِي رِجْلِهِ، فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: أَقِدْنِي، قَالَ: ((حَتَّى تَبْرَأَ))، قَالَ: أَقِدْنِي، قَالَ: ((حَتَّى تَبْرَأَ))، قَالَ: أَقِدْنِي، فَأَقَادَهُ، ثُمَّ عُرِجَ فَجَاءَ الْمُسْتَقِيدُ، فَقَالَ: حَقِّي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا حَقَّ لَكَ)). ❶

محمد بن طلحہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کی ٹانگ میں سینگ چبھو دیا۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: مجھے بدلہ دلا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو تندرست ہو جائے (تب آنا)۔ اس نے کہا: مجھے بدلہ دلا دیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو تندرست ہو جائے (تب آنا)۔ اس نے کہا: مجھے (ابھی) بدلہ دِلا دیجئے۔ آپ ﷺ نے اسے بدلہ دِلا دیا۔ پھر وہ بدلہ لینے والا شخص لنگڑا ہو گیا اور آ کر کہنے لگا: مجھے میرا حق چاہیے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: (اب) تیرا کوئی حق نہیں ہے۔

[١/٣١٢٠]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کی مثل مروی ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٦٦

[٢/٣١٢٠]...... وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَبْعَدَكَ اللّٰهُ أَنْتَ عَجَّلْتَ)).

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے جلد بازی سے کام لیا، اللہ تعالیٰ نے تجھے (اپنی رحمت سے) دور کر دیا۔

[٣١٢١]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْرَقِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذَالِكَ أَنْ يُقْتَصَّ مِنَ الْجِرَاحِ حَتَّى يَنْتَهِيَ. ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: اس کے بعد نبی ﷺ نے زخموں کے ٹھیک ہو جانے سے پہلے ان کا بدلہ لینے سے منع فرما دیا۔

[٣١٢٢]...... ثنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ، نا هَانِءُ بْنُ يَحْيَى، نا يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَسْتَأْنِي بِالْجِرَاحَاتِ سَنَةً)). يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيفٌ مَتْرُوكٌ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زخموں کے بدلے میں سال کی مہلت دی جائے۔
یزید بن عیاض ضعیف و متروک راوی ہے۔

[٣١٢٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، نا ابْنُ أَبِي نُعْمٍ، نا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ نَبِيُّ التَّوْبَةِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ قَذَفَ عَبْدَهُ بِحَدٍّ أُقِيمَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَذَالِكَ)). ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی توبہ ابو القاسم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے غلام پر کوئی تہمت لگا کر سزا دی تو روزِ قیامت اس پر وہ حد قائم کی جائے گی، سوائے اس صورت کے کہ اس کا غلام واقعی ویسا ہو (جیسا اس کے مالک نے الزام لگایا ہو)۔

[٣١٢٤]...... نا الشَّافِعِيُّ، نا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا مُسَدَّدٌ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، بِهٰذَا. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، عَنْ مُسَدَّدٍ، عَنْ يَحْيَى، وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ حُفَّاظٌ. ❹

مذکورہ سند کے ساتھ اس حدیث کو امام بخاری رحمہ اللہ نے نقل کیا ہے اور اس کے تمام رُواۃ ثقہ اور حفاظ حدیث ہیں۔

[٣١٢٥]...... نا ابْنُ أَبِي الثَّلْجِ، نا جَدِّي، أَبُو الْجَوَّابِ، نا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، نا فُضَيْلُ بْنُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی توبہ ابو القاسم ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے اپنے غلام پر زنا کی تہمت لگائی

❶ سلف برقم: ٣١١٤
❷ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٨/ ٦٧
❸ صحیح البخاری: ٦٨٥٨۔السنن الکبرٰی للنسائی: ٧٣١٢۔مسند أحمد: ٩٥٦٧۔مصنف عبد الرزاق: ١٣٧٩٩
❹ صحیح البخاری: ٦٨٥٨

غَزْوَان، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ نَبِيَّ التَّوْبَةِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ قَذَفَ عَبْدَهُ بِزِنًا ثُمَّ لَمْ يَتُبْ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)). ❶

اور پھر توبہ نہیں کی، تو روزِ قیامت اس پر حد قائم کی جائے گی۔

[٣١٢٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْبَزَّارُ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا يَعْقُوبُ بْنُ يُوسُفَ الْقَزْوِينِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ سَابِقٍ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ: ((أَنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَذَفَ عَبْدَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا يَقُولُ، جُلِدَ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے ابو القاسم ﷺ نے بیان فرمایا کہ جب آدمی اپنے غلام پر ایسی تہمت الزام لگائے کہ جس سے وہ بری ہو (یعنی وہ اس جرم کا مرتکب نہ ہو) تو روزِ قیامت اس (تہمت لگانے والے) شخص پر حد قائم کی جائے گی۔

[٣١٢٧]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مُوسَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ، نا بَقِيَّةُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا قَوَدَ فِي شَلَلٍ وَلَا عَرَجٍ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (جسم کا کوئی عضو) شل ہونے اور لنگڑا ہونے میں قصاص نہیں ہے۔

[٣١٢٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقْطِينِيُّ، نا رَجُلٌ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ الْفَاخُورِيُّ، نا ضَمْرَةُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((عَقْلُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى تَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت کی دیت مرد کی دیت کے مثل ہے، یہاں تک کہ وہ اپنی دیت کا ایک تہائی وصول کر لے۔

[٣١٢٩]...... نا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا عَبَّاسٌ الدُّورِيُّ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ الْأَسْكَافِيُّ، قَالَا: نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ الصَّائِغُ، قَالَا: نا يَحْيَى

بریدہ بیان کرتے ہیں کہ ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیجیے۔ نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! لوٹ جاؤ، اللہ تعالیٰ سے (اپنے گناہ کی) بخشش مانگو اور اس کی

❶ سلف برقم: ٣١٢٣

❷ سنن النسائي: ٨/ ٤٤

بْنُ يَعْلَى بْنِ الْحَارِثِ الْمُحَارِبِيُّ، نا أَبِي، عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَامِعٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي))، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ إِلَيْهِ))، قَالَ: فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ جَاءَ، فَقَالَ: ((يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي))، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِثْلَ ذَالِكَ، حَتّٰى إِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ، قَالَ لَهُ: ((مِمَّا أُطَهِّرُكَ))، قَالَ: مِنَ الزِّنَا، فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ ((أَبِهِ جُنُونٌ؟))، فَأُخْبِرَ أَنَّهُ لَيْسَ بِمَجْنُونٍ، فَقَالَ: ((أَشَرِبَ خَمْرًا؟))، فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْهَكَهُ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيحَ خَمْرٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَثَيِّبٌ أَنْتَ؟))، قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ، فَكَانَ النَّاسُ فِيهِ فِرْقَتَيْنِ، تَقُولُ فِرْقَةٌ: لَقَدْ هَلَكَ مَاعِزٌ عَلَى أَسْوَأِ عَمَلِهِ، لَقَدْ أَحَاطَتْ بِهِ خَطِيئَتُهُ، وَقَائِلٌ يَقُولُ: أَتَوْبَةٌ أَفْضَلُ مِنْ تَوْبَةِ مَاعِزٍ أَنْ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ فِي يَدِهِ، فَقَالَ: اقْتُلْنِي بِالْحِجَارَةِ، قَالَ: فَلَبِثُوا عَلٰى ذَالِكَ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، ثُمَّ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُمْ جُلُوسٌ فَسَلَّمَ ثُمَّ جَلَسَ، ثُمَّ قَالَ: ((اسْتَغْفِرُوا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ))، فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللّٰهُ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ أُمَّةٍ لَوَسِعَتْهَا))، قَالَ: ثُمَّ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ غَامِدٍ مِنَ الْأَزْدِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ طَهِّرْنِي، قَالَ: وَيْحَكِ ارْجِعِي فَاسْتَغْفِرِي اللّٰهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: تُرِيدُ أَنْ تَرْدُدَنِي كَمَا رَدَدْتَ مَاعِزَ بْنَ مَالِكٍ؟ قَالَ: ((وَمَا ذَاكِ))، قَالَتْ: إِنَّهَا حُبْلَى مِنَ الزِّنَا، قَالَ: ((أَثَيِّبٌ أَنْتِ؟))، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((إِذًا لَا نَرْجُمُكِ حَتّٰى تَضَعِي مَا فِي بَطْنِكِ))،

بارگاہ میں توبہ کرو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ واپس چلے گئے اور تھوڑی دیر بعد پھر آ گئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیجیے۔ نبی ﷺ نے ان سے (اس بار بھی) وہی بات کہی۔ یہاں تک کہ جب وہ چوتھی مرتبہ آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے کس چیز سے پاک کروں؟ انہوں نے عرض کیا: زنا سے۔ تو نبی ﷺ نے پوچھا: کیا یہ پاگل ہے؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا کہ یہ پاگل نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس نے شراب پی رکھی ہے؟ ایک آدمی نے اُٹھ کر اس کا منہ سونگھا، مگر اسے اس سے شراب کی بو نہیں آئی۔ پھر نبی ﷺ نے (ان سے) پوچھا: کیا تم شادی شدہ ہو؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے ان کے متعلق (رجم کا) حکم صادر فرمایا تو انہیں رجم کر دیا گیا۔ لوگ ماعز کے بارے میں دو رائے میں بٹ گئے، ایک گروہ کہتا تھا کہ ماعز انتہائی بری موت مرا ہے، اس کے گناہ نے اسے ہلاک کر ڈالا، جبکہ کچھ لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ کیا ماعز سے افضل بھی توبہ کسی کی ہو گی؟ (کیونکہ) ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتا ہے اور اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے کر کہتا ہے: مجھے پتھر مار کر ہلاک کر دیجیے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگ دو تین دن اسی کیفیت میں رہے۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے، لوگ بیٹھے ہوئے تھے، تو آپ ﷺ نے سلام کہا اور بیٹھ گئے، پھر فرمایا: ماعز بن مالک کی بخشش کی دعا کرو۔ لوگوں نے دعا کی: اللہ تعالیٰ ماعز بن مالک کی بخشش فرمائے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر اسے پوری اُمت میں بانٹ دیا جائے تو ان (سب کی مغفرت) کے لیے کافی ہو جائے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پھر آپ ﷺ کی خدمت میں ازد قبیلہ کی غامدیہ حاضر ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کر دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھ پر افسوس ہے! لوٹ جاؤ، اللہ سے معافی مانگو اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ اس نے کہا: آپ مجھے بھی واپس بھیج دینا چاہتے ہیں جیسے ماعز بن مالک کو واپس

قَالَ: فَكَفَلَهَا رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ حَتَّى وَضَعَتْ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِيَّةُ))، فَقَالَ: ((إِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِيرًا لَيْسَ لَهُ مَنْ يُرْضِعُهُ))، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: ((إِلَيَّ رَضَاعُهُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ))، فَرَجَمَهَا. هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ، أَخْرَجَهُ مُسْلِمٌ، عَنْ أَبِي كُرَيْبٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ غَيْلَانَ. ❶

بھیج دیا تھا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایسی کیا بات ہے؟ اس نے بتایا کہ وہ زنا کی وجہ سے حاملہ ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: جو تیرے پیٹ میں ہے، اسے جنم دینے تک ہم تجھے رجم نہیں کریں گے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے اس عورت کی کفالت کا ذِمہ لے لیا، یہاں تک کہ اس نے بچے کو جنم دیا تو وہ انصاری نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: غامدیہ نے بچے کو جنم دے دیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم اسے (ابھی) رجم نہیں کریں گے (کیونکہ ایسا نہ ہو) کہ اس کے ننھے سے بچے کو کوئی دودھ پلانے والا ہی نہ رہے۔ ایک انصاری اُٹھا اور اس نے کہا: اے اللہ کے نبی! اس (کے بچے) کو دودھ پلانا میرے ذِمہ ہوا۔ تب آپ ﷺ نے اس عورت کو رجم کر دیا۔

یہ حدیث صحیح ہے، امام مسلم نے اسے ابوکریب سے، انہوں نے یحییٰ بن یعلی سے، انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے غیلان سے روایت کیا ہے۔

[٣١٣٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ مِيَاحٍ أَبُو حَامِدٍ، نا عُمَرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُجَالِدٍ، نا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيُّ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدَرَأَ عَنْهَا الْحَدَّ وَأَقَامَهُ عَلَى الَّذِي أَصَابَهَا، وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّهُ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا. ❷

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک عورت سے زبردستی زنا کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس پر حد نہیں لگائی، البتہ جس نے زنا کیا تھا اس پر حد لگائی۔ اس بات کا تذکرہ نہیں کہ آپ ﷺ نے اس کے لیے مہر مقرر کیا تھا۔

[٣١٣١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا خَالِدُ بْنُ يُوسُفَ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قَتَلَ))

طاؤس رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قتل کیا (باقی فرمان اگلی حدیث میں مذکور ہے)۔

[٣١٣٢]...... ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، نا حَمَّادُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی اندھا دھند یا اَن دیکھے تیر اندازی کی زد میں مارا

❶ صحيح البخاري: ٥٢٧١ـ صحيح مسلم: ١٦٩١

❷ جامع الترمذي: ١٤٥٣ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ٥٥٠ـ مسند أحمد: ١٨٨٧٢

بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيًّا أَوْ رِمِّيًّا فَهُوَ خَطَأٌ وَدِيَتُهُ دِيَةُ خَطَإٍ، وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدِهِ، مَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)). ❶

گیا تو وہ قتل خطا ہے (یعنی وہ قتل جان بوجھ کر نہیں بلکہ غلطی سے ہوتا ہے)، اس کی دیت بھی قتل خطا کی ہوتی ہے اور جس نے عمداً (جان بوجھ کر) قتل کیا تو اس کے ہاتھ میں قصاص ہے (یعنی اس سے قتل کا بدلہ لیا جائے گا) اور جو کوئی بدلہ دینے میں رکاوٹ بنے، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔

[٣١٣٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ قُتِلَ عِمِّيًّا رِمِّيًّا بِحَجَرٍ أَوْ ضَرْبًا بِعَصًا أَوْ سَوْطٍ فَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ، وَمَنْ قَتَلَ اعْتِبَاطًا فَهُوَ قَوَدٌ لَا يُحَالُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَاتِلِهِ، فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَاتِلِهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اندھا دھند پتھراؤ، لاٹھی چارج یا کوڑا زنی میں مارا گیا، اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور جو کسی کو عمداً قتل کرے تو اس پر قصاص ہے۔ جو کوئی مقتول اور قاتل کے درمیان رُکاوٹ بنے (یعنی قصاص دِلانے میں رُکاوٹ پیدا کرے)، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اس کی کوئی فرضی و نفلی عبادت قبول نہیں ہوگی۔

[٣١٣٤]..... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ الْأَنْطَاكِيُّ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْقِذٍ الْخَوْلَانِيُّ، نا إِدْرِيسُ بْنُ يَحْيَى الْخَوْلَانِيُّ، حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، حَدَّثَنِي حَمْزَةُ النَّصِيبِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، حَدَّثَنِي طَاوُسٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيًّا رِمِّيًّا يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِالْحِجَارَةِ أَوْ عَصًا فَهُوَ خَطَأٌ عَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ، وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدِهِ، مَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)). زَادَ الْحُسَيْنُ: ((لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو کوئی لوگوں کے درمیان اندھا دھند پتھراؤ یا لاٹھی چارج میں مارا گیا، وہ قتل خطا ہے اور اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور جس نے عمداً قتل کیا، اس پر قصاص ہے۔ جو شخص اس قصاص میں رُکاوٹ بنے، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کسی فرضی و نفلی عبادت کو قبول نہیں کرے گا۔

❶ سنن أبي داود: ٤٥٤٠۔سنن النسائي: ٨/ ٣٩۔سنن ابن ماجه: ٢٦٣٥

❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٢٢٨

[٣١٣٥]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، أنا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، حَدَّثَنِي طَاوُسٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ، وَلَمْ يَذْكُرْهُ حَمْزَةُ. قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَرَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ.

اختلافِ سند کے ساتھ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل مروی ہے، البتہ اس سند میں حمزہ کا ذکر نہیں کیا۔ اور ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

[٣١٣٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعَمْدُ قَوَدٌ إِلَّا أَنْ يَعْفُوَ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قتلِ عمد باعثِ قصاص ہے، سوائے اس صورت کے کہ مقتول کا وارث (قاتل کو) معاف کر دے۔

[٣١٣٧]..... نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمَّادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيًّا أَوْ رِمِّيًّا بِحَجَرٍ أَوْ عَصًا أَوْ بِسَوْطٍ عَقْلُهُ عَقْلُ خَطَإٍ)). مِثْلُ قَوْلِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے درمیان اندھادھند پتھراو، لاٹھی چارج یا کوڑا زنی میں مارا گیا، اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے۔ حماد بن زید کی بیان کردہ حدیث کی طرح ہی ہے۔

[٣١٣٨]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا كُرْدُوسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْعَمْدُ قَوَدُ الْيَدِ، وَالْخَطَأُ عَقْلٌ لَا قَوَدَ فِيهِ، وَمَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ بِحَجَرٍ أَوْ عَصًا أَوْ سَوْطٍ فَهُوَ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ فِي أَسْنَانِ الْإِبِلِ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قتلِ عمد باعثِ قصاص ہے، قتلِ خطا میں دیت ہے؛ قصاص نہیں ہے اور جو کوئی بھگدڑ میں اَندھادھند پتھراؤ، لاٹھی چارج یا کوڑا زنی میں مارا گیا تو اس کی دیت میں بڑے اُونٹ ہوں گے جو (صحت کے اعتبار سے) وزن اور بوجھ لادنے کے لائق ہوں۔

---

❶ سلف برقم: ٣١٣١

❷ انظر ما قبله

[٣١٣٩]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، نا بَكْرُ بْنُ مُضَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، حَدَّثَنِي طَاوُسٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ رِمِّيًّا يَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ)) أَحْسَبُهُ قَالَ: ((أَوْ سِيَاطٍ عَقْلُهُ عَقْلُ خَطَإٍ، وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدُ يَدِهِ مَنْ حَالَ دُونَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو شخص لوگوں کے مابین اندھا دھند پتھراؤ میں مارا گیا، راوی کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یا اندھا دھند کوڑا زنی میں مارا گیا تو اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور جس نے جان بوجھ کر کسی کو قتل کیا تو وہ باعث قصاص ہے، جو شخص قصاص میں رکاوٹ بنے، اس پر اللہ کی لعنت ہے۔

[٣١٤٠]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ الْمَكِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَرْفَعُهُ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ أَوْ رِمِّيَّةٍ بِحَجَرٍ أَوْ بِسَوْطٍ أَوْ عَصًا فَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَأِ، وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ، مَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) جو شخص اندھا دھند پتھراؤ، کوڑا زنی یا لاٹھی چارج میں مارا گیا، اس کی دیت قتل خطا کی دیت ہے اور جو کسی کو عمداً قتل کرے تو وہ باعث قصاص ہے۔ جو شخص قاتل و مقتول کے درمیان (قصاص کی ادائیگی میں) رکاوٹ بنے، اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہے، اللہ ایسے شخص سے کوئی فرضی نفلی عبادت قبول نہیں کرے گا۔

[٣١٤١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا، يَقُولُ: الرَّجُلُ يُصَابُ فِي الرِّمِّيَّا فِي الْقِتَالِ بِالْعَصَا أَوْ بِالسِّيَاطِ أَوْ بِالتَّرَامِي بِالْحِجَارَةِ يُودَى وَلَا يُقْتَلُ بِهِ مِنْ أَجْلِ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ مَنْ قَاتِلُهُ. وَأَقُولُ: أَلَا تَرَى إِلَى قَضَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْهُذَلِيَّتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودٍ فَقَتَلَتْهَا أَنَّهُ لَمْ يَقْتُلْهَا بِهَا وَوَدَاهَا وَجَنِينَهَا. أَخْبَرَنَاهُ ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ لَمْ يُجَاوِزْ طَاوُسٌ.

طاؤس رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جنگ کے دوران اندھا دھند لاٹھی چارج، کوڑا زنی یا پتھراؤ میں مارا جائے، اس کی دیت تو ہوگی لیکن بدلے میں (کسی کو) قتل نہیں کیا جائے گا، کیونکہ اس کے قاتل کا علم نہیں ہوتا۔ میں کہتا ہوں: کیا تم نبی ﷺ کے ہذلی عورتوں کے متعلق فیصلے کو نہیں دیکھتے کہ جن میں سے ایک عورت نے دوسری کو لکڑی (چھبونے) سے قتل کر دیا تھا تو آپ ﷺ نے دوسری کو بدلے میں قتل نہیں کیا تھا بلکہ مقتولہ اور اس کے جنین کی دیت دلوائی ہے۔ یہ حدیث ہمیں ابن طاؤس نے اپنے والد کے واسطے سے سنائی لیکن طاؤس سے آگے بیان نہیں کیا۔

[٣١٤٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ،

ابن طاؤس بیان کرتے ہیں کہ میرے والد کے پاس ایک تحریر تھی جس میں دیتوں کا بیان تھا، جو وحی کے ذریعے نبی ﷺ کو

❶ سلف برقم: ٣١٣٤
❷ سلف برقم: ٣١٣١

أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: عِنْدَ أَبِي كِتَابٌ فِيهِ ذِكْرُ الْعُقُولِ، جَاءَ بِهِ الْوَحْيُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَا قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ عَقْلٍ أَوْ صَدَقَةٍ فَإِنَّمَا جَاءَ بِهِ الْوَحْيُ فَفِي ذَالِكَ الْكِتَابِ، وَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((قَتْلُ الْعِمِيَّةِ دِيَتُهُ دِيَةُ الْخَطَأْ، الْحَجَرُ وَالْعَصَا وَالسَّوْطُ مَا لَمْ يَحْمِلْ سِلَاحًا)).

بتلائی گئی تھیں۔ آپ ﷺ نے دیت یا صدقے کا جو بھی فیصلہ فرمایا، اس کی آپ ﷺ کو وحی کی گئی تھی۔ اس تحریر میں نبی ﷺ کا یہ ارشاد مذکور تھا کہ ہنگامہ آرائی میں پتھراؤ، لاٹھی چارج یا کوڑائی کے دوران مارنے جانے والے کی دیت قتل خطا کی دیت ہے، بشرطیکہ اسلحہ نہ چلائے۔

[٣١٤٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ رِمِّيًّا بِحَجَرٍ أَوْ عَصًا أَوْ سَوْطٍ فَفِيهِ دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ)).

ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: جو شخص ہنگامہ آرائی میں پتھراؤ، لاٹھی چارج یا کوڑا زنی کے دوران مارا جائے، اس کی دیت مغلظ ہے (یعنی صحت کے اعتبار سے وزن اور بوجھ لادنے کے لائق اُونٹ ادا کرنا ہوں گے)۔

[٣١٤٤]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((عَقْلُ شِبْهِ الْعَمْدِ مُغَلَّظٌ مِثْلُ قَتْلِ الْعَمْدِ وَلَا يُقْتَلُ صَاحِبُهُ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قتل شبہ عمد (یعنی ایسا قتل جو جان بوجھ کر قتل کرنے کے مشابہ ہو) کی دیت قتلِ عمد کی طرح مغلظ (یعنی بھاری اور سخت ہوتی) ہے، البتہ اس کا مرتکب قتل نہیں کیا جا سکتا۔

[٣١٤٥]..... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ حَدَّثَكُمْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ حَرَّمَ مَكَّةَ، فَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيهَا دَمًا، وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيهَا شَجَرًا، فَإِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ، فَقَالَ: إِنَّهَا أُحِلَّتْ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ: ((فَإِنَّ اللهَ أَحَلَّهَا لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلَى أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، ثُمَّ إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قُتِلْتُمْ: هٰذَا الْقَتِيلُ مِنْ هُذَيْلٍ، وَإِنِّي عَاقِلُهُ، فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ بَعْدَ مَقَالَتِي هٰذِهِ فَأَهْلُهُ

ابوشریح کعبی سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ کو حرم قرار دیا، چنانچہ جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ ہرگز یہاں خون ریزی نہ کرے اور نہ ہی اس کے درختوں کو کاٹے، کیونکہ کوئی گنجائش نکالنے کی خاطر کہہ سکتا ہے کہ یہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بھی تو حلال ہوا تھا (تو اسے یہ یاد رکھنا چاہیے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا:) بلاشبہ اللہ نے یہ میرے لیے حلال کیا ہے لوگوں کے لیے نہیں، اور میرے لیے بھی کچھ وقت کے لیے ہی حلال کیا گیا ہے (یعنی ہمیشہ کے لیے نہیں)، پھر سے قیامت تک کے لیے اس کی حرمت قائم ہے، اے خزاعہ کے لوگو! تم نے اس مقتول کو، جو ہذیل قبیلہ کا تھا، قتل کیا ہے؟ اور بلاشبہ میں اس کا عاقل ہوں (یعنی میں اس کی دیت میں دلواؤں گا) سو میری اس گفتگو کے بعد جس کا بھی

❶ مسند أحمد: ٦٧١٨ـ سنن أبي داود: ٤٥٦٥

بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ ، أَنْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ ، أَوْ يَقْتُلُوا)) . ❶

کوئی مقتول ہو اس کے ورثاء کو دو اختیار ہیں: وہ دیت لے لیں یا (قصاص میں قاتل کو) قتل کر دیں۔

[٣١٤٦]...... قُرِءَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ ، حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَخْزُومِيُّ ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ وَقَالَ: ثُمَّ إِنَّكُمْ يَا مَعْشَرَ خُزَاعَةَ قَدْ قَتَلْتُمْ: هٰذَا الْقَتِيلُ مِنْ هُذَيْلٍ ، وَأَنَا عَاقِلُهُ ، فَمَنْ قُتِلَ بَعْدُ فَأَوْلِيَاءُ الْقَتِيلِ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ ، إِنْ أَحَبُّوا قَتَلُوا ، وَإِنْ أَحَبُّوا أَخَذُوا الْعَقْلَ .

ابن ابی ذئب نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا (اس میں ہے کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: اے خزاعہ کے لوگو! تم نے اس مقتول کو، جو ہذیل قبیلہ کا تھا قتل کیا ہے؟ اور بلاشبہ میں اس کا عاقل ہوں (یعنی میں اس کی دیت دلواؤں گا) لہٰذا آج کے بعد جس کا بھی کوئی مقتول ہو اس کے ورثاء کو دو اختیار ہیں: چاہیں تو (قصاص میں قاتل کو) قتل کر دیں اور چاہیں تو دیت وصول کر لیں۔

[٣١٤٧]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي شُعَيْبٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي الْعَوْجَاءِ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ ، يَقُولُ: ((مَنْ أُصِيبَ بِدَمٍ أَوْ خَبْلٍ ، وَالْخَبْلُ عَرَجٌ ، فَهُوَ بِالْخِيَارِ بَيْنَ إِحْدَى ثَلَاثٍ ، فَإِنْ أَرَادَ الرَّابِعَةَ فَخُذُوا عَلَى يَدَيْهِ ، بَيْنَ أَنْ يَقْتَصَّ ، أَوْ يَعْفُوَ ، أَوْ يَأْخُذَ الْعَقْلَ ، فَإِنْ قَبِلَ شَيْئًا مِنْ ذَالِكَ ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذَالِكَ فَلَهُ النَّارُ خَالِدًا فِيهَا مُخَلَّدًا)) . ❷

سیدنا ابوشریح الخزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جس شخص پر قتل یا ٹانگ کٹنے کی مصیبت آن پڑے، اسے تین باتوں میں سے ایک کا اختیار حاصل ہے، اگر وہ کوئی چوتھی بات کرنا چاہے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو۔ (وہ تین باتیں یہ ہیں کہ) یا اس کو قتل کر دے، یا معاف کر دے، یا دیت وصول کر لے۔ جو ان تینوں میں سے ایک اختیار کر لے پھر (کچھ اور) زیادتی بھی کرے تو اس کے لے جہنم کی آگ ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔

[٣١٤٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ رَزِينٍ ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِسْحَاقَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَعْتَى الْخَلْقِ عَلَى اللهِ مَنْ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ ، وَمَنْ طَلَبَ بِدَمِ الْجَاهِلِيَّةِ ، وَمَنْ بَصَّرَ عَيْنَيْهِ فِي النَّوْمِ مَا لَمْ تُبْصِرْ)) . ❸

سیدنا ابوشریح خزاعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کا سب سے بڑا سرکش وہ شخص ہے جو قتل نہ کرنے والے کو قتل کرے، جو جاہلیت کا بدلہ طلب کرے، اور جو اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو انہوں نے نہ دیکھی ہو (یعنی جھوٹا خواب بیان کرے)۔

---

❶ صحيح البخاري: ٢٤٣٤ـ صحيح مسلم: ١٣٥٥ـ سنن أبي داود: ٢٠١٧ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٢٤ـ جامع الترمذي: ١٤٠٥ـ سنن النسائي: ٨/ ٣٨ـ مسند أحمد: ١٦٣٧٣ ، ١٦٣٧٤

❷ سنن ابن ماجه: ٢٦٢٣ـ مسند أحمد: ١٦٣٧٥ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٩٠٤

❸ مسند أحمد: ١٦٣٧٨

[٣١٤٩]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ إِمْلاءً، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْجَوَازُ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَدِمَ عَلَيْنَا فِي الْمَوْسِمِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ وَمِائَةٍ، نا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ خَطِيبًا فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ، وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ كَانَ قَبْلِي، وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ، وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، فَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، وَلَا يُخْتَلَى شَجَرُهَا، وَلَا تَحِلُّ سَقْطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، أَوْ بِأَحَدِ النَّظَرَيْنِ)) ـ الشَّكُّ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ ـ ((إِمَّا أَنْ يُودِي، وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَ))، فَقَامَ الْعَبَّاسُ، فَقَالَ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِلَّا الْإِذْخِرَ))، فَقَامَ أَبُو شَاهٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، قَالَ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ)). قَالَ الْوَلِيدُ: قُلْتُ لِلْأَوْزَاعِيِّ: مَا قَوْلُهُ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هٰذِهِ الْخُطْبَةَ الَّتِي سَمِعَهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو آپ لوگوں میں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں کو مکہ سے روک دیا اور اس نے اپنے رسول ﷺ اور مومنوں کو غلبہ عطا فرمایا۔ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی مکہ حلال نہیں تھا اور میرے لیے بھی دن کے کچھ وقت کے لیے ہی حلال ہوا تھا اور اب میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا، چنانچہ یہاں سے نہ شکار بھگایا جائے، نہ یہاں کے کانٹے (درخت) کاٹے جائیں اور نہ ہی یہاں کی گری ہوئی چیز (اُٹھانا) کسی کے لیے حلال ہے، سوائے اعلان کرنے والے کے (یعنی جو شخص زمین پر گری ہوئی چیز اس ارادے سے اٹھائے کہ وہ اعلان وغیرہ کرکے یہ چیز اس کے مالک کو پہنچانے کی کوشش کرے گا) اور جس کا کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے (راوی محمد بن منصور کو شک ہے کہ آپ نے بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ کہا یا بِأَحَدِ النَّظَرَيْنِ کہا) یا دیت وصول کرلے یا اسے قصاص میں قتل کر دے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اِذخر (بوٹی) کو مستثنیٰ فرما دیں (یعنی اسے کاٹنے کی اجازت دے دیں) کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (اسے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے) فرمایا: سوائے اِذخر کے۔ (یعنی حرم کی حدود میں اسے کاٹنے کی اجازت ہے) ایک یمنی شخص ابوشاہ کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے یہ لکھوا دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوشاہ کو لکھ دو۔

ولید کہتے ہیں کہ میں نے اوزاعی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ ابوشاہ کے یہ کہنے کا کیا مطلب ہے؟ اے اللہ کے رسول! مجھے یہ لکھوا دیں۔ تو انہوں نے فرمایا: وہ خطبہ جو اس نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا۔

❶ مسند أحمد: ٧٢٤٢ـ صحيح ابن حبان: ٣٧١٥

[۳۱۵۰]..... ثنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، ح وثنا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَا: نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[۳۱۵۱]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ بِقَتِيلٍ مِنْهُمْ قَتَلُوهُ، فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَلِكَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَخَطَبَ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالْمُؤْمِنِينَ، أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلَا وَإِنَّهَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا، وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ، فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ، إِمَّا أَنْ يَقْتُلَ، وَإِمَّا أَنْ يُفَادِيَ أَهْلَ الْقَتِيلِ))، فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ، فَقَالَ: اكْتُبُوا لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اكْتُبُوا لِأَبِي فُلَانٍ))، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ: إِلَّا الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِلَّا الْإِذْخِرَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال بنو خزاعہ نے اپنے ایک مقتول کے بدلے میں بنولیث کے ایک شخص کو قتل کر دیا، نبی ﷺ کو اس کی خبر ملی تو آپ ﷺ اپنی سواری پر سوار ہوئے، خطبہ دیا اور ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہاتھی والوں کو مکہ سے روک دیا اور اس نے اپنے رسول ﷺ اور مومنوں کو غلبہ عطا فرمایا۔ خبردار! مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی مکہ حلال نہیں تھا اور میرے بعد بھی کسی کے لیے حلال نہیں ہوگا، میرے لیے بھی دن کے کچھ وقت کے لیے حلال ہوا تھا اور اب اس کی حرمت پھر سے قائم ہے، چنانچہ یہاں سے کانٹے نہ توڑے جائیں، یہاں سے درخت نہ کاٹے جائیں اور نہ ہی یہاں کی گری ہوئی چیز اُٹھائی جائے، البتہ اعلان کرنے والے کے لیے (وہ چیز اُٹھانا) جائز ہے۔ جس کا کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں میں سے ایک کا اختیار حاصل ہے: یا تو قصاص میں قتل کر دے یا دِیت وصول کر لے۔ ایک یمنی آدمی آیا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے (یہ احکام) لکھوا دیجیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابو فلاں کو لکھ دو۔ ایک قریشی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اِذخر (بوٹی) کو مستثنیٰ فرما دیں، کیونکہ ہم اسے اپنے گھروں اور قبروں میں استعمال کرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے (اسے مستثنیٰ قرار دیتے ہوئے) فرمایا: سوائے اِذخر کے (یعنی حرم کی حدود میں اسے کاٹنے کی اجازت ہے)۔

[۳۱۵۲]..... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، نا أَبِي، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُسْلِمٍ

مالک اشتر بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنین! جب ہم آپ کی مجلس سے جاتے ہیں تو کچھ عجیب باتیں سنتے ہیں، کیا رسول

الْأَجْرَدِ، عَنْ مَالِكِ الْأَشْتَرِ، قَالَ: أَتَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّا إِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ سَمِعْنَا أَشْيَاءَ فَهَلْ عَهِدَ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا سِوَى الْقُرْآنِ؟ قَالَ: لَا، إِلَّا مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ فِي عِلَاقَةِ سَيْفِي، فَدَعَا الْجَارِيَةَ فَجَاءَتْ بِهَا، فَقَالَ: ((إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّي أُحَرِّمُ الْمَدِينَةَ فَهِيَ حَرَامٌ مَا بَيْنَ حَرَّتَيْهَا، أَنْ لَا يُعْضَدَ شَوْكُهَا، وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا، فَمَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، وَالْمُؤْمِنُونَ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ، تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ)). ❶

[٣١٥٣]...... قَالَ حَجَّاجٌ: وَحَدَّثَنِي عَوْنُ بْنُ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ مِثْلَهُ. إِلَّا أَنْ يَخْتَلِفَ مَنْطِقُهَا فِي الشَّيْءِ فَأَمَّا الْمَعْنَى فَوَاحِدٌ. ❷

[٣١٥٤]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، نا زَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الصَّائِغُ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا مُوسَى بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَبَاحٍ اللَّخْمِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يَقُولُ: إِنَّ أَعْمَى كَانَ يَنْشُدُ فِي الْمَوْسِمِ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ:

أَيُّهَا النَّاسُ لَقِيتُ مُنْكَرَا
هَلْ يَعْقِلُ الْأَعْمَى الصَّحِيحَ الْمُبْصِرَا
خَرَّا مَعًا كِلَاهُمَا تَكَسَّرَا

وَذَالِكَ أَنَّ الْأَعْمَى كَانَ يَقُودُهُ بَصِيرٌ فَوَقَعَا فِي بِئْرٍ فَوَقَعَ الْأَعْمَى عَلَى الْبَصِيرِ فَمَاتَ الْبَصِيرُ، فَقَضَى

اللہ ﷺ نے آپ کو قرآن کے علاوہ بھی کچھ دیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں، صرف یہ صحیفہ ہے جو میری تلوار کی نیام میں ہے۔ پھر انہوں نے لونڈی کو بلایا، وہ صحیفہ لائی (تو اس میں لکھا تھا) آپ ﷺ نے فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم قرار دیا اور میں مدینہ کو حرم قرار دیتا ہوں، لہٰذا یہ دو پتھریلی زمینوں کے درمیان حرم ہے، چنانچہ اس کے کانٹے (یعنی درخت) نہ کاٹے جائیں اور یہاں سے شکار کو نہ بھگایا جائے، جو شخص کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے، تو اس پر اللہ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہے، مسلمان اپنے علاوہ لوگوں کے خلاف ایک ہاتھ ہیں، ان کے خون برابر ہیں، ادنیٰ مسلمان ذمہ دے سکتا ہے اور اسے پورا کیا جائے گا، کسی مسلمان کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جا سکتا اور نہ کسی ذمی کو اس کا عہد ہوتے ہوئے قتل کیا جا سکتا ہے۔

حجاج بیان کرتے ہیں کہ عون بن ابی جحیفہ رحمہ اللہ نے مجھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اسی کی مثل بیان کیا، الفاظ کچھ مختلف ہیں البتہ مفہوم ایک ہی ہے۔

موسیٰ بن علی لخمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ایام حج میں ایک نابینا شعر پڑھتا تھا، وہ کہتا:

أَيُّهَا النَّاسُ لَقِيتُ مُنْكَرَا
هَلْ يَعْقِلُ الْأَعْمَى الصَّحِيحَ الْمُبْصِرَا
خَرَّا مَعًا كِلَاهُمَا تَكَسَّرَا

''اے لوگو! مجھے ایک عجیب معاملہ پیش آیا ہے، بھلا نابینا شخص تندرست و بینا شخص کو دیت دے گا؟ جو ایک ساتھ گریں اور وہ (بینا) مر جائے۔''

واقعہ یہ ہوا تھا کہ نابینے کا رہبر ایک بینا شخص تھا، دونوں ایک کنویں میں گر گئے، نابینا بینے کے اُوپر گرا، جس سے بینا مر گیا

❶ سنن أبی داود: ٢٠٣٥۔سنن النسائی: ٨/ ٢٠۔مسند أحمد: ٩٥٩
❷ مسند أحمد: ٥٩٩

عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِعَقْلِ الْبَصِيرِ عَلَى الْأَعْمٰى . ❶

تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نابینے کو اس کی دیت ادا کرنے کا فیصلہ دیا۔

[٣١٥٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، ح وَنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ الْحَكَمِ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقْطِينِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ سِنَانٍ، نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، نا عَبَّادُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ زَنَى بِفُلَانَةَ، امْرَأَةٌ سَمَّاهَا، ((فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَرْأَةِ فَسَأَلَهَا))، فَأَنْكَرَتْ ((فَرَجَمَهُ النَّبِيُّ ﷺ وَتَرَكَهَا)). ❷

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں فلاں عورت سے زنا کر بیٹھا ہوں۔ اس نے ایک عورت کا نام لیا۔ نبی ﷺ نے اس عورت کی جانب پیغام بھیج کر پوچھا، اس نے انکار کر دیا، تو نبی ﷺ نے اس شخص کو رجم کر دیا اور عورت کو چھوڑ دیا۔

[٣١٥٦]...... نا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُمَرَ، عَنْ فُلَيْحٍ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ وَلِيدَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَمَلَتْ مِنَ الزِّنَا، فَسُئِلَتْ مَنْ أَحْبَلَكِ؟ قَالَتْ: أَحْبَلَنِي الْمُقْعَدُ، فَسُئِلَ عَنْ ذَالِكَ فَاعْتَرَفَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهُ لَضَعِيفٌ عَنِ الْجَلْدِ))، فَأَمَرَ بِمِائَةِ عُثْكُولٍ فَضَرَبَهُ بِهَا ضَرْبَةً وَاحِدَةً . كَذَا قَالَ، وَالصَّوَابُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ .

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک لڑکی زنا کی وجہ سے حاملہ ہوگئی، اس سے پوچھا گیا: تجھے کس نے حاملہ کیا؟ اس نے کہا: مجھے مقعد (اپاہج) نے حاملہ کیا۔ چنانچہ اس آدمی سے پوچھا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کمزور ہے، کوڑے برداشت نہیں کر پائے گا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے سو ٹہنیوں کا حکم دیا، جو اکٹھی کر کے ایک ہی بار اسے ماری گئیں۔

راوی نے ایسے ہی بیان کیا ہے اور ابو حازم کا ابو امامہ بن سہل کے واسطے سے نبی ﷺ سے روایت کرنا صحیح ہے۔

[٣١٥٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ، نا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مقعد (اپاہج) ام سعد رضی اللہ عنہا کے باغ کے پاس رہتا تھا، اس نے ایک عورت سے بدکاری کی۔ اس سے اس بارے میں پوچھا گیا تو اس نے اعتراف کر لیا، تو نبی ﷺ نے اسے کھجور کی ٹہنیاں مارنے کا حکم دیا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ١١٢

❷ مسند أحمد: ٢٢٨٧٥۔سنن أبي داود: ٤٤٣٧۔السنن الكبرى للنسائي: ٧٣٠٨

أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: كَانَ مَقْعَدٌ عِنْدَ جِدَارِ أُمِّ سَعْدٍ، فَفَجَرَ بِامْرَأَةٍ، فَسُئِلَ عَنْ ذَالِكَ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُضْرَبَ بِأَثْكَالِ النَّخْلِ. ❶

[٣١٥٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ السُّيُوطِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَرْوَانَ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ مَقْعَدًا أُحَيْنَ، فَذُكِرَ مِنْهُ زَمَانَةٌ كَانَ عِنْدَ جِدَارِ أُمِّ سَعْدٍ فَفَجَرَ بِامْرَأَةٍ حَمَلَتْ، فَسُئِلَتْ فَقَالَتْ: هُوَ مِنْهُ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُجْلَدَ بِأَثْكَالِ النَّخْلِ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ احین اپاہج جس کی دینداری معروف تھی، وہ اُم سعد رضی اللہ عنہا کے باغ کے پاس رہتا تھا۔ اس نے ایک عورت کے ساتھ بدکاری کی۔ وہ عورت حاملہ ہوگئی۔ اس سے پوچھا گیا تو اس نے کہا: یہ حمل مقعد (اپاہج) کا ہے۔ پھر اس (اپاہج) نے بھی اعتراف کرلیا، تو نبی ﷺ نے اسے کھجور کی ٹہنیاں مارنے کا حکم دیا۔

[٣١٥٩]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْدِيُّ، نا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَمَلَتْ أَمَةٌ فِي بَنِي سَاعِدَةَ مِنَ الزِّنَا، فَلَمَّا وَضَعَتْ قِيلَ لَهَا: ((مِمَّنْ وَلَدُكِ؟))، قَالَتْ: مِنْ فُلَانٍ، إِنْسَانٌ نَضْوٌ مَمْسُوحٌ كَأَنَّهُ خَرْشَاءُ مِنْ ضَعْفِهِ، فَسُئِلَ الْمَقْعَدُ عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَ: صَدَقَتْ هُوَ مِنِّي، فَرُفِعَ ذَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَا قَالَ، وَأُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِهَيْئَةِ الرَّجُلِ وَأَنَّهُ لَا مَضْرِبَ فِيهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خُذُوا لَهُ عُثْكُولًا، يَعْنِي عَذْقًا فِيهِ مِائَةُ شِمْرَاخٍ، فَاضْرِبُوهُ بِهِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً)) فَفَعَلُوا. ❷

ابوامامہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنوساعدہ کی ایک عورت زنا کی وجہ سے حاملہ ہوگئی، جب اس نے بچے کو جنم دیا تو اس سے پوچھا گیا: بچہ کس کا ہے؟ اس نے کہا: فلاں کا ہے۔ اس نے ایک دُبلے پتلے پنجر نما آدمی کا نام لیا، جو کمزوری کی بنا پر انڈے کی باریک جھلی جیسا تھا۔ اس اپاہج سے پوچھا گیا، تو اس نے کہا: وہ سچ کہتی ہے، وہ بچہ میرا ہے۔ اس بات کی اطلاع رسول اللہ ﷺ کو دی گئی اور اس کے اعتراف کا تذکرہ کیا گیا اور ساتھ اس آدمی کی حالت سے بھی آگاہ کیا گیا کہ وہ سزا برداشت کرنے کے قابل نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک خوشہ لو جس میں سو شاخیں ہوں، وہ اسے ایک ہی دفعہ ماردو۔ چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

[٣١٦٠]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَارِسْتَانِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، نا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، وہ زنا کی وجہ سے حاملہ تھی۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے ایسے کام

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٥٤٤٦

❷ السنن الكبرى للنسائي: ٧٣٠٨

أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ وَهِيَ حُبْلَى مِنَ الزِّنَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ، فَدَعَا وَلِيَّهَا، فَقَالَ: ((أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا فَأْتِنِي)) فَفَعَلَ، فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَشُدَّتْ أَوْ شُكَّتْ ثِيَابُهَا عَلَيْهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَرُجِمَتْ، ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا، فَقِيلَ لَهُ: رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّي عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: ((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا سَبْعُونَ مُذْنِبًا لَوَسِعَتْهُمْ، وَهَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا)). ❶

کا ارتکاب کیا ہے جس پر حد واجب ہوتی ہے، لہٰذا مجھ پر حد قائم کیجئے۔ آپ ﷺ نے اس کے ولی کو بلا کر فرمایا: اس سے اچھا سلوک کرو، جب بچہ پیدا ہو جائے تو مجھے بتانا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو اس کے کپڑے اس کے بدن کے ساتھ باندھ دیے گئے اور آپ ﷺ کے حکم پر اس کو رجم کر دیا گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی، تو آپ ﷺ سے کہا گیا: آپ نے اسے رجم کیا ہے اور اب اس کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ستر گناہ گار بھی ایسی توبہ کریں تو انہیں (مغفرت کے لیے) کافی ہو جائے، تمہاری نگاہ میں اس سے بہتر بھی کچھ ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنی جان قربان کر دی؟

[٣١٦١]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ، نا يَحْيَى، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نا هِشَامٌ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: رَجَمْتَهَا، وَقَالَ: ((لَوْ تَابَهَا أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، هَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)).

مذکورہ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے (اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے کہا: آپ نے اسے رجم کیا ہے! تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر اہل مدینہ ایسی توبہ کر لیں تو یہ ان سب کو اپنی وسعت میں لے لے، اور تمہاری نگاہ میں اس سے بہتر کیا ہو سکتا ہے کہ اس نے اللہ عزوجل کے لیے اپنی جان قربان کر دی ہے؟

[٣١٦٢]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْخَزَّازُ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو الْمُهَلَّبِ، أَنَّ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ حَدَّثَهُمْ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ جُهَيْنَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٣١٦٣]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور کو لایا گیا جس نے چادر چوری کی تھی۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس شخص نے چوری کی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ

❶ مسند أحمد: ١٩٨٦١۔صحيح ابن حبان: ٤٤٠٣، ٤٤٤١۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٢٧، ٤٢٨، ٤٢٩

هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِسَارِقٍ سَرَقَ شَمْلَةً، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا قَدْ سَرَقَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اذْهَبُوا بِهِ فَاقْطَعُوهُ، ثُمَّ احْسِمُوهُ، ثُمَّ ائْتُونِي بِهِ))، فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ، فَقَالَ: ((تُبْ إِلَى اللّٰهِ))، فَقَالَ: قَدْ تُبْتُ إِلَى اللّٰهِ، قَالَ: ((تَابَ اللّٰهُ عَلَيْكَ)). وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ مُرْسَلًا. ❶

کاٹ دو، پھر خون روکنے کا علاج کر کے اسے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹنے کے بعد اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو۔ اس نے عرض کیا: میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تیری توبہ قبول فرمائے۔

ثوری رحمہ اللہ نے یزید بن خصیفہ سے اس حدیث کو مرسل روایت کیا ہے۔

[٣١٦٤]..... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَارِقٍ قَدْ سَرَقَ شَمْلَةً، فَقَالَ: ((أَسَرَقْتَ مَا إِخَالُهُ سَرَقَ))، قَالَ: بَلٰى، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْطَعُوهُ ثُمَّ احْسِمُوهُ))، فَقَطَعُوهُ ثُمَّ حَسَمُوهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((تُبْ))، فَقَالَ: تُبْتُ إِلَى اللّٰهِ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ)).

محمد بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور کو پیش کیا گیا جس نے چادر چوری کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے چوری کی ہے؟ مجھے نہیں لگتا کہ اس نے چوری کی ہے۔ اس شخص نے کہا: کیوں نہیں (میں نے چوری کی ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو اور اس کا خون روکنے کا علاج کرو۔ انہوں نے اس کا ہاتھ کاٹ کر اس کا خون روک دیا۔ پھر نبی ﷺ نے اس سے فرمایا: توبہ کرو۔ اس نے کہا: میں اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! اس کی توبہ قبول فرما۔

[٣١٦٥]..... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، نا جُمْهُورُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣١٦٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا يَعِيشُ بْنُ الْجَهْمِ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمَّانِيُّ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنٰى، فَإِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرٰى، فَإِنْ عَادَ ضَمِنَتْهُ السِّجْنُ حَتّٰى يُحَدِّثَ

عبداللہ بن سلمہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب چور چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹا جائے، اگر دوبارہ کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹا جائے، اگر پھر چوری کرے تو اسے جیل میں ڈال دیا جائے، یہاں تک کہ وہ اچھائی (آئندہ چوری نہ کرنے) کی بات کرے۔ مجھے اس بات پر اللہ سے حیا آتی ہے کہ میں اس کا کوئی ہاتھ نہ رہنے دوں جس

❶ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٨١۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ٨/ ٢٧١۔مصنف عبد الرزاق: ١٨٩٢٣

❷ سلف برقم: ٣١٦٣

خَيْرًا، إِنِّي أَسْتَحْيِي مِنَ اللهِ أَنْ أَدَعَهُ لَيْسَ لَهُ يَدٌ يَأْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي بِهَا، وَرَجُلٌ يَمْشِي عَلَيْهَا.

سے وہ کھا سکے اور استنجا کر سکے، اس کا کوئی پاؤں نہ رہنے دوں جس پر وہ چل سکے۔

[٣١٦٧]...... نَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْحَنَّاطِ، نَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نَا ابْنُ فُضَيْلٍ، نَا عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ، عَنْ مَيْسَرَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَأُمُّهُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَتْ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا قَتَلَ زَوْجِي، فَقَالَ الابْنُ: إِنَّ عَبْدِي وَقَعَ عَلَى أُمِّي، فَقَالَ عَلِيٌّ: خِبْتُمَا وَخَسِرْتُمَا، إِنْ تَكُونِي صَادِقَةً يُقْتَلُ ابْنُكِ، وَإِنْ يَكُنِ ابْنُكِ صَادِقًا نَرْجُمُكِ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلصَّلَاةِ، فَقَالَ الْغُلَامُ لِأُمِّهِ: مَا تَنْظُرِينَ أَنْ يَقْتُلَنِي أَوْ يَرْجُمَكِ؟ فَانْصَرَفَا، فَلَمَّا صَلَّى سَأَلَ عَنْهُمَا فَقِيلَ: انْطَلَقَا.

میسرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکا اور اس کی ماں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عورت نے کہا: میرے اس بیٹے نے میرے خاوند کو قتل کر دیا ہے۔ بیٹے نے کہا: میرے غلام نے میری ماں سے بدکاری کی ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دونوں گھاٹے اور خسارے میں ہو، اگر تو سچی ہے تو تیرا بیٹا قتل کر دیا جائے گا اور اگر تیرا بیٹا سچا ہے تو ہم تجھے رجم کر دیں گے۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نماز کے لیے تشریف لے گئے تو لڑکے نے اپنی ماں سے کہا: تو کس انتظار میں ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں یا تجھے رجم کر دیں؟ چنانچہ وہ دونوں چلے گئے، جب آپ نماز پڑھ چکے تو ان دونوں کے متعلق پوچھا، تو آپ کو بتایا گیا کہ وہ چلے گئے ہیں۔

[٣١٦٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ، نَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، وَبِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَا: نَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ بِشْرٌ: وَهُوَ الَّذِي كَانَ يَقُولُ مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ، قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ، صَدَقَ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ تُعَدُّ وَتُدْعَى وَدَمٍ وَمَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، غَيْرَ سِدَانَةِ الْبَيْتِ وَسِقَايَةِ الْحَاجِّ، أَلَا وَإِنَّ فِي قَتِيلِ خَطَأِ الْعَمْدِ قَتِيلِ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا)). ❶

محمد بن عقبہ ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ کے واسطے سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن جب آپ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی، اس اکیلے نے لشکروں کو شکست دی۔ خبردار! دورِ جاہلیت میں ذکر کیے جانے والے تمام مفاخر یا خون اور مال کے مطالبات میرے ان قدموں تلے ہیں، سوائے اس کے جو بیت اللہ کی خدمت تھی اور جو حاجیوں کو پانی پلانے کا شرف تھا۔ خبردار! قتل خطا کی دیت کوڑے اور لاٹھی سے مارے جانے والے (قتل شبہ عمد) کی سی ہے۔ اس میں چالیس اُونٹنیاں وہ ہوں گی جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔

[٣١٦٩]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا شُعْبَةُ،

شعبہ نے ایوب سے، انہوں نے قاسم سے اور انہوں نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے واسطے سے اُونٹوں کی عمروں کے

❶ سنن النسائي: ٨/ ٤١۔مسند أحمد: ١٥٣٨٨، ١٥٣٨٩، ١٥٣٩٠۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٩٤٥، ٤٩٤٩، ٤٩٥٠

عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ فِي أَسْنَانِ الْإِبِلِ ، وَلَمْ يَذْكُرْ غَيْرَ ذَالِكَ . كَذَا رَوَاهُ أَيُّوبُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ ، لَمْ يَذْكُرْ يَعْقُوبَ بْنَ أَوْسٍ ، وَأَسْنَدَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو . وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ . كَذَالِكَ رَوَاهُ عَنْهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَمَعْمَرٌ ، وَخَالَفَهُمَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، فَرَوَاهُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ يَعْقُوبَ السَّدُوسِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، لَمْ يَذْكُرِ الْقَاسِمَ بْنَ رَبِيعَةَ ، وَأَسْنَدَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ . وَرَوَاهُ حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْهُ . ❶

بارے میں نبی ﷺ سے اسی حدیث کے مثل روایت کیا ہے۔ اسی طرح ایوب نے قاسم بن ربیعہ کے واسطے سے یہ حدیث سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مسند روایت کی ہے اور یعقوب بن اوس کا تذکرہ نہیں کیا۔ قاسم بن ربیعہ سے علی بن زید بن جدعان نے بھی سیدنا عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے۔ ابن عیینہ اور معمر نے بھی اسی طرح نقل کیا ہے، البتہ حماد بن سلمہ نے ان دونوں سے اختلاف کیا ہے، انہوں نے علی بن زید سے یعقوب السدوسی کے واسطے سے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ سے روایت کیا ہے۔ یہ حدیث قاسم بن ربیعہ کا تذکرہ کیے بغیر ہی سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حمید الطویل نے بھی قاسم بن ربیعہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے نقل کیا ہے اور حماد بن سلمہ نے بھی ان کے واسطے سے نقل کیا ہے۔

[٣١٧٠]..... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، نا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ ، نا أَبُو سَلَمَةَ ، نا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا فَتَحَ مَكَّةَ ، قَالَ: ((لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ، صَدَقَ وَعْدَهُ ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ ، أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ كَانَتْ تُعَدُّ أَوْ تُدْعَى تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ إِلَّا السِّدَانَةَ وَالسِّقَايَةَ ، أَلَا وَإِنَّ قَتِيلَ الْخَطَأِ شِبْهِ الْعَمْدِ ، قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا دِيَةٌ مُغَلَّظَةٌ ، مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا)) يَعْنِي مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ . ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو فرمایا: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی، اس یکتا ذات نے لشکروں کو شکست دی۔ خبردار! دورِ جاہلیت میں ذکر کیے جانے والے تمام مفاخر یا خون اور مال کے مطالبات میرے ان قدموں تلے ہیں، سوائے اس کے جو بیت اللہ کی خدمت تھی اور جو حاجیوں کو پانی پلانے کا شرف تھا۔ خبردار! قتل خطا کی دیت کوڑے اور لاٹھی سے مارے جانے والے (قتل شبہ عمد) کی سی سخت دیت ہے، یعنی سو اُونٹ۔ اس میں چالیس اُونٹنیاں وہ ہوں گی جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔

[٣١٧١]..... نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ زُرَيْقٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ ، نا عَبْدُ

عقبہ بن اوس ایک صحابی رسول رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ جب مکہ تشریف لائے......

❶ سنن أبي داود: ٤٥٤٧ ـ سنن النسائي: ٨/ ٤١ ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٢٧ ـ مسند أحمد: ٦٥٣٣ ، ٦٥٥٢ ـ صحيح ابن حبان: ٦٠١١ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٩٤٦

❷ صحيح ابن حبان: ٦٠١١ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٩٤٨

الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ خَالِدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. وَقَالَ ابْنُ السُّكَيْنِ: ((أَلَا إِنَّ قَتِيلَ خَطَأِ الْعَمْدِ قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا)) نَحْوَهُ.

پھر راوی نے اسی طرح حدیث نقل کی۔ ابن سکین نے یہ الفاظ بیان کیے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) خبردار! قتل خطا کی دیت کوڑے اور لاٹھی سے مارے جانے والے (یعنی قتل شبہ عمد) کی سی ہے۔ سابقہ حدیث کی طرح ہی بیان کیا۔

[٣١٧٢]...... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْفَتْحِ، فَقَالَ: ((الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَنَا وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ، أَلَا إِنَّ قَتِيلَ الْعَمْدِ الْخَطَأِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مُغَلَّظَةٌ، مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلِفَةً فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا، أَلَا إِنَّ كُلَّ مَأْثُرَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَدَمٍ وَمَالٍ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ، إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سِدَانَةِ الْبَيْتِ أَوْ سِقَايَةِ الْحَاجِّ، فَإِنِّي أَمْضَيْتُهَا لِأَهْلِهَا كَمَا كَانَتْ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ کعبے کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: تمام تر تعریفات اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمارے ساتھ اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی اور اکیلے نے تمام لشکروں کو شکست سے دوچار کر دیا۔ خبردار! کوڑے اور لاٹھی سے مارے جانے والے قتل خطا کی دیت سخت یعنی سو اُونٹ ہے، ان میں چالیس ایسی اُونٹیاں (ادا کرنا) ہوں گی جن کے پیٹوں میں بچے ہوں۔ خبردار! دورِ جاہلیت میں ذکر کیے جانے والے تمام مفاخر یا خون اور مال کے مطالبات میرے ان قدموں تلے ہیں، سوائے اس کے جو بیت اللہ کی خدمت تھی اور جو حاجیوں کو پانی پلانے کا شرف تھا، انہیں میں برقرار رکھتا ہوں۔

[٣١٧٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ عَلَى دَرَجِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کعبے کی سیڑھی پر یہ فرماتے سنا۔ پھر انہوں نے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی بیان کیا۔

[٣١٧٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، نا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، نا الْوَلِيدُ هُوَ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قصاص صرف تلوار کے ساتھ ہوگا۔

❶ مسند أحمد: ٤٥٨٣، ٤٩٢٦

ابْنُ صَالِحٍ، نا مُبَارَكُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ)). ❶

[٣١٧٥]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، عَنْ مُبَارَكٍ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا قَوَدَ إِلَّا بِالسَّيْفِ)). قَالَ يُونُسُ: قُلْتُ لِلْحَسَنِ: عَنْ مَنْ أَخَذْتَ هٰذَا؟ قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَذْكُرُ ذَالِكَ.

امام حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قصاص صرف تلوار کے ساتھ ہوگا۔
یونس بیان کرتے ہیں کہ میں نے حسن رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ نے یہ حدیث کس سے لی ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا تھا۔

[٣١٧٦]..... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّي، نا وَكِيعٌ، وَأَبُو قُتَيْبَةَ، وَابْنُ بِنْتِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ إِلَّا السَّيْفَ، وَفِي كُلِّ شَيْءٍ خَطَأٌ أَرْشٌ)). تَابَعَهُ زُهَيْرٌ، وَقَيْسٌ، وَغَيْرُهُمَا عَنْ جَابِرٍ. وَقَالَ وَرْقَاءُ: عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَرَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ، فَإِنْ كَانَ حَفِظَ فَهُوَ اسْمُ أَبِي عَازِبٍ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❷

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تلوار کے سوا ہر چیز میں غلطی کی گنجائش ہے اور ہر چیز میں غلطی پر تاوان ہے۔
زہیر، قیس اور دیگر نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔ ورقا نے جابر سے، انہوں نے مسلم بن اراک سے اور انہوں نے نعمان سے بیان کیا۔ اگر اس نے یاد رکھا ہے تو ابو عازب کا نام مسلم ہے۔ واللہ اعلم

[٣١٧٧]..... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ إِلَّا السَّيْفَ، وَلِكُلِّ خَطَأٍ أَرْشٌ)). كَذَا قَالَ عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، وَالَّذِي قَبْلَهُ أَصَحُّ.

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تلوار کے سوا ہر چیز میں غلطی کی گنجائش ہے اور ہر چیز میں غلطی پر تاوان ہے۔
اسی طرح انہوں نے جابر سے اور انہوں نے عامر سے بیان کیا، لیکن جو روایت اس سے پہلے والی ہے وہ زیادہ صحیح ہے۔

[٣١٧٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيدَ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا زُهَيْرٌ، وَقَيْسٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ،

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوہے (تلوار) کے سوا ہر چیز میں غلطی کی گنجائش ہے اور ہر چیز میں غلطی پر تاوان ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٦٣

❷ سنن ابن ماجه: ٢٢٦٧ ـ مسند أحمد: ١٨٣٩٥، ١٨٤٢٤ ـ مسند البزار: ٣٢٤٤

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ شَيْءٍ سِوَى الْحَدِيدَةِ فَهُوَ خَطَأٌ، وَفِي كُلِّ خَطَأٍ أَرْشٌ)).

[٣١٧٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيدَ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا قَيْسٌ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ بِنْتِ النُّعْمَانِ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣١٨٠]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ حَبَّانَ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ، نا شَبَابَةُ، نا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ أَرَاكٍ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ شَيْءٍ خَطَأٌ إِلَّا مَا كَانَ أُصِيبَ بِحَدِيدَةٍ، وَلِكُلِّ خَطَأٍ أَرْشٌ)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر چیز میں غلطی کا امکان ہے، سوائے اس کے جو تلوار سے واقع ہو، نیز ہر غلطی پر تاوان ہے۔

[٣١٨١]...... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الصَّوَّافُ، نا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَزِيعٍ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَازِبٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الْقَوَدُ بِالسَّيْفِ، وَالْخَطَأُ عَلَى الْعَاقِلَةِ)). كَذَا قَالَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ.

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قصاص تلوار کے ساتھ ہوگا اور قتل خطا کی دیت (ادا کرنا) وارثوں پر لازم ہوگی۔
اسی طرح انہوں نے سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔

[٣١٨٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، نا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَرَّقَ نَاسًا ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ، فَبَلَغَ ذَالِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: لَمْ أَكُنْ لِأُحَرِّقَهُمْ بِالنَّارِ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ)) وَكُنْتُ أَقْتُلُهُمْ لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ))، قَالَ: فَبَلَغَ ذَالِكَ عَلِيًّا، فَقَالَ: وَيْحَ ابْنِ عَبَّاسٍ. هٰذَا ثَابِتٌ صَحِيحٌ. ❶

عکرمہ رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسلام سے مرتد ہونے والے کچھ لوگوں کو جلا دیا، جب اس بات کا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو پتہ چلا تو انہوں نے فرمایا: میں انہیں ہرگز آگ سے نہ جلاتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ کے عذاب کے ساتھ کسی کو سزا مت دو۔ میں انہیں قتل کر دیتا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے دین سے پھر جائے، اسے قتل کر دو۔ عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو جب ان کے اس فرمان کا پتہ چلا تو انہوں

❶ صحيح البخاري: ٣٠١٧۔سنن أبي داود: ٤٣٥١۔سنن ابن ماجه: ٢٥٣٥۔جامع الترمذي: ١٤٥٨۔سنن النسائي: ٧/ ١٠٤۔مسند أحمد: ١٨٧١، ٢٥٥١، ١٥٥٢۔صحيح ابن حبان: ٤٤٧٦، ٥٦٠٦۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٨٦٤، ٢٨٦٥، ٢٨٦٦

[٣١٨٣]..... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، وَمُحَيِّصَةَ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُمَا أَتَيَا خَيْبَرَ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ، فَتَفَرَّقَا لِحَوَائِجِهِمَا، فَأَتَى مُحَيِّصَةُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، وَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَبِّرِ الْكُبْرَ)) فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ مِنْكُمْ فَتَسْتَحِقُّوا دَمَ صَاحِبِكُمْ؟))، قَالُوا: ((يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ؟))، قَالَ: ((أَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ؟))، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كَفَرُوا، فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. ❶

بشیر بن یسار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خیبر گئے، ان دنوں اہل خیبر سے صلح (کا معاہدہ) تھا۔ دونوں اپنے کام کے سلسلے میں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے (اور جب واپس آئے) تو محیصہ نے عبداللہ بن سہل کو خون میں لت پت مقتول پایا، انہوں نے اسے دفن کیا اور مدینہ چلے آئے۔ عبدالرحمٰن بن سہل، حویصہ اور محیصہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمٰن سب سے چھوٹے تھے، انہوں نے بات کرنا شروع کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے کو بات کرنے کا موقع دو۔ وہ خاموش ہو گئے، تو ان دونوں نے بات کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم میں سے پچاس آدمی قسم کھانے کو تیار ہیں؟ پھر تم اپنے ساتھی کا قصاص لینے کے مستحق ہو گے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم قسم کیسے کھائیں جبکہ ہم وہاں موجود نہیں تھے اور نہ ہی ہم نے دیکھا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا یہودی پچاس قسم کھا کر تم سے بری ہو سکتے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کافر لوگوں کی قسموں پر کیسے اعتبار کر سکتے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا فرما دی۔

[٣١٨٤]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، نا أَبِي ح، وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ بُشَيْرَ بْنَ يَسَارٍ مَوْلَى بَنِي حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَخْبَرَهُ، وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا فَقِيهًا وَكَانَ قَدْ أَدْرَكَ مِنْ أَهْلِ دَارِهِ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ، مِنْهُمْ: رَافِعُ بْنُ خَدِيجٍ، وَسَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ، وَسُوَيْدُ بْنُ

نے فرمایا: اے ابن عباس! شاباش، یہ حدیث صحیح ثابت ہے۔

بشیر بن یسار بنو حارثہ کے آزاد کردہ غلام، فقیہ اور بڑے شیخ ہیں، انہوں نے بنو حارثہ کے کئی اصحاب نبی رضی اللہ عنہم سے ملاقات کی، ان میں سے سیدنا رافع بن خدیج، سیدنا سہل بن ابی خیثمہ اور سیدنا سوید بن نعمان رضی اللہ عنہم ہیں۔ ان سب نے بشیر کو بتایا کہ قسامہ کا معاملہ انہی یعنی بنو حارثہ کے ساتھ خیبر میں مارے گئے ایک انصاری عبداللہ بن سہل بن زید رضی اللہ عنہ کے سلسلے میں ہوا۔ بشیر بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں خیبر گئے، ان دنوں خیبر میں یہود آباد تھے اور ان سے صلح تھی۔

---

❶ صحيح البخاري: ٣١٧٣۔صحيح مسلم: ١٦٦٩۔سنن أبي داود: ١٦٣٨۔سنن ابن ماجه: ٢٦٧٧۔جامع الترمذي: ١٤٢٢۔سنن النسائي: ٨/ ٧۔مسند أحمد: ١٦٠٩١، ١٦٠٩٦، ١٧٢٧٦۔صحيح ابن حبان: ٦٠٠٩

| | |
|---|---|
| النُّعْمَانِ حَدَّثُوهُ: أَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِيهِمْ فِي بَنِي حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ فِي رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ يُدْعَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ قُتِلَ بِخَيْبَرَ، فَذَكَرَ بَشِيرٌ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ، وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنُ زَيْدٍ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ بْنِ الْحَارِثِ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ وَأَهْلُهَا الْيَهُودُ، فَتَفَرَّقَ عَبْدُ اللّٰهِ وَمُحَيِّصَةُ بِخَيْبَرَ فِي حَوَائِجِهِمَا، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ، وَقَالَ: كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ. ❶ | عبداللہ اور محیصہ رضی اللہ عنہما اپنے کام سے نکلے تو (ایک دوسرے سے) الگ ہو گئے۔ پھر اسی طرح ذکر کیا اور کہا: ہم کافر لوگوں کی قسموں کو کیسے قبول کر لیں؟ |
| [۳۱۸۵]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانِ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ، أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَوْ حَدَّثَا، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ أَتَيَا خَيْبَرَ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ. | ایک اور سند کے ساتھ بشیر بن یسار سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ رضی اللہ عنہما خیبر گئے، پھر راوی نے اسی کے مثل حدیث بیان کی۔ |
| [۳۱۸۶]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ سَعْدَوَيْهِ، عَنْ عَبَّادٍ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: خَرَجَ مُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ إِلَى خَيْبَرَ يَمْتَارُونَ فَتَفَرَّقُوا لِحَاجَتِهِمْ، فَمَرُّوا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ قَتِيلًا، فَرَجَعُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا قَسَامَةً تَسْتَحِقُّونَ بِهِ قَاتِلَكُمْ؟))، فَكَرِهُوا، فَقَالُوا: ((يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَحْلِفُ عَلَى الْغَيْبِ، نَحْلِفُ عَلَى أَمْرٍ غِبْنَا عَنْهُ؟))، قَالَ: ((فَتَحْلِفُ الْيَهُودُ خَمْسِينَ يَمِينًا فَيَبْرَئُونَ))، فَقَالُوا: ((يَا | عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے دو بیٹے محیصہ اور حویصہ اور (ان کے ساتھ) عبدالرحمٰن اور عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہم خیبر گئے۔ اپنے اپنے کام کے سلسلے میں وہ (ایک دوسرے سے) جدا ہو گئے (اور جب واپس آئے تو) انہوں نے دیکھا کہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ قتل ہوئے پڑے تھے۔ واپس آئے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر دی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: تم قسامہ کے مطابق پچاس قسمیں کھا کر اپنے قاتل سے قصاص کے مستحق ہو سکتے ہو۔ لیکن انہوں نے یہ ناپسند کیا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم اَن دیکھی بات پر قسمیں کھائیں؟ ہم اس بات پر قسم کھائیں جس کے وقوع کے وقت ہم موجود نہیں تھے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر یہودی |

❶ السنن الکبرٰی للبیہقی: ۸/ ۱۱۹

رَسُولَ اللّٰهِ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ؟))، فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَالٍ مِنْ مَالِ الصَّدَقَةِ، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهِ. ❶

پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم کافر لوگوں کی قسموں کو کیونکر قبول کریں؟ پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس صدقے کا مال آیا تو آپ ﷺ نے اپنے پاس سے اس کی دیت ادا فرمائی۔

[٣١٨٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ، عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ: أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا، فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا، فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ: ((قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا؟))، فَقَالُوا: مَا قَتَلْنَا وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا، فَانْطَلَقُوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْكُبْرَ الْكُبْرَ))، فَقَالَ لَهُمْ: ((تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ))، فَقَالُوا: ((مَا لَنَا بَيِّنَةٌ))، قَالَ: ((فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ))، قَالُوا: ((لَا نَرْضَى أَيْمَانَ الْيَهُودِ))، وَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ، فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ. ❷

بشیر بن یسار بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ نے انہیں بتایا کہ ان کے قبیلے کے کچھ لوگ خیبر گئے، وہاں وہ (ایک دوسرے سے) الگ الگ ہو گئے، (جب واپس آئے) تو انہوں نے اپنا ایک ساتھی مقتول پایا۔ جن کے ہاں اس کی لاش ملی، انہوں نے ان سے کہا: کیا تم نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم نے اسے قتل نہیں کیا اور نہ ہی ہم قاتل کو جانتے ہیں۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم خیبر گئے تو ہم نے اپنا ایک ساتھی مقتول پایا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بڑے کو بات کرنے دو، نیز ان سے پوچھا: تمہارے پاس کوئی دلیل ہے کہ اسے کس نے قتل کیا؟ انہوں نے کہا: ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ (یہودی) تمہارے سامنے (اپنے بے گناہ ہونے کی) قسمیں کھائیں گے (اور بری ہو جائیں گے) انہوں نے عرض کیا: ہم یہودیوں کی قسموں پر راضی نہیں ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ مقتول کا خون رائیگاں جائے، چنانچہ آپ ﷺ نے صدقے کے اُونٹوں میں سے سو اُونٹ اس کی دیت ادا فرما دی۔

[٣١٨٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣١٨٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمَارَسْتَانِيُّ، وَالْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ

سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ انصاری خیبر گئے تو ان میں سے ایک آدمی کو قتل کر دیا گیا۔ یہ معاملہ نبی ﷺ

❶ نصب الراية للزيلعي: ٤/ ٣٩٠

❷ سلف برقم: ٣١٨٣

إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَسَدِيُّ، نا أَبِي، نا قَيْسٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، قَالَ خَرَجَ قَوْمٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى خَيْبَرَ فَقُتِلَ مِنْهُمْ رَجُلٌ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((بَيِّنَتُكُمْ)) قَالُوا: ((مَا لَنَا بَيِّنَةٌ))، قَالَ: ((فَتَنْفُلُكُمْ أَيْمَانُهُمْ))، فَقَالُوا: ((إِذًا تَقْتُلُنَا الْيَهُودُ))، قَالَ: ((فَأَيْمَانُكُمْ أَنْتُمْ))، قَالُوا: ((لَمْ نَشْهَدْ))، فَوَدَاهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ مَالٍ أَتَاهُ.

کی خدمت میں اُٹھایا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے پاس کوئی دلیل ہے؟ انہوں نے کہا: ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ان کی قسمیں تمہیں کافی ہوں گی؟ (یعنی اگر یہودی پچاس قسمیں اُٹھا کر اپنی برأت کا اظہار کر دیں تو تمہیں قبول ہے؟) انہوں نے عرض کیا: تب تو یہودی ہمیں مار ڈالیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر تم قسمیں کھاتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہم تو وہاں موجود ہی نہیں تھے (جب قتل ہوا)۔ چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس مال آیا تو آپ ﷺ نے (اپنی طرف سے) اس کی دیت ادا فرما دی۔

[٣١٩٠]...... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، قَالُوا: نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى، وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ إِلَّا فِي الْقَسَامَةِ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: دلیل پیش کرنا مدعی (یعنی دعوی کرنے والے) کا فرض ہے اور قسم اُٹھانا اس کے ذِمے ہے جو (اس کے دعوے کا) انکار کرے، سوائے قسامہ کے۔

[٣١٩١]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، قَالَا: نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُطَرِّفٌ، ح وَحَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، نا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الضَّحَّاكِ، وَمُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ، نا مُطَرِّفٌ، قَالَا: نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ الزَّنْجِيُّ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى، وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ إِلَّا فِي الْقَسَامَةِ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دلیل پیش کرنا مدعی کا فرض ہے اور قسم اُٹھانا انکار کرنے والے پر لازم ہے، سوائے قسامہ کے۔

[٣١٩٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللهِ

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔ عبدالرزاق اور

❶ سيأتي برقم: ٤٥٠٧

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ١٢٣

بْنُ شَبِيبٍ ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ الزَّنْجِيِّ بْنِ خَالِدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ . خَالَفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَحَجَّاجٌ رَوَيَاهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرٍو مُرْسَلًا .

حجاج نے اس کے خلاف بیان کیا اور ابن جریج کے واسطے سے عمرو سے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

[٣١٩٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ ، نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَضْرَمِيُّ ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ ، قَالَ: شَهِدْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأُتِيَ بِأَخِي بَنِي عِجْلٍ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ قَبِيصَةَ تَنَصَّرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: ((مَا حُدِّثْتُ عَنْكَ؟)) ، قَالَ: ((مَا حُدِّثْتَ عَنِّي؟)) ، قَالَ: ((حُدِّثْتُ عَنْكَ أَنَّكَ تَنَصَّرْتَ)) ، فَقَالَ: ((أَنَا عَلَى دِينِ الْمَسِيحِ)) ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: ((وَأَنَا عَلَى دِينِ الْمَسِيحِ)) ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: ((مَا تَقُولُ فِيهِ؟)) فَتَكَلَّمَ بِكَلَامٍ خَفِيَ عَلَيَّ ، فَقَالَ عَلِيٌّ: طَؤُوهُ ، فَوُطِئَ حَتَّى مَاتَ ، فَقُلْتُ لِلَّذِي يَلِينِي: مَا قَالَ؟ قَالَ: الْمَسِيحُ رَبُّهُ .

عبدالملک بن عمیر بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ آپ کی خدمت میں بنوعجل کا آدمی مستورد بن قبیصہ پیش کیا گیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا: مجھے تیرے متعلق کیا بتایا گیا ہے؟ اس نے کہا: آپ کو میرے متعلق کیا بتایا گیا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے بتایا گیا ہے کہ تو نصرانی ہوگیا ہے۔ اس نے کہا: میں حضرت مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) کے دین پر ہوں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: میں بھی حضرت مسیح کے دین پر ہوں۔ آپ نے پوچھا: تو ان کے متعلق کیا کہتا ہے؟ اس نے کوئی بات کہی جو مجھے سنائی نہ دی، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے گھسیٹو۔ چنانچہ اسے گھسیٹا گیا، یہاں تک کہ وہ مرگیا۔ میں نے اپنے ساتھ والے آدمی سے پوچھا: اس نے کیا کہا تھا؟ تو اس نے بتایا کہ اس نے کہا تھا: حضرت مسیح اس کے رب ہیں۔

[٣١٩٤]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَمِينَةَ ح وَنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ، قَالَا: نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى ، نا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، نا ابْنُ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَجُلًا كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ لَهُ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ ، فَكَانَتْ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرَتِ النَّبِيَّ ﷺ ، فَمَا صَبَرَ أَنْ قَامَ إِلَى مِعْوَلٍ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا ثُمَّ اتَّكَأَ عَلَيْهَا حَتَّى أَنْفَذَهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ)) . لَفْظُ ابْنِ كَرَامَةَ . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کی اُم ولد تھی (یعنی ایسی لونڈی جس سے آدمی کی اولاد ہو) اس سے اس آدمی کے دو موتیوں جیسے بیٹے تھے۔ وہ نبی ﷺ کو گالیاں دیا کرتی تھی اور وہ آدمی اسے منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہیں آتی تھی، وہ اسے ڈانٹتا لیکن اس پر ڈانٹ کا کوئی اثر نہ ہوتا۔ ایک رات اس (ملعونہ) نے نبی ﷺ کو سب وشتم کیا، تو اس سے برداشت نہ ہوسکا۔ اس نے ایک بھالا اُٹھا کر اس کے پیٹ میں چبھو دیا اور اس پر ٹیک لگا کر کھڑا رہا، یہاں تک کہ وہ مر گئی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: خبردار! گواہ رہو، اس کا خون رائیگاں ہے (یعنی اس کا کوئی قصاص اور دیت نہیں ہے)۔

❶ سنن أبي داود: ٤٣٦١ ـ سنن النسائي: ٧/ ١٠٧

[٣١٩٥]..... نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْعَبْدِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، قَالَا: نا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، نا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَدَنِيُّ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، نا ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ أَعْمَى كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النَّبِيِّ ﷺ وَتَشْتُمُهُ فَقَتَلَهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَامَ الْأَعْمَى، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا صَاحِبُهَا، كَانَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، وَلِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلَ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ، وَكَانَتْ بِي رَفِيقَةً، فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةُ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَقَتَلْتُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک نابینے کی اُم ولد تھی جو نبی ﷺ کو سب وشتم کیا کرتی اور آپ کو برا بھلا کہتی تھی۔ وہ اسے منع کرتا مگر وہ باز نہ آتی، وہ اسے ڈانٹتا مگر اس پر ڈانٹ کا کوئی اثر نہ ہوتا۔ ایک رات جب وہ نبی ﷺ کو برا بھلا کہہ رہی تھی اور آپ ﷺ کو سب وشتم کر رہی تھی تو اس آدمی نے اسے قتل کر دیا۔ صبح ہوئی تو نبی ﷺ سے اس واقعہ کا تذکرہ کیا گیا۔ نابینا کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس کا مالک ہوں، یہ آپ کو سب وشتم کرتی اور آپ کو برا بھلا کہا کرتی تھی، میں اسے منع کرتا مگر وہ باز نہ آتی، میں اسے ڈانٹتا مگر اس پر ڈانٹ کا کوئی اثر نہ ہوتا تھا۔ میرے اس سے دو موتیوں جیسے بیٹے ہیں، حالانکہ وہ میرے ساتھ اچھا سلوک کرتی تھی (لیکن آپ ﷺ کی گستاخی مجھ سے برداشت نہ ہو پاتی تھی)۔ چنانچہ کل رات اس نے جب آپ ﷺ کو سب وشتم کیا اور برا بھلا کہا، تو میں نے اسے قتل کر دیا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: گواہ رہو، اس کا خون رائیگاں ہے۔

[٣١٩٦]..... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا أَبُو الْيَمَانِ، نا إِسْمَاعِيلُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَعَافَوْا الْحُدُودَ بَيْنَكُمْ، فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ)) [1]

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود کو آپس میں ہی درگزر کر لیا کرو، البتہ جو حد مجھ تک پہنچ جائے تو اس کا نافذ کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

[٣١٩٧]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا سَعْدَانُ بْنُ يَزِيدَ، أنا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، بِهٰذَا، وَقَالَ فِيهِ: ((كُلُّ حَدٍّ رُفِعَ إِلَيَّ فَقَدْ وَجَبَ)). اتَّفَقَ مُسْلِمٌ وَابْنُ عَيَّاشٍ فَوَصَلَاهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَأَرْسَلَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْهُ وَعَنِ الْمُثَنَّى، وَتَابَعَهُ ابْنُ عُلَيَّةَ.

مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے، اس میں ہے: جو بھی حد مجھ تک پہنچ جائے، اس کا نفاذ واجب ہو جاتا ہے۔ مسلم اور ابن عیاش اس حدیث کو ابن جریج سے موصولاً بیان کرنے میں متفق ہیں اور عبدالرزاق نے اسے ابن جریج اور مثنی سے مرسل بیان کیا ہے، ابن علیہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

[٣١٩٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ

اس سند کے ساتھ بھی نبی ﷺ سے ابن عیاش کی حدیث کی مثل مروی ہے۔

[1] المستدرك للحاكم: ٤/ ١٨٣

جُرَيْجٍ، وَالْمُثَنَّى، قَالَا: نا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ عَيَّاشٍ.

[٣١٩٩]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا ابْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعَافَوْا بَيْنَكُمْ قَبْلَ أَنْ تَأْتُونِي، فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ)) مُرْسَلٌ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے معاملات میرے پاس لانے سے پہلے آپس میں ہی معاف کرلیا کرو، کیونکہ جو حد مجھ تک پہنچ جائے، اس کا نفاذ واجب ہو جاتا ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے۔

[٣٢٠٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا يَزِيدُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ)) قَالَ يَزِيدُ: تُقْتَلُ الْمُرْتَدَّةُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو اپنا دین بدل لے، اسے قتل کردو۔ یزید کہتے ہیں: مرتد عورت کو بھی قتل کیا جائے گا۔

[٣٢٠١]...... نا الْمَحَامِلِيُّ، نا الْحَسَّانِيُّ، نا يَزِيدُ، أنا سَعِيدٌ، قَالَ: وَنا يُوسُفُ، نا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) روایت کے ہی مثل ہے۔

[٣٢٠٢]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ قَتَلَ أُمَّ قِرْفَةَ الْفَزَارِيَّةَ فِي رِدَّتِهَا قِتْلَةً مُثْلَةً، شَدَّ رِجْلَيْهَا بِفَرَسَيْنِ ثُمَّ صَاحَ بِهِمَا فَشَقَّاهَا وَأُمُّ وَرَقَةَ الْأَنْصَارِيَّةُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُسَمِّيهَا الشَّهِيدَةَ، فَلَمَّا كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَتَلَهَا غُلَامُهَا وَجَارِيَتُهَا، فَأُتِيَ بِهِمَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَتَلَهُمَا وَصَلَبَهُمَا. ❷

سعید بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اُم قرفہ فزاریہ کو اس کے مرتد ہونے پر قتل کیا، نیز اس کا مثلہ کیا۔ آپ نے اس کی دونوں ٹانگیں دو گھوڑوں کے ساتھ باندھ دیں، پھر گھوڑوں کو دوڑا دیا اور اسے چیر کر رکھ دیا۔ سیدہ اُم ورقہ انصاریہ کو تو رسول اللہ ﷺ شہیدہ کے نام سے پکارا کرتے تھے، انہیں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ان کے غلام اور لونڈی نے شہید کر دیا تھا، پھر ان دونوں کو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے ان دونوں کو قتل کیا اور انہیں سولی پر چڑھا دیا۔

[٣٢٠٣]...... نا بِذَلِكَ ابْنُ الْبُهْلُولِ، نا أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ جَمِيعٍ، عَنْ

مذکورہ سند کے ساتھ بھی ام ورقہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

❶ سنن ابن ماجه: ٢٥٣٣ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ٥٦٣ـ مصنف عبد الرزاق: ١٨٧٠٦

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٠٤

جَدَّتِهِ لَيْلَى بِنْتِ مَالِكٍ، وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَلَّادٍ، كِلَاهُمَا عَنْ أُمِّ وَرَقَةَ، عَنْ عُمَرَ، بِذَالِكَ. ❶

[٣٢٠٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ الْوَكِيلُ، نا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جُنْدُبِ الْخَيْرِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ)). ❷

سیدنا جندب الخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جادوگر کی سزا، اسے تلوار کے ساتھ مارنا (قتل کرنا) ہے۔

[٣٢٠٥]...... نا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا هُشَيْمٌ، أنا خَالِدٌ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ، أَنَّهُ قَتَلَ سَاحِرًا كَانَ عِنْدَ الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، ثُمَّ قَالَ: ﴿أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ﴾ (الأنبياء: ٣).

سیدنا جندب بجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ولید بن عقبہ کے پاس ایک جادوگر کو قتل کرنے کے بعد یہ آیت پڑھی: ﴿أَفَتَأْتُونَ السِّحْرَ وَأَنْتُمْ تُبْصِرُونَ﴾ ''تم آنکھوں دیکھتے جادو (کی لپیٹ) میں کیوں آتے ہو؟''

[٣٢٠٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْوَكِيلُ، قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ أَوْ بَغْلٍ، فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ: أَعْقِلُ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ، فَمِثْلُ ذَالِكَ بَطَلَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّ هٰذَا لَيَقُولُ بِقَوْلِ شَاعِرٍ فِيهِ غُرَّةٌ، عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ أَوْ فَرَسٌ أَوْ بَغْلٌ)). ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنین (یعنی وہ بچہ جو عورت کے پیٹ میں ہی فوت ہو جائے) کی دیت میں ایک غلام، یا لونڈی، یا گھوڑا، یا خچر ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔ جس کے خلاف فیصلہ ہوا تھا، اس نے کہا: کیا میں اس کی دِیت ادا کروں جس نے کھایا نہ پیا، جو چیخا نہ چلایا؟ اس طرح کی دیت نہیں دی جاتی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ شخص شاعروں کی سی باتیں کر رہا ہے، اس کی دِیت ایک ''غرہ'' ہے، غلام ہو یا لونڈی، گھوڑا ہو یا خچر۔

[٣٢٠٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا أَبُو عَاصِمٍ، ح وَنا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ نا أَبُو عُبَيْدَةَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے جنین میں رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے متعلق لوگوں میں اعلان کیا تو حمل بن مالک نابغہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کھڑے

---

❶ مسند أحمد: ٢٧٢٨٢

❷ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٦٠ـ السنن الكبرى للبيهقى: ٨/ ١٣٦ـ جامع الترمذى: ١٤٦٠

❸ صحيح البخارى: ٥٧٥٩ـ صحيح مسلم: ١٦٨١ـ سنن أبى داود: ٤٥٧٩ـ جامع الترمذى: ١٤١٠ـ مسند أحمد: ٧٢١٧، ٧٧٠٣، ٩٦٥٥ـ صحيح ابن حبان: ٦٠١٧

بْنُ أَبِي السَّفَرِ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، نا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، حَدَّثَنِي طَاوُسٌ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَشَدَ النَّاسَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ ، فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ: كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ لِي فَأَخَذَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى مِسْطَحًا فَضَرَبَتْ بِهِ رَأْسَهَا فَقَتَلَتْهَا وَقَتَلَتْ جَنِينَهَا ، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ، وَأَنْ تُقْتَلَ بِهَا . وَقَالَ ابْنُ بُهْلُولٍ: أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَشَدَ النَّاسَ: مَا تَعْلَمُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى فِي الْجَنِينِ؟ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ قَالَ: كُنْتُ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَقَتَلَتْ جَنِينَهَا ، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ ، وَأَمَرَ أَنْ تُقْتَلَ بِهَا . وَقَالَ ابْنُ الْجُنَيْدِ: فَقَامَ حَمَلُ أَوْ حَمَلَةُ بْنُ مَالِكٍ . ❶

ہو کر کہا: میری دو بیویاں تھیں، ایک نے دوسری کو شہتیر مار کر قتل کر دیا اور اس کے جنین کو بھی قتل کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے جنین کے بدلے میں ایک ''غرہ'' (یعنی ایک غلام یا لونڈی) کی ادائیگی کا فیصلہ دیا اور مقتولہ کے بدلے اس عورت کے قتل کا حکم دیا۔

[٣٢٠٨]..... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى الْبَزَّارُ ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْبُرْسَانِيُّ ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا ، يُخْبِرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ شَهِدَ قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ذَالِكَ ، فَجَاءَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ ، فَقَالَ: ((كَانَ شَيْءٌ بَيْنَ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا ، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي جَنِينِهَا بِغُرَّةٍ ، وَأَنْ تُقْتَلَ بِهَا)) . فَقُلْتُ لِعَمْرٍو: لَا ، أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ: كَذَا وَكَذَا ، فَقَالَ: شَكَّكْتَنِي . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کرنے کے وقت موجود تھے۔ حمل بن نابغہ رضی اللہ عنہ آئے اور کہا: میری دونوں بیویوں میں کچھ چپقلش ہو گئی، ان میں سے ایک نے دوسری کو شہتیر مار کر قتل کر دیا اور اس کا جنین بھی ضائع کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اس کے جنین کے بدلے ایک غلام یا لونڈی ادا کی جائے اور مقتولہ کے بدلے اس عورت کو قتل کیا جائے۔

ابن جریج کہتے ہیں: میں نے عمرو سے کہا: ایسے نہیں ہے، ابن طاؤس نے مجھے اپنے والد کے واسطہ سے ایسے ایسے بیان کیا ہے، تو عمرو نے کہا: تم نے مجھے شک میں مبتلا کر دیا ہے۔

❶ صحيح البخارى: ٦٩٠٥ ، ٦٩٠٦ ، ٦٩٠٧ـ صحيح مسلم: ١٦٨٢ـ مسند أحمد: ٣٤٣٩ ، ١٦٧٢٩ـ صحيح ابن حبان: ٦٠٢١

❷ [illegible] ٣٤٣٩

[٣٢٠٩]...... أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَامَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: أُذَكِّرُ اللَّهَ امْرَأً سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْجَنِينِ ، فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، كُنْتُ بَيْنَ جَارِيَتَيْنِ ، يَعْنِي ضَرَّتَيْنِ ، فَجَرَحَتْ أَوْ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحِ عَمُودِ ظُلَّتِهَا ، فَقَتَلَتْهَا وَقَتَلَتْ مَا فِي بَطْنِهَا ، ((فَقَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ ، عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ)) ، فَقَالَ عُمَرُ: اللَّهُ أَكْبَرُ لَوْ لَمْ نَسْمَعْ هٰذِهِ الْقَضِيَّةَ لَقَضَيْنَا بِغَيْرِهِ . قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ((قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے رسول اللہ ﷺ کو جنین کا فیصلہ دیتے ہوئے سنا ہو، وہ بتائے۔ حمل بن مالک نابغہ کھڑے ہوئے اور کہا: اے امیر المومنین! میری دو بیویاں تھیں، ان میں سے ایک نے دوسری کو چھت کا شہتیر مار کر زخمی کر دیا اور اسے قتل کر دیا، اس کے پیٹ میں موجود بچہ بھی مار ڈالا، تو نبی ﷺ نے جنین کے بدلے ایک غلام یا لونڈی کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر! اگر ہمیں اس فیصلے کی خبر نہ ہوتی تو ہم کچھ اور فیصلہ کر بیٹھتے۔

ابن عیینہ کہتے ہیں: مجھے ابن طاؤس نے اپنے والد کے حوالے سے بتایا کہ نبی ﷺ نے جنین کے بدلے ''غرہ'' یعنی ایک غلام یا لونڈی یا گھوڑا ادا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

[٣٢١٠]...... قَالَ: وَنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ ، نَحْوَهُ وَقَالَ: فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالدِّيَةِ فِي الْمَرْأَةِ ، وَفِي الْجَنِينِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ أَوْ فَرَسٍ .

ابن طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ کیا۔ پھر راوی نے اسی طرح حدیث بیان کی اور کہا: رسول اللہ ﷺ نے عورت کی دیت ادا کرنے اور جنین کے بدلے ''غرہ'' یعنی ایک غلام یا لونڈی یا گھوڑا کی ادائیگی کا فیصلہ فرمایا۔

[٣٢١١]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى الْجَزَرِيُّ ، نا عَفَّانُ ، نا شُعْبَةُ ، عَنْ عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُقْتَلُ الْمَرْأَةُ إِذَا ارْتَدَّتْ)) . عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى هٰذَا كَذَّابٌ ، يَضَعُ الْحَدِيثَ عَلَى عَفَّانَ وَغَيْرِهِ ، وَهٰذَا لَا يَصِحُّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، وَلَا رَوَاهُ شُعْبَةُ . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت مرتد ہو جائے تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

عبداللہ بن عیسیٰ کذاب راوی ہے جو عفان اور دوسرے محدثین کے نام پر اپنی طرف سے ہی احادیث گھڑ لیتا تھا۔ اس حدیث کا نبی ﷺ سے مروی ہونا صحیح نہیں ہے اور نہ ہی شعبہ نے اسے روایت کیا ہے۔

[٣٢١٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا أَبُو يُوسُفَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ الْعَطَّارُ الْفَقِيهُ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے مرتدہ کے متعلق فرمایا: اسے سزا دی جائے گی، البتہ قتل نہیں کیا جائے گا۔

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ١٢/ ٢٧٨

النَّجُودِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ، قَالَ: تُجْبَرُ وَلَا تُقْتَلُ.

[٣٢١٣]..... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْمُرْتَدَّةُ عَنِ الْإِسْلَامِ، تُحْبَسُ وَلَا تُقْتَلُ.

ابوزرین سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اسلام سے مرتد ہونے والی عورت کو قید میں ڈال دیا جائے گا، البتہ اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔

[٣٢١٤]..... وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَاتِمٍ الطَّوِيلُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يُونُسَ السَّرَّاجُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، نا أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْأَنْصَارِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتِ: ارْتَدَّتِ امْرَأَةٌ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُسْتَتَابَ، فَإِنْ تَابَتْ، وَإِلَّا قُتِلَتْ.

عروہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: غزوہ اُحد کے روز ایک عورت مرتد ہوگئی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس سے توبہ کرائی جائے، اگر توبہ کرلے تو ٹھیک ہے؛ ورنہ قتل کردی جائے۔

[٣٢١٥]..... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَطْحَاءَ، نا نَجِيحُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ، نا مَعْمَرُ بْنُ بَكَّارٍ السَّعْدِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ امْرَأَةً يُقَالُ لَهَا أُمُّ مَرْوَانَ ارْتَدَّتْ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَعْرِضَ عَلَيْهَا الْإِسْلَامُ، فَإِنْ رَجَعَتْ وَإِلَّا قُتِلَتْ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اُم مروان نامی ایک عورت مرتد ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کی پیشکش کا حکم دیا کہ اگر وہ واپس پلٹ آئے تو ٹھیک ہے؛ ورنہ قتل کردی جائے۔

[٣٢١٦]..... نا ابْنُ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ، نا مَعْمَرُ بْنُ بَكَّارٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اس سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٢١٧]..... نا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عُمَرَ الْقَرَاطِيسِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْبَجَلِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ، نا خَالِدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ:

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب عورت اسلام سے مرتد ہو جائے تو اسے ذبح کر دیا جائے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٠٣

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَرْأَةِ: ((إِذَا ارْتَدَّتْ عَنِ الْإِسْلَامِ أَنْ تُذْبَحَ)).

[۳۲۱۸]...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوسَى الْبَزَّازُ مِنْ كِتَابِهِ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُكَيْرٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَلْمٍ الْعَبْدِيُّ، نا الْخَلِيلُ بْنُ مَيْمُونٍ الْكِنْدِيُّ بِعَبَادَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أُذَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْغَازِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: ارْتَدَّتِ امْرَأَةٌ عَنِ الْإِسْلَامِ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَعْرِضُوا عَلَيْهَا الْإِسْلَامَ، فَإِنْ أَسْلَمَتْ وَإِلَّا قُتِلَتْ، فَعُرِضَ عَلَيْهَا فَأَبَتْ أَنْ تُسْلِمَ فَقُتِلَتْ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت مرتد ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کی پیشکش کا حکم دیا کہ اگر اسلام قبول کر لے تو ٹھیک ہے؛ ورنہ قتل کر دی جائے۔ چنانچہ اسے اسلام کی پیشکش کی گئی، لیکن اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا، تو اسے قتل کر دیا گیا۔

[۳۲۱۹]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَرْأَةِ تَكْفُرُ بَعْدَ إِسْلَامِهَا، قَالَ: تُسْتَتَابُ، فَإِنْ تَابَتْ، وَإِلَّا قُتِلَتْ. ❶

امام زہری رحمہ اللہ اسلام سے منحرف ہو کر کفر کا ارتکاب کرنے والی عورت کے متعلق فرماتے ہیں: اس سے توبہ کرائی جائے، اگر توبہ کر لے تو ٹھیک ہے؛ ورنہ قتل کر دی جائے۔

[۳۲۲۰]...... وَعَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ قَالَ: تُسْتَتَابُ فَإِنْ تَابَتْ وَإِلَّا قُتِلَتْ.

ابراہیم رحمہ اللہ مرتدہ کے متعلق فرماتے ہیں: اس سے توبہ کرائی جائے گی، اگر توبہ کر لے تو ٹھیک ہے؛ ورنہ قتل کر دی جائے۔

[۳۲۲۱]...... نا ابْنُ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: إِنْ أَسْلَمَتْ وَإِلَّا قُتِلَتْ. ❷

ابراہیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مرتد ہونے والی عورت اگر اسلام قبول کر لے تو ٹھیک ہے؛ ورنہ قتل کر دی جائے۔

[۳۲۲۲]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كُلُّ مُرْتَدٍّ عَنِ الْإِسْلَامِ، مَقْتُولٌ إِذَا لَمْ يَرْجِعْ ذَكَرًا أَوْ أُنْثَى.

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اسلام سے مرتد ہونے والا مرد ہو یا عورت، اگر توبہ نہ کرے تو اسے قتل کر دیا جائے۔

[۳۲۲۳]...... وَحَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ،

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ، سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب تم پر حد کا نفاذ مشکوک ہو

❶ صحيح البخاري: ٦٩٢٢

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ١٢/ ٢٧٩

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، وَعُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، قَالُوا: إِذَا اشْتَبَهَ عَلَيْكَ الْحَدُّ فَادْرَأْ مَا اسْتَطَعْتَ.

جائے تو حتی الوسع حد کو ٹالنے کی کوشش کرو۔

[٣٢٢٤]..... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَبِيبَةَ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ أُتِيَ بِشَاةٍ مَسْمُومَةٍ مَصْلِيَّةٍ أَهْدَتْهَا لَهُ امْرَأَةٌ يَهُودِيَّةٌ، فَأَكَلَ مِنْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ وَبِشْرُ بْنُ الْبَرَاءِ فَمَرِضَا مَرَضًا شَدِيدًا عَنْهَا، ثُمَّ إِنَّ بِشْرًا تُوُفِّيَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَهُودِيَّةِ فَأُتِيَ بِهَا، فَقَالَ: ((وَيْحَكِ مَاذَا أَطْعَمْتِنَا؟))، قَالَتْ: أَطْعَمْتُكَ السُّمَّ، عَرَفْتُ إِنْ كُنْتَ نَبِيًّا أَنَّ ذَالِكَ لَا يَضُرُّكَ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى سَيُبَلِّغُ مِنْكَ أَمْرَهُ، وَإِنْ كُنْتَ غَيْرَ ذَالِكَ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيحَ النَّاسَ مِنْكَ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصُلِبَتْ. ❶

سیدنا ابولبیبہ رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ خیبر کے روز ایک یہودیہ نے زہر آلود بھنی ہوئی بکری رسول اللہ ﷺ کو ہدیہ کے طور پر پیش کی۔ رسول اللہ ﷺ نے، انہوں نے (یعنی ابولبیبہ رضی اللہ عنہ نے) اور بشر بن ضراء رضی اللہ عنہ نے اس سے کھا لیا۔ وہ دونوں سخت بیمار ہو گئے۔ بعد ازاں بشر رضی اللہ عنہ وفات پا گئے، تو رسول اللہ ﷺ نے یہودیہ کو حاضر کرنے کا حکم دیا۔ اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو ہلاک ہو، تو نے ہمیں کیا کھلایا ہے؟ اس نے کہا: میں نے آپ کو زہر کھلایا ہے، میں دیکھنا چاہتی تھی کہ اگر آپ واقعی نبی ہیں تو زہر آپ کو نقصان نہیں دے سکتا اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے آگاہ فرما دے گا اور اگر آپ نبی نہیں ہیں تو میں لوگوں کو آپ سے نجات دلانا چاہتی ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے قتل کر دینے کا حکم دیا، چنانچہ اسے قتل کر دیا گیا۔

[٣٢٢٥]..... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا أَبِي، سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِمَاعِزٍ: ((لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ، لَعَلَّكَ لَمَسْتَ))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((فَلَعَلَّكَ))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ بَعْدَ ذَالِكَ: أَمَرَ بِرَجْمِهِ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ماعز رضی اللہ عنہ سے پوچھا: شاید کہ تم نے بوس و کنار کیا ہے؟ شاید کہ تم نے (محض) چھوا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر (زنا کیا ہے)؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا۔

[٣٢٢٦]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، أنا يَعْلَى بْنُ حَكِيمٍ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو السَّائِبِ، نا يَزِيدُ، أنا جَرِيرُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ جب ماعز بن مالک رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر زنا کا اعتراف کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: شاید کہ تم نے بوس و کنار کیا ہے؟ یا تم نے (محض) چھوا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ

❶ صحيح البخاري: ٣١٦٩
❷ مسند أحمد: ٢١٢٩، ٢٣١٠، ٢٤٣٣

حَازِمٍ، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ أَتَاهُ فَأَقَرَّ عِنْدَهُ بِالزِّنَا: ((لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ لَمَسْتَ))، فَقَالَ: لَا، قَالَ: ((فَكَذَا؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ: ((لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ))، قَالَ: لَا، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفَعَلْتَ كَذَا؟)) لَا يُكَنِّي، قَالَ: نَعَمْ، فَعِنْدَ ذَالِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ. ❶

نے اس سے پوچھا: تو پھر (زنا کیا ہے)؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ تب آپ ﷺ نے حکم دیا تو اسے رجم کر دیا گیا۔ ابن سنان نے روایت کرتے ہوئے یہ الفاظ کہے: شاید کہ تو نے بوس و کنار کیا ہے، یا آنکھ مٹکا کیا ہے، یا صرف آنکھ بھر کر دیکھا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تو نے ایسے کیا ہے (یعنی زنا کیا ہے)؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تب رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا، تو اسے رجم کر دیا گیا۔

[٣٢٢٧]..... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَبَلِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِلْأَسْلَمِيِّ الَّذِي أَتَاهُ وَقَدْ زَنٰى: ((لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ لَمَسْتَ أَوْ نَظَرْتَ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ (ماعز) اسلمی زنا کرنے کے بعد نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: شاید کہ تو نے بوس و کنار کیا ہے، یا چھوا ہے، یا آنکھ اٹھا کر دیکھا ہے؟

[٣٢٢٨]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، نا أَبِي، نا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ عَلَيَّ الْحَدَّ، فَقَالَ: ((انْطَلِقِي حَتّٰى تَفْطِمِي وَلَدَكِ))، فَلَمَّا فَطَمَتْ وَلَدَهَا أَتَتْهُ، فَقَالَتْ: إِنِّي زَنَيْتُ فَأَقِمْ فِيَّ الْحَدَّ، فَقَالَ: ((هَاتِ مَنْ يَكْفُلُ وَلَدَكِ))، فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: أَنَا أَكْفُلُ وَلَدَهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَرَجَمَهَا. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: میں زنا کر بیٹھی ہوں، مجھ پر حد قائم کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: واپس چلی جا، یہاں تک کہ تو اپنے بچے کا دودھ چھڑا لے۔ جب اس نے اپنے بچے کا دودھ چھڑا دیا تو پھر نبی ﷺ کی خدمت میں آ حاضر ہوئی اور کہنے لگی: میں زنا کر بیٹھی ہوں، مجھ پر حد قائم کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بچے کی کفالت کرنے والا پیش کر۔ ایک انصاری کھڑا ہوا اور بولا: اے اللہ کے رسول! میں اس کے بچے کی کفالت کروں گا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے اسے رجم کیا۔

[٣٢٢٩]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، وَابْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَا: نا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، أنا هُشَيْمٌ، أنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِزَانٍ مُحْصَنٍ فَجَلَدَهُ

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے سامنے ایک شادی شدہ زانی کو پیش کیا گیا تو آپ نے جمعرات کے روز اسے سو کوڑے مارے اور جمعے کے روز اسے رجم کیا۔ آپ سے پوچھا گیا کہ آپ نے اس پر دو حدیں جمع

❶ صحيح البخاري: ٦٨٢٤ـ مسند أحمد: ٢١٢٩ـ سنن أبي داود: ٤٤٢١

❷ صحيح مسلم: ١٦٩٥

يَوْمَ الْخَمِيسِ مِائَةَ جَلْدَةٍ ثُمَّ رَجَمَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقِيلَ لَهُ جَمَعْتَ عَلَيْهِ حَدَّيْنِ، فَقَالَ: جَلَدْتُهُ بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَرَجَمْتُهُ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❶

کر دی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: میں نے کتاب اللہ کی رُو سے اسے کوڑے مارے ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی رُو سے رجم کیا ہے۔

[۳۲۳۰]..... نا الْحُسَيْنُ، وَابْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَا: نا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، نا هُشَامٌ، نا حُصَيْنٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَوْلَاةٍ لِسَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ قَدْ فَجَرَتْ فَضَرَبَهَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ثُمَّ رَجَمَهَا، ثُمَّ قَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سعید بن قیس کی لونڈی کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا، اس نے بدکاری کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ نے اسے سو کوڑے لگائے اور رجم کیا، پھر فرمایا: میں نے اسے کتاب اللہ کی رُو سے کوڑے لگائے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی رُو سے رجم کیا۔

[۳۲۳۱]..... نا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، نا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدٌ هُوَ ابْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، وَحُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَلَدَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَرَجَمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَقَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جمعرات کے روز کوڑے لگائے اور جمعہ کے روز رجم کیا اور فرمایا: میں نے اسے کتاب اللہ کی رُو سے کوڑے لگائے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی رُو سے رجم کیا۔

[۳۲۳۲]..... نا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمَوْلَاةِ سَعِيدِ بْنِ قَيْسٍ الْهَمْدَانِيِّ فَجَلَدَهَا ثُمَّ رَجَمَهَا، وَقَالَ: جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَرَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سعید بن قیس کی لونڈی کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اسے کوڑے لگانے کے بعد رجم کیا اور فرمایا: میں نے اسے کتاب اللہ کی رُو سے کوڑے لگائے اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کی رُو سے رجم کیا۔

[۳۲۳۳]..... نا أَبُو عُمَرَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو الْجَوَّابِ، نا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِشَرَاحَةَ الْهَمْدَانِيَّةِ قَدْ فَجَرَتْ، فَرَدَّهَا حَتّٰى وَلَدَتْ فَلَمَّا وَلَدَتْ، قَالَ: ((ائْتُونِي بِأَقْرَبِ النِّسَاءِ مِنْهَا))، فَأَعْطَاهَا وَلَدَهَا ثُمَّ جَلَدَهَا وَرَجَمَهَا،

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہمدانی عورت شراحہ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا، اس نے بدکاری کا ارتکاب کیا تھا۔ آپ نے اسے بچے کی ولادت تک واپس بھیج دیا۔ جب بچہ پیدا ہوا تو آپ نے فرمایا: اس کی سب سے زیادہ قریبی عورت کو لاؤ۔ آپ نے بچہ اس کو دیا، پھر اسے کوڑے لگانے کے بعد رجم کیا اور فرمایا: میں نے اسے کتاب اللہ کی رُو سے

❶ صحيح البخاري: ٦٨١٢ ـ مسند أحمد: ٧١٦، ٨٣٩، ٩٤١

وَقَالَ: ((جَلَدْتُهَا بِكِتَابِ اللّٰهِ، وَرَجَمْتُهَا بِالسُّنَّةِ))، ثُمَّ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُعِيَ عَلَيْهَا وَلَدُهَا أَوْ كَانَ اعْتِرَافٌ، فَالْإِمَامُ أَوَّلُ مَنْ يَرْجُمُ، ثُمَّ النَّاسُ، فَإِنْ نَعَتَهَا شُهُودٌ فَالشُّهُودُ أَوَّلُ مَنْ يَرْجُمُ ثُمَّ النَّاسُ)).

کوڑے لگائے اور سنت کی رُو سے رجم کیا۔ پھر فرمایا: جو عورت ناجائز بچے کو جنم دے یا بدکاری کا اعتراف کر لے تو اسے رجم کرنے کا سب سے پہلا حق حکمران کا ہے، پھر لوگوں کا۔ اگر اس کی بدکاری پر گواہ موجود ہوں تو اسے رجم کرنے کا پہلا حق گواہوں کا ہے، پھر لوگوں کا۔

[٣٢٣٤]...... نا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، نا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَجَدْتُمُوهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُولَ بِهِ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے تم قومِ لوط کا سا کام کرتے پاؤ، تو فاعل و مفعول دونوں کو قتل کر دو۔

[٣٢٣٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي الْبِكْرِ يُوجَدُ عَلَى اللُّوطِيَّةِ قَالَ: يُرْجَمُ. ❷

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے لواطت میں مبتلا کنوارے کے متعلق فرمایا: اسے رجم کر دیا جائے۔

[٣٢٣٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَبِيبَةَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا مُخَنَّثُ فَاجْلِدُوهُ عِشْرِينَ سَوْطًا، وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُودِيُّ فَاجْلِدُوهُ عِشْرِينَ، وَمَنْ وَقَعَ عَلَى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوهُ، وَمَنْ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کوئی شخص کسی کو مخنث (ہیجڑا) کہے تو اسے بیس کوڑے مارو، جب کوئی شخص کسی کو یہودی کہے تو اسے بیس کوڑے مارو، جو کوئی محرم کے ساتھ بدکاری کرے تو اسے قتل کر دو اور جو کوئی کسی جانور سے بدکاری کرے اسے بھی قتل کر دو اور جانور کو بھی قتل کر دو۔

❶ سنن أبي داود: ٤٤٦٢ ـ جامع الترمذي: ١٤٥٥ ـ سنن ابن ماجه: ٢٥٦١ ـ مسند أحمد: ٢٤٢٠، ٢٧٢٧ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٨٣٠، ٣٨٣١

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٣٢

❸ سنن أبي داود: ٤٤٦٢ ـ سنن ابن ماجه: ٢٥٦٤ ـ جامع الترمذي: ١٤٥٥ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٧٣٤١

[۳۲۳۷]...... نا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، نا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَقَعَ عَلَى بَهِيمَةٍ فَاقْتُلُوهُ وَاقْتُلُوا الْبَهِيمَةَ مَعَهُ)). فَقُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا شَأْنُ الْبَهِيمَةِ؟ قَالَ: مَا سَمِعْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا، وَلٰكِنْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَرِهَ أَنْ يُؤْكَلَ مِنْ لَحْمِهَا شَيْءٌ أَوْ يُنْتَفَعُ بِهَا وَقَدْ عُمِلَ بِهَا ذَالِكَ الْعَمَلُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی جانور کے ساتھ بدفعلی کا ارتکاب کرے، اسے اور اس جانور کو بھی اس کے ساتھ قتل کر دو۔ ہم نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: جانور کا کیا قصور ہے؟ انہوں نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے تو اس بارے میں کچھ نہیں سنا، البتہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ اس کا گوشت کھایا جائے، یا اس سے فائدہ اٹھایا جائے، جبکہ اس کے ساتھ یہ برا فعل ہو چکا ہے۔

[۳۲۳۸]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطَّيِّبِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَاعْتَرَفَتْ بِالزِّنَا، فَقَالَتْ: ((إِنِّي حُبْلَى))، فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ وَلِيَّهَا، فَقَالَ: ((أَحْسِنْ إِلَيْهَا، فَإِذَا وَضَعَتْ فَأْتِنِي بِهَا)) فَفَعَلَ، فَلَمَّا وَضَعَتْ جَاءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((اذْهَبِي فَأَرْضِعِيهِ)) فَفَعَلَتْ، ثُمَّ جَاءَتْ فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ فَشُكَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّي عَلَيْهَا؟ فَقَالَ: ((لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَوَسِعَتْهُمْ، هَلْ وَجَدْتَ أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا)). ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جہینہ قبیلہ کی ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور زنا کا اعتراف کرتے ہوئے بولی: میں حاملہ ہوں۔ نبی ﷺ نے اس کے سرپرست کو بلوا کر فرمایا: اس سے اچھا سلوک کر، جب یہ بچے کو جنم دے دے تو اسے میرے پاس لانا۔ اس نے ایسا ہی کیا، جب اس نے بچے کو جنم دے دیا تو وہ اسے نبی ﷺ کی خدمت میں لے آیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ، اسے دودھ پلاؤ۔ وہ دودھ پلاتی رہی، پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہوگئی۔ آپ ﷺ نے حکم دیا تو اس کے کپڑے اس کے بدن پر باندھ دیے گئے، پھر آپ ﷺ نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا، پھر اس کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے اسے رجم کیا ہے، اب آپ اس کی نمازِ جنازہ پڑھا رہے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر مدینہ کے ستر لوگوں میں اس کو تقسیم کر دی جائے تو انہیں کافی ہے۔ کیا تم نے اس سے افضل بات دیکھی ہے کہ اس نے خود اپنی جان کو (حد کے لیے) پیش کر دیا ہے؟

[۳۲۳۹]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى، ثنا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، نا هِشَامٌ،

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کی طرح ہی مروی ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا:

❶ مسند أحمد: ٢٧٢٧ـسنن أبي داود: ٤٤٦٤ـجامع الترمذي: ١٤٥٦

❷ صحيح مسلم: ١٦٩٦ـسنن أبي داود: ٤٤٤٠ـجامع الترمذي: ١٤٣٥ـسنن النسائي: ٤/ ٦٣

عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. قَالَ: فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: تُصَلِّي عَلَيْهَا وَقَدْ زَنَتْ؟.

آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ پڑھا رہے ہیں، حالانکہ اس نے زنا کیا ہے؟

[٣٢٤٠]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ اعْتَرَفَ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبِكَ جُنُونٌ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((أَحْصَنْتَ؟))، قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ، فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ خَيْرًا، وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اسلم قبیلے کا ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس نے زنا کے ارتکاب کا اعتراف کیا، تو آپ ﷺ نے اس کی جانب سے رُخِ انور پھیر لیا، اس نے دوبارہ اعتراف کیا تو آپ نے پھر رُخِ انور دوسری جانب کر لیا، یہاں تک کہ اس نے اپنے خلاف چار مرتبہ گواہی دی۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تو پاگل ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تو شادی شدہ ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ نبی ﷺ نے حکم دیا تو اسے نماز گاہ میں رجم کر دیا گیا۔ جب اسے پتھر پڑے تو وہ بھاگ کھڑا ہوا، اسے پکڑ کر پتھر مارے گئے، یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ نبی ﷺ نے اس کے لیے کلماتِ خیر ارشاد فرمائے، لیکن اس کی نماز جنازہ نہ پڑھائی۔

[٣٢٤١]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْحِنَّائِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا، وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا. ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو آنکھ نابینا ہو لیکن اپنی جگہ قائم ہو، وہ نکالی جائے تو اس میں آنکھ کی دِیت ایک تہائی ادا کرنا ہوگی اور جو ہاتھ شل ہو گیا ہو، اس کو کاٹنے میں ہاتھ کی ایک تہائی دِیت ادا کرنا ہوگی۔

[٣٢٤٢]..... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ الْفَضْلِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُو مُوسَى الْهَرَوِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ، نا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دیت میں ایک سو اُونٹ مقرر فرمائے۔ راوی کہتے ہیں: ہر اونٹ کی قیمت اَسّی (۸۰) درہم لگائی گئی اور یوں کل دِیت آٹھ ہزار درہم ہوئی۔ آپ ﷺ

❶ صحيح البخاري: ٦٨٢٠۔ صحيح مسلم: ١٦٩١۔ سنن أبي داود: ٤٤٣٠۔ جامع الترمذي: ١٤٢٩۔ سنن النسائي: ٤/ ٦٢۔ مسند أحمد: ١٤٤٦٢۔ صحيح ابن حبان: ٣٠٩٤، ٤٤٤٠۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٣١

❷ سنن النسائي: ٨/ ٥٥

أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الدِّيَةَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، قَالَ: فَقَوَّمَ كُلَّ بَعِيرٍ بِثَمَانِينَ، وَكَانَتِ الدِّيَةُ ثَمَانِيَةَ آلَافٍ، وَجَعَلَ دِيَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ النِّصْفَ مِنْ دِيَةِ الْمُسْلِمِينَ، فَكَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَهْدِ أَبِي بَكْرٍ، فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ غَلَتِ الْإِبِلُ فَقَوَّمَهَا عِشْرِينَ وَمِائَةً، فَجَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا وَتَرَكَ دِيَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا هِيَ، وَجَعَلَ دِيَةَ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانَمِائَةٍ. ❶

نے مسلمانوں کی دیت کا نصف اہل کتاب کی دیت مقرر فرمائی۔ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایسا ہی رہا، لیکن جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا زمانہ آیا تو اونٹ مہنگا ہو گیا، تو انہوں نے اونٹ کی قیمت ایک سو بیس درہم مقرر فرمائی اور یوں کل دیت بارہ ہزار درہم ہو گئی۔ انہوں نے اہل کتاب کی دیت کو اسی طرح رہنے دیا اور مجوسی کی دیت آٹھ سو درہم مقرر فرمائی۔

[٣٢٤٣]..... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَبْدُوسَ، نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، نا أَبُو كُرْزٍ، قَالَ: سَمِعْتُ نَافِعًا، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، ذَكَرَ النَّبِيَّ ﷺ ((أَنَّهُ وَدَى ذِمِّيًّا دِيَةَ مُسْلِمٍ)). أَبُو كُرْزٍ هٰذَا مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ نَافِعٍ غَيْرُهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے ذکر کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ذِمی کو مسلمان والی دیت دلائی۔
ابوکرز متروک الحدیث ہے، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کو اس کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا۔

[٣٢٤٤]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، نا زَنْجَوَيْهِ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، نا ابْنُ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَا يَجْعَلَانِ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ إِذَا كَانَا مُعَاهَدَيْنِ دِيَةَ الْحُرِّ الْمُسْلِمِ، وَكَانَ عُثْمَانُ وَمُعَاوِيَةُ لَا يُقِيدَانِ الْمُشْرِكَ مِنَ الْمُسْلِمِ. ❷

ابن شہاب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ذمی یہودی وعیسائی کی دیت آزاد مسلمان کی سی ٹھہراتے تھے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ مشرک کو مسلمان سے قصاص نہیں دلاتے تھے۔

[٣٢٤٥]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْخَيَّاطُ الْمَكِّيُّ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ((قَضَى بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا فِي الدِّيَةِ)). قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ: وَإِنَّمَا قَالَ لَنَا فِيهِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَرَّةً وَاحِدَةً، وَأَكْثَرُ مِنْ ذَالِكَ كَانَ يَقُولُ: عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دیت میں بارہ ہزار درہم طے فرمائے۔
محمد بن میمون کہتے ہیں: راوی نے ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے ایک بار ہی یہ حدیث بیان کی، اکثر اوقات وہ عکرمہ کے حوالے سے براہِ راست نبی ﷺ سے روایت کرتے تھے۔

---

❶ مسند أحمد: ٧٠٩٠

❷ مصنف ابن أبی شيبة: ٩/ ٢٨٦ ـ مصنف عبد الرزاق: ١٨٤٩١

❸ سنن أبی داود: ٤٥٤٦ ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٢٩ ـ جامع الترمذی: ١٣٨٨ ـ سنن النسائی: ٨/ ٤٤

[٣٢٤٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَبُو مُوسَى ، مُحَمَّدُ بْنُ مُثَنَّى ، نا مُعَاذُ بْنُ هَانِءٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ دِيَتَهُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا ، وَذَالِكَ قَوْلُهُ: ﴿إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ (التوبة:٧٤) بِأَخْذِهِمُ الدِّيَةَ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے دوسرے کو قتل کر دیا تو نبی ﷺ نے اس کی دیت بارہ ہزار درہم مقرر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی مطلب ہے: ﴿إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ ''اللہ اور اس کے رسول نے اپنے فضل سے ان کو غنی کر دیا'' یعنی دیت وصول کرنے کی بنا پر۔

[٣٢٤٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلَافٍ ، وَالْمَجُوسِيِّ ثَمَانُمِائَةٍ . ❶

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہودی اور عیسائی کی دیت چار ہزار ہے، جبکہ مجوسی کی دیت آٹھ ہزار ہے۔

[٣٢٤٨]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ ، نا أَبُو مُحَمَّدٍ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى زَحْمَوَيْهِ ، نا شَرِيكٌ ، عَنْ ثَابِتٍ أَبِي الْمِقْدَامِ ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، كِلَاهُمَا عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةَ آلَافٍ أَرْبَعَةَ آلَافٍ ، وَالْمَجُوسِيِّ ثَمَانَمِائَةٍ .

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہودی اور عیسائی کی دیت چار چار ہزار جبکہ مجوسی کی دیت آٹھ ہزار مقرر فرماتے تھے۔

[٣٢٤٩]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَوْهَبٍ ، حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: وُجِدَ فِي قَائِمِ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كِتَابَانِ: ((إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عُتُوًّا فِي الْأَرْضِ رَجُلٌ ضَرَبَ غَيْرَ ضَارِبِهِ ، وَرَجُلٌ قَتَلَ غَيْرَ قَاتِلِهِ ، وَرَجُلٌ تَوَلَّى غَيْرَ أَهْلِ نِعْمَتِهِ ، فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَبِرُسُلِهِ ، لَا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی تلوار کے دستے سے یہ دو تحریریں ملیں: زمین پر سب سے زیادہ سرکش وہ شخص ہے جو ایسے شخص کو مارتا ہے جس نے اسے مارا نہیں ہوتا، جو ایسے شخص کو قتل کرتا ہے جو قاتل نہیں ہے اور جو ذمہ داری ایسے شخص کو سونپتا ہے جو اس کا اہل نہیں ہے، جو شخص یہ اعمال کرے گا اس نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا، اللہ اس سے کوئی فرضی و نفلی عمل قبول نہیں فرمائے گا۔ دوسری تحریر یہ تھی: مومنوں کے خون برابر ہیں، ادنیٰ مسلمان کسی کافر کو امن دے سکتا ہے، کسی مسلمان کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا

❶ مسند الشافعي: ٢/ ١٠٦ ـ المعرفة للبيهقي: ١٢/ ١٤٢

يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا)) وَفِي الْآخَرِ: ((الْمُؤْمِنُونَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ، وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ، لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ، وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ، وَلَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ)) مُخْتَصَرٌ. ❶

جاسکتا، نہ کسی ایسے ذِمی کو قتل کیا جاسکتا ہے جس سے عہد کیا گیا ہواور نہ ہی دو (الگ الگ) مذاہب والے ایک دوسرے کے وارث ہوسکتے ہیں۔

[۳۲۵۰]..... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ نَهَى أَصْحَابَهُ أَنْ يَبْسُطُوا عَلَى الْخَوَارِجِ حَتَّى يُحْدِثُوا حَدَثًا، فَمَرُّوا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ فَأَخَذُوهُ فَانْطَلَقُوا بِهِ فَمَرُّوا عَلَى تَمْرَةٍ سَاقِطَةٍ مِنْ نَخْلَةٍ فَأَخَذَهَا بَعْضُهُمْ فَأَلْقَاهَا فِي فَمِهِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُهُمْ: تَمْرَةُ مُعَاهِدٍ فَبِمَ اسْتَحْلَلْتَهَا؟ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ خَبَّابٍ: أَفَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى مَنْ هُوَ أَعْظَمُ حُرْمَةً عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أَنَا فَقَتَلُوهُ، فَبَلَغَ ذَالِكَ عَلِيًّا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ أَنْ أَقِيدُونَا بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ، قَالُوا: كَيْفَ نَقِيدُكَ بِهِ وَكُلُّنَا قَتَلَهُ؟ قَالَ: ((وَكُلُّكُمْ قَتَلَهُ؟))، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: ((اللّٰهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ أَمَرَ أَنْ يَبْسُطُوا عَلَيْهِمْ))، وَقَالَ: ((وَاللّٰهِ لَا يُقْتَلُ مِنْكُمْ عَشَرَةٌ، وَلَا يَنْفَلِتُ مِنْهُمْ عَشَرَةٌ))، قَالُوا: فَقَتَلُوهُمْ، قَالَ: فَقَالَ: ((اطْلُبُوا مِنْهُمْ ذَا الثُّدَيَّةِ))، وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ.

ابومجلز روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو خارجیوں پر تب تک حملہ کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ کسی جرم کا ارتکاب نہ کرلیں۔ خارجی سیدنا عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہیں پکڑ کر ساتھ لے گئے، کھجور کے درخت سے ایک کھجور گری ہوئی تھی، وہ گزرے تو ان میں سے کسی نے وہ اُٹھا کر سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کے منہ میں ڈال دی تو دوسرا بولا: عہد والے کی کھجور تم نے کیونکر حلال جانی؟ سیدنا عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس کا نہ بتاؤں جوتم پر اس کھجور سے (کہیں) زیادہ حرام ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے فرمایا: میں (یعنی مجھے قتل کرنا اس سے کہیں زیادہ بڑھ کر حرام ہے)۔ انہوں نے آپ کو شہید کردیا، جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی تو آپ نے خارجیوں کے پاس پیغام بھیجا کہ ہمیں عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ کا قصاص دو۔ انہوں نے کہا: ہم آپ کو قصاص کیسے دیں؟ ہم سب نے اسے قتل کیا ہے۔ آپ نے پوچھا: تم سب اس کے قاتل ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ آپ نے اللہ اکبر کہا اور اپنے ساتھیوں کو ان پر حملہ کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! تمہارے دس آدمی بھی نہیں مرنے چاہئیں اور ان کے دس آدمی بھی نہیں بھاگنے چاہئیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان سب کو قتل کردیا ہے، تو آپ نے فرمایا: ان میں سے ذوالثدیہ (پستان والے) کو تلاش کرو۔ راوی نے بقیہ حدیث بیان کی۔

[۳۲۵۱]..... نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رِشْدِينَ، نا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْحِمْيَرِيُّ، نا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدَةَ،

ابوالاحوص بیان کرتے ہیں کہ نہروان کی جنگ کے روز ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نہر ے قریب تھے کہ خارجی آئے اور انہوں نے آپ کے پیچھے پ وڈال لیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب

❶ مسند أبي يعلى الموصلي: ٤٧٥٧۔ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٤٩۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٩

عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ الْعَدَوِيِّ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّهْرَوَانِ كُنَّا مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دُونَ النَّهْرِ، فَجَاءَتِ الْحَرُورِيَّةُ حَتَّى نَزَلُوا مِنْ وَرَائِهِ، قَالَ عَلِيٌّ: لَا تُحَرِّكُوهُمْ حَتَّى يُحْدِثُوا حَدَثًا، فَانْطَلَقُوا إِلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، فَقَالُوا: حَدِّثْنَا حَدِيثًا حَدَّثَكَ بِهِ أَبُوكَ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: حَدَّثَنِي: ((تَكُونُ فِتْنَةٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي)). فَقَدَّمُوهُ إِلَى النَّهْرِ فَذَبَحُوهُ كَمَا تُذْبَحُ الشَّاةُ، فَأُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأُخْبِرَ، فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، نَادُوهُمْ أَنْ أَخْرِجُوا إِلَيْنَا قَاتِلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ، فَقَالُوا: كُلُّنَا قَتَلَهُ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِأَصْحَابِهِ: دُونَكُمُ الْقَوْمُ، فَمَا لَبِثَ أَنْ قَتَلَهُمْ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. ❶

تک وہ کچھ نہیں کرتے تم کوئی حرکت نہ کرنا۔ خارجی سیدنا عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہنے لگے: ہمیں کوئی ایسی حدیث سناؤ جو تمہارے والد نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر تمہیں بیان کی ہو۔ انہوں نے کہا: مجھے میرے والد نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: ایسا فتنہ برپا ہوگا جس میں بیٹھا آدمی کھڑے سے بہتر ہوگا اور کھڑا آدمی بھاگنے والے سے بہتر ہوگا۔ انہوں نے سیدنا عبداللہ کو نہر کی طرف لے جا کر بکری کی طرح ذبح کر ڈالا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر ملی تو آپ نے نعرۂ تکبیر لگایا اور فرمایا: ان سے کہو کہ عبداللہ بن خباب کے قاتل کو ہمارے حوالے کر دیں۔ خارجیوں نے تین بار کہا: ہم سب نے اس کو قتل کیا ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ان لوگوں کو ختم کر دو۔ تھوڑی ہی دیر میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے اصحاب نے ان کا خاتمہ کر دیا۔ راوی نے بقیہ حدیث بیان کی۔

[٣٢٥٢]..... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا السَّرِيُّ بْنُ سَهْلٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عُثْمَانُ الْبُرِّيُّ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُقْتَلُ حُرٌّ بِعَبْدٍ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: غلام کے بدلے میں آزاد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

[٣٢٥٣]..... نا ابْنُ الْجُنَيْدِ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ، نا لَيْثٌ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ، وَابْنُ مَسْعُودٍ: إِذَا قَتَلَ الْحُرُّ الْعَبْدَ مُتَعَمِّدًا فَهُوَ قَوَدٌ. لَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ لِأَنَّهُ مُرْسَلٌ.

حکم بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آزاد شخص جان بوجھ کر غلام آدمی کو قتل کرے تو یہ باعث قصاص ہے۔

اس سے حجت قائم نہیں ہوتی کیونکہ یہ مرسل ہے۔

[٣٢٥٤]..... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ:

عامر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ کسی مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے اور سنت یہ ہے کہ کسی آزاد کو غلام کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔

❶ مسند أحمد: ٢١٠٦٤

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٣٥

مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لا يُقْتَلَ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ ، وَمِنَ السُّنَّةِ أَنْ لا يُقْتَلَ حُرٌّ بِعَبْدٍ . ❶

[٣٢٥٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ ، نا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَبْدُوسَ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ حَجَّاجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ ، وَعُمَرَ ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كَانَا لا يَقْتُلانِ الْحُرَّ بِقَتْلِ الْعَبْدِ . ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ غلام مقتول کے بدلے آزاد آدمی کو قتل نہیں کیا کرتے تھے۔

[٣٢٥٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّبَرِيُّ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَامِرٍ ، وَالْحَجَّاجُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، مِثْلَهُ سَوَاءٌ .

ایک اور سند کے بالکل اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل مروی ہے۔

[٣٢٥٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدَكَ ، نا عَمْرُو بْنُ تَمِيمٍ ، نا أَبُو غَسَّانَ ، نا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: مِنَ السُّنَّةِ أَنْ لا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِذِي عَهْدٍ ، وَلا حُرٌّ بِعَبْدٍ . ❸

عامر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ کسی مسلمان کو کسی معاہد (ذمی) کے بدلے اور کسی آزاد کو کسی غلام کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔

[٣٢٥٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الْحُرِّ يَقْتُلُ الْعَبْدَ ، قَالَ: فِيهِ ثَمَنُهُ .

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے غلام کو قتل کرنے والے آزاد سے متعلق فرمایا: اس قتل کے بدلے قیمت ادا کی جائے گی۔

[٣٢٥٩]...... نا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاوِيُّ ، أَخْبَرَنِي جَدِّي سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّهَاوِيُّ ، أَنَّ عَمَّارَ بْنَ مَطَرٍ حَدَّثَهُمْ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَسْلَمِيُّ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذمی کے بدلے مسلمان کو قتل کیا اور فرمایا: اپنے عہد کو پورا کرنے والوں میں سب سے زیادہ باعزت میں ہوں۔
ابراہیم بن ابی یحییٰ کے سوا کسی نے اس حدیث کو مسند بیان نہیں

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٣٤

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ٣٠٥ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٣٥

❸ سلف برقم: ٣٢٥٤

الـرَّحْـمٰنِ، عَنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَتَـلَ مُسْلِمًا بِمُعَاهِدٍ، وَقَالَ: ((أَنَا أَكْـرَمُ مَنْ وَفَى بِذِمَّتِهِ)) لَـمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِـي يَحْيَى وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، وَالصَّوَابُ عَنْ رَبِيعَةَ، عَـنِ ابْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَابْنُ الْبَيْلَمَانِيِّ ضَعِيفٌ لَا تَقُومُ بِهِ حُجَّةٌ إِذَا وَصَلَ الْحَدِيثَ فَكَيْفَ بِمَا يُرْسِلُهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

کیا، ابراہیم متروک الحدیث ہے۔ ربیعہ کے واسطے سے ابن بیلمانی کا نبی ﷺ سے مرسل مروی ہونا صحیح ہے اور ابن بیلمانی بھی ضعیف راوی ہے، جب موصولاً بیان کرے تو اس کی حدیث حجت نہیں ہوتی، چہ جائیکہ مرسل روایت کرے۔ واللہ اعلم

[٣٢٦٠]...... ثـنـا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ، نا الرَّمَادِيُّ، ح وَنـا مُـحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْـنُ إِبْـرَاهِيمَ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ رَبِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، يَرْفَعُهُ أَنَّ الـنَّبِيَّ ﷺ أَقَـادَ مُسْـلِـمًـا قَـتَـلَ يَهُـودِيًّا. وَقَالَ الـرَّمَادِيُّ: أَقَادَ مُسْلِمًا بِذِمِّيٍّ، وَقَالَ: ((أَنَا أَحَقُّ مَنْ وَفَّى بِذِمَّتِهِ)).

عبدالرحمٰن بن بیلمانی نبی ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ نے یہودی کو قتل کرنے والے مسلمان کو قصاص میں قتل کیا۔ رمادیؒ نے یہ الفاظ بیان کیے کہ ذمی کے بدلے مسلمان کو قتل کیا، اور فرمایا: اپنے عہد کو پورا کرنے والوں میں سب سے زیادہ میں حق رکھتا ہوں۔

[٣٢٦١]...... نـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَـاقَ، نـا أَبُـو بَـكْـرٍ، نـا عَبْدُ الرَّحِيمِ، عَنْ حَـجَّـاجٍ، عَـنْ رَبِـيـعَةَ، عَـنْ عَبْـدِ الـرَّحْـمٰنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، قَالَ: قَتَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْـقِبْلَةِ بِرَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ، وَقَالَ: ((أَنَا أَحَقُّ مَنْ أَوْفَى بِذِمَّتِهِ)). ❷

عبدالرحمٰن بن بیلمانی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل ذمہ کے ایک آدمی کے بدلے میں اہل قبلہ کے آدمی کو قتل کیا اور فرمایا: اپنے عہد کو پورا کرنے والوں میں سب سے زیادہ میں حق رکھتا ہوں۔

[٣٢٦٢]...... نـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ، عَنْ حَجَّاجٍ، مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ روایت) کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٢٦٣]...... نـا أَبُـو مُـحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا الْفَضْلُ بْـنُ سَهْلٍ، نا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نـا سُـلَيْـمَـانُ التَّيْـمِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: ((إِنَّمَا سَمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَعْيُنَهُمْ لِأَنَّهُمْ سَمَلُوا أَعْيُنَ الرِّعَاءِ)). وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: يَعْنِي الْعُرَنِيِّينَ. ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں چبھوئیں جنہوں نے چرواہوں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں چبھوئی تھیں۔ ابن صاعد فرماتے ہیں: یعنی عرینہ قبیلہ والے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٣٠ ❷ المراسيل لأبي داود: ٢٥٠۔مصنف عبد الرزاق: ١٨٥١٤۔مسند الشافعي: ٢/ ١٠٥

❸ صحيح مسلم: ١٦٧١ (١٤)۔صحيح ابن حبان: ٤٤٧٤

[٣٢٦٤]...... حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ جَعْفَرٍ الْعَطَّارُ إِمْلَاءً، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيرٍ، أنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ، نا الْوَاقِدِيُّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ خُرَيْنِقَ بِنْتِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَتَلَ حِرَاشُ بْنُ أُمَيَّةَ بَعْدَمَا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْقَتْلِ، فَقَالَ: ((لَوْ كُنْتُ قَاتِلًا مُؤْمِنًا بِكَافِرٍ لَقَتَلْتُ حِرَاشًا بِالْهُذَلِيِّ))، يَعْنِي لَمَّا قَتَلَ حِرَاشٌ رَجُلًا مِنْ هُذَيْلٍ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ. ❶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حراش بن اُمیہ نے نبی ﷺ کی ممانعت کے بعد قتل کا ارتکاب کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں کسی کافر کے بدلے کسی مسلمان کو قتل کرتا تو ہذلی کے بدلے حراش کو قتل کرتا۔ یعنی جب فتح مکہ کے روز حراش نے ہذیل کا ایک آدمی قتل کر دیا۔

[٣٢٦٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الصَّدَفِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَرَقَ مَمْلُوكٌ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَعَفَا عَنْهُ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ ثَانِيَةً وَقَدْ سَرَقَ فَعَفَا عَنْهُ، فَرُفِعَ الثَّالِثَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَعَفَا عَنْهُ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ الرَّابِعَةَ وَقَدْ سَرَقَ فَعَفَا عَنْهُ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ الْخَامِسَةَ وَقَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ السَّادِسَةَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ السَّابِعَةَ فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ رُفِعَ إِلَيْهِ الثَّامِنَةَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرْبَعٌ بِأَرْبَعٍ)). ❷

عصمہ بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے زمانے میں ایک غلام نے چوری کی، یہ معاملہ نبی ﷺ کی خدمت میں اُٹھایا گیا تو آپ نے اسے معاف فرما دیا۔ دوسری بار آپ ﷺ کے پاس اس کا معاملہ لایا گیا، اس نے چوری کی تھی تو آپ نے اسے (دوبارہ) معاف فرما دیا۔ تیسری بار اس کا معاملہ آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اسے پھر معاف فرما دیا۔ چوتھی بار اس نے چوری کی اور اس کا معاملہ آپ کی خدمت میں اُٹھایا گیا تو آپ نے اس سے پھر درگزر فرمایا۔ پانچویں بار چوری کرنے پر اس کو آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ چھٹی بار اس کا معاملہ آیا تو آپ ﷺ نے اس کا پاؤں کٹوا دیا۔ ساتویں بار اس کا مقدمہ لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا (دوسرا) ہاتھ کٹوا دیا۔ آٹھویں بار اس کو پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا (دوسرا) پاؤں کٹوا دیا اور فرمایا: چار بار کے بدلے چار اعضا کاٹ دیے جائیں۔

[٣٢٦٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ دَاوُدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ محارب کے بارے یہ آیت نازل ہوئی: ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ﴾ ''جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٨/ ٢٠٩۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٩

❷ المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٤٨٣

عَبَّاسٍ، قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُحَارِبِ ﴿إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ﴾ (المائدة:٣٣) إِذَا عَدَا فَقَطَعَ الطَّرِيقَ فَقَتَلَ وَأَخَذَ الْمَالَ صُلِبَ، فَإِنْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْخُذْ مَالًا قُتِلَ، فَإِنْ أَخَذَ الْمَالَ وَلَمْ يَقْتُلْ قُطِعَ مِنْ خِلَافٍ، فَإِنْ هَرَبَ وَأَعْجَزَهُمْ فَذَالِكَ نَفْيُهُ. ❶

اور زمین میں اس لیے تگ و دو کرتے پھرتے ہیں کہ فساد برپا کریں، ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کیے جائیں، یا سولی پر چڑھائے جائیں، یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالے جائیں، یا وہ جلا وطن کر دیے جائیں۔'' جب وہ سرکشی کرتے ہوئے راستہ ہلاک کر دے، قتل کرے اور مال غصب کرے تو اسے سولی چڑھا دیا جائے۔ اگر قتل کرے لیکن مال غصب نہ کرے تو قتل کر دیا جائے۔ اگر مال چھینے لیکن قتل نہ کرے تو اس کے مخالف اعضاء کاٹ دیے جائیں۔ اگر وہ بھاگ جائے اور لوگوں کو عاجز کر دے تو یہ اس کی جلاوطنی ہے۔

[٣٢٦٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ بِمَجْنُونَةِ بَنِي فُلَانٍ قَدْ زَنَتْ، فَأَمَرَ عُمَرُ بِرَجْمِهَا، فَرَدَّهَا عَلِيٌّ، وَقَالَ لِعُمَرَ: أَمَا تَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَةٍ: عَنِ الْمَجْنُونِ الْمَغْلُوبِ عَلٰى عَقْلِهِ، وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ، وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يَحْتَلِمَ))، قَالَ: صَدَقْتَ، فَخَلّٰى عَنْهَا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فلاں قبیلے کی ایک پاگل عورت کے پاس سے گزرے، اس نے زنا کیا تھا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے رجم کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اسے واپس کر دیا اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا آپ کو یاد نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: تین افراد سے قلم اُٹھا لیا گیا ہے: (۱) جس کی عقل پر پاگل پن غالب آ جائے (۲) سویا ہوا شخص، یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے، اور (۳) بچہ، یہاں تک کہ وہ بالغ ہو جائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ نے سچ کہا، پھر انہوں نے اس عورت کو جانے دیا۔

[٣٢٦٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِرَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا قَتَلَ، وَالْآخَرُ أَمْسَكَ، فَقَتَلَ الَّذِي قَتَلَ، وَحَبَسَ الْمُمْسِكَ.

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو آدمیوں کو لایا گیا، ایک نے قتل کیا تھا اور دوسرے نے (مقتول کو) پکڑا ہوا تھا، تو آپ نے قاتل کو قتل کر دیا اور پکڑنے والے کو قید میں ڈال دیا۔

[٣٢٦٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ رَفَعَ

اسماعیل بن اُمیہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید کیا جائے گا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٨٣

❷ سنن أبي داود: ٤٤٠١ ـ مسند أحمد: ١٣٢٨، ١٣٦٢ ـ صحيح ابن حبان: ١٤٣ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٧٣٠٤

الْحَدِيثِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((يُقْتَلُ الْقَاتِلُ، وَيُصْبَرُ الصَّابِرُ)).

[٣٢٧٠]...... نَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الصَّيْرَفِيُّ، نَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ، نَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا أَمْسَكَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ وَقَتَلَهُ الْآخَرُ يُقْتَلُ الَّذِي قَتَلَ، وَيُحْبَسُ الَّذِي أَمْسَكَ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب ایک آدمی کسی کو پکڑے اور دوسرا اسے قتل کرے تو قاتل کو قتل کیا جائے گا اور پکڑنے والے کو قید میں ڈالا جائے گا۔

[٣٢٧١]...... نَا أَبُو عُبَيْدٍ، نَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي رَجُلٍ أَمْسَكَ رَجُلًا وَقَتَلَهُ الْآخَرُ، فَقَالَ: ((يُقْتَلُ الْقَاتِلُ، وَيُحْبَسُ الْمُمْسِكُ)). ❷

اسماعیل بن اُمیہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں کہ جسے ایک آدمی نے پکڑا اور دوسرے نے قتل کیا، فیصلہ دیتے ہوئے فرمایا: قاتل کو قتل کیا جائے اور پکڑنے والے کو قید میں ڈالا جائے۔

[٣٢٧٢]...... وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ قَضَى بِذَلِكَ.

عامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ فرمایا۔

[٣٢٧٣]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ قَتَادَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا يُقَادُ وَالِدٌ بِوَلَدِهِ))، لَقَتَلْتُكَ أَوْ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ. ❸

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے قتادہ بن عبداللہ سے فرمایا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ اولاد کے بدلے والد کو قتل نہیں کیا جائے گا، تو میں تمہیں قتل کر دیتا۔

[٣٢٧٤]...... نَا أَبُو عُبَيْدٍ، وَابْنُ مَخْلَدٍ وَآخَرُونَ قَالُوا: نَا مُحَمَّدُ بْنُ وَارَةَ، يَعْنِي مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ، نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بیٹے کو باپ سے قصاص نہیں دِلایا جائے گا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٥٠

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٥٠

❸ جامع الترمذي: ١٤٠٠ ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٦٢ ـ مسند أحمد: ١٤٧ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ٤١٠

مَنْصُورٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يُقَادُ الْأَبُ مِنَ ابْنِهِ)). ❶

[٣٢٧٥]..... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مساجد میں حدود قائم نہیں کی جائیں گی اور اولاد کے بدلے میں والد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

[٣٢٧٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)). ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اولاد کے بدلے میں والد کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

[٣٢٧٧]..... نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ بَكْرٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ الْجَزَرِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِوَلَدِهِ وَإِنْ قَتَلَهُ عَمْدًا)). ❹

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: والد کو اس کے بیٹے کے بدلے قتل نہیں کیا جا سکتا، اگر چہ وہ اسے جان بوجھ کر ہی قتل کرے۔

[٣٢٧٨]..... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ، نا حَجَّاجُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، ح وَنا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ

سیدنا سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہم باپ کو اس کے بیٹے سے قصاص دلائیں گے لیکن بیٹے کو اس کے باپ سے قصاص نہیں دلائیں گے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٣٨۔ المعرفة للبيهقي: ١٢/ ٤٠

❷ جامع الترمذي: ١٤٠١۔ سنن ابن ماجه: ٢٥٩٩

❸ سلف برقم: ٣٢٧٣

❹ مسند أحمد: ١٤٧۔ نصب الراية للزيلعي: ٤/ ٣٤١

الدَّقَّاقُ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ، كَذَا قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((نُقِيدُ الْأَبَ عَنِ ابْنِهِ، وَلَا نُقِيدُ الِابْنَ عَنْ أَبِيهِ)). ❶

[٣٢٧٩]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَابْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، نا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، ح وَنا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ، نا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ الْعَمِّيُّ، نا تَمَّارٌ عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ أَبُو حَفْصٍ السَّعْدِيُّ وَكَانَ يَنْزِلُ فِي بَنِي رِفَاعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ، وَلَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِوَلَدِهِ))❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مساجد میں حدود قائم نہ کی جائیں اور اولاد کو والد سے قصاص نہ دلایا جائے۔

[٣٢٨٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا الرَّمَادِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، ((لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ)).

مذکورہ سند کے ساتھ بھی اسی حدیث کے مثل مروی ہے: باپ کو اولاد کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

[٣٢٨١]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَاشِمٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَيَّارٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رُسْتُمَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُقَادُ الْأَبُ بِالِابْنِ)). ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹے کے قصاص میں باپ کو قتل نہیں کیا جائے گا۔

[٣٢٨٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الصَّابُونِيِّ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

❶ جامع الترمذی: ١٣٩٩

❷ جامع الترمذی: ١٤٠١ ـ سنن ابن ماجه: ٢٥٩٩

❸ سلف برقم: ٣٢٧٣

الْأَنْطَاكِيُّ قَاضِي الثُّغُورِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ الرَّمْلِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا، ((فَجَلَدَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَنَفَاهُ سَنَةً وَمَحَى سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَمْ يُقِدْهُ بِهِ، وَأَمَرَهُ أَنْ يُعْتِقَ رَقَبَةً)). ❶

کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنے غلام کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تو نبی کریم ﷺ نے اسے سو کوڑے لگائے، ایک سال کے لیے جلاوطن کیا اور مسلمانوں سے اس کا نام مٹا دیا لیکن غلام کے عوض میں اسے قتل نہیں کیا، نیز اسے ایک غلام آزاد کرنے کا حکم دیا۔

[٣٢٨٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ الْحِمْصِيُّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، قَالَ: ((أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ قَتَلَ عَبْدَهُ مُتَعَمِّدًا، فَجَلَدَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَنَفَاهُ سَنَةً وَمَحَى سَهْمَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَلَمْ يُقِدْهُ بِهِ)). ❷

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس نے جان بوجھ کر اپنے غلام کو قتل کیا تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک سو کوڑے لگائے، سال بھر کے لیے جلاوطن کیا اور مسلمانوں سے اس کا نام مٹا دیا، لیکن غلام کے عوض میں اسے قتل نہیں کیا۔

[٣٢٨٤]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٢٨٥]...... وَعَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَالِكَ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ اپنے دادا سے اور وہ نبی ﷺ سے اس کے مثل ہی روایت کرتے ہیں۔

[٣٢٨٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ فَرَضَ عَلَى

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس مسلمان پر چار ہزار درہم فرض فرمائے جو اہل کتاب کا کوئی آدمی قتل کر دے اور رسول اللہ ﷺ نے اہل کتاب یہود

❶ سنن ابن ماجه: ٢٦٦٤ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٣٦ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣/ ١٣٧

❷ سنن ابن ماجه: ٢٦٦٤ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٥٣١ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٣٦

كُلِّ مُسْلِمٍ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أَرْبَعَةَ آلافِ دِرْهَمٍ، وَأَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَعَلَ عَقْلَ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى عَلَى النِّصْفِ مِنْ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ.

ونصاریٰ کی دیت مسلمانوں کی دیت سے نصف مقرر فرمائی۔

[٣٢٨٧]..... نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمَّادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلْوَانِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، نا أَبُو كُرْزٍ الْقُرَشِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((دِيَةُ ذِمِّيٍّ دِيَةُ مُسْلِمٍ)). لَمْ يَرْفَعْهُ عَنْ نَافِعٍ غَيْرُ أَبِي كُرْزٍ وَهُوَ مَتْرُوكٌ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْفِهْرِيُّ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کی سی ہے۔

اس حدیث کو نافع سے ابوکرز کے سوا کسی نے مرفوع بیان نہیں کیا، ابوکرز کا نام عبداللہ بن عبدالملک فہری ہے۔

[٣٢٨٨]..... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا جَدِّي، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَعَلَ دِيَةَ الْمُعَاهِدِ كَدِيَةِ الْمُسْلِمِ. عُثْمَانُ هُوَ الْوَقَّاصِيُّ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کے مثل قرار دی۔

عثمان سے مراد وقاصی ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

[٣٢٨٩]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا مُسْلِمًا قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ عَمْدًا، فَرُفِعَ إِلَى عُثْمَانَ فَلَمْ يَقْتُلْهُ وَغَلَّظَ عَلَيْهِ الدِّيَةَ مِثْلَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک مسلمان نے ایک ذمی کو عمداً قتل کر دیا، معاملہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے مسلمان کو قتل نہیں کیا، البتہ اس کی دیت میں مسلمان کی دیت کی سی سختی کی۔

[٣٢٩٠]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ بُنْدَارٌ، نا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: زَعَمَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، جَعَلَ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةَ آلافٍ وَالْمَجُوسِيِّ

سعید بن مسیب رحمہ اللہ کا خیال ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہودی وعیسائی کی دیت چار ہزار درہم اور مجوسی کی دیت آٹھ ہزار درہم مقرر فرمائی۔ سعید بن عامر کہتے ہیں: میں نے حکم سے پوچھا کہ کیا آپ نے (یہ روایت) سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے خود سنی ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، البتہ میں چاہتا تو

❶ سلف برقم: ٣٢٤٣

❷ مصنف عبد الرزاق: ١٨٤٩٢

ثَمَانِمِائَةٍ . قَالَ سَعِيدٌ: قُلْتُ لِلْحَكَمِ: سَمِعْتَهُ مِنْ سَعِيدٍ؟ قَالَ: لَا وَلَوْ شِئْتُ لَسَمِعْتُهُ مِنْهُ . حَدَّثَنِي ثَابِتٌ الْحَدَّادُ ، فَلَقِيتُ ثَابِتًا الْحَدَّادَ فَحَدَّثَنِي بِهِ . ❶

خود ان سے سن سکتا تھا، مجھے ثابت الحداد نے بیان کی۔ پھر میں ثابت سے ملا تو انہوں نے مجھے بھی یہ حدیث بیان کی۔

[٣٢٩١]..... نا ابْنُ قَحْطَبَةَ عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ، نا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى ، ح وَنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، نا سُفْيَانُ ، عَنْ ثَابِتِ الْحَدَّادِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: دِيَةُ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةُ آلَافٍ ، وَالْمَجُوسِيِّ ثَمَانُمِائَةٍ .

سعید بن مسیبؒ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہودی وعیسائی کی دیت چار ہزار اور مجوسی کی دیت آٹھ ہزار ہے۔

[٣٢٩٢]..... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ بْنُ السَّمَّاكِ ، نا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ ، نا مُعَاوِيَةُ ، نا زَائِدَةُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ ثَابِتٍ أَبِي الْمِقْدَامِ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، مِثْلَهُ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٢٩٣]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ التَّغْلَبِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي نَافِعٍ ، نا عَفِيفُ بْنُ سَالِمٍ ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُحْصِنُ الْمُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا)) . وَهِمَ عَفِيفٌ فِي رَفْعِهِ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ مِنْ قَوْلِ ابْنِ عُمَرَ . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنے والا ہرگز پاکدامن نہیں ہے۔ عفیف کا وہم ہے کہ یہ حدیث مرفوع ہے، حالانکہ یہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے۔

[٣٢٩٤]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: مَنْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُحْصَنٍ .

نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا، وہ پاکدامن نہیں ہے۔

[٣٢٩٥]..... نا دَعْلَجٌ ، نا ابْنُ شِيرَوَيْهِ ، نا إِسْحَاقُ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کیا، وہ پاکدامن نہیں ہے۔ اسحاق کے سوا کسی نے اسے مرفوع بیان نہیں کیا، کہا جاتا ہے کہ

❶ مسند الشافعی: ٢/ ١٠٦ ـ المعرفة للبيهقي: ١٢/ ١٤٢ ـ نصب الراية للزيلعي: ٤/ ٣٦٥

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢١٦

((مَنْ أَشْرَكَ بِاللّٰهِ فَلَيْسَ بِمُحْصَنٍ)). وَلَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُ إِسْحَاقَ وَيُقَالُ إِنَّهُ رَجَعَ عَنْهُ وَالصَّوَابُ مَوْقُوفٌ.

اسحاق نے بھی رجوع کرلیا تھا، لہٰذا اس کا موقوف ہونا صحیح ہے۔

[٣٢٩٦]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُدَيْسٍ، نا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمَ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ، قَالَ شُعْبَةُ: فَلَقِيتُ حُسَيْنَ بْنَ مَيْمُونٍ، فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِي الْجَنُوبِ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: مَنْ كَانَتْ لَهُ ذِمَّتُنَا فَدَمُهُ كَدِمَائِنَا. خَالَفَهُ أَبَانُ بْنُ تَغْلِبَ، فَرَوَاهُ عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِي الْجَنُوبِ. وَأَبُو الْجَنُوبِ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ. ❶

ابوالجنوب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کو ہماری طرف سے امان حاصل ہے، اس کا خون بھی ہمارے خون کی طرح ہے۔
ابان بن تغلب نے روایت میں اختلاف کیا ہے اور انہوں نے حسین بن میمون سے، انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ سے اور انہوں نے ابوجنوب سے روایت کیا ہے اور ابوجنوب ضعیف الحدیث ہے۔

[٣٢٩٧]..... نا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطِّيِّنِيُّ، قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ يَهُودِيَّةً أَوْ نَصْرَانِيَّةً، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَالِكَ فَنَهَاهُ عَنْهَا، وَقَالَ: ((إِنَّهَا لَا تُحْصِنُكَ)). أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ضَعِيفٌ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ لَمْ يُدْرِكْ كَعْبًا. ❷

علی بن طلحہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے کسی یہودی یا عیسائی عورت سے شادی کرنے کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ سے پوچھا۔ آپ ﷺ نے انہیں اس سے منع کرتے ہوئے فرمایا: وہ تمہیں پاکدامن نہیں رہنے دے گی۔
ابوبکر بن ابی مریم ضعیف راوی ہے، نیز علی بن ابی طلحہ کی سیدنا کعب رضی اللہ عنہ سے ملاقات ثابت نہیں ہے۔

[٣٢٩٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ رَبَاحِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا، يُحَدِّثُ أَنَّ رَجُلًا يَهُودِيًّا قُتِلَ غِيلَةً، فَقَضَى فِيهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ دِرْهَمٍ. ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی دھوکے سے مارا گیا تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے (بہ طورِ دیت) بارہ ہزار درہم کی ادائیگی کا فیصلہ صادر فرمایا۔

❶ مسند الشافعي: ٢/ ١٠٥ ❷ مصنف ابن أبي شيبة: ١٠/ ٦٧۔ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٢٠٥
❸ مصنف عبد الرزاق: ١٨٤٩٥

[۳۲۹۹]...... نـا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا إِسْحَاقُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْـنُ أَبِـي نَـجِيـحٍ ، عَـنْ مُـجَـاهِدٍ ، يُؤْثِرُهُ عَنِ ابْنِ مَسْـعُـودٍ ، أَنَّـهُ قَالَ فِي دِيَةِ كُلِّ مُعَاهِدٍ مَجُوسِيٌّ أَوْ غَيْرِهِ: ((الدِّيَةُ وَافِيَةٌ)) . ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہر ذِمی شخص، خواہ وہ مجوسی ہو یا غیر مجوسی، کی دِیت کے بارے میں فرماتے ہیں: پوری دِیت ادا کی جائے۔

[۳۳۰۰]...... قَـالَ: وَنا مَعْمَرٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ قَالَ: دِيَةُ الْمُعَاهَدِ مِثْلُ دِيَةِ الْمُسْلِمِ . وَقَالَ ذَالِكَ عَلِيٌّ أَيْضًا .

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ذِمی کی دِیت مسلمان کی دِیت کے مثل ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے۔

[۳۳۰۱]...... نـا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، نا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْـنِ الْـمُسَيَّـبِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ ، وَفِي الـرِّكَـازِ الْخُمُسُ)) . فَقَالَ لَهُ السَّائِلُ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ أَمَعَهُ أَبُو سَلَمَةَ؟ فَقَالَ: إِنْ كَانَ مَعَهُ فَهُوَ مَعَهُ . ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: چوپاؤں کا زخم رائیگاں ہے (یعنی اس میں کوئی دِیت نہیں ہوگی)، کنویں میں گر کر ہلاک ہو جانے والے کا خون رائیگاں ہے اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔

سائل نے راوی سے پوچھا: اے ابو محمد! کیا ابو سلمہ بھی ان کے ساتھ راوی ہیں؟ تو انہوں نے کہا: اگر وہ ان کے ساتھ تھے تو ساتھ ہی ہوں گے۔

[۳۳۰۲]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْـنُ شَيْبَانَ ، نا سُفْيَانُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدٍ ، وَأَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ . ❸

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[۳۳۰۳]...... نـا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، أنا مَالِكٌ ، ح وَنا أَبُو بَـكْـرٍ ، نـا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ ، نا حَجَّاجٌ ، عَنِ ابْنِ جُـرَيْجٍ ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنـا مَـعْـمَرٌ ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ ،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانور کا زخم رائیگاں ہے (یعنی اس میں دِیت نہیں ہوگی)، کنویں میں گرنے والے کا خون رائیگاں ہے، کان میں دب جانے والے کا خون رائیگاں ہے اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔ زبیدی اور جعفر بن برقان نے سند میں ابو سلمہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٨٤٩٧ـ المعجم الكبير للطبراني: ٩/ ٩٧٣٩ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ١٠٣

❷ صحيح البخاري: ١٤٩٩ـ صحيح مسلم: ١٧١٠ (٤٥)ـ سنن أبي داود: ٣٠٨٥ـ سنن ابن ماجه: ٢٥٠٩ـ جامع الترمذي: ٦٤٢ـ سنن النسائي: ٥/ ٤٥

❸ مسند أحمد: ٧٢٥٤ـ صحيح ابن حبان: ٦٠٠٥

حَدَّثَنِي سَلَامَةُ، عَنْ عَقِيلٍ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، نا لَيْثٌ، ح وَنا أَبُوبَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا أَبِي، وَشُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَا: نا اللَّيْثُ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، نا بَقِيَّةُ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا أَبِي، نا أَبِي، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، وَقَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). إِلَّا أَنَّ الزُّبَيْدِيَّ وَجَعْفَرَ بْنَ بُرْقَانَ لَمْ يَذْكُرَا أَبَا سَلَمَةَ فِي الْإِسْنَادِ.

[٣٣٠٤]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((الْعَجْمَاءُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: وَالْجُبَارُ الْهَدَرُ، وَالْعَجْمَاءُ الْبَهِيمَةُ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَا أَعْلَمُ أَحَدًا ذَكَرَ فِي إِسْنَادِهِ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَبْدِ اللهِ غَيْرَ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانور کا زخم رائیگاں ہے، کنویں میں گرنے والے کا خون رائیگاں ہے، کان میں دب جانے والے کا خون رائیگاں ہے اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔

ابن شہاب رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جبار کا مطلب ہے ھدر (رائیگاں) اور عجماء کا معنی ہے بھیمۃ (جانور) ابوبکر کہتے ہیں: یونس بن یزید کے علاوہ میں کسی راوی کو نہیں جانتا جس نے اس حدیث کی سند میں عبید اللہ بن عبداللہ کا تذکرہ کیا ہو۔

[٣٣٠٥]..... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جانور کے پاؤں (کا نقصان) رائیگاں ہے۔

❶ صحيح مسلم: ١٧١٠ (٤٥)۔ سنن النسائي: ٥/ ٤٥

الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الرِّجْلُ جُبَارٌ)). ❶

[٣٣٠٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. لَمْ يُتَابَعْ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَلَى قَوْلِهِ: ((الرِّجْلُ جُبَارٌ))، وَهُوَ وَهْمٌ لِأَنَّ الثِّقَاتِ الَّذِينَ قَدَّمْنَا أَحَادِيثَهُمْ خَالَفُوهُ وَلَمْ يَذْكُرُوا ذَالِكَ، وَكَذَالِكَ رَوَاهُ أَبُو صَالِحٍ السَّمَّانُ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ وَغَيْرُهُمْ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ ((الرِّجْلُ جُبَارٌ))، وَهُوَ الْمَحْفُوظُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، البتہ سفیان بن حسین کی اس قول پر موافقت نہیں ہے کہ جانور کے پاؤں (کا نقصان) رائیگاں ہے۔ یہ وہم ہے، کیونکہ جن ثقات کی احادیث ہم پہلے بیان کر چکے ہیں، وہ اس کے خلاف روایت کرتے ہیں اور اس کا تذکرہ نہیں کرتے۔ یہ حدیث اسی طرح سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ابو صالح سمان، عبدالرحمٰن اعرج، محمد بن سیرین، محمد بن زیاد اور دوسرے رُواۃ بیان کرتے ہیں، لیکن انہوں نے اپنی روایت میں یہ الفاظ ذکر نہیں کئے کہ جانور کے پاؤں (کا نقصان) رائیگاں ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے محفوظ بھی یہی ہے۔

[٣٣٠٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((النَّارُ جُبَارٌ)). قَالَ الرَّمَادِيُّ: قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: قَالَ مَعْمَرٌ: لَا أَرَاهُ إِلَّا وَهْمًا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آگ (سے ہونے والا نقصان) رائیگاں ہے۔
رمادی کہتے ہیں کہ عبدالرزاق نے کہا: معمر نے فرمایا: میں اسے وہم کے سوا کچھ نہیں سمجھتا۔

[٣٣٠٨]...... نا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَاشِمِيُّ، نا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ فِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ فِي حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ: ((وَالنَّارُ جُبَارٌ)) لَيْسَ بِشَيْءٍ، لَمْ يَكُنْ فِي الْكُتُبِ، بَاطِلٌ لَيْسَ هُوَ بِصَحِيحٍ.

حنبل بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو عبدالرزاق کی روایت کردہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ والی حدیث کہ آگ (کا نقصان) رائیگاں ہے، کے متعلق فرماتے سنا کہ اس کی کوئی حقیقت نہیں، کتبِ احادیث میں ایسے نہیں ہے، یہ باطل ہے، صحیح نہیں ہے۔

[٣٣٠٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَانِئٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ: أَهْلُ الْيَمَنِ يَكْتُبُونَ النَّارَ: النِّيرَ، وَيَكْتُبُونَ الْبِيرَ يَعْنِي مِثْلَ ذَالِكَ، وَإِنَّمَا لُقِّنَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ

اسحاق بن ابراہیم بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: اہل یمن اَلنَّارَ کو اَلنِّيرَ لکھتے ہیں اور الْبِيرَ بھی اسی طرح لکھتے ہیں، عبدالرزاق کو ان الفاظ اَلنَّارُ جُبَارٌ کی تلقین کی گئی ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٤٥٩٢ ـ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٥٧٥٦

((النَّارُ جُبَارٌ)).

[۳۳۱۰]...... نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الزَّيَّاتُ، ثنا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالسَّائِمَةُ جُبَارٌ، وَالرِّجْلُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). ❶

ہزیل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان میں دبنے والے کا نقصان رائیگاں ہے، کنویں میں گرنے والے کا نقصان رائیگاں ہے، جانور کا زخم رائیگاں ہے، جانور کے پاؤں کا نقصان رائیگاں ہے اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔

[۳۳۱۱]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ الصَّفَّارُ، نا الدَّقِيقِيُّ، نا سَلْمُ بْنُ سَلَّامٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، أَظُنُّهُ مَرْفُوعًا، قَالَ: ((الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالرِّجْلُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)).

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جانور کا زخم رائیگاں ہے، کان کا نقصان رائیگاں ہے، کنویں کا نقصان رائیگاں ہے، جانور کے کھر کا نقصان رائیگاں ہے اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔

[۳۳۱۲]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا جَعْفَرٌ الْقَلَانِسِيُّ، نا آدَمُ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدَّابَّةُ جُرْحُهَا جُبَارٌ، وَالرِّجْلُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)) لَمْ يَرْوِهِ عَنْ شُعْبَةَ غَيْرُ آدَمَ، قَوْلُهُ: الرِّجْلُ جُبَارٌ. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانور کا زخم رائیگاں ہے، جانور کے پاؤں کا نقصان رائیگاں ہے، کنویں کا نقصان رائیگاں ہے، کان کا نقصان رائیگاں ہے اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔
اس حدیث کے الفاظ اَلرِّجْلُ جُبَارٌ کو شعبہ سے آدم کے سوا کوئی روایت نہیں کرتا۔

[۳۳۱۳]...... وَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ وَقَعَتْ فِي حَائِطِ قَوْمٍ فَأَفْسَدَتْ، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَى أَهْلِ الْأَمْوَالِ حِفْظَ أَمْوَالِهِمْ بِالنَّهَارِ، وَعَلَى أَهْلِ الْمَاشِيَةِ حِفْظَهُمْ بِاللَّيْلِ)). خَالَفَهُ وَهْبٌ، وَأَبُو مَسْعُودٍ الزُّجَاجُ، عَنْ مَعْمَرٍ، فَلَمْ يَقُولَا: عَنْ أَبِيهِ. ❸

حرام بن محیصہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی اونٹنی ایک قوم کے باغ میں گھس گئی اور باغ کو خراب کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ اموال کی حفاظت دن کے وقت ان کے مالکان کے ذمے ہے اور رات کے وقت جانوروں کی حفاظت ان کے مالکان کا فرض ہے۔
وہب اور ابومسعود زجاج نے اس حدیث کو معمر سے روایت کرنے میں اختلاف کیا ہے، انہوں نے اس کے والد کا واسطہ ذکر نہیں کیا۔

---

❶ مسند أحمد: ١٤٥٩٢
❷ مسند أحمد: ٩٠٠٥، ٩٢٦٦، ٩٣٧٠
❸ مسند أحمد: ٢٣٦٩٧ـ صحيح ابن حبان: ٦٠٠٨

[٣٣١٤]..... نـا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ نَاقَةً لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ، وَعَلَى أَهْلِ الْمَوَاشِي مَا أَفْسَدَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ)). قَالَ يُونُسُ: سَمِعَهُ الشَّافِعِيُّ مِنْ أَيُّوبَ، لِأَنَّهُ قَالَ: عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامٍ، عَنِ الْبَرَاءِ. ❶

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری کی اونٹنی ایک باغ میں گھس گئی اور اس نے باغ کو خراب کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا: دن کے وقت باغوں کی حفاظت ان کے مالکان کی ذمہ داری ہے اور رات کے وقت جو نقصان جانور کریں، اس کی تلافی جانوروں کے مالکان پر ہے۔

یونس کہتے ہیں کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے اس حدیث کا سماع ایوب سے کیا ہے، کیونکہ انہوں نے زہری سے بیان کیا، انہوں نے حرام سے اور انہوں نے براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

[٣٣١٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نَا الرَّبِيعُ، نَا الشَّافِعِيُّ، نا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنْ أَبِيهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ دَخَلَتْ حَائِطًا فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی ایک اونٹنی کسی باغ میں گھس گئی، پھر حدیث اسی طرح بیان کی۔

[٣٣١٦]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّمَادِيُّ، وَغَيْرُهُ قَالُوا: نَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، أَنَّهُ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ ضَارِيَةٌ فَأَفْسَدَتْ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ: عَنْ حَرَامٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، وَخَالَفَهُمَا الْفِرْيَابِيُّ، وَأَيُّوبُ بْنُ خَالِدٍ، وَغَيْرُهُمَا عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، وَقَالُوا: عَنْ حَرَامٍ، أَنَّ الْبَرَاءَ كَانَتْ لَهُ نَاقَةٌ.

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ان کی ایک سرکش اُونٹنی نے باغ خراب کر دیا، پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح حدیث بیان کی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حرام سے اور انہوں نے سیدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ فریابی، ایوب بن خالد اور دیگر رواۃ نے اوزاعی رحمہ اللہ سے روایت کرنے میں دونوں راویوں کی مخالفت کی ہے اور حرام کے واسطے سے بیان کیا ہے کہ براء رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی تھی۔

[٣٣١٧]..... نـا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَرَامِ بْنِ مُحَيِّصَةَ، عَنِ الْبَرَاءِ، أَنَّ نَاقَةً لِآلِ الْبَرَاءِ أَفْسَدَتْ شَيْئًا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ ((حِفْظَ الثِّمَارِ عَلَى أَهْلِهَا بِالنَّهَارِ، وَضَمَّنَ أَهْلَ الْمَاشِيَةِ

سیدنا براء رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آلِ براء کی ایک اُونٹنی نے کچھ نقصان کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کرتے ہوئے فرمایا: دن کے وقت پھلوں کی حفاظت ان کے مالکان کی ذمہ داری ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے وقت جانوروں کے نقصان کر دینے کا ضامن ان کے مالکوں کو ٹھہرایا۔

❶ سنن أبی داود: ٣٥٧٠ـ السنن الکبرٰی للنسائی: ٥٧٥٢ـ مسند أحمد: ١٨٦٠٦ـ شرح مشکل الآثار للطحاوی: ٦١٥٦

مَا أَفْسَدَتْ مَاشِيَتُهُمْ بِاللَّيْلِ)) . ❶

[٣٣١٨]..... نـا أَبُـو بَكْرٍ ، نا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، نـا مُؤَمَّلٌ ، نا سُفْيَانُ ، بِإِسْنَادِهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ ، وَقَالَ: عَنْ حَرَامٍ ، عَنِ الْبَرَاءِ ، أَنَّ نَاقَةً لَهُمْ .

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے، البتہ اس میں (آلِ براء کی اونٹنی کی جگہ) ان کی اونٹنی کے الفاظ ہیں۔

[٣٣١٩]..... نـا أَبُو بَكْرٍ ، نا يُونُسُ ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ حَرَامِ بْـنِ سَعِيدِ بْنِ مُحَيِّصَةَ ، أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ دَخَلَتْ حَائِطًا فَأَفْسَدَتْ فِيهِ ، فَكُلِّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذَالِكَ ، فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْحَوَائِطِ ((حِفْظَهَا بِالنَّهَارِ ، وَأَنَّ مَا أَفْسَدَتِ الْمَوَاشِي بِاللَّيْلِ ضَامِنٌ عَلَى أَهْلِهَا)) . وَكَذَالِكَ رَوَاهُ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ ، وَاللَّيْثُ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، وَعُقَيْلٌ ، وَشُعَيْبٌ ، وَمَعْمَرٌ ، مِنْ غَيْرِ رِوَايَةِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ . وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ ، وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، وَحَرَامٍ ، جَمِيعًا أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ . وَقَالَ قَتَادَةُ: عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَحْدَهُ ، وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ ، أَنَّ نَاقَةً لِلْبَرَاءِ ، قَالَهُ الْحَجَّاجُ ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْهُ . ❷

حرام بن سعید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک اونٹنی کسی باغ میں گھس گئی اور اس نے باغ کو نقصان پہنچایا۔ اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے بات کی گئی تو آپ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ دن کے وقت باغوں کی حفاظت ان کے مالکان کی ذمہ داری ہے اور رات کے وقت جو نقصان جانور کردیں، اس کا تاوان جانوروں کے مالکان کے سر ہے۔ صالح بن کیسان، لیث، محمد بن اسحاق، عقیل، شعیب اور معمر نے عبدالرزاق کی روایت سے ہٹ کر اسی طرح بیان کیا ہے۔ ابن عیینہ اور سفیان بن حسین نے زہری کے واسطے سے سعید بن مسیّب اور حرام دونوں سے روایت کیا ہے کہ سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی اُونٹنی تھی۔ قتادہ نے زہری کے واسطے سے اکیلے سعید بن مسیّب سے روایت کیا ہے جبکہ ابن جریج نے زہری کے واسطے سے ابوامامہ بن سہل سے روایت کیا ہے کہ سیدنا براء رضی اللہ عنہ کی اُونٹنی تھی۔ حجاج نے یہی کہا ہے اور عبدالرزاق نے بھی ان سے روایت کیا ہے۔

[٣٣٢٠]..... نـا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، نا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَزْهَرَ ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَهُوَ يَتَخَلَّلُ النَّاسَ يَسْأَلُ عَنْ مَنْزِلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ ، فَأُتِيَ بِسَكْرَانَ ، قَالَ: فَقَالَ

سیدنا عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غزوۂ حنین کے روز رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپ لوگوں میں گھوم پھر رہے تھے اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے خیمے کے بارے میں دریافت فرما رہے تھے کہ آپ کی خدمت میں ایک نشئی کو پیش کیا گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے گرد موجود لوگوں کو حکم دیا تو جو کچھ ان کے ہاتھوں میں تھا، انہوں نے اس کے ساتھ اسے

❶ السنن الكبرى للنسائي: ٥٧٥٣ ـ سنن ابن ماجه: ٢٣٣٢

❷ سنن ابن ماجه: ٢٣٣٢

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِمَنْ عِنْدَهُ، فَضَرَبُوهُ بِمَا فِي أَيْدِيهِمْ، قَالَ: وَحَثَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ التُّرَابَ . قَالَ: ثُمَّ أُتِيَ أَبُو بَكْرٍ بِسَكْرَانَ، قَالَ: فَتَوَخَّى الَّذِي كَانَ مَنْ ضَرَبَهُمْ يَوْمَئِذٍ فَضَرَبَ أَرْبَعِينَ . ❶

پیٹا۔ راوی کہتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے مٹھی بھر خاک پھینکی۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک نشئی کو پیش کیا گیا تو اس دن آپ نے انہیں مارنے والوں کے مشورے سے چالیس کوڑے مارے۔

[٣٣٢١]...... قَالَ الزُّهْرِيُّ: ثُمَّ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ وَبَرَةَ الْكَلْبِيِّ، قَالَ: أَرْسَلَنِي خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى عُمَرَ، فَأَتَيْتُهُ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَهُمْ مَعَهُ مُتَّكِئُونَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقُلْتُ: إِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامُ، وَيَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ انْهَمَكُوا فِي الْخَمْرِ، وَتَحَاقُّوا الْعُقُوبَةَ فِيهِ، فَقَالَ عُمَرُ: هُمْ هٰؤُلَاءِ عِنْدَكَ فَسَلْهُمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ: نَرَاهُ إِذَا سَكِرَ هَذَى، وَإِنْ هَذَى افْتَرَى، وَعَلَى الْمُفْتَرِي ثَمَانِينَ، فَقَالَ عُمَرُ: أَبْلِغْ صَاحِبَكَ مَا قَالَ، قَالَ: فَجَلَدَ خَالِدٌ ثَمَانِينَ جَلْدَةً، وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ إِذَا أُتِيَ بِالرَّجُلِ الضَّعِيفِ الَّذِي كَانَتْ بِهِ الذِّلَّةُ ضَرَبَهُ أَرْبَعِينَ، قَالَ: وَجَلَدَ عُثْمَانُ أَيْضًا ثَمَانِينَ وَأَرْبَعِينَ .

ابن وبرہ کلبی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مجھے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا، میں ان کی خدمت میں پہنچا، تو آپ کے پاس سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ، سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ موجود تھے۔ وہ سب مسجد میں ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔ میں نے عرض کیا: مجھے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، وہ آپ کو سلام کہہ رہے ہیں اور عرض گزار ہیں کہ لوگ شراب میں دھت ہوتے جا رہے ہیں اور شراب نوشی کی سزا کو معمولی سمجھتے ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ احباب تمہارے پاس موجود ہیں، ان سے پوچھ لو۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم دیکھتے ہیں کہ جب آدمی نشے میں ہوتا ہے تو ہذیان بکتا ہے، جب ہذیان بکتا ہے تو الزام تراشی بھی کرتا ہے اور الزام تراش کی سزا اَسّی (٨٠) کوڑے ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جو کہا ہے وہ اپنے صاحب (خالد رضی اللہ عنہ) کو پہنچا دو۔ ابن وبرہ کہتے ہیں: چنانچہ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے اَسّی کوڑے لگائے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اَسّی کوڑے لگائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے جب کسی ضعیف شخص کو پیش کیا جاتا جو لاغر ہوتا تو آپ اسے چالیس کوڑے لگاتے۔ راوی کہتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اَسّی اور چالیس کوڑے لگائے۔

[٣٣٢٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَالِكَ .

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا عبدالرحمان بن ازھر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے اسی کے مثل منقول ہے۔

[٣٣٢٣]...... نا الْحُسَيْنُ، نا يَعْقُوبُ، نا رَوْحٌ، نا

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٤٤٨٧۔ السنن الكبرى للنسائي: ٥٢٦٤۔ مسند أحمد: ١٦٨٠٩۔ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٧٤۔ مسند الشافعي: ٢/ ٩٠

أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، نا ابْنُ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَزْهَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ ذَالِكَ.

[٣٣٢٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، نا أَبُو سَلَمَةَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَالزُّهْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِشَارِبٍ يَوْمَ حُنَيْنٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلنَّاسِ: ((قُومُوا إِلَيْهِ))، فَقَامَ النَّاسُ إِلَيْهِ فَضَرَبُوهُ بِنِعَالِهِمْ.

سیدنا عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین کے روز ایک شرابی کو نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کو مارنے کے لیے اُٹھو۔ لوگ اُٹھے اور اسے اپنے جوتوں سے پیٹنے لگے۔

[٣٣٢٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الزُّهْرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابِ خَالِي أَبِي رَجَاءٍ، عَنْ عَقِيلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَزْهَرَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِشَارِبِ خَمْرٍ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ فَحَثَى فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ، ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَضَرَبُوهُ بِنِعَالِهِمْ وَبِمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ، فَقَالَ لَهُمْ: ((ارْفَعُوهُ)) فَرَفَعُوهُ، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَتِلْكَ السُّنَّةُ. ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ، ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ أَرْبَعِينَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ، ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِينَ فِي آخِرِ وِلَايَتِهِ، ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ الْحَدَّيْنِ جَمِيعًا ثَمَانِينَ وَأَرْبَعِينَ، ثُمَّ أَثْبَتَ مُعَاوِيَةُ الْجَلْدَ ثَمَانِينَ.

سیدنا عبدالرحمٰن بن ازہر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حنین میں ایک شرابی کو رسول اللہ ﷺ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ نے اس کے چہرے پر خاک ڈالی، پھر اپنے صحابہ کو حکم دیا تو انہوں نے اسے اپنے جوتوں سے اور جو کچھ ان کے ہاتھوں میں تھا، اس سے پیٹا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بس کرو۔ تو انہوں نے مارنا بند کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ کی وفات تک یہی طریقہ رہا۔ پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے شراب نوشی کی سزا چالیس کوڑے مقرر کیے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ابتدائی سالوں میں چالیس کوڑے لگائے، لیکن آخری سالوں میں اَسّی کوڑے لگائے۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے دونوں سزاؤں کو یعنی چالیس اور اَسّی کو برقرار رکھا، پھر سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے اَسّی کوڑے طے کر دیے۔

[٣٣٢٦]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقِ بْنِ دِينَارٍ بِمِصْرَ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا: نا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ جَارِيَةً لِلنَّبِيِّ ﷺ وَلَدَتْ مِنْ زِنًا، قَالَ: فَأَمَرَنِي ((أَنْ أُقِيمَ عَلَيْهَا الْحَدَّ))، قَالَ: فَإِذَا هِيَ لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِهَا وَلَمْ تَطْهُرْ، قُلْتُ: يَا

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ایک لونڈی نے زنا سے بچہ جنم دیا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اس پر حد نافذ کروں۔ اس عورت کا خون ابھی بند نہیں ہوا تھا اور نہ ہی وہ پاک ہوئی تھی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کا خون تو ابھی بند نہیں ہوا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ پاک ہو جائے تب اس پر حد نافذ کر دینا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے غلاموں اور لونڈیوں پر حدود نافذ کیا

رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا لَمْ تَجِفَّ مِنْ دَمِهَا، قَالَ: ((فَإِذَا طَهُرَتْ فَأَقِمْ عَلَيْهَا الْحَدَّ)) وَقَالَ: ((أَقِيمُوا الْحُدُودَ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ)). تَابَعَهُ شُعْبَةُ، وَإِسْرَائِيلُ، وَشَرِيكٌ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، وَأَبُو وَكِيعٍ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى. ❶

کرو۔

عبدالاعلی سے روایت کرنے پر شعبہ، اسرائیل، شریک، ابراہیم بن طہمان اور ابووکیع نے اس کی موافقت کی ہے۔

[٣٣٢٧]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، نَا زَائِدَةُ، نَا إِسْمَاعِيلُ السُّدِّيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: خَطَبَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ وَاضْرِبُوا أَرِقَّاءَكُمْ إِذَا زَنَوْا، مَنْ أُحْصِنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَمْ يُحْصَنْ، فَإِنَّ وَلِيدَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَغَتْ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَهَا، فَأَتَيْتُهَا فَإِذَا هِيَ حَدِيثَةُ عَهْدٍ بِالنِّفَاسِ، فَخَشِيتُ أَنْ تَمُوتَ إِنْ أَنَا ضَرَبْتُهَا، فَرَجَعْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي خَشِيتُ أَنَّهَا تَمُوتُ إِنْ أَنَا ضَرَبْتُهَا، فَأَدَعُهَا حَتّٰى تَبْرَأَ ثُمَّ أَضْرِبُهَا؟ قَالَ: ((أَحْسَنْتَ)). ❷

ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا تو فرمایا: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، تمہارے غلام جب زنا کا ارتکاب کریں تو ان کو پیٹا کرو، شادی شدہ ہوں یا غیر شادی شدہ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی ایک لونڈی نے بدکاری کی تو آپ ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں اسے سزا دوں۔ چنانچہ میں اس کے پاس گیا تو وہ ابھی نفاس کی حالت میں تھی، مجھے خدشہ ہوا کہ میرے مارنے سے کہیں وہ مر نہ جائے۔ تو میں واپس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ بات آپ کے گوش گزار کی۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھے ڈر ہے کہ کہیں میرے مارنے سے وہ ہلاک نہ ہو جائے، اس لیے میں نے اسے تندرست ہونے تک چھوڑ دیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا کیا۔

[٣٣٢٨]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيًّا، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَقَالَ: فَوَدَعْتُهَا حَتّٰى تَمَاثَلَ وَتَشْتَدَّ.

ابوعبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سنا، آپ نبی ﷺ سے اسی طرح بیان کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں نے اسے تندرست و چست ہونے تک چھوڑ دیا۔

[٣٣٢٩]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، أَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، ح وَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، نَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کی لونڈی بدکاری کرے تو وہ اسے کوڑے لگائے اور عار مت دلائے، اگر وہ دوبارہ بدکاری کرے تو اسے کوڑے

❶ صحيح مسلم: ١٧٠٥ ـ سنن أبي داود: ٤٤٧٣ ـ جامع الترمذي: ١٤٤١ ـ مسند أحمد: ٦٧٩، ١١٣٧، ١٢٣١ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٤٥ . المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٦٩ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٧٣٨

❷ صحيح مسلم: ١٧٠٥ ـ سنن أبي داود: ٤٤٧٣ ـ جامع الترمذي: ١٤٤١ ـ مسند أحمد: ١٣٤١

مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا، فَإِنْ عَادَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُعَيِّرْهَا، فَإِنْ عَادَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ أَوْ بِضَفِيرٍ مِنْ شَعَرٍ)). ❶

لگائے اور عارمت دِلائے، اگر پھر بدکاری کرے تو پھر کوڑے لگائے اور عارمت دِلائے، اگر چوتھی مرتبہ بدکاری کرے تو اسے فروخت کر دے، خواہ بالوں کی ایک رسّی یا ایک مینڈھی کے عوض ہی فروخت ہو۔

[٣٣٣٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَآخَرُونَ قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا أَبِي، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٣٣١]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّمَادِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدُ الْمَلِكِ الْمَيْمُونِيُّ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، لَمْ يَقُولُوا: عَنْ أَبِيهِ. ❷

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث جیسی ہی مروی ہے، البتہ اس میں انہوں نے عَنْ أَبِیہِ کے الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٣٣٣٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا عُبَيْدُ اللهِ، أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٣٣٣]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَالِكَ.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

[٣٣٣٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا يَعْقُوبُ، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کسی کی لونڈی زنا کا ارتکاب کرے تو کتاب اللہ کا

❶ صحيح البخاري: ٢١٥٢، ٢٢٣٤ـ صحيح مسلم: ١٧٠٣ـ مسند أحمد: ٩٤٧٠ـ السنن الكبرى للنسائي: ٧٢٠٧ـ مصنف عبد الرزاق: ١٣٥٩٧ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٧٣٦

❷ السنن الكبرى للنسائي: ٧٢٥١ـ مسند أحمد: ٧٣٩٥ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٧٣٤

حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيَضْرِبْهَا بِكِتَابِ اللَّهِ لَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَمِثْلَ ذَالِكَ، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَمِثْلَ ذَالِكَ، ثُمَّ إِنْ عَادَتْ فَمِثْلَ ذَالِكَ، ثُمَّ إِنْ عَادَتِ الرَّابِعَةَ فَلْيَضْرِبْهَا بِكِتَابِ اللَّهِ ثُمَّ لِيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ)). ❶

تقاضا ہے کہ وہ اسے کوڑے مارے اور ملامت نہ کرے۔ اگر دوبارہ ایسی حرکت کرے تو دوبارہ کوڑے مارے، اگر پھر بدکاری کرے تو پھر کوڑے مارے، اگر چوتھی مرتبہ زنا کی مرتکب ہو تو کتاب اللہ کا تقاضا ہے کہ اسے کوڑے مارے، پھر اسے فروخت کردے، خواہ بالوں کی ایک رسی کے عوض ہی ہو۔

[۳۳۳۵]..... وَعَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، وَأَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذَالِكَ. ❷

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل حدیث ہے۔

[۳۳۳۶]..... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَابْنُ سَمْعَانَ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: ((إِذَا زَنَتْ أَمَةُ أَحَدِكُمْ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا الْحَدَّ وَلَا يُثَرِّبْ عَلَيْهَا))، حَتَّى قَالَ ذَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ ((ثُمَّ لِيَبِعْهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ مِنْ شَعَرٍ)). وَالضَّفِيرُ هُوَ الْحَبْلُ. ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب کسی کی لونڈی بدکاری کرے اور اس کی بدکاری ثابت ہو جائے تو وہ اسے کوڑے مارے اور ملامت کرے۔ آپ نے تین مرتبہ ایسا کہا، پھر تیسری یا چوتھی بار فرمایا: پھر اسے بیچ دے، خواہ بالوں کی ایک مینڈھی کے عوض ہی بکے۔

[۳۳۳۷]..... نَا أَبُو بَكْرٍ، نَا يُونُسُ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عِرَاكِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِذَالِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((وَلَوْ بِنَقِيضٍ مِنْ شَعَرٍ)). ❹

ایک اور سند کے ساتھ اسی طرح حدیث مروی ہے البتہ اس میں وَلَوْ بِضَفِيرٍ مِنْ شَعَرٍ کے بجائے وَلَوْ بِنَقِيضٍ مِنْ شَعَرٍ کے الفاظ ہیں۔

[۳۳۳۸]..... نَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

---

❶ سلف برقم: ۳۳۲۹

❷ صحيح البخاري: ٦٨٣٧ـ مسند أحمد: ١٧٠٤٣، ١٧٠٥٧، ١٧٠٥٨ـ صحيح ابن حبان: ٤٤٤٤

❸ صحيح البخاري: ٢١٥٢

❹ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٧٣٥

بْنِ هَارُونَ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ نَذِيرٍ أَبُو الْفَضْلِ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَرْبَعَةٌ لَيْسَ بَيْنَهُمْ لِعَانٌ، لَيْسَ بَيْنَ الْحُرِّ وَالْأَمَةِ لِعَانٌ، وَلَيْسَ بَيْنَ الْحُرَّةِ وَالْعَبْدِ لِعَانٌ، وَلَيْسَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِيَّةِ لِعَانٌ، وَلَيْسَ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ لِعَانٌ)). عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هُوَ الْوَقَّاصِيُّ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

نے فرمایا: چار صورتوں میں لعان نہیں ہوگا: (۱) آزاد شخص اور لونڈی میں لعان نہیں ہوگا (۲) آزاد عورت اور غلام میں لعان نہیں ہوگا (۳) مسلمان مرد اور یہودن میں لعان نہیں ہوگا (۴) مسلمان مرد اور عیسائی عورت میں لعان نہیں ہوگا۔

عثمان بن عبدالرحمٰن راوی وقاصی ہے جو متروک الحدیث ہے۔

[۳۳۳۹]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدِ بْنِ قُتَيْبَةَ الرَّمْلِيُّ، نا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((أَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُمْ: النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ، وَالْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ، وَالْمَمْلُوكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ، وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ)). وَهٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيُّ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ جِدًّا، وَتَابَعَهُ يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، عَنْ عَطَاءٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ أَيْضًا، وَرُوِيَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، وَابْنِ جُرَيْجٍ وَهُمَا إِمَامَانِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَوْلَهُ، وَلَمْ يَرْفَعَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار قسم کی عورتوں کے ساتھ لعان نہیں ہوسکتا: (۱) وہ یہودیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو (۲) وہ عیسائیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو (۳) وہ لونڈی جو آزاد مرد کے ماتحت ہو، اور (۴) وہ آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہو۔

عثمان بن عطا خراسانی انتہائی ضعیف راوی ہے، یزید بن زریع نے عطاء سے اس کی متابعت کی ہے لیکن وہ بھی ضعیف راوی ہے۔ امام اوزاعی اور ابن جریج دونوں حدیث کے امام ہیں، انہوں نے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے طریق سے موقوف بیان کیا ہے، نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان نہیں کیا۔

[۳۳٤۰]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِءُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الطَّبَرِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ الْكِسَائِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَالْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: أَرْبَعٌ لَيْسَ بَيْنَهُنَّ وَبَيْنَ أَزْوَاجِهِنَّ لِعَانٌ: الْيَهُودِيَّةُ تَحْتَ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: چار قسم کی عورتیں ہیں جن کا اپنے خاوندوں کے ساتھ لعان نہیں ہوسکتا: (۱) وہ یہودیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو (۲) وہ عیسائیہ جو مسلمان کے نکاح میں ہو (۳) وہ آزاد عورت جو غلام کے نکاح میں ہو، اور (۴) وہ لونڈی جو آزاد مرد کے نکاح میں ہو۔

❶ سنن ابن ماجه: ۲۰۷۱

الْمُسْلِمِ، وَالنَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ، وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ، وَالْأَمَةُ تَحْتَ الْحُرِّ.

[٣٣٤١]...... نا الرَّهَاوِيُّ الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي فَرْوَةَ، نا أَبِي، نا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، نا حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ عَتَّابَ بْنَ أَسَدٍ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ. حَمَّادُ بْنُ عَمْرٍو، وَعَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، وَزَيْدُ بْنُ رُفَيْعٍ ضُعَفَاءُ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عتاب بن اسد رضی اللہ عنہ کو بھیجا۔ پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔
اس سند میں حماد بن عمرو، عمار بن مطر اور زید بن رفیع ضعیف راوی ہیں۔

[٣٣٤٢]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا قُدَامَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ، يَزْعُمُ أَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ، كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ جَلَدَ رَجُلًا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَقَعَ عَلَى وَلِيدَةٍ لَهُ، وَلَمْ يُطَلِّقْهَا الْعَبْدُ، كَانَتْ تَحْتَ الْعَبْدِ، وَقَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَجُلٍ أَنْكَرَ وَلَدًا مِنَ امْرَأَةٍ وَهُوَ فِي بَطْنِهَا، ثُمَّ اعْتَرَفَ بِهِ وَهُوَ فِي بَطْنِهَا، حَتَّى إِذَا وُلِدَ أَنْكَرَهُ، فَأَمَرَ بِهِ عُمَرُ فَجُلِدَ ثَمَانِينَ جَلْدَةً لِفِرْيَتِهِ عَلَيْهَا، ثُمَّ أَلْحَقَ بِهِ وَلَدَهَا. ❶

قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو سو کوڑے لگائے جس نے اپنی لونڈی سے تعلقات قائم کئے تھے، حالانکہ وہ ایک غلام کے نکاح میں تھی اور غلام نے اسے طلاق نہیں دی تھی۔ ایک آدمی نے عورت کے بچے کا انکار کیا، جبکہ وہ اس کے پیٹ میں تھا، پھر اسی دوران اس نے اعتراف کر لیا، یہاں تک کہ جب بچہ پیدا ہوا تو اس نے پھر انکار کر دیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو عورت پر الزام تراشی کے جرم میں اسّی (۸۰) کوڑے لگوائے، پھر بچہ اس کے حوالے کر دیا۔

[٣٣٤٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: لَا أَجِدُ أَحَدًا يُصِيبُ حَدًّا فَأُقِيمُهُ عَلَيْهِ فَيَمُوتُ فَأَرَى أَنِّي أَدِيهِ إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسُنَّ فِيهِ شَيْئًا. ❷

عمیر بن سعید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی ایسا شخص کہ جس پر حد قائم کرنا واجب ہو، میں اسے حد لگاؤں اور وہ مر جائے تو میں اس کی دیت نہیں دوں گا، سوائے شرابی کے، کیونکہ اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے کوئی سزا مقرر نہیں فرمائی۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٤١١

❷ صحيح البخاري: ٦٧٧٨ ـ صحيح مسلم: ١٧٠٧ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥٢٥٢ ـ سنن ابن ماجه: ٢٥٦٩ ـ مسند أحمد: ١٠٢٤، ١٠٨٤

[٣٣٤٤] ..... نا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَلَّافُ ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الشُّرَّابَ كَانُوا يُضْرَبُونَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْأَيْدِي وَالنِّعَالِ وَبِالْعُصِيِّ ، ثُمَّ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يَجْلِدُهُمْ أَرْبَعِينَ حَتّٰى تُوُفِّيَ ، فَكَانَ عُمَرُ مِنْ بَعْدِهِ فَجَلَدَهُمْ أَرْبَعِينَ كَذَالِكَ ، حَتّٰى أُتِيَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ وَقَدْ شَرِبَ ، فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُجْلَدَ ، فَقَالَ: لِمَ تَجْلِدُنِي؟ بَيْنِي وَبَيْنَكَ كِتَابُ اللّٰهِ ، فَقَالَ عُمَرُ: وَأَيُّ كِتَابِ اللّٰهِ تَجِدُ أَنْ لَا أَجْلِدَكَ ، فَقَالَ لَهُ: إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ (المائدة:٩٣) الْآيَةَ ، فَأَنَا مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَآمَنُوا ثُمَّ اتَّقَوْا وَأَحْسَنُوا ، وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ، شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بَدْرًا ، وَأُحُدًا ، وَالْخَنْدَقَ ، وَالْمَشَاهِدَ ، فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا تَرُدُّونَ عَلَيْهِ مَا يَقُولُ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ أُنْزِلَتْ عُذْرًا لِلْمَاضِينَ وَحُجَّةً عَلَى الْمُنَافِقِينَ؛ لِأَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ﴾ (المائدة:٩٠) الْآيَةَ ، ثُمَّ قَرَأَ حَتّٰى أَنْفَذَ الْآيَةَ الْأُخْرٰى ، فَإِنْ كَانَ مِنَ: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ (المائدة:٩٣) الْآيَةَ ، فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ نَهَاهُ أَنْ يَشْرَبَ الْخَمْرَ ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: صَدَقْتَ ، مَاذَا تَرَوْنَ؟ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّهُ إِذَا شَرِبَ سَكِرَ ، وَإِذَا سَكِرَ هَذٰى ، وَإِذَا هَذٰى

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں شراب خور کو ہاتھوں، جوتوں اور چھڑیوں سے پیٹا جاتا تھا، یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رحلت فرما گئے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں شراب خوروں کی تعداد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے زیادہ ہوگئی، تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ شراب خوروں کو چالیس کوڑے لگواتے رہے، یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا۔ ان کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ منصب خلافت پر متمکن ہوئے تو وہ بھی اسی طرح چالیس کوڑے لگواتے رہے، یہاں تک کہ ان کے پاس اوّلین مہاجرین میں سے ایک آدمی لایا گیا جس نے شراب پی تھی، آپ نے اسے کوڑے لگانے کا حکم دیا تو اس نے کہا: آپ مجھے کوڑے کیوں مار رہے ہیں؟ حالانکہ میرے اور آپ کے مابین فیصلہ کن اللہ کی کتاب موجود ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کتاب اللہ کے کس حصے میں تم یہ بات پاتے ہو کہ میں تجھے کوڑے نہ ماروں؟ اس نے کہا: اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ﴿لَيْسَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِيمَا طَعِمُوا﴾ ”جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے، انہوں نے پہلے جو کچھ کھایا پیا تھا اس پر کوئی گرفت نہیں ہے، بشرطیکہ وہ آئندہ ان چیزوں سے بچے رہیں جو حرام کی گئی ہیں، اور ایمان پر ثابت قدم رہیں اور اچھے کام کریں، پھر جس جس چیز سے روکا جائے اس سے رُکیں، اور جو فرمانِ الٰہی ہو اسے مانیں، پھر خدا ترسی کے ساتھ نیک رویہ رکھیں، اللہ تعالیٰ نیک کردار لوگوں کو پسند کرتا ہے۔“ لہٰذا میں ان لوگوں میں سے ہوں جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے، پھر جس جس چیز سے روکا گیا تھا اس سے رُکے رہے، اور جنہوں نے فرمانِ الٰہی کو مانا، پھر خدا ترسی کے ساتھ نیک رویہ رکھا، یقیناً اللہ تعالیٰ نیک کردار لوگوں کو پسند کرتا ہے۔ نیز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر، حدیبیہ، خندق اور دوسرے غزوات میں شریک ہوا ہوں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا تم اس کی بات کا جواب نہیں دے سکتے؟ سیدنا عبداللہ بن عباس

افْتَرَى، وَعَلَى الْمُفْتَرِي ثَمَانُونَ جَلْدَةً، فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ ثَمَانِينَ. ❶

رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیات گذشتہ لوگوں کے لیے عذر ہیں اور موجودہ لوگوں پر حجت ہیں، کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ﴾ ''اے ایمان والو! شراب، جوا، بت اور پانسے ناپاک اور شیطانی کام ہیں، سو تم ان سے بچتے رہنا تاکہ تم فلاح پاؤ۔'' یہ آیت پڑھنے کے بعد دوسری آیت پڑھی: ﴿الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ﴾ ''جو ایمان لائے اور نیک کام کیے۔۔۔الخ'' اللہ تعالیٰ نے شراب خوری سے منع فرما دیا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نے سچ کہا، تم لوگ کیا کہتے ہو؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی شراب پیتا ہے تو اس کو نشہ چڑھ جاتا ہے، جب نشہ چڑھتا ہے تو وہ بکواس کرتا ہے، جب بکواس کرتا ہے تو الزام تراشی کرتا ہے اور الزام تراش کی سزا اَسّی (۸۰) کوڑے ہیں۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے حکم پر اس شخص کو اَسّی (۸۰) کوڑے لگائے گئے۔

[٣٣٤٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ، حَدَّثَنِي سَلَامَةُ، عَنْ عُقَيْلٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي السَّائِبُ بْنُ يَزِيدَ، أَنَّهُ حَضَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَضْرِبُ رَجُلًا وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ. ❷

سائب بن یزید سے مروی ہے کہ وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھے جب آپ نے ایک آدمی کو کوڑے لگوائے جس سے انہوں نے شراب کی بو محسوس کی تھی۔

[٣٣٤٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا يُونُسُ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ جَلَدَ رَجُلًا وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ الْحَدَّ تَامًّا.

سائب بن یزید سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو شراب نوشی کی پوری حد لگائی جس سے انہوں نے شراب کی بو محسوس کی تھی۔

[٣٣٤٧]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، نا حَمَّادُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ ابْنُ أَخِي حَزْمٍ، نا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ يَهُودِيًّا مَرَّ بِجَارِيَةٍ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک یہودی ایک بچی کے پاس سے گزرا، بچی نے زیور پہنا ہوا تھا، یہودی نے زیور اُتار لیا اور بچی کو کنویں میں پھینک دیا۔ بچی کو کنویں سے نکالا گیا تو اس میں ابھی جان باقی تھی، اس سے پوچھا گیا: تجھے کس نے

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٧٠٢٨۔ السنن الكبرى للنسائي: ٥٢٦٩۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٤٤١

❷ صحيح البخاري: ٥٠٠١۔ صحيح مسلم: ٨٠١

عَلَيْهَا حُلِيٌّ لَهَا ، فَأَخَذَ عَلَيْهَا وَأَلْقَاهَا فِي بِئْرٍ ، فَأُخْرِجَتْ وَبِهَا رَمَقٌ ، فَقِيلَ: ((مَنْ قَتَلَكِ؟)) ، قَالَتْ: فُلَانٌ الْيَهُودِيُّ ، فَانْطُلِقَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاعْتَرَفَ ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ . ❶

قتل کرنے کی کوشش کی؟ اس نے کہا: فلاں یہودی نے۔ اس یہودی کو نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس نے اقبال جرم کرلیا، تو اسے آپ ﷺ کے حکم پر قتل کر دیا گیا۔

[٣٣٤٨]...... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ أَبُو عُثْمَانَ ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، نا شُعْبَةُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا ، فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَبِهَا رَمَقٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَقَتَلَكِ فُلَانٌ؟)) فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا ، أَيْ: لَا ، ثُمَّ قَالَ لَهَا: ((أَقَتَلَكِ فُلَانٌ؟)) ، فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ: لَا ، ثُمَّ قَالَ لَهَا الثَّالِثَةَ فَقَالَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ: نَعَمْ ، فَقَتَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ حَجَرَيْنِ . ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے ایک بچی کو قتل کر دیا، بچی نے پازیب پہن رکھے تھے۔ یہودی نے اسے پتھر سے کچل کر مار ڈالا۔ اسے نبی ﷺ کے پاس لایا گیا، ابھی اس میں جان باقی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا تجھے فلاں نے قتل کرنے کی کوشش کی؟ اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں۔ پھر اس سے پوچھا گیا: کیا تجھے فلاں نے مارا؟ اس نے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں۔ پھر آپ نے اس سے تیسری بار پوچھا: کیا تجھے فلاں نے مارنے کی کوشش کی؟ اس نے سر سے اشارہ کیا کہ جی ہاں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے دو پتھروں کے درمیان کچل کر قتل کروا دیا۔

[٣٣٤٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ ، أنا يَزِيدُ ، نا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ ، إِلَّا أَنَّ قَتَادَةَ قَالَ فِي حَدِيثِهِ: وَاعْتَرَفَ الْيَهُودِيُّ . ❸

اختلاف سند کے ساتھ اسی کے مثل حدیث مروی ہے، البتہ اس میں قتادہ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ یہودی نے اقبال جرم کیا۔

[٣٣٥٠]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ ، عَنْ أَنَسٍ ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَتَلَ جَارِيَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى تَمَائِمَ لَهَا ، وَرَمَى بِهَا فِي قَلِيبٍ فَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُرْجَمَ حَتَّى يَمُوتَ ، فَرُجِمَ . ❹

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے ایک انصاری بچی کے زیور چھین کر اس کو قتل کر دیا، اس نے بچی کا سر پتھر سے کچل کر اسے کنویں میں پھینک دیا، تو نبی ﷺ نے اسے بھی پتھروں سے کچلنے کا حکم دیا، یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو گیا۔

---

❶ صحيح البخاري: ٢٤١٣ ـ صحيح مسلم: ١٦٧٢ ـ مسند أحمد: ١٢٧٤١ ، ١٢٨٩٥ ، ١٣٠٠٦ ـ صحيح ابن حبان: ٥٩٩١ ، ٥٩٩٣

❷ مسند أحمد: ١٢٧٤٨ ❸ سلف برقم: ٣٣٤٧

❹ مسند أحمد: ١٢٦٦٧

[۳۳۵۱]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، أنا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَنَى، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ، ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ أُحْصِنَ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے کہ ایک آدمی نے زنا کیا تو نبی ﷺ کے حکم پر اسے کوڑے مارے گئے۔ پھر معلوم ہوا کہ وہ شادی شدہ ہے تو آپ ﷺ کے حکم سے اسے رجم کر دیا گیا۔

[۳۳۵۲]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرِ بْنِ عُفَيْرٍ، نا أَبُو صَالِحٍ، نا اللَّيْثُ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ، نا أَبُو صَالِحٍ، نا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَجُلًا زَنَى بِامْرَأَةٍ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَجُلِدَ الْحَدَّ، ثُمَّ أُخْبِرَ أَنَّهُ أُحْصِنَ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے عورت سے زنا کیا تو نبی ﷺ کے حکم پر اسے کوڑے مارے گئے۔ پھر پتہ چلا کہ وہ تو شادی شدہ ہے، چنانچہ نبی ﷺ کے حکم پر اسے رجم کر دیا گیا۔

[۳۳۵۳]...... نا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، نا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ فَيَّاضِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيْدَةَ، حَدَّثَنِي خَلَّادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: بَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي لَيْثِ بْنِ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ مَنَاةَ بْنِ كِنَانَةَ، فَتَخَطَّى النَّاسَ حَتَّى اقْتَرَبَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقِمْ عَلَيَّ الْحَدَّ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْلِسْ)) فَانْتَهَرَهُ، فَجَلَسَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِيَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقِمْ عَلَيَّ الْحَدَّ، فَقَالَ: ((اجْلِسْ))، فَجَلَسَ ثُمَّ قَامَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقِمْ عَلَيَّ الْحَدَّ، قَالَ: ((وَمَا حَدُّكَ؟))، قَالَ: ((أَتَيْتُ امْرَأَةً حَرَامًا))،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جمعے کے روز لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے کہ بنولیث بن بکر بن عبد منات کا ایک آدمی لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آپ ﷺ کے قریب پہنچا اور بولا: اے اللہ کے رسول! مجھ پر حد قائم کیجئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے ڈانٹتے ہوئے فرمایا: بیٹھ جا۔ تو وہ بیٹھ گیا۔ لیکن دوبارہ پھر کھڑا ہو گیا اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھ پر حد قائم کیجئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گیا، لیکن تیسری مرتبہ پھر کھڑا ہو گیا اور بولا: اے اللہ کے رسول! مجھ پر حد قائم کیجئے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تو نے کیا گناہ کیا ہے؟ اس نے کہا: میں نے حرام عورت سے تعلقات قائم کیے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم دیا کہ اسے لے جاؤ اور کوڑے لگاؤ۔ ان احباب میں سیدنا علی، سیدنا عباس، سیدنا زید بن حارثہ اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ لیث قبیلے کے اس شخص کی شادی نہیں ہوئی تھی، کہا گیا:

❶ سنن أبي داود: ٤٤٣٨ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٧١٧٣

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِرِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَمِنْهُمْ عَلِيٌّ، وَعَبَّاسٌ، وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، ((انْطَلِقُوا بِهِ فَاجْلِدُوهُ))، وَلَمْ يَكُنِ اللَّيْثِيُّ تَزَوَّجَ، فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا تُجْلَدُ الَّتِي خَبَثَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ائْتُونِي بِهِ مَجْلُودًا))، فَلَمَّا أُتِيَ بِهِ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ صَاحِبَتُكَ؟))، قَالَ: فُلَانَةُ، لِامْرَأَةٍ مِنْ بَنِي بَكْرٍ، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهَا فَدَعَاهَا، فَسَأَلَهَا عَنْ ذَالِكَ، فَقَالَتْ: كَذَبَ وَاللّٰهِ مَا أَعْرِفُهُ، وَإِنِّي مِمَّا قَالَ لَبَرِيَّةٌ، اللّٰهُ عَلٰى مَا أَقُولُ مِنَ الشَّاهِدِينَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ شُهَدَاؤُكَ عَلٰى أَنَّكَ خَبَثْتَ بِهَا، فَإِنَّهَا تُنْكِرُ أَنْ تَكُونَ خَابَثْتَهَا، فَإِنْ كَانَ لَكَ شُهَدَاءُ جَلَدْتُهَا، وَإِلَّا جَلَدْتُكَ حَدَّ الْفِرْيَةِ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لِي شُهُودٌ، فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ حَدَّ الْفِرْيَةِ ثَمَانِينَ جَلْدَةً. ❶

اے اللہ کے رسول! کیا اس عورت کو کوڑے نہیں لگنے چاہئیں جس نے اس کے ساتھ منہ کالا کیا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شخص کو کوڑے لگا کر میرے پاس لاؤ۔ جب اسے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے ساتھ کون تھی؟ اس نے بنو بکر کی ایک عورت کا بتاتے ہوئے کہا: فلاں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی طرف کچھ لوگ بھیج کر اسے طلب فرمایا، پھر اس سے اس واقعے کے متعلق پوچھا تو اس نے کہا: یہ جھوٹ بول رہا ہے، اللہ کی قسم! میں اسے جانتی ہی نہیں ہوں اور اللہ گواہ ہے کہ جو کچھ یہ کہہ رہا ہے میں اس سے بری ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے (اس آدمی سے) فرمایا: کیا تیرے پاس گواہ ہے کہ تو نے اس سے بدکاری کی ہے جبکہ وہ تیرے ساتھ ایسا فعل کرنے کا انکار کر رہی ہے؟ اگر تیرے پاس گواہ ہیں تو میں اسے کوڑے لگاؤں گا، ورنہ تجھے بہتان تراشی کی سزا ملے گی۔ اس شخص نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس گواہ نہیں ہیں، تو آپ ﷺ کے حکم سے اسے بہتان تراشی کی سزا اَسّی (۸۰) کوڑے لگائے گئے۔

[۳۳۵٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْلَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ صُبَيْحٍ، عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ حَيَّانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا حَجَّ عُمَرُ حَجَّتَهُ الْأَخِيرَةَ الَّتِي لَمْ يَحُجَّ غَيْرَهَا غُودِرَ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَتِيلًا فِي بَنِي وَادِعَةَ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ عُمَرُ وَذَالِكَ بَعْدَ مَا قَضَى النُّسُكَ، فَقَالَ لَهُمْ: هَلْ عَلِمْتُمْ لِهٰذَا الْقَتِيلِ قَاتِلًا مِنْكُمْ؟، قَالَ الْقَوْمُ: لَا، فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُمْ خَمْسِينَ شَيْخًا فَأَدْخَلَهُمُ الْحَطِيمَ، فَاسْتَحْلَفَهُمْ بِاللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْبَيْتِ الْحَرَامِ، وَرَبِّ هٰذَا الْبَلَدِ الْحَرَامِ، وَرَبِّ هٰذَا الشَّهْرِ الْحَرَامِ أَنَّكُمْ لَمْ تَقْتُلُوهُ، وَلَا عَلِمْتُمْ لَهُ

سعید بن میسّب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنا آخری حج کیا، جس کے سوا انہوں نے حج نہیں کیا، تو بنو وداعہ میں ایک مسلمان دھوکے سے قتل کر دیا گیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مناسک حج کی ادائیگی کے بعد ان کی جانب پیغام بھیجا اور پوچھا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کا قاتل تمہارا کوئی فرد ہے؟ لوگوں نے کہا: نہیں۔ آپ نے ان میں سے پچاس بزرگوں کو نکال کر حطیم میں داخل کیا اور ان سے حلف کیا کہ اس حرمت والے بیت اللہ کے رب کی، اس حرمت والے شہر کی اور اس حرمت والے مہینے کی قسم کھا کر بتاؤ کہ تم نے اسے قتل نہیں کیا ہے اور نہ ہی تم اس کے قاتل کو جانتے ہو۔ تو انہوں نے قسم اٹھائی (کہ انہیں کچھ معلوم نہیں ہے)، جب وہ حلف دے چکے تو آپ نے فرمایا: بڑی عمر کے اُونٹوں کے ساتھ اس کی

❶ سنن أبي داود: ٤٤٦٧ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٧٣٠٨

قَاتِلًا، فَحَلَفُوا بِذَلِكَ، فَلَمَّا حَلَفُوا، قَالَ: أَدُّوا دِيَتَهِ مُغَلَّظَةً فِي أَسْنَانِ الْإِبِلِ، أَوْ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ دِيَةً وَثُلُثًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ سِنَانٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَا تَجْزِينِي يَمِينِي مِنْ مَالِي؟، قَالَ: لَا، إِنَّمَا قَضَيْتُ عَلَيْكُمْ بِقَضَاءِ نَبِيِّكُمْ ﷺ، فَأَخَذَ دِيَتَهُ دَنَانِيرَ دِيَةً وَثُلُثَ دِيَةٍ. عُمَرُ بْنُ صُبَيْحٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

دیت ادا کرو یا درہم و دینار میں دیت اور ثلث ادا کرو۔ ان میں سے سنان نامی آدمی نے کہا: اے امیر المومنین! کیا میری قسم میرے مال کی جگہ مجھے کفایت نہیں کرتی؟ آپ نے فرمایا: نہیں، میں نے تو وہی فیصلہ کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا۔ پھر آپ نے ان سے درہم و دینار میں دیت اور ثلث وصول کیا۔

اس روایت کی سند میں عمر بن صبیح راوی متروک الحدیث ہے۔

[٣٣٥٥]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، نا زَائِدَةُ، نا مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ، عَنْ ثَابِتٍ يُكَنَّى أَبَا الْمِقْدَامِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ، جَعَلَ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةَ آلَافٍ، وَالْمَجُوسِيِّ ثَمَانَمِائَةٍ.

سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہودی و عیسائی کی دیت چار ہزار اور مجوسی کی دیت آٹھ سو (درہم) مقرر فرمائی۔

[٣٣٥٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ زَحْمَوَيْهِ، نا شَرِيكٌ، عَنْ ثَابِتٍ أَبِي الْمِقْدَامِ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ دِيَةَ الْيَهُودِيِّ وَالنَّصْرَانِيِّ أَرْبَعَةَ آلَافٍ أَرْبَعَةَ آلَافٍ، وَدِيَةَ الْمَجُوسِيِّ ثَمَانَمِائَةٍ.

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ یہودی و عیسائی کی دیت چار ہزار اور مجوسی کی دیت آٹھ سو (درہم) مقرر فرمایا کرتے تھے۔

[٣٣٥٧]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ دَاوَرَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ سَكِرَ مِنْ نَبِيذِ تَمْرٍ فَجَلَدَهُ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی کو پیش کیا گیا جو کھجور کے نبیذ سے نشے میں تھا، تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے لگوائے۔

[٣٣٥٨]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنو عامر کے دو افراد کی دیت ایک مسلمان کی دیت (کے برابر) مقرر فرمائی۔ ابوبکر کہتے ہیں: یعنی دونوں میں سے ہر ایک کے لیے مسلمان کی دیت مقرر فرمائی کیونکہ ان سے معاہدہ تھا۔

❶ نصب الراية للزيلعي: ٣/ ٣٥٠

اللّٰهِ ﷺ دِيَةَ الْعَامِرِيَّيْنِ دِيَةَ الْمُسْلِمِ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَأَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا دِيَةُ الْمُسْلِمِ ، كَانَ لَهُمَا عَهْدٌ . ❶

[٣٣٥٩]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، أنا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، ح وثنا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ دِينَارٍ ، نا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ كَامِلٍ ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، نا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَعَلَ دِيَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ نِصْفَ دِيَةِ الْمُسْلِمِ . وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: دِيَةُ الْكَافِرِ مِثْلُ نِصْفِ دِيَةِ الْمُسْلِمِ . ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل کتاب کی دیت مسلمان کی دیت سے نصف مقرر فرمائی۔ ابن وہب کہتے ہیں: کافر کی دیت مسلمان کی نصف دیت کے برابر ہے۔

[٣٣٦٠]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، أنا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، أنا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى أَنَّ عَقْلَ أَهْلِ الْكِتَابَيْنِ نِصْفَ عَقْلِ الْمُسْلِمِينَ . وَهُمُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى .

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں اہل کتاب کی دیت مسلمانوں کی دیت سے نصف مقرر فرمائی۔ اہل کتاب یہود ونصاریٰ ہیں۔

[٣٣٦١]..... نا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ ، أنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، أَنَّهُ قَالَ: دِيَةُ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا ، عِشْرُونَ جَذَعَةً ، وَعِشْرُونَ حِقَّةً ، وَعِشْرُونَ بَنَاتُ لَبُونٍ ، وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ . ❸

ابوعبیدہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قتل خطا کی دیت پانچ اجزاء پر مشتمل ہوگی: چار سال کی عمر والی بیس مادہ اونٹنیاں، تین سال کی عمر والی بیس مادہ اونٹنیاں، دو سال کی عمر والی بیس مادہ اونٹنیاں، دو سال کی عمر والے بیس نر اونٹ اور ایک سال کی عمر والی بیس مادہ اونٹنیاں۔

❶ جامع الترمذي: ١٤٠٤

❷ سنن أبي داود: ٤٥٨٣ ـ جامع الترمذي: ١٤١٣ ـ سنن النسائي: ٨/ ٤٥ ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٤٤ ـ مسند أحمد: ٦٧١٦، ٧٠٩٢ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٤٧٠

❸ سنن أبي داود: ٤٥٤٥ ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٣١ ـ جامع الترمذي: ١٣٨٦ ـ سنن النسائي: ٨/ ٤٣

[٣٣٦٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ ح. وَنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا حَمْزَةُ بْنُ جَعْفَرٍ الشِّيرَازِيُّ، ثنا أَبُو سَلَمَةَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، نا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ: دِيَةُ الْخَطَأِ خَمْسَةُ أَخْمَاسٍ، عِشْرُونَ حِقَّةً، وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ. لَفْظُ دَعْلَجٍ، وَهَذَا إِسْنَادٌ حَسَنٌ، وَرُوَاتُهُ ثِقَاتٌ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ نَحْوَهُ. ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قتل خطا کی دیت پانچ اجزا پر مشتمل ہوگی: تین سال کی بیس اونٹنیاں، چار سال کی بیس اونٹنیاں، ایک سال کی بیس مادہ اونٹنیاں، دوسال کی بیس مادہ اونٹنیاں اور دوسال کے بیس نَر اونٹ۔

الفاظ دعلج کے ہیں اور سند حسن درجے کی ہے، تمام رواۃ ثقہ ہیں۔ علقمہ کی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح حدیث مروی ہے۔

[٣٣٦٣]...... ثنا بِهِ الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، نَحْوَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) روایت کے ہی مثل ہے۔

[٣٣٦٤]...... وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: ((قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَأِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ، مِنْهَا عِشْرُونَ حِقَّةً، وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ، وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ)). هَذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ غَيْرُ ثَابِتٍ عِنْدَ أَهْلِ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيثِ، مِنْ وُجُوهٍ عِدَّةٍ أَحَدُهَا أَنَّهُ مُخَالِفٌ لِمَا رَوَاهُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، بِالسَّنَدِ الصَّحِيحِ عَنْهُ الَّذِي لَا

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قتلِ خطا کی دیت میں ایک سو اُونٹ ادا کرنے کا فیصلہ دیا (جن کی تفصیل یہ ہوگی:) تین سال کی بیس مادہ اونٹنیاں، چار سال کی بیس مادہ اونٹنیاں، دوسال کی بیس مادہ اونٹنیاں، ایک سال کی بیس مادہ اونٹنیاں اور ایک سال کے بیس نَر اونٹ۔

یہ حدیث علم حدیث کے ماہرین کے ہاں بوجوہ ضعیف ہے، ایک وجہ یہ ہے کہ یہ حدیث ابوعبیدہ بن عبداللہ کی اپنے والد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث کے مخالف ہے جس پر کوئی طعن یا تاویل کی گنجائش نہیں ہے۔ نیز ابوعبیدہ اپنے والد کی حدیث، موقف اور فتویٰ کو خشف بن مالک اور اس جیسے دیگر رُواۃ کی نسبت زیادہ جانتے ہیں۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بڑے متقی اور دین کے خیر خواہ ہیں، یہ

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ١٣٣ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ٧٤

مَطْعَنَ فِيهِ، وَلَا تَأْوِيلَ عَلَيْهِ، وَأَبُو عُبَيْدَةَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَبِيهِ وَبِمَذْهَبِهِ وَفُتْيَاهُ مِنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ وَنُظَرَائِهِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ أَتْقَى لِرَبِّهِ وَأَشَحُّ عَلٰى دِينِهِ مِنْ أَنْ يَرْوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ يَقْضِي بِقَضَاءٍ وَيُفْتِي هُوَ بِخِلَافِهِ، هٰذَا لَا يُتَوَهَّمُ مِثْلُهُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَهُوَ الْقَائِلُ فِي مَسْأَلَةٍ وَرَدَتْ عَلَيْهِ لَمْ يَسْمَعْ فِيهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا وَلَمْ يَبْلُغْهُ عَنْهُ فِيهَا قَوْلٌ: أَقُولُ فِيهَا بِرَأْيِي، فَإِنْ يَكُنْ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ، وَإِنْ يَكُنْ خَطَأً فَمِنِّي، ثُمَّ بَلَغَهُ بَعْدَ ذَالِكَ أَنَّ فُتْيَاهُ فِيهَا وَافَقَ قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مِثْلِهَا فَرَآهُ أَصْحَابُهُ عِنْدَ ذَالِكَ فَرِحَ فَرَحًا لَمْ يَرَوْهُ فَرِحَ مِثْلَهُ مِنْ مُوَافَقَةِ فُتْيَاهُ قَضَاءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَمَنْ كَانَتْ هٰذِهِ صِفَتُهُ وَهٰذَا حَالُهُ فَكَيْفَ يَصِحُّ عَنْهُ أَنْ يَرْوِيَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْئًا وَيُخَالِفُهُ. وَيَشْهَدُ أَيْضًا لِرِوَايَةِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِيهِ، مَا رَوَاهُ وَكِيعٌ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، وَغَيْرُهُمَا عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّهُ قَالَ: دِيَةُ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا. ❶

[٣٣٦٥]...... حَدَّثَنَا بِهِ الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: ((دِيَةُ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا)). ثُمَّ فَسَّرَهَا كَمَا فَسَّرَهَا أَبُو عُبَيْدَةَ وَعَلْقَمَةُ عَنْهُ سَوَاءً، فَهٰذِهِ الرِّوَايَةُ وَإِنْ كَانَ فِيهَا إِرْسَالٌ فَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ هُوَ أَعْلَمُ النَّاسِ بِعَبْدِ اللّٰهِ وَبِرَأْيِهِ وَبِفُتْيَاهُ، قَدْ أَخَذَ ذَالِكَ عَنْ أَخْوَالِهِ عَلْقَمَةَ، وَالْأَسْوَدِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَيْ يَزِيدَ، وَغَيْرِهِمْ مِنْ كُبَرَاءِ أَصْحَابِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهُوَ

کیسے ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کوئی فیصلہ فرمائیں اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے خلاف فتویٰ دیں؟ ان سے ایسی بات کا گمان بھی نہیں کیا جاسکتا۔ وہ تو ایسے پیش آمدہ مسئلے کے بارے میں بھی کہ جس کے متعلق انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا نہیں ہوتا یا انہیں کوئی علم نہیں ہوتا، فرمادیتے ہیں کہ اس سلسلے میں میں اپنی رائے پیش کر دیتا ہوں، اگر صحیح ہوئی تو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی جانب سے ہے اور غلط ہوئی تو میری طرف سے ہے۔ پھر انہیں معلوم ہوا کہ اس مسئلے میں ان کا فتویٰ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے موافق ہے تو ان کے شاگردوں نے دیکھا کہ آپ بے حد خوش ہوئے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے مطابق فتویٰ ہونے پر ان کا خوش ہونا (اس سے قبل) وہ ذکر نہیں کرتے۔ جس شخص کے یہ اوصاف واحوال ہوں، کیسے ممکن ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے کوئی حدیث نقل کرے لیکن اپنا فتویٰ اس کے خلاف دے؟ ابوعبیدہ کی اپنے والد سے مروی روایت کا شاہد بھی ہے جو وکیع، عبداللہ بن وہب اور دیگر راویوں نے سفیان ثوری رحمہ اللہ سے، انہوں نے منصور سے، انہوں نے ابراہیم اور انہوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: قتل خطا کی دیت پانچ اجزاء پر مشتمل ہوگی۔

ابراہیم رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ قتل خطا کی دیت پانچ اجزاء پر مشتمل ہوگی۔ پھر ابراہیم رحمہ اللہ نے اس کی تفسیر نقل کی جیسا کہ ابوعبیدہ اور علقمہ نے آپ سے بیان کی ہے۔ یہ روایت اگرچہ مرسل ہے لیکن ابراہیم رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو، آپ کے موقف اور فتویٰ کو سب سے زیادہ جانتے ہیں، یقیناً یہ بات انہوں نے اپنے معاصرین علقمہ، زید کے دونوں بیٹوں اسود وعبدالرحمٰن اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دیگر کبار تلامذہ سے لی ہے۔ ان کا کہنا ہے: جب میں تمہیں بتاؤں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا

❶ مسند أحمد: ٣٦٣٥۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٢٨٤، ٥٢٨٥، ٥٢٨٦

الْقَائِلُ: إِذَا قُلْتُ لَكُمْ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ فَهُوَ عَنْ جَمَاعَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَنْهُ، وَإِذَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَجُلٍ وَاحِدٍ سَمَّيْتُهُ لَكُمْ. وَوَجْهٌ آخَرُ: وَهُوَ أَنَّ الْخَبَرَ الْمَرْفُوعَ الَّذِي فِيهِ ذِكْرُ بَنِي الْمَخَاضِ لَا نَعْلَمُهُ رَوَاهُ إِلَّا خِشْفُ بْنُ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ رَجُلٌ مَجْهُولٌ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْهُ إِلَّا زَيْدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ حَرْمَلٍ الْجُشَمِيُّ، وَأَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ لَا يَحْتَجُّونَ بِخَبَرٍ يَنْفَرِدُ بِرِوَايَتِهِ رَجُلٌ غَيْرُ مَعْرُوفٍ، وَإِنَّمَا يَثْبُتُ الْعِلْمُ عِنْدَهُمْ بِالْخَبَرِ إِذَا كَانَ رُوَاتُهُ عَدْلًا مَشْهُورًا، أَوْ رَجُلٌ قَدِ ارْتَفَعَ اسْمُ الْجَهَالَةِ عَنْهُ، وَارْتِفَاعُ اسْمِ الْجَهَالَةِ عَنْهُ أَنْ يَرْوِيَ عَنْهُ رَجُلَانِ فَصَاعِدًا، فَإِذَا كَانَ هَذِهِ صِفَتُهُ ارْتَفَعَ عَنْهُ اسْمُ الْجَهَالَةِ وَصَارَ حِينَئِذٍ مَعْرُوفًا، فَأَمَّا مَنْ لَمْ يَرْوِ عَنْهُ إِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ انْفَرَدَ بِخَبَرٍ وَجَبَ التَّوَقُّفُ عَنْ خَبَرِهِ ذَالِكَ حَتَّى يُوَافِقَهُ غَيْرُهُ، وَاللهُ أَعْلَمُ. وَوَجْهٌ آخَرُ: أَنَّ خَبَرَ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ لَا نَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا رَوَاهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْهُ إِلَّا حَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ، وَالْحَجَّاجُ فَرَجُلٌ مَشْهُورٌ بِالتَّدْلِيسِ وَبِأَنَّهُ يُحَدِّثُ عَنْ مَنْ لَمْ يَلْقَهُ وَمَنْ لَمْ يَسْمَعْ مِنْهُ، قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ: قَالَ لِي حَجَّاجٌ: لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ عَنِ الْخَبَرِ، يَعْنِي: إِذَا حَدَّثْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَلَا تَسْأَلُونِي مَنْ أَخْبَرَكَ بِهِ، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ: كُنْتُ عِنْدَ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ يَوْمًا فَأَمَرَ بِغَلْقِ الْبَابِ، ثُمَّ قَالَ: لَمْ أَسْمَعْ مِنَ الزُّهْرِيِّ شَيْئًا، وَلَمْ أَسْمَعْ مِنْ إِبْرَاهِيمَ، وَلَا مِنَ الشَّعْبِيِّ إِلَّا حَدِيثًا وَاحِدًا، وَلَا مِنْ فُلَانٍ، وَلَا مِنْ فُلَانٍ، حَتَّى عَدَّ سَبْعَةَ عَشَرَ أَوْ بَضْعَةَ عَشَرَ كُلُّهُمْ قَدْ رَوَى عَنْهُ الْحَجَّاجُ، ثُمَّ زَعَمَ بَعْدَ رِوَايَتِهِ عَنْهُمْ أَنَّهُ لَمْ يَلْقَهُمْ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْهُمْ، وَتَرْكَ

تو وہ بات ان سے ایک جماعت کی بیان کردہ ہوتی ہے اور جب میں نے وہ بات کسی ایک آدمی سے سنی ہو تو میں تمہیں اس کا نام بتاؤں گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہ مرفوع حدیث جس میں ایک سال کے نَر اونٹوں کا ذکر ہے، وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے صرف خشف بن مالک نے روایت کی ہے اور خشف مجہول راوی ہے۔ اس سے صرف زید بن جبیر بن حرمل جشمی روایت کرتا ہے حالانکہ محدثین کسی متفرد غیر معروف کی روایت سے حجت نہیں لیتے بلکہ ان کے ہاں علم قطعی تو ایسی روایت سے ثابت ہوتا ہے جس کے رواۃ عادل اور مشہور ہوں، یا متفرد ہو تو اس پر جہالت کا عنصر ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سے دو یا دو سے زیادہ روایت کریں، یوں اس سے جہالت ختم ہو جاتی ہے اور وہ راوی معروف ہو جاتا ہے۔ جس منفرد راوی سے ایک ہی روایت کرنے والا ہو تو کسی دوسرے کے موافقت کرنے تک اس کی حدیث پر توقف کیا جاتا ہے، واللہ اعلم۔ ایک بات یہ ہے کہ ہمارے علم کے مطابق خشف بن مالک کی حدیث کو زید بن جبیر سے صرف حجاج بن ارطاۃ بیان کرتا ہے اور حجاج کی شہرت یہ ہے کہ وہ تدلیس کرتا ہے، ایسے رُواۃ سے نقل کرتا ہے جن سے اس کی ملاقات ہے نہ سماع۔ ابو معاویہ ضریر کہتے ہیں: مجھے حجاج نے کہا کہ کوئی مجھ سے حدیث کے متعلق نہ پوچھے، یعنی جب میں تمہیں کوئی حدیث سناؤں تو مجھ سے یہ مت پوچھو کہ مجھے حدیث کس نے سنائی۔ یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں حجاج بن ارطاۃ کے پاس تھا کہ اس نے دروازہ بند کرنے کا کہا اور بتایا: میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے کوئی حدیث نہیں سنی، میں نے ابراہیم رحمہ اللہ سے کوئی حدیث نہیں سنی اور میں نے شعبی رحمہ اللہ سے صرف ایک حدیث سنی ہے، فلاں فلاں سے کوئی حدیث نہیں سنی، یہاں تک کہ سترہ یا اُنیس اشخاص شمار کیے، حجاج نے ان سب سے روایت کیا اور روایت کرنے کے بعد کہا کہ اس نے ان احباب سے ملاقات کی ہے نہ سماع، چنانچہ

الرِّوَايَةَ عَنْهُ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَعِيسَى بْنُ يُونُسَ بَعْدَ أَنْ جَالَسُوهُ وَخَبَرُوهُ، وَكَفَاكَ بِهِمْ عِلْمًا بِالرِّجَالِ وَنُبْلًا، قَالَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ: دَخَلْتُ عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ وَسَمِعْتُ كَلَامَهُ، فَذَكَرَ شَيْئًا أَنْكَرْتُهُ، فَلَمْ أَحْمِلْ عَنْهُ شَيْئًا، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ: رَأَيْتُ الْحَجَّاجَ بْنَ أَرْطَاةَ بِمَكَّةَ فَلَمْ أَحْمِلْ عَنْهُ شَيْئًا وَلَمْ أَحْمِلْ أَيْضًا عَنْ رَجُلٍ عَنْهُ كَانَ عَدَّهُ مُضْطَرِبًا، وَقَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ، وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ: لَا يَنْبُلُ الرَّجُلُ حَتّٰى يَدَعَ الصَّلَاةَ فِي الْجَمَاعَةِ، وَقَالَ عِيسَى بْنُ يُونُسَ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ: أَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ يُزَاحِمُنِي الْحَمَّالُونَ وَالْبَقَّالُونَ، وَقَالَ جَرِيرٌ: سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ: أَهْلَكَنِي حُبُّ الْمَالِ وَالشَّرَفِ. وَوَجْهٌ آخَرُ: وَهُوَ أَنَّ جَمَاعَةً مِنَ الثِّقَاتِ رَوَوْا هٰذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ فَاخْتَلَفُوا عَلَيْهِ فِيهِ، فَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ حَجَّاجٍ عَلٰى هٰذَا اللَّفْظِ الَّذِي ذَكَرْنَا عَنْهُ، وَوَافَقَهُ عَلٰى ذَالِكَ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، وَخَالَفَهُمَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ، فَرَوَاهُ عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَطَأِ أَخْمَاسًا: عِشْرُونَ جِذَاعًا، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَعِشْرُونَ بَنِي لَبُونٍ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ، وَعِشْرُونَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُورٍ، فَجَعَلَ مَكَانَ الْحِقَاقِ بَنِي لَبُونٍ.

سفیان بن عیینہ، یحییٰ بن سعید القطان اور عیسیٰ بن یونس نے اس کے ساتھ مجلس کرنے اور اس کی چھان پھٹک کرنے کے بعد اس سے حدیث لینا چھوڑ دیا۔ علم الرجال کے سلسلے میں ان قدآور شخصیات کا تجزیہ آپ کے لیے کافی ہے۔ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں حجاج بن ارطاۃ کے پاس گیا، اس کی باتیں سنیں، اس نے کچھ عجیب باتیں کیں تو میں نے اس سے کوئی حدیث نہ لی۔ یحییٰ بن سعید القطان فرماتے ہیں: میں نے حجاج بن ارطاۃ کو مکہ میں دیکھا، میں نے اس سے کوئی حدیث نہیں لی اور نہ ہی اس شخص سے جس کا ذکر اس نے اضطراب کی کیفیت میں کیا تھا۔ یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: حجاج بن ارطاۃ کی حدیث نہیں لی جائے گی۔ عبداللہ بن ادریس فرماتے ہیں: میں نے حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آدمی جب تک باجماعت نماز ترک نہیں کرتا تب تک وہ بلند رتبے پر فائز نہیں ہوتا۔ عیسیٰ بن یونس فرماتے ہیں: میں نے حجاج بن ارطاۃ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نماز پڑھنے نکلتا ہوں لیکن بوجھ اٹھانے والے اور سبزی فروش مجھے روک لیتے ہیں، اور جریر فرماتے ہیں: میں نے حجاج کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مال اور شرف کی محبت نے مجھے ہلاک کر دیا۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ بہت سے ثقات نے یہ حدیث حجاج سے روایت کی ہے لیکن انہوں نے اس سے روایت کرتے ہوئے اختلاف کیا ہے۔ عبدالرحیم بن سلیمان نے حجاج سے انہی مذکورہ الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے، عبدالواحد بن زیاد نے اس کی موافقت کی ہے۔ یحییٰ بن سعید اُموی نے ان دونوں کی مخالفت کی ہے اور وہ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے یہ حدیث حجاج سے زید بن جبیر کے حوالے سے لی ہے کہ خشف بن مالک کا کہنا ہے: میں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے قتلِ خطا میں (ان) پانچ اجزاء پر مشتمل دیت کا فیصلہ فرمایا: چار سال کی بیس مادہ اونٹنیاں، دو سال کی بیس مادہ اونٹنیاں، دو سال کے بیس مادہ اونٹ، ایک سال کی بیس مادہ

اونٹنیاں اور ایک سال کے بیس نر اونٹ۔ یعنی انہوں نے تین سال کی مادہ اونٹنیوں کی بہ جائے دو سال کے نر اونٹ بیان کیے۔

[٣٣٦٦]...... حَدَّثَنَا بِذَالِكَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ ، حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ التَّمَّارُ ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ ، وَرَوَاهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنِ الْحَجَّاجِ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَيْضًا ، قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا: خَمْسًا جِذَاعًا ، وَخَمْسًا حِقَاقًا ، وَخَمْسًا بَنَاتَ لَبُونٍ ، وَخَمْسًا بَنَاتَ مَخَاضٍ ، وَخَمْسًا بَنِي لَبُونٍ ذُكُورٍ . فَجَعَلَ مَكَانَ بَنِي الْمَخَاضِ بَنِي اللَّبُونِ . وَوَافَقَ رِوَايَةَ أَبِي عُبَيْدَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ .

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قتل خطا کی دیت میں پانچ اجزاء کا فیصلہ فرمایا: ایک پانچواں چار سال کی مادہ اونٹنیوں کا (یعنی بیس)، ایک پانچواں تین سال کی مادہ اونٹنیوں کا، ایک پانچواں دو سال کی مادہ اونٹنیوں کا، ایک پانچواں ایک سال کی مادہ اونٹنیوں کا اور ایک پانچواں دو سال کے نر اونٹوں کا (یعنی یہ پانچوں اجزاء بیس بیس کی تعداد میں)۔ انہوں نے ایک سال کے مادہ اونٹوں کی بہ جائے دو سال کے نر اونٹ بیان کیے اور انہوں نے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ابوعبیدہ کی مروی حدیث کی موافقت کی۔

[٣٣٦٧]...... حَدَّثَنَا بِذَالِكَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رُمَيْحٍ ، حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْعَنَزِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، وَرَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ ، وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، وَعَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ ، وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، كُلُّهُمْ عَنِ الْحَجَّاجِ ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةَ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا . لَمْ يَزِيدُوا عَلَى هٰذَا ، وَلَمْ يَذْكُرُوا فِيهِ تَفْسِيرَ الْأَخْمَاسِ .

ایک اور سند کے ساتھ بھی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قتل خطا کی دیت پانچ اجزاء قرار دی۔ راویوں نے اتنا ہی بیان کیا اور پانچ اجزاء کی تفصیل بیان نہیں کی۔

[٣٣٦٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ ، نا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ ، ح وثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، نا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ ، جَمِيعًا عَنْ حَجَّاجٍ ، ح وثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، ح ونا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ طَيْفُورٍ ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، ح ونا

مذکورہ اسناد کے ساتھ بھی یہ حدیث مروی ہے۔ آپ دیکھ رہے ہیں کہ حجاج سے روایت میں اختلاف ہے۔ ممکن ہے کہ تفصیل کے بغیر رسول اللہ ﷺ سے قتل خطا کی دیت کے پانچ اجزاء کی یہ روایت صحیح ہو جیسا کہ ابو معاویہ، حفص، ابو مالک جنبی، ابو خالد اور ابن ابی زائدہ نے ابو ہشام کی روایت میں نقل کیا ہے، کیونکہ یہ راوی زیادہ ہیں، ان کا روایت پر اتفاق ہے اور یہ ثقہ ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بسا اوقات حجاج حدیث نبوی بیان

الْهَرَوِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ، نا الْحِمَّانِيُّ، نا حَفْصٌ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ مِثْلَهُ. وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ، وَاخْتَلَفَ عَنْهُ فَرَوَاهُ عَنْهُ سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ بِمُوَافَقَةِ عَبْدِ الرَّحِيمِ، وَعَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، وَخَالَفَهُ أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ فَرَوَاهُ عَنْهُ بِمُوَافَقَةِ أَبِي مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرِ وَمَنْ تَابَعَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ دِيَةَ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا، لَمْ يُفَسِّرْهَا فَقَدِ اخْتَلَفَتِ الرِّوَايَةُ عَنِ الْحَجَّاجِ كَمَا تَرَى، فَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ الصَّحِيحُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ دِيَةَ الْخَطَأِ أَخْمَاسًا كَمَا رَوَاهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ، وَحَفْصٌ، وَأَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ، وَأَبُو خَالِدٍ، وَابْنُ أَبِي زَائِدَةَ فِي رِوَايَةِ أَبِي هِشَامٍ عَنْهُ، لَيْسَ فِيهِ تَفْسِيرُ الْأَخْمَاسِ لِاتِّفَاقِهِمْ عَلَى ذَالِكَ وَكَثْرَةِ عَدَدِهِمْ، وَكُلُّهُمْ ثِقَاتٌ. وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ الْحَجَّاجُ رُبَّمَا كَانَ يُفَسِّرُ الْأَخْمَاسَ بِرَأْيِهِ بَعْدَ فَرَاغِهِ مِنْ حَدِيثِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَيَتَوَهَّمُ السَّامِعُ أَنَّ ذَالِكَ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَيْسَ ذَالِكَ فِيهِ، وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ كَلَامِ الْحَجَّاجِ، وَيُقَوِّي هٰذَا أَيْضًا اخْتِلَافُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ زِيَادٍ، وَعَبْدِ الرَّحِيمِ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأُمَوِيِّ عَنْهُ فِيمَا ذَكَرْنَا فِي أَحَادِيثِهِمْ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ الْأُمَوِيَّ حَفِظَ عَنْهُ: عِشْرِينَ بَنِي لَبُونٍ مَكَانَ الْحِقَاقِ، وَأَنَّ عَبْدَ الْوَاحِدِ وَعَبْدَ الرَّحِيمِ حَفِظَا عَنْهُ: عِشْرِينَ حِقَّةً مَكَانَ بَنِي لَبُونٍ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. وَوَجْهٌ آخَرُ وَهُوَ: أَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَعَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي دِيَةِ الْخَطَأِ أَقَاوِيلُ مُخْتَلِفَةٌ، لَا نَعْلَمُ رُوِيَ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ فِي ذَالِكَ ذِكْرُ بَنِي مَخَاضٍ إِلَّا فِي حَدِيثِ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ هٰذَا، فَأَمَّا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَرَوَى إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ

کرنے کے بعد خود تفصیل بیان کرتا ہو اور سننے والا یہ سمجھ بیٹھا ہو کہ یہ بھی حدیث نبوی کے الفاظ ہیں جبکہ وہ حدیث نبوی کی بہ جائے حجاج کا کلام ہو۔ ہماری ذکر کردہ سابقہ روایات میں عبدالواحد بن زیاد، عبدالرحیم اور یحییٰ بن سعید اموی کا حجاج سے روایت پر اختلاف بھی اس بات کی تائید کرتا ہے۔ یحییٰ بن سعید اموی نے حجاج سے تین سال کی بیس مادہ اونٹنیوں کی بہ جائے دو سال کے نر اونٹ کے الفاظ یاد رکھے ہیں، جبکہ عبدالواحد اور عبدالرحیم نے اس سے دو سال کے نر اونٹوں کی بہ جائے تین سال کی بیس مادہ اونٹنیاں یاد رکھی ہیں، واللہ اعلم۔

ایک بات اور ہے، وہ یہ کہ نبی ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، مہاجرین وانصار سے قتل خطا کی دیت میں مختلف اقوال مروی ہیں، ان میں سے صرف خشف بن مالک کی مذکور حدیث میں ہی ایک سال کے مادہ اونٹوں کا ذکر آیا ہے۔ جہاں تک نبی ﷺ سے مروی حدیث کی بات ہے تو اسے اسحاق بن یحییٰ بن ولید بن عبادہ نے سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی ﷺ نے قتل خطا کی دیت میں تین سال کی تیس مادہ اونٹنیاں، چار سال کی تیس مادہ اونٹنیاں، دو سال کی بیس مادہ اونٹنیاں اور دو سال کے نر اونٹوں کا ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے، اسحاق بن یحییٰ کا سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔ محمد بن راشد نے یہ حدیث سلیمان بن موسیٰ سے، انہوں نے عمرو بن شعیب، انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو غلطی سے قتل ہو جائے، اس کی دیت میں تیس سال کی مادہ اونٹنیاں، تیس دو سال کی مادہ اونٹنیاں، تیس تین سال کی مادہ اونٹنیاں اور دس چار سال کے نر اونٹ ہوں گے۔

عُبَادَةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي دِيَةِ الْخَطَأِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً، وَثَلَاثِينَ جَذَعَةً، وَعِشْرِينَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَعِشْرِينَ بَنِي لَبُونٍ ذُكُورٍ، وَهٰذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ، إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ. وَرَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِنَ الْإِبِلِ، ثَلَاثُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ، وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَعَشْرٌ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ)).

[٣٣٦٩]...... حَدَّثَنَا بِهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، وَهٰذَا أَيْضًا فِيهِ مَقَالٌ مِنْ وَجْهَيْنِ، أَحَدُهُمَا أَنَّ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبٍ لَمْ يُخْبِرْ فِيهِ بِسَمَاعِ أَبِيهِ مِنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، وَالْوَجْهُ الثَّانِي أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ رَاشِدٍ ضَعِيفٌ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ، وَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِثْلُ مَا رَوَى إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عُبَادَةَ. وَرُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَا فِي دِيَةِ الْخَطَأِ: ثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَثَلَاثُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ، وَعِشْرُونَ بَنُو لَبُونٍ ذُكُورٌ. ❶

اس سند میں بھی دو سبب سے کلام ہے: ایک یہ کہ عمرو بن شعیب نے اپنے دادا سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے اپنے والد کے سماع کی خبر نہیں دی۔ دوسرا یہ کہ محمد بن راشد راوی محدثین کے ہاں ضعیف ہے۔ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے جیسا اسحاق بن یحییٰ نے سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے قتل خطا کی دیت کے متعلق فرمایا: تیس عدد تین سال کی مادہ اونٹنیاں، تیس عدد دو سال کے نر اونٹ، بیس عدد ایک سال کی مادہ اونٹنیاں اور بیس عدد دو سال کے نر اونٹ۔

[٣٣٧٠]...... نا بِذَالِكَ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، نا النَّضْرُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَعَنْ عَبْدِ رَبِّهِ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، قَالَا ذَالِكَ.

ایک اور سند کے ساتھ بھی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہی مروی ہے۔

[٣٣٧١]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا حَمْزَةُ بْنُ

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہی مروی

❶ مسند أحمد: ٦٦٦٣، ٦٧١٩، ٦٧٤٣

جَعْفَرٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَمَّادٌ، نا الْحَجَّاجُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بِذَالِكَ، وَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ قَالَ: دِيَةُ الْخَطَأِ أَرْبَاعٌ: خَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ لَبُونٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بَنَاتِ مَخَاضٍ.

ہے۔ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قتلِ خطا کی دیت کے چار اجزاء ہیں: پچیس عدد چار سال کی مادہ اونٹنیاں، پچیس عدد تین سال کی مادہ اونٹنیاں، پچیس عدد دو سال کی مادہ اونٹنیاں اور پچیس عدد ایک سال کی مادہ اونٹنیاں۔

[٣٣٧٢]...... نا بِهِ دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا حَمْزَةُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا حَمَّادٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ بِذَالِكَ.

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے۔

[٣٣٧٣]...... وَعَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، وَإِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ، مِثْلَهُ.

امام شعبی رحمہ اللہ اور ابراہیم نخعی رحمہ اللہ سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٣٧٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّهُ كَانَ يَجْعَلُ الدِّيَةَ فِي الْخَطَأِ أَرْبَاعًا: خَمْسٌ وَعِشْرُونَ حِقَّةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ جَذَعَةً، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بِنْتَ لَبُونٍ، وَخَمْسٌ وَعِشْرُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ.

عاصم بن ضمرہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ قتلِ خطا کی دیت میں پچیس عدد تین سال کی مادہ اونٹنیاں، پچیس عدد چار سال کی مادہ اونٹنیاں، پچیس عدد دو سال کی مادہ اونٹنیاں اور پچیس عدد ایک سال کی مادہ اونٹنیاں مقرر کیا کرتے تھے۔

[٣٣٧٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ، فَإِنْ شَاءُوا قَتَلُوا، وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ، وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً، وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً، وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً، وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ، وَذَالِكَ شَدِيدُ الْعَقْلِ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جان بوجھ کر قتل کیا، اسے مقتول کے ولی کے حوالے کر دیا جائے گا، وہ چاہیں تو (قاتل کو) قتل کر دیں اور چاہیں تو دیت وصول کر لیں (اور دیت کی تفصیل یہ ہے:) تیس عدد تین سالہ مادہ اونٹنیاں، تیس عدد چار سالہ مادہ اونٹنیاں اور چالیس عدد گابھن اونٹنیاں۔ وہ آپس میں جس بات پر اتفاق کر لیں وہ وصول کر لیں۔ یہ سختی والی دیت ہے۔

[٣٣٧٦]...... نا أَبُو عُبَيْدَةَ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا

عامر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جان

❶ مسند أحمد: ٦٧١٧، ٧٠٣٣

سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ حُسَيْنٍ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: الْعَمْدُ وَالْعَبْدُ، وَالصُّلْحُ وَالِاعْتِرَافُ، لَا تَعْقِلُهُ الْعَاقِلَةُ. ❶

بوجھ کر قتل کرنے والے کی، غلام کی، صلح کی اور اقبالِ جرم کرنے والے کی دِیت ورثاء (یعنی خاندان کے لوگ) نہیں ادا کریں گے۔

[٣٣٧٧]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ، نا سَلْمٌ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَا تَعْقِلُ الْعَاقِلَةُ عَمْدًا وَلَا عَبْدًا وَلَا صُلْحًا وَلَا اعْتِرَافًا.

امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ورثا قتل عمد کی، غلام کی، صلح کی اور اقبال جرم کی دِیت ادا نہیں کریں گے۔

[٣٣٧٨]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ نَبْهَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تَجْعَلُوا عَلَى الْعَاقِلَةِ مِنْ دِيَةِ الْمُعْتَرِفِ شَيْئًا)). ❷

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اعتراف کرنے والے کی واجب الاداء دِیت اس کے خاندان والوں پر مت ڈالو۔

[٣٣٧٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالسَّائِمَةُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ، وَالرِّجْلُ جُبَارٌ)). يَعْنِي رِجْلَ الدَّابَّةِ، يَقُولُ: هَدَرٌ.

ہزیل بن شرحبیل بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کان کا نقصان رائیگاں (یعنی اس میں کوئی دیت نہیں) ہے، کنویں کا نقصان رائیگاں ہے، جانور کا زخم رائیگاں ہے، جانور کے پاؤں کا نقصان رائیگاں ہے اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔ یعنی جانور اپنے پاؤں سے جو نقصان پہنچائے اس پر دِیت نہیں پڑے گی۔

[٣٣٨٠]...... نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الزَّيَّاتُ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا سُفْيَانُ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٣٨١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا

ہزیل سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانور کے

❶ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٨/ ١٠٤

❷ مسند الشامیین: ٢١٢٤

❸ سلف برقم: ٣٣١٠

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الرِّجْلُ جُبَارٌ)) مُرْسَلٌ.

پاؤں سے ہونے والا نقصان رائیگاں ہے۔

[٣٣٨٢]..... نا زَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ إِسْحَاقَ، نا أَبِي، نا قَيْسٌ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ ثَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❶

صرف سند مختلف ہے، حدیث اسی کے مثل ہے۔

[٣٣٨٣]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الرِّجْلُ جُبَارٌ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانور کے پاؤں سے ہونے والا نقصان رائیگاں ہے۔

[٣٣٨٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ، لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ. وَخَالَفَهُ الْحُفَّاظُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، مِنْهُمْ مَالِكٌ، وَابْنُ عُيَيْنَةَ، وَيُونُسُ، وَمَعْمَرٌ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَالزُّبَيْدِيُّ، وَعُقَيْلٌ، وَلَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَغَيْرُهُمْ، كُلُّهُمْ رَوَوْهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، فَقَالُوا: ((الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ)). وَلَمْ يَذْكُرُوا الرِّجْلَ، وَهُوَ الصَّوَابُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی مروی ہے، فرق صرف یہ ہے کہ اسے سفیان بن حسین نے روایت کیا ہے۔ بہت سے حفاظ حدیث جن میں مالک، ابن عیینہ، یونس، معمر، ابن جریج، زبیدی، عقیل، لیث بن سعد وغیرہ شامل ہیں، سب نے زہری سے روایت کرتے ہوئے سفیان بن حسین کی مخالفت کی ہے۔ سب نے یہ روایت کیا ہے کہ جانور کا نقصان رائیگاں ہے، کنویں کا نقصان رائیگاں ہے اور کان کا نقصان رائیگاں ہے۔ انہوں نے جانور کے پاؤں سے ہونے والے نقصان کا ذکر نہیں کیا اور یہی صحیح ہے۔

[٣٣٨٥]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا أَبُو النَّصْرِ التَّمَّارُ، عَنْ أَبِي جَزْءٍ، ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ سَلَمَةَ، نا أَبُو نَصْرٍ التَّمَّارُ، نا أَبُو جَزْءٍ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ،

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمانوں کے کسی راستے میں یا ان کے کسی بازار میں جانور کھڑا کرے اور جانور اپنے کھر سے یا ٹانگ سے کچھ روند ڈالے تو وہ ضامن ہے (یعنی اس نقصان کا وہ ذمہ دار ہے اور اسے نقصان کی رقم ادا کرنا ہوگی)۔

❶ سلف برقم: ٣٣١١

❷ سلف برقم: ٣٣٠٥

عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَوْقَفَ دَابَّةً فِي سَبِيلٍ مِنْ سُبُلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ فِي سُوقٍ مِنْ أَسْوَاقِهِمْ فَأَوْطَأَتْ بِيَدٍ أَوْ رِجْلٍ فَهُوَ ضَامِنٌ)). ❶

[٣٣٨٦]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَدَنِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، نا خَالِدُ بْنُ إِلْيَاسَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنِ الشِّفَاءِ أُمِّ سُلَيْمَانَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ((اسْتَعْمَلَ أَبَا جَهْمِ بْنَ غَانِمٍ عَلَى الْمَغَانِمِ يَوْمَ حُنَيْنٍ))، فَأَصَابَ رَجُلًا بِقَوْسِهِ فَشَجَّهُ مُنَقِّلَةً، فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسِ عَشْرَةَ فَرِيضَةً. ❷

ام سلیمان شفا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے حنین کے روز ابو جہم بن غانم کو مال غنیمت کا نگران مقرر فرمایا، تو اس نے اپنی کمان کے ساتھ ایک شخص کا سر زخمی کر دیا، جس سے (اس کے سر کی) ہڈی ظاہر ہوگئی، تو رسول اللہ ﷺ نے اس میں پندرہ اونٹوں کی ادائیگی کا فیصلہ صادر فرمایا۔

[٣٣٨٧]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو حُصَيْنٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُونُسَ، نا عَبْثَرٌ، نا حُصَيْنٌ، عَنْ عَامِرٍ، قَالَ: أُتِيَ عَلِيٌّ بِسَارِقٍ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ قَدْ سَرَقَ فَأَمَرَ بِهِ إِلَى السِّجْنِ، وَقَالَ: دَعُوا لَهُ رِجْلًا يَمْشِي عَلَيْهَا، وَيَدًا يَأْكُلُ بِهَا وَيَسْتَنْجِي بِهَا. ❸

عامر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک چور کو لایا گیا، آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا، اس نے دوبارہ چوری کی، پھر اسے آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو آپ نے اس کا پاؤں کاٹ دیا۔ تیسری بار اس نے پھر چوری کی اور اس کو آپ کے سامنے پیش کیا گیا، تو آپ نے اسے قید میں ڈال دینے کا حکم دیا اور فرمایا: اس کی ایک ٹانگ چھوڑ دو، تاکہ یہ اس پر چل سکے اور ایک ہاتھ چھوڑ دو، تاکہ اس سے کھانا کھا سکے اور استنجا کر سکے۔

[٣٣٨٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: ((إِذَا سَرَقَ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ الْيُمْنَى، فَإِنْ عَادَ قُطِعَتْ رِجْلُهُ الْيُسْرَى، فَإِنْ عَادَ ضُمِّنَ السِّجْنَ حَتَّى يُحْدِثَ خَيْرًا، إِنِّي لَأَسْتَحْيِي أَنْ

عبداللہ بن سلمہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب چور چوری کرے تو اس کا دایاں ہاتھ کاٹ دیا جائے، اگر دوبارہ چوری کرے تو اس کا بایاں پاؤں کاٹ دیا جائے، اگر پھر چوری کرے تو اسے قید میں ڈال دیا جائے، یہاں تک کہ وہ اچھے ارادے کا اظہار کرے (یعنی چوری نہ کرنے کا ارادہ کرے)۔ میں حیا محسوس کرتا ہوں کہ اسے اس حالت میں چھوڑوں.... پھر اسی کے مثل بیان کیا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٣٤٤

❷ مصنف عبد الرزاق: ١٧٣١٢۔مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ١٤٨

❸ مصنف عبد الرزاق: ١٨٧٦٤۔مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ٥٠٩

أَدعهُ)) ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ . ❶

[٣٣٨٩]...... نا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاوِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ يَحْيَى الرَّهَاوِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، نا أَبِي، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ يَدَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَقَطَعَ رِجْلَهُ، ثُمَّ أُتِيَ بِهِ قَدْ سَرَقَ فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ . ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور کو پیش کیا گیا، آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا، اسے دوبارہ چوری کرنے کی وجہ سے لایا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا پاؤں کاٹ دیا، اس کو پھر لایا گیا؛ اس نے (اب پھر) چوری کی تھی تو آپ ﷺ نے اس کا (دوسرا) ہاتھ کاٹ دیا، اس کو (چوتھی مرتبہ) پھر چوری کرنے پر پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے اس کا (دوسرا) پاؤں کاٹ دیا۔ پھر (پانچویں بار) اس نے چوری کر لی اور اسے آپ کے سامنے پیش کیا گیا تو آپ ﷺ کے حکم پر اسے قتل کر دیا گیا۔

[٣٣٩٠]...... نا ابْنُ الصَّوَّافِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي عَمِّي الْقَاسِمُ، نا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ .

اختلاف سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٣٩١]...... نا أَبُو بَكْرٍ الْأَبْهَرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَيْمٍ، نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ .

اس سند کے ساتھ بھی اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٣٩٢]...... ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ، أنا الْوَاقِدِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ، أُرَاهُ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا سَرَقَ السَّارِقُ فَاقْطَعُوا يَدَهُ، وَإِنْ عَادَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ، فَإِنْ عَادَ فَاقْطَعُوا يَدَهُ، فَإِنْ عَادَ فَاقْطَعُوا رِجْلَهُ)). كَذَا قَالَ خَالِدُ بْنُ سَلَمَةَ، وَقَالَ غَيْرُهُ: عَنْ خَالِدِ الْحَارِثِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ .

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب چور چوری کرے تو اس کا ہاتھ کاٹ دو، اگر دوبارہ کرے تو اس کا پاؤں کاٹ دو۔ اگر سہ بارہ کرے تو اس کا (دوسرا) ہاتھ کاٹ دو، اگر پھر چوری کرے تو اس کا (دوسرا) پاؤں کاٹ دو۔

خالد بن سلمہ نے اسی طرح روایت کیا ہے، اس کے علاوہ راوی نے حارث سے، انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا ہے۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٧٥

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٧٢

[٣٣٩٣]..... نـا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، أنـا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أنا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: شَهِدْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَطَعَ بَعْدَ يَدٍ وَرَجُلٍ يَدًا. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ آپ نے (ایک چور کے بار بار چوری کرنے پر اس کے) ہاتھ پاؤں کاٹے جانے کے بعد (دوسرا) ہاتھ کاٹا۔

[٣٣٩٤]..... نـا أَبُو رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ، نـا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ بِرَجُلٍ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَشَهِدَا عَلَيْهِ بِالسَّرِقَةِ فَقَطَعَهُ، ثُمَّ جَاءُوا بِآخَرَ بَعْدَ ذَالِكَ، فَقَالَا: هُوَ هٰذَا غَلِطْنَا بِالْأَوَّلِ، فَلَمْ يَقْبَلْ شَهَادَتَهُمَا عَلَى الْآخَرِ، وَغَرَّمَهُمَا دِيَةَ الْأَوَّلِ، وَقَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا.

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی ایک آدمی کو لے کر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، انہوں نے اس کے چوری کرنے پر گواہی دی، تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا، پھر وہ ایک اور آدمی کو لے آئے اور کہنے لگے: چور تو یہ ہے، پہلے کے بارے میں ہمیں غلط فہمی ہوگئی تھی۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس کے متعلق ان کی گواہی قبول نہیں کی اور انہیں پہلے کی دیت کا ذمہ دار ٹھہرایا اور فرمایا: اگر مجھے معلوم ہو گیا کہ تم نے عمداً ایسا کیا ہے تو میں تم دونوں کے ہاتھ کاٹ دوں گا۔

[٣٣٩٥]..... نـا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، نا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي أَخِي الْمِسْوَرُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا غُرْمَ عَلَى السَّارِقِ)). يَعْنِي: إِذَا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ. ❷

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور پر کوئی تاوان نہیں۔ یعنی جب اس پر حد قائم کر دی جائے۔

[٣٣٩٦]..... نـا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، وَأَبُو صَالِحٍ قَالَا: نا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَخِيهِ مِسْوَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا غُرْمَ عَلَى السَّارِقِ بَعْدَ قَطْعِ يَمِينِهِ)).

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ کاٹے جانے کے بعد اس پر کوئی تاوان نہیں ہے۔

[٣٣٩٧]..... نـا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٠/ ١٨٦

❷ سنن النسائي: ٨/ ٩٢۔ مسند البزار: ١٠٥٩

الْبَزَّازُ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ، نا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَخِيهِ الْمِسْوَرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يُغَرَّمُ السَّارِقُ إِذَا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ)).

اللہ ﷺ نے فرمایا: جب چور پر حد قائم کر دی جائے تو اس پر تاوان نہیں ڈالا جائے گا۔

[٣٣٩٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا أَبُو صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ، نا مُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قِصَّةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فِي السَّارِقِ. قَالَ أَبُو صَالِحٍ: قُلْتُ لِلْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ: يَا أَبَا مُعَاوِيَةَ إِنَّمَا هُوَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي، أَوْ، قَالَ: فِي كِتَابِي. سَعِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ مَجْهُولٌ، وَالْمِسْوَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لَمْ يُدْرِكْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ، وَإِنْ صَحَّ إِسْنَادُهُ كَانَ مُرْسَلًا، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا چور کے ساتھ قصہ مروی ہے۔ ابوصالح کہتے ہیں: میں نے مفضل بن فضالہ سے کہا: اے ابو معاویہ! راوی سعد بن ابراہیم ہے؟ انہوں نے کہا: مجھے اسی طرح حدیث سنائی ہے (یا کہا) میری کتاب میں ایسے ہی ہے۔ سعید بن ابراہیم مجہول راوی ہے، مسور بن ابراہیم کی سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے۔ اگر اس کی سند صحیح ہو تو یہ مرسل روایت ہے، واللہ اعلم

[٣٣٩٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْخَنْدَقِيُّ، نا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ الْفُرَاتِ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ فَضَالَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَارِقٍ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ، قَالَ: ((لَا غُرْمَ عَلَيْهِ)). هٰذَا وَهْمٌ مِنْ وُجُوهٍ عِدَّةٍ.

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک چور کو نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: اس پر تاوان نہ ڈالا جائے۔ یہ متعدد وجوہ کی بنا پر یہ وہم ہے۔

[٣٤٠٠]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّرْحِ، نا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ أَبُو صَالِحٍ، نا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَخِيهِ الْمِسْوَرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُغَرَّمُ

سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب چور پر حد قائم کر دی جائے تو اس پر تاوان نہیں ڈالا جائے گا۔

ابو صالح کہتے ہیں: میں نے مفضل سے پوچھا: یہ سعد بن ابراہیم ہے؟ انہوں نے کہا: میری کتاب میں ایسے ہی ہے، یا

السَّارِقُ إِذَا أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ)) . قَالَ أَبُو صَالِحٍ: قُلْتُ لِلْمُفَضَّلِ: إِنَّمَا هُوَ سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، فَقَالَ: هٰكَذَا فِي كِتَابِي ، أَوْ هٰكَذَا ، قَالَ: الشَّكُّ مِنْ أَبِي صَالِحٍ .

(صرف) یہ کہا: اسی طرح ہے، شک ابوصالح کی طرف سے ہے۔

[٣٤٠١]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ رَجُلًا أَقْطَعَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ نَزَلَ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَكَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: ((مَا لَيْلُكَ بِلَيْلِ سَارِقٍ ، مَنْ قَطَعَكَ؟)) ، قَالَ: يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ ظُلْمًا ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: ((لَأَكْتُبَنَّ إِلَيْهِ)) وَتَوَعَّدَهُ ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَالِكَ إِذْ فَقَدُوا حُلِيًّا لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ ، قَالَ: فَجَعَلَ يَقُولُ: ((اللّٰهُمَّ أَظْهِرْ عَلَى صَاحِبِهِ)) ، قَالَ: فَوُجِدَ عِنْدَ صَائِغٍ ، فَأُلْجِئَ حَتّٰى أُلْجِئَ إِلَى الْأَقْطَعِ ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَاللّٰهِ لَغِرَّتُهُ بِاللّٰهِ كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِمَّا صَنَعَ ، اقْطَعُوا رِجْلَهُ ، فَقَالَ عُمَرُ: بَلْ نَقْطَعُ يَدَهُ كَمَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ، قَالَ: ((دُونَكَ)) . ❶

نافع بیان کرتے ہیں کہ ایک ہاتھ پاؤں کٹا شخص سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس مہمان ہوا، وہ رات کو قیام کرتا تھا (یعنی نوافل پڑھتا تھا)۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تمہاری رات کسی چور کی رات جیسی نہیں ہوتی ہوگی، لیکن یہ تمہارے ہاتھ پاؤں کس نے کاٹ دیے؟ اس نے کہا: یعلی بن اُمیہ نے ظلم کیا ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ضرور اسے خط لکھتا ہوں، نیز آپ نے دھمکی والی بات کی۔ اسی دوران سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا زیور گم ہوگیا۔ نافع کہتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ یہ دعا کرنے لگے: اے اللہ! مجھ پر چور واضح فرمادے۔ زیور سونار کے پاس سے ملا، اس سے پوچھ گچھ ہوئی تو بات اس ہاتھ پاؤں کٹے شخص تک جا پہنچی، تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! مجھے اس کا اللہ کے نام پر دھوکہ دینا اس کے اس فعل سے زیادہ ناگوار گزرا ہے، اس کا (دوسرا) پاؤں کاٹ دو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں اس کا ہاتھ کاٹنا چاہیے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنی رائے اپنے پاس رکھیں۔

[٣٤٠٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: إِنَّمَا قَطَعَ أَبُو بَكْرٍ رِجْلَ الَّذِي قَطَعَ يَعْلَى بْنُ أُمَيَّةَ ، وَكَانَ مَقْطُوعَ الْيَدِ قَبْلَ ذَالِكَ . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا پاؤں کاٹا جس کا ہاتھ پہلے یعلیٰ بن اُمیہ نے کاٹا تھا۔

[٣٤٠٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، نا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: كَانَ رَجُلٌ أَسْوَدُ يَأْتِي أَبَا بَكْرٍ فَيُدْنِيهِ وَيُقْرِئُهُ الْقُرْآنَ ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک سیاہ رنگت کا آدمی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا، آپ اسے اپنے قریب بٹھاتے اور قرآن پڑھاتے۔ آپ نے ایک عامل یا لشکر روانہ کیا تو اس نے عرض کیا: مجھے بھی ساتھ بھیج دیجیے۔ تو

❶ الموطأ: ١٨٠٨۔ مسند الشافعي: ٢/ ٨٥

❷ مصنف عبد الرزاق: ١٨٧٧١

حَتّٰی بَعَثَ سَاعِیًا، أَوْ قَالَ سَرِیَّةً، فَقَالَ: أَرْسِلْنِی مَعَهُ، قَالَ: ((بَلْ تَمْكُثُ عِنْدَنَا))، فَأَبَی، فَأَرْسَلَهُ مَعَهُ وَاسْتَوْصَاهُ بِهِ خَیْرًا، فَلَمْ یَغْبُرْ عَنْهُ إِلَّا قَلِیلًا، حَتّٰی جَاءَ قَدْ قُطِعَتْ یَدُهُ، فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ فَاضَتْ عَیْنَاهُ، فَقَالَ: ((مَا شَأْنُكَ؟))، قَالَ: مَا زِدْتُ عَلَی أَنَّهُ كَانَ یُوَلِّینِی شَیْئًا مِنْ عَمَلِهِ فَخُنْتُهُ فَرِیضَةً وَاحِدَةً فَقَطَعَ یَدَیَّ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: ((تَجِدُونَ الَّذِی قَطَعَ هٰذَا یَخُونُ أَكْثَرَ مِنْ عِشْرِینَ فَرِیضَةً، وَاللّٰهِ لَئِنْ كُنْتَ صَادِقًا لَأُقِیدَنَّكَ بِهِ))، قَالَ: ثُمَّ أَدْنَاهُ وَلَمْ یُحَوِّلْ مَنْزِلَتَهُ الَّتِی كَانَتْ لَهُ مِنْهُ، قَالَ: فَكَانَ الرَّجُلُ یَقُومُ بِاللَّیْلِ یَقْرَأُ، فَإِذَا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتَهُ، قَالَ: ((بِاللّٰهِ لَرَجُلٌ قَطَعَ هٰذَا))، قَالَ: فَلَمْ یَغْبُرْ إِلَّا قَلِیلًا حَتّٰی فَقَدَ آلُ أَبِی بَكْرٍ حُلِیًّا لَهُمْ وَمَتَاعًا، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: ((طَرَقَ الْحَیَّ اللَّیْلَةَ))، فَقَامَ الْأَقْطَعُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ یَدَهُ الصَّحِیحَةَ وَالْأُخْرَی الَّتِی قُطِعَتْ، فَقَالَ: اللّٰهُمَّ أَظْهِرْ عَلَیَّ مَنْ سَرَقَهُمْ أَوْ نَحْوَ هٰذَا۔ وَكَانَ مَعْمَرٌ رُبَّمَا قَالَ: اللّٰهُمَّ أَظْهِرْ عَلَیَّ مَنْ سَرَقَ أَهْلَ هٰذَا الْبَیْتِ الصَّالِحِینَ۔ قَالَ: فَمَا انْتَصَفَ النَّهَارُ حَتّٰی عَثَرُوا عَلَی الْمَتَاعِ عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ: ((وَیْلَكَ إِنَّكَ لَقَلِیلُ الْعِلْمِ بِاللّٰهِ))، فَأَمَرَ بِهِ فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ.

آپ نے فرمایا: تم ہمارے پاس ٹھہرو۔ اس نے انکار کیا تو آپ نے اسے بھیج دیا اور اسے نیکی کی وصیت فرمائی۔ تھوڑا عرصہ ہی گزرا تھا کہ وہ واپس آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا ہاتھ کٹا ہوا تھا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا تو آپ کی آنکھوں سے آنسو بہہ پڑے، آپ نے اس سے پوچھا: کیا ہوا؟ اس نے کہا: میرا صرف اتنا قصور ہے کہ وہ مجھے کچھ کام کرنے کو کہتا تھا، میں نے صرف ایک ضروری کام میں کوتاہی کی تو اس نے میرا ہاتھ کاٹ دیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم دیکھو گے کہ اس کا ہاتھ کاٹنے والا خود بیس واجبات میں کوتاہی برتتا ہوگا، اللہ کی قسم! اگر تو سچا ہے تو میں تجھے اس کا بدلہ ضرور دلاؤں گا۔ راوی کہتے ہیں: پھر آپ نے اسے اپنے قریب ٹھہرایا، اس کے گھر نہیں بھیجا۔ وہ آدمی رات کو قیام کرتا اور قرأت کرتا، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی آواز سنی تو فرمایا: اللہ کی قسم! اس شخص کو سزا دوں گا جس نے اس کا ہاتھ کاٹا ہے۔ راوی کہتے ہیں: تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے اپنا زیور اور کچھ سامان گم پایا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رات محلے میں کوئی (چور) آیا ہے۔ وہ ہاتھ کٹا شخص قبلہ رخ کھڑا ہو گیا اور اس نے اپنا سلامت اور کٹا ہوا ہاتھ اُٹھا لیے اور دعا کرنے لگا: اے اللہ! ان کا چور مجھ پر واضح فرما دے۔ معمر نے یہ الفاظ بھی بیان کیے (کہ اس نے کہا:) اے اللہ! اس نیک گھرانے کا چور مجھ پر واضح فرما دے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ ابھی آدھا دن نہیں گزرا تھا کہ انہیں سامان اسی سے مل گیا۔ تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس سے فرمایا: تو ہلاک ہو! یقیناً تو اللہ کے متعلق بہت کم علم رکھتا ہے۔ پھر آپ نے حکم دیا تو اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا۔

[٣٤٠٤]...... قَالَ مَعْمَرٌ: وَأَخْبَرَنِی أَیُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَحْوَهُ. إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: كَانَ إِذَا سَمِعَ أَبُو بَكْرٍ صَوْتَهُ مِنَ اللَّیْلِ، قَالَ: مَا لَیْلُكَ بِلَیْلِ سَارِقٍ.

اس سند کے ساتھ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی (گزشتہ روایت) کے مثل ہی مروی ہے، البتہ اس میں یہ ہے کہ جب رات کے وقت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کی آواز سنی تو فرمایا: تمہاری رات کسی چور کی رات نہیں ہو سکتی۔

[٣٤٠٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَشْهَدُ لَرَأَيْتُ عُمَرَ قَطَعَ رِجْلَ رَجُلٍ بَعْدَ يَدٍ وَرِجْلٍ سَرَقَ الثَّالِثَةَ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں گواہ ہوں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا، آپ نے تیسری مرتبہ چوری کرنے والے کا پاؤں کاٹا تھا جس کا ہاتھ اور پاؤں پہلے ہی کٹے ہوئے تھے۔

[٣٤٠٦]...... ثنا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عِيسَى، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ فِي قِيمَةِ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ. ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پانچ درہم کے بہ قدر چوری پر ہاتھ کاٹا ہے۔

[٣٤٠٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا أَبُو خَيْثَمَةَ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عِيسَى بْنِ أَبِي عَزَّةَ، بِهَذَا.

اختلاف رُواۃ کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

[٣٤٠٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ وَكَانَ حَافِظًا، أنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلَّا فِي خَمْسٍ.

سعید بن مسیبؒ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پانچ اُنگلیاں (یعنی ہاتھ) پانچ درہم کے عوض میں ہی کاٹی جائیں گی (یعنی اگر چوری کے مال کی قیمت پانچ درہم ہوگی تو تب ہی ہاتھ کاٹنے کا حکم لاگو ہوگا)۔

[٣٤٠٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَاذَانَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلَّا فِي خَمْسٍ. ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پانچ انگلیاں (ہاتھ) پانچ درہم کے عوض میں ہی کاٹی جائیں گی۔

[٣٤١٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْفَلَّاسُ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، نا أَبُو هِلَالٍ الرَّاسِبِيُّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ فِي شَيْءٍ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ. قَالَ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کسی چیز کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔
ابو ہلال کہتے ہیں: لوگوں نے مجھے کہا: ابن ابی عروبہ کا کہنا ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

---

❶ سلف برقم: ٣٣٩٣

❷ سنن النسائي: ٨/ ٨٢

❸ سنن النسائي: ٨/ ٨١۔مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ٤٧١

أَبُو هِلَالٍ: فَقَالُوا لِي: إِنَّ ابْنَ أَبِي عَرُوبَةَ يَقُولُ: هُوَ عَنْ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ، قَالَ: فَلَقِيتُ هِشَامًا الدَّسْتُوَائِيَّ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ: هُوَ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ أَبُو هِلَالٍ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَهُوَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. ❶

چنانچہ میں ہشام دستوائی سے ملا اور ان سے یہ بات کہی تو انہوں نے کہا: یہ حدیث قتادہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ ابو ہلال کہتے ہیں: اگر یہ حدیث سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوع نہیں ہے تو پھر نبی ﷺ سے مرسل ہے یا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے (متصل) ہے۔

[٣٤١١]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ وَلَا عَلَى الْمُخْتَلِسِ وَلَا عَلَى الْمُنْتَهِبِ قَطْعٌ)). ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیانت کرنے والے، جھپٹنے والے اور ڈاکہ ڈالنے والے کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔

[٣٤١٢]..... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ: أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِغُلَامٍ لِي، فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْطَعْ هٰذَا، قَالَ: وَمَا شَأْنُهُ؟، قُلْتُ: سَرَقَ مِرْآةً لِامْرَأَتِي خَيْرٌ مِنْ سِتِّينَ دِرْهَمًا، قَالَ: خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ، لَا قَطْعَ عَلَيْهِ. ❸

عبداللہ بن عمرو حضرمی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے غلام کو لے کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنین! اس کا ہاتھ کاٹئے۔ آپ نے پوچھا: اس نے کیا کیا ہے؟ میں نے کہا: اس نے میری بیوی کا آئینہ چوری کیا ہے جو ساٹھ درہم سے زیادہ قیمت کا ہے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے خادم نے تمہارا مال چرایا ہے، اس کی سزا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے۔

[٣٤١٣]..... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، نا سَعْدُ بْنُ سَعِيدٍ أَخُو يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ كَسْرَ عَظْمِ الْمَيِّتِ مَيْتًا مِثْلَ كَسْرِهِ حَيًّا فِي

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: میت کی ہڈی توڑنے کا گناہ زندہ انسان کی ہڈی توڑنے کے برابر ہے۔

❶ صحيح البخاري: ٦٧٩٥

❷ سنن أبي داود: ٤٣٩١ ـ سنن ابن ماجه: ٢٥٩١ ـ جامع الترمذي: ١٤٤٨ ـ سنن النسائي: ٨/ ٨٨ ـ مسند أحمد: ١٤٣٥١، ١٤٤٦٤، ١٥٠٧٠ ـ صحيح ابن حبان: ٤٤٥٨ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٥٤. شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٣١٣، ١٣١٤

❸ الموطأ: ١٧٩٥ ـ مسند الشافعي: ٢/ ٨٢

الْإِثْمِ)). ❶

[٣٤١٤]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَدَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ سَعِيدٍ أَخِي يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ كَسْرَ عَظْمِ الْمَيِّتِ مَيْتًا مِثْلَ كَسْرِهِ حَيًّا))، يَعْنِي: فِي الْإِثْمِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میت کی ہڈی توڑنا زندہ انسان کی ہڈی توڑنے کی طرح ہی ہے، یعنی گناہ میں۔

[٣٤١٥]..... نا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ، نا الْحُنَيْنِيُّ، نا أَبُو حُذَيْفَةَ، نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهِ حَيًّا)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میت کی ہڈی توڑنا اس کی زندگی میں ہڈی توڑنے جیسا ہے۔

[٣٤١٦]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الزُّبَيْرِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، قَالَا: نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ، نا عَمِّي، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ، أَنَّ بُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ حَدَّثَهُ، أَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَمْرَةَ بِنْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ، تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيمَا دُونَ ثَمَنِ الْمِجَنِّ))، قَالَ: فَقِيلَ لِعَائِشَةَ: مَا ثَمَنُ الْمِجَنِّ؟ قَالَتْ: رُبْعُ دِينَارٍ، قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ڈھال کی قیمت سے کم کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا: ڈھال کی قیمت کیا تھی؟ انہوں نے فرمایا: ایک چوتھائی دینار۔ ابن صاعد، عمرہ کے واسطے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان بیان کیا کہ چور کا ہاتھ ایک چوتھائی دینار یا اس سے زائد (قیمت کی چوری) پر کاٹا جائے گا۔

❶ سنن أبي داود: ٣٢٠٧۔سنن ابن ماجه: ١٦١٧۔مسند أحمد: ٢٤٣٠٨، ٢٤٧٣٩، ٢٥٣٥٦۔صحيح ابن حبان: ٣١٦٧۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٢٧٣، ١٢٧٤، ١٢٧٥

فَصَاعِدًا)) . ❶

[٣٤١٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا عُمَرُو بْنُ مَعْمَرٍ الْعَمْرَكِيُّ، نا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا)) . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زائد (قیمت کی چوری) پر کاٹا جائے گا۔

[٣٤١٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، نا قُدَامَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ، حَدَّثَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ أَبِي الْوَلِيدِ مَوْلَى الْأَخْنَسِيِّينَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي الْمِجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ)) . قَالَ: وَزَعَمَ أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ: وَثَمَنُ الْمِجَنِّ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ، قَالَ: وَسَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ: ((لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَ)) . ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ڈھال یا اس کی قیمت کے برابر چوری پر ہی ہاتھ کاٹا جا سکتا ہے۔ عروہ کہتے ہیں: ڈھال کی قیمت چار درہم ہے۔ راوی کا کہنا ہے کہ میں نے سلیمان بن یسار سے یہ سنا: چوتھائی دینار یا اس سے زائد پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

[٣٤١٩]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، وَمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ . ❹

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

[٣٤٢٠]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنُ ثَابِتٍ، نا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، ثنا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے ڈھال چوری کی، اس کی قیمت معلوم

❶ سنن النسائی: ٨/ ٨٠۔سنن أبی داود: ٤٣٨٤۔مسند أحمد: ٢٤٠٧٨، ٢٤٥١٥، ٢٥٣٠٤۔ صحیح ابن حبان: ٤٤٦٤، ٤٤٦٥

❷ سنن النسائی: ٨/ ٨٠۔السنن الکبرٰی للبیهقی: ٨/ ٢٥٤

❸ سنن النسائی: ٨/ ٨١۔صحیح ابن حبان: ٤٤٥٥، ٤٤٦٠

❹ مسند أحمد: ٤٥٠٣، ٥١٥٧، ٥٣١٠۔صحیح ابن حبان: ٤٤٦١، ٤٤٦٣

شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ مِجَنًّا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقُوِّمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقَطَعَهُ. ❶

کی گئی تو پانچ درہم نکلی، چنانچہ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

[٣٤٢١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ. ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔

[٣٤٢٢]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ان دنوں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔

[٣٤٢٣]...... قَالَ الْوَلِيدُ: حَدَّثَنِي مَنْ، سَمِعَ عَطَاءً، يَقُولُ: ثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ.

ولید بیان کرتے ہیں کہ مجھے عطاء رحمہ اللہ سے سننے والے نے بتایا کہ ان دنوں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔

[٣٤٢٤]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔

[٣٤٢٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ نَجْدَةَ، نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ الْمِجَنُّ يُقَوَّمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔

---

❶ سنن النسائي: ٨/ ٧٧

❷ سنن النسائي: ٨/ ٨٤ـ مسند أحمد: ٦٦٨٧

❸ سنن أبي داود: ٤٣٨٧ـ سنن النسائي: ٨/ ٨٣ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٧٨

[٣٤٢٦]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يُقَوَّمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔

[٣٤٢٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَطَاءً، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ ثَمَنَ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ. خَالَفَهُ مَنْصُورٌ، رَوَاهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَيْمَنَ، وَأَيْمَنُ لَا صُحْبَةَ لَهُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔
منصور نے اس کی مخالفت کی اور اسے عطاء کے واسطے سے ایمن سے بیان کیا ہے، حالانکہ ایمن صحابی نہیں ہے۔

[٣٤٢٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو مَالِكٍ الْجَنْبِيُّ، عَنْ حَجَّاجٍ، ح وَنا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ بْنِ عُبَيْدَةَ، نا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ الشَّعِيرِيُّ، نا زُفَرُ بْنُ الْهُذَيْلِ، نا حَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ إِلَّا فِي عَشَرَةِ دَرَاهِمَ)). وَقَالَ أَبُو مَالِكٍ: فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةٍ. ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ دس درہم پر ہی کاٹا جا سکتا ہے۔ ابو مالک نے فِي أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةٍ کہا ہے (یعنی کم از کم دس درہم)۔

[٣٤٢٩]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ حَجَّاجٍ، بِإِسْنَادِهِ: ((لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ)). وَكَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

اس سند کے ساتھ بھی یہی مروی ہے کہ چور کا ہاتھ ڈھال سے کم قیمت پر نہیں کاٹا جا سکتا اور ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

[٣٤٣٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا الْمُحَارِبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ڈھال کی قیمت دس درہم ہوا کرتی تھی۔

---

❶ مسند أحمد: ٦٩٠٠

[٣٤٣١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَرْبِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ هُوَ أَبُو نَشِيطٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ .

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٤٣٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، وَأَبُو مُطِيعٍ ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ: لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِي أَقَلِّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ . ❶

عبدالرحمان سے مروی ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دس درہم سے کم پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جاسکتا۔

[٣٤٣٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنِ الْمَسْعُودِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مِثْلَهُ ، أَرْسَلَهُ الْمَسْعُودِيُّ . وَقَالَ الشَّعْبِيُّ: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَطَعَ فِي خَمْسَةِ دَرَاهِمَ .

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم (کی چوری) پر ہاتھ کاٹا ہے۔

[٣٤٣٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ ، عَنْ عَطَاءٍ ، عَنْ أَيْمَنَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ سُبَيْعٍ ، أَوْ تَبِيعٍ ، عَنْ كَعْبٍ ، قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ وَصَلَّى بَعْدَهَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَأَتَمَّ رُكُوعَهُنَّ وَسُجُودَهُنَّ ، وَيَعْلَمُ مَا يَقْتَرِءُ فِيهِنَّ كُنَّ لَهُ بِمَنْزِلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ . أَسْنَدَهُ عَطَاءٌ ، عَنْ أَيْمَنَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنْ سُبَيْعٍ أَو بيعٍ ، وَأَيْمَنُ هٰذَا هُوَ الَّذِي يَرْوِي عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ ثَمَنَ الْمِجَنِّ دِينَارٌ ، وَهُوَ مِنَ التَّابِعِينَ ، وَلَمْ يُدْرِكْ زَمَانَ النَّبِيِّ ﷺ ، وَلَا الْخُلَفَاءِ بَعْدَهُ .

سُبیع یا تبیع سے مروی ہے کہ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضوء کرے، پھر نمازِ عشا ادا کرے اور اس کے بعد چار رکعات نماز پڑھے، جن کے رکوع و سجود پوری طرح کرے اور ان رکعات میں پڑھنے والے قرآن کو سمجھ کر پڑھے، تو یہ اس کے لیے لیلۃ القدر کے برابر ہے۔
عطاء نے اسے ابن زبیر کے آزاد کردہ غلام ایمن سے روایت کیا ہے اور اس نے سبیع یا تبیع سے نقل کیا ہے۔ یہ ایمن وہی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ڈھال کی قیمت ایک دینار روایت کرتے ہیں حالانکہ یہ تابعی ہیں، انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ نہیں پایا اور نہ ہی آپ کے بعد آپ کے خلفاء کا زمانہ پایا ہے۔

[٣٤٣٥]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ،

عبداللہ بن داؤد بیان کرتے ہیں کہ میں نے عبدالواحد بن

❶ المعجم الأوسط للطبراني: ٧١٣٨ـ مصنف عبد الرزاق: ١٨٩٥٠

نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ، قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْوَاحِدِ بْنَ أَيْمَنَ ، يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ . قَالَ: وَكَانَ عَطَاءٌ وَمُجَاهِدٌ قَدْ رَوَيَا عَنْ أَبِيهِ .

ایمن کو اپنے والد سے روایت کرتے سنا۔ امام عطاء اور مجاہد نے بھی عبدالواحد کے والد سے روایت کیا ہے۔

[٣٤٣٦]...... كَتَبَ إِلَيْنَا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرِ بْنِ يُوسُفَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ ، نا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ الْوَاسِطِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ تُوجَدُ فِي الْأَرْضِ الْمَسْكُونَةِ وَالسَّبِيلِ الْمِيتَاءِ ، فَقَالَ: ((عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَإِلَّا فَهِيَ لَكَ)) ، وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ تُوجَدُ فِي أَرْضِ الْعَدُوِّ ، فَقَالَ: ((فِيهَا وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)) . وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ ، فَقَالَ: ((إِنَّهَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)) ، قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ ، فَقَالَ: ((دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَا ، تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ مِنَ الشَّجَرِ)) ، قَالَ: وَسُئِلَ عَنْ حَرِيسَةِ الْجَبَلِ ، قَالَ: ((يُضْرَبُ ضَرَبَاتٍ وَيُضَعَّفُ عَلَيْهِ الْغُرْمُ)) ، وَقَالَ: ((إِذَا كَانَ مِنَ الْمُرَاحِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ وَهُوَ الدِّينَارُ فَفِيهِ الْقَطْعُ ، فَإِذَا كَانَ دُونَ ذَالِكَ ضُرِبَ ضَرَبَاتٍ وَأُضْعِفَ عَلَيْهِ الْغُرْمُ)) ، وَسُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ فِي أَكْمَامِهَا ، قَالَ: ((يُضْرَبُ ضَرَبَاتٍ وَيُضَعَّفُ عَلَيْهِ الْغُرْمُ)) ، قَالَ: ((فَإِذَا كَانَ مِنَ الْجَرِينِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ وَهُوَ الدِّينَارُ فَفِيهِ الْقَطْعُ ، فَإِذَا كَانَ دُونَ ذَالِكَ ضُرِبَ ضَرَبَاتٍ وَأُضْعِفَ عَلَيْهِ الْغُرْمُ)) . ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے آبادی اور ویرانے میں گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ایک سال تک اس کا اعلان کرو، اگر اس کا مالک آ جائے تو ٹھیک ہے؛ ورنہ وہ تمہاری ہے۔ آپ ﷺ سے دشمن کے علاقے میں ملنے والی چیز کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اس میں اور دفینے میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: اسے رہنے دو، اس کی حفاظت اور اس کا مشکیزہ اس کے ہمراہ ہوتا ہے، وہ پانی پی لیتا ہے اور پتے کھالیتا ہے۔ آپ ﷺ سے پہاڑ پر باڑے (کی چوری) کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا: اسے کوڑے لگائے جائیں اور دوگنا تاوان وصول کیا جائے۔ اگر باڑے سے چوری ہو اور ڈھال کی قیمت یعنی ایک دینار کے برابر ہو تو اس پر ہاتھ کاٹ دیا جائے، اگر اس سے کم ہو تو کوڑے مارے جائیں اور دوگنا تاوان وصول کیا جائے۔ آپ ﷺ سے پھلوں کے متعلق پوچھا گیا جب وہ خوشوں میں ہوں، تو آپ نے فرمایا: کوڑے مارے جائیں اور دوگنا تاوان وصول کیا جائے اور اگر گودام سے چوری ہو اور ڈھال کی قیمت یعنی ایک دینار کے برابر ہو تو ہاتھ کاٹ دیا جائے، اس سے کم ہو تو کوڑے مارے جائیں اور دوگنا تاوان وصول کیا جائے۔

[٣٤٣٧]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْرِئُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ ، نا أَبُو عَتَّابٍ الدَّلَّالُ ، نا مُخْتَارُ بْنُ نَافِعٍ ، نا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ ،

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لوہے کا انڈہ چوری کرنے پر ہاتھ کاٹا جس کی قیمت اکیس (۲۱) درہم تھی۔

❶ مسند أحمد: ٦٦٨٣، ٦٧٤٦، ٦٨٩١

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ فِي بَيْضَةٍ مِنْ حَدِيدٍ قِيمَتُهَا إِحْدَى وَعِشْرُونَ دِرْهَمًا. ❶

[٣٤٣٨]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عِيسَى بْنُ أَبِي عِمْرَانَ الرَّمْلِيُّ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ الطِّبُّ قَبْلَ ذَالِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے بہ تکلف علاج کرنے کی کوشش کی، حالانکہ اس (مرض) کا علاج کرنا معروف نہ ہو تو وہ (نقصان کا) ضامن ہے۔

[٣٤٣٩]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَكُنْ بِالطِّبِّ مَعْرُوفًا فَأَصَابَ نَفْسًا فَمَا دُونَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ)). لَمْ يُسْنِدْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ غَيْرُ الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، وَغَيْرُهُ يَرْوِيهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ مُرْسَلًا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❸

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے خوامخواہ علاج کرنے کی کوشش کی، حالانکہ اس کا طب سے کوئی تعلق نہ ہو، اگر جان چلی گئی یا کوئی اور نقصان ہو گیا تو وہ ضامن ہو گا۔
ابن جریج سے ولید بن مسلم کے سوا کسی نے مسند بیان نہیں کیا، دیگر راوی ابن جریج کے حوالے سے عمرو بن شعیب نبی ﷺ سے کی مرسل روایت بیان کرتے ہیں۔

[٣٤٤٠]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيُّ، نا هُشَيْمٌ، وَحَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: لَقِيتُ خَالِي فَقُلْتُ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ. زَادَ حَفْصٌ: وَآتِيهِ بِرَأْسِهِ. ❹

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ماموں کو ملا تو میں نے پوچھا: آپ کہاں جا رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک آدمی کو قتل کرنے کا حکم دیا ہے جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے۔ حفص نے یہ اضافہ کیا ہے: اور مجھے اس کا سر لانے بھیجا ہے۔

❶ مسند البزار: ٨٠٧ـ الكامل لابن عدي: ٦/ ٤٣٧
❷ سيأتي برقم: ٤٤٩٧، ٤٤٩٨، ٤٤٩٩
❸ سنن أبي داود: ٣٥٨٦
❹ جامع الترمذي: ١٣٦٢ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٠٧ـ سنن النسائي: ٦/ ١٠٩ـ سنن أبي داود: ٤٤٥٧ـ مسند أحمد: ١٨٥٥٧، ١٨٥٧٨، ١٨٥٧٩

[٣٤٤١]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا أَبُو مَعْمَرٍ، نا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنْ أَبِي الْجَهْمِ، عَنِ الْبَرَاءِ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ: أَنْ يَضْرِبَ عُنُقَهُ. ❶

سیدنا براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو قتل کرنے کے لیے ایک دستہ روانہ فرمایا، جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا۔

[٣٤٤٢]..... نا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الصَّامِتِ ابْنَ عَمِّ أَبِي هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: جَاءَ الْأَسْلَمِيُّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَنَّهُ أَصَابَ امْرَأَةً حَرَامًا أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، كُلَّ ذٰلِكَ يُعْرِضُ عَنْهُ، فَأَقْبَلَ فِي الْخَامِسَةِ فَقَالَ كَلِمَةً: ((أَنِكْتَهَا؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((حَتّٰى غَابَ ذٰلِكَ مِنْهَا كَمَا يَغِيبُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ، وَالرِّشَاءُ فِي الْبِئْرِ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((هَلْ تَدْرِي مَا الزِّنَى؟))، قَالَ: نَعَمْ أَتَيْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنَ امْرَأَتِهِ حَلَالًا، قَالَ: ((فَمَا تُرِيدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ؟))، قَالَ: ((أُرِيدُ أَنْ تُطَهِّرَنِي))، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرُجِمَ، فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِهِ يَقُولُ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: انْظُرْ إِلَى هٰذَا الَّذِي سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهُ حَتّٰى رُجِمَ رَجْمَ الْكِلَابِ، فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰى مَرَّ بِجِيفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهِ، فَقَالَ: ((أَيْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ))، قَالَا: نَحْنُ ذَانِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((انْزِلَا فَكُلَا مِنْ جِيفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ))، قَالَا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ مَنْ يَأْكُلُ مِنْ هٰذَا؟ قَالَ: ((مَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ أَخِيكُمَا آنِفًا أَشَدُّ مِنْ أَكْلِ الْمَيْتَةِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ الْآنَ لَفِي أَنْهَارِ الْجَنَّةِ يَنْغَمِسُ فِيهَا)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اسلمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے خلاف ایک عورت کے ساتھ فعل حرام کے ارتکاب کی چار مرتبہ گواہی دی۔ نبی ﷺ ہر بار اس سے اعراض کرتے رہے، یہاں تک کہ جب وہ پانچویں مرتبہ آپ کے سامنے ہوا تو آپ نے پوچھا: کیا تو نے اس کے ساتھ دخول کیا ہے؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ فرمایا: کیا سرمچو کے سرمہ دانی میں اور ڈول کے کنویں میں غائب ہو جانے کی طرح؟ (یعنی کیا مکمل دخول ہو گیا تھا؟) اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ پوچھا: تم جانتے ہو کہ زنا کیا ہوتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں نے عورت کے ساتھ وہ حرام کام کیا ہے جو آدمی کا اپنی بیوی سے کرنا حلال ہے۔ آپ ﷺ نے استفسار فرمایا: تم یہ بتا کر کیا چاہتے ہو؟ اس نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے پاک کر دیجیے۔ چنانچہ نبی ﷺ کے حکم پر اسے رجم کر دیا گیا۔ پھر نبی ﷺ نے اپنے دو صحابیوں کو باتیں کرتے سنا، ایک کہہ رہا تھا: اس شخص کو دیکھو، اللہ نے اس کا عیب چھپا دیا تھا لیکن اس کے نفس نے کتوں کی طرح رجم ہونے تک اس کو نہ چھوڑا۔ نبی ﷺ خاموش رہے، پھر تھوڑا سا چلے کہ ایک مردار گدھے کے پاس سے گزرے جو ٹانگ اُٹھائے مرا پڑا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فلاں فلاں کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم حاضر ہیں۔ آپ ﷺ فرمایا: یہاں بیٹھو اور اس مردہ گدھے کا گوشت کھاؤ۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اللہ آپ نے آپ کو مغفرت سے نوازا ہے، بھلا اسے کون کھا سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ابھی تم نے اپنے (مسلمان) بھائی کی جو

❶ مسند أحمد: ١٨٦٢٠ ❷ سنن أبي داود: ٤٤٢٨ ـ السنن الكبرٰى للنسائي: ٧١٢٦ ـ مصنف عبد الرزاق: ١٣٣٤٠ ـ صحيح ابن حبان: ٤٣٩٩

غیبت کی ہے وہ مردار کھانے سے بھی زیادہ بری ہے، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! وہ تو اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔

[٣٤٤٣]...... نـا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نـا يَعْقُوبُ بْنُ شَيْبَةَ، حَدَّثَنِي مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نـا أَبُو أُوَيْسٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُوَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ، عَنْ عَمِّهِ وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا، ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ)). ❶

عباد بن تمیم اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں، جو جنگ بدر میں شریک تھے، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لونڈی زنا کرے تو اسے کوڑے مارو، دوبارہ کرے تو کوڑے مارو، پھر کرے تو کوڑے مارو، پھر اسے فروخت کر دو خواہ ایک مینڈھی کے عوض ہی ہو۔

[٣٤٤٤]...... نـا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، نا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ: ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا، قَالَ: وَإِحْدَاهُمَا لِحْيَانِيَّةٌ، قَالَ: فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ، وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ: أَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَالِكَ بَطَلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ))، وَجَعَلَ عَلَيْهِمَا الدِّيَةَ. ❷

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے اپنی حاملہ سوکن کو خیمے کی لکڑی ماری تو وہ ہلاک ہوگئی۔ راوی کہتے ہیں: ایک عورت بنولحیان سے تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے ورثاء پر ڈالی اور عورت کے پیٹ میں موجود بچے کے عوض ایک غرہ (غلام یا لونڈی) ادا کرنے کا حکم دیا۔ قاتلہ کے ورثاء میں سے ایک آدمی کہنے لگا: کیا ہم اس بچے کی دیت ادا کریں جس نے نہ کھایا، نہ پیا اور نہ چیخا چلایا؟ اس قسم کا تو لغو ہوتا ہے (یعنی اس کی دیت نہیں ہوتی)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا دیہاتیوں کی سی مسجع کلامی ہے! پھر آپ نے دونوں کی دیت ادا کرنے کا کہا۔

[٣٤٤٥]...... نـا ابْنُ صَاعِدٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نـا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ امْرَأَتَيْنِ

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نے دوسری کو خیمے کی لکڑی مار کر ہلاک کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے ورثاء پر ڈالی اور اس کے پیٹ میں موجود بچے کا ایک غرہ (یعنی ایک غلام یا لونڈی) بہ طورِ دیت ادا

❶ السنن الكبرى للنسائي: ٧٢٣٨

❷ مسند أحمد: ١٨١٣٨، ١٨١٤٨، ١٨١٤٩۔ صحيح ابن حبان: ٦٠١٦

ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالدِّيَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَفِيمَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةً، فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: أَنَدِي مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ وَاسْتَهَلَّ؟ فَمِثْلُ ذَالِكَ بَطَلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ))، وَقَضَى فِيمَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةً.

[٣٤٤٦]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا بُنْدَارٌ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ امْرَأَتَانِ فَغَارَتْ إِحْدَاهُمَا مِنَ الْأُخْرٰى فَرَمَتْهَا بِفِهْرٍ أَوْ عَمُودِ فُسْطَاطٍ فَأُسْقِطَتْ، فَرُفِعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ، فَقَالَ وَلِيُّهَا: أَنَدِي مَنْ لَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ؟ أَوْ نَحْوَ ذَالِكَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ))، وَجَعَلَهَا عَلٰى أَوْلِيَاءِ الْمَرْأَةِ.

[٣٤٤٧]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ دُحَيْمٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، نا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ، وَكَانَ النَّضِيرُ أَشْرَفُ مِنْ قُرَيْظَةَ، فَكَانَ إِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ أَدّٰى مِائَةَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ، وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيرِ قُتِلَ، فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ ﷺ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ، فَقَالُوا: ادْفَعُوهُ إِلَيْنَا نَقْتُلْهُ، فَقَالُوا: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَوْهُ، فَنَزَلَتْ: ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ﴾ (المائدة:٤٢)، ﴿النَّفْسَ بِالنَّفْسِ﴾ (المائدة:٤٥)، ﴿أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ﴾ (المائدة:٥٠). ❶

کرنے کا حکم دیا۔ ایک بدوی نے کہا: کیا ہم اس کی دیت دیں جس نے کھایا نہ پیا، جو چیخا نہ چلایا؟ اس طرح کا تو لغو ہوتا ہے (یعنی اس کی دیت نہیں ہوتی)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا دیہاتیوں کا سا مسجع کلام ہے! اور آپ ﷺ نے اس کے بچے کی دیت میں ایک غرہ (یعنی غلام یا لونڈی) ادا کرنے کا فیصلہ دیا۔

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہذیل قبیلے کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں، ایک نے دوسری پر حملہ کر دیا، اس نے پتھر یا خیمے کی لکڑی مار کر اس کا حمل گرا دیا۔ یہ معاملہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے اس بچے کی دیت میں ایک غرہ (غلام یا لونڈی) کی ادائیگی کا فیصلہ دیا۔ قاتلہ کے سرپرست نے کہا: کیا ہم اس کی دیت ادا کریں جو چیخا نہ چلایا، جس نے کھایا نہ پیا؟ یا ایسی ہی کچھ بات کی، تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ کیا دیہاتیوں کی سی مسجع باتیں ہیں! پھر آپ ﷺ نے دیت اس کے خاندان والوں پر ڈال دی۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر دو قبیلے تھے، بنو نضیر بنو قریظہ سے زیادہ اثر رسوخ رکھتا تھا۔ جب بنو نضیر کا کوئی آدمی بنو قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو بہ طورِ دیت ایک سو وسق اناج ادا کرتا اور جب بنو قریظہ کا کوئی آدمی بنو نضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تو اسے (بدلے میں) قتل ہی کیا جاتا۔ جب نبی ﷺ تشریف لائے تو بنو نضیر کے ایک آدمی نے بنو قریظہ کا ایک آدمی مار دیا، بنو قریظہ نے مطالبہ کیا کہ اسے ہمارے حوالے کیا جائے تا کہ ہم اسے قتل کریں۔ انہوں نے کہا: نبی ﷺ ہمارے اور تمہارے درمیان فیصل ہیں۔ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو یہ آیات نازل ہوئیں: ﴿وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ﴾ "اور فیصلہ کرو تو پھر ٹھیک ٹھیک انصاف

❶ سنن أبي داود: ٤٤٩٤ ـ سنن النسائي: ٨/ ١٨ ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٥٧ ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٦٦

کے ساتھ کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

اور ﴿وَ كَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَ الْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَ الْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَ الْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَ الْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ﴾ "تورات میں ہم نے یہودیوں پر یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت، اور تمام زخموں کے لیے برابر کا بدلہ۔ پھر جو قصاص کا صدقہ کر دے تو وہ اس کے لیے کفارہ ہے اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہی ظالم ہیں۔" سے لے کر اس آیت تک: ﴿اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ﴾ "(اگر یہ خدا کے قانون سے منہ موڑتے ہیں) تو کیا پھر جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ حالانکہ جو لوگ اللہ پر یقین رکھتے ہیں ان کے نزدیک اللہ سے بہتر فیصلہ کرنے والا کوئی نہیں ہے۔"

[٣٤٤٨]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا جَابِرُ بْنُ الْكُرْدِيِّ، نا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، نا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمُكَاتَبِ يُؤَدِّي بِمَا أَدَّى مِنْ كِتَابَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ، وَمَا بَقِيَ دِيَةَ الْعَبْدِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکاتب کی دیت میں یہ فیصلہ کیا کہ جس قدر وہ ادائیگی کر چکا ہے، اتنی دیت آزاد والی دی جائے اور باقی غلام والی دی جائے۔

[٣٤٤٩]...... نا ابْنُ مَنِيعٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((يُؤَدِّي الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا عُتِقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ، وَبِقَدْرِ مَا رَقَّ مِنْهُ دِيَةَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکاتب جس قدر ادائیگی کر چکا ہو، اتنی دیت آزاد والی ہو گی اور جس قدر غلامی باقی ہو اتنی دیت غلام والی ہو گی۔

❶ مسند أحمد: ١٩٤٤، ١٩٨٤، ٢٣٥٦

الْعَبْدِ)).

[٣٤٥٠]..... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ الْقِصَاصُ، وَلَمْ يَكُنْ فِيهِمُ الدِّيَةُ، فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالَى لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ (البقرة:١٧٨)، قَالَ: فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ، وَ ﴿ذَالِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ (البقرة:١٧٨) أَنْ يَقْبَلُوا الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ، ﴿فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (البقرة:١٧٨) يَتَّبِعُ ذَا بِالْمَعْرُوفِ، وَيُؤَدِّي ذَا بِإِحْسَانٍ. ❶

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بنی اسرائیل میں قصاص تھا، دیت نہیں تھی، لیکن اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لیے فرمایا: ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ﴾ ''تمہارے لیے مقتولوں قصاص فرض کر دیا گیا ہے، آزاد آدمی کے بدلے میں آزاد، غلام کے بدلے میں غلام اور عورت کے بدلے میں عورت (کو قتل کیا جائے گا)، ہاں اگر کسی اس (قاتل) کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی مل جائے۔'' ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: معافی کا مطلب یہ ہے کہ قتل عمد میں دیت وصول کرلے۔ ﴿ذَالِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ﴾ ''یہ تمہارے رب کی طرف سے تخفیف اور رحمت ہے۔'' کہ قتلِ عمد میں مقتول کے ورثا دیت قبول کرلیں۔ ﴿فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ''معروف طریقے سے پیچھا کرنا۔'' اسے مراد یہ ہے کہ وہ (مقتول کا وارث) اچھے طریقے سے مطالبہ کرے اور یہ (قاتل) اچھے طریقے سے ادائیگی کرے۔

[٣٤٥١]..... نا ابْنُ مَنِيعٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ، فَلَا دِيَةَ وَلَا قِصَاصَ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے بلا اجازت کسی کے گھر جھانکا اور انہوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس کی نہ کوئی دیت ہے اور نہ قصاص۔

[٣٤٥٢]..... نا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، نا أَبِي، نا عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ،

نزال بن سبرہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دس درہم پر ہی ہاتھ کاٹا جا سکتا ہے اور حق مہر بھی دس درہم سے کم

❶ صحيح البخاري: ٦٨٨١ـ سنن النسائي: ٨/ ٣٦

❷ صحيح البخاري: ٦٩٠٢ـ صحيح مسلم: ٢١٥٨ـ سنن النسائي: ٨/ ٦١ـ مسند أحمد: ٨٩٩٧ـ صحيح ابن حبان: ٦٠٠٤ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٣٣٨ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٩٣٩

ثنا إسماعيل بن اليسع، عن جويبر، عن الضحاك، عن النزال بن سبرة، عن علي، قال: لا تقطع اليد إلا في عشرة دراهم، ولا يكون المهر أقل من عشرة دراهم. ❶

نہیں ہوسکتا۔

[٣٤٥٣]...... نا ابن صاعد، نا عبد الله بن الوضاح اللؤلؤي، نا عبد الله بن إدريس، ح ونا أبو بكر الشافعي، نا محمد بن غالب، نا أبو بكر السعدي سلمة بن حفص، نا عبد الله بن إدريس، عن خالد بن أبي كريمة، عن معاوية بن قرة، عن أبيه، أن النبي ﷺ بعث إلى رجل عرس بامرأة أبيه أن يضرب عنقه. ❷

معاویہ بن قرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک ایسے شخص کو قتل کرنے کے لیے کچھ لوگوں کو روانہ فرمایا جس نے اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا۔

[٣٤٥٤]...... حدثنا محمد بن مخلد، نا الصاغاني، نا عمرو بن عاصم، نا حماد بن سلمة، نا قتادة، عن خلاس بن عمرو، عن علي عليه السلام، قال: ((المرتدة تستأنى ولا تقتل)). خلاس، عن علي لا يحتج به لضعفه.

خلاس بن عمرو سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مرتد عورت کو مہلت دی جائے گی، قتل نہیں کیا جائے گا۔
یہ روایت خلاس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، جبکہ یہ اپنے ضعف کی وجہ سے قابل حجت نہیں ہے۔

[٣٤٥٥]...... نا محمد بن مخلد، نا محمد بن إسحاق، نا أبو عاصم، عن سفيان، وأبي حنيفة، عن عاصم، عن أبي رزين، عن ابن عباس، في المرأة ترتد، قال: تستحيا.

ابو رزین روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مرتد ہو جانے والی عورت کے متعلق فرمایا: اسے زندہ رکھا جائے گا (یعنی مہلت دی جائے گی)۔

[٣٤٥٦]...... نا محمد بن مخلد، نا ابن أبي خيثمة، قال: سمعت يحيى بن معين، يقول: كان الثوري يعيب على أبي حنيفة حديثا كان يرويه، ولم يروه غير أبي حنيفة، عن عاصم، عن أبي رزين.

یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: سفیان ثوری ابو حنیفہ پر ان کی روایت کردہ ایک حدیث کے سبب عیب لگاتے تھے، اس روایت کو ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے سوا کسی نے عاصم کے واسطے سے ابو رزین سے روایت نہیں کیا۔

[٣٤٥٧]...... نا محمد بن مخلد، نا محمد بن أبي بكر العطار أبو يوسف الفقيه، نا عبد الرزاق، نا

ابو رزین روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مرتدہ کے متعلق فرمایا: اسے قید میں ڈالا جائے گا اور قتل نہیں کیا جائے گا۔

❶ نصب الراية للزيلعي: ٣/ ١٩٩

❷ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣/ ١٥٠

سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ، قَالَ: تُحْبَسُ وَلَا تُقْتَلُ.

[٣٤٥٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ أَبُو جَعْفَرٍ، ثنا أَبُو قَطَنٍ، نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَا تُقْتَلُ النِّسَاءُ إِذَا هُنَّ ارْتَدَدْنَ عَنِ الْإِسْلَامِ.

ابوزرین سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب عورتیں اسلام سے مرتد ہو جائیں تو انہیں قتل نہیں کیا جائے گا۔

[٣٤٥٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي الْمَرْأَةِ تَرْتَدُّ قَالَ: تُسْتَحْيَا. ثُمَّ قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ عَاصِمٍ بِهٰذَا، فَلَمْ أَكْتُبْهُ وَقُلْتُ: قَدْ حَدَّثْتَنَا بِهِ عَنْ سُفْيَانَ يَكْفِينَا. وَقَالَ أَبُو عَاصِمٍ: نَرَى أَنَّ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ إِنَّمَا دَلَّسَهُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ فَكَتَبْتُهُمَا جَمِيعًا.

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس عورت کے بارے میں کہ جو مرتد ہو جائے، فرماتے ہیں کہ اسے زندہ رکھا جائے گا۔
پھر ابو عاصم نے کہا: ہمیں ابوحنیفہ نے عاصم سے یہی روایت بیان کی، لیکن میں نے اس کو نہ لکھا، اور میں نے کہا: یہی حدیث آپ ہمیں سفیان کے واسطے سے سنا چکے ہیں جو کافی ہے۔ ابو عاصم نے کہا: ہمارا خیال ہے سفیان ثوری نے ابوحنیفہ سے تدلیس کی ہے اس لیے میں نے دونوں لکھ دیے ہیں۔

[٣٤٦٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ: فِي الدَّامِيَةِ بَعِيرٌ، وَفِي الْبَاضِعَةِ بَعِيرَانِ، وَفِي الْمُتَلَاحِمَةِ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي السِّمْحَاقِ أَرْبَعٌ، وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ، وَفِي الْهَاشِمَةِ عَشْرٌ، وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الرَّجُلِ يُضْرَبُ حَتَّى يَذْهَبَ عَقْلُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، أَوْ يُضْرَبُ حَتَّى يَغْنَ وَلَا يُفْهَمَ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، أَوْ حَتَّى يَبَحَّ فَلَا يُفْهِمَ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَفِي جَفْنِ الْعَيْنِ رُبْعُ الدِّيَةِ، وَفِي حَلَمَةِ الثَّدْيِ رُبْعُ الدِّيَةِ. ❶

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جو چوٹ خون بہا دے اس کی دیت ایک اُونٹ ہے، جس چوٹ سے خون جم جائے اس میں دو اُونٹ ہیں، جو چوٹ گوشت کو پار کر جائے اس میں تین اُونٹ ہیں، جو چوٹ ہڈی کی کھال کو متاثر کرے اس میں چار اُونٹ ہیں، جس چوٹ سے ہڈی دِکھائی دینے لگے (لیکن ٹوٹے نہیں) تو اس میں پانچ اُونٹ ہیں، جس چوٹ سے ہڈی ٹوٹ جائے اس میں دس اُونٹ ہیں، جس چوٹ میں ہڈی ٹوٹ کر اپنی جگہ سے سرک جائے اس میں پندرہ اُونٹ ہیں، اگر (زخم) پیٹ کے اند تک پہنچ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے، اگر کسی آدمی کو ایسی چوٹ پہنچائی جائے جس سے اس کی عقل جاتی رہے تو اس میں پوری دیت ہے، یا ایسی چوٹ پہنچے کہ وہ نا قابل فہم اشعار یا باتیں کرنے لگے تو اس میں پوری دیت ہے، آنکھ کے گڑھے کو نقصان پہنچانے کی

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٧٣٢١ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ١٤٨

صورت میں چوتھائی دیت ہے اور پستان کے سرے کو نقصان پہنچانے کی صورت میں چوتھائی دیت ہے۔

[٣٤٦١]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ جُذَامٍ، يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ عَدِيٌّ: أَنَّهُ رَمَى امْرَأَةً لَهُ بِحَجَرٍ فَمَاتَتْ، فَتَبِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِتَبُوكَ فَقَصَّ عَلَيْهِ أَمْرَهُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَعْقِلُهَا وَلَا تَرِثُهَا)). ❶

عبدالرحمٰن بن حرملہ قبیلہ بنو جزام کے ایک آدمی سے بیان کرتے ہیں جو اپنے قبیلے کے عدی نامی آدمی کے متعلق روایت کرتے ہیں کہ اس نے اپنی بیوی کو پتھر مار کر ہلاک کر دیا۔ پھر وہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے پیچھے گیا اور آپ ﷺ سے اپنا معاملہ بیان کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تجھے اس عورت کی دیت ادا کرنا ہوگی، لیکن تو اس کا وارث نہیں بنے گا۔

[٣٤٦٢]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْحَنَفِيُّ، نا أَبُو مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ عُرْوَةَ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ إِذْ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْمَدِينَةِ أُتِيَ بِرَجُلٍ يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ ثُمَّ يَخْرُجُ بِهِمْ فَيَبِيعُهُمْ فِي أَرْضٍ أُخْرَى، فَاسْتَشَارَ مَرْوَانُ فِي أَمْرِهِ، فَحَدَّثَهُ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ ثُمَّ يَخْرُجُ بِهِمْ فَيَبِيعُهُمْ فِي أَرْضٍ أُخْرَى، فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((فَقُطِعَتْ يَدُهُ))، فَأَمَرَ مَرْوَانُ بِالَّذِي يَسْرِقُ الصِّبْيَانَ فَقُطِعَتْ يَدُهُ. تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ، وَهُوَ كَثِيرُ الْخَطَأِ، عَلَى هِشَامٍ وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ. ❷

عروہ روایت کرتے ہیں کہ جن دنوں مروان مدینہ کے گورنر تھے تو ایک آدمی کو ان کے سامنے پیش کیا گیا جو بچوں کو اغوا کر کے کسی اور علاقے میں لے جا کر فروخت کرتا تھا۔ مروان نے اس کے بارے میں مشورہ کیا تو عروہ بن زبیر نے ان سے حدیث بیان کی کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی کو پیش کیا گیا جو بچوں کو اغوا کر کے کسی اور علاقے میں لے جا کر فروخت کرتا تھا، تو رسول اللہ ﷺ کے حکم پر اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔ چنانچہ مروان نے بھی حکم دیا تو بچوں کو اغوا کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

اس روایت کو ہشام سے اکیلے عبداللہ بن محمد بن یحییٰ نے روایت کیا ہے اور ہشام سے روایت کرنے میں وہ کثرت سے غلطی کرتا ہے نیز وہ ضعیف الحدیث ہے۔

[٣٤٦٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ إِنْسَانًا قُتِلَ بِصَنْعَاءَ، وَأَنَّ

سعید بن مسیب رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ صنعاء میں ایک آدمی کا قتل ہو گیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے قصاص میں سات آدمیوں کو قتل کیا اور فرمایا: اگر تمام اہل صنعاء اس کے قتل پر متفق ہو جاتے تو میں ان سب کو قتل کرتا۔

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٧/ ٢٦٩

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٨/ ٢٦٨

عُمَرَ قَتَلَ بِهِ سَبْعَةَ نَفَرٍ، وَقَالَ: لَوْ تَمَالَأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ بِهِ جَمِيعًا.

[٣٤٦٤]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَبُو سَهْلٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ الْوَزَّاعِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، نا يَزِيدُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ أَبِي الْمُهَاجِرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَيْرَةَ مِنْ بَنِي قَيْسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ صَنْعَاءَ يَسْبِقُ النَّاسَ كُلَّ سَنَةٍ، فَلَمَّا قَدِمَ وَجَدَ مَعَ وَلِيدَتِهِ سَبْعَةَ رِجَالٍ يَشْرَبُونَ الْخَمْرَ، فَأَخَذُوهُ وَقَتَلُوهُ ثُمَّ أَلْقَوْهُ فِي بِئْرٍ، فَجَاءَ الَّذِي مِنْ بَعْدِهِ فَسُئِلَ عَنْهُ فَأُخْبِرَ أَنَّهُ مَضَى بَيْنَ يَدَيْهِ، قَالَ: فَذَهَبَ الرِّجَالُ إِلَى الْخَلَاءِ فَرَأَى ذُبَابًا يَلِجُ فِي خَرَقَ الرَّحَى ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْهَا، فَعَرَفَ أَنَّ فِيهَا لَحْمًا، فَرَفَعَ الرَّحَى وَأَرْسَلَ إِلَى سَرِيَّةِ الرَّجُلِ، فَأَخْبَرَتْهُ بِالْقَوْمِ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ: أَنِ اضْرِبْ أَعْنَاقَهُمْ أَجْمَعِينَ، وَاقْتُلْهَا مَعَهُمْ، فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ أَهْلُ صَنْعَاءَ اشْتَرَكُوا فِي دَمِهِ قَتَلْتُهُمْ بِهِ. ❶

بنو قیس بن ثعلبہ کے ابومہاجر عبداللہ بن عمیرہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی ہر سال دوڑ میں اہل صنعاء پر سبقت لے جاتا تھا، ایک مرتبہ جب وہ آیا تو اس نے اپنی لونڈی کے ساتھ سات آدمیوں کو شراب پینے میں محو پایا۔ انہوں نے اس آدمی کو پکڑ کر قتل کر دیا اور ایک کنویں میں پھینک دیا۔ اس کے بعد والا (دوڑ میں) اوّل آیا تو اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا، تو معلوم ہوا کہ وہ اس کے سامنے گیا تھا۔ لوگ (اس کی تلاش میں) باہر نکلے تو ایک شخص نے مکھیوں کو کنویں کے ڈول میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے دیکھا، وہ سمجھ گیا کہ کنویں میں لاش ہے۔ اس نے ڈول کھینچا (تو اس کی لاش نکل آئی) اس نے ایک دستے کو اس آدمی کے گھر بھیجا۔ تو اس کی لونڈی نے ان لوگوں کا بتایا (جنہوں نے اسے قتل کیا تھا) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عامل کو لکھا: عورت سمیت ان سب کو قتل کر دو، اگر تمام اہل صنعاء اس شخص کے قتل میں شریک ہوتے تو میں ان سب کو قتل کر دیتا۔

[٣٤٦٥]..... وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عَمْرُو بْنُ حَمَّادٍ، ح وَنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ، نا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ أُخْتِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ: كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى خَمِيصَةٍ لِي ثَمَنُهَا ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا، فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي، فَأُخِذَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا، أَنَا أَبِيعُهُ وَأُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا، قَالَ: ((أَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ)). ❷

سیدنا صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں چادر اوڑھے سو رہا تھا، چادر کی قیمت تیس درہم تھی، ایک آدمی آیا اور چپکے سے وہ چادر اُتار کر لے گیا۔ وہ آدمی پکڑ لیا گیا اور اسے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، تو آپ ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: کیا آپ تیس درہم کے سبب اس کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ میں چادر اسے بیچتا ہوں اور قیمت معاف کرتا ہوں۔ آپ ﷺ فرمایا: تو نے اسے میرے پاس لانے سے پہلے ایسے کیوں نہیں کرلیا؟

---

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٨٠٧٧ ❷ سنن أبي داود: ٤٣٩٤۔ سنن النسائي: ٨/ ٦٩۔ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٨٠۔ مسند أحمد: ١٥٣١٠۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٣٨٩

[٣٤٦٦]...... نـا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ النُّرْسِيُّ، نا أَبُو نُعَيْمٍ النَّخَعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَرْزَمِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَانَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ، ثِيَابُهُ تَحْتَ رَأْسِهِ، فَجَاءَ سَارِقٌ فَأَخَذَهَا، فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَأَقَرَّ السَّارِقُ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْطَعَ، فَقَالَ صَفْوَانُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُقْطَعُ رَجُلٌ مِنَ الْعَرَبِ فِي ثَوْبِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَفَلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَجِيءَ بِهِ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اشْفَعُوا مَا لَمْ يَتَّصِلْ إِلَى الْوَالِي، فَإِذَا أُوصِلَ إِلَى الْوَالِي فَعَفَا فَلَا عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ))، ثُمَّ أَمَرَ بِقَطْعِهِ مِنَ الْمِفْصَلِ. ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ مسجد میں سو رہے تھے، آپ کے کپڑے سر کے نیچے تھے کہ ایک چور آیا اور کپڑے لے گیا۔ اسے نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس نے اقبال جرم کرلیا، نبی ﷺ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔ صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میرے کپڑوں کی وجہ سے ایک عربی کا ہاتھ کاٹا جا رہا ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ بات میرے پاس معاملہ آنے سے پہلے کیوں نہ سوچی؟ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: معاملات حاکم تک پہنچنے سے پہلے پہلے سمیٹ لیا کرو، کیونکہ جب حاکم تک بات پہنچ جائے تو اس کے معاف کرنے پر اللہ اسے معاف نہیں کرے گا۔ پھر آپ ﷺ نے جوڑ سے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔

[٣٤٦٧]...... نـا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا أَبُو غُزَيَّةَ الْأَنْصَارِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: شَفَعَ الزُّبَيْرُ فِي سَارِقٍ، فَقِيلَ: حَتّٰى يَبْلُغَهُ الْإِمَامُ، فَقَالَ: إِذَا بَلَغَ الْإِمَامَ فَلَعَنَ اللّٰهُ الشَّافِعَ وَالْمُشَفَّعَ، كَمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. ❷

عروہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے چور (کی معافی) کی سفارش کی تو کہا گیا: جب بات حاکم تک پہنچے گی تب سفارش کیجئے۔ انہوں نے فرمایا: حاکم تک بات پہنچ جائے تو سفارش کرنے والے اور جس کے حق میں سفارش کی جائے، دونوں پر اللہ کی لعنت ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔

[٣٤٦٨]...... نـا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنِ الْفُرَافِصَةِ الْحَنَفِيِّ، قَالَ: مَرُّوا عَلَى الزُّبَيْرِ بِسَارِقٍ فَشَفَعَ لَهُ، فَقَالُوا: يَا أَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تَشْفَعُ لِلسَّارِقِ؟ قَالَ: نَعَمْ لَا بَأْسَ بِهِ مَا لَمْ يُؤْتَ بِهِ الْإِمَامُ، فَإِذَا أُتِيَ بِهِ الْإِمَامُ فَلَا عَفَا اللّٰهُ عَنْهُ إِنْ عَفَا عَنْهُ.

فرافصہ حنفی بیان کرتے ہیں کہ لوگ ایک چور کو پکڑے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو انہوں نے اس کی معافی کی سفارش کی۔ انہوں نے کہا: اے ابوعبداللہ! کیا آپ ایک چور کی سفارش کر رہے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، حاکم تک معاملہ پہنچنے سے پہلے اس کی سفارش میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، البتہ جب معاملہ حاکم تک پہنچ جائے تو اس کے معاف کرنے پر اللہ اس کو معاف نہیں کرتا۔

[٣٤٦٩]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ

❶ سلف برقم: ٣١٩٦

❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٢٣٠٥ ـ الموطأ: ١٨٢٣ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ٤٦٤

مُحَمَّدِ بْنِ ثَوَابٍ الْحُصْرِيُّ، نا أَبُو عَاصِمٍ، نا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ سَرَقَ حُلَّةً لَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَبْهُ لِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنَا بِهِ)). ❶

ایک آدمی کو نبی ﷺ کی خدمت میں لائے، اس نے ان کا سوٹ چرایا تھا۔ (جب نبی ﷺ اسے سزا سنانے لگے تو) صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یہ سوٹ میری طرف سے آپ اسے ہبہ کر دیں۔ تو رسول اللہ ﷺ! نے فرمایا: یہ کام اسے ہمارے پاس لانے سے پہلے کیوں نہ کرلیا؟

[٣٤٧٠]...... نا ابْنُ مَنِيعٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ فَيْرُوزَ، حَدَّثَنِي حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ الرَّقَاشِيُّ، قَالَ: شَهِدْتُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأُتِيَ بِالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: فَشَهِدَ عَلَيْهِ حُمْرَانُ وَرَجُلٌ آخَرُ، فَشَهِدَ أَحَدُهُمَا أَنَّهُ رَآهُ يَشْرَبُ الْخَمْرَ، وَشَهِدَ الْآخَرُ أَنَّهُ رَآهُ يَتَقَيَّؤُهَا، فَقَالَ عُثْمَانُ: إِنَّهُ لَمْ يَتَقَيَّأْهَا حَتَّى شَرِبَهَا، فَقَالَ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ عَلِيٌّ لِلْحَسَنِ: أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَقَالَ الْحَسَنُ: وَلِّ حَارَّهَا مَنْ تَوَلَّى قَارَّهَا، قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ: أَقِمْ عَلَيْهِ الْحَدَّ، فَأَخَذَ السَّوْطَ فَجَلَدَهُ، وَعَلِيٌّ يَعُدُّ حَتَّى بَلَغَ أَرْبَعِينَ جَلْدَةً، قَالَ: أَمْسِكْ؛ جَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ أَرْبَعِينَ. قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ: أَحْسَبُهُ، قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ، وَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ، وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ. ❷

حصین بن منذر رقاشی بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ولید بن عقبہ کو آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ حمران اور ایک دوسرے آدمی نے اس کے خلاف گواہی دی، ایک نے گواہی دی کہ اس نے ولید کو شراب پیتے دیکھا ہے اور دوسرے نے گواہی دی کہ اس نے ولید کو (شراب پینے کی وجہ سے) قے کرتے دیکھا ہے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس نے شراب پی ہے، تبھی تو قے کی ہے۔ چنانچہ آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اس پر حد قائم کیجئے۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے حسن رضی اللہ عنہ سے کہہ دیا کہ اس پر قائم قائم کر دو۔ تو حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: جس نے خلافت کا مزہ اُٹھایا ہے اس کی شدت کا بار بھی وہی اُٹھائے۔ تو آپ نے عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے کہا: اس پر حد قائم کرو۔ انہوں نے کوڑا پکڑا اور اسے مارنے لگے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ گنتے رہے، یہاں تک کہ چالیس کوڑے ہو گئے، تو آپ نے فرمایا: بس کرو، نبی ﷺ نے چالیس کوڑے مارے ہیں۔ عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ میرا خیال ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا: سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے مارے اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اَسّی کوڑے مارے۔ یہ سب سنت ہیں، لیکن یہ مجھے زیادہ پسند ہے۔

[٣٤٧١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: أَبَقَ غُلَامٌ لِابْنِ

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک غلام بھاگ گیا، وہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلاموں کے پاس سے گزرا تو ان کی کھجوروں والی تھیلی چرا لے گیا اور ان کے گدھے پر سوار ہو

❶ الموطأ: ١٨٢٢۔ مسند الشافعي: ٢/ ٨٤۔ المستدرك للحاكم: ٣/ ٣٨٠۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٣٨٥

❷ صحيح مسلم: ١٧٠٧۔ مسند أحمد: ٦٢٤، ١١٨٤، ١٢٣٠

عُـمَـرَ ، فَمَرَّ عَلٰى غِلْمَةٍ لِعَائِشَةَ فَسَرَقَ مِنْهُمْ جِرَابًا فِيـهِ تَمْرٌ ، وَرَكِبَ حِمَارًا لَهُمْ ، فَأُتِيَ بِهِ ابْنُ عُمَرَ ، فَبَـعَـثَ بِـهِ إِلٰـى سَـعِيدِ بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى الْمَدِينَةِ ، فَقَالَ سَعِيدٌ: لَا نَقْطَعُ آبِقًا ، وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ عَـائِشَةُ: إِنَّـمَا غِلْمَتِي غِلْمَتُكَ ، وَإِنَّمَا جَاعَ وَرَكِبَ الْـحِـمَـارَ لِيَتَبَـلَّـغَ عَـلَيْهِ ، فَلَا تَقْطَعْهُ ، فَقَطَعَهُ ابْنُ عُمَرَ . ❶

(کراسے بھی بھگالے) گیا۔اسے پکڑ کر سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس لایا گیا تو آپ نے اسے گورنر مدینہ سیدنا سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا۔انہوں نے کہا: ہم بھاگے ہوئے غلام کا ہاتھ نہیں کاٹیں گے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے انہیں پیغام ارسال کیا کہ میرے غلام آپ کے غلام ہیں، وہ بھوکا تھا اور منزل تک پہنچنے کے لیے گدھے پر سوار ہوا تھا، اس لیے آپ اس کا ہاتھ مت کاٹئے۔لیکن سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا ہاتھ کاٹ دیا۔

[٣٤٧٢]...... نـا الْـحُـسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْـنُ أَحْمَدَ، نا أَبِي ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، نا حُسَيْنٌ الْـمُـعَـلِّـمُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ فِي خُطْبَتِهِ: ((وَفِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ)) . ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خطبے میں ارشاد فرمایا: ایسے زخم میں کہ جس سے ہڈی دکھائی دینے لگے، پانچ اونٹ دیت ہے۔

[٣٤٧٣]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ ، نا رِزْقُ اللّٰـهِ بْـنُ مُـوسٰى ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَمْرَةَ ، عَنْ عَـائِشَةَ ، أَنَّهَـا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَقِيلُوا ذَوِي الْهَيْـئَـاتِ عَثَـرَاتِهِـمْ ، إِلَّا حَـدًّا مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ)) . ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حدود اللہ کے سوا خطا کاروں کی لغزشوں کو معاف کر دیا کرو۔

[٣٤٧٤]...... نـا عَبْـدُ الـلّٰـهِ بْـنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَـادٍ النَّيْسَـابُـورِيُّ ، نـا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، قَالَ: حَـدَّثَـنِـي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ ، يَعْنِي ابْنَ نِيَارٍ يَقُولُ:

سیدنا ابن نیار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: حدود اللہ کے سوا کسی جرم کی پاداش میں دس کوڑوں سے زیادہ نہیں لگائے جا سکتے۔

---

❶ الموطأ: ١٨٠٥

❷ سنن أبي داود: ٤٥٦٦ ـ جامع الترمذي: ١٣٩٠ ـ سنن النسائي: ٨/ ٥٧ ـ مسند أحمد: ٦٦٨١ ، ٦٩٣٣

❸ سنن أبي داود: ٤٣٧٥ ـ السنن الكبرٰى للنسائي: ٧٢٥٤ ـ مسند أحمد: ٢٥٤٧٤ ـ صحيح ابن حبان: ٩٤ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٣٦٧ ، ٢٣٦٨ ، ٢٣٦٩

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). ❶

[٣٤٧٥]...... نا يَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبُ، نا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ح وَنا أُسَامَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودٍ، وَآخَرُونَ، قَالُوا: نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، نا حَجَّاجٌ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، قَالَ: قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ: أَرَأَيْتَ تَعْلِيقَ الْيَدِ فِي عُنُقِ السَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ؟ قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِسَارِقٍ فَأَمَرَ بِيَدِهِ فَقُطِعَتْ، ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِي عُنُقِهِ. ❷

ابن محیریز بیان کرتے ہیں کہ میں نے فضالہ بن عبید سے پوچھا: چور کا ہاتھ کاٹ کر اس کی گردن میں لٹکانا سنت ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک چور پیش کیا گیا تو آپ ﷺ کے حکم پر اس کا ہاتھ کاٹا گیا، پھر آپ کے حکم پر ہاتھ کو اس کی گردن میں لٹکا دیا گیا۔

[٣٤٧٦]...... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو صَالِحٍ، نا الْهِقْلُ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَجْلِدُ فِي التَّعْرِيضِ الْحَدَّ.

حمزہ بن عبداللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اشارے کنائے کی صورت میں بھی حد لگایا کرتے تھے۔

[٣٤٧٧]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا حَبَّانُ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حَمْزَةَ، وَسَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ يَضْرِبُ فِي التَّعْرِيضِ الْحَدَّ تَامًّا.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اشارے کنائے کی صورت میں بھی پوری حد لگایا کرتے تھے۔

[٣٤٧٨]...... نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَكَمِ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنِ الْجَلْدِ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَجُلٍ: يَا ابْنَ شَامَةِ الْوَذْرِ،

معاویہ بن قرہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے کو کہا: اے بنا ہڈی کے گوشت سونگھنے والی کے بیٹے! اس نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے انصاف مانگا، تو اس شخص نے کہا: میری اس سے یہ مراد تھی۔ تو سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

❶ صحيح البخاري: ٦٨٤٨ ـ صحيح مسلم: ١٧٠٨ ـ مسند أحمد: ١٥٨٣٢، ١٥٨٣٤، ١٥٨٣٥ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٤٤٣، ٢٤٤٤، ٢٤٤٥

❷ سنن أبي داود: ٤٤١١ ـ مسند أحمد: ٢٣٩٤٦

فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ: إِنَّمَا عَنَيْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا، فَأَمَرَ بِهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَجُلِدَ الْحَدَّ.

کے حکم پر بہ طورِ حد اسے کوڑے مارے گئے۔

[٣٤٧٩]..... نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ أُمِّهِ عَمْرَةَ قَالَتْ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: مَا أُمِّي بِزَانِيَةٍ وَلَا أَبِي بِزَانٍ، فَشَاوَرَ عُمَرُ الْقَوْمَ، فَقَالُوا: مَدَحَ أَبَاهُ وَأُمَّهُ، فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَهُمَا مِنَ الْمَدْحِ غَيْرُ هٰذَا، فَضَرَبَهُ. ❶

عمرہ بیان کرتی ہیں کہ دو آدمی جھگڑ پڑے، ایک نے دوسرے کو کہا: میری ماں زانیہ ہے نہ میرا باپ زانی۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے مشورہ کیا تو انہوں نے کہا: اس نے اپنے ماں باپ کی تعریف کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ان کی تعریف ان الفاظ کے بغیر بھی ہو سکتی تھی۔ پھر آپ نے اسے مارا۔

[٣٤٨٠]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، قَالَ: كَانَ فِي كِتَابِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ إِلَى نَجْرَانَ: ((فِي كُلِّ سِنٍّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَصَابِعِ فِي كُلِّ مَا هُنَالِكَ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأُذُنِ خَمْسُونَ، وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ، وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ، وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ، وَفِي الْأَنْفِ إِذَا اسْتُؤْصِلَ الْمَارِنُ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ، وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ)). ❷

ابو بکر بن محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کو نجران کی طرف روانہ فرمایا تو ایک تحریر دی، جس میں لکھا تھا: ہر دانت کی دیت پانچ اونٹ ہے، تمام انگلیوں میں سے جو بھی انگلی ہو، اس کی دیت دس اونٹ ہے، کان کی دیت پچاس اونٹ ہیں، آنکھ کی دیت پچاس اونٹ ہیں، ہاتھ کی دیت پچاس اونٹ ہیں، پاؤں کی دیت پچاس اونٹ ہیں، ناک کا نرمہ جب جڑ سے کاٹ دیا جائے تو اس کی دیت پوری ہے، جو زخم دماغ کے مغز تک پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے اور جو زخم پیٹ تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے۔

[٣٤٨١]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا أَبُو صَالِحٍ الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ لَهُ إِذْ وَجَّهَهُ إِلَى الْيَمَنِ: ((فِي الْأَنْفِ إِذَا اسْتُوعِبَ

ابو بکر بن محمد بن عمرو اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے جب انہیں یمن کی جانب روانہ فرمایا تو انہیں ایک تحریر دی (جس میں لکھا تھا): جب ناک کو جڑ سے کاٹ دیا جائے تو اس میں پوری دیت ہے، آنکھ میں نصف دیت ہے، پاؤں میں نصف دیت ہے، جو زخم دماغ کے مغز تک پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے، جس چوٹ سے ہڈی ٹوٹ کر

❶ الموطأ: ١٧٧٩

❷ الموطأ: ٢٢٢٦ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٩/ ١٥٥ ـ مسند البزار: ٢٦١ ـ صحيح ابن حبان: ٦٥٥٩

جَدْعُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَالْعَيْنُ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَالرِّجْلُ نِصْفُ الدِّيَةِ، وَالْمَأْمُومَةُ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَالْمُنَقِّلَةُ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ، وَالْمُوضِحَةُ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ)). ❶

سرک جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں، جس چوٹ سے ہڈی دکھائی دینے لگے اس میں پانچ اونٹ ہیں اور ہر انگلی میں؛ خواہ کوئی بھی ہو، دس اُونٹ ہیں۔

[٣٤٨٢]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَتَبَ لَهُمْ كِتَابًا: ((فِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِيَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ كَامِلَةٌ، وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ، وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ عَشْرٌ عَشْرٌ)). ❷

عبداللہ بن ابوبکر اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ان کے لیے ایک تحریر لکھی: جس زخم سے ہڈی دکھائی دینے لگے اس میں پانچ اونٹ ہیں، جو زخم دماغ کے مغز تک پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے، جس زخم سے ہڈی سرک جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں، آنکھ میں پچاس اونٹ ہیں، ناک جب جڑ سے کاٹ دی جائے اس میں پوری دیت ہے، دانت میں پانچ اونٹ ہیں، پاؤں میں پچاس اونٹ ہیں، ہاتھوں اور پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں۔

[٣٤٨٣]..... نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِي الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ، وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ. ❸

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہڈی کو واضح کر دینے والے زخموں میں پانچ اونٹ، ہر دانت میں پانچ اونٹ اور ہر انگلی میں دس اونٹ قرار دیے۔

[٣٤٨٤]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، أَيْضًا نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ رَاشِدٍ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَا: نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دس انگلیوں میں دس اونٹ مقرر فرمائے۔ نضر بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے تمام انگلیوں میں دس دس اونٹ مقرر فرمائے۔ سعید نے یہ حدیث غالب سے اور انہوں نے حمید بن ہلال سے اسی طرح روایت کی ہے، شعبہ، اسماعیل بن علیہ، علی بن

❶ سنن النسائی: ٨/ ٥٨۔المراسیل لأبی داود: ٢٥٨

❷ مصنف عبد الرزاق: ١٧٤٠٨

❸ سنن ابن ماجه: ٢٦٥٥۔سنن أبی داود: ٤٥٦٣۔سنن النسائی: ٨/ ٥٥

أَوْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْأَصَابِعِ بِعَشْرٍ عَشْرٍ. وَقَالَ النَّضْرُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِي الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا مِنَ الْإِبِلِ. كَذَا رَوَاهُ سَعِيدٌ، عَنْ غَالِبٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، وَخَالَفَهُ شُعْبَةُ، وَإِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، وَعَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، وَخَالِدُ بْنُ يَحْيَى، فَرَوَوْهُ عَنْ غَالِبٍ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَمْ يَذْكُرُوا حُمَيْدًا، وَذَكَرَ شُعْبَةُ فِيهِ سَمَاعَ غَالِبٍ مِنْ مَسْرُوقٍ. ❶

عاصم اور خالد بن یحییٰ نے اس سے اختلاف کرتے ہوئے اس حدیث کو غالب سے، انہوں نے مسروق ابن اوس سے، انہوں نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی ﷺ روایت کی ہے، اور حمید کا ذکر نہیں کیا، نیز اس میں شعبہ نے مسروق سے غالب کے سماع کا تذکرہ کیا ہے۔

[٣٤٨٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ النَّبِيلُ، نا شُعْبَةُ، عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ، نا شَيْخٌ مِنَّا يُقَالُ لَهُ مَسْرُوقُ بْنُ أَوْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مُوسَى، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْأَصَابِعُ سَوَاءٌ)). قَالَ شُعْبَةُ: قُلْتُ: ((عَشْرًا عَشْرًا؟))، قَالَ: ((نَعَمْ)). وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ، وَعَفَّانُ، وَمُسْلِمٌ وَغَيْرُهُمْ، وَرَوَاهُ وَكِيعٌ، وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، وَأَبُو النَّضْرِ، عَنْ شُعْبَةَ، أَنَّهُ شَكَّ فِي مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ، أَوْ أَوْسِ بْنِ مَسْرُوقٍ. ❷

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب انگلیاں برابر ہیں۔ شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: دس کی دس؟ غالب نے کہا: جی ہاں۔
ابونعیم، عفان، مسلم اور دیگر راویوں نے اسی طرح بیان کیا ہے البتہ وکیع، وہب بن جریر اور ابونضر نے شعبہ کا شک بیان کیا ہے کہ راوی مسروق بن اوس ہے یا اوس بن مسروق۔

[٣٤٨٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، نا غَالِبٌ التَّمَّارُ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْأَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ)) لَفْظُ الْمَحَامِلِيِّ.

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

[٣٤٨٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاتھوں

❶ سنن أبي داود: ٤٥٥٦ـ سنن النسائي: ٨/ ٥٦ـ مسند أحمد: ١٩٥٥٠، ١٩٥٦١، ١٩٦٢٠ـ صحيح ابن حبان: ٦٠١٣

❷ سنن أبي داود: ٤٥٥٧

مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ ، عَنْ غَالِبِ التَّمَّارِ ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ أَصَابِعَ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ سَوَاءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِنَ الْإِبِلِ)).

اور پاؤں کی انگلیاں برابر ہیں، ان میں دس دس اونٹ ہیں۔

[٣٤٨٨]..... قُرِءَ عَلَى أَبِي وَهْبٍ يَحْيَى بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ بِالْأُبُلَّةِ ، حَدَّثَكُمْ أَبُو مَحْذُورَةَ ، نا خَالِدُ بْنُ يَحْيَى ، نا غَالِبٌ ، عَنْ أَوْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى فِي الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا .

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انگلیوں میں دس دس اونٹ مقرر فرمائے۔

[٣٤٨٩]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، قَالَا: نا أَبُو الْأَشْعَثِ ، نا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ ، نا سَعِيدٌ ، عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْأَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا . تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو الْأَشْعَثِ ، وَلَيْسَ هُوَ عِنْدِي بِمَحْفُوظٍ عَنْ قَتَادَةَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ .

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انگلیوں میں دس دس اونٹ مقرر فرمائے۔
اس حدیث کو اکیلے ابواشعث نے روایت کیا ہے، لیکن وہ قتادہ سے روایت کرنے میں میرے نزدیک محفوظ نہیں ہے، واللہ اعلم

[٣٤٩٠]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ ، نا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ ، عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((دِيَةُ الْأَصَابِعِ سَوَاءٌ ، الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ ، عَشْرٌ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ ، أَوْ عَدْلُهَا مِنَ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں کی دیت برابر ہے، دس دس اونٹ یا اس کے مطابق سونا چاندی۔

[٣٤٩١]..... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نا وَكِيعٌ ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبْجَرَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ حُجَيَّةَ بْنِ عَدِيٍّ ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَطَعَ أَيْدِيَهُمْ مِنَ الْمِفْصَلِ وَحَسَمَهَا . فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَيْدِيهِمْ كَأَنَّهَا أُيُورُ الْحُمُرِ .

حجیہ بن عدی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جوڑ سے ہاتھوں کو کاٹوں اور انہیں داغا (یعنی ان کا خون روکنے کا علاج کیا)۔ میں (اب بھی چشم تصور سے) ان کے بازوؤں کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ گدھوں کے اعضاء تناسل ہیں۔

❶ جامع الترمذي: ١٣٩١ـ مسند أحمد: ١٩٩٩ ، ٢٦٢١ ، ٢٦٢٤ـ صحيح ابن حبان: ٦٠١٥

[٣٤٩٢]...... قَالَ: نا وَكِيعٌ، نا قَيْسٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقْطَعُ الرِّجْلَ وَيَدَعُ الْعَقِبَ يُعْتَمَدُ عَلَيْهَا. ❶

شعبی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ پاؤں کاٹتے تو ٹخنہ چھوڑ دیتے، تاکہ اس پر کھڑا ہوا جا سکے۔

[٣٤٩٣]...... قَالَ: وَنا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَطَعَ الْيَدَ وَالرِّجْلَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اور پاؤں کاٹا ہے۔

[٣٤٩٤]...... وَنا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرَادَ أَنْ يَقْطَعَ رِجْلًا بَعْدَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ، فَقَالَ عُمَرُ: السُّنَّةُ الْيَدُ.

قاسم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اور پاؤں کٹنے کے بعد (دوسرا) پاؤں کاٹنا چاہا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ (اب دوسرا) ہاتھ کاٹا جائے۔

[٣٤٩٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ أَبَانَ الْكَرَابِيسِيُّ، نا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا ضَرَبَ الرَّجُلُ أَبَاهُ فَاقْتُلُوهُ)). ❷

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی اپنے باپ کو مارے تو اسے قتل کر دو۔

[٣٤٩٦]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نا زَكَرِيَّا بْنُ عَدِيٍّ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. وَزَادَ فِيهِ قَالَ: فَذَكَرْتُهُ لِسُفْيَانَ، فَقَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ أَبِي حَازِمٍ، وَكَذَلِكَ ذَكَرَهُ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمَخْرَمِيِّ، وَذَكَرَ سُفْيَانُ فِي آخِرِهِ كَمَا ذَكَرَ إِبْرَاهِيمُ.

اس سند کے ساتھ بھی اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی مروی ہے، البتہ اس میں اضافہ یہ ہے کہ راوی کہتے ہیں: میں نے سفیان سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا: میں نے یہ حدیث ابو حازم سے سنی ہے۔ محمد بن صاعد نے بھی اسی طرح ذکر کیا ہے، لیکن میں نے محمد بن عبداللہ مخزومی کے حوالے سے ان سے نہیں سنا۔ آخر میں سفیان نے ابراہیم کی طرح ہی بیان کیا۔

[٣٤٩٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ مِنْ أَصْلِهِ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الْقَلَانِسِيُّ، نا آدَمُ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الدَّابَّةُ جُرْحُهَا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانور کا لگایا ہوا زخم رائیگاں ہے (یعنی اس میں کوئی دیت نہیں ہے)، کنویں کا نقصان رائیگاں ہے، کان کا نقصان رائیگاں ہے، جانور کے پاؤں کا نقصان رائیگاں ہے اور دفینے

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٨٧٦٢

❷ الكامل لابن عدى: ٢/ ٤٧١

جُبَارٌ، وَالْبِئْرُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَالرِّجْلُ جُبَارٌ، وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ)). كَذَا قَالَ: ((وَالرِّجْلُ جُبَارٌ))، وَهُوَ وَهْمٌ، وَلَمْ يُتَابِعْهُ عَلَيْهِ أَحَدٌ عَنْ شُعْبَةَ. ❶

میں پانچویں حصے کی ادائیگی لازم ہے۔

آدم نے اسی طرح بیان کیا ہے اور اس کا ((وَالرِّجْلُ جُبَارٌ)) ذکر کرنا وہم ہے، کسی راوی نے شعبہ سے روایت کرنے میں اس کی موافقت نہیں کی۔

[٣٤٩٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا جَدِّي، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، نا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا أَصَابَتِ الْإِبِلُ بِاللَّيْلِ ضَمِنَ أَهْلُهَا، وَمَا أَصَابَتْ بِالنَّهَارِ فَلَا شَيْءَ فِيهِ، وَمَا أَصَابَتِ الْغَنَمُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ غَرِمَهُ أَهْلُهَا، وَالضَّوَارِي يَتَقَدَّمُ إِلَى أَهْلِهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ تُعْقَرُ بَعْدَ ذَالِكَ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: رات کے وقت اونٹ جو نقصان کرے تو اونٹ کا مالک اس کا ضامن ہوگا اور دن کے وقت جو نقصان کرے اس کا مالک پر کوئی تاوان نہیں ہے، اور بکریاں دن کے وقت یا رات کے وقت جو نقصان کریں اس کا ضامن ان کا مالک ہے، جانوروں کو تین مرتبہ ان کے مالک کے حوالے کرو، اس کے بعد اسے ذبح کرلو۔

[٣٤٩٩]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا، نا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ نَبِيَّ التَّوْبَةِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جَلَدَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْحَدَّ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی توبہ ابوالقاسم ﷺ کو فرماتے سنا: جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی، حالانکہ وہ اس سے بری تھا تو روز قیامت اللہ تعالیٰ اس پر حد لگائے گا، سوائے اس صورت کے کہ غلام واقعی ویسا ہو جیسا اس نے کہا۔

[٣٥٠٠]..... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ نَبِيِّ التَّوْبَةِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ قَذَفَ عَبْدَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَمَانِينَ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی توبہ ابوالقاسم ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنے غلام پر تہمت لگائی، حالانکہ وہ اس سے بری تھا تو روز قیامت اسے بہ طور حد اسّی کوڑے لگائے جائیں گے۔

[٣٥٠١]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَبِي، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ،

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے پوری طرح ناک کاٹنے پر

❶ سلف برقم: ٣٣١٢

❷ سالف برقم: ٣١٢٣

حَدَّثَنِي أَبِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: ذَكَرَ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي الْأَنْفِ إِذَا جُدِعَ كُلُّهُ بِالْعَقْلِ كَامِلًا، وَإِذَا جُدِعَتْ أَرْنَبَتُهُ فَنِصْفُ الْعَقْلِ. ❶

پوری دِیت مقرر فرمائی اور جب (ناک کی) نوک کاٹ دی جائے تو اس میں نصف دِیت ٹھہرائی۔

[٣٥٠٢]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ صَفْوَانَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ، نا شَيْبَانُ، نا أَبُو هِلَالٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: فِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ ثُلُثُ الدِّيَةِ، وَفِي الْعَيْنِ الْقَائِمَةِ إِذَا خُسِفَتْ ثُلُثُ الدِّيَةِ.

یحییٰ بن یعمر سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاتھ شل کر دینے میں تہائی دیت ہے اور آنکھ کو اس کی جگہ پر ہی دھنسا دینے میں تہائی دِیت ہے۔

[٣٥٠٣]..... نا أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ إِمْلَاءً، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ الزِّيَادِيُّ، نا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنِ ابْنٍ لِخُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَصَابَ حَدًّا أُقِيمَ عَلَيْهِ ذَالِكَ الْحَدُّ فَهُوَ كَفَّارَةُ ذَنْبِهِ)). ❷

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے قابل حد جرم کا ارتکاب کیا اور اس پر حد لگ گئی، تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے (یعنی روزِ قیامت اسے اس گناہ کی سزا نہیں ملے گی)۔

[٣٥٠٤]..... نا ابْنُ مَنِيعٍ، نا جَدِّي، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَعَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، وَالْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ، وَعَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللهِ، قَالُوا: نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْهَاشِمِيُّ، نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا فَأُقِيمَ عَلَيْهِ حَدُّ ذَالِكَ الذَّنْبِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ)).

سیدنا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے کسی جرم کا ارتکاب کیا اور اس پر گناہ کی حد لگ گئی، تو یہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔

[٣٥٠٥]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ

اسی اسناد کے ساتھ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو

❶ مسند أحمد: ٧٠٣٣، ٧٠٩٢۔مصنف عبد الرزاق: ١٧٤٦٤

❷ مسند أحمد: ٢١٨٦٦

خَلَّادٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَيْفٍ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ أَصَابَ شَيْئًا مِمَّا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ أُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ كَفَّرَ اللّٰهُ ذَالِكَ الذَّنْبَ عَنْهُ)). وَتَابَعَهُمَا الْوَاقِدِيُّ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

[۳۵۰۶]..... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((بَايِعُونِي أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُونَ بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَّى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَالِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَالِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ، إِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ، وَإِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ)). ❶

[۳۵۰۷]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا غُنْدَرٌ، نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ، أَنَّهُ سَمِعَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، يَقُولُ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي رَهْطٍ، فَقَالَ: ((أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَلَا تَسْرِقُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ، وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ، فَمَنْ وَفَّى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالَى، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَالِكَ شَيْئًا يَعْنِي: فَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ فَهُوَ لَهُ طُهُورٌ، وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ تَعَالَى فَذَالِكَ إِلَى اللّٰهِ، إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ، وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ)).

بھی بندہ اللہ کی منع کردہ امور میں سے کسی کا مرتکب ہو، پھر اس پر حد لگا دی جائے تو اللہ تعالیٰ اس حد کو اس کے گناہ کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

واقدی نے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے ان دونوں کی موافقت کی ہے۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا: مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، نہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے بہتان گھڑو گے (یعنی جس کی کوئی حقیقت ہی نہ ہو)، نیکی کے کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جو (اس بیعت کو) پورا کرے گا، اس کا اجر اللہ کے ذِمے ہے، جو کسی جرم کا مرتکب ہوا اور اسے اس کی سزا مل گئی تو وہ سزا اس کا کفارہ بن جائے گی اور جس نے کوئی گناہ کیا لیکن اللہ نے اس کو پوشیدہ رکھا تو اس کا معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد ہے، چاہے تو اسے سزا دے اور چاہے تو درگذر فرما دے۔

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک جماعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے، اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے، نہ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے بہتان گھڑو گے اور نیکی کے کاموں میں میری نافرمانی نہیں کرو گے۔ سو تم میں سے جو شخص (اس بیعت کو) پورا کرے گا، اس کا اجر اللہ تعالیٰ کے ذِمے ہے، جو شخص کسی جرم کا مرتکب ہوا، پھر اسے اس جرم کی سزا مل گئی تو وہ اس کے لیے (گناہ سے) پاکیزگی کا ذریعہ بن جائے گی اور جس کا جرم اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ رکھا تو اس کا معاملہ اللہ عزوجل کے سپرد ہے، چاہے تو وہ اسے سزا دے اور چاہے تو فرما دے۔

❶ صحيح البخاري: ۴۸۹۴ـ صحيح مسلم: ۱۰۷۹ـ مسند أحمد: ۲۲۶۷۸، ۲۲۷۳۳ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ۱۹۴، ۲۱۸۳

[٣٥٠٨]..... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا أَبُو الْيَمَانِ، نا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أنا أَبُو إِدْرِيسَ عَائِذُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ وَقَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَهُوَ أَحَدُ النُّقَبَاءِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ أَخْبَرَهُ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ نَحْوَهُ، فَقَالَ فِيهِ: ((وَمَنْ أَصَابَ شَيْئًا مِنْ ذَالِكَ فَعُوقِبَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ)).

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بدری صحابی ہیں اور عقبہ کی رات مقرر ہونے والے نقیبوں میں سے ہیں، آپ رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں، اس میں ہے: جس نے کوئی جرم کیا اور دنیا میں اسے اس جرم کی سزا مل گئی تو وہ اس کے جرم کا کفارہ بن جائے گی۔

[٣٥٠٩]..... نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، نا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَذْنَبَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا ذَنْبًا فَعُوقِبَ بِهِ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يُثَنِّيَ عُقُوبَتَهُ عَلٰى عَبْدِهِ، وَمَنْ أَذْنَبَ فِي هٰذِهِ الدُّنْيَا ذَنْبًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَفَا عَنْهُ فَاللّٰهُ أَكْرَمُ مِنْ أَنْ يَعُودَ فِي شَيْءٍ قَدْ عَفَا عَنْهُ)). ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس دنیا میں کوئی گناہ کیا اور اسے گناہ کی سزا مل گئی، تو اللہ نہایت عزت والا ہے، وہ اپنے بندے کو دوسری مرتبہ سزا نہیں دے گا اور جس نے اس دنیا میں کوئی گناہ کیا لیکن اللہ نے اس کے گناہ کو درگزر کرتے ہوئے پوشیدہ رکھا تو اللہ نہایت عزت والا ہے، وہ اس معاملے کو دوبارہ نہیں اُٹھائے گا جس سے وہ درگزر کر چکا ہے۔

[٣٥١٠]..... نا ابْنُ خُشَيْشٍ، حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَابَكْرٍ أَرَادَ أَنْ يَقْطَعَ الرِّجْلَ بَعْدَ الْيَدِ وَالرِّجْلِ، فَقَالَ عُمَرُ: السُّنَّةُ الْيَدُ. ❷

قاسم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے (ایک چور کا) ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کے بعد (اس کے تیسری مرتبہ چوری کرنے پر دوسرا) پاؤں کاٹنا چاہا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت یہ ہے کہ (اب) ہاتھ کاٹا جائے۔

---

❶ مسند أحمد: ٧٧٥، ١٣٦٥۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢١٨١، ٢١٨٢

❷ سلف برقم: ٣٤٩٤

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كتاب النكاح

# نکاح کے مسائل

## بَابُ أَحْكَامِ النِّكَاحِ

## نکاح کے احکام کا بیان

[۳۵۱۱]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي، حَدَّثَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ عَلٰى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ، فَنِكَاحُ النَّاسِ الْيَوْمَ يَخْطُبُ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ ابْنَتَهُ فَيُصْدِقُهَا ثُمَّ يَنْكِحُهَا، قَالَ: وَنِكَاحٌ آخَرُ كَانَ الرَّجُلُ يَقُولُ لِامْرَأَتِهِ إِذَا طَهُرَتْ مِنْ طَلْثِهَا: أَرْسِلِي إِلٰى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ، وَاعْتَزَلَهَا زَوْجُهَا لَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتّٰى يَسْتَبِينَ حَمْلُهَا مِنْ ذَالِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَبْضِعُ مِنْهُ، فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ، وَإِنَّمَا يَصْنَعُ ذَالِكَ رَغْبَةً فِي نَجَابَةِ الْوَلَدِ، كَانَ هٰذَا النِّكَاحُ يُسَمّٰى نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ، قَالَتْ: وَنِكَاحٌ آخَرُ يَجْتَمِعُ الرَّهْطُ دُونَ الْعَشْرَةِ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ كُلُّهُمْ يُصِيبُهَا، فَإِذَا حَمَلَتْ وَضَعَتْ وَمَرَّتْ لَيَالِي بَعْدَ أَنْ تَضَعَ حَمْلَهَا أَرْسَلَتْ إِلَيْهِمْ فَلَمْ يَسْتَطِعْ رَجُلٌ مِنْهُمْ أَنْ يَمْتَنِعَ حَتّٰى يَجْتَمِعُوا عِنْدَهَا، فَتَقُولُ لَهُمْ: قَدْ عَرَفْتُمُ الَّذِي كَانَ مِنْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں نکاح چار طرح سے ہوتا تھا: ان میں سے ایک نکاح کا طریقہ تو یہی تھا جو اب لوگوں میں جاری ہے، یعنی ایک شخص دوسرے شخص کے پاس پیغام نکاح بھیجتا ہے اور وہ (اپنی بیٹی، بہن یا جو بھی ہو) اس کا مہر مقرر کرتا ہے اور پھر نکاح کر دیتا ہے۔ دوسرے نکاح کا طریقہ یہ تھا کہ عورت جب حیض سے فارغ ہو جاتی تو مرد اس سے کہتا کہ فلاں شخص کو بلا اور اس سے ہمبستری کر۔ اس کے بعد اس کا خاوند اس سے الگ رہتا اور اس سے ہمبستری نہ کرتا، یہاں تک کہ اس شخص کا حمل ظاہر ہو جاتا جس سے اس نے ہمبستری کی تھی، پھر جب معلوم ہو جاتا کہ وہ حاملہ ہو گئی ہے تو اس کا خاوند اگر چاہتا تو اس سے ہمبستری کرتا، اور یہ طریقہ اس لیے جاری کر رکھا تھا تا کہ اچھی نسل کے بچے حاصل کئے جائیں۔ اس نکاح کو نکاح استبضاع کہا جاتا تھا۔ نکاح کا تیسرا طریقہ یہ تھا کہ آٹھ دس آدمی ایک عورت کے پاس آیا جایا کرتے اور سب اس سے ہمبستری کرتے، جب وہ حاملہ ہو جایا کرتی اور بچہ پیدا ہو جاتا تو چند روز کے بعد وہ سب کو بلا بھیجتی، سب جمع ہو جاتے اور کوئی شخص آنے سے انکار نہیں کر سکتا تھا، جب سب آ جاتے تو وہ ان سے کہتی کہ تم سب اپنا حال جانتے ہو اور اب میرے ہاں بچہ پیدا ہو چکا ہے اور یہ بچہ

أَمْـرِكُـمْ ، وَقَـدْ وَلَدَتْهُ وَهُوَ ابْنُكَ يَا فُلَانُ ، فَتُسَمِّي مَـنْ أَحَبَّتْ مِـنْهُـمْ بِـاسْـمِـهِ فَيُـلْحَقُ بِهِ وَلَدُهَا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَمْتَنِعَ مِنْهُ الرَّجُلُ ، وَنِكَاحٌ رَابِعٌ يَجْتَمِعُ الـنَّاسُ الْكَثِيرُ فَيَدْخُلُونَ عَلَى الْمَرْأَةِ لَا تَمْتَنِعُ مِمَّنْ جَـاءَ هَـا وَهُـنَّ الْبَـغَايَا ، كُنَّ يَنْصِبْنَ عَلَى أَبْوَابِهِنَّ رَايَـاتٍ تَـكُـنْ عَلَمًا ، فَمَنْ أَرَادَهُنَّ دَخَلَ عَلَيْهِنَّ ، فَإِذَا حَمَلَتْ إِحْدَاهُنَّ فَوَضَعَتْ حَمْلَهَا جَمَعُوا لَهَا وَدَعَـوُا الْقَافَةَ لَهُمْ ثُمَّ أَلْحَقُوا وَلَدَهَا بِالَّذِي يَرَوْنَ ، فَـالْتَـاطَهُ وَدَعَاهُ ابْنَهُ لَا يَمْتَنِعُ مِنْ ذَاكَ ، فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا ﷺ بِـالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ كُلِّهِ إِلَّا نِكَاحَ أَهْلِ الْإِسْلَامِ الْيَوْمَ . ❶

تم میں سے فلاں شخص کا ہے۔ وہ ان میں سے جس کا چاہتی نام لے دیتی اور وہ بچہ اسی شخص کا قرار پاتا۔ اور چوتھی قسم کا نکاح یہ تھا کہ بہت سے آدمی ایک عورت کے پاس جاتے (یعنی اس سے ہمبستری کرتے) اور وہ کسی کو بھی ہمبستری سے نہ روکتی، ایسی عورتیں بغایا (طوائف) کہلاتی تھیں، ان کے گھروں کے دروازوں پر جھنڈے لگے رہتے تھے، یہ اس بات کی علامت تھی کہ جو چاہے ان کے پاس (بہ غرض) جماع آ سکتا ہے۔ پھر جب وہ حاملہ ہوتی اور بچے کو جنم دیتی تو اس کے تمام آشنا اس کے پاس جمع ہوتے اور قیافہ شناس کو بلاتے، پھر وہ جس کا بچہ کہہ دیتا وہ اسی کا قرار پاتا اور کوئی اس سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا تو آپ ﷺ کے ذریعے دورِ جاہلیت کے نکاحوں کے تمام طریقوں کو باطل قرار دے دیا، سوائے اس طریقۂ نکاح کے جو آج کل اہل اسلام میں رائج ہے۔

[٣٥١٢]...... نَـا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، نَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ ، أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ ، عَـنْ يُـونُـسَ ، أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، أَخْبَرَهُ عَنْ عُـرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ ، أَنَّ النِّكَاحَ كَانَ فِـي الْـجَـاهِلِيَّةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَنْحَاءٍ ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ . قَـالَ مُـحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: لَمْ يَرْوِهِ إِلَّا ابْنُ وَهْـبٍ ، زَعَـمُوا أَنَّ يَحْيَى بْنَ مَعِينٍ حِينَ حَدَّثَهُ بِهِ أَصْبَـغُ بَـرَكَ مِـنَ الْـفَرَحِ ، وَقَالَ أَصْبَغُ فِي حَدِيثِهِ: أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ فَاسْتَبْضِعِي مِنْهُ وَيَعْتَزِلُهَا زَوْجُهَا وَلَا يَـمَسُّـهَـا أَبَـدًا حَتَّـى يَتَبَيَّـنَ حَمْلُهَـا مِنْ ذَالِكَ الـرَّجُـلُ الَّـذِي تَسْتَبْـضِـعُ مِـنْهُ ، فَإِذَا تَبَيَّنَ حَمْلُهَا أَصَابَهَا زَوْجُهَا إِذَا أَحَبَّ ، وَإِنَّمَا يَصْنَعُ ذَالِكَ رَغْبَةً فِـي نَـجَابَةِ الْوَلَدِ ، فَكَانَ هٰذَا النِّكَاحُ يُسَمَّى نِكَاحَ الِاسْتِبْـضَـاعِ ، وَقَـالَ الـصَّـاغَـانِيُّ: وَقَدْ رَوَاهُ غَيْرُ

مذکورہ سند کے ساتھ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی (گزشتہ) روایت کے مثل ہی مروی ہے۔ محمد بن اسحاق کہتے ہیں: یہ حدیث صرف ابن وہب نے روایت کی ہے، کہتے ہیں کہ جب یحییٰ بن معین نے انہیں یہ حدیث سنائی تو وہ خوشی سے اُچھل پڑے۔ اصبغ نے حدیث میں کہا ہے: فلاں شخص کو بلا بھیج اور اس سے جماع کروا۔ اس کے بعد اس کا خاوند اس سے الگ رہتا اور اس سے جماع نہ کرتا، یہاں تک کہ اس شخص کا حمل ظاہر ہو جاتا جس سے اس نے جماع کروایا تھا، پھر جب معلوم ہو جاتا کہ وہ حاملہ ہوگئی ہے تو اس کا خاوند اگر چاہتا تو اس سے جماع کرتا۔ اور یہ طریقہ اس لیے جاری کر رکھا تھا تاکہ اچھی نسل کے بچے حاصل کیے جائیں۔ اس نکاح کو ''نکاح استبضاع'' کہا جاتا تھا۔

صاغانی کا کہنا ہے کہ اصبغ کے علاوہ راوی نے یہ حدیث عثمان بن صالح سے، انہوں نے ابن وہب سے، انہوں نے یونس

❶ صحيح البخاري: ٥١٢٧ ـ سنن أبي داود: ٢٢٧٢ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٧٨٤

أَصْبَغَ، نا عُثْمَانُ بْنُ صَالِحٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: أَرْسِلِي إِلَى فُلَانٍ وَاسْتَرْضِعِي مِنْهُ، وَاعْتَزَلَهَا زَوْجُهَا لَا يَمَسُّهَا أَبَدًا حَتّٰى يَسْتَبِينَ حَمْلُهَا مِنْ ذَالِكَ الرَّجُلِ الَّذِي تَسْتَرْضِعُ مِنْهُ، وَكَانَ هٰذَا يُسَمّٰى نِكَاحَ الِاسْتِبْضَاعِ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ: وَهُوَ الصَّوَابُ، وَقَالَ: فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ هَدَمَ نِكَاحَ الْجَاهِلِيَّةِ.

سے بیان کی ہے، البتہ اس نے استبضاع کی بہ جائے استرضاع کے الفاظ نقل کیے ہیں۔ محمد بن اسحاق فرماتے ہیں: یہی صحیح ہے۔ نیز یہ کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو رسول بنا کر بھیجا تو آپ ﷺ کے ذریعے دورِ جاہلیت کے نکاحوں کے تمام طریقوں کو باطل قرار دے۔

[۳۵۱۳]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو غَسَّانَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ الْبَدَلُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ تَنْزِلُ عَنِ امْرَأَتِكَ وَأَنْزِلُ لَكَ عَنِ امْرَأَتِي وَأَزِيدُكَ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَلَا أَنْ تُبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ﴾ (الأحزاب:٥٢)، قَالَ: فَدَخَلَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ الْفَزَارِيُّ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعِنْدَهُ عَائِشَةُ، فَدَخَلَ بِغَيْرِ إِذْنٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا عُيَيْنَةُ فَأَيْنَ الِاسْتِئْذَانُ؟))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا اسْتَأْذَنْتُ عَلَى رَجُلٍ مِنْ مُضَرَ مُنْذُ أَدْرَكْتُ، قَالَ: مَنْ هٰذِهِ الْحُمَيْرَا الَّتِي إِلَى جَنْبِكَ؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذِهِ عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ))، قَالَ: أَفَلَا أَنْزِلُ لَكَ عَنْ أَحْسَنِ الْخَلْقِ؟ فَقَالَ: ((يَا عُيَيْنَةُ إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ ذَالِكَ))، قَالَ: فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هٰذَا؟ قَالَ: ((أَحْمَقُ مُطَاعٌ، وَإِنَّهُ عَلَى مَا تَرَيْنَ لَسَيِّدُ قَوْمِهِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ اپنی بیویاں بدل لیتے تھے، ایک آدمی دوسرے سے کہتا کہ تو اپنی بیوی سے (میرے حق میں) دستبردار ہو جا، میں اپنی بیوی سے دستبردار ہو جاتا ہوں اور مزید دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَلَا أَنْ تُبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ﴾ ''اور نہ اس کی اجازت ہے کہ ان کی جگہ اور بیویوں کو لے آؤ، خواہ ان کا حسن تمہیں کتنا ہی پسند ہو۔'' عیینہ بن حصن فزاری رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آپ کے پاس تشریف فرما تھیں۔ عیینہ بلا اجازت داخل ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے پوچھا: اے عیینہ! اجازت کہاں گئی؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! جب سے میں سردار بنا ہوں میں نے کبھی مضر قبیلے سے اجازت نہیں مانگی۔ اس نے پوچھا: یہ دوشیزہ جو آپ کے پہلو میں بیٹھی ہے، کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ اُم المومنین عائشہ ہیں۔ اس نے کہا: میں آپ کے لیے خوبصورت ترین عورت سے دستبردار نہ ہو جاؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عیینہ! اللہ تعالیٰ نے یہ حرام ٹھہرایا ہے۔ ابھی وہ نکلا ہی تھا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! یہ کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بیوقوف سردار ہے، تم نے اس کی حالت دیکھ لی ہے اس کے باوجود یہ اپنی قوم کا چوہدری ہے۔

[۳۵۱۴]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا

ابو بردہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ)). ❶

نے فرمایا: ولی کی عدم موجودگی میں نکاح نہیں ہوتا۔

[٣٥١٥]..... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، عَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى، يَقُولُ: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ يُثْبِتُ حَدِيثَ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، وَيَقُولُ: إِنَّمَا فَاتَنِي مِنْ حَدِيثِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ مَا فَاتَنِي اتِّكَالًا مِنِّي عَلَى حَدِيثِ إِسْرَائِيلَ.

ابوموسیٰ بیان کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن مہدی اسرائیل کی ابو اسحاق سے روایت کردہ حدیث کو ثابت مانتے تھے اور کہتے: اسرائیل کی احادیث پر اعتماد کرنے کے سبب مجھ سے سفیان کی ابواسحاق سے روایت کردہ احادیث رہ گئیں۔

[٣٥١٦]..... نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ الْهَمْدَانِيُّ الْقَاضِي، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَاهَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ السَّعْدِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، مِثْلَ قَوْلِ ابْنِ سِنَانٍ، قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ: فَقِيلَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: إِنَّ شُعْبَةَ، وَسُفْيَانَ يُوَقِّفَانِهِ عَلَى أَبِي بُرْدَةَ، فَقَالَ: إِسْرَائِيلُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ سُفْيَانَ، وَشُعْبَةَ.

اس سند کے ساتھ بھی ابن سنان سے حدیث مروی ہے۔ محمد بن مخلد کہتے ہیں: عبدالرحمٰن سے کہا گیا کہ شعبہ اور سفیان سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ کی حدیث پر متفق ہیں، تو انہوں نے کہا: اسرائیل کا ابواسحاق سے روایت کرنا مجھے سفیان اور شعبہ کی روایات سے زیادہ پسند ہے۔

[٣٥١٧]..... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَهْدِيٍّ أَبُو عَلِيٍّ، نا صَالِحٌ جَزَرَةُ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمَدِينِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ مَهْدِيٍّ، يَقُولُ: كَانَ إِسْرَائِيلُ يَحْفَظُ حَدِيثَ أَبِي إِسْحَاقَ كَمَا يَحْفَظُ سُورَةَ الْحَمْدِ، قَالَ صَالِحٌ: إِسْرَائِيلُ أَتْقَنُ فِي أَبِي إِسْحَاقَ خَاصَّةً.

عبدالرحمٰن بن مہدی کہتے ہیں: اسرائیل ابواسحاق کی احادیث کو یوں یاد رکھتا تھا جیسے سورت فاتحہ یاد ہوتی ہے۔ صالح کہتے ہیں: ابواسحاق کے سلسلے میں اسرائیل خاص طور پر متقن راوی ہے۔

[٣٥١٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ بِالْبَصْرَةِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْحَرَشِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ولی کی عدم موجودگی میں نکاح نہیں ہوتا۔

❶ سنن أبي داود: ٢٠٨٥ ـ جامع الترمذي: ١١٠١ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٨١ ـ مسند أحمد: ١٩٥١٨، ١٩٧١٠، ١٩٧٤٦ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٧٧ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٧١

بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ)). ❶

[٣٥١٩]..... نا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، حَدَّثَنِي عَمِّي، نا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، نا شَرِيكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشُهُودٍ وَمَهْرٍ، إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ.

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے نکاحوں کے علاوہ کوئی نکاح ولی، گواہ اور حق مہر کے بغیر نہیں ہوتا۔

[٣٥٢٠]..... نا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسَى، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عُرْوَةَ أَخْبَرَهُ، أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا امْرَأَةٍ نُكِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَإِنْ دَخَلَ بِهَا فَالْمَهْرُ لَهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا، فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کر لے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔ اگر آدمی نے اس سے تعلقات قائم کر لیے ہیں تو اس کے عوض میں عورت کے لیے حق مہر ہے۔ اگر وہ اختلاف کریں تو حکمران اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

[٣٥٢١]..... نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ الْبَزَّازُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، قَالَا: نا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ، وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ أَنْكَحَهَا وَلِيٌّ مَسْخُوطٌ عَلَيْهِ فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ)). رَفَعَهُ عَدِيُّ بْنُ الْفَضْلِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ غَيْرُهُ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہے اور جس عورت کا نکاح اس کا ولی ناراضگی کی حالت میں کرے، اس کا نکاح باطل ہے۔

عدی بن فضل نے یہ حدیث مرفوع بیان کی ہے لیکن کسی اور نے مرفوعاً بیان نہیں کی۔

[٣٥٢٢]..... نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ إِمْلَاءً، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا: نبی ﷺ نے اپنی ازواج کو کتنا حق مہر دیا؟ تو

---

❶ سلف برقم: ٣٥١٤

❷ مسند الشافعي: ٢/ ١١ ـ مسند أحمد: ٢٤٢٠٥ ـ سنن أبي داود: ٢٠٨٣ ـ جامع الترمذي: ١١٠٢ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٧٩ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٧٤ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٨

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ١٢٤ ـ مسند أحمد: ٢٢٦٠

بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ أَزْوَاجَهُ؟ فَقَالَتْ: كَانَ صَدَاقُهُ اثْنَيْ عَشَرَ أُوقِيَّةٍ وَنَشٌّ، قَالَتْ: هَلْ تَدْرِي مَا النَّشُّ؟ هُوَ نِصْفُ الْأُوقِيَّةِ، فَذَالِكَ خَمْسُمِائَةِ دِرْهَمٍ. ❶

انہوں نے فرمایا: آپ ﷺ کی طرف سے حق مہر بارہ اوقیہ اور تھوڑا سا مزید تھا۔ پھر انہوں نے فرمایا: جانتے ہو مزید کتنا تھا؟ نصف اوقیہ، جو کہ پانچ سو درہم بنتے ہیں۔

[٣٥٢٣]..... نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عُثْمَانُ بْنُ الْيَمَانِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَ صَدَاقُنَا إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ عَشْرَ أَوَاقٍ، وَيَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلَى الْأُخْرَى، فَذَالِكَ أَرْبَعُمِائَةِ دِرْهَمٍ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہوتے ہوئے ہم دس اوقیہ حق مہر دیتے تھے۔ آپ اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارتے، یہ چار سو درہم بنتے ہیں۔

[٣٥٢٤]..... نا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا أَبُو مُوسَى، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّ مَعْقِلَ بْنَ يَسَارٍ زَوَّجَ أُخْتًا لَهُ فَطَلَّقَهَا الرَّجُلُ ثُمَّ أَنْشَأَ يَخْطُبُهَا، فَقَالَ: زَوَّجْتُكَ كَرِيمَتِي فَطَلَّقْتَهَا، ثُمَّ أَنْشَأْتَ تَخْطُبُهَا، فَأَبَى أَنْ يُزَوِّجَهُ وَهَوِيَتْهُ الْمَرْأَةُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَةَ: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ (البقرة: ٢٣٢). هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ. عَنْ أَبِي مَعْمَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ، وَعَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ، عَنْ يُونُسَ بِهِ. ❸

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے اپنی ہمشیرہ کی شادی کی تو اس کے خاوند نے اسے طلاق دے دی، پھر وہ دوبارہ شادی کا پیغام بھیجنے لگا۔ سیدنا معقل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے تجھے اپنی عزت سے نوازا، تو نے اسے طلاق دے دی، تو پھر اسے نکاح کا پیغام بھیجتا ہے۔ آپ نے اس سے نکاح کرنے کا انکار کر دیا، جبکہ آپ کی ہمشیرہ بھی میلان رکھتی تھیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ ''جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ عدت پوری کر لیں، تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیر تجویز خاوندوں سے نکاح کر لیں، جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں۔''
یہ حدیث صحیح ہے اور امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے مذکورہ سند کے ساتھ نقل کیا ہے۔

❶ صحيح مسلم: ١٤٢٦ ـ سنن أبي داود: ٢١٠٥ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٨٦ ـ سنن النسائي: ٦/ ١١٦ ـ مسند أحمد: ٢٤٦٢٦ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٠٥٥

❷ سنن النسائي: ٦/ ١١٧ ـ مسند أحمد: ٨٨٠٧ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٠٥٣ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٩٧

❸ صحيح البخاري: ٥٣٣٠ ـ سنن أبي داود: ٢٠٨٧ ـ جامع الترمذي: ٢٩٨١ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٧١

[٣٥٢٥]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، أَنَّهُ قَالَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ (البقرة: ٢٣٢)، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ الْمُزَنِيُّ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِيهِ، قَالَ: كُنْتُ زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ جَاءَ يَخْطُبُهَا فَقُلْتُ لَهُ: زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ فَطَلَّقْتَهَا ثُمَّ جِئْتُ تَخْطُبُهَا لَا وَاللّٰهِ لَا تَعُودُ إِلَيْهَا أَبَدًا، قَالَ: وَكَانَ الرَّجُلُ لَا بَأْسَ بِهِ وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى هٰذِهِ الْآيَاتِ، فَقُلْتُ: الْآنَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، وَسَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلٍ.

حسن بصری اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ﴾ ''جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ عدت پوری کر لیں، تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیر تجویز خاوندوں سے نکاح کر لیں، جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ہمیں سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہ آیت ان کے متعلق نازل ہوئی۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اپنی بہن کا نکاح ایک آدمی سے کیا، اس نے اسے طلاق دے دی، یہاں تک کہ اس کی عدت گزر گئی۔ پھر وہ دوبارہ نکاح کا پیغام بھیجنے لگا، تو میں نے اس سے کہا: میں نے تیرا نکاح اس سے کیا اور تجھے عزت وشرف بخشا، لیکن تو نے اسے طلاق دے دی اور اب تو دوبارہ اس سے نکاح کا پیغام بھیجتا ہے؟ اللہ کی قسم! تو اب اس سے کبھی نکاح نہیں کر سکتا۔ سیدنا معقل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس آدمی میں کوئی عیب نہیں تھا، عورت (یعنی ان کی بہن) بھی اس کی طرف میلان رکھتی تھی، تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرما دیں۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اب میں نکاح کر دیتا ہوں، پھر آپ نے اس کا نکاح اپنی ہمشیرہ سے کر دیا۔

عباد بن راشد نے اپنی سند کے ساتھ اسی طرح روایت کیا ہے۔

[٣٥٢٦]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا أَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، نا أَبُو عَامِرٍ، نا عَبَّادُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنِي مَعْقِلُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي أُخْتٌ فَخُطِبَتْ إِلَيَّ فَكُنْتُ أَمْنَعُهَا النَّاسَ فَأَتَانِي ابْنُ عَمٍّ لِي فَخَطَبَهَا فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَاضْطَجَعَهَا مَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالَى ثُمَّ طَلَّقَهَا طَلَاقًا لَهُ رَجْعَةٌ ثُمَّ تَرَكَهَا حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَخَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ، فَقُلْتُ: مَنَعْتُهَا النَّاسَ وَزَوَّجْتُكَ إِيَّاهَا ثُمَّ طَلَّقْتَهَا طَلَاقًا لَهُ

حسن بصری رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میری ایک بہن تھی، میرے پاس اس سے نکاح کے لیے پیغامات آنے لگے، لیکن میں لوگوں کو انکار کر دیتا۔ پھر میرے چچا زاد نے اس سے نکاح کا پیغام بھیجا تو میں نے اس سے اس کا نکاح کر دیا۔ جب تک اللہ نے چاہا اس نے اسے بسائے رکھا، پھر رجعی طلاق دے دی، عدت گذر گئی تو دیگر پیغام نکاح بھیجنے والوں کے ساتھ اس نے بھی پیغام بھیج دیا۔ میں نے کہا: پہلے میں نے سب لوگوں کو انکار کر کے تیرے ساتھ اس کا نکاح کیا، لیکن تو نے اسے رجعی طلاق دے دی، لیکن مدت گذر گئی مگر تو نے رجوع نہیں کیا، اب دیگر

رَجْعَةٌ ثُمَّ تَرَكْتَهَا حَتّٰى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَلَمَّا خُطِبَتْ إِلَيَّ أَتَيْتَنِي تَخْطُبُهَا مَعَ الْخُطَّابِ إِنِّي لَا أُزَوِّجُكَ أَبَدًا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَوْ قَالَ أُنْزِلَتْ: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ (البقرة: ٢٣٢)، فَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ الْمَعْنَى قَرِيبٌ.

لوگوں کے ساتھ تو نے بھی پیغامِ نکاح بھیج دیا، اللہ کی قسم! میں تو ہرگز اسے تیرے ساتھ نہیں بیاہوں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی (یا کہا کہ یہ آیت نازل ہوگئی:) ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ﴾ ''جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ عدّت پوری کرلیں، تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیرِ تجویز خاوندوں سے نکاح کرلیں، جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں۔'' میں نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور ہمشیرہ کا نکاح اسی سے کردیا۔ مفہوم حدیث تقریباً وہی ہے۔

[٣٥٢٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا رَوْحٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: كَانَتْ لِي أُخْتٌ تَحْتَ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا ثُمَّ خَلَا عَنْهَا حَتّٰى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا، ثُمَّ جَاءَ يَخْطُبُهَا، فَحَمِيَ مَعْقِلٌ عَنْ ذَالِكَ وَقَالَ: خَلَا عَنْهَا وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا فَحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾ (البقرة: ٢٣٢) الْآيَةَ.

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری ہمشیرہ ایک آدمی کے نکاح میں تھی، اس نے اسے طلاق دے دی اور مدتِ رجوع گذر جانے تک اس سے بےتعلق رہا، پھر اس نے دوبارہ نکاح کا پیغام بھیج دیا۔ معقل رضی اللہ عنہ کو اس بات پر خفگی ہوئی، انہوں نے فرمایا: یہ شخص اس سے بےتعلق رہا، حالانکہ اسے بسانے پر قادر تھا۔ پھر آپ اس کے اور اس کے درمیان حائل ہوگئے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ﴾ ''جب تم اپنی عورتوں کو طلاق دے چکو اور وہ عدّت پوری کرلیں، تو پھر اس میں مانع نہ ہو کہ وہ اپنے زیرِ تجویز خاوندوں سے نکاح کرلیں، جب کہ وہ معروف طریقے سے باہم مناکحت پر راضی ہوں۔''

[٣٥٢٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ، عَنْ عَمَّتِهِ سَكِينَةَ بِنْتِ حَنْظَلَةَ قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَلَمْ تَنْقَضِ عِدَّتِي مِنْ مَهْلَكِ زَوْجِي، فَقَالَ: قَدْ عَرَفْتِ قَرَابَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَقَرَابَتِي مِنْ عَلِيٍّ وَمَوْضِعِي فِي الْعَرَبِ، قُلْتُ: غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا جَعْفَرٍ إِنَّكَ رَجُلٌ يُؤْخَذُ عَنْكَ تَخْطُبُنِي فِي عِدَّتِي،

سکینہ بنت حنظلہ بیان کرتی ہیں کہ محمد بن علی نے مجھ سے اجازت چاہی، جبکہ میں ابھی اپنے خاوند کے فوت ہونے کی عدت میں تھی۔ اس نے کہا: تم میری رسول اللہ ﷺ سے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے قرابت داری اور عرب میں میرا رتبہ جانتی ہو۔ میں نے کہا: اے ابوجعفر! اللہ آپ کی مغفرت فرمائے، آپ قابلِ اعتماد شخص ہیں، مجھے عدت کے دوران ہی نکاح کا پوچھ رہے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں تو تمہیں رسول اللہ ﷺ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے اپنی قرابت بتا رہا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ

قَالَ: إِنَّمَا أَخْبَرْتُكِ لِقَرَابَتِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمِنْ عَلِيٍّ وَقَدْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ مُتَأَيِّمَةٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ، فَقَالَ: لَقَدْ عَلِمْتِ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَخِيرَتُهُ وَمَوْضِعِي فِي قَوْمِي، كَانَتْ تِلْكَ خِطْبَتَهُ.

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے، وہ ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر عدت میں تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تھا: تم جانتی ہو کہ میں اللہ کا رسول اور اس کی مخلوق کا سب سے بہتر شخص ہوں، میری قوم میں میرا جو مقام ہے تم اس سے بھی واقف ہو۔ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا انہیں نکاح کا پیغام دینے کا انداز تھا۔

[٣٥٢٩]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا أَبُو وَائِلَةَ الْمَرْوَزِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحُسَيْنِ مِنْ وَلَدِ بِشْرِ بْنِ الْمُحْتَفِزِ، نَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نَا خَالِدُ بْنُ الْوَضَّاحِ، عَنْ أَبِي الْخَصِيبِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا بُدَّ فِي النِّكَاحِ مِنْ أَرْبَعَةٍ: الْوَلِيِّ وَالزَّوْجِ وَالشَّاهِدَيْنِ)) أَبُو الْخَصِيبِ مَجْهُولٌ وَاسْمُهُ: نَافِعُ بْنُ مَيْسَرَةَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح میں چار چیزوں کا ہونا ضروری ہے: ولی، لڑکا لڑکی اور دو گواہ۔

ابوخصیب مجہول راوی ہے اس کا نام نافع بن میسرہ ہے۔

[٣٥٣٠]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نَا رَوْحٌ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: جَمَعَتِ الطَّرِيقُ رَكْبًا فَجَعَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُمْ ثَيِّبٌ أَمْرَهَا بِيَدِ رَجُلٍ غَيْرِ وَلِيٍّ فَأَنْكَحَهَا فَبَلَغَ ذَالِكَ عُمَرَ فَجَلَدَ النَّاكِحَ وَالْمُنْكِحَ وَرَدَّ نِكَاحَهَا. ❶

عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ ایک راستے میں قافلے کے لوگ اکٹھے ہوئے تو ان میں سے ایک ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ عورت) نے اپنے نکاح کا اختیار ایک آدمی کو دے دیا جو اس کا ولی نہیں تھا تو اس آدمی نے اس کا نکاح کر دیا۔ جب اس بات کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا تو انہوں نے نکاح کرانے والے اور کرنے والے (دونوں) کو کوڑے مارے، نیز اس عورت کا نکاح باطل کر دیا۔

[٣٥٣١]...... نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، قَالَا: نَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نَا بَكْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحْرِزٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

[٣٥٣٢]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا أَبُو خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ ح وَنَا مُحَمَّدُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

❶ مسند الشافعي: ٢/ ١٥۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ٧/ ١١١

❷ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٧/ ١٢٥۔مصنف عبد الرزاق: ١٠٤٧٣۔المعجم الكبير للطبراني: ١٨/ ٢٩٩

بْنُ مَخْلَدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْعَلَّافُ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَاكِ، قَالُوا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي سَعْدٍ، قَالَا: نا إِسْحَاقُ بْنُ هِشَامٍ التَّمَّارُ، نا ثَابِتُ بْنُ زُهَيْرٍ، نا نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ)).

[٣٥٣٣]..... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ خَالِدٍ الرَّقِّيُّ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ فَإِنْ تَشَاجَرُوا فَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ)). تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ، عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ مِثْلَهُ سَوَاءً. وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، وَيَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، وَنُوحُ بْنُ دَرَّاجٍ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَكِيمٍ أَبُو بَكْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالُوا فِيهِ: ((شَاهِدَيْ عَدْلٍ)). وَكَذٰلِكَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولی اور دو گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا، اگر لوگ اختلاف کریں تو حکمران اس کا ولی ہے جس کا کوئی ولی نہ ہو۔
عبدالرحمٰن بن یونس نے عیسیٰ بن یونس سے بالکل اسی کے مثل روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔ سعید بن خالد نے بھی عبداللہ بن عمرو، یزید بن سنان، نوح بن دراج اور عبداللہ بن حکیم کی روایت کردہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح بیان کی ہے، سب نے عادل گواہوں کا تذکرہ کیا ہے۔ ابن ابی ملیکہ بھی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

[٣٥٣٤]..... نا أَبُو ذَرٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبَّادٍ النَّسَائِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، نا أَبِي، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ولی اور دو عادل گواہوں کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

[٣٥٣٥]..... نا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ مِنْ كِتَابِهِ، نا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ أَبُو الْحَسَنِ الْجَهْضَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت عورت کی شادی نہیں کر سکتی اور نہ ہی عورت خود اپنی شادی کر سکتی ہے، جو عورت خود اپنی شادی کرتی ہے وہ

❶ صحيح ابن حبان: ٤٠٧٥

الْعُقَيْلِيُّ ، نا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا فَإِنَّ الزَّانِيَةَ هِيَ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا)). ❶

زانیہ ہے۔

[٣٥٣٦]..... نا أَبُو بَكْرٍ الطَّلْحِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَحْيَى بِالْكُوفَةِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمَسْرُوقِيُّ، نا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، ح وَنا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الْخَلَّالُ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا)). وَكُنَّا نَقُولُ: إِنَّ الَّتِي تُزَوِّجُ نَفْسَهَا هِيَ الْفَاجِرَةُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت عورت کی شادی نہیں کر سکتی اور نہ ہی عورت خود اپنی شادی کر سکتی ہے۔ ہم کہا کرتے تھے کہ جو عورت خود اپنی شادی کر لے وہ بدکارہ ہے۔

[٣٥٣٧]..... نا أَبُو وَهْبٍ يَحْيَى بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ بِالْأُبُلَّةِ، نا جَمِيلُ بْنُ الْحَسَنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْعُقَيْلِيُّ، بِإِسْنَادِهِ الْأَوَّلِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٥٣٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ الْآدَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الدُّولَابِيُّ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا هِيَ الزَّانِيَةُ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم باتیں کیا کرتے تھے کہ جو عورت خود اپنا نکاح کر لیتی ہے وہ زانیہ ہے۔

[٣٥٣٩]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ أنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، أنا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، وَالزَّانِيَةُ هِيَ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيِّهَا.

ابن سیرین رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت عورت کی شادی نہیں کر سکتی اور نہ ہی عورت خود اپنی شادی کر سکتی ہے، اور جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر خود اپنا نکاح کر لے وہ زانیہ ہے۔

[٣٥٤٠]..... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ سنن ابن ماجه: ١٨٨٢

هَارُونَ، وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ، قَالَا: نا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مُسْلِمٍ الْجَرْمِيُّ، نا مَخْلَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا، إِنَّ الَّتِي تُنْكِحُ نَفْسَهَا هِيَ الْبَغِيُّ)). قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: وَرُبَّمَا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: ((هِيَ الزَّانِيَةُ)).

فرمایا: عورت عورت کا نکاح نہیں کر سکتی اور نہ ہی عورت خود اپنا نکاح کر سکتی ہے، اور جو عورت خود اپنا نکاح کرتی ہے، وہ زانیہ ہے۔
ابن سیرین کہتے ہیں: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بسا اوقات ((هِيَ الْبَغِيُّ)) کی بہ جائے ((هِيَ الزَّانِيَةُ)) کہا۔

[٣٥٤١]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَعَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْأَصْبَهَانِيِّ، نا عَبْدُ السَّلَامِ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، رَفَعَهُ قَالَ: لَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ الْمَرْأَةَ، وَلَا تُنْكِحُ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا. وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَكَانَ يُقَالُ: الزَّانِيَةُ تُنْكِحُ نَفْسَهَا. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ مرفوعاً ذکر کرتے ہیں کہ عورت عورت کا نکاح نہیں کر سکتی اور نہ ہی عورت خود اپنا نکاح کر سکتی ہے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ زانیہ خود اپنا نکاح کر لیتی ہے۔

[٣٥٤٢]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيِّهَا أَوْ ذِي الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا أَوِ السُّلْطَانِ.

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورت کے ولی یا اس کے اہل خانہ میں سے کسی صاحب رائے شخص یا حکمران کی اجازت کے بغیر عورت سے نکاح نہ کیا جائے۔

[٣٥٤٣]..... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا أَبُو خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: مَا كَانَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَشَدَّ فِي النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ مِنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَكَانَ يَضْرِبُ فِيهِ.

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں ولی کے بغیر نکاح کے سلسلے میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ سخت مؤقف کسی کا نہیں تھا، آپ تو اس معاملے میں کوڑے بھی مارتے تھے۔

[٣٥٤٤]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ، عَنْ

نزال بن سبرہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ولی کی عدم موجودگی میں نکاح نہیں ہوتا، جس نے ولی کے بغیر نکاح کیا یا کسی کا نکاح کرایا تو وہ نکاح باطل ہے۔

❶ سنن ابن ماجه: ١٨٨٢ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ١١٠

عَلِیٌّ عَلَیْهِ السَّلَامُ، قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِإِذْنِ وَلِيٍّ فَمَنْ نَكَحَ أَوْ أَنْكَحَ بِغَيْرِ إِذْنِ وَلِيٍّ فَنِكَاحُهُ بَاطِلٌ.

[۳۵۴۵]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ الْمِصْرِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ سُلَيْمَانَ أَبُو عُتْبَةَ الْحِمْصِيُّ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ بِنْتَ خَالِهِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ قَالَ: فَذَهَبَتْ أُمُّهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّ ابْنَتِي تَكْرَهُ ذَالِكَ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُفَارِقَهَا فَفَارَقَهَا، وَقَالَ: ((لَا تَنْكِحُوا الْيَتَامَى حَتَّى تَسْتَأْمِرُوهُنَّ فَإِذَا سَكَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا)). فَتَزَوَّجَهَا بَعْدُ عَبْدُ اللّٰهِ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ. وَرَوَاهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، وَصَدَقَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ مُخْتَصَرًا مُرْسَلًا. وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ نَافِعٍ، وَإِنَّمَا رَوَاهُ عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْهُ. ❶

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے ماموں سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے شادی کی، اس عورت کی ماں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی: میری بیٹی کو یہ رشتہ ناپسند ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسے چھوڑ دیں، چنانچہ انہوں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دے دیا کہ یتیم بچیوں سے ان کی اجازت لیے بغیر ان کا نکاح نہ کیا کرو، جب لڑکی خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے۔ بعد میں اس سے بندۂ خدا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی۔

ولید بن مسلم اور صدقہ بن عبداللہ نے ابن ابی ذئب سے اور انہوں نے نافع سے مختصر طور پر مرسل روایت کی ہے۔ ابن ابی ذئب کا نافع سے سماع نہیں ہے، البتہ عمر بن حسین نے نافع سے اسے روایت کیا ہے۔

[۳۵۴۶]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ، نا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: زَوَّجَنِي خَالِي قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ بِنْتَ أَخِيهِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ فَدَخَلَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ عَلَى أُمِّهَا فَأَرْغَبَهَا فِي الْمَالِ وَخَطَبَهَا إِلَيْهَا فَرُفِعَ شَأْنُهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ قُدَامَةُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنَةُ أَخِي وَأَنَا وَصِيُّ أَبِيهَا وَلَمْ أُقَصِّرْ بِهَا زَوَّجْتُهَا مَنْ قَدْ عَلِمْتُ فَضْلَهُ وَقَرَابَتَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَا يَتِيمَةٌ وَالْيَتِيمَةُ أَوْلَى بِأَمْرِهَا)). فَنُزِعَتْ مِنِّي وَزَوَّجَهَا الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ. لَمْ يَسْمَعْهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ مِنْ نَافِعٍ، وَإِنَّمَا سَمِعَهُ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میرے ماموں قدامہ بن مظعون نے اپنے بھائی عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی بیٹی سے میری شادی کر دی۔ پھر مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اس کی والدہ کے پاس گئے اور اسے مال کی رغبت دلائی اور نکاح کا پیغام دیا۔ یہ معاملہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جایا گیا تو قدامہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میری بھتیجی ہے اور میں اس کے والد کا وصی ہوں، میں نے کوئی کوتاہی نہیں برتی بلکہ جس شخص کے مقام اور قرابت داری کو میں جانتا ہوں، اس سے اس کا نکاح کیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ یتیم ہے اور یتیم لڑکی اپنے معاملے میں زیادہ حق رکھتی ہے۔ چنانچہ اس کا رشتہ مجھ سے توڑ دیا گیا اور مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اس سے شادی کر لی۔ محمد بن اسحاق نے یہ حدیث نافع سے نہیں سنی بلکہ عمر بن حسین

❶ مسند أحمد: ٦١٣٦ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٧

مِنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْهُ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْهُ، وَتَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ.

کے واسطے سے ان سے سنی ہے۔ ابراہیم بن سعد نے بھی اسی طرح آپ سے روایت کیا ہے، محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی اور انہوں نے عمر بن حسین سے روایت کیا۔

[٣٥٤٧]..... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، نا عَمِّي، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حُسَيْنٍ مَوْلَى آلِ حَاطِبٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: تُوُفِّيَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ وَتَرَكَ بِنْتًا لَهُ مِنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمِ بْنِ أُمَيَّةَ، فَأَوْصَى إِلَى أَخِيهِ قُدَامَةَ بْنِ مَظْعُونٍ وَهُمَا خَالَايَ فَخَطَبْتُ إِلَى قُدَامَةَ بِنْتَ عُثْمَانَ فَزَوَّجَنِيهَا، فَدَخَلَ الْمُغِيرَةُ إِلَى أُمِّهَا فَأَرْغَبَهَا فِي الْمَالِ فَحَطَّتْ إِلَيْهِ وَحَطَّتِ الْجَارِيَةُ إِلَى هَوَى أُمِّهَا حَتَّى ارْتَفَعَ أَمْرُهُمْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ قُدَامَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ ابْنَةُ أَخِي وَأَوْصَى بِهَا إِلَيَّ فَزَوَّجْتُهَا ابْنَ عَمٍّ وَلَمْ أُقَصِّرْ بِالصَّلَاحِ وَالْكَفَاءَةِ، وَلَكِنَّهَا امْرَأَةٌ وَإِنَّهَا حَطَّتْ إِلَى هَوَى أُمِّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هِيَ يَتِيمَةٌ وَلَا تُنْكَحُ إِلَّا بِإِذْنِهَا)) فَانْتُزِعَتْ مِنِّي وَاللهِ بَعْدَ أَنْ مَلَكْتُهَا فَزَوَّجُوهَا الْمُغِيرَةِ بْنَ شُعْبَةَ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ وفات پا گئے، انہوں نے خولہ بنت حکیم سے ایک بیٹی چھوڑی اور اپنے بھائی قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ کو اس کے متعلق وصیت کی، وہ دونوں میرے ماموں ہیں۔ میں نے قدامہ بن مظعون کو (ان کی بھتیجی سے) نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں نے اس کی شادی میرے ساتھ کر دی۔ پھر مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اس کی والدہ کے پاس گئے اور اسے مال کی رغبت دلائی تو وہ ان کی طرف مائل ہوگئی، لڑکی اپنی والدہ کی پسند پر راضی تھی، چنانچہ معاملہ نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچ گیا۔ تو قدامہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میری بھتیجی ہے، میرے بھائی نے اس کے متعلق مجھے وصیت کر رکھی ہے، میں نے اس کا نکاح اپنے چچازاد سے کیا ہے اور اس کی بھلائی و برابری کے سلسلے میں کوئی کوتاہی نہیں کی، جبکہ یہ اور اس کی والدہ اس رشتے کو نہیں رکھنا چاہتیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ یتیم بچی ہے، اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں ہو سکتا۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اس کے معاملات کا مالک ہونے کے بعد اسے مجھ سے چھین لیا گیا، پھر انہوں نے اس کی شادی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کر دی۔

[٣٥٤٨]..... نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى ابْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا هَلَكَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: زَوَّجَنِيهَا خَالِي قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ وَلَمْ يُشَاوِرْهَا فِي ذَالِكَ وَهُوَ عَمُّهَا، وَكَلَّمَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ فِي ذَالِكَ فَرَدَّ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ وفات پا گئے تو انہوں نے اپنی ایک بیٹی چھوڑی، جس کا نکاح میرے ماموں قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے میرے ساتھ کر دیا۔ وہ اس کے چچا تھے اور انہوں نے اس سلسلے میں اس سے مشورہ نہ کیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا تو آپ ﷺ نے اس نکاح کو ختم کر دیا۔ اس نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ نکاح کرنا پسند کیا تو آپ نے اس کا نکاح ان

نِكَاحَهُ، فَأَحَبَّتْ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ، فَزَوَّجَهَا إِيَّاهُ.

کے ساتھ کر دیا۔

[٣٥٤٩]...... ثنا أَبُو عَبْدٍ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ، نا عَمِّي، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّهُ قَالَ: تَزَوَّجَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ زَيْنَبَ بِنْتَ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ بَعْدَ وَفَاةِ أَبِيهَا زَوَّجَهُ إِيَّاهَا عَمُّهَا قُدَامَةُ بْنُ مَظْعُونٍ، فَأَرْغَبَهُمُ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي الصَّدَاقِ، فَقَالَتْ أُمُّ الْجَارِيَةِ لِلْجَارِيَةِ: لَا تُجِيزِي، فَكَرِهَتِ الْجَارِيَةُ النِّكَاحَ وَأَعْلَمَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَالِكَ هِيَ وَأُمُّهَا، فَرَدَّ نِكَاحَهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ، فَنَكَحَهَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ.

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زینب بنت عثمان بن مظعون کے والد کی وفات کے بعد اس سے شادی کر لی، زینب کے چچا قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہ نے یہ شادی کرائی۔ پھر مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انہیں حق مہر میں رغبت دلائی تو لڑکی کی والدہ نے اس سے کہا: تو اس رشتے کو قبول نہ کر۔ لڑکی نے بھی نکاح کو ناپسند کیا اور دونوں ماں بیٹی نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گذار کر دی، تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح ختم کر دیا۔ پھر مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اس سے نکاح کر لیا۔

[٣٥٥٠]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ قَرِينٍ، نا سَلَمَةُ الْأَبْرَشُ، نا ابْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تُنْكَحُ الْيَتِيمَةُ إِلَّا بِإِذْنِهَا)). عُمَرُ بْنُ حُسَيْنٍ مَوْلَى آلِ حَاطِبٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: یتیم لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جا سکتا۔
عمر بن حسین آل حاطب کے آزاد کردہ غلام ہیں۔

[٣٥٥١]...... نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَاهِلِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، وَمُجَمِّعِ ابْنَيْ يَزِيدَ، قَالَا: أَنْكَحَ خِذَامٌ ابْنَتَهُ خَنْسَاءَ وَهِيَ كَارِهَةٌ رَجُلًا وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهُ، فَرَدَّ نِكَاحَهَا. [1]

یزید کے دونوں صاحبزادے عبدالرحمن اور مجمع بیان کرتے ہیں کہ خذام نے اپنی بیٹی خنساء کا نکاح کر دیا، وہ ثیبہ تھی (یعنی اس کا نکاح ہو چکا تھا) لیکن اس آدمی کو ناپسند کرتی تھی۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور یہ بات آپ کے گوش گذار کی، تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح باطل کر دیا۔

[٣٥٥٢]...... نا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْكُوفِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ حَجَّاجِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدَّتِهِ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ:

سائب اپنی دادی خنساء بنت جذام بن خالد کے بارے میں روایت کرتے ہیں کہ وہ شادی شدہ تھیں، ان کے والد نے ان کی شادی بنوعوف کے ایک آدمی سے کی تھی، لیکن ان کا میلان ابولبابہ بن عبدالمنذر کی طرف تھا۔ اس کا معاملہ رسول اللہ ﷺ

[1] صحيح البخاري: ٥١٣٨۔ سنن أبي داود: ٢١٠١۔ سنن ابن ماجه: ١٨٧٣۔ سنن النسائي: ٦/ ٨٦۔ مسند أحمد: ٢٨٧٨٦

كَانَتْ أَيِّمًا مِنْ رَجُلٍ فَزَوَّجَهَا أَبُوهَا رَجُلًا مِنْ بَنِي عَوْفٍ، فَحَنَّتْ إِلَى أَبِي لُبَابَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ، فَارْتَفَعَ شَأْنُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَبَاهَا أَنْ يُلْحِقَهَا بِهَوَاهَا، فَتَزَوَّجَتْ أَبَا لُبَابَةَ. ❶

کی عدالت میں پیش کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے والد کو حکم دیا کہ اس کا نکاح اس کی مرضی کے مطابق کردے۔ چنانچہ اس کی شادی ابولبابہ سے ہوگئی۔

[۳۵۵۳]...... نا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، نا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا هُشَيْمٌ، أنا عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ يُقَالُ لَهَا: خَنْسَاءُ بِنْتُ خِذَامٍ زَوَّجَهَا أَبُوهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((الْأَمْرُ إِلَيْكِ))، قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ، فَرَدَّ نِكَاحَهَا. فَتَزَوَّجَتْ بَعْدَ ذَالِكَ أَبَا لُبَابَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُنْذِرِ فَجَاءَتْ بِالسَّائِبِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ.

ابوسلمہ بیان کرتے ہیں کہ انصار کے قبیلہ بنوعمرو بن عوف کی خنساء نامی ایک عورت کی شادی اس کے والد نے کردی، خنساء ثیبہ تھی، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس سلسلے میں بات کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارا معاملہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اس نے کہا: مجھے اس نکاح میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح باطل کردیا۔ بعد میں اس نے ابولبابہ بن منذر سے شادی کرلی اور اس سے سائب بن ابولبابہ ہوئے۔

[۳۵۵٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي يَحْيَى كُرَيْنِبُ نا أَبُو يَعْقُوبَ الْأَفْطَسُ أَخُو أَبِي مُسْلِمٍ الْمُسْتَمْلِيُّ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ خَنْسَاءَ بِنْتَ خِذَامٍ أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهُ، فَرَدَّ نِكَاحَهَا. فَتَزَوَّجَهَا أَبُو لُبَابَةَ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ فَجَاءَتْ بِالسَّائِبِ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ وَكَانَتْ ثَيِّبًا. ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خنساء بنت جذام کا نکاح اس کے والد نے کردیا، وہ اس نکاح سے ناخوش تھی، چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے اس بات کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح باطل کردیا۔ پھر ابولبانہ بن منذر نے اس سے شادی کرلی اور اس سے سائب بن ابولبابہ ہوئے۔ خنسا ثیبہ تھی (یعنی جب اس نے اپنی پہلی شادی پر عدم رضامندی کا نبی ﷺ سے اظہار کیا تب وہ شادی شدہ تھی)۔

[۳۵۵۵]...... نا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الضَّبِّيُّ، نا وَكِيعٌ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتْ فَتَاةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ أَبِي - وَنِعْمَ الْأَبُ هُوَ - زَوَّجَنِي ابْنَ أَخِيهِ لِيَرْفَعَ مِنْ خَسِيسَتِهِ، قَالَ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک لڑکی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا باپ بہت اچھا آدمی ہے، لیکن اس نے میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کردی ہے تاکہ وہ اپنی بدحالی سے نکل آئے۔ تو آپ ﷺ نے اس کا معاملہ اس کے سپرد کردیا، تو اس نے کہا: میں اپنے والد کے اقدام کو برقرار رکھتی ہوں، میرا ارادہ صرف یہ تھا کہ

❶ مسند أحمد: ٢٦٧٩٠

❷ المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ٢٤٤ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ١٢٠

((فَجَعَلَ الْأَمْرَ إِلَيْهَا)). فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَجَزْتُ مَا صَنَعَ أَبِي وَلٰكِنْ أَرَدْتُ أَنْ تَعْلَمَ النِّسَاءُ أَنْ لَيْسَ إِلَى الْأَبَاءِ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ. ❶

عورتوں کو پتہ چل جائے کہ والدین کو اس سلسلے میں اختیار نہیں ہے۔

[٣٥٥٦]...... نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ، نا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا ح. وَنا أَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسٰى، نا عَوْنٌ يَعْنِي ابْنَ كَهْمَسٍ، نا أَبِي، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، قَالَ: جَاءَتْ فَتَاةٌ إِلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي ابْنَ أَخِيهِ لِيَرْفَعَ مِنْ خَسِيسَتِهِ وَإِنِّي كَرِهْتُ ذَالِكَ، قَالَتْ: اقْعُدِي حَتّٰى يَجِيءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَاذْكُرِي ذَالِكَ لَهُ، فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِيهَا فَجَاءَ أَبُوهَا، ((وَجَعَلَ الْأَمْرَ إِلَيْهَا)). فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّ الْأَمْرَ جُعِلَ إِلَيْهَا، قَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَجَزْتُ مَا صَنَعَ أَبِي إِنِّي إِنَّمَا أَرَدْتُ أَنْ أَعْلَمَ هَلْ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَمْ لَا؟ قَالَ ابْنُ الْجُنَيْدِ: فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ أَجَزْتُ مَا صَنَعَ أَبِي وَلَكِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَعْلَمَ لِلنِّسَاءِ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَمْ لَا.

عبداللہ بن بریدہ بیان کرتے ہیں کہ ایک لڑکی سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور کہنے لگی: میرے والد نے میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کر دی ہے تاکہ وہ اپنی خستہ حالی سے نکل آئے، لیکن میں اس نکاح کو ناپسند کرتی ہوں۔ آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، رسول اللہ ﷺ تشریف لاتے ہیں تو آپ سے بات کرنا۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو اس نے آپ سے بات کی، آپ ﷺ نے اس کے والد کو طلب کیا، وہ آیا تو آپ ﷺ نے نکاح کا معاملہ لڑکی کے سپرد کر دیا۔ جب اس نے دیکھا کہ بات میرے اختیار میں ہے تو کہنے لگی: میں نے اپنے والد کے اقدام کو برقرار رکھا، میں جاننا چاہتی تھی کہ کیا عورتوں کا کوئی حق ہے یا نہیں؟

ابن جنید نے اَنْ اَعْلَمَ هَلْ لِلنِّسَاءِ کی بجائے اَنْ اَعْلَمَ لِلنِّسَاءِ ذکر کیا۔

[٣٥٥٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا أَبُو ظُفُرٍ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ كَهْمَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ تُرِيدُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ تَلْقَهُ فَجَلَسَتْ تَنْتَظِرُهُ حَتّٰى جَاءَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِهٰذِهِ الْمَرْأَةِ إِلَيْكَ حَاجَةً، قَالَ لَهَا: ((وَمَا حَاجَتُكِ؟))، قَالَتْ: إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي ابْنَ أَخٍ لَهُ لِيَرْفَعَ خَسِيسَتَهُ بِي وَلَمْ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ سے ملنا چاہتی تھی، آپ سے ملاقات نہ ہو سکی تو وہ انتظار کرنے لگی۔ آپ ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس عورت کو آپ سے کوئی کام ہے۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا کام ہے؟ اس نے کہا: میرے والد نے میری شادی اپنے بھتیجے کے ساتھ کر دی ہے، تاکہ میری وجہ سے وہ اپنی بدحالی سے نکل آئے، لیکن مجھ سے پوچھا تک نہیں، کیا مجھے اپنے بارے میں کوئی اختیار ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

❶ سنن النسائي: ٦/ ٨٦۔ مسند أحمد: ٢٥٠٤٣

يَسْتَأْمِرُنِي فَهَلْ لِي فِي نَفْسِي أَمْرٌ؟ قَالَ: ((نَعَمْ))، قَالَتْ: مَا كُنْتُ لِأَرُدَّ عَلَى أَبِي شَيْئًا صَنَعَهُ وَلَكِنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ تَعْلَمَ النِّسَاءُ أَلَهُنَّ فِي أَنْفُسِهِنَّ أَمْرٌ أَمْ لَا؟ هٰذِهِ كُلُّهَا مَرَاسِيلُ ابْنُ بُرَيْدَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ شَيْئًا.

ہاں۔اس نے کہا: میں اپنے والد کے اقدام کو مسترد نہیں کرتی، میں تو یہ جاننا چاہتی تھی کہ آیا عورتوں کا کوئی حق ہے یا نہیں؟
یہ تمام احادیث ابن بریدہ کی مراسیل ہیں، اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کچھ نہیں سنا۔

[٣٥٥٨]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَأَبُو إِبْرَاهِيمَ الزُّهْرِيُّ وَنا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ الصُّوفِيُّ، وَغَيْرُهُمْ، قَالُوا: نا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ بِكْرًا وَلَمْ يَسْتَأْذِنْهَا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا. لَفْظُ أَبِي بَكْرٍ وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: وَهِيَ بِكْرٌ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهَا، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی کنواری بیٹی کی شادی کر دی لیکن اس سے اجازت نہ لی، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اس کا نکاح باطل کر دیا۔
یہ الفاظ ابوبکر کے ہیں، ابن صاعد نے یوں بیان کیا ہے: وہ کنوری تھی اور اس (کے والد نے اس) کی مرضی کے بغیر ہی اس کی شادی کر دی، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے ان دونوں میں (یعنی میاں بیوی میں) جدائی کرا دی۔

[٣٥٥٩]..... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ صَالِحٍ، نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، أنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أنا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ مِثْلَهُ. ❷

عطاء بن ابی رباح سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی بیٹی کی شادی کر دی۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی۔

[٣٥٦٠]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، ح وثنا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُسْتَمْلِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَاسَرْجِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ، أنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَةً لَهُ بِكْرًا وَهِيَ كَارِهَةٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ،

عطاء بن ابی رباح روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک آدمی نے اپنی کنواری بیٹی کی شادی کر دی، جبکہ وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی تھی۔ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ نے اس کا نکاح باطل کر دیا۔
صحیح بات یہ ہے کہ حدیث مرسل ہے اور شعیب بن اسحاق کا قول وہم ہے۔

❶ السنن الكبرى للنسائي: ٥٣٦٣۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٧٤٨

❷ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٧٤٩

فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا. الصَّحِيحُ مُرْسَلٌ وَقَوْلُ شُعَيْبٍ وَهْمٌ.

[٣٥٦١]..... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا الْخَضِرُ بْنُ دَاوُدَ، نا الْأَثْرَمُ، قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثَ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: حَدَّثَنَاهُ أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلًا، مِثْلَ هٰذَا عَنْ جَابِرٍ كَالْمُنْكَرِ أَنْ يَكُونَ. ❶

اثرم بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ سے شعیب بن اسحاق کی حدیث کا تذکرہ کیا کہ وہ عطاء کے واسطے سے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ تو انہوں نے کہا: یہ حدیث ہمیں ابومغیرہ نے اوزاعی سے اور انہوں نے عطاء سے مرسل بیان کی ہے۔ جابر رضی اللہ عنہ سے اس جیسی روایت کا مروی ہونا منکر ہے۔

[٣٥٦٢]..... ثنا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ، نا أَبُو شُرَحْبِيلَ عِيسَى بْنُ خَالِدٍ نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، قَالَ: فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ امْرَأَةٍ وَزَوْجِهَا وَهِيَ بِكْرٌ أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ.

عطا بن ابی رباح بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کنواری اور اس کے خاوند کے درمیان جدائی کروا دی جس کا نکاح اس کے والد نے کر دیا تھا، جبکہ وہ اسے ناپسند کرتی تھی۔

[٣٥٦٣]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْأُبُلِّيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الصَّنْعَانِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُوتِيٍّ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُوتِيٍّ، نا أَبِي، نا عَبْدُ الْمَلِكِ الذِّمَارِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ هِشَامٍ صَاحِبِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ((رَدَّ نِكَاحَ بِكْرٍ وَثَيِّبٍ أَنْكَحَهُمَا أَبُوهُمَا وَهُمَا كَارِهَتَانِ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ نِكَاحَهُمَا)). هٰذَا وَهْمٌ مِنَ الذِّمَارِيِّ، وَتَفَرَّدَ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَالصَّوَابُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ، وَهِمَ فِيهِ الذِّمَارِيُّ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَلَيْسَ بِقَوِيٍّ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک کنواری اور شادہ شدہ کے نکاح کو باطل کر دیا، جن کے نکاح ان کے باپ نے کئے تھے لیکن وہ دونوں ناپسند کرتی تھیں۔ چنانچہ نبی ﷺ نے ان دونوں کے نکاح باطل کر دیے۔ یہ ذماری کا وہم ہے جو اس روایت کو بیان کرنے میں متفرد ہے۔ جبکہ درست بات یہ ہے کہ یہ یحییٰ بن کثیر اور مہاجر کے واسطے سے عکرمہ سے مرسل مروی ہے۔ مذکورہ حدیث میں ذماری کو ثوری سے روایت کرنے میں وہم ہوا ہے، نیز وہ قوی بھی نہیں ہے۔

❶ سلف برقم: ٣٥٥٨

❷ السنن الکبریٰ للبیهقی: ٧/ ١١٧

[٣٥٦٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جُوتِيٍّ، نا أَبِي بِإِسْنَادِهِ، مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٥٦٥]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْقُومَسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنِ الْمُهَاجِرِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً.

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی (گزشتہ) روایت کے مثل مروی ہے۔

[٣٥٦٦]...... ثنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، ح وثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو خُرَاسَانَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّكَنِ، قَالَا: نا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَنْكَحَهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَقَالَ أَبُو خُرَاسَانَ: إِنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَتْ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا بِغَيْرِ إِذْنِهَا، فَفَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَهُمَا. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ زَيْدُ بْنُ حَبَّانَ عَنْ أَيُّوبَ. وَتَابَعَهُ أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَغَيْرُهُ يُرْسِلُهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَالصَّحِيحُ مُرْسَلٌ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک کنوری لڑکی کا نکاح اس کے والد نے کر دیا لیکن لڑکی اسے ناپسند کرتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے اسے اختیار دے دیا (کہ چاہے وہ اپنا نکاح برقرار رکھے اور چاہے تو ختم کر دے)۔ ابوخراسان نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ ایک کنواری لڑکی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے بتایا کہ اس کے والد نے اس کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح کر دیا ہے، تو نبی ﷺ نے ان دونوں کے درمیان جدائی کروا دی۔
زید بن حبان نے بھی ایوب سے اسی طرح روایت کیا ہے اور ایوب بن سوید نے ثوری سے، انہوں نے ایوب، انہوں نے عکرمہ سے اور انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔ دیگر راوی اسے نبی ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں، صحیح بھی یہی ہے۔

[٣٥٦٧]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْقَاضِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ الرَّقِّيُّ، نا مَعْمَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ الرَّقِّيَّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: أَنْكَحَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْمُنْذِرِ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَرَدَّ

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ بنو منذر کے ایک آدمی نے اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا، لیکن وہ اسے ناپسند کرتی تھی، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح باطل کر دیا۔

❶ سنن أبي داود: ٢٠٩٦۔ السنن الكبرى للنسائي: ٥٣٦٦۔ سنن ابن ماجه: ١٨٧٥۔ مسند أحمد: ٢٤٦٩۔ السنن الكبرى للبيهقي: ١١٧/٧

نِكَاحَهَا. ❶

[٣٥٦٨]...... وَعَنْ زَيْدِ بْنِ حَبَّانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٣٥٦٩]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ الرَّمْلِيُّ، نا أَيُّوبُ بْنُ سُوَيْدٍ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیٹی کی شادی کر دی، لیکن وہ اسے ناپسند کرتی تھی، تو نبی ﷺ نے ان دونوں (یعنی میاں بیوی) کے درمیان جدائی کروادی۔

[٣٥٧٠]...... حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ، نا مُوسَى بْنُ عَامِرٍ، نا الْوَلِيدُ، قَالَ: قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا زَوَّجَ ابْنَتَهُ بِكْرًا فَكَرِهَتْ ذَلِكَ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهَا. لَا يُثْبَتُ هَذَا عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ نَافِعٍ، وَالصَّوَابُ حَدِيثُ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ وَقَدْ تَقَدَّمَ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی کنواری بیٹی کی شادی کر دی، لیکن وہ اسے ناپسند کرتی تھی، چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ ﷺ نے اس کا نکاح باطل کر دیا۔

ابن ابی ذئب کا یہ حدیث نافع سے بیان کرنا ثابت نہیں ہوتا، ابن ابی ذئب کا عمر بن حسین سے روایت کرنا صحیح ہے جیسا کہ حدیث گزر چکی ہے۔

[٣٥٧١]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ، نا رَبِيعَةُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنْ نَهَارٍ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَجُلًا جَاءَ بِابْنَتِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: هَذِهِ ابْنَتِي أَبَتْ أَنْ تَزَوَّجَ، فَقَالَ: ((أَطِيعِي أَبَاكِ أَتَدْرِينَ مَا حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ؟ لَوْ كَانَ بِأَنْفِهِ قُرْحَةٌ تَسِيلُ قَيْحًا وَصَدِيدًا لَحَسَتْهُ مَا أَدَّتْ حَقَّهُ))، فَقَالَتْ: وَالَّذِي بَعَثَكَ لَا نَكَحْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا تُنْكِحُوهُنَّ إِلَّا بِإِذْنِهِنَّ)). ❸

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی اپنی بیٹی کو لیے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یہ میری بیٹی شادی سے انکار کر رہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے والد کی بات مانو، تم جانتی ہو خاوند کا بیوی پر کیا حق ہے؟ اگر اس کی ناک پر پھوڑا ہو جس سے خون اور پیپ بہتی ہو، اور بیوی اسے چاٹ کر صاف کرے تب بھی اس کا حق نہیں ادا کر سکتی۔ اس نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو مبعوث فرمایا! میں نکاح نہیں کروں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کی اجازت کے بغیر ان کا نکاح نہ کرو۔

❶ الكامل لابن عدي: ٣/ ١٠٦١
❷ السنن الكبرى للنسائي: ٥٣٦١ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ٦٤١
❸ صحيح ابن حبان: ٤١٦٤

[٣٥٧٢]...... نا أَبُو طَاهِرٍ الْقَاضِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمَانَ ، نا أَبُو طَالِبٍ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عَاصِمٍ ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عِقَابٍ ، وَأَبِي حَنِيفَةَ ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَقَالَ: امْرَأَةٌ أَنَا وَلِيُّهَا تَزَوَّجَتْ بِغَيْرِ إِذْنِي ، فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: تَنْظُرُ فِيمَا صَنَعَتْ إِذَا كَانَتْ تَزَوَّجَتْ كُفُؤًا أَجَزْنَا ذَالِكَ لَهَا ، وَإِنْ كَانَتْ تَزَوَّجَتْ مَنْ لَيْسَ لَهَا بِكُفُؤٍ جَعَلْنَا ذَالِكَ إِلَيْكَ .

سماک بن حرب بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں ایک عورت کا ولی ہوں لیکن اس نے میری اجازت کے بغیر نکاح کرلیا ہے۔ تو علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے نکاح کو دیکھو، اگر اس نے برابری کا نکاح کیا ہے تو ہم اسے برقرار رکھیں گے اور اگر برابری کا نہیں ہے تو پھر ہم اس کے بارے میں تجھے اختیار دیں گے۔

[٣٥٧٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا أَبُو أَحْمَدَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ نا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ ، أنا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُرَّةَ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((لَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ ، وَلِلثَّيِّبِ نَصِيبٌ مِنْ أَمْرِهَا مَا لَمْ تَدْعُ إِلَى سَخْطَةٍ ، فَإِنْ دَعَتْ إِلَى سَخْطَةٍ وَكَانَ أَوْلِيَاؤُهَا يَدْعُونَ إِلَى الرِّضَا رُفِعَ ذَالِكَ إِلَى السُّلْطَانِ)) . قَالَ إِسْحَاقُ: قُلْتُ لِعِيسَى: آخِرُ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: هٰكَذَا الْحَدِيثُ فَلَا أَدْرِي .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کنواری سے اجازت لیے بغیر اس کا نکاح نہیں کیا جاسکتا، ثیبہ (پہلے سے شادی شدہ) کو اپنے نکاح کا حق حاصل ہے، جب تک وہ قابل ناراضگی اقدام نہیں کرتی۔ اگر وہ کسی قابل ناراضگی اقدام کی کوشش کرے اور اس کے ولی رضا مندی چاہیں تو معاملہ حکمران کے پاس لے جایا جائے گا۔
اسحاق کہتے ہیں: میں نے عیسیٰ سے پوچھا: حدیث کا آخری حصہ بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے؟ انہوں نے کہا: حدیث تو ایسے ہی ہے، لیکن مجھے معلوم نہیں۔

[٣٥٧٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ الْحَنَفِيُّ ، نا عَبْدَانُ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ ، نا الْأَوْزَاعِيُّ ، أَنَّ يَحْيَى بْنَ أَبِي كَثِيرٍ حَدَّثَهُ ، أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهُ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ ، فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ)) . ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) سے اس کی مرضی جانے بغیر اس کا نکاح نہیں کیا جاسکتا اور کنوری کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں ہوسکتا، اور اس کی اجازت اس کا خاموش رہنا ہے۔

❶ صحيح البخاري: ٥١٣٦ ـ مسند أحمد: ٧١٣١، ٧٤٠٤، ٧٧٥٩، ٩٤٩١ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٧٤٠، ٥٧٤١، ٥٧٤٢

[٣٥٧٥]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَيَّاشِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((الْأَيِّمُ أَوْلَى بِأَمْرِهَا، وَالْيَتِيمَةُ تَسْتَأْمِرُهَا فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). تَابَعَهُ سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ. وَخَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ فِي إِسْنَادِهِ فَأَسْقَطَ مِنْهُ رَجُلًا، وَخَالَفَهُمَا أَيْضًا فِي مَتْنِهِ فَأَتَى بِلَفْظٍ آخَرَ وَهِمَ فِيهِ لِأَنَّ كُلَّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، وَكُلَّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ خَالَفُوا مَعْمَرًا، وَاتِّفَاقُهُمْ عَلَى خِلَافِهِ دَلِيلٌ عَلَى وَهْمِهِ وَاللهُ أَعْلَمُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے کا زیادہ حق رکھتی ہے، یتیم بچی سے اس کی اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی کو اس کی اجازت تصور کیا جائے۔

سعید بن سلمہ نے صالح بن کیسان سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے، البتہ معمر نے اس کی سند میں دونوں راویوں کی مخالفت کی ہے اور ایک راوی ساقط کر دیا ہے، نیز متن میں بھی ان سے اختلاف کرتے ہوئے اور الفاظ بیان کیے ہیں۔ معمر کو وہم ہوا ہے، کیونکہ عبداللہ بن فضل سے روایت کرنے والے تمام رُواۃ اور نافع بن جبیر سے روایت کرنے والے تمام رُواۃ نے معمر کی مخالفت کی ہے۔ ان کا معمر سے اختلاف پر متفق ہونا معمر کے وہم کی دلیل ہے، واللہ اعلم

[٣٥٧٦]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ، ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ الصَّرِيفِينِيُّ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي دَاوُدَ الْبَصْرِيُّ، ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: نا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ، نا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي الْحُسَامِ، نا صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا السُّكُوتُ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے میں ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور یتیم بچی سے اس کے معاملے میں اجازت لی جائے گی، اور اس کی اجازت اس کی خاموشی ہے (یعنی اگر اس سے اجازت لی جاتی ہے اور وہ جواب میں خاموشی اختیار کرتی ہے تو اسے اجازت تصور کیا جائے)۔

[٣٥٧٨]..... نا الْمَحَامِلِيُّ، وَالنَّيْسَابُورِيُّ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ثیبہ (مطلقہ یا بیوہ) کے معاملے میں ولی کو اختیار نہیں ہے

❶ مسند أحمد: ١٨٨٨، ١٨٩٧، ٢١٦٣، ٢٣٦٥، ٢٤٨١۔ صحيح ابن حبان: ٤٠٨٤، ٤٠٨٧، ٤٠٨٨۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٧٣١، ٥٧٣٢، ٥٧٣٣

عَـنْ صَـالِـحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْـنِ عَبَّـاسٍ، قَـالَ: قَـالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْـسَ لِلْـوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْذَنُ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا)). ❶

اور یتیم بچی سے اجازت لی جائے گی، اور اس کی خاموشی اس کا اقرار ہے۔

[٣٥٧٩]...... نـا عُثْـمَـانُ بْـنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا أَبُو سَـعِيـدٍ الْهَـرَوِيُّ يَـحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ، نا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، حَدَّثَنِي صَالِحُ بْـنُ كَيْسَـانَ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَـالَ: ((لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ، وَالْيَتِيـمَةُ تُسْتَـأْمَـرُ وَصَـمْتُهَا رِضَاهَا)). كَذَا رَوَاهُ مَـعْـمَرٌ، عَنْ صَالِحٍ وَالَّذِي قَبْلَهُ أَصَحُّ فِي الْإِسْنَادِ وَالْـمَتْنِ، لِأَنَّ صَالِحًا لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ وَإِنَّـمَـا سَـمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ عَنْهُ، اتَّفَقَ عَـلَـى ذَالِكَ ابْـنُ إِسْـحَـاقَ وَسَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ صَالِحٍ، سَمِعْتُ النَّيْسَابُورِيَّ، يَقُولُ: الَّذِي عِنْدِي أَنَّ مَعْمَرًا أَخْطَأَ فِيهِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ثیبہ (بیوہ یا مطلقہ) کے معاملے میں ولی کو اختیار نہیں ہے اور یتیم بچی سے اجازت لی جائے گی، اور اس کی خاموشی اس کی رضامندی (کی علامت) ہے۔

معمر نے صالح سے اسی طرح روایت کیا ہے، البتہ سابقہ حدیث سنداً ومتناً زیادہ صحیح ہے، کیونکہ صالح کا نافع بن جبیر سے سماع نہیں ہے، انہوں نے عبداللہ بن فضل سے یہ حدیث سنی ہے۔ صالح کے اس طریق پر ابن اسحاق اور سعید بن سلمہ نے بھی اتفاق کیا ہے۔ میں نے نیشاپوری کو یہ کہتے سنا کہ میرے علم کے مطابق معمر سے اس حدیث میں غلطی ہوئی ہے۔

[٣٥٨٠]...... نَـا أَحْـمَـدُ بْـنُ مُـحَـمَّـدِ بْنِ سَعْدَانَ الـصَّـيْـدَلَانِـيُّ بِـوَاسِـطَ مِـنْ أَصْلِهِ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَصُمُوتُهَا رِضَاهَا)). وَكَذَالِكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ الـطَّيَـالِسِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ مَالِكٍ نَحْوَ هٰذَا اللَّفْظِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یتیم بچی سے اس کی شادی کے معاملے میں اجازت لی جائے گی اور اس کی خاموشی اس کی رضامندی (کی علامت ہوتی) ہے۔

ابوداؤد طیالسی نے شعبہ سے مالک کے حوالے سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

[٣٥٨١]...... حَـدَّثَـنَا بِهِ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰـهِ بْـنِ زَكَـرِيَّـا النَّيْسَابُورِيُّ بِمِصْرَ، نا أَبُو عَبْدِ الـرَّحْـمٰنِ النَّسَائِيُّ بِمِصْرَ، أنا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، نَـا أَبُـو دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، قَالَ:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے میں ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور یتیم بچی سے اس کے معاملے میں اجازت لی جائے گی، اور اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٢١٠٠ـ سنن النسائي: ٦/ ٥٨ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٨٩

سَمِعْتُهُ مِنْهُ بَعْدَ مَوْتِ نَافِعٍ بِسَنَةٍ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ حَلْقَةٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)).

[٣٥٨٢]..... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَضْرَمِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، قَالَا: نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَبْلُغُ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ يُوسُفُ فِي حَدِيثِهِ: سَمِعَ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ يَذْكُرُ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا فِي نَفْسِهَا)). وَزَادَ عَمْرٌو: ((وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). وَرَوَاهُ جَمَاعَةٌ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا))، مِنْهُمْ: شُعْبَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْمِصْرِيُّ، وَغَيْرُهُمْ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے میں ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے نکاح کی اجازت اس کا والد لے گا۔ عمرو نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔ مالک سے ایک جماعت نے یہ روایت نقل کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے میں ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے۔ ان میں شعبہ، عبدالرحمٰن بن مہدی، عبداللہ بن داود، سفیان بن عیینہ اور یحییٰ بن ایوب مصری وغیرہ شامل ہیں۔

[٣٥٨٣]..... نا بِذَلِكَ الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: نا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكٍ ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ خَلَّادٍ، وَأَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُسَدَّدٌ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ، عَنْ مَالِكٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ الْقَاضِي، نا عَلِيٌّ

ان تمام اسناد کے ساتھ بھی یہ روایت مروی ہے۔

بْـنُ الْـمَدِينِيّ، نا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، وَمَـالِكُ بْـنُ أَنَسٍ ح وَنـا مُـحَـمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَـرِيَّـا، نـا أَبُـو عَبْـدِ الـرَّحْـمٰنِ النَّسَائِيُّ، نا عَبْدُ الْـمَـلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَـدِّي، عَـنْ يَـحْيَـى بْـنِ أَيُّوبَ، عَنْ مَالِكٍ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، وَكُلُّهُمْ قَالَ: الثَّيِّبُ.

[٣٥٨٤]..... نـا أَبُـو حَـامِـدٍ مُـحَمَّدُ بْنُ هَـارُونَ الْـحَـضْـرَمِـيُّ، نـا عَـمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيـدٍ، نـا مَـالِكُ بْـنُ أَنَـسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰـهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَـالَ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اَلْأَيِّـمُ أَوْلَـى بِـنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَـا، وَالْبِـكْـرُ تُسْتَـأْمَـرُ فَـإِنْ صَمَتَـتْ فَهُوَ رِضَاهَا)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے میں ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اجازت لی جائے گی، سو اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی رضامندی ہی ہوگی۔

[٣٥٨٥]..... نـا عَـلِيُّ بْـنُ عَبْـدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْـمَـدُ بْـنُ سِـنَـانَ الْـقَـطَّـانُ، ح وَنـا مُحَمَّدُ بْنُ هَـارُونَ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْـنُ مَهْـدِيٍّ، نا مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْفَضْلِ، عَـنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَ: ((اَلْأَيِّـمُ أَحَـقُّ بِـنَـفْسِهَـا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَـأْمَـرُ فِـي نَـفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا)). لَفْظُ ابْنِ سِـنَـانَ وَهٰذَا خِلَافُ لَفْظِ الْفَضْلِ بْنِ مُوسٰى، عَنِ ابْـنِ مَهْدِيٍّ. قَالَ الشَّيْخُ: وَيُشْبِهُ أَنْ يَكُونَ قَوْلُهُ فِي هٰـذَا الْـحَدِيثِ: وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ، إِنَّمَا أَرَادَ بِهِ الْبِكْرَ الْيَتِيمَةَ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ، لِأَنَّا قَدْ ذَكَرْنَا فِي رِوَايَةِ صَالِحِ بْـنِ كَيْسَـانَ وَمَـنْ تَـابَـعَهُ فِيمَا تَقَدَّمَ مِمَّنْ رَوَى أَنَّ الـنَّبِيَّ ﷺ قَـالَ: وَالْيَتِيـمَةُ تُسْتَـأْمَرُ، وَأَمَّا قَوْلُ ابْنِ عُيَيْـنَةَ، عَـنْ زِيَـادِ بْـنِ سَـعْـدٍ: وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا، فَإِنَّا لَا نَعْلَمُ أَحَدًا وَافَقَ ابْنَ عُيَيْنَةَ عَلَى هٰذَا الـلَّـفْظِ وَلَعَلَّهُ ذَكَرَهُ مِنْ حِفْظِهِ فَسَبَقَ لِسَانُهُ، وَاللّٰهُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے میں ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے معاملے میں اجازت لی جائے گی، اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔

یہ الفاظ ابن سنان کے ہیں اور فضل بن موسیٰ کے الفاظ سے مختلف ہیں۔ شیخ کہتے ہیں: ہوسکتا ہے کہ حدیث میں باکرہ سے مراد یتیمہ ہو، واللہ اعلم۔ اس لیے کہ صالح بن کیسان کی روایت اور اس کی موافقت میں سب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ذکر کیا ہے کہ یتیم بچی سے اجازت لی جائے گی۔ رہا زیاد بن سعد سے ابن عیینہ کا یہ قول نقل کرنا کہ کنواری سے اس کا باپ اجازت لے گا، تو ہمارے علم کے مطابق کسی نے ان الفاظ پر اس سے موافقت نہیں کی۔ شاید کہ اس نے اپنے حافظے سے بیان کیا ہے اور سبقت لسانی میں یہ کہہ دیا ہے، واللہ اعلم۔ ابو بردہ کے واسطے سے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی یہی مروی ہے کہ یتیم بچی سے اجازت لی جائے گی۔

أَعْلَمُ . وَكَذَالِكَ رُوِيَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسٰى: أَنَّ الْيَتِيمَةَ تُسْتَأْمَرُ .

[٣٥٨٦]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانِ الْقَطَّانُ ، نا أَبُو قَطَنٍ عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ ، قَالَ: قَالَ أَبُو بُرْدَةَ: قَالَ أَبُو مُوسٰى: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا ، فَإِنْ سَكَتَتْ فَقَدْ أَذِنَتْ فَإِنْ أَنْكَرَتْ لَمْ تُكْرَهْ)) . قَالَ أَبُو قَطَنٍ: قُلْتُ لِيُونُسَ: سَمِعْتَهُ مِنْهُ أَوْ مِنْ أَبِي بُرْدَةَ؟ قَالَ: نَعَمْ . ❶

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یتیم بچی سے اس کے نکاح کے بارے میں اجازت لی جائے گی، اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کردے تو مجبور نہیں کیا جاسکتا۔
ابوقطن کہتے ہیں کہ میں نے یونس سے پوچھا: آپ نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا یا ابوبردہ سے؟ انہوں نے کہا: ہاں۔

[٣٥٨٧]..... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَالِحِ الْإِصْطَخْرِيُّ ، نا مُسَدَّدٌ ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ إِذْنٌ وَإِنْ أَنْكَرَتْ لَمْ تُكْرَهْ)) . وَكَذَالِكَ رَوَاهُ ابْنُ فُضَيْلٍ ، وَوَكِيعٌ ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ، وَأَبُو قُتَيْبَةَ ، وَغَيْرُهُمْ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ .

ابوبردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یتیم بچی سے اجازت لی جائے گی، اگر وہ خاموش رہے تو یہ اس کی اجازت ہے اور اگر وہ انکار کردے تو اسے مجبور نہیں کیا جاسکتا۔
ابن فضیل، وکیع، یحییٰ بن آدم، عبداللہ بن داود، ابوقتادہ وغیرہ نے یونس بن ابی اسحاق سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

[٣٥٨٨]..... نا أَبُو مُحَمَّدٍ دَعْلَجٌ نا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى ، نا مُسَدَّدٌ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا سُكُوتُهَا)) .

ابوبردہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یتیم بچی سے اس کے نکاح کے بارے میں اجازت لی جائے گی، اور اس کا خاموش رہنا اس کی اجازت ہے۔

[٣٥٨٩]..... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ ، أنا النَّضْرُ ، أنا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ ، عَنْ أَبِي مُوسٰى ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ: ((تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ رَضِيَتْ زُوِّجَتْ وَإِنْ لَمْ تَرْضَ لَمْ تُزَوَّجْ)) .

سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یتیم بچی سے اس کے نکاح کے بارے میں اجازت لی جائے گی، اگر وہ رضامندی کا اظہار کرے تو نکاح کردیا جائے گا اور اگر راضی نہ ہو تو نکاح نہیں کیا جاسکتا۔

❶ مسند أحمد: ١٩٥١٦ ، ١٩٦٨٨ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٨٥ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٦ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٧٣٢٧

[٣٥٩٠]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، حَدَّثَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((الْأَيِّمُ أَمْلَكُ لِأَمْرِهَا مِنْ وَلِيِّهَا، وَالْبِكْرُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیوہ اپنے معاملے میں ولی سے زیادہ حق رکھتی ہے اور کنواری سے اس کے معاملے میں اجازت لی جائے گی، اور اس کا خاموش رہنا اس کا اقرار ہے۔

## بَابُ الْمَهْرِ
## حق مہر کا بیان

[٣٥٩١]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَاقِدٍ أَبُو قَتَادَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: إِنْ كُنَّا لَنَنْكِحُ الْمَرْأَةَ عَلَى الْحَفْنَةِ وَالْحَفْنَتَيْنِ مِنَ الدَّقِيقِ.

ابوالزبیر سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ایک دو لپ آٹا (حق مہر) پر نکاح کر لیا کرتے تھے۔

[٣٥٩٢]..... نا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، نا الْحَسَنُ بْنُ مُكْرَمٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، نا أَبُو هَارُونَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَدَاقِ النِّسَاءِ، فَقَالَ: ((مَا اصْطَلَحَ عَلَيْهِ أَهْلُوهُمْ)). ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عورتوں کے مہر کے متعلق پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز پر ان کے گھر والے اتفاق کر لیں۔

[٣٥٩٣]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا صَالِحُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُومَانَ الْمَكِّيُّ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا صَالِحُ بْنُ رُومَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى مِلْءِ كَفٍّ مِنْ طَعَامٍ لَكَانَ ذَالِكَ صَدَاقَهَا)). قَالَ النَّيْسَابُورِيُّ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کوئی شخص کسی عورت کو اپنے دونوں ہاتھ اناج سے بھر کر (بطورِ حق مہر) پیش کر دے تو وہ عورت اس کے لیے حلال ہے۔

❶ سلف برقم: ٣٥٧٥

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٢٣٩

حَدِيثِهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ جَابِرٍ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَعْطَى امْرَأَةً مِلْءَ يَدَيْهِ طَعَامًا كَانَتْ بِهِ حَلَالًا)). ❶

[٣٥٩٤]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: كُنَّا نَنْكِحُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْقَبْضَةِ مِنَ الطَّعَامِ.

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہم ایک مٹھی اناج پر نکاح کرلیا کرتے تھے۔

[٣٥٩٥]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا مُوسَى بْنُ مُسْلِمِ بْنِ رُومَانَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْطَى فِي نِكَاحٍ مِلْءَ كَفَّيْهِ فَقَدِ اسْتَحَلَّ)). قَالَ: ((مِنْ دَقِيقٍ أَوْ طَعَامٍ أَوْ سَوِيقٍ))، وَقَالَ ابْنُ سِنَانٍ: ((مَنْ أَعْطَى فِي صَدَاقٍ)) وَقَالَ: ((بُرًّا أَوْ تَمْرًا أَوْ سَوِيقًا أَوْ دَقِيقًا فَقَدِ اسْتَحَلَّ)). ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے نکاح میں اپنے دونوں ہاتھ بھر کر اناج پیش کردیا تو اس نے نکاح حلال کرلیا۔ راوی کہتے ہیں: آٹا، یا اناج، یا ستو۔ ابن سنان نے یہ الفاظ بیان کیے: جس نے حق مہر میں گندم یا کھجور یا ستو یا آٹا دیا تو اس نے نکاح حلال کرلیا۔

[٣٥٩٦]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ بُرْدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَضُرُّ أَحَدُكُمْ بِقَلِيلٍ مِنْ مَالِهِ تَزَوَّجَ أَمْ بِكَثِيرٍ بَعْدَ أَنْ يُشْهِدَ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گواہوں کی موجودگی میں کوئی تھوڑے مال پر شادی کرے یا زیادہ مال پر، اس کے لیے یہ بات نقصان دہ نہیں ہے۔

[٣٥٩٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ يَحْيَى الْآدَمِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْحَمَّالُ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي هَارُونَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدمی گواہ بنا لے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ تھوڑے مال پر نکاح کرے یا زیادہ مال پر۔

❶ سنن أبي داود: ٢١١٠ ـ مسند أحمد: ١٤٨٢٤

❷ سلف برقم: ٣٥٩٣

الـرَّجُـلِ جُـنَـاحٌ أَنْ يَتَزَوَّجَ بِمَالِهِ بِقَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ إِذَا أَشْهَدَ)).

[٣٥٩٨]...... نـا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى، ح وثنا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ أَيْضًا، نا عُبَيْدُ بْنُ هَاشِمٍ الْكَرْمَانِيُّ، نا يَحْيَى بْـنُ أَبِـي بُكَيْرٍ، قَالَا: نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي هَارُونَ، عَـنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ عَـلَى الْمَرْءِ جُنَاحٌ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنْ مَالِهِ بِقَلِيلٍ أَوْ كَثِيرٍ إِذَا أَشْهَدَ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی گواہ بنالے تو اس پر کوئی حرج نہیں کہ تھوڑے مال پر نکاح کرے یا زیادہ مال پر۔

[٣٥٩٩]...... نـا أَبُـو عَـمْـرٍو عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُـحَـمَّـدِ بْنِ حَاتِمٍ الْأَحْوَلُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَبُـو الْـفَـضْـلِ الـنُّـبَيْرَةُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ الطَّالِبِيُّ الْجَعْفَرِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْـلَـمَ، قَـالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ أَبِي صَعْصَعَةَ الْمَازِنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِـي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا يَـضُـرُّ أَحَدُكُمْ أَبِقَلِيلٍ مِنْ مَالِهِ أَوْ بِكَثِيرٍ تَزَوَّجَ بَعْدَ أَنْ يُشْهِدَ)).

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گواہوں کی موجودگی میں کوئی تھوڑے مال پر شادی کرے یا زیادہ مال پر، اس کے لیے یہ بات نقصان دہ نہیں ہے۔

[٣٦٠٠]...... نـا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الْحَرَّانِيُّ، نا صَالِحُ بْنُ عَبْـدِ الْـجَبَّـارِ، عَـنْ مُـحَـمَّـدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ بْنِ الْبَيْـلَـمَـانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَنْكِحُوا الْأَيَامَى))، ثَلَاثًا، قِيلَ: مَـا الْعَلَائِقُ بَيْنَهُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((مَا تَرَاضَى عَلَيْهِ الْأَهْلُونَ، وَلَوْ قَضِيبٌ مِنْ أَرَاكٍ)). [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: یتیم بچیوں سے نکاح کرو۔ عرض کیا گیا: اے اللہ کے رسول! ان کے درمیان (حق مہر) کیا ہونا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس پر اہل خانہ راضی ہو جائیں، خواہ پیلو کی ایک ٹہنی (مسواک) ہی ہو۔

[٣٦٠١]...... نـا أَحْـمَـدُ بْـنُ عِيسَـى بْنِ السُّكَيْنِ الْبَـلَـدِيُّ، نـا زَكَـرِيَّا بْنُ الْحَكَمِ الدَّسْعَنِيُّ، نا أَبُو الْـمُـغِيرَةِ عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ الْحَجَّاجِ، نا مُبَشِّرُ بْنُ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف برابر کی عورت سے نکاح کرو، ان کا نکاح ان کے ولی ہی کریں اور مہر دس درہم سے کم نہ ہو۔

[1] السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٢٣٩ ـ المراسيل لأبي داود: ٢١٥

عُبَيْدٍ، حَدَّثَنِي الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَنْكِحُوا النِّسَاءَ إِلَّا الْأَكْفَاءَ، وَلَا يُزَوِّجُهُنَّ إِلَّا الْأَوْلِيَاءُ، وَلَا مَهْرَ دُونَ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ)). مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ أَحَادِيثُهُ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا. ❶

مبشر بن عبید متروک الحدیث راوی ہے، اس کی احادیث کی موافقت نہیں پائی جاتی۔

[٣٦٠٢]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَطْبِقِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ جَحْدَرٌ، نَا بَقِيَّةُ، عَنْ مُبَشِّرِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا صَدَاقَ دُونَ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حق مہر دس درہم سے کم نہیں ہوسکتا۔

[٣٦٠٣]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، نَا دَاوُدُ الْأَوْدِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: لَا يَكُونُ مَهْرًا أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ. ❷

شعبی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق مہر دس درہم سے کم نہیں ہوسکتا۔

[٣٦٠٤]...... نَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي الْعَنْبَسِ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، عَنْ دَاوُدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا صَدَاقَ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ.

شعبی سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق مہر دس درہم سے کم نہیں ہوسکتا۔

[٣٦٠٥]...... نَا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ الْبَلْخِيُّ، نَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، نَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَنْجُورِيُّ، نَا الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الدَّانَاجِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا مَهْرَ أَقَلَّ مِنْ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق مہر پانچ درہم سے کم نہیں ہوسکتا۔

[٣٦٠٦]...... نَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكِنَانِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا سَيَّارٍ

ابو سیار بغدادی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کو یہ فرماتے سنا: غیاث بن ابراہیم نے داؤد اودی کو یہ

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٢٤٠ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٢٠٩٤

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٢٤٠

الْبَغْدَادِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ، يَقُولُ: لَقَّنَ غِيَاثُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دَاوُدَ الْأَوْدِيَّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ: لَا مَهْرَ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ، فَصَارَ حَدِيثًا.

تلقین کی کہ وہ شعبی کے واسطے سے بیان کرے، اور انہوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا: حق مہر دس درہم سے کم نہیں ہوسکتا۔ یوں حدیث بن گئی۔

[٣٦٠٧]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا أَبُو شَيْبَةَ، نا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: الصَّدَاقُ مَا تَرَاضَى بِهِ الزَّوْجَانِ. ❶

محمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس چیز پر میاں بیوی راضی ہو جائیں، وہ حق مہر ہے۔

[٣٦٠٨]..... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ فَهَلَكَ عَنْهَا وَكَانَتْ مِمَّنْ هَاجَرَ إِلَى أَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهِيَ عِنْدَهُمْ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ. قَالَ الرَّمَادِيُّ: كَذَا قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَإِنَّمَا هُوَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ الَّذِي مَاتَ عَلَى النَّصْرَانِيَّةِ. ❷

عروہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا عبداللہ بن جحش کی بیوی تھیں اور آپ حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والوں سے ہیں، ان کا خاوند فوت ہو گیا، تو نجاشی نے ان کا نکاح رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کر دیا، جبکہ آپ رضی اللہ عنہا وہیں حبشہ میں تھیں۔ رمادی کہتے ہیں کہ عبدالرزاق نے ایسے ہی بیان کیا ہے لیکن وہ عبیداللہ بن جحش تھا جو عیسائیت پر ہی فوت ہوا۔

[٣٦٠٩]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ، فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِيُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَمْهَرَهَا عَنْهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ وَبَعَثَ بِهَا إِلَيْهِ مَعَ شُرَحْبِيلَ بْنِ حَسَنَةَ.

عروہ روایت کرتے ہیں کہ سیدہ اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا عبیداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں کہ وہ حبشہ میں وفات پا گیا تو نجاشی نے آپ کا نکاح نبی ﷺ کے ساتھ کر دیا، آپ ﷺ کی طرف سے چار ہزار حق مہر ادا کیا اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ انہیں آپ ﷺ کے پاس بھیجا۔

[٣٦١٠]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ قُتَيْبَةَ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ النَّضْرِ هُوَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْأَشْجَعِيِّ، قَالَ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ: حَدِيثُ دَاوُدَ

عبیداللہ اشجعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان سے کہا: داؤد اودی کی حدیث (کے بارے میں آپ کی کیا رائے) ہے جو انہوں نے شعبی سے روایت کی کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حق مہر دس درہم سے کم نہیں ہوسکتا۔ تو سفیان نے کہا: اس حدیث

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٢٤١

❷ مسند أحمد: ٢٧٤٠٨ ـ سنن النسائي: ٦/ ١١٩ ـ سنن أبي داود: ٢٠٨٦ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٠٦١

الْأَوْدِيّ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ: لَا مَهْرَ أَقَلَّ مِنْ عَشَرَةِ دَرَاهِمَ. فَقَالَ سُفْيَانُ: دَاوُدُ مَا زَالَ هٰذَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: إِنَّ شُعْبَةَ رَوَى عَنْهُ فَضَرَبَ جَبْهَتَهُ، وَقَالَ: دَاوُدَ دَاوُدَ.

کے سلسلے میں داؤد پر ہمیشہ انکار رہے گا۔ میں نے کہا: شعبہ اس سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی پیشانی پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا: داؤد، داؤد۔

[۳٦۱۱]...... نَا ابْنُ صَاعِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نَا أَبُو الْأَشْعَثِ، نَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ تَعْرِضُ نَفْسَهَا عَلَيْهِ فَخَفَضَ فِيهَا الْبَصَرَ وَرَفَعَهُ فَلَمْ يَرُدَّهَا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَوِّجْنِيهَا، قَالَ: ((هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ؟))، قَالَ: مَا عِنْدِي مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: ((وَلَا خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ؟))، قَالَ: وَلَا خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ، وَلٰكِنْ أَشُقُّ بُرْدَتِي هٰذِهِ فَأُعْطِيهَا النِّصْفَ وَآخُذُ النِّصْفَ، قَالَ: ((هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ؟))، قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: ((اذْهَبْ فَقَدْ زَوَّجْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)). ❶

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھے کہ ایک عورت آئی اور خود کو رسول اللہ ﷺ (سے نکاح) کے لیے پیش کر دیا، آپ ﷺ نے اس کو نیچے سے اوپر تک دیکھا لیکن کوئی جواب نہ دیا۔ آپ ﷺ کے ایک صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کے ساتھ میرا نکاح کر دیجیے۔ آپ نے پوچھا: تیرے پاس کچھ ہے؟ اس نے کہا: میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی ہی ہو۔ اس نے کہا: لوہے کی ایک انگوٹھی بھی نہیں ہے، البتہ میں اپنی یہ چادر پھاڑ کر نصف اسے دے دیتا ہوں اور نصف خود رکھ لیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تجھے قرآن میں سے کچھ یاد ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جا، تیرے پاس جو قرآن ہے، میں نے اس کے بدلے میں تیرا نکاح اس کے ساتھ کر دیا۔

[۳٦۱۲]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، نَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ح وثنا الْحُسَيْنُ، نَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، وَالْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، قَالَا: نَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي حَازِمٍ، نَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: ((قَدْ أَنْكَحْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ)). ❷

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔ اور (اس میں) ثوری نے یہ الفاظ بیان کیے: تجھے جو قرآن یاد ہے، میں نے اس پر تیرا نکاح اس کے ساتھ کیا۔

[۳٦۱۳]...... نَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ، نَا عُتْبَةُ بْنُ السَّكَنِ،

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا: اے

❶ صحيح البخاري: ٥٠٢٩ـ صحيح مسلم: ١٤٢٥ـ سنن أبي داود: ٢١١١ـ جامع الترمذي: ١١١٤ـ سنن ابن ماجه: ١٨٨٩ـ سنن النسائي: ٦/ ٥٤ـ مسند أحمد: ٢٢٧٩٨، ٢٢٨٣٢، ٢٢٨٥٠ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٩٣

❷ صحيح البخاري: ٥١٤٩، ٥٠٥٠ـ سنن النسائي: ٦/ ٥٤ـ سنن ابن ماجه: ١٨٨٩ـ المعجم الكبير للطبراني: ٥٩٦١

نـا الْأَوْزَاعِيُّ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَـلْـحَةَ، حَـدَّثَنِي زِيَادُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَخْبَرَةَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَـقَـالَـتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأْ فِيَّ رَأْيَكَ، فَـقَالَ: ((مَنْ يَنْكِحُ هٰذِهِ؟))، فَقَامَ رَجُلٌ عَلَيْهِ بُرْدَةٌ عَـاقِدُهَا فِي عُنُقِهِ، فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ((أَلَكَ مَـالٌ؟))، قَـالَ: لَا يَـا رَسُولَ اللّٰـهِ، قَالَ: ((اجْـلِسْ))، ثُـمَّ جَاءَتْ مَرَّةً أُخْرَى، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ الـلّٰـهِ رَأْ فِـيَّ رَأْيَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـنْ يَنْكِحُ هٰذِهِ؟))، فَقَامَ ذَالِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ: أَنَا يَـا رَسُـولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ((أَلَكَ مَالٌ؟))، قَالَ: لَا يَا رَسُولَ الـلّٰـهِ، فَـقَـالَ: ((اجْلِسْ))، ثُمَّ جَاءَتِ الثَّـالِثَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأْ فِيَّ رَأْيَكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـنْ يَنْكِحُ هٰذِهِ؟))، فَقَامَ ذَالِكَ الـرَّجُـلُ فَـقَـالَ: أَنَـا يَـا رَسُولَ اللّٰهِ، فَقَالَ: ((أَلَكَ مَـالٌ؟))، قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: ((فَهَلْ تَقْرَأُ مِـنَ الْـقُـرْآنِ شَيْـئًـا؟))، قَـالَ: نَـعَمْ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَسُـورَةَ الْـمُـفَصَّلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ أَنْـكَـحْـتُـكَهَـا عَلٰى أَنْ تُقْرِئَهَا وَتُعَلِّمَهَا وَإِذَا رَزَقَكَ الـلّٰـهُ تَـعَالٰى عَوَّضْتَهَا)) فَتَـزَوَّجَهَـا الرَّجُلُ عَلٰى ذَالِكَ. تَفَرَّدَ بِهِ عُتْبَةُ وَهُوَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ❶

اللہ کے رسول! میرے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: کون اس سے نکاح کرے گا؟ ایک صحابی اپنی چادر گردن میں باندھے ہوئے اُٹھے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تیرے پاس مال ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ عورت دوسری مرتبہ آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! میرے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کون اس سے نکاح کرے گا؟ وہی صحابی اُٹھے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں۔ آپ نے پوچھا: کیا تیرے پاس مال ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! نہیں۔ فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ عورت تیسری مرتبہ حاضر خدمت ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کون اس سے نکاح کرے گا؟ وہی صحابی پھر اُٹھے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تیرے پاس مال ہے؟ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو قرآن کا کچھ حصہ پڑھ سکتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، سورت بقرہ اور سورت مفصل۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس بات پر تیرا نکاح اس کے ساتھ کیا کہ تو اسے قرآن پڑھائے اور سکھائے گا، اور جب اللہ تجھے مال سے نوازے تو اس کا عوض ادا کرے گا۔ چنانچہ آدمی نے قرآن پر اس سے نکاح کرلیا۔

اس حدیث کو اکیلے عتبہ نے روایت کیا ہے اور وہ متروک الحدیث ہے۔

[٣٦١٤]...... نـا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْـنُ مُوسٰى، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ: ((تَزَوَّجْهَا وَلَوْ بِخَاتَمٍ مِنْ حَدِيدٍ)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے فرمایا: اس عورت سے شادی کرلے، خواہ لوہے کی ایک انگوٹھی کے عوض ہی۔

❶ سنن أبی داود: ٢١١٢ ـ السنن الکبرٰی للنسائی: ٥٤٨٠ ـ المعجم الکبیر للطبرانی: ٨١٥٣

[٣٦١٥]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زُرَارَةَ الرَّقِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمَدَائِنِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُغَفَّلِ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ امْرَأَةً فِي مَرَضِهِ، فَقَالُوا: لَا يَجُوزُ وَهٰذِهِ مِنَ الثُّلُثِ، فَرُفِعَ ذَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((النِّكَاحُ جَائِزٌ وَلَا يَكُونُ مِنَ الثُّلُثِ)).

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری نے حالت مرض میں عورت سے نکاح کیا تو لوگوں نے کہا: یہ نکاح جائز نہیں، یہ ثلث ہے۔ یہ معاملہ نبی ﷺ کی خدمت میں پیش ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: نکاح جائز ہے اور ثلث نہیں ہے۔

[٣٦١٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يُونُسَ بْنِ يَاسِينَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً بِكْرًا فِي سِتْرِهَا فَدَخَلْتُ عَلَيْهَا فَإِذَا هِيَ حُبْلَى، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((لَهَا الصَّدَاقُ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَالْوَلَدُ عَبْدٌ لَكَ فَإِذَا وَلَدَتْ فَاجْلِدُوهَا)). قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ صَفْوَانَ، هُوَ ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي يَحْيَى، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ. ❶

سعید بن میسب رحمہ اللہ ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں جنہوں نے کہا: میں نے ایک کنواری کے ساتھ بغیر اسے دیکھے شادی کرلی، جب میں اس کے پاس گیا تو وہ (پہلے سے) حاملہ تھی۔ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا (اور آپ کو اس معاملے سے آگاہ کیا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی شرم گاہ کو تو نے حلال کیا ہے جس کے عوض میں اسے حق مہر ملے گا، بچہ تیرا غلام ہے، اور جب وہ بچے کو جنم دے تو اسے کوڑے لگاؤ۔

عبدالرزاق کہتے ہیں: ابن جریج کی صفوان سے روایت کردہ حدیث اصل میں ابن جریج کی ابراہیم بن ابی یحییٰ سے روایت کردہ ہے اور انہوں نے صفوان بن سلیم سے روایت کی ہے۔

[٣٦١٧]...... نا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ، نا أَبُو إِسْحَاقَ الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ نَضْرَةَ بْنِ أَبِي نَضْرَةَ الْغِفَارِيِّ، أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً بِكْرًا فِي سِتْرِهَا فَوَجَدَهَا حَامِلًا، فَفَرَّقَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمَا وَأَعْطَاهَا الصَّدَاقَ بِمَا اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِهَا، وَقَالَ: ((إِذَا وَضَعَتْ فَأَقِيمُوا عَلَيْهَا الْحَدَّ)). ❷

نضرہ بن ابی نضرہ غفاری روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بغیر دیکھے ایک کنواری سے شادی کرلی، پھر انہوں نے اسے دیکھا تو وہ حاملہ تھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان جدائی کروادی، عورت کو اس کی شرم گاہ حلال ٹھہرانے کے عوض حق مہر دلایا اور فرمایا: جب یہ بچے کو جنم دے دے تو اس پر حد لگاؤ۔

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٨٣

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ١٥٧

[٣٦١٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ ، نا أَبُو صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ ، عَنْ مِشْرَحِ بْنِ هَاعَانَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالتَّيْسِ الْمُسْتَعَارِ؟)) ، قَالُوا: بَلَى قَالَ: ((هُوَ الْمُحِلُّ)) ، ثُمَّ قَالَ: ((لَعَنَ اللّٰهُ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ)) .

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تمہیں کرائے کے سانڈ کیا نہ بتلاؤں؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حلالہ کرنے والا۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حلالہ کرنے والے پر اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے، اس پر لعنت فرمائی ہے۔

[٣٦١٩]...... نا هُبَيْرَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الشَّيْبَانِيُّ ، نا أَبُو مَيْسَرَةَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْسَرَةَ نا مَرْوَانُ الْفَزَارِيُّ ، نا أَبُو عَبْدِ الْمَلِكِ الْمَكِّيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ ، عَنْ عَائِشَةَ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((الْعُسَيْلَةُ الْجِمَاعُ)) . ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: شہد سے مراد جماع ہے۔

[٣٦٢٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَذَّاءُ ، نا شَبَابُ بْنُ خَيَّاطٍ ، نا حَشْرَجُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَشْرَجٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ جَدِّي ، عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو الْمُزَنِيِّ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((الْإِسْلَامُ يَعْلُو وَلَا يُعْلَى)) . ❷

عائذ بن عمرو مزنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اسلام غالب آئے گا، مغلوب نہیں ہوگا۔

[٣٦٢١]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ ، نا أَبُو شِهَابٍ ، عَنْ عَاصِمٍ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ ، عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ: خَطَبْتُ امْرَأَةً فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَظَرْتَ إِلَيْهَا؟)) ، قُلْتُ: لَا ، قَالَ: ((فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا)) . وَقَالَ أَبُو شِهَابٍ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَطَبْتُ امْرَأَةً وَالْبَاقِي مِثْلُهُ . ❸

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے منگنی کی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے اسے دیکھا ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اسے دیکھ لو، کیونکہ یہ تمہارے باہمی رشتے کی مضبوطی کے لیے بہت مناسب ہے۔
ابوشہاب نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے ایک عورت سے منگنی کی ہے، باقی حدیث اسی طرح ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢٤٣٣١ ❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٢٠٥
❸ سنن النسائي: ٦/ ٦٩ ـ جامع الترمذي: ١٠٨٧ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٦٦ ـ سنن الدارمي: ٢١٧٨ ـ مسند أحمد: ١٨١٣٧ ، ١٨١٥٤

[٣٦٢٢]..... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ ، نا ابْنُ زَنْجُوَيْهِ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: أَرَادَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَنْ يَتَزَوَّجَ ، فَذَكَرَ ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: ((اذْهَبْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّهُ أَحْرَى أَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا)) قَالَ: فَفَعَلَ ذَالِكَ ، قَالَ: فَتَزَوَّجَهَا فَذَكَرَ مِنْ مُوَافَقَتِهَا . الصَّوَابُ عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ . ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے نکاح کا ارادہ کیا، اس بات کا تذکرہ نبی ﷺ سے ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اسے دیکھ لو کیونکہ یہ تمہارے باہمی رشتے کی مضبوطی کے لیے نہایت مناسب ہے۔ انہوں نے ایسا ہی کیا، پھر نکاح کر لیا، تو اس کا ہم مزاج ہونا ذکر کیا۔ درست یہ ہے کہ یہ حدیث ثابت کے واسطے سے بکر مزنی سے مروی ہے۔

[٣٦٢٣]..... نا ابْنُ مَخْلَدٍ ، نا الْجُرْجَانِيُّ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنْ ثَابِتٍ ، عَنْ بَكْرٍ الْمُزَنِيِّ ، أَنَّ الْمُغِيرَةِ بْنَ شُعْبَةَ ، قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ نَحْوَهُ .

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، باقی حدیث اسی طرح ہے۔

[٣٦٢٤]..... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ الْخَيَّاطُ ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمِسْوَرِ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ ، قَالَا: نا سُفْيَانُ ، نا يَزِيدُ بْنُ كَيْسَانَ ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا)) . ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے ایک انصاری عورت سے نکاح کا ارادہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے دیکھ لو، کیونکہ انصاری عورتوں کی آنکھوں میں کچھ مسئلہ ہوتا ہے۔

[٣٦٢٥]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، ح وَنا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَنَّاطُ ، نا أَبُو هِشَامٍ ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَكِيلِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ ، نا أَيُّوبُ بْنُ حَسَّانَ الْوَاسِطِيُّ ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ((رَدَّ زَيْنَبَ ابْنَتَهُ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِنِكَاحٍ جَدِيدٍ)) . هٰذَا لَا يُثْبَتُ وَحَجَّاجٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ وَالصَّوَابُ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو نکاحِ جدید کے ذریعے ابوالعاص رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا۔ یہ حدیث ثابت نہیں ہے، کیونکہ حجاج کی روایت قابل حجت نہیں ہوتی۔ درست حدیث وہ ہے جو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے انہیں پہلے نکاح کے تحت ہی ان کے سپرد کیا تھا۔ اسی طرح مالک رحمہ اللہ نے زہری سے صفوان بن امیہ کے قصہ میں ذکر کیا ہے۔

❶ صحيح ابن حبان: ٤٠٤٣

❷ صحيح مسلم: ١٤٢٤ ـ سنن أبي داود: ٤٠٨٢ ـ مسند أحمد: ٧٨٤٢ ، ٧٩٧٩ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٤١ ، ٤٠٤٤ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٥ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥٠٥٨

حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَدَّهَا بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ، وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي قِصَّةِ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ. ❶

[٣٦٢٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْأَنْمَاطِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ابْنَتَهُ زَيْنَبَ عَلَى أَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ بِالنِّكَاحِ الْأَوَّلِ لَمْ يُحْدِثْ شَيْئًا بَيْنَهُمَا. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو پہلے نکاح ہی کے تحت ابو العاص بن ربیع کے سپرد کر دیا اور کوئی نیا اقدام نہیں کیا۔

[٣٦٢٧]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ زُرَارَةَ الْحَدَثِيُّ نا مَسْرُوحُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: كَانَتْ أُخْتِي تَحْتَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ تَزَوَّجَهَا عَلَى حَدِيقَةٍ وَكَانَ بَيْنَهُمَا كَلَامٌ فَارْتَفَعَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((تَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ وَيُطَلِّقُكِ؟))، قَالَتْ: نَعَمْ وَأَزِيدُهُ، قَالَ: ((رُدِّي عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ وَزِيدِيهِ)). ❸

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری بہن ایک انصاری کے نکاح میں تھی، اس نے ایک باغ (حق مہر) کے عوض اس سے نکاح کیا تھا۔ ان دونوں میں کچھ تلخ کلامی ہوئی تو وہ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپ ﷺ نے پوچھا: تو اسے اس کا باغ واپس کرتی ہے کہ وہ تجھے طلاق دے دے؟ اس نے کہا: جی ہاں (میں باغ واپس کرتی ہوں، بلکہ) اسے مزید دیتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا باغ اسے واپس کر دے اور مزید بھی دے۔

[٣٦٢٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، نا أَزْهَرُ بْنُ جَمِيلٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، نا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَعِيبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلَكِنْ أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ، فَقَالَ: ((أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ؟))، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: ((يَا ثَابِتُ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً)). ❹

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں اس کے اخلاق و دین میں کوئی عیب نہیں نکالتی، البتہ میں اسلام کی حالت میں ناشکری کو ناپسند کرتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس کا باغ اسے واپس کرتی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ثابت! باغ لے لو اور اسے طلاق دے دو۔

---

❶ مسند أحمد: ٦٩٣٨

❷ سنن أبي داود: ٢٢٤٠ ـ جامع الترمذي: ١١٤٣ ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٠٩ ـ مسند أحمد: ١٨٧٦، ٣٢٩٠، ٣٣٦٦

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٣١٤ ❹ صحيح البخاري: ٥٢٧٣ ـ سنن النسائي: ٦/ ١٦٩ ـ مصنف عبد الرزاق: ١١٧٥٩

[٣٦٢٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ كَانَتْ عِنْدَهُ زَيْنَبُ بِنْتُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أُبَيِّ ابْنِ سَلُولٍ وَكَانَ أَصْدَقَهَا حَدِيقَةً فَكَرِهَتْهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ الَّتِي أَعْطَاكِ؟))، قَالَتْ: نَعَمْ وَزِيَادَةً، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَمَّا الزِّيَادَةُ فَلَا وَلٰكِنْ حَدِيقَتُهُ))، قَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخَذَهَا لَهُ وَخَلَّا سَبِيلَهَا فَلَمَّا بَلَغَ ذَالِكَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، قَالَ: قَدْ قَبِلْتُ قَضَاءَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. سَمِعَهُ أَبُو الزُّبَيْرِ مِنْ غَيْرِ وَاحِدٍ. ❶

ابوالزبیر روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس بن شماس رضی اللہ عنہ کے نکاح میں زینب بنت عبداللہ بن ابی ابن سلول تھی، آپ نے اسے حق مہر میں ایک باغ دیا تھا لیکن وہ آپ کو ناپسند کرتی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: کیا تو اس کا باغ واپس کرتی ہے جو اس نے تجھے دیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، بلکہ میں مزید بھی دیتی ہوں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: مزید کی ضرورت نہیں، اس کا باغ واپس کردو۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے وہ باغ ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے لے لیا اور اس کو فارغ کر دیا۔ جب یہ بات ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوئی تو انہوں نے فرمایا: مجھے رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ منظور ہے۔

یہ حدیث ابن جریج نے ابوزبیر سے بہت مرتبہ سنی ہے۔

[٣٦٣٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، نا الْحُمَيْدِيُّ، نا سُفْيَانُ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَأْخُذْ مِنَ الْمُخْتَلِعَةِ أَكْثَرَ مِمَّا أَعْطَاهَا)). ❷

عطاء رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خلع لینے والی عورت کو خاوند نے جو دیا ہو، اس سے زیادہ نہیں لے سکتا۔

[٣٦٣١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمْدُونُ بْنُ عُمَارَةَ الْبَزَّازُ أَبُو جَعْفَرٍ، نا أَبُو جَعْفَرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبُخَارِيُّ الْمُسْنَدِيُّ، نا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ، نا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا، فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عِدَّتَهَا حَيْضَةً وَنِصْفًا. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع لیا تو نبی ﷺ نے اس کی عدت ڈیڑھ حیض مقرر فرمائی۔

[٣٦٣٢]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا، فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عِدَّتَهَا حَيْضَةً. ❹

عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع لیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے ایک حیض عدت گزارنے کا کہا۔

---

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٣١٤

❷ المراسيل لأبي داود: ٢٣٧۔مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ١٢٣۔مصنف عبد الرزاق: ١١٨٤٠

❸ سنن أبي داود: ٢٢٢٩۔جامع الترمذي: ١١٨٥۔المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٦

❹ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٦۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٤٥٠

[٣٦٣٣]...... نـا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ الْوَاسِطِيُّ ، نا أَبُو حَازِمٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْبَصْرِيُّ ، نا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ ، نا مَعْمَرٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَعْتَدَّ حَيْضَةً . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع لیا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا۔

[٣٦٣٤]...... نـا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ ، نـا مُعَلًّى ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ ، نا أَبُو الْأَسْوَدِ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ ، عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَمَرَ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ حِينَ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ أَنْ تَعْتَدَّ حَيْضَةً . ❷

ربیع بنت معوذ بیان کرتی ہیں کہ جب سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع لیا تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دے رہے تھے۔

[٣٦٣٥]...... نـا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ ، ثنا أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ ، نـا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَرْدَكَ ، سَمِعَ عَطَاءً ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ)) . ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ جن کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے (یعنی آدمی وہ کام قصداً کرے یا ہنسی مذاق میں، وہ بہ ہرصورت ہو جائیں گے): نکاح، طلاق اور رجوع۔

[٣٦٣٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ ، نـا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي إِدْرِيسَ ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ ، سَمِعَ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ ، يَقُولُ أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ ، يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً .

اس سند کے ساتھ بھی بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٦٣٧]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین

---

❶ سلف برقم: ٣٦٣١

❷ سنن النسائی: ٦/ ١٨٦ ـ المعجم الكبير للطبرانی: ٢٤/ ٦٧١

❸ جامع الترمذی: ١١٨٤ ـ سنن أبي داود: ٢١٩٤ ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٣٩ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٧

زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا ابْنُ أَرْدَكَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: الطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالرَّجْعَةُ.

کام ایسے ہیں کہ جن کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے: طلاق، نکاح اور رجوع۔

[٣٦٣٨]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، نا الدَّرَاوَرْدِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: الطَّلَاقُ وَالنِّكَاحُ وَالرَّجْعَةُ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ جن کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور مذاق بھی حقیقت ہے: طلاق، نکاح اور رجوع۔

[٣٦٣٩]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ، نا عَوْفٌ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، نا أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرَى رِعَاءُ الشَّاءِ رُءُوسَ النَّاسِ، وَأَنْ يُرَى الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ الْجُوَّعُ يَتَبَارَوْنَ فِي الْبُنْيَانِ، وَأَنْ تَلِدَ الْأَمَةُ رَبَّهَا)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ بھیڑ بکریوں کے چرواہے لوگوں کے سربراہ ہوں گے، ننگے پاؤں، ننگے بدن اور بھوک کے مارے لوگ عمارتیں بنانے میں باہم فخر کریں گے اور لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی۔

[٣٦٤٠]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَائِذِيُّ بِمَكَّةَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ الْجَنَدِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ تُوطَأَ حَامِلٌ حَتَّى تَضَعَ، أَوْ حَائِلٌ حَتَّى تَحِيضَ. قَالَ لَنَا ابْنُ صَاعِدٍ: وَمَا قَالَ لَنَا فِي هٰذَا الْإِسْنَادِ أَحَدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَّا الْعَائِذِيُّ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حاملہ کے وضع حمل تک یا غیر حاملہ کے بالغہ ہونے تک اس کے ساتھ جماع کرنے سے منع فرمایا۔

ابن صاعد کہتے ہیں: عائذی کے علاوہ کسی راوی نے اس سند میں سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا تذکرہ نہیں کیا۔

[٣٦٤١]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ،

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا: کیا

❶ صحيح البخاري: ٧١٢١ـ صحيح مسلم: ٩

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ٣٧٠ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٥

نـا سُلَيْمَانُ بْنُ أَيُّوبَ الصَّرِيفِينِيُّ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ نَصْرٍ الْأَنْطَاكِيُّ، قَالَا: نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِمَا، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُتْعَةِ. ❶

آپ کو علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے اور متعہ سے منع فرمایا ہے۔

[٣٦٤٢]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنِي أَبُو عُمَيْسٍ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي مُتْعَةِ النِّسَاءِ عَامَ أَوْطَاسٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ ثُمَّ نَهَى عَنْهَا. ❷

ایاس بن سلمہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اوطاس کے سال تین دن کے لیے عورتوں کے ساتھ نکاحِ متعہ کی رخصت دی، پھر اس سے منع فرمادیا۔

[٣٦٤٣]...... نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا الْبَرَاءُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، نا أَبُو نَضْرَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عُمَرَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ الَّتِي فِي النِّسَاءِ وَقَالَ: إِنَّمَا أَحَلَّ اللهُ لِلنَّاسِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَالنِّسَاءُ يَوْمَئِذٍ قَلِيلٌ ثُمَّ حَرَّمَ عَلَيْهِمْ بَعْدُ، فَلَا أَقْدِرُ عَلَى أَحَدٍ يَفْعَلُ مِنْ ذَالِكَ شَيْئًا فَتَحِلُّ بِهِ الْعُقُوبَةُ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے عورتوں کے ساتھ نکاحِ متعہ سے منع کیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یہ عمل رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں حلال رکھا تھا، کیونکہ اس زمانے میں عورتیں کم تھیں، لیکن بعد میں لوگوں پر یہ عمل حرام کردیا گیا۔ چنانچہ اگر کوئی شخص ایسا کام کرتا ہے تو میں اسے سزا دینے کی قدرت نہیں رکھتا۔

[٣٦٤٤]...... نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ، نا مُؤَمَّلُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((حَرَّمَ أَوْ هَدَمَ الْمُتْعَةَ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ وَالْمِيرَاثُ)). ❹

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نکاح، طلاق، عدت اور میراث نے متعہ کو حرام، یا فرمایا کہ ختم کردیا ہے۔

[٣٦٤٥]...... نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ، نا ابْنُ بُكَيْرٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ،

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے متعہ سے منع کیا اور فرمایا: یہ اس شخص کے لیے حلال تھا جو نکاح کی

❶ صحيح البخاري: ٥١١٥ـ صحيح مسلم: ١٤٠٧ـ مسند أحمد: ٥٩٢، ٨١٢، ١٢٠٤ـ صحيح ابن حبان: ٤١٤٣

❷ صحيح مسلم: ١٤٠٥ـ مسند أحمد: ١٦٥٥٢ـ صحيح ابن حبان: ٤١٥١

❸ صحيح مسلم: ١٢١٧

❹ صحيح ابن حبان: ٤١٤٩

عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُتْعَةِ، قَالَ: ((وَإِنَّمَا كَانَتْ لِمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلَمَّا أُنْزِلَ النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالْعِدَّةُ وَالْمِيرَاثُ بَيْنَ الزَّوْجِ وَالْمَرْأَةِ نُسِخَتْ)). ❶

استطاعت نہیں رکھتا تھا۔ جب میاں بیوی کے مابین نکاح، طلاق، عدت اور میراث کے احکام نازل ہو گئے تو متعہ منسوخ ہو گیا۔

[٣٦٤٦]..... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ الصَّفَّارِ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا قَبِيصَةُ، نا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ، عَنْ أَبِي غَطَفَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا، يَعْنِي رَجُلًا تَزَوَّجَ وَهُوَ مُحْرِمٌ. ❷

ابوغطفان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی کروادی جس نے حالتِ احرام میں نکاح کیا تھا۔

[٣٦٤٧]..... قَالَ: وَنا سُفْيَانُ، عَنْ قُدَامَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُحْرِمٍ تَزَوَّجَ، قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

قدامہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے محرم (یعنی جو شخص حالت احرام میں ہو) کے نکاح کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: میاں بیوی میں جدائی کروادی جائے گی۔

[٣٦٤٨]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا عَمِّي، نا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ نُبَيْهَ بْنَ وَهْبٍ، يَقُولُ: قَالَ أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ)). ❸

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص حالت احرام میں ہو وہ نہ اپنا نکاح کرے اور نہ کسی کا کرائے۔

[٣٦٤٩]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نا الْأَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، نا أَيُّوبُ بْنُ عُتْبَةَ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ امْرَأَةٍ أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ وَهُوَ خَارِجٌ مِنْ مَكَّةَ وَأَرَادَ أَنْ يَعْتَمِرَ أَوْ يَحُجَّ، فَقَالَ: قَالَ: لَا تَزَوَّجْهَا وَأَنْتَ مُحْرِمٌ، نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذَالِكَ. ❹

عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس عورت کے بارے میں پوچھا جس سے ایک آدمی شادی کا ارادہ رکھتا ہو، جبکہ وہ مکہ سے باہر کا ہوا اور حج یا عمرہ کی غرض سے آیا ہو۔ تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم حالت احرام میں اس سے شادی مت کرو، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٢٠٧ ❷ الموطأ: ١٥٣٨

❸ صحيح مسلم: ١٤٠٩ ـ سنن أبي داود: ١٨٤١ ـ سنن ابن ماجه: ١٩٦٦ ـ جامع الترمذي: ٨٤٠ ـ سنن النسائي: ٥/ ١٩٢

❹ مسند أحمد: ٥٩٥٨

[٣٦٥٠]...... نا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ الْحَافِظُ، نا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا النُّفَيْلِيُّ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الْمُحْرِمُ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: احرام والا شخص نہ اپنا نکاح کرے، نہ کسی کا کرائے اور نہ ہی منگنی کرے۔

[٣٦٥١]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ كَاسِبٍ، نا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى غَيْرِهِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مُحرم نہ اپنا نکاح کرے، نہ کسی کا کرائے، نہ اپنی منگنی کرے اور نہ ہی کسی کی کرائے۔

[٣٦٥٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حُبَيْشٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُسَاوِرٍ، نا الْقَوَارِيرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ الطَّاحِيُّ، عَنْ أَبَانَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَزَوَّجُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُزَوِّجُ)). ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: محرم نہ اپنا نکاح کرے اور نہ کسی کا کرائے۔

[٣٦٥٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ نِيخَابَ الطَّيِّبِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ السَّرِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ جَعْفَرٍ اللِّهْبِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْبَصْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ احرام میں نہیں تھے۔

[٣٦٥٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، وَالْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى، وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي يَحْيَى، قَالُوا: نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا أَبِي، قَالَ، : سَمِعْتُ أَبَا فَزَارَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ، عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا حَلَالًا

سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا تو آپ احرام میں نہیں تھے، نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے تعلقات قائم کیے تب بھی آپ احرام میں نہیں تھے۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٢١٠

❷ شرح معانی الآثار للطحاوی: ٢/ ٢٧٢

وَبَنَى بِهَا حَلَالًا . ❶

[٣٦٥٥]..... نا ابْنُ مَنِيعٍ ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ ، نا حَمَّادٌ ، عَنْ أَبِي فَزَارَةَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ حَلَالًا وَبَنَى بِهَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرِفَ .

یزید بن عاصم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ میمونہ ؓ سے نکاح کیا تو آپ احرام میں نہیں تھے، نیز آپ ﷺ نے ان سے تعلقات قائم کئے تب بھی آپ احرام میں نہیں تھے۔ سیدہ میمونہ ؓ کی وفات سرف مقام پر ہوئی۔

[٣٦٥٦]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، نا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ ، قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِسَرِفَ وَنَحْنُ حَلَالَانِ .

سیدہ میمونہ بنت حارث ؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سرف نامی مقام پر مجھ سے نکاح کیا، جبکہ ہم دونوں حلال تھے (یعنی حالت احرام میں نہیں تھے)۔

[٣٦٥٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْأَصَمِّ ، عَنْ مَيْمُونَةَ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَهَا وَهُمَا حَلَالَانِ .

سیدہ میمونہ ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے نکاح کیا تو آپ دونوں حلال تھے۔

[٣٦٥٨]..... نا ابْنُ مَنِيعٍ ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ حَلَالًا وَبَنَى بِهَا حَلَالًا وَكُنْتُ الرَّسُولَ بَيْنَهُمَا . ❷

سیدنا ابورافع ؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ میمونہ ؓ سے نکاح کیا اور تعلقات قائم کیے تو آپ احرام میں نہیں تھے، اور میں دونوں کے درمیان قاصد تھا۔

[٣٦٥٩]..... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ بَسَّامٍ الرَّازِيُّ ، نا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمِهْرِقَانِيُّ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، عَنْ دَاوُدَ أَبِي عَمْرٍو ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ ، قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ مَيْمُونَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ وَهُوَ حَلَالٌ وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ وَكُنْتُ الرَّسُولَ

سیدنا ابورافع ؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدہ میمونہ بنت حارث ؓ سے نکاح کیا تو آپ ﷺ احرام میں نہیں تھے، نیز آپ نے ان سے تعلقات قائم کیے تو تب بھی آپ ﷺ احرام میں نہیں تھے۔ میں دونوں کے درمیان قاصد تھا۔



❶ صحيح مسلم: ١٤١١ـ مسند أحمد: ٢٦٨١٥ ، ٢٦٨٢٨ ، ٢٦٨٤١ـ صحيح ابن حبان: ٤١٣٦ ، ٤١٣٧ ، ٤١٣٨

❷ جامع الترمذي: ٨٤١ـ مسند أحمد: ٢٧١٩٧ـ صحيح ابن حبان: ٤١٣٠ ، ٤١٣٥ـ الموطأ: ١٥٣٦

بَيْنَهُمَا . دَاوُدُ أَبُو عَمْرٍو وَهُوَ دَاوُدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ .

[٣٦٦٠]..... نا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ ، نا أَبِي ، قَالَ: وَنا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ ، قَالَا: نا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي الْأَسْوَدِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مَحْمِيَةَ بْنَ جُزْءٍ وَرَجُلَيْنِ آخَرِينَ إِلَى مَيْمُونَةَ يَخْطُبُهَا وَهِيَ بِمَكَّةَ ، فَرَدَّتْ أَمْرَهَا إِلَى أُخْتِهَا أُمِّ الْفَضْلِ ، فَرَدَّتْ أُمُّ الْفَضْلِ إِلَى الْعَبَّاسِ ، فَأَنْكَحَهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محمیہ بن جزء اور دو آدمیوں کو سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں پیغامِ نکاح دے کر بھیجا، اس وقت وہ مکہ میں تھیں۔ تو انہوں نے اپنا معاملہ اپنی بہن اُم فضل کے سپرد کر دیا، اور اُم فضل نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا، تو عباس رضی اللہ عنہ نے ان کا نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔

[٣٦٦١]..... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مَخْلَدٍ ، نا أَبِي ، عَنْ سَلَّامٍ أَبِي الْمُنْذِرِ ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ حَلَالٌ . كَذَا قَالَ تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ سَلَّامٍ أَبِي الْمُنْذِرِ ، وَهُوَ غَرِيبٌ عَنْ مَطَرٍ . وَعِنْدَ مَطَرٍ ، عَنْ رَبِيعَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ هٰذَا الْقَوْلُ أَيْضًا . وَرَوَاهُ أَبُو الْأَسْوَدِ يَتِيمُ عُرْوَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَ رِوَايَةِ مَطَرٍ عَنْهُ . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم احرام میں نہیں تھے۔
اسی طرح اکیلے محمد بن عثمان نے اپنے والد کے واسطے سے سلام ابو منذر سے روایت کیا، جبکہ وہ مطر سے مروی ہونے میں غریب ہے اور مطر کے ہاں اس طرح بھی بیان ہے کہ انہوں نے ربیعہ سے روایت کیا، انہوں نے سلیمان بن یسار سے اور انہوں نے سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ابو اسود نے عکرمہ سے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول نقل کیا ہے جو مطر کی حدیث کے موافق ہے۔

[٣٦٦٢]..... نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ بِمَكَّةَ ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، نا كَامِلٌ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ . ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں تھے۔

[٣٦٦٣]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حُمَيْدٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُمَا مُحْرِمَانِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ دونوں حالت احرام میں تھے۔

---

❶ مسند أحمد: ٢٢٠٠ ، ٢٤٩٢ ، ٢٥٦٥ ۔ صحيح ابن حبان: ٤١٢٩

❷ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢/ ٢٧٠

[٣٦٦٤]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا تو آپ ﷺ حالت احرام میں تھے۔

[٣٦٦٥]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا وُهَيْبٌ ح وَنا عَبْدُ اللّٰهِ، نا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَا: نا أَيُّوبُ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٣٦٦٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ الْوَلِيدِ، نا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ أَبِي الشَّعْثَاءِ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حالت احرام میں نکاح کیا۔

[٣٦٦٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، نا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾ (النساء: ٣)، قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا تُشْرِكُهُ فِي مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا مَا يُعْطِيهَا مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ، فَنُهُوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ أَوْ يَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ، قَالَ عُرْوَةُ: قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ هٰذِهِ الْآيَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي

عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ﴾ ''اور اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو۔'' کے متعلق پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: اے بھانجے! یتیمہ سے مراد وہ لڑکی ہے جو اپنے ولی کے گھر میں پرورش پاتی ہے اور ولی کے مال میں شریک ہو، ولی اس کے مال اور جمال کو پسند کرتا ہو اور اس بنا پر وہ اس سے نکاح کا ارادہ رکھے، مگر مہر کے معاملے میں وہ اس سے انصاف نہ کر سکتا ہو، یعنی وہ اس کو اتنا مہر نہ دے سکے جتنا کوئی اور شخص اس سے نکاح کی صورت میں دے سکتا ہے، تو وہ اس سے نکاح سے باز رہے، لوگوں کو اس بات سے منع کیا گیا کہ وہ ان سے نکاح کریں، مگر اس صورت میں کہ جب وہ انصاف کر سکتے ہوں اور پورا حق مہر؛ جو اونچے سے اونچا اس

❶ صحيح البخاري: ٥١١٤۔السنن الكبرى للنسائي: ٥٤٠٩۔مسند أحمد: ١٩١٩، ٢٠١٤، ٢٤٣٧۔صحيح ابن حبان: ٤١٣٢۔شرح معاني الآثار للطحاوي: ٢/ ٢٦٩

النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ (النساء : ١٢٧) وَذَكَرَ اللّٰهُ تَعَالَى أَنَّهُ يُتْلَى عَلَيْكُمْ مِنَ الْكِتَابِ الْآيَةَ الْأُولَى ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (النساء : ٣)، قَالَتْ عَائِشَةُ: وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى : ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ (النساء : ١٢٧)، قَالَتْ: فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَنْ رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ إِذَا كُنَّ قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ . تَابَعَهُ شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الْكَلْبِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ. وَرَوَاهُ يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ . ❶

کے لائق ہو؛ ادا کر سکتے ہوں، بہ صورت دیگر انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس کے علاوہ کسی اور عورت سے؛ جو پسند ہو، نکاح کر لیں۔ عروہ بیان کرتے ہیں کہ پھر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس آیت کے نزول کے بعد لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یتیم لڑکیوں کے بابت سوال کیا، تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ ''اور وہ تجھ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں، کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اور جو کچھ تم پر کتاب میں پڑھا جاتا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے، جنہیں تم وہ نہیں دیتے جو ان کے لیے فرض کیا گیا ہے اور رغبت رکھتے ہو کہ ان سے نکاح کر لو۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ ''اور تم ان سے نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو'' کے بعد لوگوں کو منع کر دیا گیا کہ وہ ان یتیم عورتوں سے نکاح کریں جن کے مال اور جمال میں وہ دلچسپی رکھتے ہیں، سوائے اس صورت کے کہ وہ (حق مہر کی ادائیگی میں) انصاف کر سکیں (یہ ممانعت) اس وجہ سے ہے کہ جب وہ (یتیم عورتیں) کم مال اور کم جمال والی ہوتی ہیں تو وہ ان میں دلچسپی نہیں لیتے۔

شعیب بن ابی حمزہ، عبیداللہ بن ابی زیاد اور اسحاق بن یحییٰ کلبی نے زہری کے حوالے سے عروہ کی حدیث کی موافقت کی ہے اور یونس بن یزید نے بھی زہری سے یہ روایت نقل کی ہے۔

[٣٦٦٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى

عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى﴾ ''اور اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی

❶ السنن الكبرى للنسائي: ٥٤٨٨۔ صحيح ابن حبان: ٤٠٧٣

عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى﴾ (النساء: ٣)، قَالَتْ: يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَتُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيهَا مِثْلَ مَا يُعْطِي غَيْرُهُ، فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَعْلَى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا: وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ (النساء: ١٢٧) رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حِجْرِهِ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا وَجَمَالِهَا فِي يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ.

کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو۔'' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے بھانجے! یتیمہ سے مراد وہ لڑکی ہے جو اپنے ولی کے گھر میں پرورش پاتی ہے اور ولی کے مال میں شریک ہوتی ہے، ولی اس کے مال اور جمال کو پسند کرتا ہو، جس بنا پر وہ اس سے نکاح کا ارادہ رکھے، مگر مہر کے معاملے میں وہ اس سے انصاف نہ کر سکتا ہو، یعنی وہ اس کو اتنا مہر نہ دے سکتا ہو جتنا کوئی اور شخص اس سے نکاح کی صورت میں دے سکتا ہے، تو وہ اس کے ساتھ نکاح سے باز رہے۔ لوگوں کو اس بات سے منع کیا گیا کہ وہ ان سے نکاح کریں، مگر اس صورت میں کہ جب وہ انصاف کر سکتے ہوں اور پورا حق مہر؛ جو اونچے سے اونچا اس کے لائق ہو؛ ادا کر سکتے ہوں، بہ صورتِ دیگر انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ (اس کے علاوہ کسی اور عورت سے) جو پسند ہو، نکاح کر لیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ ''اور تم ان سے نکاح کرنے کی رغبت رکھتے ہو'' سے مراد یہ ہے کہ تم میں سے کسی کے زیر پرورش یتیم لڑکی ہو جو تھوڑے مال والی اور کم حسن والی ہو تو وہ اس سے نکاح کرنے میں رغبت نہیں رکھتا، اس لیے ان لوگوں کو منع کر دیا گیا جو یتیم عورتوں کے مال و جمال میں رغبت ہونے کی وجہ سے ان سے نکاح کرنا چاہتے ہوں، سوائے اس صورت کے کہ وہ (حق مہر کی ادائیگی میں) انصاف کریں، اس لیے کہ وہ انہیں مکمل مہر ادا کرنے میں رغبت نہیں رکھتے۔

[٣٦٦٩]..... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ، نا أَبُو الْيَمَانِ، أنا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَبُو أُسَامَةَ الْحَلَبِيُّ، نا حَجَّاجُ بْنُ أَبِي مَنِيعٍ، نا جَدِّي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، ح وَنا أَبُو طَالِبٍ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ الْحَافِظُ نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، نا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ

عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾ ''اور اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح

يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: أَرَأَيْتِ قَوْلَ اللّٰهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ﴾؟ قَالَتْ: أَيِ ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَيَرْغَبُ فِي جَمَالِهَا وَمَالِهَا وَيُرِيدُ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِأَدْنَى مِنْ سُنَّةِ صَدَاقِهَا فَنُهُوا عَنْ نِكَاحِهِنَّ إِلَّا أَنْ تُقْسِطُوا لَهُنَّ فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ وَأُمِرُوا بِنِكَاحِ مَنْ سِوَاهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ، قَالَتْ عَائِشَةُ: ثُمَّ اسْتَفْتَى النَّاسُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذَالِكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ (النساء: ١٢٧)، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا: فَبَيَّنَ اللّٰهُ لَهُمْ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ أَنَّ الْيَتِيمَةَ إِذَا كَانَتْ ذَاتَ مَالٍ وَجَمَالٍ رَغِبُوا فِي نِكَاحِهَا وَلَمْ يُلْحِقُوهَا بِسُنَّتِهَا فِي إِكْمَالِ الصَّدَاقِ فَإِذَا كَانَتْ مَرْغُوبًا عَنْهَا فِي قِلَّةِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ تَرَكُوهَا وَالْتَمَسُوا غَيْرَهَا مِنَ النِّسَاءِ، قَالَتْ: فَكَمَا يَتْرُكُونَهَا حِينَ يَرْغَبُونَ عَنْهَا، فَلَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَنْكِحُوهَا إِذَا رَغِبُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهَا وَيُعْطُوهَا حَقَّهَا الْأَوْفَى مِنَ الصَّدَاقِ، مَعْنَاهُمْ مُتَقَارِبٌ.

کرلو، لیکن اگر تم اس بات سے ڈرو کہ عدل نہ کر پاؤ گے تو پھر ایک ہی (عورت سے نکاح کرو) یا اپنی لونڈیوں سے (حاجت پوری کرلیا کرو)۔'' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اے بھانجے! یتیمہ سے مراد وہ لڑکی ہے جو اپنے ولی کے گھر پرورش پاتی ہے اور ولی اس کے مال اور جمال کو پسند کرتا ہو، اس بنا پر وہ اس سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہو، مگر مہر کی وہ مقدار ادا کرنا چاہتا ہو جو سنت کے مطابق کم تر مقدار ہے، تو ایسے لوگوں کو ان سے نکاح کرنے سے منع کیا گیا ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ انہیں کامل مہر ادا کرنے میں انصاف سے کام لیں اور انہیں ان کے سوا دوسری عورتوں سے نکاح کا حکم دیا گیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر لوگوں نے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ طلب کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ فِي يَتَامَى النِّسَاءِ اللَّاتِي لَا تُؤْتُونَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ﴾ ''اور وہ تجھ سے عورتوں کے بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں، کہہ دیجیے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے اور جو کچھ تم پر کتاب میں پڑھا جاتا ہے وہ ان یتیم عورتوں کے بارے میں ہے، جنہیں تم وہ نہیں دیتے جو ان کے لیے فرض کیا گیا ہے اور رغبت رکھتے ہو کہ ان سے نکاح کرلو۔'' سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ میں یہ بیان فرمایا ہے کہ یتیم لڑکی جب مال و جمال والی ہوتی تو لوگ اس کے ساتھ نکاح کرنے میں بہت دلچسپی رکھتے لیکن حق مہر ادا کرنے میں خاندانی عورتوں کا طریقہ اختیار نہ کرتے تھے۔ جب لڑکی کا مال کم ہوتا اور وہ خوبصورت بھی نہ ہوتی تو اس کے ساتھ نکاح کرنے میں رغبت نہ رکھتے تھے، بلکہ اس کے علاوہ دوسری عورتیں تلاش کرتے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جب وہ ان میں رغبت نہ کرنے کے وقت انہیں چھوڑے رکھتے ہیں تو ان کے لیے جائز نہیں کہ جب ان میں رغبت کریں تو ان سے

نکاح کر لیں، البتہ اگر ان کا حق مہر پورا ادا کرنے میں انصاف کریں اور انہیں پورا پورا حق دیں تو پھر ان سے نکاح کرنے کی اجازت ہے۔ راویوں کے بیان ایک جیسے ہیں۔

[٣٦٧٠]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ (النساء: ٣) الْآيَةَ، قَالَتْ: هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ عِنْدَ الرَّجُلِ هُوَ وَلِيُّهَا فَيَتَزَوَّجُهَا عَلَى مَالِهَا وَيُسِيءُ صُحْبَتَهَا وَلَا يَعْدِلُ فِي مَالِهَا فَلْيَتَزَوَّجْ مَا طَابَ لَهُ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنَى وَثُلَاثَ وَرُبَاعَ.

عروہ بن زبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ﴾ ''اور اگر تم یتیموں کے ساتھ بے انصافی کرنے سے ڈرتے ہو تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لو۔'' تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس سے مراد وہ یتیم لڑکی ہے جو اپنے ولی کے گھر میں پرورش پاتی ہو اور ولی اس کے مال کی بنا پر اس سے نکاح کرنا چاہے، لیکن اس سے اچھا سلوک نہ کرے اور اس کے مہر میں انصاف سے کام نہ لے تو اسے چاہئے کہ دیگر عورتوں میں سے جو اسے پسند ہوں ان میں سے دو دو، تین تین، چار چار سے نکاح کر لے۔

[٣٦٧١]..... نا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ جَعْفَرٍ الْكَوْكَبِيُّ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو الْخَصِيبِ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، نا أَبُو جَعْفَرٍ الْمَنْصُورُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اجْتَنِبُوا فِي النِّكَاحِ أَرْبَعَةً: الْجُنُونَ، وَالْجُذَامَ، وَالْبَرَصَ)). ثنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمِصْرِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَيُّوبَ، نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَرْمِيُّ، نا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ التَّمِيمِيُّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِنْ شَاءَتْ. لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ وَهُوَ ضَعِيفٌ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نکاح کرتے وقت چار قسم کی بیماریوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اجتناب کرو: پاگل پن، کوڑھ اور پھلبہری۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ اپنے گھر کے علاوہ کسی گھر میں عدت گزارنا چاہے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اجازت دی ہے۔ ابو مالک نخعی کے سوا کسی نے اس حدیث کو مسند روایت نہیں کیا، ابو مالک ضعیف راوی ہے نیز محبوب بھی ضعیف ہے۔

وَمَحْبُوبٌ ضَعِيفٌ أَيْضًا .

[٣٦٧٢]..... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ ، نا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَطَّارُ ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، قَالَ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ غُرَّ بِهَا رَجُلٌ بِهَا جُنُونٌ أَوْ جُذَامٌ أَوْ بَرَصٌ فَلَهَا مَهْرُهَا بِمَا أَصَابَ مِنْهَا ، وَصَدَاقُ الرَّجُلِ عَلَى وَلِيِّهَا الَّذِي غَرَّهُ .

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس آدمی کو ایسی عورت کے ساتھ دھوکہ ہو جائے جو پاگل پن، کوڑھ یا پھلبہری کے مرض میں مبتلا ہو تو عورت کے لیے اس کی شرمگاہ کے عوض حق مہر ہے اور حق مہر اس عورت کا ولی ادا کرے گا جس نے نکاح میں دھوکہ دیا ہے۔

[٣٦٧٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، نا شُعْبَةُ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: قَضَى عُمَرُ فِي الْبَرْصَاءِ وَالْجَذْمَاءِ وَالْمَجْنُونَةِ إِذَا دُخِلَ بِهَا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا ، وَالصَّدَاقُ لَهَا لِمَسِيسِهِ إِيَّاهَا وَهُوَ لَهُ عَلَى وَلِيِّهَا . قَالَ: قُلْتُ: أَنْتَ سَمِعْتَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ .

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پھلبہری، کوڑھ اور پاگل پن میں مبتلا عورتوں کو ان کے خاوندوں سے جدا کروا دیا، ان سے تعلقات قائم کرنے کے عوض ان کو حق مہر دلایا اور یہ حق مہر عورت کے ولی پر ڈالا۔ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا یہ آپ نے خود ان سے سنا؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[٣٦٧٤]..... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ، نا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ ، أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ ، وَشُعْبَةُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ: أَرْبَعٌ لَا يَجُوزُ فِي بَيْعٍ وَلَا نِكَاحٍ: الْمَجْنُونَةُ وَالْمَجْذُومَةُ وَالْبَرْصَاءُ وَالْعَفْلَاءُ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ چار بیماریوں کی صورت میں بیع جائز ہے نہ نکاح: پاگل پن، کوڑھ، پھلبہری اور جس کی شرمگاہ بند ہو۔

[٣٦٧٥]..... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ نا وَكِيعٌ ، عَنْ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: أَيُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مَجْنُونَةً ، أَوْ جَذْمَاءَ ، أَوْ بِهَا بَرَصٌ ، أَوْ بِهَا قَرْنٌ ، فَهِيَ امْرَأَتُهُ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ .

عامر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص کسی پاگل پن، کوڑھ زدہ یا پھلبہری کی مریضہ سے، یا یا ایسی عورت سے شادی کرلے جس کی اگلی اور پچھلی شرمگاہ ملی ہوئی ہو، تو وہ اس کی بیوی ہے، چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو طلاق دے دے۔

[٣٦٧٦]..... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، نا هُشَيْمٌ ، نا حَجَّاجٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بہ ذریعہ خط سلسل البول میں مبتلا شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کے حقوق کی ادائیگی پر اندیشے میں تھا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

جَدِّهِ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي مُسَلْسَلٍ يَخَافُ عَلَى امْرَأَتِهِ مِنْهُ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ يُؤَجِّلَ سَنَةً فَإِنْ بَرَأَ وَإِلَّا فَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ.

نے انہیں جواب لکھا کہ اسے ایک سال کی مہلت دی جائے، اگر ٹھیک ہو جائے تو بہتر ہے، بہ صورتِ دیگر ان دونوں میں جدائی کروادی جائے۔

[٣٦٧٧]..... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الرَّازِيُّ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ الْيَمَانِ، نا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يُفْسِدُ الْحَلَالُ بِالْحَرَامِ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حرام کی وجہ سے حلال کو باطل نہیں کیا جاسکتا۔

[٣٦٧٨]..... نا أَبُو بَكْرٍ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّي، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَيُّوبَ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يَتْبَعُ الْمَرْأَةَ حَرَامًا ثُمَّ يَنْكِحُ ابْنَتَهَا أَوْ يَتْبَعُ الِابْنَةَ ثُمَّ يَنْكِحُ أُمَّهَا، قَالَ: ((لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو کسی عورت سے حرام کام کرتا ہے اور پھر اس کی بیٹی سے نکاح کر لیتا ہے، یا بیٹی سے حرام کام کا ارتکاب کرتا ہے اور پھر اس کی ماں سے نکاح کر لیتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حرام کام کسی حلال کو حرام نہیں کرتا۔

[٣٦٧٩]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوَارِبِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ح وَنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَامٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: حرام کام کسی حلال کو حرام نہیں کرتا۔

[٣٦٨٠]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو کسی عورت سے زنا کرے اور پھر اس کے ساتھ یا اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنا چاہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حرام کام حلال کو حرام نہیں کرسکتا، نکاح سے جو حرام

❶ السنن الکبریٰ للبیهقی: ٧/ ١٦٩

❷ سنن ابن ماجه: ٢٠١٥ ـ السنن الکبریٰ للبیهقی: ٢/ ١٦٨ ـ مصنف عبد الرزاق: ١٢٧٦٦

الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ زَنٰى بِامْرَأَةٍ فَأَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَهَا أَوِ ابْنَتَهَا، قَالَ: ((لَا يُحَرِّمُ الْحَرَامُ الْحَلَالَ إِنَّمَا يُحَرِّمُ مَا كَانَ بِنِكَاحٍ)).

ہو وہی حرام ہے۔

[٣٦٨١]...... نَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ يُصِيبُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنَ الْآخَرِ حَرَامًا ثُمَّ يَبْدُو لَهُمَا فَيَتَزَوَّجَانِ؟ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كَانَ أَوَّلُهُ سِفَاحٌ وَآخِرُهُ نِكَاحٌ.

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مرد و عورت کے متعلق پوچھا گیا جو ایک دوسرے کے ساتھ حرام کام کے مرتکب ہوں اور پھر نکاح کر لیں۔ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ان کا پہلا عمل زنا ہے اور دوسرا عمل نکاح ہے۔

[٣٦٨٢]...... نَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نَا مُعَلًّى، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلٰى رَجُلٍ نَظَرَ إِلٰى فَرْجِ امْرَأَةٍ وَابْنَتِهَا. مَوْقُوفٌ لَيْثٌ وَحَمَّادٌ ضَعِيفَانِ. ❶

علقمہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا جو کسی عورت اور اس کی بیٹی کی شرمگاہ کو دیکھے۔
یہ روایت موقوف ہے اور اس کے دو راوی لیث اور حماد ضعیف ہیں۔

[٣٦٨٣]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نَا الْوَاقِدِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ الزُّهْرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُمْسِكَ أَرْبَعًا وَيُفَارِقَ سَائِرَهُنَّ، قَالَ: وَأَسْلَمَ صَفْوَانُ بْنُ أُمَيَّةَ وَعِنْدَهُ ثَمَانُ نِسْوَةٍ، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُمْسِكَ أَرْبَعًا وَيُفَارِقَ سَائِرَهُنَّ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ چار کو رکھ لو اور سب کو الگ الگ کر دو۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے تو ان کی آٹھ بیویاں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ چار کو رکھ لو اور سب کو الگ الگ کر دو۔

[٣٦٨٤]...... نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نَا مَرْوَانُ بْنُ

سالم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ١٦٥

❷ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٧/ ١٨٣

مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ الثَّقَفِيُّ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا)). ❶

نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: ان میں سے چار کو رکھ لو۔

[٣٦٨٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدٍ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا سَعِيدٌ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّاغَانِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، نا سَعِيدٌ، نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ وَتَحْتَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمْنَ مَعَهُ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا. قَالَ الرَّمَادِيُّ: هٰكَذَا يَقُولُ أَهْلُ الْبَصْرَةِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو دورِ جاہلیت کی اس کی دس بیویوں نے بھی ساتھ ہی اسلام قبول کیا۔ نبی ﷺ نے اسے حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کر لے۔ رمادی کا کہنا ہے: اہل بصرہ اسی طرح بیان کرتے ہیں۔

[٣٦٨٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ، نا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِغَيْلَانَ بْنِ سَلَمَةَ حِينَ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ: ((خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا وَفَارِقْ سَائِرَهُنَّ)).

عثمان بن محمد بن ابو سوید روایت کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے، ان کی دس بیویاں تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کر لو اور سب کو الگ الگ کر دو۔

[٣٦٨٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الصَّاغَانِيُّ، نا أَبُو صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، نا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ: بَلَغَنِي عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي سُوَيْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٦٨٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الصَّاغَانِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، نا مَالِكٌ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ شِهَابٍ، يَقُولُ: بَلَغَنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ مِثْلَهُ.

ابن شہاب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ یہ بات ہمارے احاطہ علم میں آئی کہ نبی ﷺ نے ثقیف قبیلے کے ایک شخص سے فرمایا۔ اس سے آگے اسی کے مثل حدیث ہے۔

❶ مسند أحمد: ٤٦٠٩، ٤٦٣١، ٥٠٢٧، ٥٥٥٨۔صحيح ابن حبان: ٤١٥٦، ٤١٥٧، ٤١٥٨

[٣٦٨٩]...... نـا ابْـنُ مَـخْـلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا عَبْدُ الـرَّزَّاقِ، أنـا مَـعْـمَـرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَسْلَمَ غَيْلَانُ بْنُ سَلَمَةَ بِمِثْلِهِ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٣٦٩٠]...... نـا ابْـنُ مَـخْـلَدٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ بَحْرٍ الـنَّيْـرُوزِيُّ، نـا حُسَيْـنُ بْـنُ حَـفْـصٍ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، نـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ السَّـائِبِ، ح وَنـا ابْنُ مَـخْـلَـدٍ، نـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُعَلَّى، نا هُشَيْـمٌ، قَـالَ: وَأَنَـا ابْـنُ أَبِـي لَيْلَى، كِلَاهُمَا عَنْ حُـمَيْضَةَ بْنِ الشَّمَرْدَلِ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ، - وَفِـي حَـدِيثِ هُشَيْمٍ الْحَارِثِ بْنِ قَيْسٍ - أَنَّهُ أَسْلَمَ وَعِـنْـدَهُ ثَـمَـانِ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا)). ❶

مذکورہ اسناد سے بھی مروی ہے کہ وہ مسلمان ہوا تو اس کی آٹھ بیویاں تھیں۔ نبی ﷺ نے اسے فرمایا کہ ان میں سے چار کا انتخاب کرلو۔

[٣٦٩١]...... نـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَـصْـرٍ، نـا غَـسَّـانُ بْـنُ عُبَيْـدٍ، عَـنْ سُفْيَانَ، عَنْ حَـمَّـادٍ، وَالْكَلْبِيِّ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الْحَارِثِ، يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مِـنْ بَنِي أَسَدٍ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((اخْتَرْ مِنْهُنَّ أَرْبَـعًـا)). فَـجَـعَـلَ يَقُولُ: أَقْبِلِي يَا فُلَانَةُ مَرَّتَيْنِ، أَدْبِرِي يَا فُلَانَةُ أَدْبِرِي يَا فُلَانَةُ.

قیس بن حارث مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ بنواَسد کا ایک شخص مسلمان ہوا تو اس کی آٹھ بیویاں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: ان میں سے چار کو منتخب کرلو۔ وہ دو دو مرتبہ کہنے لگا: اے فلاں اور فلاں! تو آ جا، اے فلاں اور فلاں! تو رہنے دے۔

[٣٦٩٢]...... نـا مُـحَـمَّـدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْـحَـاقَ الـصَّـاغَـانِيُّ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، أنا هُشَيْـمٌ، أنـا مُغِيرَةُ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ الْحَارِثِ، أَنَّ الْـحَـارِثَ بْنَ قَيْسٍ الْأَسَدِيَّ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَمَانِ نِسْوَةٍ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَخْتَارَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا.

اولادِ حارث میں سے کوئی صاحب روایت کرتے ہیں کہ حارث بن قیس اسدی رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی آٹھ بیویاں تھیں، نبی ﷺ نے انہیں ان میں سے چار کو منتخب کرنے کا حکم دیا۔

[٣٦٩٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الصَّاغَانِيُّ، نا مُـعَـلَّـى، نـا هُشَيْـمٌ، عَـنْ مُغِيرَةَ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ قَيْسٍ، أَنَّ جَـدَّهُ الْـحَـارِثَ بْنَ قَيْسٍ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ ثَـمَانِ نِسْوَةٍ، فَـأَمَـرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَـخْـتَـارَ مِنْهُنَّ

ربیع بن قیس سے مروی ہے کہ ان کے دادا حارث بن قیس رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا تو ان کی آٹھ بیویاں تھیں، نبی ﷺ نے انہیں ان میں سے چار کو منتخب کرنے کا حکم دیا۔

❶ سنن أبي داود: ٢٢٤٢ـ سنن ابن ماجه: ١٥٩٢

أَرْبَعًا .

[٣٦٩٤]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ ، نا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ أَبُو بَكْرٍ ، قَالَا: نا سَيْفُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْجَرْمِيُّ ، نا سِرَارُ بْنُ مُجْشِرٍ ، عَنْ أَيُّوبَ ، عَنْ نَافِعٍ ، وَسَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ غَيْلَانَ بْنَ سَلَمَةَ الثَّقَفِيَّ أَسْلَمَ وَعِنْدَهُ عَشْرُ نِسْوَةٍ ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُمْسِكَ مِنْهُنَّ أَرْبَعًا . فَلَمَّا كَانَ زَمَانُ عُمَرَ طَلَّقَهُنَّ فَأَمَرَهُ عُمَرُ أَنْ يَرْتَجِعَهُنَّ ، وَقَالَ: لَوْ مُتَّ لَوَرَّثْتُهُنَّ مِنْكَ وَلَأَمَرْتُ بِقَبْرِكَ يُرْجَمُ كَمَا رُجِمَ قَبْرُ أَبِي رِغَالٍ ، وَقَالَ ابْنُ نُوحٍ: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: رَاجِعْهُنَّ وَإِلَّا وَرَّثْتُهُنَّ مَالَكَ وَأَمَرْتُ بِقَبْرِكَ ، زَادَ ابْنُ نُوحٍ: فَأَسْلَمَ وَأَسْلَمْنَ مَعَهُ . ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ ان میں سے چار کو منتخب کرلو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں انہوں نے انہیں طلاق دے دی تو عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں رجوع کرنے کا حکم دیا اور فرمایا: اگر تم مر گئے تو میں انہیں تمہارا وارث ٹھہراؤں گا اور تمہاری قبر پر سنگ باری کا حکم دوں گا، جس طرح ابورغال پر سنگ باری کی گئی۔ ابن نوح نے یہ بیان کیا ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان سے رجوع کرو، ورنہ میں انہیں تمہارے مال کا وارث بناؤں گا اور تمہاری قبر پر سنگ باری کا حکم دوں گا۔ ابن نوح نے یہ اضافہ بھی بیان کیا کہ اس کے ساتھ اس کی بیویاں بھی مشرف بہ اسلام ہوئیں۔

[٣٦٩٥]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ أَخُو كَرْخَوَيْهِ ح وَنا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ ، نا أَبُو مُوسَى ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ ، قَالُوا: نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ ، نا أَبِي ، قَالَ : سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ الدَّيْلَمِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَلِّقْ أَيَّهُمَا شِئْتَ)) . ❷

سیدنا فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں مسلمان ہوا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان میں سے ایک کو طلاق دے دو۔

[٣٦٩٦]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ

سیدنا فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کیا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ ان میں سے ایک کو طلاق دے دوں۔

❶ سلف برقم: ٣٦٨٤

❷ مسند الشافعي: ٢/ ١٦ ـ مسند أحمد: ١٨٠٤٠ ـ سنن أبي داود: ٢٢٤٣ ـ سنن ابن ماجه: ١٩٥١ ـ صحيح ابن حبان: ٤١٥٥

فَيْرُوزَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي أُخْتَانِ، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أُطَلِّقَ إِحْدَاهُمَا.

[٣٦٩٧]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُكِ الْقَزَّازُ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلاف سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٦٩٨]..... نا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا الشَّافِعِيُّ، نا ابْنُ أَبِي يَحْيَى، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي وَهْبٍ الْجَيْشَانِيِّ، عَنْ أَبِي خِرَاشٍ، عَنِ الدَّيْلَمِيِّ أَوِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ، قَالَ: أَسْلَمْتُ وَتَحْتِي أُخْتَانِ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَنِي أَنْ أَمْسِكَ أَيَّتَهُمَا شِئْتُ وَأُفَارِقَ الْأُخْرَى. ❶

دیلمی یا ابن دیلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کیا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں۔ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ان دونوں میں سے جس کو چاہوں نکاح میں رکھ لوں اور دوسری کو طلاق دے دوں۔

[٣٦٩٩]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُعَلَّى، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، نا أَبُو وَهْبٍ الْجَيْشَانِيُّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ فَيْرُوزَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَسْلَمْتُ وَعِنْدِي أُخْتَانِ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَنِي أَنْ أُفَارِقَ إِحْدَاهُمَا. ❷

سیدنا فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اسلام قبول کیا تو میرے نکاح میں دو بہنیں تھیں، میں نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں ان میں سے ایک کو جدا کر دوں۔

[٣٧٠٠]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَّابُ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْحَرْبِيِّ يُسْلِمُ وَتَحْتَهُ أُخْتَانِ، قَالَ: لَوْلَا الْحَدِيثُ الَّذِي جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَيَّرَهُ، لَقُلْتُ: يُمْسِكُ الْأُولَى.

عمرو بن ابی سلمہ روایت کرتے ہیں کہ امام اوزاعی رحمہ اللہ سے حربی کے متعلق پوچھا گیا کہ وہ مسلمان ہو جائے اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو اوزاعی رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر یہ حدیث نہ ہوتی کہ نبی ﷺ نے ایسے شخص کو انتخاب کا اختیار دیا ہے تو میں اسے پہلی بیوی کو رکھنے کا کہتا۔

[٣٧٠١]..... نا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَأَبُو إِبْرَاهِيمَ الْمُزَنِيُّ، قَالَا: عَنِ الشَّافِعِيِّ، : قَالَ: إِذَا أَسْلَمَ وَتَحْتَهُ أُخْتَانِ خُيِّرَ أَيَّهُمَا شَاءَ، فَإِنِ اخْتَارَ وَاحِدَةً ثَبَتَ نِكَاحُهَا وَانْفَسَخَ نِكَاحُ الْأُخْرَى، وَسَوَاءٌ كَانَ نَكَحَهُمَا فِي عُقْدَةٍ أَوْ فِي عَقْدٍ.

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اسلام قبول کرے اور اس کے نکاح میں دو بہنیں ہوں تو اسے اختیار دیا جائے گا، جس کا چاہے انتخاب کر لے۔ اگر وہ ایک کا انتخاب کر لے تو اس کا نکاح برقرار رہے گا اور دوسری کا نکاح ختم ہو جائے گا، خواہ دونوں سے ایک ہی نکاح ہوا ہو یا الگ الگ نکاح سے آئی ہوں۔

[٣٧٠٢]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، ثنا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ،

ابن شہاب زہری رحمہ اللہ لعان اور اس کے مسنون طریقے کے بارے سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ١٨٤

❷ سلف برقم: ٣٦٩٥

أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ، عَنِ الْمُلَاعَنَةِ وَعَنِ السُّنَّةِ فِيهَا عَنْ حَدِيثِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهَا فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ بِهَا؟ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ فِي شَأْنِهِمَا مَا ذُكِرَ فِي الْقُرْآنِ مِنْ أَمْرِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((قَدْ قَضَى اللّٰهُ فِيكَ وَفِي امْرَأَتِكَ)) ، فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنَا شَاهِدٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَكَانَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِيهِمَا أَنْ يُفَرَّقَ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ ، وَكَانَتْ حَامِلًا فَأَنْكَرَهُ فَكَانَ ابْنُهَا يُدْعَى إِلَى أُمِّهِ ثُمَّ جَرَتِ السُّنَّةُ فِي أَنَّهَا تَرِثُهُ وَيَرِثُ مَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهُ مِنْهَا . ❶

کرتے ہیں کہ ایک انصاری نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو (قابل اعتراض حالت میں) پاتا ہے اور اسے قتل کر دیتا ہے، تو کیا آپ (بدلے میں) اس کو قتل کر دیں گے؟ (اگر قتل کر دیں گے) تو پھر وہ کیا کرے؟ تو اللہ تعالیٰ نے ایسے معاملے میں لعان کے احکام نازل فرما دیے جو قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: اللہ نے تیرے اور تیری بیوی کے مابین فیصلہ فرما دیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے مسجد میں لعان کیا۔ (سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ) میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں موجود تھا۔ اس کے بعد یہ سنت قرار پا گئی کہ لعان کرنے والے مرد و عورت میں جدائی ڈال دی جائے (یعنی ان کا نکاح ختم ہو جائے گا) وہ عورت حاملہ تھی، انصاری نے اس بچے کا انکار کر دیا تھا (کہ یہ میرا بچہ نہیں ہے) چنانچہ وہ اپنی ماں کی نسبت سے پکارا جاتا تھا۔ پھر یہی طریقہ رائج ہو گیا کہ عورت اس بچے کی وارث ہو گی اور بچہ اس عورت کا وارث ہو گا۔

[٣٧٠٣]...... نا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ دِينَارٍ ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ الْقَاضِي ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحِنَّائِيُّ ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَائِذٍ ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ ، أَخْبَرَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ قَذَفَ امْرَأَتَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَرَدَّدَ ذَالِكَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْمُلَاعَنَةِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيْنَ السَّائِلُ قَدْ نَزَلَ مِنَ اللّٰهِ أَمْرٌ عَظِيمٌ)) ، فَأَبَى الرَّجُلُ إِلَّا أَنْ يُلَاعِنَهَا ، وَأَبَتْ إِلَّا أَنْ تَدْرَأَ عَنْ نَفْسِهَا الْعَذَابَ ، فَتَلَاعَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَّا هِيَ تَجِيءُ بِهِ أُصَيْفِرَ أُخَيْنِسَ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انصار کے قبیلہ بنو زریق کے ایک آدمی نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور چار مرتبہ اس کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آیت لعان نازل فرما دی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ سائل کہاں ہے؟ اللہ کی طرف سے ایک بڑا امر نازل ہو چکا ہے۔ اس آدمی نے لعان کے سوا کسی بات کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا اور عورت نے بھی خود کو سزا سے بچانے کے لیے انکار کر دیا۔ چنانچہ دونوں نے لعان کیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ عورت زردی مائل رنگت، چپٹی ناک والا اور چوڑی ہڈیوں والا بچہ جنم دے تو یہ لعان کرنے والے آدمی کا ہے اور اگر یہ گندمی رنگ کے اونٹ جیسا سیاہ بچہ جنم دے تو وہ کسی اور کا ہو گا۔ چنانچہ اس

❶ صحيح البخاري: ٥٣٠٩۔مسند أحمد: ٢٢٨٣٠۔صحيح ابن حبان: ٤٢٨٣ ، ٤٢٨٤ ، ٤٢٨٥

مَنسُولَ الْعِظَامِ فَهُوَ لِلْمُلَاعِنْ، وَأَمَّا تَجِيءُ بِهِ أَسْوَدَ كَالْجَمَلِ الْأَوْرَقِ فَهُوَ لِغَيْرِهِ))، فَجَاءَتْ بِهِ أَسْوَدَ كَالْجَمَلِ الْأَوْرَقِ، فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَهُ لِعَصَبَةِ أُمِّهِ، وَقَالَ: ((لَوْلَا الْأَيْمَانُ الَّتِي مَضَتْ لَكَانَ لِي فِيهِ كَذَا وَكَذَا)) لَفْظُهُمَا وَاحِدٌ. ❶

عورت نے گندمی اُونٹ جیسا سیاہ بچہ جنم دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے عورت کے خاندان کے سپرد کرتے ہوئے فرمایا: اگر پہلے سے قسم نہ اُٹھائی ہوتی تو میں اس بارے میں بڑا سخت معاملہ کرتا۔

[٣٧٠٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، وَغَيْرُهُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ، قَالَ: حَضَرْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَطَلَّقَهَا ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَنْفَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ مِمَّا صَنَعَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سُنَّةٌ فَمَضَتِ السُّنَّةُ بَعْدُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا.

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جب لعان والوں نے لعان کیا۔ آدمی نے رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں عورت کو تین طلاقیں دیں اور رسول اللہ ﷺ نے وہ نافذ کر دیں۔ اس کا رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں یہ عمل سنت ٹھہرا کہ جو بھی لعان کریں، ان میں جدائی ڈال دی جائے اور دوبارہ کبھی وہ اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

[٣٧٠٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَسَّانَ، ثنا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا الْوَلِيدُ، وَعُمَرُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَا: نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ عُوَيْمِرَ الْعَجْلَانِيَّ قَالَ لِرَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ: سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَذَكَرَ قِصَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ، وَقَالَ فِيهِ: فَتَلَاعَنَا فَفَرَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ: ((لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا)).

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عویمر عجلانی نے اپنے قبیلے کے ایک آدمی سے کہا: میری خاطر رسول اللہ ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھو کہ ایک آدمی اپنی بیوی کے ساتھ کسی مرد کو پاتا ہے (تو وہ کیا کرے؟) پھر لعان کا پورا قصہ بیان کیا اور کہا: انہوں نے لعان کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان میں تفریق کرا دی اور فرمایا: یہ دوبارہ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

[٣٧٠٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، نا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُتَلَاعِنَانِ إِذَا تَفَرَّقَا لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: لعان کرنے والے جب جدا ہو جائیں تو دوبارہ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٢۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٣٩٥

❷ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٤٠٩

[٣٧٠٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، وَقَيْسٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: مَضَتِ السُّنَّةُ فِي الْمُتَلَاعِنَيْنِ أَنْ لَا يَجْتَمِعَانِ أَبَدًا. ❶

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لعان کرنے والوں میں یہ سنت ہے کہ دوبارہ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

[٣٧٠٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ هَانِئٍ، نا أَبُو مَالِكٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، وَعَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: مَضَتِ السُّنَّةُ أَنْ لَا يَجْتَمِعَ الْمُتَلَاعِنَانِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سنت یہ ہے کہ لعان کرنے والے دوبارہ کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

[٣٧٠٩]...... نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُوسَى بْنِ عِيسَى الْقَارِءُ، أنا قَعْنَبُ بْنُ مُحْرِزٍ أَبُو عَمْرٍو، نا الْوَاقِدِيُّ، نا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ، يَقُولُ: حَضَرْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ لَاعَنَ بَيْنَ عُوَيْمِرٍ الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَأَتِهِ، فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ تَبُوكَ وَأَنْكَرَ حَمْلَهَا الَّذِي فِي بَطْنِهَا، وَقَالَ: هُوَ لِابْنِ السَّحْمَاءِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هَاتِ امْرَأَتَكَ فَقَدْ نَزَلَ الْقُرْآنُ فِيكُمَا))، فَلَاعَنَ بَيْنَهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ عِنْدَ الْمِنْبَرِ عَلَى حَمْلٍ. ❷

سیدنا عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عویمر عجلانی اور اس کی بیوی میں لعان کرایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے واپس تشریف لائے تو عویمر نے اپنی بیوی کے حمل کا انکار کر دیا (یعنی ان کی بیوی کے پیٹ میں جو بچہ تھا اسے اپنا بچہ تسلیم کرنے سے انکار کر دیا) اور کہا: وہ ابن سحماء کا بچہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اپنی بیوی کو لاؤ، تمہارے متعلق قرآن نازل ہو چکا ہے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد ان دونوں کے درمیان حمل پر لعان کرایا۔

[٣٧١٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعْدٍ الْعَوْفِيُّ، نا الْوَاقِدِيُّ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٣٧١١]...... نا أَبُو عَمْرٍو يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ، نا عَبْدَةُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل کی حالت میں لعان کرایا۔

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ٣٥١۔مصنف عبد الرزاق: ١٢٤٣٣

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٣٩٨

النَّبِيَّ ﷺ لَاعَنَ بِالْحَمْلِ . ❶

[٣٧١٢]..... نا أَبُو عِيسَى يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الدُّورِيُّ ، نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ، نا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ هِشَامٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكِ بْنِ السَّحْمَاءِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْبَيِّنَةُ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ)) ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِذَا رَأَى أَحَدُنَا الرَّجُلَ عَلَى امْرَأَتِهِ يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ ، قَالَ: فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ ، يَقُولُ: ((الْبَيِّنَةُ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ)) ، قَالَ: فَقَالَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنِّي لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللّٰهُ فِي أَمْرِي مَا يُبَرِّءُ بِهِ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ ، قَالَ: فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ : ﴿وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ﴾ (النور: ٦) حَتَّى بَلَغَ : ﴿وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ﴾ (النور: ٩) ، قَالَ: فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمَا ، قَالَ: فَجَاءَ فَقَامَ هِلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ ، يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا مِنْ تَائِبٍ؟)) ، فَقَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ الْخَامِسَةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((وَقِّفُوهَا فَإِنَّهَا مُوجِبَةٌ)) . قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: . فَتَلَكَّأَتْ وَنَكَصَتْ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهَا سَتَرْجِعُ ، ثُمَّ قَالَتْ: لَا أَفْضَحُ قَوْمِي سَائِرَ الْيَوْمِ ، قَالَ: فَمَضَتْ فَفُرِّقَ بَيْنَهُمَا ، قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَبْصِرُوهَا فَإِنْ هِيَ جَاءَتْ بِهِ)) . قَالَ هِشَامٌ: أَحْسَبُهُ قَالَ مِثْلَ قَوْلِ مُحَمَّدٍ: . ((فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ مُدَمْلَجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ بْنِ سَحْمَاءَ)) ، قَالَ: فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اہلیہ پر شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: گواہ لاؤ ورنہ تمہاری کمر پر حد لگے گی۔ ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جب کوئی اپنی بیوی پر کسی مرد کو دیکھے تو کیا وہ گواہ ڈھونڈنے چلا جائے؟ رسول اللہ ﷺ مسلسل فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ، ورنہ تمہاری کمر پر حد لگے گی۔ اس پر ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا ہے! یقیناً میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ ضرور میری کمر کو بری قرار دیتے ہوئے میرے بارے میں قرآن نازل فرمائے گا۔ اسی اثناء میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ ﷺ پر یہ آیات نازل ہوگئیں: ﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّآ اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ٥ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ٥ وَيَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ٥ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ﴾ ''اور جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگائیں اور ان کے پاس خود ان کے علاوہ اور کوئی گواہ نہ ہوں، تو ان میں سے ہر ایک کی گواہی اللہ کی قسم کے ساتھ چار گواہیاں ہیں کہ بلاشبہ یقیناً وہ سچ بولنے والوں میں سے ہے۔ اور پانچویں (بار یوں کہے گا) کہ بلاشبہ اس پر اللہ کی لعنت ہو، اگر وہ جھوٹوں میں سے ہو۔ اور اس (عورت) سے سزا کو یہ بات ہٹائے گی کہ وہ اللہ کی قسم کے ساتھ چار گواہیاں دے کہ یقیناً وہ (مرد) جھوٹوں میں سے ہے۔ اور پانچویں (مرتبہ یوں کہے) کہ بلاشبہ اس پر اللہ کا غضب ہو، اگر وہ (مرد) سچے لوگوں میں سے ہو۔'' چنانچہ نبی ﷺ نے ان دونوں کو بلایا تو وہ حاضر ہوگئے۔

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٧/ ٢٨٠ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٤٠٥

كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِي وَلَهَا شَأْنٌ)) . ❶

پھر ہلال بن اُمیہ رضی اللہ عنہ اُٹھے اور گواہی دی، اور نبی ﷺ فرما رہے تھے: بلا شبہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے، تو کیا تم توبہ کرتے ہو؟ لیکن عورت اُٹھی اور اس نے بھی گواہی دے دی۔ جب پانچویں پر پہنچی تو نبی ﷺ نے فرمایا: اسے روکو، یہ (پانچویں گواہی) واجب کر دینے والی ہے (یعنی اس کے بعد تمہارا رشتہ قائم نہیں رہے گا اور جھوٹے پر اللہ کی لعنت ہو جائے گی)۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ وہ عورت ذرا جھکی اور اُلٹے پاؤں لوٹی، یہاں تک کہ ہم سمجھے کہ وہ اپنے بیان سے پھر جائے گی۔ لیکن وہ بولی: میں زمانے بھر میں اپنی قوم کو رُسوا نہیں کروں گی اور یہ کہہ کر اس نے پانچویں گواہی بھی دے ڈالی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے درمیان تفریق کرادی اور فرمایا: اس کو دیکھنا کہ اگر اس نے سرمئی آنکھوں والا، بڑے چوتڑوں والا اور موٹی رانوں والا بچہ جنم دیا تو وہ شریک بن سحماء کا ہوگا۔ تو اس کے ہاں ایسا ہی بچہ پیدا ہوا۔ تب نبی ﷺ نے فرمایا: اگر اس بارے میں اللہ کا حکم نازل نہ ہو چکا ہوتا تو میں اس عورت کے ساتھ ضرور کچھ کرتا (یعنی اس پر زنا کی حد جاری کرتا)۔

[٣٧١٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شُرَيْحًا، يَقُولُ: قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ: الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ؟ قُلْتُ: وَلِيُّ الْمَرْأَةِ، قَالَ: لَا بَلْ هُوَ الزَّوْجُ .

شریح بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھ سے (قرآن کریم کی آیت میں مذکور) اس آدمی کے متعلق پوچھا جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہوتی ہے۔ تو میں نے کہا: عورت کا ولی مراد ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: نہیں، اس سے مراد خاوند ہے۔

[٣٧١٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، وَأَبُو سَلَمَةَ، أَنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً مِنْ بَنِي نَصْرٍ فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بنو نصر کی ایک عورت سے نکاح کیا تو اس کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے قبل ہی اسے طلاق دے دی اور اسے پورا حق مہر بھیج دیا، نیز کہا: میں اس کی بہ نسبت درگزر کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ

❶ سنن أبي داود: ٢٢٥٦ـ مسند أحمد: ٢١٣١، ٢١٩٩، ٢٤٦٨

بِالصَّدَاقِ كَامِلًا، فَقَالَ: أَنَا أَحَقُّ بِالْعَفْوِ مِنْهَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ (البقرة: ٢٣٧) وَأَنَا أَحَقُّ بِالْعَفْوِ مِنْهَا.

النِّكَاحِ﴾ ''مگر یہ کہ وہ درگذر کر دیں، یا وہ شخص درگذر کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔'' اور میں اس سے درگذر کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔

[٣٧١٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلًّى، نا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَاطِبٍ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، بِهٰذَا نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٧١٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا أَبُو النَّضْرِ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ: تَزَوَّجَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ امْرَأَةً فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَرَأَ الْآيَةَ: ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ (البقرة: ٢٣٧)، فَقَالَ: أَنَا أَحَقُّ بِالْعَفْوِ مِنْهَا، فَسَلَّمَ إِلَيْهَا الْمَهْرَ كَامِلًا فَأَعْطَاهَا إِيَّاهُ.

ابوسلمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے ایک عورت سے نکاح کیا تو اس کے ساتھ تعلقات قائم کرنے سے قبل ہی اسے طلاق دے دی، پھر یہ آیت پڑھی: ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ﴾ ''مگر یہ کہ وہ درگذر کر دیں، یا وہ شخص درگذر کر دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے۔'' اور فرمایا: میں اس سے درگذر کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے عورت کو پورا حق مہر دے دیا۔

[٣٧١٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسٰى، نا الْحُمَيْدِيُّ، نا سُفْيَانُ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ زَاذَانَ، قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الزَّوْجُ. قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَ ابْنُ شُبْرُمَةَ يَقُولُ: هُوَ الزَّوْجُ.

زاذان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہوتی ہے وہ خاوند ہے۔ سفیان کہتے ہیں کہ ابن شبرمہ کہا کرتے تھے کہ اس سے مراد خاوند ہے۔

[٣٧١٨]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُرْجَانِيُّ مِنْ أَصْلِهِ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَلِيُّ عُقْدَةِ النِّكَاحِ هُوَ الزَّوْجُ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نکاح کی گرہ کا ولی خاوند ہے۔

[٣٧١٩]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا وَرْقَاءُ بْنُ

عکرمہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ﴾ ''مگر یہ کہ وہ معاف کر

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٢٥١

عُمَرَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِهِ: ﴿إِلَّا أَنْ يَعْفُونَ﴾ (البقرة:٢٣٧)، قَالَ: أَنْ تَعْفُوَ الْمَرْأَةُ أَوْ يَعْفُوَ الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الْوَلِيُّ.

دیں۔" کی تفسیر میں فرمایا: عورت معاف کر دے یا وہ شخص جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے، یعنی ولی۔

[٣٧٢٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ أَبِي عَمَّارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ.

عمار بن ابی عمار سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سے مراد خاوند ہے۔

[٣٧٢١]...... نا ابْنُ غَيْلَانَ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ خُصَيْفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ.

مجاہد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس سے مراد خاوند ہے۔

[٣٧٢٢]...... نا ابْنُ غَيْلَانَ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا ابْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ أَبَاهُ تَزَوَّجَ بِامْرَأَةٍ ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَأَرْسَلَ بِالصَّدَاقِ، وَقَالَ: أَنَا أَحَقُّ بِالْعَفْوِ. ❶

محمد بن جبیر بن مطعم روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد نے ایک عورت سے نکاح کیا، پھر اس کے ساتھ ہمبستری سے قبل ہی اسے طلاق دے دی اور حق مہر اس کو بھجوا دیا، اور فرمایا: میں درگزر کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔

[٣٧٢٣]...... نا ابْنُ غَيْلَانَ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: الَّذِي بِيَدِهِ عُقْدَةُ النِّكَاحِ الزَّوْجُ.

قتادہ سے مروی ہے کہ سعید بن میسّب رحمہ اللہ نے فرمایا: جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہوتی ہے وہ خاوند ہے۔

[٣٧٢٤]...... نا ابْنُ غَيْلَانَ، نا أَبُو هِشَامٍ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ شُرَيْحٍ، قَالَ: هُوَ الزَّوْجُ إِنْ شَاءَ أَتَمَّ لَهَا الصَّدَاقَ. وَكَذَلِكَ قَالَ نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ، وَطَاوُسٌ، وَمُجَاهِدٌ، وَالشَّعْبِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ، وَعَلْقَمَةُ، وَالْحَسَنُ: هُوَ الْوَلِيُّ.

شریح فرماتے ہیں کہ اس سے مراد خاوند ہے، اگر وہ چاہے تو اسے پورا حق مہر دے دے۔
نافع بن جبیر، محمد بن کعب، طاوس، مجاہد، شعبی اور سعید بن جبیر کا بھی یہی کہنا ہے البتہ ابراہیم، علقمہ اور حسن بصری کہتے ہیں: اس سے مراد ولی ہے۔

[٣٧٢٥]...... نا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُرْشِدٍ الْبَزَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ، نا

قبیصہ بن ذؤیب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے دو بہنوں کو اکٹھے لونڈی بنا کر رکھنے کے متعلق

❶ سلف برقم: ٣٧١٤

عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ سُئِلَ عَنِ الْأُخْتَيْنِ مِمَّا مَلَكَتِ الْيَمِينِ ، فَقَالَ: ((لَا آمُرُكَ وَلَا أَنْهَاكَ أَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ وَحَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ)) ، فَخَرَجَ السَّائِلُ فَلَقِيَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَالَ مَعْمَرٌ: أَحْسَبُهُ قَالَ: عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا سَأَلْتَ عَنْهُ عُثْمَانَ ، فَأَخْبَرَهُ بِمَا سَأَلَهُ وَبِمَا أَفْتَاهُ فَقَالَ لَهُ: ((لَكِنِّي أَنْهَاكَ وَلَوْ كَانَ لِي عَلَيْكَ سَبِيلٌ ثُمَّ فَعَلْتَ لَجَعَلْتُكَ نَكَالًا)) .

پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: نہ میں تمہیں اجازت دیتا ہوں اور نہ منع کرتا ہوں، ایک آیت اسے حلال ٹھہراتی ہے تو دوسری حرام قرار دیتی ہے۔ سائل آپ کے پاس سے نکلا تو اس کی ملاقات ایک اور صحابی سے ہوئی۔ معمر کہتے ہیں: میرے خیال میں راوی نے بتایا کہ وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تھے۔ انہوں نے پوچھا: تم نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا پوچھا؟ سائل نے انہیں کو بتلایا کہ اس نے کیا پوچھا اور انہوں نے کیا جواب دیا۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تو تمہیں اس سے منع کرتا ہوں اور اگر تم باز نہ آئے اور مجھے اختیار حاصل ہوا تو میں تمہیں نشانِ عبرت بنادوں گا۔

[٣٧٢٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي مَالِكٌ ، وَيُونُسُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَرْأَةِ وَابْنَتِهَا مِنْ مِلْكِ الْيَمِينِ هَلْ تُوطَأُ إِحْدَاهُمَا بَعْدَ الْأُخْرٰى ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ أُجِيزَهَا جَمِيعًا ، وَنَهَاهُ .

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ عورت اور اس کی بیٹی دونوں لونڈیاں ہوں، تو کیا ایک سے ہمبستری کے بعد دوسری سے تعلقات قائم کئے جا سکتے ہیں؟ تو انہوں نے منع کرتے ہوئے فرمایا: میں ان دونوں کو اکٹھا رکھنا ہی جائز نہیں سمجھتا۔

[٣٧٢٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ ، نا مُعَلَّى ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ غَرِيبٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً وَأُمَّهَا وَقَدْ وَلَدَتَا لِي كِلْتَاهُمَا فَمَا تَرٰى ، قَالَ: آيَةٌ تَحِلُّ وَآيَةٌ تُحَرِّمُ وَلَمْ أَكُنْ أَفْعَلُهُ أَنَا وَلَا أَهْلُ بَيْتِي .

غریب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: میرے پاس ایک لونڈی اور اس کی ماں ہیں، دونوں سے میری اولاد ہو چکی ہے، آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو انہوں نے نے فرمایا: ایک آیت اسے حلال ٹھہراتی ہے تو ایک حرام قرار دیتی ہے، میں اور میرے اہل خانہ تو ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔

[٣٧٢٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ ، نا مُعَلَّى ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ ، عَنْ طَارِقٍ ، عَنْ قَيْسٍ ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَيَقَعُ الرَّجُلُ عَلَى الْجَارِيَةِ وَابْنَتِهَا تَكُونَانِ مَمْلُوكَيْنِ لَهُ ، قَالَ: حَرَّمَتْهُمَا آيَةٌ وَأَحَلَّتْهُمَا آيَةٌ وَلَمْ أَكُنْ لِأَفْعَلَهُ .

قیس بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آدمی لونڈی اور اس کی بیٹی سے جماع کر سکتا ہے، جبکہ وہ دونوں اس کے زیر ملکیت ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: ایک آیت نے یہ حرام ٹھہرایا ہے اور ایک آیت نے اسے حلال قرار دیا ہے، میں تو ہرگز ایسا نہیں کروں گا۔

[٣٧٢٩]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا أَبُو

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

الْأَشْعَثِ، نا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ، نا الْحَجَّاجُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ فَلَهَا ثَلَاثٌ ثُمَّ تُقْسَمُ)). ❶

کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدمی خاوند دِیدہ سے نکاح کرے تو وہ (خاوند) اس کو تین دن دے، پھر باری مقرر کرلے۔

[۳۷۳۰]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا حَاجِبُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لِلْبِكْرِ سَبْعَةُ أَيَّامٍ، وَلِلثَّيِّبِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ ثُمَّ يَعُودُ إِلَى نِسَائِهِ)).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: کنواری کے لیے سات راتیں ہیں، جبکہ خاوند دِیدہ کے لیے تین راتیں ہیں، پھر بیویوں میں باری مقرر کردے۔ (یعنی اگر کسی شخص کی پہلے سے ایک یا ایک سے زائد بیویاں ہوں اور وہ کسی کنواری عورت سے ایک شادی مزید کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ شادی کے بعد پہلے سات دِن اس کنواری کے ہاں ہی رہے، پھر اس کے بعد سب کی برابر باری تقسیم کردے۔ لیکن اگر وہ کسی بیوہ یا مطلقہ سے شادی کرے تو پہلے تین دِن اس کے پاس رہے، پھر سب کی برابر باری تقسیم کردے)۔

[۳۷۳۱]...... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدٍ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَخَذَتْ بِثَوْبِهِ: كُنْ عِنْدِي الْيَوْمَ، فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتِ كُنْتُ عِنْدَكِ الْيَوْمَ وَقَاصَصْتُكِ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِلثَّيِّبِ ثَلَاثٌ، وَلِلْبِكْرِ سَبْعُ لَيَالٍ)).

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے کپڑے کو پکڑ کر عرض کیا: آج کے دن میرے پاس رہیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تو چاہتی ہے تو میں آج تیرے پاس رہتا ہوں اور حساب برابر کردیتا ہوں۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خاوند دِیدہ کے لیے تین راتیں اور کنواری کے لیے سات راتیں ہیں۔

[۳۷۳۲]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُمَّ سَلَمَةَ فِي شَوَّالٍ وَجَمَعَهَا فِي

عبدالملک بن ابی بکر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ شوال میں نکاح کیا، شوال میں ہی آپ سے تعلقات قائم کیے اور فرمایا: اگر تم چاہتی ہو تو میں تمہارے پاس سات دن ٹھہرتا ہوں اور تیری سوکنوں کے پاس بھی سات دن ٹھہرتا ہوں، ورنہ تیری تین راتیں پوری کر کے دوبارہ تیری باری کی رات آتا ہوں۔ تو اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

❶ مسند أحمد: ٦٦٦٥

❷ صحيح البخاري: ٥٢١٣۔ صحيح مسلم: ١٤٦١

شَوَّالٍ، وَقَالَ: ((إِنْ شِئْتِ أَنْ أُسَبِّعَ عِنْدَكِ وَأُسَبِّعَ عِنْدَ صَوَاحِبَاتِكِ وَإِلَّا فَثَلَاثُكِ ثُمَّ أَدُورَ عَلَيْكِ فِي لَيْلَتِكِ))، قَالَتْ: بَلْ ثَلِّثْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ. ❶

اے اللہ کے رسول! آپ مجھے تین راتیں ہی دے دیجیے۔

[٣٧٣٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا جَدِّي، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، نا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَ: وَنا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا حِينَ دَخَلَ بِهَا: ((لَيْسَ بِكِ هَوَانٌ عَلَى أَهْلِكِ إِنْ شِئْتِ أَقَمْتُ مَعَكِ ثَلَاثًا خَالِصَةً لَكِ، وَإِنْ شِئْتِ سَبَّعْتُ لَكِ ثُمَّ سَبَّعْتُ لِنِسَائِي))، فَقَالَتْ تُقِيمُ مَعِي ثَلَاثًا خَالِصَةً. فَأَخَذَ مَالِكٌ وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ بِسَبْعٍ لِلْبِكْرِ، وَبِثَلَاثٍ لِلثَّيِّبِ. ❷

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ ان کے پاس ہمبستری کو تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنے گھر والوں پر کوئی بے قدر و قیمت نہیں ہو، لہٰذا اگر تم چاہو تو میں تمہارے پاس صرف تمہارے لیے تین راتیں گزاروں اور اگر تم چاہو تو تمہیں سات راتیں دوں اور دوسری ازواج کو بھی سات راتیں دوں۔ تو اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ صرف میری لیے تین راتیں میرے ساتھ رہیے۔

امام مالک اور ابن ابی ذئب نے اسی سے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ کنواری کے لیے سات راتیں اور خاوند دیدہ کے لیے تین راتیں ہیں۔

[٣٧٣٤]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ ضَمْرَةَ بْنِ سَعِيدٍ الْمَازِنِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَلْمَانَ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ مَاهَكَ، عَنْ رَيْطَةَ بِنْتِ هِشَامٍ، وَأُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتُ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ح. وَنا مُحَمَّدٌ، نا أَحْمَدُ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ الْمَكِّيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ بِنْتِ نَافِعِ بْنِ عَبْدِ الْحَارِثِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب آدمی بیویوں کی موجودگی میں کسی اور عورت سے نکاح کرے تو کنواری کے لیے تین راتیں ہیں اور خاوند دیدہ کے لیے دو راتیں ہیں۔

❶ سيأتي برقم: ٣٧٣٣

❷ مسند أحمد: ٢٦٥٠٤، ٢٦٦١٩۔صحيح ابن حبان: ٤٢١٠

((الْبِكْرُ إِذَا نَكَحَهَا رَجُلٌ وَلَهُ نِسَاءٌ لَهَا ثَلَاثُ لَيَالٍ، وَلِلثَّيِّبِ لَيْلَتَان)).

[۳۷۳۵]..... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَلَّ مَا كَانَ يَوْمٌ، أَوْ قَالَتْ: قَلَّ يَوْمٌ إِلَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى نِسَائِهِ فَيَدْنُو مِنْ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ فِي مَجْلِسِهِ فَيُقَبِّلُ وَيَمَسُّ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ وَلَا مُبَاشَرَةٍ، قَالَتْ: ثُمَّ يَبِيتُ عِنْدَ الَّتِي هُوَ يَوْمُهَا. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بہت کم ایسا دن ہوتا تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ اپنی ازواج کے پاس نہ جاتے، آپ ﷺ ہر زوجہ کے قریب بیٹھتے، بوس وکنار کرتے، انہیں چھوتے، لیکن ہمبستری ومباشرت نہیں کرتے تھے (یعنی ہمبستری آپ ﷺ اسی زوجہ کے ساتھ کرتے تھے جس کی اس دن باری ہوتی تھی) فرماتی ہیں کہ پھر جس زوجہ کا دن ہوتا، اس کے پاس رات بسر کرتے۔

[۳۷۳۶]..... نَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخُو زُنْبُرٍ، نَا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَقَالَ فِي حَدِيثِهِ: فَيُقَبِّلُ وَيَلْمِسُ مِنْ غَيْرِ مَسِيسٍ.

ایک اور سند کے ساتھ بھی اسی کے مثل مروی ہے، اس میں ہے کہ آپ ﷺ بوس وکنار کرتے اور چھوتے، لیکن ہمبستری نہیں کرتے تھے۔

[۳۷۳۷]..... وَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقُ، نَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ غَالِبٍ، نَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْأُمَوِيُّ، عَنْ حَجَّاجٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِذَا تَزَوَّجَتِ الْحُرَّةُ عَلَى الْأَمَةِ قَسَمَ لَهَا يَوْمَيْنِ وَلِلْأَمَةِ يَوْمًا، إِنَّ الْأَمَةَ لَا يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تَزَوَّجَ عَلَى الْحُرَّةِ. ❷

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب تم لونڈی کی موجودگی میں آزاد عورت سے نکاح کرو تو اسے دو دن دو اور لونڈی کو ایک دن دو۔ لونڈی تو اس لائق ہی نہیں کہ آزاد عورت کی موجودگی میں اس سے نکاح کیا جائے۔

[۳۷۳۸]..... نَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نَا هُشَيْمٌ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنِ الْمِنْهَالِ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا تَزَوَّجَ الْحُرَّةَ عَلَى الْأَمَةِ قَسَمَ لِلْأَمَةِ الثُّلُثَ وَلِلْحُرَّةِ الثُّلُثَيْنِ.

عباد بن عبداللہ اسدی سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب آدمی لونڈی کی موجودگی میں آزاد عورت سے نکاح کرے تو لونڈی کو ایک تہائی اور آزاد کو دو تہائی وقت دے۔

[۳۷۳۹]..... نَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ

❶ مسند أحمد: ٢٤٧٥٥ـ سنن أبي داود: ٢١٣٥ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٧٤ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٨٦

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ١٤٨ـ مصنف عبد الرزاق: ١٣٠٩٠ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ١٧٥

وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، قَالَا: نا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ حُبَيْشُ بْنُ مُبَشِّرٍ الْفَقِيهُ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا وَتَزَوَّجَهَا.

صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کیا تو ان کی آزادی کو حق مہر بنایا۔

[٣٧٤٠]...... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَابْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُبَارَكِ، يُعْرَفُ بِالْأَعْرَابِيِّ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کیا اور ان کی آزادی کو ان کا حق مہر بنایا۔

[٣٧٤١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ ثُمَّ تَزَوَّجَهَا، وَجَعَلَ مَهْرَهَا عِتْقَهَا.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کیا اور ان کا حق مہر ان کی آزادی کو بنایا۔

[٣٧٤٢]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَتَزَوَّجَهَا وَجَعَلَ مَهْرَهَا عِتْقَهَا. ❷

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح کیا اور ان کا حق مہر ان کی آزادی کو بنایا۔

[٣٧٤٣]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا قُرَادٌ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَفِيَّةَ، فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ: مَا أَصْدَقَهَا؟ قَالَ: أَصْدَقَهَا نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا. ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ تو ثابت نے آپ سے پوچھا: آپ ﷺ نے انہیں حق مہر کیا دیا؟ تو انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ ﷺ نے ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر مقرر کر دیا، پھر ان سے نکاح کر لیا۔

---

❶ صحيح البخاري: ٥٠٨٦ـ مسند أحمد: ١٢٦٨٧، ١٢٧٤٣، ١٣٠٩٩ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٩١

❷ مسند أحمد: ١٣٥٠٦، ١٣٩٨٢

❸ مسند أحمد: ١١٩٥٧، ١٢٩٣٣، ١٣٥٠٦ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٩١

[٣٧٤٤]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ السَّوَّاقُ، نا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ: سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ الرَّجُلِ يُعْتِقُ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا، فَقَالَ: أَلَمْ يُعْتِقْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ، وَجُوَيْرِيَةَ بِنْتَ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي ضِرَارٍ وَجَعَلَ عِتْقَهُمَا مَهْرَهُمَا وَتَزَوَّجَهُمَا. ❶

قتادہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو اپنی لونڈی کو آزاد کر کے اس سے نکاح کر لیتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: کیا رسول اللہ ﷺ نے سیدہ صفیہ بنت حیی رضی اللہ عنہا اور سیدہ جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کو آزاد کر کے ان سے نکاح نہیں کیا تھا؟ آپ ﷺ نے ان کی آزادی کو ہی ان کا حق مہر بنا دیا تھا۔

[٣٧٤٥]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي الَّذِي يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ، قَالَ: يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص کے بارے میں کہ جو اپنی بیوی سے حالت حیض میں جماع کرتا ہے، فرمایا کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔

[٣٧٤٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ الْبَاهِلِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَيَّانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَرَّرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ بْنِ مَالِكٍ، وَخُصَيْفٍ، وَعَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ وَقَعَ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ أَوْ بِنِصْفِ دِينَارٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی سے ہمبستری کرے جبکہ وہ حیض کی حالت میں ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ ایک دینار یا نصف دینار صدقہ کرے۔

[٣٧٤٧]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ الْقَطَّانُ، نا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، وَعَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، وَخُصَيْفٍ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اپنی بیوی سے اس کے خون کے ایام میں ہمبستری کرے، وہ ایک دینار صدقہ کرے اور اگر زرد رنگ کا خون ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔

---

❶ سلف برقم: ٣٧٤١

❷ سنن أبي داود: ٢٦٤ ـ سنن ابن ماجه: ٦٤٠ ـ جامع الترمذي: ١٣٦ ـ سنن النسائي: ١/ ١٥٣ ـ مسند أحمد: ٢٠٣٢، ٢١٢١، ٢١٢٢، ٢٤٥٨، ٢٥٩٥ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٢٢٦، ٤٢٢٧، ٤٢٢٨

عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي الدَّمِ فَعَلَيْهِ دِينَارٌ، وَفِي الصُّفْرَةِ نِصْفُ دِينَارٍ)).

[٣٧٤٨]..... نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مُوسَى، نا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ مِقْسَمٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا كَانَ الدَّمُ عَبِيطًا فَلْيَتَصَدَّقْ بِدِينَارٍ، وَإِنْ كَانَ صُفْرَةً فَبِنِصْفِ دِينَارٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب (حیض کا) خون تازہ ہوتو ایک دینار صدقہ کرے اور اگر زرد ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔

[٣٧٤٩]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، أنا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْبَصْرِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ مِقْسَمًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ الْوَاطِءَ فِي الْعِرَاكِ بِصَدَقَةِ دِينَارٍ، وَإِنْ وَطِئَهَا بَعْدَ أَنْ تَطْهُرَ وَلَمْ تَغْتَسِلْ بِصَدَقَةِ نِصْفِ دِينَارٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حیض کی حالت میں وطی کرنے والے کو ایک دینار صدقہ کرنے کا حکم دیا، اگر طہر کے بعد وطی کرے لیکن عورت نے غسل نہ کیا ہو تو نصف دینار صدقہ کرے۔

[٣٧٥٠]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّارُ، قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((اسْتَحْيُوا فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحِي مِنَ الْحَقِّ، لَا يَحِلُّ مَأْتَاكَ النِّسَاءَ فِي حُشُوشِهِنَّ)). ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حیاء کیا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے نہیں شرماتا، عورتوں کی پیٹھ میں جماع کرنا حلال نہیں ہے۔

[٣٧٥١]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ، عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهُ كَانَ لَهَا غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ فَأَرَادَتْ عِتْقَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ان کے پاس ایک غلام اور ایک لونڈی تھی، انہوں نے ان کو آزاد کرنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلے غلام کو آزاد کرو۔

---

❶ جامع الترمذي: ١١٦٤۔السنن الكبرى للنسائي: ٨٩٧٤۔صحيح ابن حبان: ٤١٩٩

((ابْدَئِي بِالْغُلَامِ)). ❶

[٣٧٥٢]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا الْفَضْلُ بْنُ سُهَيْلٍ الْأَعْرَجُ، وَنَا حُسَيْنٌ، نَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْهَبٍ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا كَانَ لَهَا غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ زَوْجٌ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَهُمَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ أَعْتَقْتِهِمَا فَابْدَئِي بِالرَّجُلِ قَبْلَ الْمَرْأَةِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ان کے پاس غلام اور لونڈی تھے، جو کہ میاں بیوی تھے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں انہیں آزاد کرنا چاہتی ہوں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم انہیں آزاد کرنا چاہتی ہو تو عورت سے پہلے مرد کو آزاد کرنا۔

[٣٧٥٣]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، ح وَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَا: أَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِبَرِيرَةَ: ((إِنْ شِئْتِ أَنْ تَسْتَقِرِّي تَحْتَ هٰذَا الْعَبْدِ وَإِنْ شِئْتِ فَارِقْتِيهِ)) فَفَارَقَتْهُ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس غلام کے نکاح میں رہو اور چاہو تو اس سے علیحدگی اختیار کر لو۔ تو بریرہ رضی اللہ عنہا نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔

[٣٧٥٤]...... نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نَا أَبُو مُوسٰى، نَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بِإِسْنَادِهِ، قَالَتْ: وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدٍ فَلَمَّا أَعْتَقْتُهَا، قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتِ أَنْ تَمْكُثِي تَحْتَ هٰذَا الْعَبْدِ وَإِنْ شِئْتِ أَنْ تُفَارِقِيهِ فَارِقْتِهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا ایک غلام کی بیوی تھی، جب میں نے اسے آزاد کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا: اگر تو اس غلام کے نکاح میں رہنا چاہے تو رہ سکتی ہے اور اگر تو اس سے الگ ہونا چاہتی ہے تو اس سے الگ ہو سکتی ہو۔

[٣٧٥٥]...... ثنا أَخُو زُبَيْرٍ، نَا يُوسُفُ، نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، وَأَبُو أُسَامَةَ، قَالَا: ثنا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ نَحْوَهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْتَارِي إِنْ رَضِيتِ أَنْ تَكُونِي تَحْتَ هٰذَا الْعَبْدِ وَإِنْ شِئْتِ فَارِقْتِيهِ)).

اختلاف رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل ہے۔ سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تجھے اختیار ہے، اگر تو اس غلام کے نکاح میں رہنا چاہتی ہے تو رہ سکتی ہے اور اگر اس سے جدا ہونا چاہو تو جدا ہو سکتی ہو۔

[٣٧٥٦]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سَنْدَوَيْهِ حَبْشُونَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے

❶ صحيح ابن حبان: ٤٣١١

❷ مسند أحمد: ٢٥٤٦٨

الْبُنْدَارُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَلَوْ كَانَ زَوْجُهَا حُرًّا مَا خَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. ❶

اختیار دیا، کیونکہ اس کا خاوند غلام تھا، اگر اس کا خاوند آزاد ہوتا تو رسول اللہ ﷺ اسے اختیار نہ دیتے۔

[۳۷۵۷]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدٍ، نا عَمِّي، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَالزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ بَرِيرَةُ عِنْدَ عَبْدٍ فَأُعْتِقَتْ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرَهَا بِيَدِهَا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا ایک غلام کے نکاح میں تھی، اسے آزاد کیا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے نکاح کے سلسلے میں اختیار دیا۔

[۳۷۵۸]..... نا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَاحِبُ أَبِي صَخْرَةَ وَغَيْرُهُمَا، قَالُوا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَيُّوبَ الْمَخْرَمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ مَمْلُوكًا لِآلِ أَبِي أَحْمَدَ. لَفْظُ ابْنِ مُجَاهِدٍ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آلِ ابی احمد کا غلام تھا۔ یہ الفاظ ابن مجاہد کے ہیں۔

[۳۷۵۹]..... ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ حُرًّا يَوْمَ أُعْتِقَتْ. ❸

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس بریرہ رضی اللہ عنہا آزاد ہوئی اس دن اس کا خاوند غلام ہی تھا۔

[۳۷۶۰]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ خُرَّزَاذَ، حَدَّثَنِي أَبُو الْأَصْبَغِ الْحَرَّانِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِبَرِيرَةَ: ((اذْهَبِي فَقَدْ عُتِقَ مَعَكِ بُضْعُكِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: جا، تیرے ساتھ ساتھ تیری شرم گاہ بھی آزاد ہو گئی ہے۔

---

❶ سنن النسائی: ٦/ ١٦ ـ صحیح ابن حبان: ٤٢٧٢ ـ شرح معانی الآثار للطحاوی: ٣/ ٨٢

❷ صحیح البخاری: ٥٢٨٣

❸ سنن أبی داود: ٢٢٣٥ ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٧٤ ـ جامع الترمذی: ١٢٥٦ ـ سنن النسائی: ٦/ ١٦٣

[٣٧٦١]...... نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الزُّهْرِيُّ، وَهِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، كِلَاهُمَا حَدَّثَنِي عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ بَرِيرَةُ عِنْدَ عَبْدٍ فَعُتِقَتْ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمْرَهَا بِيَدِهَا. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا ایک غلام کے نکاح میں تھی، پھر اسے آزاد کر دیا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اسے نکاح کے سلسلے میں اختیار دے دیا۔

[٣٧٦٢]...... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، وَرَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

[٣٧٦٣]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ، نا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ، نا وُهَيْبٌ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

[٣٧٦٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: وَخُيِّرَتْ يَعْنِي بَرِيرَةَ كَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا گیا (کیونکہ) اس کا خاوند غلام تھا۔

[٣٧٦٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبَّادٍ أَخُو حَمْدُونَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ مَمْلُوكًا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا عُتِقَتْ: ((اخْتَارِي)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا، جب وہ آزاد ہو گئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: تجھے اختیار ہے۔

[٣٧٦٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ الْفَارِسِيُّ، نا شَاذَانُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا

❶ سنن النسائی: ٦/ ١٦٥ - جامع الترمذی: ١١٥٤

بْنُ مَاهَانَ، نا شَيْبَانُ، نا عُثْمَانُ بْنُ مِقْسَمٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَيَّرَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا مَمْلُوكًا.

کو اختیار دیا کیونکہ اس کا خاوند غلام تھا۔

[٣٧٦٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا الشَّافِعِيُّ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا. قَالَ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

ابوبکر نیشاپوری فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے۔

[٣٧٦٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ، نا الْحَارِثُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَازِنُ، نا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرۃ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

[٣٧٦٩]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْمَحَامِلِيُّ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ، نا أَبُو هِشَامٍ الْمَخْزُومِيُّ، نا وُهَيْبٌ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ أَبِي عُبَيْدٍ، أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا.

سیدہ صفیہ بنت ابی عبید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

[٣٧٧٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا أَبُو يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، نا النَّضْرُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ بَرِيرَةَ قَضَى فِيهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِثَلَاثٍ وَكَانَتْ عِنْدَ عَبْدٍ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کے متعلق تین فیصلے دیے اور وہ ایک غلام کے نکاح میں تھی۔

[٣٧٧١]...... نا أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ، نا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

[٣٧٧٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نا عَبْدَةُ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتی ہیں کہ جب بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا گیا تو وہ بنو مغیرہ کے ایک سیاہ فام غلام کے نکاح میں

❶ مسند أحمد: ٢٥٤٢، ٣٤٠٥

أَيُّوبَ، وَقَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا أَسْوَدَ لِبَنِي الْمُغِيرَةِ يَوْمَ أُعْتِقَتْ، وَاللّٰهِ لَكَأَنِّي بِهِ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَنَوَاحِيهَا وَإِنَّ دُمُوعَهُ لَتَتَحَدَّرُ عَلٰى لِحْيَتِهِ يَتْبَعُهَا يَتَرَضَّاهَا لِتَخْتَارَهُ فَلَمْ تَفْعَلْ. ❶

تھی۔ اللہ کی قسم! میں (اب بھی چشمِ تصور سے) مدینے کے راستوں اور ان کے اطراف میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ اس (کے خاوند) کے آنسو بہہ کر داڑھی پر گر رہے ہیں، وہ اسے منانے کے لیے اس کے پیچھے پیچھے ہوتا تھا کہ وہ اسے اختیار کرلے، لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔

[٣٧٧٣]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا هُشَيْمٌ، أنا خَالِدٌ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا خُيِّرَتْ بَرِيرَةُ، قَالَ: رَأَيْتُ زَوْجَهَا يَتْبَعُهَا فِي أَزِقَّةِ الْمَدِينَةِ وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلٰى لِحْيَتِهِ، قَالَ: فَكَلَّمَ الْعَبَّاسَ لِيَتَكَلَّمَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِبَرِيرَةَ: ((إِنَّهُ زَوْجُكِ))، قَالَتْ: أَتَأْمُرُنِي بِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((إِنَّمَا أَنَا شَافِعٌ))، قَالَ: فَخَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا، قَالَ: وَكَانَ عَبْدًا لِبَنِي الْمُغِيرَةِ يُقَالُ لَهُ: مُغِيثٌ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کیا گیا تو میں نے اس کے خاوند کو مدینے کی گلیوں میں اس کے پیچھے پیچھے دیکھا اور اس کے آنسو اس کی داڑھی پر بہہ رہے تھے۔ عباس رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں نبی ﷺ سے بات کی تو رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: وہ تیرا خاوند ہے۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا آپ مجھے حکم دے رہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (نہیں) میں تو محض سفارش کر رہا ہوں۔ پھر آپ ﷺ نے اسے اختیار دے دیا تو اس نے اپنی مرضی کی (یعنی اپنے خاوند کو نہیں اپنایا)۔ اس کا خاوند بنومغیرہ کا غلام تھا، جسے مغیث کہا جاتا تھا۔

[٣٧٧٤]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، نا عَمْرُو بْنُ حُمْرَانَ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ إِذْ خُيِّرَتْ كَانَ مَمْلُوكًا لِبَنِي الْمُغِيرَةِ، لَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ فِي طُرُقِ الْمَدِينَةِ يَتْبَعُهَا يَتَرَضَّاهَا وَإِنَّ دُمُوعَهُ تَتَحَادَرُ عَلٰى لِحْيَتِهِ وَهِيَ تَقُولُ: لَا حَاجَةَ لِي فِيكَ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا گیا۔ اس کا خاوند بنومغیرہ کا غلام تھا۔ میں (اب بھی چشمِ تصور سے) مدینے کی گلیوں میں اسے اس کے پیچھے پیچھے اس کو مناتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، اس کے آنسو بہہ کر اس کی داڑھی پر گر رہے ہیں اور وہ کہہ رہی ہے: مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں۔

[٣٧٧٥]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاهِدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ أَبُو عَمْرٍو الشَّهْرُزُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامٍ، ح وَنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اگر تیرے خاوند نے تجھ سے ہمبستری کرلی تو تجھے اختیار نہیں ہوگا۔ ابن مجاہد نے یہ الفاظ کہے: اگر وہ تیرے قریب ہوا تو تجھے اختیار نہیں ہوگا۔

❶ سلف برقم: ٢١٤٠

❷ سلف برقم: ٢١٤٠

إِبْرَاهِيمَ الشَّامِيُّ، نا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِبَرِيرَةَ: ((إِنْ وَطِئَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ)). وَقَالَ ابْنُ مُجَاهِدٍ: ((إِنْ قَرِبَكِ فَلَا خِيَارَ لَكِ)). ❶

[٣٧٧٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نا أَبُو مَعْشَرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِدَّةَ بَرِيرَةَ حِينَ فَارَقَهَا زَوْجُهَا عِدَّةَ الْمُطَلَّقَةِ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے خاوند سے جدا ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی عدت مطلقہ کی عدت قرار دی۔

[٣٧٧٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ الدَّارِمِيُّ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، نا هَمَّامٌ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ فَأَعْتَقَتْهَا وَاشْتَرَطُوا الْوَلَاءَ، فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ))، وَخَيَّرَهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَجَعَلَ ((عَلَيْهَا عِدَّةَ الْحُرَّةِ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: جَوَّدَ حَبَّانُ فِي قَوْلِهِ: عِدَّةُ الْحُرَّةِ لِأَنَّ عَفَّانَ بْنَ مُسْلِمٍ وَعَمْرَو بْنَ عَاصِمٍ رَوَيَاهُ، فَقَالَا: وَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ، وَلَمْ يَذْكُرَا: عِدَّةَ الْحُرَّةِ. ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بریرہ کو خرید کر آزاد کیا تو اس کے آقاؤں نے ولاء کی شرط لگا دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ کیا کہ ولاء آزاد کرنے والے کے لیے ہے۔ آپ ﷺ نے اسے (اپنے خاوند کے نکاح میں رہنے اور جدا ہونے میں) اختیار دیا تو اس نے جدائی اختیار کی، چنانچہ آپ ﷺ نے انہیں جدا جدا کر دیا اور اس پر آزاد عورت کی عدت عائد کی۔

ابو بکر فرماتے ہیں کہ حبان نے روایت کرتے ہوئے آزاد عورت کی عدت کہہ کر حدیث میں عمدگی پیدا کر دی ہے۔ عفان بن حکم اور عمرو بن عاصم نے روایت کرتے ہوئے یہ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اسے عدت گزارنے کا حکم دیا، انہوں نے آزاد عورت کی عدت کا ذکر نہیں کیا۔

[٣٧٧٨]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نا أَيُّوبُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبِيدَةَ فِي هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا﴾

عبیدہ رحمہ اللہ اس آیت: ﴿وَإِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا﴾ "اور اگر ان دونوں کے درمیان مخالفت سے ڈرو تو ایک منصف مرد کے گھر والوں سے اور ایک منصف عورت کے گھر والوں سے

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٢٢٥
❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٤٥١
❸ سنن ابن ماجه: ٢٠٧٧۔ مسند أحمد: ٣٤٠٥

(النساء: ٣٥)، قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَامْرَأَةٌ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَأَمَرَهُمْ فَبَعَثُوا حَكَمًا مِنْ أَهْلِهِ وَحَكَمًا مِنْ أَهْلِهَا وَقَالَ لِلْحَكَمَيْنِ: هَلْ تَدْرِيَانِ مَا عَلَيْكُمَا؟ إِنَّ عَلَيْكُمَا إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تُفَرِّقَا أَنْ تُفَرِّقَا، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: رَضِيتُ بِكِتَابِ اللّٰهِ بِمَا عَلَيَّ فِيهِ وَلِيَ، وَقَالَ الرَّجُلُ: أَمَّا الْفُرْقَةُ فَلَا، فَقَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: كَذَبْتَ وَاللّٰهِ حَتّٰى تُقِرَّ بِمِثْلِ الَّذِي أَقَرَّتْ بِهِ. ❶

مقرر کرو۔'' کی تفسیر میں روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی اور ایک عورت حاضر ہوئے، ان کے ساتھ بہت سے لوگ تھے۔ آپ نے انہیں حکم دیا تو انہوں نے ایک منصف مرد کی طرف سے اور ایک منصف عورت کی طرف سے مقرر کر دیا۔ آپ نے دونوں منصفوں سے فرمایا: جانتے ہو تمہاری کیا ذمہ داری ہے؟ تمہارا فرض ہے کہ اگر تم ان میں تفریق کو بہتر جانو تو باہم تفریق کرا دو۔ عورت نے کہا: میں کتاب اللہ پر راضی ہوں، اس کے مطابق جو فیصلہ میرے حق میں ہو اور جو میرے خلاف ہو مجھے قبول ہے۔ آدمی نے کہا: تفریق والی بات مجھے منظور نہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو غلط ہے، اللہ کی قسم! تجھے بھی وہی اقرار کرنا ہوگا جو اس عورت نے کیا ہے۔

[٣٧٧٩]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ عُبَيْدَةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ وَامْرَأَتُهُ إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَلَمَّا بَعَثَ الْحَكَمَيْنِ قَالَ: رُوَيْدَكُمَا حَتّٰى أُعَلِّمَكُمَا مَاذَا عَلَيْكُمَا هَلْ تَدْرِيَانِ مَا عَلَيْكُمَا؟ إِنَّكُمَا إِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تَجْمَعَا جَمَعْتُمَا وَإِنْ رَأَيْتُمَا أَنْ تُفَرِّقَا فَرَّقْتُمَا، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الْمَرْأَةِ، وَقَالَ: أَرَضِيتِ بِمَا حَكَمَا؟، قَالَتْ: نَعَمْ قَدْ رَضِيتُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَلَيَّ وَلِيَ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى الرَّجُلِ، فَقَالَ: قَدْ رَضِيتَ بِمَا حَكَمَا، قَالَ: لَا وَلٰكِنِّي أَرْضَى أَنْ يَجْمَعَا وَلَا أَرْضَى أَنْ يُفَرِّقَا، فَقَالَ لَهُ: كَذَبْتَ وَاللّٰهِ لَا تَبْرَحُ حَتّٰى تَرْضَى بِمِثْلِ الَّذِي رَضِيَتْ بِهِ.

عبیدہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک آدمی اور اس کی بیوی حاضر ہوئے، دونوں کے ساتھ بہت سے لوگ تھے۔ جب (دونوں کے اہل خانہ کی طرف سے) دو منصف مقرر ہوئے تو آپ نے فرمایا: ذرا ٹھہرو! میں تمہیں تمہاری ذمہ داری سے آگاہ کر دوں، جانتے ہو تمہاری کیا ذمہ داری ہے؟ اگر تم ان کو اکٹھا کرنا مناسب سمجھو تو اکٹھے کر دو اور اگر تفریق مناسب سمجھو تو تفریق کرا دو۔ پھر آپ عورت کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تو ان کے فیصلے پر راضی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں کتاب اللہ کے مطابق اپنے حق اور اپنے خلاف فیصلے پر راضی ہوں۔ پھر آپ آدمی کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: کیا تو ان کے فیصلے پر راضی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، میں اکٹھا کرنے کی صورت میں ان کے فیصلے پر راضی ہوں، تفریق والا فیصلہ مجھے منظور نہیں۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو غلط ہے، اللہ کی قسم! تجھے بھی اسی بات پر راضی ہونا ہوگا جس پر عورت رضا مند ہے۔

[٣٧٨٠]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي مَسَرَّةَ، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہترین صدقہ وہ ہے جس کے پیچھے تونگری قائم رہے، اُوپر والا

❶ السنن الكبرٰى للنسائي: ٤٦٦١ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٧/ ٣٠٥

الْمُقْرِءُ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ))، قَالَ: وَمَنْ أَعُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((امْرَأَتُكَ تَقُولُ: أَطْعِمْنِي وَإِلَّا فَارِقْنِي، خَادِمُكَ يَقُولُ: أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي، وَلَدُكَ يَقُولُ: إِلَى مَنْ تَتْرُكُنِي؟)). ❶

ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور صدقے کی ابتداء اپنے زیر کفالت لوگوں سے کرو۔ صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری کفالت میں کون ہیں؟ آپ ﷺ فرمایا: تیری بیوی کہے کہ مجھے کھلاؤ ورنہ مجھے چھوڑ دو، تیرا خادم کہے کہ مجھے کھلاؤ اور مجھ سے کام لو اور تیری اولاد کہے کہ تو نے مجھے کس پر چھوڑ رکھا ہے؟

[٣٧٨١]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، نا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((الْمَرْأَةُ تَقُولُ لِزَوْجِهَا: أَطْعِمْنِي أَوْ طَلِّقْنِي، وَيَقُولُ عَبْدُهُ: أَطْعِمْنِي وَاسْتَعْمِلْنِي، وَيَقُولُ وَلَدُهُ: إِلَى مَنْ تَكِلُنَا؟)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت اپنے خاوند سے کہتی ہے کہ مجھے کھلاؤ ورنہ مجھے طلاق دے دو، اس کا غلام کہتا ہے کہ مجھے کھلاؤ اور کام لو اور اس کی اولاد کہتی ہے کہ تو نے ہمیں کس کے آسرے پر چھوڑ رکھا ہے؟

[٣٧٨٢]...... قَالَ: وَنا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ قَالَ فِي الرَّجُلِ يَعْجِزُ عَنْ نَفَقَةِ امْرَأَتِهِ، قَالَ: إِنْ عَجَزَ فُرِّقَ بَيْنَهُمَا. ❷

سعید بن مسیب رحمہ اللہ اس آدمی سے متعلق جو اپنی بیوی کے اخراجات پورا کرنے سے عاجز آ جائے، فرماتے ہیں کہ اگر وہ عاجز آ جائے تو ان میں تفریق کرادی جائے۔

[٣٧٨٣]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، وَنا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالُوا: نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَاوَرْدِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، فِي الرَّجُلِ لَا يَجِدُ مَا يُنْفِقُ عَلَى امْرَأَتِهِ، قَالَ: يُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا.

سعید بن مسیب رحمہ اللہ اس آدمی کے متعلق جو اپنی بیوی کے اخراجات پورا کرنے سے عاجز آ جائے، فرماتے ہیں کہ اگر وہ عاجز آ جائے تو ان میں تفریق کرادی جائے۔

[٣٧٨٤]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، وَعَبْدُ الْبَاقِي بْنُ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے اسی کی مثل روایت کرتے ہیں۔

❶ صحيح البخاري: ٥٣٥٥ ـ مسند أحمد: ١٠٨١٨ ـ صحيح ابن حبان: ٣٣٦٣

❷ مسند الشافعي: ٢/ ٦٥

قَانِعٍ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ، قَالُوا: نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ.

[٣٧٨٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ بُهْلُولٍ، قَالَ: قِيلَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي رَوَّادٍ: يُزَوِّجُ الرَّجُلُ كَرِيمَتَهُ مِنْ ذِي الدِّينِ إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الْحَسَبِ مِثْلُهُ؟ قَالَ: حَدَّثَنِي مِسْعَرٌ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: لَأَمْنَعَنَّ تَزَوُّجَ ذَاتِ الْأَحْسَابِ إِلَّا مِنَ الْأَكْفَاءِ.

اسحاق بن بہلول بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی رواد رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ آدمی اپنی عزت کسی دین دار کو دے سکتا ہے؟ جبکہ وہ حسب میں اس کے برابر کا نہ ہو۔ تو انہوں نے بیان کیا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں حسب ونسب والوں سے نکاح کرنے سے منع کرتا ہوں، اِلا کہ وہ برابر کے ہوں۔

[٣٧٨٦]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا عُمَرُ بْنُ أَبِي الرُّطَيْلِ، نا صَالِحُ بْنُ مُوسَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اخْتَارُوا لِنُطَفِكُمُ الْمَوَاضِعَ الصَّالِحَةَ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کے لیے نیک جگہوں کا انتخاب کرو۔

[٣٧٨٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ، نا أَبُو أُمَيَّةَ بْنُ يَعْلَى، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((انْكِحُوا إِلَى الْأَكْفَاءِ وَأَنْكِحُوهُمْ وَاخْتَارُوا لِنُطَفِكُمْ، وَإِيَّاكُمْ وَالزَّنْجَ فَإِنَّهُ خَلْقٌ مُشَوَّهٌ)). تَابَعَهُ الْحَارِثُ بْنُ عِمْرَانَ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنے برابر کے لوگوں سے نکاح کرو، انہی کا نکاح کراؤ اور اپنی اولاد کے لیے انہی کا انتخاب کرو، سیاہ فام سے پرہیز کرو کیونکہ وہ مسخ شدہ مخلوق ہیں۔
حارث بن عمران نے اس کی موافقت کی ہے۔

[٣٧٨٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نا الْحَارِثُ بْنُ عِمْرَانَ الْجَعْفَرِيُّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ لَا تَضَعُوهَا إِلَّا فِي الْأَكْفَاءِ)). قَالَ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اپنی اولاد کے لیے بہتر کا چناؤ کرو اور ان کا نکاح برابر کے لوگوں سے کرو۔ اشج نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ اپنی اولاد کے لیے بہتر کا چناؤ کرو، برابر کے لوگوں میں نکاح کرو اور برابر کے لوگوں میں نکاح کراؤ۔

الْأَشَجُّ: ((تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ وَأَنْكِحُوا الْأَكْفَاءَ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِمْ)). ❶

[٣٧٨٩]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، نَا الْفِرْيَابِيُّ، نَا سُفْيَانُ، قَالَ: الْكُفْؤُ فِي الْحَسَبِ وَالدِّينِ.

سفیان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ برابری حسب ونسب اور دینداری میں ہونی چاہیے۔

[٣٧٩٠]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ بُهْلُولٍ، قَالَ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ: يُزَوِّجُ الرَّجُلُ كَرِيمَتَهُ مِنْ ذِي الدِّينِ إِذَا لَمْ يَكُنِ الْمَنْصِبُ مِثْلَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ.

اسحاق بن بہلول بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان رحمہ اللہ سے پوچھا: آدمی اپنی عزت کو کسی دیندار کے سپرد کر سکتا ہے؟ جبکہ خاندانی لحاظ سے وہ اس کا مثل نہ ہو؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[٣٧٩١]...... نَا الْحُسَيْنُ، نَا إِسْحَاقُ، قَالَ: سَأَلْتُ وَكِيعًا عَنِ الْكُفْؤِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: الْكُفْؤُ فِي الدِّينِ وَالْمَنْصِبِ، قَالَ وَكِيعٌ: سَمِعْتُ أَبَا حَنِيفَةَ يَقُولُ: الْكُفْؤُ فِي الدِّينِ وَالْمَنْصِبِ وَالْمَالِ.

ابن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ برابری دین اور خاندان میں دیکھی جائے۔ ابو حنیفہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ برابری دینداری، خاندان اور مال ودولت میں ہونی چاہیے۔

[٣٧٩٢]...... نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((زَوَّجْتُ الْمِقْدَادَ وَزَيْدًا لِيَكُونَ أَشْرَفُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا)).

شعبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے مقداد اور زید کی شادی کی، تاکہ اللہ کے ہاں معزز ترین شخص وہ ٹھہرے جو تم میں بہترین اخلاق والا ہے۔

[٣٧٩٣]...... نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، نَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسِ، نَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيِّ، وَابْنِ سَمْعَانَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أَبَا هِنْدَ مَوْلَى بَنِي بَيَاضَةَ كَانَ حَجَّامًا فَحَجَمَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَنْ صَوَّرَ اللّٰهُ الْإِيمَانَ فِي قَلْبِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي هِنْدٍ))، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنْكِحُوهُ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ابو ہند بنو بیاضہ کا غلام تھا اور حجام تھا، اس نے رسول اللہ ﷺ کو سینگی لگائی تو نبی ﷺ نے فرمایا: جسے یہ بات پسند ہو کہ ایسا شخص دیکھے جس کے دل میں اللہ نے ایمان کو مزین کر رکھا ہے تو وہ ابو ہند کو دیکھ لے۔ نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ نکاح کرو اور اس کے ساتھ نکاح کراؤ۔

❶ سنن ابن ماجه: ١٩٦٨ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٣

[٣٧٩٤]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ أَبَا هِنْدَ حَجَمَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْيَافُوخِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا بَنِي بَيَاضَةَ أَنْكِحُوا أَبَا هِنْدَ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابو ہند نے نبی ﷺ کے سر کے اُوپری حصے پر سینگی لگائی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے بنو بیاضہ! ابو ہند کے ساتھ نکاح کرو اور اس کے ساتھ نکاح کراؤ۔

[٣٧٩٥]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى مَنْ نَوَّرَ اللّٰهُ الْإِيمَانَ فِي قَلْبِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى أَبِي هِنْدَ))، وَقَالَ: ((أَنْكِحُوهُ وَأَنْكِحُوا إِلَيْهِ)) وَكَانَ حَجَّامًا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کی خواہش ہو کہ وہ ایسے شخص کو دیکھے جس کے دل کو اللہ نے ایمان سے منور کر رکھا ہے، تو وہ ابو ہند کو دیکھ لے۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے ساتھ نکاح کرو اور اس کے ساتھ نکاح کراؤ۔ ابو ہند سینگی لگانے والا تھا۔

[٣٧٩٦]..... نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، نا الْوَلِيدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ جَابِرٍ الرَّمْلِيُّ، نا حُسَيْنُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَعْيَنَ، نا حَفْصُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَسَدِيُّ، عَنِ الْكُمَيْتِ بْنِ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي مَذْكُورٌ مَوْلَى زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَتْ: خَطَبَنِي عِدَّةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَأَرْسَلْتُ أُخْتِي حَمْنَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَسْتَشِيرُهُ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَيْنَ هِيَ مِمَّنْ يُعَلِّمُهَا كِتَابَ رَبِّهَا وَسُنَّةَ نَبِيِّهَا؟))، قَالَتْ: وَمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ))، فَغَضِبَتْ حَمْنَةُ غَضَبًا شَدِيدًا، وَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتُزَوِّجُ ابْنَةَ عَمِّكَ مَوْلَاكَ؟ قَالَتْ: وَجَاءَتْنِي فَأَخْبَرَتْنِي فَغَضِبْتُ أَشَدَّ مِنْ غَضَبِهَا وَقُلْتُ أَشَدَّ مِنْ قَوْلِهَا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿وَمَا

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے بہت سے قریشیوں نے نکاح کا پیغام بھیجا، میں نے اپنی بہن حمنہ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مشورہ طلب کرنے بھیجا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: وہ اس شخص سے نکاح کیوں نہیں کر لیتی جو اسے اللہ رب العزت کی کتاب اور سنت نبویہ کی تعلیم دے؟ حمنہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: زید بن حارثہ۔ حمنہ رضی اللہ عنہا شدید ناراض ہوئیں اور کہنے لگیں: اے اللہ کے رسول! آپ اپنی چچازاد کا نکاح اپنے غلام سے کر رہے ہیں؟ زینب رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حمنہ میرے پاس آئی اور مجھے بتایا تو میں اس سے بھی زیادہ ناراض ہوئی اور اس سے بھی سخت باتیں کیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ ''اور کسی مومن مرد و عورت کو

❶ سنن أبي داود: ٢١٠٢ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٤ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٦٧، ٦٠٧٨

❷ سلف برقم: ٣٧٩٣

كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾ (الأحزاب: ٣٦) فَأَرْسَلْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ زَوِّجْنِي مِمَّنْ شِئْتَ، فَزَوَّجَنِي زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ فَأَخَذْتُهُ بِلِسَانِي، فَشَكَانِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ)) وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کے بعد اپنے کسی معاملے کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔'' تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو پیغام بھیجا کہ آپ جس کے ساتھ چاہیں میری شادی کر دیں تو آپ ﷺ نے زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ میری شادی کر دی۔ میں ان کے ساتھ زبان درازی کرتی تو وہ رسول اللہ ﷺ سے میری شکایت کرتے، آپ ﷺ فرماتے: اپنی بیوی اپنے پاس روکے رکھو اور اللہ سے ڈرو۔ پھر باقی حدیث بیان کی۔

[٣٧٩٧]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقِ، نا عَاصِمُ بْنُ يُوسُفَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْجُمَحِيِّ، عَنْ أُمِّهِ، قَالَ: رَأَيْتُ أُخْتَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ تَحْتَ بِلَالٍ. ❶

حنظلہ بن ابی سفیان جمحی اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا: میں نے سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ کو بلال رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دیکھا۔

[٣٧٩٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى، قَالَا: نا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْحَسَبُ: الْمَالُ، وَالْكَرَمُ: التَّقْوٰى)). ❷

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسب سے مراد مال اور عزت سے مراد تقویٰ ہے۔

[٣٧٩٩]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا بُنْدَارٌ، نا مَعْدِيُّ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا ابْنُ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْحَسَبُ الْمَالُ، وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حسب سے مراد مال اور عزت سے مراد تقویٰ ہے۔

[٣٨٠٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْآيَةُ مُشْتَرَكَةٌ؟

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا مطلقہ اور بیوہ کے لیے مشترکہ آیت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون سی آیت؟ میں نے کہا (یہ آیت): ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ ''اور جو حمل والیاں ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ

❶ المراسیل لأبی داود: ٢٢٩.

❷ مسند أحمد: ٢٠١٠٢۔جامع الترمذی: ٣٢٧١۔المستدرك للحاكم: ٢/ ١٦٣

قَالَ: ((أَيُّ آيَةٍ؟))، قُلْتُ: ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق:٤) الْمُطَلَّقَةُ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا؟ فَقَالَ: ((نَعَمْ)).

اپنا حمل وضع کر دیں۔'' تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

[٣٨٠١]..... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، نا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ: ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق: ٤) أَمُبْهَمَةٌ هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا، أَوْ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا، قَالَ: ((هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا)). ❶

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے اس آیت: ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ ''اور جو حمل والیاں ہیں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ اپنا حمل وضع کر دیں۔'' کے متعلق سوال کیا کہ کیا یہ آیت اس عورت کے متعلق ہے جسے تین طلاقیں ہوئی ہوں، یا اس کے متعلق ہے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تین طلاق والی سے بھی متعلق ہے اور اس عورت کے بھی متعلق ہے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو۔

[٣٨٠٢]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا، وَحَسَبِهَا، وَدِينِهَا، وَجَمَالِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: چار امور کی بناء پر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال ودولت کے سبب، اس کے حسب ونسب کی بناء پر، اس کے دین کے پیش نظر اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے، لیکن تو دین والی کو ترجیح دے، تیرا ہاتھ خاک آلود ہو۔

[٣٨٠٣]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، نا أَبُو الْمُطَرِّفِ بْنُ أَبِي الْوَزِيرِ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ النَّسَائِيُّ، نا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمَّتِهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ عَلَى مَالِهَا وَدِينِهَا وَجَمَالِهَا،

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین امور کی بناء پر عورت سے نکاح کیا جاتا ہے: اس کے مال ودولت کی بناء پر، اس کے دین کے باعث اور اس کی خوبصورتی کی وجہ سے، لیکن تجھ پر لازم ہے کہ دین والی کو اختیار کرے، تیرا ہاتھ خاک آلود ہو۔

❶ مسند أحمد: ٢١١٠٨

❷ صحيح البخاري: ٥٠٩٠۔ صحيح مسلم: ١٤٦٦۔ سنن أبي داود: ٢٠٤٧۔ سنن ابن ماجه: ١٨٥٨۔ سنن النسائي: ٦/ ٦٨۔ مسند أحمد: ٩٥٢١۔ صحيح ابن حبان: ٤٠٣٦

فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ)). ❶

[٣٨٠٤]...... نـا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((كَرَمُ الْمَرْءِ دِينُهُ، وَمُرُوءَتُهُ عَقْلُهُ، وَحَسَبُهُ خُلُقُهُ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کا شرف اس کا دین ہے، اس کی مروءت اس کی عقل ہے اور اس کا حسب اس کا اخلاق ہے۔

[٣٨٠٥]...... نـا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَحْسَابُ أَهْلِ الدُّنْيَا هٰذَا الْمَالُ)). ❸

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اہل دنیا کا حسب ونسب مال ودولت ہے۔

[٣٨٠٦]...... نـا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ حُدَيْرٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، يَقُولُ: حَسَبُ الْمَرْءِ دِينُهُ، وَمُرُوءَتُهُ خُلُقُهُ، وَأَصْلُهُ عَقْلُهُ. ❹

زیاد بن حدیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: آدمی کا حسب اس کا دین ہے، اس کی مروءت اس کا اخلاق ہے اور اس کی اصل اس کی عقل ہے۔

[٣٨٠٧]...... نـا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نـا أَبُو حُذَيْفَةَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ فَائِدٍ الْعَبْسِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: إِنَّ الشَّجَاعَةَ وَالْجُبْنَ غَرَائِزُ فِي الرِّجَالِ، وَالْكَرَمُ وَالْحَسَبُ، فَكَرَمُ الرَّجُلِ دِينُهُ، وَحَسَبُهُ خُلُقُهُ، وَإِنْ كَانَ فَارِسِيًّا أَوْ نَبَطِيًّا.

حسان بن فائد العبسی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بہادری، بزدلی، شرف اور حسب لوگوں کی گھٹی میں ہوتے ہیں۔ آدمی کا شرف اس کا دین ہوتا ہے اور اس کا حسب اس کا اخلاق ہوتا ہے، خواہ وہ فارسی ہو یا نبطی۔

[٣٨٠٨]...... نـا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا حَمْدُونُ بْنُ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

❶ صحيح مسلم: ١٠٨٧ ـ جامع الترمذي: ١٠٨٦ ـ مسند أحمد: ١١٧٦٥ ـ صحيح ابن حبان: ٤٠٣٧

❷ مسند أحمد: ٨٧٧٤ ـ صحيح ابن حبان: ٤٨٣ ـ المستدرك للحاكم: ١/ ١٢٣ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٧/ ١٣٦

❸ مسند أحمد: ٢٣٠٥٩ ـ سنن النسائي: ٦/ ٦٤ ـ صحيح ابن حبان: ٦٩٩ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٣٩

❹ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٧/ ١٣٦

عَبَّادٍ الْفَرْغَانِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَتْ: إِنَّ ابْنِي هٰذَا كَانَ بَطْنِي لَهُ وِعَاءً ، وَحِجْرِي لَهُ حِوَاءً ، وَثَدْيِي لَهُ سِقَاءً ، وَإِنَّ أَبَاهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي ، قَالَ: ((لَا أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَزَوَّجِي)) . ❶

کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس نے کہا: یہ میرا بیٹا ہے، میرا پیٹ اس کا مسکن رہا، میری گود اس کا جھولا رہی اور میرے پستان اس کی سیرابی رہے، لیکن اس کا باپ اسے مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک تو شادی نہیں کر لیتی تب تک تو اس کو رکھنے کی زیادہ حق دار ہے۔

[۳۸۰۹]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى ، حَدَّثَنِي أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ أَبِي الْعَوَّامِ ، عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ امْرَأَةً خَاصَمَتْ زَوْجَهَا فِي وَلَدِهَا ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْمَرْأَةُ أَحَقُّ بِوَلَدِهَا مَا لَمْ تَزَوَّجْ)) .

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے کے بارے میں اپنے خاوند سے جھگڑ پڑی تو نبی ﷺ نے فرمایا: عورت جب تک شادی نہیں کرتی، وہ اپنے بچے کی زیادہ حقدار ہے۔

[۳۸۱۰]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ ، حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِابْنٍ لَهَا ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ بَطْنِي كَانَ لَهُ وِعَاءً ، وَثَدْيِي كَانَ لَهُ سِقَاءً ، وَحِجْرِي كَانَ لَهُ حِوَاءً ، وَإِنَّ أَبَاهُ يُرِيدُ أَنْ يَنْتَزِعَهُ مِنِّي ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَنْتِ أَحَقُّ بِهِ مَا لَمْ تَتَزَوَّجِي)) . ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت اپنے بچے سمیت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا پیٹ اس کی حفاظت گاہ رہا، میرے پستان اس کی سیرابی کا سامان رہے اور میری گود اس کا مسکن رہی، لیکن اس کا باپ اسے مجھ سے چھیننا چاہتا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تک تو شادی نہیں کر لیتی تب تک تو اس کی زیادہ حقدار ہے۔

[۳۸۱۱]..... نا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْفَزَارِيُّ ، نا بُنْدَارٌ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نا سُفْيَانُ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: يُؤَجَّلُ الْعِنِّينُ سَنَةً .

سعید بن مسیب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نامردی کے مریض کو ایک سال کی مہلت دی جائے۔

[۳۸۱۲]..... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ ،

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

---

❶ مسند أحمد: ٦٧٠٧ ، ٦٨٩٣ ـ مصنف عبد الرزاق: ١٢٥٩٧

❷ سنن أبي داود: ٢٢٧٦ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٧

عَنْ مَعْمَرٍ مِثْلَهُ سَوَاءً .

[٣٨١٣]..... نا أَبُو طَلْحَةَ ، نا بُنْدَارٌ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نا مَالِكٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، فِي الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَتَهُ ، قَالَ: يُؤَجَّلُ سَنَةً . ❶

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ اس شخص کے متعلق جو اپنی بیوی کے حقوقِ ازدواج ادا کرنے سے قاصر ہو، فرماتے ہیں کہ اسے ایک سال کی مہلت دی جائے۔

[٣٨١٤]..... نا أَبُو طَلْحَةَ ، نا بُنْدَارٌ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نا سُفْيَانُ ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي ، وَحُصَيْنَ بْنَ قَبِيصَةَ ، يُحَدِّثَانِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ، قَالَ: يُؤَجَّلُ سَنَةً فَإِنْ أَتَاهَا وَإِلَّا فُرِّقَ بَيْنَهُمَا . ❷

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسے ایک سال کی مہلت دی جائے، اگر وہ حقوق کی ادائیگی کرے تو ٹھیک ہے ورنہ ان میں تفریق کرادی جائے۔

[٣٨١٥]..... وَبِهِ عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي النُّعْمَانِ ، قَالَ: أَتَيْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ فِي الْعِنِّينِ ، فَقَالَ: يُؤَجَّلُ سَنَةً .

ابونعمان بیان کرتے ہیں کہ میں نامرد شخص کے بارے میں مسئلہ پوچھنے کے لیے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: اسے ایک سال کی مہلت دی جائے۔

[٣٨١٦]..... نا أَبُو طَلْحَةَ ، نا بُنْدَارٌ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نا شُعْبَةُ ، عَنِ الرُّكَيْنِ ، عَنْ أَبِي طَلْقٍ ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ ، قَالَ: الْعِنِّينُ يُؤَجَّلُ سَنَةً .

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نامرد شخص کو ایک سال کی مہلت دی جائے۔

[٣٨١٧]..... نا أَبُو طَلْحَةَ ، نا بُنْدَارٌ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ ، عَنِ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ نُعَيْمٍ ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ ، أَجَّلَهُ سَنَةً مِنْ يَوْمِ رَافَعَتْهُ . قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ: وَكَذَالِكَ قَالَ سُفْيَانُ وَمَالِكٌ: مِنْ يَوْمِ تُرَافِعُهُ .

حنظلہ بن نعیم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ایسے شخص کو عورت کی جانب سے معاملہ اُٹھانے کے دن سے ایک سال کا وقت دیا۔ سفیان اور مالک نے بھی اسی طرح روایت کیا کہ جس دن عورت آواز اٹھائے۔

[٣٨١٨]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: إِذَا أُجِيفَ الْبَابُ وَأُرْخِيَتِ السُّتُورُ فَقَدْ وَجَبَ الْمَهْرُ . ❸

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دروازہ بند کردیا جائے اور پردے گرادیے جائیں تو حق مہر واجب ہوجاتا ہے۔

---

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ٢٠٧

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ٢٠٦

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٢٥٥

[٣٨١٩]..... نـا أَبُـو بَـكْـرِ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَـاذَانَ الْـجَـوْهَـرِيُّ، نـا مُـعَـلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ مَيْسَرَةَ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَبَّـادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: إِذَا أَغْـلَـقَ بَـابًـا وَأَرْخَـى سِتْـرًا أَوْ رَأَى عَوْرَةً فَقَدْ وَجَبَ عَلَيْهِ الصَّدَاقُ.

عباد بن عبداللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی دروازہ بند کردے، پردہ گرادے اور ستر کو دیکھ لے تو اس پر حق مہر ادا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

[٣٨٢٠]..... نـا أَبُـو بَـكْـرِ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَـاذَانَ، نـا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: مَنْ أَغْلَقَ بَابًا وَأَرْخَى سِتْرًا فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ. ❶

سعید بن مسیبؒ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص دروازہ بند کر کے پردہ گرادے، تو (اس پر) حق مہر (ادا کرنا) واجب ہو جاتا ہے۔

[٣٨٢١]..... قَـالَ: وَنَـا ابْـنُ أَبِـي زَائِـدَةَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عُمَرَ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٨٢٢]..... وَنَـا ابْـنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٨٢٣]..... نـا أَبُـو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِذَا أَغْلَقَ بَابًا وَأَرْخَـى سِتْـرًا فَـقَـدْ وَجَبَ لَهَا الصَّدَاقُ، وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ، وَلَهَا الْمِيرَاثُ.

حسن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب آدمی دروازہ بند کردے اور پردہ گرادے تو عورت کے لیے حق مہر واجب ہو جاتا ہے اور عدت و میراث کے احکام اس کے لیے ثابت ہو جاتے ہیں۔

[٣٨٢٤]..... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ، عَنْ مُعَلَّى، نا ابْـنُ لَهِيعَةَ، نـا أَبُـو الْأَسْوَدِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الـرَّحْـمٰـنِ بْـنِ ثَـوْبَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـنْ كَشَفَ خِـمَـارَ امْرَأَةٍ وَنَظَرَ إِلَيْهَا فَقَدْ وَجَبَ الصَّدَاقُ دَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا)). ❷

محمد بن عبدالرحمان بن ثوبان بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے عورت کی اوڑھنی ہٹا کر اسے دیکھ لیا، اس پر حق مہر واجب ہو گیا، خواہ وہ اس کے ساتھ ہمبستری کرے یا نہ کرے۔

[٣٨٢٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَلَّى،

سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ حارث بن حکم نے ایک

❶ الموطأ: ١٤٨٦ـ مصنف عبد الرزاق: ١٠٨٦٨

❷ المراسيل لأبي داود: ٢١٤

نـا لَيْثٌ، عَـنْ بُـكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَـارٍ، قَـالَ: تَـزَوَّجَ الْـحَـارِثُ بْـنُ الْحَكَمِ امْرَأَةً فَـأَغْـلَـقَ عَـلَيْهَـا الْبَابَ ثُمَّ خَرَجَ فَطَلَّقَهَا وَقَالَ: لَمْ أَطَـأْهَا، وَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: قَدْ وَطِئَنِي فَاخْتَصَمُوا إِلَى مَـرْوَانَ فَـدَعَا زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ، فَقَالَ: كَيْفَ تَرَى فَإِنَّ الْـحَارِثَ عِنْدَنَا مُصَدَّقٌ؟ فَقَالَ زَيْدٌ: أَكُنْتَ رَاجِمَهَا لَوْ حَبِلَتْ؟، قَالَ: لَا، قَالَ: فَكَذَالِكَ تُصَدَّقُ الْمَرْأَةُ فِي مِثْلِ هٰذَا.

عورت سے شادی کی تو انہوں نے دروازہ بند کر لیا، پھر وہ باہر نکل آئے اور عورت کو طلاق دے دی اور کہا: میں نے اس کے ساتھ ہمبستری نہیں کی۔ جبکہ عورت نے کہا: اس نے میرے ساتھ ہمبستری کی ہے۔ چنانچہ لوگ ان کا جھگڑا مروان کے پاس لے گئے، تو انہوں نے سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلوایا اور پوچھا: آپ کی کیا رائے ہے؟ ہم تو حارث کو سچا سمجھتے ہیں۔ تو زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر عورت حاملہ ہو گئی تو کیا آپ اسے رجم کریں گے؟ مروان نے کہا: نہیں۔ تو انہوں نے فرمایا: بس پھر ایسے معاملے میں عورت کو سچا مانا جاتا ہے۔

[٣٨٢٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْـنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُكَيْرٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَـادَةَ، عَـنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا إِذَا بَتَّ طَلَاقَ امْرَأَتِهِ أَنْ يَتَزَوَّجَ خَامِسَةً حَامِلًا كَانَتِ امْرَأَتُهُ أَوْ غَيْرِ حَامِلٍ.

قتادہ روایت کرتے ہیں کہ سعید بن مسیّب رحمہ اللہ اس میں حرج نہیں سمجھتے تھے کہ آدمی اپنی بیوی کو طلاق بتہ دینے کے بعد پانچویں عورت سے شادی کر لے، خواہ اس کی بیوی حاملہ ہو یا غیر حاملہ۔

[٣٨٢٧]...... نـا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَسُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ، قَالَا: نا حَـمَّـادُ بْنُ سَلَمَةَ، نا قَتَادَةُ، عَنِ الْحَسَنِ، وَسَعِيدِ بْـنِ الْـمُسَيِّبِ، وَخِلَاسِ بْـنِ عَمْرٍو ح قَـالَ: وَنـا حُـمَيْدٌ، عَـنْ بَـكْرٍ الْمُزَنِيِّ، أَنَّهُمْ قَالُوا: إِذَا طَلَّقَ امْـرَأَتَـهُ وَهِـيَ حَـامِلٌ إِنْ شَـاءَ تَزَوَّجَ أُخْتَهَـا فِي عِدَّتِهَا.

حسن، سعید بن مسیّب اور خلاس بن عمرو رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جب آدمی عورت کو حالت حمل میں طلاق دے اور اس کی عدت کے دوران ہی اس کی بہن سے نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

[٣٨٢٨]...... قَـالَ: وَنـا حَـمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) روایت کے مثل ہے۔

[٣٨٢٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أنا الشَّـافِعِيُّ، أنا مَالِكٌ، عَنْ رَبِيعَةَ، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُـحَمَّدٍ، وَعُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ كَانَا يَقُولَانِ فِي الرَّجُلِ يَـكُـونُ عِـنْـدَهُ أَرْبَـعُ نِسْـوَةٍ فَيُطَلِّقُ إِحْدَاهُنَّ الْبَتَّةَ: يَتَزَوَّجُ إِذَا شَاءَ وَلَا يَنْظُرُ أَنْ تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا.

قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر ایسے آدمی کے متعلق فرماتے ہیں جس کی چار بیویاں ہوں، کہ وہ ایک کو طلاق بتہ دے دے تو وہ اس کی عدت گزرنے کا انتظار کئے بغیر جب چاہے نکاح کر سکتا ہے۔

[٣٨٣٠]...... نـا أَبُـو بَـكْـرٍ النَّيْسَـابُورِيُّ، نـا عَبْدُ

عبداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: غلام

الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: يَنْكِحُ الْعَبْدُ امْرَأَتَيْنِ وَيُطَلِّقُ تَطْلِيقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ الْأَمَةُ حَيْضَتَيْنِ فَإِنْ لَمْ تَحِضْ فَشَهْرَيْنِ أَوْ شَهْرًا وَنِصْفًا. ❶

دو عورتوں سے نکاح کر سکتا ہے اور دو طلاق کا اختیار رکھتا ہے۔ لونڈی کی عدت دو حیض ہے، لیکن اگر اسے حیض نہ آتا ہو تو دو ماہ یا ڈیڑھ ماہ ہے۔

[٣٨٣١]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، نا عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، أَخْبَرَنِي مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ يَقُولُ فِي الرَّجُلِ يَبْتَاعُ الْجَارِيَةَ فَيُصِيبُهَا ثُمَّ يَظْهَرُ عَلَى عَيْبٍ فِيهَا لَمْ يَكُنْ رَآهُ أَنَّ الْجَارِيَةَ تَلْزَمُهُ وَيُوضَعُ عَنْهُ قَدْرُ الْعَيْبِ، وَقَالَ: لَوْ كَانَ كَمَا يَقُولُ النَّاسُ يَرُدُّهَا وَيَرُدُّ الْعَقْرَ كَانَ ذَالِكَ شِبْهَ الْإِجَارَةِ وَكَانَ الرَّجُلُ يُصِيبُهَا وَهُوَ يَرَى الْعَيْبَ لَمْ يَرُدِ الْعَقْرَ وَلٰكِنَّهُ إِذَا أَصَابَهَا لَزِمَتْهُ الْجَارِيَةُ وَوُضِعَ عَنْهُ قَدْرُ الْعَيْبِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص لونڈی خرید کر اس سے جماع کر لے، پھر وہ اس میں کوئی عیب دیکھے جس کا اسے پہلے پتہ نہ چلا تو لونڈی اس کی ہی ہو گی، البتہ عیب کے بہ قدر قیمت کم کر دی جائے گی۔ نیز فرماتے: اگر لوگوں کے کہنے کے مطابق وہ لونڈی واپس کرے اور وطی کی رقم دے دے تو یہ اجارہ کے مشابہ ہو جائے گا۔ اگر آدمی وطی کرنے کے بعد عیب سے آگاہ ہو تو وطی کی رقم نہیں دے گا، بلکہ لونڈی اس کی ہو جائے گی، البتہ اس کی قیمت میں عیب کے بہ قدر کمی کر دی جائے گی۔

[٣٨٣٢]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَلِيًّا قَالَ: إِذَا ابْتَاعَ الْأَمَةَ ثُمَّ أَصَابَهَا ثُمَّ وَجَدَ بِهَا عَيْبًا بَعْدَ إِصَابَتِهِ أَخَذَ قِيمَةَ الْعَيْبِ. هٰذَا مُرْسَلٌ.

محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب کوئی شخص لونڈی خرید کر اس سے وطی کر لے، پھر اس میں کوئی عیب پائے تو عیب کی قیمت وصول کر لے۔
یہ حدیث مرسل ہے۔

[٣٨٣٣]...... نا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: لَا يَرُدُّهَا وَلٰكِنَّهَا تُكْسَرُ فَيَرُدُّ عَلَيْهِ قِيمَةَ الْعَيْبِ، وَهٰذَا أَيْضًا مُرْسَلٌ.

علی بن حسین سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ لونڈی واپس نہیں کرے گا، البتہ اس کی قیمت کم کر دی جائے گی اور بیچنے والا عیب کے بہ قدر رقم واپس کرے گا۔

[٣٨٣٤]...... نا جَعْفَرٌ، نا مُوسَى، نا أَبُو بَكْرٍ، نا

عامر سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر لونڈی

❶ مسند الشافعي: ٢/ ٥٧۔ المعرفة للبيهقي: ١٠/ ٩٣

شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا كَانَتْ ثَيِّبًا رُدَّ مَعَهَا نِصْفُ الْعُشْرِ وَإِنْ كَانَتْ بِكْرًا رُدَّ الْعُشْرُ. وَهٰذَا مُرْسَلٌ، عَامِرٌ لَمْ يُدْرِكْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

خاوند دیدہ ہوتو اس کے ساتھ نصف عشر دیا جائے گا اور اگر کنواری ہوتو عشر دیا جائے گا۔
یہ حدیث مرسل ہے، عامر کی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے۔

[٣٨٣٥]..... نا دَعْلَجٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ، أَنَّ عَلِيًّا، قَالَ: إِذَا وَطِئَهَا وَجَبَتْ عَلَيْهِ وَإِذَا رَأَى عَيْبًا قَبْلَ أَنْ يَطَأَهَا فَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ وَإِنْ شَاءَ رَدَّ. هٰذَا مُرْسَلٌ.

ضحاکؒ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب لونڈی سے جماع کر لے تو وہ اس کی ہوگئی اور اگر جماع سے پہلے اس میں عیب دیکھ لے تو چاہے رکھ لے اور چاہے واپس کر دے۔
یہ روایت بھی مرسل ہے۔

[٣٨٣٦]..... نا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ، نا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ، قَالَ: سُئِلَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ عَنْ عِدَّةِ أُمِّ وَلَدٍ فَقَالَ: لَا تَلْبَسُوا عَلَيْنَا دِينَنَا إِنْ تَكُنْ أَمَةً فَإِنْ عِدَّتَهَا عِدَّةُ حُرَّةٍ. وَرَوَاهُ سُلَيْمَانُ بْنُ مُوسٰى، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ مَوْقُوفًا أَيْضًا. وَرَفَعَهُ قَتَادَةُ، وَمَطَرٌ الْوَرَّاقُ. وَالْمَوْقُوفُ أَصَحُّ وَقَبِيصَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو. ❶

رجاء بن حیوۃ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے اُمِ ولد (یعنی ایسی لونڈی جس کے بطن سے اس کے مالک کی اولاد ہو) کی عدت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا: ہم پر ہمارا دین خلط ملط نہ کرو، اگر چہ وہ لونڈی ہے لیکن اس کی عدت آزاد عورت والی ہے۔ دوسری سند کے ساتھ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے یہ موقوفاً مروی ہے البتہ قتادہ اور مطر الوراق نے اسے مرفوعاً بیان کیا ہے۔ اس کا موقوف ہونا ہی زیادہ درست ہے۔ قبیصہ راوی کا سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

[٣٨٣٧]..... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَمَطَرٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ، قَالَ: لَا تَلْبَسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا: عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. ❷

قبیصہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم پر ہمارے نبی کی سنت کو خلط ملط نہ کرو، اُم ولد کی عدت بیوہ عورت والی عدت ہے، یعنی چار ماہ دس دن۔

[٣٨٣٨]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، فَذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً. قَبِيصَةُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو، وَالصَّوَابُ لَا تَلْبَسُوا عَلَيْنَا دِينَنَا مَوْقُوفٌ.

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے، قبیصہ نے سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ سے نہیں سنا۔ درست الفاظ یہ ہیں کہ تم ہم پر ہمارے دین کو خلط ملط نہ کرو۔ یہ روایت موقوف ہے۔

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٩۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٤٤٧

❷ صحيح ابن حبان: ٤٣٠٠

[۳۸۳۹]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا أَبُو مُوسَى، نا عَبْدُ الْأَعْلَى، نا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّهُ قَالَ: لَا تَلْبِسُوا عَلَيْنَا سُنَّةَ نَبِيِّنَا عِدَّتُهَا عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي عِدَّةِ أُمِّ الْوَلَدِ.

قبیصہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم پر ہمارے نبی کی سنت کو خلط ملط مت کرو، اُم ولد کی عدت بیوہ والی عدت ہے، یعنی چار ماہ دس دن۔

[۳۸٤٠]...... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيَى بْنُ مُعَاذٍ التُّسْتَرِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ حَفْصٍ، نا سَلَّامُ بْنُ أَبِي خَيْزَةَ وَهُوَ سَلَّامُ بْنُ مُكَيْسٍ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل مروی ہے۔

[۳۸٤١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْيَقْطِينِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الْخَلَّالُ الدِّمَشْقِيُّ، نا زَيْدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عُبَيْدٍ، نا أَبُو مُعَيْدٍ حَفْصُ بْنُ غَيْلَانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، أَنَّ رَجَاءَ بْنَ حَيْوَةَ حَدَّثَهُ، أَنَّ قَبِيصَةَ بْنَ ذُؤَيْبٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا سَيِّدُهَا أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، وَإِذَا أُعْتِقَتْ فَعِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ. مَوْقُوفٌ وَهُوَ الصَّوَابُ، وَهُوَ مُرْسَلٌ لِأَنَّ قَبِيصَةَ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَمْرٍو.

قبیصہ بن ذؤیب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اُم ولد کا مالک فوت ہو جائے تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے اور اگر وہ آزاد ہو جائے تو اس کی عدت تین حیض ہے۔
یہ موقوف روایت ہے، یہی صحیح ہے، نیز یہ روایت مرسل ہے کیونکہ قبیصہ کا سیدنا عمرو رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں ہے۔

[۳۸٤٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَسَّانَ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا الْوَلِيدُ، نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: إِنَّا لَا نَتَلَاعَبُ بِدِينِنَا، الْحُرَّةُ حُرَّةٌ وَالْأَمَةُ أَمَةٌ، يَعْنِي فِي أُمِّ الْوَلَدِ تَكُونُ عَلَيْهَا عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

قبیصہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم اپنے دین کے ساتھ کھلواڑ نہیں کرتے۔ آزاد آزاد ہے اور لونڈی لونڈی ہے، یعنی اُم ولد کی عدت آزاد عورت کی عدت ہے۔

[۳۸٤٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

اس اسناد کے ساتھ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

أَحْمَدَ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ عِدَّةُ الْحُرَّةِ. قَالَ أَبِي: هٰذَا الْحَدِيثُ مُنْكَرٌ.

انہوں نے فرمایا: اُمِ ولد کی عدت آزاد عورت والی عدت ہے۔

امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منکر ہے۔

[٣٨٤٤]...... قَالَ: وَنا الْوَلِيدُ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: عِدَّةُ أُمِّ الْوَلَدِ عِدَّةُ الْحُرَّةِ.

قبیصہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُمِ ولد کی عدت آزاد عورت والی عدت ہے۔

[٣٨٤٥]...... نا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ، نا أَبُو حَفْصٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ مُعَتِّبٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَا حَسَنٍ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ أَخْبَرَهُ، قَالَ: اسْتَفْتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فِي عَبْدٍ تَحْتَهُ مَمْلُوكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ عُتِقَا جَمِيعًا، قَالَ: يَخْطُبُهَا إِنْ شَاءَ، قَضَى بِذَالِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. ❶

بنی نوفل کے آزاد کردہ غلام ابوحسن بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فتویٰ طلب کیا کہ ایک غلام اپنی بیوی کو جو لونڈی ہے؛ دو طلاقیں دیتا ہے، پھر وہ دونوں اکٹھے آزاد ہو جاتے ہیں؟ تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ چاہے تو اس سے نکاح کر سکتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ فرمایا ہے۔

[٣٨٤٦]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَلِيُّ بْنُ سَهْلِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا شَيْبَانُ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُعَتِّبٍ، أَنَّ أَبَا حَسَنٍ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ اسْتَفْتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فِي مَمْلُوكٍ كَانَتْ تَحْتَهُ مَمْلُوكَةٌ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ وَبَانَتْ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّهُمَا أُعْتِقَا بَعْدَ ذَالِكَ هَلْ يَصِحُّ لِلرَّجُلِ أَنْ يَخْطُبَهَا، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضَى بِذَالِكَ.

بنی نوفل کے آزاد کردہ غلام ابوحسن بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فتویٰ طلب کیا: ایک غلام اپنی بیوی کو جو لونڈی ہے؛ دو طلاقیں دیتا ہے اور وہ اس سے جدا ہو جاتی ہے، پھر وہ دونوں آزاد ہو جاتے ہیں، تو کیا آدمی اس عورت کو نکاح کا پیغام بھیج سکتا ہے؟ تو سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فیصلہ فرمایا ہے۔

[٣٨٤٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ أَبُو حَامِدٍ الْهَمْدَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ الْمُنْكَدِرِيُّ، نا أَبُو حَنِيفَةَ مُحَمَّدُ بْنُ رَبَاحِ بْنِ يُوسُفَ الْجَوْزَجَانِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کسی آدمی کے نکاح میں لونڈی ہو اور وہ اسے دو طلاقیں دے دے، پھر اسے خرید لے تو اس کے لیے وہ تب تک حلال نہیں ہوتی جب تک کہ کسی اور سے نکاح نہ کر لے۔

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٥ ـ سنن أبي داود: ٢١٨٧ ـ سنن النسائي: ٦/ ١٥٤ ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٨٢ ـ مسند أحمد: ٢٠٣١، ٣٠٨٨

سُهَيْلٍ، قَالَا: نا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التِّرْمِذِيُّ، نا سَلْمُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا كَانَتِ الْأَمَةُ تَحْتَ الرَّجُلِ فَطَلَّقَهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ اشْتَرَاهَا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ)). ❶

[٣٨٤٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، نا أَبُو غَسَّانَ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ: أَتَتِ امْرَأَةٌ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، قَالَتِ: اسْتَهْوَتِ الْجِنُّ زَوْجَهَا، فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَرَبَّصَ أَرْبَعَ سِنِينَ ثُمَّ أَمَرَ وَلِيَّ الَّذِي اسْتَهْوَتْهُ الْجِنُّ أَنْ يُطَلِّقَهَا، ثُمَّ أَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا. ❷

ابوعثمان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس نے کہا: اس کے خاوند کو جن چمٹ گیا ہے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے چار سال تک انتظار کرنے کا حکم دیا، پھر آپ نے جن سے متاثر اس شخص کے ولی کو حکم دیا کہ عورت کو طلاق دے دے، پھر عورت کو چار ماہ دس دن عدت گزارنے کا حکم فرمایا۔

[٣٨٤٩]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ جَابِرٍ، نا صَالِحُ بْنُ مَالِكٍ، نا سَوَّارُ بْنُ مُصْعَبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شُرَحْبِيلَ الْهَمْدَانِيُّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((امْرَأَةُ الْمَفْقُودِ امْرَأَتُهُ حَتّٰى يَأْتِيَهَا الْخَبَرُ)). ❸

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گمشدہ شخص کی بیوی اسی کی بیوی رہتی ہے، یہاں تک کہ اسے (اپنے خاوند کی موت کی) خبر موصول ہو جائے۔

[٣٨٥٠]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَأَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالُوا: نا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتِ: اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةُ فَقَالَ: إِذَا دَخَلْتَ مَكَّةَ فَانْظُرِ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَاقْبِضْهُ فَإِنَّهُ ابْنِي، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخِي، ابْنُ أَمَةِ أَبِي،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ نے زمعہ کی لونڈی کے بچے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا جھگڑا رکھا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے میرے بھائی عتبہ نے وصیت کرتے ہوئے کہا تھا کہ جب تم مکہ جاؤ تو زمعہ کی لونڈی کے بچے کو لے لینا، وہ میرا بچہ ہے۔ اور عبد بن زمعہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی سے ہے اور میرے باپ کے بستر پر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بچے کو واضح طور پر عتبہ کے مشابہ پایا تو فرمایا: اے عبد بن زمعہ! وہ تیرا ہے، بچہ

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٢٩٥٩ ـ الموطأ: ١٦٤٢ ـ مسند الشافعي: ٢/ ٣٩

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ٢٣٧

❸ مصنف عبد الرزاق: ١٢٣٣٠

وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي، فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ)). تَابَعَهُ مَالِكٌ، وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَابْنُ إِسْحَاقَ، وَشُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَعَقِيلٌ، وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، وَمَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ، وَيُونُسُ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ وَغَيْرُهُمْ، وَفِي حَدِيثِ مَالِكٍ، وَمَعْمَرٍ، وَاللَّيْثِ، وَصَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، وَابْنِ إِسْحَاقَ، وَغَيْرِهِمْ: فَمَا رَأَى سَوْدَةَ قَطُّ حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ. ❶

بستر والے کا ہے، اور اے سودہ! اس سے پردہ کرو۔
مالک، صالح بن کیسان، ابن اسحاق، شعیب بن ابی حمزہ، ابن جریج، عقیل، زہری کے بھتیجے، معمر بن راشد، یونس، لیث بن سعد، سفیان بن حسین اور دیگر راویوں نے اس کی موافقت کی ہے نیز مالک، معمر، لیث، صالح بن کیسان، ابن اسحاق وغیرہ کی حدیث میں یہ اضافہ ہے کہ اس نے مرتے تک سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

[٣٨٥١]...... نا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ، نا عُبَيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الصَّدَفِيُّ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿ذَالِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا﴾ (النساء: ٣)، قَالَ: ((ذَالِكَ أَدْنَى أَنْ لَا يَكْثُرَ مَنْ تَعُولُونَهُ)).

زید بن اسلم اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿ذَالِكَ أَدْنَى أَلَّا تَعُولُوا﴾ ''یہ زیادہ قریب ہے کہ تم انصاف سے نہ ہٹو۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ یہ زیادہ قریب ہے کہ جن کے ساتھ ناانصافی کا خدشہ ہے وہ زیادہ نہ ہوں۔

[٣٨٥٢]...... نا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَخْرَمِيُّ، نا مَحْبُوبُ بْنُ مُحْرِزٍ التَّمِيمِيُّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَلِيٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي غَيْرِ بَيْتِهَا إِنْ شَاءَتْ. لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ أَبِي مَالِكٍ النَّخَعِيِّ وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَمَحْبُوبٌ هٰذَا ضَعِيفٌ أَيْضًا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس عورت کو حکم فرمایا جس کا خاوند فوت ہو جائے کہ اگر وہ چاہے تو اپنے گھر کے علاوہ کہیں اور بھی عدت گزار سکتی ہے۔
اس کو ابو مالک نخعی کے علاوہ کسی نے مسند روایت نہیں کیا اور وہ ضعیف راوی ہے، نیز محبوب بھی ضعیف راوی ہے۔

[٣٨٥٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْأَشْعَثِ بِدِمَشْقَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی خویلہ بنت ثعلبہ سے ظہار کیا تو اس

❶ صحيح البخاري: ٢٤٢١ـ صحيح مسلم: ١٤٥٧ـ سنن أبي داود: ٢٢٧٣ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٠٤ـ سنن النسائي: ٦/ ١٨١ـ مسند أحمد: ٢٤٠٨٦ـ صحيح ابن حبان: ٤١٠٥ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٢٤٤، ٤٢٤٥، ٤٢٤٦

نـا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ ، أَنَّهُ سَأَلَ قَتَادَةَ عَنِ الظِّهَارِ قَالَ: فَحَدَّثَنِي ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: إِنَّ أَوْسَ بْنَ الصَّامِتِ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ خُوَيْلَةَ بِنْتِ ثَعْلَبَةَ ، فَشَكَتْ ذَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَتْ: ظَاهَرَنِي حِينَ كَبِرَتْ سِنِّي وَرَقَّ عَظْمِي ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الظِّهَارِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَوْسٍ: ((أَعْتِقْ رَقَبَةً)) ، قَالَ: مَالِي بِذَالِكَ يَدَانِ ، قَالَ: ((فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ)) ، قَالَ: أَمَّا إِنِّي إِذَا أَخْطَأَنِي أَنْ آكُلَ فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ يَكِلُّ بَصَرِي ، قَالَ: ((فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا)) ، قَالَ: لَا أَجِدُ إِلَّا أَنْ تُعِينَنِي مِنْكَ بِعَوْنٍ وَصِلَةٍ ، قَالَ: فَأَعَانَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِخَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ لَهُ وَاللَّهُ رَحِيمٌ ، قَالَ: وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ عِنْدَهُ مِثْلَهَا وَذَالِكَ لِسِتِّينَ مِسْكِينًا .

نے نبی ﷺ سے شکایت کرتے ہوئے عرض کیا: اس نے میرے بڑھاپے میں ظہار کیا ہے، جبکہ میری ہڈیاں کمزور ہو چکی ہیں۔تو اللہ تعالیٰ نے آیتِ ظہار نازل فرما دی۔ رسول اللہ ﷺ نے اوس رضی اللہ عنہ کو فرمایا: ایک غلام آزاد کرو۔ انہوں نے کہا: مجھ میں اس کی استطاعت نہیں ہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر مسلسل دو ماہ کے روزے رکھو۔ انہوں نے کہا: میں دن میں دو مرتبہ کھانا کھانا بھول جاؤں تو میری نظر کمزور ہو جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔ انہوں نے کہا: مجھ میں اتنی طاقت نہیں ہے، آپ کچھ مہربانی اور تعاون فرما دیجئے۔ انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے پندرہ صاع طعام دے کر تعاون فرمایا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے اتنا طعام جمع فرما دیا، اللہ بڑا مہربان ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا خیال تھا کہ ان کے پاس اتنا طعام اور ہے، حالانکہ وہ ساٹھ مسکینوں کا تھا۔

[٣٨٥٤]..... نـا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ ، نـا إِسْحَاقُ بْنُ رَاهَوَيْهِ ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، نـا شَيْبَانُ النَّحْوِيُّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهُ مِكْتَلًا فِيهِ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا ، فَقَالَ: ((أَطْعِمْهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا ، وَذَالِكَ لِكُلِّ مِسْكِينًا مُدٌّ)) . ❶

سیدنا سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں ایک ٹوکرا دیا جس میں پندرہ صاع تھے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے، ہر مسکین کو ایک مُد دینا۔

[٣٨٥٥]..... نـا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ ، نا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ الْمُحَارِبِيُّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَجُلًا ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَرَأَى بَيَاضَ الْخَلْخَالِ فِي السَّاقِ فِي الْقَمَرِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ ،

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی سے ظہار کر رکھا تھا۔ اس نے چاندنی میں اس کے پازیب کی چمک دیکھی تو اس سے ہمبستری کر لی۔ پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتلایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تو نے اللہ کا فرمان نہیں سنا: ﴿مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا﴾ ''اس سے پہلے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو

❶ سنن أبي داود: ٢٢١٤

❷ سنن أبي داود: ٢٢١٧۔سنن ابن ماجہ: ٢٠٦٢۔جامع الترمذي: ١١٩٨

فَقَالَ: أَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ يَقُولُ: ﴿مِنْ قَبْلِ أَنْ يَتَمَاسَّا﴾ (المجادلة: ٣)، أَمْسِكْ عَلَيْكَ امْرَأَتَكَ حَتّٰى تُكَفِّرَ. ❶

ہاتھ لگائیں۔'' اب تم کفارہ ادا کرنے تک اپنی بیوی سے دور رہو۔

[٣٨٥٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بَنِي فُلَانٍ فَيَأْخُذَ مِنْهُمْ وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ فَيُعْطِيَهُ سِتِّينَ مِسْكِينًا. ❷

سیدنا سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ بنوفلاں کے پاس جا کر ایک وسق کھجور وصول کریں اور ساٹھ مسکینوں میں بانٹ دیں۔

[٣٨٥٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَالْمَيْمُونِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَمَطَرٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فِي الْمُظَاهِرِ إِذَا وَطِئَ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ عَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ.

قبیصہ بن ذؤیب سے مروی ہے کہ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے ظہار کرنے والے کے بارے میں فرمایا: جب وہ کفارہ ادا کرنے سے پہلے وطی کرلے تو اس پر دو کفارے پڑتے ہیں۔

[٣٨٥٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ قَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ: عَلَيْهِ كَفَّارَتَانِ.

قبیصہ بن ذویب کہتے ہیں کہ اس پر دو کفارے ادا کرنا واجب ہیں۔

[٣٨٥٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، نا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ، أَنَّهُ ظَاهَرَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ فَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّرَ تَكْفِيرًا وَاحِدًا. ❸

سیدنا سلمہ بن صخر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ظہار کیا لیکن کفارہ کی ادائیگی سے قبل اپنی بیوی سے ہمبستری کرلی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات آپ کے گوش گزار کی، تو آپ ﷺ نے انہیں ایک ہی کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا۔

[٣٨٦٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ

سیدنا سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ظہار کرنے والا کفارہ ادا کرنے سے قبل ہمبستری کرلے تو نبی ﷺ نے

❶ سنن أبي داود: ٢٢٢٣۔سنن ابن ماجه: ٢٠٦٥۔جامع الترمذي: ١١٩٩۔سنن النسائي: ٦/ ١٦٧

❷ مسند أحمد: ١٦٤٢١

❸ جامع الترمذي: ٣٢٩٩۔سنن ابن ماجه: ٢٠٦٤

مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ، قَالَ: ((كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ)).

اس کے بارے میں فرمایا: اس پر ایک ہی کفارہ ہے۔

[٣٨٦١]...... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، حَدَّثَنِي جَدِّي، حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَبُو جُرِيٍّ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهُ أَنَّهُ لَيْسَ لِلْأَمَةِ ظِهَارٌ.

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص چاہے مجھ سے اس مسئلے پر مباہلہ کر لے کہ لونڈی سے ظہار نہیں ہوتا۔

[٣٨٦٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: لَا ظِهَارَ مِنَ الْأَمَةِ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: لونڈی سے ظہار نہیں ہوتا۔

[٣٨٦٣]...... وَنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَيْسَ فِي الْأَمَةِ ظِهَارٌ.

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: لونڈی سے ظہار نہیں ہوتا۔

[٣٨٦٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَكَمِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ ظَاهَرَ مِنْ أَرْبَعِ نِسْوَةٍ، قَالَ: كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ. ❶

سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی چار بیویوں سے ظہار کرتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: ایک ہی کفارہ ہے۔

[٣٨٦٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ: إِذَا كَانَ تَحْتَ الرَّجُلِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَظَاهَرَ مِنْهُنَّ، تُجْزِيهِ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: ایک شخص کی چار بیویاں ہوں اور وہ ان سب سے ظہار کر لے، تو اسے ایک کفارہ ہی کافی ہے۔

[٣٨٦٦]...... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ يَعْنِي الشَّيْبَانِيَّ،

شعبی بیان کرتے ہیں کہ عائشہ بنت طلحہ نے کہا: اگر میں نے مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ کے ساتھ شادی کی تو وہ مجھ پر میرے باپ کی پشت طرح ہیں۔ پھر انہوں نے اس بارے میں

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٣٨٤

وَالْمُغِيرَةِ، وَحُصَيْنٍ، قَالُوا: سَمِعْنَا الشَّعْبِيَّ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ طَلْحَةَ: إِنْ تَزَوَّجْتُ مُصْعَبَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَهُوَ عَلَيَّ كَظَهْرِ أَبِي، فَسَأَلَتْ عَنْ ذَالِكَ، فَأُمِرَتْ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً وَتَتَزَوَّجَهُ.

(حکم) پوچھا تو انہیں حکم دیا گیا کہ وہ غلام آزاد کریں اور اس کے ساتھ شادی کر لیں۔

[٣٨٦٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نا مُغِيرَةُ، حَدَّثَنِي قُثَمُ مَوْلَى عَبَّاسٍ، قَالَ: تَزَوَّجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ ابْنَةَ عَلِيٍّ، وَامْرَأَةَ عَلِيٍّ النَّهْشَلِيَّةَ. ❶

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کے غلام قثم بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی کے ساتھ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیوی کے ساتھ جو نہشل قبیلہ سے تھیں، شادی کی۔

[٣٨٦٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدٌ، نا مُعَلَّى، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ مِصْرَ كَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ، يُقَالُ لَهُ جَبَلَةُ جَمَعَ بَيْنَ امْرَأَةِ رَجُلٍ وَابْنَتِهِ مِنْ غَيْرِهَا. قَالَ أَيُّوبُ: وَكَانَ الْحَسَنُ يَكْرَهُهُ.

محمد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ جبلہ نامی ایک مصری صحابی نے ایک آدمی کی بیوی اور اس کی بیٹی جو کسی اور عورت سے تھی، دونوں کو نکاح میں جمع کیا۔ ایوب بیان کرتے ہیں کہ حسن رحمہ اللہ اس کو ناپسند کیا کرتے تھے۔

[٣٨٦٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ، نا أَبُو حُذَيْفَةَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: الْخُلْعُ فُرْقَةٌ وَلَيْسَ بِطَلَاقٍ. ❷

طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خلع جدائی ہے اور طلاق نہیں ہے۔

[٣٨٧٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ جَمَعَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ بَعْدَ تَطْلِيقَتَيْنِ وَخُلْعٍ.

طاؤس رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے دو طلاقوں اور خلع کے بعد مرد و عورت کو اکٹھا کر دیا (یعنی ان کا نکاح کرا دیا)۔

[٣٨٧١]...... نا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا بُنْدَارٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ غُنْدَرٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَشْكُو زَوْجَهَا، فَقَالَ: ((رُدِّي عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ))، قَالَتْ: ((نَعَمْ وَزِيَادَةً))، قَالَ: ((أَمَّا الزِّيَادَةُ فَلَا)) خَالَفَهُ الْوَلِيدُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَسْنَدَهُ عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ

عطاء رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی، وہ اپنے خاوند کی شکایت کر رہی تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا باغ اسے واپس کر دے۔ اس نے کہا: ٹھیک ہے، بلکہ میں مزید بھی دیتی ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: مزید کی ضرورت نہیں ہے۔
ولید نے اس کے خلاف بیان کیا، انہوں نے عطاء سے اور

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ١٩٤

❷ مصنف عبد الرزاق: ١١٧٧١

ابْنِ عَبَّاسٍ . وَالْمُرْسَلُ أَصَحُّ . ❶

انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مسنداً روایت کیا ہے، جبکہ اس کا مرسل ہونا زیادہ صحیح ہے۔

[٣٨٧٢]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ الْمَخْزُومِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جُمْهَانَ مَوْلَى الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أُمِّ بَكْرَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ، أَنَّهَا اخْتَلَعَتْ مِنْ زَوْجِهَا فِي زَمَانِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، فَقَالَ عُثْمَانُ: هِيَ تَطْلِيقَةٌ إِلَّا أَنْ يَكُونَا سَمَّيَا شَيْئًا فَهُوَ عَلَى مَا سَمَّيَاهُ . ❷

اُم بکرہ اسلمیہ نے سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اپنے خاوند سے خلع لیا تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ طلاق ہے، ہاں اگر وہ دونوں کوئی نام لے لیں تو جو وہ نام لیں گے اسی کے مطابق ہوگا۔

[٣٨٧٣]..... ثنا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، نا هَمَّامٌ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ، أَنَّ عُمَرَ قَالَ فِي الْمُخْتَلِعَةِ: يَخْتَلِعُ بِمَا دُونَ عِقَاصِ رَأْسِهَا .

عبداللہ بن رباح روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے خلع لینے والی عورت کے بارے میں فرمایا: آدمی سر کے بالوں کی چوٹی سے کم پر بھی خلع دے سکتا ہے۔

[٣٨٧٤]..... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، نا دَاوُدُ الْعَطَّارُ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ جَمِيلَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، قَالَتْ: قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: مَا تَزِيدُ الْمَرْأَةُ فِي الْحَمْلِ عَلَى سَنَتَيْنِ قَدْرَ مَا يَتَحَوَّلُ ظِلُّ عُودِ الْمِغْزَلِ .

جمیلہ بنت سعد بیان کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: عورت کے حمل کی مدت چرخے کا سایہ پھرنے کے برابر بھی دو سال سے زائد نہیں ہے۔

[٣٨٧٥]..... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا حَبَّانُ، ثنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أنا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ جَمِيلَةَ بِنْتِ سَعْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَا يَكُونُ الْحَمْلُ أَكْثَرَ مِنْ سَنَتَيْنِ قَدْرَ مَا يَتَحَوَّلُ ظِلُّ الْمِغْزَلِ . وَجُمَيْلَةُ بِنْتُ سَعْدٍ أُخْتُ عُبَيْدِ بْنِ سَعْدٍ .

جمیلہ بنت سعد سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: حمل کی مدت چرخے کا سایہ پھرنے کے برابر بھی دو سال سے زائد نہیں ہے۔

جمیلہ بنت سعد، عبید بن سعد کی ہمشیرہ ہے۔

[٣٨٧٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَشْيَاخٌ

ابوسفیان بیان کرتے ہیں کہ مجھے ہمارے بزرگوں نے بیان کیا کہ ایک آدمی سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: اے امیر المومنین! میں اپنی بیوی سے دو سال تک غائب رہا،

❶ المراسيل لأبي داود: ٢٣٥ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ١٢٢ ـ مصنف عبد الرزاق: ١١٨٤٢

❷ الموطأ: ١٦١٣ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٣١٦

مِنَّا، قَالُوا: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنِّي غِبْتُ عَنِ امْرَأَتِي سَنَتَيْنِ فَجِئْتُ وَهِيَ حُبْلَى، فَشَاوَرَ عُمَرُ النَّاسَ فِي رَجْمِهَا، قَالَ: فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنْ كَانَ لَكَ عَلَيْهَا سَبِيلٌ فَلَيْسَ لَكَ عَلَى مَا فِي بَطْنِهَا سَبِيلٌ فَاتْرُكْهَا حَتَّى تَضَعَ، فَتَرَكَهَا فَوَلَدَتْ غُلَامًا قَدْ خَرَجَتْ ثَنِيَّاهُ فَعَرَفَ الرَّجُلُ الشَّبَهَ فِيهِ، فَقَالَ: ابْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ عُمَرُ: عَجَزَتِ النِّسَاءُ أَنْ يَلِدْنَ مِثْلَ مُعَاذٍ لَوْلَا مُعَاذٌ هَلَكَ عُمَرُ. ❶

جب میں واپس آیا تو وہ حاملہ تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو رجم کرنے کے بارے میں مشورہ کیا تو سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے امیر المومنین! اگر آپ اس عورت کو اس کے جرم کی سزا دینا چاہیں تو دے دیں لیکن اس کے پیٹ میں موجود بچے کو آپ سزا نہیں دے سکتے، لہٰذا اسے بچے کو جنم دینے تک چھوڑ دیجیے۔ تو آپ نے اسے چھوڑ دیا، پھر جب اس نے بچے کو جنم دیا تو اس کے سامنے کے دو دانت دیکھ کر آدمی نے اس میں مشابہت پائی، تو کہنے لگا: ربِ کعبہ کی قسم! یہ میرا ہی بیٹا ہے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عورتیں معاذ رضی اللہ عنہ جیسے بچے نہیں جنم دے سکتیں، اگر معاذ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا۔

[٣٨٧٧]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرِ بْنِ خَالِدٍ، نَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْوَلِيدَ بْنَ مُسْلِمٍ، يَقُولُ: قُلْتُ لِمَالِكِ بْنِ أَنَسٍ: إِنِّي حُدِّثْتُ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: لَا تَزِيدُ الْمَرْأَةُ فِي حَمْلِهَا عَلَى سَنَتَيْنِ قَدْرَ ظِلِّ الْمِغْزَلِ، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَنْ يَقُولُ هٰذَا؟ هٰذِهِ جَارَتُنَا امْرَأَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ امْرَأَةُ صِدْقٍ وَزَوْجُهَا رَجُلُ صِدْقٍ حَمَلَتْ ثَلَاثَةَ أَبْطُنٍ فِي اثْنَتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً تَحْمِلُ كُلَّ بَطْنٍ أَرْبَعَ سِنِينَ.

ولید بن مسلم بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا گیا کہ انہوں نے فرمایا: عورت کا حمل چرخے کے سائے برابر بھی دو سال سے زائد نہیں ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سبحان اللہ! یہ کون کہتا ہے؟ ہماری لونڈی محمد بن عجلان کی بیوی ہے، وہ ایک اچھی بیوی ہے اور اس کا خاوند بھی نیک آدمی ہے، اس نے بارہ سال کے عرصے میں تین بچوں کو جنم دیا ہے اور ہر حمل کی مدت چار سال ہے۔

[٣٨٧٨]...... نَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، نَا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ، نَا ابْنُ أَبِي رِزْمَةَ، ح وَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ شَدَّادِ بْنِ دَاوُدَ الْمَخْرَمِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رِزْمَةَ، نَا أَبِي، نَا الْمُبَارَكُ بْنُ مُجَاهِدٍ، قَالَ: مَشْهُورٌ عِنْدَنَا كَانَتِ امْرَأَةُ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ تَحْمِلُ وَتَضَعُ فِي أَرْبَعِ سِنِينَ، وَكَانَتْ تُسَمَّى حَامِلَةَ الْفِيلِ.

مبارک بن مجاہد بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں یہ بات مشہور تھی کہ محمد بن عجلان کی بیوی کے حمل اور بچہ جننے کی مدت چار سال ہوتی ہے، نیز اسے ہاتھی کے حمل والی کہا جاتا تھا۔

[٣٨٧٩]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا أَبُو شُعَيْبٍ صَالِحُ بْنُ عِمْرَانَ الدَّعَّاءُ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ

ہشام بن یحییٰ فراجشی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مالک بن دینار بیٹھے تھے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٤٤٣

غَسَّانَ، نا هِشَامُ بْنُ يَحْيَى الْفَرَّاءُ الْمُجَاشِعِيُّ، قَالَ: بَيْنَمَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ يَوْمًا جَالِسًا إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا يَحْيَى ادْعُ لِامْرَأَةٍ حُبْلَى مُنْذُ أَرْبَعِ سِنِينَ قَدْ أَصْبَحَتْ فِي كَرْبٍ شَدِيدٍ فَغَضِبَ مَالِكٌ وَأَطْبَقَ الصُّحُفَ، فَقَالَ: مَا يَرَى الْقَوْمُ إِلَّا أَنَّا أَنْبِيَاءُ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ دَعَا ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ إِنْ كَانَ فِي بَطْنِهَا رِيحٌ فَأَخْرِجْهُ عَنْهَا السَّاعَةَ وَإِنْ كَانَ فِي بَطْنِهَا جَارِيَةٌ فَأَبْدِلْهَا بِهَا غُلَامًا فَإِنَّكَ تَمْحُو مَا تَشَاءُ وَتُثْبِتُ وَعِنْدَكَ أُمُّ الْكِتَابِ، ثُمَّ رَفَعَ مَالِكٌ يَدَهُ وَرَفَعَ النَّاسُ أَيْدِيَهُمْ وَجَاءَ الرَّسُولُ إِلَى الرَّجُلِ، فَقَالَ: أَدْرِكِ امْرَأَتَكَ فَذَهَبَ الرَّجُلُ فَمَا حَطَّ مَالِكٌ يَدَهُ حَتَّى طَلَعَ الرَّجُلُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ عَلَى رَقَبَتِهِ غُلَامٌ جَعْدٌ قَطَطٌ ابْنُ أَرْبَعِ سِنِينَ قَدِ اسْتَوَتْ أَسْنَانُهُ مَا قُطِعَتْ سِرَارُهُ. ❶

کہا: اے ابو یحییٰ! ایک عورت کے لیے دعا کیجئے جو چار سال سے حاملہ ہے اور بڑی تکلیف سے دوچار ہے۔ مالک رحمہ اللہ غصے میں آ گئے، کتاب بند کر دی اور فرمایا: لوگ تو سمجھتے ہیں کہ میں نبی ہوں۔ پھر آپ نے کچھ پڑھا اور دعا کی: اے اللہ! اگر اس عورت کے پیٹ میں گیس ہے تو اسے اسی وقت خارج کر دے اور اگر اس کے پیٹ میں بچی ہے تو اسے بچہ بنا دے، بلاشبہ تو جو چاہتا ہے ختم کر دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے، اور اصل کتاب (لوح محفوظ) تیرے ہی پاس ہے۔ پھر مالک رحمہ اللہ نے ہاتھ بلند کیے تو لوگوں نے بھی ہاتھ اُٹھا لیے، اس آدمی کا خبری آیا اور اس نے کہا: اپنی بیوی کو بچا لو۔ تو وہ آدمی چلا گیا۔ مالک رحمہ اللہ نے ابھی ہاتھ ہٹائے نہیں تھے کہ وہ آدمی مسجد کے دروازے پر نمودار ہوا، اس کے کندھے پر چھوٹے گھونگھریالے بالوں والا ایک چار سالہ لڑکا تھا، اس کے دانت برابر تھے اور ناف کاٹی نہیں گئی تھی۔

[٣٨٨٠]...... نا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَوْزَاعِيَّ، يَقُولُ: عِنْدَنَا هٰهُنَا امْرَأَةٌ تَحِيضُ غُدْوَةً وَتَطْهُرُ عَشِيَّةً.

محمد بن مصعب بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی رحمہ اللہ کو فرماتے سنا: ہمارے ہاں ایک عورت ہے جو صبح کے وقت حالت حیض میں ہوتی ہے تو شام کو حالت طہر میں ہوتی ہے۔

[٣٨٨١]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَحْمُودٍ النَّيْسَابُورِيُّ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ الْمُتَوَكِّلِ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى الضَّبِّيُّ، حَدَّثَنِي عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، قَالَ: أَدْرَكْتُ فِينَا يَعْنِي الْمَهَالِبَةَ امْرَأَةً صَارَتْ جَدَّةً وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِ عَشْرَةَ سَنَةً، وَلَدَتْ لِتِسْعِ سِنِينَ ابْنَةً، فَوَلَدَتِ ابْنَتُهَا لِتِسْعِ سِنِينَ، فَصَارَتْ هِيَ جَدَّةً وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِ عَشْرَةَ سَنَةً.

عباد بن عباد مہلبی بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے قبیلے مہالبہ کی ایک عورت سے ملا، وہ نانی بن چکی تھی، حالانکہ اس کی عمر اٹھارہ سال تھی۔ نو سال کی عمر میں اس نے ایک بچی کو جنم دیا اور پھر اس کی بچی نے بھی نو سال کی عمر میں بچے کو جنم دیا۔ یوں وہ نانی بن گئی، جبکہ اس کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

[٣٨٨٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ بَحْرِيَّةَ بِنْتِ هَانِئِ بْنِ قَبِيصَةَ،

بحریہ بنت ہانی بیان کرتی ہیں کہ میں نے خود ہی قعقاع بن شور کے ساتھ شادی کر لی، اس نے میرے ساتھ رات گزاری۔ میرا باپ بدوؤں کے پاس سے آیا تو اس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٤٤٣

قَالَتْ: زَوَّجْتُ نَفْسِي الْقَعْقَاعَ بْنَ شَوْرٍ وَبَاتَ عِنْدِي لَيْلَةً، وَجَاءَ أَبِي مِنَ الْأَعْرَابِ فَاسْتَعْدَى عَلِيًّا وَجَاءَتْ رُسُلُهُ فَانْطَلَقُوا بِهِ إِلَيْهِ، فَقَالَ: أَدْخَلْتَ بِهَا؟، قَالَ: نَعَمْ، فَأَجَازَ النِّكَاحَ .

[٣٨٨٣]...... نَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ بَحْرِيَّةَ بِنْتِ هَانِئٍ الْأَعْوَرِ أَنَّهُ سَمِعَهَا، تَقُولُ: زَوَّجَهَا أَبُوهَا رَجُلًا وَهُوَ نَصْرَانِيٌّ، وَزَوَّجَتْ نَفْسَهَا الْقَعْقَاعَ بْنَ شَوْرٍ فَجَاءَ أَبُوهَا إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَوَجَدَ الْقَعْقَاعَ قَدْ بَاتَ عِنْدَهَا وَقَدِ اغْتَسَلَ فَجِيءَ بِهِ إِلَى عَلِيٍّ وَإِنَّ عَلَيْهِ خَلُوقًا، فَقَالَ أَبُوهَا: فَضَحَتْنِي وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ هٰذَا، قَالَ: أَتَرَى بِنَائِي يَكُونُ سِرًّا، فَارْتَفَعُوا إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: دَخَلْتَ بِهَا؟، قَالَ: نَعَمْ، فَأَجَازَ نِكَاحَهَا نَفْسَهَا. بَحْرِيَّةُ مَجْهُولَةٌ .

[٣٨٨٤]...... نَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ، نَا مُعَلَّى، نَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا كَانَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ مُضَارًّا فَوَلَّتْ رَجُلًا فَأَنْكَحَهَا فَنِكَاحُهُ جَائِزٌ .

[٣٨٨٥]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا حَمَّادُ بْنُ الْحَسَنِ، نَا أَبُو دَاوُدَ، نَا شُعْبَةُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، قَالَ: كَانَ فِينَا امْرَأَةٌ يُقَالُ لَهَا: بَحْرِيَّةُ زَوَّجَتْهَا أُمُّهَا وَأَبُوهَا غَائِبٌ فَلَمَّا قَدِمَ أَبُوهَا أَنْكَرَ ذَالِكَ فَرُفِعَ ذَالِكَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَجَازَ النِّكَاحَ .

[٣٨٨٦]...... قَالَ: وَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، أَنَّ عَلِيًّا قَضَى فِيهَا بِذَالِكَ .

[٣٨٨٧]...... قَالَ: وَنَا شُعْبَةُ، أَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، وَحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، سَمِعَا أَبَا قَيْسٍ، يُحَدِّثُ عَنِ الْهُزَيْلِ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَضَى بِذَالِكَ .

سے مدد مانگی۔ آپ کے لوگ آئے اور قعقاع کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس لے گئے۔ آپ نے پوچھا: کیا تو نے اس کے ساتھ ہمبستری کی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ نے نکاح کو برقرار رکھا۔

بحریہ بنت ہانی بیان کرتی ہیں کہ اس کے والد نے اس کا نکاح ایک آدمی کے ساتھ کر دیا، وہ عیسائی تھا، تو بحریہ نے خود اپنا نکاح قعقاع بن شور کے ساتھ کر لیا۔ اس کا والد علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو علی رضی اللہ عنہ نے اپنا قاصد اس کی طرف روانہ فرمایا۔ اس نے دیکھا کہ قعقاع بحریہ کے ساتھ شب گزار کر غسل کر چکا ہے، اسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو اس سے خوشبو آ رہی تھی۔ بحریہ کے والد نے کہا: اللہ کی قسم! اس عورت نے مجھے رُسوا کیا ہے، میرا یہ ارادہ بالکل نہیں تھا۔ قعقاع نے کہا: تم سمجھتے ہو کہ میں نے چھپ چھپا کر شادی کی ہے؟ لوگوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فیصلہ چاہا تو آپ نے پوچھا: کیا تو نے اس کے ساتھ ہمبستری کی ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ آپ نے اس کا خود نکاح کرنا برقرار رکھا۔ بحریہ مجہول راویہ ہے۔

نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت کا ولی اس کو نقصان پہنچانے والا ہو اور عورت کسی اور آدمی کو اپنا ولی بنا لے جو اس کا نکاح کر دے تو اس کا نکاح جائز ہے۔

شیبانی بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں بحریہ نامی ایک عورت تھی جس کا نکاح اس کی ماں نے کرا دیا، اس کا باپ موجود نہیں تھا۔ جب اس کا باپ آیا تو اس نے اس نکاح کو ماننے سے انکار کر دیا۔ معاملہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں لے جایا گیا تو آپ نے نکاح کو برقرار رکھا۔

ابو قیس بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس مسئلے میں یہی فیصلہ فرمایا۔

ہذیل بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس مسئلے میں یہی فیصلہ فرمایا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

# كتاب الطلاق والخلع والايلاء

# طلاق، خلع اور ایلاء کے مسائل

## بَابُ الطَّلَاقِ وَالْخُلْعِ وَالْإِيلَاءِ وَغَيْرِهِ

## طلاق، خُلع اور ایلاء وغیرہ کے احکام کا بیان

[٣٨٨٨]...... نا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ جَرِيرِ بْنِ جَبَلَةَ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَائِشَةَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ أَلَيْسَ قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾ (البقرة:٢٢٩)، فَلِمَ صَارَ ثَلَاثًا؟ قَالَ: ﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ (البقرة: ٢٢٩).

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾ ''طلاق (رجعی) دو بار ہے۔'' تو یہ تین کیسے ہو گئیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے، یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔''

[٣٨٨٩]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا إِدْرِيسُ بْنُ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْمُقْرِءُ، نا لَيْثُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيُّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنِّي أَسْمَعُ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾ (البقرة: ٢٢٩)، فَأَيْنَ الثَّالِثَةُ؟ قَالَ: ﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ (البقرة: ٢٢٩) هِيَ الثَّالِثَةُ. كَذَا قَالَ عَنْ أَنَسٍ وَالصَّوَابُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُمَيْعٍ، عَنْ أَبِي رَزِينٍ مُرْسَلٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: میں سنتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ﴾ ''طلاق (رجعی) دو بار ہے۔'' تو تیسری طلاق کہاں ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ﴾ ''پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا ہے، یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔'' یہ تیسری طلاق ہے۔
راوی نے اسی طرح سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، حالانکہ اسماعیل بن سمیع کا ابو رزین کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل روایت کرنا صحیح ہے۔

[٣٨٩٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا

عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٣٤٠

مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنِي عَمِّي وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ عِكْرِمَةَ، يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: الطَّلَاقُ عَلَى أَرْبَعَةِ وُجُوهٍ، وَجْهَانِ حَلَالٌ وَوَجْهَانِ حَرَامٌ، فَأَمَّا الْحَلَالُ: فَأَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا عَنْ غَيْرِ جِمَاعٍ، وَأَنْ يُطَلِّقَهَا حَامِلًا مُسْتَبِينًا، وَأَمَّا الْحَرَامُ فَأَنْ يُطَلِّقَهَا وَهِيَ حَائِضٌ، أَوْ يُطَلِّقَهَا حِينَ يُجَامِعُهَا لَا تَدْرِي أَشْتَمَلَ الرَّحِمُ عَلَى وَلَدٍ أَمْ لَا.

چار وجوہات کی بناء پر ہوتی ہے، دو وجوہ حلال ہیں اور دو حرام ہیں۔ حلال یہ ہے کہ آدمی ایسے طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو، نیز حمل واضح ہو تب طلاق دے۔ اور حرام یہ ہے کہ عورت کو حیض میں طلاق دے یا جماع والے طہر میں طلاق دے اور اسے معلوم نہ ہو کہ رحم میں اولاد ہے یا نہیں۔

[٣٨٩١]..... نا الْحُسَيْنُ، وَالْقَاسِمُ، أنا إِسْمَاعِيلُ الْمَحَامِلِيُّ، قَالَا: نا أَبُو السَّائِبِ سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: طَلَاقُ السُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا فِي كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً فَإِذَا كَانَ آخِرُ ذَالِكَ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَا. ❶

ابوالاحوص روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنت طلاق یہ ہے کہ آدمی ایک طہر میں ایک طلاق دے، پھر جب آخری ہو جائے تو یہی عدت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے عورت کو حکم دیا ہے۔

[٣٨٩٢]..... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا الْفِرْيَابِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: مَنْ أَرَادَ السُّنَّةَ فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا عَنْ غَيْرِ جِمَاعٍ وَيُشْهِدُ. ❷

ابوالاحوص سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو سنت کا متبع ہے وہ ایسے طہر میں طلاق دے جس میں جماع نہ کیا ہو، اور وہ گواہ بنا لے۔

[٣٨٩٣]..... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو قِلَابَةَ، نا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ، نا شُعْبَةُ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ، يَقُولُ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا إِنْ شَاءَ))، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَتُحْتَسَبُ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ حائضہ تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور آپ سے مسئلہ دریافت کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے رجوع کرنے کا کہو، پھر جب وہ طہر میں ہو تو تب اگر وہ چاہے تو طلاق دے دے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔

❶ جامع الترمذی: ١١٧٥ ❷ مسند أحمد: ٣٠٤، ٦٦١٩

❸ صحیح البخاری: ٥٢٥١۔ صحیح مسلم: ١٤٧١۔ سنن أبی داود: ٢١٧٩۔ سنن ابن ماجه: ٢٠١٩۔ جامع الترمذی: ١١٧٦۔ سنن النسائی: ٦/ ١٣٧

[٣٨٩٤]...... قَالَ: وَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ. ❶

اختلاف سند کے ساتھ (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٣٨٩٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مَوْهَبُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ خَالِدٍ أَبُو سَعِيدٍ، وَأَبُو ثَوْرٍ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ، قَالَا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَ عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، وَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِ)). ❷

سالم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو طلاق دی، جبکہ وہ حائضہ تھی۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا: اسے رجوع کرنے کا کہو، پھر وہ اسے تب تک چھوڑے رکھے جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائے، پھر اسے حیض آئے، پھر وہ پاک ہو جائے تو وہ اسے حالتِ طہر میں جماع کرنے سے پہلے طلاق دے۔ یہ اس عدت والی طلاق ہے جس کا اللہ عزوجل نے حکم دیا ہے۔

[٣٨٩٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَبُو الْأَزْهَرِ، قَالَا: نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا ابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمِّهِ، أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذَلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً مُسْتَقْبَلَةً سِوَى حَيْضَتِهَا الَّتِي طَلَّقَهَا فِيهَا، فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَذَلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَمَرَ اللَّهُ))، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً فَحُسِبَ فِي طَلَاقِهَا وَرَاجَعَهَا عَبْدُ اللَّهِ كَمَا أَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی، جبکہ وہ حائضہ تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس بات کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو رسول اللہ ﷺ ناراض ہوئے اور فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ اس سے رجوع کر لے، پھر اسے روکے رکھے، یہاں تک کہ اسے اس طلاق والے حیض سے اگلا حیض آ جائے، پھر اگر وہ طلاق دینا چاہے تو اس حیض سے پاک ہونے پر جماع کرنے سے پہلے طلاق دے۔ یہ اس عدت والی طلاق ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے ایک طلاق دی تھی جو شمار کی گئی اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم کے مطابق اس عورت سے رجوع کر لیا۔

[٣٨٩٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَزِيزٍ هُوَ الْأَيْلِيُّ، نا سَلَامَةُ، عَنْ عَقِيلٍ، وَنا يُوسُفُ بْنُ

ایک اور سند کے ساتھ یہی حدیث مروی ہے۔ اس میں ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کو بتایا تو آپ ﷺ اس بارے

❶ مسند أحمد: ٥٠٢٥، ٥١٢١

❷ مسند أحمد: ٤٧٨٩، ٥٢٢٨، ٥٢٧٢

سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنْ عَقِيلٍ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ، نا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ، جَمِيعًا عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِهٰذَا قَالَ: فَذَكَرَ ذَالِكَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَتَغَيَّظَ فِيهِ. وَقَالَ صَالِحٌ: فَتَغَيَّظَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

میں ناراض ہوئے۔ صالح نے یہ الفاظ بیان کیے کہ آپ ﷺ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ پر سخت غصے ہوئے۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

[٣٨٩٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْهَاشِمِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: الطَّلَاقُ لِلسُّنَّةِ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ أَوْ حَبَلٍ قَدْ تَبَيَّنَ. ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ طلاق سنت یہ ہے کہ آدمی عورت کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں ہمبستری نہ کی ہو، یا حمل واضح ہو گیا ہو۔

[٣٨٩٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ، نا وَكِيعٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَذَكَرَ عُمَرُ أَمْرَهُمْ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ)).

سالم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے ان کا تذکرہ کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ رجوع کر لے، پھر وہ اسے تب طلاق دے جب وہ طہر کی حالت میں ہو یا حاملہ ہو۔

[٣٩٠٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الْحَنَفِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أنا سُفْيَانُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ، نا سَالِمٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، قَالَ: ((فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا وَهِيَ طَاهِرٌ أَوْ حَامِلٌ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو بتلایا گیا کہ ابن عمر (رضی اللہ عنہ) نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہیے کہ وہ رجوع کر لے، پھر جب وہ عورت طہر کی حالت میں ہو تو وہ حالتِ طہر میں یا حالتِ حمل میں اسے طلاق دے۔

[٣٩٠١]...... نا دَعْلَجٌ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا حَبَّانُ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، بِهٰذَا.

اختلافِ سند سے وہی حدیث مروی ہے۔

[٣٩٠٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ

ابوزبیر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے اس

❶ سلف برقم: ٣٨٩٢

يَزِيدَ الْكُوفِيُّ أَبُو بَكْرٍ بِبَغْدَادَ، وَأَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ أَبِي دَارِمٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ، نا أَحْمَدُ بْنُ صُبَيْحٍ الْأَسَدِيُّ، نا طَرِيفُ بْنُ نَاصِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ: أَتَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَلَاثًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ، فَرَدَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى السُّنَّةِ. هٰؤُلَاءِ كُلُّهُمْ مِنَ الشِّيعَةِ، وَالْمَحْفُوظُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً فِي الْحَيْضِ. ❶

شخص کے بارے میں پوچھا جو اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دیتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: تم ابن عمر کو جانتے ہو؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں جبکہ وہ حائضہ تھی، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اسے سنت طریقہ سے تبدیل کر دیا۔ یہ تمام رُواۃ شیعہ ہیں اور محفوظ بات یہی ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی تھی۔

[٣٩٠٣]..... نا أَبُو عَمْرٍو يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً، فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بِذَالِكَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((مُرْ عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا اغْتَسَلَتْ فَلْيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَحِيضَ فَإِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا الْأُخْرٰى فَلَا يَمَسَّهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا، فَإِنْ شَاءَ أَنْ يُمْسِكَهَا فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)). قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ: وَكَانَ تَطْلِيقُهُ إِيَّاهَا فِي الْحَيْضِ وَاحِدَةً، غَيْرَ أَنَّهُ خَالَفَ السُّنَّةَ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی، جبکہ وہ حائضہ تھی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی، تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: عبداللہ کو حکم دو کہ اس سے رجوع کرے، پھر جب وہ غسل کر لے تو اس سے علیحدہ رہے، یہاں تک کہ اسے حیض آئے، پھر جب وہ دوسرے حیض سے غسل کرے تو اس سے ہمبستری نہ کرے، یہاں تک کہ اسے طلاق دے دے۔ پھر اگر وہ اسے رکھنا چاہے تو رکھ لے، کیونکہ یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

عبیداللہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تھی، تاہم انہوں نے سنت کے خلاف کیا۔

[٣٩٠٤]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ: ((مُرْ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض میں ایک طلاق دی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ عبداللہ نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: عبداللہ کو حکم دو کہ اس سے رجوع کر لے، پھر اسے روکے رکھے، یہاں تک کہ وہ اس حیض

❶ مسند أحمد: ٤٥٠٠، ٥١٦٤، ٥٢٩٩۔ صحیح ابن حبان: ٤٢٦٣

عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هٰذِهِ فَإِذَا حَاضَتْ أُخْرَى وَطَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا وَإِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)). وَكَذٰلِكَ قَالَ صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ، وَمُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، وَلَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَجَابِرٌ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً. وَكَذٰلِكَ قَالَ الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَيُونُسُ بْنُ جُبَيْرٍ، وَالشَّعْبِيُّ، وَالْحَسَنُ.

سے پاک ہو جائے، جب وہ دوسرا حیض گزار کر پاک ہو تو پھر اگر وہ چاہے تو اس سے مجامعت سے پہلے اسے طلاق دے دے اور چاہے تو اسے بسا لے، کیونکہ یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔
صالح بن کیسان، موسیٰ بن عقبہ، اسماعیل بن اُمیہ، لیث بن سعد، ابن ابی ذئب، ابن جریج، جابر، اسماعیل بن ابراہیم نے اسی طرح نافع کے واسطے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ آپ نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی۔ اسی طرح زہری، یونس بن جبیر، شعبی اور حسن نے سالم سے ان کے والد کے واسطے سے بیان کیا ہے۔

[٣٩٠٥]...... قُرِءَ عَلَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ، حَدَّثَكُمْ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ أَبُو إِبْرَاهِيمَ، نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، ح وَنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو عَلِيٍّ الْقُهُسْتَانِيُّ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبُو إِبْرَاهِيمَ التَّرْجُمَانِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى عُمَرَ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَهِيَ حَائِضٌ، وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِعُمَرَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ وَهِيَ حَائِضٌ، وَقَالَا جَمِيعًا: فَقَالَ: عَصَيْتَ رَبَّكَ وَفَارَقْتَ امْرَأَتَكَ، فَقَالَ لِلرَّجُلِ: فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ ابْنَ عُمَرَ حِينَ فَارَقَ امْرَأَتَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا، وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ حِينَ فَارَقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْتَجِعَهَا، وَقَالَا جَمِيعًا: فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَ امْرَأَتَهُ بِطَلَاقٍ بَقِيَ لَهُ، وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: أَنْ يَرْتَجِعَهَا فِي طَلَاقٍ بَقِيَ لَهُ، وَأَنْتَ لَمْ تُبْقِ مَا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہے۔ ابن صاعد نے یوں بیان کیا ہے کہ ایک آدمی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاقِ بتہ دے دی ہے۔ پھر دونوں راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور اپنی بیوی کو جدا کر دیا ہے۔ پھر آپ نے اس سے کہا: جب ابن عمر (رضی اللہ عنہما) نے اپنی بیوی کو جدا کر دیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے رجوع کرنے کا حکم دیا تھا۔ ابن صاعد کا بیان ہے کہ جب سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں جدا کیا تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ رجوع کریں۔ پھر دونوں راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس آدمی سے کہا: رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی بقیہ طلاقوں کے لیے رجوع کرنے کا حکم دیا۔ ابن صاعد نے بِطَلَاقٍ بَقِيَ لَهُ کی بجائے فِي طَلَاقٍ بَقِيَ لَهُ کہا۔ جبکہ تم نے اپنی بیوی سے رجوع کے لیے کوئی طلاق نہیں چھوڑی۔ ابن منیع نے یہ الفاظ بیان کیے: جبکہ تیرے پاس رجوع کے لیے کوئی طلاق باقی نہیں بچی۔

تَـرْتَـجِعُ امْرَأَتَكَ . وَقَالَ ابْنُ مَنِيعٍ: وَإِنَّهُ لَمْ يَبْقَ لَكَ مَـا تَـرْتَـجِعُ بِهِ امْرَأَتَكَ . قَالَ لَنَا أَبُو الْقَاسِمِ: رَوَى هٰـذَا الْـحَـدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ كَلَامَ عُمَرَ وَلَا أَعْـلَـمُـهُ رَوَى هٰـذَا الْكَلَامَ غَيْرُ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجُمَحِيِّ .

ابوالقاسم نے ہم سے بیان کیا کہ یہ حدیث کئی رُواۃ نے بیان کی ہے لیکن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ذکر نہیں کیا، سعید بن عبدالرحمٰن جمحی کے سوا میں کسی راوی کو نہیں جانتا جس نے یہ قول ذکر کیا ہو۔

[٣٩٠٦]...... وَقُـرِءَ عَـلٰـى أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ مَنِيعٍ وَأَنَا أَسْـمَـعُ ، حَدَّثَكُمْ سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ ، نا ابْنُ إِدْرِيـسَ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، عَنْ يُونُسَ أَبِي غَلَّابٍ ، قَالَ: قِيلَ لِابْنِ عُمَرَ: أَكُنْتَ اعْتَـدَدْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ فَقَالَ: وَمَالِي لَا أَعْتَدُّ بِهَا وَإِنْ كُنْتُ عَجَزْتُ وَاسْتَحْمَقْتُ .

یونس بن ابی غلاب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا: آپ نے اس طلاق کو شمار کیا؟ تو انہوں نے فرمایا: میں عاجز و احمق ہوں کہ اسے شمار نہ کروں؟

[٣٩٠٧]...... نـا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ ، نا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَـامٍ الْيَشْـكُرِيُّ ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَا: نا إِسْـمَـاعِيـلُ بْـنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُلَيَّةَ ، نا أَيُّوبُ ، عَنْ مُـحَـمَّـدِ بْـنِ سِيـرِيـنَ ، قَالَ: مَكَثْتُ عِشْرِينَ سَنَةً فَـحَـدَّثَـنِي مَنْ لَا أَتَّهِمُ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ ، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِـيَ حَـائِضٌ ثَلَاثًا فَأُمِرَ أَنْ يُرَاجِعَهَا . فَجَعَلْتُ لَا أَتَّهِمُهُمْ وَلَا أَعْرِفُ الْحَدِيثَ حَتّٰى لَقِيتُ أَبَا غَلَّابٍ يُـونُـسَ بْنَ جُبَيْرٍ الْبَاهِلِيَّ وَكَانَ ذَا ثَبْتٍ فَحَدَّثَنِي ، أَنَّـهُ سَـأَلَ ابْـنَ عُمَرَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً وَهِيَ حَـائِـضٌ فَـأُمِـرَ أَنْ يُـرَاجِـعَـهَـا ، قَـالَ: فَقُلْتُ لَـهُ: ((أَفَحُسِبَتْ عَلَيْهِ؟)) ، قَالَ: فَمَهْ وَإِنْ عَجَزَ . ❶

محمد بن سیرین بیان کرتے ہیں کہ میں بیس سال تک منتظر رہا، پھر مجھے ایک قابل اعتبار شخص نے حدیث بیان کی کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دیں تو انہیں رجوع کا حکم ہوا۔

میں ان رُواۃ کو موردِ الزام نہیں ٹھہراتا لیکن میں حدیث سے واقف نہیں تھا یہاں تک کہ میں ابوعلاب یونس باہلی سے ملا، وہ ثقہ راوی ہیں، انہوں نے مجھے حدیث بیان کی کہ انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے استفسار کیا تو انہوں نے بتایا کہ حالت حیض میں ایک طلاق دی تھی تو انہیں رجوع کا حکم ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا: کیا وہ شمار ہوئی؟ انہوں نے کہا: کیوں نہیں، اگرچہ وہ عاجز تھے۔

[٣٩٠٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ ، نا أَبُو دَاوُدَ ، نـا الْـحَـسَـنُ بْـنُ عَـلِيٍّ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، نا مَـعْـمَـرٌ ، عَـنْ أَيُّـوبَ ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ ، أَخْبَرَنِي يُـونُـسُ بْـنُ جُبَيْـرٍ ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ: كَمْ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ؟ قَالَ: وَاحِدَةً .

یونس بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ نے اپنی بیوی کو کتنی طلاقیں دیں؟ انہوں نے فرمایا: ایک۔

[٣٩٠٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی

❶ صحيح البخاري: ٥٢٥١ـ صحيح مسلم: ١٤٧١

غَالِبٍ الْأَنْطَاكِيُّ ، نَا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ . ❶

بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ طلب کیا تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اس سے رجوع کر لے، پھر وہ اس کے پاک ہونے تک روکے رکھے، پھر جب اسے دوسرا حیض آئے تو اسے مہلت دے، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر وہ مجامعت سے قبل طلاق دے۔ یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

[٣٩١٠]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نَا أَبُو الْأَزْهَرِ ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ ، نَا أَبِي ، عَنْ صَالِحٍ ، نَا نَافِعٌ ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَهَبَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَحِيضَ ثُمَّ لِيَتْرُكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ فَإِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا)) ، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا النِّسَاءَ أَنْ يُطَلَّقْنَ لَهَا)) .

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات آپ کے گوش گزار کی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے چاہئے کہ وہ رجوع کر لے، پھر اس کو چھوڑ دے، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر اسے چھوڑے رکھے، یہاں تک کہ وہ دوسرے حیض سے پاک ہو جائے، پھر وہ اسے چھونے سے قبل طلاق دے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

[٣٩١١]...... نَا أَبُو بَكْرٍ ، نَا أَبُو الْأَزْهَرِ ، نَا يَعْقُوبُ ، نَا أَبِي ، عَنْ صَالِحٍ ، نَا نَافِعٌ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ إِنَّمَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تِلْكَ وَاحِدَةً .

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اس بیوی کو ایک طلاق دی تھی۔

[٣٩١٢]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ ، نَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهِيَ حَائِضٌ ، فَذَكَرَ عُمَرُ ذَالِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ ، قَالَ ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ فِي حَدِيثِهِ: ((هِيَ وَاحِدَةٌ ، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ)) .

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کی۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی۔ ابن ابی ذئب نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) یہ ایک طلاق ہے، اور یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

[٣٩١٣]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول

❶ سلف برقم: ٣٩٠٣

يُوسُفَ السُّلَمِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ ، نا زُهَيْرٌ ، نا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً وَهِيَ حَائِضٌ ، فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

اللہ ﷺ کے زمانے میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ پھر راوی نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٣٩١٤]..... نا أَبُو بَكْرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُوسَى ، أنا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً ، فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَطْهُرَ فَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ . لَمْ يَذْكُرْ عُمَرَ .

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو ایک طلاق دی تو نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ اسے پاک ہونے تک روکے رکھیں، پھر چاہیں تو طلاق دے دیں، چاہیں تو روک لیں۔ راوی نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا تذکرہ نہیں کیا۔

[٣٩١٥]..... نا أَبُو بَكْرٍ ، نا عَيَّاشُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((هِيَ وَاحِدَةٌ)) .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ ایک طلاق ہے۔

[٣٩١٦]..... نا أَبُو بَكْرٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرْخَسِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ ، نا خَالِدٌ ، وَهِشَامٌ ، عَنْ مُحَمَّدٍ ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ ، قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ: رَجُلٌ طَلَّقَ حَائِضًا؟ قَالَ: أَتَعْرِفُ ابْنَ عُمَرَ؟ فَإِنَّهُ طَلَّقَ حَائِضًا ، فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: ((قُلْ لَهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا حَاضَتْ ثُمَّ طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَ)) ، قُلْتُ: اعْتَدَدْتَ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ . ❶

خالد حذاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کوئی آدمی حائضہ کو طلاق دے دے تو؟ انہوں نے فرمایا: ابن عمر کو جانتے ہو؟ اس نے حائضہ کو طلاق دی تھی۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لے، پھر جب وہ عورت حیض سے پاک ہو جائے تو چاہے تو طلاق دے دے اور چاہے تو روک لے۔ میں نے پوچھا: آپ نے وہ طلاق شمار کی تھی؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[٣٩١٧]..... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ ، نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ ، نا سَلَمَةُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّهُ ذَكَرَ عِنْدَهُ أَنَّ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ بِمَرَّةٍ مَكْرُوهٌ ، فَقَالَ: طَلَّقَ حَفْصُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْمُغِيرَةِ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ بِكَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ ثَلَاثًا ، فَلَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَابَ ذَالِكَ

سلمہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے پاس یکبارگی تین طلاق کی کراہت کا تذکرہ ہوا تو انہوں نے فرمایا: حفص بن عمرو بن مغیرہ نے فاطمہ بنت قیس کو یکبارگی تین طلاقیں دیں، تو ایسی کوئی بات ہمارے علم میں نہیں ہے کہ نبی ﷺ نے اسے معیوب سمجھا ہو۔ اور سیدنا عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں، لیکن کسی نے ان کے اس فعل کو معیوب نہیں جانا۔

❶ سلف برقم: ٣٩٠٣

عَلَيْهِ، وَطَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَعِبْ ذَالِكَ عَلَيْهِ أَحَدٌ. ❶

[٣٩١٨]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ، نا شَيْبَانُ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: طَلَّقَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَاحِدَةً وَهِيَ حَائِضٌ فَانْطَلَقَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْبَرَهُ، فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ الطَّلَاقَ فِي عِدَّتِهَا وَتُحْتَسَبُ بِهٰذِهِ التَّطْلِيقَةِ الَّتِي طَلَّقَ أَوَّلَ مَرَّةٍ. ❷

شعبی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس کی اطلاع دی۔ تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ انہیں رجوع کرنے کا کہیں، پھر آئندہ عدت کو ملحوظ رکھتے ہوئے طلاق دیں، البتہ پہلی مرتبہ جو طلاق دی ہے اسے شمار کیا جائے۔

[٣٩١٩]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا حَبَّانُ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، فَأَتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، قَالَ: ((فَمُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا فَإِذَا طَهُرَتْ ثُمَّ حَاضَتْ ثُمَّ طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا وَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلَا يَغْشَاهَا، فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالَى بِهَا)).

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: عبداللہ نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دے دی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے رجوع کرنے کا حکم دو، جب وہ عورت پاک ہو جائے، پھر دوبارہ حیض گزار کر پاک ہو جائے تو چاہے تو روک لے اور اگر طلاق دینا چاہے تو اس سے تعلقات قائم نہ کرے، سو یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق اللہ نے طلاق کا حکم دیا ہے۔

[٣٩٢٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَبُو حُمَيْدٍ، قَالَا: نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَاصِمِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أُخْتَ الضَّحَّاكِ بْنِ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ، فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي. ❸

ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ بنو مخزوم کے ایک آدمی کے نکاح میں تھیں، اس نے انہیں تین طلاقیں دے دیں اور کسی غزوے میں شرکت کے لیے چلا گیا۔

[٣٩٢١]...... ثنا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجُرْجَانِيُّ، نا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی تماضر بنت اصبغ کلبیہ کو، جو ابوسلمہ کی والدہ تھیں،

❶ صحيح مسلم: ١٤٨٠ ـ سنن أبي داود: ٢٢٨٤ ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٣٥ ـ جامع الترمذي: ١١٣٥ ـ سنن النسائي: ٦/ ٧٥

❷ سلف برقم: ٣٩٠٣

❸ مسند أحمد: ٢٧٣٣٦

السَّخْتِيَانِيُّ ، نا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تُمَاضِرَ بِنْتَ الْأَصْبَغِ الْكَلْبِيَّةَ وَهِيَ أُمُّ أَبِي سَلَمَةَ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ فَلَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ عَابَ ذَالِكَ . ❶

یکبارگی تین طلاقیں دے دیں، ہمارے علم میں ایسی کوئی بات نہیں کہ ان کے اصحاب میں سے کسی نے ان کے اس عمل کو معیوب سمجھا ہو۔

[٣٩٢٢]...... قَالَ: وَنا سَلَمَةُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ حَفْصَ بْنَ الْمُغِيرَةِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ فِي كَلِمَةٍ وَاحِدَةٍ ، فَأَبَانَهَا مِنْهُ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَبْلُغْنَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَابَ ذَالِكَ عَلَيْهِ . ❷

سیدنا ابوسلمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں حفص بن مغیرہ نے اپنی بیوی فاطمہ بنت قیس کو یکبارگی تین طلاقیں دے دیں، تو نبی ﷺ نے اس عورت کو اس سے جدا کر دیا، ہمارے علم میں ایسی کوئی بات نہیں کہ نبی ﷺ نے اس کے اس فعل کو معیوب جانا ہو۔

[٣٩٢٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ ، نا شَيْبَانُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ فِي الْقَضِيَّتَيْنِ جَمِيعًا .

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٩٢٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ ، أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ أَلْفًا ، فَقَالَ: يَكْفِيكَ مِنْ ذَالِكَ ثَلَاثٌ وَتَدَعُ تِسْعَمِائَةٍ وَسَبْعًا وَتِسْعِينَ . ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاق دی، تو انہوں نے فرمایا: تجھے ان میں سے تین طلاقیں کافی ہیں، اور نوسوستانوے رہنے دے۔

[٣٩٢٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ ، نا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ ، نا حَجَّاجٌ ، نا شُعْبَةُ ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ ، قَالَ: سَمِعْتُ مَاهَانَ يَسْأَلُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ، فَقَالَ سَعِيدٌ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً ، فَقَالَ: ثَلَاثٌ تُحَرِّمُ عَلَيْكَ امْرَأَتَكَ وَسَائِرُهُنَّ وِزْرٌ ، اتَّخَذْتَ آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا . ❹

سعید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق سوال کیا گیا جو اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دیتا ہے، تو انہوں نے فرمایا: تین طلاقیں تیری بیوی کو تجھ پر حرام کر دیتی ہیں، اور یہ سب بوجھ ہیں، تو نے اللہ کی آیات کا مذاق اُڑایا ہے۔

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٢١٩٢ ـ مسند الشافعی: ٢/ ٦٠
❷ سلف برقم: ٣٩١٧
❸ مصنف عبد الرزاق: ١١٣٥٠
❹ مصنف عبد الرزاق: ١١٣٥٣

[٣٩٢٦]...... نـا أَبُو بَكْرٍ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، نا شُعْبَةُ، عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ، وَابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ مِائَةً، قَالَ: عَصَيْتَ رَبَّكَ وَفَارَقْتَ امْرَأَتَكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيُجْعَلْ لَكَ مَخْرَجًا. ❶

مجاہد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاق دی ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور عورت کو خود سے جدا کر دیا، تو نے اللہ کا تقویٰ نہیں اختیار کیا، تا کہ تیرے لیے کوئی راہ نکالی جاتی۔

[٣٩٢٧]...... نـا دَعْلَجٌ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا حَبَّانُ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أنا سَيْفٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَلَاثًا وَأَنَا غَضْبَانُ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَحِلَّ لَكَ مَا حُرِّمَ عَلَيْكَ عَصَيْتَ رَبَّكَ وَحُرِّمَتْ عَلَيْكَ امْرَأَتُكَ، إِنَّكَ لَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيُجْعَلْ لَكَ مَخْرَجًا، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ (الطلاق: ١) طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ. قَالَ سَيْفٌ: وَلَيْسَ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ فِي التِّلَاوَةِ وَلٰكِنَّهُ تَفْسِيرُهُ. ❷

مجاہد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک قریشی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا: اے ابن عباس! میں غصے میں تھا اور اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے بیٹھا ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا: ابن عباس اس چیز کو تیرے لیے حلال نہیں کر سکتا جو تجھ پر حرام کر دی گئی ہے، تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تجھ پر تیری بیوی حرام کر دی گئی، اگر تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا تو وہ تیرے لیے کوئی راہ نکال دیتا۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ ''جب تم عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لیے طلاق دیا کرو'' یعنی حالت طہر میں جب جماع نہ کیا ہو۔ سیف کہتے ہیں کہ طَاهِرًا مِنْ غَيْرِ جِمَاعٍ کے الفاظ تلاوت میں نہیں ہیں، البتہ یہ آیت کی تفسیر ہے۔

[٣٩٢٨]...... قَالَ: نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أنا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا، قَالَ: أَمَّا ثَلَاثٌ فَتُحَرِّمُ عَلَيْكَ امْرَأَتَكَ وَبَقِيَّتُهُنَّ وِزْرٌ اتَّخَذْتَ آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا.

سعید بن جبیر بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاق دی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: تین طلاقوں نے تجھ پر تیری بیوی کو حرام کر دیا ہے، باقی تجھ پر بوجھ ہیں، کیونکہ تو نے اللہ کی آیات کا مذاق اُڑایا ہے۔

[٣٩٢٩]...... نـا ابْنُ صَاعِدٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نـا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا سُفْيَانُ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٩٣٠]...... نـا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ مصنف عبد الرزاق: ١١٣٤٠

❷ سنن أبي داود: ٢١٩٧

الزَّيَّاتُ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ، نا عَبْدُ الْمَجِيدِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ مُعَاذٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا طَلَاقَ قَبْلَ نِكَاحٍ وَلَا نَذْرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ)). ❶

نکاح سے قبل کوئی طلاق نہیں اور جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس میں کوئی نذر نہیں۔

[٣٩٣١]...... نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نا مَطَرٌ الْوَرَّاقُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَجُوزُ طَلَاقٌ وَلَا عَتَاقٌ وَلَا بَيْعٌ وَلَا وَفَاءُ نَذْرٍ فِيمَا لَا يَمْلِكُ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چیز ملکیت میں نہیں ہوتی اس میں طلاق، عتاق (آزادی)، خرید وفروخت اور نذر کا پورا کرنا جائز نہیں۔

[٣٩٣٢]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ صَاحِبُ أَبِي صَخْرَةَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ ح. وَنا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَيْرُوزَ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى، وَمُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، قَالَا: نا سَعِيدٌ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى الرَّجُلِ طَلَاقٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا بَيْعٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا عِتْقٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عدم ملکیت کی صورت میں آدمی پر طلاق نہیں ہے، عدم ملکیت کی صورت میں آدمی کے لیے خرید وفروخت نہیں ہے اور عدم ملکیت کی صورت میں آدمی پر (غلام کو) آزاد کرنا نہیں ہے۔

[٣٩٣٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ نَيْرُوزَ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ، نا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَجُوزُ عَتَاقٌ وَلَا طَلَاقٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ))، وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْبَيْعَ.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس میں طلاق اور آزاد کرنا جائز نہیں۔ راوی نے اس حدیث میں خرید وفروخت کا ذکر نہیں کیا۔

[٣٩٣٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا أَبُو أُسَامَةَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسی عورت کو طلاق دیتا ہے جو اس کی ملکیت میں نہ ہو تو اس کی طلاق کی کوئی

❶ المستدرك للحاكم: ٣/ ٤١٩ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٣٢٠

❷ سنن أبي داود: ٢١٩٠ ـ جامع الترمذي: ١١٨١ ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٤٧ ـ مسند أحمد: ٦٧٦٩، ٦٧٨٠، ٦٧٨١

شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ يُطَلِّقْ مَا لَا يَمْلِكُ فَلَا طَلَاقَ لَهُ، وَمَنْ أَعْتَقَ مَا لَا يَمْلِكُ فَلَا عَتَاقَ لَهُ، وَمَنْ نَذَرَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ فَلَا نَذْرَ لَهُ، وَمَنْ حَلَفَ عَلَى مَعْصِيَةٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ، وَمَنْ حَلَفَ عَلَى قَطِيعَةِ رَحِمٍ فَلَا يَمِينَ لَهُ)).

حیثیت نہیں، جو شخص کسی ایسے غلام کو آزاد کرتا ہے جو اس کی ملکیت میں نہیں ہوتا تو اس کے آزاد کرنے کی کوئی حیثیت نہیں ہے، جو شخص کسی ایسی چیز کی نذر مانتا ہے جو اس کی ملکیت میں نہ ہو تو اس کی کوئی نذر نہیں ہے، جو شخص نافرمانی کی قسم اُٹھاتا ہے تو اس کی قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور جو شخص قطع رحمی کی قسم اُٹھاتا ہے تو اس کی قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

[٣٩٣٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَلْخِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ بِبَلْخَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ سَلَمَةَ الْأَزْدِيُّ، نا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ فَكَانَ فِيمَا عَهِدَ إِلَيْهِ أَنْ لَا يُطَلِّقَ الرَّجُلُ مَنْ لَا يَتَزَوَّجُ وَلَا يُعْتِقَ مَنْ لَا يَمْلِكُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا تو ان سے جو عہد لیا تھا اس میں یہ بات بھی تھی کہ آدمی اس عورت کو طلاق نہیں دے سکتا جس سے اس کا نکاح نہ ہوا ہو اور آدمی اس غلام کو آزاد نہیں کر سکتا جو اس کی ملکیت میں نہ ہو۔

[٣٩٣٦]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ، نا مَعْمَرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: بَعَثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَبَا سُفْيَانَ عَلَى نَجْرَانَ الْيَمَنِ عَلَى صَلَاتِهَا وَحَرْبِهَا وَصَدَقَاتِهَا، وَبَعَثَ مَعَهُ رَاشِدَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَكَانَ إِذَا ذَكَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((رَاشِدٌ خَيْرٌ مِنْ سُلَيْمٍ، وَأَبُو سُفْيَانَ خَيْرٌ مِنْ عُرَيْنَةَ))، فَكَانَ فِيمَا عَهِدَ إِلَى أَبِي سُفْيَانَ أَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللّٰهِ، وَقَالَ: ((لَا يُطَلِّقُ رَجُلٌ مَا لَا يَنْكِحُ، وَلَا يُعْتِقُ مَا لَا يَمْلِكُ، وَلَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو سفیان بن حرب رضی اللہ عنہ کو یمن کے علاقے نجران کا گورنر بنا کر روانہ فرمایا تو انہیں نماز، صدقات اور جہاد کا نگران ٹھہرایا۔ ان کے ہمراہ راشد بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور رسول اللہ ﷺ نے جب ان کا تذکرہ کیا تو فرمایا: راشد بن عبداللہ قبیلہ سلیم سے بہتر ہے اور ابوسفیان قبیلہ عرینہ سے بہتر ہے۔ آپ ﷺ نے ان سے جو عہد لیا اس میں اللہ کے تقویٰ کے ساتھ یہ بات بھی تھی کہ آدمی اس عورت کو طلاق نہیں دے سکتا جس سے اس کا نکاح نہ ہوا ہو، اس غلام کو آزاد نہیں کر سکتا جو اس کی ملکیت میں نہ ہو اور اللہ کی نافرمانی میں نذر کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

[٣٩٣٧]...... نا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْجُوزِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبِ بْنِ حَرْبٍ، نا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ الْقَرَنِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُسْهِرٍ، نا أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الرُّمَّانِيِّ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا گیا جس نے یہ کہا ہو کہ جس دن میں فلاں عورت سے نکاح کروں گا تو وہ مطلقہ ہو گی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے ایسی طلاق دی ہے جس کا یہ

❶ المستدرك للحاكم: ٢/ ٤١٩

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ: يَوْمَ أَتَزَوَّجُ فُلَانَةَ فَهِيَ طَالِقٌ، قَالَ: ((طَلَّقَ مَا لَا يَمْلِكُ)). ❶

مالک نہیں ہے۔

[٣٩٣٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ الزُّهْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا نَذْرَ إِلَّا فِيمَا أُطِيعُ اللّٰهُ فِيهِ، وَلَا يَمِينَ فِي قَطِيعَةِ رَحِمٍ، وَلَا عَتَاقَ وَلَا طَلَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نذر کی کوئی حیثیت نہیں؛ سوائے اس نذر کے جس میں میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت بجا لاؤں، قطع رحمی کی قسم کی کوئی حیثیت نہیں اور عدم ملکیت کی صورت میں (غلام کو) آزاد کرنے اور (عورت کو) طلاق دینے کی کوئی حیثیت نہیں۔

[٣٩٣٩]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعْدٍ أَبُو أُمَيَّةَ، نا إِبْرَاهِيمُ أَبُو إِسْحَاقَ الضَّرِيرُ، نا يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا طَلَاقَ إِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ، وَإِنْ سَمَّيْتَ الْمَرْأَةَ بِعَيْنِهَا)). يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ ضَعِيفٌ. ❸

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلاق نکاح کے بعد ہی ہے، اگرچہ نکاح سے قبل عورت کا نام لے کر طلاق دے۔

[٣٩٤٠]..... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا ابْنُ أَرْدَكَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ مَاهَكَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((ثَلَاثٌ جِدُّهُنَّ جِدٌّ وَهَزْلُهُنَّ جِدٌّ: النِّكَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَةُ)). ❹

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تین کام ایسے ہیں کہ جن کی حقیقت بھی حقیقت ہے اور ان کا مذاق بھی حقیقت ہے (یعنی جو سنجیدگی اور مذاق دونوں صورتوں میں واقع ہو جاتے ہیں): نکاح، طلاق اور رجوع۔

[٣٩٤١]..... نا الْقَاضِي الْمَحَامِلِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَبِيبِ بْنِ أَرْدَكَ، أَنَّهُ سَمِعَ

اختلاف سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل مروی ہے۔

❶ نصب الراية للزيلعي: ٣/ ٢٣١

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٥ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٠٩٣٣

❸ سلف برقم: ٣٩٣٠

❹ سنن أبي داود: ٢١٩٤ـ جامع الترمذي: ١١٨٤ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٣٩ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٧

عَطَاءً، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ. ❶

[٣٩٤٢]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَارَسْتَانِيُّ، نا الْقَاسِمُ بْنُ سَعِيدٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ قَيْسٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدٍ، نا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، نا زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ آبَائِهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي عَرَضَتْ عَلَيَّ قَرَابَةً لِي أَتَزَوَّجُهَا، فَقُلْتُ: هِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا إِنْ تَزَوَّجْتُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((هَلْ كَانَ قَبْلَ ذَالِكَ مِنْ مِلْكٍ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((لَا بَأْسَ فَتَزَوَّجْهَا)). ❷

زید بن علی اپنے آباء کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میری والدہ نے مجھے میری ایک عزیزہ سے نکاح کی پیشکش کی تو میں نے کہہ دیا: اگر میں اس کے ساتھ نکاح کروں تو (میری طرف سے) اسے تین طلاقیں (ہوں گی)۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: کیا ملکیت سے قبل اس کا وجود ہے؟ اس نے کہا: جی نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی حرج نہیں، اس کے ساتھ شادی کر لے۔

[٣٩٤٣]..... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي الْأَذَنِيُّ ح. وَنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي الْأَذَنِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْقَاسِمِ الصَّنْعَانِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ فَلَاحٍ الصَّنْعَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْوَصَّافِيِّ، وَصَدَقَةَ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: طَلَّقَ بَعْضُ آبَائِي امْرَأَتَهُ أَلْفًا فَانْطَلَقَ بَنُوهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَانَا طَلَّقَ أُمَّنَا أَلْفًا فَهَلْ لَهُ مِنْ مَخْرَجٍ؟ فَقَالَ: ((إِنَّ أَبَاكُمْ لَمْ يَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلْ لَهُ مِنْ أَمْرِهِ مَخْرَجًا، بَانَتْ مِنْهُ بِثَلَاثٍ عَلَى غَيْرِ السُّنَّةِ، وَتِسْعُمِائَةٍ وَسَبْعَةٌ وَتِسْعُونَ إِثْمٌ فِي عُنُقِهِ)). رُوَاتُهُ مَجْهُولُونَ وَضُعَفَاءُ إِلَّا شَيْخُنَا وَابْنُ عَبْدِ الْبَاقِي. ❸

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے آباء میں سے کسی نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں تو اس کے بیٹے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارے والد نے ہماری والدہ کو ایک ہزار طلاقیں دے دی ہیں، کیا اس کے لیے کوئی راستہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے والد نے اللہ کا تقویٰ اختیار نہیں کیا کہ وہ اس کے لیے کوئی راستہ نکالتا، سنت طریقے سے ہٹ کر تین طلاقوں سے وہ عورت اس سے جدا ہوگئی جبکہ نوسو ستانوے اس کی گردن پر بوجھ ہیں۔

اس حدیث کے رُواۃ، سوائے ہمارے شیخ اور ابن عبدالباقی کے، مجہول اور ضعیف ہیں۔

---

❶ سلف برقم: ٣٦٣٦
❷ التلخيص: ٣/ ٢١٢
❸ أخرجه ابن عدي: ٤/ ١٦٣١

[٣٩٤٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَدَّادُ، نا أَبُو الصَّلْتِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الذَّارِعُ ح. وَنا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَسْكَرِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا مُعَاذُ مَنْ طَلَّقَ فِي بِدْعَةٍ وَاحِدَةٍ أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَلْزَمْنَاهُ بِدْعَتَهُ)). إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ الْقُرَشِيُّ ضَعِيفٌ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ. ❶

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جو شخص بدعت کے طریقے پر ایک، دو یا تین طلاقیں دے گا، تو ہم اس کی بدعت اس پر جاری کر دیں گے۔
اسماعیل بن ابی امیہ قرشی ضعیف و متروک الحدیث راوی ہے۔

[٣٩٤٥]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ الْقُرَشِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ عَبْدِ الْغَفُورِ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ، عَنْ زَاذَانَ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا طَلَّقَ الْبَتَّةَ فَغَضِبَ، وَقَالَ: ((تَتَّخِذُونَ آيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا، أَوْ دِينَ اللّٰهِ هُزُوًا وَلَعِبًا، مَنْ طَلَّقَ الْبَتَّةَ أَلْزَمْنَاهُ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ)). إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ هٰذَا كُوفِيٌّ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو طلاقِ بتہ دیتے ہوئے سنا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے اور فرمایا: تم اللہ کی آیات کو (یا فرمایا) تم اللہ کے دین کو کھیل تماشہ سمجھتے ہو؟ جو شخص طلاقِ بتہ دے گا، ہم اسے فرض کر دیں گے اور اس کی بیوی اس کے لیے حلال نہیں رہے گی، یہاں تک کہ وہ کسی اور سے نکاح کرے۔
اسماعیل بن ابی امیہ کوفی ضعیف راوی ہے۔

[٣٩٤٦]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ، نا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي أَلْفًا، قَالَ عَلِيٌّ: يُحَرِّمُهَا عَلَيْكَ ثَلَاثٌ وَسَائِرُهُنَّ اقْسِمْهُنَّ بَيْنَ نِسَائِكَ.

حبیب بن ابی ثابت بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دے دی ہیں۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے تو تین طلاقیں ہی تجھ پر حرام کر دیں گی، اور باقی اپنی دیگر بیویوں میں تقسیم کر لو (یعنی آپ نے یہ بات غصے کے اظہار میں کہی)۔

[٣٩٤٧]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ الْخَوْلَانِيُّ بِمِصْرَ، نا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، نا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ

مجاہد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق دی تھی۔ تو انہوں نے فرمایا: اس نے

❶ سيأتي برقم: ٤٠٢٠

الْمُلَائِيّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ، فَقَالَ: أَخْطَأَ السُّنَّةَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

سنت طریقے سے ہٹ کر غلطی کی، بہ ہر حال اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔

[٣٩٤٨]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الصَّيْرَفِيُّ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، نا مُسْلِمٌ الْأَعْوَرُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عَدَدَ النُّجُومِ، فَقَالَ: أَخْطَأَ السُّنَّةَ وَحُرِّمَتْ عَلَيْهِ امْرَأَتُهُ.

سعید بن جبیر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو ستاروں کی تعداد کے برابر طلاق دی تھی۔ تو انہوں نے فرمایا: اس نے سنت طریقے سے ہٹ کر غلطی کی، بہ ہر حال اس کی بیوی اس پر حرام ہے۔

[٣٩٤٩]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُو قِلَابَةَ، نا أَبِي، نا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں، اس کو رہائش اور خرچہ دیا جائے۔

[٣٩٥٠]...... نا عَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ زِيَادٍ الْأُبُلِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ، نا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ لِلْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا نَفَقَةٌ)). ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے، اس کو خرچہ نہیں ملے گا۔

[٣٩٥١]...... نا حَامِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرَوِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيُّ، نا حَرْبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْحَامِلِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا: ((لَا نَفَقَةَ لَهَا)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس حاملہ کا خاوند فوت ہو جائے، اس کے متعلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے لیے نفقہ (خرچ) نہیں ہے۔

[٣٩٥٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ الْحَوَارِيُّ، نا يَزِيدُ، نا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ: قَالَ

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے کوئی رہائش اور خرچ نہیں ہے، کیونکہ رہائش اور خرچ کی فراہمی

❶ سنن أبي داود: ٢٢٩٨۔ سنن النسائي: ٦/ ٢٠٦

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَا سُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ، إِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ)). ❶

صرف طلاق رجعی کی صورت میں ہوتی ہے۔

[٣٩٥٣]..... نا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنِ الْبَهِيِّ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِفَاطِمَةَ: ((إِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا رَجْعَةٌ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: رہائش وخرچ کی فراہمی تو ایسی مطلقہ کے لیے ہوتی ہے جس پر اس کے خاوند کا حقِ رجوع باقی ہو۔

[٣٩٥٤]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ بْنِ بُرْدٍ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا زُهَيْرٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: دَخَلْنَا عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَقُلْنَا لَهَا: حَدِّثِينَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِيكِ، قَالَتْ: دَخَلْتُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعِي أَخُو زَوْجِي، فَقُلْتُ: إِنَّ زَوْجِي طَلَّقَنِي وَإِنَّ هٰذَا يَزْعُمُ أَنْ لَيْسَ لِي سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ، فَقَالَ: ((بَلْ لَكِ سُكْنٰى وَلَكِ نَفَقَةٌ))، قَالَ: إِنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا، فَقَالَ ﷺ: ((إِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ عَلٰى مَنْ لَهُ عَلَيْهَا رَجْعَةٌ))، فَلَمَّا قَدِمْتُ الْكُوفَةَ طَلَبَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ يَسْأَلُنِي عَنْ ذَالِكَ وَأَنَّ أَصْحَابَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ لَيَقُولُونَ: ((لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ)).

عامر شعبی بیان کرتے ہیں کہ ہم سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور ان سے کہا: ہم سے اپنے متعلق رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کی حدیث بیان کیجیے۔ تو انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میرے ہمراہ میرے خاوند کا بھائی تھا۔ میں نے عرض کیا: میرے خاوند نے مجھے طلاق دے دی ہے، اس شخص کا خیال ہے کہ میرے لیے رہائش وخرچے کا حق نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے رہائش اور خرچہ ملے گا۔ اس شخص نے کہا: اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: رہائش اور خرچہ تو ایسی مطلقہ کے لیے ہے جس پر اس کے خاوند کا حقِ رجوع باقی ہو۔ پھر جب میں کوفہ آیا تو اسود بن یزید نے مجھے بلوایا اور اس کے متعلق پوچھا، اور سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے اصحاب کہتے ہیں کہ ایسی عورت کو رہائش وخرچہ دیا جائے۔

[٣٩٥٥]..... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ، نا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ لَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: ((لَا نُجِيزُ فِي الْمُسْلِمِينَ قَوْلَ امْرَأَةٍ))، فَكَانَ يَجْعَلُ لِلْمُطَلَّقَةِ

اسود بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا قول معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا: ہم مسلمانوں کے معاملے میں ایک عورت کی بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایسی عورت کے لیے کہ جسے تین طلاقیں ہوئی ہوں، رہائش اور خرچہ مقرر فرمایا کرتے تھے۔

❶ مسند أحمد: ٢٧١٠٠۔صحیح ابن حبان: ٤٢٥٠

❷ السنن الکبری للبیهقی: ٧/ ٤٧٤

ثَلاثًا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ .

[٣٩٥٦]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ، وَأَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، قَالَا: نا وَكِيعٌ، عَنْ دَاوُدَ الْأَوْدِيِّ الزَّعَافِرِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: لَقِيَنِي الْأَسْوَدُ بْنُ يَزِيدَ فَقَالَ: يَا شَعْبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَارْجِعْ عَنْ حَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، فَإِنَّ عُمَرَ ((كَانَ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ)). فَقُلْتُ: لَا أَرْجِعُ عَنْ شَيْءٍ حَدَّثَتْنِي بِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

شعبی بیان کرتے ہیں کہ میری اسود بن یزید سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا: اے شعبی! اللہ سے ڈرو! فاطمہ بنت قیس کی حدیث سے رجوع کرلو، کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایسی مطلقہ کے لیے رہائش وخرچے کو تسلیم کرتے تھے۔ میں نے کہا: میں اس حدیث سے رجوع نہیں کروں گا جو مجھے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کی ہے۔

[٣٩٥٧]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ سَيَّارٍ، وَحُصَيْنٍ، وَمُغِيرَةَ، وَأَشْعَثَ، وَدَاوُدَ، وَمُجَالِدٍ، وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَتْ ذَالِكَ لَهُ، قَالَتْ: فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً، وَقَالَ: ((إِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ يَمْلِكُ الرَّجْعَةَ)). خَالَفَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ جَعَلَ آخِرَ الْحَدِيثِ، عَنْ مُجَالِدٍ وَحْدَهُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ. ❶

شعبی بیان کرتے ہیں کہ میں سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان سے رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کے متعلق دریافت کیا، تو انہوں نے کہا: ان کے خاوند نے انہیں طلاقِ بتہ دے دی تو وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے ان کے لیے رہائش اور خرچے کی فراہمی مقرر نہیں کی، اور فرمایا: رہائش و خرچہ تو صرف اس شخص پر لازم ہوتا ہے جو رجوع کا اختیار رکھتا ہو۔ (''بتہ'' کا مطلب ہے کاٹنا، یعنی ایسی طلاق کہ جس سے آدمی اپنی بیوی کا خود سے تعلق کاٹ دے اور رجوع کی صورت باقی نہ رہے، اس سے مراد تین طلاقوں والی طلاق ہے)۔
حسن بن عرفہ نے اختلاف کرتے ہوئے آخر سند میں صرف مجالد کا شعبی سے روایت کرنا بیان کیا ہے۔

[٣٩٥٨]..... ثنا بِهِ الْمَحَامِلِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَعُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الدِّرْبِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ، قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، نا مُغِيرَةُ، وَحُصَيْنٌ، وَأَشْعَثُ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، وَدَاوُدُ، وَسَيَّارٌ، وَمُجَالِدٌ، كُلُّهُمْ عَنِ الشَّعْبِيِّ بِهٰذَا. قَالَ هُشَيْمٌ: قَالَ مُجَالِدٌ فِي حَدِيثِهِ: إِنَّمَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةُ لِمَنْ

اختلافِ سند کے ساتھ وہی (گزشتہ) حدیث ہی مروی ہے۔
ہُشیم کہتے ہیں کہ مجاہد رحمہ اللہ نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ رہائش اور خرچہ تو صرف اس عورت کے لیے ہوتا ہے جس پر اس کے خاوند کا حقِ رجوع باقی ہو۔

❶ مسند أحمد: ٢٧١٠٠۔المعجم الكبير للطبراني: ٢٤/ ٩٣٦

كَانَ لَهَا عَلَى زَوْجِهَا رَجْعَةٌ.

[٣٩٥٩]..... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، نا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ لَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَ: لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَعَلَّهَا نَسِيَتْ.

اسود روایت کرتے ہیں کہ جب سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کا قول معلوم ہوا تو انہوں نے فرمایا: ہم ایک عورت کے کہنے پر کتاب اللہ کو نہیں چھوڑ سکتے، ہوسکتا ہے کہ وہ بھول گئی ہو۔

[٣٩٦٠]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ مَسْعَدَةَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عِصَامِ بْنِ عَبْدِ الْمَجِيدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَسَدِيُّ وَهُوَ أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ الْأَعْظَمِ وَمَعَنَا الشَّعْبِيُّ، فَحَدَّثَ الشَّعْبِيُّ بِحَدِيثِ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً. فَأَخَذَ الْأَسْوَدُ كَفًّا مِنْ حَصَى فَحَصَبَهُ، ثُمَّ قَالَ: وَيْلَكَ تُحَدِّثُ بِمِثْلِ هٰذَا، قَالَ عُمَرُ: لَا نَتْرُكُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ﷺ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِي حَفِظَتْ أَوْ نَسِيَتْ، لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ﴾ (الطلاق: ١) الْآيَةَ. ❶

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ میں اسود بن یزید کے ساتھ بڑی مسجد میں بیٹھا تھا اور ہمارے ساتھ شعبی بھی موجود تھے۔ تو شعبی نے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے رہائش اور خرچہ لازم نہیں کیا۔ اسود نے ایک مٹھی کنکریاں اُٹھا کر اسے ماریں اور کہا: تو ہلاک ہو! ایسی حدیثیں بیان کرتا ہے؟ جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے کہ ہم کسی عورت کے کہنے پر اللہ کی کتاب اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو چھوڑ نہیں سکتے، ہمیں تو یہ بھی معلوم نہیں کہ اسے بات یاد بھی رہی ہے کہ بھول گئی ہے؟ مطلقہ کو رہائش بھی ملے گی اور خرچہ بھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ﴾ ''تم انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو۔''

[٣٩٦١]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، قَالَتْ: طَلَّقَنِي زَوْجِي ثَلَاثًا فَأَرَدْتُ النَّفَقَةَ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: ((انْتَقِلِي إِلَى بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ)). قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ: فَلَمَّا حَدَّثَ بِهِ الشَّعْبِيُّ حَصَبَهُ الْأَسْوَدُ، وَقَالَ: وَيْحَكَ تُحَدِّثُ أَوْ تُفْتِي بِمِثْلِ هٰذَا، قَدْ أَتَتْ عُمَرَ، فَقَالَ: إِنْ جِئْتِ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ أَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ مجھے میرے خاوند نے تین طلاقیں دیں، تو میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابن اُم مکتوم کے گھر منتقل ہو جاؤ۔ ابو اسحاق کہتے ہیں کہ جب شعبی نے یہ حدیث بیان کی تو اسود نے ان پر کنکریاں پھینکیں اور کہا: افسوس! تو ایسی حدیث بیان کرتا ہے، یا کہا کہ ایسا فتویٰ دیتا ہے جبکہ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں تو آپ نے فرمایا: اگر تم دو گواہ پیش کر دو جو گواہی دیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات سنی ہے تو ٹھیک ہے، ورنہ ہم ایک عورت کے کہنے پر اللہ کی

❶ صحيح مسلم: ١٤٨٠ - جامع الترمذي: ١١٨٠

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَإِلَّا لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللّٰهِ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ : ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ﴾ (الطلاق: ١) الْآيَةَ . وَلَمْ يَقُلْ فِيهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا ، وَهٰذَا أَصَحُّ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ لِأَنَّ هٰذَا الْكَلَامَ لَا يُثْبَتُ ، وَيَحْيَى بْنُ آدَمَ أَحْفَظُ مِنْ أَبِي أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيِّ وَأَثْبَتُ مِنْهُ ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ . وَقَدْ تَابَعَهُ قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ .

کتاب کو ترک نہیں کر سکتے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ بُيُوتِهِنَّ﴾ ''تم انہیں ان کے گھروں سے مت نکالو۔''

اس حدیث میں راوی نے ''ہمارے نبی ﷺ کی سنت'' کے الفاظ ذکر نہیں کیے اور یہ حدیث سابقہ حدیث سے زیادہ صحیح ہے، کیونکہ یہ الفاظ ثابت نہیں ہیں، اور یحییٰ بن آدم ابو احمد زبیری سے زیادہ حافظہ اور ثقاہت والے ہیں۔ واللہ اعلم۔

قبیصہ بن عقبہ نے اس کی موافقت کی ہے۔

[٣٩٦٢]...... نَا بِهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ ، نَا السَّرِيُّ بْنُ يَحْيَى ، نَا قَبِيصَةُ ، نَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، مِثْلَ قَوْلِ يَحْيَى بْنِ آدَمَ سَوَاءً .

ایک اور سند کے ساتھ بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

[٣٩٦٣]...... نَا أَبُو أَحْمَدَ الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بِلَيْلٍ الزَّعْفَرَانِيُّ ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْبِيُّ ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ الْحَكَمِ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيلِ الْحَضْرَمِيِّ ، قَالَ: ذُكِرَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَوْلُ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَجْعَلْ لَهَا السُّكْنَى وَلَا النَّفَقَةَ ، فَقَالَ عُمَرُ: لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ لِقَوْلِ امْرَأَةٍ . الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكٌ .

عبداللہ بن خلیل حضرمی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا کے قول کا ذکر کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے رہائش اور خرچہ (ادا کرنا) مقرر نہیں کیا تھا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ایک عورت کے کہنے پر اللہ کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے۔

حسن بن عمارہ متروک راوی ہے۔

[٣٩٦٤]...... نَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ بِمِصْرَ ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ أَبُو كُرَيْبٍ ، نَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ ، عَنْ أَشْعَثَ ، عَنِ الْحَكَمِ ، وَحَمَّادٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا لِقَوْلِ امْرَأَةٍ: الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَهَا السُّكْنَى وَالنَّفَقَةُ . أَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ . وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، عَنِ الْأَسْوَدِ وَلَمْ يَقُلْ سُنَّةَ نَبِيِّنَا . وَقَدْ

اسود بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم ایک عورت کے کہنے پر اللہ کی کتاب اور اپنے نبی ﷺ کی سنت کو نہیں چھوڑ سکتے، جس عورت کو تین طلاقیں ہوئی ہوں اسے رہائش بھی ملے گی اور خرچہ بھی ملے گا۔

اشعث بن سوار ضعیف راوی ہے۔ اعمش نے یہی حدیث ابراہیم کے واسطے سے اسود سے روایت کی ہے لیکن ''ہمارے نبی ﷺ کی سنت'' کے الفاظ بیان نہیں کیے اور ہم یہ بات اس سے پہلے (کی حدیث کی تحت) بھی رقم کر چکے ہیں۔ اور

كَتَبْنَاهُ قَبْلَ هٰذَا وَالْأَعْمَشُ أَثْبَتُ مِنْ أَشْعَثَ وَأَحْفَظُ مِنْهُ.

اعمش؛ اشعث سے زیادہ حفظ و ثبت رکھتے ہیں۔

[٣٩٦٥]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ وَلِيدٍ، نا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، ح نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَا: نا الْأَعْمَشُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْأَسْوَدِ، عَنْ عُمَرَ، وَقَدْ كَتَبْتُ لَفْظَهُ قَبْلَ هٰذَا.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث ہے۔

[٣٩٦٦]...... نا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو الْجَهْمِ الْعَلَاءُ بْنُ مُوسٰى، نا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ، طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيقَةً وَاحِدَةً، فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ عِنْدَهُ حَيْضَةً أُخْرٰى ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا، فَإِنْ أَرَادَ أَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا حِينَ تَطْهُرُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُجَامِعَهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهَا أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ. قَالَ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنْ ذَالِكَ قَالَ: أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَنِي بِهٰذَا، وَإِنْ كُنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ، وَعَصَيْتَ اللّٰهَ فِيمَا أَمَرَكَ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ. ❶

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ رجوع کریں، پھر اس کے پاک ہونے کا انتظار کریں، یہاں تک کہ اسے دوسرا حیض آ جائے، پھر وہ اسے مہلت دیں، یہاں تک کہ وہ حیض سے پاک ہو جائیں۔ پھر اگر وہ اسے طلاق دینا چاہیں تو اس سے تعلقات قائم کرنے سے پہلے ہی اسے طلاق دے دیں۔ یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب اس کے متعلق پوچھا جاتا تو وہ فرماتے: اگر تو تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ حکم دیا تھا اور اگر تم نے اسے تین طلاقیں دی ہیں تو وہ تجھ پر حرام ہو گئی ہے، یہاں تک کہ وہ تیرے سوا کسی اور سے نکاح کر لے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے اپنی بیوی کو طلاق دینے کا جو حکم دیا ہے، تم نے اس میں نافرمانی کا رویہ اپنایا ہے۔

[٣٩٦٧]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، نا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، وَقَالَ ابْنُ عَرَفَةَ: إِنَّ ابْنَ عُمَرَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ، وَقَالَا: فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهُ

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ ابن عرفہ نے یوں بیان کیا کہ انہوں نے حالت حیض میں ایک طلاق دی۔ پھر دونوں راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ رجوع کریں، پھر وہ اسے مہلت دیں، یہاں تک کہ اسے دوسرا حیض آ جائے، پھر وہ اسے مہلت دیں، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر وہ اس

❶ صحيح مسلم: ١٤٧١

أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ. قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ: أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا طَلْقَةً وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى، ثُمَّ يُمْهِلَهَا حَتَّى تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا، وَأَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ اللّٰهَ تَعَالَى فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ. ❶

سے تعلقات قائم کرنے سے پہلے ہی اسے طلاق دے دیں۔ یہ وہ عدت ہے جس کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جب ایسے آدمی کے متعلق پوچھا جاتا جو اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے تو وہ فرماتے: اگر تو تم نے اس کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ رجوع کریں، پھر اسے مہلت دیں، یہاں تک کہ اسے دوسرا حیض آ جائے، پھر وہ اسے مہلت دیں، یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے، پھر وہ اس سے تعلقات قائم کرنے سے پہلے ہی اسے طلاق دے دیں۔ اور اگر تم نے اسے تین طلاقیں دی ہیں تو بیوی کو طلاق دینے کے متعلق جو حکم اللہ تعالیٰ نے تجھے دیا ہے، تم نے اس میں نافرمانی کی ہے، اور وہ تجھ سے جدا ہو گئی ہے۔

[٣٩٦٨]..... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ يَزِيدَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَطْلِيقَةً، فَاسْتَفْتَى عُمَرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا)) فَذَكَرَ نَحْوَهُ. وَفِيهِ: وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ: أَمَّا أَنْتَ طَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ تَطْلِيقَةً أَوْ تَطْلِيقَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنِي بِهٰذَا، فَإِنْ طَلَّقْتَ ثَلَاثًا فَلَا تَحِلُّ لَكَ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے عہد رسالت میں اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ وہ اس سے رجوع کر لے۔ پھر راوی نے اسی کے مثل حدیث بیان کی۔ اس میں یہ بھی بیان ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (طلاق کا مسئلہ پوچھنے والے) آدمی سے فرمایا کرتے تھے: اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہی حکم دیا تھا اور اگر تم نے تین طلاقیں دی ہیں تو وہ تمہارے لیے حلال نہیں رہی، یہاں تک کہ وہ کسی اور سے نکاح کر لے، اور یقیناً تم نے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے۔

[٣٩٦٩]..... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا عُبَيْدُ بْنُ رِجَالٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا أَبُو قُرَّةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ لِلرَّجُلِ إِذَا سَأَلَهُ عَنْ طَلَاقِ الْحَائِضِ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ

نافع روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی شخص سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حائضہ کی طلاق کے بارے میں سوال کرتا تو آپ اسے اپنے متعلق رسول اللہ ﷺ کا فرمان بتاتے، پھر فرماتے: اگر تم نے اپنی بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دی ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہی حکم دیا تھا (جو میں نے تمہیں بتلایا ہے) اور اگر تم نے اسے

❶ صحيح مسلم: ١٤٧١ (٣)

يَقُولُ ابْنُ عُمَرَ: أَمَّا أَنْتَ فَطَلَّقْتَ امْرَأَتَكَ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَمَرَنِي بِهٰذَا، وَأَمَّا أَنْتَ فَطَلَّقْتَ ثَلَاثًا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ وَقَدْ عَصَيْتَ رَبَّكَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنَ الطَّلَاقِ.

تین طلاقیں دی ہیں تو وہ تجھ پر حرام ہوگئی ہے، یہاں تک کہ وہ تیرے علاوہ کسی اور سے نکاح کرلے، اور تم نے اس میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کی ہے جس طریقے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے تجھے طلاق دینے کا حکم دیا ہے۔

[٣٩٧٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: وَحَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ بْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَتْهُ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلٰى بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ. فَأَبَى مَرْوَانُ إِلَّا أَنْ يَتَّهِمَ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا وَزَعَمَ عُرْوَةُ، أَنَّ عَائِشَةَ أَنْكَرَتْ ذٰلِكَ عَلٰى فَاطِمَةَ، وَأَنَّ عَائِشَةَ تَنْهَى الْمُطَلَّقَةَ أَنْ تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا. ❶

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا ابوعمرو بن حفص بن مغیرہ کے نکاح میں تھیں، اس نے انہیں آخری یعنی تیسری طلاق دے دی۔ چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ ﷺ سے گھر سے باہر نکلنے کے بارے پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ وہ ابن اُم مکتوم رضی اللہ عنہ کے گھر منتقل ہو جائیں۔
مروان نے اس حدیث کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا وہم قرار دیا ہے۔ عروہ کا خیال ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اس بات سے انکار کیا اور آپ مطلقہ کو عدت پوری ہونے سے قبل گھر سے نکلنے سے منع فرماتی تھیں۔

[٣٩٧١]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ، نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، نا الْوَلِيدُ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ، قَالَ: وَسَأَلْتُهُ أَيَّ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَعَاذَتْ مِنْهُ؟ فَقَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ ابْنَةَ الْجَوْنِ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَدَنَا مِنْهَا، فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((عُذْتِ بِعَظِيمٍ الْحَقِي بِأَهْلِكِ)). ❷

اوزاعی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام زہری رحمہ اللہ سے پوچھا: نبی ﷺ کی کس زوجہ نے آپ سے پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے کہا: مجھے عروہ بن زبیر نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے بیان کیا کہ جون کلابی کی بیٹی جب رسول اللہ ﷺ کے حرم میں آئی اور آپ ﷺ اس کے قریب ہوئے، تو اس نے کہا: میں آپ سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے عظیم ذات کے ذریعے پناہ مانگی ہے، لہٰذا تو اپنے گھر والوں کے پاس چلی جا۔

[٣٩٧٢]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

سوید بن غفلہ روایت کرتے ہیں کہ عائشہ خثعمیہ سیدنا حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھی، جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ

❶ صحيح مسلم: ١٤٨٠ (٤٠)۔مسند أحمد: ٢٧٣٢٣۔صحيح ابن حبان: ٤٢٨٩

❷ صحيح البخاري: ٥٢٥٤۔صحيح ابن حبان: ٤٢٦٦۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٦٣٥

الْهَيْثَمِ صَاحِبُ الطَّعَامِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ ، نا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي قَيْسٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ: كَانَتْ عَائِشَةُ الْخَثْعَمِيَّةُ عِنْدَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، فَلَمَّا أُصِيبَ عَلِيٌّ وَبُويِعَ الْحَسَنُ بِالْخِلَافَةِ ، قَالَتْ: لِتَهْنِكَ الْخِلَافَةُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَ: يُقْتَلُ عَلِيٌّ وَتُظْهِرِينَ الشَّمَاتَةَ اذْهَبِي فَأَنْتِ طَالِقٌ ثَلَاثًا ، قَالَ: فَتَلَفَّعَتْ نِسَاجَهَا وَقَعَدَتْ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا وَبَعَثَ إِلَيْهَا بِعَشَرَةِ آلَافٍ مُتْعَةً وَبَقِيَّةً بَقِيَ لَهَا مِنْ صَدَاقِهَا ، فَقَالَتْ: مَتَاعٌ قَلِيلٌ مِنْ حَبِيبٍ مُفَارِقٍ ، فَلَمَّا بَلَغَهُ قَوْلُهَا بَكَى وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ جَدِّي ، أَوْ حَدَّثَنِي أَبِي ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدِّي يَقُولُ: أَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا مُبْهَمَةً أَوْ ثَلَاثًا عِنْدَ الْإِقْرَاءِ لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ. لَرَاجَعْتُهَا .

شہید ہو گئے اور سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت پر بیعت ہوئی تو اس نے کہا: اے امیر المومنین! آپ کو خلافت مبارک ہو۔ آپ نے فرمایا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے ہیں اور تو خوشی کا اظہار کر رہی ہے؟ جا تجھے (میری طرف سے) تین طلاقیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس نے چادر اوڑھ لی اور عدت گزارنے تک بیٹھ رہی۔ سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے اسے دس ہزار کی رقم اور اس کے مہر کی بقیہ رقم بھیجی تو اس نے کہا: یہ مال جدا ہونے والے محبوب سے کہیں کم حیثیت کا ہے۔ جب آپ کو اس کی یہ بات معلوم ہوئی تو آپ رو دیے اور فرمایا: اگر میں نے اپنے نانا کو (یا فرمایا کہ اپنے والد کو نانا کے حوالے سے) یہ فرماتے نہ سنا ہوتا کہ جو شخص اپنی بیوی کو مبہم (اکٹھی) یا الگ الگ تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی، یہاں تک کہ وہ کسی اور سے نکاح کر لے، تو میں اس سے رجوع کر لیتا۔

[۳۹۷۳]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، نا يَحْيَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجُرَيْرِيُّ ، نا حُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجُرَيْرِيُّ ، نا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ ، نا عَمْرُو بْنُ شِمْرٍ ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ مُسْلِمٍ ، وَإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ، قَالَ: لَمَّا مَاتَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَتْ عَائِشَةُ بِنْتُ خَلِيفَةَ الْخَثْعَمِيَّةُ امْرَأَةُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ ، فَقَالَتْ لَهُ: لِتَهْنِكَ الْإِمَارَةُ ، فَقَالَ لَهَا: تُهَنِّينِي بِمَوْتِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ انْطَلِقِي فَأَنْتِ طَالِقٌ فَتَقَنَّعَتْ بِثَوْبِهَا ، وَقَالَتِ: اللَّهُمَّ إِنِّي لَمْ أُرِدْ إِلَّا خَيْرًا فَبَعَثَ إِلَيْهَا بِمُتْعَةِ عَشَرَةِ آلَافٍ وَبَقِيَّةِ صَدَاقِهَا فَلَمَّا وُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهَا بَكَتْ ، وَقَالَتْ: مَتَاعٌ قَلِيلٌ مِنْ حَبِيبٍ مُفَارِقٍ فَأَخْبَرَهُ الرَّسُولُ ، فَبَكَى وَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي أَبَنْتُ الطَّلَاقَ لَهَا لَرَاجَعْتُهَا ، وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ

سوید بن غفلہ بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو خلیفہ کی بیٹی عائشہ خثعمیہ جو سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے نکاح میں تھی، کہنے لگی: آپ کو امارت مبارک ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: تم امیر المومنین کی شہادت پر مبارک باد دے رہی ہو؟ جا تجھے طلاق ہے۔ اس نے (عدت گزارنے کی غرض سے) چادر اوڑھ لی اور کہا: اے اللہ! میں نے تو خیر و بھلائی کا ارادہ کیا تھا۔ پھر سیدنا حسن رضی اللہ عنہ نے اسے دس ہزار اور اس کے مہر کی بقیہ رقم بھیجی، جب وہ اسے دی گئی تو وہ رو دی اور بولی: یہ مال جدا ہونے والے محبوب سے کہیں کم حیثیت کا ہے۔ قاصد نے آپ کو جب یہ بات بتلائی تو آپ رو پڑے اور فرمایا: اگر میں نے اسے طلاقِ بائنہ نہ دی ہوتی تو میں اس سے رجوع کر لیتا، مگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اپنی بیوی کو ہر طہر میں یا ہر ماہ ایک طلاق دے، یا اکٹھی تین طلاقیں دے تو وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی، یہاں تک کہ وہ

اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا عِنْدَ كُلِّ طُهْرٍ تَطْلِيقَةً أَوْ عِنْدَ رَأْسِ كُلِّ شَهْرٍ تَطْلِيقَةً أَوْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا جَمِيعًا لَمْ تَحِلَّ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ)).

کسی اور سے نکاح کرلے۔

[٣٩٧٤]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ شَاذَانَ الْجَوْهَرِيُّ، نا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ، نا شُعَيْبُ بْنُ رُزَيْقٍ، أَنَّ عَطَاءً الْخُرَاسَانِيَّ حَدَّثَهُمْ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ تَطْلِيقَةً وَهِيَ حَائِضٌ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُتْبِعَهَا بِتَطْلِيقَتَيْنِ أُخْرَاوَيْنِ عِنْدَ الْقُرْءَيْنِ فَبَلَغَ ذَالِكَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا ابْنَ عُمَرَ مَا هٰكَذَا أَمَرَكَ اللّٰهُ إِنَّكَ قَدْ أَخْطَأْتَ السُّنَّةَ، وَالسُّنَّةُ أَنْ تَسْتَقْبِلَ الطُّهْرَ فَيُطَلِّقَ لِكُلِّ قُرُوءٍ))، قَالَ: فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَاجَعْتُهَا، ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا هِيَ طَهُرَتْ فَطَلِّقْ عِنْدَ ذَالِكَ أَوْ أَمْسِكْ))، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتَ لَوْ أَنِّي طَلَّقْتُهَا ثَلَاثًا كَانَ يَحِلُّ لِي أَنْ أُرَاجِعَهَا؟ قَالَ: ((لَا كَانَتْ تَبِينُ مِنْكَ وَتَكُونُ مَعْصِيَةً)).

حسن روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں ایک طلاق دی، پھر اگلے قروء میں باقی دو طلاقیں دینے کا ارادہ کیا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابن عمر! اللہ نے یوں تو حکم نہیں دیا، تو نے مسنون طریقے میں غلطی کی، سنت یہ ہے کہ تو ہر طہر میں الگ الگ طلاق دے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے حکم دیا تو میں نے رجوع کرلیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب وہ پاک ہو تو اس وقت طلاق دینا یا روکے رکھنا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر میں اسے تین طلاقیں دے دیتا تو کیا میں رجوع کرسکتا تھا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، وہ تجھ سے جدا ہو جاتی اور تیرا عمل نافرمانی کے زمرے میں آتا۔

[٣٩٧٥]...... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ، أنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ امْرَأَتُهُ وَعَصٰى رَبَّهُ تَعَالٰى وَخَالَفَ السُّنَّةَ.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جو شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے، تو اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی، تاہم اس شخص نے اپنے رب کی نافرمانی اور سنت کی خلاف ورزی کی۔

[٣٩٧٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا أَبُو حَفْصٍ الْأَبَّارُ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: الْخَلِيَّةُ وَالْبَرِيَّةُ وَالْبَتَّةُ وَالْبَائِنُ وَالْحَرَامُ ثَلَاثًا لَا تَحِلُّ لَهُمْ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا. ❶

حسن رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس عورت کو شوہر نے فارغ کر دیا ہو، جس سے برأت کا اعلان کر دیا ہو اور طلاقِ بتہ، طلاقِ بائن اور طلاقِ ثلاثہ سے حرام ہونے والی عورت اس وقت تک (پہلے خاوند کے لیے) دوبارہ حلال نہیں ہو سکتی جب تک کہ کسی اور خاوند سے نکاح نہ کرے۔

[٣٩٧٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا أَبُو

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ٦٩- مصنف عبد الرزاق: ١١١٧٨

عُبَيْدَةَ بْنُ أَبِي السَّفَرِ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قُدَامَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا لَمْ تَحِلَّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، وَيَذُوقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عُسَيْلَةَ صَاحِبِهِ)). ❶

جب آدمی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو وہ اس کے لیے حلال نہیں رہتی، یہاں تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح کر لے، اور ان دونوں میں سے ہر ایک اپنے ساتھی کا مزہ چکھ لے۔

[٣٩٧٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أنا الشَّافِعِيُّ، أنا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ، أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ، ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِرُكَانَةَ: ((وَاللهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً؟))، فَقَالَ رُكَانَةُ: وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا رَسُولُ اللهِ ﷺ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا. ❷

نافع روایت کرتے ہیں کہ رُکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاقِ بتہ دی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاقِ بتہ دے بیٹھا ہوں، جبکہ اللہ کی قسم! میرا ارادہ ایک طلاق کا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے رُکانہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اللہ کی قسم! واقعی ایک کا ہی ارادہ تھا؟ رُکانہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! ایک کا ہی ارادہ تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس (کی بیوی) کو اس کے پاس واپس بھیج دیا، پھر انہوں نے اسے دوسری طلاق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دی اور تیسری طلاق سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دی۔

[٣٩٧٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، وَأَبُو ثَوْرٍ إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ الْكَلْبِيُّ وَآخَرُونَ، قَالُوا: نا الشَّافِعِيُّ، حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، أَنَّ رُكَانَةَ بْنَ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ سُهَيْمَةَ الْبَتَّةَ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَلِكَ فَقَالَ: وَاللهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((وَاللهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا

نافع بن عجیر بیان کرتے ہیں کہ رُکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاقِ بتہ دے دی (یعنی ایسی طلاق کہ جس کے بعد رجوع نہ ہو سکے)، نبی ﷺ کو اس کی اطلاع ملی، تو اس نے کہا: اللہ کی قسم! میرا ارادہ تو ایک طلاق کا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! واقعی تیرا ارادہ ایک طلاق کا تھا؟ رُکانہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میرا ارادہ ایک کا ہی تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس (کی بیوی) کو اس کے پاس واپس بھیج دیا۔ پھر اس نے دوسری طلاق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور ...ری طلاق سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں دی۔

❶ مسند أحمد: ٢٤٦٥١

❷ سنن أبي داود: ٢٢٠٧ ـ جامع الترمذي: ١١٧٧ ـ سنن ابن ما- مستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٩ ـ صحيح ابن حبان: ٤٢٧٤

وَاحِدَةً؟))، فَقَالَ رُكَانَةُ: وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، فَرَدَّهَا إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَطَلَّقَهَا الثَّانِيَةَ فِي زَمَانِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَالثَّالِثَةَ فِي زَمَانِ عُثْمَانَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

امام ابوداود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ حدیث صحیح ہے۔

[٣٩٨٠]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ النَّسَائِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِدْرِيسَ، نا عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ ابْنِ السَّائِبِ، عَنْ نَافِعِ بْنِ عُجَيْرٍ، عَنْ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا.

ایک اور سند کے ساتھ یہی (گزشتہ) حدیث ہی مروی ہے۔

[٣٩٨١]..... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو نَضْرٍ التَّمَّارُ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، ح وَقُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ أَيْضًا وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، وَشَيْبَانُ، قَالَا: نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْبَتَّةَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَرَدْتَ بِهٰذَا؟))، قَالَ: وَاحِدَةً، فَقَالَ: ((آللّٰهِ؟))، قَالَ: آللّٰهِ، فَقَالَ: ((هُوَ عَلَى مَا أَرَدْتَ)). غَيْرَ أَنَّ أَبَا نَضْرٍ لَمْ يَقُلْ: ابْنُ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ. أَرْسَلَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ سَعِيدٍ. ❶

عبداللہ بن علی اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے عہد رسالت میں اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے دی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے پوچھا: تمہارا اس سے کیا ارادہ تھا؟ انہوں نے کہا: ایک طلاق کا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اللہ کی قسم! واقعی؟ انہوں نے کہا: (جی ہاں) اللہ کی قسم۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو تمہارا ارادہ تھا، ویسا ہی ہے (یعنی ایک ہی طلاق ہوئی ہے)۔

ابن مبارک نے زبیر بن سعید سے یہ روایت مرسل بیان کی ہے۔

[٣٩٨٢]..... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا حَبَّانُ، أنا ابْنُ الْمُبَارَكِ، أنا الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ، قَالَ: كَانَ جَدِّي رُكَانَةُ بْنُ عَبْدِ يَزِيدَ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي

عبداللہ بن علی بن یزید بیان کرتے ہیں کہ میرے پردادا رُکانہ بن عبد یزید رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے دی، پھر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے دی ہے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: ایک طلاق کا۔ آپ ﷺ

❶ صحيح ابن حبان: ٤٢٧٤

طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ، فَقَالَ: ((مَا أَرَدْتَ؟))، فَقَالَ: أَرَدْتُ وَاحِدَةً، قَالَ: ((آللَّهِ؟)) قَالَ: اللَّهِ، قَالَ: ((فَهِيَ وَاحِدَةٌ)). خَالَفَهُ إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ.

نے پوچھا: اللہ کی قسم! واقعی؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو پھر وہ ایک طلاق ہی ہے۔
اسحاق بن ابی اسرائیل نے اس کی مخالفت کی ہے۔

[٣٩٨٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ جَدِّهِ رُكَانَةَ بْنِ عَبْدِ يَزِيدَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ فَقَالَ: ((مَا أَرَدْتَ بِذَالِكَ؟))، قَالَ: وَاحِدَةً، قَالَ: ((آللَّهِ مَا أَرَدْتَ إِلَّا وَاحِدَةً؟))، قَالَ: آللَّهِ مَا أَرَدْتُ إِلَّا وَاحِدَةً، قَالَ: ((فَهِيَ وَاحِدَةٌ)).

عبداللہ بن علی بن سائب اپنے دادا رُکانہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے دی، پھر وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا تذکرہ کیا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: تمہارا اس سے کیا ارادہ تھا؟ انہوں نے کہا: ایک طلاق کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! واقعی ایک کا ہی ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! واقعی ایک کا ہی ارادہ تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پھر یہ ایک ہی طلاق ہوئی ہے۔

[٣٩٨٤]...... نا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ الدُّولَابِيُّ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ مَالِكٍ اللَّخْمِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَا مُعَاذُ مَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الْعَتَاقِ، وَلَا خَلَقَ اللَّهُ شَيْئًا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ، فَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِمَمْلُوكِهِ: أَنْتَ حُرٌّ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَهُوَ حُرٌّ وَلَا اسْتِثْنَاءَ لَهُ، وَإِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ طَالِقٌ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَلَهُ اسْتِثْنَاؤُهُ وَلَا طَلَاقَ عَلَيْهِ)). [1]

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے معاذ! اللہ تعالیٰ نے رُوئے زمین پر غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ کام کوئی نہیں رکھا اور رُوئے زمین پر سب سے ناپسندیدہ کام طلاق سے بڑھ کر کوئی نہیں رکھا۔ جب آدمی اپنے غلام کو کہتا ہے: اِن شاء اللہ تو آزاد ہے، تو وہ آزاد ہے، استثناء کا اعتبار نہیں کیا جائے گا، البتہ جب آدمی اپنی بیوی کو کہتا ہے: اِن شاء اللہ تجھے طلاق ہے، تو اس میں استثناء کا اعتبار ہوگا اور اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

[٣٩٨٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ عَلِيٍّ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ. قَالَ حُمَيْدٌ: قَالَ لِي يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: وَأَيُّ حَدِيثٍ لَوْ كَانَ حُمَيْدُ بْنُ مَالِكٍ اللَّخْمِيُّ مَعْرُوفًا؟ قُلْتُ: هُوَ جَدِّي، قَالَ

اختلافِ سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔ حمید بیان کرتے ہیں کہ یزید بن ہارون نے مجھ سے کہا: یہ کیسی حدیث ہے؟ اگر حمید بن مالک لخمی معروف ہو تو بات بنے۔ میں نے کہا: وہ میرے دادا ہیں۔ یزید نے کہا: تم نے مجھے خوش کر دیا، تم نے مجھے خوش کر دیا، اب یہ حدیث ہوئی ہے۔

[1] مصنف عبد الرزاق: ١١٣٣١

يَزِيدُ: سَرَرْتَنِي سَرَرْتَنِي الْآنَ صَارَ حَدِيثًا .

[٣٩٨٦]...... نا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سِنِينَ ، نا عُمَرُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ خَالِدٍ ، نا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَالِكٍ اللَّخْمِيُّ ، نا مَكْحُولٌ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ يُخَامِرَ ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَا أَحَلَّ اللَّهُ شَيْئًا أَبْغَضَ إِلَيْهِ مِنَ الطَّلَاقِ فَمَنْ طَلَّقَ وَاسْتَثْنَى فَلَهُ ثُنْيَاهُ)) .

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلاق سے زیادہ کوئی حلال چیز اللہ کو ناپسند نہیں، چنانچہ جو شخص طلاق دے اور استثناء کرلے تو اس کے استثناء کا اعتبار ہوگا۔

[٣٩٨٧]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْحُلْوَانِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ قَرِينٍ ، نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ ، قَالَ: قَالَ لِي عَمٌّ لِي: اعْمَلْ لِي عَمَلًا حَتَّى أُزَوِّجَكَ ابْنَتِي ، فَقُلْتُ: إِنْ تُزَوِّجْنِيهَا فَهِيَ طَالِقٌ ثَلَاثًا ، ثُمَّ بَدَا لِي أَنْ أَتَزَوَّجَهَا ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ لِي: ((تَزَوَّجْهَا فَإِنَّهُ لَا طَلَاقَ إِلَّا بَعْدَ نِكَاحٍ)) ، فَتَزَوَّجْتُهَا فَوَلَدَتْ لِي سَعْدًا وَسَعِيدًا .

سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے چچا نے کہا: کوئی کام کاج کرو، تاکہ میں اپنی بیٹی کا نکاح تمہارے ساتھ کردوں۔ میں نے کہا: اگر آپ میرا نکاح اس کے ساتھ کریں تو اسے (میری طرف سے پیشگی) تین طلاقیں۔ پھر بعد میں مجھے اس کے ساتھ شادی کرنے میں دلچسپی ہوئی تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس سلسلے میں پوچھا۔ تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اس سے شادی کرلو، کیونکہ طلاق صرف نکاح کے بعد ہی ہوسکتی ہے۔ چنانچہ میں نے اس کے ساتھ شادی کرلی تو اس سے میرے بیٹے سعد اور سعید ہوئے۔

[٣٩٨٨]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ ، وَآخَرُونَ ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ الضَّبِّيُّ ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ ، قَالَ: بَعَثَنِي عَدِيُّ بْنُ عَدِيٍّ الْكِنْدِيُّ إِلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ أَسْأَلُهَا أَشْيَاءَ كَانَتْ تَرْوِيهَا عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ، فَقَالَتْ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ ، أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا عَتَاقَ وَلَا طَلَاقَ فِي إِغْلَاقٍ)) . ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: شدید غصے میں نہ عتاق ہوتا ہے اور نہ طلاق۔ (عتاق کا مطلب ہے غلام آزاد کرنا)۔

[٣٩٨٩]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

❶ سنن أبي داود: ٢١٩٣ ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٤٦ ـ مسند أحمد: ٢٦٣٦٠ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٨

الْجُوزِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ مَرْدَوَيْهِ، نا قَزَعَةُ بْنُ سُوَيْدٍ، نا زَكَرِيَّا، وَمُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، جَمِيعًا عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ)).

شدید غصے میں نہ عتاق ہوتا ہے اور نہ طلاق۔

[۳۹۹۰]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ، ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالُوا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنِي عَمِّي وَهْبُ بْنُ نَافِعٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عِكْرِمَةَ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: الطَّلَاقُ عَلَى أَرْبَعَةِ وُجُوهٍ وَجْهَانِ حَلَالٌ وَوَجْهَانِ حَرَامٌ، فَأَمَّا اللَّذَانِ هُمَا حَلَالٌ: فَأَنْ يُطَلِّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ طَاهِرًا عَنْ غَيْرِ جِمَاعٍ، أَوْ يُطَلِّقَهَا حَامِلًا مُسْتَبِينًا حَمْلُهَا، وَأَمَّا اللَّذَانِ هُمَا حَرَامٌ: فَأَنْ يُطَلِّقَهَا حَائِضًا، أَوْ يُطَلِّقَهَا عِنْدَ الْجِمَاعِ لَا يَدْرِي اشْتَمَلَ الرَّحِمُ عَلَى وَلَدٍ أَمْ لَا لَفْظُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام عکرمہ بیان کرتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: طلاق چار قسم کی ہے، دو قسم کی حلال ہے اور دو قسم کی حرام۔ حلال یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کو ایسے طہر میں طلاق دے جس میں اس سے ہمبستری نہ کی ہو، یا حمل کی حالت میں طلاق دے کہ اس کا حمل واضح ہو۔ اور حرام یہ ہے کہ حالت حیض میں طلاق دے، یا ہمبستری کے بعد طلاق دے کہ وہ اس بات سے بے خبر ہو کہ رحم میں اولاد ہے یا نہیں۔

یہ الفاظ محمد بن یحییٰ کے ہیں۔

[۳۹۹۱]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، قَالَا: نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا أَبُو الْحَجَّاجِ الْمَهْرِيُّ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ الْغَافِقِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَشْكُو أَنَّ مَوْلَاهُ زَوَّجَهُ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ، فَحَمِدَ اللهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: ((مَا بَالُ قَوْمٍ يُزَوِّجُونَ عَبِيدَهُمْ إِمَاءَهُمْ ثُمَّ يُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَهُمْ، أَلَا إِنَّمَا يَمْلِكُ الطَّلَاقَ مَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکوہ کرنے لگا کہ اس کے آقا نے اس کی شادی کردی ہے، اب وہ اس میں اور اس کی بیوی میں جدائی کرانا چاہتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: لوگوں کو کیا ہوگیا ہے وہ اپنے غلاموں اور لونڈیوں کا نکاح کرتے ہیں پھر ان میں تفریق کرنا چاہتے ہیں؟ خبردار! طلاق کا مالک صرف وہی ہوتا ہے جس نے پنڈلی پکڑی ہو (یعنی جس نے ہمبستری کی ہو)۔

❶ سنن ابن ماجه: ۲۰۸۱۔المعجم الكبير للطبراني: ۱۱۸۰۰

[٣٩٩٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ مُوسَى بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ مَمْلُوكًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ)) وَلَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ.

عکرمہ روایت کرتے ہیں کہ ایک غلام نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل بیان کیا (اور اس میں ذکر کیا کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: طلاق کا حق صرف اسی کو ہے جس پنڈلی پکڑی ہو۔ اور راوی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

[٣٩٩٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ الصَّدَفِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ الْمُخْتَارِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ عِصْمَةَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: جَاءَ مَمْلُوكٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ مَوْلَايَ زَوَّجَنِي وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي، قَالَ: فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: ((يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا الطَّلَاقُ لِمَنْ أَخَذَ بِالسَّاقِ)).

عصمہ بن مالک روایت کرتے ہیں کہ ایک غلام نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا: میرے آقا نے میری شادی کر دی ہے اور اب وہ میرے اور میری بیوی کے درمیان تفریق کرانا چاہتا ہے۔ نبی ﷺ منبر پر تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! طلاق کا حق اسی کو ہے جس نے پنڈلی پکڑی ہو۔

[٣٩٩٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ ح وَنا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ اللَّبَّانُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ الْمُسْلِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((طَلَاقُ الْأَمَةِ اثْنَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لونڈی کی طلاقیں دو ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔

[٣٩٩٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. تَفَرَّدَ بِهِ عُمَرُ بْنُ شَبِيبٍ مَرْفُوعًا وَكَانَ ضَعِيفًا، وَالصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، مَا رَوَاهُ سَالِمٌ وَنَافِعٌ عَنْهُ مِنْ قَوْلِهِ.

اختلاف سند کے ساتھ اسی کی مثل مروی ہے۔ اکیلے عمر بن شبیب نے اسے مرفوع روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے۔ صحیح یہ ہے کہ یہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، جسے سالم اور نافع نے آپ کے قول کے طور پر روایت کیا ہے۔

[٣٩٩٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، قَالَا: نا

سالم سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: جو غلام آزاد عورت کے نکاح میں ہو یا جو لونڈی آزاد مرد کے

❶ سنن ابن ماجہ: ٢٠٧٩

عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ فِي الْعَبْدِ تَكُونُ تَحْتَهُ الْحُرَّةُ، أَوِ الْحُرِّ تَكُونُ تَحْتَهُ الْأَمَةُ، قَالَ: أَيُّهُمَا رُقَّ نَقَصَ الطَّلَاقُ بِرِقِّهِ، وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ.

نکاح میں ہو، ان دونوں میں سے جو بھی غلام ہو، اس کی غلامی کے سبب طلاق میں کمی ہو جائے گی اور عدت عورتوں کے مطابق ہے۔

[٣٩٩٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو صَالِحٍ، نا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، وَنَافِعٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ، كَانَ يَقُولُ: طَلَاقُ الْعَبْدِ الْحُرَّةَ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا ثَلَاثَةُ قُرُوءٍ، وَطَلَاقُ الْحُرِّ الْأَمَةَ تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا عِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: غلام کی آزاد عورت کے لیے دو طلاقیں ہیں اور اس عورت کی عدت تین حیض ہے، جبکہ آزاد آدمی کی لونڈی کے لیے دو طلاقیں ہیں اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔

[٣٩٩٨]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي عِيسَى، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ، نا سُفْيَانُ، ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، نا سُفْيَانُ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوكِ فَطَلَاقُهَا تَطْلِيقَتَانِ وَعِدَّتُهَا ثَلَاثُ حِيَضٍ، وَإِذَا كَانَتِ الْمَمْلُوكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ فَطَلَاقُهَا تَطْلِيقَتَانِ وَالْعِدَّةُ عَلَى النِّسَاءِ.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو اس کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت تین حیض ہے، اور جب لونڈی آزاد آدمی کے نکاح میں ہو تو اس کی دو طلاقیں ہیں اور عدت عورتوں کے مطابق ہے۔

[٣٩٩٩]..... نا أَبُو بَكْرٍ، نا الرَّبِيعُ، نا الشَّافِعِيُّ، نا مَالِكٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: إِذَا طَلَّقَ الْعَبْدُ امْرَأَتَهُ ثِنْتَيْنِ فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً، عِدَّةُ الْحُرَّةِ ثَلَاثُ حِيَضٍ، وَعِدَّةُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ.

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب غلام اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے دے، خواہ آزاد عورت ہو یا لونڈی، تو وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی ہے، یہاں تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح کر لے۔ آزاد عورت کی عدت تین حیض ہے اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔

[٤٠٠٠]..... نا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ فِي الْأَمَةِ تَكُونُ تَحْتَ الْحُرِّ تَبِينُ بِتَطْلِيقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ حَيْضَتَيْنِ، وَإِذَا كَانَتِ الْحُرَّةُ تَحْتَ الْعَبْدِ بَانَتْ بِتَطْلِيقَتَيْنِ وَتَعْتَدُّ ثَلَاثَ حِيَضٍ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ

نافع سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ (انہوں نے فرمایا:) جو لونڈی آزاد آدمی کے نکاح میں ہو، وہ دو طلاقوں سے جدا ہو جائے گی اور دو حیض عدت گزارے گی، اور جب آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو وہ دو طلاقوں سے جدا ہو جائے گی اور تین حیض عدت گزارے گی۔

اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَابْنُ جُرَيْجٍ، وَغَيْرُهُمَا عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفًا وَهٰذَا هُوَ الصَّوَابُ. وَحَدِيثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُنْكَرٌ غَيْرُ ثَابِتٍ مِنْ وَجْهَيْنِ، أَحَدُهُمَا: أَنَّ عَطِيَّةَ ضَعِيفٌ، وَسَالِمٌ وَنَافِعٌ أَثْبَتُ مِنْهُ وَأَصَحُّ رِوَايَةً، وَالْوَجْهُ الْآخَرُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ شَبِيبٍ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ لَا يُحْتَجُّ بِرِوَايَتِهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

لیث بن سعد، ابن جریج اور دیگر رواۃ نے نافع سے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کا قول اسی طرح روایت کیا ہے، اور یہی صحیح ہے۔ عبداللہ بن عیسیٰ کی عطیہ کے واسطے سے ابن عمر رضی اللہ عنہما کی نبی ﷺ سے مروی حدیث منکر ہے، جو دو وجوہ سے ثابت نہیں ہے: ایک تو یہ کہ عطیہ ضعیف راوی ہے جبکہ سالم اور نافع روایت کرنے میں اس سے زیادہ ثقہ اور اصح ہیں اور دوسرا یہ کہ عمرو بن شبیب ضعیف الحدیث ہے، جس کی روایت سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی۔ واللہ اعلم

[٤٠٠١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّوَّافُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنِي الْمُثَنَّى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ (الطلاق:٤) لِلْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا أَوْ لِلْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا؟ قَالَ: ((هِيَ لِلْمُطَلَّقَةِ وَالْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا)). ❶

سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے عرض کیا: (اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں:) ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ ''اور حاملہ عورتوں کی عدت یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہو۔'' یہ حکم ایسی عورت کے لیے ہے جسے تین طلاقیں ہوئی ہوں یا اس کے لیے ہے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ مطلقہ اور بیوہ دونوں کے لیے ہے۔

[٤٠٠٢]...... نا أَبُو عَمْرٍو يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ يُوسُفَ بْنِ خَالِدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمُقَوِّمُ، نا صَغْدِيُّ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ مُظَاهِرِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَلَاقُ الْعَبْدِ تَطْلِيقَتَانِ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا وَقُرْءُ الْأَمَةِ حَيْضَتَانِ وَتَتَزَوَّجُ الْحُرَّةُ عَلَى الْأَمَةِ وَلَا تَتَزَوَّجُ الْأَمَةُ عَلَى الْحُرَّةِ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام کی طلاق دو طلاقیں ہیں، پھر وہ عورت اس کے لیے حلال نہیں رہے گی، یہاں تک کہ وہ (کسی اور) خاوند سے نکاح کر لے، اور لونڈی کی عدت دو حیض ہے۔ لونڈی کی موجودگی میں آزاد عورت سے نکاح کیا جا سکتا ہے لیکن آزاد عورت کی موجودگی میں لونڈی سے نکاح نہیں کیا جا سکتا۔

[٤٠٠٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، وَجَمَاعَةٌ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لونڈی کی طلاق دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢١١٠٨

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٥ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٧/ ٣٧٠

قَالُوا: نا أَبُو عَاصِمٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ مُظَاهِرٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((طَلَاقُ الْأَمَةِ تَطْلِيقَتَانِ وَقُرْؤُهَا حَيْضَتَانِ)) قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: فَلَقِيتُ مُظَاهِرًا فَحَدَّثَنِي، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يُطَلِّقُ الْعَبْدُ تَطْلِيقَتَيْنِ، وَتَعْتَدُّ حَيْضَتَيْنِ)). قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: حَدِّثْنِي كَمَا حَدَّثْتَ ابْنَ جُرَيْجٍ قَالَ: فَحَدَّثَنِي بِهِ كَمَا حَدَّثَهُ. [1]

ابو عاصم کہتے ہیں: میری ملاقات مظاہر سے ہوئی تو انہوں نے مجھے قاسم کے حوالے سے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: غلام دو طلاقیں دے گا اور لونڈی دو حیض عدت گزارے گی۔ میں نے کہا: مجھ سے اسی طرح حدیث بیان کریں جیسے آپ نے ابن جریج سے بیان کی ہے، تو انہوں نے مجھے ویسے ہی حدیث بیان کی جیسے انہوں نے اس کو بیان کی تھی۔

[٤٠٠٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَاصِمٍ، يَقُولُ: لَيْسَ بِالْبَصْرَةِ حَدِيثٌ أَنْكَرَ مِنْ حَدِيثِ مُظَاهِرٍ هٰذَا، قَالَ أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ: وَالصَّحِيحُ عَنِ الْقَاسِمِ خِلَافُ هٰذَا.

ابو عاصم کہتے ہیں کہ بصرہ میں مظاہر کی اس حدیث سے بڑی منکر حدیث کوئی نہیں ہے۔ ابو بکر نیشاپوری کہتے ہیں: صحیح وہ ہے جو قاسم سے مروی ہے اور وہ اس کے خلاف ہے۔

[٤٠٠٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، قَالَ: سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنِ الْأَمَةِ كَمْ تُطَلَّقُ؟ قَالَ: طَلَاقُهَا اثْنَتَانِ وَعِدَّتُهَا حَيْضَتَانِ. قَالَ: فَقِيلَ لَهُ: أَبَلَغَكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِي هٰذَا؟ قَالَ: لَا.

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ قاسم رحمہ اللہ سے لونڈی کی طلاق کے متعلق پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا: اس کی دو طلاقیں ہیں اور اس کی عدت دو حیض ہے۔ ان سے پوچھا گیا: کیا آپ کو اس بارے میں نبی ﷺ کا کوئی فرمان پہنچا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

[٤٠٠٦]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، نا أَبُو عَامِرٍ، نا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: سُئِلَ الْقَاسِمُ عَنْ عِدَّةِ الْأَمَةِ، فَقَالَ: النَّاسُ يَقُولُونَ: حَيْضَتَانِ وَإِنَّا لَا نَعْلَمُ ذَالِكَ أَوْ قَالَ: لَا نَجِدُ ذَالِكَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. وَكَذَالِكَ رَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، وَسَالِمٍ، قَالَا: لَيْسَ هٰذَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ عَمِلَ بِهِ الْمُسْلِمُونَ.

زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ قاسم رحمہ اللہ سے لونڈی کی عدت کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: لوگوں کا کہنا ہے کہ دو حیض ہے لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں، (یا فرمایا:) ہم کتاب اللہ اور سنت نبویہ میں یہ نہیں پاتے۔ اسی طرح ابن وہب نے روایت کیا ہے کہ قاسم اور سالم فرماتے ہیں: یہ بات نہ تو کتاب اللہ میں ہے اور نہ رسول اللہ ﷺ کی سنت میں، البتہ مسلمانوں کا اس کے مطابق عمل ہے۔

[1] سنن أبي داود: ٢١٨٩ ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٨٠ ـ جامع الترمذي: ١١٨٢

[٤٠٠٧]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، نا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، قَالَ: كَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ يُحَدِّثُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: الْحَرَامُ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا. ❶

عکرمہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کسی چیز کو حرام کر لینا قسم کی مانند ہے اور اس کا کفارہ ادا کیا جائے گا۔

[٤٠٠٨]..... قَالَ هِشَامٌ: وَكَتَبَ إِلَيَّ يَحْيَى، عَنْ يَعْلَى بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ حَرَّمَ جَارِيَتَهُ. فَقَالَ اللَّهُ: ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ (التحريم: ١) إِلَى قَوْلِهِ: ﴿قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ﴾ (التحريم: ٢)، فَكَفَّرَ عَنْ يَمِينِهِ وَصَيَّرَ الْحَرَامَ يَمِينًا. ❷

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کسی چیز کو حرام کر لینا قسم کی مانند ہے اور اس کا کفارہ ادا کیا جائے گا۔ پھر ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ''یقیناً تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔'' (اور فرمایا:) نبی ﷺ نے اپنی لونڈی کو حرام قرار دیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ سے لے کر یہاں تک: ﴿قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ﴾ ''آپ اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کی ہے؟ کیا اس لیے کہ آپ اپنی بیویوں کی خوشی چاہتے ہیں؟ اللہ معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ اللہ نے تم لوگوں کے لیے اپنی قسموں کی پابندی سے نکلنے کا طریقہ مقرر کر دیا ہے۔'' چنانچہ آپ ﷺ نے اپنی قسم کا کفارہ ادا کیا اور (کسی چیز کو) حرام ٹھہرانے کو قسم قرار دیا۔

[٤٠٠٩]..... نا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَزِيُّ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ يَعْلَى أَخْبَرَهُ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: إِذَا حَرَّمَ الرَّجُلُ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ فَإِنَّمَا هِيَ يَمِينٌ يُكَفِّرُهَا، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: جب آدمی اپنی بیوی کو خود پر حرام ٹھہرائے تو یہ قسم ہی ہوتی ہے، اس کو اس کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پڑھی: ''یقیناً رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین اُسوہ ہے۔''

❶ مسند أحمد: ١٩٧٦

❷ صحيح البخاري: ٤٩١١ ـ صحيح مسلم: ١٤٧٣ ـ سنن النسائي: ٦/ ١٥١

[٤٠١٠]..... نـا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عُمَرُ بْنُ شِبْهٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا هِشَامُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، أَنَّ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ حَدَّثَهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ قَالَ: فِي الْحَرَامِ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، ثُمَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾.

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حرام ٹھہرانے میں قسم کا کفارہ ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ ''یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تمہارے لیے بہترین اُسوہ ہے۔''

[٤٠١١]..... نـا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ، نـا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ الْمُحَارِبِيُّ، نـا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، نا عَلِيُّ بْنُ ثَابِتٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحْرِزٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، وَعِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ جَعَلَ الْحَرَامَ يَمِينًا. ابْنُ مُحْرِزٍ ضَعِيفٌ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنْ قَتَادَةَ هٰكَذَا غَيْرُهُ.

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرانے کو قسم قرار دیا۔

ابن محرز ضعیف راوی ہے اور قتادہ سے یہ روایت اس کے سوا کوئی بیان نہیں کرتا۔

[٤٠١٢]..... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُكَيْرٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، وَعَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ يُكَفِّرُ. وَهٰذَا أَصَحُّ مِنْ حَدِيثِ ابْنِ مُحْرِزٍ.

جابر بن زید سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حرام ٹھہرانا قسم ہے، اسے اس کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

یہ حدیث ابن محرز کی حدیث کی بہ نسبت زیادہ صحیح ہے۔

[٤٠١٣]..... نـا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأُمِّ وَلَدِهِ مَارِيَةَ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ، فَوَجَدَتْهُ حَفْصَةُ مَعَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: تُدْخِلُهَا بَيْتِي مَا صَنَعْتَ بِي هٰذَا مِنْ بَيْنِ نِسَائِكَ إِلَّا مِنْ هَوَانِي عَلَيْكَ، فَقَالَ: ((لَا تَذْكُرِي هٰذَا لِعَائِشَةَ فَهِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ إِنْ قَرِبْتُهَا))، قَالَتْ حَفْصَةُ: وَكَيْفَ تُحَرِّمُ عَلَيْكَ وَهِيَ جَارِيَتُكَ؟

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں اُم ولد ماریہ کے ساتھ تعلقات قائم کیے، تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے ساتھ دیکھ لیا، تو کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں اس کے ساتھ تعلقات قائم کر رہے ہیں، اور آپ اپنی ازواج میں سے میرے ساتھ یہ معاملہ صرف میری نرمی کے باعث کر رہے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس بات کا تذکرہ عائشہ سے نہ کرنا، اگر میں اس کے قریب جاؤں تو یہ مجھ پر حرام ہے۔ تو حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا: یہ آپ کی لونڈی ہے، آپ اس کو کیسے حرام کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم اُٹھائی کہ اس کے قریب نہیں جائیں گے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

فَحلَفَ لَهَا لا يَقْرَبُهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((لَا تَذْكُرِيهِ لِأَحَدٍ))، فَذَكَرَتْهُ لِعَائِشَةَ فَآلَى لَا يَدْخُلُ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا فَاعْتَزَلَهُنَّ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ (التحريم: ١) الْآيَةَ، قَالَ: وَالْحَدِيثُ بِطُولِهِ طَوِيلٌ.

فرمایا: کسی سے اس بات کا تذکرہ نہ کرنا۔ لیکن انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتلا دی، تو آپ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینے کا ایلاء کر لیا۔ آپ ﷺ ان سے اُنتیس راتیں الگ رہے، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمادی: ﴿لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ﴾ ''آپ اس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے۔'' طویل حدیث ہے۔

[٤٠١٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وَجَدَتْ حَفْصَةُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَعَ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ فِي يَوْمِ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ: لَأُخْبِرَنَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هِيَ عَلَيَّ حَرَامٌ إِنْ قَرِبْتُهَا))، فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ بِذَلِكَ فَأَعْلَمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَسُولَهُ بِذَلِكَ فَعَرَّفَ حَفْصَةَ بَعْضَ مَا قَالَتْ قَالَتْ لَهُ: مَنْ أَخْبَرَكَ؟ قَالَ: ﴿نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ﴾ (التحريم: ٣) فَآلَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾ (التحريم: ٤) الْآيَةَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَسَأَلْتُ عُمَرَ: مَنِ اللَّتَانِ تَظَاهَرَتَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَقَالَ: حَفْصَةُ وَعَائِشَةُ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے دن (اپنی لونڈی) اُم ابراہیم کے ساتھ پایا، تو کہا: میں عائشہ کو بتاؤں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میں اس کے قریب جاؤں تو یہ مجھ پر حرام ہے۔ انہوں نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بات بتا دی، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو اس سے آگاہ فرما دیا، آپ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو ان کی بات بتائی، تو انہوں نے پوچھا: آپ کو کس نے بتایا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ﴿نَبَّأَنِيَ الْعَلِيمُ الْخَبِيرُ﴾ ''مجھے اس نے بتایا ہے جو سب کچھ جانتا ہے اور خوب باخبر ہے۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج سے ایک مہینے کا ایلاء کر لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا..الخ﴾ ''اگر تم دونوں اللہ سے توبہ کرتی ہو (تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے) کیونکہ تمہارے دل سیدھی راہ سے ہٹ گئے ہیں اور اگر نبی (ﷺ) کے مقابلہ میں تم نے باہم جتھہ بندی کی تو جان رکھو کہ اللہ اس کا مولا ہے اور اس کے بعد جبرائیل اور تمام نیک اہل ایمان اور سب ملائکہ اس کے ساتھی اور مددگار ہیں۔''

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: وہ دونوں کون تھیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں جتھہ بندی کی؟ تو انہوں نے فرمایا: حفصہ اور عائشہ (رضی اللہ عنہما)۔

❶ مسند أحمد: ٢٢٢۔صحيح ابن حبان: ٤٢٦٨

[٤٠١٥]..... نا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ، عَنْ عَطَاءٍ، فِي رَجُلٍ قَالَ لِامْرَأَتِهِ: أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ، أَوْ أَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ، أَوْ أَنْتِ طَالِقٌ طَلَاقَ حَرَجٍ، قَالَ: أَمَّا قَوْلُهُ أَنْتِ عَلَيَّ حَرَامٌ فَيَمِينٌ يُكَفِّرُهَا، وَأَمَّا قَوْلُهُ الْبَتَّةَ وَطَلَاقُ حَرَجٍ فَيَدِينُ فِيهِ.

زبیر بن خریق روایت کرتے ہیں کہ عطاء رحمہ اللہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا جو اپنی بیوی کو کہتا ہے: تو مجھ پر حرام ہے، یا کہتا ہے کہ تجھے طلاقِ بتہ، یا کہتا ہے کہ تجھے طلاقِ حرج۔ تو انہوں نے فرمایا: اس کا یہ کہنا کہ تو مجھ پر حرام ہے: قسم ہے، اس کو اس کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا، اور جب وہ طلاقِ بتہ یا طلاقِ حرج کا کہے تو وہ اس کے مطابق ہوگا (یعنی طلاق واقع ہو جائے گی)۔

[٤٠١٦]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا رَوْحٌ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ سَالِمٍ الْأَفْطَسِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنِّي جَعَلْتُ امْرَأَتِي عَلَيَّ حَرَامًا، فَقَالَ: كَذَبْتَ لَيْسَتْ عَلَيْكَ بِحَرَامٍ ثُمَّ تَلَا: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ (التحريم: ١) عَلَيْكَ أَغْلَظُ الْكَفَّارَاتِ عِتْقُ رَقَبَةٍ. ❶

سعید بن جبیر رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: میں نے اپنی بیوی کو خود پر حرام کر لیا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: تو نے جھوٹ بولا ہے، وہ تجھ پر حرام نہیں ہے، پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ﴾ ''اے نبی! آپ اس چیز کو کیوں حرام قرار دیتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کیا ہے۔'' تجھ پر سب سے بھاری کفارہ، یعنی غلام آزاد کرنا لازم آتا ہے۔

[٤٠١٧]..... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْأَنْصَارِيِّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّ أَبِيهِ رَافِعِ بْنِ سِنَانٍ أَنَّهُ أَسْلَمَ وَأَبَتِ امْرَأَتُهُ أَنْ تُسْلِمَ وَكَانَ لَهُ مِنْهَا ابْنَةٌ تُشَبَّهُ بِالْفَطِيمِ فَخَاصَمَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((ضَعَاهَا بَيْنَكُمَا ثُمَّ ادْعُوَاهَا))، فَفَعَلَا فَمَالَتْ إِلَى أُمِّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((اللَّهُمَّ اهْدِهَا))، فَمَالَتْ إِلَى أَبِيهَا فَأَخَذَهَا. ❷

عبدالحمید بن جعفر انصاری اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا رافع بن سنان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اسلام قبول کیا اور ان کی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ رافع کی اس سے دودھ چھوڑنے کی عمر کی بچی تھی، انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ مقدمہ رکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس (بچی) کو تم دونوں کے درمیان میں بٹھا دو، پھر اسے آواز دو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا تو وہ اپنی ماں کی طرف لپکی، تو رسول اللہ ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! اس کی راہنمائی فرما۔ چنانچہ وہ اپنے باپ کی طرف پلٹ آئی، تو اس نے اسے اُٹھا لیا۔

[٤٠١٨]..... نا ابْنُ أَبِي الثَّلْجِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ جَعْفَرٍ، نا أَبِي، أَنَّ جَدَّهُ رَافِعَ بْنَ سِنَانٍ أَسْلَمَ وَأَبَتِ امْرَأَتُهُ أَنْ تُسْلِمَ، وَكَانَ بَيْنَهُمَا جَارِيَةٌ تُدْعَى

جعفر بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا رافع بن سنان رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول کیا اور ان کی بیوی نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ان دونوں کی ایک بچی تھی جس کا نام عمیرہ تھا۔ اس عورت نے بچی کا مطالبہ کیا، لیکن رافع نے انکار کر دیا۔ تو وہ

❶ سنن النسائي: ٦/ ١٥١

❷ سنن أبي داود: ٢٢٤٤۔ السنن الكبرى للنسائي: ٦٣٥٢۔ مسند أحمد: ٢٣٧٥٥۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٩٠٨٩

عَمِيرَةُ، فَطَلَبَتِ ابْنَتَهَا فَمَنَعَهَا ذَالِكَ فَأَتَيَا النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اقْعُدِي هَاهُنَا))، وَقَالَ لَهُ: ((اقْعُدْ هَاهُنَا))، ثُمَّ قَالَ: ((ادْعُوَاهَا))، فَدَعَوَاهَا، فَمَالَتْ نَحْوَ أُمِّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُمَّ اهْدِهَا))، فَمَالَتْ إِلَى أَبِيهَا فَأَخَذَهَا فَذَهَبَ بِهَا.

دونوں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے عورت سے فرمایا: تو یہاں بیٹھ جا، اور رافع سے فرمایا: تم یہاں بیٹھ جاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم دونوں بچی کو آواز دو۔ چنانچہ ان دونوں نے بچی کو آواز دی تو وہ اپنی ماں کی طرف لپکی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ! اس کی راہنمائی فرما۔ چنانچہ وہ اپنے والد کی طرف لپک آئی، تو وہ اسے اُٹھا کر لے گئے۔

[٤٠١٩]..... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نُعَيْمٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا أَيُّوبُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ: هَاتِ مِنْ هَنِيَّاتِكَ وَمِنْ صَدْرِكَ وَمِمَّا جَمَعْتَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُ أَبُو الصَّهْبَاءِ: هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ الثَّلَاثَةَ كَانَتْ تَرُدُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْوَاحِدَةِ؟ قَالَ: فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ فَقَدْ كَانَتِ الثَّلَاثَةُ تَرُدُّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ إِلَى الْوَاحِدَةِ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ تَتَابَعَ النَّاسُ فِي الطَّلَاقِ فَأَمْضَاهُنَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلَاثًا. ❶

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ ابوصہباء سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آیا تو آپ نے اس سے کہا: اپنے دلائل پیش کرو جو تمہیں یاد ہیں اور جو تم نے جمع کر رکھے ہیں۔ ابوصہباء نے کہا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ عہد رسالت ﷺ میں طلاقِ ثلاثہ ایک ہی شمار کی جاتی تھی؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عہد رسالت ﷺ میں، عہد صدیقی میں، اور عہد فاروقی کے شروع میں طلاقِ ثلاثہ ایک ہی شمار کی جاتی تھی، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں لوگ طلاق بہت دینے لگے تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں تین ہی شمار کرنا مقرر فرما دیا۔

[٤٠٢٠]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْحَدَّادُ، نا أَبُو الصَّلْتِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ الذَّارِعُ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((يَا مُعَاذُ مَنْ طَلَّقَ لِلْبِدْعَةِ وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَلْزَمْنَاهُ بِدْعَتَهُ)). ❷

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اے معاذ! جو بدعت کے طریقے پر ایک، دو، یا تین طلاقیں دے، ہم اس کی بدعت اس پر جاری کر دیں گے۔

[٤٠٢١]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ صحيح مسلم: ١٤٧٢ـ مسند أحمد: ٢٨٧٥

❷ سلف برقم: ٣٩٤٤

اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْحَدَّادُ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، نا سَعِيدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَا مُعَاذُ مَنْ طَلَّقَ لِلْبِدْعَةِ أَلْزَمْنَاهُ بِدْعَتَهُ)).

نے فرمایا: اے معاذ! جو بدعت کے طریقے پر طلاق دے، ہم اس کی بدعت اس کے گلے میں ڈال دیں گے۔

[٤٠٢٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرٍ اللَّبَّانُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ نَذِيرٍ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: مَنْ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ ثَلَاثًا فَقَدْ بَانَتْ مِنْهُ وَعَصَى رَبَّهُ وَخَالَفَ السُّنَّةَ)). ❶

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص اپنی حائضہ بیوی کو تین طلاقیں دے تو اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی، اور اس نے (یہ طریقہ اپنا کر) اپنے پروردگار کی نافرمانی کی اور سنت کی خلاف ورزی کی۔

[٤٠٢٣]...... نا أَبُو صَالِحٍ، وَعُثْمَانُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَجَّاجِ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) روایت کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٠٢٤]...... نا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ نا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْقَطَّانُ، نا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ الْخَزَّازُ، عَنْ عَائِذِ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، قَالَ: سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا، فَقَالَ: بَانَتْ مِنْهُ وَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَقُلْتُ لَهُ: أُفْتِي النَّاسَ بِهٰذَا؟ قَالَ: نَعَمْ.

ابان بن تغلب بیان کرتے ہیں کہ میں نے جعفر بن محمد سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیتا ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اس کی بیوی اس سے جدا ہو جائے گی اور اس کے لیے حلال نہیں رہے گی، یہاں تک کہ وہ کسی اور خاوند سے نکاح کر لے۔ میں نے ان سے پوچھا: میں لوگوں کو یہ فتویٰ دے دوں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[٤٠٢٥]...... نا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وُهَيْبٍ الْغَزِّيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي السَّرِيِّ، نا رَوَّادُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الْخُلْعَ تَطْلِيقَةً بَائِنَةً. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خلع کو طلاقِ بائنہ قرار دیا۔

❶ سلف برقم: ٣٩٠٣

❷ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٧/ ٣١٦

[٤٠٢٦]...... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ الْوَاسِطِيُّ ، نا أَبُو حَازِمٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَزِيدَ الْبَصْرِيُّ ، نا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ ، نا مَعْمَرٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اخْتَلَعَتْ مِنْهُ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَعْتَدَّ بِحَيْضَةٍ . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی بیوی نے ان سے خلع لیا تو نبی ﷺ نے اسے ایک حیض عدت گزارنے کا حکم دیا۔

[٤٠٢٧]...... وَنا ابْنُ الْمُغِيرَةِ ، نا الرَّمَادِيُّ ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتٍ مِثْلَهُ ، لَمْ يَذْكُرِ ابْنَ عَبَّاسٍ . ❷

ایک اور سند سے بھی اسی کے مثل ہی مروی ہے، البتہ راوی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ذکر نہیں کیا۔

[٤٠٢٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ ، أنا مَعْمَرٌ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ ، يَقُولُ: كَانَ الطَّلَاقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَسَنَتَيْنِ مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ: الثَّلَاثَةُ وَاحِدَةٌ ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّ النَّاسَ قَدِ اسْتَعْجَلُوا فِي أَمْرٍ كَانَتْ لَهُمْ فِيهِ أَنَاةٌ فَلَوْ أَمْضَيْنَاهُ عَلَيْهِمْ فَأَمْضَاهُ عَلَيْهِمْ . ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ عہد رسالت میں، عہد ابی بکر میں اور عہد فاروقی کے دو سال تک تین طلاقیں ایک ہی شمار ہوتی تھیں۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لوگ طلاق کے معاملے میں جلد بازی سے کام لینے لگے ہیں، حالانکہ اس میں انہیں تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے، اگر ہم ان کی طلاقِ ثلاثہ کو جاری کر دیں تو (یہ واقع ہو جائے گی)، پھر انہوں نے اسے جاری کر دیا۔

[٤٠٢٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَبُو حُمَيْدٍ الْمِصِّيصِيُّ ، قَالَ: سَمِعْتُ حَجَّاجَ بْنَ مُحَمَّدٍ ، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَتَعْلَمُ إِنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثَةُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَثَلَاثًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ . ❹

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ ابوصہباء نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ عہد رسالت میں، عہد ابی بکر میں اور عہد فاروقی کے تین سال تک تین طلاقوں کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں۔

---

❶ سنن أبي داود: ٢٢٢٩ ـ جامع الترمذي: ١١٨٥ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٢٠٦

❷ سلف برقم: ٤٠١٩

❸ صحيح مسلم: ١٤٧٢ (١٥)

❹ صحيح مسلم: ١٤٧٢ (١٦)

[٤٠٣٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، وَيَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، قَالَا: ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ: نَشَدْتُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ تُرَدُّ إِلَى الْوَاحِدَةِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ.

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ ابوصہباء نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ابتدائی سالوں میں طلاقِ ثلاثہ کو ایک ہی شمار کیا جاتا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[٤٠٣١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أَبَا الصَّهْبَاءِ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَتَعْلَمُ إِنَّمَا كَانَتِ الثَّلَاثُ تُجْعَلُ وَاحِدَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَبِي بَكْرٍ، وَثَلَاثٍ مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ؟ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ.

طاؤس سے مروی ہے کہ ابوصہباء نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ عہد رسالت میں، عہد ابی بکر میں اور عہد فاروقی کے تین سال تک تین طلاقوں کو ایک ہی بنا دیا گیا تھا؟ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جی ہاں۔

[٤٠٣٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ أَبُو الْجَوْزَاءِ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَتَعْلَمُ أَنَّ الثَّلَاثَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ يُرْدَدْنَ إِلَى الْوَاحِدَةِ، وَصَدْرًا مِنْ إِمَارَةِ عُمَرَ؟ قَالَ: نَعَمْ. ❶

ابن ابی ملیکہ سے مروی ہے کہ ابوالجوزاء نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ عہد رسالت میں اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے شروع میں تین طلاقیں ایک ہی طلاق بنا دی گئی تھیں؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

[٤٠٣٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَيْثَمَةَ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا أَبُو عَاصِمٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: سَأَلَ أَبُو الْجَوْزَاءِ ابْنَ عَبَّاسٍ: هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ تُرَدُّ إِلَى الْوَاحِدَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ. عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُؤَمَّلِ ضَعِيفٌ، وَلَمْ يَرْوِهِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ غَيْرُهُ.

ابن ابی ملیکہ روایت کرتے ہیں کہ ابوالجوزاء نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: کیا آپ کو معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں، سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کے زمانے میں تین طلاقوں کو ایک ہی بنا دیا گیا تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔

عبداللہ بن مؤمل ضعیف راوی ہے اور ابن ابی ملیکہ سے یہ حدیث اس کے سوا کسی نے روایت نہیں کی۔

---

❶ سلف برقم: ٤٠١٩

[٤٠٣٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ غَيْلَانَ، نا الْحَسَنُ بْنُ الْجُنَيْدِ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ يَوْمًا فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي ثَلَاثًا، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: عَصَيْتَ رَبَّكَ وَحُرِّمَتْ عَلَيْكَ امْرَأَتُكَ وَلَمْ تَتَّقِ اللّٰهَ فَيَجْعَلْ لَكَ مَخْرَجًا، تُطَلِّقُ فَتَتَحَمَّقُ ثُمَّ تَقُولُ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ (الطلاق: ١)، فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ. قَالَ: وَنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ، أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَجْلِسِ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَمِعَ مِنْهُ مَا حَدَّثَ بِهِ مُجَاهِدٌ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ. ❶

مجاہد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: اے ابن عباس! میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں۔ تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی، اور تیری بیوی تجھ پر حرام ہوگئی، تو نے اللہ کا تقویٰ اختیار نہیں کیا کہ وہ تیرے لیے کوئی راہ نکال دیتا، تم طلاق دیتے وقت احمقانہ انداز اپناتے ہو پھر کہتے ہو: اے ابن عباس۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ﴾ ”اے نبی! جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو انہیں ان کی عدت کے لیے طلاق دیا کرو۔“ یعنی وقتِ عدت سے قبل۔

عبید اللہ بن ابی یزید سے مروی ہے کہ وہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مجلس میں شریک تھے اور انہوں نے وہ حدیث سنی جو مجاہد رحمہ اللہ نے آپ سے بیان کی۔

[٤٠٣٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا عُمَرُ بْنُ شِبْهٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: إِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

مجاہد رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دی ہیں۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ حدیث کی) طرح بیان کیا۔

[٤٠٣٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا جَعْفَرُ الْقَلَانِسِيُّ، نا أَبُو الرَّبِيعِ، نا حَمَّادُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَثِيرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٠٣٧]...... نا النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، قَالَا: نا سُفْيَانُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ عَلِيٍّ فِي الْإِيلَاءِ، قَالَ: يُوقَفُ بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ وَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ. ❷

عمرو بن سلمہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایلاء کے بارے فرمایا: چار ماہ بعد اس سے پوچھا جائے گا، یا تو وفا کرے (یعنی بیوی سے ناراضگی ختم کر دے) یا طلاق دے دے۔ (ایلاء سے مراد یہ ہے کہ آدمی کسی معقول وجہ کی بنیاد پر اپنی بیوی سے ناراض ہو کر کچھ مدت تک اس کے قریب نہ جانے کی قسم اُٹھالے۔ یہ جائز ہے، البتہ وجہ معقول اور شرعی ہو۔ ایلاء کی

❶ سنن أبي داود: ٢١٩٧

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ١٣١۔ مسند الشافعي: ٢/ ٤٣

زیادہ سے زیادہ مدت چار ہوتی مہینے ہے)۔

[٤٠٣٨]...... وَعَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: يُوقَفُ بَعْدَ الْأَرْبَعَةِ فَإِمَّا أَنْ يَفِيءَ وَإِمَّا أَنْ يُطَلِّقَ.

عبدالرحمان بن ابی لیلیٰ سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار ماہ بعد اس (ایلاء کرنے والے) سے پوچھا جائے گا، یا تو وہ وفا (نبھا) کرے، یا طلاق دے دے۔

[٤٠٣٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: سَأَلْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُولِي، فَقَالُوا: لَيْسَ عَلَيْهِ شَيْءٌ حَتّٰى يَمْضِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَيُوقَفُ فَإِنْ فَاءَ وَإِلَّا طَلَّقَ. ❶

ابو صالح رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے بارہ اصحابِ رسول سے ایلاء کرنے والے کے متعلق پوچھا، تو ان سب نے کہا: چار ماہ تک اس پر کوئی باز پرس نہیں ہے، پھر چار ماہ بعد اس سے پوچھا جائے گا، اگر وہ نبھا کرے تو ٹھیک ہے، ورنہ طلاق دے دے۔

[٤٠٤٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: أَدْرَكْتُ بَضْعَةَ عَشَرَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ كُلُّهُمْ يُوقِفُ الْمُولِي.

سلیمان بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دس سے زائد اصحابِ رسول سے ملاقات کی ہے، سب ایلاء کرنے والے سے باز پرس کے قائل تھے۔

[٤٠٤١]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نا سُفْيَانُ، نا مَسْعُودٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّ عُثْمَانَ، كَانَ يُوقِفُ الْمُولِي. ❷

طاؤس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ایلاء کرنے والے سے پوچھ گچھ کیا کرتے تھے۔

[٤٠٤٢]...... قَالَ: وَنا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مَنْصُورُ بْنُ سَلَمَةَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، أَنَّ عُثْمَانَ، كَانَ لَا يَرَى الْإِيلَاءَ شَيْئًا، وَإِنْ مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ حَتّٰى يُوقَفَ.

قاسم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ چار ماہ تک ایلاء کو کچھ اہمیت نہ دیتے تھے، لیکن چار ماہ گزرنے پر ایلاء کرنے والے سے پوچھ گچھ کیا کرتے تھے۔

[٤٠٤٣]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا قَبِيصَةُ، نا سُفْيَانُ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ،

ابوسلمہ سے مروی ہے کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب چار ماہ گزر جائیں (اور خاوند بیوی سے صلح نہ کرے) تو ایک طلاق واقع ہو جائے گی۔

❶ مسند الشافعي: ٢/ ٤٢

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ١٣٢ ـ مصنف عبد الرزاق: ١١٦٦٤

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، وَعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَا: إِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ. ❶

[٤٠٤٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، أَخْبَرَنِي أَبِي، نا الْأَوْزَاعِيُّ، حَدَّثَنِي عَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عُثْمَانَ، وَزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُمَا كَانَا يَقُولَانِ: إِذَا مَضَتِ الْأَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ بَائِنَةٌ.

ابوسلمہ سے ہی مروی ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ جب چار ماہ گزر جائیں (اور وہ بیوی کے قریب نہ جائے) تو طلاقِ بائنہ ہو جائے گی۔

[٤٠٤٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا الْمَيْمُونِيُّ، قَالَ: ذَكَرْتُ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ حَدِيثَ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ، فَقَالَ: لَا أَدْرِي مَا هُوَ قَدْ رُوِيَ عَنْ عُثْمَانَ خِلَافُهُ قِيلَ لَهُ: مَنْ رَوَاهُ؟ قَالَ: حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ عُثْمَانَ، وَقَفَ الْمُولِي.

طاؤس رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایلاء کرنے والے سے پوچھ گچھ کی۔

[٤٠٤٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَحِمَهُ اللّٰهُ كَانَ يَقُولُ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ تَطْلِيقَةٌ وَهِيَ أَمْلَكُ بِرَدِّهَا مَا دَامَتْ فِي عِدَّتِهَا.

ابوبکر بن عبدالرحمان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جب چار ماہ گزر جائیں تو طلاق واقع ہو جائے گی اور عدت کے دوران عورت اپنے معاملے کی زیادہ مالک ہوگی۔

[٤٠٤٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا أَبُو النُّعْمَانِ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَا: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، قَالَ: قُلْتُ لِسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: أَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُولُ: إِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَهِيَ وَاحِدَةٌ بَائِنَةٌ وَلَا عِدَّةَ عَلَيْهَا وَتَزَوَّجُ إِنْ شَاءَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ. ❷

ایوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے پوچھا: کیا ابن عباس رضی اللہ عنہما ایسے فرمایا کرتے تھے کہ جب چار ماہ گزر جائیں تو ایک بائنہ طلاق ہو جائے گی اور عورت پر عدت بھی نہیں ہوگی، وہ چاہے تو (اسی وقت) شادی کر سکتی ہے؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔

[٤٠٤٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

❶ مصنف عبد الرزاق: ١١٦٣٨

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ١٢٨

يَحْيَى، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ زَوْجِهَا فَجَاءَتْ عَلَى ذَالِكَ بِشَاهِدٍ عَدْلٍ اسْتُحْلِفَ زَوْجُهَا فَإِنْ حَلَفَ بَطَلَتْ شَهَادَةُ الشَّاهِدِ، وَإِنْ نَكَلَ فَنُكُولُهُ بِمَنْزِلَةِ شَاهِدٍ آخَرَ وَجَازَ طَلَاقُهُ)). ❶

کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اگر عورت دعویٰ کرے کہ اس کے خاوند نے اسے طلاق دی ہے اور وہ ایک عادل گواہ پیش کرے تو خاوند سے قسم لی جائے گی۔ سو اگر وہ قسم اٹھا لے تو گواہ کی گواہی باطل ٹھہرے گی اور اگر وہ انکار کرے تو اس کا انکار ایک گواہ کے قائم مقام ہوگا اور طلاق واقع ہو جائے گی۔

[٤٠٤٩]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، نا أَبِي، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ فَيَبُتُّهَا ثُمَّ يَمُوتُ فِي عِدَّتِهَا؟ فَقَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ: طَلَّقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ امْرَأَتَهُ تُمَاضِرَ بِنْتَ الْأَصْبَغِ الْكَلْبِيَّةَ ثُمَّ مَاتَ وَهِيَ فِي عِدَّتِهَا فَوَرَّثَهَا عُثْمَانُ. ❷

عبداللہ بن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے متعلق سوال کیا جو اپنی بیوی کو طلاقِ بتہ دے، پھر وہ اس کی عدت کے دوران فوت ہو جائے۔ تو سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی تماضر بنت اصبغ کو طلاق دی تھی، تو ان کی وفات ہوگئی، جبکہ ان کی بیوی ابھی عدت میں تھی، تو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو آپ کا وارث بنایا۔

[٤٠٥٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَامِ، نا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: لَقِيتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ مُقْبِلٌ مِنْ قُعَيْقِعَانَ عَلَى بِرْذَوْنٍ فَقُلْتُ: كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا؟ قَالَ: أَمَّا عُثْمَانُ فَوَرَّثَهَا. ❸

ابن ابی ملیکہ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے ملا، آپ ایک خچر پر قعیقعان سے تشریف لا رہے تھے۔ میں نے پوچھا: آپ اس شخص کے متعلق کیا فرماتے ہیں جو (اپنی بیوی کو) تین طلاقیں دے دے؟ تو انہوں نے فرمایا: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو اس شخص کا وارث قرار دیا ہے۔

[٤٠٥١]...... نا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ، نا أَبُو شُرَحْبِيلَ عِيسَى بْنُ خَالِدٍ نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَنَّ طَلْحَةَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ وَرَّثَ تُمَاضِرَ بِنْتَ الْأَصْبَغِ مِنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَكَانَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ طَلَّقَهَا وَهِيَ آخِرُ طَلَاقِهَا فِي مَرَضِهِ. ❹

طلحہ بن عوف روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے تماضر بنت اصبغ کو عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا وارث بنایا، حالانکہ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے اپنی بیماری کے ایام میں اسے آخری طلاق دی تھی۔

❶ سنن ابن ماجہ: ٢٠٣٨
❷ الطبقات لابن سعد: ٣/ ١٣٧
❸ مسند الشافعي: ٢/ ٦٠
❹ الموطأ: ١٦٣٣

[٤٠٥٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَيُّوبُ بْنُ الْوَلِيدِ أَبُو سُلَيْمَانَ الضَّرِيرُ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: وَجَدُوا فِي كِتَابِ عُمَرَ: إِذَا مَا عَبَثَ طَلَّقَ عَنْهُ وَلِيُّهُ، يَعْنِي الْمَجْنُونَ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی تحریر میں یہ دیکھا کہ جب آدمی فضول حرکات کرے تو اس کا ولی اس کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے۔ یعنی مجنون (پاگل) شخص۔

[٤٠٥٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الصَّاغَانِيُّ، نا قَبِيصَةُ، نا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: إِذَا عَبَثَ الْمَجْنُونُ بِامْرَأَتِهِ طَلَّقَ عَنْهُ وَلِيُّهُ.

عمرو بن شعیب بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے خط میں یہ دیکھا کہ جب پاگل اپنی بیوی کو تنگ کرے تو اس کا ولی اس کی طرف سے طلاق دے دے۔

[٤٠٥٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ الْعَدَنِيُّ، نا سُفْيَانُ، نا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِذَا عَبَثَ الْمَعْتُوهُ بِامْرَأَتِهِ أُمِرَ وَلِيُّهُ أَنْ يُطَلِّقَ.
تَابَعَهُ أَبُو حُذَيْفَةَ، عَنْ سُفْيَانَ مِثْلَهُ.

عمرو بن شعیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے نام تحریر میں ہم نے یہ پڑھا کہ جب دیوانہ (پاگل) اپنی بیوی کو تنگ کرے تو اس کے ولی کو یہ حکم ہے کہ (اس کی جگہ) وہ طلاق دے دے۔
ابوحذیفہ نے اس کی موافقت کی ہے اور وہ سفیانؒ سے اسی کے مثل روایت کرتے ہیں۔

[٤٠٥٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ تَوْبَةَ، نا أَبُو حُذَيْفَةَ.

صرف سند کا بیان ہے۔

[٤٠٥٦]...... ح وَنا ابْنُ مَنِيعٍ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: أَبَقَتْ أَمَةٌ لِبَعْضِ الْعَرَبِ فَوَقَعَتْ بِوَادِي الْقُرَى فَانْتَهَتْ إِلَى الْحَيِّ الَّذِي أَبَقَتْ مِنْهُمْ فَتَزَوَّجَهَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ فَنَثَرَتْ لَهُ ذَاتَ بَطْنِهَا ثُمَّ عَثَرَ عَلَيْهَا سَيِّدُهَا بَعْدُ فَاسْتَاقَهَا وَوَلَدَهَا، فَقَضَى عُمَرُ: لِلْعُذْرِيِّ بِغَرَرِ وَلَدِهِ الْغُرَّةُ لِكُلِّ وَصِيفٍ وَصِيفٌ، وَلِكُلِّ وَصِيفَةٍ وَصِيفَةٌ، وَجَعَلَ ثَمَنَ الْغُرَّةِ إِذْ لَمْ يُوجَدْ عَلَى أَهْلِ الْقُرَى سِتِّينَ

سعید بن مسیّب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ کسی عرب قبیلے کی لونڈی بھاگ کر وادی قریٰ میں جا بسی، وہ جس قبیلے سے بھاگی تھی اسی کے خاندان میں پہنچ گئی۔ بنو عذرہ کے ایک آدمی نے اس سے نکاح کر لیا، مگر اس لونڈی نے اپنے حمل کو اس سے چھپائے رکھا۔ بعدازاں اس کے مالک کو اس کی خبر ہوئی تو وہ اسے اور اس کے بچے کو لے کر آ گیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ عذری کو بچے کے دھوکے کے بدلے میں ایک غرہ (یعنی غلام یا لونڈی) دی جائے، مذکر کے بدلے میں مذکر اور مؤنث کے بدلے میں مؤنث، اور آپ نے غرہ دستیاب نہ ہونے کی صورت میں شہر والوں پر ساٹھ دینار یا سات سو درہم،

دِينَارًا أَوْ سَبْعَمِائَةِ دِرْهَمٍ وَعَلَى أَهْلِ الْبَادِيَةِ سِتَّ فَرَائِضَ.

جبکہ دیہات والوں پر چھ فرائض مقرر فرمائے۔

[٤٠٥٧]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ تُكَفَّرُ.

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: کسی چیز کو حرام ٹھہرانا قسم ہے، جس کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

[٤٠٥٨]...... نا يَعْقُوبُ، نا ابْنُ عَرَفَةَ، نا السَّهْمِيُّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، وَعَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، وَسَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّهُمْ قَالُوا: فِي الْحَرَامِ يَمِينٌ تُكَفَّرُ.

سعید بن مسیّب، عطاء، طاؤس، سلیمان بن یسار اور سعید بن مسیّب رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ کسی چیز کو حرام ٹھہرانا قسم ہے، جس کا کفارہ ادا کیا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كتاب الفرائض
# وراثت کے مسائل

## بَابُ أَحْكَامِ الْفَرَائِضِ
## وراثت کے احکام کا بیان

[٤٠٥٩] ..... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ الْمَكِّيُّ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي رَجَبٍ سَنَةَ إِحْدَى وَثَلَاثِينَ وَمِائَتَيْنِ، نا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبِي الْعَطَّافِ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ فَإِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ أَوَّلُ شَيْءٍ يُنْسَى وَهُوَ أَوَّلُ شَيْءٍ يُنْتَزَعُ مِنْ أُمَّتِي)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وراثت کا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، کیونکہ بلاشبہ یہ نصف علم ہے، اور میری اُمت میں سب سے پہلے یہی علم بھلایا جائے گا۔

[٤٠٦٠] ..... نا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ الْإِفْرِيقِيُّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعٍ التَّنُوخِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ وَمَا سِوَى ذَالِكَ فَهُوَ فَضْلٌ: آيَةٌ مُحْكَمَةٌ، أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ، أَوْ فَرِيضَةٌ عَادِلَةٌ)).

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علوم تین ہیں، ان کے علاوہ سب زائد ہے: محکم آیت کا علم، سنتِ قائمہ کا علم اور عدل پر مبنی وراثت کا علم۔

[٤٠٦١] ..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا كَامِلُ بْنُ طَلْحَةَ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، نا عِيسَى بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ سورۃ النساء کے نزول اور وراثت کے فرض ہونے کے بعد میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

❶ جامع الترمذی: ٢٠٩١۔السنن الکبریٰ للنسائی: ٦٢٧١۔السنن الکبریٰ للبیہقی: ٦/ ٢٠٨

لَهِيعَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ بَعْدَمَا أُنْزِلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ وَفُرِضَ فِيهَا الْفَرَائِضُ، يَقُولُ: ((لَا حَبْسَ بَعْدَ سُورَةِ النِّسَاءِ)). ❶

فرماتے سنا: سورۃ النساء کے بعد کسی کا مال روکا نہیں جا سکتا۔

[٤٠٦٢]...... نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ بْنِ مُوسَى الصَّدَفِيُّ بِمِصْرَ، نا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَخِيهِ عِيسَى بْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حَبْسَ عَنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ)). لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ أَخِيهِ وَهُمَا ضَعِيفَانِ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ حقوقِ وراثت کے بعد کسی کا مال روکنا صحیح نہیں۔

ابن لہیعہ اپنے بھائی سے مسند روایت کرنے میں متفرد (تنہا) ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔

[٤٠٦٣]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، فِي ابْنَتَيْنِ وَأَبَوَيْنِ وَامْرَأَةٍ، قَالَ: صَارَ ثُمُنُهَا تِسْعًا.

حارث سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (ورثاء میں) دو بیٹیاں، والدین اور بیوی ہونے کی صورت میں بیوی کو آٹھواں اور نواں حصہ ملے گا۔

[٤٠٦٤]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَكِيلُ أَبِي صَخْرَةَ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، نا عُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، أنا عُمَرُ بْنُ رَاشِدِ بْنِ شَجَرَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَرِثُ مِلَّةٌ مِلَّةً وَلَا يَجُوزُ شَهَادَةُ أَهْلِ مِلَّةٍ عَلَى مِلَّةٍ إِلَّا أُمَّتِي فَإِنَّهُمْ يَجُوزُ شَهَادَتُهُمْ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ)). لَفْظُ ابْنِ عَيَّاشٍ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: أَحْسَبُ شَكَّ عُمَرُ، وَعُمَرُ بْنُ رَاشِدٍ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مختلف مذاہب والے ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے اور نہ ہی ان کی گواہی معتبر ہوگی، سوائے میری اُمت کے، ان کی گواہی دوسروں کے خلاف معتبر ہوگی۔

یہ الفاظ ابن عیاش کے ہیں، البتہ اس نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ عمر کو شک ہوا ہے اور عمر بن راشد قوی نہیں ہے۔

❶ شرح معانی الآثار للطحاوی: ٤/ ٩٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ١٢٠٣٣۔ السنن الکبریٰ للبیهقی: ٦/ ١٦٢

❷ السنن الکبریٰ للبیهقی: ١٠/ ١٦٣

[٤٠٦٥]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَلَا الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ)) ❶

سیدنا اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کافر مسلمان کا اور مسلمان کافر کا وارث نہیں بن سکتا۔

[٤٠٦٦]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: إِنِّي لَتَحْتَ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَسِيلُ عَلَيَّ لُعَابُهَا فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ، وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، لَا يَدَّعِيَنَّ رَجُلٌ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَلَا يَنْتَمِي إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَمَنْ فَعَلَ ذَالِكَ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ مُتَتَابِعَةً لَا تُنْفِقُ الْمَرْأَةُ شَيْئًا مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ))، فَقَالَ رَجُلٌ: وَلَا الطَّعَامَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: ((ذَاكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا))، ثُمَّ قَالَ: ((أَلَا إِنَّ الْعَارِيَةَ مُؤَدَّاةٌ، وَالدَّيْنَ مَقْضِيٌّ، وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ)). ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے نیچے (یعنی بالکل پاس کھڑا) تھا اور اس کا لعاب مجھ پر بہہ رہا تھا کہ میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے، لہٰذا وارث کے حق میں وصیت نہیں ہوگی، بچہ اسی کو ملے گا جس کے بستر پر پیدا ہوا اور بدکار کے لیے پتھر ہیں (یعنی زنا کرنے والے کو سنگسار کیا جائے گا)، کوئی آدمی اپنے باپ کے سوا کسی کی طرف نسبت کا دعویٰ نہ کرے اور کوئی غلام اپنے مالک کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت نہ کرے، جو شخص ایسا کرے اس پر اللہ کی جانب سے مسلسل لعنت ہو، اور عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر اس کے گھر کی کوئی چیز خرچ نہ کرے۔ ایک آدمی نے سوال کیا: اے اللہ کے رسول! کھانا بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو ہمارا بہتر مال ہے۔ پھر فرمایا: خبردار! ادھار کی واپسی ضروری ہے، قرض کی ادائیگی ضروری ہے اور ضمانت دینے والا ضامن ہے۔

[٤٠٦٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ شَيْخٌ بِالسَّاحِلِ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، قَالَ: إِنِّي لَتَحْتَ نَاقَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

ایک مدنی صحابی بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی کے نیچے تھا، پھر اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل بیان کیا۔

[٤٠٦٨]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، نا أَبُو

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مقررہ حصوں کے مطابق (حق داروں کو) مال دے دو، پھر جو

❶ سلف برقم: ٣٠٢٨

❷ مسند الشاميين: ٦٢١۔ سنن أبي داود: ٢٨٧٠۔ جامع الترمذي: ٢١٢٠۔ سنن ابن ماجه: ٢٧١٤۔ مسند أحمد: ٢٢٢٩٤۔ مسند أبي داود الطيالسي: ١١٢٧۔ مصنف ابن أبي شيبة: ١١/ ١٤٩۔ مصنف عبد الرزاق: ١٦٣٠٨

عَامِرٍ، نا زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((أَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا تَرَكَتْ فَلِأَوْلَى ذَكَرٍ)). ❶

بچ جائے تو وہ میت کے سب سے زیادہ قریبی مرد کا ہے۔

[٤٠٦٩]...... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، وَأَبُو عِيسَى مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ قَطَنٍ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ ح وَنا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودٍ الْعَجَمِيُّ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَقْسِمُوا الْمَالَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ)). وَقَالَ أَبُو شَيْبَةَ: ((أَقْسِمُوا الْمِيرَاثَ بَيْنَ أَهْلِ الْفَرَائِضِ عَلَى كِتَابِ اللهِ تَعَالَى)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقررہ حصوں کے حق داروں کے مابین مال تقسیم کردو، پھر جو بچ جائے وہ میت کے سب سے قریبی مرد کو ملے گا۔ کا ہے۔ اور ابو شیبہ نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ مقررہ حصوں کے حق داروں کے مابین مالِ وراثت کو کتاب اللہ (کے حکم) کے مطابق تقسیم کردو۔

[٤٠٧٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، نا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمِنْهَالِ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقررہ حصے، ان کے حق داروں کو پہنچا دو، پھر جو رہ جائے وہ میت کے سب سے قریبی مرد کا ہوگا۔

[٤٠٧١]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي نُعَيْمٍ ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا سَعِيدُ بْنُ أَيُّوبَ، نا مُسْلِمٌ، قَالَا: نا وُهَيْبٌ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مقررہ حصے، ان کے حق داروں کو پہنچا دو، پھر جو باقی بچ جائے وہ میت کے سب سے قریبی مرد کو ملے گا۔

❶ مسند أحمد: ٢٦٥٧، ٢٨٦٠، ٢٩٩٤۔ صحيح ابن حبان: ٦٠٢٨، ٦٠٢٩، ٦٠٣٠

❷ صحيح مسلم: ١٦١٥۔ سنن أبي داود: ٢٨٩٨۔ جامع الترمذي: ٢٠٩٨۔ سنن ابن ماجه: ٢٧٤٠

❸ صحيح مسلم: ١٦١٥ (٣)

رَجُلٍ ذَكَرٍ)). ❶

[٤٠٧٢]...... نا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الطَّيَالِسِيُّ، نا خَالِدُ بْنُ يُوسُفَ السَّمْتِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، أَنَّ ابْنَ طَاوُسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ طَاوُسًا، يَقُولُ: قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا تَرَكَتْ فَلِأَوْلَى رَحِمٍ ذَكَرٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مال کو مقررہ حصوں کے حق داروں تک پہنچا دو، پھر جو باقی بچ جائے وہ میت کے سب سے قریبی مرد رشتے دار کے لیے ہے۔

[٤٠٧٣]...... نا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ، نا هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلْحِقُوا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا أَبْقَتْ فَلِأَوْلَى رَحِمٍ ذَكَرٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مقررہ حصوں کے حق داروں کو (وراثت کا) مال پہنچا دو، پھر جو باقی بچ جائے وہ میت کے سب سے قریبی مرد رشتے دار کو ملے گا۔

[٤٠٧٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمَطِيرِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، نا حَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ، فَقَالَ: ((لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ، وَالْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا وَمَالِهِ، وَهُوَ يَرِثُ مِنْ دِيَتِهَا وَمَالِهَا مَا لَمْ يَقْتُلْ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَمْدًا، فَإِنْ قَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ عَمْدًا لَمْ تَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ وَمَالِهِ شَيْئًا، وَإِنْ قَتَلَ صَاحِبَهُ خَطَأً وَرِثَ مِنْ مَالِهِ وَلَمْ تَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ)). مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّائِفِيُّ ثِقَةٌ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز کھڑے ہوئے اور فرمایا: دو مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کے وارث نہیں بن سکتے، عورت اپنے خاوند کی دیت اور مال میں وارث ہوگی اور خاوند اپنی بیوی کی دیت اور مال کا وارث ہوگا، بشرطیکہ دونوں میں سے کوئی دوسرے کو جان بوجھ کر قتل نہ کرے۔ لیکن اگر ان میں سے کوئی اپنے شریک حیات کو عمداً قتل کر دے تو وہ اس کی دیت اور مال کا وارث نہیں ہوگا اور اگر غلطی سے قتل ہو جائے تو مال کا وارث ہوگا لیکن دیت کا نہیں۔

محمد بن سعد طائفی ثقہ راوی ہے۔

[٤٠٧٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، أنا الْحَسَنُ بْنُ

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔ محمد بن سعید طائفی ثقہ راوی ہیں۔

❶ صحیح البخاری: ٦٧٣٢۔ صحیح مسلم: ١٦١٥ (٢)

❷ سنن ابن ماجه: ٢٧٣٦۔ مسند أحمد: ٦٦٦٤، ٦٨٤٤

صَالِحٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ. مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الطَّائِفِيُّ ثِقَةٌ.

[٤٠٧٦]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أَنَّهُ كَانَ لَا يُوَرِّثُ مَيِّتًا مِنْ مَيِّتٍ، وَيُوَرِّثُ الْأَحْيَاءَ مِنَ الْأَمْوَاتِ. ❶

داؤد بن ابی ہند روایت کرتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ میت کو میت کا وارث نہیں بنایا کرتے تھے، البتہ زندہ لوگوں کو فوت شدگان کا وارث بناتے تھے۔

[٤٠٧٧]...... وَأَخْبَرَنِي سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، قَالَ: قُسِمَتْ مَوَارِيثُ أَصْحَابِ الْحَرَّةِ فَوَرِثَ الْأَحْيَاءُ مِنَ الْأَمْوَاتِ، وَلَمْ يَرِثِ الْأَمْوَاتُ مِنَ الْأَمْوَاتِ.

ابو زناد بیان کرتے ہیں کہ حرہ والوں کی میراث تقسیم ہوئی تو زندہ لوگ فوت شدگان کے وارث بنے اور فوت شدگان، فوت شدگان کے وارث نہیں بنے۔

[٤٠٧٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا بَحْرٌ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ حَفْصٍ، أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ وَابْنَهَا زَيْدَ بْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ هَلَكَا فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ لَمْ يُدْرَ أَيُّهُمَا هَلَكَ قَبْلُ فَلَمْ يَتَوَارَثَا. ❷

عبداللہ بن عمر بن حفص روایت کرتے ہیں کہ اُم کلثوم اور ان کا صاحبزادہ زید بن عمر بن خطاب؛ دونوں کی بیک وقت وفات ہوئی، تو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ دونوں میں سے پہلے کون فوت ہوا ہے، لہٰذا دونوں ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے۔

[٤٠٧٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْرِءُ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، نا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ وَلَهُ صُحْبَةٌ أَنَّ قَوْمًا وَقَعَ عَلَيْهِمْ بَيْتٌ فَوَرِثَ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ. ❸

سیدنا ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ، جو کہ صحابی تھے، روایت کرتے ہیں کہ ایک کچھ لوگوں پر گھر کی چھت گر پڑی تو وہ ایک دوسرے کے وارث بنے۔

[٤٠٨٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ، نا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ بَيْتٍ سَقَطَ عَلَى نَاسٍ فَمَاتُوا، فَقَالَ: يُوَرَّثُ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ.

ابوالمنہال روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ایک گھر کی چھت گرنے سے اہل خانہ ہلاک ہو جائیں تو (کیا وہ باہم وارث بنیں گے)؟ تو انہوں نے فرمایا: (جی ہاں) انہیں ایک دوسرے کا وارث بنایا جائے گا۔

[٤٠٨١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

❶ سنن الدارمي: ٣٠٤٤
❷ سنن الدارمي: ٣٠٤٦
❸ سنن الدارمي: ٣٠٤٧

بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ النَّصْرَانِيَّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ)). ❶

مسلمان عیسائی کا وارث نہیں بن سکتا، سوائے اس صورت کے کہ وہ اس کا غلام یا لونڈی ہو۔

[٤٠٨٢]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، وَأَبُو الْأَزْهَرِ، قَالَا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: لَا يَرِثُ الْيَهُودِيُّ وَلَا النَّصْرَانِيُّ الْمُسْلِمَ، وَلَا يَرِثُهُمْ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَبْدَ الرَّجُلِ أَوْ أَمَتِهِ. مَوْقُوفٌ وَهُوَ الْمَحْفُوظُ.

ابوالزبیر بیان کرتے ہیں کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہودی اور عیسائی، مسلمان کا وارث نہیں بن سکتا اور نہ ہی مسلمان دیگر اہل مذاہب کا وارث بن سکتا ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ اس آدمی کا غلام یا لونڈی ہو۔
اس حدیث کا موقوف ہونا محفوظ ہے۔

[٤٠٨٣]..... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ مِهْرَانَ السَّوَّاقُ، نا أَبُو النَّصْرِ الْفَقِيهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَيْمُونٍ، نا أَبُو غَسَّانَ، نا شَرِيكٌ، عَنْ أَشْعَثَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ، رَفَعَهُ قَالَ: ((لَا نَرِثُ أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا يَرِثُونَا إِلَّا أَنْ يَرِثَ الرَّجُلُ عَبْدَهُ أَوْ أَمَتَهُ، وَتَحِلُّ لَنَا نِسَاؤُهُمْ وَلَا تَحِلُّ لَهُمْ نِسَاؤُنَا)). ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ مرفوعاً بیان کرتے ہیں (یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) کہ ہم اہل کتاب کے وارث نہیں ہوں گے اور نہ وہ ہمارے وارث ہیں، سوائے اس صورت کے کہ آدمی اپنے غلام یا لونڈی کا وارث ہو۔ اور اہل کتاب کی عورتیں ہمارے (نکاح کے) لیے حلال ہیں لیکن ہماری عورتیں ان کے لیے حلال نہیں ہیں۔

[٤٠٨٤]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، نا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَتَوَارَثُ أَهْلُ مِلَّتَيْنِ شَتَّى مُخْتَلِفَتَيْنِ))، قَالَ: ((وَالْمَرْأَةُ تَرِثُ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا وَمَالِهِ، وَهُوَ يَرِثُ مِنْ عَقْلِهَا وَمَالِهَا إِلَّا أَنْ يَقْتُلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ، فَإِنْ هُوَ قَتَلَهُ عَمْدًا لَمْ تَرِثْ مِنْ مَالِهِ وَلَا مِنْ دِيَتِهِ شَيْئًا، فَإِنْ قَتَلَ خَطَأً وَرِثَ مِنْ مَالِهِ وَلَمْ تَرِثْ مِنْ دِيَتِهِ شَيْئًا)) ❸

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دو مختلف مذاہب کے لوگ باہم وارث نہیں ہوں گے۔ فرمایا: عورت اپنے خاوند کی دیت اور مال کی وارث بنے گی اور خاوند اپنی بیوی کی دیت اور مال کا وارث بنے گا، بشرطیکہ ان دونوں میں سے کوئی اپنے شریک حیات کو قتل نہ کرے۔ لیکن اگر وہ اسے جان بوجھ کر قتل کر دے تو وہ اس کے مال اور دیت کا وارث نہیں بنے گا اور اگر اس کے ہاتھوں وہ غلطی سے قتل ہو جائے تو (اس صورت میں وہ) مال کا وارث تو ہوگا لیکن دیت کا نہیں۔

❶ السنن الكبرى للنسائي: ٦٣٥٦ ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٤٥ ـ مصنف عبد الرزاق: ٩٨٦٥
❷ صحيح البخاري: ٦٧٦٤
❸ سلف برقم: ٤٠٧٤

[٤٠٨٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْقَلَانِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، نا مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٠٨٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَسَّانَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا الْوَلِيدُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيُّ، عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ ((أَنْ يُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَتِهِ)).

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ضحاک بن سفیان کے نام مراسلہ لکھا کہ اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کی دیت کا وارث نہ بنایا جائے۔

[٤٠٨٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الصُّورِيُّ، نا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الشُّعَيْثِيُّ، عَنْ زُفَرَ بْنِ وَثِيمَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ زُرَارَةَ بْنَ جُزَيٍّ أَوْ حَزْنٍ. شَكَّ الصُّورِيُّ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَى الضَّحَّاكِ بْنِ سُفْيَانَ أَنْ يُوَرِّثَ، مِثْلَهُ. وَرَوَاهُ زُهَيْرُ بْنُ هِنْدَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ زُرَارَةَ بْنِ جُزَيٍّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ فَذَكَرَهُ.

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ زرارہ بن جزی یا حزن (صوری کو والد کے نام میں شک ہوا ہے) نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا: رسول اللہ ﷺ نے ضحاک بن سفیان کو لکھا تھا کہ وہ وارث بنائیں۔

اس حدیث کو زہیر بن ہند نے شعبی سے، انہوں نے مکحول سے، انہوں نے زرارہ بن جزی سے اور انہوں نے سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

[٤٠٨٨]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ قَتْلُ أَشْيَمَ خَطَأً. ❶

امام زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اشیم کا قتل، قتلِ خطا تھا۔

[٤٠٨٩]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا خَلَفُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مُسْلِمٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَامَ

سعید بن مسیّب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور پوچھا: خاوند کی دیت میں عورت کی وراثت کے متعلق کسی کو رسول اللہ ﷺ کے فیصلے کا علم ہے؟ تو ضحاک بن سفیان نے کہا: اس بارے میں میرے پاس علم

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٨/ ٨١٤٣

فَسَأَلَ: هَلْ عِنْدَ أَحَدٍ عِلْمٌ بِقَضَاءِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا؟ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ: أَنَا عِنْدِي فِي ذَالِكَ عِلْمٌ قَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ إِلَيْنَا أَنْ نُوَرِّثَ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ عَقْلِ زَوْجِهَا أَشْيَمَ. ❶

ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مراسلہ لکھا تھا کہ ہم اشیم ضبابی کی بیوی کو اس کے خاوند اشیم کی دیت کا وارث بنائیں۔

[٤٠٩٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: مَا أَرَى الدِّيَةَ إِلَّا لِلْعَصَبَةِ لِأَنَّهُمْ يَعْقِلُونَ عَنْهُ، فَهَلْ سَمِعَ مِنْكُمْ أَحَدٌ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ. وَقَالَ: فَأَخَذَ بِذَالِكَ عُمَرُ، زَادَ ابْنُ جُرَيْجٍ: وَكَانَ قَتْلُهُ خَطَأً. ❷

سعید بن میّب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری یہی رائے ہے کہ دیت عصبہ کا حق ہے، کیونکہ دیت ادا بھی وہی کرتے ہیں، کیا کسی نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلے میں کچھ سن رکھا ہے؟ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قبول کیا۔ ابن جریج نے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ اشیم کا قتل، قتلِ خطا تھا۔ (عصبہ سے مراد میت کے وہ رشتے دار جن کا میراث میں حصہ مقرر نہ ہو بلکہ انہیں ذوی الفروض، یعنی جن کے حصے مقرر ہوں، ان کے ترکہ میں سے حصہ ملتا ہو)۔

[٤٠٩١]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَرَّاحِ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ عُمَرَ، قَالَ: الدِّيَةُ لِلْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا، حَتّٰى قَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ: كَتَبَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِثْلَهُ.

سعید بن میّب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیت عاقلہ کے لیے ہے اور عورت خاوند کی دیت سے وارث نہیں ہوتی۔ پھر ضحاک بن سفیان نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ لکھا تھا۔ (بقیہ) حدیث اسی کے مثل ہے۔ (عاقلہ سے مراد باپ کی طرف کے وہ رشتے دار جو دیت کی ادائیگی میں شریک ہوں)۔

[٤٠٩٢]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: الدِّيَةُ تُقْسَمُ عَلَى فَرَائِضِ اللّٰهِ فَيَرِثُ مِنْهَا كُلُّ وَارِثٍ.

عامر روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دیت کو اللہ تعالیٰ کے طے کردہ فرائض کے مطابق تقسیم کیا جائے گا اور اس سے ہر وارث کو حق ملے۔

[٤٠٩٣]...... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا أَبُو

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے، یہاں تک کہ ہم اسواف مقام

❶ سنن أبي داود: ٢٩٢٧۔جامع الترمذي: ١٤١٥۔سنن ابن ماجه: ٢٦٤٢۔السنن الكبرٰى للنسائي: ٦٣٢٩۔مسند أحمد: ١٥٧٤٦

❷ مصنف عبد الرزاق: ١٧٧٦٤۔المعجم الكبير للطبراني: ٨١٣٩

الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى جِئْنَا امْرَأَةً بِالْأَسْوَافِ وَهِيَ جَدَّةُ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَزُرْنَاهَا ذَالِكَ الْيَوْمَ فَرَشَّتْ لَنَا صُورًا فَقَعَدْنَا تَحْتَهُ بَيْنَ نَخْلٍ وَذَبَحَتْ لَنَا شَاةً وَعَلَّقَتْ لَنَا قِرْبَةً مِنْ مَاءٍ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَتَحَدَّثُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِابْنَتَيْنِ لَهَا، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَوْ قَالَتْ: سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قُتِلَ مَعَكَ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدِ اسْتَفَاءَ عَمُّهُمَا مَالَهُمَا وَمِيرَاثَهُمَا كُلَّهُ فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا إِلَّا أَخَذَهُ، فَمَا تَرَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ فَوَاللّٰهِ مَا تُنْكَحَانِ أَبَدًا إِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ، وَقَالَ: فَقَالَ: ((يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذَالِكَ))، فَنَزَلَتْ سُورَةُ النِّسَاءِ وَفِيهَا: ﴿يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ﴾ (النساء: ١١) الْآيَةَ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ادْعُوا لِي الْمَرْأَةَ وَصَاحِبَهَا))، فَقَالَ لِعَمِّهِمَا: ((أَعْطِهِمَا الثُّلُثَيْنِ وَأَعْطِ أُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَلَكَ)). ❶

پر ایک عورت کے پاس پہنچے، وہ خارجہ بن زید بن ثابت کی دادی تھی، ہم اس دن اس سے ملنے گئے تھے۔ اس نے ایک چٹائی پر پانی کے چھینٹے مار کر (ہمارے بیٹھنے کے لیے اسے نرم کیا)، لیکن ہم اس کے نیچے کھجور کے سامنے بیٹھ گئے۔ اس نے ہمارے لیے ایک بکری ذبح کی اور ایک مشکیزہ لٹکا دیا۔ ہم باتیں کر رہے تھے کہ اتنے میں ایک عورت اپنی دو بیٹیوں کے ساتھ آئی اور کہنے لگی: اے اللہ کے رسول! یہ ثابت بن قیس (یا سعد بن ربیع) کی بیٹیاں ہیں جو غزوۂ اُحد کے روز آپ کے ساتھ (جہاد کرتے) شہید ہو گئے تھے، انہوں نے جو بھی ترکہ چھوڑا، ان کے چچا نے سارا مال و میراث ہڑپ کر لیا ہے، اے اللہ کے رسول! مال ہوگا تو ان کے نکاح ہوں گے، آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارے میں اللہ ہی فیصلہ کرے گا۔ چنانچہ سورۃ النساء نازل ہوئی اور اس میں یہ احکام تھے: ﴿يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ...... الخ﴾ ''تمہاری اولاد کے بارے میں اللہ تمہیں ہدایت کرتا ہے کہ مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہے، اگر (میت کی وارث) دو سے زائد لڑکیاں ہوں تو انہیں ترکے کا دو تہائی دیا جائے اور اگر ایک ہی لڑکی وارث ہو تو آدھا ترکہ اس کا ہے۔ اگر میت صاحبِ اولاد ہو تو اس کے والدین میں سے ہر ایک کو ترکے کا چھٹا حصہ ملنا چاہیے اور اگر وہ صاحبِ اولاد نہ ہو اور والدین ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو تیسرا حصہ دیا جائے اور اگر میت کے بہن بھائی بھی ہوں تو ماں چھٹے حصہ کی حق دار ہوگی۔ (یہ سب حصے اس وقت نکالے جائیں گے) جبکہ میت نے جو وصیت کی ہو وہ پوری کر دی جائے اور جو اس پر قرض ہو وہ بھی ادا کر دیا جائے۔ تم نہیں جانتے کہ تمہارے ماں باپ اور تمہاری اولاد میں سے کون بہ لحاظ نفع تم سے قریب تر ہے۔ یہ حصے اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیے ہیں، اور اللہ یقیناً سب حقیقتوں سے واقف اور ساری مصلحتوں کا جاننے

❶ مسند أحمد: ١٤٧٩٨ ـ سنن أبي داود: ٢٨٩١ ـ سنن ابن ماجه: ٢٧٢٠ ـ جامع الترمذي: ٢٠٩٢

والا ہے۔'' پھر رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اس عورت کو اور اس آدمی (یعنی لڑکیوں کے چچا) کو میرے پاس لاؤ۔ (اسے آپ کے سامنے پیش کیا گیا) تو آپ ﷺ نے (اس سے) فرمایا: ان لڑکیوں کو دو تہائی اور ان کی والدہ کو آٹھواں حصہ دے دو، اور جو بچ جائے وہ تمہارا حصہ ہے۔

[٤٠٩٤]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ أَبُو الزِّنْبَاعِ، أنا عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ رِفَاعَةَ، نا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمٍ الْأَعْوَرُ، نا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَلِلِابْنَتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأَخِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیوی کا آٹھواں حصہ اور دو بیٹیوں کو دو تہائی حصہ دیا، جو بچ گیا وہ (میت کے) حقیقی بھائی کو دے دیا۔

[٤٠٩٥]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَشْعَثِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَلْمٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا فُرَاتُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ ابْنِ عَقِيلٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ سَعْدًا قُتِلَ مَعَكَ شَهِيدًا، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَقَالَ: فَأَرْسَلَ إِلَى عَمِّهِمَا: ((أَعْطِ هَاتَيْنِ الثُّلُثَيْنِ وَالْمَرْأَةَ الثُّمُنَ وَلَكَ مَا بَقِيَ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! سعد رضی اللہ عنہ آپ کے ساتھ شہید ہوئے ہیں۔ راوی بقیہ حدیث ذکر کرنے کے بعد کہا: رسول اللہ ﷺ نے ان کے چچا کو پیغام بھیجا کہ ان لڑکیوں کو دو تہائی اور عورت کو آٹھواں حصہ دو، اور جو بچ جائے وہ تمہارا ہے۔

[٤٠٩٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، ثنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، وَيَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، أَنَّ امْرَأَةَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ سَعْدًا هَلَكَ وَتَرَكَ ابْنَتَيْنِ وَأَخَاهُ، فَعَمَدَ أَخُوهُ فَقَبَضَ مَا تَرَكَ سَعْدٌ، وَإِنَّمَا تُنْكَحُ النِّسَاءُ عَلَى أَمْوَالِهِنَّ، فَلَمْ يُجِبْهَا فِي مَجْلِسِهِ ذَالِكَ، ثُمَّ جَاءَتْهُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنَتَا سَعْدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ادْعُ لِي أَخَاهُ)) فَجَاءَ، فَقَالَ: ((ادْفَعْ إِلَى ابْنَتَيْهِ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کی بیوی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! سعد رضی اللہ عنہ وفات پا گئے اور (ورثاء میں) دو بیٹیاں اور ایک بھائی چھوڑ گئے ہیں۔ ان کے بھائی نے ان کے تمام ترکہ کو سمیٹ لیا ہے، حالانکہ بچیوں کے نکاح ان کے مال کے سبب ہی ہو سکتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے اس مجلس میں اسے کوئی جواب نہ دیا۔ پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا: اے اللہ کے رسول! سعد کی بیٹیوں (کے بارے میں کچھ فیصلہ فرما دیجیے)۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سعد کے بھائی کو میرے پاس بلاؤ۔ جب وہ آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: بچیوں کو دو تہائی اور عورت کو

الثُّلُثَيْنِ وَإِلَى امْرَأَتِهِ الثُّمُنَ وَلَكَ مَا بَقِيَ)).

آٹھواں حصہ دو، اور جو بچ جائے وہ تمہارا ہے۔

[٤٠٩٧]...... قُرِءَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ وَسَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ فَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ، فَقَالَا: لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ مَا بَقِيَ، وَقَالَا: انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا، فَأَتَى عَبْدَ اللّٰهِ فَسَأَلَهُ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا، قَالَ: وَلَكِنِّي أَقْضِي فِيهَا كَمَا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((النِّصْفُ لِلابْنَةِ، وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةُ الثُّلُثَيْنِ، وَلِلْأُخْتِ مَا بَقِيَ)). ❶

ہزیل بن شرحبیل روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ اور سلمان بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے بیٹی، پوتی اور حقیقی بہن (کی وراثت) کا مسئلہ پوچھا۔ تو ان دونوں نے فرمایا: بیٹی کو نصف ملے گا اور بہن کو باقی مل جائے گا۔ اور ان دونوں اصحاب نے کہا: عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ اور ان سے بھی پوچھو، یقیناً وہ ہماری تائید کریں گے۔ چنانچہ وہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کے جواب سے آگاہ کیا، تو انہوں نے فرمایا: لیکن میں اس بارے میں وہی فیصلہ کروں گا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ نصف بیٹی کے لیے ہے اور چھٹا حصہ پوتی کے لیے ہے، جس سے (ان دونوں کا) دوتہائی حصہ ہو جائے گا، اور جو باقی بچ جائے وہ بہن کو ملے گا۔

[٤٠٩٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٠٩٩]...... قُرِءَ عَلَى ابْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمُ ابْنُ زَنْجُوَيْهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

مذکورہ سند کے ساتھ بھی اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤١٠٠/١]...... قُرِءَ عَلَى ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنِ الْهُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، أَنَّ أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَةً وَابْنَةَ ابْنِهِ وَأُخْتَهُ لِأَبِيهِ وَأُمِّهِ، فَقَالَ: لِلابْنَةِ النِّصْفُ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ،

ہزیل بن شرحبیل روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے ایسے شخص کی میراث کے متعلق پوچھا گیا جس نے پسماندگان میں ایک بیٹی، ایک پوتی اور ایک حقیقی بہن چھوڑی ہو۔ تو انہوں نے فرمایا: بیٹی کو نصف ملے گا اور جو باقی بچ جائے گا وہ حقیقی بہن کا ہے اور انہوں نے فرمایا: سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بھی میرے جواب کے مثل ہی جواب دیں گے۔ لوگوں نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے جواب سے بھی

❶ صحيح البخاري: ٦٧٤٢ـ مسند أحمد: ٣٦٩١ـ سنن أبي داود: ٢٨٩٠ـ جامع الترمذي: ٢٠٩٣ـ سنن ابن ماجه: ٢٧٢١ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٣٥ـ صحيح ابن حبان: ٦٠٣٤

وَقَالَ: إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ سَيَقُولُ مِثْلَ مَا قُلْتُ فَسَأَلُوا ابْنَ مَسْعُودٍ، وَأَخْبَرُوهُ بِمَا قَالَ أَبُو مُوسَى، فَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: كَيْفَ أَقُولُ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لِلابْنَةِ النِّصْفُ، وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةُ الثُّلُثَيْنِ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ)).

آ گاہ کیا تو انہوں نے فرمایا: میں یہ جواب کیونکر دوں، جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: بیٹی کو نصف اور پوتی کو چھٹا حصہ ملے گا، جس سے (ان دونوں کا) دوتہائی حصہ ہو جائے گا، اور جو باقی بچ جائے گا وہ حقیقی بہن کو ملے گا۔

[٢/٤١٠٠]...... ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، أنا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي شَرِيكُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ فَسَكَتَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَسَارَ هُنَيْهَةً، فَقَالَ: ((حَدَّثَنِي جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنْ لَا مِيرَاثَ لَهُمَا)) وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، وَغَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو. وَرَوَاهُ مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَوَهِمَ فِيهِ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ، وَحَدِيثُ مَسْعَدَةَ يَأْتِي بَعْدَ هٰذَا. ❶

سیدنا شریک بن عبداللہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے چچی اور خالہ کی میراث کے متعلق پوچھا گیا، تو آپ ﷺ نے جواب نہ دیا۔ آپ سوار تھے، تھوڑا سا چلے اور فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا کہ ان کے لیے وراثت سے کوئی حصہ نہیں ہے۔

عبدالوہاب ثقفی وغیرہ نے محمد بن عمرو سے اسی طرح روایت کیا ہے جبکہ مسعدہ بن یسع نے محمد بن عمرو سے، انہوں نے ابوسلمہ سے اور انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ اسے اس میں وہم ہوا ہے، البتہ پہلی حدیث صحیح ہے، اور مسعدہ کی حدیث اس کے بعد آ رہی ہے۔

[٤١٠١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ، نا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ أُمَّ كُلْثُومٍ بِنْتَ عَلِيٍّ، وَابْنَهَا زَيْدًا وَقَعَا فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ وَالْتَقَتِ الصَّائِحَتَانِ فَلَمْ يُدْرَ أَيُّهُمَا هَلَكَ قَبْلُ فَلَمْ تَرِثْهُ وَلَمْ يَرِثْهَا، وَأَنَّ أَهْلَ صِفِّينَ لَمْ يَتَوَارَثُوا، وَأَنَّ أَهْلَ الْحَرَّةِ لَمْ يَتَوَارَثُوا. ❷

جعفر بن محمد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ اُم کلثوم بنت علی اور ان کے بیٹے زید ایک ہی دن انتقال کر گئے، دونوں کی تعزیت اکٹھی ہوئی اور یہ معلوم نہ ہو سکا کہ پہلے کس کا انتقال ہوا، چنانچہ نہ اُم کلثوم اس کی وارث بنیں اور نہ ہی وہ ان کا وارث ٹھہرا اور اہل صفین اور اہل حرہ بھی ایک دوسرے کے وارث نہیں بنے۔

[٤١٠٢]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا أَبُو هَانِئٍ عُمَرُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: سُئِلَ عَامِرٌ عَنْ مَوْلُودٍ لَيْسَ بِذَكَرٍ وَلَا أُنْثَى، لَيْسَ لَهُ مَا لِلذَّكَرِ وَلَيْسَ لَهُ مَا

عمر بن بشیر روایت کرتے ہیں کہ عامر رحمہ اللہ سے اس بچے کے متعلق سوال کیا گیا جو نہ مذکر ہو اور نہ مؤنث (یعنی) نہ تو اس میں مذکر کی علامات ہوں اور نہ مؤنث کی، اور اس کی ناف سے پیشاب یا پاخانہ جیسی کوئی چیز نکلتی ہو۔ عامر رحمہ اللہ سے اس کی میراث کے متعلق پوچھا گیا، تو انہوں نے فرمایا: اسے آدھا

❶ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٤٣

❷ سلف برقم: ٤٠٧٨

لِلْأُنْثَى يَخْرُجُ مِنْ سُرَّتِهِ كَهَيْئَةِ الْبَوْلِ وَالْغَائِطِ فَسُئِلَ عَامِرٌ عَنْ مِيرَاثِهِ، فَقَالَ عَامِرٌ: نِصْفُ حَظِّ الذَّكَرِ، وَنِصْفُ حَظِّ الْأُنْثَى.

مذکر کا حصہ اور آدھا مؤنث کا حصہ ملے گا۔

[٤١٠٣]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عَمْرُو بْنُ حُمْرَانَ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ الْهَجَرِيِّ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ: قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ، وَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَإِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتَّى يَخْتَلِفَ الِاثْنَانِ فِي الْفَرِيضَةِ لَا يَجِدَانِ مَنْ يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا)). تَابَعَهُ جَمَاعَةٌ عَنْ عَوْفٍ، وَرَوَاهُ الْمُثَنَّى بْنُ بَكْرٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِهٰذَا. قَالَ: وَقَالَ الْفَضْلُ بْنُ دَلْهَمٍ، عَنْ عَوْفٍ، عَنْ شَهْرٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. ❶

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: قرآن کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو، وراثت کا علم حاصل کرو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو، علم حاصل کرو اور لوگوں کو علم سکھاؤ، کیونکہ میں تو رحلت کر جانے والا ہوں، یقیناً علم کو اُٹھا لیا جائے گا اور فتنوں کا ظہور ہو گا، یہاں تک کہ دو آدمیوں کا وراثت کے معاملے میں اختلاف ہو گا تو انہیں ایسا کوئی آدمی نہیں ملے گا جو ان کا فیصلہ کر دے۔
ایک جماعت نے عوف سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے، اور اسے مثنی بن بکر نے عوف سے روایت کیا ہے، انہوں نے سلیمان بن جابر سے، انہوں نے ابوالاحوص سے، انہوں نے نا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث روایت کی ہے، جبکہ فضل بن دلہم نے عوف اور شہر کے واسطے سے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی ہے۔

[٤١٠٤]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ، نا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُوسُفَ اللُّجِّيِّ: نا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ، نا زَكَرِيَّا بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((تَعَلَّمُوا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، وَتَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوهَا النَّاسَ، وَتَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَعَلِّمُوهُ النَّاسَ، فَإِنِّي امْرُؤٌ مَقْبُوضٌ وَإِنَّ الْعِلْمَ سَيُقْبَضُ وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتَّى يَخْتَلِفُ الِاثْنَانِ فِي فَرِيضَةٍ فَلَا يَجِدَانِ أَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا)).

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم حاصل کرو اور لوگوں کو علم سکھاؤ، وراثت کی تعلیم لو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دو، قرآن سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، کیونکہ میں تو (دنیا چھوڑ) جانے والا ہوں، یقیناً عنقریب علم کو اُٹھا لیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے، یہاں کہ دو آدمیوں کا وراثت کے معاملے میں اختلاف ہو گا تو انہیں کوئی ایسا آدمی نہیں ملے گا جو ان کا فیصلہ کر دے۔

[٤١٠٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَيْدٍ الْجِنَانِيُّ،

سعید بن حسن بیان کرتے ہیں کہ میں نے سفیان ثوری سے

❶ السنن الكبرى للنسائي: ٦٢٧١ ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٣٣ ـ سنن الدارمي: ٢٢٧

نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الْعَبَّاسِ الرَّمْلِيُّ، نا ضَمْرَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قُلْتُ لِسُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ: لَوْ وُلِّيتَ الْقَضَاءَ بِفَرَائِضِ مَنْ كُنْتَ تَأْخُذُ؟ قَالَ: بِفَرَائِضِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ. ❶

پوچھا: اگر آپ کو وراثت کے فیصلے کرنے کی ذمہ داری سونپی جائے تو آپ کس کے فیصلوں کو اختیار کریں گے؟ انہوں نے فرمایا: سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے فیصلوں کو۔

[٤١٠٦]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيُّ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَسَمَ فِينَا فَأَعْطَى الِابْنَةَ النِّصْفَ وَالْأُخْتَ النِّصْفَ وَلَمْ يُوَرِّثِ الْعَصَبَةَ شَيْئًا. ❷

اسود بن یزید بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا تو وہ ہمارے پاس تشریف لائے، انہوں نے ہمارے ہاں وراثت تقسیم کی تو بیٹی کو نصف دیا، بہن کو نصف دیا اور عصبہ کو کچھ نہیں دیا۔

[٤١٠٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرٌ، نا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَعْطَى الِابْنَةَ النِّصْفَ وَأَعْطَى الْأُخْتَ مَا بَقِيَ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے بیٹی کو نصف اور باقی بہن کو دیا۔

[٤١٠٨]..... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، أنا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، نا أَبُو حَسَّانَ الْأَعْرَجُ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ الْكُوفِيِّ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ أُتِيَ بِالْيَمَنِ فِي مِيرَاثِ رَجُلٍ تَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ فَأَعْطَى ابْنَتَهُ النِّصْفَ وَأُخْتَهُ النِّصْفَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيٌّ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ. ❸

اسود بن یزید کوفی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص کی وراثت کا مسئلہ لایا گیا جس نے پسماندگان میں اپنی بیٹی اور بہن کو چھوڑا تھا تو انہوں نے بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف دیا اور رسول اللہ ﷺ ہمارے مابین حیات تھے۔

[٤١٠٩]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيُّ، نا يَزِيدُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا ایک غلام فوت ہو گیا جس کے ورثاء میں اس کی بیٹی اور حمزہ رضی اللہ عنہ

---

❶ مسند أحمد: ١٢٩٠٤ـ جامع الترمذی: ٣٧٩١ـ سنن ابن ماجه: ١٥٥ـ صحيح ابن حبان: ٧١٣١ـ المستدرك للحاكم: ٣/ ٤٢٢

❷ صحيح البخاری: ٦٧٣٤

❸ سنن أبی داود: ٢٨٩٣

بْنُ زُرَيْعٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مَوْلًى لِحَمْزَةَ تُوُفِّيَ فَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَابْنَةَ حَمْزَةَ، فَأَعْطَى النَّبِيُّ ﷺ ابْنَتَهُ النِّصْفَ، وَلِابْنَةِ حَمْزَةَ النِّصْفَ. هٰكَذَا نَاهُ مِنْ أَصْلِهِ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ. ❶

کی بیٹی تھی، تو نبی ﷺ نے اس کی بیٹی کو بھی نصف دیا اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کو بھی نصف دیا۔
اسی اسناد کے ساتھ انہوں نے ہمیں اس کی اصل سے اسی طرح بیان کیا۔

[٤١١٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ، نا عَفَّانُ، نا هَمَّامٌ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ ابْنِي مَاتَ فَمَا لِي مِنْ مِيرَاثِهِ؟ قَالَ: ((لَكَ السُّدُسُ))، فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ، فَقَالَ: ((لَكَ سُدُسٌ آخَرُ))، فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ، فَقَالَ: ((لَكَ السُّدُسُ الْآخَرُ طُعْمَةٌ)). ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میرا بیٹا فوت ہو گیا ہے، اس کی میراث میں میرا کیا حصہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیرے لیے چھٹا حصہ ہے۔ جب وہ واپس جانے لگا تو آپ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا: تیرے لیے ایک چھٹا حصہ اور ہے۔ پھر وہ جانے لگا تو آپ ﷺ نے پھر بلایا اور فرمایا: تیرے لیے ایک اور چھٹا حصہ طعام کا ہے۔

[٤١١١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْجَرْجَرَائِيُّ، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَيَّاشٍ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ حَكِيمِ بْنِ عَبَّادِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: رَمَى رَجُلٌ رَجُلًا بِسَهْمٍ فَقَتَلَهُ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ إِلَّا خَالٌ، فَكَتَبَ فِي ذَالِكَ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ إِلَى عُمَرَ، وَكَتَبَ عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ)). ❸

سیدنا ابوامامہ بن سہل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے دوسرے آدمی کو تیر مار کر قتل کر دیا، اس کا ایک ماموں وارث تھا۔ تو ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ نے اس بارے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا (کہ اس کا فیصلہ فرمائیے) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں (جواب میں) لکھا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس کا کوئی والی نہ ہو، اس کا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول والی ہیں اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں اس کا وارث ہوگا۔

[٤١١٢]...... نا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى بْنِ زَائِدَةَ أَبُو زَائِدَةَ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ اس شخص کا والی ہوتا ہے جس کا کوئی والی نہ ہو اور جس کا کوئی وارث نہ ہو (اس کا) ماموں اس کا وارث بنتا ہے۔

❶ سنن الدارمی: ٣٠١٣ـ السنن الكبرى للنسائی: ٦٣٦٥ـ سنن ابن ماجه: ٢٧٣٤
❷ مسند أحمد: ١٩٨٤٨ـ جامع الترمذی: ٢٠٩٩ـ سنن أبی داود: ٢٨٩٦ـ سنن ابن ماجه: ٢٧٢٣
❸ مسند أحمد: ١٨٩، ٣٢٣ـ صحيح ابن حبان: ٦٠٣٧

قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ، وَالْخَالَ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ)). ❶

[٤١١٣]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، وَأَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، قَالُوا: نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اللّٰهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کا والی ہے جس کا کوئی والی نہ ہو اور جس کا کوئی وارث نہ ہو (اس کا) ماموں اس کا وارث بنتا ہے۔

[٤١١٤]..... قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَنا أَبُو عَاصِمٍ، مَرَّةً أُخْرَى عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((اللّٰهُ وَرَسُولُهُ مَوْلَى مَنْ لَا مَوْلَى لَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ)). فَقِيلَ لِأَبِي عَاصِمٍ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَسَكَتَ فَقَالَ لَهُ الشَّاذَكُونِيُّ: حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَسَكَتَ.

طاؤس رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس شخص کے والی ہیں جس کا کوئی والی نہ ہو اور جس کا کوئی وارث نہ ہو (اس کا) ماموں اس کا وارث بنتا ہے۔ ابو عاصم سے پوچھا گیا کہ یہ نبی ﷺ کا فرمان ہے؟ وہ خاموش رہے تو شاذکونی نے کہا: ہمیں نبی ﷺ کی حدیث بیان کیجیے، وہ پھر بھی خاموش رہے۔

[٤١١٥]..... نا ابْنُ مَنِيعٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، مَوْقُوفًا.

ایک اور سند کے ساتھ موقوفاً مروی ہے۔

[٤١١٦]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا لَيْثُ بْنُ حَمَّادٍ الصَّفَّارُ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((أَنَا أَوْلَى بِكُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِهِ، مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ دَيْنًا أَوْ ضَيَاعًا فَإِلَيَّ أَنَا أَقْضِي دَيْنَهُ وَأَفُكُّ عَانِيَهُ، وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ يَقْضِي دَيْنَهُ وَيَفُكُّ عَانِيَهُ)). ❷

سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں ہر مومن کے لیے اس کی ذات پر مقدم ہوں، جس (میّت) نے ترکہ چھوڑا وہ اس کے ورثاء کو ملے گا اور جو قرض یا چھوٹے بچے چھوڑ جائے تو اس کے بال بچوں کی پرورش اور قرض کی ادائیگی میری ذمہ داری ہے۔ جس کا کوئی وارث نہ ہو، (اس کا) ماموں اس کا وارث ہے اور اس کے بال بچوں کی پرورش کا ذمہ دار ہے۔

❶ جامع الترمذی: ٢١٠٤۔السنن الکبرٰی للنسائی: ٦٣١٨

❷ سنن أبی داود: ٢٨٩٩۔السنن الکبرٰی للنسائی: ٦٣٢٠۔سنن ابن ماجه: ٢٦٣٤۔المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٤٤۔مسند أحمد: ١٧١٧٥، ١٧١٧٦، ١٧١٩٩۔صحيح ابن حبان: ٦٠٣٥۔شرح مشكل الآثار للطحاوی: ٢٧٤٨، ٢٧٤٩

[٤١١٧]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نَا الْقَوَارِيرِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ، قَالَ إِسْحَاقُ: عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يكَرِبَ.

اختلافِ سند کے ساتھ یہی (گزشتہ) حدیث ہی مروی ہے۔

[٤١١٨]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُوسٍ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: اللّٰهُ مَولٰى مَنْ لَا مَولٰى لَهُ، الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ.

طاؤس بیان کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جس کا کوئی والی نہ ہو اس کا اللہ والی ہوتا ہے اور جس کا کوئی وارث نہ ہوں تو اس کا وارث (اس کا) ماموں ہوتا ہے۔

[٤١١٩]...... نَا ابْنُ مَنِيعٍ، حَدَّثَنَا الْجُرْجَانِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ مَوْقُوفًا.

مذکورہ سند سے یہی حدیث موقوفاً مروی ہے۔

[٤١٢٠]...... نَا النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا رَوْحٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، مِثْلَهُ. قَالَ النَّيْسَابُورِيُّ: أَخْطَأَ فِيهِ رَوْحٌ وَالصَّوَابُ عَمْرُو بْنُ مُسْلِمٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول اس کے والی ہیں۔ آگے اسی کے مثل حدیث ہے۔ نیشاپوری کہتے ہیں: روح کو غلطی ہوئی ہے، صحیح نام (حسن بن مسلم نہیں بلکہ) عمرو بن مسلم ہے۔

[٤١٢١]...... نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، نَا شَرِيكٌ، ح وثنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا أَبُو أَحْمَدَ، نا شَرِيكٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ أَبِي هُبَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((الْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کا کوئی وارث نہ ہو، اس کا وارث ماموں ہوتا ہے۔

[٤١٢٢]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَارَةَ بْنِ صُبَيْحٍ، نَا أَبُو نُعَيْمٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الْخَالُ وَارِثٌ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ماموں وارث ہے۔

[٤١٢٣]...... نا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْقَاضِي، نا أَحْمَدُ بْنُ

علقمہ روایت کرتے ہیں کہ عبدالملک رحمہ اللہ نے نواسی اور

❶ مسند أحمد: ٢٨٦۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ٦/ ٢١٥

❷ سنن الدارمي: ٣٠٥٢

مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ فِي ابْنَةِ ابْنَةٍ، وَابْنَةِ أُخْتٍ: الْمَالُ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ. الصَّوَابُ مِنْ قَوْلِ عَلْقَمَةَ.

بھانجی کے متعلق فرمایا: دونوں کو آدھا آدھا مال ملے گا۔ درست بات یہ ہے کہ یہ علقمہ کا قول ہے۔

[٤١٢٤]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا أَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ، وَوَكِيعٌ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: أَنْتُمْ تَقْرَءُونَ الْوَصِيَّةَ قَبْلَ الدَّيْنِ، وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الدَّيْنَ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ، وَأَعْيَانُ بَنِي الْأُمِّ يَتَوَارَثُونَ دُونَ بَنِي الْعَلَّاتِ. ❶

حارث سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم وصیت کو قرض سے پہلے پڑھتے ہو، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ قرض (کی ادائیگی) وصیت (پر عمل) سے پہلے کی جائے، ماں جائے سگے بھائی ایک دوسرے کے وارث ہوں گے، علاتی بھائی ان کے وارث نہیں ہیں۔

[٤١٢٥]..... نا أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَرَاءِ، نا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أُتِيَ فِي بَنِي عَمٍّ أَحَدُهُمْ أَخٌ لِأُمٍّ فَقِيلَ لِعَلِيٍّ: إِنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ أَعْطَى الْأَخَ مِنَ الْأُمِّ الْمَالَ كُلَّهُ دُونَهُمْ لِقَرَابَتِهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ: يَرْحَمُ اللَّهُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ إِنْ كَانَ لَفَقِيهًا لَوْ كُنْتُ أَنَا لَأَعْطَيْتُهُ السُّدُسَ ثُمَّ أَشْرَكْتُ بَيْنَهُمْ فِيمَا بَقِيَ. ❷

حارث روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس چچازادوں کا ایک مسئلہ لایا گیا، ان میں ایک ماں جایہ بھائی تھا۔ آپ کو بتایا گیا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ماں جائے بھائی کی قرابت کے پیش نظر سارا مال اسے دیا ہے۔ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے، وہ فقیہ آدمی ہیں، مگر میں اس کو چھٹا حصہ دیتا ہوں اور باقی مال میں انہیں شریک سمجھتا ہوں۔

[٤١٢٦]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ الْحَكَمِ الثَّقَفِيِّ، قَالَ: أُتِيَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي امْرَأَةٍ تَرَكَتْ زَوْجَهَا وَأُمَّهَا وَإِخْوَتَهَا لِأُمِّهَا وَإِخْوَتَهَا لِأَبِيهَا وَأُمِّهَا، فَشَرَكَ بَيْنَ الْإِخْوَةِ لِلْأُمِّ وَبَيْنَ الْإِخْوَةِ لِلْأُمِّ وَالْأَبِ بِالثُّلُثِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: إِنَّكَ لَمْ تُشْرِكْ

مسعود بن حکم ثقفی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس ایک عورت کا مسئلہ لایا گیا جس نے پسماندگان میں خاوند، ماں، اخیافی بھائی اور حقیقی بھائی چھوڑے تھے، تو آپ نے اخیافی اور حقیقی بھائیوں کو تہائی حصے میں شریک قرار دیا۔ ایک آدمی نے آپ سے کہا: آپ نے فلاں سال تو انہیں شریک نہیں کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: وہ ان دنوں کا فیصلہ تھا، یہ آج کا فیصلہ ہے۔

عبدالرزاق کہتے ہیں کہ امام ثوری رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر میں اپنے اس

❶ مسند أحمد: ٥٩٥۔ سنن ابن ماجه: ٢٧١٥۔ جامع الترمذي: ٢٠٩٤

❷ سنن الدارمي: ٢٨٨٨

بَيْنَهُمَا عَامَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: ((فِتِلْكَ عَلٰى مَا قَضَيْنَا يَوْمَئِذٍ وَهٰذِهِ عَلٰى مَا قَضَيْنَا الْيَوْمَ)). قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ: وَقَالَ الثَّوْرِيُّ: لَوْ لَمْ أَسْتَفِدْ فِي سَفْرَتِي هٰذِهِ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ لَظَنَنْتُ أَنِّي قَدِ اسْتَفَدْتُ فِيهِ خَيْرًا. ❶

سفر میں اس حدیث کے علاوہ کوئی حدیث نہ سن پاتا تب بھی میں سمجھتا کہ میں نے خوب استفادہ کیا ہے۔

[٤١٢٧]...... نا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْكُوفِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ دِينَارٍ الْفَارِسِيُّ، نا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ، نا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ آخَى بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا يَتَوَارَثُونَ بِذَالِكَ حَتَّى أُنْزِلَتْ: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ﴾ (الأحزاب: ٦) الْآيَةَ، فَتَوَارَثُوا بِالنَّسَبِ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے اصحاب میں بھائی چارہ قائم کیا تو وہ اس کی بنیاد پر باہم وارث ہوتے تھے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلٰى بِبَعْضٍ﴾ ”(کتاب اللہ کی رو سے عام مومنین و مہاجرین کی بہ نسبت) رشتے دار ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔“ چنانچہ وہ نسب کی بنیاد پر ایک دوسرے کے وارث ہونے لگے۔

[٤١٢٨]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ الْخَوْلَانِيُّ حِمْصِيٌّ، نا عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تُحْرِزُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ: عَتِيقَهَا، وَوَلِيدَهَا، وَالْوَلَدَ الَّذِي لَاعَنَتْ عَلَيْهِ)). ❸

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت تین قسم کی میراث کا حق رکھتی ہے: اپنے آزاد کردہ غلام کی، اپنی لونڈی کی اور اپنے اس بچے کی جس پر وہ لعان کرچکی ہو۔

[٤١٢٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ مُحَمَّدٍ، نا أَبِي، نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ الْخَوْلَانِيِّ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ رُؤْبَةَ التَّغْلِبِيُّ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ النَّصْرِيِّ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: عورت تین قسم کی میراث کا حق رکھتی ہے: اپنے آزاد کردہ غلام کی، اس بچے کی جو اس نے راستے سے اُٹھایا ہو اور اپنے اس بچے کی جس پر وہ لعان کرچکی ہو۔

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٩٠٠٥ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٢٥٥ ـ سنن الدارمي: ٢٨٨٢

❷ صحيح البخاري: ٤٥٨٠

❸ سنن أبي داود: ٢٩٠٦ ـ جامع الترمذي: ٢١١٥ ـ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٦٣٢٦ ـ سنن ابن ماجه: ٢٧٤٢ ـ مسند أحمد: ١٦٠٠٤، ١٦٠١١، ١٦٩٨١ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٨٧٠

الْأَسْقَعِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَحْرِزُ الْمَرْأَةُ ثَلَاثَةَ مَوَارِيثَ: عَتِيقَهَا وَلَقِيطَهَا وَمُلَاعِنَهَا)). تَابَعَهُ أَبُو سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رُؤْبَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

[٤١٣٠]..... نا بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، نا أَحْمَدُ بْنُ عُمَيْرٍ، نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، نا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ رُؤْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ وَاثِلَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤١٣١]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا مُوسَى بْنُ عِيسَى بْنِ الْمُنْذِرِ، نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نا خَارِجَةُ بْنُ مُصْعَبٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: أَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ السُّدُسَ، اثْنَتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ. ❶

عبدالرحمٰن بن یزید بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تین دادیوں کو چھٹا حصہ دیا، جن میں دو باپ کی جانب سے تھیں اور ایک ماں کی جانب سے۔

[٤١٣٢]..... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّتَانِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَعْطَى الْمِيرَاثَ أُمَّ الْأُمِّ دُونَ أُمِّ الْأَبِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلِ بْنِ حَارِثَةَ وَقَدْ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا، أَوْ قَالَ مَرَّةً: رَجُلٌ مِنْ بَنِي حَارِثَةَ: يَا أَبَا بَكْرٍ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ أَعْطَيْتَ الَّتِي لَوْ أَنَّهَا مَاتَتْ هِيَ لَمْ تَرِثْهَا، فَجَعَلَهُ بَيْنَهُمَا. ❷

قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ دو دادیاں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آئیں تو آپ نے ماں کی ماں (نانی) کو میراث دی لیکن باپ کی ماں (دادی) کو نہیں دی۔ تو عبدالرحمٰن بن سہل بن حارثہ رضی اللہ عنہ، جو کہ بدری صحابی ہیں، انہوں نے کہا (ایک مرتبہ راوی نے یوں بیان کیا کہ بنو حارثہ کے ایک آدمی نے کہا:) اے خلیفۂ رسول ابوبکر! آپ نے جسے دیا ہے، اگر یہ مر جائے تو دوسری اس کی وارث نہیں ہو گی۔ تو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے میراث ان دونوں میں تقسیم کر دی۔

[٤١٣٣]..... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ: حَدَّثَكُمْ أَبُو عُبَيْدِ اللَّهِ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، أَنَّ جَدَّتَيْنِ أَتَيَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ

قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس دادی اور نانی آئیں تو آپ نے ماں کی ماں (نانی) کو میراث دی لیکن باپ کی ماں (دادی) کو نہیں دی۔ تو عبدالرحمٰن بن سہل بن حارثہ رضی اللہ عنہ، جن کا تعلق بنو حارثہ سے تھا، انہوں نے

❶ السنن الکبرٰی للبیھقی: ٦/ ٢٣٦

❷ الموطأ: ٣٠٣٩

الصِّدِّيقِ أُمَّ الْأُمِّ وَأُمَّ الْأَبِ ((فَأَعْطَى الْمِيرَاثَ أُمَّ الْأُمِّ دُونَ أُمِّ الْأَبِ))، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ أَخُو بَنِي حَارِثَةَ: يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ قَدْ أَعْطَيْتَ الَّتِي لَوْ أَنَّهَا مَاتَتْ لَمْ تَرِثْهَا، فَجَعَلَهُ أَبُو بَكْرٍ بَيْنَهُمَا يَعْنِي: السُّدُسَ.

کہا: اے خلیفۂ رسول! آپ نے جسے دیا ہے، اگر یہ مرجائے تو دوسری اس کی وارث نہیں ہوگی۔ چنانچہ آپ نے (میراث کا) چھٹا حصہ ان دونوں میں تقسیم کر دیا۔

[٤١٣٤]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا أَبُو مُجَاهِدٍ الْخُرَاسَانِيُّ، اسْمُهُ هِشَامٌ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعَتَكِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَعْطَى الْجَدَّةَ أُمَّ الْأُمِّ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهَا أُمٌّ السُّدُسَ. ❶

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کی ماں (نانی) کو چھٹا حصہ دیا، جب اس سے قریب تر ماں نہیں تھی۔

[٤١٣٥]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ، نا شُعْبَةُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَى الْجَدَّةَ السُّدُسَ. ❷

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کو چھٹا حصہ دیا۔

[٤١٣٦]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَرَّثَ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ اثْنَتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ. ❸

ابراہیم بن یزید روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دادیوں کو وارث بنایا، دو باپ کی جانب سے تھیں اور ایک ماں کی جانب سے تھی۔

[٤١٣٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرٌ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ إِذَا اسْتَوَيْنَ، ثِنْتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْأَبِ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ. ❹

خارجہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تین دادیاں برابر ہونے پر وارث قرار دیتے تھے، دو باپ کی جانب سے اور ایک ماں کی جانب سے۔

❶ سنن أبي داود: ٢٨٩٥ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٦٣٠٤

❷ سنن ابن ماجه: ٢٧٢٥ ـ سنن الدارمي: ٢٩٣٣ ـ مسند أحمد: ٢٠٣٠٩

❸ سنن الدارمي: ٢٩٣٥

❹ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٢٣٦ ـ سنن الدارمي: ٢٩٤٠

[٤١٣٨]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، نا عَبْدُ الْوَارِثِ، نا عُمَرُ بْنُ عَامِرٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّهُ كَانَ يُوَرِّثُ ثَلَاثَ جَدَّاتٍ، ثِنْتَيْنِ مِنْ قِبَلِ الْأُمِّ وَوَاحِدَةً مِنْ قِبَلِ الْأَبِ، كَذَا قَالَ. ❶

سعید بن میبّب رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ تین دادیوں کو وارث قرار دیتے تھے، دو باپ کی جانب سے اور ایک ماں کی جانب سے۔

[٤١٣٩]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَابِرٍ الْقَطَّانُ، نا عُمَرُ بْنُ خَالِدٍ، نا زُهَيْرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ مَرْوَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ جَعَلَ الْجَدَّ أَبًا. ❷

مروان سے مروی ہے کہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں گواہ ہوں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دادے کو باپ قرار دیا۔

[٤١٤٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عَقِيلِ بْنِ خَالِدٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَأَذِنَ لَهُ وَرَأْسُهُ فِي يَدِ جَارِيَةٍ لَهُ تُرَجِّلُهُ فَنَزَعَ رَأْسَهُ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: دَعْهَا تُرَجِّلُكَ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَوْ أَرْسَلْتَ إِلَيَّ جِئْتُكَ، فَقَالَ عُمَرُ: إِنَّمَا الْحَاجَةُ لِي إِنِّي جِئْتُكَ لِنَنْظُرَ فِي أَمْرِ الْجَدِّ، فَقَالَ زَيْدٌ: لَا وَاللّٰهِ مَا تَقُولُ فِيهِ؟، فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هُوَ بِوَحْيٍ حَتَّى نَزِيدَ فِيهِ وَنُنْقِصَ إِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ تَرَاهُ فَإِنْ رَأَيْتَهُ وَافَقْتَنِي تَبِعْتُهُ وَإِلَّا لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ فِيهِ شَيْءٌ، فَأَبَى زَيْدٌ فَخَرَجَ مُغْضَبًا، وَقَالَ: قَدْ جِئْتُكَ وَأَنَا أَظُنُّكَ سَتَفْرُغُ مِنْ حَاجَتِي، ثُمَّ أَتَاهُ مَرَّةً أُخْرَى فِي السَّاعَةِ الَّتِي أَتَاهُ الْمَرَّةَ الْأُولَى فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى قَالَ: فَسَأَكْتُبُ لَكَ فِيهِ، فَكَتَبَهُ فِي قِطْعَةِ

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ان کے پاس تشریف لائے اور (اندر آنے کی) اجازت لی، تو انہوں نے اجازت دے دی۔ اس وقت سیدنا زید رضی اللہ عنہ کا سر ایک لونڈی کے ہاتھوں میں تھا جو اس میں کنگھی کر رہی تھی، آپ نے اپنا سر ہٹا لیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اسے کنگھی کرتے رہنے دیجیے۔ زید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے امیر المومنین! آپ پیغام بھیج دیتے، میں خود حاضر خدمت ہو جاتا۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چونکہ کام مجھے تھا؛ اس لیے میں خود آپ کے پاس چلا آیا ہوں (میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ) ہم (وراثت میں) دادے کے حصے پر غور کریں۔ تو زید رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں؟ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ وحی تو نہیں ہے کہ ہم افراط و تفریط کا شکار نہ ہوں، بلکہ یہ صرف آپ کی ایک رائے ہے، اگر تمہاری رائے میرے موافق ہوئی تو میں تسلیم کر لوں گا ورنہ تم پر کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن زید رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ناراض ہوئے اور یہ کہتے ہوئے چلے گئے کہ میں تمہارے پاس آیا، میں سمجھتا تھا کہ تم میرا کام کر دو گے۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دوسری مرتبہ

❶ سنن الدارمی: ٢٩٠٦

❷ سنن الدارمی: ٢٩١٣۔ مصنف ابن أبی شیبة: ١٤/ ٨١۔ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٦/ ٢٤٨۔ المستدرك للحاکم: ٤/ ٣٣٩

قَتَبٍ وَضَرَبَ لَهُ مَثَلًا: إِنَّمَا مَثَلُهُ مِثْلُ شَجَرَةٍ تُنْبِتُ عَلَى سَاقٍ وَاحِدٍ فَخَرَجَ فِيهَا غُصْنٌ ثُمَّ خَرَجَ فِي غُصْنٍ غُصْنٌ آخَرُ، فَالسَّاقُ يَسْقِي الْغُصْنَ فَإِنْ قَطَعْتَ الْغُصْنَ الْأَوَّلَ رَجَعَ الْمَاءُ إِلَى الْغُصْنِ، وَإِنْ قَطَعْتَ الثَّانِي رَجَعَ الْمَاءُ إِلَى الْأَوَّلِ، فَأُتِيَ بِهِ فَخَطَبَ النَّاسَ عُمَرُ ثُمَّ قَرَأَ قِطْعَةَ الْقَتَبِ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ قَدْ قَالَ فِي الْجَدِّ قَوْلًا وَقَدْ أَمْضَيْتُهُ، قَالَ: وَكَانَ عُمَرُ أَوَّلَ جَدٍّ كَانَ فَأَرَادَ أَنْ يَأْخُذَ الْمَالَ كُلَّهُ مَالَ ابْنِ ابْنِهِ دُونَ إِخْوَتِهِ فَقَسَمَهُ بَعْدَ ذَالِكَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

زید رضی اللہ عنہ کے پاس اسی وقت تشریف لائے جس وقت پہلے آئے تھے اور ان کے پاس ہی بیٹھے رہے، یہاں تک کہ زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس بارے میں آپ کو لکھ کر دیتا ہوں۔ پھر آپ نے ایک پالان پر انہیں لکھ کر دیا اور ایک مثال بیان کی کہ اس کی مثال ایک درخت کی سی ہے، جو ایک تنے پر مشتمل ہے، جس میں ایک شاخ نکلتی ہے، پھر اس شاخ سے آگے ایک شاخ ہے، اس تنے سے شاخ کو پانی ملتا ہے، اگر آپ پہلی شاخ کاٹ دیں تو پانی دوسری شاخ کو منتقل ہو جاتا ہے اور اگر دوسری شاخ کاٹ دیں تو پانی پہلی شاخ کو ملتا ہے۔ پھر وہ تحریر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو دی گئی، تو آپ نے لوگوں سے خطاب کیا اور انہیں یہ تحریر پڑھ کر سنائی، پھر فرمایا: زید رضی اللہ عنہ نے دادے (کی وراثت) کے بارے میں جو بات کہی ہے وہ ہم نے جاری کر دی ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ دادا تھے، آپ پوتے کا مال اس کے بھائیوں کو دینے کی بہ جائے خود لینا چاہتے تھے، چنانچہ آپ نے اسے تقسیم کر دیا۔

[٤١٤١]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَأَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، وَقَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ، أَنَّ عُمَرَ قَضَى أَنَّ الْجَدَّ يُقَاسِمُ الْإِخْوَةَ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ مَا كَانَتْ.

قبیصہ بن ذؤیب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے دادے کو حقیقی بھائیوں کا شریک قرار دیا، تقسیم جیسی بھی ہو۔

[٤١٤٢]...... نَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ مَهْدِيٍّ، نَا عَنْبَسَةُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ شِهَابٍ الزُّهْرِيَّ عَنِ الْجَدِّ وَالْإِخْوَةِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ، فَقَالَ: أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَعُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، وَقَبِيصَةُ بْنُ ذُؤَيْبٍ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَضَى أَنَّ الْجَدَّ يُقَاسِمُ الْإِخْوَةَ لِلْأَبِ وَالْأُمِّ وَالْإِخْوَةَ لِلْأَبِ مَا

یونس بن زید بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابن شہاب زہری رحمہ اللہ سے دادے اور حقیقی بھائیوں (کے وراثت میں حصے) کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے سعید بن مسیب، عبیداللہ بن عبداللہ اور قبیصہ بن ذؤیب نے بیان کیا کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے دادے کو حقیقی اور علاتی بھائیوں کا شریک قرار دیا، جب ایک تہائی سے زیادہ حصہ اسے ملتا ہو، اور بھائی زیادہ ہونے کی صورت میں انہوں نے دادے کے لیے ایک تہائی قرار دیا اور باقی کا بھائیوں کے مابین لِلذَّكَرِ مِثْلُ

كَانَتِ الْمُقَاسَمَةُ خَيْرًا لَهُ مِنْ ثُلُثِ الْمَالِ، فَإِنْ كَثُرَ الْإِخْوَةُ فَأَعْطَى الْجَدَّ الثُّلُثَ، وَكَانَ لِلْإِخْوَةِ مَا بَقِيَ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ، وَقَضَى أَنَّ بَنِي الْأَبِ وَالْأُمِّ هُمْ أَوْلَى بِذَالِكَ مِنْ بَنِي الْأَبِ ذُكُورِهِمْ أَنَّ بَنِي الْأَبِ يُقَاسِمُونَ الْجَدَّ بِبَنِي الْأَبِ وَالْأُمِّ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِمْ، وَلَا يَكُونُ لِبَنِي الْأَبِ شَيْءٌ مَعَ بَنِي الْأَبِ وَالْأُمِّ إِلَّا أَنْ يَكُونَ بَنُو الْأَبِ يَرُدُّونَ عَلَى بَنَاتِ الْأَبِ وَالْأُمِّ، فَإِنْ بَقِيَ شَيْءٌ بَعْدَ فَرَائِضِ بَنَاتِ الْأَبِ وَالْأُمِّ فَهُوَ لِلْأُخُوَّةِ مِنَ الْأَبِ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ. ❶

حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ کے مطابق قرار دیا۔ آپ نے حقیقی بھائیوں کو علاتی بھائیوں کی نسبت قریبی قرار دیا، البتہ علاتی بھائی دادے کی موجودگی میں حقیقی بھائیوں کے ساتھ حصے دار ہوں گے۔ حقیقی بھائیوں کی موجودگی میں علاتی بھائیوں کا حصہ نہیں ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ حقیقی بہنوں کے ساتھ حصے دار ہو جائیں، اس طرح کہ حقیقی بہنوں کا حصہ ادا کرنے کے بعد جو بچ جائے وہ علاتی بھائیوں میں لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ کے مطابق تقسیم ہوگا۔

[٤١٤٣]...... نا أَبُو طَالِبٍ الْحَافِظُ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْأَعْمَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَبِي دَاوُدَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ)). ❷

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: قاتل کے لیے وراثت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

[٤١٤٤]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَزْهَرِ، نا أَبُو حُمَةَ، نا أَبُو قُرَّةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ)).

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاتل کے لیے (وراثت میں سے) کچھ نہیں ہے۔

[٤١٤٥]...... وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٤١٤٦]...... نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الْعَرْزَمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَافِرِيٍّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، عَنْ أَبِي مَرْوَانَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ،

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قاتل کو وراثت کا حصہ نہیں ملتا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٢٤٨

❷ مسند أحمد: ٣٤٧

عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ)). ❶

[٤١٤٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ مِثْلَهُ، أَنَا اللَّيْثُ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ)). قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: إِسْحَاقُ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ، أَخْرَجْتُهُ فِي مَشَائِخِ اللَّيْثِ لِئَلَّا يُتْرَكَ مِنَ الْوَسَطِ.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاتل وارث نہیں بنتا۔

ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں: اسحاق متروک الحدیث راوی ہے، میں نے یہ حدیث لیث کے اساتذہ سے نقل کی ہے تاکہ خلل نہ آنے پائے۔

[٤١٤٨]...... نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاتل کے لیے وراثت میں کوئی حصہ نہیں۔

[٤١٤٩]...... نَا أَبُو سَعِيدِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُشْكَانَ الْمَرْوَزِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَحْمُودٍ، نَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَابْنِ جُرَيْجٍ، وَالْمُثَنَّى بْنِ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ سَوَاءً.

اختلاف رُواۃ کے ساتھ بالکل گزشتہ حدیث ہی کے مثل ہے۔

[٤١٥٠]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نَا حَجَّاجٌ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَجُوزُ الْوَصِيَّةُ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں، سوائے اس صورت کے کہ ورثاء ایسا چاہیں۔

[٤١٥١]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی وارث

❶ جامع الترمذي: ٢١٠٩۔ سنن ابن ماجه: ٢٧٣٥

❷ السنن الكبرٰى للنسائي: ٦٣٣٤

❸ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٦/ ٢٦٣

الْـآدَمِيُّ ، نا فَضْلُ بْنُ سَهْلٍ ، حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْهَرَوِيُّ ، نا سُفْيَانُ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ جَابِرٍ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ)) الصَّوَابُ مُرْسَلٌ.

کے حق میں وصیت جائز نہیں۔
اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح ہے۔

[٤١٥٢]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى ، نا ابْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي شَبِيبُ بْنُ سَعِيدٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ يَحْيَى بْنَ أَبِي أُنَيْسَةَ الْجَزَرِيَّ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيِّ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الدَّيْنُ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَلَيْسَ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ)). ❶

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرض وصیت سے قبل ادا کیا جائے اور کسی وارث کے لیے وصیت نہیں ہو سکتی۔

[٤١٥٣]..... نا أَبُو بَكْرٍ ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبِيعَةَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی وارث کے حق میں وصیت نہیں ہو سکتی۔

[٤١٥٤]..... نا أَبُو سَعِيدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُثْمَانَ الْغَازِيُّ ، نا طَاهِرُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَبِيصَةَ ، نا سَهْلُ بْنُ عَمَّارٍ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْوَلِيدِ ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي خُطْبَتِهِ يَوْمَ النَّحْرِ: ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ)). ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم النحر کے خطبے میں ارشاد فرمایا: کسی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں، ہاں اگر ورثاء چاہیں (تو ہو سکتی ہے)۔

[٤١٥٥]..... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ ، نا أَبُو عُلَاثَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ ، نا أَبِي ، نا يُونُسُ ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَجُوزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں، سوائے اس صورت کے کہ ورثاء ایسا چاہیں۔

❶ الكامل لابن عدى: ٧/ ٢٦٤٨

❷ الكامل لابن عدى: ٢/ ٨١٧

الْوَرَثَةُ)). ❶

[٤١٥٦]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، نا أَبُو الْجَمَاهِرِ، نا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَكِبَ إِلَى قُبَاءٍ يَسْتَخِيرُ فِي مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ، فَأَنْزَلَ اللهُ أَنْ لَا مِيرَاثَ لَهُمَا. ❷

عطا بن یسار روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ چچی اور خالہ کی میراث کے متعلق استخارہ کی غرض سے قباء میں تشریف لے گئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی نازل فرمائی کہ ان کا حصہ نہیں ہے۔

[٤١٥٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ، وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: ((لَا أَجِدُ لَهَا شَيْئًا)). لَيْسَ فِيهِ عَطَاءُ بْنُ يَسَارٍ.

عبدالرحمان بن زید بن اسلم سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس (چچی یا خالہ) کے لیے کوئی حصہ نہیں پاتا۔ اس میں عطاء بن یسار کا ذکر نہیں ہے۔

[٤١٥٨]...... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ الْمُكْرَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ أَبُو جَعْفَرٍ التِّرْمِذِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ صَدَقَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ الزُّبَيْرُ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ﴾ (الأحزاب: ٦)، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ آخَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَلَمْ نَكُنْ نَشُكُّ أَنَّا نَتَوَارَثُ لَوْ هَلَكَ كَعْبٌ وَلَيْسَ لَهُ مَنْ يَرِثُهُ لَظَنَنْتُ أَنِّي أَرِثُهُ، وَلَوْ هَلَكْتُ كَذَلِكَ يَرِثُنِي حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. ❸

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت ہمارے متعلق نازل ہوئی: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللهِ﴾ ''(کتاب اللہ کی رُو سے عام مؤمنین و مہاجرین کی بہ نسبت) رشتے دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔'' نبی ﷺ نے مہاجرین وانصار کے مابین بھائی چارہ قائم کیا اور ہمیں اس میں چنداں شک نہیں تھا کہ ہم ایک دوسرے کے وارث ہیں، مجھے یقین تھا کہ اگر کعب رضی اللہ عنہ فوت ہوئے تو میرے علاوہ ان کا کوئی وارث نہیں ہوگا اور اگر میں فوت ہوا تو وہ میرے وارث ہوں گے، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی۔

[٤١٥٩]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَطَنِيُّ، نا مُوسَى بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْصَارِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ تَغْلِبَ، نا مَسْعَدَةُ بْنُ الْيَسَعِ الْبَاهِلِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ:

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے چچی اور خالہ کی وراثت کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے معلوم نہیں، جبرائیل (علیہ السلام) آئیں گے تو پوچھوں گا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: چچی اور خالہ کی وراثت

❶ سلف برقم: ٤١٥٠
❷ المراسيل لأبي داود: ٣٦١
❸ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٤٣۔ المعجم الصغير للطبراني: ١/ ١٤١

سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ، فَقَالَ: ((لَا أَدْرِي حَتَّى يَأْتِيَنِي جِبْرِيلُ))، ثُمَّ قَالَ: ((أَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مِيرَاثِ الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ؟)) فَأَتَى الرَّجُلُ، فَقَالَ: ((سَارَّنِي جِبْرِيلُ أَنَّهُ لَا شَيْءَ لَهُمَا)). لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ مَسْعَدَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ ضَعِيفٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ. ❶

کے متعلق سوال کرنے والا کہاں ہے؟ وہ آدمی آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے بتایا ہے کہ ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

محمد بن عمرو سے صرف مسعدہ نے اسے مسنداً روایت کیا ہے اور وہ ضعیف راوی ہے، اس حدیث کا مرسل ہونا صحیح ہے۔

[٤١٦٠]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل مروی ہے۔

[٤١٦١]..... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا مَالِكُ بْنُ يَحْيَى، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، نا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ زِيَادُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ لِجَلِيسٍ لَهُ: هَلْ تَدْرِي كَيْفَ قَضَى عُمَرُ فِي الْعَمَّةِ وَالْخَالَةِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَإِنِّي لَأَعْلَمُ خَلْقِ اللّٰهِ كَيْفَ كَانَ قَضَى فِيهِمَا عُمَرُ: جَعَلَ الْخَالَةَ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ وَالْعَمَّةَ بِمَنْزِلَةِ الْأَبِ. ❸

شعبی بیان کرتے ہیں کہ زیاد بن ابی سفیان نے اپنے ساتھ بیٹھے شخص سے کہا: کیا تم جانتے ہو کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے چچی اور خالہ کا فیصلہ کیسے کیا تھا؟ اس نے کہا: نہیں۔ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! میں سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کیسے فیصلہ کیا تھا، آپ ﷺ نے خالہ کو ماں اور چچی کو باپ کے قائم مقام قرار دیا تھا۔

❶ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٤٢

❷ المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٤٣

❸ سنن الدارمي: ٢٩٧٨

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# كتاب السير
# جہاد کے مسائل

## بَابُ السِّيَرِ
### جہاد وغزوات کا بیان

[٤١٦٢]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحُنَيْنِيُّ، نا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حُمْرَانَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ الْأَنْمَارِيِّ، قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ كَانَ الزُّبَيْرُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُسْرَى وَكَانَ الْمِقْدَادُ عَلَى الْمُجَنِّبَةِ الْيُمْنَى، فَلَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَكَّةَ وَهَدَى النَّاسَ جَاءَا بِفَرَسَيْهِمَا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَسَحَ الْغُبَارَ عَنْهُمَا، وَقَالَ: ((إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلْفَارِسِ سَهْمًا فَمَنْ نَقَصَهُمَا نَقَصَهُ اللَّهُ)).

سیدنا ابوکبشہ انماری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ فتح کیا تو میسرہ کے سپہ سالار سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ اور میمنہ کے سپہ سالار سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ مکہ میں داخل ہوئے اور لوگ ٹھہر گئے تو وہ دونوں اپنے گھوڑوں پر آئے، پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور ان سے غبار جھاڑا اور فرمایا: یقیناً میں نے گھوڑے کے دو اور گھڑ سوار کا ایک حصہ مقرر کیا ہے، لہٰذا جو شخص انہیں کم کرے گا اللہ اسے نقصان سے دوچار کرے گا۔

[٤١٦٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نا الْأَحْوَصُ بْنُ جَوَّابٍ، نا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ ح وَنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ قَيْسِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَدَّادُ، وَجَمَاعَةٌ قَالُوا: نا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ بُرْدٍ الْأَنْطَاكِيُّ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا قَيْسٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ السُّلَمِيِّ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ مَوْلَى أَبِي رُهْمٍ الْغِفَارِيِّ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَأَخِي وَمَعَنَا

سیدنا ابورہم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرا بھائی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوے میں شریک ہوئے، ہمارے پاس دو گھوڑے تھے، تو آپ ﷺ نے ہمیں چھ حصے دیے، چار ہمارے گھوڑوں کے لیے اور دو ہمارے لیے۔ تو ہم نے اپنے دو حصوں سے دو گائے خرید لیں۔

فَرَسَانِ، فَأَعْطَانَا سِتَّةَ أَسْهُمٍ أَرْبَعَةً لِفَرَسَيْنَا وَسَهْمَيْنِ لَنَا، فَبِعْنَا سَهْمَيْنَا بِبَكْرَتَيْنِ. ❶

[٤١٦٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي عِيسَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْوَلِيدِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ لِلرَّجُلِ سَهْمٌ وَلِفَرَسِهِ سَهْمَانِ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے اور گھڑ سوار کے لیے تین حصے مقرر فرمائے، ایک آدمی کا اور دو گھوڑے کے۔

[٤١٦٥]...... نا عُثْمَانُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ اللَّبَّانِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَسْهَمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو اور گھڑ سوار کا ایک حصہ رکھا۔

[٤١٦٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کے دو اور گھڑ سوار کا ایک حصہ تقسیم کیا۔

[٤١٦٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا ابْنُ نُمَيْرٍ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤١٦٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَسْهَمَ لِلرَّجُلِ وَلِفَرَسِهِ ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ، سَهْمًا لَهُ وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے اور گھڑ سوار کے تین حصے قرار دیے، ایک گھڑ سوار کا اور دو گھوڑے کے۔

[٤١٦٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَثْمَةَ، نا مُوسَى بْنُ

سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوۂ بدر میں شریک ہوا، میرے ساتھ میری گھوری تھی، تو

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٤١٩

❷ صحيح البخاري: ٢٨٦٣ ـ صحيح مسلم: ١٧٦٢ ـ سنن أبي داود: ٢٧٣٣ ـ جامع الترمذي: ١٥٥٤ ـ سنن ابن ماجه: ٢٨٥٤ ـ مسند أحمد: ٤٤٤٨، ٤٩٩٩، ٥٢٨٦ ـ صحيح ابن حبان: ٤٨١٠

يَعْقُوبَ، حَدَّثَتْنِي عَمَّتِي قَرِيبَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أُمِّهَا، عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِقْدَادِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى فَرَسٍ لَهُ أُنْثَى، فَأَسْهَمَ لِي سَهْمًا وَلِفَرَسِي سَهْمَيْنِ.

رسول اللہ ﷺ نے ایک حصہ میرا اور دو حصے گھوڑی کے مقرر فرمائے۔

[٤١٧٠]...... نا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبِيبٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ هَانِئٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ يَعْقُوبَ، عَنْ عَمَّتِهِ، عَنْ أُمِّهَا كَرِيمَةَ بِنْتِ الْمِقْدَادِ، عَنْ أَبِيهَا الْمِقْدَادِ، قَالَ: ضَرَبَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ بِسَهْمٍ وَلِفَرَسِي بِسَهْمَيْنِ.

سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ خیبر کے روز میرا ایک اور میرے گھوڑے کے دو حصے مقرر فرمائے۔

[٤١٧١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا مُوسَى بْنُ يَعْقُوبَ، عَنْ عَمَّتِهِ، عَنْ أُمِّهَا، عَنْ ضُبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ ضَرَبَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ وَلَهُ سَهْمًا.

سیدنا مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوۂ بدر کے روز میرے گھوڑے کے دو اور میرا ایک حصہ مقرر فرمایا۔

[٤١٧٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا قَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ، نا يَاسِينُ بْنُ مُعَاذٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَطَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالُوا: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُسْهِمُ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلرَّجُلِ سَهْمًا. ❶

سیدنا عمر بن خطاب، طلحہ بن عبید اللہ اور زبیر بن عوام رضی اللہ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے کے دو حصے اور گھڑ سوار کا ایک حصہ مقرر فرمایا کرتے تھے۔

[٤١٧٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا الْقَاسِمُ بْنُ يَزِيدَ، نا سُلَيْمَانُ أَبُو مُعَاذٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل مروی ہے۔

[٤١٧٤]...... نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ الكامل لابن عدى: ٣/ ١١٠٣

الدَّقَّاقُ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ: وَقَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: قَالَ لِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي مَخْزُومٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ لِمَائَتَيْ فَرَسٍ بِحُنَيْنٍ سَهْمَيْنِ سَهْمَيْنِ. ❶

غزوۂ حنین کے موقع پر دو سو گھوڑوں کے دو دو حصے مقرر فرمائے۔

[٤١٧٥]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَزَّازُ، نا خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، بِهٰذَا قَالَ: وَلِكُلِّ فَرَسٍ سَهْمَيْنِ.

مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے، اس میں ہے کہ ہر گھوڑے کو دو حصے دیے۔

[٤١٧٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْيَمَامِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَسْهَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمًا وَلِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ.

خَالَفَهُ حَجَّاجُ بْنُ الْمِنْهَالِ، عَنْ حَمَّادٍ، فَقَالَ: لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑ سوار کا ایک اور گھوڑے کے دو حصے مقرر فرمائے۔

حجاج بن منہال نے حماد سے روایت کرتے ہوئے اختلاف کیا اور یہ الفاظ بیان کیے کہ گھڑ سوار کے دو اور پیدل کا ایک حصہ مقرر فرمایا۔

[٤١٧٧]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي حَرْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ بَشِيرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ مِحْصَنٍ، قَالَ: أَسْهَمَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِفَرَسِي أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ وَلِي سَهْمًا فَأَخَذْتُ خَمْسَةَ أَسْهُمٍ. ❸

سیدنا بشیر بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے گھوڑے کے چار حصے اور میرا ایک حصہ مقرر کیا، یوں میں نے پانچ حصے وصول کیے۔

[٤١٧٨]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو أُمَيَّةَ الطَّرَسُوسِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ يَعْنِي أَبَاهُ، حَدَّثَنِي هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہوا، تو آپ ﷺ نے ہم میں سے گھڑ سوار کو تین حصے اور پیادے کو ایک حصہ دیا۔

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١١٤٦٤ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٣٨ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٣٢٦

❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٥٥٥٤

❸ مسند أحمد: ١٧٢٣٩ ـ سنن أبي داود: ٢٧٣٤

اللّٰهِ ﷺ غَزَاةً فَأَعْطَى الْفَارِسَ مِنَّا ثَلَاثَةَ أَسْهُمٍ، وَأَعْطَى الرَّاجِلَ سَهْمًا. ❶

[٤١٧٩]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُجَمِّعُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَنْصَارِيُّ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ جَارِيَةَ، قَالَ: شَهِدْتُ الْحُدَيْبِيَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا انْصَرَفْنَا مِنْهَا إِذَا النَّاسُ يُوجِفُونَ الْأَبَاعِرَ، قَالَ: فَقَالَ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: مَا لِلنَّاسِ مَالُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ فَخَرَجْنَا نُوجِفُ مَعَ النَّاسِ حَتَّى وَجَدْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَاقِفًا عِنْدَ كُرَاعِ الْغَمِيمِ فَلَمَّا اجْتَمَعَ إِلَيْهِ بَعْضُ مَا يُرِيدُ مِنَ النَّاسِ قَرَأَ عَلَيْهِمْ: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ (الفتح: ١)، قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَوَفَتْحٌ هُوَ؟ قَالَ: ((إِي وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُ لَفَتْحٌ))، قَالَ: ثُمَّ قُسِمَتْ خَيْبَرُ عَلَى أَهْلِ الْحُدَيْبِيَةِ عَلَى ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا وَكَانَ الْجَيْشُ أَلْفًا وَخَمْسَمِائَةٍ فِيهِمْ ثَلَاثُمِائَةِ فَارِسٍ، قَالَ: فَكَانَ لِلْفَارِسِ سَهْمَانِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ. ❷

سیدنا مجمع بن جاریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حدیبیہ میں تھا، جب ہم واپس ہوئے تو لوگوں نے اونٹ دوڑانے لگے۔ کچھ نے کہا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف لپک رہے ہیں؟ پھر ہم نے بھی لوگوں کے ساتھ اونٹ دوڑا دیے، یہاں تک کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ آپ ﷺ کراع غمیم نامی جگہ پر تشریف فرما تھے، جب کچھ لوگ آپ کے گرد اکٹھا ہو گئے جتنے آپ کو مطلوب تھے، تو آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا﴾ ''یقیناً ہم نے آپ کو ایک واضح فتح سے نوازا ہے۔'' رسول اللہ ﷺ کے ایک صحابی نے عرض کیا: کیا یہ فتح ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ فتح ہے۔ پھر خیبر کا مالِ غنیمت اہلِ حدیبیہ میں تقسیم ہوا تو اس کے اٹھارہ حصے ہوئے، جبکہ لشکر کی تعداد پندرہ سو تھی، جس میں تین سو گھڑ سوار تھے، چنانچہ ہر گھڑ سوار کو دو حصے آئے اور پیادے کو ایک حصہ ملا۔

[٤١٨٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نَا أَبُو أُسَامَةَ، وَابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَا: نَا عُبَيْدُ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ جَعَلَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا. قَالَ الرَّمَادِيُّ: كَذَا يَقُولُ ابْنُ نُمَيْرٍ، قَالَ لَنَا النَّيْسَابُورِيُّ: هٰذَا عِنْدِي وَهْمٌ مِنِ ابْنِ أَبِي شَيْبَةَ أَوْ مِنَ الرَّمَادِيِّ، لِأَنَّ أَحْمَدَ بْنَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑ سوار کو دو حصے اور پیادے کو ایک حصہ دیا۔

نیشاپوری کہتے ہیں کہ میرے نزدیک یہ ابن ابی شیبہ یا رمادی کا وہم ہے، کیونکہ امام احمد بن حنبل اور عبدالرحمٰن بن بشر وغیرہ اسے ابن نمیر سے روایت کرتے ہوئے اس سے اختلاف کرتے ہیں، اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابن کرامہ اور دیگر نے یہی حدیث ابو اسامہ سے روایت کی ہے، وہ بھی اس کے خلاف

❶ نصب الراية للزيلعي: ٣/ ٤١٥

❷ سنن أبي داود: ٢٧٣٦۔ مسند أحمد: ١٥٤٧٠۔ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ١٠٨٢۔ مصنف ابن أبي شيبة: ١٤/ ٤٣٧۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٠٥۔ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٣١

حَنْبَلٍ وَعَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ بِشْرٍ وَغَيْرَهُمَا رَوَوْهُ عَنِ ابْنِ نُمَيْرٍ خِلَافَ هٰذَا وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ عَنْهُمَا، وَرَوَاهُ ابْنُ كَرَامَةَ، وَغَيْرُهُ عَنْ أَبِي أُسَامَةَ خِلَافَ هٰذَا أَيْضًا وَقَدْ تَقَدَّمَ.

ہے اور گزر چکی ہے۔

[٤١٨١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ أَسْهَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا. قَالَ أَحْمَدُ: كَذَا لَفْظُ نُعَيْمٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَالنَّاسُ يُخَالِفُونَهُ. قَالَ النَّيْسَابُورِيُّ: وَلَعَلَّ الْوَهْمَ مِنْ نُعَيْمٍ، لِأَنَّ ابْنَ الْمُبَارَكِ مِنْ أَثْبَتِ النَّاسِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گھڑ سوار کو دو حصے اور پیادے کو ایک حصہ دیا۔
احمد کہتے ہیں کہ نعیم نے ابن مبارک سے انہی الفاظ سے روایت کیا ہے، جبکہ لوگ اس سے اختلاف کرتے ہیں۔ نیشاپوری کہتے ہیں: شاید کہ نعیم کو وہم ہوا ہے، کیونکہ ابن مبارک ثقہ راویوں میں سے ہیں۔

[٤١٨٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُسْهِمُ لِلْخَيْلِ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا. تَابَعَهُ ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْعُمَرِيِّ، وَرَوَاهُ الْقَعْنَبِيُّ عَنِ الْعُمَرِيِّ بِالشَّكِّ فِي الْفَارِسِ وَالْفَرَسِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے والے شخص کو دو حصے اور پیادے کو ایک حصہ دیتے تھے۔
ابن ابی مریم اور خالد بن عبدالرحمٰن نے عمری سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے، جبکہ قعنبی نے فارس (گھڑ سوار) اور فرس (گھوڑے) کے فرق کے ساتھ عمری سے روایت کیا ہے۔

[٤١٨٣]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ، نا الْقَعْنَبِيُّ عَنْهُ.

صرف سند کا بیان ہے۔

[٤١٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ، نا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، أنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَسَمَ لِلْفَارِسِ سَهْمَيْنِ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمًا. كَذَا قَالَ، وَخَالَفَهُ النَّضْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ حَمَّادٍ، وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے گھوڑے والے شخص کو دو حصے اور پیادے کو ایک حصہ دیا۔
نضر بن محمد نے اختلاف کرتے ہوئے حماد سے روایت کیا ہے، اس کا ذکر بھی پیچھے گزر چکا ہے۔

[٤١٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عَفَّانُ، نا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ

خالد الحذاء بیان کرتے ہیں کہ اس میں اختلاف نہیں کیا جاتا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: گھڑ سوار کے لیے تین حصے اور پیادے

الْحَذَّاءِ، قَالَ: لَا يُخْتَلَفُ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لِلْفَارِسِ ثَلَاثَةٌ، وَلِلرَّاجِلِ سَهْمٌ)). ❶

کے لیے ایک حصہ ہے۔

[٤١٨٦]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُغِيرَةِ نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَمَّا افْتَتَحَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْبَرَ كَانَتْ سُهْمَانُهُمْ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ سَهْمًا، جَمَعَ كُلَّ رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مَعَهُ مِائَةَ رَجُلٍ يَضُمُّ إِلَيْهِ فَكَانُوا أَلْفًا وَثَمَانَمِائَةِ رَجُلٍ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب نبی ﷺ نے خیبر فتح کیا تو مجاہدین کو اٹھارہ حصے دیے، مہاجرین کے ہر فرد کے ساتھ ایک سو افراد تھے، کل اٹھارہ سو تھے۔

[٤١٨٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِدْرِيسَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: أَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ سَهْمَيْنِ لِفَرَسِي وَسَهْمًا لِي، وَسَهْمًا لِأُمِّي مِنْ ذَوِي الْقُرْبَى. خَالَفَهُ هَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ فِي إِسْنَادِهِ. ❸

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ بدر کے روز رسول اللہ ﷺ نے مجھے چار حصے عطا فرمائے، دو میرے گھوڑے کے، ایک حصہ میرا اور ایک حصہ قرابت داروں میں سے میری والدہ کا۔
ہیثم بن خارجہ نے اس کی سند میں اختلاف کیا ہے۔

[٤١٨٨]...... نا أَبُو عُمَرَ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعْدٍ الزُّهْرِيُّ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ خَارِجَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَاهُ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ: سَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ، وَسَهْمًا لَهُ، وَسَهْمًا لِأُمِّهِ، سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى.

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں چار حصے دیے، دو ان کے گھوڑے کے، ایک ان کا اور ایک قرابت داری کا حصہ ان کی والدہ کو۔

[٤١٨٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ

عبداللہ بن زبیر اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرمایا کرتے تھے: خیبر کے سال رسول اللہ ﷺ نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ چار حصے دیے، ایک حصہ ان کے لیے، ایک قرابت

❶ دلائل النبوة للبيهقي: ٤/ ٢٤
❷ سنن أبي داود: ٣٠١٠
❸ سنن النسائي: ٦/ ٢٢٨ ـ مسند أحمد: ١٤٢٥

عَبَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ بِأَرْبَعَةِ أَسْهُمٍ: سَهْمًا لَهُ، وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبَى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ.

داری کا صفیہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہا کے لیے اور دو حصے ان کے گھوڑے کے۔

[٤١٩٠]...... ثنا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُحَاضِرٌ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَسْهَمَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ: سَهْمًا لِأُمِّهِ فِي الْقُرْبَى، وَسَهْمًا لَهُ، وَسَهْمَيْنِ لِفَرَسِهِ.

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو چار حصے دیے، ایک ان کی والدہ کو قرابت کا، ایک ان کا اور دو اُن کے گھوڑے کے۔

[٤١٩١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ روایت کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤١٩٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ شَهِدَ حُنَيْنًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَسْهَمَ لِفَرَسِهِ سَهْمَيْنِ، وَلَهُ سَهْمًا.

سیدنا سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ غزوۂ حنین میں نبی ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے تو آپ ﷺ نے ان کے گھوڑے کے دو حصے اور ان کا ایک حصہ مقرر فرمایا۔

[٤١٩٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، ثنا الْوَاقِدِيُّ، نا أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي أَحْمَدَ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ، يَقُولُ: أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ، وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا. [1]

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کے دو حصے اور اس کے مالک کا ایک حصہ قرار دیا۔



[٤١٩٤]...... قَالَ: وَنا الْوَاقِدِيُّ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ يَحْيَى بْنِ النَّضْرِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: أَسْهَمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ، وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا.

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑے کے دو حصے اور مالک کا ایک حصہ مقرر فرمایا۔

[٤١٩٥]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ، وَالْقَاسِمُ ابْنَا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

[1] سلف برقم: ٤١٧٨

إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، أَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ يُؤْمِنُ أَنْ يَسْبِقَ فَإِنَّ ذَالِكَ هُوَ الْقِمَارُ)). ❶

جس شخص نے دو (مقابلہ کرنے والے) گھوڑوں میں (اپنا) گھوڑا شامل کیا اور اسے اس کے جیت جانے کا یقین نہ ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا شامل کیا اور اسے یقین تھا کہ وہ جیت جائے گا، تو یہ جوا ہے۔

[٤١٩٦]..... حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ، نَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الرَّقِّيُّ، نَا ابْنُ الْأَصْبَهَانِيِّ، نَا شَرِيكٌ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ، وَمُجَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: أَصَبْنَا سَبَايَا يَوْمَ أَوْطَاسٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَطَأُ رَجُلٌ حَامِلًا حَتَّى تَضَعَ حَمْلَهَا، وَلَا غَيْرَ ذَاتِ حَمْلٍ حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً)). ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے اوطاس کے روز لونڈیاں حاصل کیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی شخص حاملہ کے ساتھ ہمبستری نہ کرے، یہاں تک کہ وہ وضع حمل کر دے، اور کوئی شخص غیر حاملہ کے ساتھ تب تک ہمبستری نہ کرے جب تک کہ اسے ایک حیض نہ آ جائے۔

[٤١٩٧]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نَا زَكَرِيَّا بْنُ دَاوُدَ الْخَفَّافُ أَبُو يَحْيَى، نَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ، نَا شَرِيكٌ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا خَرَجَ الْعَبْدُ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ قَبْلَ سَيِّدِهِ فَهُوَ حُرٌّ وَإِذَا خَرَجَ مِنْ بَعْدِهِ رُدَّ إِلَيْهِ، وَإِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ دَارِ الشِّرْكِ قَبْلَ زَوْجِهَا تَزَوَّجَتْ مَنْ شَاءَتْ وَإِذَا خَرَجَتْ مِنْ بَعْدِهِ رُدَّتْ إِلَيْهِ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب غلام اپنے مالک سے پہلے دارِ شرک سے نکل جائے تو وہ آزاد ہے، لیکن اگر مالک کے بعد نکلے تو مالک کو لوٹا دیا جائے گا، اور عورت اگر اپنے خاوند سے پہلے دارِ شرک کو چھوڑ دے تو وہ جس سے چاہے شادی کر سکتی ہے اور اگر خاوند کے بعد چھوڑے تو اسی کو لوٹا دی جائے گی۔

[٤١٩٨]..... حَدَّثَنَا رُزَيْقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ الْجُشَمِيُّ، نَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: جو شخص مالِ فئی تقسیم ہونے سے پہلے اس میں اپنا مال پائے، تو وہ اسی کو ملے گا، لیکن جو شخص تقسیم کے بعد پائے تو

❶ سنن أبي داود: ٢٥٧٩ـ سنن ابن ماجه: ٢٨٧٦ـ مسند أحمد: ١٠٥٥٧ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١١٤ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٠ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٨٩٧

❷ سنن أبي داود: ٢١٥٧ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٥ـ مسند أحمد: ١١٢٢٨، ١١٥٩٦، ١١٨٢٣ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٠٤٨

❸ مسند أحمد: ١٩٥٩ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١٢/ ٥١١ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٢٠٧٩

شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((مَنْ وَجَدَ مَالَهُ فِي الْفَيْءِ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ لَهُ، وَمَنْ وَجَدَهُ بَعْدَمَا قُسِمَ فَلَيْسَ لَهُ شَيْءٌ)). إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ أَبِي فَرْوَةَ مَتْرُوكٌ. ❶

وہ جس کو مل گیا اسی کا ہوگا۔
اسحاق سے مراد ابن فروہ ہے جو متروک ہے۔

[٤١٩٩]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي أَحْمَدَ الشِّيعِيُّ، نا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، نا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: مَا أَصَابَ الْمُشْرِكُونَ مِنْ أَمْوَالِ الْمُسْلِمِينَ فَظُهِرَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى رَجُلٌ مِنَّا مَتَاعَهُ بِعَيْنِهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ، فَإِذَا قُسِمَ ثُمَّ ظَهَرُوا عَلَيْهِ فَلَا شَيْءَ لَهُ إِنَّمَا هُوَ رَجُلٌ مِنْهُمْ. وَقَالَ أَبُو سَهْلٍ: هُوَ أَحَقُّ بِهِ مِنْ غَيْرِهِ بِالثَّمَنِ، هٰذَا مُرْسَلٌ. ❷

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے جو اموال مشرکوں کے ہاتھ لگ جائیں، پھران پر غلبہ پالیا جائے اور ہم میں سے کوئی آدمی اپنا ساز وسامان بعینہٖ (کسی مشرک کے پاس) دیکھے تو وہ کسی دوسرے (مسلمان) کی بہ نسبت خود اس کا زیادہ حق رکھتا ہے، لیکن جب تقسیم کر دیا جائے، پھر وہ سامان اسے نظر آئے تو اسے کوئی چیز نہیں ملے گی، کیونکہ وہ آدمی (جس کے حصے میں وہ آیا ہے، وہ) بھی انہی میں سے ہے۔
ابوسہل نے یہ الفاظ بیان کیے کہ دوسروں کی بہ نسبت وہ قیمتاً حاصل کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔ یہ روایت مرسل ہے۔

[٤٢٠٠]..... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْكَلْوَذَانِيُّ، نا أَبُو السَّكَنِ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ السَّكَنِ الْبَصْرِيُّ، نا رِشْدِينُ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((وَمَا أَحْرَزَهُ الْعَدُوُّ وَوَجَدَهُ صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ لَهُ)). رِشْدِينُ ضَعِيفٌ. ❸

سالم اپنے والد (سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما) سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مال وسامان دشمن نے (لوٹ کھسوٹ سے) اکٹھا کیا ہو اور تقسیم ہونے سے پہلے اس کے مالک کو وہ نظر آجائے تو وہ اسی کو ملے گا۔
اس روایت کی سند میں رشدین ضعیف راوی ہے۔

[٤٢٠١]..... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((فِيمَا أَحْرَزَ الْعَدُوُّ فَاسْتَنْقَذَهُ الْمُسْلِمُونَ مِنْهُمْ، أَوْ أَخَذَهُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مال دشمن لے گئے ہوں، پھر مسلمان ان سے واپس حاصل کرلیں، یا صاحبِ مال تقسیم سے قبل اپنی چیز واپس حاصل کرلے تو وہ اسی کا زیادہ حق رکھتا ہے، اور اگر تقسیم ہونے کے بعد اسے وہ چیز نظر آئے تو اگر وہ اسے قیمتاً حاصل کرسکتا ہے۔

❶ أخرجه البخاری تعليقاً: ٣٠٦٧
❷ مصنف ابن أبي شيبة: ١٢/ ٤٤٧
❸ المعجم الأوسط للطبرانی: ٨٤٣٩

صَاحِبُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ فَهُوَ أَحَقُّ فَإِنْ وَجَدَهُ وَقَدْ قُسِمَ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَهُ بِالثَّمَنِ))، الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ مَتْرُوكٌ. ❶

حسن بن عمارہ متروک راوی ہے۔

[٤٢٠٢]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ الْجَوْزَجَانِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: عُرِضْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ وَأَنَا ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ فَلَمْ يُجِزْنِي وَلَمْ يَرَنِي بَلَغْتُ، ثُمَّ عُرِضْتُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ فَأَجَازَنِي. فَأَخْبَرْتُ بِهٰذَا الْخَبَرِ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَكَتَبَ إِلَى عُمَّالِهِ أَنْ لَا تَفْرِضُوا إِلَّا لِمَنْ بَلَغَ خَمْسَ عَشْرَةَ، وَكَانَ عُمَرُ لَا يَفْرِضُ لِأَحَدٍ إِلَّا مِائَةَ دِرْهَمٍ حَتَّى يَبْلُغَ خَمْسَ عَشْرَةَ. تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَهُوَ صَحِيحٌ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے روز مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، اس وقت میں چودہ سال کا تھا، تو آپ ﷺ نے مجھے نابالغ قرار دیتے ہوئے (جہاد میں) شرکت کی اجازت نہیں دی۔ پھر مجھے غزوۂ خندق کے روز آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، اس وقت میں پندرہ سال کا تھا، تو آپ ﷺ نے مجھے (جہاد میں حصہ لینے کی) اجازت مرحمت فرما دی۔

راوی کہتے ہیں: میں نے سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کو یہ حدیث سنائی تو انہوں نے اپنے گورنروں کو لکھ بھیجا کہ وہ پندرہ سال کی عمر کو پہنچنے پر بلوغت کا وظیفہ مقرر کریں اور آپ پندرہ سال سے کم عمر کو ایک سو دِیا درہم کرتے تھے۔

[٤٢٠٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مُحَمَّدٍ الضَّبِّيِّ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ مُرَّةَ، يَقُولُ: سَافَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ غَيْرَ مَرَّةٍ فَمَا رَأَيْتُهُ يَمُرُّ بِجِيفَةِ إِنْسَانٍ فَيُجَاوِزُهَا حَتَّى يَأْمُرَ بِدَفْنِهَا، لَا يَسْأَلُ: ((أَمُسْلِمٌ هُوَ أَوْ كَافِرٌ؟)). ❸

سیدنا یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ کئی مرتبہ سفر کیا، میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ جب کسی مردہ انسان کے پاس سے گزرتے تو اسے دفن کرنے کا حکم فرماتے، آپ ﷺ یہ نہیں پوچھتے تھے کہ یہ مسلمان ہے یا کافر؟

[٤٢٠٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے روز رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق حکم فرمایا، تو انہیں

❶ معرفة السنن والآثار للبيهقي: ١٣/ ٢٨٥

❷ صحيح البخاري: ٤٠٩٧ـ صحيح مسلم: ١٨٦٨ (٩١)ـ مسند أحمد: ٤٦٦١ـ صحيح ابن حبان: ٤٧٢٧

❸ المستدرك للحاكم: ١/ ٣٧١ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٣/ ٣٨٦

حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ، حَدَّثَنِي أَفْلَحُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِحَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ فَهُيِّءَ لِلْقِبْلَةِ ثُمَّ كَبَّرَ عَلَيْهِ سَبْعًا ثُمَّ جَمَعَ إِلَيْهِ الشُّهَدَاءَ حَتّٰى صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعِينَ صَلَاةً، قَالَ: قَالَ وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ رَأَى حَمْزَةَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ، قَالَ: ((لَئِنْ ظَفِرْتُ بِقُرَيْشٍ لَأُمَثِّلَنَّ بِثَلَاثِينَ مِنْهُمْ)) فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ﴾ (النحل:١٢٦) الْآيَةَ. عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عِمْرَانَ ضَعِيفٌ. ❶

قبلہ رُخ لٹا دیا گیا تو آپ نے ان (کے جنازے) پر سات تکبیرات کہیں، پھر دیگر شہداء کو ان کے ساتھ رکھا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے حمزہ رضی اللہ عنہ کی ستر بار نماز جنازہ پڑھی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ ان کا مُثلہ کیا گیا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں قریش پر غالب آ جاؤں تو میں لازماً ان کے تیس آدمیوں کا مُثلہ کروں گا۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی: ﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُمْ بِهِ﴾ ''اور اگر تم لوگ بدلہ لو تو بس اسی قدر لو جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہو۔''

اس کی سند میں عبدالعزیز بن عمران ضعیف راوی ہے۔

[٤٢٠٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أنا أُسَامَةُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِحَمْزَةَ يَوْمَ أُحُدٍ وَقَدْ جُدِعَ وَمُثِّلَ بِهِ، فَقَالَ: ((لَوْلَا أَنْ تَجِدَ صَفِيَّةُ لَتَرَكْتُهُ حَتّٰى يَحْشُرَهُ اللّٰهُ مِنْ بُطُونِ الطَّيْرِ وَالسِّبَاعِ))، فَكَفَّنَهُ بِنَمِرَةٍ إِذَا خُمِّرَ رَأْسُهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا خُمِّرَتْ رِجْلَاهُ بَدَا رَأْسُهُ، فَخَمَّرَ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ، وَقَالَ: ((أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ)). لَمْ يَقُلْ هٰذَا اللَّفْظَ غَيْرُ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ: ((وَلَمْ يُصَلِّ عَلٰى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ)) وَلَيْسَتْ بِمَحْفُوظَةٍ. ❷

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ غزوۂ اُحد کے روز رسول اللہ ﷺ سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو ان کی ناک کٹی ہوئی تھی اور ان کا مُثلہ کیا گیا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر صفیہ (سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ) کا خدشہ نہ ہوتا تو میں انہیں یونہی چھوڑ دیتا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں پرندوں اور درندوں کے پیٹوں سے اکٹھا کر کے اُٹھاتا۔ پھر آپ ﷺ نے انہیں چیڑے کی ایک کھال میں کفن دیا، جب سر کو ڈھانپا جاتا تو پاؤں ننگے ہو جاتے اور جب پاؤں ڈھانپے جاتے تو سر ننگا ہو جاتا، چنانچہ آپ ﷺ نے ان کا سر ڈھانپ دیا۔ آپ ﷺ نے ان کے سوا کسی شہید کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی، اور فرمایا: میں آج تم پر گواہ ہوں۔

یہ الفاظ کہ ''آپ ﷺ نے ان کے سوا کسی شہید کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھائی'' صرف عثمان بن عمر نے بیان کیے ہیں، اور یہ روایت محفوظ نہیں ہے۔

[٤٢٠٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، أنا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ، وَزَادَ: وَجَعَلَ عَلٰى رِجْلَيْهِ

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، اور اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ آپ ﷺ نے ان کے پاؤں پر اِذخر (گھاس) ڈال دی اور ان کے سوا کسی شہید کا جنازہ نہیں

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١١٠٥١ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٧ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٤/ ١٢

❷ سنن أبي داود: ٣١٣٦ـ مسند أحمد: ١٢٣٠٠

الْإِذْخِرَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنَ الشُّهَدَاءِ غَيْرِهِ، وَقَالَ: ((أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ))، وَكَانَ يُدْفِنُ الِاثْنَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ فِي قَبْرٍ وَاحِدٍ.

پڑھایا، اور فرمایا: میں آج تم پر گواہ ہوں۔ آپ ﷺ دو دو، تین تین افراد کو ایک قبر میں دفن کروا رہے تھے۔

[٤٢٠٧]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شُهَدَاءَ أُحُدٍ لَمْ يُغَسَّلُوا وَدُفِنُوا بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ. وَقَالَ اللَّيْثُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ بِدِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا. ❶

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شہدائے اُحد کو غسل نہیں دیا گیا، انہیں ان کے خون میں لت پت ہی دفن کر دیا گیا اور ان کی نمازِ جنازہ بھی نہیں ادا کی گئی۔

ایک اور سند کے ساتھ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: روزِ قیامت میں ان پر گواہ ہوں گا۔ اور آپ ﷺ نے حکم دیا کہ انہیں خون آلود حالت میں ہی دفن کر دیا جائے، نہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھی گئی اور نہ انہیں غسل دیا گیا۔

[٤٢٠٨]..... حَدَّثَنَا النَّيْسَابُورِيُّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نَا أَبُو صَالِحٍ، وَالْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، وَأَبُو النَّضْرِ، وَأَبُو الْوَلِيدِ، عَنِ اللَّيْثِ، بِهٰذَا.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ یہی حدیث ہے۔

[٤٢٠٩]..... نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نَا الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي عُتْبَةَ، أَوْ غَيْرِهِ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: لَمَّا انْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ عَنْ قَتْلَى أُحُدٍ انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَى مَنْظَرًا أَسَاءَهُ رَأَى حَمْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَدْ شُقَّ بَطْنُهُ وَاصْطُلِمَ أَنْفُهُ وَجُدِعَتْ أُذُنَاهُ، فَقَالَ: ((لَوْلَا أَنْ يَحْزَنَ النِّسَاءُ أَوْ يَكُونَ سُنَّةً بَعْدِي لَتَرَكْتُهُ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللّٰهُ مِنْ بُطُونِ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ لَأُمَثِّلَنَّ مَكَانَهُ بِسَبْعِينَ رَجُلًا))، ثُمَّ دَعَا بِبُرْدَةٍ فَغَطَّى بِهَا وَجْهَهُ فَخَرَجَتْ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ احد کے روز جب مشرکین واپس پلٹ گئے تو رسول اللہ ﷺ شہدائے احد پر سے گزرے تو آپ نے ایک نہایت ہی غم افروز منظر دیکھا۔ آپ نے دیکھا کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا پیٹ شق کیا گیا ہے، ان کی ناک کاٹ دی گئی ہے اور دونوں کان الگ کر دیے گئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر مجھے خدشہ نہ ہوتا کہ عورتیں غم سے نڈھال ہو جائیں گی یا میرے بعد اسے سنت بنا لیا جائے گا تو میں حمزہ رضی اللہ عنہ کو یونہی چھوڑ دیتا تا کہ اللہ انہیں پرند و درند کے پیٹوں سے اکٹھا کرتا اور میں اس کے بدلہ میں ستر کا مثلہ کرتا۔ پھر آپ ﷺ نے ایک چادر منگوائی، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کا چہرہ ڈھانپا تو ان کے پاؤں ننگے ہو گئے، آپ ﷺ نے ان کا چہرہ

❶ سنن أبي داود: ٣١٣٥ـ جامع الترمذي: ١٠٣٦ـ سنن ابن ماجه: ١٥١٤ـ سنن النسائي: ٤/ ٦٢ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٠٥٠

رِجْلَاهُ فَغَطَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ وَجْهَهُ وَجَعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ شَيْئًا مِنَ الْإِذْخِرِ، ثُمَّ قَدَّمَهُ فَكَبَّرَ عَلَيْهِ عَشْرًا ثُمَّ جَعَلَ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ فَيُوضَعُ وَحَمْزَةُ مَكَانَهُ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعِينَ صَلَاةً وَكَانَ الْقَتْلَى سَبْعِينَ، فَلَمَّا دُفِنُوا وَفُرِغَ مِنْهُمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿ادْعُ إِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (النحل: ١٢٥) إِلٰى قَوْلِهٖ: ﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾ (النحل: ١٢٧) فَصَبَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَلَمْ يُمَثِّلْ بِأَحَدٍ. لَمْ يَرْوِهٖ غَيْرُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ وَهُوَ مُضْطَرِبُ الْحَدِيثِ، عَنْ غَيْرِ الشَّامِيِّينَ. ❶

ڈھانپ دیا اور پاؤں پر کچھ اذخر (گھاس) ڈال دی۔ پھر آپ ﷺ آگے بڑھے اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پر دس تکبیرات کہیں، پھر ایک ایک شہید لایا جاتا اور حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ رکھا جاتا حتیٰ کہ آپ نے ان کی نماز جنازہ ستر مرتبہ پڑھی، احد کے شہدا ستر تھے۔ جب شہدا کو دفن کرنے سے فارغ ہوئے تو یہ آیت نازل ہوئی: ﴿ادْعُ إِلٰى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ سے لے کر: ﴿وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ إِلَّا بِاللّٰهِ﴾ تک۔ ''اے نبی! اپنے رب کے راستے کی طرف دعوت دیجیے، حکمت اور عمدہ نصیحت کے ساتھ اور لوگوں سے مباحثہ کرو تو ایسے طریقے پر جو بہترین ہو، تمہارا رب ہی زیادہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے اور کون راہ راست پر ہے، اور اگر تم لوگ بدلہ لو تو بس اسی قدر لو جس قدر تم پر زیادتی کی گئی ہو، لیکن اگر تم صبر کرو تو یقیناً یہ صبر کرنے والوں ہی کے حق میں بہتر ہے۔ اور صبر سے کام لیجیے، اور تمہارا یہ صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے۔'' چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے صبر سے کام لیا اور اُحد میں کسی کا مثلہ نہیں کیا۔
اس حدیث کو اسماعیل بن عیاش کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا اور وہ غیر شامی رُواۃ سے روایت کرتے وقت مضطرب الحدیث قرار پایا ہے۔

## بَقِيَّةُ الْفَرَائِضِ
## وراثت کے بقیہ احکام کا بیان

[٤٢١٠]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُلُّ قَوْمٍ يَتَوَارَثُونَ إِلَّا مَنْ عُمِّيَ مَوْتُ بَعْضِهِمْ قَبْلَ بَعْضٍ فِي هَدْمٍ أَوْ حَرْقٍ أَوْ قِتَالٍ وَغَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ وُجُوهِ الْمُتَوَالِفِ فَإِنَّ بَعْضَهُمْ لَا يَرِثُ بَعْضًا، وَلٰكِنْ يُورَثُ كُلُّ إِنْسَانٍ

خارجہ سے مروی ہے کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام ورثاء باہم وارث ہوتے ہیں، سوائے ایسے ورثاء کے جن کی موت کی تقدیم وتاخیر معلوم نہ ہو سکے، جیسے دیوار گرنے، آگ لگنے یا جنگ اور اس جیسی دیگر صورتوں میں ہلاک ہو جاتے ہیں، یقیناً وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوں گے، البتہ ان سب کی میراث قریب تر زندہ لوگوں کو ملے گی، گویا ایسے ہلاک ہونے والے آپس میں کوئی قرابت نہیں رکھتے۔

❶ المستدرك للحاكم: ٣/ ١٩٧ ـ المعجم الكبير للطبراني: ١١٠٥١ ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٤/ ١٢

مِنْهُمْ يَرِثُهُ أَوْلَى النَّاسِ بِهِ مِنَ الْأَحْيَاءِ كَأَنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مَنْ عُمِّيَ مَوْتُهُ مَعَهُ قَرَابَةٌ . ❶

[٤٢١١]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: كَانَتْ أُمُّ وَلَدٍ لِأَخِي شُرَيْحِ بْنِ الْحَارِثِ وَلَدَتْ لَهُ جَارِيَةً فَزُوِّجَتْ فَوَلَدَتْ غُلَامًا ثُمَّ تُوُفِّيَتْ أُمُّ الْوَلَدِ، قَالَ: فَاخْتَصَمَ فِي مِيرَاثِهَا شُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ وَابْنُ ابْنَتِهَا إِلَى شُرَيْحٍ، فَجَعَلَ شُرَيْحُ بْنُ الْحَارِثِ يَقُولُ لِشُرَيْحٍ: إِنَّهُ لَيْسَ لَهُ مِيرَاثٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ إِنَّمَا هُوَ ابْنُ ابْنَتِهَا، قَالَ: فَقَضَى شُرَيْحٌ بِمِيرَاثِهَا لِابْنِ ابْنَتِهَا، وَقَالَ: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ﴾ (الأحزاب: ٦)، فَرَكِبَ مَيْسَرَةُ بْنُ يَزِيدَ إِلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي كَانَ مِنْ شُرَيْحٍ، فَكَتَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَى شُرَيْحٍ: إِنَّ مَيْسَرَةَ بْنَ يَزِيدَ ذَكَرَ لِي كَذَا وَكَذَا وَإِنَّكَ قُلْتَ عِنْدَ ذَلِكَ: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ﴾ (الأحزاب: ٦)، وَإِنَّمَا كَانَتْ تِلْكَ الْآيَةُ فِي شَأْنِ الْعَصَبَةِ كَانَ الرَّجُلُ يُعَاقِدُ الرَّجُلَ، فَيَقُولُ: تَرِثُنِي وَأَرِثُكَ فَلَمَّا نَزَلَتْ تُرِكَ ذَاكَ، فَجَاءَ مَيْسَرَةُ بْنُ يَزِيدَ بِالْكِتَابِ إِلَى شُرَيْحٍ، فَلَمَّا قَرَأَهُ أَبَى أَنْ يَرُدَّ قَضَاءَهُ، وَقَالَ: فَإِنَّهُ إِنَّمَا أَعْتَقَهَا حِيتَانُ بَطْنِهَا . ❷

عیسیٰ بن حارث بیان کرتے ہیں کہ میرے بھائی شریح بن حارث کی ایک اُمِ ولد نے ایک بچی کو جنم دیا، اس کا نکاح ہو گیا اور اس کے ہاں ایک بچہ ہوا۔ پھر اُم ولد فوت ہو گئی تو شریح اور اُم ولد کے پوتے نے اس کی میراث کا جھگڑا قاضی شریح کے سامنے پیش کیا۔ شریح بن حارث قاضی شریح سے کہنے لگے: کتاب اللہ کی رُو سے تو اس کا کوئی حصہ نہیں ہے، کیونکہ یہ اس عورت کا نواسہ ہے۔ لیکن قاضی شریح نے میراث اس کے نواسے کو دیتے ہوئے یہ آیت پڑھی: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ﴾ ”کتاب اللہ کی رُو سے (عام مومنین و مہاجرین کی بہ نسبت) رشتے دار ایک دوسرے کے زیادہ حق دار ہیں۔“ میسرہ بن یزید سیدنا ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں قاضی شریح کے فیصلے سے آگاہ کیا، تو ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے قاضی شریح کے نام (خط) لکھا کہ میسرہ بن یزید نے مجھے تمہارے فلاں فیصلے سے آگاہ کیا ہے، اور یہ بھی بتلایا کہ تم نے یہ آیت بھی پڑھی: ﴿وَأُولُو الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَى بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ﴾ جبکہ یہ آیت تو عصبہ کے متعلق ہے، کیونکہ تب (یہ صورت تھی کہ) ایک آدمی دوسرے آدمی سے معاہدہ کر لیتا تھا اور کہتا تھا کہ تم میرے وارث ہو گے اور میں تمہارا وارث ہوں گا، لیکن جب یہ آیت نازل ہوئی تو وہ سلسلہ ختم ہو گیا۔ میسرہ بن یزید خط لے کر قاضی شریح کے پاس پہنچے تو انہوں نے یہ کہتے ہوئے اپنا فیصلہ تبدیل کرنے سے انکار کر دیا کہ اس نے اسے اس کے بطن میں موجود بچوں سمیت آزاد کیا ہے۔

[٤٢١٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، نا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُطَرِّفٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: لَا يَرِثُ الْقَاتِلُ خَطَأً وَلَا عَمْدًا وَاللَّهُ أَعْلَمُ . ❸

شعبیؒ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قاتل وارث نہیں بنے گا، خواہ وہ غلطی سے قتل کرے یا جان بوجھ کر۔ واللہ اعلم

---

❶ سنن الدارمي: ٣٠٤٤ ❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ١٢١ ❸ سنن الدارمي: ٣٠٨٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كتاب المكاتب

# مکاتب غلام کے مسائل

## بَابُ الْمُكَاتَبِ وَأَحْكَامِ الْمُكَاتَبَةِ

### مکاتب غلام اور مکاتبت کے احکام کا بیان

[٤٢١٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ، نا هَمَّامٌ، نا عَبَّاسٌ الْجُرَيْرِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((أَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِائَةِ أُوقِيَّةٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشَرَةَ أَوَاقٍ فَهُوَ عَبْدٌ، وَأَيُّمَا عَبْدٍ كَاتَبَ عَلَى مِائَةِ دِينَارٍ فَأَدَّاهَا إِلَّا عَشَرَةَ دَنَانِيرَ فَهُوَ عَبْدٌ)). وَقَالَ الْمُقْرِءُ، وَعَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ عَبَّاسٍ الْجُرَيْرِيِّ. ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو غلام ایک سو اوقیہ کے عوض مکاتبت کرے اور نوے اوقیہ ادا کر دے تو وہ غلام ہی ہے اور جو غلام ایک سو دینار کے عوض مکاتبت کرے اور نوے دینار ادا کر دے تو وہ تب بھی غلام ہے۔ (مکاتبت سے مراد یہ ہے کہ کسی غلام کا مالک اسے کہے کہ تم اتنی رقم ادا کر دو تو تم آزاد ہو، چنانچہ وہ غلام جب مقررہ رقم ادا کر دے گا تو آزاد ہو جائے گا، اور جب تک وہ ادا نہیں کرے گا تب تک وہ ''مکاتب'' کہلائے گا)۔

[٤٢١٤]...... نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ أَبِي مَذْعُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَصَابَ الْمُكَاتَبُ حَدًّا أَوْ مِيرَاثًا وَرِثَ بِحِسَابِ مَا عُتِقَ مِنْهُ، وَأُقِيمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِحِسَابِ مَا عُتِقَ مِنْهُ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب مکاتب کسی حد کا مستحق ہو یا میراث کا وارث ہو تو وہ اپنی آزادی کے مطابق وراثت پائے گا اور اس کی آزادی کے مطابق اس پر حد نافذ ہوگی۔

---

❶ سنن أبي داود: ٣٩٢٧ـسنن ابن ماجه: ٢٥١٩ـجامع الترمذي [illegible] السنن الكبرى للنسائي: ٧ ٥٠ـمسند أحمد: ٦٦٦٦، ٦٧٢٦، ٦٩٢٣ـصحيح ابن حبان: ٤٣٢١ـالمستدرك للحاكم: ٤/ ١٧

❷ سنن أبي داود: ٤٥٨١ـجامع الترمذي: ١٢٥٩ـسنن النسائي: ٨/ ٤٦

[٤٢١٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَبُو الزِّنْبَاعِ رَوْحُ بْنُ الْفَرَجِ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ اللَّيْثِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: اشْتَرَتْنِي امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِسُوقِ ذِي الْمَجَازِ بِسَبْعِمِائَةِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ قَدِمْتُ فَكَاتَبَتْنِي عَلَى أَرْبَعِينَ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَدَّيْتُ إِلَيْهَا عَامَّةَ الْمَالِ ثُمَّ حَمَلْتُ مَا بَقِيَ إِلَيْهَا، فَقُلْتُ: هٰذَا مَالُكِ فَاقْبِضِيهِ، قَالَتْ: لَا وَاللَّهِ حَتَّى أَجِدَهُ مِنْكَ شَهْرًا بِشَهْرٍ وَسَنَةً بِسَنَةٍ، فَخَرَجْتُ بِهِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ارْفَعْهُ إِلَى بَيْتِ الْمَالِ، ثُمَّ بَعَثَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: هٰذَا مَالُكِ فِي بَيْتِ الْمَالِ وَقَدْ عَتَقَ أَبُو سَعِيدٍ، فَإِنْ شِئْتِ فَخُذِي شَهْرًا بِشَهْرٍ أَوْ سَنَةً بِسَنَةٍ، قَالَ: فَأَرْسَلَتْ فَأَخَذَتْهُ. ❶

ابو سعید مقبری بیان کرتے ہیں کہ بنولیث کی ایک عورت نے مجھے ذوالمجاز بازار سے سات سو درہم کے عوض خریدا، پھر میں نے اس کے ساتھ چار ہزار درہم میں مکاتبت کر لی۔ میں نے اس کی عمومی رقم اسے ادا کر دی اور باقی کی محنت و مزدوری کر دی اور کہا: یہ تمہارا مال ہے، یہ لے لو۔ اس نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں، بلکہ میں تجھ سے مہینے کے عوض مہینہ اور سال کے عوض سال کا وصول کروں گی۔ میں وہ رقم لے کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے ساری روئیداد بیان کی تو انہوں نے فرمایا: یہ رقم بیت المال میں جمع کرا دو۔ پھر انہوں نے اس عورت کی طرف پیغام بھیجا کہ تمہاری رقم بیت المال میں ہے اور ابو سعید آزاد ہے، مہینہ کی مہینہ یا سال کی سال لینا چاہو تو لے سکتی ہو۔ اس نے آدمی بھیج کر اپنی رقم وصول کر لی۔

[٤٢١٦]......نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي ح، وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((يُودَى الْمُكَاتَبُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ، وَبِقَدْرِ مَا رُقَّ مِنْهُ دِيَةَ الْعَبْدِ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مکاتب اپنی آزادی کے مطابق دیت کی ادائیگی کرے گا اور باقی کی ادائیگی اپنی غلامی کے مطابق دے گا۔

[٤٢١٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيعِ، نا أَبُو فَرْوَةَ، نا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، نا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مکاتب کے بارے میں کہ جو قتل کر دیا جائے، یہ فیصلہ فرمایا کہ وہ جس قدر حصہ اپنی مکاتبت کا ادا کر چکا ہو اسی حساب سے آزاد آدمی کی دیت ادا کی جائے اور جس

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٥٥٧٠

❷ سنن أبي داود: ٤٥٨١۔ جامع الترمذي: ١٢٥٩۔ سنن النسائي: ٨/ ٤٦۔ مسند أحمد: ١٩٤٤

الْـمُـكَـاتَـبِ يُـقْتَـلُ يُؤْدٰى مَا أَدّٰى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ، وَمَا بَقِيَ دِيَةَ الْعَبْدِ .

قدر باقی ہو اس میں غلام کی دیت ادا کی جائے۔

[٤٢١٨]..... نـا أَبُـو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُـحَـمَّـدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو نَشِيطٍ، نا أَبُو الْمُغِيرَةِ، نا عَبْـدُ الـرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ تَمِيمٍ، نا الزُّهْرِيُّ، عَنْ نَـافِعٍ، عَـنِ ابْـنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـنْ كَـانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَأَعْتَقَ نَصِيبَهُ فَإِنَّ عَلَيْهِ عِتْقَ مَا بَقِيَ فِي الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ مِنْ حِصَصِ شُـرَكَـائِـهِ، يُقَامُ قِيمَةُ عَدْلٍ، وَيُودِي إِلٰى شُرَكَائِهِ قِيـمَةَ حِـصَصِـهِمْ، وَيَعْتِقُ الْعَبْدَ وَالْأَمَةَ إِنْ كَانَ فِي مَالِ الْمُعْتَقِ بِقِيمَةِ حِصَصِ شُرَكَائِهِ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی کے ساتھ غلام یا لونڈی میں حصے دار ہو اور اپنا حصہ آزاد کردے، تو بقیہ غلامی کے حصوں کو آزاد کرنا اس کی ذمہ داری ہے۔ اس کی مناسب قیمت لگائی جائے اور اگر آزاد کرنے والے کے پاس دیگر شرکاء کے حصوں کے برابر مال ہو تو وہ تمام شرکاء کو ان کے حصے ادا کر کے وہ غلام یا لونڈی کو آزاد کردے۔

[٤٢١٩]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْـنُ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْـنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْـكَـعْبِـيُّ، نـا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُـمَـرَ، وَإِسْـمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَـنْ نَـافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَـنْ أَعْتَـقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُقِيمَ عَلَيْهِ قِيمَةُ عَدْلٍ فَأَعْطَى شُرَكَاءَهُ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ إِنْ كَانَ مُوسِرًا وَإِلَّا عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ وَرَقَّ مَا بَقِيَ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی غلام میں اپنے حصے کو آزاد کردے تو اس غلام کی مناسب قیمت لگائی جائے گی اور وہ شرکاء کو ان کے حصے کی قیمت ادا کر کے غلام کو آزاد کرے گا، بشرطیکہ وہ اتنی گنجائش رکھتا ہو، ورنہ جتنا آزاد ہو گیا؛ سو ہو گیا، باقی غلام رہے گا۔

[٤٢٢٠]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْـنُ سَعِيـدِ بْـنِ صَـخْـرٍ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِـي الْمَمْلُوكِ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، قَـالَ: ((يَـضْـمَـنُ)). وَافَقَهُ هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ فَلَمْ يَـذْكُرِ الِاسْتِسْعَاءَ، وَشُعْبَةُ وَهِشَامٌ أَحْفَظُ مَنْ رَوَاهُ عَنْ قَتَادَةَ. وَرَوَاهُ هَمَّامٌ فَجَعَلَ الِاسْتِسْعَاءَ مِنْ قَوْلِ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دو آدمیوں کے مشترکہ غلام کے متعلق فرمایا: ایک آدمی جب اپنا حصہ آزاد کردے تو دوسرے حصے کی آزادی کا بھی وہی ذمہ دار ہے۔

ہشام دستوائی نے اس کی موافقت کی ہے اور استسعاء (محنت کروانے) کا ذکر نہیں کیا۔ قتادہ سے یہ حدیث روایت کرنے والوں میں شعبہ اور ہشام احفظ ہیں۔ ہمام نے یہ روایت کرتے وقت استسعاء قتادہ کا قول قرار دیا ہے اور نبی ﷺ کے

❶ مسند أحمد: ٣٩٧، ٤٤٥١، ٤٦٣٥ـصحيح ابن حبان: ٤٣١٥، ٤٣١٦

❷ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٤٩٤١

قَتَادَةَ، وَفَصَلَهُ مِنْ كَلَامِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنْ قَتَادَةَ، فَجَعَلَ الِاسْتِسْعَاءَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ. وَأَحْسَبُهُمَا وَهِمَا فِيهِ لِمُخَالَفَةِ شُعْبَةَ، وَهِشَامٍ، وَهَمَّامٍ إِيَّاهُمَا. ❶

فرمان سے جدا کیا ہے۔ ابن ابی عروبہ اور جریر بن حازم نے قتادہ سے روایت کیا تو استسعاء کو فرمانِ نبوی ﷺ قرار دیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان دونوں کا وہم ہے کیونکہ وہ شعبہ، ہشام اور ہمام کی مخالفت کر رہے ہیں۔

[٤٢٢١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، نا أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ قَوْلِ شُعْبَةَ، وَلَمْ يَذْكُرِ النَّضْرَ بْنَ أَنَسٍ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤٢٢٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي عِيسَى، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِءُ، نا هَمَّامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوكٍ، فَأَجَازَ النَّبِيُّ ﷺ عِتْقَهُ وَغَرَّمَهُ بَقِيَّةَ ثَمَنِهِ. قَالَ قَتَادَةُ: إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتَسْعَى الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ. سَمِعْتُ النَّيْسَابُورِيَّ يَقُولُ: مَا أَحْسَنَ مَا رَوَاهُ هَمَّامٌ وَضَبَطَهُ، وَفَصَلَ بَيْنَ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ وَبَيْنَ قَوْلِ قَتَادَةَ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو نبی ﷺ نے اس کی آزادی کو جائز قرار دیا اور اس کی بقیہ قیمت کی ادائیگی بھی اس کے ذمہ لگائی۔

قتادہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر اس کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے اس کی طاقت کے مطابق محنت کروائی جائے گی۔ میں نے نیشاپوری کو یہ فرماتے سنا: ہمام کی روایت کردہ حدیث اور اس کا حفظ بہترین ہے، اس نے نبی ﷺ کے فرمان اور قتادہ کے قول میں فرق کیا ہے۔

[٤٢٢٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمُقْرِءُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَارِثِ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يَقُولُ: حَدَّثَنِي النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْعَبْدِ يَكُونُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ يُعْتِقُ أَحَدُهُمَا نَصِيبَهُ، قَالَ: ((قَدْ عُتِقَ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے غلام کے متعلق پوچھا گیا جو دو آدمیوں میں مشترک ہو اور ایک آدمی اپنا حصہ آزاد کر دے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً غلام آزاد ہو گیا، اس کی مناسب قیمت لگائی جائے گی، لیکن اگر آزاد کرنے والے کے پاس مال نہ ہو تو غلام سے محنت کروائی جائے گی جو اس کی طاقت سے بڑھ کر نہ ہو۔

---

❶ صحيح مسلم: ١٥٠٢ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٤٩٤٧ ـ مسند أحمد: ٧٤٦٨، ٨٥٦٥، ٩٥٠٢ ـ صحيح ابن حبان: ٤٣١٨، ٤٣١٩

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٨٢

الْعَبْدُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ قِيمَةَ عَدْلٍ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ اسْتُسْعِيَ الْعَبْدُ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)). ❶

[٤٢٢٤]...... نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قَحْطَبَةَ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ سَعِيدٍ، ح وَنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ بَكْرٍ السَّهْمِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ شِقْصًا مِنْ مَمْلُوكِهِ فَخَلَاصُ مَا بَقِيَ مِنْهُ عَلَيْهِ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ، وَإِلَّا قُوِّمَ الْمَمْلُوكُ قِيمَةَ عَدْلٍ فَاسْتُسْعِيَ فِيهَا غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا تو مال ہونے کی صورت میں بقیہ حصے کی آزادی بھی اسی کی ذمہ داری ہے، لیکن اگر مال نہ ہو تو غلام کی مناسب قیمت لگائی جائے اور اس سے محنت کروائی جائے جو اس کی طاقت سے بڑھ کر نہ ہو۔

[٤٢٢٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادِ بْنِ الرَّبِيعِ الزِّيَادِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الطُّفَاوِيُّ، عَنْ صَخْرِ بْنِ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ: ((إِذَا كَانَا بَيْنَ شُرَكَاءَ فَأَعْتَقَ أَحَدُهُمْ نَصِيبَهُ مِنْهُ فَإِنَّهُ يَجِبُ عَلَى الَّذِي أَعْتَقَهُ عِتْقُ نَصِيبِهِ مِنْهُ، إِذَا كَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهُ دَفَعَ بَقِيَّةَ ثَمَنِهِ إِلَى شُرَكَائِهِ وَيُخَلَّى سَبِيلُ الْمُعْتَقِ)). قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: هٰذَا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ، وَالْأَمَةُ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے غلام اور لونڈی کے متعلق فرمایا: جب یہ دونوں شرکاء کے درمیان ہوں (یعنی ایک سے زائد لوگوں کی ملکیت میں ہوں) اور ایک شریک اپنا حصہ آزاد کر دے تو دوسرے حصے کی آزادی بھی اسی پر لازم ہوتی ہے، جب اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی بقیہ قیمت شرکاء کو ادا کرنے کے لیے کافی ہو، اور غلام کا راستہ چھوڑ دیا جائے گا۔

ابن صاعد کہتے ہیں: اس حدیث میں لونڈی کا ذکر ہے۔

[٤٢٢٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَلَانِسِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دے، وہ اس کی مکمل آزادی کا ضامن ہے، اس کی مناسب قیمت لگا کر حصے داروں

---

❶ صحيح البخاري: ٢٥٢٦

❷ صحيح البخاري: ٢٤٩٢ ـ صحيح مسلم: ١٥٠٣ ـ سنن أبي داود: ٣٩٣٨ ـ سنن ابن ماجه: ٢٥٢٧ ـ جامع الترمذي: ١٣٤٨ ـ السنن الكبرى للنسائي: ٤٩٤٥

❸ صحيح البخاري: ٢٥٢٥

لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ فَقَدْ ضَمِنَ عِتْقَهُ يُقَوَّمُ عَلَيْهِ بِقِيمَةِ عَدْلٍ فَيَضْمَنُ لِشُرَكَائِهِ أَنْصِبَاءَهُمْ وَيَعْتِقُ)). ❶

کو ان کے حصے کی رقم ادا کر کے غلام کو آزاد کرے۔

[٤٢٢٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نا أَشْعَثُ بْنُ عَطَّافٍ، نا الْعَرْزَمِيُّ، عَنْ أَبِي النَّضْرِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ صَالِحٌ بِأَخِيهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُعْتِقَ أَخِي هٰذَا، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ أَعْتَقَهُ حِينَ مَلَكْتَهُ)). الْعَرْزَمِيُّ تَرَكَهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ، وَيَحْيَى الْقَطَّانُ، وَابْنُ مَهْدِيٍّ، وَأَبُو النَّضْرِ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ الْكَلْبِيُّ الْمَتْرُوكُ، أَيْضًا هُوَ الْقَائِلُ: كُلُّ مَا حَدَّثْتُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ كَذِبٌ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی آیا، جسے اپنے بھائی کا خیر خواہ کہا جاتا تھا، اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں اپنے اس بھائی کو آزاد کرنا چاہتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے اسے اسی وقت آزاد کر دیا تھا جب تم اس کے مالک ہوئے تھے۔
ابن مبارک، یحییٰ قطان اور ابن مہدی نے عرزمی کو ترک کیا ہے اور ابونضر محمد بن سائب کلبی ہے جو متروک راوی ہے، وہ خود کہتا ہے کہ اوب صالح سے جتنی احادیث میں نے بیان کیں ہیں وہ سب جھوٹ ہے۔

[٤٢٢٨]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا وُهَيْبٌ، نا أَبُو مَسْعُودٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَسْرِيِّ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ: إِذَا اشْتَرَيْتُ مُحَرَّرًا فَلَا تَشْتَرِطَنَّ لِأَحَدٍ فِيهِ عِتْقًا فَإِنَّهَا عُقْدَةٌ مِنَ الرِّقِّ.

ابوعبداللہ جسری سے مروی ہے کہ سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب تم کسی غلام کو آزاد کرنے کی نیت سے خریدو تو کسی کے ساتھ اس کی آزادی کی شرط نہ لگاؤ کیونکہ یہ بھی غلامی کی ایک قسم ہے۔

[٤٢٢٩]...... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، ثنا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا شَرِيكٌ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ وَلَدَتْ مِنْهُ أَمَةٌ فَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس لونڈی سے کسی کی اولاد ہو، تو وہ اس کی موت کے بعد آزاد ہو جائے گی۔

[٤٢٣٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ، نا شُعَيْبٌ، نا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی کی لونڈی اس کی اولاد کو جنم دے تو وہ اس کی

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٧٧
❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٩٠ ـ نصب الراية للزيلعي: ٣/ ٢٨٠
❸ مسند أحمد: ٢٧٥٩ ـ سنن ابن ماجه: ٢٥١٥ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٣٤٦

دُكَيْنٍ ، نا شَرِيكٌ ، عَنْ حُسَيْنٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا وَلَدَتْ أَمَةُ الرَّجُلِ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ)) .

موت کے بعد آزاد ہوگی۔

[٤٢٣١]..... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْبَغَوِيُّ ، نا أَبُو زَيْدِ بْنُ طَرِيفٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ الْحَضْرَمِيُّ ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْحَنَفِيُّ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُمُّ الْوَلَدِ حُرَّةٌ وَإِنْ كَانَ سَقْطًا)) . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اُم ولد آزاد ہو جاتی ہے، اگر چہ بچہ مردہ ہی پیدا ہو۔

[٤٢٣٢]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ تَمِيمِ بْنِ عَبَّادٍ الْمَرْوَزِيُّ ، نا حَامِدُ بْنُ آدَمَ ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا جَارِيَةٍ وَلَدَتْ لِسَيِّدِهَا فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِنْهُ)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو لونڈی اپنے مالک کی اولاد کو جنم دے، وہ اس کی موت کے بعد آزاد ہو جاتی ہے۔

[٤٢٣٣]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْقَافْلَانِيُّ ، نا أَبُو يَحْيَى الْعَطَّارُ ، نا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْقَزِيُّ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ أُمُّ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَعْتَقَهَا وَلَدُهَا)) . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب اُم ابراہیم نے سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کے بچے نے اسے آزاد کر دیا۔

[٤٢٣٤]..... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْجَوْهَرِيُّ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَمْدَانِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْجَعْفَرِيُّ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَمَةَ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُمُّ إِبْرَاهِيمَ أَعْتَقَهَا وَلَدُهَا)) .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابراہیم (رضی اللہ عنہ) کی ماں کو اس کے بچے نے آزاد کر دیا۔

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ٣٤٦

❷ سنن ابن ماجه: ٢٥١٦ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩

[٤٢٣٥]...... نـا أَبُو عُبَيْدِ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، نا سَعِيدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمَدَايِنِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي سَارَةَ، عَنِ ابْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ مَارِيَةُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْتَقَهَا وَلَدُهَا)). تَفَرَّدَ بِحَدِيثِ ابْنِ أَبِي حُسَيْنٍ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَزِيَادٌ ثِقَةٌ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سیدہ ماریہ رضی اللہ عنہا نے بچے کو جنم دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بچے نے اسے آزاد کر دیا۔
زیاد بن ایوب نے ابن ابی حسین کی حدیث کو اکیلے ہی بیان کیا ہے اور زیاد ثقہ راوی ہے۔

[٤٢٣٦]...... نـا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ الْبَلَدِيُّ، نـا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى الرَّهَاوِيُّ، وَأَبُو الْعَبَّاسِ الْمُخْتَارُ، نا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَبُو أُوَيْسٍ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا أَمَةٍ وَلَدَتْ مِنْ سَيِّدِهَا فَإِنَّهَا إِذَا مَاتَ حُرَّةٌ إِلَّا أَنْ يُعْتِقَهَا قَبْلَ مَوْتِهِ)). [1]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو لونڈی اپنے مالک کی اولاد کو جنم دے، وہ اس کی وفات پر آزاد ہو جاتی ہے، ہاں اگر وہ اسے اپنی موت سے پہلے ہی آزاد کر دے (تو وہ پہلے ہی آزاد ہو جائے گی)۔

[٤٢٣٧]...... قَالَ: وَنا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ الْقُرَشِيُّ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَمَّا وَلَدَتْ مَارِيَةُ الْقِبْطِيَّةُ إِبْرَاهِيمَ بْنَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَعْتَقَهَا وَلَدُهَا)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا نے صاحبزادۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کے بچے نے اسے آزاد کر دیا۔

[٤٢٣٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نـا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا أَبُو عَاصِمٍ الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٢٣٩]...... ثنا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا شَبَابَةُ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي سَبْرَةَ بِنَحْوِهِ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٤٢٤٠]...... حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَحْمَدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ بْنِ مُوسَى، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْقُرَشِيُّ، حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ

مذکورہ سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

[1] سنن ابن ماجه: ٢٥١٥ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩

حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ، بِمِثْلِ حَدِيثِ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي أُوَيْسٍ، عَنْ أَبِيهِ.

[٤٢٤١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ بْنِ رِشْدِينَ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْعَسْقَلَانِيُّ، قَالَ: وَسَمِعَهُ مِنِّي أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، يُحَدِّثُنِي رِشْدِينُ بْنُ سَعْدٍ الْمَهْرِيُّ، نا طَلْحَةُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، أَنَّ رَجُلًا أَوْصَى إِلَيْهِ وَكَانَ مِمَّا تَرَكَ أُمَّ وَلَدٍ لَهُ وَامْرَأَةً حُرَّةً فَوَقَعَ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَبَيْنَ أُمِّ الْوَلَدِ بَعْضُ الشَّيْءِ، فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا الْحُرَّةُ لَتُبَاعَنَّ رَقَبَتُكِ يَا لُكَعُ، فَرَفَعَ ذَالِكَ خَوَّاتُ بْنُ جُبَيْرٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((لَا تُبَاعُ)) وَأَمَرَ بِهَا فَأُعْتِقَتْ. قَالَ: وَحَدَّثَنِي رِشْدِينُ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ. ❶

سیدنا خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے انہیں وصیت کی، جبکہ اس نے پسماندگان میں اُم ولد اور ایک آزاد عورت کو چھوڑا تھا۔ اس عورت اور اُم ولد کے مابین کچھ چپقلش ہوگئی تو اس عورت نے اسے پیغام بھیجا: اے کمینی! میں ضرور تجھے فروخت کردوں گی۔ سیدنا خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ نے یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بیچی نہیں جا سکتی۔ اور آپ ﷺ نے اس (کو آزاد کرنے) کا حکم فرمایا تو اسے آزاد کر دیا گیا۔

ایک اور سند سے بھی اس کے مثل حدیث مروی ہے۔

[٤٢٤٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی مروی ہے۔

[٤٢٤٣]...... نا الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْفَهْمِيُّ الْبَيْطَارِيُّ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. كَذَا قَالَ بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ.

مذکورہ سند سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

[٤٢٤٤]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الزُّبَيْرِيُّ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، عَنِ اللَّيْثِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص غلام کو آزاد کردے اور غلام کے پاس مال بھی

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٤/ ٤١٤٧

بْنِ سَعْدٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَعْتَقَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لَهُ إِلَّا أَنْ يَسْتَثْنِيَهُ السَّيِّدُ)). ❶

ہوتو وہ مال غلام کا ہی رہے گا، سوائے اس صورت کے کہ مالک اسے مستثنیٰ کر لے۔

[٤٢٤٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللّٰهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، ثنا أَبِي، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا أَعْتَقَ الرَّجُلُ الْعَبْدَ تَبِعَهُ مَالُهُ إِلَّا يَكُونَ شَرَطَهُ الْمُعْتِقُ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی غلام کو آزاد کر دے تو غلام کا مال اس کے ساتھ ہی جائے گا، سوائے اس صورت کے کہ آزاد کرنے والا شرط لگا لے۔

[٤٢٤٦]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الْعَنْبَرِيُّ، نا مُعْتَمِرٌ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: قَضَى أَنَّ أُمَّ الْوَلَدِ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُورَثُ، يَسْتَمْتِعُ بِهَا صَاحِبُهَا مَا عَاشَ فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا کہ اُم ولد کو نہ تو فروخت کیا جا سکتا ہے، نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اس کی میراث لی جا سکتی ہے، (یعنی) اس کا مالک جب تک زندہ رہے تب تک اس سے اپنی زندگی میں فائدہ اُٹھا سکتا ہے، جونہی وہ فوت ہوگا؛ وہ آزاد ہو جائے گی۔

[٤٢٤٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا قَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُقْرِءُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَخْرَمِيُّ الْقَاضِي، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، وَقَالَ: ((لَا يُبَعْنَ وَلَا يُوهَبْنَ وَلَا يُورَثْنَ، يَسْتَمْتِعُ بِهَا سَيِّدُهَا مَا دَامَ حَيًّا فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اُم ولد لونڈیوں کی خرید و فروخت سے منع کیا اور فرمایا: ان کی نہ تو خرید و فروخت ہو سکتی ہے، نہ یہ ہبہ کی جا سکتی ہیں اور نہ ہی ان کی میراث لی جا سکتی ہے۔ اس کا مالک جب تک زندہ رہے تب تک اس سے اپنی زندگی میں فائدہ اُٹھا سکتا ہے، لیکن جب وہ فوت ہوگا؛ تو وہ آزاد ہو جائے گی۔

[٤٢٤٨]...... قَالَ: وَنا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ نَحْوَهُ غَيْرَ مَرْفُوعٍ.

اختلاف سند کے ساتھ یہی روایت مروی ہے اور مرفوع نہیں ہے (بلکہ موقوف ہی ہے)۔

❶ سنن أبي داود: ٣٩٦٢۔ الموطأ: ٢٧٢٣۔ مسند أحمد: ١٤٣٢٥

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٣٤٨

[٤٢٤٩]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، نا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ لَا يُوهَبْنَ وَلَا يُورَثْنَ، يَسْتَمْتِعُ بِهَا سَيِّدُهَا حَيَاتَهُ فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اُم ولد لونڈیوں کی خرید وفروخت سے منع کیا، ان کی نہ تو خرید وفروخت ہو سکتی ہے، نہ انہیں ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ان کی میراث لی جا سکتی ہے۔ اس کا مالک اپنی زندگی کے دوران اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے، لیکن جب وہ فوت ہو جائے گا تو وہ آزاد ہو جائے گی۔

[٤٢٥٠]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُطِيعٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ الْمُخَرِّمِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، لَا يُبَعْنَ وَلَا يُوهَبْنَ وَلَا يُورَثْنَ، يَسْتَمْتِعُ بِهَا سَيِّدُهَا مَا بَدَا لَهُ فَإِذَا مَاتَ فَهِيَ حُرَّةٌ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اُم ولد لونڈیوں کی خرید وفروخت سے منع کیا، کہ نہ تو انہیں بیچا اور خریدا جا سکتا ہے، نہ ان کو ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی ان کا وارث بنا جا سکتا ہے، اس کا مالک جب تک حیات رہے اپنی زندگی میں اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے، جب وہ فوت ہو جائے تو وہ آزاد ہو جائے گی۔

[٤٢٥١]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: كُنَّا نَبِيعُ سَرَارِيَنَا أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، وَالنَّبِيُّ ﷺ حَيٌّ لَا يَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا. ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم اپنی مملوکہ اُم ولد لونڈیوں کی خرید وفروخت کیا کرتے تھے اور نبی ﷺ حیات تھے، آپ ﷺ اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

[٤٢٥٢]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثنا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، نا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، نا شُعْبَةُ، عَنْ زَيْدٍ الْعَمِّيِّ، عَنْ أَبِي الصِّدِّيقِ النَّاجِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ فِي أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ: كُنَّا نَبْتَاعُهُنَّ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ. ❸

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اُم ولد لونڈیوں کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ہم عہد رسالت میں ان کی خرید وفروخت کیا کرتے تھے۔

[٤٢٥٣]..... وَنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا بُنْدَارٌ، نا مُحَمَّدٌ،

ایک اور سند سے یہی حدیث مروی ہے کہ ہم عہد رسالت میں

---

❶ سلف برقم: ٤٢٤٧

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٣٢٨۔السنن الكبرى للنسائي: ٥٠٢١۔سنن ابن ماجه: ٢٥١٧۔مسند أحمد: ١٤٤٤٦۔صحيح ابن حبان: ٤٣٢٣۔المستدرك للحاكم: ٢/ ١٨

❸ السنن الكبرى للنسائي: ٥٠٢٣۔مسند أحمد: ١١١٦٤۔المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩

نا شُعْبَةُ بِهٰذَا، قَالَ: كُنَّا نَبِيعُ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ.

اُمِ ولد لونڈیوں کی خرید وفروخت کیا کرتے تھے۔

[٤٢٥٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّقَّاشُ، ثنا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، نا مُصَرِّفُ بْنُ عَمْرٍو، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَفْرِيقِيِّ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَعْتَقَ أُمَّهَاتِ الْأَوْلَادِ، وَقَالَ عُمَرُ: أَعْتَقَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

سعید بن مسیب رحمہ اللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اُمِ ولد لونڈیوں کو آزاد کیا اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے بھی انہیں آزاد کیا تھا۔

[٤٢٥٥]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ السَّلُولِيُّ، نا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الدَّالَانِيِّ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أَنَّهُ فَرَّقَ بَيْنَ جَارِيَةٍ وَوَلَدِهَا، فَنَهَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَرَدَّ الْبَيْعَ. ❶

میمون بن ابی شبیب روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک لونڈی اور اس کے بچے کو جدا کرا دیا (یعنی لونڈی کسی اور کو فروخت کر دی اور بچہ کسی اور کو بیچ دیا) تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کرتے ہوئے اس سودے کو رد کر دیا۔

[٤٢٥٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ الْأَنْصَارِيُّ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَأَتَاهُ فَتًى مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَةَ عَمٍّ لِي وَأَنَا وَلِيُّهَا أَعْتَقَتْ جَارِيَةً عَنْ دُبُرٍ لَيْسَ لَهَا مَالٌ غَيْرُهَا، قَالَ زَيْدٌ: فَلْتَأْخُذْ مِنْ رَحِمِهَا مَا دَامَتْ حَيَّةً. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ.

سلیمان بن یسار بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک انصاری جوان آیا اور اس نے کہا: میں اپنی ایک چچازاد کا ولی ہوں، اس نے ایک لونڈی کو مدبر کر دیا ہے، حالانکہ اس کے پاس اور کوئی مال نہیں ہے۔ تو سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کے رحم سے اولاد حاصل کر لے، جب تک وہ حیات ہے۔ ابو بکر کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے۔ (مُدَبَّر سے مراد وہ غلام یا لونڈی ہے جسے اس کا مالک کہے کہ جب میں فوت ہو جاؤں گا تب تم آزاد ہو)۔

[٤٢٥٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، وَالْمَيْمُونِيُّ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: وَلَدُ الْمُدَبَّرَةِ يُعْتَقُونَ بِعِتْقِهَا، وَيُرَقُّونَ بِرِقِّهَا. ❷

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: مدبرہ لونڈی کی اولاد کو بھی اس کی آزادی کے ساتھ آزاد کر دیا جائے گا اور اس کی غلامی میں ان کو غلام رکھا جائے گا۔

---

❶ سنن أبي داود: ٢٦٩٦ ـ مسند أحمد: ٨٠٠ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٥

❷ مصنف عبد الرزاق: ١٦٦٨٣

[٤٢٥٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: ذُكِرَ عِنْدَهُ أَنَّ عَطَاءً، وَطَاوُسًا يَقُولَانِ، عَنْ جَابِرٍ فِي الَّذِي أَعْتَقَهُ مَوْلَاهُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ أَعْتَقَهُ عَنْ دُبُرٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَبِيعَهُ وَيَقْضِي دَيْنَهُ فَبَاعَهُ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ. قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: شَهِدْتُ الْحَدِيثَ مِنْ جَابِرٍ: إِنَّمَا أَذِنَ فِي بَيْعِ خِدْمَتِهِ، عَبْدُ الْغَفَّارِ ضَعِيفٌ، وَرَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُرْسَلًا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے ایک غلام، کہ جسے اس کے مالک نے عہد رسالت میں مدبر کر دیا تھا، کے بارے میں حکم دیا کہ وہ اسے فروخت کر کے اپنا قرض ادا کرے۔ چنانچہ اس کے مالک نے اسے آٹھ سو درہم میں فروخت کر دیا۔ ابوجعفر کہتے ہیں: سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کی اس حدیث کا میں گواہ ہوں، آپ نے اس کی خدمات فروخت کرنے کی اجازت دی تھی۔

عبدالغفار ضعیف راوی ہے، اس کے علاوہ دیگر نے ابوجعفر سے اسے مرسل روایت کیا ہے۔

[٤٢٥٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: بَاعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خِدْمَةَ الْمُدَبَّرَةِ.

ابوجعفر بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدبرہ کی خدمات کو بیچا تھا۔

[٤٢٦٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، نا حَجَّاجٌ، وَهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، قَالَا: نا شَرِيكٌ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: إِنَّمَا بَاعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خِدْمَةَ الْمُدَبَّرَةِ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: لَمْ أَجِدْ فِيهِ حَدِيثًا غَيْرَ هَذَا، وَأَبُو جَعْفَرٍ وَإِنْ كَانَ مِنَ الثِّقَاتِ فَإِنَّ حَدِيثَهُ مُرْسَلٌ.

ابوجعفر روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدبرہ کی خدمات کو فروخت کیا۔

ابوبکر فرماتے ہیں: اس بارے میں مجھے اس کے سوا کوئی حدیث معلوم نہیں، ابوجعفر اگرچہ ثقہ راوی ہیں تاہم ان کی حدیث مرسل ہے۔

[٤٢٦١]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا بَأْسَ بِبَيْعِ خِدْمَةِ الْمُدَبَّرِ إِذَا احْتَاجَ)). هَذَا خَطَأٌ مِنِ ابْنِ طَرِيفٍ، وَالصَّوَابُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُرْسَلًا وَقَدْ تَقَدَّمَ. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بوقت ضرورت مدبرہ کی خدمات کی بیچنے میں کوئی حرج نہیں۔

یہ ابن طریف کی غلط فہمی ہے جبکہ عبدالملک کا ابوجعفر سے مرسل روایت کرنا صحیح ہے، اور اس کا بیان گزر چکا ہے۔

[٤٢٦٢]...... نا أَبُو عَمْرٍو يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٩٣٤

إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمُقَوِّمُ، ثنا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ، نَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بِبَيْعِ الْمُدَبَّرِ. ❶

مدبر غلام کی بیع کا حکم دیا۔

[٤٢٦٣]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا عَلِيُّ بْنُ ظَبْيَانَ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْمُدَبَّرُ مِنَ الثُّلُثِ))❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدبر غلام (ترکے کے) تیسرے حصے میں سے (آزاد ہوتا) ہے۔

[٤٢٦٤]...... نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْعَلَاءِ الْكَاتِبُ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَجَمَاعَةٌ قَالُوا: نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ أَبُو مُعَاوِيَةَ الْجَزَرِيُّ، عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْمُدَبَّرُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَهُوَ حُرٌّ مِنَ الثُّلُثِ)). لَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ عُبَيْدَةَ بْنِ حَسَّانَ وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَإِنَّمَا هُوَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَوْقُوفٌ مِنْ قَوْلِهِ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مدبر کی نہ تو خرید وفروخت ہوسکتی ہے اور نہ اسے ہبہ کیا جا سکتا ہے، اور وہ (ترکے کے) تیسرے حصے میں سے (آزاد ہوتا) ہے۔
عبیدہ بن حسان کے سوا کسی نے اسے مسنداً روایت نہیں کیا اور وہ ضعیف راوی ہے۔ یہ حدیث سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول ہے اور موقوف ہے۔

[٤٢٦٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو النُّعْمَانِ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَرِهَ بَيْعَ الْمُدَبَّرِ. هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ مَوْقُوفٌ، وَمَا قَبْلَهُ لَا يَثْبُتُ مَرْفُوعًا، وَرُوَاتُهُ ضُعَفَاءُ.

نافع روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مدبر کی خرید وفروخت کو ناپسند کیا ہے۔
یہ موقوف روایت صحیح ہے، اس سے پہلی مرفوع حدیث ثابت نہیں اور اُس کے رُواۃ بھی ضعیف ہیں۔

[٤٢٦٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، قَالُوا: نا أَبُو نُعَيْمٍ، نا شَرِيكٌ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلًا مَاتَ وَتَرَكَ مُدَبَّرًا وَدَيْنًا،

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی کی وفات ہوئی اور اس نے ایک مدبر اور قرض چھوڑا، تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ اس کے قرض کی ادائیگی کے لیے مدبر کو فروخت کردیں، چنانچہ انہوں نے اسے آٹھ سو میں فروخت کر دیا۔

❶ مسند أحمد: ١٥٢٢٩ـشرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٩٢٧

❷ سنن الدارمي: ٣٢٧٣ـسنن ابن ماجه: ٢٥١٤ـالمعجم الكبير للطبراني: ١٣٣٦٥ـالسنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٣١٤

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٣١٤

فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ((أَنْ يَبِيعُوهُ فِي دَيْنِهِ))، فَبَاعُوهُ بِثَمَانِمِائَةٍ . قَالَ أَبُو بَكْرٍ: قَوْلُ شَرِيكٍ: إِنَّ رَجُلًا مَاتَ خَطَأٌ مِنْهُ لِأَنَّ فِي حَدِيثِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ: وَدَفَعَ ثَمَنَهُ إِلَيْهِ، وَقَالَ: اقْضِ دَيْنَكَ . كَذَالِكَ رَوَاهُ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، وَأَبُو الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ أَنَّ سَيِّدًا لِمُدَبَّرٍ كَانَ حَيًّا يَوْمَ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ . ❶

ابوبکر فرماتے ہیں ہیں: شریک کا یہ کہنا کہ ''ایک آدمی کی وفات ہوئی'' غلط ہے، کیونکہ اعمش کی حدیث، جو اس نے سلمہ بن کہیل سے روایت کی ہے، اس میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس کی قیمت اسے دی اور فرمایا: اپنا قرض ادا کر دو۔ عمرو بن دینار اور ابوزبیر نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے کہ مدبر کی فروخت کے دن اس کا مالک زندہ تھا۔

[٤٢٦٧]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ، يَقُولُ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عَمْرَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَارِثَةَ وَهُوَ أَبُو الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، أَنَّ عَائِشَةَ أَصَابَهَا مَرَضٌ وَأَنَّ بَعْضَ بَنِي أَخِيهَا ذَكَرُوا شَكْوَاهَا لِرَجُلٍ مِنَ الزُّطِّ يَتَطَبَّبُ، وَأَنَّهُ قَالَ لَهُمْ: إِنَّكُمْ لَتَذْكُرُونَ امْرَأَةً مَسْحُورَةً سَحَرَتْهَا جَارِيَةٌ لَهَا فِي حِجْرِ الْجَارِيَةِ الْآنَ صَبِيٌّ قَدْ بَالَ فِي حِجْرِهَا، فَذَكَرُوا ذَالِكَ لِعَائِشَةَ، فَقَالَتِ: ادْعُوا لِي فُلَانَةَ لَجَارِيَةٍ لَهَا، فَقَالُوا: فِي حِجْرِهَا الْآنَ صَبِيٌّ لَهُمْ قَدْ بَالَ فِي حِجْرِهَا، فَقَالَتِ: ائْتُونِي بِهَا، فَأُتِيَتْ بِهَا، فَقَالَتْ: سَحَرْتِينِي؟، قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَتْ: لِمَهْ؟، قَالَتْ: أَرَدْتُ أَنْ أُعْتَقَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ أَعْتَقَتْهَا عَنْ دُبُرٍ مِنْهَا، فَقَالَتْ: إِنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ أَنْ لَا تُعْتَقِي أَبَدًا، انْظُرُوا أَسْوَأَ الْعَرَبِ مَلَكَةً فَبِيعُوهَا مِنْهُمْ، وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا جَارِيَةً فَأَعْتَقَتْهَا . ❷

عمرہ روایت کرتی ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیمار ہو گئیں، تو ان کے کسی بھانجے نے قبیلہ زُط کے ایک طبیب سے بات کی تو اس نے کہا: تم ایک سحر زدہ عورت کی بات کر رہے ہو جس پر اس کی ایک لونڈی نے جادو کیا ہے اور اس وقت اس لونڈی کی گود میں ایک بچہ ہے جس نے اس کی گود میں پیشاب کر دیا ہے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا گیا تو آپ نے اپنی ایک لونڈی کے متعلق فرمایا: فلاں کو میرے پاس لاؤ۔ انہوں نے بتایا کہ اس کی گود میں بچہ پیشاب کئے ہوئے ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اسے میرے پاس لاؤ۔ چنانچہ اسے لایا گیا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا: تم نے مجھ پر جادو کیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے پوچھا: کیوں؟ اس نے کہا: میں آزاد ہونا چاہتی تھی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اسے مدبرہ کر رکھا تھا۔ تو آپ نے فرمایا: اللہ کی عظمت کی قسم! تجھے ہرگز آزاد نہ کیا جائے (پھر آپ نے فرمایا:) عرب کا بدترین مالک دیکھو اور اسے اس کے ہاں فروخت کر دو۔ اور آپ نے اس کی قیمت سے ایک لونڈی خرید کر آزاد کر دی۔

---

❶ صحيح البخاري: ٢٢٣١ـ صحيح مسلم: ٩٩٧ (٥٩)ـ سنن أبي داود: ٣٩٥٥ـ سنن ابن ماجه: ٢٥١٢ـ جامع الترمذي: ١٢١٩ـ سنن النسائي: ٧/ ٣٠٤ـ مسند أحمد: ١٤٩٧٠ـ صحيح ابن حبان: ٤٩٣٢ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٣٠٨ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٩٣٠

❷ الموطأ: ٢٧٨٢ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢١٩

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كتاب النوادر

# نادر اور کم یاب مسائل

## بَابُ النَّوَادِرِ

### ان مسائل کا بیان جو نادر اور کم یاب ہیں

[٤٢٦٨]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، نا الزَّعْفَرَانِيُّ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ سُلَيْمَانَ الْبَرَاءُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، قَالَ: كَانَ لَا يُرَى بَأْسًا أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ عَلَى نَفْسِهِ.

ابن عون سے مروی ہے کہ امام ابن سیرین رحمہ اللہ نے فرمایا: آدمی کے اپنی بیوی کی لونڈی سے تعلقات قائم کرنے کو قابل حرج نہیں سمجھا جاتا تھا۔

[٤٢٦٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَوِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَا بَأْسَ تُفْطِرُ الْحُبْلَى وَالْمُرْضِعُ فِي رَمَضَانَ الْيَوْمَ بَيْنَ الْأَيَّامِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِمَا. ❶

سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما یا سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حمل والی اور دودھ پلانے والی عورت رمضان میں روزہ چھوڑ سکتی ہیں اور ان دونوں پر کوئی قضا عائد نہیں ہوتی۔

[٤٢٧٠]...... نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ هَارُونَ بْنِ رُسْتُمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا بَقِيَّةُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ مَالِكٍ الْحَضْرَمِيُّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ حَلَفَ عَلَى أَحَدٍ بِيَمِينٍ وَهُوَ يَرَى أَنَّهُ سَيُبِرُّهُ فَلَمْ يَفْعَلْ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِي لَمْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے کسی کے سامنے قسم اُٹھائی اور وہ سمجھتا ہو کہ (اس کے قسم اُٹھانے کی وجہ سے) وہ اسے بری قرار دے گا، لیکن دوسرا شخص ایسا نہ کرے تو گناہ اس شخص پر ہے جس نے اسے (باوجود قسم کے) بری نہیں کیا۔

❶ سنن أبي داود: ٢٤٠٨۔سنن ابن ماجه: ١٦٦٧۔جامع الترمذي: ٧١٥۔سنن النسائي: ٤/ ١٩٠۔مسند أحمد: ١٩٠٤٧۔المعجم الكبير للطبراني: ٧٦٥

يَبَرَّهُ)). ❶

[٤٢٧١]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الصَّغَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ، نا ابْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ، وَرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: أَهْدَتْ لَهَا امْرَأَةٌ طَبَقًا فِيهِ تَمْرٌ فَأَكَلَتْ مِنْهُ عَائِشَةُ وَأَلْقَتْ مِنْهُ تَمَرَاتٍ، فَقَالَتِ الْمَرْأَةُ: أَقْسَمْتُ عَلَيْكِ إِلَّا أَكَلْتِيهِ كُلَّهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((بِرِّيهَا فَإِنَّ الْإِثْمَ عَلَى الْمُحَنِّثِ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت نے انہیں کھجوروں کا ایک تھال بہ طورِ تحفہ دیا، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کچھ کھجوریں کھالیں اور کچھ گرا دیں، تو اس عورت نے کہا: میں آپ کو قسم دیتی ہوں کہ آپ ساری کھجوریں کھائیے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس کی قسم کو پورا کرو، کیونکہ گناہ قسم پوری نہ کرنے والے پر ہے۔

[٤٢٧٢]...... نا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّي، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ، أَنَّ حُذَيْفَةَ بَدَا لَهُ الصَّوْمُ بَعْدَمَا زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ. ❷

عبدالرحمٰن سلمی روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو زوالِ آفتاب کے بعد روزے کا علم ہوا تو آپ نے روزہ رکھ لیا۔

[٤٢٧٣]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، نا أَبُو الْبَخْتَرِيِّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَاكِرٍ ح وَنا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقُ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، قَالَا: نا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَدَا لَهُ بَعْدَ أَنْ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَامَ.

ابوعبدالرحمٰن روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو زوالِ آفتاب کے بعد روزے کا علم ہوا تو آپ نے روزہ رکھ لیا۔

[٤٢٧٤]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الشُّونِيزِيُّ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَجَمَاعَةٌ قَالُوا: نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اپنے پڑوسی کے گھر میں جھانکے اور وہ کنکری مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دے تو نہ دیت ہے اور نہ قصاص۔

---

❶ صحيح البخاري: ٦٦٥٤ـ صحيح مسلم: ٢٠٦٩

❷ صحيح البخاري: ١٩٢٤

النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى جَارِهِ، فَخَذَفَ عَيْنَهُ بِحَصَاةٍ فَلَا دِيَةَ وَلَا قِصَاصَ)). ❶

[٤٢٧٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ إِمْلَاءً مِنْ كِتَابِهِ، نا الْقَاسِمُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ بَزِيعٍ سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِينَ وَمِائَتَيْنِ، نا زَكَرِيَّا بْنُ عَطِيَّةَ، نا سَعِيدُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَاخْتُصِرَ لِي الْحَدِيثُ اخْتِصَارًا)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھے جوامع الکلم عطا ہوئے ہیں اور مجھے بات کو اختصار سے بیان کرنے (کی صلاحیت) سے نوازا گیا ہے۔ (جوامع الکلم سے مراد ایسے کلمات ہیں جن کے الفاظ تو کم ہوں لیکن وہ اپنے اندر بہت سے معانی ومفاہیم کو سموئے ہوئے ہوں)۔

[٤٢٧٦]...... وَبِإِسْنَادِهِ قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْقُرْآنُ ذَلُولٌ ذُو وُجُوهٍ فَاحْمِلُوهُ عَلَى أَحْسَنِ وُجُوهِهِ)).

اسی اسناد کے ساتھ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: قرآن کو کئی انداز سے پڑھا جاسکتا ہے، لہٰذا تم سب سے خوبصورت انداز میں پڑھا کرو۔

[٤٢٧٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ أَبُو جَعْفَرٍ الْكَبِيرُ، نا جَبْرُونُ بْنُ وَاقِدٍ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كَلَامِي لَا يَنْسَخُ كَلَامَ اللَّهِ، وَكَلَامُ اللَّهِ يَنْسَخُ كَلَامِي، وَكَلَامُ اللَّهِ يَنْسَخُ بَعْضُهُ بَعْضًا)). ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرا کلام؛ کلام اللہ کو منسوخ نہیں کرتا، جبکہ کلام اللہ میرے کلام کو منسوخ کرسکتا ہے، نیز کلام اللہ دوسرے کلامِ الٰہی کو بھی منسوخ کرسکتا ہے۔

[٤٢٧٨]...... نا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْمَاطِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَارِثِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْبَيْلَمَانِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ أَحَادِيثَنَا يَنْسَخُ بَعْضُهَا بَعْضًا كَنَسْخِ الْقُرْآنِ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہماری احادیث قرآن کے نسخ کی طرح ایک دوسری کو منسوخ کرسکتی ہیں۔

---

❶ مسند أحمد: ٨٩٩٧۔سنن النسائی: ٨/ ٦١۔صحیح ابن حبان: ٦٠٠٤

❷ الكامل لابن عدى: ٢/ ٦٠٢

[٤٢٧٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْبَزَّازُ، نا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي صَخْرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِي يُحَدِّثُنِي: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ الْقَوْلَ ثُمَّ يَلْبَثُ حِينًا ثُمَّ يَنْسَخُهُ بِقَوْلٍ آخَرَ كَمَا يَنْسَخُ الْقُرْآنُ بَعْضُهُ بَعْضًا.

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میری موجودگی میں میرے والد صاحب نے حدیث بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ کوئی بات فرماتے، پھر کچھ وقت گزرنے پر دوسری بات سے اسے منسوخ کر دیتے، جیسے قرآن کی بعض آیات دوسری آیات کو منسوخ کر دیتی ہیں۔

[٤٢٨٠]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَرِيكٍ، نا أَبِي، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: إِيَّاكُمْ وَأَصْحَابَ الرَّأْيِ فَإِنَّهُمْ أَعْدَاءُ السُّنَنِ أَعْيَتْهُمُ الْأَحَادِيثُ أَنْ يَحْفَظُوهَا فَقَالُوا بِالرَّأْيِ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا.

عمرو بن حریث سے مروی ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اہل الرائے سے بچو، کیونکہ وہ سنتوں کے دشمن ہیں اور وہ احادیث یاد کرنے سے عاجز ہیں، انہوں نے اپنی رائے سے مسائل بیان کیے تو (خود بھی) گمراہ ہو گئے اور (دوسروں کو بھی) گمراہ کر دیا۔

[٤٢٨١]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْجَمَّالُ، نا هَاشِمُ بْنُ الْجُنَيْدِ أَبُو صَالِحٍ، نا عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ أَبِي رَوَّادٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ حَدَثَ فِيهِمُ الْمُوَلَّدُونَ أَبْنَاءُ سَبَايَا الْأُمَمِ، فَوَضَعُوا الرَّأْيَ فَضَلُّوا)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بنی اسرائیل اسی وقت تباہ و برباد ہوئے جب ان میں دوسری قوموں کی لونڈیوں کی اولاد پیدا ہوئی اور انہوں نے (بڑے ہو کر) اپنی رائے سے مسائل بیان کیے، چنانچہ وہ (خود بھی) گمراہ ہوئے اور (دوسروں کو بھ) گمراہ کیا۔

[٤٢٨٢]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَ حَدِيثِ السَّهْمِيِّ، عَنْ مَالِكٍ وَقَالَ فِيهِ: ((إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ إِنَّمَا قَوْلِي لِامْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ)). ❷

ایک اور سند کے ساتھ سہمیؒ کی روایت کردہ حدیث کے ہی مثل مروی ہے۔ انہوں نے امام مالکؒ سے روایت کیا اور انہوں نے اس میں (یہ الفاظ بیان کیے کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، ایک عورت کے لیے بھی میرا قول ایسے ہی ہے جیسے سو عورتوں کے لیے ہے۔

❶ مسند البزار: ١٦٦

❷ مسند أحمد: ٢٧٠٠٧۔صحيح ابن حبان: ٤٥٥٣

[٤٢٨٣]...... نـا عَلِيٌّ نا أَحْمَدُ نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ أنا وَرْقَاءُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ ، وَكَانَتْ خَالَةَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ، قَالَتْ: بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ . ❶

سیدہ اُمیمہ بنتِ رقیقہ رضی اللہ عنہا، جو کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خالہ تھیں، بیان کرتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ پھر راوی نے اسی حدیث کے مثل ہی بیان کیا۔

[٤٢٨٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ السَّهْمِيُّ ، نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ ، أَنَّهَا قَالَتْ: أَتَيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نُبَايِعُهُ فَقُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ نُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ أَوْلَادَنَا وَلَا نَأْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيهِ بَيْنَ أَيْدِينَا وَأَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيَكَ فِي مَعْرُوفٍ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ)) ، قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا مِنْ أَنْفُسِنَا هَلُمَّ نُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ إِنَّ قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ كَقَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ ، أَوْ مِثْلُ قَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ)) . ❷

سیدہ اُمیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بہ غرضِ بیعت حاضر ہوئیں اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے اس بات پر بیعت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گی، چوری نہیں کریں گی، زنا نہیں کریں گی، اپنی اولاد کو قتل نہیں کریں گی، اپنے ہاتھوں اور پاؤں سے کوئی بہتان نہیں باندھیں گی (یعنی ایسا الزام نہیں لگائیں گے جس کی کوئی حقیقت ہی نہ ہو، بلکہ ہم نے خود ہی گھڑا ہو) اور نیکی کے کسی کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس قدر تم (بہ آسانی) اطاعت کرو اور استطاعت رکھو۔ ہم نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہم سے بڑھ کر ہم پر مہربان ہیں، اے اللہ کے رسول! ہاتھ دیجئے، تاکہ ہم آپ کی بیعت کر لیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کرتا، بلکہ سو عورتوں کے لیے بھی میرا قول ویسے ہی ہے جیسے ایک عورت کے لیے ہے۔

[٤٢٨٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَبُو أُمَيَّةَ ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، وَعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالُوا: نا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنْ بَكَّارِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا جَاءَهُ أَمْرٌ يَسُرُّهُ خَرَّ سَاجِدًا لِلَّهِ . ❸

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی خوشی کی خبر آتی تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر جاتے۔

[٤٢٨٦]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ صَالِحٍ ، نا نُعَيْمٌ ، نا رِشْدِينُ ، نا عُقَيْلٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ ، عَنِ الزُّبَيْرِ ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نُقَاتِلَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِلَّا عَنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ .

سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم کسی مشرک کی طرف سے قتال کریں، سوائے ذمیوں کے (یعنی جب ذمی لوگوں پر کوئی افتاد آن پڑے تو ان کی حمایت میں لڑنا ممنوع نہیں ہے)۔

❶ سنن النسائی: ٧/ ١٤٩ ❷ صحیح البخاری: ٥٢٨٨ ❸ سنن أبی داود: ٢٧٧٤ ـ سنن ابن ماجه: ١٣٩٤ ـ جامع الترمذی: ١٥٧٨

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# کتاب الوصایا

# وصیتوں کے مسائل

## بَابُ أَحْكَامِ الْوَصَايَا

## وصیتوں کے بارے میں احکام

[٤٢٨٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْمُقْرِءُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي الْعَبْسِيِّ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، أنا الْمُبَارَكُ بْنُ حَسَّانَ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: يَا ابْنَ آدَمَ اثْنَتَانِ لَمْ تَكُنْ لَكَ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا، جَعَلْتُ لَكَ نَصِيبًا مِنْ مَالِكَ حِينَ أَخَذْتُ بِكَظْمِكَ لِأُطَهِّرَكَ بِهِ وَلِأُزَكِّيَكَ، وَصَلَاةُ عِبَادِي عَلَيْكَ بَعْدَ انْقِضَاءِ أَجَلِكَ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: اے ابن آدم! دو چیزیں (میں نے تمہیں دی ہیں) جبکہ ان میں سے ایک بھی تیرے ہاتھ میں نہیں تھیں: (۱) میں نے تیرے مال میں اس وقت تیرا حصہ مقرر کر دیا جب میں تیری سانس بند کرتا ہوں، تاکہ میں تجھے پاک صاف کر دوں۔ اور (۲) تیری زندگی کے ختم ہو جانے کے بعد میرے بندوں کا تیری نماز جنازہ پڑھنا۔

[٤٢٨٨]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ، نا بَقِيَّةُ، عَنْ خُلَيْدِ بْنِ أَبِي خُلَيْدٍ، عَنْ أَبِي حَلْبَسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ فَأَوْصَى وَكَانَتْ وَصِيَّةٌ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا تَرَكَ مِنْ زَكَاتِهِ)).

سیدنا قرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو قریب المرگ شخص وصیت کر جائے اور اس کی وصیت کتاب اللہ کے مطابق ہو تو وہ اس کی نادہندہ زکاۃ کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

[٤٢٨٩]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ الْفَقِيهُ، نا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِنْتِ شُرَحْبِيلَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، نا عُتْبَةُ

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بلا شبہ اللہ عزوجل نے تمہیں وفات کے وقت نیکیوں میں اضافے کے لیے تمہارے ایک تہائی مال میں تصرف کی اجازت دے کر

❶ سنن ابن ماجه: ٢٧١٠ ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٩/ ٦٩

بْنُ حُمَيْدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ تَصَدَّقَ عَلَيْكُمْ بِثُلُثِ أَمْوَالِكُمْ عِنْدَ وَفَاتِكُمْ زِيَادَةً فِي حَسَنَاتِكُمْ لِيَجْعَلَهَا لَكُمْ زَكَاةً فِي أَعْمَالِكُمْ)). ❶

تم پر احسان کیا ہے، تاکہ وہ انہیں تمہارے اعمال کی پاکیزگی کا ذریعہ بنادے۔

[٤٢٩٠]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى الشُّونِيزِيُّ، نا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا حَقُّ امْرِئٍ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَالٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کے یہ لائق نہیں ہے کہ اس کے پاس مال ہو اور وہ اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو تو وہ دو راتیں بھی نہ گزارے، مگر اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی موجود ہو۔

[٤٢٩١]...... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الدَّرْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْقُرَشِيُّ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، نا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ مَالٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ وَيَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ)). ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان شخص کے یہ لائق نہیں کہ اس کے پاس مال ہو اور وہ اس میں وصیت کرنا چاہتا ہو، تو وہ دو راتیں بھی اس حالت میں نہ گزارے کہ اس کے پاس اس کی وصیت تحریر شدہ موجود نہ ہو۔

[٤٢٩٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ لَقْلُوقٌ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ تَمَامٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((مَا يَنْبَغِي لِرَجُلٍ أَتَى عَلَيْهِ ثَلَاثَةٌ وَلَهُ مَالٌ يُرِيدُ أَنْ يُوصِيَ فِيهِ إِلَّا أَوْصَى فِيهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی شخص کو یہ زیب نہیں دیتا کہ اس کے تین دن بلا وصیت گزر جائیں، جبکہ اس کے پاس مال بھی ہو اور وہ وصیت بھی کرنا چاہتا ہو، تو ضروری ہے کہ وہ اس کے متعلق وصیت کر دے۔

[٤٢٩٣]...... نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ، نا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، نا عُمَرُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، نا دَاوُدُ بْنُ أَبِي

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وصیت کے ذریعے کسی کو نقصان پہنچانا کبیرہ گناہ ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢٧٤٨٢ـ المعرفة للبيهقي: ٩/ ١٨٧

❷ صحيح البخاري: ٢٧٣٨ـ صحيح مسلم: ١٦٢٧ـ مسند أحمد: ٥١١٨، ٥١٩٧، ٥٥١١ـ صحيح ابن حبان: ٦٠٢٤

❸ سنن النسائي: ٦/ ٢٣٩

هِنْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((الْإِضْرَارُ فِي الْوَصِيَّةِ مِنَ الْكَبَائِرِ)). ❶

[٤٢٩٤]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، نا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لِيَكْتُبِ الرَّجُلُ فِي وَصِيَّتِهِ: إِنْ حَدَثَ بِي حَدَثُ مَوْتٍ قَبْلَ أَنْ أُغَيِّرَ وَصِيَّتِي هٰذِهِ.

قاسم بن محمد روایت کرتے ہیں کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: آدمی کو اپنی وصیت میں لکھنا چاہئے کہ اگر مجھے اپنی یہ وصیت تبدیل کرنے سے قبل کوئی حادثہ لاحق ہوگیا یا میں مرگیا (تو اس میں تبدیلی کی جاسکتی ہے)۔

[٤٢٩٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تَجُوزُ الْوَصِيَّةُ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی وارث کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں، سوائے اس کے کہ ورثاء ایسا کرنا چاہیں۔

[٤٢٩٦]...... نا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عِيسَى، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَاسَرْجِسِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، نا زِيَادُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ إِلَّا أَنْ يُجِيزَ الْوَرَثَةُ)).

سیدنا عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی وارث کے حق میں وصیت نہیں ہوسکتی، سوائے اس صورت کے کہ ورثاء اس کی اجازت دے دیں۔

[٤٢٩٧]...... نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ، نا أَبِي، عَنْ يُونُسَ بْنِ رَاشِدٍ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ الْوَرَثَةُ)). ❸

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں، سوائے اس صورت کے کہ ورثاء چاہیں۔

[٤٢٩٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ كَامِلٍ، نا عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ،

محمد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی وارث

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٢٧١ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١١/ ٢٠٥ ـ مصنف عبد الرزاق: ١٦٤٥٦ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٤/ ١٩٥

❷ سلف برقم: ٤١٥٠

❸ سلف برقم: ٤١٥٥

نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا نُوحُ بْنُ دَرَّاجٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَلَا إِقْرَارَ بِدَيْنٍ)). ❶

کے حق میں وصیت نہیں ہوسکتی اور نہ قرض کا اعتراف ہوسکتا ہے۔

[٤٢٩٩]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَرْزُوقٍ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، أنا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ، قَالَ: خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ نَصِيبَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ فَلَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ إِلَّا مِنَ الثُّلُثِ)). ❷

سیدنا عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام منیٰ میں ہم سے خطاب کیا تو فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل نے ہر انسان کا حقِ وراثت متعین کر دیا ہے، لہٰذا ایک تہائی کے سوا کسی وارث کے حق میں وصیت نہیں ہوسکتی۔

[٤٣٠٠]...... قَالَ: وَنا سَعِيدُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ شَهْرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٤٣٠١]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ النَّرْسِيُّ، نا عِمْرَانُ بْنُ خَالِدٍ الْخُزَاعِيُّ، نا ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ يَنْتَظِرُونَ طُعَيِّمًا، قَالَ: فَسَبَقَتْهَا - قَالَ عِمْرَانُ: أَكْبَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ: - حَفْصَةُ بِصَحْفَةٍ فِيهَا ثَرِيدٌ، قَالَ: فَوَضَعَتْهَا فَخَرَجَتْ عَائِشَةُ فَأَخَذَتِ الصَّحْفَةَ، قَالَ: وَذَالِكَ قَبْلَ أَنْ يُحْجَبْنَ، قَالَ: فَضَرَبَتْ بِهَا فَانْكَسَرَتْ فَأَخَذَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ، قَالَ: فَضَمَّهَا، وَقَالَ: بِكَفِّهِ يَصِفُ ذَالِكَ عِمْرَانُ، وَقَالَ: ((غَارَتْ أُمُّكُمْ))، فَلَمَّا فَرَغَ أَرْسَلَ بِالصَّحْفَةِ إِلٰى حَفْصَةَ وَأَرْسَلَ بِالْمَكْسُورَةِ إِلٰى عَائِشَةَ فَصَارَتْ قَضِيَّةً مَنْ كَسَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ وَعَلَيْهِ مِثْلُهُ. ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں تشریف فرما تھے، آپ کے ساتھ آپ کی بعض ازواج بھی تھیں، سب کھانے کا انتظار کر رہے تھے کہ ایک زوجہ محترمہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر سبقت لے گئیں۔ عمران کہتے ہیں: میرا غالب گمان ہے کہ راوی نے کہا: وہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا تھیں، وہ ایک پیالہ لائیں جس میں ثرید تھا، انہوں نے وہ لا کر رکھ دیا، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا آئیں تو انہوں نے وہ پیالہ اُٹھا لیا۔ راوی کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ حجاب (کا حکم نازل ہونے) سے پہلے کا ہے۔ انہوں نے پیالہ پھینک کر توڑ دیا تو نبی ﷺ نے اسے اُٹھا لیا اور اسے جوڑنے لگے۔ عمرانؒ نے اپنے ہاتھوں سے اشارہ کرتے ہوئے بیان کیا (کہ اس طرح جوڑنے لگے)۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہاری ماں کو غیرت آگئی۔ جب فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے ایک پیالہ منگوا کر سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٨٥

❷ جامع الترمذي: ٢١٢١ ـ سنن النسائي: ٦/ ٢٤٧ ـ سنن ابن ماجه: ٢٧١٢ ـ مسند أحمد: ١٧٦٦٤، ١٧٦٦٦، ١٧٦٦٩

❸ صحيح البخاري: ٥٢٢٥ ـ مسند أحمد: ١٢٠٢٧ ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٤١٩٦ ـ مصنف ابن أبي شيبة: ١٤/ ٢١٤

[٤٣٠٢]..... نـا أَحْـمَـدُ بْـنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَـنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِـي قَـوْلِـهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَـعْـضِ أَزْوَاجِـهِ حَـدِيثًا﴾ (التحريم: ٣)، قَـالَ: اطَّلَعَتْ حَفْصَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ مَعَ أُمِّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَـقَالَ: ((لَا تُخْبِرِي عَائِشَةَ))، وَقَالَ لَهَا: ((إِنَّ أَبَـاكِ وَأَبَاهَا سَيَمْلُكَانِ)) أَوْ ((سَيَلِيَانِ بَعْدِي فَلَا تُـخْبِرِي عَائِشَةَ))، فَانْطَلَقَتْ حَفْصَةُ فَأَخْبَرَتْ عَـائِشَةَ فَـأَظْهَـرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فَعَرَّفَ بَعْضَهُ وَأَعْرَضَ عَـنْ بَـعْـضٍ، قَـالَ: أَعْـرَضَ عَنْ قَوْلِهِ: ((إِنَّ أَبَاكِ وَأَبَـاهَـا يَـكُونَانِ بَعْدِي))، كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَنْشُرَ ذَالِكَ فِي النَّاسِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ. ❶

[٤٣٠٣]..... حَـدَّثَـنَـا أَبُـو مُـحَـمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُـحَـمَّـدُ بْـنُ زُنْبُـورٍ، نـا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ هِشَامٍ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: كَانُوا يَكْتُبُونَ فِي صُدُورِ وَصَايَاهُمْ: هٰذَا مَا أَوْصَى فُلَانُ بْـنُ فُلَانٍ أَوْصَـى أَنَّـهُ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَـرِيكَ لَـهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ السَّـاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا، وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِـي الْـقُبُـورِ، وَأَوْصَـى مَنْ تَرَكَ بَعْدَهُ مِنْ أَهْلِهِ أَنْ يَـتَّـقُـوا الـلَّـهَ حَـقَّ تُـقَاتِهِ وَأَنْ يُصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَيُـطِـيـعُـوا الـلَّـهَ وَرَسُـولَـهُ إِنْ كَـانُوا مُؤْمِنِينَ،

بھیجا اور ٹوٹا ہوا پیالہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھجوا دیا۔ یوں کسی کی چیز توڑنے کا حکم یہ ٹھہرا کہ وہ چیز توڑنے والا رکھے اور اسی جیسی چیز اس کو ادا کرے (جس کی چیز توڑی ہو)۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ﴿وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا﴾ ''اور نبی (ﷺ) نے اپنی ایک بیوی سے راز کی ایک بات کی۔'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ کو سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ کے ساتھ دیکھ لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ کو نہ بتانا، اور فرمایا: تیرے ابا جان اور اس کے ابا جان عنقریب حکمران بنیں گے (یا فرمایا کہ) میرے بعد وہ حکمران ہوں گے، تم عائشہ کو مت بتلانا۔ لیکن حفصہ رضی اللہ عنہا نے جا کر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو یہ بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو اس بات سے آگاہ کر دیا، تو آپ ﷺ نے انہیں کچھ بات یاد دلائی اور کچھ چھوڑ دی۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے یہ بات نہ بتلائی کہ تیرے ابا جان اور اس کے ابا جان میرے بعد حکمران ہوں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند کیا کہ یہ بات لوگوں میں پھیل جائے، لہٰذا آپ نے اس بات کو چھوڑ دیا۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ اپنی وصیتوں کے شروع میں یہ لکھا کرتے تھے: یہ وصیت فلاں بن فلاں نے کی ہے، اس نے وصیت کی ہے کہ وہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور یقیناً محمد (ﷺ) اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں، قیامت کا آنا یقینی امر ہے؛ اس میں کوئی شک نہیں ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ قبروں میں پڑے لوگوں کو اُٹھا کھڑا کرے گا، اس نے اپنے پسماندگان کو وصیت کی ہے کہ وہ کہ اگر وہ مومن ہیں تو اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرتے رہیں جس طرح کہ ڈرنے کا حق ہے، باہمی معاملات کی اصلاح رکھیں اور اللہ و

❶ الأحاديث المختارة للمقدسي: ١٨٩

وَأَوْصَاهُمْ بِمَا أَوْصَى بِهِ إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوبُ : ﴿يَا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (البقرة: ١٣٢).

رسول کی اطاعت کرتے رہیں، نیز اس نے انہیں وہ وصیت بھی کی ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اولاد کو کی تھی اور وہی وصیت یعقوب علیہ السلام نے بھی کی (انہوں نے کہا تھا کہ): ﴿يَا بَنِيَّ إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفَى لَكُمُ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ ''اے میرے بچو! یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے یہی دین پسند کیا ہے، لہٰذا تم مرتے دم تک مسلمان ہی رہنا۔''

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# کتاب الوکالة

# وکالت کے مسائل

## بَابُ الْوَكَالَةِ

## کسی کو اپنا وکیل بنانے کا بیان

[٤٣٠٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ الزُّهْرِيُّ، نا عَمِّي، نا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ يَعْنِي وَهْبَ بْنَ كَيْسَانَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: أَرَدْتُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُ: إِنِّي أُرِيدُ الْخُرُوجَ إِلَى خَيْبَرَ فَأَحْبَبْتُ التَّسْلِيمَ عَلَيْكَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَكُونُ ذَالِكَ آخِرَ مَا أَصْنَعُ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ فَقَالَ لِي: ((إِذَا أَتَيْتَ وَكِيلِي بِخَيْبَرَ فَخُذْ مِنْهُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَسْقًا))، قَالَ: فَلَمَّا وَلَّيْتُ دَعَانِي فَقَالَ لِي: ((خُذْ مِنْهُ ثَلَاثِينَ وَسْقًا فَوَاللَّهِ مَا لِآلِ مُحَمَّدٍ بِخَيْبَرَ تَمْرَةٌ غَيْرُهَا فَإِنِ ابْتَغَى مِنْكَ آيَةً فَضَعْ يَدَكَ عَلَى تَرْقُوَتِهِ))، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خیبر جانے کا ارادہ کیا تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ مسجد میں تھے، میں نے آپ کو سلام عرض کیا او رکہا: میں خیبر جا رہا ہوں تو میں نے چاہا کہ آپ کو سلام کرتا چلوں، میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مدینے میں یہ میرا آخری کام ہے۔ تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: خیبر میں جب میرے وکیل کے پاس پہنچو تو اس سے پندرہ وسق اناج لے لینا۔ جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں پلٹا تو آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور فرمایا: اس سے تیس وسق لینا، اللہ کی قسم! آلِ محمد کی خیبر میں اس کے علاوہ کھجور نہیں، سو اگر وہ تم سے نشانی مانگے تو اپنا ہاتھ اس کے سینے پر رکھ دینا۔ راوی نے آگے مکمل حدیث بیان کی۔

## خَبَرُ الْوَاحِدِ يُوجِبُ الْعَمَلَ

## خبر واحد عمل کو واجب کر دیتی ہے

[٤٣٠٥]..... نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ، نا الْحَسَنُ بْنُ غُلَيْبٍ الْأَزْدِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْجُعْفِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ حَبَّانَ،

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اُبی بن کعب اور سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہما سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے ہاں خشک و تر کھجور کی شراب پی رہے تھے اور میں انہیں پلا رہا تھا، قریب تھا کہ وہ مجھ سے جام

❶ سنن أبي داود: ٣٦٣٢

نا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَسُهَيْلُ بْنُ بَيْضَاءَ عِنْدَ أَبِي طَلْحَةَ يَشْرَبُونَ مِنْ شَرَابِ تَمْرٍ وَبُسْرٍ، أَوْ قَالَ: رُطَبٍ وَأَنَا أَسْقِيهِمْ مِنَ الشَّرَابِ حَتَّى كَادَ يَأْخُذُ مِنْهُمْ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: أَلَا هَلْ عَلِمْتُمْ أَنَّ الْخَمْرَ قَدْ حُرِّمَتْ؟ فَقَالُوا: يَا أَنَسُ اكْفِ مَا فِي إِنَائِكَ، وَمَا قَالُوا: حَتَّى نَتَبَيَّنَ، قَالَ: فَكَفَأْتُهُ. قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ، وَهُوَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللَّهِ: هٰذَا يَدُلُّ عَلَى أَنَّ خَبَرَ الْوَاحِدِ يُوجِبُ الْعَمَلَ. ❶

پکڑ لیتے، اتنے میں ایک مسلمان آیا اور اس نے کہا: خبردار! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ شراب حرام ہو چکی ہے؟ انہوں نے کہا: اے انس! جو برتن میں ہے، اسے انڈیل دو۔ (یعنی) انہوں نے یہ نہیں کہا کہ پہلے ہم یقین کرلیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے وہ شراب انڈیل دی۔

ابو عبداللہ عبیداللہ بن عبدالصمد بن مہتدی باللہ کہتے ہیں: یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ خبر واحد عمل کو واجب کر دیتی ہے۔

[٤٣٠٦]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ السِّمْسَارُ، نا عَبْدُ الْعَظِيمِ بْنُ حَبِيبِ بْنِ رَغْبَانَ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: ذُكِرَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الشِّعْرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهُ حَسَنٌ، وَقَبِيحُهُ قَبِيحٌ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شاعری کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ ایسا کلام ہے جس کی اچھی باتیں اچھی ہیں اور بری باتیں بری ہیں۔

[٤٣٠٧]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُجَاهِدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ إِسْحَاقَ الْعَطَّارُ، نا عَامِرُ بْنُ سَعِيدٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ بِهٰذَا مِثْلَهُ. ❸

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٣٠٨]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زِيَادِ بْنِ أَنْعَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الشِّعْرُ بِمَنْزِلَةِ الْكَلَامِ، حَسَنُهُ كَحَسَنِ الْكَلَامِ، وَقَبِيحُهُ كَقَبِيحِ الْكَلَامِ)). ❹

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شعر کلام کی مانند ہوتے ہیں، اچھا شعر اچھے کلام کے مثل اور برا شعر برے کلام کے مثل ہوتا ہے۔

---

❶ صحيح البخاري: ٤٦١٧۔صحيح مسلم: ١٩٨٠ (٤)۔مسند أحمد: ١٢٨٦٩۔صحيح ابن حبان: ٥٣٦١

❷ مسند أبي يعلى الموصلي: ٤٧٦٠۔السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٣٩

❸ الأدب المفرد للبخاري: ٨٦٦

❹ الأدب المفرد للبخاري: ٨٦٥۔المعجم الأوسط للطبراني: ٧٦٩٢

[٤٣٠٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ الشَّامِيُّ مِنْ أَهْلِ الْجَزِيرَةِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((حَسَنُ الشِّعْرِ كَحَسَنِ الْكَلَامِ، وَقَبِيحُ الشِّعْرِ كَقَبِيحِ الْكَلَامِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اچھا شعر اچھے کلام کے مثل اور برا شعر برے کلام کے مثل ہوتا ہے۔

[٤٣١٠]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا يُوسُفُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَابِقٍ، نا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ح ونا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ آدَمَ، نا جَعْفَرٌ الْأَحْوَلُ، وَنا أَحْمَدُ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نا عَفَّانُ، نا أَبُو كُدَيْنَةَ، جَمِيعًا عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى مُسْلِمٍ جِزْيَةٌ)) نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، نا سُفْيَانُ ح وَنا أَحْمَدُ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا زُهَيْرٌ، جَمِيعًا عَنْ قَابُوسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ عَلَى مُسْلِمٍ جِزْيَةٌ)). ❶

پہلی سند میں قابوس اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اور دوسری سند میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان پر جزیہ نہیں ہے۔

[٤٣١١]...... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدَانِيُّ، نا الْحَجَّاجُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدعی کے ذمے دلیل پیش کرنا ہے اور مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی۔

[٤٣١٢]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق دیا جانے لگے

❶ سنن أبي داود: ٣٠٥٣ـ جامع الترمذي: ٦٣٣ـ مسند أحمد: ٢٥٧٦ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٧٧٦٨

جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَأَمْوَالَهُمْ وَلٰكِنِ الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)). ❶

تو وہ لوگوں کے خون اور اموال کے دعویدار بن جائیں گے، اس لیے (دلیل نہ ہونے کی صورت میں) مدعا علیہ سے قسم لی جائے گی۔

[٤٣١٣]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا هُشَيْمٌ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَمِينُكَ عَلَى مَا يُصَدِّقُكَ بِهِ صَاحِبُكَ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تیری قسم وہ (معتبر) ہے جس پر فریقِ ثانی تیری تصدیق کر دے۔

[٤٣١٤]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ إِمْلَاءً مِنْ لَفْظِهِ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، نا هُشَيْمٌ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٤٣١٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا هُشَيْمٌ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

ایک اور سند سے اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤٣١٦]...... نا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَزِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ، ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، نا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، قَالُوا: نا هُشَيْمٌ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي صَالِحٍ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ سَوَاءً.

اس سند کے ساتھ بھی بالکل اسی کے مثل مروی ہے۔

---

❶ صحيح البخاري: ٢٥١٤ ـ صحيح مسلم: ١٧١١

❷ صحيح مسلم: ١٦٥٣ ـ سنن ابن ماجه: ٢١٢٠ ـ جامع الترمذي: ١٣٥٤ ـ مسند أحمد: ٧١١٩

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كتاب النذور

# نذروں کے مسائل

## بَابُ النَّذْرِ وَأَحْكَامِ النُّذُوْرِ

### نذر ماننے کا بیان اور نذروں کے احکام

[٤٣١٧]..... حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ الْمَدَائِنِيُّ ، نا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ طَرَفَةَ ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((النَّذْرُ نَذْرَانِ ، فَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لِلّٰهِ فَلْيَفِ بِهِ ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ)) . ❶

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نذر کی دو قسمیں ہیں: جو شخص اللہ کی (اطاعت کی) نذر مانے تو اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے (یعنی وہ نافرمانی کی نذر کو پورا نہ کرے بلکہ اس کا کفارہ ادا کرے، اور نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے)۔

[٤٣١٨]..... نا حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْإِمَامُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيلِ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عِمْرَانَ ، نا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدٍ ح وَنا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يُونُسَ ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ ، نا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ ، نا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ بُكَيْرٍ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا حُمَيْدُ بْنُ زَنْجُوَيْهِ النَّسَائِيُّ ، نا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ خَالِدٍ الدِّيلِيِّ ، أَوْ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو گمنام نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو اللہ کی نافرمانی کی نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو طاقت سے بڑھ کر نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو اللہ تعالیٰ (کی فرمانبرداری) کی نذر مانے؛ اسے وہ نذر پوری کرنی چاہیے۔ (گویا آخری صورت کے علاوہ پہلی تینوں صورتیں میں نذر پوری نہ کی جائے بلکہ اس کا کفارہ ادا کیا جائے)۔

❶ سنن النسائی: ٧/ ٢٩۔المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٠٥۔السنن الكبرٰى للبيهقي: ١٠/ ٦٨

عَنْ خَالِهِ مُوسَى بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةِ اللهِ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُطِقْهُ فَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لِلَّهِ يُطِيقُهُ فَلْيَفِ بِهِ)). وَاللَّفْظُ لِلْمَحَامِلِيِّ. ❶

[٤٣١٩]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، نا عُمَرُ بْنُ يُونُسَ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَا نَذْرَ إِلَّا فِيمَا أُطِيعُ اللهُ، وَلَا يَمِينٌ فِي غَضَبٍ، وَلَا طَلَاقَ وَلَا عَتَاقَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی اطاعت کے سوا کوئی نذر نہیں ہے، کسی کا مال غصب کرنے کے لیے اُٹھائی گئی قسم کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور عدم ملکیت کی صورت میں غلام آزاد کرنے یا طلاق دینے کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔

[٤٣٢٠]..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ كَزَّالٍ أَبُو الْفَضْلِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ نَعْمِ بْنِ هَارُونَ، نا كَثِيرُ بْنُ مَرْوَانَ، نا غَالِبُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعُقَيْلِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا فِي مَعْصِيَةِ اللهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا فِيمَا لَا يُطِيقُ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ جَعَلَ مَالَهُ هَدْيًا إِلَى الْكَعْبَةِ فِي أَمْرٍ لَا يُرِيدُ فِيهِ وَجْهَ اللهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ جَعَلَ مَالَهُ فِي الْمَسَاكِينِ صَدَقَةً فِي أَمْرٍ لَا يُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ فَكَفَّارَةُ يَمِينٍ، وَمَنْ جَعَلَ عَلَيْهِ الْمَشْيَ إِلَى بَيْتِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی نذر مانے؛ اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو شخص ایسی نذر مانے جو استطاعت سے باہر ہو تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو گمنام نذر مانے؛ اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو اپنا مال کعبۃ اللہ کو ہدیہ کردے لیکن اللہ کی رضا مقصود نہ ہو تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو اپنا مال مسکینوں کے کسی کام کے لیے وقف کردے لیکن اللہ کی رضا مقصود نہ ہو تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو کسی وجہ سے پیدل بیت اللہ جانے کی نذر مانے لیکن اللہ کی رضا مقصود نہ ہو تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص کسی وجہ سے پیدل بیت جانے کی نذر مانے اور اس کا مقصود اللہ کی رضا ہو تو اسے چاہیے کہ سوار ہو جائے اور پیدل نہ چلے، پھر جب وہ مکہ پہنچ جائے تو اپنی نذر

❶ سنن أبي داود: ٣٣٢٢۔سنن ابن ماجه: ٢١٢٨

❷ المعجم الكبير للطبراني: ١٠٩٣٣

اللّٰہِ فِی أَمْرٍ لا یُرِیدُ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ فَکَفَّارَۃُ یَمِینٍ، وَمَنْ جَعَلَ عَلَیْہِ الْمَشْیَ إِلٰی بَیْتِ اللّٰہِ فِی أَمْرٍ یُرِیدُ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ فَلْیَرْکَبْ وَلَا یَمْشِ، فَإِذَا أَتٰی مَکَّۃَ قَضٰی نَذْرَہُ وَمَنْ جَعَلَ عَلَیْہِ نَذْرًا لِلّٰہِ فِیمَا یُرِیدُ بِہٖ وَجْہَ اللّٰہِ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ وَلْیَفِ بِہٖ مَا لَمْ یُجْھِدْہُ)).

غَالِبٌ ضَعِیفُ الْحَدِیثِ.

پوری کر لے، اور جو شخص اللہ کی رضا کا طالب ہو اور صحیح نذر مانے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور اپنی نذر پوری کرے، بشرطیکہ نذر اسے مشقت میں نہ ڈال دے۔

[٤٣٢١]...... نا حَمْزَۃُ بْنُ الْقَاسِمِ الْإِمَامُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِیلِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عِمْرَانَ الْبَیَاضِیُّ، نا طَلْحَۃُ بْنُ یَحْیٰی، عَنِ الضَّحَّاکِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَعِیدِ بْنِ أَبِی ھِنْدَ، عَنْ بُکَیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْأَشَجِّ، عَنْ کُرَیْبٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ یُسَمِّہٖ فَکَفَّارَتُہُ کَفَّارَۃُ یَمِینٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ یُطِقْہُ فَکَفَّارَتُہُ کَفَّارَۃُ یَمِینٍ، وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فَأَطَاقَہُ فَلْیَفِ بِہٖ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص گمنام نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے، جو شخص طاقت سے بڑھ کر نذر مانے اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جو طاقت کے مطابق نذر مانے اسے چاہیے کہ وہ اسے پورا کرے۔

[٤٣٢٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ، نا یَحْیَی بْنُ الْفَضْلِ الْخَرَقِیُّ، نا أَبُو عَامِرٍ، نا زُھَیْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ حَرْمَلَۃَ، أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ سَعِیدَ بْنَ الْمُسَیِّبِ فَقَالَ: إِنِّی قُلْتُ عَلَیَّ الْمَشْیُ إِلَی الْکَعْبَۃِ، فَقَالَ سَعِیدٌ: ((قُلْتَ عَلَیَّ نَذْرٌ؟))، فَقَالَ الرَّجُلُ: لَا، فَقَالَ: ((لَیْسَ عَلَیْکَ شَیْءٌ)). ❷

ابن حرملہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ میں نے خود پر لازم کیا ہے کہ کعبۃ اللہ پیدل جاؤں گا۔ تو سعیدؒ نے پوچھا: کیا تم نے نذر مانی ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ تو سعید رحمہ اللہ نے فرمایا: تم پر کوئی چیز (یعنی گناہ یا کفارہ) نہیں ہے۔

[٤٣٢٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ الْحَرَّانِیُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَیْبَۃَ، نا أَبِی، نا أَیُّوبُ بْنُ سُوَیْدٍ الرَّمْلِیُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَۃَ، عَنْ حَبِیبِ بْنِ أَبِی ثَابِتٍ، عَنْ سَعِیدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی أَبِی إِسْرَائِیلَ وَھُوَ قَائِمٌ فِی الشَّمْسِ، فَقَالَ: ((مَا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابو اسرائیل کے پاس سے گزرے، اور وہ دھوپ میں کھڑا تھا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: اسے کیا ہوا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس نے نذر مانی ہے کہ یہ بات نہیں کرے گا، سائے میں نہیں جائے گا، بیٹھے گا نہیں اور روزے میں رہے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ بات کر لے،

❶ سلف برقم: ٤٣١٨

❷ الموطأ: ٢١٩٣

بَالُ هٰذَا؟))، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَذَرَ أَنْ لَا يَتَكَلَّمَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَقْعُدَ وَأَنْ يَصُومَ، فَقَالَ: ((مُرُوهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيَصُمْ))، وَلَمْ يَأْمُرْهُ بِالْكَفَّارَةِ.

سائے میں چلا جائے اور بیٹھ جائے، البتہ روزہ پورا کرے۔ اور آپ ﷺ نے اسے کفارے (کی ادائیگی) کا حکم نہیں دیا۔

[٤٣٢٤]...... وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٤٣٢٥]...... وَعَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُمَارَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

[٤٣٢٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مِدْرَارٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي طَاهِرُ بْنُ مِدْرَارٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ عُمَارَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَالزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أَبِي إِسْرَائِيلَ ثُمَّ ذَكَرَ مِثْلَهُ سَوَاءً، وَلَمْ يَذْكُرْ حَدِيثَ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابو اسرائیل کے پاس سے گزرے۔ پھر انہوں نے بالکل اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی بیان کی۔ اس سند میں عمرو بن دینار کا ذکر نہیں ہے۔

[٤٣٢٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ، نا سُفْيَانُ بْنُ زِيَادِ بْنِ آدَمَ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، نا وُهَيْبٌ، نا أَيُّوبُ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ إِذْ رَأَى رَجُلًا قَائِمًا فِي الشَّمْسِ فَسَأَلَ عَنْهُ، فَقَالُوا: هٰذَا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَيَصُومَ وَلَا يَتَكَلَّمَ، فَقَالَ: ((مُرُوهُ فَلْيَقْعُدْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَصُمْ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اسی دوران آپ نے ایک آدمی کو دھوپ میں کھڑے دیکھا تو اس کے متعلق دریافت فرمایا، تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہے، اس نے نذر مان رکھی ہے کہ کھڑا رہے گا، بیٹھے گا نہیں، سائے میں نہیں جائے گا، روزے میں رہے گا اور بات نہیں کرے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے کہو کہ بیٹھ جائے، سائے میں آ جائے، بات کر لے، البتہ روزہ پورا کر لے۔

[٤٣٢٨]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، نا عَبْثَرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ

علقمہ سے مروی ہے کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قسمیں چار قسم کی ہوتی ہیں: دو کا کفارہ ادا کیا جاتا ہے جبکہ دو کا کفارہ نہیں

❶ صحيح البخاري: ٦٧٠٤ ـ سنن أبي داود: ٣٣٠٠ ـ سنن ابن ماجه: ٢١٣٦ ـ صحيح ابن حبان: ٤٣٨٥ ـ مسند أحمد: ١٧٥٣٢

حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: الْأَيْمَانُ أَرْبَعَةٌ: يَمِينَانِ يُكَفَّرَانِ وَيَمِينَانِ لَا يُكَفَّرَانِ، فَالرَّجُلُ يَحْلِفُ: وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ كَذَا وَكَذَا فَيَفْعَلُ، وَالرَّجُلُ يَقُولُ: وَاللّٰهِ لَأَفْعَلُ فَلَا يَفْعَلُ، وَأَمَّا الْيَمِينَانِ اللَّذَانِ لَا يُكَفَّرَانِ: فَالرَّجُلُ يَحْلِفُ مَا فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ فَعَلَهُ، وَالرَّجُلُ يَحْلِفُ لَقَدْ فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا وَلَمْ يَفْعَلْهُ.

دیا جاتا۔ ایک آدمی قسم اُٹھائے کہ اللہ کی قسم! یہ کام نہیں کروں گا، پھر وہ کر لیتا ہے اور (دوسری یہ ہے کہ) آدمی کہتا ہے: اللہ کی قسم! میں یہ کام کروں گا، لیکن پھر وہ نہیں کرتا۔ (ان دونوں قسموں کا کفارہ ادا کرنا پڑے گا) اور جن دو قسموں کا کفارہ نہیں دیا جاتا، وہ یہ ہیں کہ آدمی قسم اُٹھائے کہ میں نے فلاں کام نہیں کیا حالانکہ اس نے کیا ہے اور (دوسری یہ ہے کہ) آدمی قسم اُٹھائے کہ یہ کام میں نے اس طرح اس طرح کیا ہے، حالانکہ اس نے کیا نہ ہو۔

[٤٣٢٩]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عُمَرُ بْنُ مُدْرِكٍ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كُلُّ اسْتِثْنَاءٍ غَيْرِ مَوْصُولٍ فَصَاحِبُهُ حَانِثٌ.

سالم سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: استثناء قسم سے متصل نہ ہو تو قسم اُٹھانے والا حانث (قسم توڑنے کی وجہ سے گناہ گار) ہوگا۔

[٤٣٣٠]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةُ أَبِي ذَرٍّ عَلَى رَاحِلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْقَصْوَاءِ حِينَ أُغِيرَ عَلَى لِقَاحِهِ حَتَّى أَنَاخَتْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنِّي نَذَرْتُ إِنْ نَجَّانِي اللّٰهُ عَلَيْهَا لَآكُلَنَّ مِنْ كَبِدِهَا وَسَنَامِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَبِئْسَمَا جَزَيْتِهَا لَيْسَ هٰذَا نَذْرًا، إِنَّمَا النَّذْرُ مَا ابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی قصواء پر سوار ہو کر آئی، جب ان کی اونٹیوں کو لوٹ لیا گیا تھا، اس نے رسول اللہ ﷺ کے پاس اونٹنی بٹھا کر عرض کیا: میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ نے مجھے اس اونٹنی کی بہ دولت بچا لیا تو میں اس کا جگر اور کوہان کھاؤں گی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اس کا بہت برا بدلہ چکا رہی ہو، یہ کوئی نذر نہیں ہے بلکہ نذر تو وہ ہے جس کے ذریعے اللہ کی رضا مطلوب ہو۔

[٤٣٣١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، نا أَشْعَثُ، نا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ مَوْلَاتَهُ أَرَادَتْ أَنْ تُفَرِّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ امْرَأَتِهِ، فَقَالَتْ: هِيَ يَوْمًا يَهُودِيَّةٌ وَيَوْمًا نَصْرَانِيَّةٌ وَكُلُّ مَمْلُوكٍ لَهَا حُرٌّ وَكُلُّ مَالٍ لَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَيْهَا الْمَشْيُ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ إِنْ لَمْ تُفَرِّقْ بَيْنَهُمَا،

ابورافع روایت کرتے ہیں کہ ان کی مالکن نے ان کے اور ان کی بیوی کے مابین جدائی کرنا چاہی اور کہا: وہ ایک دن یہودیہ ہوگی اور دوسرے دن عیسائیہ، اگر ان میں طلاق نہ ہو تو اس کے تمام غلام آزاد، اس کا تمام مال راہِ خدا میں وقف اور اس کے ذمے ہے کہ پیدل بیت اللہ جائے۔ پھر اس نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا، سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما، سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا اور سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا تو ان سب نے کہا: کیا تم ہاروت

❶ صحيح مسلم: ١٦٤١

فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ، وَابْنَ عُمَرَ، وَابْنَ عَبَّاسٍ، وَحَفْصَةَ، وَأُمَّ سَلَمَةَ، فَكُلُّهُمْ قَالَ لَهَا: أَتُرِيدِينَ أَنْ تَكُونِي مِثْلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَأَمَرُوهَا أَنْ تُكَفِّرَ يَمِينَهَا وَتُخَلِّي بَيْنَهُمَا. ❶

وماروت جیسی ہونا چاہتی ہو؟ اپنی قسم کا کفارہ دو اور ان کا راستہ چھوڑ دو۔

[٤٣٣٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، نا أَبُو هِلَالٍ، نا غَالِبٌ، عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، قَالَ: قَالَتْ مَوْلَاتِي: لَأُفَرِّقَنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَ امْرَأَتِكَ وَكُلُّ مَالٍ لَهَا فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ، وَهِيَ يَوْمًا يَهُودِيَّةٌ وَيَوْمًا نَصْرَانِيَّةٌ وَيَوْمًا مَجُوسِيَّةٌ إِنْ لَمْ تُفَرِّقْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ امْرَأَتِكَ، قَالَ: فَانْطَلَقْتُ إِلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أُمِّ سَلَمَةَ، فَقُلْتُ: إِنَّ مَوْلَاتِي تُرِيدُ أَنْ تُفَرِّقَ بَيْنِي وَبَيْنَ امْرَأَتِي، فَقَالَتِ: انْطَلِقْ إِلَى مَوْلَاتِكَ فَقُلْ لَهَا: إِنَّ هٰذَا لَا يَحِلُّ لَكِ، قَالَ: فَرَجَعْتُ إِلَيْهَا، قَالَ: ثُمَّ أَتَيْتُ ابْنَ عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَجَاءَ حَتَّى انْتَهَى إِلَى الْبَابِ فَقَالَ: هَاهُنَا هَارُوتُ وَمَارُوتُ، فَقَالَتْ: إِنِّي جَعَلْتُ كُلَّ مَالٍ لِي فِي رِتَاجِ الْكَعْبَةِ، قَالَ: فَمَا تَأْكُلِينَ؟ قَالَتْ: وَقُلْتُ: وَأَنَا يَوْمًا يَهُودِيَّةٌ وَيَوْمًا نَصْرَانِيَّةٌ وَيَوْمًا مَجُوسِيَّةٌ، قَالَ: إِنْ تَهَوَّدْتِ قُتِلْتِ وَإِنْ تَنَصَّرْتِ قُتِلْتِ وَإِنْ تَمَجَّسْتِ قُتِلْتِ، قَالَتْ: فَمَا تَأْمُرُنِي، قَالَ: تُكَفِّرِي يَمِينَكِ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ فَتَاكِ وَفَتَاتِكِ.

ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میری مالکن نے کہا: میں تجھے اور تیری بیوی کو الگ کر کے رہوں گی، اور اگر تو نے اپنے اور اپنی بیوی کے درمیان جدائی نہ کی (یعنی اسے طلاق نہ دی) تو میرا تمام مال کعبے کے خزانے میں ہوگا (یعنی وقف ہوگا) اور وہ ایک دن یہودیہ ہوگی، دوسرے دن عیسائیہ اور اگلے دن مجوسیہ۔ ابو رافع کہتے ہیں کہ میں سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میری مالکن مجھے اور میری بیوی کو جدا کرنا چاہتی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اپنی مالکن کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ یہ تمہارے لیے حلال نہیں ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں اس کے پاس گیا (اور اسے جا کر بتلایا)۔ پھر میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس آیا اور انہیں بھی اس بات سے آگاہ کیا، تو وہ تشریف لائے، جب دروازے پر پہنچے تو کہا: کیا یہاں ہاروت و ماروت ہے؟ اس نے کہا: یقیناً میں اپنا سارا مال کعبے کے خزانے کے لیے وقف کر چکی ہوں۔ انہوں نے پوچھا: پھر تم کھاؤ گی کیا؟ اس نے کہا: بس میں کہہ چکی ہوں کہ (اگر اس نے ایسا نہ کیا تو) میں ایک دن یہودیہ ہوں گی، ایک دن عیسائیہ اور ایک دن مجوسیہ۔ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اگر تو یہودیہ، عیسائیہ یا مجوسیہ ہوگئی تو تمہیں قتل کر دیا جائے گا (کیونکہ مرتد کی سزا قتل ہے)۔ اس نے کہا: پھر آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو اور اپنے غلام اور لونڈی کو دوبارہ ملا دو۔

[٤٣٣٣]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَبَّارُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ

قاسم روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنے بیٹے کو قربان کرنے کی نذر مان رکھی تھی۔ آپ نے اسے کفارہ ادا کرنے کا حکم دیا تو

❶ الموطأ: ٢٢٠٩۔ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٦٥

الْقَاسِمِ، قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَدْ نَذَرَتْ نَحْرَ ابْنِهَا، فَأَمَرَهَا بِالْكَفَّارَةِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: سُبْحَانَ اللَّهِ كَفَّارَةٌ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ تَعَالَى، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: نَعَمْ قَدْ ذَكَرَ اللَّهُ الظِّهَارَ وَأَمَرَ بِالْكَفَّارَةِ. ❶

ایک شخص بولا: سبحان اللہ! اللہ کی نافرمانی کا کفارہ؟ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہاں، اللہ تعالیٰ نے ظہار کا ذکر کیا اور کفارے کا حکم دیا۔

[٤٣٣٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَفَّارَةُ الْيَمِينِ مُدُّ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِينٍ. ❷

نافع سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قسم کا کفارہ یہ ہے کہ ہر مسکین کو ایک مُد گندم دی جائے۔

[٤٣٣٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ رَيْعُهُ إِدَامُهُ. ❸

عکرمہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہر مسکین کو ایک مُد گندم دی جائے، اور اضافی چیز سالن ہوگا (یعنی اگر کوئی شخص کچھ اضافی دینا چاہتا ہے تو وہ سالن دے دے)۔

[٤٣٣٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا هِشَامٌ صَاحِبُ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ، قَالَ: مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ لِكُلِّ مِسْكِينٍ.

ابوسلمہ بن عبدالرحمان سے مروی ہے کہ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے قسم کے کفارے کے متعلق فرمایا: ہر مسکین کے لیے ایک مُد گندم ہے۔

[٤٣٣٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، نا حَجَّاجٌ، نا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، يَقُولُ: ثَلَاثَةُ أَشْيَاءَ فِيهِنَّ مُدٌّ: مُدٌّ فِي كَفَّارَةِ الْيَمِينِ، وَفِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ، وَفِدْيَةُ طَعَامِ مِسْكِينٍ.

عطاء رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: تین اشیاء میں ایک مُد ادا کیا جاتا ہے: قسم کے کفارے میں، ظہار کے کفارے میں اور مسکین کو فدیے کا کھانا دینے میں۔

[٤٣٣٨]...... نا أَبُو شَيْبَةَ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ جَعْفَرٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ اللُّؤْلُؤِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

عکرمہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہر مسکین کو گندم کا ایک مُد دیا جائے، اور اضافی چیز سالن ہوگا۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٢٢١٥

❷ الموطأ: ٢٢٠٤

❸ الموطأ: ٢٢٠٥

أَبِي عَدِيٍّ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: لِكُلِّ مِسْكِينٍ مُدٌّ مِنْ حِنْطَةٍ فِيهِ إِدَامُهُ .

[٤٣٣٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ ، نا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، نا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: إِذَا عَجَزَ الشَّيْخُ الْكَبِيرُ عَنِ الصِّيَامِ أَطْعَمَ عَنْ كُلِّ يَوْمٍ مُدًّا وَاحِدًا .

عکرمہ سے ہی مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب انتہائی بوڑھا شخص روزہ رکھنے سے عاجز ہو تو وہ ہر روز ایک مُد کھانا کھلا دے۔

[٤٣٤٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ ، نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ زَوْجِهَا فَجَاءَتْ عَلَى ذَالِكَ بِشَاهِدٍ عَدْلٍ اسْتُحْلِفَ زَوْجُهَا فَإِنْ حَلَفَ بَطَلَتْ شَهَادَةُ الشَّاهِدِ ، وَإِنْ نَكَلَ فَنُكُولُهُ بِمَنْزِلَةِ شَاهِدٍ آخَرَ وَجَازَ طَلَاقُهُ)) . ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے خاوند کی طلاق کا دعویٰ کرے اور ایک عادل گواہ پیش کر دے تو اس کے خاوند سے قسم لی جائے گی، اگر وہ قسم اُٹھالے تو گواہ کی گواہی باطل ہو جائے گی اور اگر وہ انکار کرے تو اس کا انکار دوسری گواہی کے قائم مقام ہوگا اور طلاق واقع ہو جائے گی۔

[٤٣٤١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ التَّرْقُفِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، نا أَبِي ، نا غَيْلَانُ بْنُ جَامِعٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ ، قَالَ: شَهِدَ رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ دَقُوقَاءَ نَصْرَانِيَّانِ عَلَى وَصِيَّةِ مُسْلِمٍ مَاتَ عِنْدَهُمْ فَارْتَابَ أَهْلُ الْوَصِيَّةِ ، فَأَتَوْا بِهِمَا أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ فَاسْتَحْلَفَهُمَا بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ: وَاللّٰهِ مَا اشْتَرَيْنَا بِهِ ثَمَنًا وَلَا كَتَمْنَا شَهَادَةَ اللّٰهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ ، قَالَ عَامِرٌ: قَالَ أَبُو مُوسَى: وَاللّٰهِ إِنَّ هٰذِهِ لَقَضِيَّةٌ مَا قُضِيَ بِهَا مُنْذُ مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ الْيَوْمِ . ❷

عامر شعبی روایت کرتے ہیں کہ اہل دقوقاء کے دو عیسائیوں نے ایک مسلمان کی وصیت کے خلاف گواہی دی، جو ان کے ہاں فوت ہوا تھا، لیکن وصیت والوں کو شک گزرا، چنانچہ وہ ان دونوں کو سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس لے آئے۔ آپ نے نماز عصر کے بعد ان سے حلف لیا کہ اللہ کی قسم! ہم نے اس سلسلے میں رقم نہیں لی اور نہ ہی تم گواہی کو چھپا رہے ہیں، اگر ایسا ہو تو ہم گناہ گار ہیں۔ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ ایسا فیصلہ ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد آج سے پہلے پیش نہیں آیا۔

❶ سلف برقم: ٤٠٤٨

❷ سنن أبي داود: ٣٦٠٥

[٤٣٤٢]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ أَبَا الزُّبَيْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ أَتَى رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي أَرْضٍ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: هِيَ لِي وَقَالَ الْآخَرُ: هِيَ لِي حُزْتُهَا وَقَبَضْتُهَا، فَقَالَ: ((فِيهَا الْيَمِينُ لِلَّذِي بِيَدِهِ الْأَرْضُ))، فَلَمَّا تَفَوَّهَ لِيَحْلِفَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَمَا إِنَّهُ مَنْ حَلَفَ عَلَى مَالِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ))، قَالَ: ((فَمَنْ تَرَكَهَا فَلَهُ الْجَنَّةُ)). ❶

سیدنا عدی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی اپنا زمین کا جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، ایک نے کہا: یہ زمین میری ہے۔ دُوسرے نے کہا: یہ میری ہے، میری ملکیت اور قبضے میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے قبضے میں زمین ہے، وہ قسم دے۔ جونہی اس نے قسم اُٹھانے کے لیے منہ کھولا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی مسلمان کا مال ہتھیانے کے لیے قسم اُٹھاتا ہے وہ (کل قیامت کے روز) اللہ تعالیٰ سے اس صورت میں ملے گا کہ اللہ اس پر شدید ناراض ہوگا۔ اور فرمایا: لیکن جو ایسی (جھوٹی) قسم کو چھوڑ دے اسے جنت ملتی ہے۔

[٤٣٤٣]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ الزُّهْرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَهْضَمٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَدِيَّ بْنَ عَدِيٍّ أَخْبَرَهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ. ❷

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٣٤٤]..... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرٍ، نا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَمَّنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ النَّاسَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ: عَبْدُ الْعُزَّى بْنُ خَطَلٍ، وَمَقِيسُ بْنُ صَبَابَةَ الْكِنَانِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، وَأُمُّ سَارَةَ، فَأَمَّا عَبْدُ الْعُزَّى فَقُتِلَ وَهُوَ آخِذٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ. وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. ❸

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو امان بخشی، سوائے چار افراد کے: عبدالعزیٰ بن خطل، مقیس بن ضبابہ کنانی، عبداللہ بن سعد بن ابی سرح اور ام سارہ۔ جب عبدالعزیٰ کو قتل کیا گیا تو وہ کعبے کے غلاف سے لپٹا ہوا تھا۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

❶ صحيح مسلم: ١٣٩ ـ مسند أحمد: ١٧٧١٦ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٤٧٨

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ١٤/ ٥٠٠ ـ دلائل النبوة للبيهقي: ٥/ ٦٠

❸ صحيح البخاري: ٣٠٤٤ ـ صحيح مسلم: ١٣٥٧ ـ سنن أبي داود: ٢٦٨٥ ـ سنن ابن ماجه: ٢٨٠٥ ـ جامع الترمذي: ١٦٩٣ ـ سنن النسائي: ٥/ ٢٠٠ ـ مسند أحمد: ١٢٠٦٨، ١٢٦٨١، ١٢٨٥٢ ـ صحيح ابن حبان: ٣٧١٩، ٣٧٢١، ٣٨٠٥ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٥١٩، ٤٥٢٠

[٤٣٤٥]...... نـا أَبُـو عَبْـدِ اللَّهِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْـمُـغَلِّسِ، نا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ قَمِيرٍ، نا أَحْمَدُ بْـنُ الْـمُـفَـضَّـلِ، نـا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: زَعَـمَ السُّدِّيُّ، عَـنْ مُـصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: لَـمَّـا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَـعَةَ نَـفَـرٍ وَامْـرَأَتَيْنِ، وَقَالَ: ((اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَـدْتُـمُـوهُـمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ: عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِـي جَهْـلٍ، وَعَبْـدُ الـلَّـهِ بْنُ خَطَلٍ، وَمَقِيسُ بْنُ ضَبَـابَةَ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ)) وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. ❶

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے (تمام) لوگوں کو امان دے دی؛ سوائے چار آدمیوں اور دو عورتوں کے، اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ انہیں تم قتل کردو، خواہ تم انہیں کعبے کے پردوں سے چمٹے ہوئے ہی دیکھو (وہ چار آدمی یہ تھے:) عکرمہ بن ابی جہل، عبداللہ بن خطل، مقیس بن ضبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ (اور دو عورتوں کا نام قریبہ اور فرتنی تھا، یہ دونوں ابن خطل یا مقیس بن صبابہ کی لونڈیاں تھیں اور رسول اللہ ﷺ کی ہجو کیا کرتی تھیں)۔

[٤٣٤٦]...... نـا إِسْـمَـاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْـعَبَّـاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤٣٤٧]...... نـا إِبْـرَاهِيـمُ بْـنُ حَـمَّادٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَـرْبٍ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، نا عُمَرُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَـنْ جَدِّي، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: ((أَرْبَـعَةٌ لَا أُؤَمِّـنُهُـمْ فِي حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ: الْحُوَيْرِثُ بْـنُ نُقَيْدٍ، وَمَقِيسُ بْنُ ضَبَابَةَ، وَهِلَالُ بْنُ خَطَلٍ، وَعَبْـدُ الـلَّـهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ))، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ. ❷

عبدالرحمٰن بن سعید مخزومی روایت کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار لوگوں کو میں نہ حرم میں امان بخشوں گا اور نہ ہی حرم کے علاوہ کسی چیز جگہ میں: حویرث بن نقید، مقیس بن ضبابہ، ہلال بن خطل اور عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ آگے راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

[٤٣٤٨]...... نـا مُـحَـمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْـمَـدَ بْـنِ حَـنْبَـلٍ، حَـدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ التِّرْمِذِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَـنْ مُـحَـمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَـعِيـدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ، وَعَدِيُّ بْنُ بَدَّاءٍ وَكَانَا يَخْتَلِفَانِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ تمیم داری اور عدی بن بداء مکہ میں تجارت کی غرض سے آیا کرتے تھے، تو بنو سہم کا ایک آدمی بھی (ان کے ہمراہ) روانہ ہوا اور وہ ایسے علاقے میں فوت ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا، چنانچہ اس نے ان دونوں کو وصیت کردی۔ تو انہوں نے اس کا ترکہ اس کے اہل خانہ کو دے دیا لیکن چاندی کا ایک جام جس میں سونا جڑا ہوا تھا

❶ سلف برقم: ٣٠٢٢
❷ سلف برقم: ٢٧٩٣

إِلَى مَكَّةَ بِالتِّجَارَةِ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ فَتُوُفِّي بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ، فَأَوْصَى إِلَيْهِمَا فَدَفَعَا تَرِكَتَهُ إِلَى أَهْلِهِ وَحَبَسَا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ، فَاسْتَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا كَتَمْتُمَا وَلَا اطَّلَعْتُمَا، ثُمَّ عُرِفَ الْجَامُ بِمَكَّةَ، فَقَالُوا: اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ عَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ وَتَمِيمٍ، فَقَدِمَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللّٰهِ أَنَّ هٰذَا الْجَامَ لِلسَّهْمِيِّ وَلَشَهَادَتُهُمَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا ﴿وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (المائدة: ١٠٧)، فَأَخَذُوا الْجَامَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ. ❶

وہ نہ دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے قسم لی کہ (تم دونوں قسم اٹھاؤ کہ) نہ تم نے چھپایا ہے اور نہ ہی تمہیں معلوم ہے۔ پھر وہ جام مکہ میں ملا تو (جن کے پاس سے ملا تھا) انہوں نے کہا: ہم نے یہ عدی بن بداء اور تمیم سے خریدا ہے۔ سہمی کے ولیوں میں سے دو آدمی آئے اور انہوں نے اللہ کی قسم اُٹھائی کہ جام سہمی کا ہے، اور ان دونوں کی شہادت ان کی شہادت سے زیادہ برحق ہے۔ تو ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ﴾ ''اور ہم نے اپنی گواہی میں کوئی زیادتی نہیں کی ہے، اگر ہم ایسا کریں تو ظالموں میں سے ہوں گے۔'' چنانچہ انہوں نے وہ جام لے لیا۔

[٤٣٤٩]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمٍ الْوَشَّاءُ، نَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيُّ، نَا أَبُو كُدَيْنَةَ يَحْيَى بْنُ الْمُهَلَّبِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ تَمِيمٌ الدَّارِيُّ، وَعَدِيٌّ يَخْتَلِفَانِ إِلَى مَكَّةَ فَخَرَجَ مَعَهُمَا فَتًى مِنْ بَنِي سَهْمٍ فَتُوُفِّي بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ، فَأَوْصَى إِلَيْهِمَا فَدَفَعَا تَرِكَتَهُ إِلَى أَهْلِهِ وَحَبَسَا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ، فَاسْتَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِاللّٰهِ مَا كَتَمْتُمَا وَلَا اطَّلَعْتُمَا، ثُمَّ وُجِدَ الْجَامُ بِمَكَّةَ، قَالُوا: اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ عَدِيٍّ وَتَمِيمٍ، فَجَاءَ رَجُلَانِ مِنْ وَرَثَةِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا أَنَّ هٰذَا الْجَامَ لِلسَّهْمِيِّ وَلَشَهَادَتُهُمَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا ﴿وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ﴾ (المائدة: ١٠٧)، فَأَخَذُوا الْجَامَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ تمیم داری اور عدی بن بداء مکہ آیا کرتے تھے (ایک بار) بنو سہم کا ایک آدمی بھی ان کے ہمراہ روانہ ہوا تو وہ ایسے علاقے میں فوت ہو گیا جہاں کوئی مسلمان نہیں تھا، چنانچہ اس نے ان دونوں کو وصیت کر دی۔ انہوں نے اس کا ترکہ اس کے اہل خانہ کے حوالے کر دیا لیکن چاندی کا ایک جام جس میں سونا جڑا ہوا تھا وہ نہ دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے اللہ کی قسم لی کہ نہ تو تم نے چھپایا ہے اور نہ ہی تمہیں (اس کے بارے میں کچھ) پتہ ہے۔ پھر وہ جام مکہ سے ہی مل گیا، تو (جن کے ہاں سے ملا تھا) انہوں نے کہا: ہم نے یہ عدی بن بداء اور تمیم سے خریدا ہے۔ سہمی کے ورثاء میں سے دو آدمی آئے اور انہوں نے اللہ کی قسم اُٹھائی کہ یہ جام سہمی کا ہے، اور ان کی شہادت ان کی شہادت سے زیادہ برحق ہے، تو ان کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی: ﴿وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَّمِنَ الظَّالِمِينَ﴾ ''اور ہم نے اپنی گواہی میں کوئی زیادتی نہیں کی ہے، اگر ہم ایسا کریں تو ظالموں میں سے ہوں گے۔'' چنانچہ انہوں نے وہ جام لے لیا۔

[٤٣٥٠]...... نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْجُنَيْدِ، قَالَا: نَا الْحَسَنُ

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی مرد اور یہودیہ عورت کو نبی ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا، انہوں نے زنا

❶ صحيح البخاري: ٢٧٨٠

بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ زَنَيَا، فَقَالَ لِلْيَهُودِ: ((مَا يَمْنَعُكُمَا أَنْ تُقِيمُوا عَلَيْهِمَا الْحَدَّ؟))، فَقَالُوا: كُنَّا نَفْعَلُ إِذْ كَانَ ذَالِكَ فِينَا فَلَمَّا ذَهَبَ مُلْكُنَا فَلَا نَجْتَرِءُ عَلَى الْفِعْلِ، فَقَالَ لَهُمْ: ((ائْتُونِي بِأَعْلَمِ رَجُلَيْنِ فِيكُمْ))، فَأَتَوْهُ بِابْنَيْ صُورِيَا فَقَالَ لَهُمَا: ((أَنْتُمْ أَعْلَمُ مَنْ وَرَاءَكُمَا))، قَالَا: يَقُولُونَ، قَالَ: ((فَأَنْشُدُكُمَا بِاللهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرَاةَ عَلَى مُوسَى كَيْفَ تَجِدُونَ حَدَّهُمْ فِي التَّوْرَاةِ؟))، فَقَالَا: الرَّجُلُ مَعَ الْمَرْأَةِ زِنْيَةٌ، وَفِيهِ عُقُوبَةٌ، وَالرَّجُلُ عَلَى بَطْنِ الْمَرْأَةِ زِنْيَةٌ، وَفِيهِ عُقُوبَةٌ، فَإِذَا شَهِدَ أَرْبَعَةٌ أَنَّهُمْ رَأَوْهُ يُدْخِلُهُ فِيهَا كَمَا يَدْخُلُ الْمِيلُ فِي الْمُكْحُلَةِ رُجِمَ، قَالَ: ((ائْتُونِي بِالشُّهُودِ))، فَشَهِدَ أَرْبَعَةٌ فَرَجَمَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ. تَفَرَّدَ بِهِ مُجَالِدٌ، عَنِ الشَّعْبِيِّ وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ. ❶

کیا تھا۔ آپ ﷺ نے یہود سے پوچھا: تمہیں ان پر حد لگانے سے کیا چیز مانع ہے؟ تو انہوں نے کہا: جب حکومت ہمارے ہاتھ تھی تب ہم ایسا ہی کرتے تھے، لیکن جب ہماری بادشاہت کھوگئی تو ہم یہ جرات نہیں کر سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے لوگوں میں سے دو ایسے آدمی میرے پاس لے کر آؤ جو خوب علم رکھتے ہوں۔ وہ صوریاء کے دو بیٹوں کو لے آئے، تو آپ ﷺ نے ان دونوں فرمایا: تم اپنے لوگوں میں بڑے عالم ہو؟ انہوں نے کہا: لوگ تو یہی کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی، مجھے بتاؤ کہ تم تورات میں اس کی کیا سزا پاتے ہو؟ انہوں نے کہا: جب آدمی حالتِ زنا میں عورت کے ساتھ پایا جائے تو یہ قابل سزا ہے اور جب آدمی عورت کے پیٹ پر زنا کی حالت میں لیٹا ہو تو قابل سزا جرم ہے، پھر جب چار آدمی گواہی دے دیں کہ انہوں نے اسے اس کے ساتھ اس طرح دخول کرتے دیکھا ہے جیسے سرمہ دانی میں سرچو ڈالا جاتا ہےتو انہیں رجم کیا جائے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: گواہ پیش کرو۔ تو چار آدمیوں نے گواہی دے دی، چنانچہ نبی ﷺ نے انہیں رجم کر دیا۔

اکیلے مجالد نے اس کو شعبی سے روایت کیا ہے اور وہ قوی نہیں ہے۔

[٤٣٥١]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَمُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ الزَّرَّادُ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ الْمِصْرِيُّ، قَالُوا: نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ، نا الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُجَاوِزُ لِأُمَّتِي عَنِ الْخَطَأِ وَالنِّسْيَانِ وَمَا

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ میری اُمت سے غلطی اور بھول سے ہونے والے اور زبردستی کروائے جانے والے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٤٤٥٢ ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٢١٣٦

اسْتُكْرِهُوا عَلَيْهِ)). ❶

[٤٣٥٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ، نا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ يُجَاوِزُ عَنْ أُمَّتِي مَا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسُهَا وَمَا أُكْرِهُوا عَلَيْهِ إِلَّا أَنْ يَتَكَلَّمُوا بِهِ وَيَعْمَلُوا بِهِ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ میری امت سے ان خیالات اور وسوسوں اکو؛ جوان کے دِل میں پیدا ہوتے ہیں اور ان گناہوں کو جوان سے زبردستی کرائے جاتے ہیں، معاف فرما دیتا ہے، سوائے اس صورت کے کہ وہ ان باتوں کو زبان پر لائیں اور ان پر عمل پیرا ہوں۔

[٤٣٥٣]...... نا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْهَيَّاجِ، نا أَبِي، عَنْ عَنْبَسَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ، وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَيْسَ عَلَى مَقْهُورٍ يَمِينٌ)).

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مغلوب شخص پر قسم نہیں ہے۔

---

❶ المعجم الصغير للطبراني: ٧٦٥۔ المستدرك للحاكم: ٢/ ١٩٨۔ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٧/ ٢٥٦

❷ صحيح البخاري: ٥٢٦٩۔ مسند أحمد: ٧٤٧٠۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٦٣٥

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

# كتاب الرضاع

# رضاعت کے مسائل

## بَابُ أَحْكَامِ الرَّضَاعَةِ

## بچے کو دودھ پلانے کے احکام

[٤٣٥٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا بَحْرُ بْنُ نَصْرٍ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَأَلَهُ: تَرَى تُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَرَّةٌ وَاحِدَةٌ؟ قَالَ: نَعَمْ.

ابوزبیر روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ کی کیا رائے ہے کہ ایک مرتبہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں۔

[٤٣٥٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَلِيٍّ، وَابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَا: يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ.

مجاہد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دودھ تھوڑی مقدار میں پلایا جائے یا زیادہ مقدار میں؛ حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔

[٤٣٥٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، ح وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ السَّوَّاقُ، قَالَا: نا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، نا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

اختلافِ سند کے ساتھ یہی حدیث سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے نبی ﷺ سے منقول ہے۔

[٤٣٥٧]...... وَأَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ أَحَدُهُمَا: - ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ)) - وَقَالَ الْآخَرُ: - ((لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (عورت کے پستان کو) ایک یا دو مرتبہ چوسنا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا۔ دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایک یا دو مرتبہ دودھ پلانا۔

❶ صحيح مسلم: ١٤٥٠ ـ مسند أحمد: ٢٤٠٢٦ ـ صحيح ابن حبان: ٤٢٢٨

[٤٣٥٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا وَكِيعٌ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ أَبِي مُوسَى الْهِلَالِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي سَفَرٍ فَوَلَدَتِ امْرَأَتُهُ فَاحْتَبَسَ لَبَنُهَا فَخَشِيَ عَلَيْهَا فَجَعَلَ يَمُصُّهُ وَيَمُجُّهُ فَدَخَلَ فِي حَلْقِهِ، فَسَأَلَ أَبَا مُوسَى فَقَالَ: حُرِّمَتْ عَلَيْكَ، فَأَتَى ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَأَلَهُ فَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ إِلَّا مَا أَنْبَتَ اللَّحْمَ، وَأَنْشَزَ الْعَظْمَ)). ❶

ابوموسی ہلالی اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سفر میں تھا تو اس کی بیوی نے بچے کو جنم دے دیا، اس کے خاوند کو اس کی موت کا خدشہ لاحق ہوا، لہٰذا اس نے اپنی بیوی کا دودھ نہ پلایا بلکہ تھوڑا تھوڑا (خود) چوس کر دودھ اس کے حلق میں اُتارتا رہا۔ پھر اس نے سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: وہ تجھ پر حرام ہوگئی ہے۔ پھر وہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صرف وہی رضاعت معتبر حرام کرتی ہے جو گوشت کو پیدا کرے اور ہڈیوں کو مضبوط کرے۔

[٤٣٥٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْكَاتِبُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ تَمَّامٍ، نا حَنْظَلَةُ، نا سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ)). ❷

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک یا دو مرتبہ دودھ پینا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا۔

[٤٣٦٠]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا جَرِيرٌ ح وَنا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْكَرْخِيُّ نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ، قَالَ: كَانَ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ يُحَدِّثُ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ، وَلَا يُحَرِّمُ إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ)). قَالَ إِبْرَاهِيمُ: فَذَكَرْتُهُ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ: إِذَا دَخَلَتْ قَطْرَةٌ وَاحِدَةٌ فِي جَوْفِ الصَّبِيِّ وَهُوَ صَغِيرٌ حُرِّمَتْ عَلَيْهِ. وَقَالَ عُثْمَانُ: إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ مِنَ اللَّبَنِ، وَلَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رضاعت میں ایک یا دو مرتبہ (عورت کے پستان کو) چوسنا حرام نہیں کرتا اور صرف وہی رضاعت (رشتے کو) حرام کرتی ہے جو آنتوں کو پھاڑے (یعنی بچہ خوب سیر ہو کر دودھ پیئے)۔ ابراہیم کہتے ہیں: میں نے اس کا تذکرہ سعید بن مسیب رحمہ اللہ سے کیا تو انہوں نے کہا: جب بچہ چھوٹا ہو اور اس کے پیٹ میں دودھ کا ایک قطرہ بھی داخل ہو جائے تو حرمت ثابت ہو جاتی ہے۔ عثمانؒ نے فرماتے ہیں: جب دودھ آنتوں کو پھاڑ دے (تب حرمت ثابت ہوتی ہے) انہوں نے اس سے زائد الفاظ بیان نہیں کیے۔

[٤٣٦١]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا خَلَّادُ بْنُ

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے روایت کرتے ہیں کہ

❶ سنن أبي داود: ٢٠٥٩ـ مسند أحمد: ٤١١٤ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٤٦١

❷ صحيح مسلم: ١٤٥١ (٢٠)ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٧/ ٤٥٧

أَسْلَمَ، نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، نا أَبُو مُوسَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنٍ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَهُ امْرَأَتُهُ وَهُوَ فِي سَفَرٍ فَوَلَدَتْ فَجَعَلَ الصَّبِيُّ لَا يَمُصُّ فَأَخَذَ زَوْجُهَا يَمُصُّ لَبَنَهَا وَيَمُجُّهُ قَالَ: حَتّٰى وَجَدْتُ طَعْمَ لَبَنِهَا فِي حَلْقِي، فَأَتَى أَبَا مُوسَى الْأَشْعَرِيَّ فَذَكَرَ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ: حُرِّمَتْ عَلَيْكَ امْرَأَتُكَ، فَأَتَاهُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أَنْتَ الَّذِي تُفْتِي مَا هٰذَا بِكَذَا وَكَذَا، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا رَضَاعَ إِلَّا مَا شَدَّ الْعَظْمَ، وَأَنْبَتَ اللَّحْمَ)). ❶

ایک آدمی اپنی بیوی کے ہمراہ سفر میں تھا کہ اس کی بیوی نے بچے کو جنم دیا۔ بچہ پستان نہیں چوس رہا تھا، تو اس (عورت) کے خاوند نے تھوڑا تھوڑا (خود) چوس کر دودھ اس کے حلق میں اُتارا۔ اس کا کہنا ہے کہ میں نے اپنے حلق میں اس کے دودھ کا ذائقہ محسوس کیا۔ پھر وہ سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: تیری بیوی تجھ پر حرام ہوگئی ہے۔ پھر سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: آپ نے اس مسئلے میں یہ فتویٰ دیتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تو فرمایا ہے کہ صرف وہی رضاعت (رشتے کو) حرام کرتی ہے جو ہڈی کو مضبوط کرے اور گوشت کو پیدا کرے۔

[٤٣٦٢]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نا أَبُو حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى، فَقَالَ: إِنَّ امْرَأَتِي وَرِمَ ثَدْيُهَا فَمَصَصْتُهُ فَدَخَلَ فِي حَلْقِي شَيْءٌ سَبَقَنِي، فَشَدَّدَ عَلَيْهِ أَبُو مُوسَى، فَأَتَى عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: سَأَلْتَ أَحَدًا غَيْرِي؟، قَالَ: نَعَمْ أَبَا مُوسَى فَشَدَّدَ عَلَيَّ، فَأَتَى أَبَا مُوسَى، فَقَالَ: أَرَضِيعٌ هٰذَا؟، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هٰذَا الْحَبْرُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ.

ابوعطیہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: میری بیوی کا پستان پہ سوزش ہوگئی تھی، تو میں نے (بچے کو دودھ پلانے کے لیے) چوسا تو کچھ دودھ میرے حلق سے اُتر گیا۔ سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے اسے سخت جواب دیا تو وہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، تو انہوں نے پوچھا: کیا تم نے میرے علاوہ بھی کسی سے پوچھا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے، لیکن انہوں نے میرے ساتھ بہت سختی برتی ہے۔ تو ابن مسعود رضی اللہ عنہ ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور پوچھا: کیا یہ دودھ پیتا بچہ ہے؟ تو ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب تک تم میں یہ عالم موجود ہیں؛ مجھ سے مسئلہ مت پوچھا کرو۔

[٤٣٦٣]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، نا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ يَقُولُ: لَا رَضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ. ❷

عبیداللہ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے: دو مکمل سال گزر جانے پر رضاعت نہیں ہے۔

❶ سلف برقم: ٤٣٥٨

❷ جامع البيان للطبرى: ٢/ ٤٩٢

[٤٣٦٤]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ دُبَيْسِ بْنِ أَحْمَدَ، وَغَيْرُهُمَا قَالُوا: نا أَبُو الْوَلِيدِ بْنُ بُرْدٍ الْأَنْطَاكِيُّ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ جَمِيلٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا رَضَاعَ إِلَّا مَا كَانَ فِي الْحَوْلَيْنِ)). لَمْ يُسْنِدْهُ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ غَيْرُ الْهَيْثَمِ بْنِ جَمِيلٍ وَهُوَ ثِقَةٌ حَافِظٌ. ❶

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رضاعت وہی ہے جو دو سال کے دوران ہو۔
اس حدیث کو ابن عیینہ سے ہیثم بن جمیل کے علاوہ کسی نے مسند روایت نہیں کیا اور وہ ثقہ اور حافظ ہیں۔

[٤٣٦٥]...... نا أَبُو رَوْقٍ الْهَمْدَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ رَوْحٍ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ: لَا رَضَاعَ إِلَّا فِي الْحَوْلَيْنِ فِي الصِّغَرِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: رضاعت وہی (معتبر) ہے جو بچپن میں دو سال کے دوران ہو۔

[٤٣٦٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ ح وثنا أَبُو حَامِدِ بْنُ هَارُونَ نا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ ح وَنا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ بُلْبُلٍ أَبُو أَحْمَدَ، نا الْحَسَنُ بْنُ سَلَّامٍ، نا عَفَّانُ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَصَّةِ الْوَاحِدَةِ أَتُحَرِّمُ؟ قَالَ: ((لَا)). وَقَالَ أَبُو حَامِدٍ: إِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَتُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ الْوَاحِدَةُ؟ قَالَ: ((لَا)). ❷

سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا: کیا ایک دفعہ پستان چوسنے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔ ابو حامد بیان کرتے ہیں کہ بنو عامر بن صعصعہ کے ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! کیا ایک دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت ہو جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

[٤٣٦٧]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نا عَبْدُ الصَّمَدِ، نا أَبِي، نا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: (عورت کے پستان کو) ایک یا دو مرتبہ چوسنا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا، البتہ جو دودھ آنتوں کو پھاڑ دے (یعنی بچے کو سیر کر دے، تو اس سے حرمت واقع ہو جاتی ہے)۔

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٣٩٠٣ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٤/ ٢٩٠

❷ صحيح مسلم: ١٤٥١ـ مسند أحمد: ٢٦٨٧٣ـ صحيح ابن حبان: ٤٢٢٩ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٥٦٢

وَلٰكِنْ مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ)) . ❶

[٤٣٦٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدٍ أَبُو أُمَيَّةَ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَطَّامِيِّ، نا أَبُو الْمُهَزِّمِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَتْ: إِنَّ فُلَانًا تَزَوَّجَ وَقَدْ أَرْضَعْتُهُمَا، قَالَ: ((فَكَيْفَ أَرْضَعْتِهِمَا؟))، قَالَتْ: أَرْضَعْتُ الْجَارِيَةَ وَهِيَ ابْنَةُ سَنَتَيْنِ وَنِصْفٍ، وَأَرْضَعْتُ الْغُلَامَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثِ سِنِينَ، فَقَالَ: ((اذْهَبِي فَقُولِي لَهُ فَلْيُضَاجِعْهَا هَنِيئًا مَرِيئًا وَلَا رَضَاعَ بَعْدَ الْفِطَامِ، وَإِنَّمَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا فِي الْمَهْدِ)). ابْنُ الْقَطَّامِيِّ ضَعِيفٌ.

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اس نے کہا: فلاں نے (ایک لڑکی سے) شادی کی ہے، حالانکہ میں نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: تم نے انہیں کیسے دودھ پلایا؟ اس نے کہا: جب میں نے اس بچی کو دودھ پلایا تو تب اس کی عمر اڑھائی سال تھی اور جب میں نے بچے کو دودھ پلایا تو اس کی عمر تین سال تھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جاؤ اور اسے کہو کہ وہ اس (لڑکی) کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی بسر کرے، کیونکہ دودھ چھوڑنے کی عمر کے بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی، بلکہ صرف وہی رضاعت (رشتے کو) حرام کرتی ہے جو گود کی عمر میں ہوتی ہے۔

[٤٣٦٩]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرْوَزِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، نا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلٰكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: إِنِّي تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ، فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ، فَقُلْتُ: إِنَّهَا كَاذِبَةٌ، قَالَ: ((كَيْفَ وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ)). ❷

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی تو ہمارے پاس ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے کہا: میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں نے فلاں کی بیٹی سے شادی کی ہے اور ایک سیاہ فام عورت نے آ کر کہہ دیا ہے کہ اس نے ہم دونوں کو دودھ پلایا ہے، وہ جھوٹ بول رہی ہے۔ تو آپ ﷺ نے میری طرف سے رُخِ انور کو پھیر لیا۔ میں آپ ﷺ کے سامنے آ کر بیٹھ گیا اور کہا: یقیناً وہ جھوٹی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اب کیسے ممکن ہے؟ جب کہ اس نے کہہ دیا کہ تم دونوں کو دودھ پلایا ہے، لہٰذا اسے (یعنی اپنی بیوی کو) خود سے جدا کر دو۔

[٤٣٧٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابواہاب کی بیٹی سے شادی کی تو ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس نے کہا: میں

❶ مسند أحمد: ٢٦٠٩٩۔صحيح ابن حبان: ٤٢٢٧

❷ صحيح البخاري: ٥١٠٤۔مسند أحمد: ١٦١٤٨، ١٦١٤٩۔صحيح ابن حبان: ٤٢١٦، ٤٢١٧، ٤٢١٨۔مصنف عبد الرزاق: ١٥٤٣٤۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٥٦٩، ٤٥٧٠، ٤٥٧١

ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، حَدَّثَنِي عُقْبَةُ بْنُ الْحَارِثِ، ثُمَّ قَالَ: لَمْ يُحَدِّثْنِي وَلٰكِنْ سَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ، قَالَ: تَزَوَّجَتِ ابْنَةُ أَبِي إِهَابٍ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلْتُهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْرَضَ عَنِّي وَقَالَ فِي الرَّابِعَةِ أَوِ الثَّالِثَةِ: ((كَيْفَ بِكَ وَقَدْ قِيلَ))، قَالَ: وَنَهَاهُ عَنْهَا.

نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ چنانچہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھ سے اعراض کیا، میں نے آپ سے دوبارہ پوچھا تو آپ ﷺ نے پھر اعراض کیا، تیسری یا چوتھی مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم کیسے اکٹھے رہ سکتے ہو جب یہ بات کہہ دی گئی ہے؟ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے انہیں اس (عورت کے ساتھ شادی قائم رکھنے) سے منع فرمادیا۔

[٤٣٧١]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ. قَالَ أَبُو عَاصِمٍ: وَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، وَأَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ، وَأَخْبَرَنِي أَبُو عَامِرٍ الْخَزَّازُ، وَهٰذَا حَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: تَزَوَّجَتِ ابْنَةُ أَبِي إِهَابٍ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

ایک اور سند کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔ ابن جریج کی اس حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے ابواھاب کی بیٹی سے شادی کی۔ آگے مکمل حدیث بیان کی۔

[٤٣٧٢]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، أَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ جَاءَتْ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَرْضَعَتْهُمَا وَكَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ أَبِي إِهَابٍ التَّيْمِيِّ، فَأَعْرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ تَبَسَّمَ، وَقَالَ: ((كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ)).

سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک سیاہ فام عورت آئی، اس کا کہنا تھا کہ اس نے ان دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ عقبہ رضی اللہ عنہ کی اہلیہ ابواھاب تیمی کی بیٹی تھی، رسول اللہ ﷺ نے ان سے اعراض کیا، پھر مسکرا کر فرمایا: اب (اسے نکاح میں رکھنا) کیسے ممکن ہے جبکہ یہ کہہ دیا گیا؟

[٤٣٧٣]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَدَخَلَتْ عَلَيْهَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَسَأَلَتْ فَأَبْطَأْنَا عَلَيْهَا، قَالَتْ: تَصَدَّقُوا عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ أَرْضَعْتُكُمَا جَمِيعًا، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لَهُ، فَقَالَ: ((دَعْهَا عَنْكَ لَا خَيْرَ لَكَ فِيهَا)).

سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے شادی کی، تو اس کے پاس ایک سیاہ فام عورت آئی اور اس سے کچھ پوچھا، تو ہم نے اسے ٹالنا چاہا، لیکن اس نے کہا: مجھے سچ سچ بتادو، اللہ کی قسم! میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ پھر میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، اس میں تمہارے لیے خیر نہیں ہے۔

[٤٣٧٤]...... قُرِءَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَهِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، وَغَيْرِهِمَا عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتِ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي أَفْلَحُ بْنُ أَبِي الْقُعَيْسِ بَعْدَمَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ، فَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: ((ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ، فَقَالَ: ((ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد میرے (رضاعی) چچا افلح بن ابی قعیس نے مجھ سے (گھر میں داخلے کی) اجازت مانگی تو میں نے انہیں اجازت نہ دی۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دے دیا کرو، وہ تمہارا چچا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے تو عورت نے دودھ پلایا ہے، آدمی نے تو نہیں پلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اجازت دے دیا کرو، وہ تمہارا چچا ہے (گویا جو رشتے نسب کی رُو سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت کی وجہ سے بھی حرام ہوتے ہیں)۔

[٤٣٧٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ، نا أَبُو الطَّاهِرِ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَا: نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ جَاءَ يَسْتَأْذِنُ عَلَيْهَا وَهُوَ عَمُّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ، قَالَتْ: فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ، فَلَمَّا جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي صَنَعْتُ فَأَمَرَنِي أَنْ آذَنَ لَهُ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ پردے کا حکم نازل ہونے کے بعد ابوقعیس کے بھائی افلح نے ان سے (گھر میں داخلے کی) اجازت طلب کی، وہ آپ کا رضاعی چچا تھا۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے اسے اجازت نہ دی، پھر جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کو یہ بات بتلائی تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں اسے اجازت دے دیا کروں۔

[٤٣٧٦]...... نا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ. وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَقَدْ أُنْزِلَتْ آيَةُ الرَّجْمِ وَرَضَاعَةُ الْكَبِيرِ عَشْرًا، فَلَقَدْ كَانَتْ فِي صَحِيفَةٍ تَحْتَ سَرِيرِي فَلَمَّا مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اشْتَغَلْنَا بِمَوْتِهِ فَدَخَلَ الدَّاجِنُ فَأَكَلَهَا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رجم کی آیت اور بڑی عمر کے لڑکے کو دس مرتبہ دودھ پلانے کے مسئلے پر مشتمل آیت نازل ہوئی، تو یہ دونوں آیتیں کاغذ پر لکھی ہوئیں میرے بستر پر پڑی تھیں۔ پھر جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو ہم آپ کی وفات (یعنی غسل اور تکفین وتدفین) میں مشغول ہو گئے تو ایک بکری (گھر میں) داخل ہوئی اور وہ کاغذ کھا گئی۔ (واضح رہے کہ یہ وہ آیات تھیں جن کی تلاوت منسوخ ہو چکی تھی، البتہ حکم باقی تھا، اس لیے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے انہیں مصحف میں نہیں لکھا)۔

---

❶ صحيح البخاري: ٤٧٩٦ ـ صحيح مسلم: ١٤٤٥ ـ سنن أبي داود: ٢٠٥٧ ـ سنن ابن ماجه: ١٩٣٧ ـ جامع الترمذي: ١١٤٨ ـ سنن النسائي: ٦/ ٩٩ ـ مسند أحمد: ٢٤٠٥٤ ـ صحيح ابن حبان: ٤٢١٩، ٤٢٢٠

❷ سنن ابن ماجه: ١٩٤٤ ـ مسند أحمد: ٢٦٣١٦ ـ صحيح ابن حبان: ٤٢٢١، ٤٢٢٢ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٥٦٨

[٤٣٧٧]...... نا أَبُو حَامِدٍ، نا خَالِدُ بْنُ يُوسُفَ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الرَّضَاعَةِ، فَقَالَ: لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ حَرَّمَ الْأُخْتَ مِنَ الرَّضَاعَةِ، فَقِيلَ لَهُ: فَإِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، يَقُولُ: لَا تُحَرِّمُ الرَّضْعَةُ وَلَا الرَّضْعَتَانِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَضَاءُ اللّٰهِ تَعَالَى خَيْرٌ مِنْ قَضَائِكَ وَقَضَاءِ ابْنِ الزُّبَيْرِ. ❶

عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے رضاعت کا کوئی مسئلہ پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: مجھے تو صرف یہ معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رضاعی بہن کو حرام قرار دیا ہے۔ان سے کہا گیا: سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ ایک یا دو مرتبہ (عورت کا پستان) چوسنا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا۔تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تیرے اور عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہ) کے فیصلے سے بہتر ہے۔

[٤٣٧٨]...... نا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَمَالِكٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ رَجُلٍ لَهُ امْرَأَةٌ وَسَرِيَّةٌ، فَوَلَدَتْ إِحْدَاهُمَا غُلَامًا وَأَرْضَعَتِ الْأُخْرَى جَارِيَةً، هَلْ يَصِحُّ لِلْغُلَامِ أَنْ يَنْكِحَ الْجَارِيَةَ، فَقَالَ: لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ. ❷

عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص کے متعلق پوچھا گیا جس کی بیوی اور لونڈی تھی، ایک نے لڑکے کو جنم دیا اور دوسری نے ایک لڑکی کو دودھ پلایا، کیا اس لڑکے کا اس لڑکی سے نکاح درست ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں، دودھ آنے کا محل تو ایک ہی ہے۔

[٤٣٧٩]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ أُمِّهِ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَتْ: كَانَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ أَرْضَعَتْنِي، وَكَانَ الزُّبَيْرُ يَدْخُلُ عَلَيَّ وَأَنَا أَمْتَشِطُ، فَيَأْخُذُ بِقَرْنٍ مِنْ قُرُونِ رَأْسِي، وَيَقُولُ: أَقْبِلِي عَلَيَّ حَدِّثِينِي، وَتَرَى أَنَّهُ أَبِي وَإِنَّمَا وَلَدُهُ إِخْوَتِي فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ الْحَرَّةِ أَرْسَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يَخْطُبُ ابْنَتِي عَلَى حَمْزَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، وَحَمْزَةُ وَمُصْعَبُ مِنَ الْكِلَابِيَّةِ، قَالَتْ: فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ: وَهَلْ يَصْلُحُ لَهُ؟ فَأَرْسَلَ إِلَيَّ: إِنَّمَا تُرِيدِينَ مَنْعَ ابْنَتِكِ أَنَا أَخُوكِ وَمَا وَلَدَتْ أَسْمَاءُ فَهُمْ إِخْوَتُكِ

زینب بنت اُم سلمہ بیان کرتی ہیں کہ سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما نے مجھے دودھ پلایا، سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ میرے پاس آیا کرتے اور میں کنگھی کر رہی ہوتی تھی تو وہ میرے سر کی مینڈھی پکڑ کر کہتے: آؤ میرے ساتھ باتیں کرو۔ وہ انہیں اپنے والد اور ان کی اولاد کو اپنے بھائی سمجھتی تھیں۔ پھر حرہ کا واقعہ پیش آنے سے قبل عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے حمزہ بن زبیر کا میری بیٹی سے نکاح کا پیغام بھیجا، حمزہ اور مصعب کلابی تھے۔ کہتی ہیں کہ میں نے انہیں پیغام بھیجا کہ کیا یہ اس کے لیے صحیح ہے؟ انہوں نے کہہ بھیجا کہ تم صرف (میرے بیٹے کے ساتھ) اپنی بیٹی کا نکاح نہیں کرنا چاہتی، حالانکہ میں تمہارا بھائی ہوں اور اسماء رضی اللہ عنہا کی اولاد تمہارے بھائی ہیں، لیکن سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کی وہ اولاد جو اسماء رضی اللہ عنہا سے نہیں ہے، وہ تمہارے بھائی نہیں ہیں۔ وہ کہتی ہیں

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١١/ ٤٩٣

❷ مسند الشافعي: ٢/ ٢٤

وَأَمَّا وَلَدُ الزُّبَيْرِ لِغَيْرِ أَسْمَاءِ فَلَيْسُوا لَكِ بِإِخْوَةٍ، قَالَتْ: فَأَرْسَلْتُ وَأَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مُتَوَافِرُونَ وَأُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالُوا: إِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنْ قِبَلِ الرَّجُلِ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا.

کہ میں نے پیغام بھیج دیا، حالانکہ بہت سے صحابہ کرام اور اور امہات المومنین کہتے تھے کہ رضاعت مرد کی طرف سے رشتوں کو حرام نہیں کرتی۔

[٤٣٨٠]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ النَّضْرِ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا مُعْتَمِرٌ، قَالَ: سَمِعْتُ أَيُّوبَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ، وَالْإِمْلَاجَتَانِ)). ❶

سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ایک یا دو مرتبہ (عورت کے پستان) کو چوسنا حرمت کو ثابت نہیں کرتا۔

[٤٣٨١]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ الْهَاشِمِيِّ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي بَيْتِي فَأَتَاهُ أَعْرَابِيٌّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَانَتْ عِنْدِي امْرَأَةٌ فَتَزَوَّجْتُ عَلَيْهَا امْرَأَةً فَزَعَمَتِ الْأُولَى أَنَّهَا أَرْضَعَتِ امْرَأَتِي الْحُدْثَى رَضْعَةً أَوْ رَضْعَتَيْنِ أَوْ قَالَ: إِمْلَاجَةً أَوْ إِمْلَاجَتَيْنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ))، أَوْ قَالَ: ((الرَّضْعَةُ وَالرَّضْعَتَانِ)).

سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف فرما تھے کہ ایک دیہاتی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میری ایک بیوی تھی، اس کے ہوتے ہوئے میں نے ایک اور عورت سے شادی کر لی۔ میری پہلی بیوی کا خیال ہے کہ اس نے میری نئی بیوی کو ایک یا دو گھونٹ دودھ پلایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک اور دو مرتبہ (عورت کا پستان) چوسنا حرمت کو ثابت نہیں کرتا۔ یا فرمایا کہ ایک اور دو مرتبہ دودھ پلانا۔

[٤٣٨٢]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، وَأَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ)). قَالَ قَتَادَةُ: ((وَلَا الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ)).

سیدہ اُم فضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ایک اور دو مرتبہ دودھ پینا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا۔ قتادہ رحمہ اللہ نے یہ الفاظ بیان کیے: ایک یا دو مرتبہ چوسنا۔

[٤٣٨٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الشِّيعِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا مُعْتَمِرٌ، وَعَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَا:

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک یا دو مرتبہ (عورت کا پستان) چوسنا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا۔

❶ مسند الشافعي: ٢/ ٢٥

نـا أَيُّـوبُ، عَـنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ ابْنِ الزُّبَيْرِ، عَـنْ عَـائِشَةَ، قَـالَـتْ: قَـالَ رَسُولُ اللّٰـهِ ﷺ: ((لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ)). ❶

[٤٣٨٤]...... نـا الْـحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا يَـحْيَـى بْـنُ سَـعِيدٍ، عَـنْ عَـمْـرَةَ، أَنَّهَا سَمِعَتْ عَـائِشَةَ، تَـقُـولُ: نَـزَلَ فِـي الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَـعْـلُـومَاتٍ وَهِيَ تُرِيدُ مَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ، ثُمَّ نَزَلَ بَعْدُ أَوْ خَمْسٌ مَعْلُومَاتٌ. ❷

عمرہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: قرآن میں دس رضعات معروف تھے (یعنی دس مرتبہ دودھ پینے کا حکم تھا)، آپ کی مراد وہ رضاعت تھی جو (رشتے کو) حرام کر دیتی ہے۔ (فرماتی ہیں کہ) پھر بعد میں پانچ رضعات کا حکم نازل ہو گیا۔

[٤٣٨٥]...... نـا يَـعْـقُـوبُ بْـنُ إِبْـرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْـحَسَـنُ بْـنُ عَرَفَةَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَـنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الـرَّجُلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ)). ❸

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو کسی دوسرے شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی زندگی اور موت میں وہی سب لوگوں سے بڑھ کر اس کا ولی ہے (اس کے ساتھ نیکی، ایثار اور احسان کا معاملہ کرتا رہے)۔

[٤٣٨٦]...... نـا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا ابْنُ أَبِي مَـذْعُورٍ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى الـصَّـدَفِيُّ، عَنِ الْقَاسِمِ الشَّامِيِّ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَـالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَـنْ أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ رَجُـلٌ فَـلَـهُ وَلَاؤُهُ)). الصَّدَفِيُّ ضَعِيفٌ، وَالَّذِي قَبْلَهُ مُرْسَلٌ. ❹

سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے ہاتھ پر کوئی شخص مشرف بہ اسلام ہو تو اس کی ولاء اسی کی ہے۔
صدفی ضعیف راوی ہے اور اس سے پہلی حدیث مرسل ہے۔

[٤٣٨٧]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ونـا عَبْـدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ،

سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو کسی دوسرے شخص کے ہاتھ پر اسلام قبول کرتا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی

❶ سلف برقم: ٤٣٥٧

❷ صحيح مسلم: ١٤٥٢ـ صحيح ابن حبان: ٤٢٢١، ٤٢٢٢ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٥٦٧، ٤٥٦٨

❸ سنن أبي داود: ٢٩١٨ـ سنن ابن ماجه: ٢٧٥٢ـ جامع الترمذي: ٢١١٢ـ السنن الكبرى للنسائي: ٦٣٧٨ـ مسند أحمد: ١٦٩٤٤، ١٦٩٤٨ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٢٨٥٢، ٢٨٥٦

❹ المعجم الكبير للطبراني: ٧٧٨١

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ، عَنْ تَمِيمِ الدَّارِيِّ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يُسْلِمُ عَلَى يَدَيِ الرَّجُلِ؟ قَالَ: ((هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ)).

زندگی اور موت میں وہی سب لوگوں سے بڑھ کر اس کا ولی ہے۔

[٤٣٨٨]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ سَجَّادَةُ نا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ الْكِلَابِيُّ، كُلُّهُمْ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ رَجُلٍ مِنْ خَوْلَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ تَمِيمًا الدَّارِيَّ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ نَحْوَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ مروی ہے کہ سیدنا تمیم داری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، جبکہ آپ سے ایک آدمی نے سوال کیا۔ آگے اسی (گزشتہ حدیث) کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٣٨٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ، نا أَبِي، نا خَالِدُ بْنُ يُوسُفَ، نا أَبِي، نا زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَسُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: ((لَا تَحِلُّ اللُّقَطَةُ، مَنِ الْتَقَطَ شَيْئًا فَلْيُعَرِّفْهُ سَنَةً فَإِنْ جَاءَهُ صَاحِبُهَا فَلْيَرُدَّهَا إِلَيْهِ وَإِنْ لَمْ يَأْتِ صَاحِبُهَا فَلْيَتَصَدَّقْ بِهَا، وَإِنْ جَاءَهُ فَلْيُخَيِّرْهُ بَيْنَ الْآخَرِ وَبَيْنَ الَّذِي لَهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (کسی کی) گری ہوئی چیز (اُٹھانا) حلال نہیں ہے، جو شخص ایسی چیز اُٹھائے وہ ایک سال اس کا اعلان کرے، پھر اگر اس کا مالک آ جائے تو وہ اسے واپس کر دے اور اگر وہ نہ آئے تو اسے صدقہ کر دے اور (بعد میں) مالک آئے تو اسے کسی دوسری چیز اور اس کی چیز میں انتخاب میں اختیار دے۔

[٤٣٩٠]...... نا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: فُرِغَ مِنْ أَرْبَعَةٍ: الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ وَالرِّزْقِ وَالْأَجَلِ فَلَيْسَ أَحَدٌ اكْتَسَبَ مِنْ أَحَدٍ، وَالصَّدَقَةُ جَائِزَةٌ قُبِضَتْ أَوْ لَمْ تُقْبَضْ. [1]

عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزوں کو طے کر دیا گیا ہے، پیدائش، اخلاق، رزق اور موت۔ کوئی انہیں کسی سے حاصل نہیں کر سکتا، البتہ صدقہ جائز ہے کہ اسے لے لیا جائے یا نہ لیا جائے۔

[٤٣٩١]...... نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْآدَمِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نا الْأَسْوَدُ

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عضباء اونٹنی (پہلے) بنوعقیل کے ایک شخص کے پاس تھی، تو وہ عضباء سمیت

[1] مصنف عبد الرزاق: ١٦٥٩٦

بْـنُ عَـامِرٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَـنْ أَبِـي الْـمُهَـلَّـبِ، عَـنْ عِمْـرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: كَانَتِ الْعَضْبَاءُ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي عُقَيْلٍ أُسِـرَ فَـأُخِـذَتِ الْعَضْبَاءُ مَعَهُ، فَأَتَى عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ وَهُـوَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ عَلَامَ تَـأْخُذُونِي وَتَأْخُذُونَ الْعَضْبَاءَ وَأَنَا مُسْلِمٌ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَـوْ قُـلْتَهَـا وَأَنْتَ تَمْلِكُ أَمْرَكَ أَفْـلَـحْـتَ كُـلَّ الْـفَلَاحِ))، قَالَ: وَمَضَى النَّبِيُّ ﷺ فَـقَـالَ: يَـا مُحَمَّدُ إِنِّي جَائِعٌ فَأَطْعِمْنِي وَإِنِّي ظَمْآنٌ فَـاسْقِنِي، فَقَالَ: ((هٰذِهِ حَاجَتُكَ))، قَالَ: فَفُودِيَ بِـرَجُـلَيْـنِ وَحَبَسَ النَّبِيُّ ﷺ الْـعَـضْبَـاءَ لِرَحْلِهِ، وَكَانَتْ مِنْ سَوَابِقِ الْحَاجِّ، قَالَ: فَأَغَارَ الْمُشْرِكُونَ عَـلَى سَرْحِ الْمَدِينَةِ وَأَسَرُوا امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَـالَ: وَكَـانَ الْمُشْرِكُونَ يَرِيحُونَ إِبِلَهُمْ بِأَفْنِيَتِهِمْ، فَـلَـمَّـا كَـانَ الـلَّـيْـلُ نُوِّمُوا وَعَمَدَتْ إِلَى الْإِبِلِ فَمَا كَـانَـتْ تَـأْتِـي عَـلَى نَاقَةٍ مِنْهَا إِلَّا رَغَتْ حَتّٰى أَتَتْ عَلَى الْعَضْبَاءِ، فَأَتَتْ عَلَى نَاقَةٍ ذَلُولٍ فَرَكِبَتْهَا حَتّٰى أَتَـتِ الْـمَـدِينَةَ، وَنَـذَرَتْ إِنِ الـلّٰـهُ تَعَالَى نَجَّاهَا لَتَـنْـحَـرَنَّهَا فَلَمَّا أَتَتِ الْمَدِينَةَ عَرَفَ النَّاسُ النَّاقَةَ، وَقَـالُـوا: الْعَضْبَاءُ نَاقَةُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: وَأُتِيَ بِهَـا النَّبِيُّ ﷺ وَأُخْبِـرَ بِـنَـذْرِهَـا، فَقَالَ: ((بِئْسَمَا جَزَيْتِهَا أَوْ جَزَيْتِيهَا، لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ)). ❶

گرفتار کرلیا گیا، نبی ﷺ گدھے پر سوار ہو کر اس کے پاس تشریف لائے، آپ ﷺ چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا: اے محمد! آپ مجھے اور عضباء کو کس جرم میں پکڑتے ہو؟ حالانکہ میں تو مسلمان ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے جواب دیا: اگر تم یہی بات اس وقت کہتے جب تو اپنے اختیار میں تھا (یعنی گرفتار نہ ہوا تھا) تو بلاشبہ تم نے پوری کامیابی حاصل کرلی ہوتی۔ پھر آپ ﷺ آگے بڑھ گئے، تو اس شخص نے پکارا: اے محمد! میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلایئے، میں پیاسا ہوں مجھے پانی پلایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہی تیرا مقصد تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر دو آدمیوں کے بدلے میں (جو بنی ثقیف کی قید میں تھے) آپ ﷺ نے عضباء اونٹنی اپنی سواری کے لیے رکھ لی۔ عضباء حاجیوں پر سبقت لے جایا کرتی تھی۔ پھر مشرکین نے مدینے کے جانوروں پر ڈاکہ ڈالا اور جاتے جاتے ایک مسلمان عورت کو بھی اُٹھا لے گئے۔ جب رات ہوئی اور سب گہری نیند سو گئے تو عورت اُٹھی تاکہ کسی اونٹ پر سوار ہو کر بھاگ نکلے، وہ جس اونٹ پر بھی ہاتھ رکھتی وہ آواز نکالنے لگ جاتا، یہاں تک کہ وہ عضباء کے پاس آئی تو دیکھا کہ وہ نہایت شریف اُونٹنی ہے، وہ اس پر سوار ہو کر مدینہ پہنچ گئی۔ اس نے نذر مانی کہ اگر اللہ نے اسے نجات دے دی تو وہ اس اونٹنی کو قربان کرے گی۔ جب وہ مدینہ پہنچی تو لوگوں نے پہچان لیا کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی عضباء ہے۔ اس عورت کو آپ ﷺ کے پاس لایا گیا اور اس کی نذر سے بھی آپ کو مطلع کیا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے اسے بہت برا بدلہ دیا ہے، اس نذر کو پورا کرنا جائز نہیں جس میں اللہ کی نافرمانی ہو یا ایسی نذر ہو جو آدمی کے اختیار میں نہ ہو۔

[٤٣٩٢]...... نـا مُـحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا إِسْحَـاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: قَالَ عَطَاءٌ: تُحَرِّمُ مِنْهَا مَا قَلَّ وَمَا

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ عطاء رحمہ اللہ نے فرمایا: تھوڑا دودھ پینا یا زیادہ پینا (بہ ہر صورت رشتے کو) حرام کر دیتا ہے۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معلوم ہوا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سیدہ

❶ صحيح مسلم: ١٦٤١ ـ سنن أبي داود: ٣٣١٦ ـ مسند أحمد: ١٩٨٦٣ ـ صحيح ابن حبان: ٤٣٩١، ٤٨٥٩

كَثُرَ، قَالَ: وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ لَمَّا بَلَغَهُ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ يَأْثُرُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي الرَّضَاعِ أَنَّهُ لَا يُحَرِّمُ مِنْهُ دُونَ سَبْعِ رَضَعَاتٍ، قَالَ: قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ خَيْرٌ مِنْ قَوْلِ عَائِشَةَ، إِنَّمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ﴾ (النساء: ٢٣) وَلَمْ يَقُلْ: رَضْعَةٌ وَلَا رَضْعَتَيْنِ.

عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول سے متاثر ہیں کہ سات مرتبہ سے کم دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی، تو انہوں نے فرمایا: اللہ کا فرمان سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے قول سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے: ﴿وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ﴾ ''اور تمہاری دودھ شریک بہنیں (حرام ہیں)۔'' اور اللہ تعالیٰ نے ایک یا دو مرتبہ دودھ پینے کا ذکر نہیں فرمایا (بلکہ مطلقاً رضاعت کا ذکر فرمایا ہے)۔

[٤٣٩٣]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: لَا يُحَرِّمُ دُونَ خَمْسِ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ.

عروہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پانچ مرتبہ، معلوم تعداد، سے کم دودھ پینا (رشتے کو) حرام نہیں کرتا۔

[٤٣٩٤]..... نا مُحَمَّدٌ، نا إِسْحَاقُ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ: أَتُحَرِّمُ رَضْعَةٌ أَوْ رَضْعَتَانِ؟ فَقَالَ: مَا أَعْلَمُ الْأُخْتَ مِنَ الرَّضَاعَةِ إِلَّا حَرَامًا، فَقَالَ الرَّجُلُ: إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ يُرِيدُ ابْنَ الزُّبَيْرِ زَعَمَ أَنَّهُ لَا تُحَرِّمُ رَضْعَةٌ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: قَضَاءُ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ قَضَائِكَ وَقَضَاءِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ. ❶

عمرو بن دینار روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا، جبکہ ان سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ کیا ایک یا دو مرتبہ دودھ پینا (رشتے کو) حرام کر دیتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: میں تو صرف یہ جانتا ہوں کہ رضاعی بہن سے نکاح حرام ہے۔ اس آدمی نے کہا: امیر المومنین (اس کی مراد سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ تھے) کا خیال ہے کہ ایک دفعہ دودھ پینے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی۔ تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا فیصلہ تیرے اور امیر المومنین کے فیصلے سے بہتر ہے۔

[٤٣٩٥]..... نا مُحَمَّدٌ، نا إِسْحَاقُ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، وَابْنِ الزُّبَيْرِ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی (گزشتہ روایت) کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٣٩٦]..... نا الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، وَمُحَمَّدُ بْنُ حَسَّانَ الْأَزْرَقُ، قَالَا: ثنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، نا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَحَرَّمَ حُرُمَاتٍ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا، وَحَدَّ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَبْحَثُوا عَنْهَا)). لَفْظُ يَعْقُوبَ. ❷

سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ اللہ عزوجل نے فرائض کو فرض کر دیا ہے، تم انہیں ضائع مت کرو۔ اس نے حرام امور کو حرام کر دیا ہے، تم ان کا ارتکاب مت کرو۔ اس نے حدود کا تعین کر دیا ہے، تم ان سے تجاوز مت کرو اور کچھ باتوں پر اس نے ارادتاً سکوت کیا ہے، تم ان کے بارے میں بحث مت کرو۔

❶ سلف برقم: ٤٣٧٧
❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٧٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كتاب الأحباس

# راہِ خدا میں وقف کرنے کے مسائل

## بَابُ أَحكامِ الْحَبَسِ

## اللہ کی راہ میں کوئی چیز وقف کرنے کے احکام

[٤٣٩٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ، نا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ الْمُصْطَلِقِ، قَالَ: لَمْ يَتْرُكْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا أَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ. ❶

عمرو بن حارث بن مصطلق رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ترکے میں سونا اور چاندی نہیں چھوڑا، سوائے ایک زمین کے؛ جو آپ ﷺ صدقہ کر گئے، اور ایک سفید خچر کے۔

[٤٣٩٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا مُسَدَّدٌ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ، وَهُوَ يَقُولُ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَّا سِلَاحَهُ وَبَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اسلحہ، سفید خچر اور زمین کے سوا کوئی ترکہ نہ چھوڑا، انہیں بھی آپ صدقہ کر گئے تھے۔

[٤٣٩٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا بِمِصْرَ، نا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ، نا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سفید خچر سواری، اسلحہ اور زمین کے سوا کوئی درہم و دینار، غلام و باندی ترکہ میں نہیں چھوڑا، بلکہ آپ ﷺ انہیں بھی صدقہ کر گئے تھے۔

❶ مسند أحمد: ١٨٤٥٨

فِي سَبِيلِ اللّٰهِ. قَالَ قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرٰى: جَعَلَهَا صَدَقَةً.

[٤٤٠٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يُونُسَ، نا زُهَيْرٌ، نا أَبُو إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، خَتَنِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَخِي امْرَأَتِهِ، قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً وَلَا شَيْئًا إِلَّا بَغْلَتَهُ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ، جو کہ رسول اللہ ﷺ کی زوجہ کے بھائی تھے، بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے موت کے وقت اپنے خچر، اسلحہ اور زمین کے سوا کوئی درہم و دینار، غلام ولونڈی بہ طورِ ترکہ نہیں چھوڑے، بلکہ آپ نے انہیں بھی صدقہ کر دیا تھا۔

[٤٤٠١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ الْحَارِثِ، يَقُولُ: مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَمَا تَرَكَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

سیدنا عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وفات پا گئے اور بہ طورِ ترکہ اپنا سفید خچر، اسلحہ اور زمین چھوڑ کر گئے، بلکہ انہیں بھی صدقہ کر گئے۔

[٤٤٠٢]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ، نا مُطَرِّفٌ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، إِنَّ أَوَّلَ صَدَقَةٍ تُصُدِّقَ بِهَا فِي الْإِسْلَامِ صَدَقَةُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَإِنَّ عُمَرَ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَشِرْ كَيْفَ أَصْنَعُ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ اسلام میں سب سے پہلا جو صدقہ کیا گیا وہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا صدقہ تھا، انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اشارہ فرمائیے، میں کیسے کروں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اصل اپنے پاس رکھ لو اور پھل (یعنی آمدنی) وقف کر دو۔

[٤٤٠٣]...... نا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْأَزْدِيُّ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ ابْنَةِ كَعْبٍ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ سَهْلٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ سَهْلٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! خیبر سے جو مال میرے حصے میں آیا ہے؛ اس سے زیادہ پسندیدہ مال مجھے میسر نہیں آیا۔ تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے صدقہ کر دو اور اصل اپنے پاس رکھو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے قریبی رشتہ داروں، مسکینوں

❶ صحيح البخاري: ٢٧٣٧۔صحيح مسلم: ١٦٣٢۔سنن أبي داود: ٢٨٧٨۔جامع الترمذي: ١٣٧٥۔ سنن ابن ماجه: ٢٣٩٦۔مسند أحمد: ٤٦٠٨، ٥١٧٩، ٥٩٤٧۔صحيح ابن حبان: ٤٨٩٩، ٤٩٠٠، ٤٩٠١۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٦٦١، ٦٦٢

عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ، فَقَالَ لَهُ: ((إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهِ وَأَمْسَكْتَ أَصْلَهُ))، قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ عَلَى الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مِنْهُ مَالًا، أَوْ مُتَأَثِّلٍ مِنْهُ مَالًا.

اور مسافر کے لیے وقف کر دیا۔ اس کے متولی پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (آمدنی) میں سے خود کھائے یا دوست کو کھلائے، البتہ وہ اس میں سے مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

[٤٤٠٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ الْهَرَوِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ أَبُو جَعْفَرٍ الْحَرَّانِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، أَنَّهُ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ يُقَالُ لَهَا: ثَمْغٌ، فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَرَتِهَا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ثمغ نامی زمین ملی تو انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا، تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کا اصل اپنے پاس رکھو اور پھل صدقہ کر دو۔

[٤٤٠٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُطَّلِبِ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ بِثَمْغٍ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((تَصَدَّقْ بِهِ تَقْسِمُ ثَمَرَهُ وَتَحْبِسُ أَصْلَهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُورَثُ)). [1]

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی ثمغ نامی جگہ صدقہ کرنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اسے صدقہ کر دو، اس کے پھل کو تقسیم کر دو اور اس کے اصل کو پاس رکھ لو، اس کی نہ تو خرید و فروخت کی جائے اور نہ ہی اسے مالِ وراثت میں شامل کیا جائے۔

[٤٤٠٦]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ بِلَالٍ، نا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَا: نا ابْنُ وَهْبٍ ح وثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو الرَّبِيعِ الرَّازِيُّ، نا حَرْمَلَةُ، أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ الْمُطَّلِبِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ثمغ نامی مال کو صدقہ کرنے کے سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے مشورہ لیا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کو (اس طرح) صدقہ کرو کہ اس کا پھل تقسیم کر دو اور اس کے اصل کو اپنے پاس رکھ لو، اس کی نہ تو خرید و فروخت کی جائے اور نہ اس کا کسی کو وارث بنایا جائے۔

[1] صحيح البخاري: ٢٧٦٤

أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ الَّذِي بِثَمْغٍ ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَصَدَّقْ بِثَمَرِهِ وَاحْبِسْ أَصْلَهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُورَثُ)). وَقَالَ أَبُو الرَّبِيعِ: ((تَصَدَّقْ بِهِ تَقْسِمُ ثَمَرَهُ وَتَحْبِسُ أَصْلَهُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُورَثُ)).

[٤٤٠٧]...... نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ ، نا أَبُو غَسَّانَ الْكِنَانِيُّ ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اسْتَأْمَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي صَدَقَتِهِ بِثَمْغٍ ، فَقَالَ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ثمغ کو صدقہ کرنے کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا حکم دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو اپنے پاس رکھ لو اور پھل (یعنی آمدنی) کو وقف کر دے۔

[٤٤٠٨]...... وثنا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَهْرَيَارَ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ السُّكَّرِيُّ ح وثنا أَبُو سَهْلٍ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ ، سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الْمُصَفَّى ، قَالَا: نا بَقِيَّهُ ، نا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ الْمَكِّيُّ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَرْضِي مِنْ ثَمْغٍ ، فَقَالَ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا)). ❶

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنی زمین ثمغ کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو اپنے پاس رکھ لو اور پھل (آمدنی) کو وقف کر دے۔

[٤٤٠٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ ، نا عُمَرُ بْنُ يَزِيدَ ، نا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَذَرْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِمَالِي ، قَالَ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَرَتِهَا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے اپنا مال صدقہ کرنے کی نذر مانی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو اپنے پاس رکھ لو اور پھل (آمدنی) کو وقف کر دے۔

## بَابُ كَيْفَ يُكْتَبُ الْحَبْسُ؟
## کس طرح کوئی چیز وقف کی جائے گی؟

[٤٤١٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ ،

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں

❶ سلف برقم: ٤٤٠٢

نا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ الْعَنْبَرِيُّ ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي فِيهِ؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)) ، قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ ، أَنَّهَا لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُورَثُ ، لِلْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ وَابْنِ السَّبِيلِ ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ ، أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ . ❶

زمین ملی تو آپ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے جو زمین ملی ہے، ایسا مال میں نے کبھی نہیں پایا جو میرے نزدیک اس سے زیادہ نفیس ہو، آپ ﷺ اس بارے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: چاہو تو اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ نہ تو اس کی خرید و فروخت کی جائے، نہ ہبہ کیا جائے اور نہ ہی کسی کو اس کا وارث ٹھہرایا جائے، بلکہ وہ غریب لوگوں، قرابت داروں، قیدیوں اور مسافروں کے لیے وقف ہے۔ اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق خود کھائے اور دوست کو کھلائے، لیکن مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

[٤٤١١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رُمَيْسٍ ، نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الصَّبَّاحِ ، نا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ ، نا ابْنُ عَوْنٍ ح وَنا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ، نا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: أَصَابَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَصَبْتُ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي؟ فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ جَعَلْتَهَا لِلَّهِ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)) ، فَجَعَلَهَا عُمَرُ صَدَقَةً عَلَى الْفُقَرَاءِ وَفِي الْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ . قَالَ أَبُو أُسَامَةَ: قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا: عَنِ ابْنِ عَوْنٍ: ذَكَرْتُ حَدِيثَ نَافِعٍ لِمُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ ، فَقَالَ: ((غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا)) . وَقَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، حَدَّثَنِي رَجُلٌ أَنَّهُ قَرَأَ تِلْكَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کبھی ایسا مال نہیں ملا جو میرے نزدیک اس سے زیادہ نفیس ہو، آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اسے رضائے الٰہی کی خاطر وقف کر دو، اصل کو اپنے پاس رکھو اور اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر اسے فقراء، اقرباء، قیدیوں اور مسافروں کے لیے وقف کر دیا کہ اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق خود کھائے اور دوست کو کھلائے، لیکن مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

ابو اسامہ کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب نے ابن ذکوان سے بیان کیا۔ میں نے محمد بن سیرین سے نافع کی حدیث بیان کی تو انہوں نے یہ الفاظ ((غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا)) بیان کیے، اور کہا: ہم سے ابو اسامہ نے بیان کیا، انہوں نے ابن عون سے روایت کیا، مجھ سے ایک آدمی نے بیان کیا کہ انہوں نے یہ

❶ صحيح البخاري: ٢٧٧٢

الرُّقْعَةَ فَكَانَ فِيهَا: ((غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا)) هٰذَا حَدِيثُ أَبِي أُسَامَةَ. ❶

رُقعہ پڑھا تو اس میں یہ الفاظ تھے: ((غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا))۔ یہ ابواسامہ کی حدیث ہے۔

[٤٤١٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الصَّوَّافِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ أَبُو سَعِيدٍ، نا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ، وَيَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، قَالَا: نا ابْنُ عَوْنٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ نَحْوَهُ. قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَا تُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُورَثُ، وَفِي آخِرِهِ قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَذَكَرْتُ هٰذَا لِمُحَمَّدٍ، فَقَالَ: ((غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا)).

مذکورہ سند سے بھی اسی طرح مروی ہے، چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے وقف کر دیا۔ اصل مال کی نہ خرید و فروخت ہو سکتی ہے، نہ اسے ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی وراثت میں منتقل ہو سکتا ہے۔ اس کے آخر میں ہے کہ ابن عون نے کہا: میں نے یہ محمد سے ذکر کی تو انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے: ((غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا))۔

[٤٤١٣]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ نا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ مَا أَصَبْتُ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي بِهَا؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا))، قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا أَنَّهَا لَا تُبَاعُ أَصْلُهَا وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُورَثُ، فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مِنْهَا.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خیبر میں زمین ملی تو آپ اس بارے میں نبی ﷺ کے پاس مشورہ لینے کی غرض سے آئے، اور کہا: اے اللہ کے رسول! خیبر کی جو زمین میرے حصے میں آئی ہے اس سے زیادہ نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا، آپ اس کے متعلق مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ اس کی نہ تو خرید و فروخت کی جائے گی، نہ اسے ہبہ کیا جائے گا اور نہ وہ وراثت میں کسی کو دیا جائے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فقراء، اقرباء، قیدیوں، مسافروں اور مہمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق خود کھائے اور دوست کو کھلائے، لیکن مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

[٤٤١٤]...... قُرِئَ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ، قِيلَ لَهُ: سَمِعْتَ الْعَبَّاسَ بْنَ يَزِيدَ، نا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ، وَالْأَنْصَارِيُّ، قَالَا: نا ابْنُ عَوْنٍ ح وَنا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدِ بْنِ هَارُونَ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا أَبُو مَسْعُودٍ أَحْمَدُ بْنُ الْفُرَاتِ، أنا

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے خیبر کی زمین ملی تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے جو زمین ملی ہے، اس سے زیادہ نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہے تو اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو اور اس کے اصل کو پاس رکھ لو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے یوں وقف کر دیا

❶ مسند أحمد: ٦٠٧٨

يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا ابْنُ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا مَا أَصَبْتُ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا وَحَبَسْتَ أَصْلَهَا))، قَالَ فَجَعَلَهَا عُمَرُ لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُورَثُ، وَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالْغُزَاةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ، وَأَوْصَى بِهَا إِلَى حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ثُمَّ إِلَى الْأَكَابِرِ مِنْ آلِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ. هٰذَا لَفْظُ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ أَبُو مَسْعُودٍ: هٰذَا أَجْوَدُ حَدِيثٍ رَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ، زَادَ مُعَاذٌ: وَأَوْصَى بِهَا إِلَى حَفْصَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ إِلَى الْأَكَابِرِ مِنْ آلِ عُمَرَ. قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ سِيرِينَ، فَقَالَ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا.

کہ نہ تو اس کی خرید وفروخت کی جائے گی، نہ اس کو ہبہ کیا جائے گا اور نہ ہی اس کا وارث بنایا جائے گا (بلکہ وہ) فقیروں، مسکینوں، مسافروں، مجاہدین فی سبیل اللہ، قیدیوں اور مہمانوں کے لیے وقف ہے۔ اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق خود کھائے اور دوست کو کھلائے، لیکن مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کو اس کی وصیت کی، پھر ان کے بعد آلِ عمر کے اکابرین کو وصیت کی۔

[٤٤١٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، أنا بِشْرٌ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، قَالَ: وَنا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، أنا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، نا ابْنُ عَوْنٍ، بِهٰذَا نَحْوَهُ. وَقَالَ: أَنْ لَا يُبَاعَ أَصْلُهَا وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ، نَحْوَ حَدِيثِ النَّضْرِ.

مذکورہ سند سے بھی اسی طرح مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: اس کے اصل کی نہ تو خرید وفروخت کی جائے، نہ اسے ہبہ کیا جائے اور نہ ہی اس کو وراثت میں منتقل کیا جائے۔ راوی نے نضر کی حدیث کے مثل ہی بیان کی۔

[٤٤١٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا أَزْهَرُ بْنُ سَعْدٍ السَّمَّانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ بِهٰذَا، وَقَالَ: فَحَبَسَ أَصْلَهَا لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي الْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ. وَرَوَاهُ دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ.

ایک اور سند سے یہی حدیث مروی ہے کہ آپ نے اصل کو اس شرط پر پاس رکھا کہ اس کی نہ تو خرید وفروخت کی جائے گی، نہ اسے ہبہ کیا جائے گا اور نہ ہی وراثت میں کسی کو دیا جائے گا، سو انہوں نے اسے فقراء، اقرباء، قیدیوں، مسکینوں، مسافروں اور مہمانوں پر صدقہ قرار دے دیا۔

داؤد بن ابی ہند نے اسے ابن عون سے روایت کیا۔

[٤٤١٧]...... نا أَبُو مُحَمَّدٍ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ نا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ الْكَلَاعِيُّ بِحِمْصَ، نا الرَّبِيعُ بْنُ رَوْحٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ مَا أَصَبْتُ مَالًا قَطُّ هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ فَمَا تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا))، قَالَ: فَحَبَسَ عُمَرُ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقَ بِهَا، لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ، فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ وَأَنْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ. وَرَوَاهُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے خیبر میں جو زمین ملی ہے، اس سے زیادہ نفیس مال مجھے کبھی نہیں پایا، آپ ﷺ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے اصل کو پاس رکھ لیا اور اس (کی آمدنی) کو اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ نہ تو اس کی خرید و فروخت کی جائے، نہ اسے ہبہ کیا جائے اور نہ کسی کو اس کا وارث ٹھہرایا جائے، البتہ اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق خود کھائے اور دوست کو کھلائے، لیکن مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

[٤٤١٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ سَعْدَانَ بِوَاسِطَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ ح وَنا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا أَبُو مَسْعُودٍ، قَالَا: نا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ، نا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْهُ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ، قَالَ: ((إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا وَأَمْسَكْتَ أَصْلَهَا))، قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ عَلَى أَنْ لَا يُبَاعَ وَلَا يُوهَبَ، فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالضَّيْفِ وَالرِّقَابِ وَابْنِ السَّبِيلِ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا. ❶

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے خیبر کی زمین ملی تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسی زمین ملی ہے کہ اس سے زیادہ پسندیدہ اور نفیس مال مجھے (کبھی) میسر نہیں آیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو اور اس کے اصل کو پاس رکھ لو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ نہ تو اس کی خرید و فروخت کی جائے اور نہ اسے ہبہ کیا جائے، (آپ نے اسے) فقیروں، قرابت داروں، مہمانوں، قیدیوں اور مسافروں کے لیے وقف ہے۔ اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق کھالے، لیکن مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

[٤٤١٩]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے خیبر میں ایسی

❶ سلف برقم: ٤٤٠٨

الْمِصْرِيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، قَالَ: أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ مَا أَصَبْتُ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَسْتَأْمِرُهُ ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا مِنْ خَيْبَرَ مَا أَصَبْتُ مَالًا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ ، فَقَالَ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا)) ، فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ عَلَى أَنْ لَا يُبَاعَ وَلَا يُوهَبَ وَلَا يُورَثَ ، فَتَصَدَّقَ بِهَا عُمَرُ فِي الْفُقَرَاءِ وَفِي الْأَقْرَبِينَ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَفِي الرِّقَابِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ ، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُعْطِيَ بِالْمَعْرُوفِ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ . قَالَ ابْنُ عَوْنٍ: فَذَكَرْتُهُ لِابْنِ سِيرِينَ ، فَقَالَ: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا . تَابَعَهُ أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ .

زمین ملی کہ اس سے زیادہ نفیس مال مجھے کبھی نہیں ملا تھا، تو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے (اس بارے میں) حکم طلب کرنے لگا، میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے خیبر میں ایسا مال ملا ہے کہ اس سے زیادہ نفیس مال مجھے (کبھی) میسر نہیں آیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس (کی آمدنی) کو صدقہ کردو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس شرط پر صدقہ کردیا کہ اس کی نہ تو خرید وفروخت کی جائے، نہ اس کو ہبہ کیا جائے اور نہ اس کو مالِ وراثت بنایا جائے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے فقراء، اقرباء، غازیوں، قیدیوں، مسافروں اور مہمانوں کے لیے وقف صدقہ کردیا۔ اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق خود کھائے اور دوست کو کھلائے، لیکن مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔ ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے یہ روایت ابن سیرین رحمہ اللہ سے بیان کی تو انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے: غَيْرَ مُتَأَثِّلٍ مَالًا۔ ابواسحاق الفزاری نے ابن عون سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[٤٤٢٠]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا ، نَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ ، أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ الْحَمَّالُ ، وَإِنَّمَا سُمِّيَ بِالْحَمَّالِ لِأَنَّهُ حَمَلَ رَجُلًا فِي طَرِيقِ مَكَّةَ عَلَى ظَهْرِهِ فَانْقَطَعَ بِهِ فِيمَا يُقَالُ ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، عَنْ عُمَرَ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، نَحْوَهُ .

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) روایت کے ہی مثل ہے۔

[٤٤٢١]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ ، نَا أَبُو يَحْيَى مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، نا حُمَيْدٌ ، عَنْ أَنَسٍ ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (آل عمران: ٩٢) ، أَوْ : ﴿مَنْ ذَا الَّذِي

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ ”تم تب تک نیکی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (راہِ خدا میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم پسند کرتے ہو۔“ یا یہ آیت نازل ہوئی: ﴿مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾

يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ (البقرة: ٢٤٥)، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ حَائِطِي فِي مَكَانِ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ لِلّٰهِ تَعَالَى وَلَوِ اسْتَطَعْتُ أَنْ أُسِرَّهُ لَمْ أُعْلِنْهُ، قَالَ: ((اجْعَلْهُ فِي فُقَرَاءِ أَهْلِ بَيْتِكَ وَأَقَارِبِكَ)). ❶

"تم میں کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دے۔" سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرا فلاں جگہ والا باغ رضائے الٰہی کے لیے صدقہ ہے، میں چاہتا ہوں کہ جہاں تک ہو سکے میں اسے پوشیدہ ہی رکھوں، اس کا اعلان نہ کروں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اپنے اہل خانہ اور اپنے قریبی رشتے داروں میں سے غریب لوگوں میں صدقہ کردو۔

[٤٤٢٢]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَبُو يَحْيَى صَاعِقَةُ نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، نَا أَبِي، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ، مِثْلَهُ. وَزَادَ فِيهِ: قَالَ: فَجَعَلَهَا لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، وَحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَكَانَا أَقْرَبَ إِلَيْهِ مِنِّي. ❷

اختلافِ سند کے ساتھ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بھی اسی کے مثل ہی مروی ہے، اس میں یہ اضافہ کیا ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا: انہوں نے وہ باغ سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ اور سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لیے وقف کر دیا، وہ دونوں میری نسبت ان کے زیادہ قریبی تھے۔

[٤٤٢٣]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا أَبُو يَحْيَى، نَا الْأَنْصَارِيُّ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، نَحْوَ حَدِيثِ ثُمَامَةَ وَحُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ. أَخْرَجَهُ الْبُخَارِيُّ، قَالَ: قَالَ الْأَنْصَارِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ثُمَامَةَ، عَنْ أَنَسٍ. ❸

دو مختلف سندوں سے گزشتہ حدیث ہی مروی ہے۔

[٤٤٢٤]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ زَنْجُوَيْهِ نَا عَفَّانُ، نَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ (آل عمران: ٩٢)، قَالَ أَبُو طَلْحَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ رَبَّنَا يَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا وَإِنِّي أُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِي بِئْرَ حَاءَ لِلّٰهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْعَلْهَا فِي قَرَابَتِكَ))، فَقَسَمَهَا بَيْنَ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ، وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ. ❹

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ﴾ "تم تب تک نیکی کو ہرگز نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ اپنی وہ چیزیں (راہِ خدا میں) خرچ نہ کرو جنہیں تم پسند کرتے ہو۔" تو سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمارا رب ہم سے ہمارے مال مانگ رہا ہے اور یقیناً میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنی "بِئر حاء" والی زمین رضائے الٰہی کے لیے وقف کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے اپنے قریبی رشتے

❶ صحيح البخاري: ١٤٦١ ـ صحيح مسلم: ٩٩٨ ـ سنن أبي داود: ١٦٨٩ ـ سنن النسائي: ٦/ ٢٣١ ـ صحيح ابن خزيمة: ٢٤٥٨ ـ مسند أحمد: ١٢١٤٤، ١٢٧٨١، ١٣٧٦٧ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٢٨٠ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٣/ ٢٨٩

❷ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٧٠١

❸ صحيح البخاري: ٤٥٥٥

❹ مسند أحمد: ١٤٠٣٦ ـ صحيح ابن حبان: ٧١٨٣

داروں میں وقف کردو۔ چنانچہ انہوں نے وہ باغ سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ اور سیدنا اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ میں تقسیم کر دیا۔

[٤٤٢٥]...... نا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ، قَالَا: نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفٍ الْعَسْقَلَانِيُّ بِعَسْقَلَانَ، نا رَوَّادُ بْنُ الْجَرَّاحِ، عَنْ صَدَقَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنْ مَالِي شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الْمِائَةِ وَسْقٍ الَّتِي أَطْعَمْتَنِيهَا مِنْ خَيْبَرَ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((فَاحْبِسْ أَصْلَهَا وَاجْعَلْ ثَمَرَهَا صَدَقَةً))، قَالَ: فَكَتَبَ عُمَرُ هَذَا الْكِتَابَ: مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي ثَمْغٍ وَالْمِائَةِ الْوَسْقِ الَّتِي أَطْعَمَنِيهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ، إِنِّي حَبَسْتُ أَصْلَهَا وَجَعَلْتُ ثَمَرَتَهَا صَدَقَةً لِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالْمُقِيمِ عَلَيْهَا أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يُؤْكِلَ صَدِيقًا لَا جُنَاحَ، وَلَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ مَا قَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ، جَعَلَ ذَلِكَ إِلَى ابْنَتِهِ حَفْصَةَ فَإِذَا مَاتَتْ فَإِلَى ذِي الرَّأْيِ مِنْ أَهْلِهَا. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! جو سو وسق آپ ﷺ نے مجھے خیبر کے مال سے نوازے ہیں؛ ان سے زیادہ پسندیدہ مال میری نظر میں کوئی نہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس کے پھل (یعنی آمدنی) کو صدقہ کردو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ تحریر لکھی: عمر بن خطاب کی جانب سے، سو وسق اور زمین کے متعلق جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے مالِ خیبر سے نوازے ہیں۔ اصل میرے پاس رہے گی، البتہ اس کا پھل میں قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں، مسافر اور مقیم کے لیے وقف کرتا ہوں کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہے کہ وہ خود کھائے یا اپنے دوستوں کو کھلائیں۔ جب تک زمین و آسمان قائم ہیں تب تک نہ تو اس کی خرید و فروخت کی جا سکتی ہے، نہ اسے ہبہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اسے بہ طورِ وراثت کسی کو دیا جا سکتا ہے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس کا نظام و انصرام سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے سپرد کیا اور ان کی وفات کے بعد اپنے خاندان کے ذی شعور افراد کے سپرد قرار دیا۔

[٤٤٢٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ الْعَلَّافُ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ أَرَادَ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِمَالِهِ الَّذِي بِثَمْغٍ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ثمغ نامی مال کو صدقہ کرنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو پاس رکھو اور اس کا پھل (یعنی آمدنی) وقف کردو۔

[٤٤٢٧]...... قُرِئَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ صَاعِدٍ، قِيلَ لَهُ: وَفِي كِتَابِكَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ بِشْرٍ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے انتہائی عمدہ مال ملا ہے، میں

❶ مسند أحمد: ٦٠٧٨

الْأَزْدِيّ، نا سَعِيدُ بْنُ سُفْيَانَ الْجَحْدَرِيُّ، نا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَفَدْتُ مَالًا وَهُوَ نَفِيسٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ، قَالَ: ((تَصَدَّقْ بِأَصْلِهَا لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ وَلَٰكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرَتُهُ))، قَالَ: فَتَصَدَّقَ بِهِ، فَصَدَقَتُهُ كُتِبَتْ عَلَى ذَالِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالْمَسَاكِينِ وَذِي الْقُرْبَى، لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهُ أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ وَيُؤْكِلَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مَأْثُومٍ فِيهِ. ❶

اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو (پاس رکھتے ہوئے اس شرط پر) صدقہ کردو کہ نہ اس کی خرید وفروخت کی جائے، نہ اسے ہبہ کیا جائے اور نہ وراثت میں دیا جائے، البتہ اس کا پھل (آمدنی) خرچ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اسے صدقہ کر دیا اور آپ کا صدقہ فی سبیل اللہ، مہمانوں، مسافروں، مسکینوں اور قریبی رشتے داروں کے لیے قرار دیا گیا، اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ دستور کے مطابق خود کھائے اور اپنے دوست کو کھلائے، البتہ وہ اس میں (سے مال بنا کر) گناہ گار نہ ہو۔

## بَابٌ فِي حَبْسِ الْمَشَاعِ

### اس جائیداد کے وقف کا بیان جو مشترک ہو اور تقسیم نہ ہوئی ہو

[٤٤٢٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ الْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِي لِي بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ هُوَ أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْهَا وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے کہا: خیبر کا حصہ سو وسق جو مجھے ملا ہے؛ اس سے زیادہ پسندیدہ مال مجھے کبھی نہیں ملا، اور میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس کا پھل وقف کر دو۔

[٤٤٢٩]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، قَالَا: نا بِشْرُ بْنُ مَطَرٍ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ كَانَ مَلَكَ مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ وَاشْتَرَاهَا حَتَّى اسْتَجْمَعَهَا، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي قَدْ أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى، فَقَالَ: ((احْبِسِ الْأَصْلَ وَسَبِّلِ الثَّمَرَ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، مالِ خیبر میں سے سو وسق ان کی ملکیت میں آئے تھے اور انہوں نے ان کو خرید کر اپنے مال میں شامل کر لیا تھا۔ چنانچہ وہ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: مجھے ایسا مال میسر آیا ہے کہ اس جیسا مال مجھے (پہلے کبھی) نہیں ملا، اور میرا ارادہ ہے کہ میں اس (کو صدقہ کرنے) کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کر لوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اصل کو پاس رکھ لو اور پھل (یعنی آمدنی) کو وقف کر دو۔

❶ سلف برقم: ٤٤٠٢

[٤٤٣٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَرْزُوقٍ، قَالَا: نا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ أَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَ قَوْلِ الزُّبَيْرِ بْنِ بَكَّارٍ سَوَاءً.

ایک اور سند کے ساتھ بالکل زبیر بن بکار کی (یعنی گزشتہ حدیث سے پہلے والی) روایت کے مثل مروی ہے۔

[٤٤٣١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيدَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ قَطُّ، كَانَ لِي مِائَةُ رَأْسٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهَا مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ مِنْ أَهْلِهَا وَإِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهَا إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: ((فَاحْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا)). وَرَوَاهُ غَيْرُ شَيْخِنَا عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا مال ملا ہے کہ اس جیسا مال مجھے کبھی نہیں ملا، میرے پاس سو اونٹ تھے، تو میں نے ان کے عوض اہل خیبر سے (زمین کے) سو حصے خرید لیے، اور یقیناً میں چاہتا ہوں کہ اس کو صدقہ کر کے اللہ عزوجل کا تقرب حاصل کرلوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس کے پھل (یعنی آمدنی) کو وقف کر دو۔

ہمارے شیخ کے علاوہ دیگر رُواۃ نے بھی اسے ابوعبدالرحمان سے روایت کیا ہے۔

[٤٤٣٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَلَنْجِيُّ بِبَيْتِ الْمَقْدِسِ، نا سُفْيَانُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفَّى بْنِ بُهْلُولٍ، نا بَقِيَّةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَالِمٍ الْمَكِّيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنْ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَرْضٍ مِنْ ثَمْغٍ، فَقَالَ: ((احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَهَا)).

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ثمغ والی زمین کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس کا پھل وقف کر دو۔

[٤٤٣٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْبَزَّازُ أَبُو جَعْفَرٍ الْكُوفِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! ثمغ میں میرا مال ہے، میں نہیں چاہتا کہ میرے بعد اس کو فروخت کر دیا جائے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے اپنے پاس رکھو اور اس کے پھل کو وقف کر دو۔

ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي مَالًا بِثَمْغٍ أَكْرَهُ أَنْ يُبَاعَ بَعْدِي، قَالَ: ((فَاحْبِسْهُ وَسَبِّلْ ثَمَرَهُ)).

[٤٤٣٤]..... نَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْوَاسِطِيُّ، نَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نَا أَبُو بَكْرٍ الْأَثْرَمُ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ دُبَيْسٍ الْكِنْدِيُّ، نَا صَالِحُ بْنُ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ مَا أَصَبْتُ مَالًا هُوَ أَنْفَسُ عِنْدِي مِنْهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنْ شِئْتَ حَبَسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا))، فَقَالَ: فَحَبَسَ عُمَرُ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقَ بِهَا لَا تُبَاعُ وَلَا تُوهَبُ وَلَا تُورَثُ، فِي الْفُقَرَاءِ وَذَوِي الْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَالضَّيْفِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيلِ، وَلَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مِنْهُ مَالًا. قَالَ الْأَثْرَمُ: أَفَادَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ هٰذَا الشَّيْخَ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خیبر میں کچھ زمین ملی تو وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: مجھے خیبر میں ایسی زمین میسر آئی ہے کہ اس سے زیادہ نفیس مال مجھے (پہلے کبھی) نہیں ملا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم چاہو تو اس کے اصل کو پاس رکھ لو اور اس (کی آمدنی) کو صدقہ کر دو۔ چنانچہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اصل پاس رکھتے ہوئے اسے اس شرط پر صدقہ کر دیا کہ نہ تو اس کی خرید و فروخت کی جائے، نہ اسے ہبہ کیا جائے اور نہ وراثت میں دیا جائے، یہ فقراء، اقرباء، قیدیوں، مہمانوں، غازیوں اور مسافروں کے لیے وقف ہے، اس کے متولی پر اس معاملے میں کوئی گناہ نہیں ہے کہ اگر وہ اس (کی آمدنی) میں سے دستور کے مطابق خود کھائے اور دوست کو کھلائے، لیکن اس میں سے مال کو جمع کرنے والا نہ ہو۔

[٤٤٣٥]..... نَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نَا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، نَا أَبُو مُسْلِمٍ الْمُسْتَمْلِي ح وَنَا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ الصَّبَّاحِ، قَالَا: نَا سُفْيَانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ عُمَرَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَقَدْ كَانَ مَلَكَ مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ فَاشْتَرَاهَا حَتَّى اسْتَخْلَصَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: قَدْ أَصَبْتُ شَيْئًا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ وَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: ((فَاحْتَبِسِ الْأَصْلَ وَسَبِّلِ الثَّمَرَ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے، ان کی ملکیت میں خیبر کی زمین سے سو حصے آئے تھے جنہیں انہوں نے خرید کر اپنے مال میں شامل کر لیا تھا، پھر وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: مجھے ایسی چیز ملی ہے کہ اس جیسی چیز (پہلے کبھی) مجھے نہیں ملی، اور میرا ارادہ ہے کہ میں اس (کو صدقہ کرنے) کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کروں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اصل کو پاس رکھ لو اور پھل کو وقف کر دو۔

## بَابُ وَقْفِ الْمَسَاجِدِ وَالسِّقَايَاتِ

## مساجد اور کنویں وغیرہ کے وقف کا بیان

[٤٤٣٦]..... حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، نا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ، نا السَّرِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ ح وَقُرِءَ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الشَّوَارِبِ بِالْمِفْتَحِ، وَأَنَا أَسْمَعُ قِيلَ لَهُ: سَمِعْتَ الْعَبَّاسَ بْنَ يَزِيدَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، قَالَ: سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ السَّعْدِيِّ ح وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ جَاوَانَ الْمَازِنِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْأَحْنَفَ بْنَ قَيْسٍ ح وَنا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَعِيدٍ، نا أَبُو مَسْعُودٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا أَبُو عَوَانَةَ، أَخْبَرَنِي حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ ح وَنا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، نا أَبِي، نا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ، نا أَبُو عَوَانَةَ، نا حُصَيْنٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ ح وَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أنا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي، يُحَدِّثُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، وَذَاكَ أَنِّي قُلْتُ لَهُ: أَرَأَيْتَ اعْتِزَالَ الْأَحْنَفِ مَا كَانَ؟ قَالَ:

سیدنا احنف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حج کرنے آیا تو مدینہ حاضر ہوا، ہم لوگ ابھی اپنے اپنے ٹھکانوں پر اپنی سواریاں تیار کر رہے تھے کہ ایک آدمی آیا اور اس نے کہا: لوگ مسجد میں جمع ہو گئے ہیں۔ میں بھی گیا تو دیکھا کہ لوگ جمع ہیں اور ان سب کے درمیان میں کچھ افراد بیٹھے ہوئے ہیں، میں نے دیکھا تو وہ سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا زبیر، سیدنا طلحہ اور سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم تھے۔ میں ان کے پاس جا کھڑا ہوا۔ اسی دوران آواز آئی کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لا رہے ہیں۔ انہوں نے ایک زرد رنگ کی چادر اوڑھ رکھی تھی۔ میں نے اپنے ساتھ والے شخص سے کہا: اپنی جگہ سے نہ ہلنا، تا کہ میں دیکھ لوں کہ وہ کیا لا رہے ہیں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا یہاں علی موجود ہیں؟ کیا یہاں زبیر موجود ہیں؟ کیا یہاں طلحہ اور سعد بن ابی وقاص موجود ہیں؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: کون ہے جو بنوفلاں کا مربد (یعنی اونٹ یا بکریاں باندھنے کی جگہ یا کھجوروں کے خشک کرنے کی جگہ) خرید (کر راہِ خدا میں وقف کر) دے، تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا؟ تو میں نے وہ مربد خریدا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں نے بنوفلاں کا مربد خرید لیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کو ہماری مسجد میں شامل کر دو، تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ ان اصحاب نے کہا: جی ہاں۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا: کون ہے جو بئر رومہ خرید دے اور اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا؟ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: میں

سَمِعْتُ الْأَحْنَفَ، يَقُولُ: أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا حَاجٌّ فَبَيْنَمَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَانَا آتٍ، فَقَالَ: قَدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا النَّاسُ يَجْتَمِعُونَ وَإِذَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ نَفَرٌ قُعُودٌ، فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، فَلَمَّا قُمْتُ عَلَيْهِمْ، قِيلَ: هٰذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَدْ جَاءَ، قَالَ: فَجَاءَ وَعَلَيْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَاءُ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي: كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَنْظُرَ مَا جَاءَ بِهِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: أَهَاهُنَا عَلِيٌّ، أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ، أَهَاهُنَا طَلْحَةُ، أَهَاهُنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ))، فَابْتَعْتُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي قَدِ ابْتَعْتُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ: ((فَاجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ))، فَقَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُومَةَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ))، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ: إِنِّي قَدِ ابْتَعْتُ بِئْرَ رُومَةَ، قَالَ: ((فَاجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ))، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُجَهِّزُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ))، فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: اللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اللّٰهُمَّ اشْهَدْ.

هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ مُعْتَمِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُصَيْنٍ، وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ فِي حَدِيثِهِ: ((مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ))، فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا، وَقَالَ أَيْضًا فِي بِئْرِ رُومَةَ:

نے بئر رومہ خرید لیا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے واسطے وقف کر دو، تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ ان (چاروں اصحاب) نے کہا: جی ہاں۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اس اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: کون ہے جو (مسلمانوں کے) لشکر کو جہاد کے لیے تیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا؟ تو میں نے انہیں اس قدر ساز وسامان فراہم کیا کہ کسی کو اونٹ وغیرہ باندھنے یا اس کی لگام کے لیے رسی کی بھی ضرورت باقی نہیں رہی۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: اے اللہ! گواہ ہو جا، اے اللہ! گواہ ہو جا، اے اللہ! گواہ ہو جا۔

یہ معتمر کی حدیث کے الفاظ ہیں جسے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا اور انہوں نے حصین سے روایت کیا۔ ابن ادریس نے یوں حدیث بیان کی کہ کون ہے جو فلاں کا مربد خرید دے، اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا؟ تو میں نے وہ بیس ہزار، یا پچیس ہزار میں خرید دیا۔ اسی طرح انہوں نے بئر رومہ کے متعلق فرمایا کہ میں نے اسے اتنی اتنی رقم میں خریدا، پھر میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ نے فرمایا: اس کو مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وقف کر دو، تمہیں اس کا اجر ملے گا۔ علی بن عاصم نے حدیث بیان کرتے ہوئے مربد کا قصہ یوں ذکر کیا کہ میں نے اسے اتنے میں خریدا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا: میں نے بنوفلاں کا مربد خرید لیا ہے، آپ اسے مسلمانوں کی مسجد کی توسیع کے لیے قبول فرما لیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تمہارا اجر واجب ہو گیا۔ اور انہوں نے بئر رومہ کے بارے میں فرمایا کہ میں نے اسے بیس ہزار، یا پچیس ہزار، یا اسی کے بہ قدر رقم میں خریدا۔ بقیہ تمام الفاظ قریب قریب ہی ہیں اور مفہوم سب کا ایک ہی ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کی روایت کردہ

فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَالَ: ((اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ)). وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ فِي حَدِيثِهِ فِي قِصَّةِ الْمِرْبَدِ: فَابْتَعْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ: قَدِ ابْتَعْتُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ تُوَسِّعُ بِهِ فِي مَسْجِدِ الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: ((نَعَمْ وَقَدْ وَجَبَ أَجْرُهُ لَكَ))، وَقَالَ فِي بِئْرِ رُومَةَ: فَابْتَعْتُهَا بِعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ نَحْوِ ذَالِكَ، وَبَقِيَّةُ أَلْفَاظِهِمْ مُتَقَارِبَةٌ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ. وَفِي حَدِيثِ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِي بِئْرِ رُومَةَ: فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا. ❶

حدیث میں (سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے) بئر رومہ کے بارے میں یہ الفاظ ہیں کہ میں نے اسے اتنی اتنی رقم کے عوض خریدا۔

[٤٤٣٧]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا شُجَاعُ بْنُ مَخْلَدٍ ح وَنا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ، قَالَا: نا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ، فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ فِيهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ))، فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَجَعَلْتُ دَلْوِي فِيهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُمُ الْيَوْمَ يَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ، قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ صُلْبِ مَالِي؟ قَالَ: قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْإِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ

ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ جس وقت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ جب لوگوں کے سامنے نمودار ہوئے تو میں بھی اس گھر میں موجود تھا۔ تو انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم کو علم ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں رومہ کے کنویں کے سوا اور کہیں میٹھا پانی موجود نہیں تھا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کون ہے جو رومہ کا کنواں خرید کر اپنے ڈول کو مسلمانوں کے ڈولوں کے ساتھ کر دے (یعنی وقف کر دے) تو اسے اس کے بدلے جنت میں اس سے بہتر کنواں ملے گا؟ تو میں نے اسے خالص اپنے مال سے خریدا اور مسلمانوں کے واسطے وقف کر دیا۔ تم لوگ آج مجھے ہی اس کا پانی پینے سے روک رہے ہو؟ یہاں تک کہ میں سمندر کا پانی پینے پر مجبور ہو گیا ہوں۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہمیں معلوم ہے)۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر اور اسلام کا حق یاد دلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے اپنے ذاتی مال سے غزوۂ تبوک کے لیے لشکر کو سازوسامان فراہم کیا تھا؟ تو لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر اور

❶ صحيح البخاري: ٢٧٧٨ـ جامع الترمذي: ٣٦٩٩ـ سنن النسائي: ٦/ ٢٣٣ـ مسند أحمد: ٥١١ـ صحيح ابن خزيمة: ٢٤٩١ـ صحيح ابن حبان: ٦٩١٦

الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ))، فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَزِدْتُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى سَقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ فَرَكَضَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَقَالَ: ((اسْكُنْ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ))، قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيدٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مُتَقَارِبَانِ فِيهِ. ❶

اسلام کا حق یاد دِلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ کہ نمازیوں کے لیے مسجد تنگ پڑ گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو آلِ فلاں کی زمین خرید کر مسجد میں شامل کر دے گا، تو اس زمین سے بہتر زمین اسے جنت میں ملے گی؟ تو میں نے اسے اپنے ذاتی مال سے خرید کر مسجد میں شامل کر دیا، اور تم لوگ آج مجھے ہی اس مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرنے سے منع کر رہے ہو۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔ پھر انہوں نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر اور اسلام کا حق یاد دِلا کر پوچھتا ہوں کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ کے ثبیر نامی پہاڑ پر تھے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور میں آپ ﷺ کے ساتھ تھے، اچانک پہاڑ میں اس زور کی حرکت ہوئی کہ پتھر لڑھکتے ہوئے نیچے جا گرے، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو ٹھوکر مار کر فرمایا: (ثبیر) ٹھہر جا! یقیناً تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید موجود ہیں۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔ پھر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر، اللہ اکبر، ان لوگوں نے گواہی دے دی، ربِ کعبہ کی قسم! میں شہید ہوں۔ آپ نے تین مرتبہ یہ فرمایا۔

[٤٤٣٨]...... نَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ أَبِي الْحَجَّاجِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، بِهَذَا وَزَادَ فِيهِ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ زَوَّجَنِي إِحْدَى ابْنَتَيْهِ بَعْدَ الْأُخْرَى رَضِيَ بِي وَرَضِيَ عَنِّي؟، قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ.

مذکورہ سند سے یہی حدیث مروی ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے یکے بعد دیگرے اپنی دو بیٹیوں کا نکاح میرے ساتھ کیا تھا؟ اور آپ ﷺ مجھ پر اور مجھ سے راضی تھے؟ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔

[٤٤٣٩]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي ثُمَامَةَ الْأَنْصَارِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ، نَا هِلَالُ بْنُ حَقٍّ، حَدَّثَنِي الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ يَوْمَ أُصِيبَ

ثمامہ بن حزن قشیری بیان کرتے ہیں کہ جس روز سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا تو میں اسی گھر میں موجود تھا۔ آپ لوگوں کے سامنے نمودار ہوئے اور فرمایا: اپنے ان دو ساتھیوں کو میرے پاس لاؤ جنہوں نے تمہیں مجھ پر مسلط کیا ہے۔ چنانچہ

❶ مسند أحمد: ٥٥٥

عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ، فَاطَّلَعَ عَلَيْهِمُ اطِّلَاعَةً ، وَقَالَ: ادْعُوا لِي صَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ يَأْلِبَاكُمْ عَلَيَّ فَدُعِيَا ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ ضَاقَ الْمَسْجِدُ بِأَهْلِهِ ، فَقَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي هٰذِهِ الْبُقْعَةَ مِنْ خَالِصِ مَالِهِ فَيَكُونُ فِيهَا كَالْمُسْلِمِينَ وَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ)) ، فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِي فَجَعَلْتُهَا لِلْمُسْلِمِينَ ، قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ: فَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي أَنْ أُصَلِّيَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ ، أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنِّي صَاحِبُ جَيْشِ الْعُسْرَةِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ .

انہیں لایا گیا، تو آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو نمازیوں کے لیے مسجد چھوٹی پڑ گئی تھی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے جو زمین کا یہ ٹکڑا اپنے خالص مال سے خرید کر مسجد میں شامل کرے اور وہ خود بھی اس میں عام مسلمانوں کی طرح نماز ادا کرے، تو اسے جنت میں اس سے بہتر جگہ دی جائے گی؟ تو میں نے اسے اپنے خالص مال سے خرید کر اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔ لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (ایسا ہی ہوا تھا) تو آپ نے فرمایا: تو تم مجھے اسی مسجد میں دو رکعت نماز ادا کرنے سے روک رہے ہو؟ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جیش عسرہ (غزوۂ تبوک کے جہادی لشکر) کو تیار کرنے والا میں ہی ہوں؟ تو لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (آپ ہی ہیں)۔

[٤٤٤٠]...... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ ، نا هِلَالُ بْنُ حَقٍّ ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ ، بِهٰذَا وَقَالَ: اللَّذَيْنِ أَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ فَدُعِيَا لَهُ ، وَزَادَ فِيهِ: قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ لَمْ يَكُنْ بِهَا بِئْرٌ يُسْتَعْذَبُ إِلَّا بِئْرُ رُومَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ يَشْتَرِيهَا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ فَيَكُونُ دَلْوُهُ فِيهَا كَدِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ وَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ)) ، فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ خَالِصِ مَالِي فَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا .

اختلافِ سند کے ساتھ وہی روایت مروی ہے، اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان دو لوگوں کو بلا کر لاؤ جنہوں نے تمہیں مجھ پر مسلط کیا ہے۔ چنانچہ انہیں آپ کے پاس بلا کر لایا گیا۔ راوی نے اس میں یہ اضافہ کیا کہ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے، تو وہاں رومہ کے کنویں کے علاوہ کوئی ایسا کنواں موجود نہیں تھا جس سے میٹھا پانی حاصل کیا جا سکے، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اسے اپنے خالص مال سے خریدے اور اس کا ڈول اس میں عام مسلمانوں کے ڈول کے مثل ہو جائے (یعنی وہ اسے خرید کر وقف کر دے) اور اسے جنت میں اس سے بہتر ملے گا۔ تو میں نے اسے اپنے خالص مال سے خریدا (اور وقف کر دیا تھا) اور آج تم مجھے اسی کا پانی پینے سے روک رہے ہو؟

[٤٤٤١]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ ، نا بِشْرُ بْنُ آدَمَ بْنِ بِنْتِ أَزْهَرَ السَّمَّانُ ، نا جَدِّي أَزْهَرُ بْنُ سَعِيدٍ ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ ، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ ، حَدَّثَنِي مُوسَى

موسیٰ بن حکیم بیان کرتے ہیں کہ ابن عامر نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا، میں (وہ خط آپ تک پہنچانے کے لیے) آپ کے پاس آیا تو ان (بلوائیوں) نے آپ کا محاصرہ کر رکھا

بْنُ حَكِيمٍ ، قَالَ: كَتَبَ ابْنُ عَامِرٍ إِلَى عُثْمَانَ كِتَابًا فَقَدِمْتُ عَلَيْهِ وَقَدْ نَزَلَ بِهِ أُولَئِكَ فَعَمَدْتُ إِلَى الْكُتُبِ فَخَيَّطْتُهَا فَجَعَلْتُهَا فِي قِبَائِي ثُمَّ لَبِسْتُ لِبَاسَ الْمَرْأَةِ فَلَمْ أَزَلْ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَجَعَلْتُ أُفَتِّقُ قِبَائِي وَهُوَ يَنْظُرُ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ ، فَقَرَأَهَا ثُمَّ أَشْرَفَ عَلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا طَلْحَةُ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْمَشْرِقِ ، فَقَالَ: يَا طَلْحَةُ ، قَالَ: يَا لَبَّيْكَ ، قَالَ: نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي قِطْعَةً فَيَزِيدُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَلَهُ بِهَا كَذَا وَكَذَا)) ، فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي فَقَالَ طَلْحَةُ اللّٰهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ: فَأَنْتُمْ فِيهِ آمِنُونَ وَأَنَا فِيهِ خَائِفٌ ، ثُمَّ قَالَ: يَا طَلْحَةُ ، قَالَ: يَا لَبَّيْكَ ، قَالَ: أَنْشَدْتُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يَشْتَرِي بِئْرَ رُومَةَ)) ، يَعْنِي بِكَذَا فَيَجْعَلُهَا لِلْمُسْلِمِينَ وَلَهُ بِهَا كَذَا كَذَا فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي؟ فَقَالَ طَلْحَةُ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ ، فَقَالَ: يَا طَلْحَةُ ، قَالَ: يَا لَبَّيْكَ ، قَالَ: نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُنِي حَمَلْتُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ عَلَى مِائَةٍ ، قَالَ طَلْحَةُ: اللّٰهُمَّ نَعَمْ ، ثُمَّ قَالَ طَلْحَةُ: اللّٰهُمَّ لَا أَعْلَمُ عُثْمَانَ إِلَّا مَظْلُومًا .

تھا۔ میں نے وہ اوراق اپنے چوغے میں سلائی کیے، پھر عورت کا لباس پہنا اور چلتا رہا، یہاں تک کہ آپ کے پاس حاضر ہو گیا۔ جب میں آپ کے سامنے آ بیٹھا تو اپنے چوغے کی سلائی کھولنے لگا، اور آپ دیکھ رہے تھے۔ میں نے وہ خط آپ کے سپرد کیا۔ آپ نے پڑھا، پھر مسجد میں جھانکا تو وہاں مسجد کی مشرقی جانب سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ تشریف فرما تھے، آپ نے فرمایا: اے طلحہ! انہوں نے جواب دیا: میں حاضر ہوں۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: جو شخص یہ قطعہ اراضی خرید کر مسجد کی توسیع کرے گا؛ اس کے لیے یہ یہ اجر ہے، تو میں نے اپنے مال سے اسے خرید دیا تھا؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (مجھے علم ہے)۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس مسجد میں بے خوف بیٹھے ہو اور مجھے اسی میں جان کا خطرہ پڑا ہوا ہے۔ پھر فرمایا: اے طلحہ! انہوں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تمہیں علم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: کون ہے جو رومہ کا کنواں اتنی رقم میں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دے، اور اسے اس کے بدلے میں فلاں فلاں انعام ملے گا۔ تو میں نے اسے اپنے مال سے خرید دیا تھا؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں (مجھے علم ہے)۔ پھر آپ نے فرمایا: اے طلحہ! انہوں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم مجھے جانتے ہو کہ میں نے جیش عسرہ (غزوۂ تبوک کے لشکر) کی تیاری میں سو سواریاں دی تھیں؟ طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔ پھر طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا کہ میرے علم میں تو عثمان رضی اللہ عنہ مظلوم ہی ہیں۔

[٤٤٤٢]...... نَا الْقَاضِي أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ ، نَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نَا شَبَابَةُ ، نَا إِسْرَائِيلُ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ، قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ

ابو سلمہ بن عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا گھر میں محاصرہ کیا گیا تو آپ لوگوں کے سامنے نمودار ہوئے اور انہیں قسم دیتے ہوئے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ میں حراء پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا تو پہاڑ نے حرکت کی، تو

عَنْهُ فِي الدَّارِ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ فَنَشَدَ النَّاسَ، فَقَالَ: أَتَعْلَمُونَ أَنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَلَى حِرَاءٍ فَتَحَرَّكَ، فَقَالَ: ((اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ))، قَالَ: فَشَهِدَ لَهُ نَاسٌ، ثُمَّ قَالَ: أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ يُوَسِّعُ لَنَا بَيْتًا فِي الْمَسْجِدِ؟))، فَاشْتَرَيْتُ بَيْتًا وَأَوْسَعْتُ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ، قَالَ: فَشَهِدَ لَهُ نَاسٌ، قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ بِئْرَ رُومَةَ كَانَتْ تُبَاعُ بَيْعًا مِنِ ابْنِ السَّبِيلِ وَأَنَا اشْتَرَيْتُهَا فَجَعَلْتُهَا لِلَّهِ تَعَالَى وَابْنِ السَّبِيلِ، قَالُوا: نَعَمْ، فَشَهِدَ لَهُ نَاسٌ، ثُمَّ قَالَ: وَلَكِنَّهُ طَالَ عَلَيْكُمْ عُمْرِي وَاسْتَعْجَلْتُمْ قَدَرِي أَنْ أَنْزِعَ سِرْبَالًا سَرْبَلَنِيهِ اللَّهُ تَعَالَى لَا وَاللَّهِ لَا يَكُونُ ذَالِكَ أَبَدًا. ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا، تجھ پر صرف نبی، صدیق یا شہید ہی موجود ہیں۔ لوگوں نے آپ کو گواہی دی (کہ جی ہاں ہم جانتے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: کون ہے جو ہمارے لیے مسجد میں ایک گھر (کی جگہ شامل کر کے مسجد کو) وسیع کر دے۔ تو میں نے وہ گھر خرید کر مسجد کو وسیع کر دیا تھا۔ لوگوں نے آپ کو گواہی دی (کہ آپ سچ کہہ رہے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ بئر رومہ کا پانی مسافروں کو بیچا جاتا تھا اور میں نے اسے خرید کر رضائے الٰہی کی خاطر مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا؟ تو لوگوں نے آپ کو گواہی دیتے ہوئے کہا: جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: لیکن تمہیں اب میرا وجود بھی ناگوار ہے، تم میری جان کے درپے ہو اور جو خلعت اللہ تعالیٰ نے مجھے پہنائی ہے، اسے اتار پھینکنا چاہتے ہو؟ اللہ کی قسم! ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔

[٤٤٤٣]...... نا أَبُو سَهْلٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَبُو قَطَنٍ، نا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، قَالَ: أَشْرَفَ عُثْمَانُ مِنَ الْقَصْرِ وَهُوَ مَحْصُورٌ، فَقَالَ: أَنْشُدُ بِاللَّهِ تَعَالَى مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حِرَاءٍ إِذِ اهْتَزَّ الْجَبَلُ فَرَكَلَهُ بِقَدَمِهِ، وَقَالَ: ((اسْكُنْ حِرَاءُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ))، وَأَنَا مَعَهُ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، قَالَ: أَنْشَدْتُ اللَّهَ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ إِذْ بَعَثَنِي إِلَى الْمُشْرِكِينَ إِلَى أَهْلِهِ، قَالَ: ((هٰذِهِ يَدِي وَهٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ)) فَبَايَعَ لِي؟ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، فَقَالَ: نَشَدْتُ بِاللَّهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ محاصرے کے دوران محل سے نمودار ہوئے اور فرمایا: میں اس شخص کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے پاس حراء کے روز موجود تھا کہ جب پہاڑ حرکت کرنے لگا تو آپ ﷺ نے اسے پاؤں سے ٹھوکر مار کر فرمایا: اے حراء! ٹھہر جا! تجھ پر صرف ایک نبی، صدیق یا شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔ اور میں بھی آپ ﷺ کے ہمراہ تھا۔ لوگوں نے آپ کو قسم دی (کہ جی ہاں آپ سچ کہہ رہے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیعت رضوان کے روز موجود تھا، جب آپ ﷺ نے مجھے مشرکین سے بات کرنے ان کے ہاں بھیجا تھا، تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: یہ میرا ہاتھ ہے اور یہ عثمان کا ہاتھ ہے، پھر میری بیعت بھی آپ ﷺ نے ہی کی تھی؟ تو لوگوں نے آپ

❶ مسند أحمد: ٤٢٠

يُوَسِّعُ لَنَا هٰذَا الْبَيْتَ فِي الْمَسْجِدِ بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ؟))، فَابْتَعْتُهُ مِنْ مَالِي فَوَسَّعْتُ بِهِ فِي الْمَسْجِدِ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، قَالَ: وَنَشَدْتُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ، وَقَالَ: ((مَنْ يُنْفِقُ الْيَوْمَ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً))، فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي، فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ، قَالَ: وَنَشَدْتُ بِاللّٰهِ مَنْ شَهِدَ رُومَةَ يُبَاعُ مَاؤُهَا لِابْنِ السَّبِيلِ فَابْتَعْتُهَا مِنْ مَالِي فَأَبَحْتُهَا ابْنَ السَّبِيلِ، قَالَ: فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ.

کو قسم دی (کہ جی ہاں آپ سچ کہہ رہے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو اس وقت رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا جب آپ نے یہ فرمایا تھا کہ کون ہے جو جنت میں گھر پانے کے بدلے میں اس گھر کو مسجد میں (شامل کر کے مسجد کی) توسیع کر دے؟ تو میں نے اسے اپنے مال سے خرید کر مسجد میں توسیع کر دی تھی۔ لوگوں نے آپ کو قسم دی (کہ جی ہاں آپ سچ کہہ رہے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو جیش عسرہ (غزوہ تبوک کے لشکر) کی تیاری کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس موجود تھا، جب آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون ہے جو آج مقبول صدقہ کرے گا؟ تو میں نے اپنے مال سے آدھے لشکر کا ساز و سامان فراہم کر دیا تھا۔ تو لوگوں نے آپ کو قسم دی (کہ جی ہاں آپ سچ کہہ رہے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: میں اس شخص کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جو جانتا ہے کہ بئر رومہ کا پانی مسافروں کو فروخت ہوا کرتا تھا، لیکن میں نے اپنے مال سے اسے خرید کر مسافروں کے لیے وقف کر دیا تھا۔ تو لوگوں نے آپ کو قسم دی (کہ جی ہاں آپ سچ کہہ رہے ہیں)۔

[٤٤٤٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، نا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ، نا خَطَّابُ بْنُ عُثْمَانَ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نا أَبِي، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَى آخِرِهِ.

ایک اور سند کے ساتھ ابوسلمہ بن عبدالرحمان روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے نمودار ہوئے۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ روایت) کے مثل ہی آخر تک بیان کیا۔

[٤٤٤٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَعْنِي النَّسَائِيَّ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ، حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ الرَّحِيمِ، حَدَّثَنِي زَيْدٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِي دَارِهِ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهِ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ،

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ان کے گھر میں محاصرہ کیا گیا اور لوگ آپ کے گھر کے گرد اکٹھا ہوئے تو آپ ان کے سامنے نمودار ہوئے۔ پھر راوی نے مکمل حدیث بیان کی۔

وَسَاقَ الْحَدِيثَ. ❶

[٤٤٤٦]...... نَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، نَا أَبُو مَسْعُودٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، نَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي أُنَيْسَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، قَالَ: لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ مِنْ فَوْقِ دَارِهِ، فَقَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ حِرَاءً حِينَ انْتَفَضَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدٌ))، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حِينَ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ قَالَ: ((مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً))، وَالنَّاسُ مَجْهُودُونَ مُعْسِرُونَ فَجَهَّزْتُ ثُلُثَ ذَالِكَ الْجَيْشِ، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: أُذَكِّرُكُمْ بِاللّٰهِ أَلَمْ تَعَلَّمُوا أَنَّ بِئْرَ رُومَةَ لَمْ يَكُنْ يَشْرَبُ مِنْهَا إِلَّا بِثَمَنٍ فَاشْتَرَيْتُهَا ثُمَّ جَعَلْتُهَا لِلْغَنِيِّ وَالْفَقِيرِ وَابْنِ السَّبِيلِ، قَالُوا: نَعَمْ، فِي أَشْيَاءَ عَدَّدَهَا.

ابوعبدالرحمٰن سلمی بیان کرتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ ہوا تو آپ گھر کی چھت سے لوگوں کے سامنے نمودار ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جب حراء پہاڑ حرکت میں آیا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: اے حراء! ٹھہر جا! تجھ پر نبی، صدیق یا شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ جب رسول اللہ ﷺ جیش عسرہ (غزوۂ تبوک کے لشکر) کی تیاری کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا: کون ہے جو مقبول صدقہ کرے؟ لوگ تنگدست ومفلوک الحال تھے، تو میں نے اس لشکر کا ایک تہائی ساز وسامان فراہم کر دیا۔ لوگوں نے کہا: جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ پھر آپ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ بئر رومہ کا پانی قیمتاً پیا جاتا تھا، لیکن میں نے اسے خرید کر امیر وغریب اور مسافر (سب) کے لیے وقف کر دیا۔ تو لوگوں نے کہا: جی ہاں (ہم جانتے ہیں)۔ آپ نے اور بھی متعدد باتیں بیان کیں۔

[٤٤٤٧]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْعَلَاءِ، قَالَا: نَا الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَرْوَزِيُّ، نَا عَبْدَانُ، نَا أَبِي، نَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، أَنَّ عُثْمَانَ حِينَ حُصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ وَلَا أَنْشُدُ إِلَّا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُومَةَ فَلَهُ الْجَنَّةُ))، فَحَفَرْتُهَا، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ الْجَنَّةُ))، فَجَهَّزْتُهُمْ، فَصَدَّقُوهُ، قَالَ: وَقَالَ: إِنَّ

ابوعبدالرحمٰن سلمی روایت کرتے ہیں کہ جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا محاصرہ ہوا تو آپ نے چھت سے لوگوں کے سامنے نمودار ہوئے اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں اور میں یہ قسم صرف رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کو دے رہا ہوں کہ کیا تم جانتے نہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا: کون ہے بئر رومہ کھدوا دے تو اسے جنت ملے گی۔ اور میں نے اسے کھدوایا تھا؟ کیا تم جانتے نہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: کون ہے جو جیشِ عسرہ (غزوۂ تبوک کے لشکر) کو تیار کرے، تو اسے جنت ملے گی۔ اور میں نے انہیں ساز وسامان فراہم کیا تھا؟ لوگوں نے آپ کی تصدیق کی۔ راوی نے یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ اللہ کے

❶ صحیح ابن حبان: ٦٩١٦

نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ)). ❶

پیغمبر ﷺ نے فرمایا: کون ہے کو لشکر کو ساز و سامان فراہم کرے؟

[٤٤٤٨]...... نا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عِيسَى بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ: فُرِغَ مِنْ أَرْبَعٍ: الْخَلْقِ وَالْخُلُقِ وَالرِّزْقِ وَالْأَجَلِ، فَلَيْسَ أَحَدٌ اكْتَسَبَ مِنْ أَحَدٍ، وَالصَّدَقَةُ جَائِزَةٌ قُبِضَتْ أَوْ لَمْ تُقْبَضْ. ❷

عبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار چیزوں کو طے کر دیا گیا ہے: پیدائش، اخلاق، رزق اور موت۔ کوئی انہیں حاصل (بڑھا) نہیں سکتا، البتہ صدقہ جائز ہے، جسے لے لیا جائے یا نہ لیا جائے۔

[٤٤٤٩]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَيَزْدَادُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكَاتِبُ، قَالَا: نا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ، أَنَّهُ تَصَدَّقَ بِحَائِطٍ لَهُ فَأَتَى أَبَوَاهُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا كَانَتْ قِيَمَ وُجُوهِنَا وَلَمْ يَكُنْ لَنَا مَالٌ غَيْرُهُ، فَدَعَا عَبْدَ اللّٰهِ فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبِلَ مِنْكَ صَدَقَتَكَ، وَرُدَّهَا عَلَى أَبَوَيْكَ))، قَالَ: فَتَوَارَثْنَاهَا بَعْدَ ذَالِكَ. هٰذَا مُرْسَلٌ بَشِيرُ بْنُ مُحَمَّدٍ لَمْ يُدْرِكْ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ. وَرَوَاهُ يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، فَبَيَّنَ إِرْسَالَهُ فِي رِوَايَتِهِ إِيَّاهُ.

بشیر بن محمد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنا باغ صدقہ کیا تو ان کے والدین نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! ہماری گزر بسر اسی پر تھی، اس کے علاوہ ہمارا کوئی مال نہیں ہے۔ تو آپ ﷺ نے سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: اللہ عزوجل نے تیرا صدقہ قبول کر لیا اور اسے تیرے والدین کو لوٹا دیا۔ راوی کہتے ہیں: ہم بعد میں اس کے وارث بنے۔

یہ روایت مرسل ہے، بشیر بن محمد نے اپنے دادا سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔ اور یحییٰ القطان نے اسے عبیداللہ سے روایت کیا تو اپنی روایت میں اس کا ارسال بھی انہوں نے بیان کر دیا۔

[٤٤٥٠]...... نا أَبُو إِسْحَاقَ نَهْشَلُ بْنُ دَامٍ الْيَمَنِيُّ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، قَالَا: نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ ح وَنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الدُّورِيُّ، قَالَا: نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي بَشِيرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، أَنَّ جَدَّهُ عَبْدَ اللّٰهِ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ لَيْسَ

بشیر بن محمد بن عبداللہ الانصاری بیان کرتے ہیں کہ ان کے دادا سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مال صدقہ کر دیا، اس کے سوا ان کے پاس کوئی مال نہیں تھا، تو نبی ﷺ نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: یقیناً اللہ عزوجل نے تیری طرف سے صدقہ قبول کر لیا ہے۔ اور حفص نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارا صدقہ قبول کر لیا اور اسے تیرے والدین کو لوٹا دیا۔ بعد ازاں عبداللہ رضی اللہ عنہ کو وہ مال اپنے والدین کی وراثت میں ملا۔

❶ جامع الترمذي: ٣٦٩٩ـ سنن النسائي: ٦/ ٢٣٦

❷ سلف برقم: ٤٣٩٠

لَـهُ مَالٌ غَيْرُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ اللّٰهِ: ((إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ قَبِلَ مِنْكَ صَدَقَتَكَ)) . وَقَالَ حَفْصٌ: ((قَدْ قَبِلَ اللّٰهُ صَدَقَتَكَ وَرُدَّهَا عَلٰى أَبَوَيْكَ)) فَوَرِثَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بَعْدُ مِنْ أَبَوَيْهِ .

[٤٤٥١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، نا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ بَشِيرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ تَصَدَّقَ بِمَالِهِ، فَأَتَى أَبَوَاهُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

بشیر بن محمد بن عبداللہ بن زید بن عبدربہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ نے اپنا مال صدقہ کیا تو ان کے والدین نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ پھر راوی نے اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی۔

[٤٤٥٢]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ أَبِي بَكْرٍ، وَعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ بَكْرِ بْنِ حَازِمٍ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ حَائِطِي هٰذَا صَدَقَةٌ وَهُوَ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى وَرَسُولُهُ فَجَاءَ أَبَوَاهُ، فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ قِوَامَ عَيْشِنَا، فَرَدَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْهِمَا، ثُمَّ مَاتَا فَوَرِثَهُمَا ابْنُهُمَا بَعْدَهُمَا . هٰذَا أَيْضًا مُرْسَلٌ لِأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَبْدِ رَبِّهِ تُوُفِّيَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ .

بکر بن حازم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! یقیناً میرا یہ باغ صدقہ ہے اور یہ اللہ اور اس کے رسول کے نام وقف ہے۔ پھر ان کے والدین آئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ باغ تو ہماری گزر بسر کا ذریعہ تھا۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہ باغ انہیں واپس دے دیا۔ پھر جب ان دونوں کی وفات ہوگئی تو ان کے بعد ان کے صاحبزادے اس باغ کے وارث بن گئے۔
یہ حدیث بھی مرسل ہے کیونکہ سیدنا عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ کی وفات سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی اور ابو بکر بن حزم نے ان کا زمانہ نہیں پایا۔

[٤٤٥٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، نا مَحْمُودُ بْنُ آدَمَ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، سَمِعَ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، يُحَدِّثُ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ .

ابوبکر بن محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ، جنہیں خواب میں اذان دکھلائی گئی تھی، نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ راوی نے پھر اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٤٥٤]...... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، نا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا أَبُو مُسْلِمٍ الْمُسْتَمْلِي، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو، وَيَحْيَى، وَحُمَيْدٍ، سَمِعُوا أَبَا بَكْرٍ، يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ

عمرو بن سُلیم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ یعنی ابن عبدربہ، جنہیں خواب میں اذان دِکھلائی گئی تھی، انہوں نے اپنا باغ صدقہ کیا، وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنا باغ صدقہ کیا ہے، وہ اللہ اور

سُلَيْمٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ رَبِّهِ الَّذِي أُرِيَ النِّدَاءَ جَعَلَ حَائِطًا لَهُ صَدَقَةً ، فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ، فَقَالَ: إِنِّي جَعَلْتُ حَائِطِي صَدَقَةً وَهُوَ إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ، فَجَاءَ أَبَوَاهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَا لَهُ: لَمْ يَكُنْ لَنَا عَيْشٌ إِلَّا هٰذَا الْحَائِطُ ((فَرَدَّهُ ﷺ عَلٰى أَبَوَيْهِ)) ، ثُمَّ مَاتَا فَوَرِثَهُمَا وَهٰذَا أَيْضًا مُرْسَلٌ .

اس کے رسول کے نام وقف ہے۔ پھر ان کے والدین نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: ہماری گزر بسر کا ذریعہ بس یہی باغ ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے وہ باغ ان کے والدین کو واپس دے دیا۔ پھر جب وہ فوت ہوئے تو وہ (یعنی سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ) ان کے وارث ہوئے۔

یہ روایت بھی مرسل ہے۔

[٤٤٥٥] ..... نا أَبُو سَهْلٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ غَالِبٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ ، نا ابْنُ عُيَيْنَةَ ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرٍو ، وَحُمَيْدٍ ، وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، سَمِعُوا أَبَا بَكْرٍ ، يُخْبِرُ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ زَيْدٍ جَعَلَ حَائِطَهُ صَدَقَةً ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: إِنِّي جَعَلْتُ حَائِطِي صَدَقَةً لِآلِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ لِآلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ .

عمرو بن سلیم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے اپنا باغ صدقہ کر دیا، وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنا باغ آلِ نبی (یا کہا کہ آلِ رسول) کے لیے صدقہ کیا۔ پھر راوی نے اسی طرح حدیث بیان کی۔

[٤٤٥٦] ..... ثنا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْوَكِيعِيُّ ، نا شَيْبَانُ ، نا أَبُو أُمَيَّةَ بْنُ يَعْلَى ، نا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ فُلَانٍ - نَسِيَ شَيْبَانُ اسْمَهُ - أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُلُّ شَيْءٍ هُوَ لِي فَهُوَ صَدَقَةٌ إِلَّا فَرَسِي وَسِلَاحِي ، قَالَ: وَكَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَقَبَضَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَهَا فِي الْأَوْفَاضِ أَوِ الْأَوْقَاصِ ، فَجَاءَ أَبَوَاهُ فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَطْعِمْنَا مِنْ صَدَقَةِ ابْنِنَا فَوَاللّٰهِ مَا لَنَا شَيْءٌ وَإِنَّا لَنَطُوفُ مَعَ الْأَوْفَاضِ ، فَأَخَذَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِمَا فَمَاتَا فَوَرِثَهَا ابْنُهُمَا الَّذِي كَانَ تَصَدَّقَ بِهَا ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَدَقَتِي الَّتِي كُنْتُ تَصَدَّقْتُ بِهَا فَدَفَعْتَهَا إِلَى وَالِدَيَّ فَمَاتَا أَفَحَلَالٌ

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن فلاں (شیبان کو ان کا نام بھول گیا) نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! میرے گھوڑے اور اسلحے کے علاوہ میرا سارا مال صدقہ ہے۔ ان کی زمین تھی، جسے رسول اللہ ﷺ نے قبول فرمایا اور ناداروں کے لیے وقف کر دی۔ پھر ان کے والدین آپ ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں ہمارے بیٹے کے صدقے سے کچھ عطا کیجئے، اللہ کی قسم! ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اور ہم ناداروں کے ساتھ گھومتے پھرتے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے وہ زمین انہیں دے دی۔ پھر جب ان دونوں کی وفات ہوئی تو ان کا وارث وہی بیٹا بنا جس نے وہ صدقہ کیا تھا۔ چنانچہ وہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا صدقہ آپ نے میرے والدین کو عطا کر دیا تھا، وہ فوت ہو گئے ہیں، تو کیا اب وہ میرے لیے

هِيَ لِي؟ قَالَ: ((نَعَمْ فَكُلْهَا هَنِيئًا مَرِيئًا)). وَهٰذَا أَيْضًا مُرْسَلٌ. إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى ضَعِيفٌ، وَلَمْ يُدْرِكْ عُبَادَةَ، وَأَبُو أُمَيَّةَ بْنُ يَعْلَى مَتْرُوكٌ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

حلال ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، تم اسے کھاؤ! تمہیں وہ مبارک ہو۔

یہ حدیث بھی مرسل ہے کیونکہ اسحاق بن یحییٰ ضعیف راوی ہے اور اس کی سیدنا عبادہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہے، نیز ابو یعلیٰ بن اُمیہ متروک راوی ہے۔ واللہ اعلم

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# كتاب فى الاقضية والاحكام

# فیصلوں کے متعلق مسائل

## بَابُ الْأَقْضِيَةِ وَالْأَحْكَامِ وَغَيْرِ ذَالِكَ

## قضاء اور احکام وغیرہ کا بیان

[٤٤٥٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانِ الْقَطَّانُ ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، عَنْ فَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ عَدِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ: ((اقْضِ بَيْنَهُمَا)) ، قَالَ: وَأَنْتَ هَاهُنَا يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: ((نَعَمْ)) ، قَالَ: عَلَى مَا أَقْضِي؟ قَالَ: ((إِنِ اجْتَهَدْتَ فَأَصَبْتَ لَكَ عَشَرَةُ أُجُورٍ ، وَإِنِ اجْتَهَدْتَ فَأَخْطَأْتَ فَلَكَ أَجْرٌ وَاحِدٌ)) . ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی اپنا جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو رسول اللہ ﷺ نے عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے فرمایا: ان کے مابین فیصلہ کردو۔ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ کی موجودگی میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے پوچھا: فیصلہ کرنے کا مجھے کیا اجر ملے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تیرا اجتہاد درست ہوا تو تجھے دس گنا اجر ملے گا اور اگر تجھ سے اجتہاد میں غلطی ہوگئی تو ایک اجر ملے گا۔

[٤٤٥٨]...... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، نا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ ، إِلَّا أَنَّهُ جَعَلَ مَكَانَ الْأُجُورِ حَسَنَاتٍ . ❷

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، تاہم اس حدیث میں اجر کی بہ جائے نیکیوں کا ذکر ہے۔

[٤٤٥٩]...... حَدَّثَنِي أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، نا بِشْرُ بْنُ مُوسَى ، نا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَرَجِ بْنِ فَضَالَةَ ، حَدَّثَنِي أَبِي

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جھگڑا لے کر آئے تو آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے عقبہ! اُٹھو اور ان کا فیصلہ کردو۔ میں نے عرض

❶ مسند أحمد: ٦٧٥٥

❷ مسند أحمد: ١٧٨٢٤

الْفَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: جَاءَ خَصْمَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لِي: ((قُمْ يَا عُقْبَةُ اقْضِ بَيْنَهُمَا))، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ أَوْلَى بِذَالِكَ مِنِّي، قَالَ: ((وَإِنْ كَانَ اقْضِ بَيْنَهُمَا فَإِنِ اجْتَهَدْتَ فَأَصَبْتَ فَلَكَ عَشَرَةُ أُجُورٍ وَإِنِ اجْتَهَدْتَ فَأَخْطَأْتَ فَلَكَ أَجْرٌ وَاحِدٌ)).

کیا: اے اللہ کے رسول! فیصلہ کرنے کا حق مجھ سے زیادہ آپ کا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ان کا فیصلہ کرو اور درست اجتہاد کرو تو تمہیں دس اجر ملیں گے اور اگر تم اجتہاد میں غلطی کرو گے تو تمہیں ایک اجر ملے گا۔

[٤٤٦٠]...... نا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا الْقَاسِمُ بْنُ هَاشِمٍ، نا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، نا أَبُو مُطِيعٍ مُعَاوِيَةُ بْنُ يَحْيَى عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الْمُصْعَبِ الْمَعَافِرِيِّ، عَنْ مُحَرَّرِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا قَضَى الْقَاضِي فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ كَانَتْ لَهُ عَشَرَةُ أُجُورٍ، وَإِذَا قَضَى فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب قاضی فیصلہ کرے اور اجتہاد (یعنی خوب سوچ بچار) سے کام لے اور درست فیصلے کو پہنچ جائے تو اسے دس اجر ملیں گے اور جب وہ فیصلہ کرتے ہوئے اجتہاد کرے لیکن غلطی کر بیٹھے، تو اسے دو اجر ملیں گے۔

[٤٤٦١]...... نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ الْخَطَّابِيُّ، نا الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَخْنَسِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنِ اسْتُعْمِلَ عَلَى الْقَضَاءِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے قضاء کا منصب (یعنی فیصلہ کرنے کی ذمہ داری) سونپ دی گئی، اسے بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

[٤٤٦٢]...... قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو كَامِلٍ، نا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے قضاء کا منصب سونپ دیا گیا، اسے یقیناً بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

❶ سيأتي برقم: ٤٤٦٤

❷ مسند أحمد: ٧١٤٥، ٨٧٧٧

وُلِّيَ الْقَضَاءَ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ)). ❶

[٤٤٦٣]...... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ حَبِيبٍ، نا هِشَامُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْأَعْرَجِ، وَالْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّينٍ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے قاضی (جج) بنایا گیا، اسے بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔

[٤٤٦٤]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، وَأَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ ح وَنا ابْنُ صَاعِدٍ، وَإِسْمَاعِيلُ الْوَرَّاقُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، قَالُوا: نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، نا مَعْمَرٌ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ كَانَ لَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا اجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ كَانَ لَهُ أَجْرٌ)). هٰذَا لَفْظُ النَّيْسَابُورِيِّ، وَقَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: ((وَإِذَا قَضَى الْقَاضِي فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا قَضَى فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب حاکم فیصلہ کرتے ہوئے درست اجتہاد کرے تو اس کے لیے دوہرا اجر ہے اور اگر غلطی کر جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔ ابن صاعد نے یوں بیان کیا کہ جب قاضی فیصلہ کرتے ہوئے درست اجتہاد کرے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور اگر غلطی کر جائے تو اس کے لیے ایک اجر ہے۔

[٤٤٦٥]...... وَنا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، نا عَامِرٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: مَا مِنْ حَاكِمٍ يَحْكُمُ بَيْنَ النَّاسِ إِلَّا يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حاکم لوگوں کے مابین فیصلے کرتا ہے، روزِ قیامت اسے اس حال میں اُٹھایا جائے گا کہ ایک فرشتہ اسے گدی سے پکڑے ہوئے ہوگا، یہاں تک کہ وہ اسے جہنم کے کنارے لا کھڑا ہوگا، پھر وہ غصے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی طرف دیکھے گا، اگر اللہ نے کہہ دیا: اسے (جہنم میں) پھینک دو، تو وہ اسے چالیس سال کی گہرائی

❶ سنن أبي داود: ٣٥٧٢ـ سنن ابن ماجه: ٢٣٠٨ـ جامع الترمذي: ١٣٢٥ـ السنن الكبرى للنسائي: ٥٨٩٦ـ المستدرك للحاكم: ٤/ ٩١ـ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٩٦

❷ صحيح البخاري: ٧٣٥٢ـ صحيح مسلم: ١٧١٦ـ مسند أحمد: ١٧٧٧٤ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٦٠ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٥١، ٥٢، ٥٣

وَمَلَكٌ آخِذٌ بِقَفَاهُ حَتّٰى يُوقِفَهُ عَلٰى شَفِيرِ جَهَنَّمَ ثُمَّ يَلْتَفِتُ إِلَى اللّٰهِ مُغْضَبًا ، فَإِنْ قَالَ: أَلْقِهِ أَلْقَاهُ فِي الْمَهْوَى أَرْبَعِينَ خَرِيفًا . وَقَالَ مَسْرُوقٌ: لَأَنْ أَقْضِيَ يَوْمًا بِحَقٍّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَغْزُوَ سَنَةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . ❶

میں پھینک دے گا۔ مسروق کہتے ہیں: ایک دن صحیح فیصلہ کر لینا مجھے ایک سال تک راہِ خدا میں جہاد کرنے سے زیادہ پسند ہے۔

[٤٤٦٦]...... وَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ ، نَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ ، نَا زُهَيْرٌ ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللّٰهِ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ ابْتُلِيَ بِالْقَضَاءِ بَيْنَ النَّاسِ فَلْيَعْدِلْ بَيْنَهُمْ فِي لَحْظِهِ وَإِشَارَتِهِ وَمَقْعَدِهِ)) .

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے لوگوں کے مابین فیصلوں کی ذمہ داری نبھانا پڑ جائے، اسے چاہئے کہ ہر لمحے میں، اشارہ کرتے اور بیٹھتے اُٹھتے عدل سے کام لے۔

[٤٤٦٧]...... وَبِهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ ابْتُلِيَ بِالْقَضَاءِ بَيْنَ النَّاسِ فَلَا يَرْفَعَنَّ صَوْتَهُ عَلٰى أَحَدِ الْخَصْمَيْنِ مَا لَا يَرْفَعُ عَلَى الْآخَرِ)) .

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جسے لوگوں کے مابین فیصلوں کی ذمہ داری نبھانا پڑے، وہ فریقین میں سے کسی ایک سے اتنی بلند آواز سے بات نہ کرے جتنی دوسرے فریق سے نہ کرتا ہو۔

[٤٤٦٨]...... وَبِإِسْنَادِهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنِ ابْتُلِيَ بِالْقَضَاءِ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يَقْضِيَنَّ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ)) .

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص کو مسلمانوں کے فیصلوں کی ذمہ داری سونپ دی جائے، وہ سخت غصے کی حالت میں فریقین کے مابین بالکل فیصلہ مت کرے۔

[٤٤٦٩]...... نَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ يَزِيدَ الْبَحْرَانِيُّ ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ صَدَقَةَ ، نَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنِ ابْنِ جَوْشَنٍ ، عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى ابْنِهِ وَهُوَ قَاضٍ بِسِجِسْتَانَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَا يَقْضِيَنَّ الْقَاضِي بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ

سیدنا ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے، جو سجستان میں قاضی کے عہدے پر فائز تھے، کے نام یہ لکھا کہ بلاشبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: قاضی سخت غصے کی حالت میں فریقین کے مابین بالکل فیصلہ نہ کرے اور نہ ہی وہ ایک معاملے میں دو مقدمات کا فیصلہ کرے۔

❶ سنن ابن ماجه: ٢٣١١ ۔مسند أحمد: ٤٠٩٧

غَضْبَانُ، وَلَا يَقْضِيَنَّ فِي أَمْرٍ قَضَاءَيْنِ)). ❶

[٤٤٧٠]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ الْبَزَّازُ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عَاصِمٍ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْعُمَرِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا يَقْضِي الْقَاضِي إِلَّا وَهُوَ شَبْعَانُ رَيَّانُ)). ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاضی اسی وقت فیصلہ کرے جب وہ شکم سیر اور سیراب ہو۔

## كِتَابُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ

## سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام خط!

[٤٤٧١]..... حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ النُّعْمَانِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ أَبِي خِدَاشٍ، نا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ الْهُذَلِيِّ، قَالَ: كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْقَضَاءَ فَرِيضَةٌ مُحْكَمَةٌ وَسُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ، فَافْهَمْ إِذَا أُدْلِيَ إِلَيْكَ بِحُجَّةٍ، وَأَنْفِذِ الْحَقَّ إِذَا وَضَحَ، فَإِنَّهُ لَا يَنْفَعُ تَكَلُّمٌ بِحَقٍّ لَا نَفَاذَ لَهُ، وَآسِ بَيْنَ النَّاسِ فِي وَجْهِكَ وَمَجْلِسِكَ وَعَدْلِكَ حَتّٰى لَا يَيْأَسَ الضَّعِيفُ مِنْ عَدْلِكَ وَلَا يَطْمَعُ الشَّرِيفُ فِي حَيْفِكَ، الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ، وَالصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا، لَا يَمْنَعُكَ قَضَاءٌ قَضَيْتَهُ بِالْأَمْسِ رَاجَعْتَ فِيهِ نَفْسَكَ وَهُدِيتَ فِيهِ لِرُشْدِكَ أَنْ تُرَاجِعَ الْحَقَّ فَإِنَّ الْحَقَّ قَدِيمٌ وَمُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ التَّمَادِي فِي الْبَاطِلِ، الْفَهْمَ الْفَهْمَ فِيمَا يُخْتَلَجُ فِي صَدْرِكَ مِمَّا لَمْ يَبْلُغْكَ فِي الْكِتَابِ أَوِ السُّنَّةِ، اعْرِفِ الْأَمْثَالَ

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو خط لکھا: اما بعد، قضاء محکم فریضہ اور سنت متداولہ ہے، لہٰذا جب تمہیں دلیل پیش کی جائے تو اسے سمجھو اور حق واضح ہو جائے تو اسے نافذ کرو، کیونکہ نفاذِ حق کے بغیر (محض) حق گوئی فائدہ نہیں دیتی۔ اپنے چہرے، مجلس اور عدل میں لوگوں کو اُمید دلاؤ، تاکہ کمزور شخص تمہارے عدل سے مایوس ہو اور طاقتور تمہارے ظلم کی طمع نہ کرے۔ مدعی کے ذِمے گواہ (دلیل) پیش کرنا ہے جبکہ مدعا علیہ سے قسم لی جائے، مسلمانوں کے مابین صلح کرانا جائز ہے، ماسوائے اس صلح کے جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کرے۔ کوئی فیصلہ کرنے کے بعد سوچ و بچار کے نتیجے میں تمہیں صحیح راہنمائی مل جائے تو وہ فیصلہ تمہیں حق کی طرف جانے سے نہ روکے، کیونکہ حق تو (بہرحال) اصل ہے اور حق کی طرف پلٹ آنا باطل پر مصر رہنے سے بہتر ہے۔ جو بات تمہیں کتاب وسنت سے معلوم نہ ہو اور تمہارے دِل میں کھٹکا پیدا کرے؛ اسے خوب اچھی طرح سمجھو، امثال واَشباہ کو پہچانو، پھر معاملات کو ان پر قیاس کرو اور اپنے خیال میں اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ اور حق کے زیادہ مشابہ بات پر اعتماد کرو۔ مدعی کو دلیل پیش کرنے کے لیے ایک مدت دو، سو اگر وہ

❶ صحيح البخاري: ٧١٥٨ـ صحيح مسلم: ١٧١٧ـ سنن ابن ماجه: ٢٣١٦ـ مسند أحمد: ٢٠٣٧٩ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٦٣، ٥٠٦٤

❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٤٦٠٠ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ١٠٦

وَالْأَشْبَاهَ ثُمَّ قِسِ الْأُمُورَ عِنْدَ ذَالِكَ فَاعْمَدْ إِلَى أَحَبِّهَا عِنْدَ اللَّهِ وَأَشْبَهِهَا بِالْحَقِّ فِيمَا تَرَى وَاجْعَلْ لِمَنِ ادَّعَى بَيِّنَةً أَمَدًا يَنْتَهِي إِلَيْهِ، فَإِنْ أَحْضَرَ بَيِّنَةً أَخَذَ بِحَقِّهِ وَإِلَّا وَجَّهْتَ الْقَضَاءَ عَلَيْهِ فَإِنَّ ذَالِكَ أَجْلَى لِلْعَمَى وَأَبْلَغُ فِي الْعُذْرِ، الْمُسْلِمُونَ عُدُولٌ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا مَجْلُودٌ فِي حَدٍّ أَوْ مُجَرَّبٌ فِي شَهَادَةِ زُورٍ أَوْ ظَنِينٌ فِي وَلَاءٍ أَوْ قَرَابَةٍ، إِنَّ اللَّهَ تَوَلَّى مِنْكُمُ السَّرَائِرَ وَدَرَأَ عَنْكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ وَإِيَّاكَ وَالْقَلَقَ وَالضَّجَرَ وَالتَّأَذِّيَ بِالنَّاسِ وَالتَّنَكُّرَ لِلْخُصُومِ فِي مَوَاطِنِ الْحَقِّ الَّتِي يُوجِبُ اللَّهُ بِهَا الْأَجْرَ وَيُحْسِنُ بِهَا الذُّخْرَ، فَإِنَّهُ مَنْ يُصْلِحْ نِيَّتَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ وَلَوْ عَلَى نَفْسِهِ يَكْفِهِ اللَّهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ، وَمَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا يَعْلَمُ اللَّهُ مِنْهُ غَيْرَ ذَالِكَ يَشِنْهُ اللَّهُ، فَمَا ظَنُّكَ بِثَوَابِ غَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي عَاجِلِ رِزْقِهِ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِهِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ. ❶

[٤٤٧٢]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، نا إِدْرِيسُ الْأَوْدِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ وَأَخْرَجَ الْكِتَابَ، فَقَالَ: هٰذَا كِتَابُ عُمَرَ، ثُمَّ قُرِءَ عَلَى سُفْيَانَ: مِنْ هَاهُنَا إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْقَضَاءَ فَرِيضَةٌ مُحْكَمَةٌ وَسُنَّةٌ مُتَّبَعَةٌ، فَافْهَمْ إِذَا أُدْلِيَ إِلَيْكَ فَإِنَّهُ لَا يَنْفَعُ تَكَلُّمٌ بِحَقٍّ لَا نَفَاذَ لَهُ، آسِ بَيْنَ النَّاسِ فِي مَجْلِسِكَ وَوَجْهِكَ وَعَدْلِكَ حَتَّى لَا يَطْمَعَ شَرِيفٌ فِي حَيْفِكَ وَلَا يَخَافَ ضَعِيفٌ جَوْرَكَ، الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ، الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا صُلْحًا أَحَلَّ حَرَامًا أَوْ حَرَّمَ حَلَالًا،

دلیل پیش کردے تو اپنا حق لے جائے، ورنہ اس کے خلاف فیصلہ دے دو، کیونکہ یہ تاریکی میں روشن کرن اور بہترین عذر ہے۔ تمام مسلمان ایک دوسرے کے سلسلے میں گواہی کے لیے عادل ہیں، سوائے اس شخص کے جسے حد لگی ہو، یا جو جھوٹی گواہی میں معروف ہو، یا جو ولاء اور قرابت والا ہو۔ پوشیدہ باتوں میں اللہ تعالیٰ نے تمہاری ذمہ داری خود لے لی ہے اور تمہیں دلائل کا پابند کر کے تمہارا دفاع کیا ہے۔ اضطراب، گھٹن، لوگوں کو پریشان کرنے اور حق کے مقدمات نمٹانے کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنے سے بچو، اس کے بہ دولت اللہ تعالیٰ اجر سے نوازتا اور آخرت کو سنوارتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اپنے مابین معاملات کو صحیح کر لیتا ہے، خواہ اس کی ذات پر ضد ہی پڑتی ہو، تو اللہ تعالیٰ اسے لوگوں کے ساتھ معاملات میں کافی ہو جاتا ہے۔ جو شخص لوگوں کے سامنے وہ رُوپ دھارتا ہے جو اللہ کے ہاں نہیں، تو اللہ اسے معیوب بنا دیتا ہے۔ اللہ عزوجل کے فوری رزق اور رحمتوں بھرے خزانوں کے مقابلے میں غیر اللہ سے بدلے کا کیسا گمان ہے۔ والسلام علیک۔

سعید بن ابی بردہ سے مروی ہے، انہوں نے ایک خط نکالا اور کہا: یہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا خط ہے۔ پھر وہ سفیان بن عیینہ کو پڑھ کر سنایا گیا۔ (اس کی عبارت یہ تھی:) ہماری جانب سے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کے نام۔ آگے مکمل وہی روایت ہے جو اس سے قبل بیان ہوئی ہے۔



❶ المعرفة للبيهقي: ١٤/ ٢٤٠

لَا يَمْنَعُكَ قَضَاءٌ قَضَيْتَهُ بِالْأَمْسِ رَاجَعْتَ فِيهِ نَفْسَكَ وَهُدِيتَ فِيهِ لِرُشْدِكَ أَنْ تُرَاجِعَ الْحَقَّ فَإِنَّ الْحَقَّ قَدِيمٌ وَإِنَّ الْحَقَّ لَا يُبْطِلُهُ شَيْءٌ وَمُرَاجَعَةُ الْحَقِّ خَيْرٌ مِنَ التَّمَادِي فِي الْبَاطِلِ، الْفَهْمَ الْفَهْمَ فِيمَا يُخْتَلَجُ عِنْدَ ذَالِكَ فَاعْمَدْ إِلَى أَحَبِّهَا إِلَى اللّٰهِ وَأَشْبَهِهَا بِالْحَقِّ فِيمَا تَرَى وَاجْعَلْ لِلْمُدَّعِي أَمَدًا يَنْتَهِي إِلَيْهِ فَإِنْ أَحْضَرَ بَيِّنَةً وَإِلَّا وَجَّهْتَ عَلَيْهِ الْقَضَاءَ، فَإِنَّ ذَالِكَ أَجْلَى لِلْعَمَى وَأَبْلَغُ فِي الْعُذْرِ، الْمُسْلِمُونَ عُدُولٌ بَيْنَهُمْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ إِلَّا مَجْلُودًا فِي حَدٍّ أَوْ مُجَرَّبًا فِي شَهَادَةِ زُورٍ أَوْ ظَنِينًا فِي وَلَاءٍ أَوْ قَرَابَةٍ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَوَلَّى مِنْكُمُ السَّرَائِرَ وَدَرَأَ عَنْكُمْ بِالْبَيِّنَاتِ، ثُمَّ إِيَّاكَ وَالضَّجَرَ وَالْقَلَقَ وَالتَّأَذِّيَ بِالنَّاسِ وَالتَّنَكُّرَ لِلْخُصُومِ فِي مَوَاطِنِ الْحَقِّ الَّتِي يُوجِبُ بِهَا الْأَجْرَ وَيَحْسُنُ بِهَا الذِّكْرُ، فَإِنَّهُ مَنْ يُخْلِصْ نِيَّتَهُ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللّٰهِ يَكْفِهِ اللّٰهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّاسِ، وَمَنْ تَزَيَّنَ لِلنَّاسِ بِمَا يَعْلَمُ اللّٰهُ مِنْهُ غَيْرَ ذَالِكَ، شَانَهُ اللّٰهُ.

[٤٤٧٣]...... حَدَّثَنِي أَبِي، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُنَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، نا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، نا صَالِحُ بْنُ مُوسَى ح وثنا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حَفْصٍ الْخَثْعَمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، نا صَالِحُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((سَيَأْتِيكُمْ عَنِّي أَحَادِيثُ مُخْتَلِفَةٌ، فَمَا جَاءَكُمْ مُوَافِقًا لِكِتَابِ اللّٰهِ وَلِسُنَّتِي فَهُوَ مِنِّي، وَمَا جَاءَكُمْ مُخَالِفًا لِكِتَابِ اللّٰهِ وَلِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي)). صَالِحُ بْنُ مُوسَى ضَعِيفٌ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيثِهِ. ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عنقریب تمہیں میرے حوالے سے بہت سی باتیں معلوم ہوں گی، لہٰذا جو کتاب اللہ اور میری سنت کے موافق ہوں؛ وہ میری ہوں گی اور جو کتاب اللہ اور میری سنت کے مخالف ہوں؛ وہ میری نہیں ہوں گی۔

صالح بن موسیٰ ضعیف راوی ہے، اس کی روایت کردہ حدیث سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی۔

❶ الكامل لابن عدى: ٤/ ١٣٨٧

[٤٤٧٤]...... نـا أَبُـو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْـنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ، نا يَحْيَى بْـنُ آدَمَ، نـا ابْـنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا حُدِّثْتُـمْ عَـنِّـي بِـحَـدِيـثٍ تَـعْرِفُونَهُ وَلَا تُنْكِرُونَهُ فَصَدِّقُوا بِهِ، وَمَا تُنْكِرُونَهُ فَكَذِّبُوا بِهِ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تمہیں میرے حوالے سے کوئی ایسی حدیث بیان کی جائے جسے تم پہچانتے ہو تو تصدیق کر دو، اور جسے تم پہچانتے نہ ہو اس کی تکذیب کر دو۔

[٤٤٧٥]...... حَـدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الـلّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ بِـإِسْـنَادِهِ نَحْوَهُ، وَزَادَ: ((فَإِنِّي أَقُولُ مَا يُعْرَفُ وَلَا يُنْكَرُ، وَلَا أَقُولُ مَا يُنْكَرُ وَلَا يُعْرَفُ)).

مذکورہ سند سے بھی اسی طرح مروی ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ یقیناً میں وہی بات کرتا ہوں جو سمجھ میں آنے والی ہو؛ ایسی نہ ہو کہ جس کا انکار کر دیا جائے اور میں ایسی بات نہیں کرتا جو انکار کر دی جانے والی ہو اور سمجھ میں نہ آنے والی ہو۔

[٤٤٧٦]...... حَـدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ السَّمَّاكِ، نا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا جُبَارَةُ بْنُ الْمُغَلِّسِ، نا أَبُو بَـكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: قَالَ رَسُـولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّهَـا تَكُونُ بَعْدِي رُوَاةٌ يَرْوُونَ عَـنِّـي الْـحَدِيثَ، فَاعْرِضُوا حَدِيثَهُمْ عَلَى الْقُرْآنِ فَـمَا وَافَقَ الْقُرْآنَ فَخُذُوا بِهِ، وَمَا لَمْ يُوَافِقِ الْقُرْآنَ فَلَا تَـأْخُـذُوا بِـهِ)). هٰـذَا وَهْـمٌ وَالصَّوَابُ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زَيْدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. ❶

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد بہت سے رُواۃ ہوں گے جو میرے حوالے سے احادیث بیان کریں گے، لہٰذا تم ان کی احادیث کو قرآن پر پیش کرو، جو حدیث قرآن کے موافق ہو اسے لے قبول کر لینا اور جو قرآن کے موافق نہ ہو اسے قبول مت کرنا۔
یہ وہم ہے۔ درست یہ ہے کہ یہ عاصم، زید اور علی بن حسین کے واسطے سے نبی ﷺ سے مرسل مروی ہے۔

[٤٤٧٧]...... نـا الْـحُسَيْـنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، وَمُحَمَّدُ بْـنُ جَـعْـفَـرٍ الْمَطِيرِيُّ، وَأَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَوَّاصُ، قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَنْصُورٍ أَبُـو إِسْـمَاعِيلَ الْفَقِيهُ، نا يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمٍ بِبَغْدَادَ، نا مُحَـمَّـدُ بْـنُ الْـحَسَـنِ، نـا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ هَيْثَمٍ الـصَّيْـرَفِـيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَـصَمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فِـي نَاقَةٍ، فَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا نُتِجَتْ هٰذِهِ النَّاقَةُ عِنْدِي وَأَقَامَ بَيِّنَةً، فَقَضَى

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی اونٹنی کا جھگڑا لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، دونوں کہہ رہے تھے کہ اونٹنی میرے ہاں ہوئی ہے اور دونوں نے دلیل بھی پیش کر دی تو رسول اللہ ﷺ نے اونٹنی اس آدمی کا فیصلہ اس کے حق میں کر دیا جس کے قبضے میں تھی۔

❶ المعجم الكبير للطبراني: ١٣٢٢٤

بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلَّذِي هِيَ فِي يَدِهِ. ❶

[٤٤٧٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ الدَّرَاوَرْدِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ وَاحِدٌ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ)). قَالَ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا بَكْرِ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالَ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. ❷

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب حاکم فیصلہ کرتا ہے اور اجتہاد (یعنی خوب سوچ و بچار) کرتا ہے، لیکن (فیصلے میں) غلطی کر بیٹھتا ہے تو اسے ایک اجر ملتا ہے اور جب وہ فیصلہ کرتا ہے اور اجتہاد کرتا ہے، اور درست فیصلہ کر دیتا ہے تو اسے دوہرا اجر ملتا ہے۔

کہتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث ابوبکر بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا: مجھے یہ حدیث ابوسلمہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سنائی۔

[٤٤٧٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ، وَقَالَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤٤٨٠]...... وَنا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُورٍ الْمَكِّيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَأَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ، ثُمَّ إِنْ حَكَمَ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ)). وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ: فَحَدَّثْتُ بِهٰذَا الْحَدِيثِ أَبَا بَكْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: هٰكَذَا حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب حاکم فیصلہ کرتے وقت غلط اجتہاد کرے تو اسے ایک اجر ملتا ہے، پھر اگر وہ فیصلہ کرے اور درست اجتہاد کرے تو اسے دوہرا اجر ملتا ہے۔

یزید بن الہاد نے کہا: میں نے یہ حدیث ابوبکر بن حزم سے بیان کی تو انہوں نے کہا: مجھے یہ حدیث ابوسلمہ نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے سنائی۔

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢٥٦ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٦/ ٣١٦ـ مصنف عبد الرزاق: ١٥٢٠٢

❷ صحيح البخاري: ٧٣٥٢ـ صحيح مسلم: ١٧١٦ـ سنن ابن ماجه: ٢٣١٤ـ مسند أحمد: ١٧٧٧٤، ١٧٨١٦ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٦١ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٧٥٣

[٤٤٨١]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ نا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ نا أَبِي ح . وَنا ابْنُ صَاعِدٍ نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ نا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ الْهَادِ، بِالْإِسْنَادَيْنِ جَمِيعًا مِثْلَ قَوْلِ الْقَوَارِيرِيِّ .

دومختلف سندوں کے ساتھ قواریری کے بیان کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٤٨٢]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعَلَّى، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ كِنْدَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ الْحَضْرَمِيُّ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا غَلَبَنِي عَلَى أَرْضٍ كَانَتْ لِأَبِي، فَقَالَ الْكِنْدِيُّ: هِيَ أَرْضِي كَانَتْ فِي يَدِي أَزْرَعُهَا لَيْسَ لَهُ فِيهَا حَقٌّ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِلْحَضْرَمِيِّ: ((أَلَكَ بَيِّنَةٌ؟))، قَالَ: لَا، قَالَ: ((يَمِينُهُ))، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهُ لَا يُبَالِي عَلَى مَا حَلَفَ وَلَا يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ، فَقَالَ: ((لَيْسَ لَكَ مِنْهُ إِلَّا ذَالِكَ))، فَانْطَلَقَ بِهِ لِيُحَلِّفَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا أَدْبَرَ: ((أَمَا لَئِنْ حَلَفَ عَلَى مَالِهِ لِيَأْكُلَهُ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ)). ❶

سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی حضرموت سے اور دوسرا کندہ سے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، حضرمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! اس نے میرے والد کی زمین پر قبضہ کرلیا ہے۔ کندی نے کہا: زمین میری ہے، میں اس میں کھیتی باڑی کرتا ہوں، اس کا کوئی حق نہیں ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرمی سے فرمایا: تیرے پاس کوئی دلیل ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر وہ قسم اُٹھائے گا۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ قسم اُٹھانے میں کسی کی پرواہ کرتا اور نہ کسی چیز سے احتراز کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: قسم کے علاوہ تیرے لیے کوئی چارہ نہیں ہے۔ وہ اس سے قسم لینے کے لیے پلٹا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر اس نے ناحق مال کھانے کی خاطر قسم اُٹھائی تو یہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ وہ اس سے اعراض کرے گا۔

[٤٤٨٣]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَجُلَيْنِ ادَّعَيَا دَابَّةً لَمْ يَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ، فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَسْتَهِمَا عَلَى الْيَمِينِ . ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ایک جانور کی ملکیت کا دعویٰ کر دیا، ان دونوں کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں قسم اُٹھانے کے لیے قرعہ نکالنے کا حکم دیا۔

[٤٤٨٤]..... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا زَيْدُ بْنُ أَخْزَمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، بِهٰذَا

مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے، البتہ اس میں یہ اضافہ ہے کہ خواہ وہ پسند کریں یا ناپسند کریں۔

❶ صحيح مسلم: ١٣٩ ـ مسند أحمد: ١٨٨٦٣ ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٧٤ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٢٢٣

❷ سنن ابن ماجه: ٢٣٢٩ ـ مسند أحمد: ١٠٣٤٧، ١٠٧٨٧

الْإِسْنَادِ، وَزَادَ فِيهِ: ((أَحَبَّا أَوْ كَرِهَا)). ❶

[٤٤٨٥]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِمْرَانَ الْعَابِدِيُّ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ، قَالَ: وَقَضَى بِهَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ بِالْكُوفَةِ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تمہارے ہاں کوفہ میں اسی طرح فیصلہ کیا۔

[٤٤٨٦]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، وَجَعْفَرُ بْنُ نُصَيْرٍ، قَالَا: نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ، نا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ سُمَيْعٍ الْقُرَشِيُّ، نا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَّفَ طَالِبَ الْحَقِّ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ. ❸

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے طالب حق سے ایک گواہ کے ساتھ قسم لی۔

[٤٤٨٧]...... نا ابْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا شَبَابَةُ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَضَى بِشَهَادَةِ شَاهِدٍ وَاحِدٍ وَيَمِينِ صَاحِبِ الْحَقِّ، وَقَضَى بِهِ عَلِيٌّ بِالْعِرَاقِ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ طالب حق سے قسم لے کر فیصلہ فرمایا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کوفہ میں فیصلہ کیا۔

[٤٤٨٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، نا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ نا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْكِنَانِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ فِي الْحَقِّ بِشَاهِدَيْنِ، إِنْ جَاءَ بِشَاهِدَيْنِ أَخَذَ حَقَّهُ، وَإِنْ جَاءَ بِشَاهِدٍ وَاحِدٍ حَلَفَ مَعَ شَاهِدِهِ.

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول کا فیصلہ دو گواہوں کی بنیاد پر ہے، اگر آدمی دو گواہ لے آئے تو اپنا حق وصول کر لے جائے، اور اگر ایک گواہ پیش کرے تو اس کے ساتھ قسم اُٹھائے۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ٢٣٤٦

❷ سنن ابن ماجه: ٢٣٦٩۔جامع الترمذي: ١٣٤٤۔مسند أحمد: ١٤٢٧٨

❸ جامع الترمذي: ١٣٤٥

[٤٤٨٩]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا صَلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَا: نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضٰى بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ ایک قسم لے کر فیصلہ فرمایا۔

[٤٤٩٠]...... نا أَبُو هُرَيْرَةَ الْأَنْطَاكِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَمْزَةَ بْنِ صَالِحٍ، نا يَزِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْرُوقٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ الْفُرَاتِ، عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَدَّ الْيَمِينَ عَلٰى طَالِبِ الْحَقِّ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مدعی کو قسم اُٹھانے کا موقع دیا۔

[٤٤٩١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِءُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَعِيدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي يَحْيٰى، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ضُمَيْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيٍّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ أَوْلٰى بِالْيَمِينِ، فَإِنْ نَكَلَ حَلَفَ صَاحِبُ الْحَقِّ وَأَخَذَ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مدعا علیہ قسم اٹھانے کا زیادہ مستحق ہے، لیکن اگر وہ انکار کردے تو مدعی قسم اُٹھا کر حق لے جا سکتا ہے۔

[٤٤٩٢]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا أَبُو الْأَشْهَبِ، عَنِ الْحَسَنِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ دُعِيَ إِلٰى حَاكِمٍ مِنْ حُكَّامِ الْمُسْلِمِينَ فَلَمْ يُجِبْ فَهُوَ ظَالِمٌ لَا حَقَّ لَهُ)).

حسن بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص مسلمانوں کا کوئی حاکم طلب کرے اور وہ حاضر نہ ہو، تو وہ ظالم ہے، اس کا حق نہیں ہے۔

[٤٤٩٣]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْقَاضِي، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ ح وَنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِمْلَاءً، نا صَلْتُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَا: نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي

سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی کتاب میں یہ بات پائی کہ رسول اللہ ﷺ نے گواہ کے ساتھ قسم کی صورت میں فیصلہ فرمایا۔

❶ سنن أبي داود: ٣٦١٠۔جامع الترمذي: ١٣٤٣۔سنن ابن ماجه: ٢٣٦٨۔صحيح ابن حبان: ٥٠٧٣

❷ السنن الكبرٰى للبيهقي: ١٠/ ١٨٤۔المستدرك للحاكم: ٤/ ١٠٠

عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنٍ لِسَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: وَجَدْنَا فِي كِتَابِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِي الْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ. لَفْظُ الصَّلْتِ. ❶

یہ الفاظ صلت کے ہیں۔

[٤٤٩٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يُونُسَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ رَبِيعَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ. خَالَفَهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَلَمْ يَذْكُرْ طَاوُسًا، وَكَذٰلِكَ قَالَ سَيْفٌ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ. ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ فرمایا۔
عبدالرزاق نے اس کی مخالفت کی اور انہوں نے طاؤس کا ذکر نہیں کیا۔ اسی طرح سیف نے قیس بن سعد سے بیان کیا اور انہوں نے عمرو بن دینار کے واسطے سے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

[٤٤٩٥]...... نا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيٍّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَرْوَانَ، نا شَيْبَانُ، نا طَلْحَةُ بْنُ زَيْدٍ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُثْمَانَ، كَانُوا يَقْضُونَ بِشَهَادَةِ الشَّاهِدِ الْوَاحِدِ وَيَمِينِ الْمُدَّعِي. قَالَ جَعْفَرٌ: وَالْقُضَاةُ يَقْضُونَ بِذٰلِكَ عِنْدَنَا الْيَوْمَ. ❸

سیدنا علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ ایک گواہ کے ساتھ مدعی سے قسم لے کر فیصلہ دیا کرتے تھے۔ جعفر کہتے ہیں: ہمارے جج صاحبان آج بھی اسی کے مطابق فیصلے کرتے ہیں۔

[٤٤٩٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَسَدٍ الْهَرَوِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَابَ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ، عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: حَضَرْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ يَقْضُونَ بِالْيَمِينِ مَعَ الشَّاهِدِ.

عبداللہ بن عامر بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ ایک گواہ کے ساتھ قسم لے کر فیصلہ کرتے تھے۔

[٤٤٩٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عِيسَى بْنُ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت

❶ جامع الترمذي: ١٣٤٣ـ مسند أحمد: ٢٢٤٦٠ـ المعجم الكبير للطبراني: ٥٣٦١

❷ صحيح مسلم: ١٧١٢ـ سنن أبي داود: ٣٦٠٨ـ السنن الكبرٰى للنسائي: ٥٩٦٨ـ سنن ابن ماجه: ٢٣٧٠ـ مسند أحمد: ٢٢٢٤، ٢٩٦٨، ٢٩٦٩ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ١٠/ ١٦٧

❸ السنن الكبرٰى للبيهقي: ١٠/ ١٧٠

أَبِي عِمْرَانَ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذَالِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ)). ❶

کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بہ تکلف علاج کرے، حالانکہ اس سے پہلے طب کے معاملے میں اس کا کوئی تعارف ہی نہ ہو، تو وہ ضامن ہے (یعنی اگر اس کے ہاتھوں کوئی نقصان ہو جاتا ہے تو اس کی ذمہ داری اسی پر عائد ہوگی)۔

[٤٤٩٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ أَخُو خَطَّابٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْمٍ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَ ذَالِكَ بِالطِّبِّ مَعْرُوفًا فَأَصَابَ نَفْسًا فَمَا دُونَهَا فَهُوَ ضَامِنٌ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص بہ تکلف علاج کرے، حالانکہ وہ اس سے پہلے طب کے شعبے میں معروف نہ ہو، تو اگر اس کے ہاتھوں جان چلی جائے یا کوئی نقصان ہو جائے تو وہ (اس نقصان کا) ذِمہ دار ہوگا۔

[٤٤٩٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْجَرْجَرَائِيُّ، نا الْوَلِيدُ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ فَهُوَ ضَامِنٌ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بہ تکلف علاج کرے، حالانکہ طب کے معاملے میں اس کا کوئی تعارف ہی نہ ہو، تو وہ ضامن ہے

[٤٥٠٠]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ، نا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ، أَنَّهُ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ أَحَدُهُمَا: أَرْضِي هِيَ لِي، وَقَالَ الْآخَرُ: هِيَ أَرْضِي حَرَثْتُهَا وَزَرَعْتُهَا، فَأَحْلَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الَّذِي فِي يَدِهِ الْأَرْضُ. ❷

عدی کندی بیان کرتے ہیں کہ دو آدمی اپنا جھگڑا لے کر نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ایک نے کہا: میرے پاس جو زمین ہے وہ میری ملکیت ہے۔ دوسرے نے کہا: وہ میری زمین ہے، میں نے اس میں کھیتی باڑی کی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے قسم لی جس کے قبضے میں زمین تھی۔

[٤٥٠١]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ سَهْلٍ الْبَرْبَهَارِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ، عَنْ عَمْرِو

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مدعی دلیل پیش کرنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

❶ سلف برقم: ٣٤٣٨

❷ سلف برقم: ٤٣٤٢

بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْمُدَّعِي أَوْلٰى بِالْبَيِّنَةِ)).

[٤٥٠٢]...... نا رِضْوَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ الصَّيْدَلَانِيُّ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّبِيعِ الْكَرْمَانِيُّ، نا عَبَّادٌ، عَنِ الْحُسَيْنِ يَعْنِي الْمُعَلِّمَ، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

## فِي الْمَرْأَةِ تُقْتَلُ إِذَا ارْتَدَّتْ

### اس عورت کا بیان جسے مُرتد ہونے پر قتل کر دیا جائے

[٤٥٠٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنِيعٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ، نا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَمِينَةَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: كَانَ رَجُلٌ لَهُ امْرَأَةٌ وَلَدَتْ مِنْهُ وَلَدَيْنِ، قَالَ: فَكَانَتْ تُؤْذِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ، قَالَ: فَذَكَرَتْهُ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَامَ إِلَيْهَا بِمِعْوَلٍ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا ثُمَّ اتَّكَأَ عَلَيْهَا حَتّٰى أَنْفَذَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کی بیوی تھی، جس سے اس کے دو بچے تھے، وہ رسول اللہ ﷺ (کی شان میں گستاخی کر کے آپ) کو اذیت پہنچایا کرتی تھی۔ آدمی اسے منع کرتا مگر وہ باز نہ آتی، وہ اسے ڈانٹتا مگر اسے اثر نہ ہوتا۔ ایک رات اس نے آپ ﷺ کا (نازیبا کلمات کے ساتھ) ذکر کیا تو وہ آدمی بھالا لے کر اس کی جانب اُٹھا اور اسے اس کے پیٹ پر رکھ دیا، پھر اس پر ٹیک لگا کر کھڑا رہا، یہاں تک کہ اسے (اس کے پیٹ میں) پیوست کر دیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! گواہ ہو جاؤ کہ اس عورت کا خون رائیگاں ہے (یعنی اس کا کوئی قصاص اور دیت نہیں ہے)۔

[٤٥٠٤]...... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّرْبِيُّ، نا ابْنُ كَرَامَةَ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى، بِإِسْنَادِهِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے۔

[٤٥٠٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مِرْدَاسٍ، نا أَبُو دَاوُدَ، نا عَبَّادُ بْنُ مُوسٰى، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، بِهٰذَا وَقَالَ: فَلَمَّا كَانَ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتُمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَقَتَلْتُهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أَلَا اشْهَدُوا أَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ)). قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ: فِيهِ سُنَّةٌ فِي الْأَصْلِ فِي إِشْهَادِ الْحَاكِمِ عَلٰى نَفْسِهِ بِإِنْفَاذِ الْقَضَاءِ.

مذکورہ سند سے بھی اسی طرح مروی ہے، اس میں یہ الفاظ ہیں کہ اس آدمی نے عرض کیا: (اے اللہ کے رسول!) گزشتہ رات وہ عورت آپ ﷺ کو گالیاں بکنے لگی اور آپ کی شان میں ہرزہ سرائی کرنے لگی تو میں نے اسے قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سنو! گواہ ہو جاؤ کہ اس کا خون رائیگاں ہے۔
امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس میں یہ اصول بیان ہو رہا ہے کہ حاکم کی ذات کے متعلق اس کی اپنی گواہی سے فیصلہ صادر ہو سکتا ہے۔

❶ سنن أبي داود: ٤٣٦١

[٤٥٠٦]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَلِيٍّ الْخَوَّاصُ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ نَاصِحٍ، نَا أَبُو دَاوُدَ، نَا زَمْعَةُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْبِلَادُ بِلَادُ اللّٰهِ، وَالْعِبَادُ عِبَادُ اللّٰهِ، وَمَنْ أَحْيَا مِنْ مَوَاتِ الْأَرْضِ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ، وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام شہر اللہ کے شہر ہیں اور تمام لوگ اللہ کے بندے ہیں، جو شخص کسی بنجر (لاوارث) زمین کو آباد کرے؛ تو وہ اسی کی ہے، اور ظالم رگ کا کوئی حق نہیں ہے (یعنی جس نے ظلماً کسی کی زمین پر قبضہ کرلیا، اس کا کوئی حق تسلیم نہیں کیا جائے گا)۔

[٤٥٠٧]...... نَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، وَأَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، قَالُوا: نَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ، نَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرَّازِيُّ، نَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى، وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ إِلَّا فِي الْقَسَامَةِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دعویٰ کرے اس کے ذِمے دلیل پیش کرنا ہے اور جو (اس دعوے کا) انکار کرے اس کے ذِمے قسم اُٹھانا ہے، سوائے قسامہ کے۔

[٤٥٠٨]...... نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ، نَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ الضَّحَّاكِ، وَمُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَا: نَا مُسْلِمُ بْنُ خَالِدٍ ح وَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، قَالَا: نَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا مُطَرِّفٌ، عَنْ مُسْلِمِ بْنِ خَالِدٍ ح وَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ، نَا مُطَرِّفٌ، عَنِ الزَّنْجِيِّ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى، وَالْيَمِينُ عَلَى مَنْ أَنْكَرَ إِلَّا فِي الْقَسَامَةِ)). وَرَوَاهُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ. وَحَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرٍو مُرْسَلًا.

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص دعویٰ کرے اس کے ذِمے دلیل پیش کرنا ہے اور جو انکار کرے اس کے ذِمے قسم اُٹھانا ہے، سوائے قسامہ کے۔
اس حدیث کو عبدالرزاق نے ابن جریج سے اور حجاج نے بھی ابن جریج سے روایت کیا اور انہوں نے عمرو سے مرسل روایت کیا۔

❶ صحيح البخاري: ٢٣٣٥ـ مسند أحمد: ٢٤٨٨٣ـ مسند أبي يعلى الموصلي: ٩٥٧ـ مسند أبي داود الطيالسي: ١٤٤٠ـ المعجم الكبير للطبراني: ١٨/ ٨٢٣

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ١٢٣

[٤٥٠٩]...... نا أَبُو حَامِدِ بْنُ هَارُونَ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدَانِيُّ ح وَنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْمَرْوَرُوذِيُّ، قَالَا: نا، مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، نا حَجَّاجٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى مَنِ ادَّعَى، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)). ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دعویٰ کرے اس کے ذِمے دلیل پیش کرنا ہے اور مدعا علیہ کے ذِمے قسم اُٹھانا ہے۔

[٤٥١٠]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ رَبِيعَةَ، نا إِسْحَاقُ بْنُ خَالِدٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا أَبُو حَنِيفَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ شُرَيْحٍ، عَنْ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ)).

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مدعی کے ذِمے دلیل پیش کرنا ہے اور مدعا علیہ کے ذِمے قسم اُٹھانا ہے۔

[٤٥١١]...... نا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ هَيَّاجٍ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَرْحَبِيُّ، حَدَّثَنِي عُبَيْدَةُ بْنُ الْأَسْوَدِ، ثنا الْقَاسِمُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ سِنَانِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((الْمُدَّعَى عَلَيْهِ أَوْلَى بِالْيَمِينِ إِلَّا أَنْ تَقُومَ بَيِّنَةٌ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مدعا علیہ قسم کا زیادہ حق رکھتا ہے، سوائے اس صورت کے کہ (مدعی کی طرف سے) دلیل قائم ہو جائے۔

[٤٥١٢]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْمِصْرِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يَزِيدُ بْنُ عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ خُرَيْنِقَ بِنْتِ الْحُصَيْنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَيْنِ، قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاهِدَيْنِ عَلَى الْمُدَّعِي، وَالْيَمِينِ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ.

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدعی کو دو گواہ پیش کرنے کا حکم فرمایا اور مدعا علیہ پر قسم اُٹھانا لازم قرار دیا۔

[٤٥١٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا الرَّمَادِيُّ، نا

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ سلف برقم: ٣١٩١

❷ صحیح ابن حبان: ٥٩٩٦

نُعَيْمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ، حَدَّثَنِي حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ مَنْ طَلَبَ عِنْدَ أَخِيهِ طَلْبَةً بِغَيْرِ شُهَدَاءَ، فَالْمَطْلُوبُ أَوْلَى بِالْيَمِينِ.

نے گواہوں کی عدم موجودگی میں کسی سے حق طلب کرنے کی صورت میں مدعا علیہ کو قسم اُٹھانے کا زیادہ حق دار قرار دیا۔

[٤٥١٤]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبُوشَنْجِيُّ، نا رَوْحُ بْنُ صَلَاحٍ، نا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ بَدَوِيٍّ عَلَى صَاحِبِ قَرْيَةٍ)). ❶

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: دیہاتی کی شہری کے خلاف گواہی جائز نہیں ہے۔

[٤٥١٥]...... نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أنا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَنَافِعُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ ابْنِ الْهَادِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا تُقْبَلُ شَهَادَةُ الْبَدَوِيِّ عَلَى الْقَرَوِيِّ)).

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شہری کے خلاف دیہاتی کی گواہی قبول نہیں کی جائے گی۔

[٤٥١٦]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا خَلَّادُ بْنُ أَسْلَمَ، نا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي صِدِّيقُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَعْصُبَةَ عَلَى الْمِيرَاثِ إِلَّا مَا حَمَلَ الْقَسْمَ)). ❷

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تقسیم کرنے والے کے سوا ورثاء پر کوئی پکڑ نہیں۔

[٤٥١٧]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَبِيبٍ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ سَعِيدٍ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ صِدِّيقِ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تقسیم کرنے والے کے سوا ورثاء پر کوئی پکڑ نہیں۔

❶ سنن أبي داود: ٣٦٠٢۔ سنن ابن ماجه: ٢٣٦٧

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ١٣٣

بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، كَذَا قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَعْصُبَةَ عَلَى أَهْلِ الْمِيرَاثِ إِلَّا مَا حَمَلَ الْقَسَمَ)).

[٤٥١٨]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، أنا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: وُجِدَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ قَتِيلًا فِي دَالِيَةِ نَاسٍ مِنَ الْيَهُودِ فَذَكَرُوا ذَالِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ فَأَخَذَ مِنْهُمْ خَمْسِينَ رَجُلًا مِنْ خِيَارِهِمْ فَاسْتَحْلَفَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِاللهِ مَا قَتَلْتُ وَلَا عَلِمْتُ قَاتِلًا ثُمَّ جَعَلَ الدِّيَةَ عَلَيْهِمْ، قَالُوا: لَقَدْ قَضَى بِمَا فِي نَامُوسِ مُوسَى. الْكَلْبِيُّ مَتْرُوكٌ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص یہود کی زمین میں مقتول پایا گیا۔ نبی ﷺ سے اس کا تذکرہ ہوا تو آپ ﷺ نے ان کے پچاس سمجھدار لوگوں کو طلب فرما کر ہر ایک سے یہ قسم لی کہ نہ تو میں نے اسے قتل کیا ہے اور نہ مجھے قاتل کا علم ہے۔ پھر آپ ﷺ نے ان پر دیت قرار دی، تو یہودیوں نے کہا: آپ ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کی وحی کے مطابق فیصلہ کیا ہے۔
کلبی متروک راوی ہے۔

[٤٥١٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُلَيْلٍ الزَّعْفَرَانِيُّ، نا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، نا أَبُو عُمَرَ الْحَوْضِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. وَنا عُثْمَانُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْدَلَانِيُّ، وَهِبَةُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُقْرِءُ، قَالَا: نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ مُوسَى الْمُقْرِءُ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْخَصِيبِ، نا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي عَبْلَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((حَرِيمُ الْبِئْرِ الْبَدِي خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ ذِرَاعًا، وَحَرِيمُ الْبِئْرِ الْعَادِيَّةِ خَمْسُونَ ذِرَاعًا، وَحَرِيمُ الْعَيْنِ السَّائِحَةِ ثَلَاثُمِائَةِ ذِرَاعٍ، وَحَرِيمُ عَيْنِ الزَّرْعِ سِتُّمِائَةِ ذِرَاعٍ)). لَفْظُهُمَا سَوَاءٌ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنگلی کنویں کا حریم (احاطہ) پچیس ہاتھ ہوگا، معمول کے کنویں کا حریم پچاس ہاتھ ہوگا، (عام) بہتے چشمے کا حریم تین سو ہاتھ ہوگا اور کھیتی کو سیراب کرنے والے چشمے کا حریم چھ سو ہاتھ ہوگا۔
ان دونوں کے الفاظ ایک ہی ہیں، اس حدیث کا ابن مسیب رحمہ اللہ سے مرسل مروی ہونا ہی درست بات ہے اور جس نے اسے مسند بیان کیا ہے اسے وہم ہوا ہے۔

❶ صحيح البخاري: ٦١٤٢ ـ صحيح مسلم: ١٦٦٩ ـ سنن أبي داود: ٤٥٢٠ ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٧٧ ـ جامع الترمذي: ١٤٢٢ ـ سنن النسائي: ٨/ ٧

الصَّحِيحُ مِنَ الْحَدِيثِ أَنَّهُ مُرْسَلٌ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، وَمَنْ أَسْنَدَهُ فَقَدْ وَهِمَ. ❶

[٤٥٢٠]...... حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ، نا فَرَجُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ، حَدَّثَنِي عَمِّي ثَابِتُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ، أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ حَدَّثَهُ، عَنْ أَبِيهِ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ، أَنَّهُ اسْتَقْطَعَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ الْمِلْحَ الَّذِي يُقَالُ لَهُ: مِلْحُ شَذًّا بِمَأْرِبَ فَقَطَعَهُ لَهُ، ثُمَّ إِنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ التَّمِيمِيَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ وَرَدْتُ الْمِلْحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مَاءٌ وَمَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ، فَاسْتَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْيَضَ بْنَ حَمَّالٍ فِي قَطِيعَتِهِ مِنْهُ، قَالَ أَبْيَضُ: قَدْ أَقَلْتُكَ مِنْهُ عَلَى أَنْ تَجْعَلَهُ مِنِّي صَدَقَةً، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((هُوَ مِنْكَ صَدَقَةٌ، وَهُوَ مِثْلُ الْمَاءِ الْعِدِّ وَمَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ)). قَالَ الْفَرَجُ: وَهُوَ الْيَوْمَ عَلَى ذَالِكَ مَنْ وَرَدَهُ أَخَذَهُ وَقَطَعَ لَهُ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَرْضًا وَنَخِيلًا بِالْجُرْفِ جُرْفِ مُرَادٍ حِينَ أَقَالَهُ مِنْهُ. ❷

سیدنا ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے نمک کی کان بہ طورِ جاگیر طلب کی، جو کہ مأرب مقام پر تھی اور اس کو ''ملح شذا'' کہا جاتا تھا تو آپ ﷺ نے انہیں دے دی۔ پھر اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! یقیناً میں دورِ جاہلیت میں نمک کی ایک کان پر گیا تھا اور وہ ایسی زمین تھی کہ جہاں نمک موجود نہیں تھا۔ لیکن جو شخص اس کان میں جاتا ہے وہ وہاں سے نمک لے آتا ہے اور وہ نمک بہتے ہوئے پانی کی طرح (نکلتا ہی رہتا) ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے ابیض رضی اللہ عنہ سے نمک کی جاگیر طلب کر لی تو ابیض رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو یہ اس شرط پر واپس کرتا ہوں کہ آپ اسے میری طرف سے صدقہ قرار دیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہاری طرف سے صدقہ ہے اور یہ مسلسل بہنے والے پانی کی مثل ہے، جو اس میں جائے گا نمک لے لے گا۔ فرج رحمہ اللہ فرماتے ہیں: وہ آج تک اسی طرح ہے، جو وہاں جاتا ہے (حسب ضرورت) نمک لے لیتا ہے، اور نبی ﷺ نے جب ان سے وہ جاگیر واپس طلب کی تو انہیں جرف مراد کے مقام پر زمین کا ٹکڑا اور کھجوروں کا باغ الاٹ کر دیا۔

[٤٥٢١]...... حَدَّثَنِي أَبِي، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي سَمِينَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ، عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ شُمَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ، قَالَ: وَفَدْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَاسْتَقْطَعْتُهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَهُ لِي، فَلَمَّا وَلَّيْتُ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ أَتَدْرِي مَا أَقْطَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّمَا أَقْطَعْتَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ، فَرَجَعَ فِيهِ ❸

سیدنا ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے نمک کی جاگیر چاہی، تو آپ ﷺ نے مجھے الاٹ کر دی۔ جب میں واپس ہوا تو ایک آدمی نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ جانتے بھی ہیں کہ اسے کیا چیز بہ طورِ جاگیر الاٹ کر دی ہے؟ آپ نے اسے جاری پانی جیسی جاگیر دی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے وہ فسخ فرما دی۔

❶ المراسيل لأبي داود: ٤٠٢

❷ سنن أبي داود: ٣٠٦٤ ـ جامع الترمذي: ١٣٨٠ ـ سنن ابن ماجه: ٢٤٧٥ ـ سنن الدارمي: ٢٦٠٨ ❸ صحيح ابن حبان: ٤٤٩٩

[٤٥٢٢]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، نا ابْنُ جُرَيْجٍ، نا عَطَاءٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَكَانَ مِنْ أَوْثَقِ أَعْمَالِي فِي نَفْسِي، وَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا إِصْبَعَ صَاحِبِهِ، فَلَقَدْ سَمَّى لِي صَفْوَانُ أَيُّهُمَا عَضَّ فَنَسِيتُهُ، قَالَ: فَانْتَزَعَ إِصْبَعَهُ فَانْكَسَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرَفَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ، وَقَالَ: ((يَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا))، أَحْسَبُهُ قَالَ: ((كَقَضْمِ الْفَحْلِ)). ❶

یعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک ہوا، میرے خیال میں میرا یہ عمل سب سے پختہ ہے۔ میرا ایک مزدور تھا، وہ کسی شخص سے جھگڑ پڑا تو ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کی انگلی کو چبا ڈالا۔ (عطاء کہتے ہیں کہ) صفوان نے مجھے اس کا نام بھی بتایا تھا لیکن میں بھول گیا۔ جب اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو اس (چبانے والے) کے سامنے کے دانت ٹوٹ گئے۔ پھر وہ اپنا یہ کیس رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے کر گیا، تو آپ ﷺ نے اس کے دانتوں کو رائیگاں قرار دیتے ہوئے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دیے رکھتا، تاکہ تو اسے چبا جاتا؟ راوی کہتے ہیں: یا آپ ﷺ نے یہ فرمایا کہ جس طرح سانڈ چباتا ہے۔

[٤٥٢٣]...... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ، عَنْ عَمَّيْهِ يَعْلَى، وَسَلَمَةَ ابْنَيْ أُمَيَّةَ، قَالَا: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيهِ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتَاهُ، فَذَهَبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَسْأَلُهُ الْعَقْلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعَضُّهُ عَضِيضَ الْفَحْلِ ثُمَّ يَأْتِي يَسْأَلُ الْعَقْلَ لَا حَقَّ لَكَ))، فَأَطَلَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ. ❷

اُمیہ کے صاحبزادے یعلیٰ اور سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں شریک ہوئے۔ ہمارے ساتھ اہل مکہ میں سے ہمارا ایک ساتھی بھی تھا۔ اس کی کسی شخص سے لڑائی ہوگئی، تو اس نے اس آدمی کے بازو پر زور سے کاٹا، اس نے اپنا بازو کھینچا تو اس (کاٹنے والے) کے سامنے کے دانت نکل گئے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ دیت کا مطالبہ کر سکے، لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو سانڈ کی طرح کاٹ کھاتا ہے، پھر دیت کا مطالبہ کرنے چلا آتا ہے؟ تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے دانتوں کو رائیگاں قرار دیا (یعنی ان میں کوئی قصاص اور دیت نہیں ہے)۔

[٤٥٢٤]...... نا الْفَارِسِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، نا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْوَهْبِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ فَقَالَ: ((لَا عَقْلَ لَهَا))، فَأَطَلَّهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی مروی ہے (اور اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: ان (دانتوں) کی کوئی دیت نہیں ہے۔ لہٰذا رسول اللہ ﷺ نے اسے بدلہ نہ دیا۔

❶ صحيح البخاري: ٢٢٦٥ـ صحيح مسلم: ١٦٧٤ـ سنن أبي داود: ٤٥٨٤ـ سنن ابن ماجه: ٢٦٥٦ـ سنن النسائي: ٨/ ٣٠ـ مسند أحمد: ١٧٩٤٩، ١٧٩٥٣، ١٧٩٥٤ـ صحيح ابن حبان: ٥٩٩٧، ٦٠٠٠ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٢٩٤.

❷ مسند أحمد: ١٧٩٥٣ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٢٩٥

[٤٥٢٥]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ، نا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الشَّرِيكُ شَفِيعٌ وَالشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ)). خَالَفَهُ شُعْبَةُ، وَإِسْرَائِيلُ، وَعَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ فَرَوَوْهُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ مُرْسَلًا وَهُوَ الصَّوَابُ، وَوَهِمَ أَبُو حَمْزَةَ فِي إِسْنَادِهِ. ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شریک (یعنی حصے دار) حقِ شفعہ رکھتا ہے اور ہر چیز میں حقِ شفعہ ہوتا ہے۔

شعبہ، اسرائیل، عمرو بن ابی قیس اور ابوبکر بن عیاش نے اس کے خلاف بیان کیا اور ان سب نے اسے عبدالعزیز بن رُفیع سے روایت کیا اور انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے مرسل روایت کیا، اور یہی درست ہے۔ ابوحمزہ کو اس کی اسناد میں وہم ہوا ہے۔

[٤٥٢٦]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ، نا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ، نا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِي رَافِعٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ)). ❷

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑوسی اپنے قرب کی بناء پر زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٤٥٢٧]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، أَنَّ سَعْدًا سَاوَمَ أَبَا رَافِعٍ، أَوْ أَبُو رَافِعٍ سَاوَمَ سَعْدًا، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ)) مَا أَعْطَيْتُكَ.

عمرو بن شرید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ اور سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ نے باہم سودا کیا، تو ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نہ سن رکھا ہوتا کہ پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے، تو میں یہ تمہیں نہ دیتا۔

[٤٥٢٨]...... نا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ، نا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ، عَنْ بَكْرِ بْنِ وَائِلٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، قَالَ: أَقْبَلْتُ أَنَا وَأَبُو رَافِعٍ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، فَقَالَ: اشْتَرِ نَصِيبِي فِي دَارِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ: لَا أُرِيدُهُ، فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: اشْتَرِهِ مِنْهُ، فَقَالَ:

عمرو بن شرید بیان کرتے ہیں کہ میں اور ابورافع رضی اللہ عنہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: میری جو زمین آپ کے گھر میں شامل ہے، وہ خرید لیجئے۔ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میرا ایسا ارادہ نہیں ہے۔ کسی نے آپ کو مشورہ دیا کہ خرید لیجئے۔ چنانچہ آپ نے کہا: میں چار سو کے عوض خریدتا ہوں، نقد ہو سکا (تو فوراً ادا کر دوں گا) نہیں تو ادھار کرنا ہوگا۔ ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے نقد پانچ ہزار مل رہے ہیں۔ تو سعد رضی اللہ عنہ

❶ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٤/ ١٢٦

❷ صحيح البخاري: ٦٩٧٧۔مسند أحمد: ٢٣٨٧١۔صحيح ابن حبان: ٥١٨٠، ٥١٨١

آخُذُهُ بِأَرْبَعِمِائَةٍ مُعَجَّلَةٍ أَوْ مُؤَخَّرَةٍ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: قَدْ أُعْطِيتُ خَمْسَةَ آلافٍ مُعَجَّلَةً، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا أَنَا بِزَائِدِكَ، فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَوْلا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ أَوْ نَصِيبِهِ))، مَا بِعْتُكَ بِأَرْبَعِمِائَةٍ وَتَرَكْتُ خَمْسَةَ آلافٍ.

نے کہا: میں آپ کو (اس سے) زیادہ نہیں دے سکتا۔ تو ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے قرب، یا فرمایا کہ اپنے حصے کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے تو میں پانچ ہزار چھوڑ کر آپ کو چار سو کے عوض ہرگز نہ دیتا۔

[٤٥٢٩]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، نا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((الشَّرِيكُ أَحَقُّ بِشُفْعَتِهِ حَتَّى يَأْخُذَ أَوْ يَتْرُكَ)).

شرید بن سوید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شریک (یعنی حصے دار) شفعہ کا زیادہ حق رکھتا ہے، یہاں تک کہ وہ خرید لے یا چھوڑ دے۔

[٤٥٣٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ حُصَيْنٍ الْجُبَيْلِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ بَاعَ مِنْ رَجُلٍ نَصِيبًا لَهُ مِنْ دَارٍ لَهُ فِيهَا شَرِيكٌ، فَقَالَ شَرِيكُهُ: أَنَا أَحَقُّ بِالْبَيْعِ مِنْ غَيْرِي، فَرُفِعَ ذَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ)). [1]

عمرو بن شرید اپنے والد کے حوالے سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک آدمی کو اپنے گھر میں سے اپنا حصہ بیچا، جس میں ایک اور آدمی بھی حصے دار تھا، تو ان کے حصے دار نے کہا: میں اس گھر کو خریدنے کا اپنے علاوہ (کسی اور آدمی) زیادہ حق رکھتا ہوں۔ چنانچہ یہ معاملہ نبی ﷺ کی عدالت میں پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٤٥٣١]...... نا صَاعِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ عَلِيٍّ، نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الثَّقَفِيُّ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ))، قِيلَ: مَا السَّقَبُ؟ قَالَ: ((الْجِوَارُ)).

سیدنا شرید بن سُوید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پڑوسی اپنے قرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ پوچھا گیا: سقب (قرب) سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہمسائیگی۔

[٤٥٣٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حصے کی ہر چیز میں حق شفعہ قرار دیا ہے جب تک کہ وہ چیز تقسیم نہیں ہو جاتی۔ کسی باغیچے یا باغ کی تب تک خرید وفروخت جائز نہیں جب تک کہ آدمی اپنے حصے دار سے اجازت نہ لے لے۔ ابن

[1] مسند أحمد: ١٩٤٦١

الشُّفْعَةِ فِي كُلِّ شِرْكٍ لَمْ يُقْسَمْ: رَبْعَةٌ أَوْ حَائِطٌ لَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَبِيعَهُ حَتَّى يَسْتَأْذِنَ شَرِيكَهُ. وَقَالَ ابْنُ مَخْلَدٍ: حَتَّى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ، فَإِنْ بَاعَهُ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ))، لَمْ يَقُلْ: يُقْسَمُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ إِلَّا ابْنُ إِدْرِيسَ وَهُوَ مِنَ الثِّقَاتِ الْحُفَّاظِ. ❶

مخلد نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: یہاں تک کہ وہ اپنے حصے دار کو پیشکش کرے، سو اگر وہ چاہے گا تو خرید لے گا اور چاہے گا تو چھوڑ دے گا، لیکن اگر وہ اسے پیشکش کیے بغیر فروخت کر دے تو اس صورت میں وہ اسے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

اس حدیث میں صرف ابن ادریس نے ہی یُقسم کے الفاظ بیان کیے ہیں اور وہ ثقہ اور حفاظ راویوں میں سے ہیں۔

[٤٥٣٣]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ، نَا إِسْحَاقُ بْنُ رُزَيْقٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ، نَا الثَّوْرِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْسَرَةَ الطَّائِفِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ، أَنَّ أَبَا رَافِعٍ سَامَهُ سَعْدٌ بِبَيْتٍ لَهُ، فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ: مَا أَنَا بِزَائِدِكَ عَلَى أَرْبَعِمِائَةِ مِثْقَالٍ فَقَالَ لَهُ أَبُو رَافِعٍ: لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْجَارُ أَحَقُّ بِصَقَبِهِ))، وَالصَّقْبُ الْقُرْبُ، مَا أَعْطَيْتُكَ.

عمرو بن شرید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ سے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے ایک گھر کا سودا کیا، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: میں چار سو مثقال سے زائد نہیں دوں گا۔ تو ابورافع رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی قرب کی وجہ سے زیادہ حق رکھتا ہے، تو میں یہ آپ کو نہ دیتا۔

[٤٥٣٤]...... نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَوْصِلِيُّ، وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ، وَغَيْرُهُمَا قَالُوا: نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے ہمارے اس معاملے (یعنی دین) میں کوئی نئی چیز ایجاد کی جو اس میں نہیں ہے، تو وہ مردود (باطل) ہے۔

[٤٥٣٥]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَرَّانِيُّ، نَا الْقَاسِمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْفَارِقِيُّ، نَا سَهْلُ بْنُ صُقَيْرٍ، نَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَيْسَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ مَرْدُودٌ)). قَوْلُهُ: عَنِ الزُّهْرِيِّ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اپنے مال میں کتاب اللہ سے ہٹ کر تصرف کرے، اس کا وہ کام مردود ہے۔

❶ صحيح مسلم: ١٦٠٨ ـ مسند أحمد: ١٤٢٩٢، ١٤٣٢٦، ١٤٣٣٩ ـ صحيح ابن حبان: ٥١٧٨، ٥١٧٩

❷ صحيح البخاري: ٢٦٩٧ ـ صحيح مسلم: ١٧١٨ ـ سنن أبي داود: ٤٦٠٦ ـ سنن ابن ماجه: ١٤ ـ مسند أحمد: ٢٤٤٥٠ ـ صحيح ابن حبان: ٢٦، ٢٧

خَطأٌ قَبِيحٌ .

[٤٥٣٦]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ فَعَلَ أَمْرًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ مَرْدُودٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی ایسا کام کیا، جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے۔

[٤٥٣٧]...... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ح ونا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَا: نا أَبُو عَامِرٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ هُوَ الْمُخَرِّمِيُّ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ عَمِلَ عَمَلًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس نے کوئی ایسا کام کیا، جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ مردود ہے۔

[٤٥٣٨]...... نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الرِّجَالِ، نا أَبُو أُمَيَّةَ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ الْوُحَاظِيُّ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، ثنا زُفَرُ بْنُ عَقِيلٍ الْفِهْرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، يَقُولُ: سَمِعْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا، تَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ أَمْرٍ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ أَمْرُنَا فَهُوَ رَدٌّ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ کام جس پر ہمارا حکم نہیں، وہ مردود ہے۔

[٤٥٣٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا الْوَاقِدِيُّ، نا خَارِجَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ أَبِي الرِّجَالِ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نہ ابتداءاً نقصان پہنچایا جائے اور نہ بدلے میں نقصان دیا جائے۔

[٤٥٤٠]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: پڑوسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنی لکڑی (شہتیر) اپنے پڑوسی کی دیوار پر رکھ لے؛ خواہ وہ ناپسند ہی کرے، کم استعمال کا

❶ سنن ابن ماجه: ٢٣٤١ ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٢٧٠

الْحُصَيْنِ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لِلْجَارِ أَنْ يَضَعَ خَشَبَتَهُ عَلَى جِدَارِ جَارِهِ وَإِنْ كَرِهَ، وَالطَّرِيقُ الْمِيتَاءُ سَبْعُ أَذْرُعٍ، وَلَا ضَرَرَ وَلَا إِضْرَارَ)). ❶

راستہ سات ہاتھ چوڑا ہوگا، اور کسی کو نہ ابتداءً نقصان دیا جائے اور نہ بدلے میں نقصان پہنچایا جائے۔

[٤٥٤١]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((لَا ضَرَرَ وَلَا إِضْرَارَ)). ❷

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی کو نہ ابتداءً نقصان پہنچایا جائے اور نہ بدلے میں۔

[٤٥٤٢]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نا أَبُو إِسْمَاعِيلَ التِّرْمِذِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، قَالَ: أُرَاهُ قَالَ، عَنِ ابْنِ عَطَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَا ضَرَرَ وَلَا ضَرَرَةَ وَلَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ جَارَهُ أَنْ يَضَعَ خَشَبَهُ عَلَى حَائِطِهِ)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: کسی کو نہ ابتداءً نقصان پہنچایا جائے اور نہ بدلے میں اور کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار پر لکڑی رکھنے سے بالکل مت روکے۔

[٤٥٤٣]...... نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّفَّارُ، نا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: إِذَا ادَّعَى الرَّجُلُ الْفَاجِرُ عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ الشَّيْءَ الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ كَاذِبٌ وَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَهُمَا مُعَامَلَةٌ لَمْ يُسْتَحْلَفْ لَهُ.

قاسم بن محمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں: جب فاجر شخص نیک شخص کے کسی چیز کے بارے میں دعویٰ کرے اور لوگ جانتے ہوں کہ وہ جھوٹا شخص ہے اور ان کا آپس میں کوئی لین دین نہیں، تو اس کے لیے قسم نہیں لی جائے گی۔

[٤٥٤٤]...... نا ابْنُ مَنِيعٍ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، نا دَهْثَمُ بْنُ قُرَّانٍ، نا عَقِيلُ بْنُ دِينَارٍ مَوْلَى حَارِثَةَ بْنِ ظُفُرٍ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ ظُفُرٍ،

حارثہ بن ظفر بیان کرتے ہیں کہ دو بھائیوں کا ایک گھر تھا، انہوں نے درمیان میں دیوار کرلی، پھر وہ دونوں فوت ہو گئے اور ان دونوں نے پسماندگان میں اولاد چھوڑی۔ دونوں کی

❶ مسند أحمد: ٢٨٦٥ـ المعجم الكبير للطبراني: ١١٨٠٦ـ مصنف ابن أبي شيبة: ٧/ ٢٥٦ـ مسند أحمد: ٢٠٩٨، ٢٣٠٧، ٢٨٦٥

❷ المستدرك للحاكم: ٢/ ٥٧

❸ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٦٩

أَنَّ دَارًا كَانَتْ بَيْنَ أَخَوَيْنِ فَحَظَرَا فِي وَسَطِهَا حَظَارًا ثُمَّ هَلَكَا وَتَرَكَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَقِبًا فَادَّعَى كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا أَنَّ الْحَظَارَ لَهُ مِنْ دُونِ صَاحِبِهِ، فَاخْتَصَمَ عَقِبَاهُمَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَرْسَلَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ فَقَضَى بَيْنَهُمَا فَقَضَى بِالْحَظَارِ لِمَنْ وَجَدَ مَعَاقِدَ الْقُمُطِ تَلِيهِ ثُمَّ رَجَعَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَصَبْتَ))، قَالَ دَهْثَمُ أَوْ قَالَ: ((أَحْسَنْتَ)). خَالَفَهُ فِي الْإِسْنَادِ أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ. ❶

اولاد نے دعویٰ کر دیا کہ دیوار ہماری ہے نہ کہ ان کی۔ چنانچہ دونوں کی اولاد اپنا جھگڑا لے کر نبی ﷺ کے پاس آئی، تو آپ نے سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا تو انہوں نے ان کے درمیان فیصلہ کیا، اور دیوار کا فیصلہ اس کے حق میں دے دیا جن کے ہاں رسیوں کے کھونٹے تھے۔ پھر انہوں نے واپس آ کر نبی ﷺ کو (اونے فیصلے سے) آگاہ کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: تم نے درست فیصلہ کیا ہے۔ دھثم نے یہ الفاظ بیان کیے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اچھا فیصلہ کیا ہے۔

ابوبکر بن عیاش نے اسناد میں اس کی مخالفت کی ہے۔

[٤٥٤٥]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، نا دَهْثَمُ بْنُ قُرَّانٍ، عَنْ نِمْرَانَ بْنِ جَارِيَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ قَوْمًا اخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي خُصٍّ كَانَ بَيْنَهُمْ، فَبَعَثَ حُذَيْفَةَ يَقْضِي بَيْنَهُمْ فَقَضَى لِلَّذِينَ يَلِيهِمُ الْقُمُطُ، فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَهُ، فَقَالَ: ((أَصَبْتَ)) أَوْ ((أَحْسَنْتَ)). لَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ دَهْثَمِ بْنِ قُرَّانٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِي إِسْنَادِهِ. ❷

جاریہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ ایک جھونپڑی، جو ان کے درمیان (مشترکہ) تھی، کے متعلق اپنا مقدمہ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ آپ نے ان کے درمیان فیصلے کے لیے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا، انہوں نے فیصلہ ان کے حق میں دے دیا جن کے پاس رسیوں کے کھونٹے تھے۔ پھر جب وہ نبی ﷺ کے پاس واپس آئے اور آپ کو بتلایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے درست فیصلہ کیا یا فرمایا کہ تم نے اچھا فیصلہ کیا۔ اس حدیث کو دھثم بن قران کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا اور وہ ضعیف راوی ہے، اس کی اسناد میں اختلاف کیا گیا ہے۔

[٤٥٤٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا أَفْلَسَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ الْبَائِعُ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا مِنَ الْغُرَمَاءِ)). ❸

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی مفلس ہو جائے اور بیچنے والا شخص اپنا ساز و سامان جوں کا توں پا لے تو قرض خواہوں کی بہ نسبت وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٤٥٤٧]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ اللهِ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

❶ المعجم الكبير للطبراني: ٢٠٨٧۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٦/ ٦٨

❷ سنن ابن ماجه: ٢٦٣٦

❸ صحيح البخاري: ٢٤٠٢۔صحيح مسلم: ١٥٥٩۔سنن أبي داود: ٣٥١٩۔سنن ابن ماجه: ٢٣٥٨۔جامع الترمذي: ١٢٦٢۔سنن النسائي: ٧/ ٣١١۔مسند أحمد: ٧٣٩٠۔صحيح ابن حبان: ٥٠٣٨

بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْغَزِّيُّ، نا الْفِرْيَابِيُّ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((مَنْ بَاعَ سِلْعَةً فَأَفْلَسَ صَاحِبُهَا فَوَجَدَهَا بِعَيْنِهَا فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا)). ❶

جس نے کوئی سامان فروخت کیا، پھر اس (سامان) کا مالک مفلس ہو گیا اور وہ اس مال کو جوں کا توں پائے تو وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

[٤٥٤٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَسَدِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، نا الْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ، نا الزُّبَيْدِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ أَفْلَسَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ لَمْ يَقْتَضِ مِنْهُ شَيْئًا فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ، وَأَيُّمَا امْرِءٍ مَاتَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ)). خَالَفَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، وَمُوسَى بْنِ عُقْبَةَ. وَالْيَمَانُ بْنُ عَدِيٍّ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ضَعِيفَانِ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو بھی آدمی مفلس ہو جائے اور اس کے پاس کسی دوسرے کا مال بعینہٖ موجود ہو اور اس نے سامان کی قیمت کا کچھ حصہ بھی وصول نہ کیا ہو تو باقی قرض خواہوں کے ساتھ ہو گا، اور جو آدمی مر جائے اور اس کے پاس کسی دوسرے شخص کا مال بعینہٖ موجود ہو، خواہ اس نے اس سے کچھ وصول کیا ہو، یا نہ وصول کیا ہو، بہ ہر صورت وہ باقی قرض خواہوں کے ساتھ ہو گا۔

اسماعیل بن عیاش اور موسیٰ بن عقبہ نے زبیدی سے روایت کرتے ہوئے اس کی مخالفت کی ہے۔ یمان بن عدی اور اسماعیل بن عیاش دونوں ضعیف راوی ہیں۔

[٤٥٤٩]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ ثَابِتٍ، نا عُبَيْدُ بْنُ شَرِيكٍ، نا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ح وَنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفِرْيَابِيُّ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ الْخَبَائِرِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((أَيُّمَا رَجُلٍ بَاعَ سِلْعَةً فَأَدْرَكَ سِلْعَتَهُ بِعَيْنِهَا عِنْدَ رَجُلٍ قَدْ أَفْلَسَ وَلَمْ يَقْتَضِ مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَهِيَ لَهُ، وَإِنْ كَانَ قَضَى مِنْ ثَمَنِهَا شَيْئًا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی آدمی نے کوئی سامان فروخت کیا، پھر اس نے کسی آدمی کے پاس اپنا سامان جوں کا توں پا لیا جبکہ وہ خریدار مفلس ہو چکا ہو تو اگر اس نے سامان کی قیمت کا کچھ حصہ بھی وصول نہیں کیا تو وہ سامان اس فروخت کنندہ کا ہے اور اگر اس نے سامان کی کچھ بھی قیمت وصول کر لی تھی تو اب باقی قیمت کے سلسلے میں وہ دیگر قرض خواہوں کے ساتھ ہو گا۔

یہ الفاظ دعلج کے ہیں۔

---

❶ سلف برقم: ٢٩٠٢

❷ سنن أبي داود: ٣٥٢٢

وَاللَّفْظُ لِدَعْلَجٍ . ❶

[٤٥٥٠]...... نَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نَا جَعْفَرٌ الْفِرْيَابِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الزُّبَيْدِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، مِثْلَهُ وَزَادَ فِيهِ: ((وَأَيُّمَا امْرِءٍ هَلَكَ وَعِنْدَهُ مَالُ امْرِءٍ بِعَيْنِهِ اقْتَضَى مِنْهُ شَيْئًا أَوْ لَمْ يَقْتَضِ فَهُوَ أُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ)).

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل مروی ہے، اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) جو آدمی مرجائے اور اس کے پاس کسی دوسرے شخص کا مال بعینہٖ موجود ہو، خواہ اس نے اس سے کچھ وصول کیا ہو یا نہ وصول کیا ہو، بہ ہرصورت وہ باقی قرض خواہوں کے ساتھ ہوگا۔

[٤٥٥١]...... نَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي جُبَيْرٍ الْمَرْوَزِيُّ، نَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ الْفُرَاتِ الْخُزَاعِيُّ، نَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ قَاضِي الْيَمَنِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَجَرَ عَلَى مُعَاذٍ مَالَهُ وَبَاعَهُ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَيْهِ . ❷

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ پر ان کے مال میں تصرف پر پابندی عائد کردی اور اس مال کو اس قرض کی وجہ سے روک دیا جو ان پر تھا۔

[٤٥٥٢]...... نَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الصَّوَّافُ، نَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ، نَا سُرَيْجُ بْنُ يُونُسَ، نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ هُوَ أَبُو يُوسُفَ الْقَاضِي، نَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ جَعْفَرٍ أَتَى الزُّبَيْرَ فَقَالَ: إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَيْعَ كَذَا وَكَذَا وَإِنَّ عَلِيًّا يُرِيدُ أَنْ يَأْتِيَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ فَيَسْأَلَهُ أَنْ يَحْجُرَ عَلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: فَأَنَا شَرِيكُكَ فِي الْبَيْعِ، فَأَتَى عَلِيٌّ عُثْمَانَ، فَقَالَ: إِنَّ ابْنَ جَعْفَرٍ اشْتَرَى بَيْعَ كَذَا وَكَذَا فَاحْجُرْ عَلَيْهِ، فَقَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا شَرِيكُهُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ عُثْمَانُ: كَيْفَ أَحْجُرُ عَلَى رَجُلٍ فِي بَيْعٍ شَرِيكُهُ فِيهِ الزُّبَيْرُ؟ . قَالَ يَعْقُوبُ: أَنَا آخُذُ بِالْحَجْرِ وَأَرَاهُ،

عروہ روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہا: میں نے فلاں فلاں سودا خریدا ہے جبکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ مجھ پر اس سلسلے میں پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کرنے کے لیے امیر المومنین کی خدمت میں حاضر ہونا چاہتے ہیں۔ تو سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں سودے میں تمہارا شریک (حصے دار) ہوں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: ابن جعفر نے فلاں سودا کیا ہے، اس پر پابندی عائد کیجئے۔ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اس سودے میں اس کا حصے دار ہوں۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص کی بیع پر کیسے پابندی لگاؤں جس کے شریک سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ ہیں؟ یعقوب نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں: میں پابندی لگانے کا قائل ہوں اور اسے صحیح سمجھتا ہوں، ایسے شخص کی خرید وفروخت کو

❶ سلف برقم: ٢٩٠٢.

❷ السنن الکبرٰی للبیهقی: ٦/ ٤٨۔المستدرك للحاكم: ٤/ ١٠١

وَأَحْجُرُ وَأُبْطِلُ بَيْعَ الْمَحْجُورِ عَلَيْهِ وَشِرَاءَهُ، وَإِذَا اشْتَرٰى أَوْ بَاعَ قَبْلَ الْحَجْرِ فَإِنْ كَانَ صَلَاحًا أَجَزْتُهُ وَإِنْ كَانَ مَعْنًى يَسْتَحِقُّ الْحَجْرَ حَجَرْتُ عَلَيْهِ وَرَدَدْتُ عَلَيْهِ بَيْعَهُ وَإِنْ كَانَ مِمَّنْ لَا يَسْتَحِقُّ الْحَجْرَ عَلَيْهِ أَجَزْتُ بَيْعَهُ. قَالَ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: وَكَانَ أَبُو حَنِيفَةَ لَا يَحْجُرُ وَلَا يَأْخُذُ بِالْحَجْرِ. ❶

باطل قرار دیتا ہوں، اگر وہ پابندی عائد ہونے سے قبل خرید فروخت کرے اور وہ اس کے لیے مناسب ہو تو میں اسے برقرار رکھتا ہوں، اگر وہ پابندی کے لائق ہو تو میں اس پر پابندی عائد کر کے اس کی خرید و فروخت کو باطل قرار دیتا ہوں اور اگر وہ پابندی کے لائق نہیں تو اس کی بیع کو برقرار رکھتا ہوں۔ یعقوب بن ابراہیم کہتے ہیں: ابوحنیفہ نہ تو پابندی عائد کرتے ہیں اور نہ اس کے قائل ہیں۔

[٤٥٥٣]...... نَا أَبُو عَلِيٍّ الصَّفَّارُ، نَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نَا أَبُو عَاصِمٍ، نَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مَكْحُولٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ الْيَدَ وَاللِّسَانَ)). ❷

مکحول بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے اپنا حق لینا ہو وہ (برا بھلا) کہنے اور کرنے کا حق رکھتا ہے۔

[٤٥٥٤]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ الْمُقْرِءُ، نَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْمَرْوَزِيُّ، نَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، نَا أَبِي، نَا عِيسَى بْنُ مُوسٰى، نَا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِذَا مَاتَ الرَّجُلُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ إِلٰى أَجَلٍ وَلَهُ دَيْنٌ إِلٰى أَجَلٍ فَالَّذِي عَلَيْهِ حَالٌّ وَالَّذِي لَهُ إِلٰى أَجَلِهِ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب آدمی فوت ہو جائے اور موت تک کا کچھ قرض اس کے ذمے ہو اور کچھ قرض اس نے لینا ہو تو اس کے ذمے کا قرض برقرار رہے گا، البتہ جو اس کے لیے تھا وہ اس کی موت تک کے لیے تھا۔

[٤٥٥٥]...... نَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسٰى، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ الرَّمَادِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: إِنَّمَا جَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ، فَإِذَا قُسِمَ وَوَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِّفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تقسیم سے قبل ہر چیز میں شفعہ قرار دیا ہے، لیکن جب تقسیم ہو جائے اور حدود متعین ہو کر راستے جدا جدا ہو جائیں تو شفعہ نہیں رہتا۔

[٤٥٥٦]...... نَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، وَعُمَرُ

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے دایہ کی گواہی کو

---

❶ مسند الشافعي: ٢/ ١٦٠ـ السنن الكبرٰى للبيهقي: ٦/ ٦١

❷ صحيح البخاري: ٢٣٩٣ـ صحيح مسلم: ١٦٠١

❸ صحيح البخاري: ٢٢١٣ـ سنن النسائي: ٧/ ٣٢١ـ الموطأ: ٢٣٧١ـ مسند أحمد: ١٤١٥٧، ١٤٩٩٩، ١٥٢٨٩ـ صحيح ابن حبان: ٥١٨٤، ٥١٨٦، ٥١٨٧

بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الشَّيْبَانِيُّ، قَالَا: نا أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ مُسَاوِرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَعْمَرٍ هُوَ ابْنُ أَخِي أَبِي مَعْمَرٍ الْقَطِيعِيِّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْوَاسِطِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَجَازَ شَهَادَةَ الْقَابِلَةِ. مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنَ الْأَعْمَشِ بَيْنَهُمَا رَجُلٌ مَجْهُولٌ. ❶

جائز قرار دیا۔
محمد بن عبدالملک نے اس حدیث کو اعمش سے نہیں سنا، ان دونوں کے درمیان ایک مجہول آدمی ہے۔

[٤٥٥٧]...... نا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْفَضْلِ، وَمُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، قَالَا: نا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَدَائِنِيِّ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَجَازَ شَهَادَةَ الْقَابِلَةِ. ❷

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دایہ کی گواہی کو جائز قرار دیا۔

[٤٥٥٨]...... نا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّوَّافُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ، نا عَائِذُ بْنُ حَبِيبٍ، عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُجَيٍّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: شَهَادَةُ الْقَابِلَةِ جَائِزَةٌ عَلَى الِاسْتِهْلَالِ. ❸

عبداللہ بن نجی سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بچے کے چیخنے (رونے) کے متعلق دایہ کی گواہی جائز ہے۔

[٤٥٥٩]...... ثنا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْهَيْثَمِ الْبَلَدِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ، نا بَقِيَّةُ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: أَجَازَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهَادَةَ رَجُلٍ وَامْرَأَتَيْنِ فِي النِّكَاحِ. ❹

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے لیے ایک آدمی اور دو عورتوں کی گواہی جائز قرار دی۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ١٥١
❷ المعرفة للبيهقي: ١٤/ ٢٦١
❸ مصنف عبد الرزاق: ١٣٩٨٦
❹ السنن الكبرى للبيهقي: ١٧/ ١٢٦

[٤٥٦٠] ..... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ بِالْبَصْرَةِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، نا يَحْيَى بْنُ الْيَمَانِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ خَلِيفَةَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ خِلَاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ فَرَضَ لِامْرَأَةٍ وَخَادِمِهَا اثْنَا عَشَرَ دِرْهَمًا، لِلْمَرْأَةِ ثَمَانِيَةٌ وَلِلْخَادِمِ أَرْبَعَةٌ وَدِرْهَمَانِ مِنَ الثَّمَانِيَةِ لِلْقُطْنِ وَالْكَتَّانِ.

خلاس سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ایک عورت اور اس کے خادم کے لیے بارہ درہم وظیفہ مقرر فرمایا، عورت کے لیے آٹھ اور خادم کے لیے چار درہم، اور آٹھ میں سے دو درہم روئی اور سن کے لیے ہیں۔

[٤٥٦١] ..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَقَتَادَةَ، وَحُمَيْدٍ، وَسِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ سِتَّةَ مَمْلُوكِينَ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ، فَأَقْرَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ اثْنَيْنِ وَرَدَّ أَرْبَعَةً فِي الرِّقِّ. ❶

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے مرتے وقت اپنے چھ غلام آزاد کیے، ان کے علاوہ اس کے پاس مال نہیں تھا، تو رسول اللہ ﷺ نے ان میں قرعہ ڈال کر دو کو آزاد کر دیا اور چار کو غلام ہی رکھا۔

[٤٥٦٢] ..... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْبَخْتَرِيِّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، نا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، نا اللَّيْثُ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، وَعَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: تُوُفِّيَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَرَكَ سِتَّةَ أَعْبُدٍ لَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَأَعْتَقَهُمْ جَمِيعًا عِنْدَ مَوْتِهِ، فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَجَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ أَجْزَاءٍ ثُمَّ أَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَأَعْتَقَ الثُّلُثَ وَأَرَقَّ الثُّلُثَيْنِ. قَالَ: وَأَخْبَرَنِي اللَّيْثُ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنِ الْحَسَنِ. وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص کی وفات ہوئی تو اس نے چھے غلام چھوڑے، اس کے پاس ان کے سوا کوئی مال نہیں تھا، تو اس نے اپنی وفات کے وقت ان سب کو آزاد کر دیا۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ کے گوش گزار کی گئی تو آپ ﷺ نے تین حصوں میں بانٹ کر قرعہ اندازی کی اور ایک تہائی (یعنی دو) کو آزاد کر دیا اور دو تہائی (یعنی چار) کو غلام ہی رہنے دیا۔

❶ صحيح مسلم: ١٦٦٨ـ سنن النسائي: ٤/ ٦٤ ـ سنن أبي داود: ٣٩٥٨ـ مسند أحمد: ١٩٨٤٥ـ صحيح ابن حبان: ٤٣٢٠، ٥٠٧٥

هُرَيْرَةَ مِثْلَ ذَالِكَ . ❶

[٤٥٦٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَمَّادٍ الْأَيْلِيُّ ، نا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ ، نا اللَّيْثُ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ ، عَنْ تَوْبَةَ بْنِ نَمِرٍ ، عَنْ جَعْفَرٍ الدِّمَشْقِيِّ ، عَنِ الْقَاسِمِ ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ، قَالَ: أَعْتَقَ رَجُلٌ سِتَّةَ أَرْؤُسٍ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ ، فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَسْهَمَ عَلَيْهِمْ فَأَخْرَجَ ثُلُثَهُمْ .

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے چھ غلام آزاد کیے، اس کے پاس ان کے علاوہ کوئی مال نہیں تھا۔ جب اس بات کا نبی ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ اس پر ناراض ہوئے، پھر آپ ﷺ نے ان میں قرعہ ڈال کر دو کو آزاد کر دیا۔

[٤٥٦٤]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ح وَنا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَنَّاطُ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، نا وَكِيعٌ ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي مُعَاوِيَةَ ، قَالَا: نا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَائِشَةَ ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ امْرَأَةُ أَبِي سُفْيَانَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَإِنَّهُ لَا يُعْطِينِي مَا يَكْفِينِي وَيَكْفِي بَنِيَّ إِلَّا أَنْ آخُذَ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فِي ذَالِكَ؟ قَالَ: ((خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَيَكْفِي أَوْلَادَكِ بِالْمَعْرُوفِ)) . ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ ابوسفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ابوسفیان بخیل آدمی ہے، مجھے اتنا خرچہ بھی نہیں دیتا جو مجھے اور میرے بیٹوں کو کفایت کرے، سوائے اس کے کہ میں اس کی لاعلمی میں کچھ لے لوں، کیا ایسا کرنے میں مجھ پر گناہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اتنا لے سکتی ہو جو دستور کے مطابق تمہیں اور تمہاری اولاد کو کفایت کر سکے۔

[٤٥٦٥]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ ، نا ابْنُ فُضَيْلٍ ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هٰذِهِ حَرَمُ اللّٰهِ حَرَّمَهَا يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَوَضَعَ هَذَيْنِ الْجَبَلَيْنِ ، لَمْ يَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي وَلَمْ يَحِلَّ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس شہر (مکہ) کو اللہ نے اس دن سے حرم قرار دے رکھا ہے جس دن اس نے زمین و آسمان کو پیدا کیا اور (مکہ کے گرد) ان دو پہاڑوں کو گاڑا۔ یہ نہ تو مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال تھا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا، میرے لیے بھی دن کا کچھ وقت ہی حلال ہوا تھا۔ یہاں کی گھاس نہیں کاٹی

❶ مسند أحمد: ١٩٨٢٦ ـ صحيح ابن حبان: ٤٥٤٢

❷ صحيح البخاري: ٥٣٦٤ ـ صحيح مسلم: ١٧١٤ ـ سنن أبي داود: ٣٥٣٢ ـ سنن ابن ماجه: ٢٢٩٣ ـ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٣٠٨ ـ مسند أحمد: ٢٤١١٧ ـ صحيح ابن حبان: ٤٢٥٥ ، ٤٢٥٦ ، ٤٢٥٧ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٨٣٣ ، ١٨٣٤ ، ١٨٣٥

لِـي إِلَّا سَـاعَةً مِـنْ نَهَـارٍ أَنْ لَا يُحْصَدَ شَوْكُهَا وَلَا يُنَفَّرَ صَيْدُهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَائُهَا، وَلَا تُرْفَعَ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ))، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَهْلَ مَـكَّةَ لَا صَبْـرَ لَهُـمْ عَـنِ الْإِذْخِرِ لِقَيْنِهِمْ وَأَبْيَاتِهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِلَّا الْإِذْخِرَ)). ❶

جا سکتے، یہاں کا شکار نہیں بھگایا جا سکتا، یہاں کے کانٹے (درخت) نہیں اُکھاڑے جا سکتے، یہاں سے گری پڑی چیز نہیں اٹھائی جا سکتی، صرف اعلان کرنے والا اٹھا سکتا ہے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اہلِ مکہ کا اِذخر (بوٹی) کے بغیر گزارہ نہیں، یہ ان کے سناروں اور گھروں کے کام آتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سوائے اِذخر کے (یعنی اسے کاٹنے کی اجازت ہے)۔

[٤٥٦٦]...... نَـا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نَا رَوْحُ بْـنُ الْـفَـرَجِ، نَـا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَهْمِيُّ، نَا سُـلَيْـمَـانُ بْـنُ بِلَالٍ، حَـدَّثَـنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، وَرَبِيـعَةُ، عَـنْ يَـزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَـالِـدٍ الْـجُهَـنِـيِّ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الـلُّـقَطَةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ، قَالَ: ((اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَرِّفْهَا سَنَةً، فَإِنْ لَمْ تُعْرَفْ فَاسْتَغْنِ بِهَا وَلْتَكُنْ وَدِيعَةً عِنْدَكَ، فَإِنْ جَاءَ لَهَا طَالِبٌ يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ))، وَسَأَلَهُ عَنْ ضَالَّةِ الْإِبِلِ، قَالَ: ((مَـا لَكَ وَمَـا لَهَا دَعْهَا فَإِنَّ مَعَهَا حِذَاءَهَا وَسِقَاءَهَـا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَجِدَهَا رَبُّهَا))، وَسَـأَلَهُ عَنِ الشَّاةِ، فَـقَـالَ: ((خُذْهَا فَإِنَّهَا لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)). ❷

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گرے پڑے سونا چاندی کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تھیلی اور منہ بند کو پہچان لو اور ایک سال تک اس کا اعلان کراؤ، اگر کوئی اس کا طالب نہ ہو تو اسے اپنے مال میں شامل کرلو، لیکن یہ بہ طورِ امانت رہے گا، جب کبھی اس کا طالب آئے تو اسے واپس کرنا ہوگا۔ سائل نے آپ ﷺ سے گمشدہ اُونٹ کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس سے کیا غرض؟ اس کا جوتا اور اس کا مشکیزہ اس کے ساتھ ہوتا ہے، وہ تب تک خود ہی پانی پی سکتا ہے اور درختوں کے پتے کھا سکتا ہے جب تک کہ اس کا مالک اسے ڈھونڈ نہ لے۔ سائل نے آپ ﷺ سے گمشدہ بکری کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑ لو، کیونکہ وہ یا تو تمہاری ہے، یا تیرے بھائی کی، یا پھر بھیڑیے کی (یعنی اگر تم اسے نہیں پکڑو گے تو یا کوئی اور پکڑ لے گا، یا پھر بھیڑیا کھا جائے گا)۔

[٤٥٦٧]...... نَـا أَبُـو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا إِبْـرَاهِيمُ بْنُ رَاشِدٍ، نَا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ، عَنْ أَيُّوبَ السَّـخْتِيَـانِـيِّ، وَيَعْقُوبَ بْنِ عَطَاءٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُـعَيْـبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِـلَ عَـنْ ضَـالَّةِ الْـإِبِلِ، فَقَالَ: ((مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِـذَاؤُهَـا تَرِدُ الْمَاءَ وَتُصِيبُ الشَّجَرَ فَلَا تَعَرَّضْ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے گمشدہ اونٹ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس کا جوتا اور اس کا مشکیزہ اس کے ساتھ ہوتا ہے، وہ پانی پی سکتا ہے، درختوں کے پتے کھا سکتا ہے، تم اس کے درپے نہ ہو۔ آپ ﷺ سے گمشدہ بکری کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ یا تو

❶ مسند أحمد: ٢٢٧٩، ٢٩٦٢

❷ مسند أحمد: ١٧٠٦٠

لَهَا))، وَسُئِلَ عَنْ ضَالَّةِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: ((لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ فَخُذْهَا)). ❶

تمہاری ہے، یا تمہارے بھائی کی، یا پھر بھیڑیے کی، لہٰذا اسے پکڑ لو۔

[٤٥٦٨]..... نا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْجُنَيْدِ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ حَبَّانَ بْنِ أَبِي جَبَلَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ أَحَدٍ أَحَقُّ بِمَالِهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)). ❷

حبان بن ابوجبلہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر شخص اپنے والد، اولاد اور تمام لوگوں سے بڑھ کر اپنے مال کا حق رکھتا ہے۔

[٤٥٦٩]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ يَزِيدَ، قَالَ سُفْيَانُ: وَأَنَا لِحَدِيثِ يَحْيَى أَحْفَظُ، قَالَ سُفْيَانُ: فَذَكَرْتُهُ لِرَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، فَحَدَّثَنِي عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ، قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا تَقُولُ فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ؟ فَغَضِبَ وَاحْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ، فَقَالَ: ((مَا لَهُ وَلَهَا مَعَهَا الْحِذَاءُ وَالسِّقَاءُ تَرِدُ الْمَاءَ وَتَأْكُلُ مِنَ الشَّجَرِ حَتَّى يَأْتِيَهَا رَبُّهَا))، قَالَ: فَضَالَّةُ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((خُذْهَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ)).

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور پوچھا: گمشدہ اونٹ کے متعلق آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں؟ آپ (اس قدر) غصے ہوئے کہ آپ کے رُخسار سرخ ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس سے کیا غرض؟ اس کا جوتا اور اس کا مشکیزہ اس کے ساتھ ہوتا ہے، وہ پانی پی سکتا ہے اور درختوں کے پتے کھا سکتا ہے، یہاں تک کہ اس کا مالک اسے ڈھونڈ لے۔ سائل نے کہا: اور گمشدہ بکری (کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے پکڑ لو، کیونکہ وہ یا تو تمہاری ہے، یا تمہارے بھائی کی، یا پھر بھیڑیے کی۔

[٤٥٧٠]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَهِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: كَيْفَ تَرَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ؟ قَالَ: ((هِيَ وَمِثْلُهَا وَالنَّكَالُ لَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ إِلَّا مَا أَوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ قَطْعُ الْيَدِ، وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَتُهُ

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مزینہ قبیلے کا ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! پہاڑ پر چرنے والے جانوروں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جانور اور اس جیسا ایک جانور دے اور سزا الگ پائے، جانور کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن جو باڑے کے اندر ہو اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو، اس میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر وہ ڈھال کی مالیت سے کم ہو تو وہ جانور اسی طرح سے دے اور سزا کے کوڑے کھائے۔ اس نے

❶ سلف مطولاً برقم: ٣٤٣٦

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٣١٩

وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ؟ قَالَ: ((هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ إِلَّا مَا أَوَاهُ الْجَرِينُ فَمَا أُخِذَ مِنَ الْجَرِينِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ الْقَطْعُ، وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَتُهُ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ))، قَالَ: فَكَيْفَ تَرَى فِيمَا يُوجَدُ فِي الطَّرِيقِ الْمِيتَاءِ وَفِي الْقَرْيَةِ الْمَسْكُونَةِ؟ قَالَ: ((عَرِّفْهُ سَنَةً فَإِنْ جَاءَ بَاغِيهِ فَادْفَعْهُ إِلَيْهِ وَإِلَّا فَشَأْنُكَ بِهِ فَإِنْ جَاءَ طَالِبُهَا يَوْمًا مِنَ الدَّهْرِ فَأَدِّهَا إِلَيْهِ وَمَا كَانَ فِي الطَّرِيقِ غَيْرِ الْمِيتَاءِ وَالْقَرْيَةِ غَيْرِ الْمَسْكُونَةِ، فَفِيهِ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ))، قَالَ: كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْغَنَمِ؟ قَالَ: ((طَعَامٌ مَأْكُولٌ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ احْبِسْ عَلَى أَخِيكَ ضَالَّتَهُ))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ تَرَى فِي ضَالَّةِ الْإِبِلِ؟ قَالَ: ((مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا، وَلَا يُخَافُ عَلَيْهَا الذِّئْبُ، تَأْكُلُ الْكَلَأَ وَتَرِدُ الْمَاءَ دَعْهَا حَتَّى يَأْتِيَ طَالِبُهَا)). ❶

عرض کیا: اے اللہ کے رسول! درخت پر لگے پھلوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسی مقدار میں پھل اور ادا کرے اور وہ بھی واپس کرے اور اس کی سزا برداشت کرے، پھل چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا، لیکن جو کھلیان میں رکھا گیا ہو، اگر اس قدر چوری کرے کہ اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا اور اگر کم چوری کرے تو تاوان دے اور سزا کے کوڑے کھائے۔ اس نے عرض کیا: عام راستے اور آبادی سے ملنے والی چیز کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایک سال اس کا اعلان کراؤ، اگر طالب آ جائے تو اسے دے دو، ورنہ تم اس کو اپنے استعمال میں لے آؤ، البتہ اگر کبھی اس کا طالب آ جائے تو اسے واپس کرنا ہوگا۔ غیر آباد راستے اور ویران علاقے سے ملنے والی چیز اور (جاہلیت کے) دفینے (یعنی زیرِ زمین مدفون خزانے) میں پانچویں حصے کی ادائیگی ہے۔ اس نے عرض کیا: گمشدہ بکری کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو کھائی جانے والی چیز ہے، جسے تم یا تمہارا بھائی یا بھیڑیا کھا جائے گا، اسے اپنے بھائی کے لیے پکڑ رکھ۔ اس نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! گمشدہ اونٹ کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے اس سے کیا غرض؟ اس کا مشکیزہ اور جوتا اس کے ساتھ ہوتا ہے، بھیڑیے کا اسے کوئی خطرہ نہیں، وہ پتے کھا لیتا ہے اور پانی پی لیتا ہے، اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اس کا مالک اسے ڈھونڈ لے۔

[٤٥٧١]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبٍ الزَّرَّادُ، نَا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، نَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، نَا مُبَشِّرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((لَيْسَ لِقَاتِلٍ وَصِيَّةٌ)). مُبَشِّرُ بْنُ

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاتل کے لیے وصیت روا نہیں۔

مبشر بن عبید متروک راوی ہے جو اپنی طرف سے ہی حدیث گھڑ لیتا تھا۔

❶ سنن النسائي: ٨/ ٨٥۔المستدرك للحاكم: ٤/ ٣٨١۔سنن أبي داود: ١٧٠٨۔سنن ابن ماجه: ٢٥٩٦

عُبَيْدٍ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ يَضَعُ الْحَدِيثَ. ❶

[٤٥٧٢]...... نا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الْعَرْزَمِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ سَافِرِيٍّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، عَنْ أَبِي مَرْوَانَ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَيْسَ لِقَاتِلٍ مِيرَاثٌ)). ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قاتل کو میراث نہیں ملے گی۔

[٤٥٧٣]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ح وَنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، قَالَا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((لَيْسَ لِلْقَاتِلِ مِنَ الْمِيرَاثِ شَيْءٌ)). ❸

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: قاتل کے لیے میراث میں کچھ نہیں ہے۔

[٤٥٧٤]...... نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَزْهَرِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، نا أَبُو قُرَّةَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَيْسَ لِقَاتِلٍ شَيْءٌ)). ❹

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قاتل کے لیے کچھ نہیں ہے۔

[٤٥٧٥]...... وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٤٥٧٦]...... نا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خَالِدٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ

اسلم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہانی نام کے ایک غلام کو چراگاہ پر مقرر کیا اور اس سے فرمایا: اے ہانی! مسلمانوں پر دستِ شفقت رکھنا اور مظلوم کی آہ سے بچنا، کیونکہ

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٢٨١

❷ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٢٢٠

❸ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٢٢٠

❹ مسند أحمد: ٣٤٨

أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، أَنَّهُ اسْتَعْمَلَ مَوْلًى لَهُ يُدْعَى: هَانِءٌ عَلَى الْحِمَى، فَقَالَ لَهُ: يَا هَانِءُ اضْمُمْ جَنَاحَكَ عَنِ الْمُسْلِمِينَ، وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا مُجَابَةٌ، وَأَدْخِلْ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغُنَيْمَةِ وَإِيَّايَ وَنَعَمَ ابْنِ عَفَّانَ، وَابْنِ عَوْفٍ فَإِنَّهُمَا إِنْ تُهْلِكْ مَاشِيَتُهُمَا يَرْجِعَانِ إِلَى زَرْعٍ وَنَخْلٍ، وَإِنَّ رَبَّ الصُّرَيْمَةِ وَالْغَنِيمَةِ إِنْ تُهْلِكْ مَاشِيَتُهُ يَأْتِينِي بِبَنِيهِ، فَيَقُولُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَتَارِكُهُمَا أَنَا لَا أَبَا لَكَ فَالْمَاءُ وَالْكَلَأُ أَهْوَنُ عَلَيَّ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ، وَأَيْمُ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَيَرَوْنَ أَنْ قَدْ ظَلَمْنَاهُمْ إِنَّهَا لَبِلَادُهُمْ قَاتَلُوا عَلَيْهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَأَسْلَمُوا عَلَيْهَا فِي الْإِسْلَامِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا الْمَالُ الَّذِي أَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا حَمَيْتُ عَلَى النَّاسِ مِنْ بِلَادِهِمْ شِبْرًا.

وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ، عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ. ❶

وہ قبول ہو جاتی ہے۔ مویشی وغنائم والوں کو داخل ہونے دو، مجھ سے، ابن عفان سے اور ابن عوف سے پرہیز کرو، کیونکہ اگر ان کے جانور ہلاک ہو گئے تو وہ کھیتی اور کھجوروں سے پورا کر لیں گے لیکن جانوروں اور غنائم والوں کے جانور ہلاک ہوئے تو وہ اپنے بچوں کو میرے پاس لا کر کہیں گے: اے امیر المومنین! کیا انہیں چھوڑ دیں؟ تیرا باپ نہ رہے، درہم و دینار کی بہ جائے مجھے پانی اور گھاس دے دینا آسان ہے۔ اللہ کی قسم! وہ سمجھیں گے کہ ہم نے ان پر ظلم کیا، یہ سرزمین ان کی ہے، زمانہ جاہلیت میں انہوں نے اس کے لیے لڑائی کی اور اسلام قبول کیا تو یہ ان کے پاس تھی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر راہِ خدا میں کام آنے والے مال کی فکر نہ ہوتی تو میں لوگوں کی سرزمین میں ایک بالشت برابر بھی جگہ اپنی تحویل میں نہ لیتا۔

[٤٥٧٧]..... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ)). ❷

سیدنا صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی چراگاہ نہیں، مگر اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔

[٤٥٧٨]..... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ، أَخْبَرَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ، نا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: جَاءَ هِلَالٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِعُشُورِ نَحْلٍ لَهُ وَسَأَلَهُ أَنْ يَحْمِيَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ: سَلَبَةُ، فَحَمَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ہلال رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شہد کا دسواں حصہ لے کر حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے سوال کیا کہ سلبہ نامی وادی اس کے نام کر دی جائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے وہ وادی اس کے نام کر دی۔ جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو سفیان بن وہب نے اس کے متعلق سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے خط لکھ کر دریافت کیا تو آپ نے جواب لکھا: اگر وہ تمہیں شہد کا

❶ صحيح البخاري: ٣٠٥٩

❷ سنن أبي داود: ٣٠٨٣۔ مسند أحمد: ١٦٤٢٢، ١٦٦٥٧، ١٦٦٥٨۔ صحيح ابن حبان: ١٣٦، ١٣٧، ٤٦٨٤

ذَالِكَ الْوَادِي، فَلَمَّا وَلِيَ عُمَرُ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ إِلَى عُمَرَ يَسْأَلُهُ فَكَتَبَ عُمَرُ: إِنْ أَدَّى إِلَيْكَ مَا كَانَ يُؤَدِّي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عُشْرِ نَحْلِهِ فَاحْمِ لَهُ سَلَبَةَ ذَالِكَ الْوَادِي وَإِلَّا فَهُوَ ذُبَابُ غَيْثٍ يَأْكُلُهُ مَنْ شَاءَ. ❶

دسواں حصہ اسی طرح دے رہا ہے جو رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتا تھا تو وادیٔ سلبہ اسی کے نام رہنے دو، بہ صورت دیگر وہ شہد کی مکھیاں ہیں، جو چاہے (ان کا شہد) کھائے۔

[٤٥٧٩]...... نا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا حِمٰى إِلَّا لِلّٰهِ وَرَسُولِهِ)).

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کوئی چراگاہ نہیں، مگر اللہ اور اس کے رسول کے لیے۔

[٤٥٨٠]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: كُنْتُ جَالِسَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ فِي أَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنِّي إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمَا بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ لِقَضِيَّةٍ أُرَاهَا فَقَطَعَ بِهَا قِطْعَةً ظُلْمًا فَإِنَّمَا يَقْطَعُ بِهَا قِطْعَةً مِنْ نَارٍ، اسْطَامًا يَأْتِي بِهَا فِي عُنُقِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))، قَالَ: فَبَكَى الرَّجُلَانِ وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا: حَقِّي هٰذَا الَّذِي أَطْلُبُ لِصَاحِبِي، قَالَ: ((لَا وَلٰكِنِ اذْهَبَا فَتَوَخَّيَا ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِيُحْلِلْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْكُمَا صَاحِبَهُ)). ❷

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھی تھی کہ دو آدمی وراثت کی کچھ چیزوں کا مسئلہ لے کر حاضر ہوئے، جن کے نشانات مٹ چکے تھے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس مسئلے کے متعلق مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی، اس کا فیصلہ میں اپنی رائے سے کرتا ہوں، لہٰذا جس کے لیے میں اپنی رائے سے فیصلہ کروں اور وہ اس کے ذریعے ظلماً کسی کا حق مار رہا ہو، تو وہ (جان لے کہ وہ) صرف آگ کا ٹکڑا حاصل کر رہا ہے، روزِ قیامت وہ اس کی گردن کا طوق ہوگا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ وہ دونوں رو پڑے اور ہر ایک کہنے لگا: میں اپنا جو یہ حق طلب کر رہا تھا؛ وہ میرے ساتھی کو دے دیجیے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے نہیں، بلکہ تم دونوں چلے جاؤ، آپس میں برادرانہ تقسیم کر کے الگ الگ حصے کر لو، اور تم دونوں ایک دوسرے کو بری الذمہ کر دو۔

[٤٥٨١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَرْزُوقٍ، نا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، بِإِسْنَادِهِ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: ((فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحُجَّةٍ أُرَاهَا فَقَطَعَ بِهَا قِطْعَةً ظُلْمًا)) وَالْبَاقِي

اختلافِ سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل مروی ہے۔ البتہ (اس میں یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: میں کسی دلیل کی وجہ سے اپنی رائے کے مطابق جس کے حق میں فیصلہ کر دوں اور وہ اس کے ذریعے ظلماً (کسی کی زمین کا)

---

❶ سنن أبي داود: ١٦٠٠ ـ سنن النسائي: ٥/ ٤٦ ـ سنن ابن ماجه: ١٨٢٤

❷ مسند أحمد: ٢٦٧١٧ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٧٥٥، ٧٥٦، ٧٥٧

نَحْوُهُ .

ٹکڑا اٹھا لیا۔۔۔باقی روایت اسی طرح ہے۔

[٤٥٨٢]..... نـا أَبُـو بَـكْرٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، وَأَبُـو أُمَيَّةَ ، قَـالَا: نـا رَوْحٌ ، نا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَبْـدِ الـلّٰـهِ بْنِ رَافِعٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ، قَالَتْ: كُنْتُ جَالِسَةً عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَبَيْنِي وَبَيْنَ النَّاسِ سِتْرٌ فَجَاءَ إِلَيْهِ قَوْمٌ فِي مَوَارِيثَ وَأَشْيَـاءَ قَـدْ دَرَسَـتْ وَذَهَـبَ مَنْ يَعْرِفُهَا ، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَ حَدِيثِ عُثْمَانَ بْنِ عُمَرَ .

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھی تھی، میرے اور لوگوں کے درمیان پردہ حائل تھا۔ اتنے میں دو آدمی وراثت کا مسئلہ لے کر حاضر ہوئے، جس کے نشانات مٹ چکے تھے اور پہچان کرنیوالے باقی نہ رہے تھے۔ پھر راوی نے عثمان بن عمر کی روایت کردہ حدیث کے مثل بیان کی۔

[٤٥٨٣]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِشْكَـابَ ، وَالْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْـدِ الْـمَـلِكِ الْـوَاسِـطِيُّ ، قَـالُوا: نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْـرَاهِيـمَ بْـنِ سَعْدٍ ، نا أَبِي ، عَنْ صَالِحٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَـابٍ ، أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ ، أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِـي سَـلَـمَةَ أَخْبَـرَتْهُ ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَـرَتْهَـا ، عَـنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّـهُ سَمِعَ صَوْتَ خُـصُومٍ بِبَابِ حُجْرَتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ ، فَقَالَ: ((إِنَّمَا أَنَـا بَشَـرٌ وَإِنَّـهُ يَـأْتِينِي الْخَصْمُ فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَـكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ فَأَحْسَبُ أَنَّهُ صَادِقٌ فَأَقْضِي لَـهُ بِـذَالِكَ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَإِنَّمَا هِيَ قِـطْـعَـةٌ مِـنَ الـنَّـارِ فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا)) . تَابَعَهُ مَـعْـمَرٌ ، وَيُونُسُ ، وَعَقِيلٌ ، وَشُعَيْبٌ ، وَاللَّيْثُ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ . ❶

اُم المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: میں صرف ایک بشر ہوں، میرے پاس جھگڑا آتا ہے، تو تم میں سے شاید کوئی دوسرے سے بڑھ کر بلیغ گفتگو کرتا ہے اور میں اسے سچا سمجھ کر فیصلہ اس کے حق میں کر دیتا ہوں، سو میں فیصلے میں کسی مسلمان کا حق کسی اور کو دے دوں تو (وہ جان لے کہ) وہ آگ کا ایک ٹکڑا ہے، چاہے تو لے جائے، یا اسے چھوڑ دے۔
معمر، یونس، عقیل، شعیب اور لیث نے امام زہری رحمہ اللہ سے روایت کرتے ہوئے اس کی موافقت کی ہے۔

[٤٥٨٤]..... نـا أَبُـو بَـكْـرٍ النَّيْسَـابُورِيُّ ، نـا عَبْدُ الـرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ، عَـنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَـلَـمَةَ ، عَـنْ أُمِّهَـا ، قَـالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّـكُـمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْـحَـنَ بِـحُـجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ ، وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَقْضِي

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میرے پاس جھگڑے لاتے ہو، ہوسکتا کہ تم میں سے کوئی دوسرے کی بہ نسبت زیادہ اچھی گفتگو کرنے والا ہو، میں تو صرف ایک انسان ہوں، جو سنتا ہوں اس کے مطابق فیصلہ کر دیتا ہوں۔ لہٰذا جس شخص کو اس کے بھائی کا حق لے کر دے دوں، تو وہ اس میں سے کچھ بھی قبول نہ کرے، کیونکہ میں اسے

❶ مسند أحمد: ٢٥٦٧ ـ صحيح ابن حبان: ٥٠٧٠

عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِشَيْءٍ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنْ نَارٍ)). قَالَ أَبُو بَكْرٍ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ: ((فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا))، وَفِي حَدِيثِ هِشَامٍ: ((فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا))، وَهِشَامٌ وَإِنْ كَانَ ثِقَةً فَإِنَّ الزُّهْرِيَّ أَحْفَظُ مِنْهُ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ. ❶

آگ کا ایک ٹکڑا دیتا ہوں۔

ابوبکر نے امام زہری رحمہ اللہ کی روایت کردہ حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے: وہ اسے لے لے، یا پھر چھوڑ دے۔ اور ہشام کی حدیث میں (یہ الفاظ) ہیں: وہ اس میں سے کوئی چیز قبول نہ کرے۔ ہشام اگرچہ ثقہ راوی ہے، تاہم زہری اس سے بڑے ثقہ ہیں، واللہ اعلم

[٤٥٨٥]...... نَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَأَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِءُ وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ، قَالُوا: نَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ مَسْرُورًا، فَقَالَ: أَلَمْ تَرَي يَا عَائِشَةُ أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ عَلَيَّ فَرَأَى أُسَامَةَ، وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا، فَقَالَ: هٰذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ خوش خوش میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: عائشہ! کیا تو نے مجزز مدلجی کو نہیں دیکھا کہ وہ میرے پاس آیا تو اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا، ان دونوں پر چادر تھی جس سے انہوں نے اپنے سروں کو ڈھانپ رکھا تھا اور ان کے پاؤں چادر سے باہر تھے۔ اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے (ملتے جلتے) ہیں۔

[٤٥٨٦]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نَا عَمِّي، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، وَاللَّيْثُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَسْرُورًا فَرِحًا، فَقَالَ: أَلَمْ تَرَي أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ وَنَظَرَ إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ مُضْطَجِعًا مَعَ أَبِيهِ، فَقَالَ: هٰذِهِ أَقْدَامٌ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، وَكَانَ مُجَزِّزٌ قَائِفًا.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ مسرور و خوش میرے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: کیا تو نے مجزز کو نہیں دیکھا کہ اس نے اسامہ بن زید کو اپنے والد کے ساتھ لیٹے دیکھا تو کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے (ملتے جلتے) ہیں۔ مجزز قیافہ شناس تھا۔

[٤٥٨٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تشریف فرما

❶ صحيح البخاري: ٢٤٥٨ـ صحيح مسلم: ١٧١٣ـ سنن أبي داود: ٣٥٨٣ـ جامع الترمذي: ١٣٣٩ـ سنن ابن ماجه: ٢٣١٧ـ سنن النسائي: ٨/ ٢٣٣

❷ صحيح البخاري: ٦٧٧٠ـ صحيح مسلم: ١٤٥٩ـ سنن أبي داود: ٢٢٦٨ـ جامع الترمذي: ٢١٢٩ـ سنن النسائي: ٦/ ١٨٤ـ سنن ابن ماجه: ٢٣٤٩ـ مسند أحمد: ٢٤٠٩٩ـ صحيح ابن حبان: ٤١٠٢، ٤١٠٣ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٧٨٠، ٤٧٨١

عَبْدِالرَّحْمٰنِ، نا ابْنُ وَهْبٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: دَخَلَ قَائِفٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَاهِدٌ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ، فَقَالَ: هٰذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، قَالَتْ: فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَعْجَبَهُ فَأَخْبَرَ بِهِ عَائِشَةَ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ: وَكَانَ زَيْدٌ أَحْمَرَ أَشْقَرَ أَبْيَضَ وَكَانَ أُسَامَةُ مِثْلَ اللَّيْلِ.

تھے کہ ایک قیافہ شناس آیا۔ اسامہ بن زید اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہما لیٹے ہوئے تھے، اس نے کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے (ملتے جلتے) ہیں۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسکرا دیے، آپ کو اس سے خوشی ہوئی اور آپ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا۔ ابراہیم بن سعد کہتے ہیں: زید رضی اللہ عنہ سرخ وسپید خوبصورت تھے جبکہ اُسامہ رضی اللہ عنہ رات کی مانند (سیاہ رنگت والے) تھے۔

[٤٥٨٨]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا يُوسُفُ، نا حَجَّاجٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ، فَقَالَ: ((أَلَمْ تَسْمَعِي مَا قَالَ مُجَزِّزٌ الْمُدْلِجِيُّ لِزَيْدٍ وَأُسَامَةَ وَرَأَى أَقْدَامَهُمَا؟ إِنَّ هٰذِهِ الْأَقْدَامُ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میرے پاس خوشی خوشی تشریف لائے، آپ کے چہرے پر خوشی ظاہر ہو رہی تھی، پھر آپ ﷺ فرمایا: کیا تو نے مجزز کو نہیں دیکھا کہ اس نے زید اور اُسامہ (رضی اللہ عنہما) کے قدموں کو دیکھ کر کہا: یہ پاؤں ایک دوسرے سے (ملتے جلتے) ہیں۔

[٤٥٨٩]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ يُوسُفَ بْنِ الزُّبَيْرِ مَوْلَى الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: كَانَ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطَؤُهَا وَكَانَتْ تُظَنُّ بِرَجُلٍ آخَرَ أَنَّهُ يَقَعُ عَلَيْهَا، فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلَى فَوَلَدَتْ غُلَامًا يُشْبِهُ الرَّجُلَ الَّذِي كَانَتْ تُظَنُّ بِهِ فَذَكَرَتْهُ سَوْدَةُ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: ((أَمَّا الْمِيرَاثُ فَلَهُ، وَأَمَّا أَنْتِ فَاحْتَجِبِي مِنْهُ فَلَيْسَ لَكِ بِأَخٍ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ زمعہ کی ایک لونڈی تھی جس سے وہ صحبت کیا کرتا تھا، یہ بھی گمان تھا کہ اس لونڈی کے ساتھ کسی دوسرے شخص کے بھی تعلقات ہیں۔ زمعہ فوت ہو گیا جبکہ وہ حاملہ تھی۔ پھر اس کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوا جو اس شخص کے مشابہ تھا، جس کے متعلق اس سے تعلقات کا گمان تھا۔ سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک وراثت کی بات ہے تو وہ اسے ملے گی، البتہ تم اس سے پردہ کرو، وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

[٤٥٩٠]...... قُرِئَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، وَأَبُو عُبَيْدِ اللّٰهِ الْمَخْزُومِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُقْرِئُ، وَاللَّفْظُ لِعَبْدِ الْجَبَّارِ: نا سُفْيَانُ، نا الزُّهْرِيُّ، وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ، يُخْبِرُ عَنْ عُرْوَةَ،

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سعد رضی اللہ عنہ اور ابن زمعہ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنا جھگڑا پیش کیا، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے میرے بھائی عتبہ نے وصیت کی کہ جب تم مکہ جاؤ تو زمعہ کی لونڈی کا بچہ لے لینا، کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ میرا

❶ مسند أحمد: ١٦١٢٧۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٢٥٥، ٤٢٥٦، ٤٢٥٧

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتِ: اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةُ فَقَالَ: إِذَا دَخَلْتَ مَكَّةَ فَانْظُرِ ابْنَ أَمَةِ زَمْعَةَ فَاقْبِضْهُ فَإِنَّهُ ابْنِي، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَخِي، ابْنُ أَمَةِ أَبِي، وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي، فَرَأَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ)). ❶

بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی سے ہے اور میرے باپ کے گھر پیدا ہوا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس بچے میں عتبہ کی واضح مشابہت دیکھی، اور فرمایا: اے عبد بن زمعہ! وہ تیرا بھائی ہے، اور اے سودہ! تو اس سے پردہ کر۔

[٤٥٩١]...... نَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى بْنِ السُّكَيْنِ، نَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُسْتَامِ، نَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتِ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي ابْنِ أَمَةِ زَمْعَةَ فَقَالَ سَعْدٌ: هٰذَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ وَعَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى شَبَهِهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هٰذَا أَخِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ قَالَ: فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ، فَقَالَ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ))، فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور عبد بن زمعہ کا زمعہ کی لونڈی کے بچے میں جھگڑا ہو گیا۔ سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ میرے بھائی عتبہ کا بیٹا ہے، اس نے مجھے بتایا تھا کہ یہ اس کا بیٹا ہے، میں اس میں عتبہ کی جھلک دیکھ رہا ہوں۔ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی سے ہے اور اس کے گھر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بچے میں عتبہ کی واضح مشابہت دیکھی، تو فرمایا: اے عبد! وہ تجھے ملے گا، کیونکہ بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہوا اور بدکار کے لیے پتھر ہے (یعنی اسے رجم کیا جائے گا)، اے سودہ! تو اس سے پردہ کر۔ چنانچہ اس نے سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو کبھی نہیں دیکھا۔

[٤٥٩٢]...... نَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا أَبُو الْأَزْهَرِ، نَا رَوْحٌ، نَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، بِهٰذَا الْإِسْنَادِ.

مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

[٤٥٩٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نَا ابْنُ وَهْبٍ، أَنَّ مَالِكًا أَخْبَرَهُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو بتایا تھا کہ زمعہ کی لونڈی سے جو بچہ ہے، وہ میرا ہے، اسے لے لینا۔ جب مکہ فتح ہوا تو سعد رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا: یہ میرا بھتیجا ہے، میرے بھائی نے مجھے

❶ صحيح البخاري: ٢٤٢١ـ صحيح مسلم: ١٤٥٧ـ سنن ابن ماجه: ٢٠٠٤ـ سنن أبي داود: ٢٢٧٣ـ سنن النسائي: ٦/ ١٨٠

❷ سلف برقم: ٣٨٥٠

سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ، فَقَالَ: ابْنُ أَخِي وَقَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ إِلَيْهِ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَاهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ، وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ))، وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ))، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ: ((احْتَجِبِي مِنْهُ)) لَمَّا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ، قَالَتْ: فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ.

اس کے متعلق کہا تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے کیونکہ میرے باپ کی لونڈی سے ہے اور اس کے گھر پیدا ہوا ہے۔ دونوں اسے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گئے، سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرا بھتیجا ہے، میرے بھائی نے مجھے اس کے متعلق کہا تھا۔ عبد بن زمعہ نے کہا: یہ میرا بھائی ہے، کیونکہ میرے باپ کی لونڈی سے ہے اور اس کے گھر پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عبد بن زمعہ! وہ تجھے ملے گا۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا: بچہ صاحب بستر کا ہوتا ہے (یعنی بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کے بستر پر پیدا ہو) اور بدکار کے لیے پتھر ہے (یعنی اسے رجم کیا جائے گا)۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے سیدہ سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: اس سے پردہ کرو۔ کیونکہ آپ ﷺ نے اس کی عتبہ سے مشابہت دیکھ لی تھی، چنانچہ اس نے مرتے دم تک سیدہ سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا۔

[٤٥٩٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نا عَمِّي، نا يُونُسُ ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُزَيْزٍ، نا سَلَامَةُ، عَنْ عُقَيْلٍ ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا أَبُو الْأَزْهَرِ، نا يَعْقُوبُ، نا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، وَابْنِ إِسْحَاقَ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا مَعْمَرٌ ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَانِئٍ، وَعَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، قَالَا: نا أَبُو الْيَمَانِ، نا شُعَيْبٌ ح وَنا أَبُو بَكْرٍ، نا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ، نا حَجَّاجٌ، نا لَيْثٌ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، كُلُّهُمْ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، وَقَالَ لَيْثٌ: نا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ.

مذکورہ اسناد سے بھی یہی روایت مروی ہے۔

[٤٥٩٥]..... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُعَاذُ بْنُ الْمُثَنَّى، نا أَبِي، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ:

محمد بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور سیدنا معاذ بن عفراء رضی اللہ عنہ کے مابین کسی چیز پر جھگڑا تھا، تو انہوں نے سیدنا

كَانَ بَيْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَبَيْنَ مُعَاذِ ابْنِ عَفْرَاءَ دَعْوَى فِي شَيْءٍ فَحَكَّمَا أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ، فَقَصَّ عَلَيْهِ عُمَرُ، فَقَالَ أُبَيٌّ: اعْفُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَ: لَا لَا تُعْفِنِي مِنْهَا إِنْ كَانَتْ عَلَيَّ، قَالَ: قَالَ أُبَيٌّ: فَإِنَّهَا عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: فَحَلَفَ عُمَرُ، ثُمَّ أَتُرَانِي قَدْ أَسْتَحِقُّهَا بِيَمِينِي اذْهَبِ الْآنَ فَهِيَ لَكَ.

اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کو حکم (فیصلہ کرنے والا) تسلیم کرلیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں ماجرا سنایا تو انہوں نے فرمایا: امیر المومنین! درگذر کیجیے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، اگر میرے خلاف ہے تو مجھ سے درگذر نہ کیجیے۔ سیدنا اُبی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: امیر المومنین! فیصلہ آپ کے خلاف ہے۔ تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے قسم اُٹھائی، پھر (معاذ رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: تم سمجھتے ہیں کہ میں قسم اُٹھا کر مستحق ہو رہا ہوں؟ جاؤ، وہ تمہاری ہے۔

[٤٥٩٦]...... حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ، وَأَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَغَوِيُّ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الرُّوَاسِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ، عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثُمَامَةَ، قَالَ: زَعَمُوا أَنَّ حُذَيْفَةَ عَرَفَ جَمَلًا لَهُ سُرِقَ فَخَاصَمَ فِيهِ إِلَى قَاضِي الْمُسْلِمِينَ، فَصَارَتْ عَلَى حُذَيْفَةَ يَمِينٌ فِي الْقَضَاءِ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ يَمِينَهُ، فَقَالَ: لَكَ عَشَرَةُ دَرَاهِمَ، فَأَبَى، فَقَالَ: لَكَ عِشْرُونَ، فَأَبَى، قَالَ: فَلَكَ ثَلَاثُونَ، فَأَبَى، فَقَالَ: لَكَ أَرْبَعُونَ، فَأَبَى، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: اتْرُكْ جَمَلِي، فَحَلَفَ أَنَّهُ جَمَلُهُ مَا بَاعَهُ وَلَا وَهَبَهُ. ❶

حسان بن ثمامہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنا چوری ہوا اونٹ پہچان لیا اور مسلمانوں کے قاضی کے سامنے مقدمہ پیش کر دیا۔ فیصلے کے لیے سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کو قسم اُٹھانے کا کہا گیا تو انہوں نے اس شخص سے اپنی قسم کی قیمت (فدیہ) دینے کا ارادہ کیا اور کہا: تمہیں دس درہم دیتا ہوں۔ اس نے انکار کیا تو فرمایا: بیس درہم دیتا ہوں، اس نے انکار کیا تو انہوں نے فرمایا: تیس درہم دیتا ہوں۔ اس نے انکار کیا تو فرمایا: چالیس درہم دیتا ہوں۔ اس نے انکار کیا تو آپ نے فرمایا: میرا اونٹ چھوڑ دے۔ پھر آپ نے قسم اُٹھائی کہ وہ ان کا اونٹ ہے، نہ تو انہوں نے اسے بیچا ہے اور نہ اسے ہبہ کیا ہے۔

[٤٥٩٧]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْأَسْوَدِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِيُّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ فَدَى يَمِينَهُ بِعَشَرَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ، ثُمَّ قَالَ: وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ وَرَبِّ هٰذَا الْقَبْرِ لَوْ حَلَفْتُ لَحَلَفْتُ صَادِقًا وَذَالِكَ أَنَّهُ شَيْءٌ افْتَدَيْتُ بِهِ يَمِينِي. ❷

محمد روایت کرتے ہیں کہ سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے اپنی قسم کا دس ہزار درہم فدیہ دیا، پھر فرمایا: اس مسجد کے رب کی اور اس قبر والے کے رب کی قسم! اگر میں قسم اُٹھا لیتا تو سچا تھا، لیکن میں نے اس کی بہ جائے اپنی قسم کا فدیہ دے دیا۔

---

❶ مصنف عبد الرزاق: ١٦٠٥٥

❷ المعجم الأوسط للطبراني: ٨٨٥

[۴۵۹۸]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا بِشْرٌ، وَعَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، قَالَا: نا هُشَيْمٌ، نا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَسْتَاسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، أَنَّهُ قَضَى فِي كَلْبِ الصَّيْدِ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا، وَفِي كَلْبِ الْغَنَمِ شَاةٌ، وَفِي كَلْبِ الزَّرْعِ فِرْقٌ مِنْ طَعَامٍ، وَفِي كَلْبِ الدَّارِ فِرْقٌ مِنْ تُرَابٍ، حَقٌّ عَلَى الَّذِي قَتَلَ أَنْ يُعْطِيَ وَحَقٌّ عَلَى صَاحِبِ الْكَلْبِ أَنْ يَأْخُذَ مَعَ مَا نَقَصَ مِنَ الْأَجْرِ.

سماعیل بن جستاس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے شکاری کتے کے عوض چالیس درہم، ریوڑ کے کتے کے عوض ایک بکری، کھیت کے محافظ کتے کے عوض اناج کا ایک ٹوکرا اور گھریلو کتے کے عوض مٹی کا ایک ٹوکرا قرار دیا۔ ان کتوں کو مارنے والوں کے ذِمے یہ ادائیگی ہے اور کتے کا مالک یہ وصول کرے گا اور اس کے ساتھ اجر کی کمی واقع ہوگی۔

[۴۵۹۹]...... حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ الْعُثْمَانِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ فَضَالَةَ، نا كَثِيرُ بْنُ أَبِي صَابِرٍ، نا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَنْ بَنَى فِي رِبَاعِ قَوْمٍ بِإِذْنِهِمْ فَلَهُ الْقِيمَةُ، وَمَنْ بَنَى بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَهُ النَّقْضُ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کسی کی زمین میں اجازت سے تعمیر کرے، وہ اپنی قیمت کا مستحق ہے، اور جو بلا اجازت تعمیر کرے تو اس کے لیے اس کا انہدام ہے۔

[۴۶۰۰]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَدَّ شَهَادَةَ الْخَائِنِ وَالْخَائِنَةِ وَذِي الْغِمْرِ عَلَى أَخِيهِ، وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لِأَهْلِ الْبَيْتِ وَأَجَازَهَا عَلَى غَيْرِهِمْ. ❷

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے خیانت کرنے والے مرد وعورت اور اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ رکھنے والے شخص کی گواہی کو نا قابل قبول قرار دیا اور (اسی طرح) خادم کی گواہی کو اس کے گھر والوں کے حق میں نا قابل قبول قرار دیا، جبکہ ان کے علاوہ کے لیے اس کی اجازت دی ہے۔

[۴۶۰۱]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عِيسَى بْنُ أَبِي حَرْبٍ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ، نا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ آدَمَ بْنِ فَائِدٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: خیانت کرنے والے مرد وعورت، اسلام میں جس مرد وعورت پر حد لگائی گئی ہو اور اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ رکھنے والے شخص کی گواہی جائز نہیں۔

---

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٦/ ٩١

❷ سنن أبي داود: ٣٦٠٠۔سنن ابن ماجه: ٢٣٦٦۔مسند أحمد: ٦٦٩٨، ٦٨٩٩، ٦٩٤٠۔السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ١٥٥

مَحْدُودٍ فِي الْإِسْلَامِ وَلَا مَحْدُودَةٍ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ)).

[٤٦٠٢]..... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا أَبُو بَدْرٍ، وَعَبَّادُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَا: نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ الْقُرَشِيُّ، نا الزُّهْرِيُّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُودٍ حَدًّا وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ وَلَا الْقَانِعِ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ لَهُمْ)). يَزِيدُ هٰذَا ضَعِيفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ. ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خیانت کرنے والے مرد و عورت، جس شخص حد میں کوڑے لگائے گئے ہوں اور اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ رکھنے والے شخص کی گواہی جائز نہیں، نیز خادم کی گواہی اس کے گھر والوں کے حق میں جائز نہیں۔

یزید ضعیف راوی ہے، اس کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی۔

[٤٦٠٣]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الدِّمَشْقِيُّ، نا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ مُحَمَّدٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا الزُّهْرِيُّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَ، فَقَالَ: ((أَلَا لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ الْخَائِنِ وَلَا الْخَائِنَةِ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ وَلَا الْمَوْقُوفِ عَلَى حَدٍّ)). يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ هُوَ الْفَارِسِيُّ مَتْرُوكٌ، وَعَبْدُ الْأَعْلَى ضَعِيفٌ. ❷

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا: خبردار! خیانت کرنے والے مرد، خیانت کرنے والی عورت، اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ رکھنے والے شخص اور حد لگے شخص کی گواہی جائز نہیں۔

یحییٰ بن سعید سے مراد فارسی ہے، جو متروک ہے اور عبدالاعلی ضعیف راوی ہے۔

[٤٦٠٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا يَحْيَى بْنُ الضُّرَيْسِ، أَخْبَرَنِي الْمُثَنَّى بْنُ الصَّبَّاحِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((لَا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَا خَائِنَةٍ وَلَا مَوْقُوفٍ عَلَى حَدٍّ وَلَا ذِي غِمْرٍ عَلَى أَخِيهِ)). ❸

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خائن، خائنہ، حد لگے شخص اور اپنے (مسلمان) بھائی سے کینہ رکھنے والے شخص کی گواہی جائز نہیں۔

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٨٦٦
❷ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ١٥٥
❸ سلف برقم: ٤٦٠٠

[٤٦٠٥]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُبَشِّرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَادَةَ، نا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُجَالِدًا، يَذْكُرُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: كَانَ شُرَيْحٌ يُجِيزُ شَهَادَةَ كُلِّ مِلَّةٍ عَلَى مِلَّتِهَا، وَلَا يُجِيزُ شَهَادَةَ الْيَهُودِيِّ عَلَى النَّصْرَانِيِّ وَلَا النَّصْرَانِيِّ عَلَى الْيَهُودِيِّ إِلَّا الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّهُ كَانَ يُجِيزُ شَهَادَتَهُمْ عَلَى الْمِلَلِ كُلِّهَا.

شعبی بیان کرتے ہیں کہ شریح رحمہ اللہ ایک مذہب والوں کی گواہی کو اسی مذہب والوں کے لیے جائز قرار دیتے تھے لیکن یہودی کی عیسائی کے متعلق اور عیسائی کی یہودی کے متعلق گواہی کو ناجائز کہتے تھے۔ البتہ مسلمانوں کی گواہی تمام مذاہب کے لوگوں کے لیے جائز قرار دیتے تھے۔

[٤٦٠٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا أَبُو قَبِيصَةَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، نا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، نا صَالِحُ بْنُ مُوسَى، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((خَلَّفْتُ فِيكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُمَا: كِتَابُ اللّٰهِ وَسُنَّتِي، وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جن کے بعد تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے: اللہ کی کتاب اور میری سنت، یہ دونوں حوض (کوثر) پر پہنچنے تک کبھی جدا نہیں ہوں گے۔

[٤٦٠٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ، نا الْوَلِيدُ بْنُ مَرْوَانَ، نا جُنَادَةُ بْنُ مَرْوَانَ، نا أَبِي، نا شَعْوَذُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ: قَالَ كَعْبُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَشْعَرِيُّ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَجَارَنِي عَلَى أُمَّتِي مِنْ ثَلَاثٍ: لَا يَجُوعُوا، وَلَا يَسْتَجْمِعُوا عَلَى ضَلَالٍ، وَلَا تُسْتَبَاحُ بَيْضَةُ الْمُسْلِمِينَ)).

سیدنا کعب بن عاصم اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے مجھے تین چیزوں کے متعلق میری اُمت کا تحفظ عطا فرمایا: وہ قحط کا شکار نہیں ہوں گے، گمراہی پر اکٹھا نہیں ہوں گے اور مسلمانوں کا انڈہ (چرانا) بھی مباح قرار نہیں دیا گیا۔

[٤٦٠٨]...... حَدَّثَنَا أَبِي، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي سَمِينَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ قَيْسٍ الْمَأْرِبِيُّ، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ شَرَاحِيلَ، عَنْ سُمَيِّ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ شُمَيْرٍ، عَنْ أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا يَحْمِي مِنَ الْأَرَاكِ؟ قَالَ: ((مَا لَا تَنَالُهُ أَخْفَافُ الْإِبِلِ)). ❷

سیدنا ابیض بن حمال رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! پیلو کے درختوں کی زمین گھیرنے (یعنی اپنے قبضے میں لینے) کے متعلق کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ زمین جس میں اونٹوں کے پاؤں نہ پہنچتے ہوں (یعنی آبادی سے کافی دُور ہو)۔

❶ الموطأ: ١٨٧٤۔ المستدرك للحاكم: ١/ ٩٣

❷ جامع الترمذي: ١٣٨٠۔ سنن أبي داود: ٣٠٦٤۔ سنن ابن ماجه: ٢٤٧٥۔ السنن الكبرىٰ للنسائي: ٥٧٣٧۔ صحيح ابن حبان: ٢٤٩٩

[٤٦٠٩]..... حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ بْنُ الْمُحْرِمِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّمْرِيُّ، نا مَرْوَانُ بْنُ جَعْفَرٍ السَّمْرِيُّ، حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، وَمَصْقَلَةَ بْنَ هُبَيْرَةَ الشَّيْبَانِيَّ تَنَازَعَا بِالْكُوفَةِ فَفَخَرَ الْمُغِيرَةُ بِمَكَانِهِ مِنْ مُعَاوِيَةَ عَلَى مَصْقَلَةَ، فَقَالَ لَهُ مَصْقَلَةُ: وَاللّٰهِ لَأَنَا أَعْظَمُ عَلَيْهِ حَقًّا مِنْكَ، قَالَ لَهُ الْمُغِيرَةُ: وَلِمَ؟، قَالَ لَهُ مَصْقَلَةُ: لِأَنِّي فَارَقْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَوُجُوهِ أَهْلِ الْعِرَاقِ وَلَحِقْتُ بِمُعَاوِيَةَ فَضَرَبْتُ مَعَهُ بِسَيْفِي وَاسْتَعْمَلَنِي عَلِيٌّ عَلَى الْبَحْرَيْنِ فَأَعْتَقْتُ لَهُ بَنِي سَامَةَ بْنِ لُؤَيِّ بْنِ غَالِبٍ بَعْدَ مَا مُلِكَتْ رِقَابُهُمْ وَأُبِيحَتْ حُرْمَتُهُمْ، وَأَنْتَ مُقِيمٌ بِالطَّائِفِ تُنَاغِي نِسَاءَكَ وَتُرَشِّحُ أَطْفَالَكَ طَوِيلُ اللِّسَانِ قَصِيرُ الْيَدِ تُلْقِي بِالْمَوَدَّةِ مِنْ مَكَانٍ بَعِيدٍ حَتَّى إِذَا اسْتَقَامَتِ الْأُمُورُ غَلَبْتَنَا غَلَبَةً، فَقَالَ لَهُ الْمُغِيرَةُ: وَاللّٰهِ يَا مَصْقَلَةُ مَا زِلْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ تُكْثِرُ الْحَزَّ وَتُخْطِي الْمَفَاصِلَ، أَمَّا تَرْكُكَ عَلِيًّا فَقَدْ فَعَلْتَ فَلَمْ تُؤْنِسْ أَهْلَ الشَّامِ وَلَمْ تُوحِشْ أَهْلَ الْعِرَاقِ، وَأَمَّا قَوْلُكَ فِي عِتْقِ بَنِي سَامَةَ بْنِ لُؤَيٍّ فَإِنَّمَا أَعْتَقَهُمْ ثِقَةُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِكَ، أَمَا وَاللّٰهِ مَا صَبَرْتَ لَهُمْ نَفْسَكَ وَلَا أَعْتَقْتَهُمْ مِنْ مَالِكَ، وَأَمَّا مَقَامِي بِالطَّائِفِ فَقَدْ أَبْلَانِي اللّٰهُ تَعَالَى فِي الْخَفْضِ مَا لَمْ يُبْلِكَ فِي الظَّعْنِ، وَلِلّٰهِ تَعَالَى عَلَيْنَا، فَإِنْ أَنْتَ عَادَيْتَنَا فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ وَرَائِكَ.

جعفر السمری بیان کرتے ہیں کہ سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اور مصقلہ بن ہبیرہ شیبانی کا کوفے میں تنازعہ ہو گیا۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہاں اپنی قدر و منزلت پر فخر کا اظہار کیا تو مصقلہ نے کہا: اللہ کی قسم! آپ کی نسبت میں ان پر زیادہ حق رکھتا ہوں۔ انہوں نے پوچھا: کیوں؟ مصقلہ نے جواب دیا: کیونکہ میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو مہاجرین و انصار اور کوفیوں کے پاس چھوڑ کر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چلا آیا اور ان کے ساتھ اپنی تلوار چلائی۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھے بحرین کا گورنر مقرر کیا تو میں نے ان کی خاطر سامہ بن لوی بن غالب کی اولاد کو آزاد کیا جو غلام بنا لیے گئے تھے اور ان کی حرمت پامال کی جا رہی تھی، جبکہ تم طائف میں بیٹھے اپنی بیویوں کے ساتھ مشغول تھے اور اپنے بچے پال رہے تھے، تمہاری زبان دراز ہے لیکن ہاتھ تنگ ہے، دور سے ہی محبت کی پینگیں بڑھاتے ہو، یہاں تک کہ جب تمام تر معاملات درست ہو گئے تو تم نے ہم پر غلبہ پا لیا۔ مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: اے مصقلہ! اللہ کی قسم! آج تک تم کثرت سے بیہودہ گوئی کرتے اور باچھیں مارتے آئے ہو۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو تم نے چھوڑا تو سہی لیکن تم اہل شام سے مانوس نہیں ہو پائے اور اہل عراق پر دھاک نہیں بٹھا سکے۔ جہاں تک سامہ بن لوی کی اولاد کو آزاد کرنے کی بات ہے تو وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مضبوط تعلق کی وجہ سے تم نے کیا، تم نے نہ تو ان کے بارے میں برداشت کا مظاہرہ کیا اور نہ ہی انہیں اپنے مال سے آزاد کیا، رہا میرا طائف میں مقیم ہونا، تو اللہ کی قسم! اللہ نے مجھے اقامت میں جس آزمائش سے دوچار کیا تمہیں سفر میں بھی وہ پیش نہیں آئی۔ اللہ تعالیٰ ہم پر نگران ہے، اگر تم ہم پر زیادتی کرو تو اللہ اس پر تمہاری خبر لے گا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# كتاب الاشربة وغيرها

# مشروبات وغیرہ کے مسائل

## بَابُ أَحْكَامِ الْأَشْرِبَةِ

## مشروبات کے متعلق احکام

[٤٦١٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَبُو عُمَرَ الْقَاضِي، قَالَا: نَا عَلِيُّ بْنُ أَشْكَابٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ، نَا الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ، عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ عُبَادَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَمْرُ أُمُّ الْخَبَائِثِ وَمَنْ شَرِبَهَا لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً أَرْبَعِينَ يَوْمًا، فَإِنْ مَاتَ وَهِيَ فِي بَطْنِهِ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً)). وَاللَّفْظُ لِأَبِي عُمَرَ الْقَاضِي. ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شراب برائیوں کی جڑ ہے، جو شخص اسے پیئے گا، اللہ اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہیں کرے گا، اور اگر اسے اس حالت میں موت آ جائے کہ اس کے پیٹ میں شراب ہو؛ تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

یہ الفاظ ابو عمر القاضی کے ہیں۔

[٤٦١١]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقُ، نَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ نَافِعٍ الصَّائِغُ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُصْعَبِ بْنِ خَالِدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: تَلَقَّفْتُ هٰذِهِ الْخُطْبَةَ مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِتَبُوكَ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ((وَالْخَمْرُ جِمَاعُ الْإِثْمِ)).

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تبوک کے مقام پر رسول اللہ ﷺ نے خطبہ دیا تو میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: شراب گناہوں کا سرچشمہ ہے۔

[٤٦١٢]...... حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ، نَا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، نَا ابْنُ لَهِيعَةَ، نَا أَبُو صَخْرٍ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ أَبِي أُمَيَّةَ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: شراب برائیوں کی جڑ اور کبیرہ ترین گناہ ہے، جس نے اسے پیا، اس نے گویا اپنی ماں، چچی اور خالہ سے بدکاری کی۔

❶ سنن ابن ماجه: ٣٣٧٧ـ مسند أحمد: ٦٦٤٤ـ صحيح ابن حبان: ٥٣٥٧

عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِی رَبَاحٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: ((الْخَمْرُ أُمُّ الْفَوَاحِشِ وَأَكْبَرُ الْكَبَائِرِ، مَنْ شَرِبَهَا وَقَعَ عَلٰی أُمِّهِ وَعَمَّتِهِ وَخَالَتِهِ)). ❶

[٤٦١٣]...... ثنا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، ثنا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِیُّ، نا أَبُو صَالِحٍ كَاتِبُ اللَّيْثِ، حَدَّثَنِی ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِی قَبِيلٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْخَمْرُ أُمُّ الْخَبَائِثِ)). ❷

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: شراب برائیوں کی جڑ ہے۔

[٤٦١٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِیُّ بِالْكُوفَةِ، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ زَكَرِيَّا، وَأَبِی حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِیِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا وَهِیَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْعِنَبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ. ❸

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے منبر رسول پر خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اما بعد! شراب حرام ہے اور یہ پانچ چیزوں انگور، گندم، جو، کھجور اور شہد سے بنتی ہے۔

[٤٦١٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِیُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰی، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِی مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِيحَ الشَّرَابِ، فَسَأَلْتُهُ مَاذَا شَرِبَ؟ فَزَعَمَ أَنَّهُ شَرِبَ الطِّلَا وَأَنَا سَائِلٌ عَنِ الشَّرَابِ فَإِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهُ، فَجَلَدَهُ عُمَرُ الْحَدَّ تَامًّا.

سائب بن یزید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: مجھے فلاں سے شراب کی بو آئی، میں نے اس سے پوچھا کہ کیا پی رکھا ہے؟ اس نے کہا: طلا پیا ہے۔ حالانکہ میں اس سے شراب کے متعلق پوچھ رہا تھا، لیکن اگر وہ (طلا) اسے نشہ کر دے گا تو میں اسے کوڑے لگاؤں گا۔ پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے پوری حد لگوائی۔

[٤٦١٦]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ حَمَّادٌ: وَلَا أَعْلَمُهُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور ہر نشہ آور شراب ہے، جس شخص نے دنیا میں شراب پی، پھر وہ مر گیا، اور وہ شراب کا رسیا تھا، تو وہ

❶ المعجم الكبير للطبرانی: ١١٣٧٢، ١١٤٩٨

❷ سلف برقم: ٤٦١٠

❸ صحيح البخاری: ٥٥٨١۔ صحيح مسلم: ٣٠٣٢

إِلَّا رَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ)). ❶

آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

[٤٦١٧]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو الرَّبِيعِ الزَّهْرَانِيُّ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ، وَلَمْ يَشُكَّ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٤٦١٨]...... نا الْمَحَامِلِيُّ، نا ابْنُ مَخْشَرٍ، نا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ مَرْفُوعًا، وَكَذَالِكَ رَوَاهُ يُونُسُ الْمُؤَدِّبُ، عَنْ حَمَّادٍ، كَذَالِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِغَيْرِ شَكٍّ، وَقَالَ لُوَيْنٌ، عَنْ حَمَّادٍ: رَفَعَهُ وَلَمْ يَشُكَّ.

ایک اور سند کے ساتھ بھی مروی ہے۔

[٤٦١٩]...... وَرَوَاهُ الْحَكَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَبُو النُّعْمَانِ الْبَصْرِيُّ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَيُّوبَ، كَذَالِكَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِغَيْرِ شَكٍّ. وَنا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ الْبَصْرِيُّ جَارُ ابْنِ حَسَنَاتٍ عَنْهُ.

مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔

[٤٦٢٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ، نا إِسْحَاقُ بْنُ الضَّيْفِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أنا ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

[٤٦٢١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ حَفْصٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ زَاجٌ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ، نا أَبُو حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

❶ مسند أحمد: ٤٦٤٥، ٤٨٣٠، ٥٧٣٠۔ صحيح ابن حبان: ٥٣٥٤، ٥٣٦٦، ٥٣٦٨

❷ صحيح مسلم: ٢٠٠٣۔ مسند أحمد: ٤٨٣٠۔ صحيح ابن حبان: ٥٣٦٨

[٤٦٢٢]...... نا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ الْجَوْهَرِيُّ الْمَرْوَزِيُّ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هِلَالِ بْنِ عُمَرَ الْمَرْوَزِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ، نا أَبُو حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ الصَّائِغِ، وَالْأَجْلَحِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

[٤٦٢٣]...... نا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، أنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَجْشَرٍ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

[٤٦٢٤]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ، نا مُعْتَمِرٌ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)). ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر قسم کی شراب حرام ہے۔

[٤٦٢٥]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا رِزْقُ اللهِ بْنُ مُوسَى، نا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

[٤٦٢٦]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا عُبَيْدُ اللهِ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)).

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

[٤٦٢٧]...... نا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر قسم کی شراب حرام ہے۔

❶ مسند أحمد: ٤٦٤٤، ٤٨٣١، ٤٨٦٣۔ صحيح ابن حبان: ٥٣٦٩

سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عُلَاثَةَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ، وَكُلُّ خَمْرٍ حَرَامٌ)).

[٤٦٢٨]...... حَدَّثَنَا ابْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ النَّشَائِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْفَارِسِيُّ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

[٤٦٢٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا قُرَادٌ، نا عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ)).

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز شراب ہے۔

[٤٦٣٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، نا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ)) وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا أُحِلُّ مُسْكِرًا)). ❷

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس کی زیادہ مقدار نشہ کرے؛ اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے، نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں کسی نشہ آور چیز کو حلال نہیں کرتا۔

[٤٦٣١]...... نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا سَهْمُ بْنُ إِسْحَاقَ أَبُو هِشَامٍ، نا عِمْرَانُ بْنُ أَبَانَ، نا أَيُّوبُ بْنُ سَيَّارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَمَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ، وَمَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْمَجَّةُ مِنْهُ حَرَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے، جس کی زیادہ مقدار نشہ کرے؛ اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے، جس چیز کے ایک فرق (بڑی مقدار) سے نشہ ہو اس کی ایک کلی بھی حرام ہے۔

---

❶ سنن أبي داود: ٣٦٨٧ـ جامع الترمذي: ١٨٦٦ـ مسند أحمد: ٢٤٤٢٣ـ صحيح ابن حبان: ٥٣٨٣

❷ تاريخ بغداد للخطيب: ٩/ ٩٤

[٤٦٣٢]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَعِيدٍ الرَّهَاوِيُّ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ، نَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، نَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: هِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِي أَسْكَرَتْكَ. ❶

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس سے مراد وہ مشروب ہے جو تجھے مدہوش کر دے۔

[٤٦٣٣]...... قَالَ: وَنَا عَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ، نَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، قَوْلَهُ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ: وَهِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِي أَسْكَرَتْكَ. هٰذَا أَصَحُّ مِنَ الَّذِي قَبْلَهُ، وَلَمْ يُسْنِدْهُ غَيْرُ الْحَجَّاجِ وَقَدِ اخْتُلِفَتْ عَنْهُ. وَعَمَّارُ بْنُ مَطَرٍ ضَعِيفٌ، وَحَجَّاجٌ ضَعِيفٌ، وَإِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ النَّخَعِيِّ.

ایک اور سند سے ابراہیم رحمہ اللہ سے آپ ﷺ کے فرمان: ''ہر نشہ آور چیز حرام ہے'' (کی تشریح یوں) مروی ہے کہ اس سے مراد وہ مشروب ہے جو تجھے نشہ کر دے۔ یہ راویت اس سے زیادہ صحیح ہے جو اس سے پہلی ہے۔ اسے حجاج کے علاوہ کسی نے مسند روایت نہیں کیا اور ان سے اختلاف نقل کیا گیا ہے۔ عمار بن مطر ضعیف راوی ہے اور حجاج بھی ضعیف ہے، اور یہ فقط ابراہیم نخعی کا قول ہے۔

[٤٦٣٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُشْكَانَ الْمَرْوَزِيُّ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْمُودٍ، نَا الْعَبَّاسُ بْنُ زُرَارَةَ، نَا جَرِيرٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ: هِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِي تُسْكِرُكَ.

ابراہیم رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ اس سے مراد وہ مشروب ہے جو تجھے مدہوش کر دے۔

[٤٦٣٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ، نَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَحْمُودٍ، نَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ وَهْبِ بْنِ زَمْعَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، أَنَّهُ ذُكِرَ عِنْدَهُ حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ: وَهِيَ الشَّرْبَةُ الَّتِي تُسْكِرُكَ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: هٰذَا حَدِيثٌ بَاطِلٌ.

سفیان بن عبدالملک سے مروی ہے کہ ان کے ہاں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ (کی روایت کردہ) حدیث بیان کی گئی کہ اس سے مراد وہ مشروب ہے جو تجھے مدہوش کر دے۔ تو عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیث باطل ہے۔

[٤٦٣٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ مَاهَانَ، نَا عِيسَى بْنُ إِبْرَاهِيمَ، نَا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، أَنَّهُ قَالَ فِي هٰذَا

ابراہیم رحمہ اللہ اس حدیث کے متعلق؛ کہ جس میں بیان ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے، فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ پیالہ ہے جس سے نشہ ہو جائے۔

❶ سنن ابن ماجه: ٣٣٨٨

الْحَدِيثِ الَّذِي جَاءَ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ: هُوَ الْقَدَحُ الَّذِي يَسْكُرُ مِنْهُ . هٰذَا هُوَ الصَّحِيحُ عَنْ حَمَّادٍ أَنَّهُ مِنْ قَوْلِ إِبْرَاهِيمَ .

[٤٦٣٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ حَرَامٌ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ مشروب جونشہ کردے؛حرام ہے۔

[٤٦٣٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ، فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے شہد کی شراب کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ مشروب جونشہ کردے،حرام ہے۔

[٤٦٣٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمَانَ، نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِتْعِ، وَالْبِتْعُ نَبِيذُ الْعَسَلِ وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ، فَقَالَ: ((كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے بتع کی شراب کے متعلق پوچھا گیا۔ بتع سے مراد شہد کی شراب ہے، جسے اہل یمن پیا کرتے تھے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہر وہ مشروب جونشہ کردے،حرام ہے۔

[٤٦٤٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ، نا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ)). ❷

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ طاری کرے، میں تمہیں اس کی کم مقدار سے بھی روکتا ہوں۔

[٤٦٤١]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَدَنِيُّ، نا الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

سیدنا سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ طاری کرے، میں تمہیں اس کی کم مقدار سے بھی روکتا ہوں۔

❶ صحيح البخاري: ٥٥٨٥ـ صحيح مسلم: ٢٠٠١ـ مسند أحمد: ٢٤٠٨٢ـ صحيح ابن حبان: ٥٣٤٥، ٥٣٧١، ٥٣٧٢

❷ سنن النسائي: ٨/ ٣٠١ـ مسند البزار: ١٠٩٨ـ صحيح ابن حبان: ٥٣٧٠

الْأَشَجِّ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ.

[٤٦٤٢]...... قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ ح وَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَمَّادٍ الْقَاضِي، نَا سَعِيدُ بْنُ إِسْرَائِيلَ أَبُو عُثْمَانَ الْمَرْوَزِيُّ، نَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَزَعَةُ، حَدَّثَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: انْتَبَذْتُ نَبِيذًا فِي دُبَّاءٍ تُحْفَةً أَتْحِفُ بِهَا النَّبِيَّ ﷺ فِي يَوْمٍ كَانَ يَصُومُهُ، فَلَمَّا كَانَ عِنْدَ فِطْرِهِ جِئْتُهُ بِهَا أَحْمِلُهَا، فَقَالَ: ((مَا هٰذِهِ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟))، قُلْتُ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ نَبِيذٌ انْتَبَذْتُهُ لَكَ عَرَفْتُ أَنَّكَ تَصُومُ يَوْمَكَ هٰذَا فَأَحْبَبْتُ أَنْ تُصِيبَ مِنْهُ، فَقَالَ: ((ادْنُهَا مِنِّي))، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهِ يَنِسُّ، قَالَ: ((اضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطَ، فَإِنَّمَا يَشْرَبُ هٰذَا مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تحفے کے طور پر کدو کے برتن میں نبیذ تیار کیا تا کہ جس دِن نبی ﷺ روزہ رکھا کرتے تھے؛ اس دِن آپ کی خدمت میں تحفہ پیش کروں گا۔ چنانچہ جب افطاری کا وقت ہوا تو میں وہ اُٹھائے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابو ہریرہ! یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ نبیذ ہے جو میں نے آپ کے لیے تیار کیا ہے، مجھے معلوم تھا کہ آپ آج کے دِن روزہ رکھتے ہیں، چنانچہ میں نے اس سے آپ کی خدمت کرنا پسند کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے میرے قریب کرو۔ آپ ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا: اس کو دِیوار سے دے مارو، یہ تو صرف وہ شخص پیتا ہے جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔

[٤٦٤٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ عَيَّاشِ بْنِ الْمُبَارَكِ التُّرْكِيُّ، نَا أَصْرَمُ بْنُ حَوْشَبٍ، نَا فُضَيْلٌ أَبُو مُعَاذٍ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ، أَنَّ عَامِرًا الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: ((الْخَمْرُ مِنَ الْعَصِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ، وَإِنِّي أَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ)). ❷

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: شراب انگور، کھجور، منقی، گندم، جو اور مکئی سے بنتی ہے، اور بلاشبہ میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

[٤٦٤٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، نَا أَبُو حَيَّانَ التَّيْمِيُّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے منبر رسول پر فرمایا: اما بعد، اے لوگو! شراب حرام ہے اور وہ پانچ چیزوں سے بنتی ہے: انگور، شہد، کھجور، گندم اور جو سے۔ شراب

❶ سنن أبي داود: ٣٧١٦۔ سنن النسائي: ٨/ ٣٠١

❷ مسند أحمد: ١٨٣٥٠، ١٨٤٠٧۔ صحيح ابن حبان: ٥٣٩٨

عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، يَقُولُ: أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ فَإِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ: مِنَ الْعِنَبِ وَالْعَسَلِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ، وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ، وَثَلَاثٌ أَيُّهَا النَّاسُ وَدِدْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَهِدَ إِلَيْنَا فِيهِنَّ عَهْدًا نَنْتَهِي إِلَيْهِ: الْحَدُّ، وَالْكَلَالَةُ، وَأَبْوَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الرِّبَا. ❶

وہ ہے جو عقل پر پردہ ڈال دے۔ اے لوگو! میں نے چاہا کہ تین باتوں میں رسول اللہ ﷺ ہمیں پختہ بات بتا دیں کہ ہم اسی پر اکتفاء کر لیں، حد، کلالہ اور سود کی تمام صورتیں۔ (کلالہ سے مراد وہ شخص ہے جس کے ورثاء میں نہ باپ ہو اور نہ اولاد، بلکہ کوئی قرابت دار اس کا وارث ہو، جیسے بھائی بہن وغیرہ)۔

[٤٦٤٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نَا أَبُو كُرَيْبٍ، نَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ زَكَرِيَّا، وَأَبِي حَيَّانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَمِعْتُ عُمَرَ، يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا وَهِيَ مِنْ خَمْسٍ: مِنَ الْعِنَبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ.

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو منبر رسول پر فرماتے سنا: امابعد، اے لوگو! یقیناً شراب حرام ہے اور وہ پانچ چیزوں سے بنتی ہے: انگور، گندم، جو، کھجور اور شہد سے۔

[٤٦٤٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سِرَاجٍ الْكِنْدِيُّ، نَا سَعِيدُ بْنُ عِيسَى، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ: قَالَ النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيرٍ عَلَى هٰذَا الْمِنْبَرِ يَعْنِي مِنْبَرَ الْكُوفَةِ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْعَسَلِ خَمْرًا)). ❷

شعبی بیان کرتے ہیں کہ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے اس منبر پر، یعنی کوفے کے منبر پر بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ شراب کھجور، منقی، گندم، جو اور شہد سے بنتی ہے۔

[٤٦٤٧]...... وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، أَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((الْأَشْرِبَةُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ وَالْعَسَلِ، وَمَا خُمِّرَ بِهِ فَهُوَ خَمْرٌ)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے مرفوعاً بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: پانچ قسم کے مشروب جو گندم، جو، کھجور، منقی اور شہد سے بنتے ہیں، ان میں سے جس کی بھی شراب بنائی جائے وہ حرام ہے۔

❶ سلف برقم: ٤٦١٤

❷ مسند أحمد: ١٨٣٥٠ ۔سنن أبی داود: ٣٦٧٦ ۔سنن ابن ماجه: ٣٣٧٩ ۔جامع الترمذی: ١٨٧٢ ۔السنن الكبرىٰ للنسائی: ٦٧٨٧

[٤٦٤٨]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، نا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِنَّ مِنَ التَّمْرِ خَمْرًا، وَإِنَّ مِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا، وَإِنَّ مِنَ الْبُرِّ خَمْرًا، وَإِنَّ مِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا، وَإِنَّ مِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ کھجور سے شراب بنتی ہے، منقیٰ سے شراب بنتی ہے، گندم سے شراب بنتی ہے، جو سے شراب بنتی ہے اور شہد سے شراب بنتی ہے۔

[٤٦٤٩]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، نا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو غَسَّانَ، نا إِسْرَائِيلُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ بِهٰذَا. وَرَوَاهُ قَاسِمٌ الْجُوعِيُّ عَنِ الْفِرْيَابِيِّ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ. وَوَهِمَ فِيهِ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ وہی حدیث مروی ہے۔

[٤٦٥٠]..... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا جَعْفَرٌ الصَّائِغُ، نا دَاوُدُ بْنُ مِهْرَانَ، نا عُثْمَانُ بْنُ مَطَرٍ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((أَلَا إِنَّ الْخَمْرَ مِنَ الْعَصِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: خبردار! شراب انگور، منقیٰ، کھجور، گندم اور جو سے بنتی ہے۔

[٤٦٥١]..... أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ، نا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ كَثِيرٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ، أَنَّ السَّرِيَّ بْنَ إِسْمَاعِيلَ الْكُوفِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُ، أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا، وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا، وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا، وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا، وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا، وَأَنْهَاكُمْ عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ)).

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ گندم سے شراب بنتی ہے، جو سے شراب بنتی ہے، منقیٰ سے شراب بنتی ہے، کھجور سے شراب بنتی ہے اور شہد سے شراب بنتی ہے، میں تمہیں ہر نشہ آور چیز سے منع کرتا ہوں۔

[٤٦٥٢]..... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْمُغِيرَةِ الْجَوْهَرِيُّ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ لُؤْلُؤٌ، نا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا شَيْبَانُ، عَنِ الْأَشْعَثِ، عَنْ

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اللہ کی قسم اُٹھا کر بیان کرتے تھے کہ شراب کی حرمت کے وقت نبی ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے مٹکے توڑ دیے جائیں اور کھجور و منقیٰ کے پھل انڈیل دیے جائیں۔

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ ، قَالَ: كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَحْلِفُ بِاللَّهِ إِنَّ الَّتِي أَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ حِينَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ: ((أَنْ يُكْسَرَ دِنَانُهُ ، وَأَنْ يُكْفَأَ ثَمَرُ التَّمْرِ وَالزَّبِيبِ)) .

[٤٦٥٣]..... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ ، نا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ ، نا الْوَلِيدُ بْنُ كَثِيرٍ ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ)) . قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ هُوَ أَبُو سَعِيدٍ الرَّائِيُّ كُوفِيٌّ . ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔
ابوالحسن کہتے ہیں: عبیداللہ بن عمر سے مراد ابوسعید الرائی کوفی ہے۔

[٤٦٥٤]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِيُّ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَبَّاسِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَذَا نَسَبَهُ ، حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنْ خَوَّاتِ بْنِ جُبَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ)) . ❷

سیدنا خوات بن جبیر انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

[٤٦٥٥]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْهَيْثَمِ بْنِ خَالِدٍ الطِّينِيُّ ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ ، نا سَعِيدُ بْنُ سَالِمٍ ، عَنْ أَبِي يُونُسَ الْعِجْلِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ، قَالَ: ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ ، وَمَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ)) .

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اور جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے، اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔

[٤٦٥٦]..... نا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ ح وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى ، قَالَا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ لَيْثِ بْنِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک اوقیہ بھی حرام ہے۔

❶ مسند أحمد: ٦٥٥٨ ، ٦٦٧٤

❷ المستدرك للحاكم: ٣/ ٤١٣ ـ المعجم الكبير للطبراني: ٤١٤٩

أَبِي سُلَيْمٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرْقُ فَالْأُوقِيَّةُ مِنْهُ حَرَامٌ)). ❶

[٤٦٥٧]..... حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ، نا ابْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِدْرِيسَ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ، جَمِيعًا عَنْ لَيْثٍ بِإِسْنَادِهِ، وَقَالَ: ((فَالْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ)).

مذکورہ سند سے بھی یہ حدیث مروی ہے، اس میں ہے: اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

[٤٦٥٨]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي عَفَّانُ، حَدَّثَنِي مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ ح وَنا عَبْدُ اللّٰهِ، نا شَيْبَانُ بْنُ فَرُّوخَ، نا مَهْدِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ، نا أَبُو عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرْقُ فَمِلْءُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ)). قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ: اسْمُ أَبِي عُثْمَانَ عَمْرُو بْنُ سَالِمٍ وَكَانَ قَاضِي أَهْلِ مَرْوَ، رَوَى عَنْهُ مُطَرِّفٌ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کی ہتھیلی بھر مقدار بھی حرام ہے۔

[٤٦٥٩]..... نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُجَشِّرٍ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنِي الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرْقُ مِنْهُ فَالْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

[٤٦٦٠]..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا يَحْيَى بْنُ الْوَرْدِ، نا أَبِي، عَنْ عَدِيِّ بْنِ الْفَضْلِ، عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرْقُ فَالْأُوقِيَّةُ مِنْهُ حَرَامٌ)). قَالَ ابْنُ صَاعِدٍ: هٰذَا إِنَّمَا يُرْوَى عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ.

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک اوقیہ بھی حرام ہے۔

❶ مسند أحمد: ٢٤٤٢٣-سنن أبي داود: ٣٦٨٧-جامع الترمذي: ١٨٦٦-صحيح ابن حبان: ٥٣٨٣

[٤٦٦١]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا فَضْلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الرَّازِيُّ، نا حُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الرَّازِيُّ، نا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الرَّازِيِّ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْأُوقِيَّةُ مِنْهُ حَرَامٌ)). ❶

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک اوقیہ بھی حرام ہے۔

[٤٦٦٢]..... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُلَاعِبٍ، نا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا أَبُو جَعْفَرٍ الرَّازِيُّ، عَنْ لَيْثٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ. مَوْقُوفٌ.

ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک اوقیہ بھی حرام ہے۔
یہ روایت موقوف ہے۔

[٤٦٦٣]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا يَحْيَى بْنُ الْوَرْدِ، نا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْجُرْعَةُ مِنْهُ حَرَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

[٤٦٦٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَيَّاشٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُسْلِمٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، سَمِعَا الزُّهْرِيَّ، يُحَدِّثُ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

[٤٦٦٥]..... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْرِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْهَرَوِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أَسْكَرَ الْفَرَقُ فَالْحَسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ)).

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز کا ایک فرق (بڑی مقدار) نشہ دے، اس کا ایک گھونٹ بھی حرام ہے۔

---

❶ سلف برقم: ٤٦٢٨

[٤٦٦٦]...... حَدَّثَنِي دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى بْنُ هَارُونَ، نا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّمَا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَالْمُسْكِرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ. قَالَ مُوسَى: وَنا بَعْضُ أَصْحَابِنَا، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ بِنْتِ السُّدِّيِّ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ عَيَّاشٍ الْعَامِرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ سَوَاءً: وَالْمُسْكِرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ. قَالَ مُوسَى: وَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ؛ لِأَنَّهُ قَدْ رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَرَوَى عَنْهُ طَاوُسٌ، وَعَطَاءٌ، وَمُجَاهِدٌ: مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ، وَرَوَاهُ عَنْهُ قَيْسُ بْنُ حَبْتَرٍ، وَكَذَلِكَ فُتْيَا ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْكِرِ. ❶

عبداللہ بن شداد سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یقیناً شراب کو اور مشروبات میں سے ہر نشہ آور مشروب کو حرام قرار دیا گیا۔ ایک اور سند کے ساتھ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بالکل اسی کے مثل ہی مروی ہے۔ موسیٰ کہتے ہیں کہ ان الفاظ کا سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہونا ہی درست بات ہے، کیونکہ نبی ﷺ سے تو یہ روایت کیا گیا ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ان سے طاؤس، عطاء اور مجاہد رحمہم اللہ نے روایت کیا کہ جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ ان سے قیس بن حبتر نے بھی اسے روایت کیا اور نشہ آور چیز کے بارے میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کا فتویٰ بھی اسی طرح ہے۔

[٤٦٦٧]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُوسَى، نا أَبِي، نا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَلِيلُ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ حَرَامٌ.

عطاء، طاؤس اور مجاہد رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس چیز کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے جس کی زیادہ مقدار نشہ دے۔

[٤٦٦٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ عَطَاءٍ، وَطَاوُسٍ، وَمُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَلِيلُ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ حَرَامٌ.

عطاء، طاؤس اور مجاہد رحمہم اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اس چیز کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے جس کی زیادہ مقدار نشہ کر دے۔

[٤٦٦٩]...... حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ السَّمِيعِ الْهَاشِمِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْبُسْتَانِيُّ، نا أَبُو حَفْصٍ الدِّمَشْقِيُّ عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، نا سَعِيدٌ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيٍّ، عَنْ بَعْضِ أَهْلِ بَيْتِهِ، أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيذِ؟

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک شخص نے نبیذ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: بیٹا! اللہ تعالیٰ نے شراب کو اس کے نام کے سبب حرام نہیں کیا، بلکہ اس کے نتیجے کی وجہ سے حرام کیا ہے، اور ہر وہ مشروب جس کا نتیجہ شراب کا سا ہو (یعنی وہ نشہ چڑھا دے) تو وہ شراب کی طرح ہی حرام ہے۔

❶ السنن الكبرى للنسائي: ٥١٧٣

فَقَالَتْ: يَا بُنَيَّ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يُحَرِّمِ الْخَمْرَ لِاسْمِهَا وَإِنَّمَا حَرَّمَهَا لِعَاقِبَتِهَا ، وَكُلُّ شَرَابٍ يَكُونُ عَاقِبَتُهُ كَعَاقِبَةِ الْخَمْرِ فَهُوَ حَرَامٌ كَتَحْرِيمِ الْخَمْرِ .

[٤٦٧٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، نا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: أَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا نَنْبِذُ النَّبِيذَ فَنَشْرَبُهُ عَلَى غَدَائِنَا وَعَشَائِنَا ، قَالَ: ((اشْرَبُوا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُكْسِرُهُ بِالْمَاءِ ، فَقَالَ: ((حَرَامٌ قَلِيلُ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ)) . ❶

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں کچھ لوگ حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے نبی! ہم نبیذ تیار کر کے صبح اور شام کے کھانے میں استعمال کرتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پی سکتے ہو، تاہم ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم پانی ملا کر اس کا جوش مارتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس چیز کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے جس کی زیادہ مقدار نشہ دے۔

[٤٦٧١]...... نَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْلَمَةَ ، نا الْأَوْزَاعِيُّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ ، قَالَ: جَاءَ قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَنْبِذُ نَبِيذًا فَنَشْرَبُهُ عَلَى طَعَامِنَا ، فَقَالَ: ((اشْرَبُوا وَاجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ)) فَأَعَادُوا عَلَيْهِ ، فَقَالَ: ((إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيلِ مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ)) .

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نبیذ تیار کرتے ہیں اور اسے اپنے کھانے پر پیتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: پی سکتے ہو، تاہم ہر نشہ آور چیز سے اجتناب کرو۔ انہوں نے آپ ﷺ سے اپنی بات دوبارہ بیان کی، تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ تمہیں اس چیز کی تھوڑی مقدار سے بھی منع کرتا ہے جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دیتی ہو۔

[٤٦٧٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ السَّرَخْسِيُّ ، نا بَكْرُ بْنُ خِدَاشٍ ، نا قَطَنٌ ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى الثَّعْلَبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى ، قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَأَبِي إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِعَشَاءٍ فَتَعَشَّى ثُمَّ سَقَانَا ثُمَّ خَرَجْنَا فِي الظُّلْمَةِ ، فَلَمْ نَهْتَدِ فَأَرْسَلَ مَعَنَا بِشُعْلَةٍ مِنْ نَارٍ وَخَرَجْنَا .

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں اور میرے والد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس شام کے کھانے کے لیے گئے، سو انہوں نے کھانا کھلایا اور ہمیں (مشروب) پلایا، پھر ہم تاریکی میں (واپسی کے لیے) نکلے تو ہمیں راستہ دکھائی نہیں دے رہا تھا، تو انہوں نے ہمارے ساتھ آگ کا شعلہ (چراغ وغیرہ) دے بھیجا، اور ہم (اس کی روشنی میں) واپس آئے۔

[٤٦٧٣]...... قُرِئَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، نا شَرِيكٌ ،

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے مشکیزوں کا تذکرہ ہوا تو ایک اعرابی نے کہا: یہ برتن نہیں ہیں۔

❶ سلف بنحوه برقم: ٤٦٥٣

عَنْ زِيَادِ بْنِ فَيَّاضٍ، عَنْ أَبِي عِيَاضٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ: ذُكِرَتِ الْأَوْعِيَةُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ: لَا ظُرُوفَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((اجْتَنِبُوا كُلَّ مُسْكِرٍ وَلَا تَسْكَرُوا)). ❶

آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز سے بچو اور نشہ نہ کرو۔

[٤٦٧٤]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَابْنُ صَاعِدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالُوا: نا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ، نا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِوَفْدِ عَبْدِ الْقَيْسِ: ((لَا تَشْرَبُوا فِي نَقِيرٍ، وَلَا مُقَيَّرٍ، وَلَا دُبَّاءٍ، وَلَا حَنْتَمٍ، وَلَا مَزَادَةٍ، وَلَكِنِ اشْرَبُوا فِي سِقَاءِ أَحَدِكُمْ غَيْرَ مُسْكِرٍ، فَإِنْ خَشِيَ شِدَّتَهُ فَلْيَصُبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ)). لَفْظُ ابْنِ مَنِيعٍ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عبدالقیس کے وفد سے فرمایا: تم لکڑی کے کھدے ہوئے برتن، جس برتن کو روغنِ زفت لگا ہو، کدو کے برتن (تونبے)، جس برتن کو سبز رنگ کا روغن ملا گیا ہو اور بڑی مشک؛ جسے اوپر سے کاٹ لیا گیا ہو اور پیندے کی طرف سے سوراخ نہ ہو (ان تمام برتنوں میں) مت پیا کرو، لیکن اپنے مشکیزے میں پی لیا کرو جس میں نشہ پیدا نہ ہو، لیکن اگر کسی کو اس کے جوش مارنے کا اندیشہ ہو تو اس پر پانی ڈال (کر اسے ٹھنڈا کر) لو۔

[٤٦٧٥]...... قُرِئَ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ، حَدَّثَنَا الزَّنْجِيُّ بْنُ خَالِدٍ، نا زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ، عَنْ سُمَيٍّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فَأَطْعَمَهُ فَلْيَأْكُلْ مِنْ طَعَامِهِ وَلَا يَسْأَلْهُ، وَإِنْ سَقَاهُ شَرَابًا فَلْيَشْرَبْ مِنْ شَرَابِهِ وَلَا يَسْأَلْهُ عَنْهُ، وَإِنْ خَشِيَ مِنْهُ فَلْيَكْسِرْهُ بِالْمَاءِ)). ❸

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے اور وہ اسے کھانا پیش کرے تو اسے چاہئے کھانا کھا لے، اس کے (حلال وحرام کے) متعلق سوال نہ کرے، اور اگر وہ مشروب پیش کرے تو اسے پی لے اور اس کے (حلال وحرام کے) متعلق نہ پوچھے، اگر اسے کوئی خدشہ ہو تو پانی ملا کر اس کا جوش ختم کر دے۔

[٤٦٧٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ زَكَرِيَّا الْمُحَارِبِيُّ، نا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ، نا أَبُو غَسَّانَ، نا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((اشْرَبُوا فِي

سیدنا ابو بردہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: تارکول لگے برتن میں پی لیا کرو، البتہ نشہ نہ پیدا ہونے دو۔

اس میں ابوالاحوص کو اس کی سند اور متن میں وہم ہوا ہے، اور ان کے علاوہ (دیگر رُواۃ) نے سماک سے، انہوں نے قاسم

❶ مسند أحمد: ٦٩٧٩

❷ صحيح مسلم: ١٩٩٣۔سنن أبي داود: ٣٦٩٣۔سنن النسائي: ٨/ ٢٩٧۔مسند أحمد: ٩٥٣٩، ١٠٥١٠۔صحيح ابن حبان: ٥٤٠٨

❸ مسند أحمد: ٩١٨٤

الْمُزَفَّتِ وَلَا تَسْكَرُوا)). وَهِمَ فِيهِ أَبُو الْأَحْوَصِ فِي إِسْنَادِهِ وَمَتْنِهِ. وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ: ((وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)). ❶

سے، انہوں نے ابن بریدہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا: اور تم نشہ آور چیز نہ پیو۔

[٤٦٧٧]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْبَاقِي، نا لُوَيْنٌ، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ فَاشْرَبُوا فِيمَا شِئْتُمْ وَلَا تَسْكَرُوا)). رَوَاهُ غَيْرُهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ، فَقَالَ: ((وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا))، وَقَالَ ذَالِكَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ وَهُوَ إِمَامٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ. ❷

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں کچھ برتنوں کے استعمال سے منع کیا تھا، سو (اب تم) جن برتنوں میں چاہو پی لیا کرو، لیکن نشہ نہ پیدا ہونے دو۔
ان کے علاوہ (دیگر رُواۃ) نے اسے محمد بن جابر سے روایت کیا اور (انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: تم نشہ آور مشروب مت پیو۔ یحییٰ بن یحییٰ نیشاپوری، جو کہ امام ہیں، نے بھی محمد بن جابر سے یہی بیان کیا ہے۔

[٤٦٧٨]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْهَيْثَمِ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْقُوهُسْتَانِيُّ، نا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، نا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ سِمَاكٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كُنَّا نَهَيْنَاكُمْ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِي أَيِّ سِقَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا)). وَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ہم تمہیں مشکیزوں میں پینے سے منع کرتے تھے، لیکن (اب تم) جس مشکیزے سے چاہو پیو لیکن نشہ آور (مشروب) مت پیو۔
یہی روایت درست ہے۔ واللہ اعلم

[٤٦٧٩]...... قُرِءَ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَأَنَا أَسْمَعُ: حَدَّثَكُمْ أَبُو كَامِلٍ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، نا فَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ، حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ الْأَجْدَعِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ نُزُولٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْأَبْطَحِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ: ((أَلَا إِنِّي

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم مقام ابطح میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ پڑاؤ کیے ہوئے تھے، پھر انہوں نے حدیث ذکر کی اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا، لیکن (اب تم) ان کی زیارت کرلیا کرو، کیونکہ یہ تمہیں آخرت کی یاد دلاتی ہیں، میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زائد

❶ مسند أبي داود الطيالسي: ١٣٦٩ ـ شرح معاني الآثار للطحاوي: ٤/ ٢٢٨ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٢٩٨

❷ صحيح مسلم: ٩٧٧ ـ سنن أبي داود: ٣٢٣٥ ـ سنن النسائي: ٨/ ٣١١ ـ مسند أحمد: ٢٣٠١٥ ـ صحيح ابن حبان: ٣١٦٨

كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ ، فَزُورُوهَا تُذَكِّرْكُمْ آخِرَتَكُمْ ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ أَنْ تَأْكُلُوهَا فَوْقَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا وَادَّخِرُوا ، وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَوْعِيَةِ وَإِنَّ الْأَوْعِيَةَ لَا تُحَرِّمُ شَيْئًا فَاشْرَبُوا وَلَا تَسْكَرُوا)) . فَرْقَدٌ ، وَجَابِرٌ ضَعِيفَانِ ، وَلَا يَصِحُّ . ❶

کھانے سے منع کیا تھا، لیکن (اب تم) کھاؤ اور ذخیرہ کرو اور میں تمہیں مشکیزوں کے استعمال سے منع کیا تھا، بلاشبہ مشکیزے کسی چیز کو حرام نہیں کرتے، سو (اب تم) پی لیا کرو مگر نشہ آور سے بچو۔

فرقد اور جابر دونوں ضعیف راوی ہیں، اور یہ روایت صحیح نہیں ہے۔

[٤٦٨٠]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، قَالَ: كُنْتُ أَنْبِذُ النَّبِيذَ لِعُمَرَ بِالْغَدَاةِ وَيَشْرَبُهُ عَشِيَّةً ، وَأَنْبِذُ لَهُ عَشِيَّةً وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَلَا يَجْعَلُ فِيهِ عَكَرًا .

اسلم بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے صبح کے وقت نبیذ تیار کرتا، آپ اسے شام کے وقت نوش فرماتے، میں شام کے وقت تیار کرتا تو آپ صبح کے وقت نوش فرماتے، اس کی رنگت نہیں بدلتی تھی۔

[٤٦٨١]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا مُحْرِزُ بْنُ عَوْنٍ ، نا شَرِيكٌ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: إِنِّي لَأَشْرَبُ هٰذَا النَّبِيذَ الشَّدِيدَ يَقْطَعُ مَا فِي بُطُونِنَا مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ .

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اتنا گاڑھا نبیذ پیتا ہوں جو ہمارے پیٹ میں موجود اونٹ کے گوشت تک کو کاٹ دے۔

[٤٦٨٢]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، نا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: نُبِذَ لِعُمَرَ لِقُدُومِهِ فَتَأَخَّرَ يَوْمًا فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ قَدِ اشْتَدَّ ، قَالَ: فَدَعَا بِجِفَانٍ فَصَبَّهُ ثُمَّ صَبَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ .

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آمد پر آپ کے لیے نبیذ تیار کیا گیا، آپ ایک دن تاخیر سے تشریف لائے اور نبیذ حاضر خدمت کیا گیا، جو گاڑھا ہو چکا تھا، تو آپ نے پیالہ منگوا کر کچھ نبیذ اس میں ڈالا پھر اس میں پانی ملالیا۔

[٤٦٨٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ ، نا خَلَفٌ ، نا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ ، قَالَ: تَلَقَّتْ ثَقِيفٌ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِنَبِيذٍ ، فَوَجَدَهُ شَدِيدًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا .

سعید بن مسیب بیان کرتے ہیں کہ ثقیف نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی ضیافت میں نبیذ پیش کیا، آپ نے دیکھا کہ وہ خاصا گاڑھا ہو چکا تھا، چنانچہ آپ نے پانی منگوا کر دو یا تین مرتبہ پانی ملالیا۔

[٤٦٨٤]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْقَطَّانُ ، نا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى ، نا إِسْمَاعِيلُ

عمرو بن میمون بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ دو مرتبہ حج کیا، تو میں نے انہیں فرماتے سنا: میں نبیذ

❶ مسند أحمد: ٤٣١٩۔صحيح ابن حبان: ٥٤٠٩

بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ حَجَّتَيْنِ فَسَمِعْتُهُ ، يَقُولُ: إِنَّا لَنَشْرَبُ النَّبِيذَ لِيَقْطَعَ مَا فِي بُطُونِنَا مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ أَنْ يُؤْذِيَنَا .

پیتا ہوں تا کہ وہ ہمارے پیٹ میں موجود اونٹ کے گوشت کو ہمارے لیے تکلیف دہ بننے سے روک لے (یعنی اسے جلد ہضم کر دے)۔

[٤٦٨٥]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ ، نا وَكِيعٌ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَنْصُورٍ الْمَشْرِقِيِّ ، عَنْ عَامِرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ ذِي لَعْوَةَ أَنَّ أَعْرَابِيًّا شَرِبَ مِنْ إِدَاوَةِ عُمَرَ نَبِيذًا فَسَكِرَ ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ الْحَدَّ . لَا يَثْبُتُ هٰذَا .

سعید بن ذی لعوہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے پرانے مشکیزے سے نبیذ پیا اور مدہوش ہو گیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی۔

یہ روایت ثابت نہیں ہے۔

[٤٦٨٦]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ ، نا أَبُو الْمُوَجِّهِ ، نا عَبْدَانُ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ ، أَنَّ عُمَرَ مَرَّ عَلَى إِدَاوَةٍ لِرَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ ، فَقَالَ: ائْتُونِي بِهٰذَا النَّبِيذِ ، فَأُتِيَ بِهِ فَأَخَذَهُ فَوَجَدَهُ شَدِيدًا ، فَقَالَ: مَنْ رَابَهُ مِنْ هٰذَا النَّبِيذِ شَيْءٌ فَلْيَكْسِرْ مَتْنَهُ بِالْمَاءِ .

عثمان بن ابی العاص روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ایک ثقفی کے مشکیزے کے پاس سے گزرے تو فرمایا: میرے پاس یہ نبیذ لاؤ۔ نبیذ لایا گیا تو آپ نے دیکھا کہ وہ انتہائی گاڑھا ہو چکا تھا، آپ نے فرمایا: جب کسی کا نبیذ گاڑھا ہو تو وہ اس میں پانی ملا کر اس کا جوش ختم کر لیا کرے۔

[٤٦٨٧]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ ، نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ ، نا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ ، نا إِسْمَاعِيلُ ، عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ ، قَالَ: حَمَلْتُ سِلَالًا مِنْ خَبِيصٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَحَ بَعْضَهُنَّ ، فَقَالَ: يَا عُتْبَةُ ، كُلُّ الْمُسْلِمِينَ يَجِدُ مِثْلَ هٰذَا؟ ، قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ هٰذَا شَيْءٌ يَخْتَصُّ بِهِ الْأُمَرَاءُ ، قَالَ: ارْفَعْهُ لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا عِنْدَهُ إِذْ دَعَا بِغَدَائِهِ فَأُتِيَ بِلَحْمٍ غَلِيظٍ وَبِخُبْزٍ خَشِنٍ فَجَعَلْتُ أَهْوَى إِلَى الْبَضْعَةِ أَحْسَبُهَا سَنَامًا فَإِذَا هِيَ عِلْبَاءُ الْعَنَقِ ، فَأَلُوكُهَا فَإِذَا غَفَلَ عَنِّي جَعَلْتُهَا بَيْنِي وَبَيْنَ الْخِوَانِ ، ثُمَّ دَعَا بِنَبِيذٍ لَهُ قَدْ كَادَ أَنْ يَصِيرَ خَلًّا فَمَزَجَهُ حَتّٰى إِذَا أَمْكَنَ شَرِبَ وَسَقَانِي ، ثُمَّ قَالَ: يَا

عتبہ بن فرقد بیان کرتے ہیں کہ میں کھجور اور گھی سے بنے ہوئے حلوے کی ٹوکریاں لے کر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، جب میں نے وہ ان کے سامنے رکھیں تو انہوں نے کچھ کو کھولا اور فرمایا: اے عتبہ! کیا تمام مسلمانوں کو یہ میسر ہے؟ میں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! یہ ایسی چیز ہے جو صرف امراء کو خاص طور پر دی جا رہی ہے۔ تو انہوں نے فرمایا: اسے اٹھا کر لے جاؤ، مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میں ان کے پاس ہی موجود تھا تو اسی دوران انہوں نے اپنا کھانا منگوایا تو انہیں موٹا گوشت اور سخت روٹی لا کر دی گئی۔ میں نے گوشت کے ایک پکڑے کی طرف ہاتھ بڑھایا، مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کوہان کا گوشت ہے، لیکن جب دیکھا تو وہ (اونٹ کی) گردن کا لمبا پٹھا تھا۔ میں اسے ہلکا ہلکا چبانے لگا، لیکن جب آپ کا دھیان میری طرف سے ہٹا تو

عُتْبَةُ إِنَّا نَنْحَرُ كُلَّ يَوْمٍ جَزُورًا، فَأَمَّا وَرِكُهَا وَأَطَايِبُهَا فَلِمَنْ حَضَرَنَا مِنْ أَهْلِ الْآفَاقِ وَالْمُسْلِمِينَ، وَأَمَّا عُنُقُهَا فَلَنَا نَأْكُلُ مِنْ هٰذَا اللَّحْمِ الْغَلِيظِ الَّذِي رَأَيْتَ وَنَشْرَبُ عَلَيْهِ مِنْ هٰذَا النَّبِيذِ يَقْطَعُهُ فِي بُطُونِنَا.

میں نے اسے دسترخوان پر رکھ دیا۔ پھر آپ نے اپنا نبیذ منگوایا، جو سرکہ بننے کے قریب تھا، تو آپ نے اس میں پانی ملایا، یہاں تک کہ اس کا جوش ختم ہو گیا، پھر آپ نے بھی پیا اور مجھے بھی پلایا۔ پھر فرمایا: اے عتبہ! ہم روزانہ ایک اونٹنی ذبح کرتے ہیں، اس کی ران اور گوشت کے عمدہ حصے ہم ان مسلمانوں اور مہمانوں کے لیے رکھ لیتے ہیں جو اطراف و اکناف سے ہمارے پاس آتے ہیں۔ اور اس کی جو گردن ہوتی ہے وہ ہمارے لیے ہوتی ہے، اس لیے ہم یہ موٹا گوشت کھاتے ہیں جو تم نے دیکھا ہے اور اس پر ہم یہ نبیذ پی لیتے ہیں تاکہ یہ اس (گوشت) کو ہمارے پیٹ میں کاٹ دے (یعنی ہضم کر دے)۔

[٤٦٨٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُشْكَانَ الْمَرْوَزِيُّ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يَحْيَى السَّرَخْسِيُّ الْقَاضِي، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، نا عَبْدَانُ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ، قَالَ: سَأَلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ الْعُمَرِيُّ أَبَا حَنِيفَةَ عَنِ الشَّرَابِ، قَالَ: حَدَّثُونَا مِنْ قِبَلِ أَبِيكَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ، قَالَ: إِنْ رَابَكُمْ فَاكْسِرُوهُ بِالْمَاءِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ: فَإِذَا تَيَقَّنْتَ وَلَمْ تَرْتَبْ.

عبداللہ بن مبارکؒ بیان کرتے ہیں کہ عبداللہ بن عمر العمری نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نبیذ کے متعلق پوچھا تو انہوں نے فرمایا: محدثین نے ہمیں آپ کے والد کے طریق سے حدیث بیان کی ہے کہ نبیذ گاڑھا ہو تو اس میں پانی ملا لیا جائے۔ عبداللہ نے کہا: آپ کو یقین ہے، شک نہیں۔

[٤٦٨٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أنا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، وَابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، أَنَّهُ جَلَدَ رَجُلًا وَجَدَ مِنْهُ رِيحَ شَرَابِ الْحَدَّ تَامًّا.

سائب بن یزید روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی سے شراب کی بو آنے پر اسے پوری حد لگائی۔

[٤٦٩٠]...... حَدَّثَنَا ابْنُ خُشَيْشٍ، نا سَلْمُ بْنُ جُنَادَةَ، نا وَكِيعٌ، عَنْ شَرِيكٍ، عَنْ فِرَاسٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، أَنَّ رَجُلًا شَرِبَ مِنْ إِدَاوَةِ عَلِيٍّ نَبِيذًا بِصِفِّينَ فَسَكِرَ، فَضَرَبَهُ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْحَدَّ.

شعبی روایت کرتے ہیں کہ صفین میں ایک آدمی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مشکیزے سے نبیذ پیا اور مدہوش ہو گیا تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اس پر حد لگائی۔

[٤٦٩١]...... قَالَ: وَنا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي

عامر بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نے پرانے مشکیزے سے

إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرٍ، أَنَّ أَعْرَابِيًّا شَرِبَ مِنْ إِدَاوَةِ عُمَرَ نَبِيذًا فَسَكِرَ، فَضَرَبَهُ عُمَرُ الْحَدَّ. هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَا يُثْبَتَانِ.

نبیذ پیا تو اسے نشہ ہو گیا، تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اسے حد لگائی۔
یہ مرسل ہے اور یہ دونوں روایتیں ثابت نہیں ہیں۔

[٤٦٩٢]...... نَا أَبُو بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى الْبَزَّازُ، نَا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، نَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ السَّهْمِيِّ، قَالَ: طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَيْتِ فِي يَوْمٍ قَائِظٍ شَدِيدِ الْحَرِّ فَاسْتَسْقَى رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ، فَقَالَ: هَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ شَرَابٌ فَيُرْسِلُ إِلَيَّ؟، فَأَرْسَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ إِلٰى مَنْزِلِهِ فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ نَبِيذُ زَبِيبٍ، فَلَمَّا رَآهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: ((أَلَا خَمَّرْتِهِ وَلَوْ بِعُودٍ تَعْرُضُهُ عَلَيْهِ))، فَلَمَّا أَدْنَى الْإِنَاءَ مِنْهُ وَجَدَ لَهُ رَائِحَةً شَدِيدَةً فَقَطَّبَ وَرَدَّ الْإِنَاءَ، فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنْ يَكُنْ حَرَامًا لَمْ تَشْرَبْهُ فَاسْتَعَادَ الْإِنَاءَ وَصَنَعَ مِثْلَ ذَالِكَ، فَقَالَ الرَّجُلُ مِثْلَ ذَالِكَ، فَدَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَصَبَّهُ عَلَى الْإِنَاءِ، وَقَالَ: ((إِذَا اشْتَدَّ عَلَيْكُمْ شَرَابُكُمْ فَاصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا)). الْكَلْبِيُّ مَتْرُوكٌ، وَأَبُو صَالِحٍ ضَعِيفٌ وَاسْمُهُ بَاذَانُ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ. ❶

مطلب بن ابی وداعہ سہمی روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ سخت گرمی میں بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے کہ ایک قریشی گروہ سے پینے کو کچھ طلب کیا اور فرمایا: اگر تمہارے پاس پینے کی کوئی چیز ہے تو مجھے دو۔ ان میں سے ایک آدمی نے اپنے گھر پیغام بھیجا، ایک لونڈی برتن لے آئی جس میں نبیذ تھا۔ نبی ﷺ نے دیکھا تو فرمایا: تم نے اسے ڈھانپا کیوں نہیں؟ خواہ ایک لکڑی ہی اس پر چوڑائی کی صورت میں رکھ دیتی۔ جب برتن آپ کے قریب کیا تو آپ نے اس سے بہت تیز بو پائی، آپ کی پیشانی پر شکن پڑا اور آپ نے برتن واپس کر دیا۔ اس آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اگر یہ حرام ہے تو مت پیجیے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ برتن لیا اور اسی طرح کیا، آدمی نے بھی ویسے ہی کہا، تو آپ ﷺ نے زم زم کا ایک ڈول منگوا کر اس میں ملایا اور فرمایا: جب تمہارا مشروب گاڑھا ہو جائے تو اس طرح کر لیا کرو۔
کلبی متروک راوی ہے اور ابو صالح ضعیف ہے، اس کا نام باذان ہے اور یہ اُم ہانی کا آزاد کردہ غلام تھا۔

[٤٦٩٣]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، نَا مُوسَى بْنُ سُفْيَانَ، نَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْجَهْمِ، نَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ بَاذَانَ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ، قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْبَيْتِ، وَقَالَ: ((اسْقُونِي))، فَأُتِيَ بِنَبِيذِ زَبِيبٍ فَشَرِبَ فَقَطَّبَ فَرَدَّهُ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَحَرَامٌ هُوَ؟ فَوَاللّٰهِ إِنَّهُ لَشَرَابٌ، فَسَكَتَ فَأَعَادَ عَلَيْهِ

مطلب بن ابی وداعہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بیت اللہ کا طواف کیا اور فرمایا: مجھے پانی پلاؤ۔ تو آپ کو منقیٰ (خشک انگور) کا نبیذ پیش کیا گیا، آپ پینے لگے تو آپ کی پیشانی پر شکن نمودار ہوئی، پھر اسے واپس کر دیا۔ مطلب کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا یہ حرام ہے؟ اللہ کی قسم! یہ تو مشروب ہے۔ آپ ﷺ خاموش رہے۔ انہوں نے بات دوہرائی اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا یہ حرام ہے؟ اللہ کی قسم! یہ تمام اہل مکہ کا مشروب ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٨/ ٣٠٤

فَسَكَتَ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَحَرَامٌ هُوَ؟ فَوَاللّٰهِ إِنَّهُ لَشَرَابُ أَهْلِ مَكَّةَ مِنْ آخِرِهِمْ، قَالَ: ((رُدُّوهُ))، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَصُبُّوا عَلَيْهِ الْمَاءَ فَجَعَلَ يَمُصُّهُ، وَيَقُولُ: ((صَبَّ))، ثُمَّ عَادَ حَتّٰى أَمْكَنَ شَرِبَهُ، فَقَالَ: ((اصْنَعُوا بِهِ هٰكَذَا)).

واپس لاؤ۔ اور انہیں حکم دیا کہ اس میں پانی ڈالو۔ پھر آپ ﷺ اسے پینے لگے اور فرمانے لگے: ڈالو۔ پھر اسی طرح کہا۔ یہاں تک کہ وہ پینے لائق ہو گیا تو فرمایا: تم اس طرح کر لیا کرو۔

[٤٦٩٤]...... نا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسٰى، نا جَرِيرٌ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ مَالِكِ بْنِ الْقَعْقَاعِ، قَالَ: سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيذِ الشَّدِيدِ، فَقَالَ: جَلَسَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَجْلِسٍ فَوَجَدَ مِنْ رَجُلٍ رِيحَ نَبِيذٍ، فَقَالَ: ((مَا هٰذِهِ الرِّيحُ؟))، قَالَ: رِيحُ نَبِيذٍ، قَالَ: ((فَأَرْسِلْ فَلْيُؤْتَ مِنْهُ))، فَأَرْسَلَ فَأُتِيَ بِهِ فَوَضَعَ فِيهِ رَأْسَهُ فَشَمَّهُ ثُمَّ رَجَعَ فَرَدَّهُ حَتّٰى إِذَا قَطَعَ الرَّجُلُ الْبَطْحَاءَ رَجَعَ، فَقَالَ: أَحَرَامٌ أَمْ حَلَالٌ؟ قَالَ: فَوَضَعَ رَأْسَهُ فِيهِ فَوَجَدَهُ شَدِيدًا فَصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ شَرِبَ، فَقَالَ: ((إِذَا اغْتَلَمَتْ أَسْقِيَتُكُمْ فَاكْسِرُوهَا بِالْمَاءِ)). كَذَا قَالَ مَالِكُ بْنُ الْقَعْقَاعِ، وَقَالَ غَيْرُهُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ بْنِ أَخِي الْقَعْقَاعِ وَهُوَ رَجُلٌ مَجْهُولٌ ضَعِيفٌ، وَالصَّحِيحُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ))، وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهُ. ❶

مالک بن قعقاع بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے گاڑھے نبیذ کے متعلق سوال کیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ایک آدمی سے نبیذ کی بو محسوس کی، تو آپ ﷺ نے پوچھا: یہ کیسی بو ہے؟ اس نے عرض کیا: نبیذ کی بو ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کو بھیج کر منگواؤ۔ اس نے منگوایا تو آپ نے اس میں سر جھکایا، پھر اسے سونگھا اور اسے واپس تھما دیا۔ وہ آدمی واپس چلا گیا، جب وہ بطحاء سے آگے گزر گیا تو واپس آیا اور پوچھا: یہ حلال ہے یا حرام؟ آپ ﷺ نے اسے قریب کیا تو دیکھا کہ وہ انتہائی گاڑھا ہے، پھر پانی ملایا اور پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے مشکیزوں میں نبیذ گاڑھا ہو جائے تو اس کا جوش پانی سے مار لیا کرو۔

اسی طرح مالک بن قعقاع نے اور ان کے علاوہ دیگر رُواۃ نے قعقاع کے بھتیجے عبدالملک بن نافع سے بیان کیا اور وہ مجہول آدمی اور ضعیف راوی ہے۔ جبکہ صحیح روایت وہ ہے جو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کے حوالے سے نبی ﷺ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ دے اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے۔ اس کا ذکر پیچھے بھی ہو چکا ہے۔

[٤٦٩٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ مُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ الْحَضْرَمِيُّ، نا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ الْمِصِّيصِيُّ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ ح وَنا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، وَأَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے کہ آپ کو پیاس لگی، آپ نے پانی طلب کیا، تو ایک مشکیزے سے آپ کو نبیذ پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے اسے سونگھا، پھر پیشانی پر شکن ڈالے اور فرمایا: آبِ زم زم کا ایک ڈول میرے پاس لاؤ۔ پھر آپ نے اس

❶ سنن النسائی: ٨/ ٣٢٣

بَحْرٍ الْعَطَّارُ جَمِيعًا بِالْبَصْرَةِ، قَالَا: نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، قَالُوا: نا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: عَطِشَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَوْلَ الْكَعْبَةِ فَاسْتَسْقَى فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنَ السِّقَايَةِ فَشَمَّهُ ثُمَّ قَطَّبَ، فَقَالَ: ((عَلَيَّ بِذَنُوبٍ مِنْ زَمْزَمَ))، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ، فَقَالَ رَجُلٌ: أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((لَا)). لَفْظُ أَبِي حَامِدٍ، وَالشَّهِيدِيُّ، وَقَالَ لَنَا الْمَحَامِلِيُّ: وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَلَمْ يُتِمَّهُ. ❶

میں پانی ملا کر اسے پیا۔ ایک آدمی نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حرام ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔
یہ ابو حامد اور شہیدی کے الفاظ ہیں، اور محاملی نے ہم سے کہا: انہوں نے حدیث مکمل بیان نہیں کی۔

[٤٦٩٦]..... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ الْعِجْلِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَطِشَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَأُتِيَ بِنَبِيذٍ مِنَ السِّقَايَةِ فَقَطَّبَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: ((لَا عَلَيَّ بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ))، فَصَبَّهُ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ.

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے کہ آپ کو پیاس لگ گئی، آپ کو مشکیزے سے نبیذ پیش کیا گیا تو آپ کے ماتھے پر شکن پڑ گئے۔ ایک آدمی نے آپ سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حرام ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، میرے پاس آب زم زم کا ایک ڈول لاؤ۔ پھر آپ ﷺ نے اس میں پانی ملا کر پیا اور آپ طواف کر رہے تھے۔

[٤٦٩٧]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ، نا الْيَسَعُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِإِنَاءٍ فِيهِ نَبِيذٌ، فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَطَّبَ ثُمَّ رَدَّهُ، فَتَبِعَهُ الرَّجُلُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَحَرَامٌ هُوَ؟ فَأَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ دَعَا بِذَنُوبٍ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فَصَبَّهُ فِيهِ فَشَرِبَ، ثُمَّ قَالَ: ((إِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمُ الْأَنْبِذَةُ فَاكْسِرُوهَا بِالْمَاءِ)). لَا يَصِحُّ هَذَا عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، وَلَمْ يَرْوِهِ غَيْرُ

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا نبی ﷺ کی خدمت میں ایک برتن پیش کیا گیا جس میں نبیذ تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے پکڑا تو آپ کی پیشانی پر شکن نمودار ہوئی، پھر آپ نے وہ واپس کر دیا۔ وہ آدمی آپ ﷺ کے پیچھے آیا اور پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ حرام ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ نبیذ لیا، پھر آب زم زم کا ایک ڈول منگوا کر اس میں ملایا، پھر پی لیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: جب نبیذ گاڑھا ہو جائے تو پانی ملا کر اس کا جوش مار لیا کرو۔
اس حدیث کو زید بن حباب کا ثوری سے روایت کرنا صحیح نہیں ہے، ان سے یسع بن اسماعیل کے علاوہ کسی نے اس حدیث کو

❶ سنن النسائی ٨/ ٣٢٥

الْيَسَعِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ وَهُوَ ضَعِيفٌ، وَهٰذَا حَدِيثٌ مَعْرُوفٌ بِيَحْيَى بْنِ يَمَانٍ وَيُقَالُ: إِنَّهُ انْقَلَبَ عَلَيْهِ الْإِسْنَادُ وَاخْتَلَطَ عَلَيْهِ بِحَدِيثِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ.

روایت نہیں کیا اور وہ ضعیف ہے۔

[٤٦٩٨]...... ثنا أَبُو الْعَبَّاسِ الْأَثْرَمُ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْمُقْرِءُ نا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ مِهْرَانَ الْمُؤَدِّبُ، وَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الثَّلْجِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُشْرِقُ، قَالَا: نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ، قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّبِيذِ حَلَالٌ هُوَ أَوْ حَرَامٌ؟ قَالَ: ((حَلَالٌ)). عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ.

سیدنا ابومسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ نبیذ حلال ہے یا حرام؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: حلال ہے۔

عبدالعزیز بن ابان متروک الحدیث ہے۔

[٤٦٩٩]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ الصَّيْدَلِيُّ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ دَاوَرَ، عَنْ خَالِدِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ سَكِرَ مِنْ نَبِيذِ تَمْرٍ، فَجَلَدَهُ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جو کھجور کا نبیذ پی کر مدہوش ہو چکا تھا، تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے لگائے۔

[٤٧٠٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الْبُسْرِيُّ، نا أَبُو عَاصِمٍ، نا أَبُو الْعَوَّامِ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ سَكِرَ مِنْ نَبِيذٍ، فَجَلَدَهُ. كَذَا قَالَ الْبُسْرِيُّ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک آدمی کو لایا گیا جو نبیذ پی کر مدہوش ہو چکا تھا، تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے لگائے۔

اسی طرح بُسری نے بیان کیا ہے۔

[٤٧٠١]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا نَصْرُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ طَوْقٍ، نا أَبُو عُبَيْدٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: مَا فِي شَرْبَةٍ مِنْ نَبِيذٍ مَا يَنْبَغِي لِمُؤْمِنٍ أَنْ يُغَرِّرَ فِيهَا بِدِينِهِ. قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ: فَحَدَّثْتُ بِهِ أَبَا النَّضْرِ هَاشِمَ بْنَ الْقَاسِمِ فَأَعْجَبَهُ فَاسْتَعَادَنِيهِ بَعْدَ سَنَةٍ.

سلیمان تیمی فرماتے ہیں کہ کسی مومن کے لیے مناسب نہیں ہے کہ وہ نبیذ پینے کی وجہ سے اپنے دین کو خطرے میں ڈال لے۔ ابوعبید کہتے ہیں: میں نے ابونضر ہاشم بن قاسم سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہیں اس پر تعجب ہوا اور ایک سال بعد دوبارہ مجھ سے یہ پوچھا۔

## بَابُ اتِّخَاذِ الْخَلِّ مِنَ الْخَمْرِ
## شراب سے سرکہ بنانے کا بیان

[٤٧٠٢]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ الدَّوْرَقِيُّ، نا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: إِنِّي اشْتَرَيْتُ لِأَيْتَامٍ فِي حِجْرِي خَمْرًا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَكَسِّرِ الدِّنَانَ)). فَأَعَادَ ذَالِكَ عَلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ❶

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور کہا: میں نے اپنے زیر کفالت یتیم بچوں کے لیے شراب خریدی ہے۔ تو نبی ﷺ نے ان سے فرمایا: شراب کو بہا دو اور مٹکے توڑ دو۔ آپ ﷺ نے یہ بات انہیں تین مرتبہ فرمائی۔

[٤٧٠٣]..... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ السَّرِيِّ بْنِ عُثْمَانَ التَّمَّارُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْقَزَّازُ، نا أَبُو النَّضْرِ هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، نا شُعْبَةُ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ: سُوَيْدُ بْنُ طَارِقٍ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ عَنْهَا، فَقَالَ: إِنَّمَا أَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهَا دَاءٌ وَلَيْسَتْ بِدَوَاءٍ)). ❷

سیدنا وائل الحضرمی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سوید بن طارق نامی ایک آدمی نے نبی ﷺ سے شراب کے متعلق سوال کیا، تو آپ ﷺ نے اسے اس سے منع فرما دیا۔ اس نے کہا: میں اسے صرف بہ طور دوا استعمال کرتا ہوں۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: یہ تو بیماری ہے، دوا نہیں ہے۔

[٤٧٠٤]..... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّي، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ أَيُتَّخَذُ خَلًّا؟ قَالَ: ((لَا)). ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے شراب کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا اسے سرکہ بنایا جا سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

[٤٧٠٥]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يَعْقُوبُ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ إِسْرَائِيلَ، عَنِ السُّدِّيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَنَسٍ، أَنَّ يَتِيمًا كَانَ فِي حِجْرِ أَبِي طَلْحَةَ فَاشْتَرَى لَهُ خَمْرًا فَلَمَّا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی کفالت میں ایک یتیم تھا، انہوں نے اس کے لیے شراب خرید کر رکھی ہوئی تھی (یعنی اس کے مال سے شراب کا کاروبار کرتے تھے) پھر جب شراب حرام قرار دی گئی، تو نبی ﷺ سے پوچھا گیا: کیا

---

❶ مسند أحمد: ١٢١٨٩، ١٢٨٥٤، ١٣٧٣٢

❷ صحيح مسلم: ١٩٨٤۔مسند أحمد: ١٨٧٨٧۔سنن أبي داود: ٣٨٧٣۔سنن ابن ماجه: ٣٥٠٠۔صحيح ابن حبان: ٦٠٦٥

❸ صحيح مسلم: ١٩٨٣

حُرِّمَتْ، سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ أَيَتَّخِذُ خَلًّا؟ قَالَ: ((لَا)).

اسے سرکہ بنالیا جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں۔

[٤٧٠٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمِصْرِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ، نا أَبِي، نا مُوسَى بْنُ أَعْيَنَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو طَلْحَةَ عَمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ مَالٌ لِيَتَامَى فَاشْتَرَى بِهِ خَمْرًا، قَالَ: فَنَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ، قَالَ: وَمَا خَمْرُنَا يَوْمَئِذٍ إِلَّا مِنَ التَّمْرِ، قَالَ: فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّهُ كَانَ عِنْدِي مَالُ يَتِيمٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهِ خَمْرًا قَبْلَ أَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ، فَأَمَرَنِي أَكْسِرُ الدِّنَانَ وَأُهْرِيقُهُ، فَأَتَيْتُهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ يَأْمُرُنِي أَنْ أَكْسِرَ الدِّنَانَ وَأُهْرِيقَهُ.

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے چچا سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس کچھ یتیموں کا مال تھا، انہوں نے اس سے شراب خرید لی، پھر شراب کی حرمت کا حکم نازل ہو گیا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان دنوں ہم صرف کھجور کی شراب بناتے تھے۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا: میرے پاس یتیم کا مال تھا، تو میں نے شراب کی حرمت سے قبل اس مال سے شراب خرید لی۔ تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں مٹکے توڑ دوں اور شراب کو انڈیل دوں۔ میں تین بار آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ ہر بار مجھے یہی حکم فرماتے رہے کہ میں مٹکے توڑ دوں اور شراب کو انڈیل دوں۔

[٤٧٠٧]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، نا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ الْهَيْثَمِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ، نا فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَتْ لَنَا شَاةٌ فَمَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((مَا فَعَلَتْ شَاتُكُمْ؟))، قُلْنَا: مَاتَتْ، قَالَ: ((أَفَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا؟))، قُلْنَا: إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ: ((يَحِلُّ دِبَاغُهَا كَمَا يَحِلُّ خَلُّ التَّمْرِ)). تَفَرَّدَ بِهِ فَرَجُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ضَعِيفٌ، يَرْوِي عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعْدٍ أَحَادِيثَ عِدَّةً لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا. ❶

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہماری ایک بکری مر گئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: تمہاری بکری کو کیا ہوا؟ ہم نے کہا: مر گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہ اُٹھایا؟ ہم نے عرض کیا: وہ تو مردار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی دباغت اسے حلال کر دیتی ہے جیسے کھجور کا سرکہ بنانا حلال ہے۔

اس روایت کو اکیلے فرج بن فضالہ نے یحییٰ سے روایت کیا ہے اور وہ ضعیف ہے، وہ یحییٰ بن سعد سے اور بھی متعدد احادیث روایت کرتا ہے جن پر موافقت نہیں کی جاتی۔

## بَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ وَالْأَطْعِمَةِ وَغَيْرِ ذَلِكَ

### شکار، ذبیحوں اور ماکولات وغیرہ کے احکام

[٤٧٠٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ وَهْبٍ، نا عَمِّي، نا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ، أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: غَزَوْنَا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک غزوہ میں تھے کہ ہمیں بھوک لگ گئی، یہاں تک کہ ہم نے ایک ایک دو دو کھجوریں (آپس میں) تقسیم کیں۔ اسی کیفیت میں ہم سمندر

❶ سلف برقم: ١٢٥

فَجُعْنَا حَتّٰى إِنَّا نَقْسِمُ التَّمْرَةَ وَالتَّمْرَتَيْنِ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عَلَى شَطِّ الْبَحْرِ إِذْ رَمَى الْبَحْرُ بِحُوتٍ مَيِّتَةٍ، فَاقْتَطَعَ النَّاسُ مِنْهُ مَا شَاءُوا مِنْ شَحْمٍ وَلَحْمٍ وَهُوَ مِثْلُ الضَّرْبِ، فَبَلَغَنِي أَنَّ النَّاسَ لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرُوهُ، فَقَالَ لَهُمْ: ((أَمَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟)). قَالَ: وَأَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ نَافِعٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَخْبَرُوهُ، فَقَالَ: ((هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ؟))، فَقَالُوا: نَعَمْ، فَأَعْطُوهُ مِنْهُ فَأَكَلَهُ. ❶

کنارے گئے تو دیکھا کہ سمندر نے ایک مردہ مچھلی باہر نکال پھینکی۔ لوگوں نے جتنا چاہا چربی اور گوشت کاٹ لیا، وہ مچھلی پہاڑ کے مانند (بڑی) تھی۔ مجھے پتہ چلا کہ جب لوگ واپس رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتلایا، تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کا کچھ حصہ ہے؟

مجھے مخرمہ بن بکیر نے اپنے والد کے واسطے سے بیان کیا، انہوں نے نافع سے روایت کیا، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ کو بتلایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کا کچھ حصہ ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کو اس میں سے کچھ حصہ دیا، تو آپ نے اسے کھا لیا۔

[٤٧٠٩]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ، نا الْمُعْتَمِرُ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ قَالَ: آكُلُ مَا طَفَا عَلَى الْمَاءِ؟ قَالَ: إِنَّ طَافِيَهُ مَيْتَةٌ، وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ مَاءَهُ طَهُورٌ، وَمَيْتَهُ حِلٌّ)).

عبدالرحمن بن ابی ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: میں پانی پر تیرتی (مردہ) مچھلی کھا سکتا ہوں؟ تو انہوں نے فرمایا: یقیناً اس پر تیرنے والی مردار ہوتی ہے اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ بلاشبہ سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

[٤٧١٠]...... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ، نا سَعْدَانُ بْنُ نَصْرٍ، نا فُهَيْرُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ الْخُوزِيِّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسٍ، وَكَانَ شَيْخًا قَدِيمًا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ قَدْ ذَبَحَ كُلَّ نُونٍ فِي الْبَحْرِ لِبَنِي آدَمَ)).

عبداللہ بن سرجس بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کے لیے سمندر کی ہر مچھلی مذبوح (یعنی حلال) ٹھہرائی ہے۔

[٤٧١١]...... حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ رَبِّهِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوْحٍ، نا شَبَابَةُ، نا حَمْزَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْبَحْرِ إِلَّا قَدْ ذَكَّاهَا اللّٰهُ لِبَنِي آدَمَ)).

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سمندر میں جتنی مچھلیاں ہیں، سب کو اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کے لیے حلال ٹھہرایا ہے۔

[٤٧١٢]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، نا يَحْيَى بْنُ

عمرو بن دینار بیان کرتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی کہ اللہ

❶ صحيح البخاري: ٤٣٥١۔ صحيح مسلم: ١٩٣٥۔ السنن الكبرى للبيهقي: ٩/ ٢٥٣

أَبِي طَالِبٍ ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، نا طَلْحَةُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ اللَّهَ ذَبَحَ مَا فِي الْبَحْرِ لِبَنِي آدَمَ .

تعالیٰ نے سمندر کی تمام مچھلیاں ابن آدم کے لیے حلال کی ہیں۔

[٤٧١٣]..... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ ، وَيُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْأَزْرَقُ ، وَابْنُ الرَّبِيعِ ، وَابْنُ مَخْلَدٍ قَالُوا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((كُلُوا مَا حَسَرَ عَنْهُ الْبَحْرُ وَمَا أَلْقَاهُ وَمَا وَجَدْتُمُوهُ مَيِّتًا أَوْ طَافِيًا فَوْقَ الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلُوهُ)). تَفَرَّدَ بِهِ عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ وَهْبٍ ، وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ضَعِيفٌ لَا يُحْتَجُّ بِهِ . ❶

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جو مچھلی دریا سے پکڑی جائے وہ کھالیا کرو اور جسے دریا باہر نکال پھینکے اور جسے تم مردہ یا پانی پر مری ہوئی تیرتی پاؤ، تو اسے مت کھاؤ۔

اس حدیث کو اکیلے عبدالعزیز بن عبیداللہ نے وھب سے روایت کیا ہے اور عبدالعزیز ضعیف راوی ہے، اس سے حجت نہیں پکڑی جاسکتی۔

[٤٧١٤]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحْرِزٍ الْكُوفِيُّ بِمِصْرَ ، نا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ، قَالَ: ((إِذَا طَفَا فَلَا تَأْكُلْهُ وَإِذَا جَزَرَ عَنْهُ فَكُلْهُ وَمَا كَانَ عَلَى حَافَتِهِ فَكُلْهُ)). لَمْ يُسْنِدْهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ غَيْرُ أَبِي أَحْمَدَ ، وَخَالَفَهُ وَكِيعٌ ، وَالْعَدَنِيَّانِ ، وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ ، وَمُؤَمَّلٌ ، وَأَبُو عَاصِمٍ وَغَيْرُهُمْ عَنِ الثَّوْرِيِّ ، رَوَوْهُ مَوْقُوفًا وَهُوَ الصَّوَابُ . وَكَذَلِكَ رَوَاهُ أَيُّوبُ السَّخْتِيَانِيُّ ، وَعُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ ، وَابْنُ جُرَيْجٍ ، وَزُهَيْرٌ ، وَحَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ وَغَيْرُهُمْ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَوْقُوفًا . وَرُوِيَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، وَابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ مَرْفُوعًا وَلَا يَصِحُّ رَفْعُهُ . رَفَعَهُ يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ وَوَقَفَهُ غَيْرُهُ . ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب مچھلی مردہ تیر رہی ہو تو اسے مت کھاؤ، جو سمندر سے پکڑی جائے اور جو سمندر کے کنارے پر ملے، اسے کھالو۔

ابو احمد کے علاوہ کسی نے اسے مسنداً روایت نہیں کیا۔ وکیع، عبدالرزاق، مؤمل اور ابو عاصم وغیرہ نے ثوری سے روایت کرتے ہوئے اس کی مخالفت کی ہے، ان سب نے اسے موقوف روایت کیا ہے اور یہی درست ہے۔ اسی طرح ایوب السختیانی، عبیداللہ بن عمر، ابن جریج، زہیر اور حماد بن سلمہ وغیرہ نے ابوزبیر سے موقوف روایت کیا ہے۔ اسماعیل بن اُمیہ سے مرفوع روایت کیا گیا ہے، انہوں نے ابوالزبیر اور ابن ابی ذئب سے روایت کیا اور انہوں نے ابوالزبیر سے، لیکن اس کا مرفوع ہونا صحیح نہیں ہے۔ یحیٰی بن سلیم نے اسماعیل بن اُمیہ سے اسے مرفوع روایت کیا جبکہ ان کے علاوہ دیگر نے اسے موقوف روایت کیا۔

❶ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٠٢٦
❷ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٤٠٢٨

[٤٧١٥]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ، نا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ فَكُلُوهُ، وَمَا مَاتَ فِيهِ وَطَفَا فَلَا تَأْكُلُوهُ)). رَوَاهُ غَيْرُهُ مَوْقُوفًا.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جسے سمندر باہر نکال پھینکے، یا جو سمندر سے پکڑی جائے وہ کھالو اور جو اس میں مرجائے اور اوپر تیرنے لگے، اسے مت کھاؤ۔ ان کے علاوہ دیگر نے اسے موقوف روایت کیا ہے۔

[٤٧١٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ، نا يَزْدَادُ بْنُ جَمِيلٍ، نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ، نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: مَا أَلْقَى الْبَحْرُ أَوْ حَسَرَ عَنْهُ مِنَ الْحِيتَانِ فَكُلْهُ، وَمَا وَجَدْتَهُ طَافِيًا فَلَا تَأْكُلْهُ. مَوْقُوفٌ هُوَ الصَّحِيحُ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: جو مچھلی سمندر نکال پھینکے یا جس سے سمندر ہٹ جائے، وہ کھالو اور جسے تم تیرتی ہوئی پاؤ، اسے مت کھاؤ۔ یہ روایت موقوف ہے اور یہی صحیح بات ہے۔

[٤٧١٧]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ فَيْرُوزَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْحَسَّانِيُّ، نا ابْنُ نُمَيْرٍ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَا ضَرَبَ بِهِ الْبَحْرُ أَوْ جَزَرَ عَنْهُ أَوْ صِيدَ فِيهِ فَكُلْ وَمَا مَاتَ فِيهِ ثُمَّ طَفَا فَلَا تَأْكُلْ.

ابوالزبیر سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: جو مچھلی سمندر نکال پھینکے، یا جس سے سمندر ہٹ جائے، یا جس کا سمندر میں شکار کیا گیا ہو، اسے کھالو اور جو مردہ اس میں مر جائے اور اوپر تیرنے لگے، اسے مت کھاؤ۔

[٤٧١٨]...... نا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ، نا يَزْدَادُ، نا الْمُعَافَى بْنُ عِمْرَانَ، نا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، نَحْوَهُ مَوْقُوفًا.

اختلافِ سند کے ساتھ اسی کے مثل موقوفاً مروی ہے۔

[٤٧١٩]...... حَدَّثَنَا دَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، نا مُوسَى بْنُ دَاوُدَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، قَالَ: سَمِعْتُ شَيْخًا يُكَنَّى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ، يَقُولُ: مَا فِي الْبَحْرِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا قَدْ ذَكَّاهُ اللهُ تَعَالَى لَكُمْ. ❶

ابوعبدالرحمان بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: سمندر میں جو بھی (مچھلی) ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے تمہارے لیے حلال کیا ہے۔

[٤٧٢٠]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْقَاسِمِ الْكَوْكَبِيُّ،

صحابی رسول سیدنا شریح رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

❶ السنن الكبرى للبيهقي: ٩/ ٢٥٢

نـا خَالِدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الصَّدَفِيُّ ، نا أَبُو عَاصِمٍ ، عَنِ ابْـنِ جُرَيْجٍ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ ، عَنْ شُرَيْحٍ وَكَانَ مِنْ أَصْحَـابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ، قَـالَ: قَـالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى ذَبَحَ مَا فِي الْبَحْرِ لِبَنِي آدَمَ)) . ❶

نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سمندر کی تمام مچھلیاں بنی آدم کے لیے حلال کی ہیں۔

[٤٧٢١]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ ، قَالَ: وَنا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ ، نا أَبُو نُعَيْمٍ ، قَـالَا: نـا سُفْيَانُ ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ ، عَـنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِـي بَـكْرٍ أَنَّهُ قَالَ: السَّمَكَةُ الطَّافِيَةُ حَلَالٌ لِمَنْ أَرَادَ أَكْلَهَا . ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مردہ تیرتی مچھلی حلال ہے، جو کھانا چاہے کھا سکتا ہے۔

[٤٧٢٢]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَـاقَ ، نَـا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَـانَ ، بِهٰذَا قَـالَ: السَّمَكَةُ الطَّافِيَةُ عَلَى الْمَاءِ حَلَالٌ .

مذکورہ سند سے بھی مروی ہے کہ پانی پر تیرتی مردہ مچھلی حلال ہے۔

[٤٧٢٣]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُمَرِيُّ ، نا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ ، نا شَرِيكٌ ، عَنِ ابْنِ أَبِي بَشِيرٍ ، عَـنْ عِـكْـرِمَةَ ، عَـنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا بَـكْـرٍ ، يَقُولُ: إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى ذَبَحَ لَكُمْ مَا فِي الْبَحْرِ فَكُلُوهُ كُلَّهُ فَإِنَّهُ ذَكِيٌّ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا: اللہ تعالیٰ نے سمندر کی تمام مچھلیاں حلال کی ہیں، سب کھا سکتے ہو، کیونکہ یہ مذبوح ہیں۔

[٤٧٢٤]...... حَـدَّثَـنَـا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ ، نا يَـحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، نا عَبْدُ الْوَهَّابِ ، نا شُعْبَةُ ، عَـنْ عَبْدِ الْـمَلِكِ بْنِ أَبِي بَشِيرٍ ، قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى عِكْرِمَةَ ، أَنَّهُ شَهِدَ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى أَبِـي بَـكْـرٍ الـصِّدِّيقِ أَنَّهُ أَكَلَ السَّمَكَ الطَّافِيَ عَلَى الْمَاءِ .

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں گواہ ہوں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے پانی پر مردہ تیرتی ہوئی مچھلی کھائی۔

[٤٧٢٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْمَالِكِيُّ ، نا بَشِيرُ بْنُ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

❶ مصنف عبد الرزاق: ٨٦٦٣

❷ مصنف ابن أبي شيبة: ٥/ ٣٨٠

آدَمَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْأَنْصَارِيُّ، نا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ، وَعِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ، قَالَ: السَّمَكُ ذُكِّيَ كُلُّهُ .

فرمایا: تمام مچھلیوں کو حلال قرار دیا گیا ہے۔

[٤٧٢٦]..... نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ، نا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: الْحُوتُ ذُكِّيَ كُلُّهُ، وَالْجَرَادُ ذُكِّيَ كُلُّهُ .

جابر بن زید بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمام مچھلیاں حلال ہیں اور تمام ٹڈیاں حلال ہیں۔

[٤٧٢٧]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، نا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، نا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ﴾ (المائدة: ٩٦)، ﴿وَطَعَامُهُ﴾: مَا لُفِظَ .

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ مَتَاعًا لَكُمْ وَلِلسَّيَّارَةِ﴾ ''تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کردیا گیا ہے، جہاں تم ٹھہرو وہاں بھی اسے کھا سکتے ہو اور قافلے کے لیے زادِ راہ بھی بنا سکتے ہو۔'' اس میں ''اور اس کا کھانا'' سے مراد وہ (مچھلی) ہے جسے (سمندر سے) باہر پھینک دیا گیا ہو۔

[٤٧٢٨]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، نا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ﴾ (المائدة: ٩٦)، أَلَا إِنَّ صَيْدَهُ مَا صِيدَ، وَطَعَامُهُ مَا لَفَظَ الْبَحْرُ . ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ﴾ ''تمہارے لیے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کردیا گیا'' کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ شکار سے مراد وہ ہے جو شکار کی جائے اور طعام سے مراد جسے سمندر باہر نکال پھینکے۔

[٤٧٢٩]..... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَبْدُ الصَّمَدِ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّهُ رَكِبَ فِي الْبَحْرِ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَوَجَدُوا سَمَكَةً طَافِيَةً عَلَى الْمَاءِ فَسَأَلُوهُ عَنْهَا، فَقَالَ: أَطَيِّبَةٌ هِيَ لَمْ تَغَيَّرْ؟، قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: فَكُلُوهَا وَارْفَعُوا نَصِيبِي مِنْهَا وَكَانَ صَائِمًا .

ثمامہ بن انس روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ہمراہ سمندری سفر کیا، تو لوگوں نے پانی پر مردہ مچھلی تیرتی دیکھی تو آپ سے اس مچھلی کے متعلق پوچھا، تو آپ نے استفسار فرمایا: کیا وہ چیز پاک نہیں ہوتی جس میں کوئی تبدیلی نہ آئی ہو؟ تو انہوں نے کہا: جی ہاں۔ تو آپ نے فرمایا: پھر کھاؤ اور میرا حصہ رکھ لینا۔ آپ روزے کی حالت میں تھے۔

❶ مصنف عبد الرزاق: ٨٦٥٩

[٤٧٣٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، ثنا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ، نا عَفَّانُ ح قَالَ: وَنا أَحْمَدُ بْنُ يُوسُفَ السُّلَمِيُّ، نا حَجَّاجٌ، قَالَا: نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ، أَنَّ أَصْحَابَ أَبِي طَلْحَةَ أَصَابُوا سَمَكَةً طَافِيَةً فَسَأَلُوا عَنْهَا أَبَا طَلْحَةَ، فَقَالَ: اهْدُوهَا إِلَيَّ.

جبلہ بن عطیہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے اصحاب نے آپ سے مردہ تیرتی مچھلی کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا: وہ مجھے ہدیہ کردو۔

[٤٧٣١]...... حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمْدَوَيْهِ الْمَرْوَزِيُّ، وَعَلِيُّ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ طَاهِرٍ، قَالَا: نا مَعْمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَعْمَرٍ الْبَلْخِيُّ، نا عِصَامُ بْنُ يُوسُفَ، نا مُبَارَكُ بْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْجَنِينِ: ((ذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ أَشْعَرَ أَوْ لَمْ يُشْعِرْ)). قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: وَلَكِنَّهُ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ يُؤْمَرُ بِذَبْحِهِ حَتَّى يَخْرُجَ الدَّمُ مِنْ جَوْفِهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جنین (پیٹ کے بچے) کے متعلق فرمایا: اس کا ذبح اس کی ماں کے ذبح کرنے کے ساتھ ہے، خواہ اس کے بال نکلے ہوں یا نہ نکلے ہوں۔ عبیداللہ کہتے ہیں: جب وہ ماں کے بطن سے نکلے تو اس کے ذبح کا حکم دیا جائے گا، یہاں تک کہ اس کے پیٹ سے خون نکل آئے۔

[٤٧٣٢]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح نا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَتِيقُ، نا مُطَرِّفٌ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: ((أُحِلَّ لَنَا مِنَ الدَّمِ دَمَانِ وَمِنَ الْمَيْتَةِ مَيْتَتَانِ، مِنَ الْمَيْتَةِ الْحُوتُ وَالْجَرَادُ، وَمِنَ الدَّمِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ)) لَفْظُ مُطَرِّفٍ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہمارے لیے دو خون اور دو مردار حلال کئے گئے ہیں، مردار مچھلی اور ٹڈی ہیں اور خون جگر اور تلی ہیں۔

[٤٧٣٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، نا ابْنُ يَاسِينَ، نا بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى الْقَطَّانُ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْجَنِينِ يَخْرُجُ مَيِّتًا، قَالَ: ((إِنْ شِئْتُمْ فَكُلُوهُ)). ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ سے (جانور کے) مردہ جنین کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: چاہو تو کھالو۔

---

❶ سنن ابن ماجه: ٣٣١٤ـ مسند أحمد: ٥٧٢٣ـ مسند الشافعي: ٢/ ١٧٣

❷ سنن أبي داود: ٢٨٢٧ـ جامع الترمذي: ١٤٧٦ـ سنن ابن ماجه: ٣١٩٩

[٤٧٣٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْأَسْوَدِ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى، وَمُوسَى بْنُ جَعْفَرِ بْنِ قَرِينٍ، قَالَا: نَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحَبْرِيُّ، نَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ، نَا صَبَاحُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُلِ الْجَنِينَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ)). وَقَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: فِي بَطْنِ النَّاقَةِ. ❶

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس جنین کو کھا لیا کرو جو اپنی ماں کے پیٹ میں ہو۔ ابوالاسود نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ جو اونٹنی کے پیٹ میں ہو۔

[٤٧٣٥]...... نا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا أَبُو يُوسُفَ الْقَاضِي، نا مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْجَزُورِ وَالْبَقَرَةِ يُوجَدُ فِي بَطْنِهَا الْجَنِينُ، فَقَالَ: ((إِذَا سَمَّيْتُمْ عَلَى الذَّبِيحَةِ فَذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ)). ❷

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس اونٹنی اور گائے کے متعلق سوال کیا گیا جن کے پیٹ میں بچہ ہو۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم ذبیحے پر اللہ کا نام لے لو تو ماں کا ذبح ہی اس کے بچے کا ذبح ہے۔

[٤٧٣٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ نَصْرٍ الدَّقَّاقُ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَا: نَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، نا هُشَيْمٌ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، فَقُلْنَا: أَحَدُنَا يَنْحَرُ النَّاقَةَ أَوْ يَذْبَحُ الْبَقَرَةَ أَوِ الشَّاةَ فَيَجِدُ فِي بَطْنِهَا جَنِينًا فَيَأْكُلُهُ أَوْ يُلْقِيهِ؟ قَالَ: فَقَالَ: ((كُلُوهُ إِنْ شِئْتُمْ إِنَّ ذَكَاتَهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ ہم میں سے کوئی شخص اونٹنی یا گائے یا بکری ذبح کرے اور اس کے پیٹ میں بچہ پائے، تو اسے کھا لے یا پھینک دے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم چاہو تو کھا لو، یقیناً اس کی ماں کو ذبح کرنا ہی خود اس کا ذبح ہے۔

[٤٧٣٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ حَمْزَةُ بْنُ الْقَاسِمِ الْهَاشِمِيُّ الْإِمَامُ مِنْ أَصْلِهِ، نا حَنْبَلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، نا أَبُو عُبَيْدَةَ هُوَ الْحَدَّادُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ جَبْرِ بْنِ نَوْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ)).

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنین کی ماں کا ذبح کرنا خود جنین کا ذبح کرنا ہے۔

❶ سنن الدارمي: ٢٨٢٨۔ مسند أبي يعلى الموصلي: ١٨٠٨۔ المستدرك للحاكم: ٤/ ١١٤

❷ مسند أحمد: ١١٢٦٠، ١١٣٤٣، ١١٤٩٥۔ صحيح ابن حبان: ٥٨٨٩

[٤٧٣٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الْوَاسِطِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنِ الصَّلْتِ، نا الْحَسَنُ بْنُ بِشْرِ بْنِ سَلْمٍ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: أُرَاهُ رَفَعَهُ قَالَ: ((ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ)). ❶

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ انہوں نے مرفوع روایت کیا، (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: جنین کی ماں کا ذبح کرنا ہی اس کا ذبح ہے۔

[٤٧٣٩]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا طَاهِرُ بْنُ خَالِدِ بْنِ نَزَّارٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي الْجَنِينِ: ((ذَكَاتُهُ ذَكَاةُ أُمِّهِ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنین کے متعلق فرمایا: اس کی ماں کا ذبح کرنا خود اس کا ذبح کرنا ہے۔

[٤٧٤٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُنَبِّهٍ، نا مُحْرِزُ بْنُ هِشَامٍ، نا مُوسَى بْنُ عُثْمَانَ الْكِنْدِيُّ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنِ الْحَارِثِ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ)).

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماں کا ذبح کرنا خود جنین کا ذبح کرنا ہے۔

[٤٧٤١]...... وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ)).

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ماں کا ذبح کرنا خود جنین کا ذبح کرنا ہے۔

[٤٧٤٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ صَخْرٍ، نا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ، أنا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ، وَسُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ، أَنَّهُ بَلَغَهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((الضَّحَايَا إِلَى آخِرِ الشَّهْرِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْتَأْنِيَ ذَالِكَ)). ❸

سیدنا ابوسلمہ اور سلمان بن یسار رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص تاخیر کرنا چاہے تو مہینے کے آخر تک قربانی کرسکتا ہے۔

[٤٧٤٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ

سعید بن مسیبؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

---

❶ نصب الراية للزيلعي: ٤/ ١٩٠

❷ المستدرك للحاكم: ٤/ ١١٤

❸ المراسيل لأبي داود: ٣٧٧

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ وَهْبٍ، نا عَمِّي، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ فَرْوَةَ الْأَنْصَارِيِّ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ: مَنْ وَجَدَ سَعَةً وَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسَاجِدِنَا. ❶

جس شخص کو مالی طور پر گنجائش میسر ہو اور اس کے باوجود وہ قربانی نہ کرے، تو وہ ہماری مساجد کے قریب نہ آئے۔

[٤٧٤٤]...... قَالَ عِيسَى: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ أَقْرَنَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَالْآخَرُ عَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِهِ. ❷

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والے دو مینڈھے قربان کیے، ایک اپنی اور اہل خانہ کی طرف سے اور دوسرا اپنی اُمت کے ان افراد کی طرف سے جو قربانی نہ کر سکے۔

[٤٧٤٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، وَأَبُو رَوْقٍ الْهِزَّانِيُّ، قَالَا: نا يَزِيدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَحْيَى بْنُ كَثِيرِ بْنِ دِرْهَمٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا دَخَلَ عَشْرُ ذِي الْحِجَّةِ فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلْيُمْسِكْ عَنْ شَعْرِهِ وَأَظْفَارِهِ)). ❸

سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب ذوالحجہ کا عشرہ شروع ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص قربانی کرنے کا ارادہ رکھتا ہو، تو اسے چاہیے کہ وہ اپنے بال اور ناخن نہ تراشے۔

[٤٧٤٦]...... حَدَّثَنَا أَبِي رَحِمَهُ اللّٰهُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ، نا أَبُو كَامِلٍ، نا الْحَارِثُ بْنُ نَبْهَانَ، نا عُتْبَةُ بْنُ يَقْظَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَحَى ذَبْحُ الْأَضَاحِيِّ كُلَّ ذَبْحٍ كَانَ قَبْلَهُ)). وَذَكَرَ صَوْمَ رَمَضَانَ وَالزَّكَاةَ وَالْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بِمِثْلِ ذَالِكَ.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی ذبح کرنے کے عمل نے پہلے کی تمام قربانیوں کو ختم کر دیا ہے۔ راوی نے اسی طرح رمضان کے روزوں، زکاۃ اور جنابت کے غسل کا ذکر کیا۔

[٤٧٤٧]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْخَلَّالُ، نا الْهَيْثَمُ بْنُ سَهْلٍ، نا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ، نا عُبَيْدٌ الْمُكْتِبُ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قربانی نے ذبح کی تمام انواع منسوخ کر دی ہیں، رمضان کے روزوں نے تمام روزے، غسل جنابت نے تمام غسل اور زکاۃ

❶ سنن ابن ماجه: ٣١٢٣۔مسند أحمد: ٨٢٧٣۔المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٨٩

❷ مسند أحمد: ٢٥٠٤٦۔سنن ابن ماجه: ٣١٢٢۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٩/ ٢٧٣۔المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٢٧

❸ صحيح مسلم: ١٩٧٧۔جامع الترمذي: ١٥٢٣۔مسند أحمد: ٢٦٤٧٤۔صحيح ابن حبان: ٥٨٩٧، ٥٩١٧

مَسْرُوقٍ، عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَسَخَ الْأَضْحَى كُلَّ ذَبْحٍ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ كُلَّ صَوْمٍ، وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ كُلَّ غُسْلٍ، وَالزَّكَاةُ كُلَّ صَدَقَةٍ)). خَالَفَهُ الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ هُوَ ابْنُ شَرِيكٍ وَكِلَاهُمَا ضَعِيفَانِ، وَالْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ مَتْرُوكٌ.

نے تمام صدقات منسوخ کر دیے ہیں۔
میّب بن واضح نے میّب سے روایت کرتے ہوئے اس کی مخالفت کی، اس سے مراد ابن شریک ہے اور وہ دونوں ضعیف راوی ہیں، اور میّب بن شریک متروک ہے۔

[٤٧٤٨]...... نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الشَّافِعِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ تَمَامِ بْنِ صَالِحٍ النَّهْرَانِيُّ بِحِمْصَ، نا الْمُسَيَّبُ بْنُ وَاضِحٍ، نا الْمُسَيَّبُ بْنُ شَرِيكٍ، عَنْ عُتْبَةَ بْنِ يَقْظَانَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ مَسْرُوقٍ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((نَسَخَتِ الزَّكَاةُ كُلَّ صَدَقَةٍ فِي الْقُرْآنِ، وَنَسَخَ صَوْمُ رَمَضَانَ كُلَّ صَوْمٍ، وَنَسَخَ غُسْلُ الْجَنَابَةِ كُلَّ غُسْلٍ، وَنَسَخَتِ الْأَضَاحِيُّ كُلَّ ذَبْحٍ)). عُقْبَةُ بْنُ يَقْظَانَ مَتْرُوكٌ أَيْضًا.

سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زکاۃ نے قرآن میں موجود تمام صدقات کی فرضیت کو منسوخ کر دیا ہے، رمضان کے روزوں نے تمام روزوں کی فرضیت کو، غسل جنابت نے تمام انواع کے غسل کی فرضیت کو اور قربانی کے عمل نے ذبح کی تمام انواع کو منسوخ کر دیا ہے۔
عقبہ بن یقظان بھی متروک راوی ہے۔

[٤٧٤٩]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، نا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَيَّاشٍ، وَسَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ، أَنَّ عَيَّاشَ بْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُمْ، عَنْ عِيسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ، حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ بِيَوْمِ الْأَضْحَى عِيدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ))، فَقَالَ الرَّجُلُ: فَإِنْ لَمْ أَجِدْ إِلَّا مَنِيحَةَ أَبِي أَوْ شَاةَ أَبِي وَأَهْلِي وَمَنِيحَتَهُمْ أَذْبَحُهَا؟ قَالَ: ((لَا وَلٰكِنْ قَلِّمْ أَظْفَارَكَ وَقُصَّ شَارِبَكَ وَاحْلِقْ عَانَتَكَ فَذَالِكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ)). ❶

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: مجھے قربانی کے روز کو عید منانے کا حکم دیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لیے یہ دن عید قرار دیا ہے۔ اس نے کہا: اگر میں اپنے باپ کی دودھ دینے والی بکری کے سوا کچھ نہ پاؤں تو کیا اسے ذبح کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، تاہم تو اپنے ناخن اور مونچھیں تراش لے اور زیر ناف بال صاف کر لے، تو اللہ کے ہاں یہ عمل تیری قربانی کا درجہ حاصل کر لے گا۔

[٤٧٥٠]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ،

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ مسند أحمد: ٦٥٧٥۔ صحيح ابن حبان: ٥٩١٤

نـا شُعَيْبُ بْنُ أَيُّوبَ ، نا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَرَّانِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ أَبِي أُنَيْسَةَ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْـرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((أُمِرْتُ بِالنَّحْرِ وَلَيْسَ بِوَاجِبٍ)). ❶

فرمایا: مجھے قربانی کا حکم دیا گیا ہے، لیکن یہ واجب نہیں۔

[٤٧٥١]...... نـا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعَسْكَرِيُّ ، نا الْحُنَيْنِيُّ ، نا أَبُو غَسَّانَ ، نا قَيْسٌ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((كُتِبَ عَلَيَّ النَّحْرُ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ ، وَأُمِرْتُ بِصَلَاةِ الْأَضْحَى وَلَمْ تُؤْمَرُوا بِهَا)). قَالَ: وَحَدَّثَنَا الْحُنَيْنِيُّ نا أَبُو نُعَيْمٍ نا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ مِثْلَهُ: كُتِبَ عَلَيَّ الْأَضْحَى.

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مجھ پر قربانی کو فرض کیا گیا ہے لیکن تم پر اسے فرض نہیں کیا گیا، مجھے نمازِ چاشت کا حکم ہے لیکن تمہیں اس کا پابند نہیں کیا گیا۔

ہمیں حنینی نے بیان کیا، (انہوں نے کہا) ہمیں ابونعیم نے بیان کیا (انہوں نے کہا) ہمیں حسن بن صالح نے بیان کیا اور انہوں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل بیان کیا (اس میں یہ الفاظ ہیں) کہ مجھ پر نمازِ چاشت کو فرض کیا گیا ہے۔

[٤٧٥٢]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَزِيدَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ طَاوُسٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا أُنْفِقَتِ الْوَرِقُ فِي شَيْءٍ أَفْضَلَ مِنْ نَحِيرَةٍ فِي يَوْمِ عِيدٍ)). ❷

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عید کے روز جانور قربان کرنے میں صرف کی گئی رقم سے بہتر کوئی رقم نہیں۔

[٤٧٥٣]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَبُو بَكْرِ بْنُ زَنْجُوَيْهِ ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْمُهَاجِرِ ، نا أَبِي ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَابَاهُ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْإِبِلِ الْجَلَّالَةِ أَنْ يُؤْكَلَ لَحْمُهَا ، وَلَا يُشْرَبَ لَبَنُهَا ، وَلَا يُحْمَلَ عَلَيْهَا إِلَّا الْأُدُمَ ، وَلَا يُذَكِّيهَا النَّاسُ حَتَّى تُعْلَفَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً . ❸

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاست خور اونٹنی کا گوشت کھانے، اس کا دودھ پینے اور اس پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے، البتہ اس کا چمڑا استعمال ہوسکتا ہے۔ لوگ اسے ذبح کرنے سے پہلے چالیس دن تک باندھ کر رکھتے تھے (تاکہ وہ کھلی رہ کر نجاست نہ کھا سکے)۔

---

❶ سلف برقم: ١٣٦١

❷ المعجم الكبير للطبراني: ١٠٨٩٤ ـ السنن الكبرى للبيهقي: ٩/ ٢٦١

❸ سنن أبي داود: ٣٨١١ ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٣٩ ـ سنن ابن ماجه: ٣١٨٩ ـ مسند أحمد: ٧٠٣٩ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٩

[٤٧٥٤]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَآخَرُونَ قَالُوا: نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحَارِثِ الْوَاسِطِيُّ، نا سَعِيدُ بْنُ سَلَّامٍ الْعَطَّارُ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُدَيْلٍ الْخُزَاعِيُّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بُدَيْلَ بْنَ وَرْقَاءَ الْخُزَاعِيَّ عَلَى جَمَلٍ أَوْرَقَ يَصِيحُ فِي فِجَاجِ مِنًى: ((أَلَا إِنَّ الذَّكَاةَ فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ، أَلَا وَلَا تَعْجَلُوا الْأَنْفُسَ أَنْ تَزْهَقَ، وَأَيَّامَ مِنًى أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَبِعَالٍ)). ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدیل بن ورقاء خزاعی کو ایک خاکستری رنگ کے اُونٹ پر سوار کر کے بھیجا، وہ منیٰ کے راستوں پر آوازیں لگا رہے تھے: خبردار! حلق اور سینے (کے درمیان) میں ذبح کیا جائے، خبردار! جلد بازی نہ کرو، کہیں ازدھام نہ ہو جائے۔ منیٰ کے ایام کھانے پینے اور مباشرت کے ایام ہیں۔

[٤٧٥٥]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نا رِفَاعَةُ بْنُ هُرَيْرٍ، نا أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ أَسْتَدِينُ وَأُضَحِّي؟ قَالَ: ((نَعَمْ فَإِنَّهُ دَيْنٌ مَقْضِيٌّ)). هٰذَا إِسْنَادٌ ضَعِيفٌ، وَهُرَيْرٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَلَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ وَلَمْ يُدْرِكْهَا. ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! کیا میں قرض لے کر قربانی کر سکتی ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں، کیونکہ ایسا قرض ادا کر دیا جاتا ہے۔
یہ اسناد ضعیف ہے اور ھریر سے مراد ابن عبدالرحمان بن رافع بن خدیج ہیں، اس کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نہ تو سماع ثابت ہے اور نہ ہی اس نے ان کا زمانہ پایا۔

[٤٧٥٦]...... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، نا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ التَّنُوخِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَالَ: ((أَيَّامُ التَّشْرِيقِ كُلُّهَا ذَبْحٌ)). ❸

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام ایامِ تشریق ذبح کے دن ہیں۔

[٤٧٥٧]...... نا جَعْفَرُ بْنُ نُصَيْرٍ، نا ابْنُ رِشْدِينَ، نا زُهَيْرُ بْنُ عَبَّادٍ، نا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ مِثْلَهُ.

ایک اور سند کے ساتھ اسی کے مثل ہی مروی ہے۔

[٤٧٥٨]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْخَشَّابُ، نا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، نا

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمام ایامِ تشریق ذبح کے دن ہیں۔

❶ الطبقات لابن سعد: ٤/ ٢٩٤۔الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم: ٢٣٣٩۔معرفة الصحابة لأبی نعیم: ١٢١٦
❷ السنن الکبریٰ للبیهقی: ٩/ ٢٦٢
❸ مسند أحمد: ١٦٧٥١، ١٦٧٥٢۔صحیح ابن حبان: ٣٨٥٤

أَبُو مُعَيْدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوسَى، أَنَّ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ حَدَّثَهُ، عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ، قَالَ: ((كُلُّ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ ذَبْحٌ)).

[٤٧٥٩]...... حَدَّثَنَا الْقَاضِي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ الْبُهْلُولِ نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يُونُسَ السَّرَّاجُ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّرَاوَرْدِيُّ، عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ضَحَّى بِكَبْشٍ أَقْرَنَ ثُمَّ، قَالَ: ((اللّٰهُمَّ إِنَّ هٰذَا عَنِّي وَعَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي)). ❶

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سینگوں والا ایک مینڈھا قربان کیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ قربانی میری طرف سے اور میری اُمت کے ان افراد کی طرف سے ہے جو قربانی نہیں کر سکے۔

[٤٧٦٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُكَيْرٍ، نا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيُّ، عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو، عَنِ الْمُطَّلِبِ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ حَنْطَبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، قَالَ: شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الْأَضْحَى بِالْمُصَلَّى فَلَمَّا صَلَّى وَقَضَى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ فَأُتِيَ بِكَبْشِهِ فَذَبَحَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهِ، وَقَالَ: ((بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا عَنِّي وَعَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي)). ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں عید الاضحیٰ کے روز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدگاہ میں موجود تھا، آپ ﷺ نے نماز پڑھائی اور خطبہ مکمل کیا تو منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ پھر آپ کے پاس ایک مینڈھا لایا گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے ذبح کیا اور پڑھا: بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ هٰذَا عَنِّي وَعَنْ مَنْ لَمْ يُضَحِّ مِنْ أُمَّتِي ''اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ سب سے بڑا ہے، یہ میری طرف سے اور میری اُمت کے ان افراد کی طرف سے ہے جو قربانی نہیں کر سکے۔''

[٤٧٦١]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا أَبِي، نا أَبُو سُحَيْمٍ الْمُبَارَكُ بْنُ سُحَيْمٍ، نا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ ضَحَّى بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَحَدُهُمَا عَنْ أُمَّتِهِ وَالْآخَرُ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ. ❸

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے سینگوں والے دو مینڈھے قربان کیے، ایک اپنی اُمت کی طرف سے اور دوسرا اپنی اور اپنے اہل خانہ کی طرف سے۔

[٤٧٦٢]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے

❶ سنن أبي داود: ٢٧٩٦ ـ سنن ابن ماجه: ٣١٢٨ ـ جامع الترمذي: ١٤٩٦ ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٢٠ ـ مسند أحمد: ١١٠٥١ صحيح ابن حبان: ٥٩٠٢

❷ مسند أحمد: ١٤٨٣٧، ١٤٨٩٣، ١٤٨٩٥

❸ مسند أحمد: ١١٩٨٤، ١٣٩٩٥

بْنِ الْفَضْلِ الزَّيَّاتُ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حَبَّانَ ، نا عَمْرُو بْنُ الْحُصَيْنِ ، نا ابْنُ عُلَاثَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي جَعْفَرٍ ، عَنِ الْأَعْرَجِ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ سَعَةً فَلَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا)). ❶

فرمایا: تم میں سے جس شخص کو (مالی) گنجائش میسر ہو لیکن وہ قربانی نہ کرے، تو وہ ہماری عیدگاہ کے بالکل قریب نہ آئے۔

[٤٧٦٣]...... نا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْوَكِيلُ ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ ، نا ابْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ ، قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي جِنَازَةٍ فَانْتَهَيْنَا إِلَى الْقَبْرِ ، قَالَ: فَرَأَيْتُهُ يُوصِي الْحَافِرَ ، قَالَ: ((أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رَأْسِهِ أَوْسِعْ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيْهِ)) ، فَلَمَّا انْصَرَفَ تَلَقَّاهُ دَاعِي امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ ، فَقَالَ: إِنَّ فُلَانَةَ تَدْعُوكَ وَأَصْحَابَكَ ، قَالَ: فَأَتَاهَا فَلَمَّا جَلَسَ الْقَوْمُ أُتِيَ بِالطَّعَامِ فَوَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ وَوَضَعَ الْقَوْمُ فَبَيْنَا هُوَ يَأْكُلُ إِذْ كَفَّ يَدَهُ ، قَالَ: وَقَدْ كُنَّا جَلَسْنَا بِمَجَالِسِ الْغِلْمَانِ مِنْ آبَائِهِمْ ، قَالَ: فَنَظَرَ آبَاؤُنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَلُوكُ أَكْلَتُهُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَضْرِبُ يَدَ ابْنِهِ حَتَّى يَرْمِيَ الْعِرْقَ مِنْ يَدِهِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَجِدُ لَحْمَ شَاةٍ أُخِذَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ أَهْلِهَا)) . قَالَ: فَأَرْسَلَتِ الْمَرْأَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَرْسَلْتُ إِلَى الْبَقِيعِ أَطْلُبُ شَاةً فَلَمْ أُصِبْ ، فَبَلَغَنِي أَنَّ جَارًا لِي اشْتَرَى شَاةً فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ فَنَهَى ، فَلَمْ نَقْدِرْ عَلَيْهِ فَبَعَثَتْ بِهَا امْرَأَتُهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَطْعِمُوهَا الْأُسَارَى)) . ❷

ایک انصاری بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے، جب ہم قبر پر پہنچے تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ قبر کھودنے والے کو کہہ رہے تھے: سر کی طرف سے کشادہ کرو، پاؤں کی طرف سے کشادہ کرو۔ جب آپ واپس ہوئے تو ایک قریشی عورت کا قاصد آپ سے ملا، اس نے کہا: فلاں عورت آپ کو اور آپ کے اصحاب کو بلا رہی ہے۔ تو آپ ﷺ اس عورت کے پاس تشریف لائے، جب لوگ بیٹھ گئے تو کھانا پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ مبارک رکھا تو لوگوں نے بھی ہاتھ بڑھائے، اسی دوران جب آپ کھا رہے تھے تو آپ نے اپنا ہاتھ روک لیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم بڑوں میں بچوں کی طرح بیٹھا کرتے تھے۔ ہمارے بڑوں نے رسول اللہ ﷺ کو انگلیوں سے کھاتے دیکھا تو ہر آدمی اپنے بیٹے کے ہاتھ پر مارنے لگا، یہاں کہ اس کے ہاتھ سے چمچ چھوٹ گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بکری کا گوشت اس کے مالک کی اجازت کے بغیر کیا گیا ہے۔ اس عورت نے جواب بھیجا: اے اللہ کے رسول! میں نے بقیع سے بکری لانے کے لیے آدمی کو بھیجا تھا لیکن بکری نہیں ملی، تو مجھے معلوم ہوا کہ ہمارے پڑوسی نے بکری خریدی ہے، میں نے اس سے پوچھا مگر اس نے انکار کیا۔ ہمارے اختیار میں نہ تھا تو اس کی بیوی نے بکری بھیج دی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسے قیدیوں کو کھلا دو۔

[٤٧٦٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ ، وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ

ایک مزنی بیان کرتے ہیں کہ ایک قریشی مسلمان خاتون نے رسول اللہ ﷺ کے لیے کھانا تیار کر کے آپ ﷺ کو اور آپ

❶ سنن ابن ماجه: ٣١٢٣۔مسند أحمد: ٨٢٧٣۔المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٨٩

❷ سنن أبي داود: ٣٣٣٢۔مسند أحمد: ٢٢٥٠٩

الْجُنَيْدِ، قَالَا: نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا جَرِيرٌ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ الْجَرْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَيْنَةَ، قَالَ: صَنَعَتِ امْرَأَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قُرَيْشٍ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ طَعَامًا فَدَعَتْهُ وَأَصْحَابَهُ، قَالَ: فَذَهَبَ بِي أَبِي مَعَهُ، قَالَ: فَجَلَسْنَا بَيْنَ يَدَيْ آبَائِنَا مَجَالِسَ الْأَبْنَاءِ مِنْ آبَائِهِمْ، قَالَ: فَلَمْ يَأْكُلُوا حَتَّى رَأَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَكَلَ فَلَمَّا أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لُقْمَتَهُ رَمَى بِهَا، ثُمَّ قَالَ: ((إِنِّي لَأَجِدُ طَعْمَ لَحْمِ شَاةٍ ذُبِحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ صَاحِبِهَا))، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخِي وَأَنَا مِنْ أَعَزِّ النَّاسِ عَلَيْهِ وَلَوْ كَانَ خَيْرًا مِنْهَا لَمْ يُغَيِّرْ عَلَيَّ، وَعَلَيَّ أَنْ أُرْضِيَهُ بِأَفْضَلَ مِنْهَا، فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا وَأَمَرَ بِالطَّعَامِ لِلْأُسَارَى.

کے اصحاب کو دعوت دی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد مجھے بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ ہم اپنے بڑوں کے سامنے اسی طرح بیٹھے جس طرح بچے اپنے بڑوں کے سامنے بیٹھتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس وقت تک کھانا شروع نہ کیا جب تک کہ رسول اللہ ﷺ کو کھاتے نہ دیکھ لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک لقمہ لیا تو فوراً رکھ دیا اور فرمایا: میں ایسی بکری کے گوشت کا ذائقہ محسوس کر رہا ہوں کہ جسے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر ذبح کیا گیا ہے۔ تو اس عورت نے کہا: اے اللہ کے رسول! وہ میرا بھائی ہے اور سب سے زیادہ میری عزت کرتا ہے، اس سے بھی بہتر مال ہوتو وہ مجھے (اسے استعمال کرنے پر) کچھ نہیں کہتا، تاہم میں اسے اس سے بہتر لوٹا کر راضی کرلوں گی تو آپ ﷺ نے اس کا گوشت کھانے سے انکار کر دیا اور قیدیوں کو کھلانے کا حکم دے دیا۔

[٤٧٦٥]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، نا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ أَبِي وَأَنَا غُلَامٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ، وَقَالَ فِيهِ: قَالَتْ: فَبَعَثْتُ إِلَى أَخِي عَامِرِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَقَدِ اشْتَرَى شَاةً مِنَ الْبَقِيعِ فَلَمْ يَكُنْ أَخِي ثَمَّ فَدَفَعَ أَهْلُهُ الشَّاةَ إِلَيَّ.

ایک انصاری بیان کرتے ہیں کہ میں بچہ تھا، اور میں اپنے والد کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلا۔ راوی نے اسی طرح حدیث بیان کی، اس میں یہ الفاظ ہیں: میں نے اپنے بھائی عامر بن ابی وقاص کو پیغام بھیجا، اس نے بقیع سے بکری خریدی تھی، لیکن میرا بھائی (گھر میں) موجود نہیں تھا، پھر اس کی بیوی نے وہ بکری مجھے بھیج دی۔

[٤٧٦٦]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ، نا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ، نا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي حَنِيفَةَ: مِنْ أَيْنَ أَخَذْتَ هٰذَا؟ الرَّجُلُ يَعْمَلُ فِي مَالِ الرَّجُلِ بِغَيْرِ إِذْنِهِ إِنَّهُ يَتَصَدَّقُ بِالرِّبْحِ، قَالَ: أَخَذْتُهُ مِنْ حَدِيثِ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ.

عبدالواحد بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا: آپ نے یہ بات کہاں سے لی ہے کہ آدمی کسی کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں کام کرتا ہے تو نفع صدقہ کر دیا جائے؟ انہوں نے کہا: میں نے یہ بات حدیث عاصم بن کلیب کی حدیث سے اخذ کی ہے۔

[٤٧٦٧]...... نا أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ، نا بُنْدَارٌ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، نا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ جَابِرٍ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز کچھ چیزوں کو حرام کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہوسکتا ہے کہ آدمی اپنی مسند پر ٹیک لگائے

كَرِبَ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَشْيَاءَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((يُوشِكُ الرَّجُلُ يَتَّكِءُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يُحَدِّثُ بِحَدِيثِي فَيَقُولُ: بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا كَانَ فِيهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ، وَإِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ كَمَا حَرَّمَ اللهُ)). ❶

میری حدیث بیان کرے اور کہے: میرے اور تمہارے مابین کتاب اللہ ہے، جو ہم نے اس میں حلال پائی ہے وہ حلال ہے اور جو ہم نے اس میں حرام پائی ہے وہ حرام ہے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے بھی اسی طرح (حرام امور کو) حرام ٹھہرایا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حرام ٹھہرایا ہے۔

[٤٧٦٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ النُّعْمَانِيُّ، نا أَبُو عُتْبَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْفَرَجِ، نا بَقِيَّةُ، نا الزُّبَيْدِيُّ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ رُؤْبَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ الْجُرَشِيِّ، عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((إِنِّي قَدْ أُوتِيتُ الْكِتَابَ وَمَا يَعْدِلُهُ، يُوشِكُ شَبْعَانُ عَلَى أَرِيكَتِهِ يَقُولُ: بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ الْكِتَابُ فَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ حَلَالٍ أَحْلَلْنَاهُ، وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ حَرَامٍ حَرَّمْنَاهُ وَإِنَّهُ لَيْسَ كَذَلِكَ، لَا يَحِلُّ أَكْلُ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ، وَلَا الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ، وَلَا اللُّقَطَةِ مِنْ مَالِ مُعَاهِدٍ إِلَّا أَنْ يُسْتَغْنِيَ عَنْهَا، وَأَيُّمَا رَجُلٍ ضَافَ قَوْمًا فَلَمْ يَقْرُوهُ فَإِنَّ لَهُ أَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ)). ❷

سیدنا مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے قرآن اور اس جیسی اور چیز (سنت) دی گئی ہے، ہو سکتا ہے کوئی شکم سیر اپنی مسند پر بیٹھا کہے کہ ہمارے اور تمہارے مابین کتاب اللہ ہے، جو چیز اس میں حلال (قرار دی گئی) ہے اسے ہم حلال سمجھیں گے اور جو چیز اس میں (حرام قرار دی گئی) ہے اسے ہم حرام مانیں گے۔ حالانکہ حقیقت یہ نہیں ہے، ہر کچلی والا درندہ کھانا حلال نہیں ہے، گھریلو گدھا حلال نہیں ہے، کسی ذمی کے مال سے گری پڑی چیز اٹھانا حلال نہیں ہے، سوائے اس صورت کے کہ اس سے مستغنی کر دیا جائے، اور جو شخص کسی قوم کے ہاں مہمان ہو لیکن وہ اس کی میزبانی نہ کریں، تو وہ میزبانی کے بہ قدر ان سے زبردستی لے سکتا ہے۔

[٤٧٦٩]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْوَاقِدِيُّ، نا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحُمُرِ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السُّبُعِ، أَوْ مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ. ❸

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت سے اور ہر کچلی والے درندے اور ہر پنجوں والے پرندے (کا گوشت) کھانے سے منع فرمایا۔

[٤٧٧٠]...... نا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ الْحِمْصِيُّ، نا

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

❶ مسند أحمد: ١٧١٩٤

❷ مسند أحمد: ١٧١٧٤ ـ صحيح ابن حبان: ١٢

❸ مسند أحمد: ١٦٨١٦، ١٦٨١٧، ١٦٨١٨

يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ الْحِمْصِيُّ، نا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ، نا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ. ❶

نے گھوڑے، خچر اور گدھے کے گوشت سے اور ہر کچلی والے درندے سے منع فرمایا۔

[٤٧٧١]..... نا أَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ هَارُونَ، يَقُولُ: لَا يُعْرَفُ صَالِحُ بْنُ يَحْيَى وَلَا أَبُوهُ إِلَّا بِجَدِّهِ، وَهٰذَا حَدِيثٌ ضَعِيفٌ، وَزَعَمَ الْوَاقِدِيُّ أَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ أَسْلَمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ.

ابوسہل بن زیاد بیان کرتے ہیں کہ میں نے موسیٰ بن ہارون کو فرماتے سنا: صالح بن یحییٰ اور اس کے والد کو صرف ان کے دادا کی وجہ سے ہی پہچانا جاتا ہے، اور یہ حدیث ضعیف ہے۔ واقدی کا خیال ہے کہ سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فتح خیبر کے بعد اسلام قبول کیا۔

[٤٧٧٢]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَافِرِ بْنُ سَلَامَةَ، نا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ، حَدَّثَنِي ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ الْمِقْدَامَ، يَقُولُ: أَقَمْتُ أَنَا وَبِضْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا مِنْ قَوْمِي يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً لَمْ نَذُقْ طَعَامًا وَقَدْ رَبَطُوا بُرْذُونَةً لِيَذْبَحُوهَا، فَأَتَيْتُ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ فَأَعْلَمْتُهُ الَّذِي كَانَ مِنَّا فِي أَمْرِ الْبِرْذُونَةِ، فَقَالَ: لَوْ ذَبَحُوهَا لَسُؤْتُكَ، ثُمَّ قَالَ: حَرَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ أَمْوَالَ الْمُعَاهِدِينَ، وَحُمُرَ الْإِنْسِ وَخَيْلَهَا وَبِغَالَهَا، ثُمَّ أَمَرَ بِمُدَّيْنِ أَوْ مُدٍّ مِنْ طَعَامٍ - الشَّكُّ مِنْ يَحْيَى - وَقَالَ: إِذَا أَتَتْنَا سَرِيَّةٌ فَاطَّلَعْنَا، لَمْ يَذْكُرْ أَبَاهُ.

مقدام بیان کرتے ہیں کہ میں اور دس سے زائد افراد نے دو تین دن سے کچھ نہ کھایا تھا، ایک بوجھ بردار گھوڑا تھا جسے ذبح کرنے لگے تھے کہ میں سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے گھوڑے کا تذکرہ کیا۔ تو انہوں نے فرمایا: اگر ذبح بھی کرلو تو حرام ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز ذمیوں کے اموال، گھریلو گدھے، گھوڑے اور خچر حرام قرار دے دیے تھے۔ پھر انہوں نے دو مُد طعام (ہمیں) دینے کا حکم دیا، اور فرمایا: جب مہم آئے تو ہمارے پاس آنا۔

[٤٧٧٣]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، نا عُمَرُ بْنُ هَارُونَ الْبَلْخِيُّ، نا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْحِمَارِ الْإِنْسِيِّ وَعَنْ خَيْلِهَا وَبِغَالِهَا. لَمْ يَذْكُرْ فِي إِسْنَادِهِ صَالِحًا وَهٰذَا إِسْنَادٌ مُضْطَرِبٌ.

سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھے، گھوڑے اور خچر کھانے سے منع فرمایا۔
انہوں نے اس کی اسناد میں صالح کا ذکر نہیں کیا اور یہ اسناد مضطرب ہے۔ واقدی کہتے ہیں: یہ حدیث صحیح نہیں کیونکہ سیدنا خالد رضی اللہ عنہ نے فتح خیبر کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔

❶ سنن أبي داود: ٣٧٩٠ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٠٢ـ سنن ابن ماجه: ٣١٩٨ـ مسند أحمد: ١٦٨١٨ـ المعجم الكبير للطبراني: ٣٨٢٨

وَقَالَ الْوَاقِدِيُّ: لَا يَصِحُّ هٰذَا لِأَنَّ خَالِدًا أَسْلَمَ بَعْدَ فَتْحِ خَيْبَرَ.

[٤٧٧٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو طَلْحَةَ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْكَرِيمِ، نَا بُنْدَارٌ، نَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، نَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ مَجْزَأَةَ بْنِ زَاهِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: وَكَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ أَنَّهُ اشْتَكٰى، فَبَعَثَ لَهُ أَنْ يَسْتَنْقِعَ فِي أَلْبَانِ الْأُتُنِ وَمَرَقِهَا، فَكَرِهَ ذَالِكَ.

سیدنا زاہر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے درخت کے نیچے نبی ﷺ سے بیعت کی تھی (یعنی بیعت رضوان)، وہ بیمار ہوگئے تو انہیں گدھی کے دودھ اور شوربے کو بہ طور دوا استعمال کرنے کا کہا گیا لیکن انہوں نے اسے ناپسند کیا۔

[٤٧٧٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ يَحْيَى بْنِ صَاعِدٍ، نَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ، قُلْتُ: الْبِغَالُ، قَالَ: لَا. ❶

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ عطاء کہتے ہیں: میں نے پوچھا: خچر کا بھی؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔

[٤٧٧٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ أَبُو سَعِيدٍ، نَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، نَا فُرَاتُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ جَابِرٍ، أَنَّهُمْ كَانُوا يَأْكُلُونَ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ، وَزَعَمَ أَنَّ عَطَاءً نَهٰى عَنِ الْبِغَالِ وَالْحُمُرِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ لوگ عہد رسالت میں گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔ عطاء رحمہ اللہ خچروں اور گدھوں کے گوشت سے منع کرتے تھے۔

[٤٧٧٧]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ، نَا شَرِيكٌ، عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: سَافَرْنَا يَعْنِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ، فَكُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ، وَأَشْرَبُ أَلْبَانَهَا.

عطاء رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سفر کیا تو ہم گھوڑوں کا گوشت کھاتے اور میں ان کا دودھ پیتا تھا۔

[٤٧٧٨]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نَا أَبُو كُرَيْبٍ، نَا سُوَيْدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَكَلْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ الْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيرَ، فَنَهَانَا رَسُولُ

ابوالزبیر سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیبر کے روز ہم نے گھوڑے، خچر اور گدھے کھانے چاہے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خچروں اور گدھوں سے منع فرمایا لیکن گھوڑوں سے منع نہیں کیا۔

❶ صحيح البخاري: ٤٢١٩ـ صحيح مسلم: ١٩٤١

اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَلَمْ يَنْهَنَا عَنِ الْخَيْلِ. ❶

[٤٧٧٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا أَبُو كُرَيْبٍ، نا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ. ❷

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی اور گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

[٤٧٨٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَلَّامِ بْنِ كَرْكَرَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ، وَأَذِنَ لَنَا فِي لَحْمِ الْفَرَسِ. ❸

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے روز گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا، البتہ گھوڑے کا گوشت کھانے میں ہمیں اجازت دی۔

[٤٧٨١]...... حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، نا جَدِّي، نا شَبَابَةُ، نا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَأْكُلَ لُحُومَ الْخَيْلِ، وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ.

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی اور ہمیں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

[٤٧٨٢]...... حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ نُصَيْرٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْمُحَارِبِيُّ، نا عُمَرُ بْنُ عُبَيْدٍ، عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ، وَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِلُحُومِ الْخَيْلِ أَنْ يُؤْكَلَ. ❹

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھریلو گدھوں کا گوشت (کھانے) سے منع فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت دی۔

[٤٧٨٣]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ بِشْرِ بْنِ الْحَكَمِ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ،

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

❶ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٣٥ ـ مسند أحمد: ١٤٤٥٠، ١٤٨٤٠، ١٤٩٠٢ ـ صحيح ابن حبان: ٥٢٦٩، ٥٢٧٠، ٥٢٧٢ ـ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٠٦٣

❷ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٠٥٣، ٣٠٥٨

❸ جامع الترمذي: ١٧٩٣ ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٠١

❹ صحيح البخاري: ٤٢٢٧ ـ صحيح مسلم: ١٩٣٩

عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، حَدَّثَتْنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: ذَبَحْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَكَلْنَا مِنْهُ. ❶

[٤٧٨٤]...... حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ، نا حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ، نا مُؤَمَّلٌ، نا سُفْيَانُ، وَوُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: كَانَ لَنَا فَرَسٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَرَادَتْ أَنْ تَمُوتَ فَذَبَحْنَاهَا فَأَكَلْنَاهَا.

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں ہمارے پاس ایک گھوڑا تھا، وہ مرنے کو تھا تو ہم نے اسے ذبح کر لیا اور اس کا گوشت کھایا۔

[٤٧٨٥]...... نا أَبُو بَكْرٍ، نا عَلِيُّ بْنُ حَرْبٍ، نا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ، وَعَبَّادِ بْنِ حَمْزَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: أَنْحَرْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَكَلْنَاهُ.

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا۔

[٤٧٨٦]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ، نا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي حَسَّانَ، نا أَبُو مَرْوَانَ هِشَامُ بْنُ خَالِدٍ، نا أَبُو خُلَيْدٍ عُتْبَةُ بْنُ حَمَّادٍ الْمُقْرِئُ، نا ابْنُ ثَوْبَانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَسْمَاءَ، قَالَتْ: ذَبَحْنَا فَرَسًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَكَلْنَا نَحْنُ وَأَهْلُ بَيْتِهِ.

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ عہد رسالت میں ہم نے گھوڑا ذبح کیا اور ہم نے اور آپ کے اہل خانہ نے اس کا گوشت کھایا۔

[٤٧٨٧]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ زَيْدٍ مِنْ أَهْلِ صَنْعَاءَ، نا أَبُو الزُّبَيْرِ، أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَكْلِ الْهِرَّةِ وَأَكْلِ ثَمَنِهَا. ❷

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بلی کا گوشت اور اس کی قیمت کھانے سے منع فرمایا۔

[٤٧٨٨]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّحَّاسُ، نا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو ایک خرگوش ہدیہ کیا گیا اور میں سو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے اس کا

❶ مسند أحمد: ٢٦٩١٩۔صحيح ابن حبان: ٥٢٧١۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ٣٠٦٥

❷ صحيح مسلم: ١٥٦٩۔سنن أبي داود: ٣٤٨٠۔سنن ابن ماجه: ٣٢٥٠۔جامع الترمذي: ١٢٨٠۔ مسند أحمد: ١٤١٦٦۔المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٤۔مصنف عبد الرزاق: ٨٧٤٩

الْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ ، نا الشَّيْبَانِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الصَّلْتِ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ عِيَاضٍ ، عَنْ عَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ سُهَيْلِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ ، عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: أُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ أَرْنَبٌ وَأَنَا نَائِمَةٌ ، فَخَبَأَ لِي مِنْهَا الْعَجُزَ ، فَلَمَّا قُمْتُ أَطْعَمَنِي . ❶

پچھلا حصہ میرے لیے رکھ لیا، جب میں بیدار ہوئی تو آپ نے مجھے کھلایا۔

[٤٧٨٩]..... حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ بْنِ الْمُهْتَدِي بِاللهِ ، نا بَكْرُ بْنُ سَهْلٍ ، نا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيَى ، نا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ، عَنْ سَالِمٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ وَالْوَدَكِ ، قَالَ: ((اطْرَحُوا مَا حَوْلَهَا إِنْ كَانَ جَامِدًا ، وَإِنْ كَانَ مَائِعًا فَانْتَفِعُوا بِهِ وَلَا تَأْكُلُوا)) . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس چوہیا کے بارے میں سوال کیا گیا جو گھی اور چربی میں گر جائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر (گھی یا چربی) ٹھوس ہو تو اس (چوہیا) کے اردگرد کا حصہ نکال پھینکو اور اگر مائع ہو تو مت کھاؤ، اسے کسی اور استعمال میں لے آؤ۔

[٤٧٩٠]..... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ النَّيْسَابُورِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ رَاشِدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ ، نا عَمْرُو بْنُ سَلَمَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ بَشِيرٍ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ ﷺ عَنِ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ وَالزَّيْتِ ، قَالَ: ((اسْتَصْبِحُوا بِهِ وَلَا تَأْكُلُوهُ)) . وَنَحْوُ ذَالِكَ رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ مَوْقُوفًا عَلَى أَبِي سَعِيدٍ .

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے چوہیا کے گھی اور تیل میں گرنے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے چراغ روشن کرنے میں استعمال کرلو، کھاؤ نہیں۔

امام ثوری رحمہ اللہ نے ابو ہارون کے واسطے سے سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔

[٤٧٩١]..... نا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي دَاوُدَ ، نا يُونُسُ بْنُ حَبِيبٍ ، وَأُسَيْدُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَصْبَهَانِيُّ ، قَالَا: نا الْحُسَيْنُ بْنُ حَفْصٍ ، نا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ ، أَنَّهُ قَالَ فِي الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ أَوِ الزَّيْتِ ، فَقَالَ: ((اسْتَنْفِعُوا بِهِ وَلَا تَأْكُلُوهُ)) .

سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس چوہیا کے متعلق، جو گھی اور تیل میں گر جائے، فرمایا کہ اس سے (کوئی اور) فائدہ اٹھا لو لیکن اسے کھاؤ نہیں۔

❶ صحيح البخاري: ٢٥٧٢

❷ صحيح البخاري: ٢٣٥ ـ سنن النسائي: ٧/ ١٧٨ ـ مسند أحمد: ٢٦٧٩٦

[٤٧٩٢]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ مَنِيعٍ ، نا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ ، نا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ ، عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ ، قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَالنَّاسُ يَجُبُّونَ أَسْنِمَةَ الْإِبِلِ ، وَيَقْطَعُونَ أَلْيَاتِ الْغَنَمِ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ)) . ❶

سیدنا ابوواقد لیثی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے، تو (وہاں کے) لوگ اُونٹوں کی کوہان کھانا پسند کرتے تھے اور (زندہ) بکریوں کی رانیں کاٹ لیا کرتے تھے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زندہ جانور کا جو حصہ کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔

[٤٧٩٣]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مَخْلَدٍ ، نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ ، نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((مَا قُطِعَ مِنَ الْبَهِيمَةِ وَهِيَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ)) . ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زندہ جانور کا جو حصہ کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے۔

[٤٧٩٤]...... حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَرْوَزِيُّ ، نا سَعِيدُ بْنُ مَسْعُودٍ ، نا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى ، نا أَبُو حَنِيفَةَ ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ ح وَنا الْحَسَنُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ الْمَرْوَرُّوذِيُّ ، يُعْرَفُ بِابْنِ الْهَرْشِ قَالَ: وَجَدْتُ فِي كِتَابِ جَدِّي: نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ ، نا أَبُو حَنِيفَةَ ، نا أَبُو فَرْوَةَ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: نَزَلْتُ مَعَ حُذَيْفَةَ عَلَى دِهْقَانَ فَأَتَانَا بِطَعَامٍ فَطَعِمْنَا ، فَدَعَا حُذَيْفَةُ بِشَرَابٍ فَأَتَاهُ بِشَرَابٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَأَخَذَ الْإِنَاءَ فَضَرَبَ بِهِ وَجْهَهُ فَسَاءَ بِالَّذِي صَنَعَ بِهِ ، فَقَالَ: هَلْ تَدْرُونَ لِمَ صَنَعْتُ هٰذَا؟ قُلْنَا: لَا ، قَالَ: نَزَلْنَا بِهِ فِي الْعَامِ الْمَاضِي فَأَتَانِي بِشَرَابٍ فِيهِ فَأَخْبَرْتُهُ ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا ((أَنْ نَأْكُلَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَأَنْ نَشْرَبَ فِيهِمَا وَلَا نَلْبَسَ الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ فَإِنَّهُمَا

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ بیان کرتے ہیں کہ میں سیدنا ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک دہقان کے پاس گیا، وہ ہمارے پاس کھانا لایا تو ہم نے کھا لیا۔ پھر حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اس سے پانی طلب کیا، تو وہ چاندی کے برتن میں پانی لایا، تو آپ نے برتن پکڑا اور اس کے منہ پر دے مارا۔ اسے آپ کا یہ فعل بہت ناگوار گذرا، تو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جانتے ہو میں نے ایسا کیوں کیا؟ ہم نے کہا: نہیں۔ انہوں نے فرمایا: گذشتہ سال ہم اس کے مہمان ہوئے تھے تو یہ اسی میں پانی لایا، میں نے اسے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا ہے اور باریک وموٹا ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے کیونکہ دنیا میں یہ چیزیں مشرکین کے لیے ہیں اور آخرت میں ہمارے لیے ہیں۔



❶ مسند أحمد: ٢١٩٠٣۔جامع الترمذي: ١٤٨٠۔سنن أبي داود: ٢٨٥٨۔سنن الدارمي: ٢٠٢٤۔ المستدرك للحاكم: ٤/ ٢٣٩۔شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٥٧٢

❷ الموجم الأوسط للطبراني: ٧٩٢٨۔المستدرك للحاكم: ٤/ ١٢٤

لِلْمُشْرِكِينَ فِي الدُّنْيَا وَهُمَا لَنَا فِي الْآخِرَةِ)). ❶

[٤٧٩٥]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو حَيْدَرَةَ حَيْدُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، نا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: وَنا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ حُذَيْفَةَ، وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا قَدْ دَخَلَ فِي حَدِيثِ صَاحِبِهِ، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: ((لَا تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَأْكُلُوا فِيهِمَا)).

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے سنا: سونے چاندی کے برتنوں میں مت پیو اور نہ ہی ان میں کھاؤ۔

[٤٧٩٦]..... حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ، نا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي الرَّبِيعِ، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، نا أَبِي، قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نَجِيحٍ، يُحَدِّثُ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى، أَنَّ حُذَيْفَةَ اسْتَسْقَى، فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِإِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَأَخَذَهُ فَرَمَاهُ بِهِ، وَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَانَا أَنْ نَشْرَبَ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهِمَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ، وَأَنْ نَجْلِسَ عَلَيْهِ.

ابن ابی لیلیٰ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی طلب کیا تو ایک دہقان چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا، آپ نے اس برتن کو پکڑا اور اسی کو دے مارا، اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سونے چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے اور باریک وموٹے ریشم کو پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

[٤٧٩٧]..... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ نا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ، نا حَبِيبٌ الْمُعَلِّمُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يُقَالُ لَهُ: أَبُو ثَعْلَبَةَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَأَفْتِنِي فِي صَيْدِهَا، فَقَالَ: ((إِنْ كَانَتْ لَكَ كِلَابٌ مُكَلَّبَةٌ فَكُلْ مِمَّا أَمْسَكْنَ عَلَيْكَ ذَكِيٌّ وَغَيْرُ ذَكِيٍّ))، قَالَ: وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ؟ قَالَ: ((وَإِنْ أَكَلَ

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ابوثعلبہ نامی ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میرے پاس سدھائے ہوئے کتے ہیں، ان کے شکار کے متعلق آپ مجھے کیا ہدایت دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تمہارے پاس سدھائے کتے ہیں تو جو شکار وہ تمہارے لیے کریں وہ کھالو، خواہ ذبح کرسکو یا نہ۔ اس نے پوچھا: اگر چہ وہ (کتا) اس میں سے کھالے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خواہ وہ اس میں سے کھا

❶ سنن أبي داود: ٣٧٢٣ـ مسند أحمد: ٢٣٢٦٩ـ صحيح ابن حبان: ٥٣٣٩

مِنْهُ))، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفْتِنِي فِي قَوْسِي، قَالَ: ((كُلْ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ))، قَالَ: ذَكِيٌّ وَغَيْرَ ذَكِيٍّ؟ قَالَ: ((ذَكِيٌّ وَغَيْرَ ذَكِيٍّ)). قَالَ: وَإِنْ تَغِيبَ عَنِّي؟ قَالَ: ((وَإِنْ تَغِيبَ عَنْكَ مَا لَمْ تَضِلَّ أَوْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرًا غَيْرَ أَثَرِ سَهْمِكَ)). قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفْتِنِي فِي آنِيَةِ الْمَجُوسِ إِذَا اضْطُرِرْنَا إِلَيْهَا، قَالَ: ((اغْسِلْهَا ثُمَّ كُلْ فِيهَا)). ❶

لے۔اس نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! مجھے قوس سے شکار کے متعلق بتایئے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو تمہارے تیر کا شکار ہو، اسے کھالو۔ اس نے پوچھا: خواہ ذبح ہو یا نہ ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) ذبح ہو یا نہ ہو۔ اس نے پوچھا: اگر وہ (شکار) نظروں سے اوجھل ہو جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ اوجھل ہو جائے لیکن گم نہ ہو اور تمہارے تیر کے علاوہ کوئی اور نشان بھی اس پر نہ ہو (تو تم کھا سکتے ہو)۔ اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! حالتِ اضطرار میں مجوس کے برتنوں (میں کھانے کے) کے متعلق بتلایئے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: انہیں دھولو اور پھر ان میں کھالو۔

[٤٧٩٨]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ هَارُونَ الْعَسْكَرِيُّ، وَالْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْمَاطِيُّ، قَالُوا: أَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ، أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: أَرْمِي بِسَهْمِي فَأُصِيبُ فَلَا أَقْدِرُ عَلَيْهِ إِلَّا بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، فَقَالَ: ((إِذَا قَدَرْتَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ فِيهِ أَثَرٌ وَلَا خَدْشٌ إِلَّا رَمْيَتُكَ فَكُلْ، وَإِنْ وَجَدْتَ فِيهِ أَثَرَ غَيْرِ رَمْيَتِكَ فَلَا تَأْكُلْهُ))، أَوْ قَالَ: ((لَا تَطْعَمْهُ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَنْتَ فَعَلْتَهُ أَوْ غَيْرُكَ وَإِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَأَخَذَ فَأَدْرَكْتَهُ فَذَكِّهِ وَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ أَخَذَ وَلَمْ يَأْكُلْ شَيْئًا مِنْهُ فَكُلْهُ، وَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا))، أَوْ قَالَ: ((لَا تَأْكُلْهُ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ))، قَالَ عَدِيٌّ: فَإِنِّي أُرْسِلُ كِلَابِي وَأَذْكُرُ اسْمَ اللّٰهِ فَتَخْتَلِطُ بِكِلَابِ غَيْرِي فَيَأْخُذْنَ الصَّيْدَ فَيَقْتُلْنَهُ، قَالَ: ((لَا تَأْكُلْهُ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَكِلَابُكَ قَتَلَتْهُ أَوْ كِلَابُ غَيْرِكَ)). ❷

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ سے پوچھا: میں ایک تیر پھینکتا ہوں اور وہ شکار کو جا لگتا ہے، لیکن لیکن وہ شکار (گم ہو جاتا ہے اور) مجھے ایک یا دو دن بعد ہی مل پاتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم اس میں اپنے تیر کے زخم اور نشان کے سوا کوئی نشان نہ دیکھو تو کھالو، لیکن اگر کوئی اور نشان بھی دیکھو تو مت کھاؤ۔ یا فرمایا کہ اسے مت کھاؤ، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اس کا تم نے شکار کیا ہے یا کسی اور نے۔ اور جب تم اپنا کتا چھوڑو اور وہ شکار کو پکڑ لائے، تو اسے ذبح کرلو، اگر تم دیکھو کہ اس نے شکار پکڑا ہے اور اس سے کھایا نہیں تو کھالو لیکن اگر اس نے اسے مار دیا اور خود بھی اس میں سے کھالیا تو پھر تم مت کھاؤ۔ یا فرمایا کہ اسے مت کھاؤ، کیونکہ اس نے اپنے لیے شکار کیا ہے۔ عدی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بسم اللہ پڑھ کر کتے چھوڑوں، پھر دوسرے کتے بھی شکار میں شامل ہو جائیں اور شکار کو قتل کر دیں تو (اس کا کیا حکم ہے)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اسے مت کھاؤ، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ اسے تمہارے کتوں نے شکار کیا ہے یا دوسرے کتوں نے۔

❶ مسند أحمد: ٦٧٢٥ ـ سنن أبي داود: ٢٨٥٧

❷ مسند أحمد: ١٨٢٤٦، ١٨٢٤٩، ١٨٢٥٥

[٤٧٩٩]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، قَالَا: نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَاصِمٍ الْأَحْوَلِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ، قَالَ: ((إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ، فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قُتِلَ فَكُلْهُ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَمَاتَ، فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَمْ سَهْمُكَ)).

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: جب تو بسم اللہ پڑھ کر تیر چھوڑے اور شکار کو مردہ پائے تو کھا لے، اگر دیکھے کہ وہ پانی میں گر کر مرا ہے تو مت کھا، کیونکہ تجھے معلوم نہیں کہ اسے پانی نے مارا ہے یا تیرے تیر نے۔

[٤٨٠٠]...... حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَخْلَدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَّانِيُّ، نا شَاذَانُ، نا شَرِيكٌ، عَنِ الْحَجَّاجِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي بَزَّةَ، وَأَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: نُهِيَ عَنْ ذَبِيحَةِ الْمَجُوسِيِّ، وَصَيْدِ كَلْبِهِ وَطَائِرِهِ. ❶

سلیمان الیشکری سے مروی ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجوسی کے ذبیحے، اس کے کتے کے شکار اور اس کے شکون سے منع کیا گیا ہے۔

[٤٨٠١]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى الْأُمَوِيُّ، نا عَبْدُ الرَّحِيمِ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ أَرْطَاةَ، عَنْ مَكْحُولٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، عَنِ الْخُشَنِيِّ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُخَالِطُ الْمُشْرِكِينَ وَلَيْسَ لَنَا قُدُورٌ وَلَا آنِيَةٌ غَيْرُ آنِيَتِهِمْ، قَالَ: فَقَالَ: ((اسْتَغْنُوا عَنْهَا مَا اسْتَطَعْتُمْ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَارْحَضُوهَا بِالْمَاءِ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورُهَا ثُمَّ اطْبُخُوا فِيهَا)). ❷

سیدنا خشنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم مشرکین کے ساتھ گھل مل کر رہتے ہیں اور (بسا اوقات) ہمارے پاس ہنڈیاں اور برتن نہیں ہوتے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جہاں تک ممکن ہو ان سے بچو، اگر کچھ نہ پاؤ تو انہیں پانی سے دھولو، کیونکہ بلاشبہ پانی انہیں پاک کر دے گا، پھر ان میں کھانا پکالو۔

[٤٨٠٢]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ، نا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ ثَلَاثًا فَأَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَا لَمْ يُنْتِنْ)). ❸

سیدنا ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جب تو تیرے چلائے اور وہ (شکار) تین دن تک تجھ سے غائب رہے، پھر وہ تجھے مل جائے تو اسے کھا لے، بشرطیکہ وہ بدبودار نہ ہوا ہو۔

❶ سنن ابن ماجه: ٣٢٠٩ ـ جامع الترمذي: ١٤٦٦
❷ مسند أحمد: ١٧٧٤٨، ١٧٧٥٢ ـ صحيح ابن حبان: ٥٨٧٩
❸ مسند أحمد: ١٧٧٤٤

[٤٨٠٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْبَاقِي بْنُ قَانِعٍ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْعَسْكَرِيُّ ، نا يَحْيَى بْنُ يَزِيدَ الْأَهْوَازِيُّ ، نا أَبُو هِشَامٍ الْأَهْوَازِيُّ ح وَنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ بِمِصْرَ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى ، نا الْحَسَنُ بْنُ الْحَارِثِ ، وَيَحْيَى بْنُ يَزِيدَ الْأَهْوَازِيُّ ، قَالُوا: نا أَبُو هَمَّامٍ الْأَهْوَازِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ ، عَنْ مَرْوَانَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَذْبَحُ وَيَنْسَى أَنْ يُسَمِّيَ اللَّهَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((اسْمُ اللَّهِ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ)) . مَرْوَانُ بْنُ سَالِمٍ ضَعِيفٌ ، وَقَالَ ابْنُ قَانِعٍ: ((اسْمُ اللَّهِ عَلَى فَمِ كُلِّ مُسْلِمٍ)) . ❶

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا بھول جائے تو (وہ کیا کرے)؟ نبی ﷺ نے فرمایا: ہر مسلمان پر اللہ کا نام ہے۔
مروان بن سالم ضعیف راوی ہے، اور ابن قانع نے یہ الفاظ بیان کیے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) ہر مسلمان کے منہ پر اللہ کا نام ہوتا ہے۔

[٤٨٠٤]...... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، وَأَبُو عُمَرَ الْقَاضِي ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْوَرَّاقُ ، قَالُوا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَيْسَرَةَ ، قَالَ: نا أَبُو جَابِرٍ ، نا شُعْبَةُ ، عَنْ مُغِيرَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ ، فِي الْمُسْلِمِ يَذْبَحُ وَيَنْسَى التَّسْمِيَةَ ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِهِ .

ابراہیم رحمہ اللہ نے اس مسلمان کے متعلق، جو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لینا بھول جائے، فرمایا کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔

[٤٨٠٥]...... قَالَ: وَنا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ حَدَّثَنِي عَيْنٌ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ لَمْ يَرَ بِهِ بَأْسًا ، قَوْلُهُ: عَيْنٌ يَعْنِي بِهِ عِكْرِمَةَ .

عینؒ روایت کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتے۔
''عین'' سے مراد عکرمہ ہیں۔

[٤٨٠٦]...... نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرِ بْنِ خَالِدٍ ، نا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ ، عَنْ عَيْنٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: إِذَا ذَبَحَ الْمُسْلِمُ فَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ فَلْيَأْكُلْ فَإِنَّ الْمُسْلِمَ فِيهِ اسْمًا مِنْ أَسْمَاءِ اللَّهِ .

عینؒ سے مروی ہے کہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب مسلمان (جانور) ذبح کرے اور اللہ کا نام نہ لے، تو اسے چاہیے کہ وہ کھا لے، کیونکہ مسلمان (لفظ) میں بھی اللہ کے ناموں میں سے نام ہے۔

❶ السنن الکبری للبیهقی: ٩/ ٢٤٠

[٤٨٠٧]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ صَاعِقَةُ، نا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْخَلِيلِ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: لَا بَأْسَ بِأَكْلِ خُبْزِ الْمَجُوسِ، إِنَّمَا نُهِيَ عَنْ ذَبَائِحِهِمْ.

عبداللہ بن خلیل سے مروی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجوسی کی روٹی کھانے میں کوئی حرج نہیں، البتہ ان کے ذبیحے سے منع کیا گیا ہے۔

[٤٨٠٨]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ، نا مَعْقِلٌ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ: ((الْمُسْلِمُ يَكْفِيهِ اسْمُهُ فَإِنْ نَسِيَ أَنْ يُسَمِّيَ حِينَ يَذْبَحُ فَلْيُسَمِّ وَلْيَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ثُمَّ لِيَأْكُلْ)). ❶

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کو اس کا نام ہی کافی ہے، اگر ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اللہ کا نام لے، پھر کھا لے۔

[٤٨٠٩]..... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَبُو الْأَشْعَثِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا، أَنَّ قَوْمًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((سَمُّوا عَلَيْهِ وَكُلُوا)). ❷

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں، ہم نہیں جانتے کہ وہ (ذبح کرتے وقت) اللہ کا نام لیتے ہیں یا نہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو۔

[٤٨١٠]..... حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ خُشَيْشٍ، نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ، نا هَاشِمُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الْجَشَّاشُ، نا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ الصَّلْتِ، عَنْ عَمِّهِ، أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ أَقْبَلَ رَاجِعًا مِنْ عِنْدِهِ فَمَرَّ عَلَى قَوْمٍ وَوَجَدَ عِنْدَهُمْ رَجُلًا مَجْنُونًا فَرَقَاهُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، فَبَرَأَ فَأُعْطِيَ مِائَةَ شَاةٍ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرْتُهُ، قَالَ: ((هَلْ قُلْتَ إِلَّا هٰذَا؟))،

خارجہ بن صلت اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، پھر آپ کے ہاں سے واپس آئے تو کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے جن کے پاس ایک پاگل شخص تھا، تو انہوں نے اسے سورۃ الفاتحہ پڑھ کر دم کیا، تو وہ صحت یاب ہو گیا۔ انہیں (اس کے عوض) ایک سو بکریاں دی گئیں۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کو بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا اس کے علاوہ بھی تم نے کچھ پڑھا تھا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بکریاں وصول کر لو، اللہ کی قسم! لوگ باطل دم سے یہ

❶ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ٩/ ٢٣٩

❷ صحيح البخاري: ٢٠٥٧ ـ سنن أبي داود: ٢٨٢٩ ـ سنن النسائي: ٧/ ٢٣٧ ـ سنن ابن ماجه: ٣١٧٤

قَالَ: لَا، قَالَ: ((خُذْهَا فَلَعَمْرِي مَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ فَلَقَدْ أَكَلْتَهُ بِرُقْيَةِ حَقٍّ)). ❶

معاوضہ لیتے ہیں جبکہ تم نے حق دم سے لیا ہے۔

[٤٨١١]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أنا زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي زَائِدَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي خَارِجَةُ بْنُ الصَّلْتِ التَّمِيمِيُّ، أَنَّ عَمَّهُ، أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ، وَقَالَ فِيهِ: ((كُلْهَا بِسْمِ اللّٰهِ فَمَنْ أَكَلَ بِرُقْيَةِ بَاطِلٍ فَقَدْ أَكَلْتَ بِرُقْيَةِ حَقٍّ)).

ایک اور سند کے ساتھ اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی ہے، اور اس میں (یہ الفاظ ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نام سے اسے کھالو، لوگ تو باطل دم سے کھاتے ہیں، لیکن یقیناً تم نے تو حق دم سے کھایا ہے۔

[٤٨١٢]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ، نا زَكَرِيَّا، عَنْ عَامِرٍ نَحْوَ ذَالِكَ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث ہی ہے۔

[٤٨١٣]...... نا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، نا شُعْبَةُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ خَارِجَةَ بْنِ الصَّلْتِ، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: أَقْبَلْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: فَأَعْطُونَا جُعْلًا، فَقُلْتُ: حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ: ((كُلْ))، ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

مذکورہ سند سے بھی اسی طرح ہے، اس میں (یہ الفاظ ہیں کہ) راوی نے کہا: انہوں نے ہمیں معاوضہ دیا۔ میں نے کہا: میں پہلے رسول اللہ ﷺ سے پوچھوں گا۔ چنانچہ میں نے آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کھا سکتے ہو۔ پھر اسی (گزشتہ) حدیث کے مثل ہی بیان کی۔

[٤٨١٤]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِوَاسِطَ، نا جَعْفَرُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ حَمَّادٍ الْوَاسِطِيُّ، أنا إِسْحَاقُ الْأَزْرَقُ، عَنْ أَبِي عَمْرٍو الْبَصْرِيِّ، عَنْ نَهْشَلٍ الْخُرَاسَانِيِّ، عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ أَنَّهُ اجْتَمَعَ هُوَ وَالْحَسَنُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ، وَمَكْحُولٌ الشَّامِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ دِينَارٍ الْمَكِّيُّ، وَطَاوُسٌ الْيَمَانِيُّ، فَاجْتَمَعُوا فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمْ وَكَثُرَ لَغَطُهُمْ فِي الْقَدَرِ، فَقَالَ طَاوُسٌ وَكَانَ فِيهِمْ مَرْضِيًّا: أَنْصِتُوا حَتَّى أُخْبِرَكُمْ مَا سَمِعْتُ مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ

ضحاک بن مزاحم روایت کرتے ہیں کہ وہ اور حسن بن ابی حسن، مکحول شامی، عمرو بن دینار مکی اور طاؤس یمانی، یہ سب لوگ مسجد خیف میں جمع تھے تو تقدیر کے معاملے میں بحث کرتے ہوئے اونچی آوازوں میں بولنے لگے اور بہت زیادہ شور وغل ہو گیا، تو (ان اصحاب میں) طاؤس رحمہ اللہ (کے پسندیدہ صاحب بھی تھے، چنانچہ انہوں) نے کہا: وش ہو جاؤ، تا کہ میں تمہیں وہ حدیث بتلاؤں جو میں نے سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے سنی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم پر کچھ چیزیں فرض کی ہیں؛ تم انہیں ضائع مت کرو، اس نے تم پر حدود متعین کر دی ہیں؛ لہٰذا تم ان سے تجاوز مت کرو،

❶ سنن أبي داود: ٣٤٢٠ـ سنن النسائي: ١٥٣٤ـ مسند أحمد: ٢١٨٣٥ـ صحيح ابن حبان: ٦١١٠، ٦١١١

اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((إِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْكُمْ فَرَائِضَ فَلَا تُضَيِّعُوهَا، وَحَدَّ لَكُمْ حُدُودًا فَلَا تَعْتَدُوهَا، وَنَهَاكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ فَلَا تَنْتَهِكُوهَا، وَسَكَتَ عَنْ أَشْيَاءَ مِنْ غَيْرِ نِسْيَانٍ فَلَا تَكَلَّفُوهَا رَحْمَةً مِنْ رَبِّكُمْ فَاقْبَلُوهَا)). نَقُولُ مَا قَالَ رَبُّنَا وَنَبِيُّنَا ﷺ: الْأُمُورُ بِيَدِ اللّٰهِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ مَصْدَرُهَا، وَإِلَيْهِ مَرْجِعُهَا، لَيْسَ إِلَى الْعِبَادِ فِيهَا تَفْوِيضٌ وَلَا مَشِيئَةٌ، فَقَامُوا وَهُمْ رَاضُونَ بِقَوْلِ طَاوُسٍ. ❶

اس نے تمہیں کچھ چیزوں سے منع فرمایا ہے؛ لہٰذا تم ان کا ارتکاب مت کرو، اس نے کچھ چیزوں کے متعلق ارادتاً سکوت فرمایا ہے؛ لہٰذا بہ تکلف ان میں بحث مت کرو، یہ تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے، لہٰذا تم اسے قبول کرو۔ ہم وہی بات کرتے ہیں جو ہمارے رب اور ہمارے نبی ﷺ نے فرمائی ہے، تمام امور اللہ کے ہاتھ میں ہیں اور ان کا صدور اور انجام وہیں سے ہے، بندوں کا اس میں نہ کوئی کردار ہے اور نہ مرضی۔ (یہ حدیث سن کر) سب لوگ اُٹھے اور وہ طاؤس کے قول پر رضامند تھے۔

❋❋❋❋

---

❶ مسند البزار: ١٢٣ ـ المعجم الأوسط للطبراني: ٨٩٣٣ ـ المستدرك للحاكم: ٢/ ٣٧٥ ـ السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ١٢

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

# كتاب السبق بين الخيل

# گھوڑ دوڑ کا بیان

## بَابُ السَّبَقِ بَيْنَ الْخَيْلِ وَمَا رُوِيَ فِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

گھوڑ دوڑ کا بیان اور اس بارے میں نبی ﷺ سے جو کچھ مروی ہے

[٤٨١٥]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ، نا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ رَحِمَهُ اللهُ، نا عُقْبَةُ بْنُ خَالِدٍ السَّكُونِيُّ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ وَفَضَّلَ الْقُرَّحَ فِي الْغَايَةِ. ❶

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑ دوڑ منعقد کی اور جو گھوڑا پانچویں برس میں لگ چکا تھا اس کی حد زرا دور مقرر کی۔

[٤٨١٦]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ، نا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ، نا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ح وَنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمَّادٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْعَنْبَرِيُّ، نا الْمُعْتَمِرُ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ ضَمَّرَ الْخَيْلَ وَسَابَقَ بَيْنَهَا. وَقَالَ الْمُعْتَمِرُ: كَانَ يُضَمِّرُ وَيُسَابِقُ. ❷

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی تضمیر کی اور ان میں دوڑ کا مقابلہ کروایا۔ معتمر نے یہ الفاظ بیان کیے ہیں کہ آپ ﷺ تضمیر کیا کرتے اور گھوڑ دوڑ کا مقابلہ کرایا کرتے تھے۔ (تضمیر کا مطلب ہے گھوڑے کو دوڑ کی تیاری کے لیے ایک عرصے تک کھڑا کر کے کھلانا اور میدان میں ہلکا پھلکا کر کے دوڑانا۔ کھلانے کی یہ مدت عربوں کے ہاں چالیس دن ہوتی تھی)۔

[٤٨١٧]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَطَّانُ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ ح وَنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، وَيَعْقُوبُ بْنُ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تضمیر شدہ گھوڑوں کی حفیاء سے ثنیہ تک دوڑ لگوائی اور دیگر گھوڑوں کی ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑ لگوائی۔

❶ سنن أبي داود: ٢٥٧٧۔ مسند أحمد: ٦٤٦٦۔ صحيح ابن حبان: ٤٦٨٨

❷ مسند أحمد: ٥٥٨٨

مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَا: نا حَفْصُ بْنُ عَمْرٍو ح وَنا أَبُو بَكْرٍ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا عُمَرُ بْنُ شَبَّةَ، قَالَا: نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الْمُضَمَّرَةِ مِنْهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ. ❶

[٤٨١٨]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ كَرَامَةَ ح وَنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ، نا تَمِيمُ بْنُ الْمُنْتَصِرِ، قَالَا: نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ضَمَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْخَيْلَ وَكَانَ يُرْسِلُ الَّتِي ضُمِّرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ وَالَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑوں کی تضمیر کروائی، تضمیر شدہ گھوڑوں کی دوڑ حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک اور دوسرے گھوڑوں کی ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑ کا انعقاد کیا۔

[٤٨١٩]..... حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو عُبَيْدٍ الْمَخْزُومِيُّ سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيُّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، عَنْ سُفْيَانَ ح وَنا ابْنُ صَاعِدٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ، نا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، وَأَبُو حُذَيْفَةَ قَالَا: نا سُفْيَانُ ح وَنا أَبُو صَالِحٍ الْأَصْبَهَانِيُّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَعِيدٍ، نا أَبُو مَسْعُودٍ، نا أَبُو عَامِرٍ، نا سُفْيَانُ ح وَنا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجُوَيْهِ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک تضمیر شدہ گھوڑوں کی اور ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک غیر تضمیر شدہ گھوڑوں کی دوڑ کا مقابلہ کروایا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ میرا گھوڑا مجھے لے کر دیوار کود گیا۔ سفیان کہتے ہیں: ثنیۃ الوداع سے حفیاء تک کی مسافت پانچ یا چھ میل اور ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک کی مسافت ایک میل ہے۔ یہ عبداللہ بن ولید العدنی کی امام ثوریؒ سے روایت کردہ حدیث کے الفاظ ہیں۔ ہارون بن اسحاق نے اپنی حدیث میں یہ الفاظ بیان کیے کہ مسجد بنی زریق تک اور انہوں نے بیان کیا کہ یہ چھ میل بنتے ہیں۔ رمادی نے ابوحذیفہ سے روایت کیا۔ سفیان کہتے ہیں: حفیاء سے ثنیۃ

❶ صحيح البخاري: ٤٢٠۔ صحيح مسلم: ١٨٧٠۔ سنن أبي داود: ٢٥٧٥۔ سنن ابن ماجه: ٢٨٧٧۔ جامع الترمذي: ١٦٩٩۔ سنن النسائي: ٦/ ٢٢٥۔ مسند أحمد: ٤٤٨٧، ٤٥٩٤، ٥١٨١۔ صحيح ابن حبان: ٤٦٨٦، ٤٦٨٧، ٤٦٩٢۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٩٠٠، ١٩٠١

عُمَرَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: أَجْرَى النَّبِيُّ ﷺ الْمُضَمَّرَةَ مِنَ الْخَيْلِ مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَأَجْرَى مَا لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ. قَالَ: فَوَثَبَ بِي الْجِدَارَ. قَالَ سُفْيَانُ: مَا بَيْنَ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى الْحَفْيَاءِ خَمْسَةُ أَمْيَالٍ أَوْ سِتَّةٌ وَمَا بَيْنَ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ مِيلٌ. هٰذَا لَفْظُ حَدِيثِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْوَلِيدِ الْعَدَنِيِّ، عَنِ الثَّوْرِيِّ. وَقَالَ هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ فِي حَدِيثِهِ: إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَذَكَرُوا أَنَّهَا سِتَّةُ أَمْيَالٍ، وَقَالَ الرَّمَادِيُّ، عَنْ أَبِي حُذَيْفَةَ، قَالَ سُفْيَانُ: مَا بَيْنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ سِتَّةُ أَمْيَالٍ، وَمَا بَيْنَ مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ مِيلٌ. وَقَالَ أَبُو مَسْعُودٍ فِي حَدِيثِهِ: وَأَجْرَى مَا لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَكُنْتُ فِيمَنْ أَجْرَى.

الوداع تک کی مسافت چھ میل اور مسجد بنی زریق سے ثنیۃ الوداع تک کی مسافت ایک میل ہے۔ ابومسعود نے اپنی حدیث میں بیان کیا کہ آپ ﷺ نے غیر تضمیر شدہ گھوڑوں کی ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑ لگوائی۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا جنہوں نے گھوڑے دوڑائے۔

[٤٨٢٠]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، نا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، نا ابْنُ عُلَيَّةَ، نا أَيُّوبُ، عَنِ ابْنِ نَافِعٍ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَبَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ الْخَيْلِ، فَأَرْسَلَ مَا ضُمِّرَ مِنْهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ، وَأَرْسَلَ مَا لَمْ يُضَمَّرْ مِنْهَا مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ. قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ: وَكُنْتُ فَارِسًا يَوْمَئِذٍ فَسَبَقْتُ النَّاسَ وَطَفَّفَتْ بِي الْفَرَسُ مَسْجِدَ بَنِي زُرَيْقٍ. تَفَرَّدَ بِهِ إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ نَافِعٍ، عَنْ أَبِيهِ.

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھوڑ دوڑ کا انعقاد کیا تو تضمیر شدہ گھوڑوں کو حفیاء سے ثنیۃ الوداع تک دوڑایا اور غیر تضمید شدہ گھوڑوں کو ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک دوڑایا۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس دن میں بھی گھڑ سوار تھا اور میں لوگوں پر سبقت لے گیا، میرے گھوڑے نے مجھے لے کر مسجد بنی زریق کے چکر لگائے۔

اس روایت کو اکیلے اسماعیل بن علیہ نے ایوب سے روایت کیا، انہوں نے ابن ابی نافع سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا۔

[٤٨٢١]...... حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ صَاعِدٍ، نا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْحَسَّانِيُّ، نا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ، نا أَيُّوبُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سَبَّقَ بَيْنَ الْخَيْلِ فَجَعَلَ غَايَةَ

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑ دوڑ منعقد کی تو تضمیر شدہ گھوڑوں کی مسافت فلاں جگہ سے ثنیۃ الوداع تک رکھی اور غیر تضمیر شدہ گھوڑوں کی مسافت ثنیۃ الوداع سے مسجد بنی زریق تک مقرر کی۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ

الْمُضَمَّرَةِ مِنْ مَكَانِ كَذَا إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ ، وَجَعَلَ غَايَةَ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنْ ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ . قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَجِئْتُ سَابِقًا فَطَفَفَتْ بِي الْمَسْجِدَ وَكَانَ قَصِيرًا .

فرماتے ہیں: میں سبقت لے گیا تو میرے گھوڑے نے مجھے لے کر مسجد کا چکر لگایا، مسجد چھوٹی تھی۔

[٤٨٢٢]...... حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ الْهَاشِمِيُّ ، نا أَبُو مُصْعَبٍ ، عَنْ مَالِكٍ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا أَحْمَدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، نا مَالِكٌ ح وَنا أَبُو رَوْقٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكْرٍ نا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَّادٍ ، نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى ، نا مَالِكٌ ح وَنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعَيْبٍ الْبَزَّازُ ، نا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ ، أَخْبَرَنِي مَالِكٌ ، وَحَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَالِكِيُّ ، نا بُنْدَارٌ ، نا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ ، نا مَالِكٌ ، عَنْ نَافِعٍ ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ ، وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ . وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا . أَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ إِلَّا أَنَّ بَشِيرَ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَبَّقَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ .

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے تضمیر شدہ گھوڑوں کی دوڑ حفیاء سے کرائی اور ان کی مسافقت ثنیۃ الوداع تک تھی اور غیر تضمیر شدہ گھوڑوں کی ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک دوڑ کروائی۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے دوڑ میں حصہ لیا۔

ان تمام روایات کے الفاظ ایک دوسرے کے قریب ہیں، سوائے بشیر بن عمر (کی روایت) کے، انہوں نے یہ الفاظ بیان کیے کہ آپ ﷺ نے دو مقامات میں دوڑ کا مقابلہ کرایا۔

[٤٨٢٣]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عِيسَى بْنِ أَبِي حَيَّةَ ، نا إِسْحَاقُ بْنُ أَبِي إِسْرَائِيلَ ، نا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَسْمُولٍ ، نا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، قَالَ: سَبَّقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ الْخَيْلِ وَكُنْتُ عَلَى فَرَسٍ مِنْهَا ، فَقَالَ: ((لَا تَزَالُ تَبْضِعُهُ أَيْ لَا تَزَالُ تَضْرِبُهُ)) .

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے گھڑ دوڑ کروائی اور میں بھی ان میں سے ایک گھوڑے پر سوار تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اسے مارتے رہے ہو۔

[٤٨٢٤]...... حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُبَشِّرٍ ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ ، نا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ ، نا سَعِيدُ بْنُ

ابولبید لمازہ بن زبار بیان کرتے ہیں کہ حجاج کی طرف سے گھوڑے بھیجے گئے اور اس وقت بصرہ کا گورنر حکم بن ایوب تھا۔

زَيْدٍ، نا الزُّبَيْرُ بْنُ خِرِّيتٍ، نا أَبُو لَبِيدٍ لُمَازَةُ بْنُ زَبَّارٍ قَالَ: أُرْسِلَتِ الْخَيْلُ مِنَ الْحَجَّاجِ وَالْحَكَمُ بْنُ أَيُّوبَ عَلَى الْبَصْرَةِ فَأَتَيْنَا الرِّهَانَ، فَلَمَّا جَاءَتِ الْخَيْلُ قُلْنَا: لَوْ مِلْنَا إِلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فَسَأَلْنَاهُ أَكَانُوا يُرَاهِنُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: فَمِلْنَا إِلَيْهِ وَهُوَ فِي قَصْرِهِ بِالزَّاوِيَةِ، فَقُلْنَا: يَا أَبَا حَمْزَةَ أَكُنْتُمْ تُرَاهِنُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَوْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرَاهِنُ؟ قَالَ: نَعَمْ وَاللَّهِ لَقَدْ رَاهَنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى فَرَسٍ لَهُ يُقَالُ لَهُ: سَبْحَةُ فَجَاءَتْ سَابِقَةً فَهَشَّ لِذَلِكَ وَأَعْجَبَهُ. ❶

ہم گروی والے کے پاس گئے، جب گھوڑے آئے تو ہم نے سوچا: اگر ہم سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ملیں اور ان سے دریافت کریں کہ وہ عہدِ رسالت میں گروی رکھا کرتے تھے؟ چنانچہ ہم سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ زاویہ مقام پر اپنے گھر میں تھے۔ ہم نے کہا: اے ابوحمزہ! کیا آپ عہدِ رسالت میں گروی رکھا کرتے تھے؟ یا کیا رسول اللہ ﷺ گروی رکھا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: ہاں، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے سبحہ نامی گھوڑے کو گروی کے عوض لیا تھا، وہ گھڑ دوڑ میں آگے نکل گیا تو آپ ﷺ کو اس سے بہت خوشی ہوئی۔

[٤٨٢٥]...... حَدَّثَنَا ابْنُ مُبَشِّرٍ، نا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ، نا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، نا سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنِي الزُّبَيْرُ بْنُ حُرَيْثٍ، عَنْ أَبِي لَبِيدٍ، فَذَكَرَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَ حَدِيثِ يَزِيدَ.

اختلافِ رُواۃ کے ساتھ گزشتہ حدیث کے ہی مثل ہے۔

[٤٨٢٦]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ نُوحٍ الْجُنْدِيسَابُورِيُّ، وَأَبُو بَكْرٍ الْأَزْرَقُ يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ بُهْلُولٍ، قَالَا: نا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ، نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، نا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْقُصْوَى لَا تُدْفَعُ فِي سِبَاقٍ إِلَّا سَبَقَتْ. قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ: فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَابَقَهَا فَسَبَقَهَا فَوَجَدَ النَّاسُ مِنْ ذَلِكَ أَنْ سُبِقَتْ نَاقَةُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَبَلَغَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: ((إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَرْفَعُوا شَيْئًا مِنْ هَذِهِ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اُونٹنی قصوٰی دوڑ میں شامل کی جاتی تو ہمیشہ جیتتی۔ سعید بن میسّب کہتے ہیں: ایک آدمی آیا، اس نے اس اونٹنی کے ساتھ (اپنے اونٹ کی) دوڑ لگائی تو وہ اس سے آگے نکل گیا۔ لوگوں کو عجیب سا لگا کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی ہار گئی ہے۔ جب اس بات کا نبی ﷺ کو پتہ چلا تو آپ ﷺ نے فرمایا: یقیناً لوگ اس دنیا کی جس چیز کو بہت اُونچا کر دیتے ہیں، اسے اللہ عزوجل نیچا کر دکھاتا ہے۔

[٤٨٢٧]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الدَّقَّاقُ، وَأَبُو

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی

❶ مسند أحمد: ١٢٦٢٧، ١٣٦٨٩۔ سنن الدارمي: ٢٤٣٥۔ السنن الكبرى للبيهقي: ١٠/ ٢١۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٨٩٩

❷ مسند البزار: ٣٦٩٤۔ تاريخ بغداد للخطيب: ٩/ ٤٣٧

سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، وَأَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، قَالُوا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، نا مَعْنُ بْنُ عِيسَى، نا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَتِ الْقُصْوَى نَاقَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ لا تُدْفَعُ فِي سِبَاقٍ إِلَّا سَبَقَتْ.

قصویٰ دوڑ میں شامل کی جاتی تو ہمیشہ جیتتی۔

[٤٨٢٨]...... حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْوَاثِقِ، نا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ يَحْيَى الْبَرْمَكِيُّ، نا مَعْنٌ، نا مَالِكٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: كَانَتِ الْقُصْوَى لا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى بَكْرٍ فَسَابَقَهُ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ ذَالِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ، وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((إِنَّهُ حَقٌّ عَلَى اللهِ أَنْ لا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ إِلَّا وَضَعَهُ)).

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی قصویٰ دوڑ میں ہمیشہ جیتتی تھی، ایک دیہاتی اونٹ پر آیا اور اس نے قصویٰ کے ساتھ (اپنے اونٹ کی) دوڑ لگائی تو وہ آگے نکل گیا، مسلمانوں پر یہ بہت ناگوار گزرا۔ کسی نے کہا: اے اللہ کے رسول! قصوی ہار گئی؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: یقیناً یہ اللہ کا حق ہے کہ زمین کی جو چیز بلند ہو جاتی ہے، وہ اسے نیچا کر دیتا ہے۔

[٤٨٢٩]...... حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ، وَأَبُو سَهْلِ بْنُ زِيَادٍ، وَأَبُو بَكْرٍ الشَّافِعِيُّ، قَالُوا: نا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِسْحَاقَ، نا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، يَقُولُ: إِنَّ الْعَضْبَاءَ نَاقَةَ رَسُولِ اللهِ ﷺ كَانَتْ لا تُسْبَقُ كُلَّمَا دُفِعَتْ فِي سِبَاقٍ، فَدُفِعَتْ يَوْمًا فِي إِبِلٍ فَسُبِقَتْ فَكَانَتْ عَلَى الْمُسْلِمِينَ كَآبَةٌ أَنْ سُبِقَتْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِنَّ النَّاسَ إِذَا رَفَعُوا شَيْئًا أَوْ أَرَادُوا رَفْعَ شَيْءٍ وَضَعَهُ اللهُ)).

سعید بن مسیب رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی عضباء جب بھی دوڑ میں شریک ہوتی، جیت جاتی۔ ایک دن ایک اونٹ سے دوڑ ہوئی تو ہار گئی، مسلمانوں کے لیے یہ پریشان کن بات تھی کہ عضباء ہار گئی۔ لیکن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگ جب کسی چیز کو اونچا کر دیتے ہیں، یا (فرمایا کہ) لوگ جب کسی چیز کو اُونچا رکھنا چاہتے ہیں تو اللہ اسے نیچا کر دیتا ہے۔

[٤٨٣٠]...... حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْخَضِرِ بِمِصْرَ، نا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ، نا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، نا بَقِيَّةُ، حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: سَابَقَ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَسَبَقَهُ، فَكَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ ﷺ

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (کی اونٹنی) سے ایک دیہاتی نے (اپنے اونٹ کی) دوڑ لگائی، تو وہ جیت گیا۔ اصحابِ رسول پر یہ بات ناگوار گزری، لیکن جب آپ ﷺ کو بتلایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ حق ہے کہ دنیا کی جو چیز بلند ہوتی ہے، وہ اسے نیچا کر دیتا ہے۔

وَجَدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ ذَالِكَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذَالِكَ، فَقَالَ: ((حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْءٌ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ)). ❶

[٤٨٣١]...... حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْعَسْكَرِيُّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَحْمَدَ، نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّرَّاجُ ح وَنا أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الصَّفَّارُ، وَأَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ مِهْرَانَ، قَالَا: نا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ السَّرَّاجُ النَّيْسَابُورِيُّ، نا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَاسِطِيِّ، نا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ، عَنِ الْحَسَنِ، عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: ((لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ، وَمَنِ اسْتَعْمَلَهُ فَلَيْسَ مِنَّا)). وَقَالَ ابْنُ مِهْرَانَ: ((وَمَنِ انْتَهَبَ فَلَيْسَ مِنَّا))، تَفَرَّدَ بِهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، وَلَمْ يَكْتُبْهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ إِبْرَاهِيمَ السَّرَّاجِ عَنْهُ. ❷

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھڑ دوڑ میں گھوڑے کے ساتھ کوئی آدمی نہ دوڑایا جائے (تاکہ وہ گھوڑے کو ڈانٹتے اور مارتے ہوئے تیز بھگائے) اور گھوڑے کے ساتھ کوئی اضافی گھوڑا دوڑانا بھی جائز نہیں، اور نہ ہی اسلام میں وٹہ سٹہ کا تصور ہے۔ جو شخص ایسا کرے گا وہ ہم میں سے نہیں۔ ابن مہران نے یہ الفاظ بھی بیان کیے کہ (آپ ﷺ نے فرمایا:) جس شخص نے ڈاکہ ڈالا، وہ ہم میں سے نہیں۔

اس روایت کو اکیلے محمد بن ابان نے حماد بن سلمہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے اسے صرف ابراہیم السراج کی ان سے روایت کردہ حدیث سے لکھا ہے۔

[٤٨٣٢]...... حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَزَّازُ، نا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ الرَّاسِبِيُّ، نا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، نا كَثِيرٌ الْمُزَنِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ((لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ)). قَالَ ابْنُ الْفُضَيْلِ: فَسَّرَ لَنَا ابْنُ أَبِي أُوَيْسٍ، قَالَ: الْجَلَبُ يُجْلَبُ حَوْلَ الْفَرَسِ مِنْ خَلْفٍ فِي الْمَيْدَانِ لِيَحُوزَ السُّبْقَةَ، وَالْجَنَبُ: أَنْ يَكُونَ الْفَرَسُ بِهِ اعْتِرَاضُ جُنُوبٍ فَيَعْتَرِضُ لَهُ الرَّجُلُ بِقُرْبِهِ فَيَحُوزَ الْغَايَةَ.

کثیر مزنی اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: گھڑ دوڑ میں گھوڑے کے ساتھ کوئی آدمی نہ دوڑایا جائے اور گھوڑے کے ساتھ کوئی اضافی گھوڑا دوڑانا بھی جائز نہیں، اور کوئی شہری کسی دیہاتی کے لیے خرید فروخت نہ کرے۔

ابن فضل کہتے ہیں کہ ابن ابی اولیں رحمہ اللہ نے ہمیں ان کی وضاحت یوں بیان کی کہ جَلَب سے مراد یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ کے میدان میں گھوڑے کے ایک طرف پیچھے کی جانب سے آدمی کو دوڑایا جائے جو چیخ رہا ہو، تاکہ وہ گھوڑے کو جتانے کے لیے تیز دوڑا سکے۔ اور جَنَب سے مراد یہ ہے کہ دوڑ والے گھوڑے کے

❶ صحيح البخاري: ٢٨٧١۔ سنن النسائي: ٦/ ٢٢٧۔ مسند أحمد: ١٢٠١٠۔ صحيح ابن حبان: ٧٠٣۔ شرح مشكل الآثار للطحاوي: ١٩٠٣

❷ سنن أبي داود: ٢٥٨١۔ سنن النسائي: ٦/ ١١١۔ جامع الترمذي: ١١٢٣۔ مسند أحمد: ١٩٨٥٥۔ صحيح ابن حبان: ٣٢٦٧

ساتھ ایک اضافی گھوڑا ہوتا ہے جو اس کے پہلوؤں میں (یعنی دائیں بائیں) دوڑ رہا ہوتا ہے، پھر جب وہ (منزل کے) قریب پہنچ جاتے ہیں تو آدمی چھلانگ لگا کر اس پر بیٹھ جاتا ہے اور دوڑ جیت جاتا ہے۔ جَلَبْ سے مراد یہ ہے کہ گھوڑ دوڑ کے میدان میں گھوڑے کے ایک طرف پیچھے کی جانب سے آدمی کو دوڑایا جائے جو چیخ رہا ہو، تا کہ وہ گھوڑے کو جتانے کے لیے تیز دوڑا سکے۔ اور جَنَبْ سے مراد یہ ہے کہ دوڑ والے گھوڑے کے ساتھ ایک اضافی گھوڑا ہوتا ہے جو اس کے پہلوؤں میں (یعنی دائیں بائیں) دوڑ رہا ہوتا ہے، پھر جب وہ (منزل کے) قریب پہنچ جاتے ہیں تو آدمی چھلانگ لگا کر اس پر بیٹھ جاتا ہے اور دوڑ جیت جاتا ہے۔

[٤٨٣٣]..... حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَكْرٍ، وَدَعْلَجُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَا: نا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: قَالَ أَبُو عُبَيْدٍ فِي حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ: لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ، قَالَ: ((الْجَلَبُ فِي شَيْئَيْنِ يَكُونُ فِي سِبَاقِ الْخَيْلِ وَهُوَ أَنْ يَتْبَعَ الرَّجُلُ فَرَسَهُ فَيَرْكَبُ خَلْفَهُ وَيَزْجُرُهُ وَيَجْلِبُ عَلَيْهِ فَفِي ذَالِكَ مَعُونَةٌ لِلْفَرَسِ عَلَى الْجَرْيِ فَنُهِيَ عَنْ ذَالِكَ، وَالْوَجْهُ الْآخَرُ فِي الصَّدَقَةِ أَنْ يَقْدُمَ الْمُصَدِّقُ فَيَنْزِلُ مَوْضِعًا ثُمَّ يُرْسِلُ إِلَى الْمِيَاهِ فَيَجْلِبُ أَغْنَامَ تِلْكَ الْمِيَاهِ عَلَيْهِ فَيُصَدِّقُهَا هُنَاكَ فَنُهِيَ عَنْ ذَالِكَ وَلٰكِنْ يَقْدُمُ عَلَيْهِمْ عَلَى مِيَاهِهِمْ وَبِأَفْنِيَتِهِمْ فَيُصَدِّقُهُمْ، وَأَمَّا الْجَنَبُ فَأَنْ يُجْنِبَ الرَّجُلُ فَرَسَهُ الَّذِي سَابَقَ عَلَيْهِ فَرَسًا عَرِيًا لَيْسَ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَإِذَا بَلَغَ قَرِيبًا مِنَ الْغَايَةِ رَكِبَ فَرَسَهُ الْعَرِيَّ فَسَبَقَ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ أَقَلُّ إِعْيَاءً أَوْ كَلَالًا مِنَ الَّذِي عَلَيْهِ الرَّاكِبُ)).

ابوعبید بیان کرتے ہیں کہ "جلب" سے مراد یہ ہے کہ گھڑ دوڑ ہو اور ایک آدمی گھوڑے پر سوار ایک گھوڑے کو ڈرائے اور تیز بھگائے، یوں (جیتنے میں) اس شخص سے معاونت ہوتی ہے، چنانچہ اس سے منع کر دیا گیا۔ دوسری توجیہ زکاۃ کے باب میں ہے کہ عامل کسی جگہ بیٹھ رہے اور جانوروں کو اپنے پاس طلب کر کے ان کی زکاۃ وصول کرے، اس سے بھی منع کیا گیا ہے، بلکہ وہ ان کے پاس باڑوں میں جائے اور زکاۃ وصول کرے۔ اور "جنب" سے مراد یہ ہے کہ گھڑ دوڑ میں شریک شخص اپنے گھوڑے کے ہمراہ خالی گھوڑا رکھے، جب وہ منزل کے قریب ہو تو اس خالی (تازہ دم) گھوڑے پر سوار ہو کر جیت جائے، کیونکہ وہ اس گھوڑے کی بہ نسبت جو دوڑ میں ہوتا ہے، کم تھکا ہوا ہوتا ہے۔

[٤٨٣٤]..... حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْبَزَّازُ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الْوَاسِطِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ،

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: اسلام میں عتیرہ اور فرع کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور گھڑ دوڑ میں گھوڑے کے ساتھ کوئی آدمی نہ دوڑانا اور گھوڑے کے ساتھ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا عَتِيرَةَ وَلَا فَرَعَ فِي الْإِسْلَامِ، وَلَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ)). فَقَالَ الزُّهْرِيُّ: وَالْعَتِيرَةُ: ذَبْحٌ كَانَ لِمُضَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ. ❶

کوئی اضافی گھوڑا دوڑانا جائز نہیں۔
امام زہری فرماتے ہیں: عتیرہ جاہلیت میں قبیلہ مضر کا ذبیحہ تھا۔

[٤٨٣٥]...... وَحَدَّثَنَا الْقَاضِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، نا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، نا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ، نا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يُؤْمِنُ أَنْ يَسْبِقَ فَلَا بَأْسَ بِهِ، وَمَنْ أَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ يُؤْمِنُ أَنْ يَسْبِقَ فَإِنَّ ذَالِكَ هُوَ الْقِمَارُ)). ❷

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے دو (مقابلہ کرنے والے) گھوڑوں میں (اپنا) گھوڑا شامل کیا اور اسے اس کے جیت جانے کا یقین نہ ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے اور جس شخص نے دو گھوڑوں کے درمیان اپنا گھوڑا شامل کیا اور اسے یقین تھا کہ وہ جیت جائے گا، تو یہ جوا ہے۔

[٤٨٣٦]...... حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ، نا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ صُدْرَانَ السُّلَمِيَّ، يَقُولُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَيْمُونٍ الْمُرَادِيُّ، نا عَوْفٌ، عَنِ الْحَسَنِ أَوْ جِلَاسٍ، عَنْ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ شَكَّ ابْنُ مَيْمُونٍ۔ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ: ((يَا عَلِيُّ قَدْ جَعَلْتُ إِلَيْكَ هٰذِهِ السَّبْقَةَ بَيْنَ النَّاسِ)) فَخَرَجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَدَعَا سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكٍ، فَقَالَ: يَا سُرَاقَةُ إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ إِلَيْكَ مَا جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ فِي عُنُقِي مِنْ هٰذِهِ السَّبْقَةِ فِي عُنُقِكَ فَإِذَا أَتَيْتَ الْمِيطَانَ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ: وَالْمِيطَانُ مُرْسِلُهَا مِنَ الْغَايَةِ۔ فَصُفَّ الْخَيْلَ ثُمَّ نَادِ ثَلَاثًا هَلْ مِنْ مُصْلِحٍ لِلِّجَامِ أَوْ حَامِلٍ لِغُلَامٍ أَوْ طَارِحٍ لِجُلٍّ، فَإِذَا لَمْ يُجِبْكَ أَحَدٌ فَكَبِّرْ ثَلَاثًا ثُمَّ خَلِّهَا عِنْدَ الثَّالِثَةِ

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے آپ سے فرمایا: اے علی! میں لوگوں کے درمیان دوڑ کی ذمہ داری تمہیں سونپتا ہوں۔ چنانچہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ باہر نکلے، سرقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے سراقہ! جو ذمہ داری مجھے نبی ﷺ نے سونپی ہے، میں وہ تمہارے سپرد کرتا ہوں۔ جب تم نقطہ آغاز پر پہنچو اور گھوڑوں کی صف بندی ہو چکی ہو تو تین مرتبہ اعلان کرنا: کسی نے لگام صحیح کرنی ہے؟ کسی نے بچے کو اٹھانا ہے؟ کسی نے زین ڈالنی ہے؟ جب کوئی جواب نہ دے تو تین مرتبہ تکبیر کہنا اور تیسری پر راستہ چھوڑ دینا، اللہ اپنے بندوں میں سے جسے جتانا چاہے گا اسے سعادت بخش دے گا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نقطہ انتہا پر بیٹھ جایا کرتے، ایک لکیر کھینچتے اور دو آدمیوں کو اس لکیر کی دونوں جانب کھڑا کر دیتے، ان دونوں کے پاؤں کے انگوٹھے لکیر کے برابر ہوتے۔ گھڑسواران کے درمیان سے گزرتے تو آپ فرماتے: جب دو گھڑسواروں میں سے ایک کے کان کا

❶ مسند أحمد: ٧١٣٥، ٧٢٥٦، ٧٧٥١۔صحيح ابن حبان: ٥٨٩٠

❷ سنن أبي داود: ٢٥٧٩۔سنن ابن ماجه: ٢٨٧٦۔مسند أحمد: ١٠٥٥٧۔المستدرك للحاكم: ٢/ ١١٤۔السنن الكبرىٰ للبيهقي: ١٠/ ٢٠

يُسْعِدُ اللّٰهُ بِسَبْقِهِ مَنْ شَاءَ مِنْ خَلْقِهِ ، فَكَانَ عَلِيٌّ يَقْعُدُ عِنْدَ مُنْتَهَى الْغَايَةِ وَيَخُطُّ خَطًّا يُقِيمُ رَجُلَيْنِ مُتَقَابِلَيْنِ عِنْدَ طَرَفِ الْخَطِّ طَرْفُهُ بَيْنَ إِبْهَامَيْ أَرْجُلِهِمَا ، وَتَمُرُّ الْخَيْلُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ وَيَقُولُ لَهُمَا: إِذَا خَرَجَ أَحَدُ الْفَرَسَيْنِ عَلٰى صَاحِبِهِ بِطَرَفِ أُذُنَيْهِ أَوْ أُذُنٍ أَوْ عِذَارٍ فَاجْعَلُوا السَّبْقَةَ لَهُ ، فَإِنْ شَكَكْتُمَا فَاجْعَلَا سَبْقَهُمَا نِصْفَيْنِ فَإِذَا قَرَنْتُمْ ثِنْتَيْنِ فَاجْعَلُوا الْغَايَةَ مِنْ غَايَةِ أَصْغَرِ الثِّنْتَيْنِ ، وَلَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ .

کنارہ، یا کان، یا لگام دوسرے سے پہلے گزر جائے تو اس کی جیت قرار دو، لیکن اگر تمہیں شک ہو تو دونوں کو جیت میں شریک سمجھو اور ان کے مابین پہلے سے کم مسافت کی دوڑ کراؤ۔ گھڑ دوڑ میں ساتھ آدمی دوڑانا اور گھوڑے کے ساتھ اضافی گھوڑا دوڑانا جائز نہیں، اور اسلام میں وٹہ سٹہ کا کوئی تصور نہیں۔

تمّ بحمد الله الجزء الثالث من سنن الدارقطنى

خوبصورت کمپوزنگ۔ اعلیٰ کاغذ وطباعت
اور نادر ونایاب قدیم وجدید رنگین تصویروں اور نقشوں
کے ساتھ پہلی بار جدید ایڈیشن

اُردو زبان میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر جامع ترین کتاب

# سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ
علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

## کامل سیٹ



اِدارہ اِسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز
★ ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان ★ ۱۴۔ دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور ★ موہن روڈ
فون ۷۲۴۳۹۹۱ - ۷۳۵۳۲۵۵، فون ۷۲۳۳۱۲، فیکس ۷۲۴۸۵، ۹۲-۴۲- چوک اردو بازار، کراچی فون ۷۲۲۴۰۱
ای میل E mail:islamiat@lcci.org.pk

ادارہ اسلامیات
پبلشرز، بک سیلرز، ایکسپورٹرز

لاہور:
۱۴ دینا ناتھ مینشن، مال روڈ، لاہور
فون 37324412 فیکس 92-42-37324785

کراچی:
موہن روڈ، چوک اُردو بازار، کراچی
فون 021-32722401

لاہور:
۱۹۰، انار کلی، لاہور، پاکستان
فون 042-37353255, 37243991

E-mail: idara.e.islamiat@gmail.com